عربی لغات کا سب سے بڑا ذخیرہ

لغات الحدیث

عربی ـ اردو

مؤلفہ
علامہ وحید الزمان

اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی زبان کے تمام
الفاظ کی دریافت کیساتھ ساتھ جملہ احادیث اہل سنت
امامیہ اور آثار صحابہ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جاسکتا ہے

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی ما لا کلام

باھتمام

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

١١٦

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الطّاء

طا حروف تہجی میں سے سولہواں حرف ہے حساب جمل میں اس کا عدد نو ہے۔

باب الطاء مع الالف

طٰہٰ۔ جو قرآن شریف میں وارد ہے یہ اسرار الٰہی میں سے ہے جس کے معنے معلوم نہیں ہوتے۔ بعضوں نے کہا طٰہٰ کے معنے اے مرد! بعضوں نے طَہْ پڑھا ہے یعنے زمین کو اپنے پاؤں سے روندو۔ مطلب یہ ہے کہ تہجد کی نماز میں دونوں پاؤں پر زور دے کر کھڑے ہو آپ ایک پاؤں پر کھڑے ہوا کرتے۔ اصل میں طَأْ تھا ہمزہ ہا ہو گیا۔

طَأْطَأَةٌ جھکانا، نیچے کرنا، جلدی خرچ کر ڈالنا۔

تَطَأْطَأْتُ لَهُمْ تَطَأْطُؤَ الدُّلَاةِ۔ میں تو ان کے سامنے ایسا جھک گیا جیسے ڈول کھینچنے والے جھکتے ہیں۔

طَأْطَاءٌ پست زمین۔

تَطَأْطَأْتُ لَكُمْ تَطَأْطُؤَ الدُّلَاةِ۔ میں تو تمہارے سامنے ایسا جھکا رہا جیسے ڈول نکالنے والے جھکے رہتے ہیں (یہ حضرت عثمانؓ نے لوگوں سے فرمایا یعنی میں نے تم سب سے تواضع اور انکسار کیا عاجزی سے پیش آیا اور تم میری جان لینے کے درپے ہو)۔

فَطَأْطَأَ ابْنُ عُمَرَ رَأْسَهٗ۔ پھر عبداللہ بن عمرؓ نے اپنا سر جھکا لیا۔

فَطَأْطَأَهٗ حَتّٰى بَدَا لِيْ رَأْسُهٗ۔ اس کو جھکایا یہاں تک کہ اس کا سر مجھ کو دکھائی دینے لگا۔

فَكَانَ يُطَأْطِئُ لِيْ فَأَنْظُرُ۔ آپ میرے لئے جھک جاتے میں (تماشا) دیکھتی رہتی یعنے آپ کی آڑ میں (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو غیر مردوں کا دیکھنا درست ہے اگر کسی فتنہ کا ڈر نہ ہو اور دوسری حدیث میں جو ہے کہ آپؐ نے اپنی بیویوں کو اندھے کی طرف دیکھنے سے منع فرمایا یہ حدیث منسوخ ہے یا محمول ہے عزیمت اور احتیاط اور تقویٰ پر یا خاص ہے ازواج مطہرات سے مگر آخری تاویل صحیح نہیں ہے اس لئے کہ آپ نے حضرت عائشہؓ کو حبشیوں کا ناچ دکھلایا اور منع نہیں فرمایا)۔

طَأْطَأَ كُلُّ شَرِيْفٍ لِشَرَفِكُمْ۔ ہر شریف تمہاری شرافت کے سامنے جھک گیا ہے دیعنے تمہاری شرافت اور

Marfat.com

بزرگی سب سے بڑھ کر ہے)۔

وَقَدْ رَكِبَ بَغْلَةً تَطَأْطَأَتْ عَنْ سُمُوِّ الْخَيْلِ۔ ایک خچر پر سوار ہوئے جو اونچے گھوڑوں سے پست اور جُھکا ہوا تھا۔

باب الطاء مع الباء

طَبَأَةٌ۔ طبیعت اچھی ہو یا بُری۔

طَبٌّ یا طُبٌّ یا طِبٌّ۔ علاج کرنا۔ دوا کرنا۔

طُبَّ الرَّجُلُ۔ اُس آدمی پر جادو کیا گیا۔

مَطْبُوبٌ۔ جس پر جادو ہوا ہو۔

مَنْ اَحَبَّ طَبَّ۔ جو کوئی دوست ہو گا وہ نرمی اور مہربانی کرے گا۔

طَبِيْبٌ۔ علاج کرنے والا۔

تَطَبُّبٌ۔ حکیم بنا حالانکہ حکمت نہ جانتا ہو۔

تَطْبِيْبٌ۔ علاج کرنا۔

اِحْتَجَمَ حِيْنَ طُبَّ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تو آپ نے پچھنے لگائے۔

فَلَعَلَّ طَبًّا اَصَابَهٗ۔ شاید اُس کو جادو لگ گیا۔

اِنَّهٗ مَطْبُوْبٌ۔ ان پر جادو کیا گیا ہے۔

بَلَغَنِیْ اَنَّكَ جُعِلْتَ طَبِيْبًا۔ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تم طبیب بنائے گئے ہو۔ (یہاں طبیب سے مراد قاضی اور حاکم ہے، جیسے طبیب بیماروں کی اصلاح کرتا ہے ویسے ہی قاضی اور حاکم جھگڑا کرنے والوں کی اصلاح کرتا ہے)۔

وَصَفَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ كَانَ كَالْجَمَلِ الطَّبِّ۔ امام شعبیؒ نے معاویہ کی صفت بیان کی تو کہا وہ اُس اونٹ کی طرح تھے جو مادہ سے جفتی کرنے میں ماہر ہوتا ہے۔ (بعضوں نے کہا طَبّ وہ اونٹ جو دیکھ سوچ سمجھ کر پاؤں رکھتا ہے، مطلب یہ ہے کہ معاویہ دنیا کی مصلحتوں کو خوب جانتے تھے اور پولیٹکل باتوں میں بڑے ہوشیار تھے)۔

وَاِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ فَعَلَ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب جادو ہوا تھا تو) آپ کا یہ حال ہو گیا تھا کہ آپ ایک کام کو سمجھتے کہ میں اُس کو کر چکا (حالانکہ اُس کو نہ کیا ہوتا یا آپ یہ خیال کرتے کہ میں عورتوں سے صحبت کرنے پر قادر ہوں جب اُن کے پاس جاتے تو صحبت نہ کر سکتے یا آپ عادت کے موافق اپنی عورتوں سے بوس وکنار کرتے پھر جماع کرنا چاہتے لیکن اُس پر قادر نہ ہوتے)۔

قَالَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعَالِجُ الَّذِیْ بِظَهْرِكَ فَاِنِّیْ طَبِيْبٌ فَقَالَ اَنْتَ رَفِيْقٌ وَاللّٰهُ الطَّبِيْبُ۔ ایک طبیب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں آپ کی پیٹھ میں جو ہے (مُہرِ نبوت اُس کو وہ رسولی یا تبوڑی سمجھا) اُس کا علاج کروں گا، میں طبیب ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو بیماروں پر مہربانی کرنے والا ہے۔ اُن کو تسکین اور تسلی دینے والا ہے۔ اور طبیب تو اللہ ہے (جو ہر ایک بیماری کی حقیقت اور علت اور ہر دوا کی خاصیت سے پوری طرح پر واقف ہے اور شفا اور تندرستی اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ "چوں قضا آید طبیب ابلہ شود"۔ اگر اللہ تعالےٰ کو منظور ہوتا ہے تو طبیب کی دوا فائدہ کرتی ہے ورنہ کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اُلٹا ضرر ہوتا ہے بیماری بڑھ جاتی ہے۔ "از قضا سر کنگبیں صفرا فزود ✽ روغن بادام خشکی می نمود"۔ طیبی نے کہا گو اللہ تعالیٰ کو اس حدیث میں طبیب فرمایا مگر طبیب اُس کے اسماء حسنیٰ میں سے نہیں ہے۔ اس لئے یا طَبِيْبُ کہہ کر اُس کو پکارنا درست نہیں ہے ہاں یوں کہہ سکتے ہیں اَنْتَ المصحح وانت الممرض وانت المداوی و انت الطبیب۔ یعنی تو ہی چنگا کرنے والا ہے اور تو ہی بیمار کرنے والا ہے اور تو ہی دوا کرنے والا ہے تو ہی

Marfat.com

علاج کرنے والا ہے)۔

اِنَّ الطَّبِیْبَ نَظَرَ اِلَیَّ۔ طبیب نے مجھ کو دیکھا یعنے اللہ تعالےٰ نے۔

فَاِنَّ اللہَ ھُوَ الطَّبِیْبُ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ طبیب تو اللہ ہے (جب لوگوں نے اُن سے کہا کہ ہم تمہارے لئے کسی طبیب کو بلائیں)۔

مَنْ تَطَبَّبَ وَھُوَ لَا یَعْلَمُ فَھُوَ ضَامِنٌ۔ جو شخص (طب کا) علم نہ رکھتا ہو اور لوگوں کی دوا دارو کرے تو وہ نقصان کا ضامن ہوگا۔ (حاکمِ وقت کو لازم ہے کہ ایسے جاہل اور نادان لوگوں کو علاج و معالجہ کرنے سے دوا دارو دینے سے روک دے اور اگر کوئی ایسا کرے تو اُس کو سزا دے)۔

طَابَۃ۔ مدینہ منورہ کا ایک نام ہے۔

طَبْطَبَۃٌ۔ پانی کی آواز۔ یا پاؤں زمین پر پڑنے کی آواز۔ قدموں کی چاپ۔

طَیَخٌ۔ احمق ہونا۔ سخت حماقت (جیسے طَیْخٌ ہے)۔

تَطَیُّخٌ۔ گوناگوں ہونا۔ قسم قسم ہونا۔

طَیْبَجَۃٌ۔ سرین۔ چوتڑ۔

اِنَّہٗ کَانَ فِی الْحَیِّ رَجُلٌ لَہٗ زَوْجَۃٌ وَ اُمٌّ ضَعِیْفَۃٌ فَشَکَتْ زَوْجَتُہٗ اِلَیْہِ اُمَّہٗ فَقَامَ الْاَطْبَجُ اِلٰی اُمِّہٖ فَاَلْقَاھَا فِی الْوَادِیْ۔ محلہ میں ایک شخص تھا جس کی ایک بیوی تھی اور ایک بوڑھی ضعیف ماں تھی بیوی نے اُس سے اُس کی ماں کی شکایت کی تب وہ احمق اور بے وقوف شخص کھڑا ہوا اور اپنی ماں کو اٹھا کر ایک جھلے میں ڈال آیا (جنگل میں پہاڑوں کے درمیان پھینک آیا وہاں وہ بیچاری تڑپ تڑپ کر مرگئی ہوگی) (ایک روایت میں اَطْیَخُ ہے خائے معجمہ سے یعنے پکا بیوقوف احمق)۔

طَبْخٌ۔ پکانا، بھوننا۔

تَطَبُّخٌ۔ بڑا ہونا۔

اِنْطِبَاخٌ۔ اور تَطَبُّخٌ۔ پک جانا۔

طَبَّاخٌ۔ باورچی۔

طِبِّیْخٌ۔ خربوزہ (جیسے بِطِّیْخٌ ہے)۔

مُطَبَّخٌ۔ پکوان۔ زمانۂ حال کی اصطلاح میں پراٹھے کو بھی کہتے ہیں جس میں شکر شہد انڈے قیمہ ملا کر پکاتے ہیں۔ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں اس کا بہت رواج ہے۔

طَبِیْخٌ۔ پکی ہوئی چیز۔ چونا۔ پکی اینٹ۔

اِذَا اَرَادَ اللہُ بِعَبْدٍ سُوْءً جَعَلَ مَالَہٗ فِی الطَّبِیْخَیْنِ۔ جب اللہ تعالےٰ کسی بندے کے ساتھ بُرائی کرنا چاہتا ہے تو اُس کا روپیہ دو پکی ہوئی چیزوں میں خرچ کراتا ہے (یعنے چونا اور اینٹ میں۔ مطلب یہ ہے کہ بے ضرورت تعمیر میں اُس کا پیسہ خرچ ہوتا رہتا ہے)۔

فَاطَّبَخْنَا۔ پھر ہم نے اپنے لئے کھانا پکایا۔

اِطِّبَاخٌ۔ اپنے لئے کھانا پکانا۔ (اور طبخ عام ہے اپنے لئے پکائے یا دوسرے کے لئے)۔

وَوَقَعَتِ الثَّالِثَۃُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَفِی النَّاسِ طَبَاخٌ۔ اور تیسرا فتنہ جو مسلمانوں میں واقع ہوا (یعنے واقعہ حرہ جو یزید کے زمانہ میں ۶۳ھ میں ہوا) وہ تو اُس وقت رفع ہوا جب لوگوں میں عقلمندی اور بہتری کا نام نہیں رہا۔ (اکثر صحابہ دنیا سے گزر گئے۔ پہلا فتنہ حضرت عثمانؓ کا قتل ہے اور دوسرا فتنہ واقعہ جمل اور صفین اور تیسرا واقعہ حرہ جس میں یزید نے اہل مدینہ کو قتل اور غارت کرایا کئی دن تک مسجد نبوی میں نماز نہیں ہوئی۔ حرم محترم کی بے حرمتی کی گئی۔ بعضوں نے کہا تیسرا فتنہ عبداللہ بن زبیرؓ کا قتل ہے جو ۷۳ھ میں بزمانہ عبدالملک بن مروان ہوا)۔

مَطْبَخٌ۔ باورچی خانہ۔

Marfat.com

(طَبْرٌ) کودنا، چھپ جانا۔
بَنَاتُ طَبَارٍ۔ آفتیں مصیبتیں۔
طَبَرٌ۔ تبر، کلہاڑا۔
طَبَرِیَّۃُ۔ ایک شہر ہے اُس کی نسبت طبرانی ہے یہ فلسطین میں بحیرۂ طبریہ کے کنارے واقع ہے۔
مَرَّ اَبُوالْحَسَنِ وَاَنَا اُصَلِّیْ عَلَی الطَّبَرِیِّ۔ امام ابوالحسن گزرے اور میں طبری پر (جو ایک کپڑا ہے منسوب ہے طبرستان کی طرف) نماز پڑھ رہا تھا۔
طَبَرْزَدُ۔ سفید سخت شکر۔
اَلطَّبَرْزَدُ یَاْکُلُ الدَّاءَ اَکْلًا۔ طبرزد (جو ایک قسم کی کھجور ہے یا سفید شکر) بیماری کو بالکل کھالیتی ہے۔
فَخَرَجَ الْقَائِمُ وَبِیَدِہٖ طَبَرْزِیْنٌ۔ پھر امام قائم اُس پر نکلے اُن کے ہاتھ میں طبرزین تھا (وہ ایک قسم کا ہتھیار ہے جسے تبر یا کلہاڑا کہتے ہیں)۔
طُنْبُوْرٌ۔ مشہور باجا ہے یعنی ستار، اسے طنبور یا طنبار بھی کہتے ہیں۔
(طِرْسٌ)۔ جھوٹا لپا ٹیا۔
(طَبْقٌ) بھر دینا، جماع کرنا۔
طِبْلٌ۔ دو کوہان والا اونٹ۔ پہاڑ کا مضبوط کنارہ
(طَبَسٌ) کالا۔
طِلْسٌ۔ بھیڑیا۔
بَحْرٌ طَیْسٌ۔ گہرا سمندر، بہت پانی والا سمندر۔
کَیْفَ لِیْ بِالزُّبَیْرِ وَھُوَ رَجُلٌ طِبْسٌ۔ زبیر کو میں کیا کروں وہ تو بھیڑیئے کی طرح حریص اور طماع ہیں (اُن کو مال و دولت کی بڑی خواہش ہے)۔
(طَبْشٌ) لوگ۔
مَا فِی الطَّبْشِ مِثْلُہٗ۔ لوگوں میں اُس کے مثل کوئی نہیں۔
طَبَاشِیْرُ۔ مشہور دوا ہے۔ یعنی بانس کا مغز جو سفید ہوتا ہے۔
طَبْطَبٌ۔ آواز پانی کی، یا کوڑے پڑنے کی، یا پاؤں زمین پر پڑنے کی۔
فَسَمِعْتُ الْاَعْرَابَ یَقُوْلُوْنَ الطَّبْطَبِیَّۃَ الطَّبْطَبِیَّۃَ۔ میں نے گنواروں سے سُنا وہ کہتے تھے کہ کوڑے سے پچو (جس کے پڑنے سے طب طب آواز نکلتی ہے)۔
وَلِاَقْدَامِھِمْ طَبْطَبَۃٌ۔ اُن کے پاؤں کی طب طب آواز نکل رہی تھی۔
طَبْطَابٌ۔ وہ پرندہ جس کے دو بڑے کان ہوتے ہیں۔
طَبْطَابَۃٌ۔ چوڑی لکڑی جس سے گیند کھیلتے ہیں۔ گیند کا بلا۔
(طَبْعٌ) مہر کرنا، پیدا کرنا، زینت دینا، نقش کرنا، چھاپنا، بنانا، بھر دینا۔
طُبِعَ عَلَیْہِ۔ اُس کی خلقت اُسی پر ہوئی ہے (یعنے یہ اُس کی پیدائشی صفت ہے)۔
تَطْبِیْعٌ۔ بھر دینا، رام کرنا۔
تَطَبُّعٌ۔ دوسروں کی سی طبیعت بنانا۔
اِنْطِبَاعٌ۔ چھپ جانا، نقش ہو جانا۔
طَبِیْعَۃٌ۔ اور طِبَاعٌ۔ طبیعت۔
دَارُ الطِّبَاعَۃِ۔ چھاپہ خانہ (جیسے مَطْبَعٌ ہے)۔
مَنْ تَرَکَ ثَلَاثَ جُمَعٍ طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قَلْبِہٖ۔ جو شخص تین جمعے بلا عذر، چھوڑ دے (گو اپنے گھر میں ظہر کی نماز ادا کرے) اللہ تعالےٰ اُس کے دل پر مہر کر دے گا (انوار اور فیوض الٰہی اُس کے دل پر نہ اُتریں گے بلکہ اُس کا دل سخت ہو جائے گا عبادت کی لذت نہیں پائے گا)۔
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ طَمَعٍ یَھْدِیْ اِلٰی طَبَعٍ۔ اللہ کی پناہ اُس طمع اور حرص سے جو عیب اور بُرائی کی طرف لے جائے (مجاہدؒ نے کہا رَین طبع سے کم ہے اور طبع اقفال

سے کم ہے نہایہ میں ہے کہ طبع بسکون باء مہر کرنا، اور بفتح باء میل کچیل زنگ)۔

طَبِعَ السَّيْفُ طَبَعًا۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) تلوار زنگ آلود ہو گئی۔

لَا يَتَزَوَّجُ مِنَ الْعَرَبِ فِي الْمَوَالِي اِلَّا الطَّمِعُ الطَّبِعُ۔ عرب ہو کر غیر قوم میں شادی کرنے والا وہی ہے جو حریص اور عیب دار ہو (عمدہ اور شریف عرب اپنی ہی قوم میں شادی کرتے ہیں)۔

كَانَ اٰمِيْنَ مِثْلُ الطَّابَعِ عَلَى الصَّحِيْفَةِ۔ (دعا کے بعد آمین کہو) آمین ایسی ہے جیسے مہر خط پر کی جاتی ہے (خط مہر سے پورا ہوتا ہے اور اعتماد کے لائق ٹھہرتا ہے اسی طرح دعا بھی آمین سے ختم اور مزین ہوتی ہے)

وَاِنَّ عَلَيْهِ طَابَعُ الشُّهَدَاءِ۔ اس پر شہیدوں کا نشان ہے۔

طُبِعَتْ فِيْهَا طِيْنَةُ اٰدَمَ۔ جمعہ ہی کے دن آدم کی مٹی پکائی گئی۔

كُلُّ الْخِلَالِ يُطْبَعُ عَلَيْهَا الْمُؤْمِنُ اِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكِذْبَ۔ سب خصلتوں پر مومن کی پیدائش ہوتی ہے (گو بُری خصلتیں ہوں، جیسے بخیلی، نامردی، بزدلی، حرص، طمع، وغیرہ) مگر امانت میں خیانت (چوری) اور جھوٹ ان پر مسلمان کی پیدائش نہیں ہوتی (جھوٹ اور خیانت گویا مسلمانی کی ضد ہیں ان کے ساتھ مسلمانی جمع نہیں ہو سکتی بلکہ ہر ایک مسلمان سچا راست باز امانتدار ہوتا ہے)۔

لَهَا طَلْعٌ نَضِيْدٌ هُوَ الطَّبِيْعُ فِيْ كُفُرَّاهُ يا كافورہ۔ لَهَا طَلْعٌ نَضِيْدٌ جو سورۃ قاف میں ہے، اس کی تفسیر حسن نے یہ کی کہ مغز جو کھجور کے غلاف کے اندر ہوتا ہے (یعنی اوپر چھلکا اس کے اندر پختہ مغز اور شیرین اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے کھانے کے لئے بنایا)۔

اَلْقَى الشَّبَكَةَ فَطَبَعَهَا سَمَكًا۔ جال ڈالا پھر اس کو مچھلیوں سے بھر دیا۔

تَطَبَّعَ النَّهْرُ۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) نہر بھرپور ہو گئی۔

طَبَعْتُ الْاِنَاءَ۔ میں نے برتن پورا بھر دیا۔

اِنَّ فِيْهَا طُبِعَتْ طِيْنَةُ اَبِيْكَ۔ کیونکہ جمعہ ہی کے دن تیرے باوا آدمؑ کی مٹی پکائی گئی۔

طَبَائِعُ الْجِسْمِ عَلَى اَرْبَعَةٍ۔ انسانی جسم کی طبیعت چاروں عناصر سے ہوتی ہے (کبھی ہوا غالب ہوتی ہے، کبھی ارضیت، کبھی مائیت، کبھی ناریت)۔

(طَبَقٌ) چمٹ جانا (جیسے طبق ہے)۔

تَطْبِيْقٌ۔ مطابق کرنا، ڈھانپ لینا، ساری زمین پر مینہ برسنا، عام ہونا، رکوع میں دونوں ہاتھ ملا کر رانوں کے درمیان رکھ لینا، جلا کر دینا۔

مُطَابَقَةٌ۔ موافق ہونا، برابر ہونا (جیسے طِبَاقٌ ہے)، ایک کپڑے پر دوسرا کپڑا پہن لینا۔

اِطْبَاقٌ۔ ڈھانپ لینا، نمودار ہونا، تاریک ہونا، اتفاق کرنا، اجماع کرنا، ہمیشہ رہنا۔

تَطَابُقٌ۔ موافق ہونا، برابر ہونا، جوڑ ہونا۔

طَابَاقٌ۔ بڑا شیشہ۔

طَابَقٌ۔ توا (اس کی جمع طَوَابِق ہے)۔

هٰذَا طِبْقُ هٰذَا۔ یہ اس کے جوڑ کا ہے۔

طَبَقٌ۔ سرپوش، روئے زمین جس پر کھانا کھائیں، زمانہ کا ایک قرن، یا بیس سال، آدمیوں اور ٹڈیوں کا بڑا گروہ، جماعت، حال۔

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا طَبَقًا۔ یا اللہ ہم پر ایسا مینہ برسا جو ساری زمین پر برسے یعنی عام ہو۔

لِلّٰهِ مِائَةُ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ مِنْهَا كَطِبَاقِ الْاَرْضِ۔ اللہ کی سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک ایک رحمت اتنی بڑی ہے کہ ساری زمین کو ڈھانپ لے۔

Marfat.com

لَوْ اَنَّ لِیْ طِبَاقَ الْاَرْضِ ذَهَبًا۔ اگر میرے پاس ساری زمین برابر سونا ہو، یا زمین بھر۔

اِذَا مَضٰی عَالَمٌ بَدَا طَبَقٌ۔ جب ایک قرن گزر جاتا ہے تو دوسرا قرن نمودار ہوتا ہے (یوں دنیا کی آبادی کا سلسلہ جاری ہے)۔

قُرَيْشٌ الْكَتَبَةُ الْحَسَبَةُ مِلْحُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عِلْمُ عَالِمِهِمْ طِبَاقُ الْاَرْضِ۔ قریش کے لوگ لکھنے والے اور حساب کرنے والے اس امت کے نمک ہیں ان کے عالم کا علم زمین کو ڈھانپ لے گا۔ (ایک روایت میں طَبَقُ الْاَرْضِ ہے معنے وہی ہیں)۔

طِبَاقُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ زمین آسمان کے درمیان بھر کر۔

حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كُشِفَ طَبَقُهُ لَاَحْرَقَ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ كُلَّ شَيْءٍ اَدْرَكَهُ بَصَرُهُ۔ پروردگار کا حجاب نور ہے اگر اس کا ڈھکن کھل جائے (پردہ اٹھ جائے) تو اس کے مبارک چہرے کی چمکیں (شعاعیں) جہاں تک اس کی نگاہ جائے ہر چیز کو جلا دیں (اس لئے پروردگار نے اپنے آپ کو حجاب اور پردے میں رکھا ہے کہ اس کی مخلوق تباہ نہ ہو لیکن اپنی نشانیاں ظاہر کر دیں۔ اَلظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ کا یہی مطلب ہے یعنی اپنی ذات سے تو پوشیدہ ہے لیکن اپنی قدرت کی نشانیوں سے ظاہر ہے)۔

تُوْصَلُ الْاَطْبَاقُ وَتُقْطَعُ الْاَرْحَامُ۔ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ غیر لوگوں سے تو ملاپ ہوگا لیکن عزیزوں اور رشتہ داروں سے قطع تعلق (یعنے ناطے والوں سے تو دوری اختیار کریں گے اور غیروں سے دوستی اور محبت)۔

يَتَشَاجَرُوْنَ اشْتِجَارَ اَطْبَاقِ الرَّاْسِ۔ اس طرح ایک دوسرے سے گتھ جائیں گے جیسے سر کی ہڈیاں ایک دوسرے میں گھسی ہوتی ہیں (مطلب یہ کہ آپس ہی میں خوب لڑیں گے، ایک دوسرے کو ماریں گے)۔

اِحْدَی الْمُطْبِقَاتِ۔ یہ بھی ایک بڑی آفتوں میں سے ہے۔ (آفتوں کو بنات طبق کہتے ہیں)۔

لَاَقْطَعَنَّ مِنْهُ طَابِقًا اِنْ قَدَرْتُ عَلَيْهِ۔ عمران بن حصین کا ایک غلام بھاگ گیا تھا، انھوں نے کہا اگر میں نے اس کو پا لیا تو اس کا ایک عضو کاٹ ڈالوں گا (بھاگنے کی یہی سزا دوں گا)۔

اِنَّمَا اُمِرْنَا فِي السَّارِقِ بِقَطْعِ طَابِقِهِ۔ ہم کو چور کا ایک عضو کاٹ ڈالنے کا حکم ہوا۔ (طابق بہ فتحہ اور بکسرہ با، عضو جیسے ہاتھ یا پاؤں، اس کی جمع طوابق ہے)۔

خَبَزْتُ خُبْزًا وَشَوَيْتُ طَابِقًا مِنْ شَاةٍ۔ میں نے روٹی پکائی اور بکری کا ایک پارچہ بھونا (جس کو دو یا تین آدمی کھا سکیں)۔

اِنَّهُ كَانَ يُطَبِّقُ فِيْ صَلٰوتِهِ۔ عبداللہ بن مسعودؓ رکوع اور قعدے میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر ان کو گھٹنوں کے درمیان رکھ لیتے تھے۔ (ان کو اس بات کی خبر نہ ہوئی کہ یہ حکم ابتدا میں تھا پھر منسوخ ہو گیا)۔

وَتَبْقٰی اَصْلَابُ الْمُنَافِقِيْنَ طَبَقًا وَاحِدًا۔ منافقوں کی پیٹھیں جڑ کر ایک تختہ کی طرح ہو جائیں گی (وہ سجدہ نہ کر سکیں گے)۔

لَئِنْ مَلَكَ مَرْوَانُ عِنَانَ خَيْلٍ تَنْقَادُ لَهُ فِيْ عُثْمَانَ لَيَرْكَبَنَّ مِنْكَ طَبَقًا تَخَافُهُ۔ (عبداللہ ابن زبیرؓ نے معاویہ سے کہا) اگر کہیں مروان کے اختیار میں ان گھوڑوں کی باگ آ گئی جن کو تم عثمان کے لئے اس کے ساتھ چلاتے ہو تو وہ ایک ایسی جگہ جا بیٹھے گا جس سے تم کو خوف پیدا ہوگا۔ (مطلب یہ کہ مروان جو دغا باز ہے وہ اخیر میں تم سے بھی دغا کرے گا۔ اور خود مختاری اور بغاوت کا جھنڈا بلند کرے گا ایسا ہی ہوا)۔

سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ مَسْئَلَةً فَاَفْتَاهُ فَقَالَ

Marfat.com

طَبَّقْتَ۔ عبداللہ بن عباسؓ نے ابو ہریرہؓ سے ایک مسئلہ پوچھا انھوں نے جواب دیا ابن عباسؓ نے کہا تم نے ٹھیک کہا دیعنے تمھاری ضرب ٹھیک جوڑ پر پڑی کیونکہ اصل میں تطبیق کہتے ہیں ٹھیک جوڑ پر پڑنے کو)۔

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا حَدًّا طَبَقًا۔ یا اللہ ہم کو ایسے مینہ سے پانی پلا یعنی ساری زمین بھر دے۔

زَوْجِیْ عَیَایَاءُ طَبَاقَاءُ۔ میرا خاوند نامرد احمق ہے۔ یا بات نہیں سمجھتا، یا بات نہیں کر سکتا، اس کے دونوں لب ملے رہتے ہیں۔

اِنَّ مَرْیَمَ جَاعَتْ فَجَاءَ طَبَقٌ مِّنْ جَرَادٍ فَصَادَتْ مِنْهُ۔ حضرت مریم علیہا السلام کو بھوک لگی اتنے میں ٹڈیوں کا ایک پرا آیا انھوں نے اس میں سے شکار کیا۔

اِنِّیْ کُنْتُ عَلٰی اَطْبَاقٍ ثَلٰثٍ (عمرو بن عاص نے کہا) میرے تین حال گزرے ہیں۔

کَمَا وَافَقَ شَنٌّ طَبَقَةَ۔ (حضرت علیؓ نے جو عمرو بن عاص کو خط لکھا اس میں عرب کی یہ مثل کما وافق شن طبقۃ لکھی۔ یعنے) جیسے شن طبقہ کے موافق ہو گیا۔ (شن عبد القیس کا ایک قبیلہ تھا اور طبقہ ایاد قبیلہ کی ایک شاخ ہے دونوں نے ایک امر پر اتفاق کیا لوگوں نے کہا وافق شن طبقۃ اس روز سے یہ ایک مثل ہو گئی۔ جب دو آدمی ایک کام پر متفق ہو جائیں یا ایک ہی سے کام کریں تو یہ مثل کہی جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ تم اور معاویہ دونوں ایک ہو گئے جیسے انھوں نے بغاوت اور سرکشی اور امام وقت کی نافرمانی اختیار کی ویسے ہی تم نے بھی کیا۔ بعضوں نے کہا شن عرب میں ایک مکار فریبی شخص تھا اس کی عورت طبقہ بھی اپنے خاوند کی طرح مکار اور دغاباز نکلی اس وقت سے یہ مثل کہی گئی۔ بعضوں نے کہا شن چمڑے کا ایک ظرف تھا وہ پرانا ہو کر پھٹ گیا تھا لوگوں نے اس پر ایک غلاف چمڑے کا چڑھایا اتفاق سے وہ غلاف اس ظرف کے برابر نکلا اس وقت سے یہ مثل شروع ہو گئی)۔

اِشْتَرَیْتُ سُعْنًا مُّطَبَّقًا۔ میں نے ایک کشادہ قدح (پیالہ) خریدا۔

مَنْ یَّلِی الْاَمْرَ بَعْدَ السُّفْیَانِیِّ فَقَالَ یَکُوْنُ بَیْنَ شَثٍّ وَّطُبَّاقٍ۔ (امام محمد بن حنفیہ نے اس شخص کا حال بیان کیا، جو سفیانی کے بعد حاکم ہو گا تو کہا کہ وہ شث اور طباق کے درمیان ہو گا۔ (یہ دونوں درختوں کے نام ہیں جو ملک حجاز میں ہوتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ وہ اس ملک سے نکلے گا جہاں شث اور طباق اگتے ہیں)۔

اِضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْاَسِیْرِ فَقَالَ اِنَّ یَدِیْ طَبِقَةٌ۔ (حجاج نے ایک شخص سے کہا اٹھ اور اس قیدی کی گردن مار۔ اس نے کہا میرا ہاتھ پہلو سے چپک گیا ہے اٹھ نہیں سکتا (اس لئے میں معذور ہوں۔ یہ اس شخص نے اپنے آپ کو گناہ سے بچانے کے لئے کہا۔ کیونکہ حجاج بڑا ظالم تھا اس نے ہزاروں نیک بزرگوں کو ظلم سے قتل کرایا)۔

فَاَطْبَقَتْ عَلَیْهِمْ سَبْعًا۔ سات دن تک وہ ابر ان پر گھرا رہا۔ (پانی برساتا رہا)۔

اَسْقِنَا مُطْبِقَةً مُّغْدِقَةً مُّوْنِقَةً۔ ہم کو ایسے ابر سے پانی پلا جو تہ بر تہ گاڑھا ہو بہت پانی والا خوشی دینے والا ہو۔

مَضٰی طَبَقٌ مِّنَ اللَّیْلِ۔ رات کا بڑا حصہ گزر گیا۔

بِنْتُ طَبَقٍ۔ کچھوا۔

لَا یَجُوْزُ الصَّلٰوةُ فِی الطَّابِقِیَّةِ۔ نماز اس عمامہ میں جائز نہیں جس کو ٹھڈی کے نیچے نہ پھرائے (یہ صدوق کا قول ہے جو علمائے امامیہ میں سے ہیں)۔

اَلطَّابِقِیَّةُ عِمَّةُ اِبْلِیْسَ۔ ایسا عمامہ جو ٹھڈی کے تلے نہ پھرایا جائے ابلیس کا عمامہ ہے۔

(طَبْلٌ) طبلہ بجانا۔

طَبَّالٌ۔ طبلہ بجانے والا۔

Marfat.com

طَبْلٌ۔ مخلوق کو بھی کہتے ہیں۔

اَخْرَجَنِیْ مِنْ طَبْلِ دَارِہٖ۔ مجھ کو اپنے مکان کے جلو خانہ سے نکالا۔

(طَبْنٌ) گاڑ دینا۔

طَبَنٌ یا طَبَانَۃٌ۔ سمجھ جانا۔

اِطْمِینَانٌ۔ اطمینان۔

طَابِنٌ۔ عقلمند، سمجھدار۔

طَابُوْنٌ۔ آگ گاڑنے کا مقام تاکہ بجھے نہیں۔

طَابُوْنِیٌّ۔ روٹی جو اُس کی طرف منسوب ہے۔

اَیُّ الطَّابِنِ ھُوَ۔ وہ کن لوگوں میں سے ہے۔

فَطَبِنَ لَہَا غُلَامٌ رُوْمِیٌّ۔ ایک رومی لڑکا اُس کی نیت سمجھ گیا (کہ وہ اُس سے بدکاری کرانا چاہتی ہے ایک روایت میں فَطَبَنَ بفتحہ باء ہے یعنے اُس کو پھسلایا، خراب کیا)۔

(طَبَنْجَۃٌ) ایک مشہور ہتھیار ہے جس کو فارسی میں تفنگچہ کہتے ہیں اور اردو میں طپنچہ یا طمنچہ۔

(طَبْوٌ) بلانا (جیسے اِطْبَاءٌ ہے)۔

اِطَّبَاوَہٗ۔ اُس کو مار ڈالا۔

(طَبْیٌ) کھینچنا، پھیر دینا، بلانا۔

طَبًی۔ بھٹنیاں لٹک جانا۔

طِبْیٌ۔ چھاتی کی بھٹنی۔

وَلَا الْمُصْطَلِمَۃِ اَطْبَاؤُھَا۔ اور نہ جس کی بھٹنیاں کٹی ہوں (بعضوں نے کہا اَطْبَاءٌ گھوڑوں اور درندوں کی چھاتیوں (تھنوں) کو کہتے ہیں۔ جیسے اَخْلَافٌ اور ضُرُوْعٌ چارپایوں کے تھنوں کو۔

قَدْ بَلَغَ السَّیْلُ الزُّبٰی وَجَاوَزَ الْحِزَامُ الطُّبْیَیْنِ۔ سیلاب ٹیلے سے اونچا ہو گیا اور کمربند چھاتیوں سے پار ہو گیا (یہ ایک مثل ہے جو شر اور برائی کے حد سے بڑھ جانے پر کہی جاتی ہے جیسے پانی سر سے اونچا ہو گیا)۔

کَاَنَّ اِحْدٰی یَدَیْہِ طُبْیُ شَاۃٍ۔ اُس کا ایک ہاتھ بکری کے تھن کی طرح ہے۔

اِنَّ مُصْعَبًا اَطْبَی الْقُلُوْبَ۔ مصعب بن زبیر نے تو لوگوں کا دل اپنی طرف پھیر لیا (لوگ اُس سے محبت کرنے لگے)۔

اِطْبَاءٌ۔ بلانا، پھیرنا، مائل کرنا، اپنے لئے چننا۔

طَبَاطَبَا۔ ابراہیم بن اسماعیل بن حسن کا لقب ہے ان کی اولاد کو طباطبائی کہتے ہیں۔

باب الطاء مع الجیم

(طَجْنٌ) بھونا۔

طَاجِنٌ اور طَیْجَنٌ۔ کڑھائی۔

مُطَجَّنٌ۔ کڑھائی میں بھنا ہوا۔

باب الطاء مع الحاء

(طَحٌّ) پھیلانا، ایڑی سے چھیل ڈالنا۔

اِطْحَاحٌ۔ گرا دینا، پھینک دینا۔

اِنْطِحَاحٌ۔ پھیل جانا۔

(طَحْرٌ) پھینک دینا، سانس پھولنا۔

فَسَمِعْنَا لَہَا طَحِیْرًا۔ ہم نے اُس کے سانس پھولنے کی آواز سنی۔

فَاِنَّکَ تَطْحَرُھَا۔ تو اُس کو دور کرتا ہے، پھینک دیتا ہے طَحْرٌ کے معنے جماع کرنے کے بھی آتے ہیں۔

طَحُوْرٌ۔ وہ کمان جس کا تیر دور جائے (جیسے مِطْحَرٌ ہے)۔

طَحْرَبَۃٌ۔ ابر کا ٹکڑا، یا کپڑے کا ٹکڑا۔

طَحْرَبَ۔ دوڑا۔

طَحْرَبَ الْقِرْبَۃَ۔ مشک بھر دی۔

طَحْرَبٌ۔ کوڑا کرکٹ، کچرا۔

Marfat.com

تَدْنُو الشَّمْسُ مِنْ رُؤُوْسِ النَّاسِ وَلَيْسَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْهُمْ طُحْرُبَةٌ يَا طِحْرِبَةٌ۔ قیامت کے دن سورج لوگوں کے سر سے نزدیک ہو جائے گا اور کسی کے بدن پر ایک چیتھڑا بھی نہ ہوگا (جس سے دھوپ کی گرمی بچائے۔ ایک روایت میں طَحْرُبَةٌ ہے خائے معجمہ سے معنے وہی ہیں)۔

(طُحْرُوْرٌ) یا طُحْرُوْرَةٌ۔ ابر کا ٹکڑا، بدلی (جمع طحاریر ہے)۔

(طِحْرِفٌ) یا طِحْرِفَةٌ۔ ہریرہ، پتلا گھی، پتلا ابر۔

(طَحْرَمَةٌ) بھر دینا۔

مَا عَلَيْهِ طِحْرِمَةٌ۔ اُس پر کچھ نہیں ہے۔

(طَحْزٌ) جماع کرنا۔

(طَحْسٌ) جماع کرنا۔

(طَحْطَحَةٌ) تھوڑا ہنسنا، توڑنا، متفرق کر دینا، ہلاک کرنا۔

طُحْطَاحٌ۔ شیر۔

مَا عَلَيْهِ طِحْطِحَةٌ۔ اُس پر کچھ نہیں ہے یا بال نہیں ہیں۔

(طَحْلٌ) تلی پر مارنا، بھر دینا، تلی بڑھ جانا، بدبودار ہونا۔

طِحَالٌ۔ تلی۔

(طُحْلُبٌ) کائی یعنی سبزہ جو پانی پر جم جاتا ہے۔

(طَحْمَةٌ) ہجوم کرنا۔

طُحْمَةٌ۔ رات کا بڑا حصہ، جماعت۔

طُحْمَةٌ۔ سخت جنگجو، بہت اونٹ۔

مُطْحَوْمٌ۔ بھرا ہوا۔

(طَحْمَرَةٌ) کودنا، بھر دینا۔

طَحْمِيرٌ۔ پٹو۔

مَا عَلٰى رَأْسِهِ طِحْمِرَةٌ۔ اُس کے سر پر ایک بال بھی نہیں ہے۔

(طَحْنٌ) پیسنا، گول ہو جانا۔

تَطْحِيْنٌ۔ آٹا پیسنا۔

طَاحُوْنٌ چکی، یا پن چکی۔

طَحَّانَةٌ۔ وہ چکی جس کو جانور چلاتا ہے۔

طَحَّانٌ۔ آٹا پیسنے والا۔

طِحْنٌ۔ آٹا (جیسے طَحِيْنٌ ہے)۔

فَاَخْرَجَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَفَّيْنِ لَهُ كَدِيْدٌ كَكَدِيْدِ الطَّحِيْنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نکالا دو صفیں کر کے آپ کے چلنے سے آٹے کی طرح باریک غبار اُڑ رہا تھا۔ (یعنے وہاں کی زمین نرم اور ملائم اور باریک تھی چلنے میں آٹے کی طرح غبار اُڑتا)۔

فَيَطْحَنُ فِيْهَا۔ وہ وہاں چکی پیسے گا (اُس کی آنتیں باہر نکلی پڑی ہوں گی)۔ وہ اُن کے گرد چکی کے گدھے کی طرح گھومے گا۔

فَمَا زَالَ يَطْحَنُهَا۔ وہ برابر اُس کو رگڑتا رہے گا۔

نَهٰى عَنْ قَفِيْزِ الطَّحَّانِ۔ آٹا پیسنے والے کا حق اُسی آٹے میں سے دلانا اس سے منع فرمایا (مثلاً آٹا پیسنے والے کی اُجرت یوں ٹھہرا لے کہ تو سیر آٹے میں سے ایک چھٹانک اُجرت لے لے۔ قفیز ایک پیمانہ ہے)۔

(طَحْوٌ) دور ہونا، ہلاک ہونا، اوندھا گرانا، دھکیلنا، کروٹ پر لیٹنا، بہت ہونا، چمکنا، لے جانا۔

طَحَا بِكَ قَلْبٌ فِي الْحِسَانِ طَرُوْبٌ۔ تجھ کو وہ دل جو حسن پرست تھا کہاں لے گیا۔

وَمَا طَحٰهَا۔ قسم اُس کی جس نے زمین کو پھیلایا یا کشادہ کیا۔

طُحَى۔ کشادہ زمین، چوڑی زمین۔

(طَحْيٌ) کروٹ پر لیٹنا۔

طَحْيَةٌ مِنْ سَحَابٍ۔ ابر کا کوئی ٹکڑا۔

Marfat.com

باب الطاء مع الخاء

(طَخٌّ) دور کر دینا، پھینک دینا، جماع کرنا، بدخلق ہونا۔
مِطَخَّۃٌ۔ وہ لکڑی جس سے بچے کھیلتے ہیں۔
(طَخْرٌ) پتلا، (یہ طاخر سے نکلا ہے یعنے کالا ابر گھٹا)۔
(طُخْرُبَۃٌ) لباس یا چیتھڑا۔
لَیْسَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْھُمْ طُخْرُبَۃٌ۔ اُن میں سے کسی پر ایک چیتھڑا بھی نہ ہوگا۔ (اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے طُحْرُبَۃ میں)۔
(طَخَاءٌ) دل کی پریشانی، ظلمت، تاریکی، بلند ابر۔
طَخْیَاءُ۔ تاریک رات، اور جو کلام سمجھ میں نہ آئے۔
اِنَّ لِلْقَلْبِ طَخَاءً کَطَخَاءِ الْقَمَرِ۔ دل پر تاریکی کا ایک پردہ چڑھ جاتا ہے جیسے چاند پر ابر چڑھ جاتا ہے (اور اس کی روشنی روک دیتا ہے)۔
اِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ طَخَاءً عَلٰی قَلْبِہٖ فَلْیَاْکُلِ السَّفَرْجَلَ۔ جب کوئی تم میں سے اپنے دل پر بوجھ یا حجاب پائے تو بہی کھائے (بہی ایک مشہور میوہ ہے، سیب کے بعد نہایت مفرح اور مقوی قلب ہے، سیب کی بھی یہی خاصیت ہے)۔

باب الطاء مع الراء

(طَرْءٌ) دور سے اور اچانک نمودار ہونا۔ عارض ہونا۔
اِطْرَاءٌ۔ حد سے زیادہ تعریف کرنا۔
طَارِیٌ۔ جو عارض ہو اور اصلی نہ ہو، اجنبی مسافر کو بھی کہتے ہیں۔
طَرَاءٌ۔ غبار۔
طُرْاٰنٌ۔ راستہ، بُرا کام۔
اَمْرٌ طُرْاٰنِیٌّ۔ وہ کام جس کے آنے کا راستہ معلوم نہ ہو (یعنے کہاں سے آیا)۔

طَرَأَ عَلَیَّ حِزْبِیْ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ وہ وقت دفعۃً آپہنچا جس میں قرآن کا ورد پڑھا کرتا تھا۔
لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ۔ مجھ کو اتنا مت بڑھاؤ جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو بڑھا دیا (کہ بشریت اور عبدیت کے مرتبہ سے چڑھا کر ان کو خدا کا بیٹا بنا دیا) میں تو اللہ کا بندہ اور اُس کا بھیجا ہوا ہوں (یعنے اللہ کا پیغام اُس کے بندوں کو پہنچانے والا، رسول کے یہی معنے ہیں)۔
(طَرَبٌ) خوش ہونا، یا ہلکا ہونا۔
تَطْرِیْبٌ۔ گانا، سُر نکالنا، آواز بڑھانا اس کو اچھا کرنا، جیسے گانے والے کرتے ہیں۔ خوش کرنا (جیسے اِطْرَابٌ ہے)۔
اِسْتِطْرَابٌ۔ خوش کرنے کی درخواست کرنا۔
طَرُوْبٌ۔ بہت خوش، مگن۔
مُطْرِبٌ۔ گانے والا۔
مَطْرَبٌ۔ تنگ راستہ۔
مَطَارِبُ۔ تنگ راستے، اور متفرق راستے۔
لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ غَیَّرَ الْمَطْرَبَۃَ وَالْمَقْرَبَۃَ۔ اللہ لعنت کرے اُس شخص پر جو چھوٹے چھوٹے متفرق راستوں (گلیوں) کو بدل ڈالے (کیونکہ ایسا کرنے سے دوسروں کو تکلیف ہوگی)۔
یُؤَذِّنُ بِلَا تَطْرِیْبٍ۔ اذان میں تطریب نہ کرے۔ (یعنی گانے والوں کی طرح مد اور شد نہ کرے۔ قرآن میں بھی ایسا کرنا منع ہے)۔
(طَرْبُوْشٌ) ترکی ٹوپی (اُس کی جمع طَرَابِیْشُ ہے)۔
(طِرْبَالٌ) بلند عمارت، یا پہاڑ کا ایک بڑا پتھر جو باہر نکلا ہو، پہاڑ کی بڑی چٹان جو فضا میں ہو۔
اِذَا مَرَّ اَحَدُکُمْ بِطِرْبَالٍ مَائِلٍ فَلْیُسْرِعِ الْمَشْیَ۔ جب کوئی تم میں سے جھکی ہوئی عمارت کے پاس سے گزرے تو جلدی سے نکل جائے (یہ حزم و احتیاط ہے جو عقلمندی کی

Marfat.com

دلیل ہے۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جھکی ہوئی دیوار کے پاس سے جلدی نکل گئے۔ اور جن لوگوں نے اس کو توکل کے خلاف سمجھا ہے یہ ان کی غلطی ہے مسلمان کو چاہیے کہ ہمیشہ اُن مقاموں اور کاموں سے بچتا رہے جن میں ہلاکت یا ضرر کا ڈر ہو اور اس کے ساتھ بھروسہ اللہ پر رکھے)۔

طَرَبَلَ بَوْلَهٗ۔ اپنے پیشاب کو اوپر چڑھایا۔

(طَرَاثٌ) ہری تازی بھاجی، ایک قسم کی ترکاری سبزی۔

حَتّٰی يَنْبُتَ اللَّحْمُ عَلٰی اَجْسَادِهِمْ كَمَا تَنْبُتُ الطَّرَاثِيْثُ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ۔ یہاں تک کہ اُن کے بدنوں پر گوشت اس طرح اُگ آئے جیسے طرثوث کی بھاجی زمین پر اُگ آتی ہے (طرثوث ایک بھاجی ہے جو گول گول ڈھالوں کی طرح زمین پر اُگتی ہے اُس کی جڑ سرخ اور سخت ہوتی ہے لوگ اُس کو کھاتے ہیں)۔

تَطَرَّثَتِ الرَّجُلُ۔ اُس نے طرثوث بھاجی چُنی۔

(طَرْحٌ) پھینک دینا، نکال ڈالنا، رکھ دینا، حمل ساقط ہونا۔

طَرَحٌ۔ بدخلق ہونا، خوب عیش کرنا۔

تَطْرِيْحٌ۔ پھینک دینا، بلند کرنا۔

مُطَارَحَةٌ۔ مناظرہ اور سوال جواب کرنا، بیت بازی کرنا۔

اِطِّرَاحٌ۔ پھینک دینا۔

اِطْرَحُوْهُ۔ جو اُس کا ذبح کیا ہوا پھینک دو (یعنی اُس کا کھانا حلال نہیں)۔

طُرِحَ سَقِيْمًا۔ آدمی پھینکا گیا اور بیمار ہے (یعنی اُس کی خلقت اِس طرح سے واقع ہوتی ہے کہ صدہا بیماریوں میں مبتلا ہونے کا اُس میں مادہ ہے)۔

اِطْرَحُوْهُ وَمَا حَوْلَهٗ ثُمَّ كُلُوْهُ۔ گھی میں اگر چوہا گر کر مر جائے تو اُس کو نکال ڈالو اور اُس کے اِرد گرد کا گھی بھی پھینک دو پھر باقی کھاؤ (یعنی اگر جا ہوا گھی ہو)۔

(طَرْدٌ) ہانک دینا، دور کر دینا، جُدا کر دینا، جلا وطن کرنا، سب طرف سے لا کر اکٹھا کرنا۔

تَطْرِيْدٌ۔ کھینچنا، دراز کرنا۔

مُطَارَدَةٌ۔ اور تَطَارُدٌ۔ ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔

اِطْرَادٌ۔ دور کرنا۔

اِطِّرَادٌ۔ برابر ساتھ رہنا، جاری رہنا، درست ہونا۔

اِسْتِطْرَادٌ۔ ایک بات ایسی کہنا جس سے دوسری بات پیدا ہو اور وہ مقصود نہ ہو۔

لَا بَأْسَ بِالسِّبَاقِ مَا لَمْ تُطْرِدْهُ وَيُطْرِدْكَ۔ گھوڑ دوڑ میں، یا یوں ہے کہ دوڑ کی بازی کرنے میں قباحت نہیں، اگر یوں نہ کہے کہ میں آگے نکل جاؤں تو اتنا روپیہ تجھ سے لوں گا اور تو آگے نکل جائے تو اتنا روپیہ تجھ کو دوں گا۔ (یعنی ہار جیت کی شرط پر روپیہ پیسا نہ ٹھہرائے ورنہ حرام اور ناجائز ہے مگر جب درمیان میں تیسرا شخص محلل ہو تو جائز ہے جیسے فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے)۔

هُوَ قُرْبَةٌ اِلَى اللّٰهِ وَمَطْرَدَةُ الدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ۔ تہجد کی نماز اللہ کی قربت اور نزدیکی ہے اور جسم کی بیماری دفع کرنے والی ہے (تہجد گزار اور شب بیدار لوگ اکثر صحیح اور سالم اور بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں)۔

كُنْتُ اُطَارِدُ حَيَّةً۔ میں ایک سانپ کی تاک میں تھا اُس کے مارنے کی فکر میں لگا ہوا تھا ہر طرف سے اُس کو گھیر رہا تھا)۔

طِرَادُ الصَّيْدِ۔ شکار کے پیچھے لگنا۔

فَاِذَا نَهْرَانِ يَطَّرِدَانِ۔ یکایک دو نہریں دکھلائی دیں (اُن کا پانی بہ رہا تھا)۔

اَطْرَدْنَا الْمُعْتَرِفِيْنَ۔ اقرار کرنے والوں کو ہم نے

Marfat.com

نکال دیا (شہر بدر کر دیا)۔

اَطْرَدَہُ السُّلْطٰنُ یا طَرَدَہٗ۔ بادشاہ نے اُس کو شہر بدر کر دیا۔

یَتَوَضَّأُ بِالْمَاءِ الرَّامِلِ وَبِالْمَاءِ الطَّرِدِ۔ وہ غبار آلود، تیرہ گدلے پانی سے وضو کر لیتے تھے اور اُس پانی سے بھی جس میں جانور ڈوبتے رہتے ہیں۔

اِنَّہٗ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَفِیْ یَدِہٖ طَرِیْدَۃٌ۔ معاویہ منبر پر چڑھے اور اُن کے ہاتھ میں ایک ریشمی کپڑے کا لمبا ٹکڑا تھا۔

وَاطْرُدُوا النَّعَمَ۔ چارپایوں کو نکالا۔

اَطْرَدَ الْخَافِقَانِ۔ جب تک مشرق اور مغرب قائم رہیں۔

اَلْاَنْہَارُ تَطَّرِدُ۔ نہریں بہ رہی ہیں۔

(طَرٌّ) زور سے کھینچنا، ہر طرف سے جمع کرنا، تیز کرنا، پھاڑنا، کاٹنا، لیپنا، اوچک لیجانا، طمانچہ لگانا، گر پڑنا، نکلنا۔

اِطْرَارٌ۔ گرانا، برانگیختہ کرنا، کاٹنا، ناز کرنا۔

غُلَامٌ طَارٌّ۔ وہ لڑکا جس کی مونچھیں نکل رہی ہوں۔

طُرَّۃٌ۔ کپڑے کا کنارہ، یا وادی، یا نہر کا، پیشانی، کپڑے کے نقش ونگار، توشہ دان۔

فَنَشَأَتْ طُرَیْرَۃٌ مِّنَ السَّحَابِ۔ ابر کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا (نہایہ میں ہے کہ طُرَیْرَۃ تصغیر ہے طُرَّۃ کی یعنی وہ ابر کا ٹکڑا جو آسمان کے کنارے سے لمبا نمودار ہو)۔

اَعْطٰی عُمَرَ حُلَّۃً وَقَالَ لَتُعْطِیَنَّہَا بَعْضَ نِسَائِکَ یَتَّخِذْنَہَا طُرَّاتٍ بَیْنَہُنَّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو ایک جوڑا کپڑے کا دیا اور فرمایا کہ یہ اپنی عورتوں کو دیدے وہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے کاٹ کر آپس میں بانٹ لیں گی۔

کَانَ یَطُرُّ شَارِبَہٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھوں کو تراشتے تھے (کتراتے تھے)۔

یُقْطَعُ الطَّرَّارُ۔ جیب کترنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے (چور کی سزا اُس کو دی جائے)۔

قَامَ مِنْ جَوْزِ اللَّیْلِ وَقَدْ طَرَّتِ النُّجُوْمُ۔ حضرت علیؓ بیچ رات کو کھڑے ہوتے اُس وقت تارے چمک رہے تھے۔

سَیْفٌ مَطْرُوْرٌ۔ صیقل کی ہوئی تلوار، شمشیر آبدار۔

طَرَّ النَّبَاتُ یَطُرُّ۔ سبزی نکل آئی۔

اِذَا طَرَّرْتَ مَسْجِدَكَ بِمَدَرٍ فِیْہِ رَوْثٌ فَلَا تُصَلِّ فِیْہِ حَتّٰی تَغْسِلَہُ السَّمَاءُ۔ اگر تو اپنی مسجد کو لید اور مٹی سے لیپے تو وہاں نماز مت پڑھ یہاں تک کہ بارش کا پانی اُس کو دھو ڈالے۔

رَجُلٌ طَرِیْرٌ۔ خوبصورت مرد۔

جَاءُوْا طُرًّا۔ سب کے سب آئے۔

مُرَادُ الْمَحْشَرِ الْخَلْقِ طُرًّا۔ ساری خلقت کے جمع ہونے کا مقام۔

لَیْسَ عَلَی الطَّرَّارِ قَطْعٌ۔ جیب کترے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

مِثْلُ عِلَاكِ الرُّوْمِ وَالطِّرَارِ۔ رومی مصطگی، یا گارے کی طرح۔

غَضَبٌ مُطِرٌّ۔ بے محل غصہ۔

مُطِرَّۃٌ۔ عادت۔

لَہُمْ مُطِرَّۃٌ حَسَنَۃٌ۔ اُن کی عادت اچھی ہے (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)۔

(طَرْزٌ) بد خلقی کے بعد نیک خلق ہو جانا، ہمیشہ عمدہ لباس پہننا۔

تَطْرِیْزٌ۔ نقش ونگار کرنا۔

تَطَرُّزٌ۔ منقش ہونا۔

طِرَازٌ۔ طرز اور شکل کپڑے کا نقش جہاں پر عمدہ کپڑے بنے جائیں۔

Marfat.com

طِرَازٌ. ہیئت، شکل، وضع، طور، طریقہ۔

لَيْسَ هٰذَا مِنْ طِرَازِكِ. (ام المؤمنین حضرت صفیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیویوں سے کہا کہ تم میں میرے برابر کون ہے؟ میرا باپ پیغمبر تھا، میرا چچا پیغمبر تھا، میرے خاوند بھی پیغمبر ہیں۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو سکھایا تھا کہ ایسا کہیں حضرت عائشہ نے اُن سے یہ سُن کر کہا) یہ تمہاری طبعزاد نہیں ہے (یعنی تم نے یہ تقریر اپنے دل سے نہیں نکالی بلکہ کسی دوسرے کی سکھلائی ہوئی بات ہے تم میں ایسے جواب کی لیاقت نہ تھی)۔

(طَرْسٌ) محو کرنا، مٹا دینا۔

تَطْرِيْسٌ. مٹا کر پھر لکھنا، کالا کرنا۔

تَطَرُّسٌ. عمدہ ہی چیز کھانا یا پینا، پرہیز کرنا۔

طِرْسٌ. خط یا کتاب (اس کی جمع اَطْرَاسٌ اور طُرُوْسٌ ہے)۔

كَانَ النَّخَعِيُّ يَأْتِيْ عُبَيْدَةَ فِي الْمَسَائِلِ فَيَقُوْلُ عُبَيْدَةُ طَرِّسْهَا يَا اِبْرَاهِيْمُ. ابراہیم نخعی (جو بڑے فقیہ تھے اور امام ابوحنیفہؒ کے استاذ الاستاذ) عبیدہ سے مسئلوں میں بحث کرتے تو عبیدہ کہتے اے ابراہیم! میں نے جو لکھا ہے اُس کو مٹا ڈالو (اس کے بدلے وہ لکھو جو تمہاری رائے ہے)۔

(طَرْسَعَةٌ) گھبرا کر جلد دوڑنا، خوب زور سے۔

(طَرَشٌ) بہرا ہونا۔

اَطْرَشُ. بہرا۔

طَرْشَاءُ. بہری۔

(طَرَطٌ) احمق ہونا۔

طَرْطٌ. احمق۔

طَارِطٌ. جس کے بال کم ہوں۔

طَرْطُوْس. ملک شام کا ایک شہر ہے ساحل پر، اس کے مقابل جزیرہ ارواد ہے۔ اس کو حضرت عبادہ بن صامتؓ نے ۳۸ھ میں فتح کیا تھا۔

(طَرْطَبَةٌ) ہونٹوں سے آواز نکالنا، پھونکنا، مضطرب ہونا۔

طُرْطُبٌ. ذکر۔

طُرْطُبَةٌ. وہ عورت جس کی چھاتیاں بڑی بڑی لٹکی ہوتی ہوں۔

دَخَلْتُ عَلٰى اُحَيْوِلَ يُطَرْطِبُ شُعَيْرَاتٍ لَهٗ (امام حسن بصریؒ جب حجاج ظالم کے پاس سے نکلے تو کہنے لگے کہ میں ایک چھوٹے بھینگے کے پاس گیا تھا جو غرور اور غصہ سے (اکڑ فوں) اپنی مونچھوں کے بالوں میں پھونک رہا تھا۔ (حجاج اَحْوَل یعنے بھینگا تھا اور نہایت بدشکل اور مغرور)

ضَمْعَجًا طُرْطُبًّا. پست قد بڑی بڑی چھاتیوں والی۔

وَاُمُّهُ الطُّرْطُبَّةُ. اس کی ماں بڑی بڑی لٹکی ہوئی چھاتیوں والی۔

(طَرْفٌ) ہاتھ سے طمانچہ مارنا، پھیر دینا، پلکیں ہلا لینا، یا پلک ہلانا۔

طَرْفَةٌ. ایک بار پلک ہلانا۔

مَا بَقِيَتْ مِنْهُمْ عَيْنٌ تَطْرِفُ. اُن میں کوئی زندہ نہ بچا، یا جب تک اُن میں کوئی پلک ہلاتا رہے یعنی زندہ رہے۔

طَرَفَتِ الْعَيْنُ. آنکھ نے دیکھا، یا جنبش کی۔

تَطْرِيْفٌ. ایک کنارے کرنا، رنگنا۔

طُرْفَةٌ. نادر، عجیب چیز۔

اِسْتِطْرَافٌ. عجیب سمجھنا، نئی بات نکالنا۔

طَارِفٌ. نیا مال (اس کی ضد تَالِدٌ اور تَلِيْدٌ یعنے پرانا مال)۔

فَمَالَ طَرَفٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مشرکوں کی ایک ٹکڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکی (آپ پر حملہ کرنا چاہا)۔

كَانَ اِذَا اشْتَكٰى اَحَدُهُمْ لَمْ تَنْزِلِ الْبُرْمَةُ

Marfat.com

حتّٰی یَأْتِیَ عَلٰی اَحَدِ طَرَفَیْہِ۔ جب کوئی بیمار ہوتا تو وہ ہانڈی چڑھنے سے نہ اتارتیں یہاں تک کہ دونوں کناروں میں سے ایک کنارے پر آجاتا (یعنی اچھا ہوجاتا یا مرجاتا)۔

مَا بِیْ عَجَلَۃٌ اِلَی الْمَوْتِ حَتّٰی اٰخُذَ عَلٰی اَحَدِ طَرَفَیْکَ اِمَّا اَنْ تُسْتَخْلَفَ فَتَقَرَّ عَیْنِیْ وَاِمَّا اَنْ تُقْتَلَ فَاَحْتَسِبَکَ (اسماء بنت ابی بکرؓ نے اپنے فرزند عبداللہ بن زبیرؓ سے کہا) مجھ کو مرنے کی جلدی نہیں جب تک کہ میں تیرے دونوں کناروں میں سے ایک کنارہ دیکھ نہ لوں یعنے یا تو تو خلیفہ بنایا جائے تو میری آنکھ ٹھنڈی ہو یا تو مارا جائے تو میں صبر کروں اور اللہ تعالےٰ سے اس کا ثواب چاہوں (ایسا ہی ہوا آخر عبداللہ بن زبیر حجاج کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ اور اسماء ان کی والدہ ماجدہ نے ان پر صبر کیا)۔

اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ الْخَلِیْلَ جُعِلَ فِیْ سَرَبٍ وَّ ھُوَ طِفْلٌ وَّجُعِلَ رِزْقُہٗ فِیْ اَطْرَافِہٖ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک غار میں رکھے گئے جب وہ بچے تھے (شیرخوار) اور اللہ تعالےٰ نے ان کی روزی ان کی انگلیوں کے کناروں میں رکھی (وہ اپنی انگلیاں چوستے ان میں سے بقدرتِ الٰہی ان کی غذا نکلتی)۔

مَا رَاَیْتُ اَقْطَعَ طَرَفًا مِنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ۔ عمرو بن عاصؓ سے زیادہ زبان آور میں نے کسی کو نہیں دیکھا (بڑے باتونی تھے بہت بولنے والے)۔

طَرَفَا الْاِنْسَانِ۔ آدمی کی زبان اور اس کا ذکر۔

لَا یُدْرٰی اَیُّ طَرَفَیْہِ اَطْوَلُ۔ معلوم نہیں اس کا کونسا کنارہ لمبا ہے (یعنی زبان لمبی ہے یا ذکر لمبا ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا وَاقَعَ الشَّرَابَ الشَّدِیْدَ فَسُقِیَ فَضَرِیَ فَلَقَدْ رَاَیْتُہٗ فِی النِّطَعِ وَمَا اَدْرِیْ اَیُّ طَرَفَیْہِ اَسْرَعُ۔ ایک شخص نے تیز شراب پائی وہ اس کو پلائی گئی یہاں تک کہ وہ اس کا عادی ہوگیا میں نے اس کو چمڑے کے بستر پر دیکھا معلوم نہیں اس کے دونوں کنارے (منہ اور مقعد) میں سے کونسے کنارے سے جلدی جلدی نکل رہا تھا (یعنی منہ سے قے جاری تھی اور مقعد سے پاخانہ نکل رہا تھا دونوں میں سے کس طرف سے زیادہ مادہ نکل رہا تھا وہ معلوم نہیں ہوسکتا تھا)۔

حُمَادَیَاتُ النِّسَاءِ غَضُّ الْاَطْرَافِ۔ اچھی عورتیں وہ ہیں جو اپنے اعضاء تھامے رکھیں (ہاتھ پاؤں نہ ہلائیں جیسے چلبلی اور شوخ عورتوں کا طریق ہے۔ بعضوں نے کہا غضّ الاطراف سے یہ مراد ہے کہ نگاہ نیچی رکھیں۔ یہ حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا جب کہ انہوں نے بصرے کی طرف جانے کا قصد کیا)۔

اِطْرِفْ بَصَرَکَ۔ اپنی نگاہ پھیر لے (ایک روایت میں اَطْرِقْ بَصَرَکَ ہے قاف سے یعنی نگاہ نیچی رکھ)۔

اِنَّ الدُّنْیَا قَدْ طَرَفَتْ اَعْیُنَکُمْ۔ دنیا نے تمہاری نگاہیں اپنی طرف پھیر لیں (تم اس کی محبت میں گرفتار ہوگئے)۔

کَانَ لَا یَتَطَرَّفُ مِنَ الْبَوْلِ۔ وہ پیشاب سے دور نہیں رہتا تھا (بے احتیاطی سے پیشاب کرتا تھا اس طرح کہ اس کا بدن یا کپڑا آلودہ ہوجاتا اسی وجہ سے قبر کا عذاب ہو رہا ہے)۔

رَاَیْتُ عَلٰی اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مِطْرَفَ خَزٍّ۔ میں نے ابوہریرہؓ پر ایک ریشمی حاشیہ دار چادر دیکھی۔

کَانَ عَمْرٌو لِمُعَاوِیَۃَ کَالطِّرَافِ الْمَمْدُوْدِ۔ عمرو بن عاص معاویہ کے لگے ہوئے ڈیرے تھے (طراف چمڑے کا ڈیرہ جس میں گنوار عرب رہا کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ عمرو بن عاص معاویہ کے بڑے رازدار اور مشیر اور وزیر باتدبیر اور اعتباری دوست تھے)۔

کَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَصْلَعَ فَطُرِفَ لَہٗ طَرْفَۃٌ۔ محمد بن عبدالرحمٰن کی چندیا پر بال

Marfat.com

نہ تھے پھر اُن کے سر پر ایک مار لگی (اصل میں طَرَفَۃ آنکھ پر مارنے کو کہتے ہیں، پھر سر پر مارنے کو کہنے لگے)۔

فَرُسِمَتْ بِالْقَبَاطِیِّ وَالْمَطَارِفِ۔ پھر وہ مصری سفید کپڑوں اور چادروں سے بھر اگیا۔

اَلْمُؤْمِنُ عَلَیْہَا کَالطَّرْفِ۔ مومن پل صراط پر سے ایسا گزرے گا جیسے ذات والا عمدہ گھوڑا (دوڑ جاتا ہے) ایک روایت میں کَالطَّرْفِ بہ فتحِ طا یعنے جیسے نگاہ دوڑ جاتی ہے۔

فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُہٗ۔ نگاہ سے پیشتر وہ اُگ آئی (کھیتی تیار ہو گئی)۔

مَنْ طَرَفَ طَرْفَۃً۔ جو شخص ایک دفعہ پلک جھپکے (ایک بار پلک سے پلک ملائے، آنکھ بند کرے)۔

طَرْفَاءِ الْغَابَۃِ۔ غابہ کے جھاؤ میں سے (غابہ ایک مقام کا نام ہے وہاں جھاؤ کے درخت ہوتے ہیں)۔

عِنْدَ اَقْصٰی طَرْفِہٖ۔ تا حدِ نگاہ، جہاں تک اُس کی نگاہ جاتی ہے (وہاں تک اُس کا ایک قدم ہوگا)۔

قَدْ اَرْخٰی طَرَفَیْہَا بَیْنَ کَتِفَیْہِ۔ اُس کے دونوں کنارے اپنے دونوں مونڈھوں کے درمیان لٹکائے۔ (ایک روایت میں طَرَفَہَا ہے بہ صیغۂ مفرد، قاضی نے کہا وہی صحیح ہے)۔

یَرْفَعُ طَرْفَہٗ اِلَی السَّمَاءِ۔ اپنی نگاہ آسمان کی طرف اُٹھاتے تھے۔

یَتَوَضَّؤُوْنَ عَلٰی اَطْرَافِہِمْ۔ اپنے ہاتھ پاؤں پر پانی بہاتے تھے (یعنی وضو میں)۔

سَائِلُ الْاَطْرَافِ۔ لمبی اُنگلیوں والے۔

فَابْتَغُوْا لَہَا طَرَائِفَ الْحِکْمَۃِ (نفس بھی بدن کی طرح ملول ہو جاتا ہے ایک ہی طرح کی بات سُنتے سُنتے) تو اُس کے لئے علم کی عجیب اور غریب اور نادر باتیں ڈھونڈھو (حکمت کے مختلف شعبے سیکھو، جب ایک شعبہ سے دل بھر جائے تو دوسرے شعبہ میں جی لگاؤ)۔

اِذَا اَدْرَکْتَہٗ وَالْعَیْنُ تَطْرِفُ۔ جب تو شکار کے جانور کو اس طرح پائے کہ اُس کی آنکھ حرکت کر رہی ہو۔

اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا طَرَفَتْ عَیْنٌ اَوْ ذَرَفَتْ۔ یا اللہ! حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اپنی رحمت اُتار جب کوئی آنکھ پلک مارے یا آنسو نکالے۔

لَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ۔ ایک پلک جھپکنے کے موافق بھی مجھ کو میرے نفس کے حوالے مت کر (بلکہ ہر وقت اپنی حفاظت اور حمایت میں رکھ)۔

طَرَفَ غُلَامَہٗ طَرْفَۃً فَقَطَعَ بَعْضَ لِسَانِہٖ۔ ایک شخص نے اپنے غلام کو ایک تھپڑ مار کر اُس کی زبان کا ایک حصہ کاٹ ڈالا۔

فِیْ مُسْتَطْرَفِ الْاَیَّامِ۔ شروع دنوں میں۔

اَطْرَافُ الْعَذَارٰی۔ ایک قسم کا انگور ہے، جیسے خایۂ غلامان اور ریش بابا، خراسان میں ایک قسم کے انگور ہیں۔

لَا یَمْلِکُ طَرَفَیْہِ۔ اُس کو اپنی زبان اور ذکر پر اختیار نہیں ہے (زبان سے جو چاہتا ہے بک دیتا ہے اور شہوت کے زور سے مغلوب ہو جاتا ہے)۔

اِمْرَأَۃٌ مُطْرِفَۃٌ۔ مردوں پر نگاہ ڈالنے والی عورت، تاک جھانک کرنے والی۔

(طَرْقٌ) مارنا، ٹھوکنا، ہتھوڑی سے مارنا، گھس جانا، کھٹکھٹانا، بجانا، رات کو آنا۔ (جیسے طُرُوْقٌ ہے)۔

تَطْرِیْقٌ۔ دردِ زہ ہونا اور بچہ نہ نکلنا، انکار کے بعد اقرار کرنا، راستہ بنانا۔

مُطَارَقَۃٌ۔ کپڑے پر کپڑا پہننا۔

اِطْرَاقٌ۔ خاموش ہو جانا، زمین کی طرف دیکھنا، نگاہ جھکا لینا۔

Marfat.com

أَطْرِقْ كَرَا إِنَّ النَّعَامَ فِي الْقُرَى۔ اے کرا سر جھکا، عاجزی کر، تجھ سے بڑا شتر مرغ بستی میں موجود ہے (یہ ایک مثل ہے جو غرور کرنے والے سے اس کو شرمندہ کرنے کے لئے کہی جاتی ہے)۔

أَطْرَقَ إِطْرَاقَ الْحَيَّةِ۔ سانپ کی طرح جھک جا (یہ بھی ایک مثل ہے)۔

تَطَرُّقٌ۔ راستہ پکڑنا، پہنچ جانا، راہ ڈھونڈھنا۔

طَارِقَةٌ۔ آفت مصیبت۔

نَهَى الْمُسَافِرَ عَنْ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ طُرُوقًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کو اس سے منع فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے پاس رات کو آئے۔ (بلکہ اگر رات کو اپنے شہر یا بستی میں پہنچے تو بہتر یہ ہے کہ رات کو اور کہیں بسر کرے دن ہو جانے کے بعد اپنے گھر کو آئے)۔

إِنَّهَا حَارِقَةٌ طَارِقَةٌ۔ وہ پر شہوت رات کو آنے والی ہے۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ۔ میں رات کو آنے والی آفتوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں مگر جو خیریت اور بھلائی کے ساتھ آئے۔

طَرَقَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَعَلِيًّا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کے پاس تشریف لائے (اور فرمایا کہ تم دونوں تہجد کی نماز نہیں پڑھتے؟ حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں آپ یہ پڑھتے ہوئے لوٹ گئے: وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا)۔

لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ۔ رات کو اپنی بیوی کے پاس نہ آئے (یعنی سفر سے اب یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ شروع رات میں اپنی بیوی پر داخل ہونا اچھا ہے کیونکہ داخل ہونے سے یہاں جماع مراد ہے۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث اس صورت میں ہے جب کہیں نزدیک سفر میں گیا ہو یا جب اس کے سفر سے لوٹنے کی خبر مشہور ہو گئی ہو اس کی بیوی بچوں کو معلوم ہو گئی ہو)۔

طَرَقَ صَاحِبُنَا۔ ہمارا یار رات کو آیا۔

طَارِقٌ۔ ستارے کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ رات کو دکھلائی دیتا ہے۔

نَحْنُ بَنَاتُ طَارِقٍ۔ ہم ستارے کی بیٹیاں ہیں۔ (یعنی ہمارا باپ عالیشان بلند مرتبہ شخص تھا)۔

الطِّيَرَةُ وَالْعِيَافَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ۔ بدشگونی لینا، جانوروں کو اڑا کر فال کھولنا اور زمین پر کنکریاں مار کر فال لینا، یا رمل سے کوئی بات معلوم کرنا، یہ سب جبت ہیں۔ یعنی شیطانی کام ہیں جس کا ذکر اس آیت میں ہے يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ)۔

فَرَأَى عَجُوزًا تَطْرُقُ شَعَرًا۔ ایک بڑھیا کو دیکھا وہ بال کوٹ رہی تھی (ان کو دھنکنے کے لئے جیسے روئی دھنکتے ہیں)۔

فِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ۔ تین برس کی اونٹنی اس میں ہے جو چوتھے برس میں لگی ہو یعنی نر اس پر چڑھنے کے قابل ہو۔

كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ طَرُوقَةٍ۔ صبح کو نہانے کی احتیاج ہوتی تھی حالانکہ کوئی عورت نہ تھی (ہر ایک عورت اپنے خاوند کی طروقہ ہے اور ہر اونٹنی نر اونٹ کی طروقہ ہے)۔

وَمِنْ حَقِّهَا إِطْرَاقُ فَحْلِهَا۔ اونٹوں کا حق یہ ہے کہ نر کو مادہ پر چڑھانے کے لئے مانگے پر دے۔ (اس کی اجرت نہ لے)۔

وَجَدْتُهَا حَارِقَةً طَارِقَةً فَائِقَةً۔ میں نے اس کو تنگ فرج رات کو آنے والی اچھی عورت پایا۔

تَمَشِّشِنِي تَمَشُّشَ الرَّقْشَاءِ الْمُطْرِقِ۔ تم مجھ کو اس طرح نوچ لوگی جیسے دھاریوں اور چتیوں والا سانپ

Marfat.com

سر جھکاتے ہوئے ڈس لیتا ہے (کاٹ لیتا ہے یہ حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا)۔

نُطْرِقُ الْفَحْلَ - ہم نر جانور کو مفت دیتے ہیں (مادہ کو گابھن کرنے کے لئے)۔

مَنْ اَطْرَقَ مُسْلِمًا - جو شخص کسی مسلمان کو نر جانور مانگے پر دے۔

مَا اُعْطِيَ رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنَ الطَّرْقِ يُطْرِقُ الرَّجُلُ الْفَحْلَ فَيُلْقِحُ مِائَةً فَيَذْهَبُ حِيْرِيَّ دَهْرٍ - نر کو مادہ پر کدانے سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔ ایک آدمی اپنا نر اونٹ مانگے پر دیتا ہے وہ سو اونٹنیاں گابھن کر دیتا ہے اُس کا ثواب ابدالآباد تک چلتا رہتا ہے (جب تک اُن کی نسل قائم رہتی ہے)۔

وَالْبَيْضَةُ مَنْسُوْبَةٌ اِلٰى طَرْقِهَا - انڈا اُسی کے طرف نسبت دیا جاتا ہے جس کا وہ نطفہ ہو۔ (یعنی نر کی طرف اُس کی نسبت ہوتی ہے نہ کہ مادہ کی طرف)۔

كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ - اُن کے منہ کیا ہیں گویا تہ بر تہ چڑھائی ہوئی ڈھالیں ہیں۔ (ایک روایت میں مُطْرَقَة ہے معنے وہی ہیں مراد تُرک لوگ ہیں)۔

لَوْ قَالَ هٰذَا فِي الْكُوْفَةِ لَاَصَابَتْهُ النِّعَالُ الْمُطْرَقَةُ - اگر یحییٰ بن سعید قطان یہ بات کوفہ میں کہتے (یعنی امام جعفر صادقؒ میں کلام کرتے) تو اُن کو تہ بر تہ سیئے ہوئے جوتے پڑتے۔ (خوب مار کھاتے۔ یحییٰ بن سعید قطان گو حدیث کے بڑے نقاد اور امام تھے مگر ہر آدمی سے خطا ہو ہی جاتی ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ امام جعفر صادق کی طرف سے میرے دل میں کچھ شبہ ہے۔ یعنی میں اُن کی روایت پر اطمینان نہیں کرتا۔ اور مجالد بن سعید (جو بالاتفاق ایک ضعیف اور مجروح راوی ہے) ان سے میرے نزدیک اچھا ہے)۔

اَطْرَقْتُ التُّرْسَ - میں نے ڈھال کو تہ برتہ کیا (ایک کے اوپر ایک کئی چمڑے اُس پر لگائے)۔

طَارَقَ النَّعْلَ - جوتی پر کئی تلے لگائے (ایک پر ایک مضبوط کرنے کے لئے)۔

فَلَبِسْتُ خُفَّيْنِ طَارِقَيْنِ - میں نے دو موزے ایک پر ایک پہن لئے۔

طَارَقَ بِهٖ رِدَائَهٗ - اُس کی چادر کو ایک کپڑا اور لگا کر دُہرا کر دیا۔

اَطْرِقْ بَصَرَكَ - (اگر ناگہانی تیری نظر غیر عورت پر پڑ جائے) تو اپنی نگاہ نیچی کر لے (پھر دوبارہ نظر نہ ڈال)۔

فَاَطْرَقَ سَاعَةً - ایک گھڑی خاموش رہے۔

فَاَطْرَقَ رَاْسَهٗ - پھر اپنا سر جھکا لیا۔

حَتّٰى انْتَهَكُوا الْحَرِيْمَ ثُمَّ اَطْرَقُوْا وَرَاءَكُمْ یہاں تک کہ عورتوں کی بیحرمتی کی پھر تمھاری آڑ میں جا کر چھپ گئے۔

اَلْوُضُوْءُ بِالطَّرْقِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ التَّيَمُّمِ - اگر کسی پانی میں اونٹ نے گھس کر پیشاب کر دیا ہو اور مینگنیاں کر دی ہوں تو بھی اُس سے وضو کر لینا مجھ کو تیمم سے زیادہ پسند ہے (کیونکہ حلال جانوروں کا پیشاب اور گوہ پاک ہے)۔

وَلَيْسَ لِلشَّارِبِ اِلَّا الرَّنْقُ وَالطَّرْقُ - پینے والے کے لئے کچھ نہیں ہے صرف گدلا پانی ہے اور وہ پانی جس میں جانوروں نے ہگا اور موتا ہے۔

لَا اَرٰى اَحَدًا بِهٖ طِرْقٌ يَتَخَلَّفُ - میں نہیں سمجھتا ہوں جس میں کچھ قوت ہو یا چربی ہو وہ پیچھے رہ جائے گا۔

اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَعَدَ لِابْنِ اٰدَمَ بِاَطْرِقَةٍ - شیطان آدمی کے راستوں میں بیٹھ جاتا ہے۔ (جدھر سے

وہ نکلتا ہے اُس کو گمراہ کرتا ہے۔ بعضوں نے کہا راستوں سے مراد ذکر اور زبان ہے اور کان، ناک، آنکھ، منہ اور دُبر ہے۔ یعنی ان اعضاء سے خلاف شرع کام کراتا ہے۔ ذکر سے زنا اور لواطت، زبان سے غیبت، جھوٹ، بہتان، افترا، گالی گلوچ، شرک و بدعت کی باتیں، کان سے بُری باتوں کا سُننا، مزامیر باجوں کا سُننا، راگ سُننا وغیرہ وغیرہ)۔

سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ۔ اللہ تعالےٰ اُس کے لئے بہشت کا راستہ آسان کر دے گا۔

ثُمَّ يُطْرَقُ بِمِطْرَقَةٍ مِّنْ حَدِيْدٍ۔ پھر لوہے کی ایک ہتھوڑی سے اُس کو مار لگائیں گے۔

اِذَا دَنَا جِبْرِيْلُ اَطْرَقَ۔ جب جبرئیلؑ نزدیک آئے تو اُنھوں نے نگاہ نیچی کر لی۔

يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَائِقَ۔ لوگوں کا حشر تین طرح سے ہوگا (یعنے تین فرقے ہوں گے کچھ سوار کچھ پیدل، کچھ منہ کے بل چلتے ہوتے)۔

عَلٰى طَرَائِقَ۔ کئی طریقوں پر۔

كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيْقِ۔ ہم (مکہ کے) راستے میں ایک پانی پر اُترے تھے۔

كُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيْقٌ۔ مکہ کی سب گلیاں راستے ہیں (لوگ اُن میں سے چل سکتے ہیں)۔

كَثْرَةُ الطَّرُوْقَةِ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِيَاءِ۔ بہت سی بیویاں یا لونڈیاں رکھنا پیغمبروں کی خصلت ہے (یعنی پیغمبر متعدد بیویاں رکھتے آئے ہیں)۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا طُرِقَتْ۔ یا اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمت اُتار جب تک کوئی چیز کوٹی جائے۔

اِسْتَعَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ سَبْعِيْنَ دِرْعًا بِاَطْرَاقِهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان ابن امیہ سے ستر زرہیں اُن کے خود سمیت مستعار لیں۔

طَارِقُ بْنُ شِهَابٍ۔ ایک صحابی کا نام ہے۔ اُن کی کنیت ابو عبد اللہ بجلی ہے۔ (متوفی ۸۳ھ)۔

اَلطِّرِمَّاحُ بْنُ حَكِيْمٍ الطَّائِيُّ۔ بنی طی کے اس وفد میں شریک تھے جو ایمان لانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تھا۔ ملک شام میں پیدا ہوئے۔ شاعر تھے۔ کوفہ اور ایران کا رُخ کیا۔ (متوفی ۱۲۵ھ)۔

(طَرُوْ) دور سے آنا۔

طَرَاوَةٌ۔ تازہ، ہرا بھرا ہونا۔

طَرِيٌّ۔ تازہ۔

اِطْرَاءٌ۔ تعریف میں مبالغہ کرنا۔

لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ۔ میری تعریف حد سے زیادہ نہ کرو جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰؑ کی تعریف حد سے زیادہ کر دی (اُن کو بشریت سے چڑھا کر خدا بنا دیا)۔

كَانَ يَسْتَجْمِرُ بِالْاَلُوَّةِ غَيْرِ الْمُطَرَّاةِ۔ عبد اللہ ابن عمرؓ خالص عود کا بھپارا (دھواں) لیتے نہ کہ اُس عود کا جس میں عنبر اور مشک اور کافور ملا ہوتا۔

عَسَلٌ مُّطَرًّى۔ وہ شہد جو خوشبو سے معطر کیا گیا ہو۔

اَكَلَ قَدِيْدًا عَلٰى طِرْيَانٍ۔ آپ نے سُکھایا ہوا گوشت ایک خوان پر کھایا۔

طُرَّاحٌ۔ ریشمی کپڑا۔

طَارُوْنِيٌّ۔ ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔

كَانَ اَبُوْ جَعْفَرٍ يُصَلِّى الْفَرِيْضَةَ وَغَيْرَهَا فِيْ جُبَّةِ خَزٍّ طَارُوْنِيٍّ۔ امام محمد باقرؒ فرض نماز اور دوسری نماز ریشمی طارونی جُبّہ پہن کر پڑھتے۔

بِئْسَ الْعَبْدُ يَكُوْنُ ذَا وَجْهَيْنِ وَذَا لِسَانَيْنِ يُطْرِيْ اَخَاهُ شَاهِدًا وَّيَاْكُلُهٗ غَائِبًا۔ وہ بندہ

Marfat.com

برا ہے جو دو رُخا ہو (دو غلہ) دو زبانیں رکھتا ہو سامنے تو اپنے بھائی کی حد سے زیادہ تعریف کرے اور پیٹھ پیچھے اُس کا گوشت کھائے (غیبت کرے)۔

فَاَحْسَنَ الثَّنَاءَ وَزَكّٰى وَاَطْرٰى۔ تعریف اچھی کی اور سراہا اور حد سے زیادہ بڑھایا۔

باب الطاء مع الزای

(طَازَجٌ) تازہ۔

تَاْتِيْنَا بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ قَسِيَّةً وَ تَاْخُذُهَا مِنَّا طَازَجَةً (امام شعبیؒ نے ابوالزناد سے کہا) تم تو ہمارے پاس خراب حدیثیں (جن کے راوی ضعیف اور مجروح ہوں یا ان میں کوئی علت ہو) لے کر آتے ہو اور ہم سے تازی اور عمدہ حدیثیں لے کر جاتے ہو۔

طَازَجٌ معرب ہے تازہ کا جو فارسی لفظ ہے۔

(طَزٌّ) لات مار کر ہٹانا۔

(طَزْعٌ) جماع کرنا، بیٹھ رہنا، لڑائی نہ کرنا۔

باب الطاء مع السین

(طَسَاءٌ) تخمہ ہونا، بدہضمی ہونا، دل پر چربی چھا جانا، شرم کرنا۔

اِطِّسَاءٌ۔ تخمہ کرنا۔

طَاسِئٌ۔ جس کو تخمہ ہوگیا ہو، یا اُس کے دل پر چربی چھا گئی ہو، طَاسِئَةٌ اس کا مونث ہے۔

اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَالَ مَا حَسَدْتُ ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا عَلَى الطَّسْأَةِ وَالْحَقْوَةِ۔ شیطان نے کہا کہ مجھ کو آدمی پر حسد اسی وجہ سے آتا ہے کہ اُس کو تخمہ (ہیضہ) ہوتا ہے اور پیٹ کا درد (کیوں کہ ان دونوں عارضوں سے جو کوئی مرے اُس کو شہادت کا ثواب حاصل ہوتا ہے)۔

(طَسْتٌ) یا طَسٌّ۔ طشت۔

فَاُتِيَ بِطَسْتٍ مُلِئَ اِيْمَانًا۔ پھر ایک طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ (طَسٌّ کی جمع طِسَاسٌ آئی ہے اور طَسْتٌ کی طُسُوْتٌ ہے)۔

وَاخْتَلَفَ اِلَيْهِ مِيْكَائِيْلُ بِثَلٰثِ طِسَاسٍ مِنْ زَمْزَمَ۔ پھر میکائیل پیچھے سے تین طشت زمزم کے پانی سے بھرے ہوئے لائے۔

طَسٌّ کے معنے جھگڑنا، خاموش کرنا، چل دینا بھی آئے ہیں جیسے تَسْطِيْسٌ کے ہیں۔

(طَسْعٌ) جماع کرنا، چل دینا۔

طَسِعٌ۔ بے غیرت۔

طَيْسَعٌ۔ حریص، کشادہ مقام۔

مِطْسَعٌ۔ ہوشیار، حاذق، ماہر۔

(طَسْقٌ) جزیہ، خراج، وظیفہ، ٹیکس۔

اِرْفَعِ الْجِزْيَةَ عَنْ رُءُوْسِهِمَا وَخُذِ الطَّسْقَ مِنْ اَرْضِيْهِمَا۔ (دو ذمی کافر مسلمان ہوگئے تھے تو حضرت عمرؓ نے عثمان بن حنیفؓ کو لکھا) ایسا کرو کہ اُن کی ذات پر جو جزیہ لیا جاتا تھا وہ تو معاف کردو (اسلام لانے کی وجہ سے) لیکن اُن کی زمینوں سے برابر خراج لیتے رہو۔

(طَسْلٌ) روشن ہونا، مضطرب ہونا، جو پانی زمین پر جاری ہو۔

مَاءٌ طَيْسَلٌ۔ بہت پانی۔ طَيْسَلٌ غبار کو بھی کہتے ہیں۔

(طَسْمٌ) مٹا دینا (جیسے طَمْسٌ ہے)۔

طَسَمٌ۔ تخمہ ہونا، بدہضمی یا ہیضہ ہونا۔

اِطَّسَامٌ۔ تخمہ کرنا۔

اِنْطِسَامٌ۔ تخمہ، ہیضہ ہونا۔

طُسَامُ الْغُبَارِ یا طَسَامَةٌ۔ بہت گرد اور غبار۔

Marfat.com

وَسُكَّانُهَا طَسْمٌ وَّجَدِيْسٌ۔ اُس زمانہ میں مکہ میں طسم اور جدیس نامی دو قومیں آباد تھیں۔ (بعضوں نے کہا طسم عاد قوم کی ایک شاخ تھی۔ بعض نے کہا کہ یہ عمالقہ بنی ارم کے دو قبیلے تھے جو بحرین اور یمامہ میں رہتے تھے۔ طسم کے بادشاہ نے جدیس کی عورتوں کو ذلیل اور بے عزت کیا۔ لہٰذا وہ بادشاہ سے لڑے اور سوائے ایک فرد کے اس کا تمام قبیلہ ہلاک کر دیا۔ اس آدمی نے قحطان سے فریاد کی لہٰذا انھوں نے قبیلہ جدیس سے جنگ کی اور ان کو ختم کر دیا، یہ واقعہ تقریباً ۲۰۵ء کا ہے)۔

طٰسٓمٓ۔ قرآن کی دو سورتوں کے شروع میں ہے اس کو طا سین میم الگ الگ پڑھنا چاہیئے۔ (طَوَاسِيْم اس کی جمع ہے)۔

باب الطاء مع الشين

(طَشٌّ) ہلکا مینہ برسنا (بوندا باندی، پھوار) آواز کرنا۔

طُشَّ الرَّجُلُ۔ اس کو زکام ہو گیا۔

اَلْخَزَارَةُ يَشْتَرِيْهَا اَكَايِسُ النِّسَاءِ لِلطَّشَّةِ حزارہ (جو ایک بوٹی ہے کرفس کی طرح) اس کو چتری (ہوشیار) عورتیں نزلہ دفع کرنے کے لئے پیتی ہیں۔

طَشُّ يَوْمِ بَدْرٍ۔ شعبی اور سعید نے اس آیت يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً کی تفسیر میں کہا مراد وہ ہلکا مینہ ہے جو بدر کے دن برسا تھا (جس سے ریت اور گرد و غبار جم گیا تھا اور مسلمانوں کی بڑی تکلیف رفع ہو گئی تھی)۔

اِنَّهٗ كَانَ يَمْشِيْ فِيْ طَشٍّ وَّمَطَرٍ۔ وہ بوندا باندی اور مینہ میں چلتے۔

طَشِيْشٌ۔ ہلکا مینہ، پھوار، بوندا باندی۔

باب الطاء مع العين

(طَعْبٌ) لذت، اور خوشی۔

(طَعْزٌ) دھکیلنا، جماع کرنا۔

(طَعْسٌ) جماع کرنا۔

(طَعْلٌ) لعنہ کرنا یعنے طَعْنٌ۔

(طَعْمٌ) کھانا چکھنا، بل جانا۔

طُعْمٌ۔ چکھنا، قادر ہونا۔

تَطْعِيْمٌ۔ پیوند لگانا۔

اِطْعَامٌ۔ کھلانا، درخت کا پھل پک جانا، مزے دار ہونا۔

تَطَعُّمٌ۔ چکھنا۔

مُطَاعَمَةٌ۔ نر کا اپنا منہ مادہ کے منہ میں ڈالنا مادہ کی چونچ میں چونچ ڈالنا، مزہ معلوم کر لینا۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُطْعِمَ۔ آپ نے میوے کی فروخت سے منع فرمایا ہے اس وقت تک کہ وہ پختہ ہو جائے یعنے کھانے کے قابل ہو جائے۔ اَطْعَمَتِ الشَّجَرَةُ درخت میں پھل آ گئے۔ اَطْعَمَتِ الثَّمَرَةُ۔ میوہ کھانے کے قابل ہو گیا (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) ایک روایت میں حَتّٰى تُطْعَمَ ہے بصیغہ مجہول، یعنے یہاں تک کہ وہ کھایا جائے۔ نووی نے کہا حَتّٰى تُطْعِمَ کے معنے یہ ہیں کہ اس کی پختگی کا یقین ہو جائے یعنی صلاحیت کے آثار پیدا ہو جائیں۔

اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ اَطْعَمَ (دجال نے تمیم داری سے پوچھا) مجھ کو بتلاؤ بیسان کا کھجور کا درخت میوہ دیتا ہے (بیسان ایک گاؤں کا نام ہے ملک شام میں آج کل یہ فلسطین میں جنوبی طبریہ میں ہے وادی عزرلیون اور غور کے درمیان)۔

Marfat.com

ہو گئے۔ اور بکسرہ طاء بمعنے حالت اکل یعنے کھانے کی شکل اور وضع اور ہیأت)۔

فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ۔ پھر میرے کھانے کی اُس کے بعد یہی صورت رہی (یعنے اسی طرح کھاتا رہا یعنے داہنے ہاتھ سے)۔

مَنِ ابْتَاعَ مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ۔ جو شخص ایسا جانور خریدے جس کے تھن میں دُودھ جمع کیا گیا ہو (خریدار کو دھوکہ دینے کے لئے) تو خریدار کو ان دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے اگر چاہے تو اُس جانور کو رہنے دے (واپس نہ کرے) اور اگر چاہے تو اُس کو واپس کر دے اور ایک صاع کسی کھانے کا (دودھ کے بدلے) دیدے لیکن گیہوں کا صاع نہ دے (بلکہ گیہوں کے سوا کھجور یا جَو یا جُوار کا ایک صاع دیدینا کافی ہے۔ اکثر علماء کے نزدیک طعام سے اس حدیث میں کھجور ہی مراد ہے کیونکہ عرب کا کھانا یہی ہے۔ اور دوسری روایت میں صراحتاً یہ ہے صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ۔ اور بعضوں نے کہا جس اناج کا صدقہ فطر میں دینا درست ہے وہ اس دودھ کے بدلے دیا جا سکتا ہے)۔

كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ۔ ہم صدقہ فطر میں ایک صاع گیہوں کا (یا کھجور کا) یا ایک صاع جَو کا نکالا کرتے (اکثر علماء نے کہا ہے کہ طعام سے مراد اس حدیث میں کھجور ہے نہ کہ گیہوں کیونکہ گیہوں عرب میں قلیل اور بہت گران تھا۔ حاصل یہ ہے کہ صدقہ فطر میں جو اناج نکالے وہ ایک صاع نکالے جو اڑھائی سیر کے قریب ہوتا ہے)۔

إِذَا اسْتَطْعَمَكُمُ الْإِمَامُ فَأَطْعِمُوْهُ۔ جب امام نماز میں تم سے لقمہ چاہے (یعنے بھول جائے) تو اُس کو لقمہ دو (یعنے بتلا دو)۔ (خواہ فرض نماز ہو خواہ نفل خواہ وہ کتنا ہی قرآن پڑھ چکا ہو یہ حکم عام ہے کسی حال میں لقمہ دینے سے نماز میں خلل نہیں آتا)۔

فَاسْتَطْعَمْتُهُ الْحَدِيْثَ۔ میں نے اُن سے باتیں کرنے کی درخواست کی (یعنے اپنے کلام کا مزہ چکھانے کی)۔

لَا بَأْسَ مَا لَمْ يُغَيِّرْهُ طَعْمُهُ۔ اُس پانی میں کوئی قباحت نہیں جس کا مزہ نجاست کی وجہ سے (یا رنگ و بو) بدل نہ جائے (خواہ قلیل ہو یا کثیر جب تک اُس کا کوئی وصف نہ بدلے وہ پاک ہے اُس سے وضو اور طہارت درست ہے)۔

تَخْزُنُ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ أَطْعِمَتَهُمْ۔ اُن کے جانوروں کے تھن اُن کے کھانے کے خزانے ہیں۔

لَا بَأْسَ أَنْ يَتَطَعَّمَ الْقِدْرَ أَوِ الشَّيْءَ۔ (روزہ دار اگر روزے میں) ہانڈی کا مزہ چکھے (زبان پر رکھ کر تھوک دے پیٹ میں نہ اُتارے) یا اور کسی چیز کو چکھے تو کچھ قباحت نہیں ہے (کیونکہ صرف مُنہ میں کسی چیز کے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا جب تک پیٹ میں نہ اُترے آخر روزے میں کُلی کرتے ہیں تو پانی کا مزہ زبان پر آ ہی جاتا ہے اُس سے روزہ تھوڑی ٹوٹتا ہے)۔

إِنِّيْ أَبِيْتُ عِنْدَ رَبِّيْ فَيُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِيْ۔ میں تو رات اپنے مالک کے پاس گزارتا ہوں وہ مجھ کو کھلا اور پلا دیتا ہے (تم میری طرح نہیں ہو اس لئے وصال کا روزہ مت رکھو)۔

لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَإِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيْهِمْ۔ اپنے بیماروں کو زبردستی کچھ مت کھلاؤ (اُن پر جبر کر کے) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو کھلاتا پلاتا ہے (اُن کو بغیر کھانے کے ایسی قوت دیتا ہے جو دوسروں کو کھانے سے ہوتی ہے)۔

Marfat.com

لَا یَمُرُّوْنَ بِرُوْکَةٍ اِلَّا وَجَدُوْا عَلَیْهَا طَعْمًا۔ وہ جس مینگنی پر گزرتے ہیں اُس پر کھانا پاتے ہیں (یعنے جنوں کے جانوروں کی وہ غذا ہے)۔

فَلْیُطْعِمْهُ مِمَّا یَاْکُلُ۔ اپنے غلام لونڈی کو بھی وہ کھلائے جو خود کھاتا ہے (اور وہ پہنائے جو خود پہنتا ہے یعنی اپنے برابر رکھے)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ۔ شکر اُس خدا کا جس نے خوب کھانا کھلایا۔

وَسَقٰی مِنَ الشَّرَابِ۔ اور خوب پانی (یا شربت) پلایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا۔ شکر اُس خدا کا جس نے ہم کو کھلایا (اور پلایا اور ہم کو مسلمان بنایا)۔

اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا۔ کھلایا، پلایا، رچتا پچتا کیا۔ پھر اُس کے نکلنے کا ایک راستہ رکھا (یا تخانہ پیشاب کی راہ سے)۔

اَطْعِمْ اَهْلَکَ۔ اچھا تو اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دے یہ آپ نے اُس شخص سے فرمایا جس نے رمضان کا روزہ قصداً توڑ ڈالا تھا اُس پر کفارہ واجب ہوا تھا لیکن بے مقدور اور نادار تھا جب آپ نے اُس کو کھجور کا ایک ٹوکرا دیا اور فرمایا یہ لے جا اور مسکینوں کو کھلا تو وہ کہنے لگا قسم خدا کی مدینہ کے دونوں کناروں میں میرے گھر والوں سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے۔ اُس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی۔ بعضوں نے کہا یہ حکم خاص اُس شخص کے لئے تھا، بعضوں نے کہا منسوخ ہے)۔

خَشْیَةَ اَنْ یَّطْعَمَ مَعَکَ۔ (خدا نے یہ بھی حرام کیا ہے کہ تو اپنی اولاد کو ہلاک کر دے، اس ڈر سے کہ وہ بھی تیرے ساتھ کھائے گا۔

فَلْیُطْعِمْهُ مِمَّا یَطْعَمُ۔ جو آپ کھاتا ہے اُسی میں سے اُس کو بھی کھلائے (یعنی لونڈی غلام کو اکثر علماء نے کہا ہے کہ یہ حکم استحباباً ہے اور مالک کو یہ درست ہے کہ غلام لونڈیوں سے اچھا کھانا کھائے اور اچھا پہنے)۔

اِنِّیْ لَا اَمْتَنِعُ مِنْ طَعَامٍ طَعِمَ مِنْهُ السِّنَّوْرُ۔ میں اُس کھانے کو نہیں چھوڑتا جس میں سے بلی نے کھایا ہو (کیونکہ بلی کا جھوٹا پاک ہے)۔

لَا تَدْخُلُوا الْحَمَّامَ حَتّٰی تَطْعَمُوْا شَیْئًا۔ حمام میں جانے سے پہلے کچھ کھا لو۔

لَا مِیْرَاثَ لِلْجَدَّاتِ اِنَّمَا هِیَ طُعْمَةٌ۔ دادیوں اور نانیوں کے لئے ترکہ میں سے کوئی حصہ مقرر نہیں ہے۔ اُن کو جو دیا جاتا ہے وہ سلوک کے طور پر ہے۔

(طَعْنٌ) مارنا، کونچنا، عیب لگانا، چل دینا، بوڑھا ہونا، رات بھر چلنا۔

طُعِنَ الرَّجُلُ۔ اُس کو طاعون ہو گیا۔

تَطَاعُنٌ اور طِعَانٌ۔ نیزہ بازی کرنا۔

طَاعُوْنٌ۔ ایک وبائی بیماری ہے، پلیگ، جس میں ران، یا بغل، یا گردن میں ایک پھوڑا نکلتا ہے اُس میں سخت سوزش ہوتی ہے اکثر آدمی اس بیماری میں دوسرے یا تیسرے روز مر جاتا ہے طاعون وبائی بیماری سے مرنے کو اور ہر وبائی بیماری کو بھی کہتے ہیں۔

فَنَاءُ اُمَّتِیْ بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُوْنِ۔ میری امت کی تباہی نیزہ بازی (یعنی آپس کی جنگ) اور طاعون سے ہو گی (مطلب یہ ہے کہ اکثر میری امت کے لوگ جنگ یا طاعون سے ہلاک ہوں گے)۔

نَزَلْتُ عَلٰی اَبِیْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ طَعِیْنٌ۔ میں ابو ہاشم بن عتبہ کے پاس اُترا اور اُن کو طاعون ہو گیا تھا۔

طَعِیْنٌ اور مَطْعُوْنٌ۔ جس کو طاعون ہو گیا ہو، طاعون زدہ، مبتلائے پلیگ۔

اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ شَهِیْدٌ۔ جو شخص طاعون

Marfat.com

یا پیٹ کی بیماری سے مرے (جیسے تخمہ، ہیضہ، استسقا ہی) اُس کو شہادت کا ثواب ملیگا (ابن ماجہ کی ایک روایت میں یوں ہے مَنْ مَاتَ مَرِيضًا مَاتَ شَهِيدًا۔ یعنے جو کوئی بیمار ہو کر مرے تو وہ شہید ہوگا۔ یہ ہر ایک بیماری کو شامل ہے)۔

فَطُعِنَ عَامِرٌ۔ عامر بن طفیل کو طاعون ہوگیا۔

اَللّٰهُمَّ طَعْنًا وَطَاعُونًا۔ یا اللہ خدا کی راہ میں برچھے سے مارا جانا اور طاعون سے مرنا (بعضوں نے کہا طعن بھی ایک بیماری ہے، یا جنّات کی نظر کو کہتے ہیں)۔

لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ طَعَّانًا۔ مومن طعنہ باز نہیں ہوتا (یعنے لوگوں کا عیب بیان کرنے والا غیبت اور طعن تشنیع کرنے والا)۔

اَلطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ۔ لوگوں کے نسب (خاندان) پر طعنہ کرنا (کہ فلاں شخص کم ذات ہے اُس کا باپ یا دادا ایسا تھا)۔

لَا تُحَدِّثَنَا عَنْ مُتَهَارِتٍ وَلَا طَعَّانٍ۔ ہم کو اُس کی حدیث مت سُنا جو یاوہ گو (بکی) یا طعنہ مارنے والا (عیب جُو) ہو۔

فَإِنْ طَعَنَتْ فِي الْخِدْرِ لَمْ يُزَوِّجْهَا۔ (جب کوئی اُن کی کسی بیٹی کا پیغام دیتا تو وہ پردے کے پاس آتے اور کہتے کہ فلاں شخص فلاں عورت کا ذکر کرتا تھا) پھر اگر وہ پردے پر اُنگلی یا ہاتھ سے کونچا مارتی تو اُس کا نکاح اُس سے نہ کرتے (کیونکہ یہ ناراضی کی علامت تھی بعضوں نے طَعَنَتْ فِي الْخِدْرِ کے یہ معنے کئے ہیں کہ پردے کے اندر چلی جاتی)۔

طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي بَطْنِهِ۔ اُنگلی سے اُس کے پیٹ میں کونچا مارا۔

وَاللّٰهِ لَوَدَّ مُعَاوِيَةُ أَنَّهُ مَا بَقِيَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ نَافِخُ ضَرَمَةٍ إِلَّا طَعَنَ فِي نَيْطِهِ۔ قسم خدا کی (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا) معاویہ یہ چاہتا ہے کہ ہاشم کی اولاد میں سے (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پردادا تھے) کوئی آگ پھونکنے والا تک نہ رہے مگر یہ کہ وہ اس کا دل چھید ڈالے (اُس کو مار ڈالے)۔

بِهِ طَعْنَةٌ وَرَمْيَةٌ وَضَرْبَةٌ۔ اُس کو برچھے کی مار اور تیر کی مار اور تلوار کی مار لگی ہے۔

وَالطَّعْنُ بِالْأَنْسَابِ۔ اور خاندان کی وجہ سے طعنہ دینا (یہ جاہلیت کے زمانہ کا ایک نشان ہے)۔

فَطَعَنَ بَعْضٌ فِي إِمَارَتِهِ۔ بعضے لوگوں نے اُسامہ بن زیدؓ کی سرداری پر طعنہ کیا (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں اُن کو لشکر کا سردار مقرر کر کے روانہ ہونے کا حکم دیا۔ بعض لوگ کہنے لگے یہ ایک کم سن لڑکا ہے، یا غلام زادہ ہے)۔

يَخْتِلُهُ لِيَطْعَنَهُ۔ اُس سے داؤں کر رہے تھے تاکہ اُس کو برچھے سے ماریں۔

وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ۔ ابو بکرؓ اپنے ہاتھ سے مجھ کو کونچا دینے لگے (کہ تو نے ایک ہار کے لئے لوگوں کو ایسی جگہ اٹکا دیا جہاں پانی نہیں ملتا)۔

إِنَّ أَقْوَامًا يَطْعَنُونَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ۔ کچھ لوگ اِس بارے میں طعنہ دیتے ہیں (یعنی خلافت کے مقدمہ میں)۔

فَمَا طَعَنَ فِيهَا وَلَا قَارَبَ۔ نہ اُنھوں نے اس پر طعن کیا نہ کوئی ایسی بات کہی۔

لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ۔ اگر تو اُس کی ران میں بھی برچھا مارے تو کافی ہے (یعنے جب باقاعدہ کسی جانور کا ذبح یا نحر نہ ہوسکے)۔

بَابُ الطَّاءِ مع الغين

(طَغَامٌ)۔ اوباش کمینے لوگ۔

Marfat.com

طُغُومَۃٌ۔ حماقت، کمینہ پن، دنائت۔
طَغْمٌ۔ سمندر۔ بہت پانی۔
یَاطَغَامَ الْاَحْلَامِ۔ اے بیوقوفو! کم عقلو!۔
طُغْوٌ حد سے بڑھ جانا، موج یا پانی کا اُمنڈ آنا۔
طَاغِی۔ باغی۔
اِطْغَاءٌ حد سے بڑھا دینا، گمراہ کرنا۔
طَاغُوْت۔ جو چیز اللہ کے سوا پوجی جائے، شیطان، کاہن، بت وغیرہ۔
لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِکُمْ وَلَا بِالطَّوَاغِیْ۔ اپنے باپ دادا کی قسم مت کھاؤ، نہ بتوں اور شیطانوں کی (یہ جمع ہے طاغیۃ کی یعنے جس کو مشرک لوگ اللہ کے سوا پوجتے تھے)۔
ھٰذِہٖ طَاغِیَۃُ دَوْسٍ وَّخَثْعَمٍ۔ یہ دوس اور خثعم قبیلوں کا معبود ہے۔
طَوَاغِیْ۔ اُن کافروں کو بھی کہیں گے جو کفر اور شرارت میں حد سے بڑھ گئے ہوں، یعنی کافروں کے سردار اور رئیس۔
طَغَا نِسَاءُکُمْ۔ تمہاری عورتیں حد سے بڑھ گئیں سرکشی کرنے لگیں۔
طُغْیٌ حد سے بڑھ جانا (جیسے طُغْیَانٌ ہے)۔
اِنَّ لِلْعِلْمِ طُغْیَانًا کَطُغْیَانِ الْمَالِ۔ علم میں بھی ایک جوش ہوتا ہے جیسے مال کا جوش ہوتا ہے۔ (یعنی بعضے) عالم بھی علم کی وجہ سے حد سے بڑھ جاتے ہیں، مشتبہ باتوں کو مختلف حیلوں سے حلال کر لیتے ہیں۔ خصلتوں پر عمل کرتے کرتے ناجائز کاموں کا ارتکاب کرنے لگتے ہیں، یا اپنے علم پر عمل کرنے کی تو کوشش نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ اپنی معلومات بڑھانے کی فکر میں رہتے ہیں ایسا علم ایک وبال ہے۔ ؏
گر عمل در تو نیست نادانی!

یا علم سے اُن کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اپنی شان لوگوں میں بڑھے ہر ایک عالم سے یا طالب العلم سے بے ضرورت اُلجھ پڑتے ہیں، بحث مباحثہ سوالات کر کے اپنا تفوق جتلاتے ہیں، دوسرے عالموں کو اپنے مقابل حقیر اور کم علم سمجھتے ہیں۔
مَنْ رَفَعَ رَایَۃَ ضَلَالَۃٍ فَصَاحِبُھَا طَاغُوْتٌ۔ جو شخص گمراہی کا جھنڈا بلند کرے وہ طاغوت ہے۔ (شیطان ہے)۔
اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ کُلِّ بَاغٍ وَّطَاغٍ۔ یا اللہ تیری پناہ ہر باغی اور سرکش کے شر سے طَاغِیَۃ گناہ اور شرارت کو بھی کہتے ہیں۔

باب الطاء مع الفاء

طُفُوْءٌ بجھ جانا۔
اِطْفَاءٌ۔ بجھا دینا، فرو کرنا۔
اِنْطِفَاءٌ۔ بجھ جانا۔
ثُمَّ یَطْفَأُ نُوْرُ الْمُنَافِقِیْنَ یا ثُمَّ یُطْفَأُ۔ منافقوں کی روشنی بجھ جائے گی، یا بجھا دی جائے گی۔
فَاطْفِئُوْھَا بِالْمَاءِ۔ (بخار دوزخ کی بھاپ سے پیدا ہوتا ہے) تو اُس کو پانی سے بجھاؤ (یعنے ٹھنڈے پانی سے نہا کر)۔
قُوْمُوْا اِلٰی نِیْرَانِکُمُ الَّتِیْ اَوْقَدْتُمُوْھَا عَلٰی ظُھُوْرِکُمْ فَاطْفِئُوْھَا بِصَلٰوتِکُمْ۔ اٹھو وہ آگ جو تم نے اپنی پیٹھوں پر روشن کی ہے نماز پڑھ کر اُس کو بجھاؤ (آگ سے مراد گناہ ہیں جو آگ میں جانے کا سبب ہیں، نماز اُن گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے)۔
طَفْحٌ یا طُفُوْحٌ۔ بھر جانا، بھر کر بہ نکلنا، بھر دینا، پورے دنوں پر زچگی ہونا، چل دینا، بے ہوش ہونا۔
اِطْفَاحٌ۔ اتنا بھرنا کہ بہ نکلے (جیسے تَطْفِیْحٌ ہے)۔

Marfat.com

طَافِحَۃٌ۔ سوکھی، خشک۔

طِفَاحُ الْاَرْضِ ذُنُوْبًا۔ زمین بھر کر گناہ۔

طُفَاحَۃٌ۔ پھین۔

مِطْفَحَۃٌ۔ جانور پکڑنے کا ٹوکرا جو ایک طرف جھکا کر ایک لکڑی ٹیک کر رکھ دیا جاتا ہے جب جانور اندر چلا جاتا ہے تو لکڑی کھینچ لیتے ہیں۔

(طَفْرٌ) کود جانا۔

طَفْرَۃٌ۔ کود، چھلانگ۔

طَیْفُوْرٌ۔ ایک پرندہ ہے۔

فَطَفَرَ عَنْ رَاحِلَتِہٖ۔ اپنی اونٹنی سے کود پڑے۔

(طَفَسٌ) گندہ، پلید ہونا۔

طُفُوْسٌ۔ مرجانا۔

طَفْسٌ۔ جماع کرنا۔

طَفِسٌ۔ نجس، ناپاک، گندہ۔

(طَفْشٌ) جماع کرنا پلید سمجھنا (جیسے تَطَفُّشٌ ہے)۔

(طَفٌّ) نزدیک ہونا۔ بلند ہونا، اٹھانا، پاؤں باندھنا۔

تَطْفِیْفٌ۔ ناپ تول میں کمی کرنا، پورا کرنا، اوپر ہو جانا، ڈنڈی مارنا، پنکھ پھیلانا۔

اِطْفَافٌ۔ برآمد ہونا، قریب دہی کا قصد کرنا۔

اِسْتِطْفَافٌ۔ برآمد ہونا۔

طِفَافٌ۔ رات کی سیاہی۔

طَفٌّ۔ عرب کے بلند حصے کو بھی کہتے ہیں۔

کُلُّکُمْ بَنُوْ اٰدَمَ طَفُّ الصَّاعِ لَیْسَ لِاَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِالتَّقْوٰی۔ تم سب آدم کی اولاد ہو بھر ماپ سے کم ہو (یعنے کوئی بھی تم میں پورا اور کامل نہیں ہے کچھ نہ کچھ نقص ہے) یا تم سب قریب قریب ہو بھر پور صاع سے تم میں سے ایک کو دوسرے پر کوئی فضیلت نہیں ہے مگر تقوی اور پرہیزگاری کی وجہ سے (جس کا تقوی زیادہ ہے وہ افضل ہے اگرچہ کسی خاندان سے ہو)۔

حَتّٰی کَاَنَّہٗ طِفَافُ الْاَرْضِ۔ گویا وہ زمین سے نزدیک ہیں۔

قَالَ لِرَجُلٍ مَا حَبَسَکَ عَنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ فَذَکَرَ لَہٗ عُذْرًا فَقَالَ طَفَّفْتَ۔ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پوچھا تو عصر کی نماز کے لئے کیوں نہیں آیا اس نے کوئی عذر بیان کیا حضرت عمرؓ نے کہا تو نے کمی کی (اللہ کا حق ادا کرنے میں)۔

سَبَقْتُ النَّاسَ وَطَفَّفَ بِیَ الْفَرَسُ مَسْجِدَ بَنِیْ زُرَیْقٍ۔ میں لوگوں سے آگے بڑھ گیا اور گھوڑے نے مجھ کو مسجد بنی زریق کے برابر کر دیا (اس کے مقابل پہنچ گیا)۔

طَفَّفْتُ بِفُلَانٍ مَوْضِعَ کَذَا۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) میں نے فلاں شخص کو اس مقام پر چڑھا دیا یا اس مقام کے برابر کر دیا۔

لِکُلِّ شَیْءٍ وَفَاءٌ وَتَطْفِیْفٌ۔ ہر چیز میں ایک پورا کرنا ہے ایک گھٹانا ہے (یعنے کمال اور نقص ہر شئی میں ہے)۔

اِنَّہٗ اسْتَسْقٰی دِھْقَانًا فَاَتَاہُ بِقَدَحِ فِضَّۃٍ فَحَذَفَہٗ بِہٖ فَنَکَسَ الدِّھْقَانُ وَطَفَّفَہٗ۔ حذیفہ ابن یمانؓ نے ایک دیہاتی (کاشتکار) سے پینے کا پانی مانگا وہ چاندی کے کٹورے میں پانی لے کر آیا حذیفہؓ نے وہ کٹورہ اس کو پھینک مارا لیکن دیہاتی کسان نے اپنا سر جھکا دیا وہ کٹورہ اس کے سر سے اونچا گیا چونکہ چاندی اور سونے کے برتن میں کھانا پینا منع ہے اس لئے حذیفہؓ نے غصہ میں آکر ایسا کیا۔

اَمَّا اَحَدُھُمَا فَطُفُوْفُ الْبَرِّ وَاَرْضُ الْعَرَبِ۔ ان میں ایک سمندر کے کنارے یعنی ساحل اور عرب کی زمین ہیں۔

اِنَّہٗ یُقْتَلُ بِالطَّفِّ۔ امام حسینؑ طف یعنی کربلا

Marfat.com

میں قتل کیے جائیں گے (اس کو طف اس لیے کہتے ہیں کہ وہ فرات کے کنارے پر واقع ہے اس زمانہ میں فرات بالکل کربلا کے قریب بہتا تھا یہ پیشین گوئی آپ کا ایک معجزہ تھا)۔

(طَفِقَ) یا طُفُوْقٌ۔ شروع کرنا، لینا، لازم کر لینا۔

اِطْفَاقٌ۔ کامیاب کرنا۔

فَطَفِقَ یُلْقِیْ اِلَیْھِمُ الْجَبُوْبَ۔ ان کو ڈھیلے مارنا شروع کیے۔

فَطَفِقَ الْحَجَرَ ضَرْبًا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پتھر کو مارنا شروع کیا (جو ان کے کپڑے لے کر بھاگا تھا)۔

(طَفْلٌ) بچہ کی تربیت کرنا، اس کو تھوڑا تھوڑا دودھ چسا کر عادت ڈالنا۔

طُفُوْلٌ۔ طلوع ہونا، ڈوبنے کے قریب ہونا یا ڈوبتے وقت سرخ ہو جانا، بچہ بن جانا۔

طَفَلٌ۔ گھاس کا چھوٹا ہو کر رہ جانا۔

طَفَالَۃٌ اور طُفُوْلَۃٌ۔ سستا ہونا، اچھا ہونا۔

تَطْفِیْلٌ۔ سونپنا، نزدیک آنا، تھوڑا تھوڑا دودھ دینا، ڈوبنے کے قریب ہونا، طفیلی ہونا۔

اِطْفَالٌ۔ بچہ جننا۔

تَطَفُّلٌ۔ بچپنا کرنا، طفیلی ہونا۔

طُفَالٌ۔ سوکھی کیچڑ، خشک گارا۔

وَقَدْ شُغِلَتْ اُمُّ الصَّبِیِّ عَنِ الطِّفْلِ۔ بچہ کی ماں (قحط کی شدت سے) اپنے بچہ کو بھول گئی۔

طِفْلٌ۔ بچہ، یا بچی سب کو کہتے ہیں (اس کی جمع طِفْلَۃٌ اور اَطْفَالٌ ہے)۔

جَاءُوْا بِالْعُوْذِ الْمَطَافِیْلِ۔ وہ بچہ دار اونٹنیاں بھی لے کر آئے ہیں (یعنے سب کے سب جمع ہو کر آئے ہیں۔ چھوٹے بڑے سب)۔

اَطْفَلَتِ النَّاقَۃُ۔ اونٹنی بچہ والی ہو گئی۔

مُطْفِلٌ اور مُطْفِلَۃٌ۔ بچہ والی۔

لَیْلَۃُ مُطْفِلٍ۔ بچوں کو مار ڈالنے والی رات (یعنے سخت سردی کی وجہ سے)۔

فَاَقْبَلْتُمْ اِلَیَّ اِقْبَالَ الْعُوْذِ الْمَطَافِلِ۔ تم میرے پاس ایسے آئے جیسے بچہ والی اونٹنیاں آتی ہیں۔

کَرِہَ الصَّلٰوۃَ عَلَی الْجَنَازَۃِ اِذَا طَفَلَتِ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ۔ عبداللہ بن عمرؓ نے جنازے کی نماز اس وقت مکروہ سمجھی جب سورج ڈوبنے کے قریب ہو۔ (اس وقت کو طفل کہتے ہیں)۔

وَھَلْ یَبْدُوَنْ لِیْ شَامَۃٌ وَّطَفِیْلٌ۔ کبھی شامہ اور طفیل (جو مکہ کے قریب دو پہاڑ یا دو چشمے ہیں) بھی مجھ کو دکھائی دیں گے (یہ حضرت بلالؓ نے مدینہ میں بخار کی حالت میں کہا)۔

وَلَا طِفْلًا وَّلَا صَغِیْرًا۔ نہ بچے کو نہ چھوٹے کو۔

الطُّفَیْل بن عمرو: ایک صحابی کا نام ہے جو حجاز کے بڑے عالم ہیں۔ قبیلہ دوس سے تعلق رکھتے ہیں جنگ یمامہ یا یرموک میں شہید ہوئے۔

اَبُو الطُّفَیْل: ان کا نام عامر بن واثلہ ہے۔ لیثی اور کنانی ہیں۔ آٹھ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ملی۔ مکہ میں سنہ ۱۰۲ھ میں وفات پائی۔ روئے زمین پر تمام صحابہ میں یہ آخری صحابی تھے۔

(طَفْنٌ) مر جانا، قید کرنا۔

اِطْفِنْشَانٌ۔ اطمینان، خوش خلقی۔

طَفَانِیَۃٌ۔ گالی۔

طَفَانِیْنُ۔ جھوٹ، لغو، بری باتیں۔

(طَفْوٌ) یا طُفُوٌّ۔ اوپر آ جانا، تہ نشین نہ ہونا، مر جانا، داخل ہونا۔

طُفَاوَۃٌ۔ ایک تھوڑا حصہ۔

اُقْتُلُوْا ذَا الطُّفْیَتَیْنِ وَالْاَبْتَرَ۔ اس سانپ کو مار ڈالو جس کی پیٹھ پر دو دھاریاں ہوتی ہیں (سفید) اور

Marfat.com

دُم بریدہ سانپ کو (جس کی اولاد نہ ہو)۔
اُقْتُلُوا الْجَانَّ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ۔ دُو دھاریوں والے سانپ کو مار ڈالو۔
كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ۔ اُس کی آنکھ کیا ہے گویا پھولا ہوا انگور ہے (جو دوسرے انگوروں سے اٹھا ہوا اور نکلا ہوا ہوتا ہے (دجال کی ایک آنکھ پھولی ہوتی اور ایک آنکھ اندھی ہوگی گویا دونوں آنکھیں عیب دار ہوئیں اسی لئے کسی روایت میں اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى مذکور ہے کسی میں اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى۔ بعضوں نے کہا کچھ لوگ اُس کو داہنی آنکھ کا کانا دیکھیں گے کچھ بائیں آنکھ کا کانا اس سے اللہ تعالے کا یہ مطلب یہ ہے کہ اُس کو جادوگر سمجھیں)۔
اَوْ مَاتَ فَطَفَا فَلَا تَأْكُلُوهُ۔ یا پانی میں مرکر (خود بخود مرکر) اوپر تیر آئے تو ایسی مچھلی مت کھاؤ (امام ابوحنیفہؒ اور بعض علماء کا یہی قول ہے لیکن امام مالکؒ اور شافعیؒ اور اکثر علماء کے نزدیک اُس کا کھانا جائز ہے)۔
اَلسَّمَكُ الطَّافِي حَلَالٌ۔ جو مچھلی مرکر اوپر تیر آئے وہ حلال ہے۔

باب الطاء مع اللام

(طَلَبٌ) قصد کرنا، رغبت کرنا، دور ہونا، بُلانا، پیغام دینا۔
طَالِبٌ۔ طلب کرنے والا اس کی جمع طُلَّبٌ اور طُلَّابٌ اور طَلَبَةٌ آتی ہے۔
تَطْلِيبٌ۔ وعدہ کرنا، یا مہلت دے کر طلب کرنا۔
مُطَالَبَةٌ اور طِلَابٌ۔ اپنا حق مانگنا۔
اِطْلَابٌ۔ دور ہونا، کسی کی طلب پوری کرنا طلب پر مجبور کرنا۔
تَطَلُّبٌ۔ طلب کرنا۔

فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمُ الطَّلَبَ۔ اللہ تمہارا حافظ ہے یا میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو کوئی تمہاری تلاش میں آئے گا میں اُس کو واپس کر دوں گا (اُس سے کہدوں گا ادھر مت جاؤ ادھر میں سب ڈھونڈھ کر آچکا ہوں۔ یہ سراقہ بن مالکؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا)۔
اَمْشِي خَلْفَكَ اَخْشَى الطَّلَبَ۔ میں آپ کے پیچھے پیچھے چلتا ہوں اس لئے کہ مجھ کو ڈر ہے کہ کوئی ہماری تلاش میں نہ آتا ہو۔
اُطْلُبْ اِلَيَّ طَلِبَةً فَاِنِّي اُحِبُّ اَنْ اُطْلِبَكَهَا۔ مجھ سے کچھ فرمائش کیجئے میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کی فرمائش پوری کروں (یعنے کوئی درخواست مجھ سے کیجئے میں بجا لاؤں۔ یہ نفادہ اسدی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا)۔
لَيْسَ لِي مَطْلَبٌ سِوَاكَ۔ تیرے سوا اور کچھ میرا مطلب نہیں ہے (یا تیرے سوا اور کوئی میرا مطلب پورا کرنے والا نہیں ہے)۔
اِنَّ لَنَا طَلِبَةً۔ ہم کو ایک خواہش ہے۔
لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ۔ ہم اس زمین کی قیمت نہیں چاہتے بلکہ اللہ ہی سے اُس کا بدلہ چاہتے ہیں (یعنے آخرت کا اجر)۔
عَبْدُ الْمُطَّلِبِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کا نام ہے۔ مطلب اُن کے چچا تھے جو ہاشم کے بھائی تھے ہاشم کے مرنے کے بعد عبدالمطلب کی ماں اُن کو مدینہ میں لے گئیں جب ذرا بڑے ہوتے تو مطلب مدینہ جاکر اُن کو اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھا کر لے آئے راستہ میں لوگ اُن سے پوچھتے یہ لڑکا کون ہے؟ تو وہ کہتے میرا غلام ہے بس یہی نام اُن کا مشہور ہو گیا یعنے عبدالمطلب (مطلب کے غلام) اصل میں اُن کا نام شيبة الحمد تھا عبدالمطلب

Marfat.com

کے دسؔ لڑکے تھے۔ عبداللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد اور ابو طالب حضرت علیؓ کے والد اور عباس اور حارث اور ابولہب وغیرہم۔

یَا عَلِیُّ اِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ کَانَ لَا یَسْتَقْسِمُ بِالْاَزْلَامِ وَلَا یَعْبُدُ الْاَصْنَامَ۔ اخیر تک، اے علیؓ عبدالمطلب پانسے نہیں پھینکتے تھے (جیسے مشرکوں کی رسم تھی)، نہ بتوں کی پرستش کرتے تھے نہ اُن جانوروں کو کھاتے تھے جو مشرکوں کے تھان (اُن کی معبودوں کے تعظیم کے لئے کاٹے جاتے) بلکہ کہتے تھے کہ میں ابراہیم کے دین پر ہوں اور پانچ باتیں انھوں نے جاہلیت کے زمانہ میں جاری کی تھیں جو اسلام میں بھی بحال رہیں باپ دادا کی بیویاں بیٹوں پر حرام ہونا، خزانہ میں سے پانچواں حصہ نکالنا، خیرات کے لئے زمزم کا کنواں کھود کر اُس کا نام "سقایۃ الحاج" رکھنا، قتل کی دیت ۱۰۰ سو اونٹ مقرر کرنا، طواف کے سات پھیرے قرار دینا)۔

اَبُو طَالِب۔ یہ عبد مناف بن عبدالمطلب ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور حضرت علیؓ کے والد۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ اور دادا عبدالمطلب کے انتقال کے بعد آپ کی کفالت کا ذمہ انھوں نے ہی لیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً پینتیس ۳۵ سال قبل پیدا ہوئے۔ قریش کے سادات سے تعلق رکھتے تھے۔ اسّی ۸۰ برس کی عمر میں وفات پائی۔

(طَلْثٌ) بہنا۔

طَلَثَ عَلٰی کَذَا۔ اس پر اتنا بڑھایا۔

(طَلْحٌ) یا طَلَاحَۃٌ۔ تھک جانا، تھکا دینا۔

طَلَحٌ۔ پیٹ خالی ہونا یعنے بھوکا ہونا۔

تَطْلِیْحٌ۔ (بمعنے طَلْحٌ) الحاح کرنا۔

اِطْلَاحٌ۔ تھکانا، خوش وخرم ہونا۔

طَالِحٌ۔ بدبخت (یہ ضد ہے صَالِحٌ کی)۔

لَوْلَا الصَّالِحُوْنَ لَهَلَكَ الطَّالِحُوْنَ (اگر دنیا میں) نیک اور صالح لوگ نہ ہوتے تو بُرے ہلاک ہو جاتے (اللہ کا عذاب اُتر آتا ع - بداں را بہ نیکاں ببخشد کریم)۔

فَمَا بَرِحَ يُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى طَلَحَ۔ پھر برابر اُن سے لڑتے رہے یہاں تک کہ تھک گئے۔

عَلٰی جَمَلٍ طَلِيْحٍ۔ ایک خستہ درماندہ اونٹ پر۔

طَلْحٌ مَّنْضُوْدٍ۔ موز (کیلے) ایک پر ایک (تہ بتہ) لدے ہوئے۔

وَجِلْدُهَا مِنْ اَطْوَمٍ لَا يُؤَيِّسُهُ طِلْحٌ بِضَاحِيَةِ الْمَتْنَيْنِ مَهْزُوْلٌ۔ اُس کی کھال زرافہ (گاؤ پلنگ) کی سی ہے اُس میں چچڑی اثر نہیں کرتی (اُس کی چکنائی اور صفائی کی وجہ سے گو چڑی اُس کو ضرر نہیں پہنچا سکتی) پُشت کے دونوں طرف دُبلی ہے۔

طَلْحَۃُ الطَّلَحَاتِ۔ ایک شخص تھا عرب میں خزاعہ قبیلہ کا، اُس کا نام طلحہ بن عبیداللہ بن خلف تھا اور طلحہ ابن عبیداللہ تیمی جو صحابی ہیں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں یہ دوسرے شخص ہیں۔

طَلْحَۃُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔ صحابی ہیں۔ قبیلہ بنی تیم سے تعلق رکھتے ہیں۔ عشرۂ مبشرہ میں سے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنت کی خوشخبری دی تھی غزوۂ اُحد میں آپ کو بچاتے ہوئے زخمی ہوئے، جنگِ جمل میں شہید ہوئے۔ ۲۰ جمادی الآخر ۳۶ھ میں بصرہ میں دفن کئے گئے۔ چونسٹھ ۶۴ سال کی عمر پائی۔

طَلْحٌ۔ ایک درخت کو بھی کہتے ہیں جو کانٹے دار اور بڑا ہوتا ہے اُس کے پھول خوشبودار ہوتے ہیں۔

لَا يُعْضَدُ طَلْحُكُمْ۔ تمہارا طلح نہ کاٹا جائے۔ (اُس سے یہی درخت مراد ہے اور طلح موز (کیلے) کے درخت کو بھی کہتے ہیں جیسے اوپر گزرا)۔

Marfat.com

طَلْحَۃ بن البراء۔ صحابی ہیں حجاز کے علماء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ کی نماز جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی اور دعا کی۔

اَبُو طَلْحَۃ: اِن کا نام زید بن سہل انصاری بخاری ہے۔ بیعت عقبہ میں ستر صحابہ کے ساتھ آپ بھی شریک تھے۔ بدر اور بعد کے غزوات میں شریک تھے۔ ستر سال کی عمر میں ۳۱ھ میں وفات پائی۔

طُلَیحَۃ بن خُوَیلِد: صحابی ہیں اسلام سے مرتد ہو گئے تھے لیکن پھر اسلام لے آئے اور خدا کی راہ میں شہید ہوئے ۲۱ھ۔

(طَلْخٌ) تلچھٹ، جو حوض یا گڈھے کے نیچے رہتی ہو یعنے گدلا اور غلیظ پانی، یا کیچڑ، کالا کرنا، لتھیڑنا۔

اَیُّکُمْ یَاْتِی الْمَدِیْنَۃَ فَلَا یَدَعُ فِیْھَا وَثَنًا اِلَّا کَسَرَہٗ وَلَا صُوْرَۃً اِلَّا طَلَخَھَا۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں تشریف لے گئے تھے وہاں فرمایا) تم میں سے کون ایسا ہے جو شہر میں جائے اور وہاں جو بت پائے (یعنے مجسّم مورت) اُس کو توڑ پھوڑ ڈالے اور جو نقشی مورت پائے (دیوار یا دروازے پر یا اور کسی جگہ پر) اُس پر کیچڑ لتھیڑ دے (تاکہ وہ مٹ جائے) یا اُس کو کالا کر دے (ڈامر یا سیاہی لگا کر، یہ ماخوذ ہے لَیْلَۃٌ مُّطْلَخِمَۃٌ سے یعنے اندھیری کالی رات)۔

اِطْلِخَاخٌ۔ جدا ہونا، بہنا۔

(طَلْسٌ) مٹا دینا، طلا کرنا، مٹ جانا، گرز مارنا۔

طُلِسَ بِہٖ فِی السِّجْنِ۔ اُس کو قید خانہ میں لے گئے۔ وہاں پھینک دیا۔

تَطْلِیْسٌ۔ مٹا دینا، محو کرنا۔

تَطَلُّسٌ۔ مٹ جانا، محو ہو جانا، چادر اوڑھنا۔

اِنْطِلَاسٌ۔ پوشیدہ رہنا۔

طِلْسٌ۔ کتاب، یا خط۔

طَیْلَسَانٌ۔ گول سبز چادر اونی (جس کو علماء مشائخ خاص خاص لوگ پہنا کرتے ہیں۔ یہ عجمیوں کا لباس ہے۔ یہیں سے اِبْنُ الطَّیْلَسَانِ نکلا ہے جو ایک گالی ہے یعنے عجمی کی اولاد)۔

اَطْلَس۔ ایک قسم کا مشہور ریشمی کپڑا ہے۔ پرانے کپڑے اور میلے کچیلے کپڑے اور شخص اور چور اور کالے کو بھی کہتے ہیں۔

اَمَرَ بِطَلْسِ الصُّوَرِ الَّتِیْ فِی الْکَعْبَۃِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن مورتوں کے مٹا ڈالنے کا حکم دیا جو کعبہ میں بنی تھیں (یعنے در و دیوار پر)۔

قَوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَطْلِسُ مَا قَبْلَہٗ مِنَ الذُّنُوْبِ۔ لا الٰہ الا اللہ کہنے سے اُس کے پیشتر جو گناہ کئے ہوں وہ سب مٹ جاتے ہیں (یہ کلمہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے)۔

لَا تَدَعُ تِمْثَالًا اِلَّا طَلَسْتَہٗ۔ کوئی مورت نہ چھوڑ مگر اس کو مٹا دے۔

طُلْسَۃٌ۔ تیرگی مائل بہ سیاہی۔

اَطْلَس۔ کالا میلا کپڑا، یا شخص۔

تَاْتِیْ رِجَالًا طُلْسًا۔ تو ایسے لوگوں پر گزرے گا جو خاکی، تیرہ رنگ ہوں گے (یہ اَطْلَس کی جمع ہے)۔

اِنَّہٗ قَطَعَ یَدَ مُوَلَّدٍ اَطْلَسَ سَرَقَ۔ حضرت ابوبکرؓ نے ایک کالے مُوَلَّد کا ہاتھ کاٹا جس نے چوری کی تھی (بعضوں نے کہا اَطْلَس خود چور کو بھی کہتے ہیں گویا اُس کو اُس بھیڑیے سے مشابہت دی جس کے بال گر گئے ہوں اُس کو اَطْلَس کہتے ہیں)۔

اِنَّ عَامِلًا لَہٗ وَفَدَ عَلَیْہِ اَشْعَثَ مُغْبَرًّا عَلَیْہِ اَطْلَاسٌ۔ حضرت عمرؓ کے پاس اُن کا ایک تحصیلدار آیا جو پریشان مو گرد آلود میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔

اِنْ وَجَدْتَ دِیْنَارًا مُطَلَّسًا فَھُوَ لَکَ

لَا تُعَرِّفْهُ۔ اگر ایک پرانے سکہ کی اشرفی تجھ کو ملے یعنے اگلے زمانہ کی جس کا اب رواج نہ ہو تو اُس کو لے لے وہ تیری ہے اُس کو پہچنوانا ضروری نہیں (اس لئے کہ اُس کا مالک گزر گیا ہوگا پہچنوانا بے کار ہے)۔

دِیْنَارٌ اَطْلَسُ۔ وہ اشرفی جس کے حروف مٹ گئے ہوں (منڈ)۔

(طَلْسَمَةٌ) جھکا لینا، موڑ لینا، طلسم لکھنا۔

طِلَسْمٌ یا طِلَّسْمٌ۔ نقش (یہ معرب ہے تَالِسْمَا کا جو ایک یونانی لفظ ہے)۔

عِلْمُ الطِّلَسْمَاتِ۔ نقشوں اور تعویذوں کا علم۔ (بعضوں نے کہا طِلَسْمٌ مرکب ہے دو لفظوں سے طِلٌّ اور اِسْم سے یعنے اسمار کا اثر۔

(طَلْطَلَةٌ) ہلانا، حرکت دینا۔

طُلْطُل۔ دائمی مرض۔

طُلَاطِلَةٌ۔ آفت، موت۔

(طَلْعٌ) شگوفہ، مقدار۔

طِلْعٌ۔ اطلاع، خبر۔

طُلُوْعٌ یا مَطْلِعٌ۔ ظاہر ہونا، نکلنا، جان لینا، اوپر سے نمودار ہونا، غائب ہو جانا، جوانی شروع ہونا، اوپر چڑھ جانا۔

تَطْلِیْعٌ۔ شگوفہ نکلنا، بھر دینا، تفتیش کرنا۔

مُطَالَعَةٌ۔ نظر کرنا، دیکھنا، پڑھنا۔

اِطِّلَاعٌ۔ جان لینا، معلوم کر لینا، دفعۃً نمودار ہونا۔

لِکُلِّ حَرْفٍ حَدٌّ وَّلِکُلِّ حَدٍّ مُطَّلَعٌ۔ قرآن کے ہر حرف کی ایک حد ہے اور ہر حد کا ایک مقام ہے (عرب لوگ کہتے ہیں مُطَّلَعُ هٰذَا الْجَبَلِ مِنْ مَكَانِ كَذَا۔ یعنے اس پہاڑ پر چڑھنے کا راستہ اس جگہ سے ہے۔ بعضوں نے کہا لِکُلِّ حَدٍّ مُطَّلَعٌ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو حرام کیا ہے اُس کو یہ بھی معلوم ہے کہ فلاں شخص اس کا ارتکاب کرے گا یعنی حدود الٰہیہ سے تجاوز کرے گا اُن سے گزر جائے گا۔ شرح السنۃ میں اس حدیث کا یہ مطلب لکھا ہے کہ ہر حرف کی ایک حد ہے، تلاوت میں اُس سے بڑھنا نہ چاہیئے۔ جیسے جاہلوں کی عادت ہوتی ہے کہ کسی حرف کو بڑھا کر دراز کر دیتے ہیں یا گھٹا دیتے ہیں۔ اور ہر حد کی ایک تفسیر ہے یعنی قرآن کے آیتوں کی وہی تفسیر کرنا چاہیئے جو احادیث اور اقوالِ صحابہ اور تابعین سے ثابت ہے اپنے دل سے نئی نئی تفسیریں نکالنا گمراہوں کا کام ہے۔ بعضوں نے کہا حد سے فرائض اور احکام مراد ہیں اور مطلع سے اُس کا ثواب یا عذاب۔ بعضوں نے کہا مطلع سے فہم سلیم مراد ہے جو اللہ تعالےٰ کسی مومن کو قرآن پاک میں غور اور فکر کرنے کے لئے عنایت فرماتا ہے)۔

لَوْ اَنَّ لِیْ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا لَافْتَدَیْتُ بِهٖ مِنْ هَوْلِ الْمُطَّلَعِ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) اگر ساری زمین میں جو کچھ ہے وہ سب میرا ہوتا جب بھی میں اُس کو میدانِ حشر کے ہول کے بدلے دے ڈالتا (یعنے یہ سب مال دیدوں اور حشر کے ہول سے بچ جاؤں۔ بعضوں نے کہا مطلع سے وہ امور مراد ہیں جو مرنے کے بعد پیش آئیں گے)۔

لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِیْدٌ۔ موت کی آرزو (دنیا کی تکالیف سے تنگ آ کر) مت کرو اس لئے کہ مرنے کے بعد جو سماں ہوگا اُس کا ہول سخت ہے (دنیا کی تکالیف اُس ہول کے سامنے بے حقیقت ہیں)۔

کَانَ اِذَا غَزَا بَعَثَ بَیْنَ یَدَیْهِ طَلَائِعَ۔ آپ جب جہاد کو جاتے تو اپنے آگے جاسوسوں کی ٹکڑیاں (دشمن کی خبر لانے کے لئے) روانہ کرتے (ہر جنگ میں مخبری کا محکمہ ضرور ہے جو دشمن کے حالات اور ساز و سامان اور قوت تعداد افواج کی خبریں لاتے ہیں اور جس قدر مخبری کا انتظام عمدہ ہوگا اُسی قدر جنگ میں کامیابی ہوگی)۔

طَلِیْعَةُ لِخَیْلِ قُرَیْشٍ۔ قریش کے سواروں کی خبر

Marfat.com

لانے کے لئے۔

أَطْلَعْتُكَ طِلْعَهَا۔ میں نے تم کو اُس کی خبر کر دی۔

إِنَّ هٰذِهِ الْاَ نَفْسَ طُلَعَةٌ۔ انسانی نفس بڑے خواہش کرنے والے ہیں، یا ہر چیز کی کھوج لینے والے ہیں۔ (انسان کا قاعدہ ہے کہ ہر بات معلوم کرنے کے لئے کوشش کرتا ہے خصوصًا جب کہ اُس سے روکا جائے، ایک روایت میں طُلَعَةٌ ہے معنے وہی ہیں)۔

أَبْغَضُ كَنَائِنِيْ إِلَيَّ الطُّلَعَةُ الْخُبَاءَةُ۔ ساری بہوؤں میں مجھ کو وہ بہو بہت ناپسند ہے جو بہت خواہشیں رکھتی ہو پھر چھپ جاتی ہو (کنائن۔ جمع ہے کِنَّة کی یعنے بیٹے کی بیوی جس کو بہو کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا الطلعة الخباءة سے یہ مراد ہے کہ غیر مردوں کو تاکے اُن کے سامنے مُنہ نکالے پھر پردے کا بہانہ کر کے چھپ جایا کرے)۔

جَاءَهُ رَجُلٌ بِهِ بَذَاذَةٌ تَعْلُوْ عَنْهُ الْعَيْنُ فَقَالَ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ طِلَاعِ الْاَرْضِ ذَهَبًا۔ ایک شخص میلے کچیلے موٹے جھوٹے کپڑے پہنے آپ کے پاس آیا جس پر کسی کی نظر نہیں پڑتی تھی (اُس کی حقارت اور افلاس کی وجہ سے) آپ نے فرمایا یہ تو ساری زمین بھر کر سونے سے بہتر ہے۔ طِلَاعُ الْاَرْضِ جو زمین کو بھر دے پھر بھر کر بہ نکلے۔

لَاَنْ اَعْلَمَ اَنِّيْ بَرِيْءٌ مِّنَ النِّفَاقِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ طِلَاعِ الْاَرْضِ ذَهَبًا۔ امام حسن بصری رح نے فرمایا کہ اگر مجھ کو اس کا یقین ہو جائے کہ اب مجھ میں نفاق نہیں رہا (بلکہ میرے ہر عمل میں خلوص ہے) تو یہ مجھ کو ساری زمین بھر کر سونا ملنے سے زیادہ پسند ہے۔

لَوْ اَنَّ لِيْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَهَبًا۔ اگر میرے پاس زمین بھر کر سونا ہو۔

لَا يَهِيْدَنَّكُمُ الطَّالِعُ۔ تم کو صبح کاذب نہ گھبرادے (یعنی صبح کاذب دیکھ کر اپنا کھانا پانی نہ چھوڑے گھبرائے نہیں)۔

كَانَ يَسْجُدُ لِلطَّالِعِ۔ جو تیر نشانے سے پار ہو جائے اُس کے اوپر سے گزرے تو اُس کے لئے جھک جاتا (اس کا بیان کتاب السین میں گزر چکا ہے)۔

اَنَا ابْنُ جَلَا وَطَلَّاعُ الثَّنَايَا۔ (حجاج نے کہا) میں تو نمایاں اور کھلا ہوا سردار تجربہ کار ہوں۔

طَلَّاعُ الثَّنَايَا۔ یعنی امور ریاست اور حکمرانی میں ماہر اور تجربہ کار یا بڑے بڑے کام کرنے والا۔

حَتّٰى تَطْلُعَ الثُّرَيَّا۔ یہاں تک کہ ثریا نمودار ہو۔ (یعنے صبح کاذب کے ساتھ ملک حجاز میں یہ شروع گرما کا زمانہ ہوتا ہے)۔

ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ۔ پھر منبر پر آئے، یا منبر پر چڑھ گئے۔

حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ۔ جہاں شیطان کی چوٹیاں نکلتی ہیں (یعنے مشرق کا ملک) شیطان سورج نکلتے وقت اپنی دونوں زلفیں اُس کے دونوں طرف کر کے اُس کے مقابل کھڑا ہو جاتا ہے تاکہ سورج پرستوں کا مسجود خود بنے۔

طَلْعَةٌ ذَكَرٌ۔ نر کھجور کا خوشہ۔

حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا۔ یہاں تک کہ سورج پچھم کی طرف سے نکلے جدھر وہ ڈوبتا ہے (یہ امر اُس خدائے قادر مطلق کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے اگر آفتاب یا زمین کی حرکت اِدھر سے اُدھر پھیر دے اب یہ واقعہ صرف ایک دن ہوگا یا قیامت تک پھر ایسا ہی ہوتا رہے گا کہ سورج پچھم کی طرف سے نکلا کرے گا، اس باب میں کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کیا ہوگا)۔

اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ فَتَطْلُعُ مِنْ مَّغْرِبِهَا۔ یہ سورج کہاں جاتا ہے کچھ تم کو معلوم ہے، اُنھوں نے کہا اللہ اور اُس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ مغرب کی طرف جا کر

Marfat.com

عرش کے تلے سجدہ کرتا ہے پھر اُس کو آگے جانے کی پروانگی ملتی ہے اور قیامت کے قریب اُس کو یہ پروانگی نہ ملے گی بلکہ حکم ہوگا جدہر سے آیا ہے اُدہر ہی لوٹ جا تب وہ پچھم کی طرف سے نکل آئے گا۔

إِذَا الْقَدَا كَانَ يَقُومُ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ۔ اس صورت میں یعنی جب آپ فجر کی نماز میں اتنی لمبی قرأت کرتے تو صبح صادق کے نکلتے ہی آپ اُٹھتے ہوں گے اور اندھیرے میں نماز شروع کرتے ہوں گے۔

اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ۔ میں نے بہشت میں جھانکا کیا دیکھتا ہوں اکثر وہاں وہ لوگ ہیں جو دنیا میں فقیر اور محتاج تھے (اور دوزخ میں اکثر عورتیں ہیں اور وہ لوگ جو دنیا میں بڑے بڑے امیر اور مالدار تھے)۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَوْلِ الْمُطَّلَعِ۔ تیری پناہ اس سماں کے ہول سے جو مرنے کے بعد ہوگا۔

إِنَّمَا أَبْكِي لِهَوْلِ الْمُطَّلَعِ وَفِرَاقِ الْأَحِبَّةِ۔ (امام حسنؓ نے مرتے وقت فرمایا) میں جو رو رہا ہوں تو اس وجہ سے کہ مرنے کے بعد جو سماں ہوگا وہ ہولناک ہے (کیونکہ میں نے کبھی اس منزل کو نہیں دیکھا تو ایسے راستے میں جانا ہوگا جہاں کا حال معلوم نہیں) دوسرے دوستوں کی جدائی سے (اب دنیا کے سب یار دوست عزیز اقربا سے مفارقت ہوگی)۔

وَتَطَلَّعْتُ حِينَ تَتَعْتَعُوا۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) میں اُس وقت برآمد ہوا جب دوسرے لوگوں نے اپنا سر چھپا لیا (یعنے بڑے بڑے سخت مقامات میں اور سخت پہلوانوں کے مقابلہ میں جن کے مقابلہ سے دوسروں نے تامل کیا میں نکل بیٹھا اور اُن سے لڑا)۔

الطَّلِيعُ لَيْسَ بِمُحَارِبٍ۔ جاسوس جنگ کرنے والا نہیں ہوتا ہے۔

الْمَوْلُودُ مِنْ أُمَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ۔ جو بچہ میری امت میں پیدا ہو وہ مجھ کو اُن تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج نکلا یا ڈوبا۔

أَكْرَهُ أَنْ أَنَامَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَأَكْرَهُ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ غَيْرِ مَطْلَعِهَا۔ مجھ کو صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے سونا بُرا معلوم ہوتا ہے اسی طرح سورج کا مشرق کے سوا اور طرف سے نکلنا (جو قیامت کے قریب ہوگا کیونکہ اُس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا)۔

كُنْتُ أَنْظُرُ فِي النُّجُومِ وَأَعْرِفُهَا وَأَعْرِفُ الطَّالِعَ فَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى الطَّالِعِ الشَّرِّ جَلَسْتُ۔ میں ستاروں کو دیکھتا تھا اور اُن کو پہچانتا تھا اور طالع کو بھی پہچانتا تھا جب میں طالع میں بُرائی پاتا تو بیٹھ رہتا۔ (طالع نجومیوں کے نزدیک ستاروں کی ترتیب اور شکل اور وضع کا نام ہے جو کسی شخص کی پیدائش کے وقت ہوتی ہو اور اُس سے وہ مولود کی سعادت اور نحوست دریافت کرتے ہیں۔ بعضوں نے کہا طالع ایک حصہ ہے منطقۃ البروج کا جو ایک وقت خاص میں مشرقی افق پر ہو اور صوفیہ کی اصطلاح میں طالع اور طوالع وہ انوار اور تجلیات الٰہیہ ہیں جو سالک کے قلب پر پہلے شروع ہوتے ہیں۔ بعضوں نے کہا توحید کے انوار جو دوسرے نوروں کو مٹا دیتے ہیں)۔

طَالِع۔ اُس عمارت کو بھی کہتے ہیں جو پانی اوپر چڑھانے کے لئے بنائی جاتی ہے۔

وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِذَا اتَّبَعْتُمْ طَالِعَ الْمَشْرِقِ سَلَكَ بِكُمْ مَنَاهِجَ الرَّسُولِ۔ تم یہ جان لو کہ جب تم مشرق کے طالع کی پیروی کرو گے (یعنی امام مہدی علیہ السلام کی جن کا لشکر مشرق کی طرف سے آئے گا، جیسے خراسان اور کوئی دوسرا جو حرمین سے مشرق کی طرف واقع ہیں۔ یا حضرت علیؓ مراد ہیں

کیونکہ آپ کوذ میں جاکر رہے تھے اور وہیں شہید ہوئے)
تو وہ تم کو پیغمبر کے راستوں پر لے چلے گا (یعنے اس کی پیروی
اللہ اور رسول کی پیروی ہوگی)۔
(طَلَغٌ) یا طَلَغَانٌ۔ عاجز ہونا، تھک جانا۔
(طَلَفٌ) یا طَلَفٌ۔ بے کار، اور ضائع۔
تَطْلِیْفٌ۔ بڑھانا۔
اِطْلَافٌ۔ ہبہ کرنا، ہدر کرنا، خون رائیگاں کرنا۔
(طَلْفَحَۃٌ) باریک کرنا، پتلا کرنا۔
طِلَافِح۔ پتلا مغز۔
طَلْفَح۔ چوڑی چیز (اُس کی جمع طَلَافِح ہے)۔
اِذَا ضَنُّوْا عَلَیْکَ بِالْمُطَلْفَحَۃِ فَکُلْ رَغِیْفَکَ
جب لوگ تجھ کو چپاتیاں دینے میں بخیلی کریں تو اپنی موٹی
روٹی پر قناعت کر اُسی کو کھالے۔
(طَلْقٌ) اور طُلُوْقٌ۔ رسّی کھل جانا، بند سے چھٹ جانا۔
طَلَاقٌ۔ عورت کا اپنے مرد سے جدا ہو جانا، نکاح کی قید
سے نکل جانا۔
طَلْقٌ۔ دور ہو جانا۔
طُلُوْقَۃٌ اور طَلَاقَۃٌ۔ تازہ رُوئی، ہنس مکھ ہونا،
خوش روئی۔
طَلْقٌ۔ درد زہ کو بھی کہتے ہیں۔
تَطْلِیْقٌ۔ طلاق دینا، زہر اُتر جانا، درد موقوف ہونا۔
اِطْلَاقٌ۔ چھوڑ دینا، بے قید کرنا۔
اِنْطِلَاقٌ۔ چلا جانا۔
اِطِّلَاقٌ۔ کھل جانا۔
اِسْتِطْلَاقٌ۔ بہہ نکلنا، جاری ہونا۔
طَلْقُ الْیَمِیْنِ۔ وہ گھوڑا جس کا داہنا ہاتھ یا پاؤں
سفید نہ ہو۔
طَلْقُ الْیَدَیْنِ۔ سخی، جس کے ہاتھ میں ہڈی نہ ہو
یعنی بہت خرچ کرنے والا۔

لِسَانٌ طَلْقٌ ذُلُقٌ۔ بڑی تیز زبان جو قینچی کی طرح
چلتی ہو، تیز طرار زبان۔
لَیْلَۃٌ طَلْقَۃٌ۔ جس رات میں نہ گرمی ہو نہ سردی ہو۔
طِلِّیْقٌ۔ بہت طلاق دینے والا (جیسے مِطْلَاقٌ ہے)۔
طَلِیْقٌ ذَلِیْقٌ۔ زبان آور، بہت بولنے والا۔
ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِّنْ حَقَبِہٖ فَقَیَّدَ بِہِ الْجَمَلَ۔
پھر ایک تسمہ اُس رسّی میں سے نکالا جو اونٹ کے پیٹ پر باندھی
جاتی ہے اور اُس سے اونٹ کا پاؤں باندھ دیا۔
اَلْحَیَاءُ وَالْاِیْمَانُ مَقْرُوْنَانِ فِیْ طَلَقٍ۔ حیا
اور ایمان دونوں ایک رسّی میں بندھے ہوتے ہیں (یعنے
ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے)۔
فَرَفَعْتُ فَرَسِیْ طَلَقًا اَوْ طَلَقَیْنِ۔ میرے
گھوڑے نے ایک قدم یا دو قدم اُٹھائے تھے، یا ایک یا دو
زغن اُڑا تھا۔
اَفْضَلُ الْاِیْمَانِ اَنْ تُکَلِّمَ اَخَاکَ وَاَنْتَ
طَلِیْقٌ۔ عمدہ درجہ ایمان کا یہ ہے کہ تو اپنے بھائی مسلمان سے
کشادہ رُو ہو کر (ہنسی خوشی کے ساتھ) ملے۔
اَنْ تَلْقَاہُ بِوَجْہٍ طَلِقٍ یا طَلْقٍ بسکون لام۔ یہ
کہ تو اُس سے کشادہ رُو ہو کر ملے (بہ خندہ پیشانی)۔
تَتَکَلَّمُ بِلِسَانٍ طَلْقٍ۔ ظالم بڑی چرب زبان سے
بات کرے گا۔
طَلْقُ اللِّسَانِ (بحرکات ثلثہ طا یا طَلِیْقُ اللِّسَانِ)
بالونی زبان آور، فصیح البیان۔
سَہْلًا طَلْقًا۔ ملائم، معتدل۔
لَیْلَۃٌ سَمْحَۃٌ طَلْقَۃٌ۔ اچھی معتدل رات، نہ بہت
سرد نہ بہت گرم۔
اَلْخَیْلُ طِلْقٌ۔ گھوڑوں کی شرط حلال ہے۔
اَعْطَیْتُہٗ مِنْ طِلْقِ مَالِیْ۔ میں نے اُس کو اپنے عمدہ
اور جید مال میں سے دیا (یہ اہلِ عرب کا محاورہ ہے)۔

Marfat.com

خَیْرُ الْخَیْلِ الْاَقْرَحُ طَلْقُ الْیَدِ الْیُمْنٰی۔ عمدہ گھوڑا وہ ہے جس کی پیشانی میں سفیدی ہو اور داہنا ہاتھ ہم رنگ ہو اُس میں سفیدی نہ ہو۔

اَلطَّلَاقُ بِالرِّجَالِ وَالْعِدَّۃُ بِالنِّسَاءِ۔ طلاق مردوں کے اعتبار سے ہے (تو غلام دو ہی طلاقوں کا مالک ہوگا گو اُس کی بیوی آزاد ہو) اور عدت عورتوں کے اعتبار سے ہے (تو لونڈی کی عدت دو حیض ہوگی گو وہ آزاد کے نکاح میں ہو اور حرّہ کی تین حیض گو وہ غلام کی بیوی ہو) نہایہ میں ہے کہ اس مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ آزاد عورت جب غلام کے نکاح میں ہو تو وہ تین طلاقوں سے کم میں بائن نہ ہوگی۔ اور لونڈی اگر آزاد کے نکاح میں ہو تو وہ دو طلاقوں سے بائن ہو جائیگی اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر آزاد عورت غلام کے نکاح میں ہو تو وہ دو طلاقوں سے بائن ہو جائے گی اور لونڈی اگر آزاد کے نکاح میں ہو تو وہ تین طلاقوں سے کم میں بائن نہ ہوگی اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر شوہر غلام ہو اور بیوی آزاد یا بالعکس یا دونوں مملوک ہوں تو ہر حال میں عورت دو طلاقوں سے بائن ہو جائے گی البتہ عدت میں بالاتفاق عورتوں کا لحاظ ہوگا۔ مثلاً اگر عورت آزاد ہو تو وفات کی عدت چار مہینے دس دن ہوگی اور طلاق کی تین طہر یا تین حیض خواہ آزاد کے نکاح میں ہو یا غلام کے اور اگر عورت لونڈی ہو تو وفات کی عدت دو مہینے پانچ دن ہوگی اور طلاق کی دو طہر یا دو حیض خواہ غلام کے نکاح میں ہو یا آزاد کے انتہی)۔

اَنْتِ خَلِیَّۃٌ طَالِقٌ۔ تو بند من سے چھٹی ہوئی بے قید ہے۔

اِنَّکَ رَجُلٌ طِلِّیْقٌ۔ تو بڑا طلاق دینے والا شخص ہے۔ مِطْلَاقٌ اور مِطْلِیْقٌ اور طُلَقَۃٌ کے بھی یہی معنے ہیں یعنے بہت طلاق دینے والا۔

اِنَّ الْحَسَنَ مِطْلَاقٌ۔ (حضرت علیؓ نے لوگوں سے فرمایا دیکھو میرا بیٹا) حسن بڑا طلاق دینے والا ہے اُس سے اپنی لڑکیوں کا نکاح نہ کرو (طلاق کو بلا سبب بھی ہو مباح ہے اگرچہ تمام مباحوں میں اللہ تعالٰی کو زیادہ ناپسند ہے اس لئے امام حسنؑ پر کوئی الزام نہیں)۔

اِنَّ رَجُلًا حَجَّ بِاُمِّہٖ فَحَمَلَهَا عَلٰی عَاتِقِہٖ فَسَاَلَہٗ هَلْ قَضٰی حَقَّهَا قَالَ لَا وَلَا طَلْقَۃً وَاحِدَۃً۔ ایک شخص نے اپنی ماں کو حج کرایا (جو ضعیف تھی) اُس کو اپنے کاندھے پر بٹھالیا پھر آپ سے پوچھا کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا (جو اولاد پر ہوتا ہے) فرمایا نہیں ایک بار جو درد زہ ہوتا ہے اُس کا بھی حق ادا نہیں ہوا (تو پھر سارا مادری حق یعنے جننے اور پالنے پوسنے دودھ پلانے وغیرہ کے حقوق کیونکر ادا ہوں گے)۔

اِنَّ رَجُلًا اسْتُطْلِقَ بَطْنُہٗ۔ ایک آدمی کو دست آنے لگے (اُس کو اسہال کی بیماری ہوگئی)۔

خَرَجَ اِلَیْهَا وَمَعَہُ الطُّلَقَاءُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حنین کی طرف روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ وہ لوگ بھی تھے جن کو آپ نے مکہ فتح ہوتے وقت آزاد کر دیا تھا (چھوڑ دیا تھا اُن کو قید کر کے لونڈی غلام نہیں بنایا تھا ان لوگوں کو طلقاء کہتے تھے)۔

اَلطُّلَقَاءُ مِنْ قُرَیْشٍ وَالْعُتَقَاءُ مِنْ ثَقِیْفٍ۔ جو لوگ قریش میں سے چھوڑ دیئے گئے اُن کو طلقاء کہا اور جو لوگ ثقیف قبیلہ میں سے چھوڑ دیئے گئے اُن کو عتقاء کہا (یعنے آزاد کئے گئے۔ قریش کی شرافت کے سبب سے آپ نے اُن کا لقب طلقاء رکھا کیونکہ وہ عتقاء سے بڑھ کر ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ طلقاء قریش کے وہ لوگ ہیں جو فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن پر احسان کیا کہ اُن کو لونڈی غلام نہیں بنایا اُن کے اسلام میں ضعف تھا۔

اَطْلِقُوْا ثُمَامَۃَ۔ ثمامہ بن اثال کو چھوڑ دو۔

اَطْلِقُوْا اَوْتَارَ سَهْمِہٖ۔ کمان کے چلے کھول دو۔

Marfat.com

ثُمَّ انْطَلَقَ بِیْ اِلَی السِّدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی۔ پھر میرے ساتھ سدرۃ المنتہیٰ تک گئے (یعنے اُس بیری کے درخت تک جو ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے اُس سے آگے عام فرشتوں کو جانے کا حکم نہیں اور نہ اُن کا علم اُس سے آگے بڑھ سکتا ہے)۔

طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِسَاءَ ہٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی (آپ اپنی بیویوں سے الگ ہوکر ایک بالاخانہ میں جاکر بیٹھ گئے تو لوگوں کو یہ گمان ہوا کہ آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی)۔

لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّکَاحِ۔ نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوسکتی (خواہ طلاق منجز دے یا معلق مثلاً کسی غیر عورت سے کہے اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ کو طلاق ہے پھر اُس سے نکاح کرے تو اکثر ائمہ اور اہلحدیث کے نزدیک طلاق واقع نہ ہوگی اور حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے، ان کے نزدیک جو طلاق نکاح پر معلق ہو وہ نکاح ہوتے ہی پڑ جائے گی)۔

کَانَ اِلٰی سَنَتَیْنِ مِنْ عَمَلِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلٰثِ وَاحِدَۃً فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فَاَمْضَاہُ عَلَیْھِمْ ثَلٰثًا۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ) اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں بھی دو برس تک یہی حکم رہا کہ اگر کوئی شخص تین طلاق ایک ہی بار دیدے تو صرف ایک طلاق پڑتی تھی۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا لوگوں نے طلاق دینے میں جلدی شروع کی ہے تو انھوں نے تین طلاق پڑجانے کا حکم جاری کیا (تاکہ آئندہ لوگ خلافِ سنّت طلاق دینے سے باز آئیں)۔

حَتّٰی اُطْلِقَہٗ۔ (میں بیمار کے اعمال لکھتا جاتا ہوں) یہاں تک کہ اُس کو بیماری سے چھٹکارا دیتا ہوں یا کفن پہنا دیتا ہوں (یعنے مار ڈالتا ہوں قبر میں پہنچا دیتا ہوں)۔

ثُمَّ تَطَلَّقَتْ فِیْ وَجْھِہٖ۔ پھر آپ کشادہ پیشانی کے ساتھ اُس سے ملے (پہلے تو اُس کے حق میں یہ فرمایا کہ یہ شخص بُرا ہے۔ اس سے اُس کا حال کھول دینا مقصود تھا تاکہ دوسرے مومنین اُس پر اعتبار کرکے نقصان نہ اُٹھائیں جب وہ سامنے آگیا تو ہنسی خوشی اُس سے ملے۔ جب لوگوں نے اِس کا سبب آپ سے پوچھا تو فرمایا کہ سب میں بُرا وہ شخص ہے جس سے لوگ ملنا چھوڑ دیں اُس کی فحش گوئی اور سخت کلامی کی وجہ سے ڈر کر)۔

اِنْطَلِقُوْا بِاسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ۔ (جہاد کے لئے) اللہ کا نام لے کر اُس کی مدد پر بھروسہ کرکے چلو۔

کُلُّ شَیْءٍ لَکَ مُطْلَقٌ حَتّٰی یَرِدَ فِیْہِ نَھْیٌ۔ ہر چیز کا کرنا تجھ کو روا ہے یہاں تک کہ اُس کی ممانعت میں کچھ وارد نہ ہوجائے (یعنی قرآن یا حدیث میں اُس کی ممانعت نہ آجائے۔ یہ حدیث دین کی ایک بڑی اصل ہے تمام کھانے پینے، پہننے کی چیزیں دنیا کے رسم رسومات مباح ہیں جب تک اُن کی ممانعت کسی نص سے ثابت نہ ہو۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دین میں بھی اگر کوئی بات نکالی جائے جس کی اصل قرآن اور حدیث سے نہ ہو تو وہ جائز ہے کیونکہ دین میں جو کوئی نئی بات نکالی جائے اُس کو بدعت کہتے ہیں اور بدعت کی ممانعت صحیح حدیثوں سے ثابت ہے)۔

اَطْلِقْ لِسَانِیْ بِذِکْرِکَ۔ میری زبان اپنی یاد میں رواں کردے۔

اَلطَّلِیْقُ لَا یُوْرَثُ۔ طلیق کا ترکہ اُس کے وارثوں کو نہیں ملتا بلکہ اُس کا مال تمام مسلمانوں کا حق ہے۔ طلیق وہ قیدی جس کو حاکم اسلام احسان رکھ کر مفت چھوڑ دے اُس کی جمع طُلَقَاءُ ہے۔

سَاَلْتُہٗ عَنِ الْمَرْاَۃِ اَصَابَھَا الطَّلْقُ۔ میں نے آپ سے پوچھا اُس عورت کو جس کو دردِ زِہ ہو رہا ہو۔

مَاءٌ مُطْلَقٌ۔ وہ پانی جس کی نسبت مضاف الیہ کی

Marfat.com

طرف نہ ہو یعنی خالص پانی اور مَاءٌ مُضَافٌ وہ پانی جو کسی چیز کی طرف نسبت دیا گیا ہو جیسے مَاءُ الْوَرْدِ، مَاءُ الزَّعْفَرَانِ وغیرہ)۔

طلق بن علی۔ ایک صحابی کا نام ہے۔ ان کی کنیت ابو علی یمامی ہے۔ ان کو طلق بن ثمامہ بھی کہتے ہیں۔

(طَلّ) ٹالم ٹولا کرنا، ٹال مٹول کرنا (یعنے ادائے قرض میں حیلہ حوالہ کرنا جیسے مَطْلٌ ہے) زور سے ہانکنا، روکنا، گھٹانا، باطل کرنا، طلا کرنا۔ طَلٌّ شبنم کو بھی کہتے ہیں اور خفیف بارش یعنے پھوار کو بھی (اس کی جمع طِلَالٌ اور طُلُولٌ ہے)۔

طَلَلٌ۔ ٹیلہ، عمارت کا اونچا حصہ (اس کی جمع اَطْلَالٌ اور طُلُولٌ ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا عَضَّ یَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَهَا مِنْ فِیْهِ فَسَقَطَتْ ثَنَایَا الْعَاضِّ فَطَلَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ منہ سے کاٹا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو کاٹنے والے کے سامنے کے دانت نکل پڑے آپ نے دانتوں کی دیت نہیں دلائی۔ اس کو ہدر یعنے باطل کر دیا (فرمایا کیا تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ اونٹ کی طرح دوسرے کا ہاتھ چبا ڈالے)۔ عرب لوگ کہتے ہیں طُلَّ دَمُهٗ۔ اس کا خون بے کار گیا۔

اُطِلَّ۔ بے کار کیا گیا۔

اَطَلَّهُ اللّٰهُ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو لغو اور بیکار کر دیا۔

مَنْ لَّا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ یُطَلُّ۔ (ہم اس کی دیت کیونکر دیں) جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ آواز نکالی (رویا) ایسا خون تو ہدر (لغو) ہے (اس کا کچھ تاوان نہیں) ایک روایت میں بَطَلَ ہے معنے وہی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کہنے والے کو کاہنوں کا بھائی قرار دیا کیونکہ کاہن لوگ بھی ایسے ہی مقفّٰی اور مسجع فقرے کہا کرتے تھے گو مقفّٰی کلام منع نہیں اور قرآن وحدیث میں بھی وارد ہے مگر اس شخص نے حکم شرعی کے خلاف اپنی زبان آوری دکھلائی اس لئے قابل ملامت ہوا۔

اَنْشَاَتْ تَطُلُّهَا وَتَضْهَلُهَا۔ لگی ٹالم ٹولا کرنے اور تھوڑا تھوڑا پانی اس کو دینے۔

فَاَطَلَّ عَلَیْنَا یَهُوْدِیٌّ۔ ایک یہودی ہمارے مکان پر چڑھ آیا (جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو چھوڑ گئے تھے (یعنے جنگ خندق میں)۔

كَانَ یُصَلِّیْ عَلٰی اَطْلَالِ السَّفِیْنَةِ۔ کشتی کے بادبانوں پر نماز پڑھ لیتے۔

طَلَلُ الدَّارِ۔ اجاڑ گھر کا جو نشان رہ گیا ہو، کھنڈر۔

ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک مینہ شبنم کی طرح (ہلکا ہلکا) بھیجے گا۔

كَاَنَّهُ الطَّلُّ۔ گویا وہ شبنم ہے (مردوں کی منی کی طرح)۔

وَلَا تَجْعَلْ طَلَّهٗ عَلَیْنَا سُمُوْمًا۔ اس کی بارش ہم پر زہر آلود مت کر۔

اَلْمَشْرِقُ مُطِلٌّ عَلَی الْمَغْرِبِ۔ پورب پچھم پر نمایاں ہے۔

اِذَا قُبِضَتِ الرُّوْحُ فَهِیَ مُطِلَّةٌ فَوْقَ الْجَسَدِ۔ جب جان بدن سے نکل جاتی ہے تو وہ بدن کو دیکھتی رہتی ہے (حسرت و افسوس کی نگاہ سے)۔

لَا یُطَلُّ دَمُ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ۔ مسلمان آدمی کا خون بے کار نہیں ہو سکتا یا قصاص ہو گا یا دیت دلائی جائے گی)۔

طُلَّ عَلَیَّ بِرِضْوَانِكَ۔ مجھ کو اپنی رضامندی عنایت فرما۔

اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی طَلَلِ الْمَاءِ۔ میں تیرے اس نام کے وسیلہ سے مانگتا ہوں جس کو کہہ کر آدمی پانی کی سطح پر چلا جاتا ہے (اور ڈوبتا نہیں) یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ میں یہی اثر منقول ہے۔

(طلم) برابر کرنا، سیدھا کرنا (جیسے تَطْلِیْمٌ ہے) پونچھنا،

Marfat.com

طُلَامٌ۔ شاہدانہ۔
طُلَوٌ۔ خوان۔
طَلَمٌ۔ دانتوں کا میلا ہونا۔
طُلْمَۃٌ۔ روٹی۔
مِطْلَمَۃٌ۔ روٹی کا بیلن۔
مَرَّ بِرَجُلٍ يُعَالِجُ طُلْمَةً لِأَصْحَابِهِ فِي سَفَرٍ ایک شخص پر سے گزرے جو سفر میں اپنے ساتھیوں کے لئے روٹی بنا رہا تھا۔
طُلْمَۃٌ۔ وہ روٹی جس کو گرم راکھ میں رکھ کر پکاتے ہیں پھلکا (اصل میں طَلْمٌ کے معنے ہتھیلی پھیلا کر مارنا ہے۔ بعضوں نے کہا طُلْمَۃٌ وہ تختہ پتھر کا جو توے کی طرح ہوتا ہے اس پر روٹی پکاتے ہیں)۔
تُطَلِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ (ایک روایت میں تُلَطِّمُهُنَّ ہے) عورتیں ان کو اوڑھنیوں سے مارتی تھیں
(طَلْمَسَۃٌ) ترش رو ہونا۔
طِلِمْسَاءُ۔ وہ زمین جس میں نہ کوئی منارہ ہو نہ نشان، تاریکی، اندھیرا۔
لَيْلَةٌ طِلِمْسَانَةٌ۔ اندھیری رات، تاریک شب۔
(طَلْهٌ) چلدینا۔
اِطِّلَاۃٌ۔ اطلاع۔
طُلَّۃٌ۔ رقیق ابر، پتلا بادل۔
طُلَهَۃٌ۔ بچا ہوا مال۔
وَادٍ اَطْلَهُ۔ جس میدان میں تھوڑی سی بہت گھاس باقی ہو (اس کی جمع طُلْهٌ ہے)۔
(طَلْوٌ) پاؤں باندھ دینا، قید کرنا۔
طَلَاوَۃٌ۔ دیر لگانا۔
طِلَاوَۃٌ۔ حسن، رونق، قبول۔
هٰذَا الْكَلَامُ مَا عَلَيْهِ طُلَاوَةٌ۔ اس کلام میں کوئی حسن اور لطف اور رونق نہیں ہے۔

طِلًا اور طَلِیٌّ۔ ہرن کا بچہ پیدا ہوتے وقت، ہر چھوٹی چیز (اس کی جمع اَطْلَاءٌ اور طِلَاءٌ اور طُلِیٌّ ہے)۔
(طَلْیٌ) لتھیڑنا، طلا کرنا۔
تَطْلِیَۃٌ۔ گانا، بیمار کرنا، گالی دینا، طلا کرنا۔
اِطْلَاءٌ۔ گردن جھک جانا۔
مَا أَطْلَى نَبِيٌّ قَطُّ۔ کوئی پیغمبر اپنی خواہش پر کبھی نہیں جھکا۔
مَيْلُ الطُّلَى۔ گردنوں کا جھکنا یہ طُلَاۃ کی جمع ہے بمعنے گردن۔
كَانَ يَرْزُقُهُمُ الطِّلَاءَ۔ حضرت علیؓ لوگوں کو طلا کھلاتے (یعنے انگور کا وہ شیرہ جو پکاتے پکاتے طلا کی طرح گاڑھا ہو گیا ہوتا یعنے دو تہائی جل کر ایک تہائی رہ جاتا۔ اصل میں طلا اس روغن کو کہتے ہیں جو اونٹوں پر ملا جاتا ہے یعنے تارکول یا ڈامر۔ بعضے عرب لوگ شراب کو بھی طلا کہتے ہیں)۔
أَوَّلُ مَا يُكْفَأُ الْإِسْلَامُ كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ فِي شَرَابٍ يُقَالُ لَهُ الطِّلَاءُ ..... سب سے پہلے اسلام جس چیز میں اوندھا کیا جائے گا جیسے برتن اوندھا کیا جاتا ہے وہ ایک شراب میں ہو گا جس کو طلا کہیں گے (خواہ مخواہ اس شراب کو حلال کرنے کے لئے اس کا نام طلا رکھ لیں گے حالانکہ وہ طلا نہ ہو گا بلکہ رقیق مسکر شراب ہو گی۔ طِلَاء تو رُب کی طرح گاڑھا ہوتا ہے وہ حلال ہے جیسے حضرت علیؓ سے منقول ہوا)۔
إِنَّ لَهُ لَحَلَاوَةً وَإِنَّ عَلَيْهِ لَطَلَاوَةً۔ اس کلام میں ایک شیرینی ہے اور ایک رونق اور تازگی ہے۔
مَنْ أَطْلَى أَوِ احْتَجَمَ۔ جو شخص نورہ لگائے (زیر ناف کے بال نکالنے کے لئے) یا پچھنے لگائے۔
فَاطَّلَى فِيهِ نَاسٌ۔ کچھ لوگوں نے ان دنوں میں نورہ لگایا۔

لہ اس حدیث کو طَلَمَ میں بیان کرنا تھا ۱۲ منہ

Marfat.com

مُطْلَی۔ بیمار قیدی جس کی رہائی کی امید نہ ہو۔

مَافِیْهِ طِلًی۔ اس میں کچھ لذت نہیں ہے۔

اِذَا زَادَ الطِّلَاءُ عَلَی الثُّلُثِ فَهُوَ حَرَامٌ۔ جب طلا تہائی سے زیادہ باقی رہے یعنے دو تہائی سے کم جلا دیا جائے تو وہ حرام ہے۔

مَنْ عَرَفَ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ وَاجِبَ حَقِّ اِمَامِهٖ عَلِمَ فَضْلَ طُلَاوَةِ الْاِسْلَامِ ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے جو کوئی امام کا واجب حق پہچانے گا اُسی نے اسلام کی رونق پہچانی (یعنے بغیر معرفت امام کے ایمان کامل نہ ہوگا یہ امامیہ کی روایت ہے اُن کے مذہب میں توحید اور نبوت اور امامت اور معادیہ سب اصول ایمان ہیں۔ اہل سنت امامت کو اصولِ ایمان میں نہیں گنتے)۔

باب الطاء مع المیم

(طَمْثٌ) حیض آنا، ازالہ بکارت کرنا، چھونا، میل کچیل، فساد۔

حَتّٰی جِئْنَا سَرِفَ فَطَمِثْتُ۔ ہم سرف آئے وہاں مجھ کو حیض آگیا۔

طَمِثَتْ۔ ازالہ بکارت کی وجہ سے وہ خون آلود ہوگئی۔

طَامِثٌ۔ حیض والی عورت۔

اَلطَّامِثُ اَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ شَرَابِهَا وَلَا اُحِبُّ اَنْ اَتَوَضَّأَ مِنْهُ۔ حائضہ عورت جو پانی پیئے اُس کا بچا ہوا پانی میں پی سکتا ہوں لیکن اُس سے وضو کرنا مجھ کو پسند نہیں ہے۔

(طَمْحٌ) یا طِمَاحٌ یا طُمُوْحٌ۔ بلند ہونا، تیز نظر کرنا، آنکھ اُٹھا کر دیکھنا، شرارت کرنا، لے جانا۔

تَطْمِیْحٌ۔ اُٹھانا (جیسے اِطْمَاحٌ ہے)۔

طَامِحٌ۔ بلند۔

طَمَّاحٌ۔ حریص (جیسے طَمَّاعٌ ہے)۔

كُنْتُ اِذَا رَاَیْتُ رَجُلًا ذَا قِشْرٍ طَمَحَ بَصَرِیْ اِلَیْهِ۔ جب میں کسی مرد کو لباس پہنے ہوئے دیکھتی تو میری نگاہ اُس کی طرف لگ جاتی، یا اُس کے اوپر اٹھتی۔

فَخَرَّ اِلَی الْاَرْضِ فَطَمَحَتْ عَیْنَاهُ اِلَی السَّمَاءِ۔ آپ زمین پر گر پڑے آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف لگ گئی تھیں (یہ اُس وقت کا قصہ ہے جب کعبہ کی تعمیر کے وقت آپ نے ازار اُٹھا کر پتھر لانے شروع کئے اللہ تعالیٰ کو منظور نہ ہوا کہ نبوت سے پہلے بھی آپ کسی ناز یبا بات کے مرتکب ہوں)۔

نَهَی الرَّجُلَ اَنْ یَطْمَحَ بِبَوْلِهٖ مِنَ السَّطْحِ بِالْهَوَاءِ۔ آپ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص کوٹھے پر سے اپنا پیشاب ہوا میں اُڑائے (کیونکہ ایسا کرنے سے ممکن ہے کہ خود اُس پر اور دوسرے لوگوں پر پیشاب کی چھینٹیں اُڑیں)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِی الْاُفُقِ الطَّامِحِ۔ شکر اُس اللہ کا جس کے آسمان کا کنارہ بلند ہے۔

اِیَّاكَ اَنْ تَطْمَحَ بَصَرَكَ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَكَ۔ اپنی نگاہ اُس شخص کی طرف مت لگا جو تجھ سے بڑھا ہوا ہے (مال دولت اقبال اور حُسن وجمال میں) ایسا کرنے سے بچا رہ (کیونکہ ایسا کرنے سے دل میں ناشکری پیدا ہوتی ہے ہمیشہ آدمی کو اُن لوگوں کی طرف دیکھنا چاہیئے جو اپنے سے کم ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ کا شکر پیدا ہو)۔

طُمُوْحُ الْاٰمَالِ قَدْ خَابَتْ اِلَّا لَدَیْكَ۔ بڑی بڑی آرزوئیں پوری نہیں ہوتیں مگر وہ آرزوئیں جو تجھ سے کی جاتی ہیں (تو اُن کو پورا کرنے والا ہے)۔

طَمَحَتِ الْمَرْاَةُ فَهِیَ طَامِحٌ۔ یہ عورت مردوں کو گھورنے والی ہے۔

اَبُو الطَّمَحَانِ حَنْظَلَةُ الْقَیْنِیُّ: بنی قضاعہ کا شاعر ہے۔ جاہلیت اور اسلام دونوں دور پائے، ایک مرتبہ یہ

قید ہو گئے تھے، ان کی پیشانی کے بال کاٹ کر مشرکوں نے
آزاد کر دیا۔
(طَمْخٌ) تکبر، غرور، گھمنڈ۔
(طَمْرٌ) دفن کرنا، پوشیدہ کرنا، نیچے کی طرف کودنا جیسے
طُمُوْرٌ اور طِمَارٌ بھر دینا، پھول جانا، زمین میں چلے جانا۔
طَمَرَ فِیْ ضِرْسِہٖ۔ دانت میں بڑے زور کا درد ہونے
لگا۔
طَمْرٌ۔ سوج جانا۔
تَطْمِیْرٌ۔ لپیٹ دینا، پردے ڈال دینا۔
اِطْمَارٌ۔ کود جانا، یعنے پیچھے سے کود کر جانور پر چڑھ جانا۔
طَامِرٌ۔ پسّو۔
طِمْرٌ۔ پرانا، بوسیدہ کپڑا (اس کی جمع اَطْمَارٌ ہے)۔
طُوْمَارٌ۔ کتاب کا بنڈل (اس کی جمع طَوَامِیْرُ ہے)۔
مَطْمُوْرَۃٌ۔ وہ گڑھا جس میں غلہ رکھا جاتا ہے (اس
کی جمع مَطَامِیْرُ ہے)۔
ھُوَ عَلٰی مِطْمَارِ اَبِیْہِ۔ وہ اپنے باپ کی وضع پر ہے۔
مِطْمَارٌ۔ پرانے کپڑے پہننے والے کو بھی کہتے ہیں۔
طُمُرَّۃُ الشَّبَابِ۔ عنفوانِ شباب، آغازِ جوانی،
شروع جوانی۔
رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِیْ طِمْرَیْنِ لَا یُؤْبَہُ
لَہٗ۔ کوئی کوئی پریشان، سر خاک آلودہ دو پرانے کپڑے پہنے
ہوئے جس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔
رَاٰنِیْ وَعَلَیَّ طِمَارٌ۔ مجھ کو پرانے پھٹے کپڑے پہنے
دیکھا۔
فَیَقُوْلُ الْعَبْدُ عِنْدِیْ الْعَظَائِمُ الْمُطْمَرَاتُ۔
بندہ عرض کرے گا پروردگار میرے بڑے بڑے پوشیدہ گناہ
ہیں (جن کو میں جانتا ہوں اور تو ہی جانتا ہے) دوسرے
بندوں کو معلوم نہیں ہیں (ایک روایت میں مُطْمِرَاتٌ
بکسرہ میم وصیغہ اسم فاعل ہے یعنی ہلاک اور تباہ کرنیوالے
گناہ)۔
مَنْ نَامَ تَحْتَ صَدَفٍ مَائِلٍ وَھُوَ یَنْوِی
التَّوَکُّلَ فَلْیَرْمِ نَفْسَہٗ مِنْ طَمَارٍ۔ جو شخص جھکی ہوئی
عمارت کے تلے (جس کے گرنے کا ڈر ہو) سو رہے اور توکل کا
بہانہ کرے (یعنے یوں کہے کہ میرا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہے وہ
بچائے گا) تو اس کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو بلندی سے نیچے
گرا دے (یعنے اونچے پہاڑ یا عمارت سے نیچے گر پڑے اور
توکل کا بہانہ کرے حالانکہ کوئی توکل کا مدعی ایسا نہیں کرتا
پھر جب توکل کی وجہ سے وہ بلندی پر سے گرنا پسند نہیں کرتا
تو جھکی ہوئی دیوار یا عمارت کے تلے سونا بھی اس کو لازم
نہیں ہے۔ اصل یہ ہے کہ ایسا شخص جو ہلاکت کے مواقع سے
پرہیز نہیں کرتا اور اپنے آپ کو متوکل قرار دیتا ہے متوکل
نہیں ہے بلکہ بے وقوف اور جاہل ہے توکل یہ ہے کہ آدمی
ضروری اسباب جمع کر کے اندیشناک چیزوں سے حفاظت کرے
اور اپنا سامان ہر طرح سے محفوظ کر کے پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ
کرے اپنی تدبیر اور سامان اور اسباب پر نازاں نہ ہو یعنے
دل میں یہ یقین رکھے کہ ہمارے سامان اور اسباب اور تدابیر
سے کچھ نہ ہوگا، ہوگا وہی جو اللہ تعالےٰ چاہے گا یہ ایک ظاہری
دلجمعی اور تسلی ہے)۔
اِذَا حَدَّثْتَ اَقِمِ الْمِطْمَرَ۔ جب حدیث بیان کرے تو
ماپ کی ڈوری سیدھی کر (یعنے وہ ڈوری جس سے معمار
عمارت کو سیدھا کرتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ حدیث بیان کرتے
وقت بڑی احتیاط کر کوئی لفظ کم و بیش نہ ہونے پائے)۔
وَاُخْرٰی ھُوِیَ مِنْ طِمَارٍ قَتِیْلًا۔ اور ایک (یعنے
حضرت مسلم بن عقیلؓ) بلندی پر سے گر رہے ہیں مقتول ہو کر (ابن
زیاد نے آپ کو بلندی پر سے گرا دینے کا حکم دیا تھا)۔
لَیْسَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ مَنْ خَالَفَکُمْ اِلَّا الْمِطْمَرُ۔ تم میں
اور تمہارے مخالفوں میں ایک ماپ کی ڈوری ہے (اس سے
ان کی کجی اور بے راہی معلوم ہو سکتی ہے)۔

Marfat.com

(طَمْسٌ) مِٹ جانا، محو ہو جانا، تاریک پڑجانا، بے نور ہوجانا، بگڑجانا، دور ہوجانا، مٹا دینا، ہلاک کرنا، ڈھانپ لینا۔

اِنَّهٗ مَطْمُوْسُ الْعَیْنِ۔ دجال کی ایک آنکھ بالکل نہ دارد ہوگی (یعنے ایک آنکھ کا مقام صاف ہموار ہوگا گویا وہاں آنکھ تھی ہی نہیں یا جڑسے غائب ہوگی نہ یہ کہ اوپر اُٹھی ہوئی یا پھوٹی ہوئی۔ دوسری روایت میں ہے کہ ایک آنکھ میں اُس کے پھُلی ہوگی یعنے انگور کی طرح پھولی ہوئی۔ شاید یہ دوسری آنکھ کا حال ہو۔ غرض اُس کی دونو آنکھیں بگڑی ہوئی اور عیب دار ہونگی۔ اللہ تعالےٰ کو اُس کی عاجزی اور بیچارگی دکھانا منظور ہوگی کہ جو کوئی اپنا عیب درست نہ کرسکے وہ خدا کیونکر ہوسکتا ہے)۔

وَیَمْسِیْ سَرَابُهَا طَامِسًا۔ وہاں کا سراب (یعنے چلتی ریت جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے) کبھی مٹ جائے گی کبھی پھر نمودار ہوگی (خطابی نے کہا صحیح طَامِیًا ہے یعنے بلند اور مرتفع)۔

تَطْمِسُ الْعَیْنَ۔ یہ سانپ بصارت (بینائی) کھو دیتا ہے (یعنی اُس کے زہر کی خاصیت یہ ہے کہ جب کسی کو دیکھے تو اُس کی بینائی جاتی رہتی ہے انہی سانپوں میں ایک سانپ ہے جس کو ناظر کہتے ہیں، اُس کی آنکھ جب کسی آدمی کے آنکھ سے مقابل ہوئی کہ وہ مرا)۔

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓی اَمْوَالِهِمْ۔ پروردگار اُن کے مالوں اور جائدادوں کو برباد کردے۔

نَطْمِسَ وُجُوْهًا۔ جب مونہوں کو مٹا کر گُدیوں کی طرح صاف سپاٹ کردیں گے۔

اِنَّ الرُّکْنَ وَالْمَقَامَ یَاقُوْتَتَانِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا۔ حجر اسود اور مقام ابراہیم دونوں یاقوت تھے (چمکتے ہوئے چلاوں) اللہ تعالےٰ نے اُن کی چمک مٹا دی۔ (بعضوں نے کہا گناہوں کے اثر سے اُن کا نور مٹ گیا)۔

(طَمْطَمَةٌ) تیرنا۔

طَمْطَامٌ۔ بیچ دریا، جہاں پانی بہت گہرا ہو۔

اِنَّهٗ لَفِیْ ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ وَلَوْلَایَ لَکَانَ فِی الطَّمْطَامِ۔ ابوطالب دوزخ میں اُس جگہ ہیں جہاں آگ ٹخنوں تک ہے اگر میں نہ ہوتا (یعنے میری حمایت اور محافظت اُنھوں نے نہ کی ہوتی) تو بیچ دوزخ میں رہتے جہاں آگ بے انتہا گہری ہے۔

لَیْسَ فِیْهِمْ طُمْطُمَانِیَّةُ حِمْیَرَ۔ قریش قبیلے کے لوگوں میں حمیر والوں کی طرح تمتماہٹ نہیں ہے (یعنے لفظوں کا بگاڑنا اور عجمیوں کی طرح بات کرنا جیسے حمیر قبیلے والوں کی عادت ہے یہ بات قریش میں نہیں ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا حال تھا۔ اب تو قریش والوں کی عربی بگڑ گئی ہے اور صد ہا عجمی الفاظ اُن کی زبان میں شریک ہوگئے ہیں بلکہ دوسرے قبائل کی زبانیں جو عرب کے دیہات اور جنگل میں رہتے ہیں بہ نسبت اُن کے کسی قدر درست ہیں)

(طَمَعٌ) یا طَمَاعٌ یا طَمَاعِیَةٌ۔ حرص کرنا، لالچ کرنا۔

مِطْمَاعٌ۔ بڑا حرص کرنے والا۔

مَطْمَعٌ۔ جس چیز کی طمع ہو۔

(طَمْلٌ) زور سے ہانکنا، لکیریں کرنا، خوب رنگنا، لتھڑجانا۔

اِطْمَالٌ۔ مٹا دینا۔

خَلَقَ اللّٰهُ الطَّمْلَ۔ اللہ نے ساری مخلوقات کو پیدا کیا۔

طِمْلٌ۔ بدکار، بے پرواہ آدمی۔

(طَمٌّ) ڈھانپ لینا، غالب ہونا (جیسے طُمُوْمٌ) بہت ہونا، مونڈنا، کترنا۔

طَمِیْمٌ اور طَمٌّ۔ جلدی کرنا، چل دینا، آہستہ دوڑنا۔

تَطْمِیْمٌ۔ ایک شاخ پر گرنا۔

اِطْمَامٌ۔ کاٹنے کا وقت آجانا۔

طَامَّةٌ۔ آفت، مصیبت، اور قیامت۔

Marfat.com

خَرَجَ وَقَدْ طَرَّ شَعْرَہٗ۔ اپنے بال کتر کر نکلے۔

اِنَّہٗ رَاٰی مَطْمُوْمَ الرَّأْسِ۔ سلمان فارسیؓ کو دیکھا اُن کے بال کترے ہوئے تھے۔

وَعِنْدَہٗ رَجُلٌ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ۔ اُن کے پاس ایک شخص تھا جس کے بال کترے ہوئے تھے۔

رَجُلٌ اَسْوَدُ مَطْمُوْمٌ۔ ایک سانولا شخص جو بال کترا ہوا تھا۔

لَا تُطْمُ امْرَأَۃٌ اَوْ صَبِیٌّ تَسْمَعُ کَلَامَکُمْ۔ کوئی عورت یا بچہ تمہارے بیہودہ کلام سے پریشان نہ کیا جائے۔

مَا مِنْ طَامَّۃٍ اِلَّا وَفَوْقَھَا طَامَّۃٌ۔ ہر ایک آفت سے ایک دوسری آفت بڑھ چڑھ کر ہے۔

طامّات۔ صوفیہ کی وہ باتیں جو قرآن یا حدیث کی تفسیر میں ظاہری معنی چھوڑ کر بنائی جاتی ہیں (یہ ایک بدعت ہے جو صحابہ اور تابعین کے زمانہ کے بعد اسلام میں پیدا ہوئی اور اب تک جاری ہے جاہل اور بددین فقیر اپنے آپ کو واصل الی اللہ اور حقائق دان قرار دے کر قرآن کی آیتوں اور حدیثوں کے وہ معنی بیان کرتے ہیں جن کو لغت اور عرف سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ وہ صحابہ اور تابعین سے ماثور ہیں تمام اہل بدعت اسی بلا میں مبتلا ہیں)۔

ثَلٰثٌ مَنِ اعْتَادَھُنَّ لَمْ یَدَعْھُنَّ طَمُّ الشَّعْرِ وَنِکَاحُ الْاِمَاءِ وَتَشْمِیْرُ الثَّوْبِ۔ تین باتوں کی جو کوئی عادت کرے گا تو پھر اُن کو نہ چھوڑے گا، ایک تو بال کترنا، دوسرے لونڈیوں سے صحبت کرنا، تیسرے کپڑا اٹھانا (رکوع میں جاتے وقت)۔

جَاءَ بِالطِّمِّ وَالرِّمِّ۔ بہت مال لے کر آیا۔

(طَمْنٌ) یا مَطْمَئِنٌّ۔ تھما ہوا ساکن، نرم، ملائم نشیبی زمین۔

طُمَأْنَۃٌ۔ جھکانا، ساکن ہونا۔

تَطَامُنٌ۔ جھکنا۔

اِطْمِئْنَانٌ۔ سکون اور قرار۔

طُمَأْنِیْنَۃٌ۔ اطمینان اور تسلی۔

مُطَامَنَۃٌ۔ ساکن کرنا۔

(طُمُوٌّ) یا طُمِیٌّ۔ بلند ہونا، بھر دینا، لمبا ہونا، بھر جانا۔

مَا طَمَا الْبَحْرُ وَقَامَ تِعَارٌ۔ جب تک سمندر بھرپور رہے۔ اور تعار (ایک پہاڑ کا نام ہے) کھڑا رہے۔

طَمَتِ الْمَرْأَۃُ بِزَوْجِھَا۔ عورت نے اپنے خاوند سے شرارت کی۔

باب الطاء مع النون

(طَنْأٌ) شرم کرنا۔

طَنَاءٌ۔ سینہ میں کچھ ہونا جس کے نکالنے میں شرم کرنا۔

اِطْنَاءٌ۔ مائل ہونا، جان باقی نہ چھوڑنا، فوراً مار ڈالنا۔

(طَنْبٌ) ٹیڑھا ہونا، لمبا ہونا۔

تَطْنِیْبٌ۔ طنابیں کھینچ کر باندھنا، اقامت کرنا، آواز کرنا۔

اِطْنَابٌ۔ مبالغہ کرنا، طول کرنا، ایک کے پیچھے ایک جانا، دور تک جانا۔

مَا بَیْنَ طُنُبَیِ الْمَدِیْنَۃِ اَحْوَجُ مِنِّیْ اِلَیْھَا۔ مدینہ کے دونوں کناروں میں مجھ سے زیادہ کوئی اُس کا محتاج نہیں ہے۔

اِنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَیْسٍ تَزَوَّجَ امْرَأَۃً عَلٰی حُکْمِھَا فَرَدَّھَا عُمَرُ اِلٰی اَطْنَابِ بَیْتِھَا۔ اشعث بن قیس نے ایک عورت سے نکاح کیا اِس شرط پر کہ جو مہر وہ مانگے اُس کو دوں گا۔ حضرت عمرؓ نے اُس کو اُس کے خاندان کی طنابوں کی طرف پھیرا (یعنے مہر مثل دلایا جو اُس کے خاندان کی دوسری عورتوں کا تھا)۔

مَا اُحِبُّ اَنَّ بَیْتِیْ مُطَنَّبٌ بِبَیْتِ مُحَمَّدٍ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ خُطَایَ۔ مجھ کو یہ پسند نہیں ہے کہ میرے گھر کی

Marfat.com

طنابیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے لگی ہوں (یعنی میرا گھر آپ کے گھر سے ملا ہوا ہو) میں تو اپنے قدموں کا ثواب اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہوں (یعنے دور سے مسجد آنے کا)۔

مِنْ عَثَرَ بِطُنُبِ فُسْطَاطٍ۔ جو کوئی خیمہ کی طناب میں اٹک کر پھسلا۔

اَطْنِبُوْا فِی الْكَلَامِ وَاَطْنِبُوْا السَّيْرَ۔ گفتگو میں مبالغہ کرو اور چلنے میں (عرب لوگ کہتے ہیں اَطْنَبَتِ الرِّيْحُ۔ جب گرد و غبار کے ساتھ تیز ہوا چلے)۔

اِذَا ثَبَتَ الْعَمُوْدُ نَفَعَتِ الْاَطْنَابُ وَالْاَوْتَادُ۔ جب ڈیرے کے بیچ کا ستون جما ہوا ہے تو طنابیں اور میخیں کام دیتی ہیں (اگر بیچ کا ستون ہی ہلتا رہے یا اکھڑ جائے تو پھر طنابیں اور میخیں اور پردے کیا کام آتے ہیں وہ سب بیکار ہوں گے گر جائیں گے)۔

(طُنْبُوْرٌ) طنبورہ، جو ایک مشہور باجا ہے (یعنی ستار)۔

(طَنْجَةٌ) ایک مشہور شہر ہے شمالی افریقہ میں آبنائے جبل طارق کے پاس۔ اس کے شمال میں بحر اوقیانوس اور جنوب میں ملک مغرب ہے۔ مشہور بندرگاہ ہے۔

(طَنَفٌ) تہمت لگنا۔

طَنَافَةٌ اور طُنُوْفَةٌ اور طَنَفٌ۔ باطن خراب ہونا، بدنیتی، اور کور باطنی۔

تَطْنِيْفٌ۔ تہمت لگانا۔

اِطْنَافٌ۔ زاہد اور متنفر کرنا۔

تَطَنُّفٌ۔ ڈھانپ لینا، کسی قوم پر پہنچ کر اسے گھیر لینا۔

طَنِفٌ۔ جس پر تہمت لگائی گئی ہو یعنے متہم، اور جو کم خوراک ہو اور بد باطن۔

طَنَفٌ یا طُنُفٌ۔ چھجہ، پہاڑ کی چوٹی، کانس، چھانی۔

كَانَ سُنَّتُهُمْ اِذَا تَرَهَّبَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ ثُمَّ طَنِفَ بِالْفُجُوْرِ لَمْ يَقْبَلُوْا مِنْهُ اِلَّا الْقَتْلَ۔ نصاریٰ کا قاعدہ تھا کہ جب کوئی اُن میں سے درویش ہو جاتا (تارک الدنیا بن جاتا یا راہب) پھر اُس کے بعد بدکاری کرتا (زنا، لواطت وغیرہ) تو اُس کو قتل ہی کر ڈالتے (اُس سے کم کوئی سزا نہ دیتے کیونکہ درویش بن کر اور لوگوں میں اپنا تقویٰ اور پرہیز گاری جتا کر پھر بدکاری کرنا، یا غیر عورت پر دست درازی کرنا انتہا درجہ کی بے ایمانی اور بدمعاشی ہے)۔

(طَنْفَسَةٌ) خوش خلقی کے بعد بد خلق ہو جانا، بہت کپڑے پہننا۔

طِنْفَسَةٌ اور طِنْفِسَةٌ اور طُنْفُسَةٌ اور طِنْفَسَةٌ اور طَنْفَسَةٌ بچھونا، کپڑا، بوریا، جس کا عرض ایک ہاتھ کا ہو (نہایہ میں ہے کہ طنفسہ وہ بچھونا جس کا سرا باریک ہو یعنی حاشیہ دار اُس کی جمع طَنَافِس ہے)۔

عَلٰى طِنْفَسَةٍ خَضْرَاءَ عَلٰى كَبِدِ الْبَحْرِ۔ ایک سبز کملی پر دریا کے بیچ و بیچ۔

اَرٰی طِنْفِسَةً۔ میں ایک حاشیہ دار کملی دیکھتا ہوں۔

كَانَ اَبِیْ يُصَلِّیْ عَلَى الْخُمْرَةِ يَجْعَلُهَا عَلَى الطِّنْفِسَةِ۔ میرے باپ ایک سجدہ گاہ، جائے نماز (چھوٹے بوریئے) پر (جس پر منہ اور دونوں ہاتھ آتے) نماز پڑھتے اُس کو کملی یا چادر پر بچھا لیتے۔

طَفَسٌ۔ میل کچیل۔

رَجُلٌ طَفِسٌ۔ میلا کچیلا آدمی۔

(طَنٌّ) یا طَنِيْنٌ۔ آواز مکھی یا ناقوس کی آواز دینا، بھنبھنانا، بجنا، مر جانا۔

تَطْنِيْنٌ۔ آواز دینا۔

اِطْنَانٌ۔ کاٹ ڈالنا۔

طَنٌّ۔ تازہ، سرخ، پختہ، شیریں کھجور۔

طُنٌّ۔ بدن، آدمی کا جسم۔

اَلطَّنِّیْ۔ بڑے ڈیل ڈول کا آدمی۔

قَصِيْدَةٌ طَنَّانَةٌ۔ بڑا مشہور و معروف قصیدہ۔

ضَرَبَهٗ فَاَطَنَّ قِحْفَهٗ۔ حضرت علیؓ نے اُس کو ایسی مار

Marfat.com

لگائی کہ اُس کے کھوپری میں سے آواز نکلی۔ (یعنے ہڈی کٹنے کی)۔

طَنِین۔ سخت چیز کی آواز، جیسے گھنٹے وغیرہ کی۔

صَمَدْتُ یَوْمَ بَدْرٍ نَحْوَ اَبِیْ جَهْلٍ فَلَمَّا اَمْکَنَنِیْ حَمَلْتُ عَلَیْهِ وَضَرَبْتُهُ ضَرْبَةً اَطْنَنْتُ قَدَمَهُ بِنِصْفِ سَاقِهِ فَوَاللّٰهِ مَا اُشَبِّهُهَا حِیْنَ طَاحَتْ اِلَّا النَّوَاةَ تَطِیْحُ مِنْ تَحْتِ مِرْضَخَةِ النَّوَی۔ (معاذ بن جموحؓ کہتے ہیں) بدر کے دن میں ابوجہل کے طرف لپکا جب مجھ کو موقع ملا تو میں نے اُس پر حملہ کیا اور ایک ضرب ایسی لگائی کہ اُس کا پاؤں آدھی پنڈلی سے کاٹ ڈالا۔ خدا کی قسم جب اُس کا پاؤں کٹ کر گرا تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے گٹھلی موسلی کے تلے سے اُڑ جاتی ہے۔ (مِرْضَخَةٌ گٹھلی پھوڑنے کا آلہ)۔

لِمَنْ تَظُنُّ۔ تم کس پر گمان کرتے ہو۔ (ایک روایت میں ظاء معجمہ سے منقول ہے جیسا آگے آئے گا)۔

لَمْ یَکُنْ عَلِیٌّ یُطَنُّ فِیْ قَتْلِ عُثْمَانَ۔ حضرت علیؓ پر حضرت عثمانؓ کے قتل کا کسی کو گمان نہ تھا بلکہ آپ نے تو حضرت عثمانؓ کے بچانے کی جہاں تک ہو سکا کوشش کی۔

(طَنًی) درخت کے پھل بیچنا، خریدنا، بدکاری کرنا، بدکاری پر قائم رہنا، بچھو کے زہر سے اچھا ہو جانا۔

تَطْنِیَۃٌ۔ علاج کرنا، داغ دینا۔

اِطْنَاءٌ۔ بدکاری کئے جانا، زہر کا قاتل ہونا۔

عَمَدْتُ اِلٰی سَمٍّ لَا یُطْنِیْ۔ میں نے ایسا زہر لیا جو باقی نہیں رکھتا جس سے کوئی بچ نہیں سکتا (یعنے سمّ قاتل، زہر ہلاہل)۔ (عرب لوگ کہتے ہیں رَمَاهُ اللّٰهُ بِاَفْعٰی لَا تُطْنِیْ۔ اللہ تعالیٰ اُس کو ایسے سانپ سے ڈسوائے جو زندہ نہیں چھوڑتا (اُس کا کاٹا ہوا بچ نہیں سکتا)۔

۲ پردیسیوں کو مبارکباد ہو ۱۲ منہ

بابُ الطّاء مع الواو

(طُوْبٌ) پکی اینٹ، توپ۔

طُوْبْچی۔ توپ چلانے والا، گولنداز۔

طُوْبٰی۔ بہشت کا نام ہے یا بہشت کے ایک درخت کا جو بہت بڑا ہے۔

اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَاَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ۔ اسلام کا دین غربت کے ساتھ شروع ہوا (پہلے غریب غریب لوگ کمزور مسلمان ہوئے تھے) اور پھر (ایک زمانہ میں) ایسا ہی غریب ہو جائے گا (غریبوں میں دین رہ جائے گا امیر اور مالدار لوگ دین کی پرواہ نہ کریں گے) تو غریبوں کے واسطے طوبیٰ ہے (یعنے بہشت ہے یا طوبیٰ سے خوشی اور مبارکبادی مراد ہے جیسے اگلی حدیث میں ہے طُوْبٰی لِلشَّامِ لِاَنَّ الْمَلٰئِکَةَ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَیْهَا۔ شام کے رہنے والوں کو خوشی ہو کیونکہ فرشتے اپنے پر اُس پر پھیلاتے ہوئے ہیں)۔

طُوْبٰی سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ یَرَانِیْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات بار یہ فرمایا، مبارکبادی ہے اُس شخص کو جس نے مجھ کو نہیں دیکھا (اور پھر مجھ پر ایمان لایا، میری نبوت کی تصدیق کی)۔

(طَوْحٌ) ہلاک ہونا، یا ہلاکت کے قریب ہونا، پریشان سرگرداں پھرنا، بے قصد نکل جانا، نشانہ پر نہ پڑنا۔

تَطْوِیْحٌ۔ گمراہ کرنا، اِدھر اُدھر لیجانا، لکڑی سے مارنا، ایسے ملک میں بھیجنا جہاں سے پھر نہ آسکے، ہوا میں ڈال دینا۔

طَوَّحَ بِهٖ۔ اُس کو ایسے میدان میں بھیجا جہاں ہلاکت ہے۔

طَوَّحَتْهُ الطَّوَائِحُ۔ اُس کو آفتوں نے پھینک مارا۔

لہ یا یہ معنی ہیں کہ اسلام پردیسیوں کی سی حالت میں شروع ہوا اور اس کی پھر یہی حالت ہو جائے گی یعنی اجنبی کی طرح ہو جائے گا۔ ہزاروں میں چند ہی ایمان والے ہوں گے جو پردیسیوں کی طرح ہوں گے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

طَوَّحَتْ بِیْ طَوَائِحُ الزَّمَنِ. مجھ کو زمانہ کے حادثوں نے ادہر اُدہر پھینک مارا۔

مَطَاحَۃٌ. پھینک مارنے کا مقام (اس کی جمع مَطَاوِح ہے)۔

فَمَا رُأِیَ مَوْطِنٌ اَکْثَرُ قِحْفًا سَاقِطًا وَکَفًّا طَائِحَۃً. جنگ یرموک سے زیادہ کسی مقام میں گری ہوئی کھوپریاں اور کٹے ہوئے پنجے نہیں دیکھے (یعنے اس جنگ میں بہت کثرت سے لوگ مارے گئے)۔

(طَوْدٌ) ثابت رہنا، جمے رہنا۔

تَطْوِیْدٌ. گھومنا۔

اِنْطِیَادٌ. ہوا میں چڑھ جانا۔

ذَاکَ طَوْدٌ مُنِیْفٌ. حضرت ابوبکر صدیقؓ ایک بلند پہاڑ تھے (یعنے صاحب عزم اور ہمت ثابت الارادہ)۔

طَادٌ. بھاری۔

مَطَادَۃٌ. دور میدان۔

مُطَّوِدٌ. دور۔

بِنَاءٌ مُنْطَادٌ. عالی شان عمارت۔

(طَوْرٌ). نزدیک ہونا، حالت اور ہیئات اور شکل۔

طَوْرًا بَعْدَ طَوْرٍ. بار بار۔

اَلنَّاسُ اَطْوَارٌ. آدمی مختلف طرح کے ہیں، کئی وضع کے۔

جَاوَزَ طَوْرَہٗ. اپنے اندازے سے بڑھ گیا۔

فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ اَطْوَارُ دَھَادِیْرَ. یہ زمانہ نئے نئے رنگ بدلتا رہتا ہے (کبھی خوشی کبھی رنج، کبھی تونگری کبھی مفلسی کبھی تندرستی کبھی بیماری)۔

تَعَدّٰی طَوْرَہٗ. اپنی حالت سے آگے بڑھ جائے (یعنے اُس میں جوش آنے لگے، نشہ پیدا ہو جائے)۔

وَاللّٰہِ لَا اَطُوْرُ بِہٖ مَا سَمَرَ سَمِیْرٌ. خدا کی قسم جب تک کوئی رات کو داستان کہنے والا داستان کہتا رہے میں اُس کے نزدیک نہیں جانے کا (یعنی قیامت تک کبھی اُس کے قریب نہیں جاؤں گا)۔

طُوْرٌ. ایک مشہور پہاڑ ہے جزیرہ نما سینا کے جنوب میں جس پر اللہ تعالےٰ نے حضرت موسٰی علیہ السلام سے کلام کیا تھا۔

طُوْرِیٌّ. وحشی پرندہ، یا وحشی آدمی۔

لَقِیَ مِنْہُ الْاَطْوَرِیْنَ. اُس سے آفتیں اُٹھائیں۔

بَلَغَ فِی الْعِلْمِ اَطْوَرَیْہِ. علم کی دونوں حدوں تک پہنچ گیا (اوّل اور آخر تک)۔

خَلَقَکُمْ اَطْوَارًا. تم کو مختلف شکلوں اور وضعوں میں بنایا۔ کبھی درخت تھے پھر پھل ہوئے پھر نطفہ ہوئے پھر علقہ پھر مضغہ پھر انسان بچے پھر جوان پھر بوڑھے)۔

اَطْوَارُ سَبْعَۃٌ. سات چیزیں ہیں صوفیہ کے نزدیک طبع، نفس، قلب، روح، سر، خفی، اخفی۔ بعضوں نے چھ[1] لطیفے بیان کئے نفس، قلب، روح، سر، خفی، اخفی ان کو لطائف ستہ کہتے ہیں۔

کَانَتْ قِرَاءَتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْفَعُ طَوْرًا وَیَخْفِضُ طَوْرًا. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو اس طرح پڑھتے کبھی آواز کو بلند کرتے کبھی پست۔ (کبھی سِرّی نماز میں بھی آپ ایک آدھ آیت پکار کر پڑھ دیتے)۔

(طَوْسٌ) خوبصورت ہونا، تازہ ہونا، روندنا۔

تَطْوِیْسٌ. لیپانا، آراستہ کرنا۔

تَطَوُّسٌ. آراستہ ہونا۔

طَاوُوْسٌ. مور (جو مشہور پرندہ ہے، اس کی تصغیر طُوَیْسٌ ہے)۔

طَاسٌ. گلاس پانی پینے کا۔

طُوَیْسٌ. ایک منحوس شخص[1] کا نام تھا۔ جس رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اُس رات کو وہ پیدا ہوا، اور جس دن حضرت ابوبکر صدیقؓ فوت ہوئے اُس دن اُس کی دودھ چھڑائی ہوئی اور جس دن حضرت عمرؓ فوت ہوئے

[1] اس کا پورا نام عیسٰے طوایس تھا ۱۲

Marfat.com

اُس دن بالغ ہوا اور جس دن حضرت عثمانؓ قتل ہوئے اُس دن اُس کی شادی ہوئی اور جس دن امام حسینؓ شہید ہوئے اُسی دن اُس کا لڑکا پیدا ہوا۔ اسی لئے عرب لوگ کہتے ہیں اَشْأَمُ مِنْ طُوَیْسٍ۔ یعنے طویس سے بھی زیادہ شوم اور منحوس۔

اَلطَّاءُوْسُ یَدْعُوْ بِالْوَیْلِ لِخَطِیْئَتِہٖ۔ مور اپنے گناہ کے وجہ سے ہائے خرابی کہا کرتا ہے (گناہ یہ ہے کہ شیطان کو سانپ کی صورت میں اُٹھا کر بہشت میں لے گیا تھا)۔

طُوْس۔ ایک مشہور شہر ہے خراسان میں جہاں امام رضاؑ کا مزار ہے اُس کو مشہد مقدس کہتے ہیں۔ ہارون الرشید کی قبر بھی یہیں ہے۔ پہلے اس کا نام طابران تھا۔ مسلمانوں نے اسے ۲۹ھ میں فتح کیا۔

(طوش) عقل جاتی رہنا۔

تَطْوِیْش۔ ادائے قرض میں ٹال مٹول کرنا۔

طَوَاشِی۔ مخنث غلام، جو امیروں اور بادشاہوں کی خدمت میں رہتے ہیں یعنے خوجے۔

طَاشَ لُبِّیْ۔ میری عقل جاتی رہی۔

طَاشَ عَقْلِیْ۔ میری عقل گم ہوگئی (یعنے شدتِ غیظ اور غضب سے)۔

(طوع) تابعدار ہونا، کشادہ ہونا۔

تَطْوِیْعٌ۔ متابعت کرنا، آسان کرنا، رخصت دینا۔

مُطَاوَعَۃٌ۔ موافقت کرنا، اطاعت کرنا۔

اِطَاعَۃٌ۔ تابعداری کرنا۔

تَطَوُّعٌ۔ تابعدار بننا، زیادہ کرنا، احسان کرنا، نفل نماز پڑھنا، یا اور کوئی نفل کام کرنا جو واجب نہ ہو مثلاً صدقہ وغیرہ۔

اِنْطِیَاعٌ۔ تابعدار ہونا۔

اِسْتِطَاعَۃٌ۔ طاقت، قوت، قدرت۔

اَلثَّلَاثُ الْمُہْلِکَاتُ شُحٌّ[1] مُطَاعٌ وَّ ہَوًی مُتَّبَعٌ وَّ اِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِہٖ۔ تین باتیں جو آدمی کو تباہ کرنے والی ہیں وہ یہ ہیں لالچ جس کی پیروی کی جائے اور خواہش جس کی پیروی کی جائے (تابعداری) اور آدمی کا اپنے آپ کو اچھا سمجھنا۔ (یعنے عجب اور غرور)۔

فَاِنْ ہُمْ طَاعُوْا لَکَ بِذٰلِکَ۔ پھر اگر وہ اس بات میں تیری اطاعت کریں (یہ بات مان لیں)۔

طَاعَ اور اَطَاعَ۔ کے ایک ہی معنی ہیں بعضوں نے کہا طَاعَ یہ ہے کہ خوشی کے ساتھ اطاعت کی اور اَطَاعَ عام ہے۔

لَا طَاعَۃَ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ۔ اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں کرنی چاہیئے (حاکم ہو یا بادشاہ، باپ ہو یا ماں، اُستاد ہو یا پیر یا مرشد یا شیخ مجتہد ہو یا امام اللہ کی اطاعت سب پر مقدم ہے اُس کے حکم کے خلاف کسی کی نہ سننی چاہیئے اور پیغمبر کی اطاعت خود اللہ کی اطاعت ہے)۔

لَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ۔ کسی مخلوق کی اطاعت خالق کی نافرمانی میں نہیں کرنی چاہیئے۔

اَلْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ جو مومن تبرعاً نیک کام کرتے ہیں (یعنے وہ نیکیاں بجا لاتے ہیں جو اُن پر واجب نہیں ہیں مثلاً علاوہ فرض زکوٰۃ کے نفل صدقہ اور خیرات دیتے ہیں)۔

اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ۔ مگر یہ کہ تو نفل طور پر کرنا چاہے (یعنے فرض نماز یہی پانچ نمازیں ہیں اسی طرح فرض روزے صرف رمضان کے روزے ہیں ان کے سوا نماز ہو یا روزہ وہ نفل ہے اگر تیرا جی چاہے تو کر)۔

لَا یُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَۃِ الْجِسْمِ۔ تن آسانی اور عیش و راحت کے ساتھ علم حاصل نہیں ہو سکتا (بلکہ علم

[1] مثلاً مال کی ایسی محبت ہو کر حقداروں کا حق ادا نہ کرے ۱۲ منہ

Marfat.com

حاصل کرنے کے لئے محنت اور مشقت اور اپنے اوپر تکلیف گوارا کرنی چاہئے)۔
فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا عَنْكَ فَقَالَ عَلِيٌّ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ (حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کو نصیحت کی اُنھوں نے کہا مجھ کو معاف کرو (یعنے مجھ کو نصیحت کرنا چھوڑ دو معاف رکھو) حضرت علیؓ نے کہا، مجھ سے نہیں ہو سکتا (کیونکہ حکام کو نصیحت کرنا اور دین کے علم کو شائع کرنا فرض اور لازمۂ اسلام ہے)۔
فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ۔ تم سے جتنا ہو سکے اُس میں سے اتنا بجا لاؤ (کیونکہ طاقت سے زیادہ اللہ تعالےٰ کسی کو تکلیف نہیں دیتا)۔
فَلَقِّنِّي مَا اسْتَطَعْتَ۔ جہاں تک تجھ سے ہو سکے مجھ کو سکھلا۔
وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ۔ میں تیرے عہد اور وعدے پر جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے قائم ہوں (یعنے پورا قیام تو مجھ سے نہیں ہو سکتا، گویا اپنی عاجزی اور تقصیر کا اقرار ہے)۔
لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا۔ تجھ سے میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا (کیونکہ میں ایسی باتیں بحکم الٰہی کیا کرتا ہوں جو ظاہر میں بُری اور خلاف شرع اور مروت معلوم ہوتی ہیں مگر حقیقت میں بُری نہیں ہیں اس لئے کہ بحکم خداوندی کی جاتی ہیں)۔
لَا نَسْتَطِيعُ إِلَّا أَنْ نَفْرَحَ۔ ہم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ مال دولت دنیا کے سامان زینت پر خوشی نہ کریں۔
مُسْلِمِينَ طَائِعِينَ۔ مسلمان بخوشی تابعدار۔
لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ۔ اس وقت تو مجھ کو یہ ممکن نہیں کہ کچھ آیتیں قرآن کی یاد کرلوں (کیونکہ نماز کا وقت آن پہنچا ہے اتنی جلدی کیونکر قرآن یاد ہو سکے گا۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ قرآن کا کوئی حصہ

میں ایسا یاد نہیں کر سکتا جس کو وظیفہ کے طور پر رات دن پڑھتا رہوں)۔
تَطَاوَعَا۔ دونوں متفق رہو اختلاف نہ کرو۔
مُنْطَاعٌ لِذَلِكَ۔ اُس کا تابعدار۔
لَوْ أَطَاعَ اللَّهُ النَّاسَ فِي النَّاسِ لَمْ يَكُنْ نَاسٌ۔ اگر اللہ تعالےٰ لوگوں کی خواہش لوگوں کے باب میں مان لیتا تو پھر (دنیا میں) لوگ ہی نہ رہتے (سب فنا ہو جاتے دنیا ویران ہو جاتی کیونکہ ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کی تباہی کی خواہش رکھتا ہے)۔
اللَّهُمَّ لَا تُطِعْ فِينَا مُسَافِرًا۔ یا اللہ کسی مسافر کی دعا ہمارے باب میں مت قبول فرما۔
لَكَ مِطْوَاعًا۔ اپنا تابعدار بنا دے۔
قَالَ الْبَصْرِيُّ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ النَّاسُ مَجْبُورُونَ قَالَ لَوْ كَانُوا مَجْبُورِينَ لَكَانُوا مَعْذُورِينَ قَالَ فَفُوِّضَ إِلَيْهِمْ قَالَ لَا قَالَ فَمَا هُمْ قَالَ عَلِمَ مِنْهُمْ فِعْلًا فَجَعَلَ فِيهِمْ آلَةَ الْفِعْلِ فَإِذَا فَعَلُوا كَانُوا مَعَ الْفِعْلِ مُسْتَطِيعِينَ۔ بصریؒ نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کیا لوگ مجبور ہیں (جیسے جبریہ مذہب والوں کا قول ہے) فرمایا اگر مجبور ہوتے تو پھر بالکل معذور ہوتے (اور عذاب محض ظلم ہوتا) بصریؒ نے کہا تو اللہ تعالےٰ نے اُن کے کاموں کا اُن کو مختار کر دیا ہے (جیسے قدریہ اور معتزلہ کا قول ہے) فرمایا نہیں بصریؒ نے کہا پھر کیا ہے، فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے علم میں (ازل سے) یہ تھا کہ فلاں شخص فلاں کام کرے گا تو اُس فعل کا سامان اُسی میں پیدا کر دیا اس لئے فعل کے وقت وہ قادر ہوتا ہے (مطلب یہ ہے کہ فعل سے ذرا پہلے بلکہ اُس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ اپنے بندے میں استطاعت پیدا کر دیتا ہے اور اُسی استطاعت کے ساتھ وہ فعل کرتا ہے اس لئے ثواب اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے)۔

Marfat.com

مترجم کہتا ہے کہ یہ مسئلہ قدر کا ہے جس کا سمجھنا نہایت دقیق ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس میں بحث کرنے سے منع فرمایا ہے ذرا سے ہیر پھیر میں آدمی گمراہ ہو جاتا ہے اس لئے تقدیر پر ایمان لانا اور اُس میں زیادہ کھوج اور بحث نہ کرنا یہی طریقہ اسلم ہے۔

مَنْ اَطَاعَ رَجُلًا فِیْ مَعْصِیَةٍ فَقَدْ عَبَدَهٗ۔ جس نے گناہ کے کام میں کسی کی پیروی کی اُس نے اُس کی پرستش کی (یہ مضمون قرآن میں بھی ہے وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ۔ یعنے اگر تم نے اُن کی اطاعت کی تو تم مشرک ہو گئے کیونکہ اُس نے اس کو اللہ اور اُس کے رسول پر مقدم سمجھا اللہ اور رسول نے تو اُس کام سے منع فرمایا تھا لیکن اُس نے اُن کی ممانعت کا خیال نہ کیا اور اپنے گرو یا پیر یا مرشد کی بات مانی گویا اُس نے شرک کیا)۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِطَوَاعِیَتِیْ اِیَّاكَ وَطَوَاعِیَتِیْ رَسُوْلَكَ - یا اللہ مجھ پر اپنا اور اپنے پیغمبر کا تابعدار بنکر رحم فرما۔

(طَوْفٌ) پاخانے کے لئے جانا اور گرد پھرنا (جیسے طَوَافٌ اور طَوَفَانٌ ہے)۔ ملکوں کی سیر کرنا۔

تَطْوِیْفٌ۔ طواف کرانا (جیسے تَطَوُّفٌ اور اِسْتِطَافَةٌ طواف کرنا ہے)۔

اِطَافَةٌ۔ نزدیک ہونا۔

اِطِّیَافٌ۔ پاخانے کے لئے جانا۔

طَائِفٌ۔ ایک مقام ہے، مکہ کے قریب تین منزل پر جنوب مشرق میں یہ نہایت سرسبز و شاداب مقام ہے۔ مکہ کو پھل یہیں سے جاتے ہیں۔ یہاں کے انگور اور منقے ضرب المثل ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ شام کے ملک کا ایک ٹکڑا تھا جس کو حضرت جبرئیلؑ نے اکھیڑ کر کعبہ کے گرد پھرا کر اس کو مکہ کے قریب رکھ دیا (اس لئے اس کا نام طائف پڑا) اور اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی۔ اُنھوں نے دعا کی تھی کہ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرٰتِ یعنی کعبہ والوں کو میوے کھلا حالانکہ وہاں کچھ پیدا نہیں ہوتا۔ تمام عمدہ میوے طائف سے آتے ہیں۔

اِنَّمَا هِیَ مِنَ الطَّوَّافِیْنَ عَلَیْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ بلا بلی تو تمہارے خدمتگاروں میں سے ہے جو رات اور دن تم پر پھرتے رہتے ہیں (اس لئے اُن کا جھوٹا پاک ہے کیونکہ اگر اس کا جھوٹا حرام ہو جائے تو مشکل پڑ جائے)۔

لَقَدْ طَوَّفْتُمَانِی اللَّیْلَةَ۔ تم نے مجھ کو آج رات خوب پھرایا۔

مَنْ یُعِیْرُنِیْ تِطْوَافًا تَجْعَلُهٗ عَلٰی فَرْجِهَا۔ (جاہلیت کے زمانہ میں عورت ننگی ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتی اور کہتی) کون مجھ کو طواف کی چدری دیتا ہے (یعنے چیتھڑا جس کو وہ اپنی شرمگاہ پر ڈال لیتی۔ مجمع البحار میں ہے کہ جاہلیت کے زمانہ میں مرد بھی ننگے ہو کر طواف کرتے اور اپنے کپڑے زمین پر پھینک دیتے لوگ اُن کو کھندلتے رہتے یہاں تک کہ گل سڑ جاتے)۔

طَافَ بِالْبَیْتِ۔ خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ یعنے اُس کے گرد گھوما (یہ طواف کیا ہے گویا اپنی مالک پر تصدق ہونا ہے)۔

مَا یَبْسُطُ اَحَدُكُمْ یَدَهٗ اِلَّا وَقَعَ عَلَیْهَا قَدَحٌ مُطَهَّرَةٌ مِنَ الطَّوْفِ وَالْاَذٰی۔ کوئی تم میں سے جب اپنا ہاتھ پھیلائے گا تو اُس پر ایک پیالہ ایسا رکھ دیا جائیگا جو پاخانہ اور پیشاب اور تمام نجاستوں سے پاک کیا گیا ہو (یعنے جو کوئی وہ پانی پیئے گا نہ اُس کو پیشاب کی حاجت ہوگی نہ پاخانہ کی نہ اور کوئی حدث اُس کو ہوگا)۔

نَهٰی عَنْ مُتَحَدِّثَیْنِ عَلٰی طَوْفِهِمَا۔ پاخانے کے وقت دو آدمی باتیں کرتے رہیں اور پاخانہ پھرتے جائیں اس سے منع فرمایا۔

لَا یُصَلِّیْ اَحَدُكُمْ وَهُوَ یُدَافِعُ الطَّوْفَ کوئی

Marfat.com

تم میں سے ایسی حالت میں نماز نہ پڑھے جب پاخانہ زور کر رہا ہو (وہ اُس کو داب رہا ہو) اسی طرح جب پیشاب کا زور ہو کیونکہ ایسی حالت میں نماز میں خشوع نہ ہوگا جو نماز کا اصلی مقصود ہے)۔

اِطَّافَ يَطَّافُ۔ حاجتِ ضروری ادا کی اور ادا کرتا ہے۔

لَا اَرَاهُ اِلَّا رِجْزًا اَوْ طُوْفَانًا۔ عمرو بن عاص نے کہا میں تو طاعون کو ایک عذاب یا ایک طوفان سمجھتا ہوں (طوفان ہر چیز کا ہوتا ہے جو پے در پے بکثرت آتے جیسے پانی اور ہوا کا طوفان یا عام موت کا۔ محیط میں ہے کہ طوفان یعنے زور کا مینہہ، زور کا پانی، رات کی تاریکی، عام موت، عام قتل، (سیلاب جو ڈبو دے)۔

يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ فِيْ لَيْلَةٍ وَّهُنَّ تِسْعٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سب بیویوں کے پاس ایک ہی رات میں ہو آتے حالانکہ وہ نو بیویاں تھیں۔ (شاید یہ واقعہ اُس وقت کا ہوگا جب ہر ایک عورت کی باری آپ نے مقرر نہیں فرمائی تھی یا اُن کی رضامندی سے ایسا کرتے ہوں گے یا باری آپ پر واجب نہ ہوگی۔ مجمع البحار میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آدمی تھے اور آدمیوں کی طرح یعنے کھانے پینے نکاح وغیرہ میں اور چونکہ آپ کی خلقت نہایت صحیح اور سالم تھی تو آپ میں ایسی قوت طبیعت کا مقتضا تھی اور عرب لوگوں میں قوت مجامعت اور کثرت نسوان اور اولاد بڑی فضیلت سمجھی جاتی تھی اسی طرح کم خوراکی بھی، تو اللہ تعالٰے نے آپ کو دونوں فضیلتیں عنایت فرمائی تھیں، کم خوراکی کا تو یہ حال تھا کہ ایک مٹھی کھجور، یا جو کی ایک روٹی پر قناعت فرماتے۔ دو دو تین تین دن وصال کے روزے رکھتے اور قوت مجامعت تو اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ ایک ہی رات میں نو عورتوں کے پاس ہو آتے)۔

نووی نے کہا یہ سب عورتوں کا دورہ یا تو باری والی عورت کی رضامندی سے ہوتا ہوگا یا دورہ پورا ہو جانے کے بعد یا جس دن سفر سے واپس تشریف لاتے ہوں گے۔

يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ مومن لوگ اپنی بیبیوں سے صحبت کریں گے۔

لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ مُتَظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ۔ ایک گروہ میری امت کا ہمیشہ حق کا مددگار حق کو زور دینے والا اور اس کا معاون رہے گا (وہ دین کی ہر بات میں جو امر حق ہے اس کو ظاہر کرتا رہے گا اُس پر قائم رہے گا)۔

مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْيٌ اِذَا طَافَ ثُمَّ يَحِلُّ۔ جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو وہ طواف کر کے احرام کھول ڈالے (یعنے حج کا احرام فسخ کر دے پھر آٹھویں تاریخ حج کا احرام باندھے اور حج کرے یہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آسانی کے لئے صحابہ کو دیا تھا)۔

يُطِيْفُ بِبِئْرٍ۔ کنوئیں کے گرد پھرے۔

لَاَطُوْفَنَّ عَلَيْهِنَّ يَا لَاُطِيْفَنَّ۔ میں ان سب عورتوں کے پاس ہو آؤں گا (اُن سب سے صحبت کروں گا)۔

طَائِفَةٌ مِّنَ النَّهَارِ۔ دن کا ایک ٹکڑا۔

لَمْ يُطِفْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَصْحَابُهٗ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے (قران میں) ایک ہی طواف کیا اور ایک ہی سعی (اس سے رد ہوا اُن لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ قران میں دو طواف اور دو سعی کرنا چاہیئے)۔

لِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ۔ طواف الافاضہ سے پہلے حلال ہونے کے لئے۔

اِنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ۔ جس نے بیت اللہ کا طواف کر لیا وہ حلال ہو گیا (یہ ابن عباسؓ کا قول ہے اور جمہور علماء اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب تک وقوف عرفات اور رمی اور حلق یا قصر اور طواف الزیارت

نہ کرلے اُس وقت تک حلال نہیں ہو سکتا)۔

یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ۔ میں نے دجال کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے (حالانکہ دجال سخت کافر اور ملحد ہوگا لیکن طواف کرتا ہوا آپ کو دکھلایا گیا۔ یہ بھی اُس کا ایک مکر اور فریب ہوگا)۔

فَطَافَ بِیْ رَجُلٌ۔ مجھ کو خواب میں ایک شخص دِکھلائی دیا (وہ میرے پاس آیا)۔

فَاخْتَارُوْا اِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ اِمَّا السَّبْیَ وَاِمَّا الْمَالَ۔ تم دو باتوں میں سے ایک بات اختیار کر لو یا تو اپنے قیدی واپس لے لو یا جو مال تمہارا لوٹا گیا ہے وہ لے لو (یہ آپ نے قوم ہوازن سے فرمایا یعنے دونوں چیزیں تم کو واپس نہیں مل سکتیں ایک چیز مل سکتی ہے جو تم اختیار کرو پھر اُنھوں نے قیدیوں کا واپس ملنا اختیار کیا وہ قیدی اُن کو پھیر دیئے گئے)۔

حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ فِیْ طَائِفَةِ النَّخْلِ۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا وہ (یعنے دجال) کھجور کے باغ کے ایک کونے میں ہے (یعنے آن ہی پہنچا آپ کے بیان سے دل پر ایسا اثر ہوا)۔

وَلَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الطَّوَافِ وَاحِدٌ۔ اُس کے اور مطاف کے درمیان کوئی نہ ہو (طواف سے مراد یہاں وہ جگہ ہے جہاں طواف کیا کرتے ہیں یعنی مطاف)۔

طَافَ عَلٰی نِسَائِهٖ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ۔ اپنی عورتوں کے پاس ہو آتے اور ایک ہی غسل (اخیر میں) کر لیا۔

یَطُوْفُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ صفا اور مروہ کے درمیان پھیرا کرتے تھے۔

وَلَوْ کَانَ کَمَا تَقُوْلُ لَکَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ لَّا یَطَّوَّفَ بِهِمَا۔ اگر تم جیسا سمجھتے ہو وہ مراد ہوتا تو قرآن میں یوں ہوتا جو کوئی صفا اور مروہ کا پھیرا نہ کرے اُس پر کوئی گناہ نہیں (حالانکہ قرآن میں یہ ہے کہ جو کوئی صفا اور مروہ کا پھیرا کرے اُس پر کوئی گناہ نہیں ہے اس سے یہ نہیں نکلتا کہ صفا اور مروہ کی سعی واجب نہیں ہے)۔

لَاُطِیْفَنَّ عَلٰی سَبْعِیْنَ۔ میں ستر عورتوں کے پاس ہو آؤں گا۔

اِطَّافَ۔ رفع حاجت کی، پاخانہ پھرا، حاجت پوری کی۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانَ۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے دشمنوں یعنے قبطیوں پر طوفان بھیجا اُن کے گھروں اور کھیتوں میں پانی بھر گیا۔ بعضوں نے کہا طوفان سے چیچک کی بیماری مراد ہے یا عام موت)۔

اَطَافَ بِالشَّیْءِ۔ اُس کے قریب گیا، اُس کے گرد لگا۔

اِنَّ الزَّیْدِیَّةَ وَالْمُعْتَزِلَةَ اَطَافُوْا بِمُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔ زیدیہ اور معتزلہ محمد بن عبداللہ بن حسن کے گرد ہو گئے (اُن کے پاس جمع ہو گئے یہ محمد بن عبداللہ امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے اُن کو نفس زکیہ بھی کہتے ہیں اِن کا مزار مدینہ طیبہ میں ہے)۔

لَا تَبُلْ فِیْ مُسْتَنْقَعٍ وَّلَا تُطِفْ بِقَبْرٍ۔ کسی ٹھیرے ہوئے پانی میں پیشاب مت کر اور نہ کسی قبر کا طواف کر۔

اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ لَمَّا دَعَا رَبَّهٗ اَنْ یَّرْزُقَ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ قَطَعَ لَهُمْ قِطْعَةً مِّنَ الْاُرْدُنِّ فَاَقْبَلَتْ حَتّٰی طَافَتْ بِالْبَیْتِ سَبْعًا ثُمَّ اَقَرَّهَا اللّٰهُ فِیْ مَوْضِعِهَا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب یہ دعا کی کہ یا اللہ! مکہ والوں کو میوے اور پھل کھلا (اور مکہ کی زمین شور تھی اُس میں کچھ پیدا نہیں ہوتا تھا) تو اللہ تعالےٰ نے اردن میں سے (جو ملک شام کا ایک سرسبز قطعہ ہے) ایک زمین کا ٹکڑا کاٹا وہ آیا اور اُس نے سات بار کعبہ کا چکر لگایا پھر اللہ تعالےٰ نے اُس کو اپنے مقام پر جا بٹھایا (اِس واسطے اُس کا نام طائف ہوا)۔

(طَوْقٌ) طاقت رکھنا، قادر ہونا۔

Marfat.com

تَطْوِيْقٌ۔ تکلیف دینا، طوق پہنانا، طاقت بخشنا، رخصت دینا، سہل کرنا۔

إِطَاقَةٌ۔ قادر ہونا یا طاقت نہ رکھنا۔

طَاق۔ محراب، کمان۔

طَوْق۔ گلے کا زیور اور جو گرداگرد ہو۔

مَنْ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ طَوَّقَهُ اللّٰهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِيْنَ۔ جو شخص ایک بالشت بھر زمین کسی کی ظلم سے دبا لے گا اللہ تعالیٰ اس کو سات زمینوں کا طوق پہنائے گا (سات زمینوں تک اتنا ٹکڑا جو ظلم سے اس نے دبا لیا ہے دھنس کر اس کے گلے کا طوق ہو جائیگا)۔ کرمانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ سات زمینوں تک اس ٹکڑے کا بوجھ اس کو قیامت کے دن اٹھانا ہوگا (اس حدیث سے یہ نکلا کہ زمین کے سات طبقے ہیں)۔

يُطَوَّقُ مَالُهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ۔ اس کا مال ایک گنجے سانپ کی شکل بن کر اس کے گلے کا طوق ہوگا۔

وَالنَّخْلُ مُطَوَّقَةٌ بِثَمَرِهَا۔ کھجور کے درخت میں اس کے پھلوں کا طوق ہو رہا ہے (یعنے میوے نے اس کی شاخوں کو گھیر لیا ہے)۔

وَدِدْتُ أَنِّيْ طُوِّقْتُ ذٰلِكَ۔ میں چاہتا ہوں کہ مجھ کو اتنی طاقت ہوتی (یعنے ہمیشہ روزہ رکھنے کی اگرچہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس کی طاقت دی تھی مگر آپ کو یہ ڈر ہوا کہ مبادا ایسا کرنے سے بیویوں کا حق ادا نہ ہو سکے ان کے حظوظ میں خلل واقع ہو) طیبی نے کہا آپ کو اس سے زیادہ کی طاقت تھی کیونکہ آپ طے کے روزے رکھا کرتے۔

كُلُّ امْرِئٍ مُجَاهِدٌ بِطَوْقِهِ۔ ہر آدمی اپنی طاقت کے انتہائی درجہ تک کوشش کر سکتا ہے۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ۔ جو لوگ روزے کی طاقت رکھتے ہیں (لیکن روزہ رکھنا نہیں چاہتے وہ فدیہ دیں ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر اس آیت سے منسوخ ہو گیا فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔ بعضوں نے کہا يُطِيْقُوْنَهُ کے معنے یہ ہیں کہ جو لوگ روزے کی طاقت نہیں رکھتے۔ مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ بعضوں نے کہا یہاں لَا محذوف ہے۔ محیط میں ہے کہ ایک قرأت میں يُطَوَّقُوْنَهُ ہے ایک میں يَطَّوَّقُوْنَهُ ایک میں يُطَيَّقُوْنَهُ ہے۔ ایک میں يَطَّيَّقُوْنَهُ ہے)۔

أَمَرَهُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ بِمَا يُطِيْقُوْنَهُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اتنے ہی نیک کام کرنیکا حکم دیا جتنے کی وہ طاقت رکھتے ہوں (اچھی طرح آرام اور راحت کے ساتھ ان کو روزانہ بجا لا سکتے ہوں کیونکہ طاقت سے زیادہ جو کام کیا جاتا ہے وہ نبھ نہیں سکتا چند ہی روز میں کرنے والا تھک کر اس کو چھوڑ دیتا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو وہ کام پسند ہے جس کو بندہ ہمیشہ بجا لائے گو وہ تھوڑا ہو)۔

يَتَطَوَّقُ فِيْ حَلْقِهِ وَيَقُوْلُ أَنَا الزَّكٰوةُ الَّتِيْ مَنَعْتَنِيْ ثُمَّ يَنْهَشُهُ۔ وہ سانپ اس کے گلے کا طوق بن جائے گا اور کہے گا میں تیرے مال کی زکوٰۃ ہوں جس کو تو نے دنیا میں روک رکھا تھا پھر اس کو نوچے گا کاٹے گا۔

نَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ عَلٰى مَا طَوَّقْتَنَا۔ ہم تجھ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ جن کاموں کی تو نے ہم کو طاقت دی ہے ان پر قائم اور ثابت رکھ (تاکہ ان کو ہمیشہ بجا لا سکیں)۔

إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ۔ تمہاری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی (یعنے اتنی نمازیں پڑھنے کی)۔

مُرُوْا صِبْيَانَكُمْ بِكَذَا إِذَا أَطَاقُوْهُ۔ اپنے بچوں کو یہ حکم دو جب تک وہ اس کی طاقت رکھیں۔

هُوَ فِيْ طَوْقِيْ۔ وہ میرے اختیار اور قدرت میں ہے۔

طَوَّقَنِيَ اللّٰهُ أَدَاءَ حَقِّكَ۔ اللہ تعالےٰ نے مجھ کو

Marfat.com

تیرا حق ادا کرنے کی طاقت بخشی۔
لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الطَّاقَ وَالسَّاجَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طاق اور ساج پہنا دونوں ایک قسم کے کپڑے ہیں۔
مُؤْمِنُ الطَّاقِ۔ لقب ہے محمد بن علی بن نعمان کا جو امام موسیٰ کاظم کے اصحاب میں سے تھا یہ شخص پکا شیعہ تھا اسی لئے اُس کو اہل سنت شیطان الطاق کہتے ہیں یہ کوفہ کی ایک محراب میں رہا کرتا تھا۔ بعضوں نے کہا طاق ایک قلعہ تھا طبرستان میں جہاں یہ شخص رہا کرتا تھا۔
اِنَّ فُلَانًا نَتَفَ طَاقَۃً مِّنَ الْعُشْبِ۔ ایک شخص نے ہری گھاس کا ایک مٹھا اُکھیڑ لیا۔
اَلْاِقَامَۃُ طَاقٌ طَاقٌ۔ تکبیر کے الفاظ ایک ایک بار کہنے چاہئیں۔
(طُوْلٌ) لمبا ہونا، احسان کرنا، ایک مدت دراز گزر جانا۔
مُطَاوَلَۃٌ۔ ایک دوسرے سے لمبا ہونا، قرض کی ادائی میں ٹال مٹول کرنا۔
تَطْوِیْلٌ۔ لمبا کرنا، مہلت دینا، جانور کی رسّی چراگاہ میں ڈھیل کرنا۔
اِطَالَۃٌ۔ لمبا کرنا، لمبی اولاد جننا۔
تَطَوُّلٌ۔ احسان کرنا۔
تَطَاوُلٌ۔ تکبر، اور غرور کرنا، زیادتی کرنا۔
اِسْتِطَالَۃٌ۔ لمبا ہونا۔
طَائِلٌ۔ فائدہ۔
طَائِلَۃٌ۔ غنا، قدرت، گنجائش، عداوت۔
طَاوِلَۃٌ۔ کھانے کی میز۔
طَوْلٌ۔ فضیلت، عطا، قدرت، طاقت، غنا، گنجائش۔
طُوْلَ الدَّھْرِ۔ ہمیشہ ہمیشہ۔
طَالَ طِوَلُکَ یا طِیَلُکَ یا طُوَلُکَ یا طِیَلَکَ یا طُوْلُکَ۔ تیری عمر دراز ہو۔

مِطْوَلٌ۔ ڈور اور رسّی۔
اُوْتِیْتُ السَّبْعَ الطُّوَلَ۔ مجھے سات لمبی سورتیں دی گئی ہیں۔ (یعنے سورۂ بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، انعام، اعراف، اور توبہ)۔
فَقَرَأَ بِسُوْرَۃٍ مِّنَ الطُّوَلِ۔ لمبی سورتوں میں سے ایک سورت پڑھی۔
اَلسَّبْعُ الطِّوَالُ۔ سات لمبی سورتیں۔
کَانَ یَقْرَأُ فِی الْمَغْرِبِ بِطُوْلَی الطُّوْلَیَیْنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں دو لمبی سورتوں (انعام اور اعراف) میں سے جو زیادہ لمبی ہے وہ پڑھتے تھے۔
فَطَالَ الْعَبَّاسُ عُمَرَ۔ حضرت عباسؓ حضرت عمرؓ سے بھی لمبے نکلے (حالانکہ حضرت عمرؓ بھی لمبے تھے مگر حضرت عباسؓ اُن سے بھی زیادہ لمبے تھے)۔
اَللّٰھُمَّ بِکَ اُحَاوِلُ وَبِکَ اُطَاوِلُ۔ یا اللہ، میں تیری ہی مدد سے حرکت کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے دشمنوں پر غالب ہو سکتا ہوں (اُن سے برتر اور بالا رہ سکتا ہوں)۔
تَطَاوَلَ عَلَیْھِمُ الرَّبُّ بِفَضْلِہٖ۔ پروردگار نے اپنے فضل و کرم سے اُن پر احسان کیا۔
اَوَّلُکُنَّ لُحُوْقًا بِیْ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا۔ تم سب بیویوں میں پہلے مجھ سے وہ ملے گی جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں (یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سب بیویاں اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں تو حضرت سودہؓ کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا نکلا۔ لیکن بیویوں میں سب سے پہلے حضرت زینبؓ کی وفات ہوئی تب معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد لمبے ہاتھ ہونے سے یہ تھی کہ جو تم میں زیادہ سخی ہے۔ تمام ازواج مطہرات میں حضرت زینبؓ بہت سخی تھیں یہاں تک کہ اپنے ہاتھ سے محنت کرتیں اور

Marfat.com

جو کچھ کمائیں وہ خیرات کر دیتیں)۔

إِنَّ الْأَوْسَ وَالْخَزْرَجَ كَانَا يَتَطَاوَلَانِ تَطَاوُلَ الْفَحْلَيْنِ۔ اوس اور خزرج کے قبیلے دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک دوسرے پر فوقیت چاہتے تھے (یعنے اُن میں ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ آپ کی مدد اور اعانت اور خدمت میں دوسرے سے بڑھ چڑھ کر رہے) جیسے دو نر اونٹ دوسرے اونٹوں کو ہٹاتے ہیں اور ہر ایک اُن میں سے دوسرے پر فوقیت کا طالب ہوتا ہے کہ کس نے زیادہ ہٹایا۔

فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِرَقًا ثَلَاثًا فَصَامِتٌ صَمْتُهُ أَنْفَذُ مِنْ طُوْلِ غَيْرِهٖ۔ اب لوگ تین فرقے ہو گئے ایک فرقہ خاموش تھا جس کی خاموشی دوسروں کی دست درازی سے زیادہ اثر ڈالنے والی تھی۔

أَرْبَى الرِّبَا الْاِسْتِطَالَةُ فِيْ عِرْضِ النَّاسِ سب سے بڑھ کر سود خواری یہ ہے کہ لوگوں کی عزت آبرو پہ دست درازی کرنا (اُن کی غیبت اور بُرائی کرنا یہ سود خواری سے بڑھ کر گناہ ہے کیونکہ سود خوار تو مال پہ دست درازی کرتا ہے اور عزت و آبرو مال سے بھی زیادہ عزیز ہے بلکہ شریف لوگ جان کو بھی عزت پر سے تصدق کرتے ہیں)۔

وَرَجُلٌ طَوَّلَ لَهَا فِيْ مَرْجٍ فَقَطَعَتْ طِوَلَهَا ایک وہ شخص جس نے ایک سبزہ زار ہرے بھرے مقام میں اپنے گھوڑے کی رسّی لمبی کر دی پھر اُس نے اپنی رسّی تڑالی۔

طِوَلٌ اور **طِيَلٌ**۔ وہ رسّی جس کا ایک سرا میخ وغیرہ میں باندھ دیا جاتا ہے اور دوسرا گھوڑے کے پاؤں میں تاکہ وہ گھاس چرتا رہے اور بھاگ نہ سکے۔

وَيَسْتَنُّ فِيْ طِوَلِهَا۔ وہ اپنی رسّی میں پھلانگ مارے۔

وَلَا يَقْطَعُ طِوَلَهَا۔ اپنی رسّی نہ توڑے۔

لِطِوَلِ الْفَرَسِ حِمًى۔ گھوڑا جو رسّی میں چرنے کے لئے باندھا جائے اُس کے لئے وہ مقام محفوظ ہوگا جہاں تک وہ اپنی رسّی میں گھیرا کر سکے (اُتنے مقام میں دوسرا کوئی اپنے جانور چرانے کا مجاز نہ ہوگا یہ جب ہے کہ وہ مقام کسی کی ملک نہ ہو)۔

فَكُفِّنَ فِيْ كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ۔ پھر اُس کو ایک ایسا کفن دیا گیا جو اعلیٰ درجہ کا نہ تھا (بلکہ غریبانہ کفن تھا)۔

ضَرَبْتُهٗ بِسَيْفٍ غَيْرِ طَائِلٍ۔ میں نے اُس کو تلوار کی ایک مار لگائی جو کارگر نہ ہوئی (کیونکہ وہ تلوار نکمی تھی عمدہ نہ تھی، یعنے ابوجہل ملعون کو)۔

طَوَّلَهُ ابْنُ مَرْيَمَ۔ اس حدیث کو ابن مریم نے لمبا بیان کیا (جو امام بخاریؒ کے شیخ تھے، باب حک البزاق من المسجد میں)۔

دَخَلَ الْبَيْتَ فَأَطَالَ۔ آپ خانہ کعبہ کے اندر گئے اور دیر تک وہاں رہے۔

لَا أَكَادُ أُدْرِكُ الصَّلٰوةَ مِمَّا يُطِيْلُ۔ یہ نماز میں اتنی لمبی قرات کرتے ہیں کہ میں جماعت میں شریک نہیں ہو سکتا (میرا جماعت سے نماز پڑھنا مشکل ہو گیا)۔

يُطِيْلُ غُرَّتَهٗ۔ اپنی سپیدی اور بڑھائے (یعنے وضو میں مقدارِ فرض سے زیادہ دھوئے۔ مثلاً منہ میں سر کا کچھ حصہ بھی دھوئے یا ہاتھوں کو بازوؤں تک دھوئے یہ نہیں کہ تین بار سے زیادہ دھوئے۔ مگر عبداللہ بن عمرؓ اپنے پاؤں کو سات بار دھوتے کیونکہ عرب لوگ اکثر ننگے پاؤں پھرتے تو پاؤں پر بہت میل کچیل ہوتا۔ دوسری حدیث میں جو تین بار سے زیادہ دھونا اسراف میں داخل کیا گیا ہے تو عبداللہؓ کا یہ فعل اس پر محمول ہے کہ وہ وضو پر دوسرا وضو کرتے جو باعثِ اجر اور ثواب ہے)۔

كَرَاهِيَةَ التَّطَاوُلِ۔ حد سے زیادہ بڑھ جانا مکروہ سمجھا۔

آدَمُ طُوَالٌ۔ گندم گوں دراز قد (ایک روایت

Marfat.com

ہیں طُوَّالٌ ہے یعنی بہت لمبے)۔

اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَیْھِمْ مَا یُوْعَدُوْنَ۔ جس بات کا لوگوں سے وعدہ کیا گیا تھا اُس کی مدت ان پر دراز ہوگئی (یعنے لوگ یہ سمجھنے لگے کہ وعدے کے پورا ہونے میں دیر ہوئی)۔

مِنْ طَوْلِكَ۔ تیرے فضل و کرم سے۔

مَنْ كَانَ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ۔ جو شخص مقدور رکھتا ہو (عورت کا نان نفقہ دے سکتا ہو) وہ نکاح کرلے

يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ۔ بڑی بڑی عمارتیں بنائیں گے (ہر ایک اپنی عمارت پر فخر کرے گا)۔

رَجُلًا يُطِيْلُ السَّفَرَ۔ اُس شخص کا ذکر کیا (جو اللہ کی راہ میں جیسے جہاد یا حج وغیرہ) لمبا سفر کرے۔

مِمَّا يُطَوِّلُهَا۔ اس وجہ سے کہ آپ نماز کو لمبا کرتے۔

اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا۔ (قیامت کے دن تم سب لوگوں میں زیادہ لمبی گردن والے مؤذن ہوں گے تو وہ اپنی گردنیں پسینے سے باہر نکالے رہیں گے دوسرے لوگ بالکل پسینے میں ڈوب جائیں گے) بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ بہ نسبت اور لوگوں کے ثواب اور اجر کے زیادہ منتظر ہوں گے اور جو کوئی کسی بات کا منتظر ہوتا ہے تو بار بار گردن اُس کی طرف دراز کرتا ہے۔ بعضوں نے کہا لمبی گردن سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگوں کے سردار ہوں گے۔ چونکہ عرب لوگ سرداروں کا وصف لمبی گردن سے کرتے ہیں۔ ایک روایت میں اِعْنَاقًا ہے بکسرۂ ہمزہ یعنی وہ بہشت میں بہت جلد جائیں گے۔ بعضوں نے کہا اَطْوَلُ اَعْنَاقًا سے یہ مراد ہے کہ اُن کے اعمالِ خیر زیادہ ہوں گے۔

اَلَا لَا يَطُوْلَنَّ عَلَيْكُمُ الْاَمَدُ فَتَقْسُوَ قُلُوْبُكُمْ۔ دیکھو کہیں بہت مدت گزرنے سے (تمھاری عمریں زیادہ ہونے سے) تمھارے دل سخت نہ ہوجائیں۔ (جیسے بنی اسرائیل کے لوگوں کا حال ہوا اُن کی عمریں دراز ہوئیں آخر دنیا کی محبت میں ڈوب گئے اللہ تعالیٰ کو بھول گئے)۔

طَالُوْتُ۔ ایک شخص تھا بنی اسرائیل میں سے جو سقّا تھا اللہ تعالیٰ نے اُس کو بادشاہت دی چونکہ اُسکا قد بہت لمبا تھا اس وجہ سے اُس کو طالوت کہنے لگے۔ یہ بنی اسرائیل کا پہلا بادشاہ تھا۔ (سنہ [illegible] ق م) صموئیل نبی نے خدا کے حکم و الہام کے مطابق انھیں بادشاہ مقرر کیا۔

يَتَصَدَّقُ بِقَدْرِ طَوْلِهٖ۔ اپنی طاقت اور گنجائش کے موافق خیرات کرے۔

كَانَ طُوْلُ اٰدَمَ حِيْنَ اُهْبِطَ اِلَى الْاَرْضِ كَانَتْ رِجْلَاهُ بِثَنِيَّةِ الصَّفَا وَرَاْسُهٗ دُوْنَ اُفُقِ السَّمَاءِ الحدیث۔ حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر اُتارے گئے تو اُن کے پاؤں صفا پہاڑ کی گھاٹی پر تھے اور سر آسمان کے کنارے تک پہنچا۔ جب انھوں نے اللہ تعالیٰ سے گرمی کا شکوہ کیا تو حضرت جبرئیل نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُن کو دبایا اور ستر ہاتھ کا قد اُن کے ہاتھ سے کردیا پھر حضرت حوّا کو دبایا اُن کا قد پینتیس ہاتھ کا قد اُن کے ہاتھ سے کردیا۔

تَطَاوَلَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِيَرَاهُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو دیکھنے کے لئے بلند ہوئے۔

كُنْتُ فِيْ مَجْلِسِ الرِّضَا اِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ طُوَالٌ اٰدَمُ۔ میں امام رضا علیہ السلام کی مجلس میں بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص دراز قامت گندم رنگ آیا۔

تَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الرَّبُّ بِفَضْلِهٖ۔ اللہ تعالیٰ نے اُن پر احسان کیا۔

لَا اُكَلِّمُهٗ طُوَالَ الدَّهْرِ۔ میں جب تک زمانہ قائم ہے اُس سے بات نہیں کروں گا۔

(طَيٌّ) لپیٹنا (اصل میں طَوْيٌ تھا) چھپانا، اعراض کرنا موڑ لینا، پاس بیٹھنا، آنا، آگے بڑھ جانا، صبر کرنا، مسافت

Marfat.com

طے کرنا، نزدیک کر دینا، قصداً بھوکا رہنا، برابر دو دو تین تین روز کچھ نہ کھانا۔

طَوًی۔ بھوکا رہنا، کچھ نہ کھانا (جیسے اِطْوَاءٌ ہے)

تَطَوِّی۔ سمٹ جانا۔

اِنْطِوَاءٌ۔ لپٹ جانا۔

طَاوِی الْکَشْحِ۔ دُبلی کھوکھ والا۔

طُوًی۔ ایک میدان ہے شام کے ملک میں۔

طَوِیٌّ۔ بندش کیا ہوا کنواں، گیہوں کا ایک ڈھیر، رات کی ایک ساعت۔

فَقُذِفُوْا فِیْ طَوِیٍّ مِّنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ۔ بدر کے ایک کنوئیں میں اُن کی لاشیں ڈال دی گئیں۔

مَطْوِیَّۃٌ کَطَیِّ الْبِئْرِ۔ کنوئیں کی طرح بندش کیا ہوا

لَا اُخْدِمُكِ وَاَتْرُكُ اَهْلَ الصُّفَّةِ تَطْوٰی بُطُوْنُهُمْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمۃ الزہرا (اپنی چہیتی صاحبزادی) سے فرمایا (جب وہ ایک لونڈی یا غلام آپ سے مانگنے آئیں اس لئے کہ اُن کے پاس گھر کے کام کاج کو کوئی خادم نہ تھا آپ ہی پانی بھرتیں، آپ ہی چکی پیستیں، آپ ہی کھانا پکاتیں، آپ ہی کپڑے دھوتیں، ہاتھ میں کام کرتے کرتے گھٹے پڑ گئے تھے) میں تجھ کو ایک خادم نہیں دے سکتا حالانکہ صفہ والے بھوک سے مر رہے ہیں (بلکہ میں ان غلام لونڈیوں کو بیچ کر اُن کی قیمت اصحاب صفہ کی خوراک میں صرف کروں گا۔ یہ اصحاب صفہ چند متوکل ~~اہل اللہ غافلان لوگ~~ تھے جو رات دن مسجد کے منڈوے میں پڑے رہتے محض بے معاش تھے کوئی کھلا دیتا تو کھا لیتے ورنہ بھوکے پڑے رہتے)۔

یَبِیْتُ شَبْعَانَ وَجَارُہٗ طَاوٍ۔ آپ تو پیٹ بھر کر رات گزارے اور ہمسایہ بھوکا پیٹ خالی رہے۔

یَطْوِیْ بَطْنَہٗ عَنْ جَارِہٖ۔ اپنے پڑوسی کو کھلا دے اور آپ بھوکا رہے۔

اِنَّہٗ کَانَ یَطْوِیْ یَوْمَیْنِ۔ آپ دو دو دن کچھ نہ کھاتے نہ پیتے (طے کے روزے رکھتے)۔

فَتَطَوَّتْ مَوْضِعَ الْبَیْتِ کَالْحَجَفَۃِ۔ خانہ کعبہ کا مقام ڈھال کی طرح گول ہو گیا۔

اَطْوِ لَنَا الْاَرْضَ۔ زمین کو ہمارے لئے سمیٹ دے (یعنے اُس کا طے کرنا ہم پر آسان کر دے کہ تکان نہ ہو)۔

وَاطْوِ لَنَا بُعْدَہٗ۔ زمین کی دوری ہم پر نزدیک کر دے (کہ ہمارے جانور اُس کو طے کرنے سے تھکیں نہیں)

اِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰی بِاللَّیْلِ مَا لَا تُطْوٰی بِالنَّهَارِ۔ رات کو زمین کی مسافت بہ نسبت دن کے زیادہ طے ہوتی ہے (کیونکہ عرب کا ملک گرم ہے دن کو آدمی اور جانور گرمی کی وجہ سے اُتنا نہیں چل سکتا جیسے رات کو چلتا ہے اب تک عرب میں اونٹوں کا سفر رات کو کیا جاتا ہے شام سے چلتے ہیں اور دوسرے روز ذرا دن چڑھے اُتر پڑتے ہیں۔ دن بھر مقام کر کے پھر رات کو چلتے ہیں)۔

فَبِتْنَا طَاوِیَیْنِ۔ دونوں رات بھر بھوکے رہے۔

طُوًی۔ ایک مقام ہے باب مکہ کے پاس لوگ وہاں غسل کر کے مکہ میں داخل ہوتے ہیں۔

مَضٰی لِطِیَّتِہٖ۔ اپنے نیت اور ارادہ پر چلدیا۔

طِیَّۃٌ منزل کو بھی کہتے ہیں۔

طَوِیَّۃٌ۔ نیت، اور ضمیر، بندش کیا ہوا کنواں۔

اَطْوَاہُ۔ یا اُس کو ضعیف کیا۔

طَیِّئٌ یا طَیٌّ۔ ایک عرب قبیلہ ہے۔ سدِ مآرب کے برباد ہونے کے بعد یہ یمن سے شمال کی جانب ہجرت کر آیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انھوں نے ایک وفد بھیجا اور سنہ ۹ھ میں اسلام لے آئے۔ اُسی میں سے حاتم طائی تھا جو بڑا سخی تھا (متوفی سنہ ۶۰۵ء)۔

وَطَوٰی فِرَاشَہٗ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔ آپ نے رمضان کے اخیر میں اپنا بچھونا لپیٹ

Marfat.com

ڈالا (یعنے عورتوں سے صحبت اور مخالطت چھوڑدی)۔

سَاَلْتُمُوْنِیْ عَنْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَلَمْ اَطْوِھَا عَنْکُمْ۔ تم نے مجھ سے شب قدر کو پوچھا میں نے اس کو چھپایا نہیں (بلکہ تم سے بیان کردیا)۔

رُدَّھَا عَلٰی مَطَاوِیْھَا۔ اس کپڑے کو اپنی تہوں پہ تہ کردو (یعنے جیسے پہلے تہ تھا اسی طرح تہ کردو)۔

حِیْنَ حَفَرَھَا وَبَلَغَ الطَّوٰی۔ جب زمزم کو کھودا اور پانی کی تہ تک پہنچے

وَصَبَرُوْا عَلَی الطَّوٰی۔ بھوک پہ صبر کیا۔

طَیْطُوٰی۔ مشہور پرندہ ہے مرغابی کی طرح۔

باب الطاء مع الهاء

(طُھْرٌ) یا طُھُوْرٌ یا طَھَارَۃٌ۔ پاک ہونا، حیض بند ہونا، حیض کا غسل کرنا۔

تَطْھِیْرٌ۔ پاک کرنا، ختنہ کرنا، دھونا۔

تَطَھُّرٌ۔ پاک ہونا۔

طَھُوْرٌ۔ پاک کرنے والا پانی ہو یا اور کوئی چیز۔

لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ صَلٰوۃً بِغَیْرِ طُھُوْرٍ یَطْھُوْرٍ۔ اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں کرتا (یعنے جس کو حدث یا جنابت ہو اور وہ بغیر وضو یا تیمم یا غسل کے نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ اگر طَھُوْرٌ بہ فتحہ طا پڑھو تو ترجمہ یوں ہوگا بغیر طہارت کے یا بغیر پاک کرنے والے کے یعنے پانی یا مٹی کے)۔

طُھُوْرٌ۔ طہارت۔ اور طَھُوْرٌ جس سے طہارت کی جائے (جیسے سُحُوْرٌ سحری کرنا، اور سَحُوْرٌ سحر کا کھانا اور وُضُوْءٌ وضو کرنا اور وَضُوْءٌ وضو کا پانی)۔

مَاءٌ طَھُوْرٌ۔ پاک کرنے والا پانی (وہ ہر پانی ہے جو نجس نہ ہو اگرچہ مستعمل ہو، اگرچہ قلیل ہو مگر اس کا کوئی وصف نہ بدلا ہو اور بعضوں نے کہا کہ مستعمل پانی طاہر ہے لیکن طہور یعنے پاک کرنے والا نہیں ہے)۔

ھُوَ الطَّھُوْرُ مَاؤُہٗ اَلْحِلُّ مَیْتَتُہٗ۔ سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے (اس سے وضو یا غسل کرسکتے ہیں، نجاست دھو سکتے ہیں) اس کا مردار حلال ہے (یعنے دریائی جانور جو خشکی میں زندہ نہ رہ سکے خواہ مچھلی کی قسم ہو یا اور کوئی جانور)۔

کَانَ یَدُہُ الْیُمْنٰی لِطَعَامِہٖ وَطَھُوْرِہٖ۔ آپ کا داہنا ہاتھ کھانا کھانے اور طہارت کے لئے تھا۔

یَعْتَدُوْنَ فِی الطَّھُوْرِ وَالدُّعَاءِ۔ کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو طہارت کرنے اور دعا مانگنے میں حد سے بڑھ جائیں گے (مثلاً وسواس کے طور پر تین بار سے زیادہ دھونا اور دعا میں طول تطویل کرنا، خواہ مخواہ مقفیٰ اور مسجع دعائیں مانگنا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ماثور نہیں ہیں) ایک روایت میں بہ فتحہ طا منقول ہے یعنے طہارت کے پانی میں حد سے بڑھ جائیں گے یعنی وضو اور غسل میں بے کار پانی بہائیں گے اسراف کریں گے)۔

اَلَیْسَ فِیْکُمْ صَاحِبُ النَّعْلَیْنِ وَالطَّھُوْرِ وَالْوِسَادَۃِ۔ کیا تم لوگوں میں (یعنی ملک عراق میں) وہ صحابی نہیں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیاں اور وضو کا پانی اور تکیہ یا گدا ساتھ رکھتا تھا۔ (مراد عبداللہ بن مسعودؓ ہیں جن کو آپ کی یہ خدمت سپرد تھی۔ یہ ابوالدرداءؓ صحابی نے جو ملک شام میں رہتے تھے ایک عراق والے شخص سے کہا۔ مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کے تم میں موجود ہوتے ہوئے تم کو میری کیا احتیاج ہے)۔

جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَھُوْرًا۔ ساری زمین میرے لئے نماز کی جگہ اور پاک کرنے والی بنائی گئی (برخلاف اگلی امتوں کے، ان کے مذہب میں سوائے عبادت خانہ کے اور جگہ نماز نہ ہوسکتی تھی، نہ سوائے پانی کے اور کسی چیز سے طہارت ہوسکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

مسلمانوں پر ایسی آسانی فرمائی کہ ہر جگہ نماز کو درست کر دیا اور پانی نہ ملے تو تیمم کو وضو اور غسل کا قائم مقام بنا دیا۔

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ۔ طہارت کرنے کا ثواب ایمان کا آدھا ثواب ہے (بعضوں نے کہا ایمان سے نماز مراد ہے تو وضو پر نماز کا آدھا ثواب ملے گا۔ بعضوں نے کہا نماز سے جتنے گناہ معاف ہوتے ہیں وضو سے اُس کے آدھے معاف ہوتے ہیں)۔

یَغْتَسِلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَیَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ۔ آپ جمعہ کے دن غسل کرتے اور جہاں تک ہو سکتا پاکیزگی کرتے (جیسے مونچھ کترنا، ناخون کترنا، زیرناف کے بال لینا، سر دھونا، کپڑے دھونا)۔

اُطِیْلُ ذَیْلِیْ وَاَمْشِیْ فِیْ مَکَانٍ قَذِرٍ فَقَالَ یُطَهِّرُهٗ مَا بَعْدَهٗ۔ میں اپنا آنچل یا دامن لمبا رکھتی ہوں (وہ زمین پر گھسٹتا جاتا ہے) اور گندی ناپاک زمین پر چلتی ہوں (وہ دامن یا آنچل نجاست سے لگتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوسرا پاکیزہ مقام جو اُس کے بعد آتا ہے اُس کو پاک کر دیتا ہے (جب وہ دامن یا آنچل پاکیزہ مقام سے لگا تو ناپاک جگہ کا اثر دور ہو گیا)۔ اہلحدیث کے علما نے اس حدیث کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ آنچل یا دامن اگر ناپاک جگہ سے لگتا ہوا جاتے پھر پاک جگہ سے تو اب وہ پاک ہو گیا۔ گو نجاست کسی قسم کی ہو تر یا خشک۔ نہایہ میں ہے کہ مراد وہ نجاست ہے جو خشک ہو اور کپڑے میں کچھ نہ لگے لیکن اگر تر ہو تو وہ بغیر دھوئے پاک نہ ہو گی۔ امام مالکؒ نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پہلے کوئی ناپاک زمین پر چلے پھر پاک زمین پر تو اُس کا پاؤں پاک ہی سمجھا جائے گا۔ لیکن اگر کوئی نجاست مثلاً پیشاب وغیرہ کپڑے یا بدن کو لگ جائے تو وہ بغیر پانی کے پاک نہ ہو گی اس پر علماء کا اتفاق ہے اور اس حدیث کی سند میں بھی گفتگو ہے، انتہیٰ۔

فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ۔ یہ پاک زمین اُس ناپاک زمین کا بدلا ہے (اُس کی ناپاکی کو دور کر دے گی)۔

یَتَوَضَّاُوْنَ مِنَ الْمَطْهَرَةِ۔ لوٹے سے وضو کرتے (مَطْهَرَةٌ بہ فتحہ اور کسرۂ میم طہارت کا برتن)۔

اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ وَمَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ۔ مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور پروردگار کو راضی اور خوش کرتی ہے۔

یَرْجُوْ بَرَکَةَ الْیَوْمِ وَطُهْرَتَهٗ۔ اس دن کی برکت اور گناہوں سے پاکی کی اُمید رکھتا ہے۔

طُهْرَةٌ لِّلصَّائِمِ۔ روزہ دار کے لئے پاکی ہے۔

مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ۔ جہاں تک پاکی کر سکے۔ (یعنے جمعہ کے دن مراد مونچھیں کتروانا، ناخون کٹوانا، زیرناف کے بال لینا، بغل کے بال لینا، کپڑوں کو دھونا ہے)۔

سُئِلَ عَنْ حِیَاضٍ بَیْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ عَنِ الطُّهْرِ مِنْهَا۔ مکہ اور مدینہ کے درمیان جو حوض ہیں اُن کے پانی سے طہارت کرنا کیسا ہے یہ پوچھا۔

لَا یَمَسُّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ۔ قرآن کو وہی چھوئے جو پاک ہو (یعنی جُنب اور حیض والی عورت کو قرآن چھونا درست نہیں ہے اور بے وضو چھونے میں اختلاف ہے)۔

اِلْبَسُوا الثِّیَابَ الْبِیْضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْیَبُ۔ سفید کپڑے پہنا کرو وہ زیادہ پاکیزہ اور بہت عمدہ ہیں۔ (کیونکہ وہ جلد جلد دھوئے جاتے ہیں اور اپنی اصلی حالت پر رہیں)۔

رِجَالٌ یُحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا اَیْ یَسْتَنْجُوْنَ بِالْمَآءِ۔ اُس مسجد میں (یعنے مسجد قبا میں) ایسے لوگ ہیں جو پاکیزگی اور طہارت کو پسند کرتے ہیں (پانی سے استنجا کرتے ہیں۔ بعضوں نے کہا طہارت سے یہاں مراد گناہوں سے

ــــه اہل قبا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم کیا کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے تمہاری تعریف کی انھوں نے کہا ہم نماز کے لئے وضو کرتے ہیں جنابت سے غسل کرتے ہیں پانی سے طہارت کرتے ہیں۔ ابن جریر بیہقی نے کہا کہ قبا والے ڈھیلوں کے بعد پانی سے استنجا کرتے تھے تو اس کی اصل حدیث کی کتابوں میں کچھ نہیں ہے اگرچہ افضل یہ ہے کہ دونوں کرے پہلے ڈھیلے پھر پانی سے کرے پھر اگر صرف ڈھیلوں پر اور ہر طرح درست ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

پاک ہونا ہے یا دونوں مراد ہیں)۔

صَدَقَةُ الْفِطْرِ تَطْهُرٌ۔ صدقۂ فطر گناہوں سے پاک ہونا ہے (یعنے روزوں میں جو گناہ ہوتے تھے مثلاً لغو بکنا، غیبت، جھوٹ، یہ سب صدقۂ فطر کی وجہ سے معاف ہو جاتے ہیں اور روزے پاک صاف ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوتے ہیں)۔

اَلتَّيَمُّمُ اَحَدُ الطَّهُوْرَيْنِ۔ تیمم دو پاک کرنے والوں میں ایک ہے (دوسرا پانی ہے)۔

اَلْمَاءُ يُطَهِّرُ وَلَا يُطَهَّرُ۔ پانی دوسری نجاستوں کو پاک کرتا ہے لیکن اگر خود ناپاک ہو جائے تو پھر اس کو پاک نہیں کر سکتے۔

وَلَدُ الزِّنَا لَا يَطْهُرُ اِلٰى سَبْعَةِ اٰبَاءٍ۔ زنا کا بچہ سات پشت تک پاک نہیں ہوتا۔

طَابَ مَا طَهُرَ مِنْكَ وَطَهُرَ مَا طَابَ۔ جو جسم تیرا غسل کی وجہ سے پاک ہوتا ہے وہ بیماریوں اور امراض سے صاف ہو جاتا ہے اور جو صاف ہوتا ہے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

نِسَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَسْتَنْجِيْنَ بِالْمَاءِ وَيُبَالِغْنَ فَاِنَّهٗ مُطَهِّرٌ لِلْحَوَاشِيْ۔ مسلمانوں کی عورتیں پانی سے استنجا کرتی ہیں اور خوب دھوتی ہیں اس سے شرمگاہ کے کنارے صاف ہو جاتے ہیں (جو ڈھیلوں سے صاف نہیں ہوتے)۔

طِهْرَان۔ ایک شہر ہے اصفہان کے متعلقات میں سے اب وہ ایران کا پائے تخت ہے۔

(طَرْخُمٌ) رگ۔

تَطَرْخُمٌ۔ موٹا ہونا، پھولا ہوا ہونا، بھاگ جانا۔

تَطَرْفُمٌ۔ برا جاننا، ناپسند کرنا، متوحش ہونا۔

لَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ پھولا ہوا نہ تھا (بلکہ سائل الخدین یعنے رخسار صاف اور برابر تھے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ آپ بہت موٹے نہ تھے۔ بعضوں نے یوں کیا ہے کہ آپ بہت دبلے نہ تھے۔ بعضوں نے یوں کیا ہے کہ آپ کا منہ مبارک گول نہ تھا۔ بعضوں نے یوں کیا ہے کہ آپ بہت گندم گوں نہ تھے)۔

(طَهْمَلٌ) موٹا، بدصورت، یا دبلا۔

طَهْمَلِيٌّ۔ کالا، ٹھگنا۔

وَقَفَتْ اِمْرَءَةٌ عَلٰى عُمَرَ فَقَالَتْ اِنِّيْ امْرَاَةٌ طَهْمَلَةٌ۔ ایک عورت حضرت عمرؓ کے پاس کھڑی ہوئی کہنے لگی میں ایک موٹی بھدی عورت ہوں یا دبلی پتلی۔

(طَهْوٌ) یا طُهُوٌّ یا طُهِيٌّ یا طَهَايَةٌ۔ پکانا، بھوننا۔

طَاهِيْ۔ باورچی، نان بائی (اس کی جمع طُهَاةٌ ہے)۔

وَمَا طُهَاةُ اَبِيْ زَرْعٍ۔ ابوزرع کے باورچیوں کا کیا پوچھنا۔

اِلَّا مَا طَهْوِيْ۔ (کسی نے ابوہریرہؓ سے پوچھا کیا تم نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے انھوں نے کہا) پھر سنی نہیں تو اور میرا کیا کام تھا یعنے میرا شغل بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھنے اور آپ کی حدیثوں کو سننے کے اور کچھ نہ تھا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر میں نے سنی نہیں تو پھر میرا حافظہ کس کام کا)۔

بابُ الطاء مع الیاء

(طِيْبٌ) یا طَابٌ یا طِيْبَةٌ یا تَطْيَابٌ۔ لذت دار ہونا، لذیذ اور بامزہ ہونا، پاک صاف ہونا، خوبصورت ہونا، شیریں ہونا، کھرا ہونا، بزرگ ہونا۔

طَابَتِ الْاَرْضُ۔ زمین سبزہ زار ہو گئی۔

طِبْتُ بِهٖ نَفْسًا۔ میرا دل اس سے خوش ہوا، کھل گیا۔

طَابَ الْعَيْشُ۔ زندگی آرام سے گزری۔

طَابَ عَنِ الشَّيْءِ نَفْسًا۔ اس سے دل بھر گیا یعنے

Marfat.com

چھوڑ دیا۔

تَطْیِیْبٌ۔ خوش کرنا، بامزہ کرنا، عمدہ کرنا، خوشبو لگانا، معطر کرنا، کسی کا دل مطمئن کرنا۔

مُطَایَبَۃٌ۔ مزاح کرنا، دل لگی کرنا۔

اِطَابَۃٌ۔ استنجا کرنا، زیر ناف کے بال مونڈنا۔

طُوْبٰی۔ رشک، سعادت، خیر، خوشی، مبارکبادی۔

اِطِّیَابٌ۔ اس کو اچھا پانا۔

تَطَیُّبٌ۔ معطر ہونا، خوشبودار ہونا۔

اِسْتِطَابَۃٌ۔ استنجا کرنا، زیر ناف کے بال مونڈنا۔

طَیِّبٰتٌ۔ حلال چیزیں (جیسے خَبِیْثٰتٌ حرام چیزیں)۔

اَلطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ۔ پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے یا پاک باتیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد پاک باتوں کے لئے۔

مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ۔ آؤ پاک شخص پاک کیا گیا، یا پاک اور پاکیزہ شخص کو خوش آمدید۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار بن یاسرؓ کے لئے فرمایا جو بڑے عالی شان صحابی تھے)۔

بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ طِبْتَ حَیًّا وَّمَیِّتًا۔ (حضرت علیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کے بعد دیکھا تو کہا) میرے ماں باپ آپ پر صدقے آپ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں پاکیزہ اور صاف ہیں۔

وَقَبَّلَہٗ ثُمَّ قَالَ طِبْتَ حَیًّا وَّمَیِّتًا۔ (ابوبکر صدیقؓ نے وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سے چادر اٹھائی) اور آپ کو بوسہ دیا۔ فرمایا آپ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں پاکیزہ ہیں اور صاف ہیں۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبٰتُ۔ ساری کورنشیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور سب نمازیں اور دعائیں اور پاک باتیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف پھرتی ہیں (اسی کو حمد اور ثنا سجتی ہے کیونکہ وہ سب عیبوں سے پاک اور سارے عمدہ اوصاف سے موصوف ہے، بے عیب اسی کی ذات ہے اس لئے جتنی تعریف اس کی کی جائے وہ کم ہے)۔

اَمَرَ اَنْ تُسَمّٰی الْمَدِیْنَۃُ طَیْبَۃَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مدینہ کو طیبہ اور طابہ کہا کریں۔ (جاہلیت کے زمانہ میں مدینہ کا نام یثرب تھا، ثرب عربی زبان میں فساد کو کہتے ہیں۔ اس لئے آپ نے اس نام کو مکروہ سمجھا اور مدینہ کو طابہ طیبہ کہنے کا حکم دیا۔ طابہ اور طیبہ کے معنے پاک اور صاف، معطر اور خوشبودار)۔

جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَیِّبَۃً۔ ساری زمین میرے لئے پاک کی گئی۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّطَیِّبَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ۔ تم میں سے جو کوئی اس بات کو پسند کرے (اس کو جائز سمجھے خوشی سے قبول کرے)۔

شَہِدْتُّ غُلَامًا مَّعَ عُمُوْمَتِیْ حِلْفَ الْمُطَیَّبِیْنَ۔ میں لڑکپن میں اپنے چچاؤں کے ساتھ خوشبو لگا کر عہد و پیمان کرنے والوں میں شریک تھا (اس کا قصہ کتاب الحاء میں گزر چکا ہے۔ بنی ہاشم اور بنی زہرہ اور تیم ان قبیلوں کے لوگ ابن جدعان کے گھر میں جاہلیت کے زمانہ میں جمع ہوئے اور ایک کونڈے میں خوشبو بنا کر اس میں اپنے ہاتھ ڈبوئے اور آپس میں قسم کے ساتھ یہ عہد کیا کہ ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور ظالم سے مظلوم کا حق دلائیں گے اس لئے ان لوگوں کا نام مطیبین ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ بھی انہی لوگوں میں تھے اور حضرت عمرؓ دوسرے گروہ میں تھے جس کا نام احلاف تھا وہ بنی عبدالدار کے ساتھ والوں میں تھے)۔

نَہٰی اَنْ یَّسْتَطِیْبَ الرَّجُلُ بِیَمِیْنِہٖ۔ آپ نے داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا (کیونکہ داہنا

Marfat.com

ہاتھ کھانے پینے اور اچھے اور پاکیزہ کاموں کے لئے ہے)۔

اِسْتِطَابَۃٌ۔ استنجا کرنا۔ (ڈھیلوں سے ہو یا پانی سے بعضوں نے کہا استطابت ڈھیلوں سے پونچھنے کو کہتے ہیں۔ اکثر عرب لوگ پاخانہ کے بعد صرف ڈھیلوں سے استنجا کرتے پانی سے آبدست نہ کرتے۔ حذیفہؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ نے پانی سے استنجا کرنے کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ عورتوں کا استنجا ہے کیونکہ اُن کو ڈھیلوں سے استنجا کرنا دشوار ہوتا ہے۔ بعضوں نے پانی سے استنجا کو بدعت کہا ہے خصوصاً میٹھے پانی سے کیونکہ وہ پینے کی چیز ہے اور زمزم کے پانی سے تو بالاتفاق مکروہ ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ پانی اور ڈھیلوں دونوں سے استنجا درست ہے اسی طرح ایک پر اکتفا کرنا اور اگر ڈھیلوں سے پونچھ کر پھر پانی سے آبدست کرے تو یہ افضل ہے)۔

اَبْغِنِیْ حَدِیْدَۃً اَسْتَطِیْبُ بِھَا۔ ایک اُسترہ میرے لئے ڈھونڈھو میں اُس سے پاکی کروں (یعنے زیر ناف کے بال مونڈھوں)۔

وَھُوَ سَبْیُ طِیْبَۃٍ۔ وہ اچھے صحیح طور سے قیدی ہیں (یعنے جو ضابطہ جنگ میں گرفتار ہوئے اور پکڑے گئے نہ یہ کہ فریب اور مکر سے یا دغا سے اُن کو پکڑ لیا)۔

وَاُتِیْنَا بِرُطَبِ ابْنِ طَابٍ۔ اور ہمارے پاس ابن طاب کھجور لائی گئی (ابن طاب مدینہ میں ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے اُس کو عذق ابْنُ طَابٍ اور تَمْرُ بْنُ طَابٍ بھی کہتے ہیں)۔

اِنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی عُثْمَانَ وَھُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ اَلْاٰنَ طَابَ امْضَرْبُ۔ ابو ہریرہؓ حضرت عثمانؓ کے پاس گئے اُن کو باغیوں نے گھیر رکھا تھا تو کہنے لگے اب لڑائی درست ہو گئی (طَابَ الضَّرْبُ کی جگہ طَابَ امْضَرْبُ کہا یہ ایک لغت ہے کہ بجائے الف لام تعریف کے الف میم کہتے ہیں جیسے لیس من امبر امصیام فی امسفر)۔

سُئِلَ عَنِ الطَّابَۃِ تُطْبَخُ عَلَی النِّصْفِ۔ انگور کا شیرہ جب پکا کر آدھا رہ جائے تو اُس کا کیا حکم ہے (یعنے جس کو منصف کہتے ہیں)۔

طَیِّبَۃً نَفْسُہٗ یا نَفْسُہَا۔ اُس کا دل خوش اور خورسند ہو (یعنے برضا و رغبت کرے)۔

لَا یَرُدُّ الطِّیْبَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کو واپس نہیں کرتے تھے (جو کوئی تحفہ کے طور پر لاتا آپ قبول فرماتے)۔

قَضٰی اَکْثَرَھُمَا وَاَطْیَبَھُمَا۔ حضرت موسیٰؑ نے دونوں میعادوں میں سے جو زیادہ اور حضرت شعیبؑ کو بہت پسند تھی وہ پوری کی (یعنے دس برس کی میعاد)۔

فَمَنْ اَخَذَہٗ بِطِیْبِ نَفْسِہٖ۔ جس نے دل کی خوشی کے ساتھ اُس کو لیا (یعنے لینے والا خوش ہو مثلاً بلا سوال اور بلا انتظار ہاتھ آئے یا دینے والا خوشی سے دے نہ یہ کہ جبراً قہراً)۔

طِبْتَ وَطَابَتْ مَمْشَاکَ۔ آپ دنیا میں بھی اچھے رہے اور دنیا سے روانگی بھی آپ کی اچھی ہوئی۔

مَا فُرِضَ الزَّکٰوۃُ اِلَّا لِیُطَیِّبَ۔ زکوٰۃ جو فرض ہوئی تو اسی لئے کہ مال پاکیزہ ہو جائے (معلوم ہوا کہ مال جمع کرنا منع نہیں ہے جب اُس کی زکوٰۃ دیتا رہے)۔

طُوْبٰی لِمَنْ طَابَ عُمُرُہٗ۔ مبارک ہے وہ شخص جس کی عمر اچھی گزری (نیک کاموں میں مصروف رہا بے فکری کے ساتھ زندگی بسر کی)۔

اَوْ یَمَسُّ مِنْ طِیْبِ بَیْتِہٖ۔ یا اپنے گھر کی خوشبو لگا لے۔

فَالْمَاءُ لَہٗ طِیْبٌ۔ اگر خوشبو نہ ملے تو پانی سے نہا ڈالنا بھی خوشبو ہے (یعنے جمعہ کے دن)۔

Marfat.com

فَاِنَّ دِیْنَنَا قَدْ طَابَ. ہمارا دین تو پورا اور مکمل ہوگیا۔

طِیْبُ الرِّجَالِ لَا لَوْنَ لَہٗ. مَردوں کی خوشبو بے رنگ ہوتی ہے (جیسے مشک، عود، عنبر، عطر وغیرہ۔ اور عورتوں کی رنگ دار جیسے زعفران، کسم، ورس، مہندی وغیرہ)۔

طَابَ لِیْ ھٰذَا. یہ مجھ کو راس آیا۔

سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ. تم سلامت رہو اور خوش رہو

اَلَیْسَ بَعْدَہٗ طَرِیْقٌ اَطْیَبُ. کیا اس ناپاک رستے کے بعد پھر پاک رستہ نہیں ہے (تو پاک رستہ ناپاک کا بدل ہو جائے گا اور آدمی ناپاک نہ ہوگا)۔

وَاَمَّا الطِّیْبُ فَلَا اَدْرِیْ. خوشبو مجھ کو یاد نہیں ہے (کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ذکر کیا یا نہیں)۔

وَیَنْصَعُ طِیْبَھَا. اچھی اچھی رکھ لیتا ہے (ایک روایت میں یَنْصَعُ طَیِّبَھَا ہے یعنے پاکیزہ اور اچھے آدمیوں کو رکھ لیتا ہے اور بروں کو نکال باہر کرتا ہے (یعنے مدینہ طیبہ برے آدمی کو اپنے یہاں رہنے نہیں دیتا، مراد ہر وقت ہے یا قریب قیامت کے جب دجال نکلے گا)۔

اَللّٰہُ طَیِّبٌ. اللہ جل جلالہٗ ہر عیب سے پاک ہے۔

اَلْعَبْدُ طَیِّبٌ. بندہ بری باتوں سے پاک ہو اچھی صفات سے موصوف ہے۔

اَلْمَالُ طَیِّبٌ. مال پاکیزہ یعنی حلال ہے۔

فَاِنْ تَعَذَّرَ الطِّیْبُ. اگر (جمعہ کے دن) خوشبو نہ مل سکے (تو صرف پانی سے نہانا کافی ہے)۔

طُوْبٰی شَجَرَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ اَصْلُھَا فِیْ دَارِیْ وَفَرْعُھَا فِیْ دَارِ عَلِیٍّ فَقِیْلَ لَہٗ فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ دَارِیْ وَدَارُ عَلِیٍّ فِی الْجَنَّۃِ بِمَکَانٍ وَّاحِدٍ. طوبیٰ بہشت میں ایک درخت ہے جس کی جڑ میرے گھر میں ہے اور اس کی شاخ علیؓ کے گھر میں ہے۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ میرا اور علیؓ کا گھر بہشت میں ایک ہی مقام پر ہے (جیسے دنیا میں بھی حضرت علیؓ کا گھر آپ کے گھر سے ملا ہوا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لائے حضرت علیؓ سو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا فاطمہؓ! میں اور تو اور یہ سونے والا بہشت میں ایک ہی مکان میں ہوں گے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ ہر ایک مومن کے گھر میں طوبیٰ کی ایک شاخ ہوگی اور یہ درخت اتنا بڑا ہے کہ عمدہ گھوڑے کا سوار سو برس تک اس کے سایہ میں چلتا رہے تو بھی پار نہ ہو اور اگر ایک کوا اس کے نیچے سے اڑے تو اس کی چوٹی تک نہ پہنچے بلکہ بوڑھا ہو کر گر پڑے حالانکہ کوے کی عمر بہت دراز ہوتی ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ ہزار برس تک زندہ رہتا ہے)۔

اِلَّا اَنْ یُّقَامَ الطُّوْبُ وَالْخَشَبَۃُ. مگر یہ کہ اینٹ اور لکڑی کی قیمت لگائی جائے۔

لَا تَمَسُّوْا مَوْتَاکُمْ بِالطِّیْبِ. اپنے مُردوں کو خوشبو مت لگاؤ۔

وَلِلّٰہِ مَا طَابَ وَطَھُرَ. جو پاکیزہ اور طاہر ہے وہ اللہ کے لئے ہے (یعنی مال حلال، اور خبیث یعنے سود کی آمدنی اور لوگوں کے لئے ہے)۔

نِعْمَ الْمَنْزِلُ طَیْبَۃُ وَمَا بِالشَّیَاطِیْنِ مِنْ اَوْلِیَاءِ اللہِ مِنْ وَحْشَۃٍ. طیبہ کیا اچھا مقام ہے اور وہاں کے تئیں اولیاء کو کوئی وحشت نہیں ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ شاید یہ غیبت صغریٰ سے متعلق ہے)۔

طَابَۃُ. شراب کو بھی کہتے ہیں۔

ذَھَبَ الْاَطْیَبَانِ وَبَقِیَ الْاَخْبَثَانِ. یہ ایک بوڑھے گنوار کا قول ہے یعنے اچھی دو لذیذ چیزیں (سماعت اور بصارت یا کھانے پینے اور جماع کی خواہش

Marfat.com

یا چربی اور جوانی تو چلدیں (رخصت ہوئیں) اور خراب اور بے کار چیزیں دونوں رہ گئیں (کھانسی اور گوز) ایک روایت میں بَقِیَ الْاَدْبَرُ طَبَانِ ہے یعنے دو مرطوب چیزیں رہ گئیں کھانسی اور پاد (گوز)۔

اَبُو طَیْبَۃَ۔ ایک صحابی کی کنیت ہے۔ ان کا اصل نام نافع تھا، پچھنے لگانے کا کام کرتے تھے۔ محیصہ بن مسعود انصاری کے آزاد کردہ ہیں۔

(طَیْحٌ) ہلاک ہونا چلدینا جیسے طُوْحٌ ہے۔

تَطْیِیْحٌ۔ اور اِطَاحَۃٌ۔ ہلاک کرنا، ضائع کرنا۔

تَطَایُحٌ۔ اُڑجانا۔

(طَیْخٌ) بُری چیز سے آلودہ ہونا، آلودہ کرنا، تکبر اور غرور کرنا۔

تَطْیِیْخٌ۔ چربی اور گوشت سے بھر دینا، بُری بات سے آلودہ کرنا۔

تَطَیُّخٌ۔ بُری بات سے آلودہ ہونا۔

(طَیْرٌ) یا طَیَرَانٌ یا طَیْرُوْرَۃٌ۔ اُڑنا، لمبا ہونا، آگے بڑھ جانا۔

طَارَ طَائِرُہٗ۔ اس کا غصہ بھڑک اُٹھا۔

تَطْیِیْرٌ۔ اور اِطَارَۃٌ۔ اُڑانا۔

تَطَیُّرٌ۔ بدفالی لینا۔

تَطَایُرٌ۔ پریشان ہونا، متفرق ہونا، لمبا ہونا۔

اِنْطِیَارٌ۔ پھٹ جانا۔

اِسْتِطَارَۃٌ۔ متفرق ہونا، پھیل جانا، بلند ہونا، پھٹ جانا، جلدی سے سونت لینا۔

طَائِرٌ۔ پرندہ، اور ایک ستارے کا نام ہے اور دماغ جس سے نیک یا بد فال لیں اور نصیب اور حصہ اور روزی اور عمل۔

مَیْمُوْنُ الطَّائِرِ۔ خوش نصیب، مبارک قسمت۔

طَیْرٌ۔ جمع ہے طَائِرٌ کی اور کبھی ایک پرندے کو بھی کہتے ہیں۔

اَلرُّؤْیَا لِاَوَّلِ عَابِرٍ وَّھِیَ عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ۔ خواب کی تعبیر وہی ہوتی ہے جو پہلے دی جائے اور خواب پرندے کے پاؤں پر رہتا ہے (یعنے تعبیر پر معلق رہتا ہے جہاں تعبیر دی بس واقع ہو گیا جیسے پرندے کے پاؤں پر کوئی چیز ہو تو اس کے حرکت کرتے ہی گر پڑتی ہے)۔

اَلرُّؤْیَا عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَّا لَمْ تُعْبَرْ۔ خواب پرندے کے پاؤں پر لٹکا رہتا ہے (اُس کی تعبیر کا ظہور نہیں ہوتا) جب تک اُس کی تعبیر نہ دی جائے (جہاں تعبیر دی بس ویسا ہی ظہور ہوتا ہے اسی لئے ضروری ہے کہ خواب ایسے شخص سے بیان کرے جو تعبیر کا علم جانتا ہو اور نیک اور متقی اور اپنا خیر خواہ اور دوست ہو اگر ایسا شخص نہ ملے تو خواب دل میں رکھے کسی سے بیان نہ کرے)۔

تَرَکْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا طَائِرٌ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْہِ اِلَّا عِنْدَنَا مِنْہُ عِلْمٌ۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس وقت چھوڑا (یعنے اُس وقت آپ کی وفات ہوئی) کہ ہر ایک پرندے کا جو اپنے پنکھوں سے اُڑتا ہے ہم کو علم ہو گیا تھا (یعنے شرع کے کل احکام اور مسائل معلوم ہو گئے تھے یا ہر پرندے کی حلت و حرمت کا حال اور اس کے ذبح کا طریقہ اور اُس کا فدیہ جب کوئی احرام میں اُس کو مارے ہم کو معلوم ہو گیا تھا۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم کو پرندوں سے فال لینا معلوم ہو گیا تھا جو جاہلیت کی ایک رسم تھی)۔

فِیْکُمْ شَیْبَۃُ الْحَمْدِ مُطْعِمُ طَیْرِ السَّمَاءِ قَالَ لَا۔ شیبۃ الحمد (یعنے بوڑھا تعریف کے قابل یہ عبد المطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کا لقب تھا) تم میں سے تھا جو آسمان کے پرندوں کو کھلانے والا تھا۔ انھوں نے کہا نہیں (عبد المطلب نے جب اپنے صاحبزادے یعنی حضرت عبداللہ کا فدیہ سو اونٹ نحر (ذبح) کرکے دیا تو

Marfat.com

اُن کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر ڈلوا دیا پرندے اُن کو کھاتے رہے)۔

كَأَنَّمَا عَلٰى رُءُوْسِهِمُ الطَّيْرُ - گویا اُن کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں (یہ اصحاب کے ادب اور سکون اور وقار کا حال بیان کیا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح ادب اور سکون کے ساتھ بیٹھتے کہ مطلق حرکت نہ کرتے اگر پرندے آئیں تو اُن کے سروں پر بیٹھ جائیں کیونکہ پرندہ حرکت کرنے سے بھاگ جاتا ہے)۔

مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ - پرندوں کے دل کی طرح (یعنے ضعیف القلب ناتوان)۔

رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهِ - ایک وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے اُس کی پیٹھ پر اُڑا جا رہا ہے (یعنے اس کو تیز چلا رہا ہے)۔

فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ طَارَ قَلْبِيْ مَطَارَهُ - جب حضرت عثمانؓ مارے گئے تو میرا دل جہاں اُڑنا چاہتا تھا وہاں اُڑ گیا۔

إِنَّمَا سَمِعَتْ مَنْ يَقُوْلُ إِنَّ الشُّؤْمَ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ فَطَارَتْ شِقَّةٌ مِنْهَا فِي السَّمَاءِ وَشِقَّةٌ فِي الْأَرْضِ - حضرت عائشہؓ نے ایک شخص کو یہ کہتے سُنا کہ گھر اور عورت میں نحوست ہوتی ہے یہ سنتے ہی اُن کا آدھا ٹکڑا تو آسمان میں اُڑ گیا اور آدھا زمین میں رہ گیا (یعنے اُن کو سخت غصہ آیا گویا غصہ کے مارے اُن کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ غصہ کی وجہ یہ تھی کہ اُس شخص نے حدیث کا صحیح مطلب نہیں سمجھا)۔

حَتّٰى تَطَايَرَتْ شُئُوْنُ رَأْسِهِ - یہاں تک کہ اُن کے سر کی ہڈیاں جدا جدا ہو گئیں۔

خُذْ مَا تَطَايَرَ مِنْ شَعْرِ رَأْسِكَ - تیرے سر کے بال جو لمبے اور متفرق ہو گئے ہوں اُن کو کترا ڈال۔

اِقْتَسَمْنَا الْمُهَاجِرِيْنَ فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ - ہم نے مہاجرین کو بانٹا تو عثمان بن مظعون ہمارے حصہ میں آئے۔

إِنْ كَانَ أَحَدُنَا فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَطِيْرُ لَهُ النَّصْلُ وَلِلْآخَرِ الْقِدْحُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تیر کی بھی تقسیم ہوتی تو ایک کے حصے میں تیر کی پیکان آتی اور دوسرے کے حصے میں اُس کی لکڑی۔

فَطَارَتْ لِيْ وَلِأَصْحَابِيْ قِلَادَةٌ - میرے اور میرے ساتھیوں کے حصے میں ایک ہار نکلا۔

طَائِرُ الْإِنْسَانِ - اللہ کے علم میں جو آدمی تقدیر میں مقرر ہوا ہے (بعضوں نے کہا آدمی کا عمل)۔

عَلٰى خَيْرِ طَائِرٍ - مبارکبادی اور نیک فالی کے ساتھ (یعنے خوش نصیبی کے ساتھ)۔

طَارَتِ الْقُرْعَةُ عَلٰى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ - پانسہ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کے نام پر نکلا (یعنے قرعہ میں اُن کا نام نکلا)۔ **بِالْمَيْمُوْنِ طَائِرُهُ** - اچھے اور مبارک نصیبہ کے ساتھ (طائر اصل میں طیر سے نکلا ہے عرب لوگ پرندوں اور جانوروں سے فال لیتے اگر بائیں طرف سے داہنے طرف جائے تو اُس کو سانح کہتے اور اُس سے نیک فال لیتے اور جو داہنے طرف سے بائیں طرف جائے اُس کو بارح کہتے اور اُس سے بدشگون لیتے)۔

اَلْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْرُ - صبح کی وہ روشنی جو آسمان کے کنارے میں پھیلی ہوئی ہو یعنے صبح صادق نہ کہ صبح کاذب جو ایک لمبی دھاری ہوتی ہے۔

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ - بنی لوی یعنی قریش کے سرداروں پر بویرہ میں ایک پھیلی ہوئی آگ لگا دینا سہل ہو گیا (یہ حسان بن ثابت کا ایک شعر ہے)۔

Marfat.com

فَفَقَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً فَقُلْنَا اُغْتِیْلَ اُسْتُطِیْرَ۔ ایک رات ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گم ہو گئے ہم کہنے لگے شاید کسی نے غفلت میں آپ کو مار ڈالا یا اُڑا کر لے گیا یا جن آپ کو اُڑا لے گئے۔

فَاَطَرْتُ الْحُلَّۃَ بَیْنَ نِسَائِیْ۔ میں نے اُس کپڑے کے جوڑے کو اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا (اُس کو پھاڑ کر تھوڑا تھوڑا سب کو بانٹ دیا)۔

لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ۔ نہ تو بیماری کی چھوت لگتی ہے اور نہ بدشگونی کوئی چیز ہے (جیسے عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں پرندوں سے بدفالی لیتے تھے۔ اور اب تک جاہل عورتیں بلی کے سامنے آنے سے یا کانے کے ساتھ مڈبھیڑ ہونے سے یا چلتے وقت چھینک کی آواز سننے سے بدشگون لیتی ہیں)۔

ثَلَاثٌ لَا یَسْلَمُ اَحَدٌ مِنْھُنَّ اَلطِّیَرَۃُ وَالْحَسَدُ وَالظَّنُّ قِیْلَ فَمَا نَصْنَعُ قَالَ اِذَا تَطَیَّرْتَ فَامْضِ وَاِذَا حَسَدْتَ فَلَا تَبْغِ وَاِذَا ظَنَنْتَ فَلَا تُحَقِّقْ۔ تین باتوں سے کوئی نہیں بچا (مگر شاذ و نادر کوئی مقبول بندہ اللہ کا) ایک تو بدشگون لینا، دوسرے حسد کرنا، تیسرے بدگمانی۔ لوگوں نے عرض کیا کہ پھر ہم کیا کریں (اگر ان باتوں میں مبتلا ہوں) فرمایا جب بدشگونی لے تو (اللہ پر بھروسہ کر کے) اُس کام کو کر ڈال (بدشگون کا کچھ خیال نہ کر) اور جب حسد پیدا ہو تو (دل ہی دل میں رہنے دے) اُس کی وجہ سے کسی کو مت ستا (اُس پر ظلم اور زیادتی نہ کر) اور جب بدگمانی پیدا ہو تو اُس پر یقین مت کر (بلکہ یوں خیال کرتا رہ کہ شاید میرا گمان غلط ہو)۔

اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یُذْھِبُہٗ بِالتَّوَکُّلِ۔ بدشگون لینا شرک ہے (کیونکہ بُرا بھلا سب اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ شگون کو اُس کی علت قرار دینا اس میں شرک کی بُو آتی ہے) مگر ہم میں کوئی ایسا نہیں جس کو ایسا خیال نہ پیدا ہو (خواہ مخواہ دل میں وہم آ ہی جاتا ہے) پر اللہ پر بھروسہ کرنے سے یہ خیال جاتا رہتا ہے (جتنا اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسا بڑھتا جائے گا اتنا ہی بدشگونی کا خیال کمزور ہو جائے گا)۔

لَا طِیَرَۃَ فَاِنْ یَّکُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْاَۃِ۔ بدشگونی اور نامبارکی اور نحوست کوئی چیز نہیں ہے (فقط ایک وہم ہی وہم ہے جس کی کوئی اصل نہیں) اگر بدشگونی کوئی چیز ہو تو تین چیزوں میں ہوگی گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں (گھر کی نحوست یہ ہے کہ تنگ اور تاریک اور تیرہ اور غلیظ اور نجس بدآب و ہوا مقام میں واقع ہوگا تازی ہوا کا اُس میں گزر نہ ہوتا ہو، چار طرف سے بند، گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ شریر اور سرکش خندہ اور منہ زور ہو، جہاد کے کام پر نہ آئے، عورت کی نحوست یہ ہے کہ بدزبان، بدکار، مسرف اور فضول خرچ ہو)۔

لَا طِیَرَۃَ وَخَیْرُھَا الْفَالُ۔ بدشگونی کوئی چیز نہیں اور نیک فال لینا اچھی بات ہے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی نیک فال لیا کرتے مثلاً کوئی جھگڑا درپیش ہے اُس میں ایک شخص سامنے سے آیا جس کا نام سہل ہے تو یہ فال لے لی کہ اللہ تعالیٰ اس کام کو آسان کرے گا یا جنگ کے لئے جا رہے ہیں پہلے ایک شخص ملا جس کا نام ظفر خان یا فتح خان ہے اُس سے یہ فال لی کہ ہماری فتح ہوگی۔

فائدہ: فال سے وہ فال کھولنا مراد نہیں ہے جو ہندوستان کے جاہل لوگ کیا کرتے ہیں کہ ایک کاغذ پر کئی خانے کر کے اُس پر انگلی رکھاتے ہیں اور اُس سے قسمت کا حال معلوم کرتے ہیں یہ ممنوع اور حرام ہے۔

لہ ایک روایت میں فَاَطَّرْتُ ہے بتشدید طا باب افتعال سے ترجمہ وہی ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

اِيَّاكَ وَطَيْرَاتِ الشَّبَابِ۔ تو جوانی کے پاجوانوں کے چونچلوں سے بچا رہ (آدمی جوانی کے جوش میں ایسی باتیں کر بیٹھتا ہے جن کا انجام اس کے حق میں برا ہوتا ہے)۔

نَهَى اَنْ يُّصْبَرَ هٰذَا الطَّيْرُ۔ پرندے کو باندھ کر اس کو نشانہ بنانے سے منع فرمایا (جیسے بعضے لوگ کیا کرتے ہیں کہ جانور کو کھڑا کر کے اس کو تیروں یا گولیوں کا نشانہ بناتے ہیں)۔

فَيُطَيِّرُوْا كُلَّ مَطِيْرٍ۔ خوب بے پر کی اڑائیں (بن سوچے سمجھے آپ کا کلام نقل کریں اس پر حاشیے چڑھائیں)۔

لَا اٰهْوِيْ بِهَا الْاَقْطَارَ۔ میں جس جگہ جانے کا قصد کرتا ہوں وہ مجھ کو لے کر وہاں اڑ جاتا ہے۔

فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ۔ ایسے بدکار لوگ باقی رہ جائیں گے جو ہلکے پنے میں پرندوں کی طرح ہوں گے (ان میں وقار اور تمکین کا نام نہ ہوگا یا فسق و فجور میں پرندوں کی طرح ہوں گے)۔

طَارَتْ فِي الرَّحِمِ۔ پھر وہ نطفہ ماں باپ کے بچہ دان میں اڑ کر آ جاتا ہے (خون بن جاتا ہے)۔

رَاَيْتُ جَعْفَرَ اَنْ يَّطِيْرَ فِي الْجَنَّةِ۔ میں نے جعفر ابن ابی طالبؓ کو دیکھا وہ بہشت میں (فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے تھے (جنگ موتہ میں وہ شہید ہوئے تھے ان کے دونوں ہاتھ جن سے جھنڈا سنبھالے ہوئے تھے کافروں نے کاٹ ڈالے تھے اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے ان کو پرندے کی طرح دو پنکھ دیئے وہ بہشت میں اڑتے پھرتے ہیں)۔

اِنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِيْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ۔ شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے بھیس میں بہشت کے درخت سے لگی رہتی ہیں (ایک روایت میں تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ ہے یعنے بہشت کے میوے کھاتی رہتی ہیں ایک روایت میں ہے کہ شہیدوں کی روحیں عرش کے تلے جو قندیلیں ہیں ان میں رہتی ہیں)۔

رُفِعَ عَنْ اُمَّتِيْ تِسْعَةُ اَشْيَاءَ وَعَدَّ مِنْهَا الطِّيَرَةَ۔ میری امت سے نو باتوں کا مواخذہ نہ ہوگا ان میں سے ایک بدشگونی بھی ہے۔

ثَلَاثَةٌ لَمْ يَنْجُ مِنْهَا نَبِيٌّ فَمَا دُوْنَهٗ اَلتَّفَكُّرُ فِي الْوَسْوَسَةِ فِي الْخَلْقِ وَالطِّيَرَةُ وَالْحَسَدُ۔ تین باتوں سے تو پیغمبر تک نہیں بچے ان سے کم درجہ لوگ کیا بچیں گے۔ ایک تو وسوسہ جو دل میں آتا ہے (شیطان کی طرف سے) دوسرے بدشگونی۔ تیسرے حسد (یعنی دل میں جو رشک پیدا ہوتی ہے مگر مومن اپنے حسد کو کام میں نہیں لاتا یعنے محسود کے ساتھ برائی نہیں کرتا نہ اس کی نعمت کا زوال چاہتا ہے اور کافر اور فاسق اپنے حسد کو کام میں لاتے ہیں محسود کو ضرر پہنچاتے ہیں۔ یہ آفت ہے اس سے ساری نیکیاں محو ہو جاتی ہیں)۔

اِذَا تَكَلَّمَ اَطْرَقَ جُلَسَاؤُهٗ كَاَنَّمَا عَلٰى رُءُوْسِهِمُ الطَّيْرُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کلام کرتے تو آپ کے ساتھ بیٹھنے والے سر جھکا لیتے (خاموش اور بے حرکت ہو کر غور سے سنتے) گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں (اگر سر پر پرندہ بیٹھا ہو تو آدمی سر نہیں ہلاتا اس ڈر سے کہ کہیں پرندہ اڑ نہ جائے۔ جوہریؒ نے کہا کوا اونٹ کے سر پر آن کر بیٹھتا ہے اور اس کی جوئیں چن چن کر کھاتا ہے، اونٹ کیا کرتا ہے بالکل تصویر کی طرح حرکت نہیں کرتا اس ڈر سے کہ کہیں کوا اڑ نہ جائے)۔

طَيْشٌ۔ اوچھا ہونا، ہلکا ہونا، کم عقل ہونا، تیر کا نشانہ سے پار ہو جانا، نشانہ پر نہ لگنا۔

طَاشَ عَقْلُهٗ اس کی عقل جاتی رہی۔

طَيَشَانٌ۔ ہلکا پنا، متحرک ہونا، مضطرب ہونا۔

فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ۔ وہ سارے دفتر کے دفتر برائیوں کے ہلکے ہو جائیں گے اور وہ پرچہ (جس میں لا الٰہ الا اللہ ہوگا بھاری نکلے گا)۔

Marfat.com

كَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ - میرا ہاتھ رکابی میں ادھر ادھر پڑ رہا تھا (چاروں طرف سے کھا رہا تھا)۔

اَلنَّصْلُ الطَّائِشُ۔ بڑا یا تیر جو ادھر ادھر جائے۔ نشانہ پر نہ لگے ہلکے پنے کی وجہ سے چونکہ اس میں پر کم ہوتا ہے۔

اِذَا طَاشَتْ رِجْلَاهُ وَاخْتَلَطَ كَلَامُهُ۔ جب اس کے پاؤں لرزنے لگیں (کہیں کے کہیں پڑیں) اور اس کی باتیں بے موقع ہوں (واہی تباہی بکنے لگے تو یہی نشہ ہے)۔

طَيْفٌ یا مَطَافٌ۔ سوتے میں آنا۔

تَطْيِيفٌ۔ بہت طواف کرنا۔

طَيْفٌ۔ غضب، جنون اور حالت خواب میں جو خیال آئے اس کو بھی کہتے ہیں۔

اَصَابَ هٰذَا الْغُلَامَ لَمَمٌ اَوْ طَيْفٌ مِّنَ الْجِنِّ۔ اس لڑکے کو جنون ہو گیا ہے یا کچھ آسیب کا خلل ہے۔

اِذَا مَسَّهُمْ طَيْفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ۔ جب ان کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آتا ہے (کوئی خیال پیدا ہوتا ہے برے کام کرنے کا)۔ مشہور قراءت طَائِفٌ ہے۔

فَطَافَ بِي رَجُلٌ وَاَنَا نَائِمٌ۔ ایک شخص خواب میں میرے پاس آیا میں سو رہا تھا۔

لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ۔ میری امت کا ایک طائفہ (گروہ) ہمیشہ (قیامت تک) حق پر رہے گا۔ (اسحق بن راہویہ نے کہا طائفہ ہزار سے کم جو جماعت ہو اور قیامت کے قریب ایسا ہی حال ہو جائے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے طریق پر چلنے والے لوگ ہزار تک رہ جائیں گے۔ اس حدیث کا مقصود یہ ہے کہ اہل باطل کی کثرت پر کوئی دھوکا نہ کھائے)۔

لَاَقْطَعَنَّ مِنْهُ طَائِفًا۔ میں اس کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ ڈالوں گا (یعنی کوئی عضو اس کا)۔

فَجَعَلَ يَطِيفُ بِالْجَمَلِ۔ لگا اونٹ کے پاس پھرنے

طِيَلٌ۔ رسّی۔ (اس کا ذکر باب الطاء مع الواو میں ہو چکا ہے)۔[1]

طَيْلَسَانٌ۔ سیاہ چادر جو یہودی لوگ اوڑھتے ہیں۔

فَرَأَى الطَّيَالِسَةَ فَقَالَ كَاَنَّهُمُ السَّاعَةَ يَهُودُ خَيْبَرَ۔ آپ نے چادروں کو دیکھا فرمایا یہ لوگ تو اس وقت خیبر کے یہودی معلوم ہوتے ہیں (بعضوں نے کہا یہ چادریں زرد رنگ کی تھیں اس وجہ سے آپ نے ان پر انکار کیا)۔

جُبَّةٌ طَيَالِسَةٌ۔ طیلسان کا جبہ۔

تَطْيِينٌ۔ مٹی کا کام اچھا کرنا، مٹی سے مہر لگانا۔

طِيْنٌ۔ گارا، کیچڑ۔

مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ تَمُوتُ فِيهَا مِثْقَالُ نَمْلَةٍ مِّنْ خَيْرٍ اِلَّا طِيْنَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ جو کوئی جان اس حال میں مرے کہ اس میں ایک چیونٹی برابر بھلائی ہو تو قیامت کے دن اسی بھلائی پر اس کی پیدائش ہوگی۔

وَاٰدَمُ فِي طِيْنَتِهٖ۔ ابھی آدم اپنے کیچڑ ہی میں تھے (ان میں جان نہیں پڑی تھی)۔

فَاِذَا هِيَ طَيْبَةٌ اَوْ طِيْنَةٌ۔ یہ راوی کا شک ہے کہ طیبہ فرمایا یا طینہ۔ طِيْنَةُ الْخَبَالِ۔ دوزخیوں کے زخموں کی پیپ۔

طَانَهُ اللّٰهُ عَلَى الْخَيْرِ۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھلائی پر پیدا کرے۔

طِيَّةٌ۔ مقصد یا مطلب۔

يَا مُحَمَّدُ اِعْمَلْ لِطِيَّتِكَ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اپنا کام کرو (ہمارے سمجھانے سے باز آئی)۔

[1] اس کا اصل باب طاوی ہے مناسبت لفظی سے یہاں بیان کیا ۱۲ منہ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتاب الظاء المعجمۃ

ظ۔ حروف تہجی کا سترھواں حرف ہے۔ اور حساب جمل میں اس کا عدد ۹۰۰ ہے۔

باب الظاء مع الالف

ظَأْبٌ۔ چھینک مارنا، درخ کرنا، نکاح کرنا، آواز کرنا۔
مُظَاءَبَۃٌ۔ بیوی کی بہن سے نکاح کرنا سالی سے نکاح کرنا۔
ظَأْرٌ۔ مہربان کرنا، مہربان ہونا، بچہ کو دودھ پلانا۔
اِظْآرٌ۔ بچہ کے لئے انا مقرر کرنا۔
ظِئْرٌ۔ جو غیر کے بچہ پر مہربان ہو، مرد ہو یا عورت (تو یہ مرضعہ سے عام ہے)۔

سَيْفُ الْقَيْنِ ظِئْرُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ سیف لوہار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی انا کے شوہر تھے (تو انا کے خاوند کو بھی ظئر کہتے ہیں)۔

اَلشَّهِيْدُ تَبْتَدِرُهُ زَوْجَتَاهُ كَظِئْرَيْنِ اَضَلَّتَا فَصِيْلَيْهِمَا۔ شہید کی طرف اس کی دونوں بیویاں (بہشت کی حوروں میں سے) اس طرح لپکتی ہیں جیسے وہ دو انائیں جنھوں نے اپنے شیر خوار بچہ کو کھو دیا ہو (اور ایک بارگی وہ بچے دکھلائی دیں تو کیسی بے تاب ہو کر ان کی طرف لپکتی ہیں)۔

اَعْطٰى رُبَعَۃً يَتْبَعُهَا ظِئْرَاهَا۔ اس کو پہلونٹی کا بچہ دیا اور اس کے ساتھ اس کے ماں باپ بھی دیئے۔

كَتَبَ اِلٰى هُنَيٍّ وَهُوَ فِيْ نَعَمِ الصَّدَقَۃِ اَنْ ظَاْرِ قَالَ فَكُنَّا نَجْمَعُ النَّاقَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ عَلَى الرُّبَعِ۔ حضرت عمرؓ نے ہنی کو لکھا جو زکوٰۃ کے جانوروں پر مقرر تھا کہ مُظَاءَرَت کیا کر (مظاءرت اور ظئار یہ ہے کہ اونٹنی کو دوسری اونٹنی کے بچہ پر مہربان کریں اس کی تدبیر عرب یوں کرتے تھے کہ اونٹنی کے ناک اور دونوں آنکھوں پر پٹی باندھ دیتے تھے اور اس کے فرج میں ایک چیتھڑا گھسیڑ دیتے تھے پھر اس میں دو آڑی باریک لکڑیاں

Marfat.com

ڈالتے اونٹنی یہ سمجھتی کہ اُس کو دردِ زِہ ہو رہا ہے جب اُس پر بہت سختی ہوتی تو وہ لکڑیاں نکال لیتے اور اُس چیتھڑے کو بھی نکال کر دوسری اونٹنی کے بچہ پر جو تیار ہوتا خوب رگڑتے پھر اُس بچہ کو اُس اونٹنی کے سامنے لاتے وہ اُس کو سونگھ کر اپنا بچہ سمجھتی اور مہربانی سے اُس کو پالتی)۔

مَنْ ظَأَرَهُ الْاِسْلَامُ۔ جس پر اسلام مہربانی کرے۔

اَظْأَرُكُمْ عَلَى الْحَقِّ وَاَنْتُمْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ۔ میں تو تم کو حق پر مہربان کرتا ہوں (یعنے چاہتا ہوں کہ تم حق کو اختیار کرو) اور تم اُس سے بھاگتے ہو۔

اِشْتَرٰى نَاقَةً فَرَاٰى بِهَا تَشْرِيْمَ الظِّئَارِ فَرَدَّهَا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے ایک اونٹنی خریدی دیکھا تو اُس میں ظئار کی پھٹن ہے (اُس کی فرج پھٹی ہوئی تھی) انھوں نے اُس کو واپس کر دیا۔

قَدْ اَصَبْنَا نَاقَتَيْكَ وَنَتَجْنَاهُمَا وَظَاَرْنَاهُمَا عَلٰى اَوْلَادِهِمَا۔ ہم نے تیری دونوں اونٹنیوں کو پکڑ پایا اُن سے بچے نکلوائے اُن کو اُن کی اولاد پر مہربان کیا۔

اَلطَّعْنُ ظِئَارُ الْقَوْمِ۔ برچھے مارنا مہربانی کا سبب ہے (یہ ایک مثل ہے یعنے دشمنوں کو جب ہتھیار کر مغلوب کرے گا تو وہ ڈر کر چار و ناچار دوست بنیں گے تجھ پہ مہربان ہوں گے یہ بعینہٖ اُس مثل کے مطابق ہے جو انگریزی میں کہی جاتی ہے کہ فوج اور سامانِ جنگ عمدہ تیار رکھنا صلح اور امن کی ضمانت ہے)۔

ظَأَمٌ۔ جماع کرنا۔

مُظَاءَمَةٌ۔ ایک دوسرے کی سالی سے نکاح کرنا، ہم زُلف ہونا، ساڑھو بننا، دو بہنوں کو دو شخصوں کے نکاح میں لانا۔

باب الظاء مع الباء

طَبْطَبَةٌ۔ بخار آنا۔

تَظَبْظُبٌ۔ آہستہ گرنا۔

ظَبْظَابٌ۔ بیماری، درد اور عیب، پلک کا دانہ، جو بلاؤں کی آنکھ اور رخسار پر ہو جاتا ہے۔

ظُبَةٌ۔ تلوار یا برچھے کی دھار، یا اَنی (نوک)۔

فَوَضَعْتُ ظَبِيْبَ السَّيْفِ فِيْ بَطْنِهٖ۔ میں نے تلوار کی نوک اُس کے پیٹ پر رکھی (اس روایت میں یوں ہی ہے لیکن لغت کی رُو سے ظُبَةُ السَّيْفِ ہونا چاہیئے اور ضَبِيْبٌ ضاد معجمہ سے خون کا مُنہ سے بہنا۔ ابو موسیٰ نے کہا صحیح صَبِيْبٌ ہے صاد مہملہ سے اس کا ذکر گزر چکا ہے)۔

فَالْقَوْا بِالظُّبَاءِ۔ تلوار کی دھاروں سے مقابلہ کرو (یہ جمع ہے ظُبَةٌ کی)۔

ظَبْيٌ۔ ہرن یا ہرنی (بعضوں نے کہا مادہ کو ظَبْيَةٌ کہتے ہیں) اس کی جمع اَظْبٌ اور ظَبَيَاتٌ اور ظِبَاءٌ اور ظُبِيٌّ ہے۔

ظَبْيَةٌ۔ ہرنی، بکری، گائے، عورت، اور اونٹنی کی اندام نہانی، وادی کا موڑ، ہرن کے بال اور چمڑی کا چھوٹا تھیلا۔

اَرْضٌ مَظْبَاةٌ۔ وہ زمین جس میں ہرن بہت ہوں۔

اِذَا اَتَيْتَهُمْ فَارْبِضْ فِيْ دَارِهِمْ ظَبْيًا۔ جب تو اُن کے ملک میں پہنچے تو ہرن کی طرح وہاں رہ (یعنے ہوشیاری کے ساتھ جہاں کوئی آدمی دیکھے تو ہرن کی طرح بھاگ جا۔ کسی خطرہ کا اندیشہ ہو تو چلدے) یہ اہل عرب کا قول ہے۔

بِهٖ دَاءُ الظَّبْيِ۔ اس کو ہرن کی بیماری ہے۔ یعنے کوئی بیماری نہیں ہے۔ کیونکہ ہرن کو سوائے مرض الموت کے کوئی بیماری نہیں ہوتی (یہ اہل عرب کا قول ہے)۔

اُهْدِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَبْيَةٌ فِيْهَا خَرَزٌ فَاَعْطَى الْاَهْلَ مِنْهَا وَالْعَزَبَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تھیلی بھیجی گئی

Marfat.com

اُس میں نگینے تھے آپ نے اُس میں سے گھر والوں کو اور مجرد لوگوں کو دونوں کو دیا۔

اِلْتَقَطْتُ ظَبْیَةً فِیْهَا اَلْفٌ وَمِائَتَا دِرْهَمٍ وَقُلْبَانِ مِنْ ذَهَبٍ۔ میں نے ایک تھیلی پائی اُس میں بارہ سو درم اور دو کنگن سونے کے تھے۔

اِحْفِرْ طَیْبَةَ قَالَ وَمَا طَیْبَةُ قَالَ زَمْزَمُ۔ طیبہ کھودو۔ پوچھا طیبہ کیا؟ انھوں نے کہا زمزم کا کنواں (اس کو ایک تھیلی سے تشبیہ دی)۔

مِنْ ذِی الْمَرْوَۃِ اِلَی الظَّبْیَۃِ۔ ذی المروہ سے ظبیہ تک (ظبیہ ایک مقام کا نام ہے جُہینہ کے ملک میں آپ نے اُس کو مقطعہ کے طور پر عوسجہ جہنی کو دیا تھا)۔

عِرْقُ الظُّبْیَةِ۔ ایک مقام ہے روحاء سے تین میل پر وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے۔

فَاَصَابَتْ ظُبَتُهُ طَائِفَةً مِّنْ قُرُوْنِ رَأْسِهٖ۔ اُن کی تلوار کی دھار سر کی بعض چوٹیوں پر پڑی۔

لَمْ یُعَاقِبْ عُمَرُ صَاحِبَ الظَّبْیِ۔ حضرت عمرؓ نے اُس احرام والے کو سزا نہیں دی جس نے ہرن کا شکار کیا تھا (بلکہ اُس کو صرف بدلا دینے کا حکم دیا)۔

اَبُوْ ظَبْیَانَ۔ ایک راوی کا نام ہے۔

باب الظاء مع الجیم

ظَجَّ۔ لڑائی میں آواز بلند کرنا، فریاد کرنا اور لڑائی کے سوا دوسرے مقاموں میں فریاد کرنے کو ضجّ کہتے ہیں۔

باب الظاء مع الراء

ظَرِبٌ۔ چپک جانا۔

تَظْرِیْبٌ۔ سخت ہونا۔

ظَرِبٌ۔ نوک دار، دھار دار، پتھر، یا پھیلا ہوا پہاڑ یا چھوٹا ٹیلہ۔

ظَرِبَانٌ۔ ایک جانور ہے بلی کے برابر جو بدبودار اور خاکستری رنگ کا ہوتا ہے (اس کی جمع ظَرَابِیْ آئی ہے اور ظَرَابِیْن اور ظَرَابِیّ بھی)۔

اَللّٰهُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَةِ۔ یا اللہ ٹیلوں اور چھوٹے چھوٹے پہاڑوں پر اور نالوں کے شکم میں پانی برسا (اور مدینہ پر سے پانی اٹھا لے یہاں نہ برسے)۔

اَیْنَ اَهْلُكَ یَا مَسْعُوْدُ فَقَالَ بِهٰذِهِ الْاَظْرُبِ السَّوَاقِطِ۔ مسعودؓ! تمہارے بیوی بچے کہاں ہیں؟ انھوں نے کہا ان چھوٹے چھوٹے جھکے ہوئے پہاڑوں میں۔

رَاَیْتُ کَاَنِّیْ عَلٰی ظَرِبٍ۔ میں نے دیکھا جیسے میں ایک پہاڑی پر ہوں۔

حَتّٰی یَنْزِلَ عَلَی الظَّرِیْبِ الْاَحْمَرِ۔ یہاں تک کہ وہاں سرخ پہاڑی پر اترے گا۔

اِذَا غَسَقَ اللَّیْلُ عَلَی الظِّرَابِ۔ جب رات کی تاریکی ٹیلوں پر چھا جائے۔

کَانَ لَهٗ فَرَسٌ یُقَالُ لَهُ الظَّرِبُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا تھا جس کو ظرب کہتے تھے (یعنی پہاڑی کی طرح مضبوط اور سخت۔ عرب لوگ کہتے ہیں ظَرِبَتْ حَوَافِرُ الدَّابَّةِ۔ جانور کے سم سخت ہوگئے)۔

حُوْتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ۔ ایک مچھلی چھوٹے پہاڑ یا ٹیلہ کی طرح۔

فَسَا بَیْنَهُمُ الظَّرِبَانُ۔ یعنے اُن میں نا اتفاقی ہوگئی (یہ اہل عرب کا قول ہے)۔

ظُرَرٌ یا ظُرٌّ یا ظُرَرَةٌ۔ دھار دار پتھر (اس کی جمع ظِرَارٌ اور اَظِرَّةٌ اور ظُرَّانٌ اور ظِرَّانٌ ہے)۔

اِنَّا نَصِیْدُ الصَّیْدَ فَلَا نَجِدُ مَا نُذَکِّیْ بِهٖ اِلَّا الظِّرَارَ وَشِقَّةَ الْعَصَا۔ ہم شکار کرتے ہیں اور ذبح کرنے کے لئے کچھ نہیں پاتے مگر دھار دار پتھر یا لکڑی کی چپٹی (جو دھار دار ہوتی ہے یعنی کھپچی)۔

Marfat.com

فَاَخَذْتُ ظِرَارًا مِّنَ الْاَظِرَّةِ فَذَبَحْتُهَا بِهٖ۔ میں نے دھاردار پتھروں میں سے ایک پتھر لیا اور اُس سے اُس کو ذبح کیا۔

لَا سِکِّیْنَ اِلَّا الظُّرَّانُ۔ دھاردار پتھروں کے سوا اور کوئی چھری نہ تھی۔ ظِرَّانٌ یا مِظَرَّۃٌ۔ چقماق کو بھی کہتے ہیں۔

ظَرِبٌ۔ راستہ کے نشانات جو مسافروں کی رہنمائی کے لئے لگائے جاتے ہیں۔

ظَرْفٌ۔ یا ظَرَافَۃٌ۔ ظریف، خوش طبع ہونا۔

اِظْرَافٌ۔ ظریف بچے جننا، ظرف میں رکھنا۔

ظَرْفٌ۔ برتن کو بھی کہتے ہیں۔

ظَرِیْفٌ۔ خوش طبع، دل لگی باز (اس کی جمع ظُرَفَاءُ اور ظُرُوْفٌ اور ظِرَافٌ اور ظَرِیْفُوْنَ آئی ہے)۔

اِذَا کَانَ اللِّصُّ ظَرِیْفًا لَمْ یُقْطَعْ۔ جب چور ظریف ہو یعنی عمدہ، بلیغ، گفتگو کرنے والا جو حسن تقریر کی وجہ سے حد شرعی کو دفع کرے تو اُس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا (کیونکہ شرعی حدود ادنیٰ شبہ سے ساقط ہو جاتے ہیں اور اصولِ قانون بھی یہی ہے کہ شبہ کا فائدہ مجرم کو ملتا ہے)۔ میں کہتا ہوں اس حدیث کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ جب کوئی ظرافت اور دل لگی کی راہ سے چوری کرے نہ کہ بدنیتی سے تو اُس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے جیسے ہندوستان میں ایک رسم ہے کہ چوتھی کے دن دولھا والے دُلھن والوں کے اور دُلھن والے دولھا والوں کی اشیاء چُراتے ہیں اور پھر شیرینی لے کر واپس دیتے ہیں یا سالیاں دولھا کا جوتا چُرا لیتی ہیں۔

کَیْفَ ابْنُ زِیَادٍ قَالُوْا ظَرِیْفٌ عَلٰی اَنَّہٗ یَلْحَنُ قَالَ اَوَ لَیْسَ ذٰلِکَ اَظْرَفَ لَہٗ۔ (معاویہ نے پوچھا، عبید اللہ بن زیاد کیسا آدمی ہے؟ لوگوں نے کہا ایک ظریف خوش مزاج آدمی ہے مگر گفتگو میں غلطیاں کرتا ہے۔ معاویہ نے کہا یہ تو اور اُس کی ظرافت کو بڑھانے والا ہے۔

اَلْکَلَامُ اَکْثَرُ مِنْ اَنْ یَکْذِبَ ظَرِیْفٌ۔ ظریف آدمی کو جھوٹ نہ بولنے کی بڑی گنجائش ہے (وہ ایسی بات کہہ سکتا ہے کہ جھوٹ بھی نہ ہو اور کام نکل جائے جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہا رَجُلٌ یَّھْدِیْنِی السَّبِیْلَ۔ یعنی یہ صاحب مجھ کو راستہ بتاتے ہیں۔ کافر یہ سمجھے کہ مدینہ کا راستہ بتانے والا کوئی شخص ہے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ آپ دین کا راستہ مجھ کو بتاتے ہیں)۔

باب الظاء مع العین

ظَعْنٌ۔ کوچ کرنا، چلنا۔

اِظْعَانٌ۔ چلانا، کوچ کرانا۔

تَظَعُّنٌ۔ سوار ہونا۔

ظَعُوْنٌ۔ اونٹ جس پر سواری کی جائے۔

فَاِذَا بِھَوَازِنَ عَلٰی بَکْرَۃِ اَبِیْھِمْ بِظُعُنِھِمْ وَشَائِھِمْ وَنَعَمِھِمْ۔ ناگاہ کیا دیکھتے ہیں کہ ہوازن کے لوگ سب کے سب اکٹھا ہو کر آئے ہیں یہاں تک کہ اُن کی عورتیں اور بکریاں اور چوپائے وہ بھی ہمراہ ہیں (ظُعُنٌ جمع ہے ظَعِیْنَۃ کی اصل میں ظَعِیْنَۃ وہ اونٹنی جس پر سواری کی جائے اور عورت کو بھی ظَعِیْنَۃ کہتے ہیں کیونکہ وہ خاوند کے ساتھ سفر کرتی ہے یا اونٹنی پر لادی جاتی ہے۔ بعضوں نے کہا ظعینہ وہ عورت جو ہودے میں سوار ہو پھر خود ہودے کو بھی ظَعِیْنَۃ کہنے لگے اس کی جمع ظُعُنٌ اور ظُعْنٌ اور ظَعَائِنُ اور اَظْعَانٌ ہے۔

اَعْطٰی حَلِیْمَۃَ السَّعْدِیَّۃَ بَعِیْرًا مُّوَقَّعًا لِلظَّعِیْنَۃِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انا حلیمہ سعدیہ کو ایک ایسا اونٹ دیا جس پر ہودہ لگایا جاتا تھا۔

لَیْسَ فِیْ جَمَلِ ظَعِیْنَۃٍ صَدَقَۃٌ۔ ہودہ کے اونٹ میں جو سواری کے لئے ہو زکوٰۃ نہیں ہے (جیسے سواری

کے گھوڑوں پر زکوٰۃ نہیں ہے)۔

اَذِنَ لِلظُّعُنِ۔ آپ نے عورتوں کو مُزدلفہ سے پہلے لے جانے کی اجازت دی (یعنے رات ہی سے طلوع فجر سے پہلے اُن کو منا چلے جانے کی)۔

مَرَّتْ بِہٖ ظُعُنٌ۔ عورتیں ہودوں پر سوار اُن پر سے گزریں۔

فَاِذَا بِہَا ظَعِیْنَۃٌ۔ وہاں ایک عورت ہودے پر سوار ملے گی۔

فَلَتَرَیَنَّ الظَّعِیْنَۃَ۔ تو ہودے پر سوار ایک عورت کو دیکھے گا۔

وَلَا تَضْرِبْ ظَعِیْنَتَکَ ضَرْبَکَ اُمَیَّتَکَ۔ تو اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح مت مارو۔

وَلَا الظَّعْنَ۔ نہ سواری پر جا سکتا ہے (اتنا بوڑھا کم طاقت ہے)۔

عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ۔ مشہور صحابی ہیں بدری، قرشی۔

اَمْرِیْ مَظْعَنِہٖ۔ یا کوچ کے دن پر۔

باب الظاء مع الفاء

ظَفَرٌ۔ ناخون گھسیڑنا، دیکھنا۔

ظَفِرَتِ الْعَیْنُ۔ آنکھ میں ناخونہ ہو گیا۔

ظُفِرَ الرَّجُلُ۔ اُس کی آنکھ میں ناخونہ ہو گیا (اُس کا مصدر ظَفَرٌ ہے یعنی آنکھ کا ناخونہ ہونا اور فتح، فیروزی، غلبہ، مقصود حاصل ہونا)۔

تَظْفِیْرٌ۔ ناخن گھسیڑنا، فتح دلانا، اظفار (خوشبو) استعمال کرنا، فتح کی دعا کرنا۔ اِظْفَارٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

ظَفَارِ۔ ایک شہر تھا یمن میں صنعا کے قریب۔ حمیری بادشاہوں کا پایہ تخت تھا، اس کی بندرگاہ لوبان، اگر اور عود و عنبر وغیرہ کی تجارت کے لئے مشہور تھی، امتداد زمانہ کے باعث اب برباد ہو چکا ہے۔ عُوْدٌ ظُفَارِیٌّ اور جزع ظَفَارِیٌّ، اُسی کی طرف منسوب ہے۔

مَا بِالدَّارِ ظُفُرٌ۔ گھر میں کوئی نہیں ہے۔ ظُفْرٌ یا ظُفُرٌ یا ظِفْرٌ ناخن کو بھی کہتے ہیں (اس کی جمع اَظْفَار اور اَظَافِیْر آئی ہے)۔

ظَفَرٌ۔ کامیاب۔

اَظْفَارُ الثَّوْبِ۔ کپڑے کی شکنیں۔

وَعَلٰی عَیْنِہٖ ظَفَرَۃٌ غَلِیْظَۃٌ۔ دجال کی آنکھ پر ایک غلیظ پھلی ہوگی (نہایہ میں ہے کہ ظَفَرَۃ وہ گوشت جو آنکھ کے کونے پر اُگتا ہے اور کبھی آنکھ کی سیاہی کو بھی ڈھانپ لیتا ہے)۔

لَا تَمَسُّ الْحَادُّ اِلَّا نُبْذَۃً مِّنْ قُسْطِ اَظْفَارٍ یا مِنْ قُسْطٍ وَّ اَظْفَارٍ۔ سوگ والی عورت خوشبو نہ لگائے مگر حیض سے پاک ہونے پر بدبو رفع کرنے کے لئے تھوڑا سا اظفار کا عود شرمگاہ پر لگالے یا عود اور اظفار (اظفار ایک قسم کی خوشبو ہے یعنے کالا عطر جو جم کر اُس کے ٹکڑے ناخن کی طرح ہو جاتے ہیں)۔

عِقْدٌ مِّنْ جَزْعِ اَظْفَارٍ۔ ایک ہار اظفار کے نگوں کا (اظفار خوشبو کے ٹکڑوں میں سوراخ کرکے اُس کا ہار عرب کی عورتیں گلے میں لٹکاتیں۔ صحیح روایت میں مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ ہے یعنی ظفار کے نگینوں کا ہار جو ایک شہر ہے ملک یمن میں)۔ عرب میں ایک مثل ہے مَنْ دَخَلَ ظَفَارِ حَمَّرَ جو شخص ظفار میں گیا اُس نے اپنے آپ کو سرخ کیا (کیونکہ وہاں کی مٹی لال ہے)۔

کَانَ لِبَاسُ اٰدَمَ الظُّفُرَ۔ حضرت آدمؑ کا بہشتی لباس سفیدی اور چمک میں ناخون کی طرح تھا جو کبھی میلا نہیں ہوتا تھا اب اُن کی اولاد میں ذرا سا نشان ناخن رہ گیا)۔

اُطْلُبْ لِنَفْسِکَ اَمَانًا قَبْلَ اَنْ تَأْخُذَکَ

Marfat.com

اَلْاَظْفَارُ. اپنے لئے امان کی فکر کر اِس سے پہلے کہ موت کے ناخن تجھ کو پکڑ لیں۔

کَانَ ثَوْبَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَّذَانِ اَحْرَمَ فِیْھِمَا یَمَانِیَّیْنِ عِطْرِیٍّ وَّاَظْفَارٍ. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دو کپڑوں میں احرام باندھا تھا وہ دونوں یمن کے بنے ہوئے تھے ایک عبر کا اور ایک اظفار کا (صحیح ظفار ہے)۔

کُفِّنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بُرْدَیْنِ ظَفَرِیَّتَیْنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو ظفری چادروں میں کفن دیئے گئے۔

ظَفَارِ۔ زجرۃ ظفار ایک قلعہ ہے یمن میں۔

تَظَفَّرْنَا بِہٖ بِکُلِّ خَیْرٍ۔ ہم نے اُس کی وجہ سے ہر ایک بھلائی حاصل کی۔

مَسْجِدُ بَنِیْ ظَفَرٍ۔ ایک مسجد ہے کوفہ کی مسجد کے قریب مدینہ۔

ظَفَفٌ۔ اونٹ کے پاؤں جوڑ کر باندھ دینا۔

اِسْتِظْفَافٌ۔ پیچھے لگنا۔

باب الظاء مع اللام

ظَلَعٌ۔ لنگڑا ہونا، ناتوان ہونا۔

ظَلَعٌ۔ تنگ ہونا، جگہ کا (ہجوم کی وجہ سے) اور کی خواہش ہونا۔

ظَالِعٌ۔ لنگڑا، ضعیف۔

فَاِنَّہٗ لَا یَرْبَعُ عَلٰی ظَلْعِكَ مَنْ لَّیْسَ یَحْزُنُہٗ اَمْرُكَ۔ تیری ناتوانی اور لنگڑے پنے پر وہ تیری خدمت نہیں کرے گا جس کو تیرے حال کی فکر نہیں اُس کو تیری پروا نہیں (یعنے تمہارے کام وہ آئے گا جو تمہارا غمخوار ہو گا)[1]۔

رَبَعَ فِی الْمَکَانِ۔ اُس جگہ اقامت کی۔

وَلَا الْعَرْجَاءُ الْبَیِّنُ ظَلْعُھَا۔ قربانی میں وہ بکری درست نہیں جس کا لنگڑا پن نمایاں ہو (اگر ذرا سا لنگ ہو جو چلنے میں معلوم نہ ہوتا ہو تو قباحت نہیں)۔

عَلَوْتَ اِذْ ظَلَعُوْا (حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں فرمایا) جب لوگ لنگڑے اور ناتوان ہوگئے تو تم زبردست اور غالب رہے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عرب کے کئی قبیلے جو اسلام لا چکے تھے مرتد ہوگئے اُدھر ابوبکر صدیقؓ نے روم والوں پر فوج کشی کا ارادہ کیا دوسرے صحابہ متردد اور پریشان ہوگئے اور ابوبکرؓ کو یہ رائے دی کہ ابھی دوسرے بادشاہوں پر فوج کشی نہ کیجئے اپنے ملک کو تو مخالفوں سے صاف کر لیجیے لیکن حضرت صدیقؓ کا عزم ضعیف نہیں ہوا۔ آپ نے اُبنٰا والوں پر اُسامہ بن زیدؓ کا لشکر روانہ کر دیا۔ اُدھر مسیلمہ کذاب کا کام تمام کیا۔ اُدھر مرتدوں کی بھی خوب خبر لی اِسلام کو خوب جما دیا۔ حضرت علیؓ نے یہی حضرت ابوبکرؓ کی تعریف کی)۔

وَلْیَسْتَاْنِ بِذَاتِ النَّقْبِ وَالظَّالِعِ۔ خارشی اور لنگڑے اونٹ کا انتظار کرے، اُن کے ساتھ نرمی کرے۔

اُعْطِیْ قَوْمًا اَخَافُ ظَلَعَھُمْ۔ میں کچھ لوگوں کو اس لئے دیتا ہوں کہ اُن پر ڈرتا ہوں ایسا نہ ہو کہ کجروی اختیار کریں (دین حق سے پھر جائیں یعنے ضعیف الایمان لوگوں کو دنیا کا مال ومتاع دے کر ثابت قدم رکھتا ہوں (اصل میں ظَلَعٌ ایک بیماری ہے جانور کے پاؤں میں جس سے وہ پاؤں دبا کر چلتا ہے)۔

رَجُلٌ ظَالِعٌ۔ یعنی جھک جانے والا گنہ گار۔

اِرْبَعْ عَلٰی ظَلْعِكَ۔ اپنی ناتوانی پر رحم کر (طاقت سے زیادہ بوجھ نہ اُٹھا)۔

ظَلْفٌ۔ کھُر پہ مارنا، روکنا، باز رکھنا، چھپانا، پیچھے لگنا۔

ظِلْفٌ۔ پھٹا ہوا کھُر، بکری یا گائے یا ہرن کا ظِلْفٌ اور اَظْلَافٌ جمع ہے۔ گھوڑے کے سُم کو حافر کہتے ہیں۔

[1] تو لا یربع کے معنی یہ ہوں گے کہ تیری خدمت کے لئے وہ نہیں ٹھہرے گا۔

Marfat.com

اور اونٹ کے کمر کو خُفّ کہتے ہیں)۔

ظِلْفٌ۔ حاجت اور مراد اور مقصد کو بھی کہتے ہیں۔

اَرْضٌ ظَلِفَةٌ۔ سخت زمین جس پر نشان نہ پڑے۔

ظَلِيْفٌ۔ بدحال، ذلیل، سخت مکان، سخت کام۔

فَتَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا۔ وہ اپنے کھروں سے اُس کو روندے گی (اس لئے کہ اُس کے مالک نے دنیا میں اُس کی زکوٰۃ نہیں دی تھی)۔

تَتَابَعَتْ عَلٰى قُرَيْشٍ سِنُوْ جَدْبٍ اَمْحَلَتِ الظِّلْفَ۔ قریش پر قحط کے سال پے در پے آئے یہاں تک کہ کھر والے جانوروں کو تھکا دیا۔

عَلَيْكَ الظَّلِفَ مِنَ الْاَرْضِ لَا تُرْمِضْهَا۔ (حضرت عمرؓ نے چرانے والے سے فرمایا) تو اپنے جانوروں کو سخت زمین میں چرا (یا نرم زمین میں جس میں ریت اور پتھر نہ ہو) اُن کے پاؤں مت جلا دینے ریت کی گرمی اور پتھر کی سختی سے)۔

كَانَ يُصِيْبُنَا ظَلَفُ الْعَيْشِ بِمَكَّةَ۔ ہم مکہ میں سختی کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے (مفلسی اور تکلیف کے ساتھ)۔

لَمَّا هَاجَرَ اَصَابَهُ ظَلَفٌ شَدِيْدٌ۔ مصعب ابن عمیرؓ نے جب ہجرت کی تو اُن کو سخت تکلیف پیش آئی (سارا مال متاع مکہ میں رہ گیا مدینہ میں خالی ہاتھ آئے شہید ہوئے تو کفن تک کو کپڑا نہ تھا)۔

ظَلَفَ الزُّهْدُ تَهَمَّ اِتَّهِمْ۔ دنیا کے زہد اور بے رغبتی نے نفسانی خواہشوں کی روک کی۔

كَانَ يُؤَذِّنُ عَلٰى ظَلِفَاتِ اَقْتَابٍ مُغَرَّزَةٍ فِى الْجِدَارِ۔ بلالؓ پالان کی لکڑیوں پر (وہ چار لکڑیاں جو پالان کے دونوں طرف اونٹ کے پہلو پر رہتی ہیں) جو دیوار میں گڑی ہوتیں چڑھ کر اذان دیتے۔

ظَلَّ۔ یا ظُلُوْلٌ۔ ہمیشہ رہنا، یا رات کو ہمیشہ رہنا۔

تَظْلِيْلٌ۔ ڈھانپ لینا، سایہ ڈالنا، ڈرانے کے لئے اشارہ کرنا۔

اِظْلَالٌ۔ سایہ دار ہونا، سایہ کرنا، ڈھانپ لینا۔

ظِلٌّ۔ سایہ۔ جیسے ظِلَالٌ یا اَظْلَالٌ۔ جو چیز سایہ کرے، ابر ہو یا چھتری (بعضوں نے کہا ظِلٌّ وہ سایہ جو زوال تک ہو اور زوال کے بعد فَيْءٌ کہتے ہیں یعنی چھاؤں)۔

اَظَلَّكَ۔ تیرے نزدیک آپہنچا۔

اِسْتِظْلَالٌ۔ سایہ لینا (جیسے تَظَلُّلٌ ہے)۔

ظُلَّةٌ۔ سائبان، چھتر۔

ظِلٌّ ظَلِيْلٌ۔ بڑا سایہ، گھنا سایہ، ہمیشہ سایہ دار۔

مَظَلَّةٌ۔ چھتری، یا خیمہ۔

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ۔ بہشت تلواروں کے سایہ کے تلے ہے (یعنی اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بہشت میں لے جاتا ہے)۔

سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِىْ ظِلِّهٖ۔ سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے سایہ میں رکھے گا (یعنی عرش کے سایہ میں)۔

سَبْعَةٌ فِىْ ظِلِّ الْعَرْشِ۔ سات آدمی قیامت کے دن عرش کے سایہ میں رہیں گے (بعضوں نے کہا مراد اُس کی رحمت کا سایہ ہے یعنی اُن کو محشر کی گرمی میں تکلیف نہ ہوگی)۔

يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ۔ جس دن پروردگار کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِى الْاَرْضِ۔ بادشاہ دنیا میں پروردگار کا سایہ ہے (کیونکہ وہ غریبوں اور مظلوموں کی تکلیف رفع کرتا ہے۔ مراد وہ بادشاہ ہے جو عادل اور باایمان ہو)۔

اِنَّ فِى الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِىْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ۔ بہشت میں ایک درخت ہے طوبیٰ جس کے

Marfat.com

سایہ میں سو برس تک سوار چلتا رہے (اور سایہ ختم نہ ہو)۔

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَفِي مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ (حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں کہا) یعنے دنیا میں آنے سے پیشتر آپ بہشت میں تھے اُس کے سایوں میں مقیم تھے۔ ایسے مقام میں جہاں پتے بعوض لباس کے چپکائے جاتے ہیں۔ (یعنے آدمؑ کی پشت میں تھے اُنھوں نے جب بہشتی جوڑا چھن گیا تو بہشت کے پتے اپنے بدن پر جوڑ لئے تھے)۔

قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ۔ تم پر ایک بڑا مہینہ آن پہنچا ہے (یعنے بزرگی والا مراد رمضان ہے)۔

فَلَمَّا أَظَلَّ قَادِمًا حَضَرَنِي بَثِّي۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جنگ تبوک سے) لوٹ کر آتے تو میرا غم تازہ ہوگیا

إِنَّهُ ذَكَرَ فِتَنًا كَالظُّلَلِ۔ آپ نے فتنوں کا ذکر کیا جو پہاڑ یا ابر کی طرح لوگوں کو گھیر لیں گے (ظُلَلٌ جمع ہے ظُلَّةٌ کی مراد پہاڑ یا ابر ہے)۔

عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ۔ سائبان کے دن کا عذاب (جو حضرت شعیبؑ کی قوم پر آیا تھا ایک ابر بصورت سائبان نمودار ہوا وہ گرمی کی شدت سے اُس کے سایہ میں گئے جب اُس کے تلے آگئے تو اُس میں سے آگ برسی سب جل کر مر گئے)۔

رَأَيْتُ كَأَنَّ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ میں نے (خواب میں) دیکھا کہ ایک سائبان ہے اُس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے۔

الْبَقَرَةُ وَآلُ عِمْرَانَ كَأَنَّهُمَا ظُلَّتَانِ أَوْ غَمَامَتَانِ۔ سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران قیامت کے دن اس طرح آئیں گے گویا وہ دو چھتریں ہیں یا دو ابر کے ٹکڑے ہیں، یا پرندوں کے دو جھنڈ (پَرے، جھنڈ) ہیں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے بحث کریں گے (تاکہ اُن کو عذاب سے نجات ہو)۔

الْكَافِرُ يَسْجُدُ لِغَيْرِ اللهِ وَظِلُّهُ يَسْجُدُ لِلّٰهِ۔ کافر تو خدا کے سوا (دوسرے ٹھاکروں اور اوتاروں کو) سجدہ کرتا ہے اور اُس کا سایہ (ہمزاد یا اُس کا جسم) اللہ کو سجدہ کرتا ہے (کیونکہ وہ سچے خدا کو پہچانتا ہے اور اُس کے سوا کسی کی عبادت جائز نہیں سمجھتا)۔

مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ۔ شہد کی مکھیوں یا بھڑوں کا ایک جھتہ جو سائبان کی طرح تھا۔

مِثْلَ الظُّلَّةِ۔ سائبان کی طرح (یعنے سکینہ جو قرآن شریف کی تلاوت کے وقت اُتری تھی)۔

فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چیز سائبان کی طرح ہے اُس میں چراغوں کی طرح روشنیاں ہیں (وہ چراغ فرشتے تھے)۔

وَكَانَ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ۔ اُس کا ایمان اُس سے جدا ہو کر چھتر کی طرح اُس کے سر پر کھڑا رہتا ہے

حَتّٰى يَظَلَّ۔ یہاں تک کہ ہو جاتا ہے (ایک روایت میں حَتّٰى يَضِلَّ ہے یہاں تک کہ بھول جاتا ہے)۔

لَتَظَلَّنَّ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا۔ آپ شام کے وقت دولہا بنیں گے (یعنے جس دن صبح کو میں مروں گی آپ شام کو دوسرا نکاح کریں گے)۔

فَمَا زَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا۔ برابر فرشتے اپنے پروں کا سایہ اُس پر کئے رہے۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَمَا أَظَلَّتْ۔ آسمانوں کا اور جن جن چیزوں پر آسمان کا سایہ ہے اُن کا مالک۔

أَوْ ظِلِّهِمْ۔ یا کوئی ٹھہرنے کا مقام۔

شَجَرَةٌ ظَلِيلَةٌ۔ سایہ دار درخت۔

أَظَلُّ يُطْعِمُنِي۔ دن کو برابر مجھ کو کھلاتا رہے

لَا أَزَالَ اللّٰهُ ظِلَّكَ۔ اللہ تیرا سایہ ہمیشہ قائم رکھے یعنے تو زندہ رہے، یا میں تیرے سایۂ عاطفت میں ہمیشہ ہوں۔

مُدَّ ظِلُّهُ۔ اُس کا سایہ دراز ہو، خوب پھیلے۔ (یعنے

Marfat.com

ہر طرح کا فیض اُس سے ہو)۔

أَظَلَّ يَوْمُنَا تَغِيْمُ۔ اُس روز سارا دن ابر رہا۔

وَالشَّمْسُ مُسْتَظِلَّةٌ۔ سورج ابر میں چھپا ہوا تھا۔

وَرَقَةٌ مِّنْهَا مُظِلَّةٌ الْخَلْقِ۔ ایک پتہ اُس کا سارے مخلوق پر سایہ کر سکتا ہے۔

صَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَهُ۔ عصر کی نماز مجھ کو اُس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اُس کے برابر ہو گیا (یعنے سایۂ زوال کے سوا)۔

صَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَهُ۔ ظہر کی نماز مجھ کو اُس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اُس کے برابر ہو گیا (یعنے سایۂ زوال سمیت اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ ظہر اور عصر دونوں ایک وقت میں کیسی پڑھی)۔

وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ۔ کی تفسیر میں امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا اس سے مراد عالم ہے اور جو اُس میں سے نکلتے ہیں۔ اور حضرات صوفیہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے کیونکہ عالم اُن کے نزدیک خدا کے وجود کا ایک سایہ ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ آخَى بَيْنَ الْأَرْوَاحِ فِي الْأَظِلَّةِ قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ الْأَجْسَادَ بِأَلْفَيْ عَامٍ۔ اللہ تعالےٰ نے بدنوں کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پیشتر اظلہ میں روحوں میں بھائی چارہ کرایا (اظلہ سے مراد یہاں عالم مجردات اور عالم مثال ہے)۔

ثُمَّ بَعَثَهُمْ فِي الظِّلَالِ۔ پھر اُن کو ظلال یعنی عالم مثال میں ظاہر کیا۔

قُلْتُ وَمَا الظِّلَالُ قَالَ أَلَمْ تَرَ إِلٰى ظِلِّكَ فِي الشَّمْسِ شَيْءٌ وَّلَيْسَ بِشَيْءٍ۔ میں نے عرض کیا ظلال سے کیا مراد ہے؟ فرمایا تو دھوپ میں اپنا سایہ نہیں دیکھتا آخر وہ کوئی چیز ہے لیکن دنیا کی کثیف چیزوں کی طرح نہیں ہے (کہ اُس کو کوئی پکڑ سکے یا چھو سکے بس عالم مجردات کی یہی مثال ہے وہ سایہ کی طرح لطیف ہیں اور جسمانی کثافتوں سے پاک)۔

كَيْفَ كُنْتُمْ حَيْثُ كُنْتُمْ فِي الْأَظِلَّةِ۔ تم جب اظلہ یعنے عالم مجردات میں تھے تو کیسے تھے (فرمایا ایک سبز نور میں تھے)۔

كُنَّا تَحْتَ ظِلِّ غَمَامَةٍ اضْمَحَلَّ فِي الْجَوِّ مُتَلَفِّقُهَا وَمُجْتَمِعُهَا۔ ہم ایک ابر کے سایہ میں تھے پھر وہ ابر فضا میں مٹ گیا اور اُس کے جدا جدا ٹکڑے اور ایک جگہ جمع کیا ہوا ٹکڑا سب محو ہو گئے (جب آسمان پر ابر آتا ہے تو اُس کا سایہ زمین پر پڑتا ہے پھر جہاں وہ ابر مٹ گیا سایہ بھی مٹ جاتا ہے)۔

إِمْشِ فِي الظِّلِّ فَإِنَّ الظِّلَّ مُبَارَكٌ۔ سایہ میں چل سایہ مبارک ہے۔

أَزَلِيٌّ صَمَدِيٌّ لَا ظِلَّ يُمْسِكُهُ۔ پروردگار ہمیشہ سے ہے کسی چیز کی اُس کو احتیاج نہیں اور نہ کوئی سایہ اُس کو تھامے ہوئے ہے (یعنے کوئی جسم اُس کے وجود کو قائم رکھنے والا نہیں ہے جیسے ہم لوگوں کے وجود کو ہمارا جسم تھامے ہوئے ہے)۔

وَهُوَ يُمْسِكُ الْأَشْيَاءَ بِأَظِلَّتِهَا۔ بلکہ پروردگار سب چیزوں کو اُن کے سایوں کے ساتھ تھامے ہوئے ہے۔ (اور جب چاہتا ہے سایہ معدوم کر دیتا ہے وہ چیز بھی مٹ جاتی ہے)۔

إِقْشَعَرَّتْ لَهُ أَظِلَّةُ الْعَرْشِ۔ عرش کے سایے اُس کے لئے مضطرب ہو گئے (لرز گئے اُن کے بدن پر روئیں کھڑے ہو گئے)۔

إِسْتَظَلَّ بِفَيْئِهِ۔ اُس کے سایہ میں سایہ لیا۔

ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ۔ دو کالے چتر اُن کے بیچ میں روشنی۔

ظَلَمَ يَظْلِمُ ظُلْمًا وَمَظْلِمَةً۔ کسی چیز کو بے موقع یا بے محل رکھنا (یعنے جہاں اُس کا مناسب محل اور موقع ہو وہاں نہ

رکھ کر دوسرے محل میں رکھنا) ستم کرنا، زبردستی کرنا، کسی کا حق مار لینا، گھٹ جانا، کم ہونا، اپنی معمولی حد سے بڑھ جانا، حاملہ سے جماع کرنا۔

ظَلِمٌ۔ تاریک ہونا۔

تَظْلِیْمٌ۔ کسی کو ظالم قرار دینا۔

اِظْلَامٌ۔ تاریک ہونا، تاریکی میں داخل ہونا۔

ظَلْمٌ۔ دانتوں کی صفائی اور چمک کو بھی کہتے ہیں۔

اَظْلَمَ الثَّغْرُ۔ دانت چمکنے لگا۔

تَظَلُّمٌ۔ ظلم کی شکایت کرنا۔

ظَلَامٌ۔ تاریکی شروع رات کی۔

ظُلَامَۃٌ۔ جو چیز ظلم سے لے لی جائے۔

ظَالِمٌ۔ ظلم کرنے والا۔ (اس کی جمع ظُلَّامٌ اور ظَلَمَۃٌ ہے)۔

ظَلُوْمٌ۔ بڑا ظلم کرنے والا۔

ظَلِیْمٌ۔ مظلوم، اور نر شتر مرغ۔

لَزِمُوا الطَّرِیْقَ فَلَمْ یَظْلِمُوْہُ۔ انھوں نے راستہ پر چلنا لازم کر لیا داہنے بائیں نہیں مڑے۔

اِنَّ اَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ ثَكَمَا الْاَمْرَ فَمَا ظَلَمَاہُ۔ ابوبکرؓ اور عمرؓ نے سیدھا راستہ اختیار کیا، اس کو بیان کر دیا اور سیدھے راستے سے نہیں ہٹے، ظلم اور زیادتی نہیں کی (یہ حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا یعنے یہ دونوں صاحب تمھارے لئے سیدھا راستہ بنا گئے ہیں اسی پر تم بھی چلو)۔

فَمَنْ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَقَدْ اَسَاءَ وَظَلَمَ۔ جس نے زیادہ کیا یا کم کیا اس نے برا کیا اور ظلم کیا (کیونکہ سنت یہی ہے کہ وضو کے اعضا تین تین بار دھوئے اب اس کو زیادہ دھونا ظلم ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ عبادات میں مقدار سنت سے گھٹانا جیسے برا ہے ویسا ہی بڑھانا بھی برا ہے)۔

اِنَّہٗ دُعِیَ اِلٰی طَعَامٍ فَاِذَا الْبَیْتُ مُظَلَّمٌ فَانْصَرَفَ وَلَمْ یَدْخُلْ۔ ایک گھر میں آپ کو کھانے کی دعوت دی گئی دیکھا تو اس گھر میں سونے کا پانی پھرا ہوا ہے (دیواروں یا چھت پر سونے کا ملمع ہے) یہ دیکھ کر آپ لوٹ آئے اس گھر کے اندر نہیں گئے۔

تَجْلُوْ عَوَارِبَ ذِیْ ظَلْمٍ اِذَا ابْتَسَمَتْ کَاَنَّہٗ مُنْھَلٌ بِالرَّاحِ مَعْلُوْلٌ۔ وہ چمکتے ہوئے دانت ہنسی کے وقت کھولتی ہے گویا ان میں شراب پلائی گئی ہے دوبارہ سہ بارہ پلائی گئی ہے۔

اِذَا سَافَرْتُمْ فَاَتَیْتُمْ عَلٰی مَظْلُوْمٍ فَاَغِذُّوا السَّیْرَ۔ جب سفر میں تم ایسی بستی پر پہنچو جہاں بارش نہ ہوئی ہو اور جانوروں کے لئے گھاس چارہ نہ ہو تو جلدی سے وہاں سے چلے جاؤ (اس لئے کہ وہاں ٹھہرنے میں جانوروں کو تکلیف ہوگی)۔

وَ ھُمْ فِیْھَا ظِلْمَانٌ۔ ایک میدان جنگل جس میں نر شتر مرغ ہیں۔

اِقْضِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ھٰذَا الظَّالِمِ۔ حضرت عباسؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا، میرا اور اس ظالم کا فیصلہ کر دیجئے (ظالم سے انھوں نے حضرت علیؓ کو مراد لیا۔ دوسری روایت میں کاذب اور غادر اور خائن کا بھی لفظ ہے ان الفاظ سے حقیقی معانی مراد نہیں ہیں بلکہ جیسے بزرگ لوگ اپنے چھوٹے لوگوں پر خفگی کے الفاظ کا استعمال کرتے ہیں اسی طرح حضرت عباسؓ نے جو بزرگ تھے اپنے بھتیجے یعنی حضرت علیؓ کی نسبت یہ الفاظ کہے یہ نہیں تھا کہ معاذ اللہ حضرت عباسؓ حضرت علیؓ کو ایسا سمجھتے تھے)۔

وَجَعَلْتُہٗ مُحَرَّمًا بَیْنَکُمْ فَلَا تَظَالَمُوْا۔ میں نے ظلم کو تم لوگوں پر حرام کر دیا اب آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

یُقْتَصُّ بَعْضُھُمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمَ۔ ایک

دوسرے سے اپنی ظلم کا جو اُس پر دنیا میں ہوا تھا بدلہ لے گا۔

مَظْلَمَۃ یا مَظْلِمَۃ یا مَظْلُمَۃ - جو ناحق تجھ سے لے لیا جائے۔

اِنَّ الظَّالِمَ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ فَقَالَ بَلٰے وَاللّٰہِ حَتّٰی یَضُرُّ الْحُبَارٰی۔ ظالم صرف اپنے آپ کو ضرر پہنچاتا ہے (اپنی عاقبت خراب کرتا ہے دوسرے لوگوں کو اُس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا)۔ فرمایا نہیں خدا کی قسم وہ سب لوگوں کو نقصان پہنچاتا ہے یہاں تک کہ چرز کو بھی جو ایک پرندہ ہے (کیونکہ اُس کی نحوست سے اللہ تعالیٰ بارش روک لیتا ہے اور خشک سالی کی وجہ سے سب جانداروں یہاں تک کہ پرندے کو بھی تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے)۔

وَاتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ۔ مظلوم کی بددعا سے بچا رہ (کیونکہ مظلوم کی بددعا ظالم کے لئے جلد ہی قبول ہوتی ہے)۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَۃً یُعْطٰی بِھَا۔ اللہ تعالیٰ کسی مومن کی نیکی تلف کرکے اُس پر ظلم نہیں کرتا بلکہ اُس کا بدلہ آخرت میں اُس کو دے گا (اللہ تعالیٰ ظلم پر قادر ہے مگر اُس نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے تو وہ ظلم نہیں کرے گا)۔

وَاِنْ ظَلَمَاہُ۔ اگرچہ ماں باپ نے اُس پر ستم کیا ہو (یعنے دنیاوی امور میں)۔

اَرْضُوْا مُصَدِّقِیْکُمْ وَاِنْ ظُلِمْتُمْ۔ زکوٰۃ کے تحصیلداروں کو راضی رکھو اگرچہ تم پر ظلم کیا جائے (واجب سے زیادہ لے لیں یا عمدہ مال لے لیں)۔

مَا ظَلَمَ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے ماں باپ فدا ہوں آپ نے (اس بات کے فرمانے یعنے انصار کی تعریف کرنے میں) ظلم نہیں کیا (بلکہ ٹھیک اور صحیح فرمایا)۔

یَوْمٌ مُظْلِمٌ۔ تاریک دن۔

فَھَلْ ظَلَمْتُمْ مِنْ حَقِّکُمْ۔ کیا تمہارا کچھ حق دبایا گیا (تم کو برابر مزدوری نہیں دی گئی)۔

خَلَقَ خَلْقَہٗ فِیْ ظُلْمَۃٍ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا (نفس اور شیطان کو اُن کے پیچھے لگا دیا پھر اپنا نور اُس تاریکی پر ڈالا یعنے پیغمبروں کو بھیجا اور آسمانی کتابوں کو اور طرح طرح کی نشانیاں اپنی قدرت کی دکھلائیں)۔

قَالُوْا اَیُّنَا لَمْ یَظْلِمْ۔ صحابہ نے عرض کیا ہم میں کون ایسا ہے جس نے ظلم نہیں کیا (تو وہ ظلم کے معنے گناہ سمجھے حالانکہ ظلم سے مراد اس آیت میں ولم یلبسوا ایمانھم بظلم "شرک" ہے)۔

اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا باعث ہوگا (ظالم کو آخرت میں روشنی نہ ملے گی اندھیروں میں بھٹکتا پھرے گا۔ بعضوں نے کہا ظلمات سے آخرت کی تکالیف اور مشکلات مراد ہیں)۔

اِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَیْھِمْ۔ اگر وہ ظلم کریں گے تو اُس کا وبال اُنہی پر پڑے گا۔

اِنَّ الظُّلْمَ ثَلٰثَۃٌ ظُلْمٌ لَا یُغْفَرُ وَظُلْمٌ لَا یُتْرَکُ وَظُلْمٌ مَغْفُوْرٌ لَا یُطْلَبُ الحدیث۔ ظلم تین طرح کے ہیں ایک وہ جو بخشا نہ جائے گا۔ دوسرے وہ ظلم جس کا بدلہ ضرور دینا ہوگا۔ تیسرے وہ ظلم جو بخش دیا جائے گا (تو پہلا ظلم شرک ہے اور دوسرا حقوق العباد اور تیسرا حقوق اللہ اور صغیرہ گناہ)۔

اَلنَّاسُ یَعِیْشُوْنَ فِیْ فَضْلِ مَظْلَمَتِنَا۔ لوگ جو ہم پر ظلم ہوا ہے اُس کی فضیلت میں زندہ ہیں (یعنی ہمارے صبر کی برکت سے چین کر رہے ہیں)۔

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَظْلَمَتِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ۔ جو شخص اپنے اوپر سے ظلم دفع کرنے میں مارا جائے وہ شہید ہے (مثلاً کوئی ظالم ناحق اُس کا مال چھیننا چاہے یا اُس کو بے عزت

کرنا، اُس کے اہل و عیال کی آبروریزی کرنا اور وہ اُن کے بچاؤ میں مارا جاتے۔

فَلَ لَفَتْ رَاحِلَتُہٗ كَالظَّلِيْمِ۔ اُن کی اونٹنی شتر مرغ کی طرح بھاگی۔

باب الظاء مع المیم

ظَمَأٌ یا ظَمَاءٌ یا ظَمَاءَۃٌ۔ پیاسا ہونا، یا پیاس کی شدت، مشتاق ہونا۔

تَظْمِئَۃٌ اور اِظْمَاءٌ۔ پیاسا کرنا، گھوڑے کا اضمار کرنا۔

ظَمْئَۃٌ۔ بدخلقی کو بھی کہتے ہیں۔

ظَمْاٰنٌ۔ پیاسا۔

ظَمْاٰی۔ پیاسی عورت۔

ظِمْءٌ۔ پیاس اور اونٹ کو ایک بار پانی پلانے سے دوسری بار پانی پلانے کے وقت تک کا زمانہ (اُس کی جمع اَظْمَاءٌ ہے)۔

اَحَبُّ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ عَلَى الظَّمَاءِ۔ پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب۔

لَمْ يَبْقَ مِنْ عُمُرِيْ اِلَّا ظِمْءُ حِمَارٍ۔ میری عمر اتنی رہ گئی ہے جتنی دیر میں گدھے کو پیاس لگتی ہے (گدھا بہت جلدی جلدی پانی پیتا ہے تھوڑی ہی دیر میں پیاسا ہو جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ میری زندگی کا زمانہ بہت کم رہ گیا ہے)۔

ظِمْءُ الْحَيٰوةِ۔ پیدائش سے وفات تک کا زمانہ۔

وَاِنْ كَانَ نَشَرَ اَرْضٍ يُسْلِمُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا فَاِنَّهٗ يُخْرِجُ مِنْهَا مَا اُعْطِيَ نَشْرُهَا رُبْعَ الْمَسْقَوِيِّ وَعُشْرَ الْمَظْمِيِّ۔ اگر اُس زمین کی پیداوار ہو جس کا مالک اُس پر برقرار رکھا گیا ہو تو پیداوار کا چوتھا حصہ لیا جائیگا۔ اگر اُس کی آبپاشی ندی، یا نالے یا نہر یعنے جاری پانی سے ہوتی ہے اور اگر بارش کے پانی سے ہوتی ہے تو دسواں حصہ لیا جائے گا۔

اَلْاُسُدُ الظِّمَاءُ۔ پیاسے شیر (یہ ظامی کی جمع ہے اور بضمہ ظاء بھی آتی ہے)۔ ظامی کے معنے پیاسا۔

ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ پیاس بجھ گئی اور رگیں تر ہوگئیں (جو روزے سے خشک ہو رہی تھیں) اور اللہ چاہے تو ثواب روزے کا قائم ہو گیا۔

مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا۔ جو شخص حوض کوثر میں سے پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا (کیونکہ حوض کوثر میں سے پینے والا بہشتی ہوگا اور ہمیشہ بہشت میں رہے گا وہ پیاس کی تکلیف کبھی نہیں اٹھائے گا بہشت کی شراب اور شربت پیا رہے گا)۔

وَاسْتَظْمَأْنَا لِصَوَارِخِ الْقَوَدِ۔ ہم فریاد کرنیوالے گھوڑوں کے لئے پیاسے ہیں۔

سَاقٌ ظَمْيَاءُ۔ دبلی کم گوشت پنڈلی۔

باب الظاء مع النون

ظِنْبٌ۔ درخت کی جڑ۔

عَارِيَۃُ الظُّنْبُوْبِ۔ اُس کی پنڈلی کی ہڈی کھلی ہوئی ہے یعنی اُس پر گوشت نہیں ہے۔

ثُمَّ اَوْمٰى بِيَدِهٖ اِلٰى اَسْفَلِ الْعُرْقُوْبِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا هُوَ الظُّنْبُوْبُ۔ پھر کونچ کے نیچے کی طرف اشارہ کیا اور کہا یہی ظنبوب ہے۔ عرقوب پائی پاشنہ، ہندی میں اُس کو کونچ کہتے ہیں۔

ظَنٌّ۔ تہمت لگانا، گمان کرنا، یقین کرنا۔

اِظْنَانٌ۔ تہمت لگانا۔

اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ۔ تم بدگمانی سے بچے رہو۔ بدگمانی سخت جھوٹ ہے (یعنے بدون ثبوت کامل کے کسی پر بری بات کی تہمت لگانا یا اُس کا

Marfat.com

یقین کر لینا ایک سخت قسم کا جھوٹ ہے۔ البتہ اگر دل میں خیال پیدا ہو تو گنہگار نہ ہوگا)۔

اَلْحَزْمُ سُوْءُ الظَّنِّ۔ ہوشیاری کیا ہے بدگمانی رکھنا (اپنے نفس پر بھروسا نہ کرنا جس بات سے گناہ میں پڑنے کا ڈر ہو اس سے بھی بچے رہنا۔ بعضوں نے کہا دوسروں سے ہوشیار رہنا شاید بد معاش ہوں اور دھوکا دیں۔ کیونکہ دل میں ایسا خیال آنے سے آدمی گنہگار نہیں ہوتا جیسے اوپر گزر چکا)۔

اِذَا ظَنَنْتَ فَلَا تُحَقِّقْ۔ جب تجھ کو بدگمانی پیدا ہو تو اس کو یقین نہ کر (یعنے ثابت مت کر لوگوں سے مت بیان کر بلکہ اپنے دل میں رہنے دے اور ہوشیار رہ)۔

اِحْتَجِزُوْا مِنَ النَّاسِ بِسُوْءِ الظَّنِّ۔ لوگوں کے شر سے بدگمانی کر کے بچا رہ (ہر شخص کو ایماندار اور اپنا دوست مت سمجھ لے)۔

لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ ظَنِيْنٍ۔ جس شخص پر دینی تہمت لگی ہو (فسق و فجور میں گرفتار ہو) اس کی گواہی قبول نہ ہوگی۔

وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَاءٍ۔ اور اس شخص کی بھی گواہی قبول نہ ہوگی جو اپنے مالک کے سوا دوسرے شخص کو اپنا مالک ظاہر کرے۔

لَمْ يَكُنْ عَلِيٌّ يُظَنُّ فِيْ قَتْلِ عُثْمَانَ۔ حضرت عثمانؓ کے قتل میں حضرت علیؓ پر کسی کا گمان نہ تھا کہ وہ بھی قتل کی سازش میں شریک ہیں بلکہ برخلاف اس کے حضرت علیؓ سے جہاں تک ہو سکا آپ نے حضرت عثمانؓ کو بچانے کی کوشش کی۔

هَلْ تَأْخُذُهُمْ بِالظِّنَّةِ۔ کیا تم تہمت کی وجہ سے اُن کو سزا دینا چاہتے ہو (یہ درست نہیں جب تک کامل ثبوت نہ ہو سزا نہیں دی جا سکتی اسی لئے حضرت علیؓ نے محمد بن ابی بکر کو سزا نہیں دی کیونکہ وہ قتل کی شرکت سے انکا

کرتے تھے اور باضابطہ ثبوت اُن کے خلاف نہ تھا)۔

وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَاءٍ وَّلَا قَرَابَةٍ۔ اور نہ اُس شخص کی گواہی قبول کرنا چاہیے جو ولا یا قرابت میں متہم ہو (ولا میں متہم یہ ہے کہ اپنا مولیٰ کسی دوسرے کو ظاہر کرے، اور قرابت میں متہم یہ ہے کہ اپنا باپ یا دادا دوسرے شخص کو بتلائے)۔

فَظَنَنَّا اَنْ لَّمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا۔ ہم کو گمان ہوا کہ آپ اُن پر غصے نہیں ہوئے۔

سَئَلْتُهٗ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَظَنَنْتُ مَا قَالَ۔ میں نے اللہ تعالےٰ کے اس قول کو اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ پوچھا انھوں نے ہاتھ سے اشارہ کیا (کہ اس سے جماع مراد ہے) میں اُن کا کہنا سمجھ گیا۔

فَنَزَلَ عَلٰى ثَمَدٍ بِوَادِي الْحُدَيْبِيَةِ ظَنُوْنِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ۔ ایک اوتھل پانی پر اُترے حدیبیہ کے میدان میں جس میں پانی کم تھا لوگ تھوڑا تھوڑا اُس میں سے لیتے تھے۔

مَاءٌ ظَنُوْنٌ۔ وہ کنواں جہاں گمان ہو پانی کا لیکن یقین نہ ہو۔

ثُمَّ بِمَاءٍ ظَنُوْنٍ۔ پھر ایک کنوئیں پر گزرے جس میں پانی کم تھا۔

اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يُمْسِيْ وَلَا يُصْبِحُ اِلَّا وَنَفْسُهٗ ظَنُوْنٌ عِنْدَهٗ۔ مومن صبح اور شام اپنے نفس کے ساتھ بدگمان رہتا ہے (ایسا نہ ہو کہ نفس اُس کو کسی گناہ میں پھنسا دے)۔

اَلسَّوْدَاءُ بِنْتُ السَّبِيْلِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْحَسْنَاءِ بِنْتِ الظَّنُوْنِ۔ اگر بد صورت عورت شریف کی بیٹی ہو تو وہ میرے نزدیک اس خوبصورت عورت سے بہتر ہے جو ایسے شخص کی بیٹی ہو جس پر تہمت لگائی گئی ہو (یعنی اُس کے

Marfat.com

نسب میں فرق ہو مثلاً حرام زادے کی اولاد ہو)۔
لَا زَكٰوةَ فِي الدَّيْنِ الظَّنُوْنِ۔ جس قرضہ کے وصول ہونے میں شک ہو (معلوم نہیں وصول ہوتا ہے یا نہیں) اُس میں زکوٰۃ نہیں ہے (البتہ جس قرضہ کا وصول ہونا یقینی ہو مثلاً مدیون مالدار ہو خوش معاملہ اور دَین کا انکار نہ کرتا ہو، یا انکار کرتا ہو لیکن کامل ثبوت موجود ہو تو اُس میں زکوٰۃ واجب ہوگی اگر مدیون مفلس اور نادار ہو یا قرضہ کا انکار کرتا ہے اور دائن کے پاس کامل دستاویز اور ثبوت نہیں ہے تو اُس میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اب اگر ایسا قرض وصول ہو جائے تو تاریخ وصول سے ایک سال گزرنے پر زکوٰۃ دینا ہوگی لیکن پیشتر کے سالوں کی زکوٰۃ لازم نہ ہوگی۔ اور بعضوں کے نزدیک لازم ہوگی جیسے اگلی حدیث میں ہے)۔
فِي الدَّيْنِ الظَّنُوْنِ يُزَكِّيْهِ إِذَا قَبَضَهُ لِمَا مَضٰى
جب ایسا قرض وصول ہو جائے جس کے وصول ہونے میں شک تھا تو پیشتر کے سالوں کی بھی زکوٰۃ ادا کرے۔
طَلَبْتُ الدُّنْيَا مَظَانَّ حَلَالِهَا۔ میں نے دنیا کو حلال اور جائز ذریعوں سے طلب کیا۔
أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ۔ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں (اگر وہ مجھ سے نیک گمان کرکے مجھ کو رحیم و کریم جان کر میری رحمت اور بخشش کی توقع رکھے گا تو میں اسی طرح اُس سے پیش آؤں گا اگر میری رحمت سے مایوس ہو کر یہ سمجھے گا کہ پروردگار میرے گناہ نہیں بخشے گا مجھ کو ضرور سزا دے گا تو میں اُس کے ساتھ ایسا ہی کروں گا۔ مطلب یہ ہے کہ رجا خوف پر غالب رہنی چاہیئے مگر نہ اتنی رجا کہ بالکل اُس کے عذاب سے بے ڈر ہو جائے اور بے دھڑک گناہ کرتا رہے)۔
فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ۔ تم عمل کرنے والے کا حال کیا پہچانتے ہو۔

الْمُجَاهِدُ يَأْخُذُ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَمَا ظَنُّكُمْ۔ جو شخص غازی کے اہل و عیال میں خیانت کرے (وہ تو جہاد پر گیا ہو اور یہ اُس کی بیوی سے بدفعلی کرے یا اُس پر بُری نظر ڈالے) تو غازی قیامت کے دن اُس کی نیکیاں لے لیگا اب تم کیا سمجھتے ہو (وہ سب نیکیاں اُس کی بٹور لے گا کچھ نہیں چھوڑے گا)۔
يَظُنُّ أَنَّ ذٰلِكَ سَيَخْفٰى لَهُ۔ وہ گمان کرتا ہے کہ اُس کی یہ بات چھپی رہے گی۔
أَظُنُّنِيْ قَدْ سَمِعْتُهُ عَنْ أَنَسٍ۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اُس کو انس رضؓ سے سُنا تھا (ایک روایت میں أَظُنُّ ہے بإسقاط ایک نون کے معنے وہی ہیں)۔
هُوَ ظَنِّيْ۔ مجھ کو یہی گمان ہے (کہ گٹھلیاں پھینک دینا اس حدیث میں مذکور ہے یہ شعبہؒ راوی کا شک ہے لیکن دوسری روایت میں شعبہؒ نے یقین کے ساتھ اُس کا ذکر کیا)۔
لَقَدْ أَخْطَأَ ظَنِّيْ۔ میرے گمان میں غلطی ہوئی۔
طِيْنَةٌ خَيْرٌ مِنْ ظِنَّةٍ۔ مُہر لگانا بدگمانی کرنے سے بہتر ہے۔
مَظِنَّةُ الْخَيْرِ۔ جس آدمی سے نیکی کی توقع ہو۔
مَظِنَّةُ إِعْتِرَاضٍ۔ اعتراض کا محل۔
ظُنُّوا الْمُؤْمِنِيْنَ خَيْرًا۔ مسلمانوں کے ساتھ نیک گمان رکھو۔
إِتَّقُوْا ظُنُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى أَلْسِنَتِهِمْ۔ مومنوں کے گمان سے ڈرو اللہ نے اُن کی زبانوں پر سچ کو جاری کر دیا ہے (اُن کا گمان غلط نہیں ہوتا)۔
إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِهٖ۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہے (اس کی تفسیر اوپر گزر چکی)۔

Marfat.com

باب الظاء مع الهاء

ظَهْرٌ یا ظُهُوْرٌ۔ مدد کرنا۔
ظَهَارَةٌ۔ قوی پشت ہونا۔
ظُهُوْرٌ۔ کھلنا، ظاہر ہونا، غالب ہونا، مطلع ہونا، بلند کرنا، اعلان کرنا، بلند ہونا، فخر کرنا، پیٹھ پیچھے ڈالنا۔
ظَهَرٌ۔ پشت میں بیماری ہونا۔
تَظْهِيْرٌ۔ دوپہر دن کو چلنا، پس پشت ڈالنا، ظہار کرنا۔
مُظَاهَرَةٌ۔ مدد کرنا، تہ بہ تہ کرنا، ظہار کرنا۔
اِظْهَارٌ۔ بیان کرنا، کھول دینا، پس پشت ڈال دینا، دوپہر کو چلنا، یاد سے پڑھنا، غالب کرنا، اطلاع دینا۔
تَظَهُّرٌ۔ ظہار کرنا۔
تَظَاهُرٌ۔ ایک دوسرے کی کمک کرنا تیسرے کے مقابلہ میں
اِظِّهَارٌ۔ پس پشت ڈالنا
اِسْتِظْهَارٌ۔ احتیاط کرنا، پس پشت ڈال دینا، یاد کر لینا۔
ظَاهِرٌ۔ اللہ تعالے کا ایک نام ہے چونکہ وہ سب کے اوپر ہے، یا اپنے آثار اور افعال سے کھلا ہوا ہے ہر شخص ذرا سے غور کے بعد اُس کو دریافت کر لیتا ہے جیسے دوسری آیت میں فرمایا قُلْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ یعنے اللہ کے وجود میں بھی کسی کو شک ہو سکتا ہے جو آسمانوں اور زمین کا انوکھا پیدا کرنے والا ہے۔
اَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ۔ تو سب سے بلند ہے تجھ سے بلند کوئی چیز نہیں (کیونکہ مخلوقات میں سب سے بلند عرش ہے اور اللہ تعالے اُس کے بھی اوپر ہے)۔
صَلٰوةُ الظُّهْرِ۔ دوپہر کی نماز جو سورج ڈھلتے ہی ادا کی جاتی ہے (یہ ظَهِيْرَةٌ سے ماخوذ ہے جو دوپہر کے معنے میں ہے یا ظُهُوْر سے ماخوذ ہے چونکہ اس نماز کا وقت دوسری نمازوں کے وقتوں سے زیادہ ظاہر اور کھلا ہوا ہے۔ بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ اُس کی گرمی خوب نمایاں ہے۔ بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ دوسری سب نمازوں سے پہلے اس کا ظہور ہوا یعنے جبرئیلؑ نے پہلے یہ نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھائی)۔
اَظْهَرْنَا۔ یعنے ہم ظہر کے وقت میں داخل ہوئے (جیسے اَصْبَحْنَا اور اَمْسَيْنَا ہے)۔
اَتَاهُ رَجُلٌ يَشْكُو النِّقْرِسَ فَقَالَ كَذَبَتْكَ الظَّهَائِرُ۔ ایک شخص عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آیا اُس کو نقرس کی شکایت تھی (پاؤں کے انگوٹھے میں درد تھا) انہوں نے کہا دوپہروں میں تو چلا کر (یعنی محنت اور ریاضت کیا کر جسمانی محنت اور مشقت کو ترک کر دینے سے اور عیش و عشرت کے ساتھ زندگی گزارنے سے بواسیر اور نقرس کی بیماری پیدا ہوتی ہے)۔
حِيْنَ تَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ۔ جب ٹھیک دوپہر ہوتی ہے آفتاب نصف النہار پر آتا ہے سایہ کسی طرف نہیں پڑتا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آفتاب سر پر ٹھہر گیا ہے۔
صَلَّيْنَا بِالظَّهَائِرِ۔ ہم نے دوپہر میں نماز پڑھی۔
نَحْرُ الظَّهِيْرَةِ۔ دوپہر کا شروع حصہ۔
ظَاهَرَ مِنْ اِمْرَاَتِهٖ۔ اپنی بیوی سے ظہار کیا (یعنے اُس سے یوں کہا تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میرے ماں کی پیٹھ اسی کو شرع میں ظہار کہتے ہیں جاہلیت کے زمانہ میں یہ طلاق گنا جاتا تھا۔ بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ تھا کہ تیرا پیٹ گویا میری ماں کا پیٹ ہے اگر میں تجھ سے جماع کروں تو گویا اپنی ماں سے جماع کیا۔ بعضوں نے کہا مدینہ والے خیال کرتے تھے کہ جماع کے وقت عورت کی پیٹھ آسمان کی طرف ہونا حرام ہے اور اس سے بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے تو اپنی عورت کو پیٹھ سے تشبیہ دی پھر ماں کی پیٹھ سے گویا اُس کو اپنے اوپر حرام کر لیا)۔
قُرَيْشُ الظَّوَاهِرِ۔ قریش کے وہ لوگ جو مکہ کے پہاڑوں کے پرے رہتے تھے۔

Marfat.com

قُرَيْشُ الْبِطَاحِ۔ وہ قریش جو مکہ کی وادی میں رہتے تھے۔

فَاظْهَرْ بِمَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَيْهَا۔ جو مسلمان تیرے ساتھ ہیں اُن کو لے کر فلاں ملک پر نمودار ہو (یعنے وہاں پہنچ جا)۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَلَمْ تَظْهَرِ الشَّمْسُ بَعْدُ مِنْ حُجْرَتِهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اُس وقت پڑھتے تھے کہ دھوپ اُن کے حجرے میں رہتی اوپر نہیں چڑھتی (یعنے اوّل وقت) ایک روایت میں وَلَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ مِنْ حُجْرَتِهَا۔ ہے اُس کا بھی یہی مطلب ہے یعنی ابھی سایہ اوپر نہیں چڑھتا چھت یا دیواروں پر۔

وَتِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا۔ یہ تو ایسا شکوہ ہے جس میں کوئی عیب نہیں بلکہ یہ شکوہ تو اور تیری شان بڑھاتا ہے (یہ عبداللہ بن زبیرؓ نے اس وقت کہا جب کسی نے اُن کو یا ابن ذات النطاقین کہہ کر طعنہ دیا یعنے دو کمر بند والی کے بیٹے۔ اُن کی والدہ اسماء بنت ابی بکرؓ نے ہجرت کے سفر کے وقت اپنا کمر بند پھاڑ کر اُس کے آدھے حصہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توشہ باندھ دیا تھا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی)۔

خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى۔ بہتر خیرات وہ ہے جس کے بعد آدمی غنی اور مالدار رہے (مطلب یہ ہے کہ اپنے اور اپنے اہل وعیال کے خرچہ سے جو فاضل رہے اُس کو خیرات کر دے نہ یہ کہ کل مال خیرات کر دے اور خود کھک (محتاج) بن کر بیٹھ رہے)۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ۔ جس نے قرآن پڑھا اور اُس کو حفظ کر لیا۔

اَتَقْرَءُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ۔ کیا تم اس کو اپنی یاد سے پڑھتے ہو (بن کتاب دیکھے)۔

مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ اِلَّا لَهَا ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ۔ قرآن میں جو کوئی آیت اُتری ہے اُس کا ایک ظاہر ہے (یعنے الفاظ) اور ایک باطن ہے (یعنے معنے) بعضوں نے کہا ظاہر سے یہ مراد ہے کہ اُس کے لفظی معنے صاف اور سہل ہیں لیکن اُس کے دقائق اور باریکیاں پوشیدہ ہیں۔ بعضوں نے کہا ظاہر میں تو قصے اور کہانیاں اور باطن میں نصیحت اور تنبیہ ہے سمجھنے والوں کے لئے۔

لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا۔ اور جانوروں کے گردن اور پشت میں جو اللہ کا حق ہے اُس کو نہیں بھولا (گردن کا حق یہ ہے کہ اُن کی زکوٰۃ دے اور پشت کا حق یہ ہے کہ تھکے ماندے اشخاص کو اُن پر سوار کرے یا اُن پر سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔

وَمِنْ حَقِّهَا اِفْقَارُ ظَهْرِهَا۔ جانور کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اُس کی پشت پر چڑھنے کے لئے کسی کو مانگے پر دے۔

فَتَنَاوَلَ السَّيْفَ مِنَ الظَّهْرِ فَحَذَفَهٗ بِهٖ۔ اونٹ پر سے تلوار لی اور اُس سے اُس کو مارا۔

ظَهْرٌ۔ سواری کا اونٹ اور بوجھ لادنے کا۔

اَتَاْذَنُ لَنَا فِيْ نَحْرِ ظَهْرِنَا۔ کیا آپ سواری کے اونٹوں کو کاٹنے کی اجازت دیتے ہیں (اُن کو نحر کر کے کھائیں)

ظُهْرَانٌ جمع ہے ظَهْرٌ کی یعنے سواری کے اونٹ۔

فَجَعَلَ رِجَالٌ يَسْتَاْذِنُوْنَهٗ فِيْ ظُهْرَانِهِمْ فِيْ عُلُوِّ الْمَدِيْنَةِ۔ کچھ لوگ آپ سے مدینہ کی بالائی جانب میں اپنی سواری کے اونٹوں میں اجازت چاہنے لگے (یعنی اُن کو نحر کرنے کی)۔

دَخَلَ ابْنُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَظَهْرُهٗ فِي الدَّارِ۔ اُن کا بیٹا عبداللہ آیا اور اُن کا سواری کا اونٹ گھر میں تھا (وہ حج کے لئے جانے کا ارادہ رکھتے تھے)۔

يَسِمُ الظَّهْرَ۔ اونٹوں کو داغ دے رہے تھے۔

قَلَّ الظَّهْرُ۔ سواری کی کمی ہے۔

Marfat.com

فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا۔ جس کی سواری حاضر ہو۔

اَلظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ۔ جو جانور گروی ہو تو مرتہن والے چارے کے بدلے اُس پر سواری کر سکتا ہے (جیسے دودھ والے جانور کا دودھ اُس کے دانے چارے کے بدلے استعمال کر سکتا ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اسی طرح اگر مکان گروی ہو تو اُس کی تعمیر اور صفائی اور روشنی کے بدلے مرتہن اُس میں سکونت کر سکتا ہے مگر حنفیہ نے اُس کو جائز نہیں رکھا)۔

فَاَقَامُوْا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ۔ وہ اُن کے بیچ میں رہے (یعنی اُن پر اعتماد کر کے)۔

اِنِّيْ صَاحِبُ ظَهْرٍ۔ میں اونٹ والا ہوں (یعنی اونٹ کرایہ پر چلاتا ہوں)۔

اِنَّ فِي الظَّهْرِ لَنَاقَةً۔ ان اونٹوں میں ایک سانڈنی ہے (یعنی زور آور، سواری کے قابل، تیز رو)۔

اِتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا۔ تم نے اُس کو پس پشت ڈال دیا (اُس کی طرف التفات کرنا چھوڑ دیا، یا اُس کو اپنا پشت پناہ بنایا)۔

فَعَمِدَ اِلٰى بَعِيْرٍ ظَهِيْرٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُحِلَ۔ پھر ایک طاقتور اونٹ کی طرف متوجہ ہوئے حکم دیا، اُس پر کاٹھی کسی گئی۔

اِنْصَرَفَ اِلٰى بَعِيْرٍ ظَهِيْرٍ۔ ایک طاقتور اونٹ کی طرف آئے۔

ظَاهِرُوْا عَلَيْهِمْ۔ اُن پر مددگار۔

ظَاهَرَ بَيْنَ دِرْعَيْنِ يَوْمَ اُحُدٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ اُحد کے دن دو زرہیں تلے اوپر پہنیں۔

اِنَّهٗ بَارَزَ يَوْمَ بَدْرٍ وَظَاهَرَ۔ حضرت علیؓ بدر کے دن لڑائی کے لئے نکلے (اپنے حریف کو قتل کیا) اور دوسروں کی مدد بھی کی (عبیدہؓ کے حریف کو بھی جا کر مار دیا)۔

فَظَهَرَ الَّذِيْنَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ۔ جن کافروں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد اور پیمان تھا انھوں نے زور کیا (زبردستی کی، مسلمانوں کو دغا اور فریب سے مار ڈالا آخر آپ نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی آپ اُن پر بددعا کرتے تھے (صحیح روایت میں فَغَدَرُوْا بِهِمْ ہے یعنی انھوں نے دغا کی، عہد شکنی کی)۔

اَمَرَ خُرَّاصَ النَّخْلِ اَنْ يَّسْتَظْهِرُوْا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے انجنہ (آنک) کرنے والوں کو یہ حکم دیا کہ احتیاط سے کام کریں (انجنہ اس طرح کریں کہ مالک کا نقصان نہ ہو۔ گرے پڑے پھلوں اور مہمان اور مسافروں میں جو خرچ ہوتا ہے اُس کی گنجائش رکھیں)۔

اِنَّهٗ كَسَا فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ ثَوْبَيْنِ ظَهْرَانِيًّا وَمُعَقَّدًا۔ ابو موسیٰؓ نے قسم کے کفارے میں ہر فقیر کو دو دو کپڑے دیئے ایک تو مر الظہران کا بنا ہوا (یا ظہران کا جو ایک موضع ہے بحرین میں) اور ایک معقد (یعنی ہجر کی بنی ہوئی چادر۔ ہجر ایک موضع ہے ملک شام میں)۔

بَلَغْنَا السَّمَاءَ مَجْدُنَا وَسَنَاءُنَا وَاِنَّا لَنَرْجُوْ فَوْقَ ذٰلِكَ۔ (یہ شعر نابغہ جعدی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا) یعنے ہماری بزرگی اور بلندی اور رونق آسمان تک پہنچ گئی ہے اور ہم اُس سے بھی زیادہ بلند مقام پر جانے کی امید رکھتے ہیں (یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہوئے اور فرمایا اے ابو لیلیٰ! اب کونسے بلند مقام پر جانا چاہتا ہے؟ اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ! بہشت میں (جو آسمان سے بھی بلند ہے) آپ نے فرمایا بیشک

[1] مر الظہران ایک مقام کا نام ہے مکہ کے قریب اس کو آج کل وادی فاطمہ کہتے ہیں

اگر غذا چاہیے)۔
لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ ایک گروہ میری اُمت کا ہمیشہ حق پر غالب رہے گا۔
وَرَأَيْتُمُوْنَا ظَاهِرِيْنَ عَلَيْهِمْ۔ تم دیکھو ہم اُن پر غالب آئے (تب بھی اپنی جگہ سے نہ ہلو)۔
ظَهَرْتُ بِمُسْتَوًى۔ میں ایک صاف ہموار میدان پر پہنچا۔
فَظَهَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ۔ ایک دن میں باہر نکلا۔
وَجَعَلْنَا بِظَهْرِنَا۔ ہم نے حج کو پیٹھ پیچھے ڈال دیا۔ (حالانکہ حج کا احرام باندھ کر آئے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے عمرہ کرکے وہ احرام کھول ڈالا)۔
ظَهَرْتَ حَاجَتِيْ۔ تو نے میرا کام پیٹھ پیچھے ڈال دیا۔ (اُس کا خیال نہ رکھا بھلا دیا)۔
فَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ۔ پھر صراط کا پل دوزخ کے بیچوں بیچ پر رکھا جائے گا (سب لوگوں کو اُس پر سے گزرنا ہوگا۔ زردشتی کیش اور آئین میں اس پل کا نام چنود پل ہے)۔
اَلْحُجَّةُ عَلٰى مَنْ قَالَ إِنَّ أَحْكَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ ظَاهِرَةً۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام وہی تھے جو کھلم کھلا اور متواتر ہوں اُس کا رد۔
تَظَاهَرَتَا عَلَيْهِ۔ ان دونوں نے مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر زور ڈالا (ایک نے دوسرے کی کمک کی)۔
دَعَا بِظَهْرِ الْغَيْبِ۔ پیٹھ پیچھے دعا کی۔
أَشَارَ بِظَهْرِ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ۔ آپ نے اپنی ہتھیلی کی پشت آسمان کی طرف کی (بعضوں نے کہا کہ جب دفع بلا جیسے قحط، طاعون وغیرہ کے لئے دعا کی جائے تو اسی طرح سنت ہے یعنے ہتھیلی کی پشت آسمان کی طرف رکھے اور اُس کا

پیٹ زمین کی طرف باقی ہر دعا میں اس کے برعکس کرنا چاہیئے)
تَحَلّٰى ذَهَبًا تُظْهِرُهٗ۔ سونا پہن کر اُس کو دکھلاتی پھرے (یا چاندی پہن کر دکھلائے تو بھی یہی حکم ہے)۔
أَنْ لَا يُظْهِرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ۔ ناحق والا غالب نہ ہو (یعنے حق پر باطل کا غلبہ نہ ہو گو باطل والوں کی تعداد زیادہ ہو۔ یہ دعا آپ کی قبول ہوئی اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں اہل حق کو قائم رکھا گو اُن کی تعداد کسی زمانہ میں کم ہو گئی اور اہل باطل کا شمار بڑھ گیا مگر اہل حق پر وہ غالب نہ آسکے)۔
إِنَّهٗ صَدَّقَكَ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ۔ ورقہ بن نوفل نے اُس وقت آپ کی تصدیق کی تھی جب آپ کی نبوت لوگوں میں ظاہر نہیں ہوئی تھی (آپ نے دین حق کی دعوت شروع نہیں کی تھی)۔
ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا داہنا ہاتھ آدم علیہ السلام کی پیٹھ پر پھیرا۔ اور اُن کی اولاد اُن میں سے نکالی (چیونٹیوں کی طرح اُن کے سامنے پھیلا دیا اُن سے عہد لیا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کا)۔
قَطَعَهَا عَنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ۔ عین راستے سے اُس کو کاٹ دیا۔
مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ۔ جس نے قرآن پڑھا پھر اُس کو حفظ کر لیا (اُس کی حرمت رکھی ادب سے اور احتیاط سے اُس کی تلاوت کی)۔
كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرٍ۔ وہ چلنے والا ہے۔
يُقَلِّبُهَا الرِّيَاحُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ۔ آدمی کے دل کی مثال ایسی ہے جیسے ایک پر کھلے میدان میں پڑا ہو) اور ہوائیں اُس کو الٹ پلٹ کر رہی ہوں۔
فَأَحْيَيْنَا لَيْلَتَنَا حَتّٰى أَظْهَرْنَا۔ ہم ساری

(رات جاگے یہاں تک کہ دوپہر دن کا وقت آگیا۔

فَاَظْهَرَ مِنْهَا ثَلٰثَةً۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ناموں میں سے تین ناموں کو خوب کھول دیا (یعنے اللہ اور رحمٰن اور رحیم کو)۔

ظَهْرُ الْكُوْفَةِ۔ فرات کے پیچھے کا ملک نجف اشرف تک۔

ظَهَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَيْبَرَ فَحَاذَجَهُمْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر پر غالب ہوئے آپ نے خیبر والوں سے مخارجہ کیا (یعنے وہ اپنے باغوں میں کام کریں اور جو پیداوار ہو اُس کا آدھا حصہ وہ لیں اور آدھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیں)۔

قَرَأْتُهُ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِيْ۔ میں نے اُس کو یاد سے پڑھا (یعنے مجھ کو حفظ ہے)۔

لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِي الظَّوَاهِرِ۔ بلند مقاموں پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں۔

سُئِلَ عَنِ الظُّهُوْرِ الَّتِيْ فِيْهَا ذِكْرُ اللّٰهِ قَالَ اغْسِلْهَا۔ اُن کاغذ کے پرچوں کو جو پس پشت ڈال دیئے جائیں اور اُن میں اللہ تعالیٰ کا نام ہو دھو ڈال۔

يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ۔ اے میرے خدا جس نے اچھی باتیں کھول دیں اور بُری باتوں کو چھپا رکھا۔ (اپنے بندوں کی پردہ پوشی کی)۔

اَظْهَرَ بِزَّةَ النَّصْرَانِيَّةِ۔ اُس نے نصاریٰ کی وضع دکھلائی۔

وَلَا ظَهِيْرَ يُعَاضِدُهُ۔ پروردگار کا کوئی ایسا مددگار نہیں جو اُس کو زور دے (کیونکہ اُس کو پوری طاقت حاصل ہے کسی اور کا زور ملانے کی ضرورت نہیں)۔

لَا مُظَاهَرَةَ اَوْثَقُ مِنَ الْمُشَاوَرَةِ۔ کوئی مدد مشورہ کرنے سے زیادہ مضبوط نہیں ہے۔ (مشورہ اور صلاح کرنا بھی بڑی امداد ہے)۔

ظَاهِرُهٗ اَنِيْقٌ وَبَاطِنُهٗ عَمِيْقٌ۔ قرآن کا ظاہر خوشنما ہے اور باطن بڑا گہرا ہے (بڑے بڑے دانشمند اُس کے اسرار مشکل سے دریافت کرتے ہیں)۔

قَرَأَهٗ ظَاهِرًا۔ اُس کو یاد سے پڑھا۔ (بن کتاب دیکھے)۔

عِيْدُ الظُّهُوْرِ۔ نصاریٰ کی ایک عید ہے۔

اَلْاَئِمَّةُ تَتَقَلَّبُ فِي الْاَرْضِ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ۔ امام زمین میں پلٹتے رہتے ہیں تمہارے (متوسط لوگوں میں یا بڑے لوگوں میں)۔

مَا ظَهَرَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ نِعْمَةً حَتّٰى ظَاهَرَ عَلَيْهِ مَؤُوْنَةَ النَّاسِ۔ اللہ تعالیٰ جس بندے پر لوگوں کی خبر گیری کا بوجھ رکھتا ہے اُسی پر دوہرا احسان کرتا ہے (تو خلق اللہ کا بار اُٹھانا، لوگوں کو کھلانا پلانا، سبب ہے مال دولت ملنے کا)۔

تَسْتَظْهِرُ الْحَائِضُ بِثَلٰثَةِ اَيَّامٍ۔ حائضہ عورت تین دن تک احتیاط کرے (کیونکہ اکثر کم مدت حیض کی تین دن ہوتے ہیں)۔

يَسْتَظْهِرُ بِحُجَجِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ۔ اللہ تعالیٰ کی دلیلوں سے اُس کی مخلوق پر غالب ہو۔

ظَاهِرِيَّةٌ۔ وہ فرقہ ہے اہلِ حدیث کا جو ظاہر قرآن اور حدیث پر چلتا ہے اُس میں تاویل نہیں کرتا۔ بڑے امام اس فرقہ کے حضرت داؤدؒ ظاہری گزرے ہیں اور امام ابن حزم بھی ظاہری ہیں۔

ظَاهِرُ الرِّوَايَةِ۔ احناف کی اصطلاح میں چار

Marfat.com

کتابوں کے مسائل کو کہتے ہیں جو امام محمدؒ کی تالیف ہیں۔ یعنے مبسوط اور جامع کبیر اور جامع صغیر اور سیر کبیر۔ اور غیر ظاہر الروایت دوسری کتابوں کے مسائل جیسے زیادات جرجانیات اور کیسانیات وغیرہ جو امام مذکور کی تالیف ہیں۔ بعضوں نے کہا زیادات کے مسائل بھی ظاہر الروایت ہیں۔

ثَقِیْلُ الظَّهْرِ۔ بہت بال بچے والے، کثیر العیال آدمی کو کہتے ہیں۔

اِظْهَارٌ۔ قاریوں کی اصطلاح میں نون کو صاف پڑھنا، اور اِخفا اُس میں غنہ کرنا۔

ظُهْرٌ۔ پُرانا۔

فَدَعَا بِصَنْدُوْقٍ ظُهْرٍ۔ ایک پُرانا صندوق منگوایا (مترجم کہتا ہے لغت میں یہ لفظ مجھ کو نہیں ملا۔ ازہری نے کہا میں نے اسی حدیث میں یہ لفظ سُنا ہے)۔

باب الظاء مع الیاء

ظَیٌّ یا ظَیَّانٌ۔ شہد اور ایک قسم کی بوٹی ہے جس سے چمڑا صاف کرتے ہیں۔

اَدِیْمٌ مُظَیَّنٌ۔ یا مُظَیًّا یا مَظْیِیٌّ۔ جو چمڑا ظیان سے صاف کیا جائے۔

ظَیْئَۃٌ۔ احمق۔

اِظْوَاءٌ۔ احمق ہونا۔

ظِیَۃٌ۔ مُردار۔

ظَوْءَۃٌ۔ احمق۔

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب
آرام باغ۔ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "ع"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماںؒ

تبکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی ما لا کلام

باھتمام

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

عَبٌّ۔ گھونٹ گھونٹ پینا، یا پے درپے پینا، یا پانی میں مُنہ لگا کر پینا، یا بن سانس سے پینا۔
اِنَّا حَیٌّ مِنْ مَذْحِجٍ عُبَابُ سَلَفِهَا وَ لُبَابُ شَرَفِهَا۔ ہم مذحج قبیلے کی ایک شاخ ہیں اُس کے اگلوں کی عزت اور بزرگی کی ابتداء اور اُس کی شرافت کے خالص جوہر۔
عُبَابُ الْمَاءِ۔ پانی کا پہلا حصہ۔
عُبَابُ الْمَاءِ۔ پانی کا بڑا حصہ۔ عرب لوگ کہتے ہیں جَاءُوْا بِعُبَابِهِمْ۔ یعنی سب مل کر آئے
طِرْتَ بِعُبَابِهَا وَ فُزْتَ بِحُبَابِهَا۔ تم نے اُڑ کر دینِ اسلام کا شروع حصہ لے لیا (یعنی اُس کے ابتدائی زمانہ تک اُڑ گئے یعنی سب سے پہلے اسلام لائے) اور اُس کے بڑے حصے سے بھی کامیاب ہوئے (یعنی اُس کی ترقی اور بہاؤ کا زمانہ بھی پایا۔ یہ حضرت علی رضؓ نے جناب ابوبکر صدیق رضؓ کی تعریف میں کہا جب اُن کے جنازے پر آئے۔ (دارقطنی کی روایت میں یوں ہے طِرْتَ بِغِنَائِهَا غین معجمہ سے اور فُزْتَ بِحِيَائِهَا یعنی تم اُس کی خوش آواز تک پہنچ گئے اور اُس کے منافع اور پیداوار کو بھی حاصل کر لیا۔
مُصُّوا الْمَاءَ مَصًّا وَ لَا تَعُبُّوْهُ عَبًّا۔ پانی کو مزہ لے لے کر گھونٹ گھونٹ پیو (بیچ میں سانس لے کر) اور ایک بارگی غٹ غٹ (بن دم لئے) مت پی جاؤ۔
اَلْكُبَادُ مِنَ الْعَبِّ۔ جگر کی بیماری پانی کو غٹ غٹ (بن سانس لئے) پینے سے پیدا ہوتی ہے۔
يَعُبُّ فِيْهِ مِيْزَابَانِ۔ حوض کوثر میں دو پرنالے ہمیشہ پانی ڈال رہے ہیں (مشہور روایت يَغُتُّ ہے اُس کا ذکر انشاء اللہ کتاب الغین میں آئے گا)۔
اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ يَا عِبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کے زمانہ کا گھمنڈ چھڑا دیا (اب وہ نخوت تم میں نہیں رہی یعنی باپ دادوں سے فخر کرنا، اترانا، اپنی بڑائی جتانا)۔
وَاَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ۔ تم سے جاہلیت کے زمانہ کی نخوت چھڑا دی (دینِ اسلام کی بدولت تم میں عاجزی اور انکساری پیدا ہوئی) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جنگِ حنین میں فرمایا۔ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں، تو اس سے فخر مقصود نہیں تھا بلکہ اپنی نبوت کا ظاہر کرنا مطلوب تھا کیونکہ کاہن لوگ خبر دے چکے تھے کہ عبدالمطلب کے گھرانے میں ایک پیغمبر پیدا ہونے والا ہے۔ بعضوں نے کہا جنگ میں رُعب ڈالنے کے لئے یہ جائز ہے اور اُس کو رجز کہتے ہیں۔
عَبْتٌ۔ موڑنا، لپیٹنا۔
عَبُثٌ۔ ملانا، خلط کرنا
عَبَثٌ۔ کھیل کود وہ کام کرنا جس میں فائدہ نہ ہو یا جس کام کی غرض حاصل نہ ہو۔
مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا عَبَثًا۔ جس نے ایک چڑیا کو بے کار مارا (نہ کھانے کی نیت سے نہ کسی اور مطلب سے)۔
اِنَّهٗ عَبَثَ فِیْ مَنَامِهٖ۔ اُس نے سوتے میں اپنے ہاتھ پاؤں ہلائے۔
فَجَعَلَ يَعْبَثُ بِهٖ۔ وہ اُس (انگوٹھی) سے کھیلنے لگے (یعنی اُس کو ہلانے اور اندر ڈالنے اور باہر نکالنے آخر اُن کے ہاتھ سے اریس کے کنوئیں میں گر پڑی اس انگشتری میں گویا حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری کا اثر تھا اُسی روز سے خلافت میں تزلزل اور فساد پیدا ہوا)۔
رَجُلٌ يَعْبَثُ بِاَهْلِهٖ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔ ایک شخص رمضان کے مہینے میں اپنی بیوی سے کھیل کرے (اُس سے بوس و کنار کرے)۔
لَا يَعْبَثُ بِجَرَاحَتِهٖ۔ اپنے زخم سے کھیل نہ کرے۔
لَا تَدَعَنَّ مَيِّتَكَ وَحْدَهٗ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَعْبَثُ فِیْ جَوْفِهٖ۔ اپنے مُردے کو اکیلا مت چھوڑو

Marfat.com

نہیں تو شیطان اُس کے پیٹ میں گھس کر اُس سے کھیل کریگا۔

عِبِّیْثٌ - بہت کھیل کرنے والا۔

عِبِیْثَۃٌ - پنیر، یا ایک قسم کا کھانا ہے۔

عَبَیْثَرَانٌ - یا عُبَیْثُرَانٌ یا عَبَوْثَرَانٌ - ایک گھاس ہے خوشبودار۔ عَبَوْثَرَانٌ کے بھی وہی معنے ہیں۔ عَبَیْثُرَانٌ سخت اور برے اور مکروہ کام کو بھی کہتے ہیں۔

ذَاتُ حَوْذَانٍ وَّعَبَیْثَرَانٍ - حوذان، اور عبیثران والی زمین، دونوں ایک قسم کی بھاجیاں ہیں۔

عَبَدٌ - غصہ ہونا، انکار کرنا، سخت دوڑنا، نادم ہونا، ملامت کرنا، حریص ہونا۔

عُبُوْدِیَۃٌ اور عُبُوْدَۃٌ اور عِبَادَۃٌ - اطاعت کرنا، عاجزی دکھانا، خدمت کرنا، شریعت کے احکام بجالانا، اللہ کی توحید کرنا۔

تَعْبِیْدٌ - رام کرنا، غلام بنانا، بھاگ جانا۔

اِعْبَادٌ - مالک بنانا، غلام بنانا، جمع ہونا۔

تَعَبُّدٌ - عبادت کرنا، روکنا، سخت ہونا، ہانکنا، درماندہ ہوئے تک غلام بنانا، عبادت کے لئے بلانا۔

اِسْتِعْبَادٌ - غلام بنانا جیسے اِعْتِبَادٌ ہے۔

عَبْدٌ - بندہ اور غلام۔ عِبَادٌ جمع ہے۔ اسی طرح عَبِیْدٌ اور اَعْبُدٌ اور عِبْدَانٌ اور عَبْدَۃٌ اور اَعْبُدَۃٌ وغیرہ۔

هٰٓؤُلَآءِ عِبِدَّاكَ بِفِنَاءِ حَرَمِكَ - یہ تیرے بندے ہیں تیرے حرم کے میدان میں (عِبِدَّا بھی جمع ہے عَبْدٌ کی جیسے عِبِدَّاءٌ ہے)۔

مَا هٰذِهِ الْعِبِدَّاءُ حَوْلَكَ يَا مُحَمَّدُ - اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ غلام تمہارے گرد و پیش کیسے جمع ہیں (یہ عامر بن طفیل نے کہا۔ اُس نے اصحاب صفہ کو جو مسجد میں رہا کرتے تھے اُن کی مفلسی اور محتاجی کی وجہ سے غلام کہا)۔

هٰٓؤُلَآءِ قَدْ ثَارَتْ مَعَهُمْ عِبِدَّانُكُمْ - تمہارے غلام بھی اُن کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے (عِبِدَّانٌ بھی جمع ہے عَبْدٌ کی)۔

ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ رَجُلٌ اِعْتَبَدَ مُحَرَّرًا یا اَعْبَدَ مُحَرَّرًا - تین آدمیوں کا قیامت کے دن میں دشمن ہوں گا۔ ایک تو اُس شخص کا جس نے آزاد کئے ہوئے کو غلام بنالیا ہو (مثلاً غلام کو آزاد کر کے پھر اُس کی آزادی سے مکر گیا ہو، یا باوجود آزاد کرنے کے اُس سے زبردستی خدمت لیتا ہو، یا ایک آزاد شخص کو جھوٹ موٹ اپنا غلام کہے جیسے ترکمان وحشیوں کی عادت تھی کہ مسافروں کو پکڑ کر اُن کو غلام کہہ کر بیچ ڈالتے تھے)۔

مَكَانَ عَبْدٍ عَبْدٌ - غلام کے بدلے ایک غلام دینا ہوگا (حضرت عمرؓ کا یہ مذہب تھا کہ عرب لوگ جو جاہلیت کے زمانہ میں قید ہو کر غلام بن گئے ہوں پھر اسلام کا زمانہ انھوں نے پایا تو وہ آزاد ہو جائیں گے اور اُن میں سے ہر ایک کو اپنے بدلے ایک غلام خرید کر اپنے مالک کو دینا ہوگا یا اپنی قیمت ادا کرنی ہوگی)۔

وَفِي ابْنِ الْاَمَةِ عَبْدَانِ - اور اگر عرب کے ایک شخص نے کسی قوم کی لونڈی سے نکاح کیا اُس سے بچہ پیدا ہوا تو وہ غلام نہ ہوگا بلکہ بچہ کا باپ دو غلام لونڈی کے مالک کو دے کر اُس کو لے لیگا۔ (سفیان ثوریؒ اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے لیکن دوسرے فقہاء اس کے خلاف ہیں)۔

لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ لِمَمْلُوْكِهٖ عَبْدِيْ وَاَمَتِيْ وَلْيَقُلْ فَتَايَ وَفَتَاتِيْ - کوئی تم میں سے اپنے غلام لونڈی کو یوں نہ پکارے میرے بندے یا میری باندی بلکہ یوں کہے میرے چھوکرے میری چھوکری (یہ نہی تنزیہی ہے اس سے یہ غرض ہے کہ دل میں تکبر پیدا نہ ہو اور شرک کی بُو نہ نکلے کیونکہ بندے درحقیقت ایک دوسرے کے بندے نہیں ہیں بلکہ سب اللہ تعالیٰ کے غلام اور بندے ہیں)۔

Marfat.com

قِيْلَ لَهُ اَنْتَ اَمَرْتَ بِقَتْلِ عُثْمَانَ اَوْ اَعَنْتَ عَلٰى قَتْلِهٖ فَعَبِدَ وَضَمِدَ ۔ کسی نے حضرت علی رضؓ سے کہا کیا آپ نے حضرت عثمانؓ کو قتل کر ڈالنے کا حکم دیا یا اُن کے قتل کر ڈالنے میں مدد کی۔ یہ سنکر آپ نے بہت بُرا مانا اور سخت غصّے ہوئے (کیونکہ یہ ایک بڑا بہتان تھا جس کو معاویہ نے آپ پر لگایا تھا اور اُس میں اُن کی چال یہ تھی کہ لوگ حضرت علی رضؓ سے منحرف ہو جائیں اور اُن کو خلیفہ بنائیں۔ حالانکہ حضرت علی رضؓ دل و جان سے حضرت عثمان رضؓ کی مدد پر مستعد تھے اور اپنے عزیز صاحبزادے امام حسنؓ کو اُن کی محافظت کے لئے معین کر دیا تھا)۔

عَبِدْتُ فَصَمَتُّ ۔ میں بُرا مان کر خاموش ہو رہا۔

اَتَجْعَلُ نَهْبِيْ وَنَهْبَ الْعُبَيْدِ بَيْنَ عُيَيْنَةَ وَالْاَقْرَعِ ۔ کیا آپ میری لوٹ اور عبید کی لوٹ کو عیینہ اور اقرع میں تقسیم کرتے ہیں۔

عُبَيْدٌ ۔ عباس بن مرداس کے گھوڑے کا نام تھا۔

وَكَذَا الْعَبْدُ وَالْحَرْثُ ۔ غلام اور کھیت کا بھی یہی حکم ہے (یعنی ایک غلام بیچا گیا اُس کے پاس مال ہے تو وہ مال بائع کا ہوگا اسی طرح اگر زمین بیچی گئی اُس پر پیداوار ہے تو وہ پیداوار بائع کی رہے گی اسی طرح اگر ایک لونڈی بیچی گئی اُس کا ایک بچہ ہے تو وہ بچہ بائع کا ہوگا البتہ اگر لونڈی حاملہ ہے تو اس کا حمل مشتری کا ہوگا)۔

هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدُ اٰبَائِيْ ۔ (حضرت حمزہؓ نے جو نشہ میں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضؓ کو کہا) تم ہو کیا میرے باپ کے غلام ہو (یعنی حضرت عبدالمطلب کے کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضؓ کے دادا تھے اور ان کے والد یعنی حضرت عبداللہ اور ابوطالب دونوں اُن کے بیٹے تھے اور بیٹا گویا اپنے باپ کا غلام ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہؓ کا یہ کلام سُن کر خاموش چلے آئے کیونکہ نشہ میں اُن کو سمجھانے سے فائدہ نہ تھا ایسا نہ ہو کہ وہ اور کچھ کہہ بیٹھیں اور اُس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی اس لئے حضرت حمزہ پر کوئی الزام نہ تھا)۔

وَاَنْتَ عَبْدُ الْعَصَا ۔ تم کل کے دن دوسرے کے محکوم ہو گے (کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرمائیں گے اور کوئی اور آپ کا خلیفہ ہوگا تم کو اُس کی اطاعت کرنی ہوگی (یہ حضرت عباسؓ نے حضرت علی رضؓ سے کہا)

فَاَنَا اَوَّلُ الْعَابِدِيْنَ ۔ اگر بفرض محال خدا کا کوئی فرزند ہو تو سب سے پہلے میں اُس کا انکار کروں گا (کیونکہ اُس کا کوئی فرزند ہو ہی نہیں سکتا۔ یا سب سے پہلے میں خدا کی عبادت کروں گا اور کہوں گا کہ وہ اکیلا ہے اس کی کوئی اولاد نہیں ہے)۔

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ ۔ تو اللہ کی اطاعت کرے اور نماز ادا کرے (بعضوں نے کہا عبادت سے مراد یہاں معرفت ہے)۔

عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ صَدَقَةٌ ۔ ہر آزاد اور مسلمان غلام پر صدقہ فطر ہے (لیکن مسلمان غلام کی طرف سے اُس کا مالک صدقہ فطر ادا کرے اگر غلام کافر ہو تو اُس کی طرف سے صدقہ فطر دینا ضروری نہیں ہے اور حنفیہ نے اُس کا خلاف کیا ہے)۔

كَانَ دَاوٗدُ اَعْبَدَ الْبَشَرِ ۔ حضرت داودؑ تمام آدمیوں سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے (ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے رات کو نماز میں کھڑے رہتے۔ بعضوں نے کہا آپ نے اپنے گھر والوں پر اوقات کی تقسیم کر دی تھی ہر ایک شخص اپنے اپنے وقت پر عبادت میں مصروف رہتا تو کوئی وقت ایسا نہیں ہوتا کہ آپ کے گھر والوں میں کوئی عبادت نہ کرتا ہو)۔

خَرَجَ عُبْدَانٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ کچھ غلام بھاگ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

Marfat.com

کے لئے نکلے (ایک روایت میں عبدان سے معنے وہی ہیں)
اِنَّ لِلّٰہِ مَلَائِکَۃً سَیَّاحِیْنَ عِبَادَتُھَا کُلُّ دَارٍ فِیْھَا اَحْمَدُ اَوْ مُحَمَّدٌ۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے دورہ کرتے رہتے ہیں (سیر کرتے پھرتے ہیں) اُن کی عبادت یہ ہے کہ جس گھر میں کوئی شخص احمد یا محمد نام کا ہوتا ہے اس کی حفاظت کرتے ہیں (بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اُس گھر کی زیارت کرتے ہیں جس میں احمد یا محمد نام کا کوئی شخص ہوتا ہے)۔

اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ۔ حضرت علیؓ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے (کیونکہ اُن کے دیدار سے پروردگار کی یاد ہوتی تھی)۔ بعضے لوگوں نے اس حدیث کی صحت میں یہ کلام کیا ہے کہ کسی بندے کے چہرے کی طرف دیکھنا کیونکر عبادت ہوگا۔ اُن کا جواب یہ ہے کہ دوسری حدیث میں ہے کہ اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں کہ جب اُن کو دیکھو تو اللہ کی یاد آئے۔ اس حدیث کی رو سے ہر ایک ولی کی زیارت عبادت ہوئی کیونکہ وہ موجب ہوتی ہے ذکر الٰہی کی۔ پس حضرت علی رضؓ کی زیارت تو بطریق اولیٰ عبادت ہوگی۔ آپ تو شاہ ولایت اور تمام اولیاء اللہ کے سردار ہیں۔

یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُہٗ۔ میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کھلاؤں۔

اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ ھٰذَا عَبْدُکَ۔ ابوہریرہؓ یہ دیکھو تمہارا غلام آن پہنچا (جو بھاگ کر غائب ہوگیا تھا)۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ۔ ہم خاص تیری ہی پوجا کرتے ہیں (اور کسی کی پوجا نہیں کرتے)۔

اِنَّ مِنْ عِبَادِیْ مَنْ لَا یُصْلِحُہٗ اِلَّا الْفَقْرُ بعضے بندے میرے ایسے ہیں کہ اُن کی بھلائی محتاجی ہی سے ہوتی ہے (تونگری اور مالداری اُن کے حق میں زہر قاتل ہے اس لئے میں اُن کو محتاج ہی رکھتا ہوں)۔

زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ۔ لقب ہے حضرت امام علی بن حسین علیہما السلام کا۔

سَجَدْتُ لَکَ تَعَبُّدًا وَّ رِقًّا۔ میں نے بندگی اور غلامی کے طور پر تیرا سجدہ کیا۔

عَبَّادَان۔ ایک شہر کا نام ہے خلیج فارس پر بصرے کے قریب۔ بعضوں نے کہا ایک جزیرہ ہے۔

لَیْسَ وَرَاءَ عَبَّادَانَ قَرْیَۃٌ۔ اب عبادان کے بعد کوئی بستی نہیں ہے۔

عَبْدُ مَنَافٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا اُن کے چار بیٹے تھے۔ ہاشم اور مطلب اور عبد شمس اور نوفل ہاشم اور مطلب دو بھائی ایک طرف رہے اور عبد شمس اور نوفل ایک طرف۔ عبد شمس کا بیٹا اُمیہ پیدا ہوا وہ ہاشم کا دشمن ہوگیا۔ معاویہ اور عثمانؓ اُمیہ کی اولاد میں تھے۔

عَبْدٌ اَعْبَدُ مِنِّیْ۔ کوئی بندہ مجھ سے زیادہ بندگی رکھتا ہے (یعنی میں خود تیرا ایک بندہ ہوں۔ یہ حضرت عمرؓ نے اُس وقت فرمایا جب اپنے اونٹ پر اپنے ہاتھ سے ڈامر لگا رہے تھے)۔

عُبَیْدِیَّۃ۔ مرجئہ کا ایک فرقہ ہے جو اللہ تعالیٰ کو آدمی کی صورت پر کہتا ہے۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ۔ (مترجم:- کہتا ہے کہ اہلحدیث بھی اس کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صورت ہے اور وہ جس صورت میں چاہے ظاہر ہوسکتا ہے مگر اُس کی صورت کو کسی مخلوق کی صورت سے تشبیہ نہیں دیتے گو ہاتھ اور پاؤں اور منہ اور آنکھ وغیرہ جو صفتیں اُس کی قرآن و حدیث میں وارد ہیں وہ اُس کے لئے ثابت ہیں بس یہی فرق عبیدیہ اور اہل حدیث میں ہے)۔

مَعْبَدٌ۔ عبادت گاہ۔ مُعَبَّدٌ۔ ذلیل تابعدار۔

مَعْبَدِیَّہ۔ خارجیوں کا ایک فرقہ ہے۔

عَبْدَلُ۔ مخفف ہے عبداللہ کا۔

عَبَادِلَۃ۔ تین صحابی ہیں۔ عبداللہ بن مسعودؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عباسؓ (بعضوں نے کہا

Marfat.com

چار ہیں۔ عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ۔ بعضوں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو بھی ان میں شریک کیا ہے)۔

عَبْدَلِی۔ نسبت ہے عبداللہ کی طرف اور ایک قسم کا خربوزہ ہے مصر میں

عَبْرٌ۔ یا عُبُوْرٌ۔ گزر جانا، بڑھ جانا، مرجانا، آنسو بہانا، دل میں پڑھنا، تفسیر کرنا، تعبیر دینا، ڈانٹنا۔

عَبْرٌ۔ عبرت لینا۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ یَعْبُرُ الدُّنْیَا وَ لَا یَعْبُرُھَا۔ یا اللہ ہم کو اُن لوگوں میں کر جو دنیا کے واقعات سے عبرت لیتے ہیں نہ کہ اُن لوگوں میں سے جو دنیا پر سے گزرتے چلے جاتے ہیں۔ (جانوروں کی طرح عمر بسر کرتے ہیں پیدا ہوئے بڑے ہوئے، کھایا پیا، گزر گئے، کچھ غور اور فکر نہیں کرتے کہ ہم کیوں دنیا میں آئے اور ہم کو کیا کرنا چاہیئے)۔

اِعْتِبَارٌ۔ آزمانا، تعجب کرنا، نصیحت لینا، شمار میں لانا۔

اِسْتِعْبَارٌ۔ آنسو بہنا، رنجیدہ ہونا، خواب کی تعبیر چاہنا۔

تَعْبِیْرٌ۔ خواب کی تفسیر کرنا، بیان کرنا۔

عِبَارَۃٌ۔ الفاظ جو معنی پر دلالت کریں۔

اَلرُّؤْیَا لِاَوَّلِ عَابِرٍ۔ خواب کی وہی تعبیر ہوگی جو پہلا تعبیر دینے والا کہے (اسی لئے خواب کے بیان میں احتیاط کرنا چاہیئے اور ہر کس و ناکس کے سامنے اُس کا بیان کرنا اچھا نہیں ہے)۔

لِلرُّؤْیَا کُنًی وَّ اَسْمَاءٌ فَکَنُّوْھَا بِکُنَاھَا وَ اعْتَبِرُوْھَا بِاَسْمَائِھَا۔ خواب کی کنیتیں ہیں اور نام ہیں تو اُس کو اُسی کی کنیتیں دو اور اُسی کے ناموں سے اُس کی تعبیر کرو۔

اِنِّیْ اَعْتَبِرُ الْحَدِیْثَ۔ (ابن سیرین نے کہا) میں خواب کی تعبیر حدیث شریف کی رو سے بیان کرتا ہوں (اُس کی مثال یہ ہے کہ کسی نے خواب میں کوّا دیکھا تو مراد اُس سے فاسق شخص ہے کیونکہ حدیث شریف میں کوّے کو فاسق فرمایا ہے۔ یا کسی شخص نے خواب میں پسلی دیکھی تو مراد اُس سے عورت ہے۔ کیونکہ حدیث میں عورت کی پیدائش پسلی سے بیان کی گئی ہے)۔

فَمَا کَانَتْ صُحُفُ مُوْسٰی قَالَ کَانَتْ عِبَرًا پوچھا حضرت موسیٰؑ کے صحیفوں میں کیا بیان تھا۔ انھوں نے کہا نصیحتیں تھیں اور وہ واقعات جن سے عبرت لی جاتی ہے۔

وَعُبْرُ جَارَتِھَا۔ وہ اپنی پڑوسن (یعنی سوکن) کے لئے عبرت تھی (مطلب یہ ہے کہ اُس کی سوکن اُس کی عفت اور پاکدامنی کو دیکھ کر اُس سے نصیحت لیتی تھی) بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ اُس کی سوکن اُس کو دیکھ کر رو دیتی ہے یعنی اُس کے حسن جمال پر رشک کر کے)

اَلْعَیْنُ الْعَبْرٰی۔ رونے والی آنکھ

ذَکَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَعْبَرَ فَبَکٰی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا پھر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور رو دیئے۔

اَیَعْجِزُ اِحْدٰکُنَّ اَنْ تَتَّخِذَ تُوْمَتَیْنِ تَلْطَخُھُمَا بِعَبِیْرٍ اَوْ زَعْفَرَانٍ۔ کیا تم عورتوں میں سے کسی سے یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ وہ موتی بنائے اور اُن کو عبیر یا زعفران سے لتھیڑ لے (عبیر ایک قسم کی خوشبو ہے جو کئی چیزوں کو ملا کر بنائی جاتی ہے)۔

کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ (دنیا میں اس طرح سے بسر کر) جیسے تو پردیسی ہے یا راہ چلتا مسافر ہے (راہ چلتا مسافر پردیسی سے بھی زیادہ اپنے مقام کو چھوڑنے والا ہوتا ہے کیونکہ پردیسی کبھی پردیس میں چند روز ٹھہرنے کی نیت بھی کرتا ہے)۔

رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ

Marfat.com

وَعَلِيٌّ يُعَبِّرُ عَنْهُ۔ میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اونٹ پر بیٹھے ہوئے خطبہ دے رہے تھے (لوگوں کو وعظ و نصیحت کر رہے تھے) اور حضرت علیؓ آپ کا کلام دوسروں کو پہنچاتے تھے (یعنی اُن لوگوں کو جو دوری کی وجہ سے آپ کا کلام سُن نہیں سکتے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ میں بھی مبلغ رکھنا درست ہے جیسے تکبیر کی آواز پہنچانے کے لئے مکبر رکھتے ہیں)۔

عَبَرَ النَّهْرَ۔ نہر کے پار ہو گئے۔

عِبْرَانِيٌّ۔ یہودیوں کی زبان (جس میں تورات شریف اُتری)۔

فَيَكْتُبُ مِنَ الْاِنْجِيْلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ۔ انجیل شریف کو جو سریانی زبان میں اُتری تھی عبرانی زبان میں لکھتے (اُس کا ترجمہ عبرانی زبان میں کرتے۔ مترجم کہتا ہے اصل انجیل جو سریانی زبان میں اُتری تھی مفقود ہو گئی۔ اب جو انجیلیں شائع ہیں یہ سب یونانی زبان سے ترجمہ کی گئی ہیں اور اسی وجہ سے نصاریٰ کی کتاب پر پورا بھروسا نہیں ہو سکتا اُن لوگوں نے اپنی اصل کتاب کو بھی ضائع کر دیا)۔

وَعَلَيْهِ تَدُلُّ الْاٰيَةُ وَالْاِعْتِبَارُ۔ معراج کے جسمانی ہونے پر قرآن کی آیت اور عقل دلالت کرتی ہے (کیونکہ اگر معراج خواب ہوتا تو پھر معجزہ نہ ہوتا نہ کافر اُس کا انکار کرتے)۔

مَنْ اَطْفَأَ نُوْرَ عِبْرَتِهٖ بِشَهَوَاتِ نَفْسِهٖ فَكَاَنَّمَا اَعَانَ هَوَاهُ عَلٰی هَدْمِ عَقْلِهٖ۔ جس شخص نے اپنی عبرت کے نور کو نفس کی خواہشوں میں پڑ کر بجھا دیا اُس نے گویا عقل کے گرانے میں اپنی خواہش کی مدد کی۔

اَلْاِعْتِبَارُ يُفِيْدُكَ الرَّشَادَ۔ عبرت لینے سے تجھ کو ہدایت ہو گی۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبْرَتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِيْ۔ یا اللہ میرے رونے پر رحم کر اور میرے دل کو اطمینان دے۔

وَاَنَا قَتِيْلُ الْعَبْرَةِ۔ (امام حسین علیہ السلام نے فرمایا) میں وہ مقتول ہوں جس پر ایک ایک کو رونا آئے گا۔

عَبْرَانُ۔ رونے والا۔

عَيْنٌ عَبْرٰی۔ رونے والی آنکھ۔

سَلِ الْاَرْضَ مَنْ شَقَّ اَنْهَارَكِ وَاَخْرَجَ ثِمَارَكِ فَاِنْ لَّمْ تُجِبْكَ حِوَارًا اَجَابَتْكَ اِعْتِبَارًا۔ زمین سے پوچھ کس نے تجھ میں نہریں کھودیں اور کس نے تیرے میوے نکالے اگر وہ کھلم کھلا تجھ کو جواب نہ دے گی تو عقلی طور پر تو جواب دے گی (یہ زبان حال سے کہے گی کہ یہ سب خداوند کریم نے کیا ہے)۔

مِعْبَرٌ۔ کشتی، پل۔

مَرَّ بِمِعْبَرٍ۔ ایک کشتی پر گزرے۔

عَبَرٌ۔ زور آور، طاقت ور۔

اَبُو الْعِبَرِ۔ دل لگی باز، مسخرہ۔

عُبَيْرَاءُ۔ ایک بھاجی ہے۔

عُبْرُبٌ۔ سُمّاق۔ جو ایک قسم کی بھاجی ہے۔

اِتَّخِذْ لَنَا عُبْرُبِيَّةً وَاَكْثِرْ فَيْجَنَهَا۔ ہمارے لئے عبرب کی بھاجی تیار کرو اور اُس میں فیجن یعنی سنداب خوب ڈالو۔ سنداب بھی ایک بھاجی ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ پودینہ۔

عُبْرُدٌ۔ یا عُبْرِدٌ یا عُبَارِدٌ۔ خوب صورت، سفید رنگ، نرم، ملائم۔

عَبَسٌ۔ یا عُبُوْسٌ۔ ترش رو ہونا، منہ بنانا۔

عَبَسٌ۔ خشک ہونا۔

تَعْبِيْسٌ۔ ترش رو ہونا، بدشکل ہونا۔

عَبُوْسٌ۔ جماعت کثیر۔

لَا عَابِسٌ وَّلَا مُفَنِّدٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ ترش رو تھے نہ سٹھیائے ہوئے (بے فائدہ بک بک کرنیوالے)

Marfat.com

يَبْتَغِي دَفْعَ بَأْسِ يَوْمٍ عَبُوْسٍ. جس دن لوگ ترش رو ہوں گے اُس دن کی آفت دور کرنا چاہتا ہے۔

اِنَّهٗ نَظَرَ اِلٰى نَعَمِ بَنِيْ فُلَانٍ وَقَدْ عَبِسَتْ فِيْ اَبْوَالِهَا وَاَبْعَارِهَا مِنَ السِّمَنِ. فلاں شخص کے جانوروں کو دیکھا اُن کے پیشاب اور گوبر اُن کی رانوں پر سوکھ گئے تھے (جب جانور بہت موٹے اور تیار ہوتے ہیں تو پیشاب اور گوبر اُن کی رانوں پر جم کر سوکھ جاتا ہے)۔

كَانَ يَرُدُّ مِنَ الْعَبَسِ. شریح قاضی اُس غلام کے پھیر دینے کا اختیار دیتے تھے جو بچھونے پر موت دیتا ہو (یعنی اُس عیب پر مشتری کو اختیار ہے اگر وہ چاہے تو بائع کو واپس کر کے اپنی قیمت کا روپیہ اُس سے لے لے)۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْعُبَيْسَ. اللہ چھوٹے عباس یعنی خلیفہ عباسی پر لعنت کرے۔

عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔

عَبَّاسِيَّةٌ. ایک مدرسہ تھا جو خلفائے عباسیہ نے بنایا تھا۔

عَبْسٌ. ایک شاخ ہے قبیلۂ قیس کی۔

عَبْشٌ. درست کرنا، ختنہ کرنا، غباوت اور غفلت۔

عَبْطٌ. بے وجہ جان لینا، غیبت کرنا، بنا لینا، اپنی خوشی سے کوئی کام کرنا، اڑانا، دوڑانا، خون آلود کرنا، پھٹ جانا، یا پھاڑنا۔

اِعْتِبَاطٌ. بے ضرورت جانور کو کاٹنا، ناحق خون کرنا۔

مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا فَاِنَّهٗ قَوَدٌ. جب کوئی کسی مسلمان کو ناحق، بے قصور مار ڈالے تو اُس سے قصاص لیا جائے گا (اُس کی بھی گردن ماری جائے گی (عرب لوگ کہتے ہیں اُعْتُبِطَ یعنی بغیر بیمار ہوئے مر گیا)۔

مَاتَ فُلَانٌ عَبْطَةً. فلاں شخص ہٹا کٹا جوان رہ کر مر گیا (یعنی کوئی بیماری نہ تھی)۔

عَبَطْتُ النَّاقَةَ يَا اِعْتَبَطْتُهَا. میں نے اونٹنی کو یوں ہی ذبح کر ڈالا اُس کو کوئی بیماری نہ تھی۔

عُبْطَةٌ. طراوت اور تازگی۔

عَوْبَطٌ. آفت اور مصیبت۔

مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاعْتَبَطَ بِقَتْلِهٖ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا. جو شخص کسی مومن کو بلاوجہ شرعی (ناحق) مار ڈالے تو اللہ تعالیٰ نہ اُس کا نفل قبول کرے گا نہ فرض (اُس کی کوئی عبادت کام نہ آئے گی) ایک روایت میں فَاغْتَبَطَ ہے غین معجمہ سے یعنی مومن کو مار کر خوش ہو۔

مَعْبُوْطَةٌ نَفْسُهَا. وہ جوان اچھی رہ کر ذبح کی جائے۔

مَنْ لَّمْ يَمُتْ عَبْطَةً يَمُتْ هَرَمًا لِلْمَوْتِ كَاْسٌ وَّالْمَرْءُ ذَائِقُهَا. جو شخص تندرستی اور جوانی کی حالت میں نہ مرے وہ بوڑھا ہو کر مرے گا (آخر کب تک جیئے گا۔ بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی) موت کا ایک گلاس ہے اور آدمی اُس کو ضرور چکھے گا۔

فَقَاءَتْ لَحْمًا عَبِيْطًا. اُس نے کچا تازہ گوشت قے میں نکالا۔

فَدَعَا بِلَحْمٍ عَبِيْطٍ. انہوں نے تازہ کچا گوشت منگوایا (ایک روایت میں غَلِيْظٍ ہے یعنی سخت چمڑا گوشت جو چب نہ سکے)۔

مُرِيْ بَنِيْكِ لَا يَعْبِطُوْا ضُرُوْعَ الْغَنَمِ. اپنے بیٹوں سے کہدے کہ وہ بکریوں کے تھن اتنے نہ نچوڑیں کہ اُن میں سے خون نکلنے لگے (دودھ ختم ہو کر خون آنے لگے)۔

فَقَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا كَانَ يُجَالِسُهٗ فَقَالُوْا اُعْتُبِطَ فَقَالَ قُوْمُوْا بِنَا نَعُوْدُهٗ. ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا کرتا تھا ایک بار وہ غائب ہو گیا۔ لوگوں

Marfat.com

نے عرض کیا اُس کو بخار آگیا ہے۔ تب آپ نے فرمایا اٹھو چلو اُس کی عیادت کریں (عرب لوگ بخار کو اِعْتِبَاط کہتے ہیں)۔

عَبَطَتْهُ الدَّوَاهِيْ۔ اُس پر آفتیں ٹوٹ پڑیں۔

مَاتَ فُلَانٌ عَبْطَةً۔ وہ تندرست ہٹا کٹا رہ کر مرگیا۔

كَانَ النَّاسُ يَعْتَبِطُوْنَ اِعْتِبَاطًا۔ اگلے زمانہ میں لوگ یوں ہی اچھے خاصے رہ کر مرجایا کرتے تھے (کوئی بیماری نہیں ہوتی تھی حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی یا اللہ موت کے لئے کوئی بیماری مقرر کر جس سے میت کو اجر ہو اور اُس کے وارثوں کو تسلی ہو تو اللہ تعالیٰ نے برسام کی بیماری بھیجی پھر دوسری بیماریاں اور ہر ایک بیماری کی ایک دوا رکھی)۔

عَبْعَبَةٌ۔ شکست پانا، منہزم ہونا۔

عَبْعَابٌ۔ لمبا آدمی، بڑے حلق، یا پیٹ والا۔

عَبْعَبٌ۔ جوان گٹھیلا، جوانی کا عیش، کشادہ کپڑا، نرم کمبل، ایک بت کا بھی نام ہے۔

عَبَقٌ۔ یا عَبَاقَةٌ یا عَبَاقِيَةٌ۔ چپک جانا، اقامت کرنا۔

عَبِقَ الْمَكَانُ بِالطِّيْبِ۔ مکان میں خوشبو پھیل گئی۔

عَبِقٌ۔ معطر، اور خوشبودار۔

عِبِقَّانٌ زِبِقَّانٌ۔ بدخلق۔

رِيْحٌ عَبِقَةٌ۔ خوشبو پھیلنے والی۔

عَبِقَتْ رَائِحَةُ الْمِسْكِ۔ مشک کی خوشبو پھیل گئی۔

عَبْقَرَةٌ۔ چمکنا۔

عَبَاقِرِيٌّ۔ ایک قسم کا عمدہ فرش۔

عَبْقَرٌ۔ وہ مقام جہاں جن بہت رہتے ہوں پھر عَبْقَرِيٌّ ہر عمدہ نادر چیز کو کہنے لگے۔ بعضوں نے کہا عبقر ایک مقام کا نام ہے جہاں بہت عمدہ کپڑے بنے جاتے ہیں

فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهٗ۔ میں نے ایسا سردار نہیں دیکھا جو اُن کا سا کام کرسکتا ہو (مراد حضرت عمرؓ ہیں)، اصل میں عَبْقَرِيٌّ ہر نادر چیز کو کہا کرتے تھے پھر سردار اور قوم کے بڑے شخص کو بھی کہنے لگے)۔

كَانَ يَسْجُدُ عَلٰى عَبْقَرِيٍّ۔ حضرت عمرؓ ریشمی فرش یا دھاری دار بچھونے یا حاشیہ دار فرش پر سجدہ کرتے۔ (معلوم ہؤا کہ اونی اور ریشمی کپڑوں پر نماز پڑھنا اور سجدہ کرنا منع نہیں ہے۔ لیکن امامیہ نے اس میں خلاف کیا ہے)

عَيْنُ الظَّبْيَةِ الْعَبْقَرَةِ۔ ہرن کی آنکھ جو نرگس کی طرح ہے یا خوش رنگ (عرب لوگ کہتے ہیں جَارِيَةٌ عَبْقَرَةٌ خوش رنگ لونڈی (یعنی گوری، اچھی، سفید رنگ)

عَبَلٌ۔ موٹا ہونا، جیسے عُبُوْلٌ بٹنا، پھیر دینا، روک رکھنا، کاٹ ڈالنا۔

عَبَلَ بِهٖ۔ اُس کو لے کر چل دیا۔

اِعْبَالٌ۔ غلیظ اور سفید ہونا۔

فَهِيَ لَا تُسْرَفُ وَلَا تُعْبَلُ وَلَا تُجْرَدُ۔ نہ تو اُس درخت کو کیڑا کھاتا ہے نہ اُس کے پتے جھڑتے ہیں نہ ٹڈیاں اُس کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

عَبَالَةٌ۔ بوجھ۔

عَبْلَةٌ۔ موٹی عورت پورے بدن کی۔

مِعْبَلَةٌ۔ چوڑی لمبی پیکان۔

فَوَجَدُوْا اَعْبَلَةً۔ پھر چند سفید پتھر پائے (یعنی خندق کھودتے وقت اُس میں سخت سفید پتھر کی چٹانیں نمودار ہوئیں)۔

كَانَ عَبْلًا مِّنَ الرِّجَالِ۔ سعد بن معاذؓ موٹے آدمی تھے۔

فَاِنَّ هُنَاكَ سَرْحَةً لَمْ تُعْبَلْ۔ وہاں ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑے (عرب لوگ کہتے ہیں عَبَلْتُ الشَّجَرَةَ۔ میں نے درخت کے پتے جھاڑے)۔

Marfat.com

اَعْبَلَتِ الشَّجَرَۃُ۔ درخت کے پتے نکلے یا جھڑے عَبَلٌ پتے کو بھی کہتے ہیں۔

وَجَاءَ عَامِرٌ بِرَجُلٍ مِّنَ الْعَبَلَاتِ۔ عامر ایک شخص کو عبلات کے خاندان میں سے لایا (عبلات امیہ صغریٰ کو کہتے ہیں جو قریش میں سے تھی اس کی نسبت عَبْلِیٌّ آتی ہے۔ نوویؒ نے کہا عبلات امیہ اور اُس کے دونوں بھائی نوفل اور عبد اللہ بن عبد شمس کو کہتے ہیں وہ منسوب ہیں عبلہ کی طرف جو اُن کی ماں کا نام تھا)۔

کَاَنَّمَا لَاْمَتُهَا الْاَعْبَلُ۔ اُس کی زرہ گویا ایک سفید پتھر ہے یا سرخ، یا سیاہ پتھر۔

تَكَنَّفَتْكُمْ غَوَائِلُهٗ وَاَقْصَدَتْكُمْ مَعَابِلُهٗ۔ اُن کی آفتوں نے تم کو گھیر لیا اور اُن کے تیر تمھاری طرف چلے۔

تَنْزِلُ عَنْ صَفْحَتِي الْمَعَابِلُ۔ میرے مُنہ پر سے تیر جا رہے تھے۔

صَخْرَةٌ عَبْلَاءُ۔ ایک سفید پتھر۔

عَبَنٌ۔ گاڑھا ہونا، سخت ہونا۔

عَبَنٌّ۔ سخت اور بڑا۔

عَبْهَرٌ۔ بڑا، موٹا یا لمبا اور نرگس اور چنبیلی کو بھی کہتے ہیں۔

عَبْهَرَۃٌ۔ موٹی گوری سفید عورت۔

عَبْهَلٌ۔ چھٹا ہوا مطلق العنان اونٹ۔

عَبَاهِلَۃٌ۔ وہ بادشاہ جو اپنی سلطنت پر برابر قائم چلے آتے ہیں کبھی ہٹائے نہیں گئے۔

عَبْهَلَۃٌ اور عِبْهَالٌ۔ عتاب کرنا، چھوڑ دینا۔

مَا كَانَ لِسُوقَةٍ بَاهِلَةٍ اَنْ يُبَارُوا الْمُلُوكَ الْعَبَاهِلَةَ۔ کہیں بازاری ذلیل آدمی موروثی بادشاہوں سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔

اِلَى الْاَقْيَالِ الْعَبَاهِلَةِ۔ اُن بادشاہوں کی طرف جو اپنی سلطنت پر پشتہا پشت سے بحال اور قائم ہیں، یا خود مختار بادشاہوں کی طرف۔

عَبَاهِلَةُ الْيَمَنِ۔ یمن کے خود مختار بادشاہ۔

عَبَاءَۃٌ۔ ایک قسم کا لباس ہے۔

لِبَاسُهُمُ الْعَبَاءُ۔ وہ عباء پہنتے تھے۔ (نہایہ میں ہے کہ عَبَاءٌ جمع ہے عَبَاءَۃٌ اور عَبَایَۃٌ کی اور کبھی واحد کو بھی کہتے ہیں)۔

عَبَّى الْجَيْشَ۔ لشکر تیار کیا۔

تَعْبِيَةٌ۔ تیار کرنا (مجمع البحار میں ہے کہ عباء ایک قسم کے کمبل ہیں جن پر سیاہ دھاریاں ہوتی ہیں)۔

باب العین مع التاء

عَتَبٌ۔ یا عِتَابٌ یا عَتَبَانٌ یا عُتْبَانٌ یا مَعْتَبٌ مَعْتَبَۃٌ۔ غصہ کرنا، کسی کے کام پر انکار اور ملامت کرنا۔

تَعْتِيبٌ۔ لپیٹ لینا، دہلیز بنانا۔

مُعَاتَبَۃٌ۔ بمعنے عِتَابٌ ہے۔

اِعْتَابٌ۔ غصہ دور کرنا، یعنی راضی کر لینا۔

تَعَتُّبٌ اور تَعَاتُبٌ۔ ایک دوسرے پر غصہ کرنا، ناز و انداز سے خطاب کرنا، عیب کرنا

اِسْتِعْتَابٌ۔ راضی ہو جانا یا رضامندی کی درخواست کرنا، آرزو کرنا، جہاں جانا پسند ہو وہاں لوٹ جانے کی درخواست کرنا۔

مَا عَتَبْتُ بَابَ فُلَانٍ۔ میں اُس کے دروازے کی دہلیز پر بھی نہیں گیا۔

عُتْبٰى۔ رضامندی۔

كَانَ يَقُولُ لِاَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَالَهٗ تَرِبَتْ يَمِيْنُهٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی پر خفا ہوتے تو فرماتے اُس کو کیا ہوا ہے اُس کے داہنے ہاتھ کو مٹی لگے۔ (یہ عرب کا محاورہ ہے اس سے بد دعا مقصود نہیں ہے

Marfat.com

بلکہ خفگی کے وقت ایسا کہتے ہیں تَرِبَتْ یَدَاکَ یا تَرِبَتْ یَمِیْنُکَ۔ یعنی تو ذلیل اور محتاج ہو، اپنے ہاتھ سے محنت کرے مٹی اُٹھائے)۔

لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّہٗ یَزْدَادُ وَ اِمَّا مُسِیْئًا فَلَعَلَّہٗ یَسْتَعْتِبُ۔ کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے اگر وہ نیک ہے تو (زندہ رہنے کی صورت میں) اور زیادہ نیکیاں کرے گا۔ اور اگر بد ہے تو شاید توبہ کرے اور اپنے پروردگار کی رضامندی چاہے (مرجائے گا تو پھر توبہ اور انابت اور رجوع الی الحق کا موقع جاتا رہے گا)۔

وَلَا بَعْدَ الْمَوْتِ مِنْ مُّسْتَعْتَبٍ۔ مرنے کے بعد پھر پروردگار کو راضی کرنے کا موقع نہیں رہے گا۔ (کیونکہ موت سے اعمال ختم ہوجاتے ہیں پھر نیک عمل کرنے کا اور توبہ کرنے کا محل نہیں رہے گا)۔

لَا یُعَاتَبُوْنَ فِیْ اَنْفُسِھِمْ۔ اُن پر عتاب نہیں ہوتا (کیونکہ عتاب اُس شخص پر ہوتا ہے جس کے تائب ہونے کی اُمید ہو اور وہ اپنی خطا پر اصرار نہ کرتا ہو وہ لوگ تو سخت گناہوں میں مبتلا ہیں اور اُن پر اصرار کر رہے ہیں اُن سے یہ اُمید نہیں کہ کبھی اپنے کاموں سے باز آئیں گے اور پروردگار کو راضی کریں گے)۔

مَا اَعْتِبُ عَلٰی ثَابِتٍ فِیْ دِیْنٍ وَّلَا خُلُقٍ۔ میں ثابت بن قیس کے دین یا اخلاق پر عیب نہیں لگاتی نہ اُس پر ناراض ہوں (یہ نہیں کہتی کہ وہ کسی دینی امر میں خطا کرتے ہیں یا بدخلق ہیں) بلکہ میں خاوند کی ناشکری کو بُرا جانتی ہوں (یعنی مجھ کو بالطبع اُن سے نفرت اور کراہت ہے اس وجہ سے ڈر ہے کہ میں اُن کی اطاعت اور تابعداری میں قصور کروں اور خاوند کی ناشکری کا گناہ اپنے سر پر لوں۔ ہوا یہ تھا کہ ثابتؓ کی بیوی نے اور مردوں کے ساتھ اپنے خاوند کو دیکھا تو کالا کلوٹا، پست قامت، بدشکل پایا۔

اس لئے اُس کے دل میں اُن سے نفرت پیدا ہوگئی)۔

مَرَّ عَلٰی رَجُلٍ وَّھُوَ یُعَاتِبُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر گذرے جس کو لوگ ملامت کر رہے تھے، سمجھا رہے تھے، نصیحت کر رہے تھے۔

اِذَا جَاءَ مُسْتَعْتِبًا۔ جب وہ راضی کرنے کے لئے آئے (عذر خواہی اور توبہ کرنے کو)۔

عَاتِبُوا الْخَیْلَ فَاِنَّھَا تُعْتِبُ۔ گھوڑوں کو تعلیم دو اُن سے محنت مشقت لو سواری اور جنگ کے لئے تیار کرو وہ تعلیم پالیں گے (جیسی تعلیم دوگے وہ سیکھ جائیں گے)

اِنَّہٗ عَتَبَ سَرَاوِیْلَہٗ فَتَشَمَّرَ۔ سلمان فارسیؓ نے سامنے سے اپنے پائجامے کو سمیٹا اور جوڑ کر اُس کو اُوپر اٹھایا۔

اِنَّ عَتَبَاتِ الْمَوْتِ تَاْخُذُھَا۔ موت کی سختیاں اُس کو پکڑ رہی ہیں (عرب لوگ کہتے ہیں حَمَلَہٗ عَلٰی عَتَبَۃٍ اُس کو ایک سخت اور مکروہ کام پر لگایا)۔

اَمَا اِنَّھَا لَیْسَتْ بِعَتَبَۃِ اُمِّکَ۔ (ابن نحام مجاہد کے درجے جو آخرت میں ملیں گے بیان کر رہے تھے۔ کعب بن مرہ نے پوچھا درجہ سے کیا مراد ہے کیا سیڑھی کا ایک درجہ انھوں نے کہا) یہ تیری ماں کے گھر کا درجہ نہیں ہے (بلکہ یہ آخرت کا ایک درجہ دوسرے درجہ سے اتنے فاصلہ پر ہے جیسے آسمان سے زمین)۔

قَالَ فِیْ رَجُلٍ اَنْعَلَ دَابَّۃَ رَجُلٍ فَعَتَبَتْ۔ ایک شخص نے دوسرے شخص کے جانور کی نعل باندھی وہ تین پاؤں پر چلنے لگا (یعنی ایک پاؤں اُٹھا کر چلا)۔

کُلُّ عَظْمٍ کُسِرَ ثُمَّ جُبِرَ غَیْرَ مَنْقُوْصٍ وَّلَا مُعْتَبٍ فَلَیْسَ فِیْہِ اِلَّا اِعْطَاءُ الْمُدَاوِیْ فَاِنْ جُبِرَ وَبِہٖ عَتَبٌ فَاِنَّہٗ یُقَدَّرُ عَتَبُہٗ بِقِیْمَۃِ اَھْلِ الْبَصَرِ۔ اگر ہڈی توڑ ڈالی جائے پھر وہ ایسی اچھی طرح جڑ جائے کہ اُس میں کوئی نقص اور عیب نہ رہے تو صرف دوا علاج کا

Marfat.com

خرچہ دینا ہوگا البتہ اگر اس طرح جڑے کہ اُس میں کوئی عیب رہ جائے۔ مثلاً ورم یا کمزوری یا لنگڑا پن تو اس عیب کا معاوضہ جو نگاہ والے لوگ لگائیں گے دینا ہوگا۔

وَلَكَ الْعُتْبٰى۔ خداوندا تیری رضامندی چاہتا ہوں یا تجھ کو حق ہے کہ میرے گناہوں پر مجھ سے مواخذہ کرے یا تیرے ہی لئے میرا گناہوں سے توبہ کرنا اور رجوع کرنا ہے۔

اِسْتَعْتَبْتُ مَنْ رَجَوْتُ عِتَابَهٗ۔ میں نے اُس کو راضی کیا جس کے عتاب کی اُمید تھی۔

اِنَّ مَلَكًا مِّنْ مَّلٰٓئِكَةِ اللّٰهِ كَانَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ فَعَتَبَ عَلَيْهِ فَاَهْبَطَهٗ اِلَى الْاَرْضِ ایک فرشتہ کو اللہ کے پاس ایک رتبہ تھا اُس پر اللہ کا عتاب ہوا تو اُس کو زمین پر اُتار دیا۔

وَجَعَلَا عَلَيْهِ عَتَبًا وَّشَرْبَجًا۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے خانہ کعبہ کے آستانے اور بانس کا دروازہ بنایا۔ (عَتَبٌ جمع ہے عَتَبَةٌ کی)۔

عَتٌّ۔ بار بار ایک بات کو کہنا، الحاح اور توبیخ کرنا۔

مُعَاتَّةٌ اور عِتَاتٌ۔ جھگڑنا۔

عَتَتٌ۔ سخت گوئی۔

عَتّٰى بمعنے حَتّٰى ہے۔

اِنَّ رَجُلًا حَلَفَ اَيْمَانًا فَجَعَلُوْا يُعَاتُّوْنَهٗ فَقَالَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ۔ ایک شخص نے لوگوں کے بار بار کہنے سے ایک ہی کام پر کئی بار قسم کھائی تو اس پر ایک کفارہ لازم ہوگا (ہر بار کے لئے جُدا جُدا کفارہ ضروری نہیں مثلاً ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں روٹی نہ کھاؤں گا لوگوں نے کہا کہ نہیں تم کو کھانا ہوگی۔ اُس نے پھر قسم کھائی کہ میں ہرگز نہ کھاؤں گا۔ لوگوں نے پھر وہی کہا اُس نے پھر قسم کھائی تو تو ایک ہی کفارہ لازم ہوگا)۔

عَتَادٌ۔ یا عِتَادَةٌ۔ تیار ہونا۔

تَعْتِيْدٌ۔ تیار کرنا۔

اِعْتَادٌ۔ تیار کرنا (جیسے اِعْدَادٌ ہے)۔

تَعَتُّدٌ۔ عمدہ کاریگری کرنا۔

عُتُدَةٌ۔ سامان۔

اِنَّ خَالِدًا اجْعَلْ رَقِيْقَهٗ وَاَعْتُدَهٗ حُبُسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ خالد بن ولیدؓ نے اپنے غلاموں کو اور جنگ کے سامانوں کو اللہ کی راہ میں روک دیا ہے۔ یعنی جہاد کے واسطے بلاکرایہ مجاہدین کے سپرد کر دیا ہے (اَعْتُدٌ جمع ہے عَتَاد کی جیسے اَعْتِكَةٌ ہے۔ ایک روایت میں یوں ہے اِحْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتَادَهٗ۔ یعنی اپنی زرہوں اور ہتھیاروں کو مجاہدین کے واسطے وقف کر دیا ہے دارقطنی نے امام احمدؒ سے نقل کیا کہ اَعْتَادَهٗ راوی کی غلطی ہے صحیح اَعْتُدَهٗ ہے۔ یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت فرمائی جب زکوٰۃ کے تحصیلدار نے شکایت کی کہ خالدؓ اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتے تو آپ نے فرمایا تم خالدؓ پر ظلم کرتے ہو اُس نے تو اپنے ہتھیار اور سامانِ جنگ سب اللہ کی راہ میں روک رکھے ہیں۔ شاید زکوٰۃ کے تحصیلداروں نے ان ہتھیاروں اور سامان وغیرہ کی بھی زکوٰۃ طلب کی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اُس سامان کی زکوٰۃ کہاں واجب ہے یہ کچھ تجارت کا مال تھوڑی ہے خصوصاً جب خالدؓ نے اُس کو اللہ کی راہ میں بلاکرایہ دیدیا ہو۔ بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ ہے کہ جب خالدؓ نے اپنا کل سامانِ جنگ ہتھیار وغیرہ محض ثواب کے لئے بلاکرایہ اللہ کی راہ میں دے دیئے ہیں جو ایک نفل صدقہ ہے تو وہ فرض زکوٰۃ دینے میں کیونکر عذر کریں گے۔ بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا بدل وہ قرار دیا جو خالدؓ کو ان ہتھیاروں اور سامان کا کرایہ دیا جاتا اگر وہ کرایہ پر چلاتے اور زکوٰۃ کو اُس میں محسوب کر لیا)۔

لِكُلِّ حَالٍ عِنْدَهٗ عَتَادٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

ہر وقت اور ہر موقع کے لئے تیار رہتے (ہر واقعہ کی تدبیر پیش از وقوع کر لیتے جو کمال دانشمندی اور انجام بینی کی دلیل ہے)۔

فَفَتَحَتْ عَتِيْدَتَهَا۔ اُس نے اپنی قُطی (چھوٹا صندوقچہ جس میں عورتیں زیورات وغیرہ بھاری چیزیں رکھتی ہیں) کھولی۔

وَقَدْ بَقِيَ عِنْدِيْ عَتُوْدٌ۔ میرے پاس بکری کا ایک سال کا بچہ رہ گیا ہے۔

وَاَضُمُّ الْعَتُوْدَ۔ میں بکری کے بچہ کو پھیر لاتا ہوں (جب وہ بھاگ کر نکل گیا ہو)

اُخْرِجَ اِلَى اَبِي الْحَسَنِ مَخْزَنَةٌ فِيْهَا مِسْكٌ مِنْ عَتِيْدَةٍ۔ امام ابوالحسنؒ کے پاس ایک ڈبہ میں سے مشک نکالی گئی۔

عَتَرٌ۔ اِعْتِرَانٌ۔ سخت ہونا مضطرب ہونا چھو لینا

عَتَرَ الْعَتِيْرَةَ تَعْتَارًا۔ عتیرہ کو ذبح کیا۔

عَتَّارٌ۔ ذکر، مرد شجاع، زبردست گھوڑا، سخت وحشی مکان۔

عَتْرٌ۔ اور عِتْرٌ۔ ذکر۔

عَتْرٌ۔ شدت اور قوت۔

عِتْرٌ۔ بت کو بھی کہتے ہیں، اور بیہودہ بک بک یعنی ہذیان کو۔

خَلَفْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِيْ۔ میں تم میں دو بھاری گراں قدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک تو اللہ کی کتاب قرآن دوسرے میری عترت (یعنی خاص الخاص قریب کے رشتہ دار۔ وہ عبدالمطلب کی اولاد ہیں۔ بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اور حضرت علی رضؓ کی اولاد۔ بعضوں نے کہا آپ کے سب عزیز و اقارب عترت میں داخل ہیں)۔

نَحْنُ عِتْرَةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْضَتُهُ الَّتِيْ تَفَقَّأَتْ عَنْهُمْ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عترت ہیں اور آپ ہی کے انڈے میں سے پھوٹے ہیں (یہاں عترت سے عام عزیز و اقرباء مراد ہیں تو اُس میں سارے قریش کے لوگ آ گئے۔ ابوبکر رضؓ بھی قریش میں سے تھے)۔

قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِتْرَتُكَ وَقَوْمُكَ۔ (حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں اُن سے مشورہ لیا)۔ کہ یہ لوگ آپ کی عترت ہیں اور آپ کی قوم ہیں (یہاں عترت سے حضرت ابوبکر رضؓ نے آپ کے قریبی رشتہ دار یعنی حضرت عباسؓ اور عقیلؓ اور تمام بنی ہاشم کو مراد لیا اور قوم سے قریش کے لوگ مراد لئے) نہایہ میں ہے کہ مشہور قول یہی ہے کہ عترت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن اہل بیت کو کہتے ہیں جن پر زکوٰۃ حرام ہے۔

اُهْدِيَ اِلَيْهِ عِتْرٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عتر تحفہ کے طور پر بھیجی گئی (عتر ایک بھاجی ہے جو جدا جدا اُگتی ہے جب لمبی ہو جاتی ہے اور اُس کی جڑ کاٹی جاتی ہے تو اُس میں سے دودھ کی طرح ایک عرق نکلتا ہے بعضوں نے کہا وہ مرزنجوش ہے جو ایک مشہور دوا ہے)۔

يُقْلَعُ رَأْسِيْ كَمَا تُقْلَعُ الْعِتْرَةُ۔ میرا سر اس طرح توڑ دیا جائے گا جیسے عتر کی بھاجی توڑ لی جاتی ہے عِتْرَةٌ مفرد ہے عِتْرٌ کا۔

لَا بَأْسَ اَنْ يَتَدَاوَى الْمُحْرِمُ بِالسَّنَا وَالْعِتْرِ۔ احرام باندھے ہوئے شخص کو سنا اور عتر کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں (کیونکہ یہ دونوں دوائیں ہیں خوشبو نہیں ہیں)۔

عِتْرٌ۔ ایک پہاڑ کا بھی نام ہے جو مدینہ سے قبلہ کی طرف ہے۔

عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَضْحَاةٌ وَعَتِيْرَةٌ۔ ہر مسلمان پر (ہر سال میں) ایک قربانی ہے (جو ذی الحجہ کی دسویں تاریخ

Marfat.com

سے بارہویں تاریخ تک کی جاتی ہے) اور ایک عتیرہ ہے
(عتیرہ وہ بکری جو رجب کے مہینہ میں کاٹی جاتی ہے۔ نہایہ
میں ہے کہ عرب میں دستور تھا کہ کوئی آدمی منت ماننا کہ
اگر میری بکریاں اتنی ہو جائیں گی تو میں ہر دس بکریوں میں
سے اتنی بکریاں رجب کے مہینہ میں کاٹوں گا اُس کو عتائر
کہتے تھے شروع اسلام میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے رجب کی قربانی کو قائم رکھا پھر منسوخ کر دی گئی خطابی
نے کہا اس حدیث میں عتیرہ سے وہی بکری مراد ہے جو
اللہ کے لئے رجب کے مہینے میں کاٹی جائے لیکن وہ
عتیرہ جو جاہلیت کے زمانہ میں بتوں کے نام پر کاٹا کرتے
تھے اور اُس کا خون بت کے سر پر ڈالتے تھے وہ تو اسلام
میں کبھی درست نہیں ہوئی نہ وہ اس حدیث میں مراد ہو سکتی ہے)۔

لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ۔ اسلام میں نہ فرع ہے نہ
عتیرہ (فرع وہ پہلونٹا بچہ جو پہلے پیدا ہوتا تھا۔ مشرک
لوگ اُس کو اپنے بتوں کے لئے کاٹتے تھے)۔

سُئِلَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ مُخَلِّفٌ فِيْكُمُ
الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ مَنِ الْعِتْرَةُ
فَقَالَ اَنَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْاَئِمَّةُ التِّسْعَةُ
مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ تَاسِعُهُمْ مَهْدِيُّهُمْ وَقَائِمُهُمْ
لَا يُفَارِقُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يُفَارِقُهُمْ حَتّٰى يَرِدُوْا
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ حَوْضَهٗ۔ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا یہ جو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں دو بھاری
چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک اللہ کی کتاب دوسرے
میری عترت تو عترت سے کون لوگ مراد ہیں فرمایا میں
اور حسن اور حسین اور نو امام حسین کی اولاد میں نویں
امام اُن کی اولاد میں وہی مہدی اور قائم ہوں گے یہ لوگ
اللہ کی کتاب سے جدا نہ ہوں گے نہ اللہ کی کتاب اُن سے
جدا ہو گی یہاں تک کہ دونوں مل کر ایک ساتھ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حوض کوثر پر آئیں گے (یہ روایت
امامیہ کی ہے)۔

سُئِلَ مَنْ عِتْرَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ اَصْحَابُ الْعَبَاءِ۔ حضرت علیؓ سے پوچھا
گیا عترت سے کون لوگ مراد ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جن کو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کملی میں داخل
کیا تھا (مباہلہ کے موقعہ پر یعنی حضرت فاطمہؓ اور حضرت
علیؓ اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام

لَمْ يَزَالُوْا عُبَّادَ اَصْنَامٍ يَنْصِبُوْنَ لَهَا الْعَتَائِرَ
وَيَنْحَرُوْنَ لَهَا الْقُرْبَانَ۔ ہمیشہ یہ لوگ بت پرست
رہے اُن کے لئے رجب میں بکریاں کاٹتے اور اونٹوں کو
نحر کرتے۔

عَتْرَسَةٌ۔ سختی سے پکڑنا۔

عَتْرَسٌ اور عَتَرَّسٌ۔ بڑا موٹا جسیم آدمی یا جانور

عُتْرُسَانٌ۔ مرغا

عِتْرِيْسٌ۔ ظالم۔ غصیل، غول، آفت۔

عَنْتَرِيْسٌ۔ آفت

سُرِقَتْ عَيْبَةٌ لِّيْ وَمَعَنَا رَجُلٌ يُتَّهَمُ
فَاسْتَعْدَيْتُ عَلَيْهِ عُمَرَ وَقُلْتُ لَقَدْ اَرَدْتُ اَنْ
اٰتِيَ بِهٖ مَصْفُوْدًا فَقَالَ تَاْتِيْنِيْ بِهٖ مَصْفُوْدًا
تَعْتَرِسُهٗ۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میری ایک گٹھری
چوری ہو گئی اور ہم لوگوں میں ایک شخص تھا جس پر چوری
کا گمان کیا جاتا تھا میں نے حضرت عمرؓ سے اُس پر فریاد
کی اور یہ کہا کہ میں اُس کو زنجیر میں باندھ کر لانا چاہتا تھا
اُنھوں نے کہا تو اُس کو طوق زنجیر ڈال کر لانا چاہتا تھا
اُس پر ظلم اور سختی کرنا یعنی ابھی تو باقاعدہ اُس پر چوری
ثابت نہیں ہوئی پہلے ہی سے تو اُس کو بیڑی اور طوق پہنانا
چاہتا تھا یہ تو صریح ظلم ہے۔ ایک روایت میں تَاْتِيْنِيْ
بِهٖ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ ہے یعنی نہ گواہ نہ کچھ تو

Marfat.com

اُس کو یوں ہی پکڑ کر میرے پاس لاتا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے اُس نے تَعْتَرِسُهٗ کو بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ کر دیا کیونکہ کتابت میں دونوں کی صورت قریب قریب ہے)۔

اِذَا كَانَ الْإِمَامُ تُخَافُ عَتْرَسَتُهٗ فَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ فُلَانٍ۔ جب کسی شخص کو یہ ڈر ہو کہ حاکم اُس پر ظلم اور جبر کرے گا (اس کی ایذا دہی اور تکلیف رسانی کا ڈر ہو) تو یوں کہے یا اللہ ساتوں آسمانوں کے مالک اور بڑے تخت کے مالک مجھ کو فلاں شخص کے شر سے اپنی پناہ دے (فلاں کی جگہ اُس حاکم کا نام لے)۔

عَتْرَفَةٌ۔ سختی کرنا، ظلم کرنا۔

عُتْرُفَانٌ۔ مرغا۔

عُتْرُوفٌ اور عِتْرِيفٌ۔ خبیث، بدکار، ظالم، شقی۔

عِفْرِيتٌ یا عِتْرِيفٌ۔ ایک دیو ہے، ظالم، خبیث، شریر، پلید، مکار۔

آوْهِ لِفِرَاخِ مُحَمَّدٍ مِنْ خَلِيْفَةٍ يُسْتَخْلَفُ عِتْرِيفٍ مُتْرَفٍ يَقْتُلُ خَلَفِيْ وَخَلَفَ الْخَلَفِ۔ ہائے افسوس اُس خلیفہ پر جو حاکم بنایا جائے گا وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بچوں کو قتل کرے گا وہ کم بخت خلیفہ ظالم بدکار خبیث عیش پسند ہوگا میرے جانشین کو قتل کرے گا پھر جانشین کے جانشین کو۔

عُثْعُثٌ۔ بکری کا بچہ، مضبوط، قوی، لمبا آدمی پورے اعضا کا۔

عَثْعَثَةٌ۔ بکری کو عت عت کرکے بلانا۔

عِتْقٌ یا عَتْقٌ یا عَتَاقٌ یا عَتَاقَةٌ۔ آزاد ہونا، غلامی میں سے نکل جانا، منہ سے کاٹنا، قدیم ہونا، عمدہ ہونا۔

تَعْتِيْقٌ۔ نیا کرنا، منہ سے کاٹنا۔

اِعْتَاقٌ۔ آزاد کرنا، کنواں کھودنا، بندش کرنا، درست کرنا۔

خَرَجَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ عُقْبَةَ وَهِيَ عَاتِقٌ فَقَبِلَ هِجْرَتَهَا۔ ام کلثوم عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی مکہ سے نکل بھاگی اور وہ اچھی خاصی جوان کنواری تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی ہجرت منظور کر لی عُتُقٌ اور عَوَاتِقُ جمع ہے عَاتِق کی یعنے جوان عورت یا جس کی شادی نہ ہوئی ہو اور اپنے ماں باپ سے جدا نہ ہوئی ہو۔

اُمِرْنَا اَنْ نُخْرِجَ فِي الْعِيْدَيْنِ الْحُيَّضَ وَالْعَوَاتِقَ۔ ایک روایت میں وَالْعُتَّقَ ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا کہ دونوں عیدوں میں ہم حیض والی اور جوان کنواری عورتوں کو بھی نکالیں وہ بھی عیدگاہ میں حاضر ہوں تاکہ مسلمانوں کی کثرت اور عید کی رونق معلوم ہو۔

عَتِيْقٌ۔ قدیم اور پرانے کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے خَمْرٌ عَتِيْقٌ۔ پرانی شراب۔

عَلَيْكُمْ بِالْاَمْرِ الْعَتِيْقِ۔ تم پرانی بات کو اختیار کرو (یعنی صحابہ اور تابعین کے طریق کو کیونکہ اُن کا طریق قدیم ہے اُس کے بعد دین میں بہت سی نئی باتیں نکل آئیں)۔

اِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْاُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِيْ۔ یہ سورتیں پہلے زمانہ کی پرانی سورتوں میں سے ہیں اور میرا پرانا مال ہیں (یعنی میں نے اُن کو سب سے پہلے یاد کیا ہے بعضوں نے کہا عتاق سے یہ مراد ہے کہ نہایت عمدہ فصیح اور بلیغ سورتیں ہیں یا اُن کے مضامین بہت عمدہ ہیں مثلاً معراج کا قصہ اصحاب کہف کا قصہ حضرت مریمؑ کا حال اور بڑے بڑے پیغمبروں کا)۔

لَنْ يَجْزِيَ وَلَدٌ وَالِدَهٗ اِلَّا اَنْ يَجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهٗ فَيُعْتِقَهٗ۔ باپ کے احسان کا بدلا اُس کا بیٹا نہیں دے سکتا مگر ایک صورت میں وہ یہ ہے کہ باپ کو غلام

Marfat.com

اور بجا ہوا پائے پھر اُس کو خرید کر اُس کی آزادی کا باعث ہو (شریعت کا حکم یہ ہے کہ جب کوئی اپنے محرم ناطہ والے کو خریدے تو وہ خریدتے ہی آزاد ہو جاتا ہے اس لئے باپ کو خریدنے کے بعد یہ ضروری نہیں کہ جب بیٹا اُس کو آزاد کرے اُس وقت آزاد ہو بلکہ فوراً خریدتے ہی آزاد ہو جائے گا اور اسی لئے ہم نے فَیُعْتِقَہٗ کا ترجمہ یوں کیا اُس کی آزادی کا باعث پڑے)۔

اِنَّہٗ سُمِّیَ عَتِیْقًا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا لقب عتیق ہوا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وہ اسلام لائے اُن کو عتیق فرمایا یعنی دوزخ سے آزاد کئے گئے۔ بعضوں نے کہا پہلے ہی سے اُن کا نام عتیق تھا یعنی عمدہ اور کریم)۔

فَلْیَجْعَلْ بَعْضَہٗ عَلٰی عَاتِقِہٖ۔ تھوڑا سا کپڑا اپنے کندھوں پر بھی رکھے۔

اَمَرَ بِتَمْرٍ عَتِیْقٍ فَجَعَلَ یُفَتِّشُ۔ پُرانی کھجور دینے کا حکم دیا وہ اُس کو چیر چیر کر کھانے لگے (کیونکہ اُس میں کیڑے پڑ گئے تھے کیڑوں کو چیر کر صاف کرنے لگے)۔

اَنْتَ عَتِیْقٌ۔ تو آزاد ہے، یا قدیم ہے، یا تیرا مرتبہ عالی ہے۔

مَا مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرُ مِنْ اَنْ یُّعْتِقَ اللّٰہُ وَاِنَّہٗ لَیَدْنُوْا۔ عرفہ کے دن سے زیادہ اللہ تعالیٰ کسی دن لوگوں کو دوزخ سے آزاد نہیں کرتا اُس دن اپنے بندوں کے قریب آجاتا ہے (یعنی عرفہ کے دن جب حاجی عرفات میں ہوتے ہیں بہت لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے فرماتا ہے یہ میرے بندے کیوں اکٹھا ہوئے ہیں اگر میری مغفرت کے طالب ہیں تو میں نے اُن کو بخش دیا)۔

اَمَرَ بِالْعِتْقِ۔ بردہ آزاد کرنے کا حکم دیا (ایک روایت میں بِالْعَتَاقَۃِ ہے معنی وہی ہیں)۔

اِنَّ حَکِیْمَ بْنَ حِزَامٍ حَمَلَ عَلٰی مِائَۃِ بَعِیْرٍ وَّاَعْتَقَ مِائَۃً۔ حکیم بن حزام رضؓ نے سو اونٹوں پر اللہ کی راہ میں لوگوں کو سوار کرایا (ہر اونٹ کی گردن میں چاندی کا طوق پڑا تھا) اور سو بردوں کو آزاد کیا (اُن کی عمر کے ایک سو بیس برس اسلام کے زمانہ میں گزرے اور ساٹھ برس کفر کے زمانہ میں جملہ عمر ایک سو اسی برس کی ہوئی)۔

اِنَّ لِلّٰہِ عُتَقَاءَ مِنَ النَّارِ۔ اللہ تعالیٰ کے چند بندے ہیں جو دوزخ سے آزاد کئے گئے ہیں۔

اَیُّمَا امْرِءٍ مُّسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَاَتَیْنِ مُسْلِمَتَیْنِ کَانَتَا فِکَاکَہٗ مِنَ النَّارِ۔ جو شخص دو مسلمان باندیوں کو آزاد کرائے گا تو وہ دونوں دوزخ سے اُس کو آزاد کرا دیں گی (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کا آزاد کرنا بہ نسبت مرد کے آزاد کرنے کے کم ثواب رکھتا ہے کیونکہ مرد اگر ایک ہی آزاد کرائے تو وہ دوزخ سے آزادی کا باعث ہوتا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے۔ بعضوں نے عورت کا آزاد کرنا افضل کہا ہے کیونکہ اُس کی اولاد بھی آزاد ہوتی ہے)۔

مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَۃً مُّسْلِمَۃً اَعْتَقَ اللّٰہُ بِکُلِّ عُضْوٍ مِّنْہُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ حَتّٰی فَرْجَہٗ بِفَرْجِہٖ۔ جو شخص مسلمان بُردے کو آزاد کرے اللہ تعالیٰ اُس کا ہر عضو بُردے کے ہر عضو کے بدلے دوزخ سے آزاد کر دے گا یہاں تک کہ اُس کی شرمگاہ کو بھی اُس کی شرمگاہ کے بدلے۔

اَنْزَلَ اللّٰہُ الْعَجْوَۃَ وَالْعَتِیْقَ مِنَ السَّمَاءِ قُلْتُ وَمَا الْعَتِیْقُ قَالَ اَلْفَحْلُ۔ اللہ تعالیٰ نے عجوہ کھجور اور عتیق کو آسمان سے اُتارا۔ میں نے عرض کیا عتیق کیا ہے؟ فرمایا نر درخت کھجور کا جس میں میوہ نہیں لگتا۔

نَھٰی اَنْ یُّنْزٰی حِمَارٌ عَلٰی عَتِیْقَۃٍ۔ آپ نے ذات کی عمدہ گھوڑی پر گدھے کو چڑھانے سے منع فرمایا۔

یَغْسِلُ یَدَہٗ مِنَ الْعَاتِقِ۔ اپنے ہاتھ مونڈھے سے دھوتے۔

Marfat.com

كَأَنِّي أَنْظُرُ وَالْمَاءُ يَنْحَدِرُ عَلَى عَاتِقِ أَبِي۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں پانی میرے باپ کے مونڈھے سے سے گر رہا ہے (ایک روایت میں عَلٰی عُنُقِ اَبِی ہے یعنی گردن پر گر رہا ہے)۔

عِتَاقُ الْخَيْلِ۔ عمدہ ذات کے گھوڑے۔

رَجُلٌ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ مَوْلَى عَتَاقَةٍ مَنْ يَرِثُهُ۔ ایک شخص مرگیا اُس کا آزاد کرنے والا بھی نہیں ہے تو اُس کا ترکہ کون لے گا۔

اِمْرَأَةٌ حَلَفَتْ بِالْعِتَاقِ۔ ایک عورت نے قسم کھائی اپنی باندی کو آزاد کرنے کی۔

كُلُّ يَمِينٍ فِيهَا كَفَّارَةٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عِتَاقٍ وَطَلَاقٍ۔ ہر قسم میں کفارہ لازم ہوگا مگر عتاق یا طلاق کی قسم میں (مثلاً کسی نے یوں کہا کہ اگر میں یہ کام کروں تو مجھ پہ آزاد کرنا یا طلاق دینا لازم ہوگا تو یہ لغو ہے)۔

عَتَكٌ۔ دوبارہ حملہ کرنا، کاٹنے کا قصد کرنا، تنہا جانا، سفر کرنا، عزم کرنا، پیش آنا، نافرمانی کرنا، سُرخ ہو جانا، کھٹا ہونا، سوکھ جانا، چپک جانا، حفاظت کرنا، خواہش کرنا، سینے میں جوڑنا۔

عَتَكٌ۔ زمانہ، اور ایک پہاڑ کا نام ہے۔

عُتُوكٌ۔ اقدام کرنا، پرانی ہو کر سُرخ ہو جانا۔

عَاتِكٌ۔ جواں مردِ کریم، خالص رنگ، صاف شربت، پرانی کمان، سُرخ رنگ، ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھرنے والا۔ (عَاتِكَۃ اُس کا مؤنث ہے) اور وہ کھجور کا درخت جو پیوند قبول کرے اور سرخ عورت خوشبو سے اور پرانی کمان، سرخ۔

عَتِيكٌ۔ سخت گرمی کا دن، اور ازد قبیلہ کی ایک شاخ ہے۔

أَنَا ابْنُ الْعَوَاتِكِ مِنْ سُلَيْمٍ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ حنین کے دن فرمایا) میں عاتکہ عورتوں کا بیٹا ہوں جو سلیم کی اولاد میں سے ہیں (یہ عاتکہ تین عورتیں تھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدّات تھیں ایک تو عاتکہ بنت ہلال بن فالج بن ذکوان جو عبد مناف کی والدہ تھیں۔ دوسرے عاتکہ بنتِ مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان جو ہاشم بن عبد مناف کی والدہ تھیں۔ تیسرے عاتکہ بنتِ اوقص بن مرہ بن ہلال جو وہب والد حضرت آمنہ کی ماں تھیں تو پہلی عاتکہ دوسری عاتکہ کی پھوپھی ہیں اور دوسری تیسری کی پھوپھی ہیں اور بنی سلیم اس نسب پر فخر کرتے ہیں اور دوسری باتیں بھی فخر کی اُن کو حاصل ہوئیں ایک یہ کہ فتح مکہ کے دن ہزار آدمی بنی سلیم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ دوسرے آپ نے اُن کا جھنڈا سب سے آگے رکھا تھا جو سرخ رنگ کا تھا تیسرے یہ کہ حضرت عمرؓ نے کوفہ اور بصرہ اور مصر اور شام والوں کو لکھا کہ ہر شہر میں سے جو شخص سب میں افضل ہو اُس کو میرے پاس بھیجدو۔ تو کوفہ والوں نے عتبہ بن فرقد سلمی کو بھیجا اور بصرے والوں نے مجاشع بن مسعود سلمی کو اور مصر والوں نے معن بن یزید سلمی کو اور شام والوں نے ابو الاعور سلمی کو تو ہر شہر میں بنی سلیم ہی کے لوگ سب سے افضل نکلے۔ یہ عجب اتفاق ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ یہ عاتکہ نو عورتیں تھیں تین تو بنی سلیم میں سے تھیں اور چھ اور لوگوں میں سے اور سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدّات تھیں۔

أَنَا ابْنُ الْعَوَاتِكِ مِنْ قُرَيْشٍ۔ میں قریش کی عاتکہ عورتوں کا بیٹا ہوں۔

عَتْلٌ۔ زور سے پکڑ کر گھسیٹ لینا اور پھر اُٹھا لینا۔

عَتَلٌ۔ جلدی کرنا۔

تَعَتُّلٌ۔ اپنی جگہ سے نہ سرکنا، جیسے اِنْعِتَالٌ ہے۔

عَتَّالٌ۔ حمّال، بوجھ اُٹھانے والا۔

Marfat.com

عَتِلٌ۔ بدی کی طرف جلد جانے والا۔

عُتُلٌّ۔ کھاؤ، بدخلق، سخت دل، بخیل، موٹا، برچھا، ہر سخت چیز۔

عِتْوَلٌ۔ جو عورتوں سے سیر نہ ہو۔

عَتِيْلٌ۔ اجیر، نوکر، خادم۔

مَا اسْمُكَ قَالَ عَتَلَةَ قَالَ بَلْ اَنْتَ عُتْبَةُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن عبد سے پوچھا تیرا نام کیا ہے اُس نے کہا عَتَلَہ۔ آپ نے فرمایا نہیں تو عتبہ ہے (آپ نے عَتَلَہ نام مکروہ جانا کیونکہ اُس میں غلظت اور سختی کے معنے نکلتے ہیں۔ اصل میں عَتَلَہ کہتے ہیں آہنی سبّل کو جس سے دیواریں وغیرہ گراتے ہیں۔ بعضوں نے کہا بڑا ٹکڑا لوہے کا جس سے درخت اور پتھر اکھیڑتے ہیں)۔

فَاَخَذَ ابْنُ الْمُطِيْعِ الْعَتَلَةَ۔ ابن مطیع نے سبّل لیا۔

عَتْمٌ۔ دیر لگانا، رات کا ایک حصّہ گزر جانا، اکھیڑنا، رُک جانا، رات کو دودھ دوھنا۔

تَعْتِيْمٌ۔ باز آجانا، دیر نہ لگانا، رات کو چلنا۔

اِعْتَامٌ۔ دیر لگانا، رات میں داخل ہونا، یا رات کو چلنا، رات کا ایک حصّہ گزر جانا۔

تَعَتُّمٌ۔ رات کو دوھنے جانا۔

اِسْتِعْتَامٌ۔ دوھنے میں دیر کرنا۔

عَاتِمٌ۔ دیر میں رات گئے پر آنے والا۔

لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ اسْمَهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَاءُ وَ اِنَّمَا يُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ۔ دیکھو تم بھی کہیں گنواروں کی طرح عشاء کی نماز کو عتمہ نہ کہنا اللہ کی کتاب قرآن میں اس نماز کا نام عشاء کی نماز ہے یہ گنوار لوگ عشاء کی نماز کو عتمہ اس لئے کہتے ہیں کہ عتمہ رات کی تاریکی کو کہتے ہیں وہ اُس وقت اپنی اونٹنیوں کو دوہتے تھے چونکہ یہ اُس وقت پڑھی جاتی ہے اس لئے اُس کو بھی عتمہ کہنے لگے۔ (بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ تم گنواروں کی طرح اس نماز میں دیر نہ کرنا جیسے وہ اپنے اونٹنیوں کو دوھنے میں مصروف رہنے کی وجہ سے اس نماز میں دیر کیا کرتے تھے مگر یہ توجیہ درست نہیں ہے کیونکہ دوسری حدیث سے ثابت ہے کہ اس نماز میں دیر کرنا اور اُس کو رات گئے پڑھنا مستحب ہے)۔

كَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُّؤَخِّرَ الْعَتَمَةَ۔ آپ عشاء کی نماز میں دیر کرنا بہتر جانتے تھے (بعضوں نے کہا جو لوگ عشاء کی نماز کے بعد باتیں کیا کرتے ہیں اور قصّہ کہانی میں مصروف رہتے ہیں اُن کے لئے دیر کرنا مستحب ہے تاکہ نماز کے بعد پڑ کر سو رہیں اور خاتمہ عبادتِ الٰہی پر ہو اس لئے کہ سو جانا بھی ایک طرح کی موت ہے اور جو لوگ اخیر شب میں بیدار ہو کر تہجد کی نماز ادا کرتے ہیں اُن کے لئے عشاء کی نماز جلدی پڑھ کر سو جانا مستحب ہے تاکہ اخیر شب میں آنکھ کھل جائے اور تہجد کی نماز پڑھیں)۔

فَاَعْتَمَ بِهَا۔ رات کے تاریک ہوئے تک اُس میں دیر کی۔

اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُعْتِمُ۔ جب آپ کو جلدی چلنا ہوتا تو رات کی تاریکی میں چلتے یا عشاء کی نماز میں دیر کرتے یہاں تک کہ رات کی تاریکی آجائے۔

وَاللِّقَاحُ قَدْ رُوِّحَتْ وَحُلِبَتْ عَتَمَتَهَا۔ دودھیل اونٹنیاں اپنے تھان پر لائی گئیں اور اُن کا دودھ لیا گیا (دودھ دوھنے کو عتمہ کہہ دیا کیونکہ وہ رات کی تاریکی میں دوھا جاتا ہے)۔

فَمَا عَتَمَتْ مِنْهَا وَدِيَّةٌ۔ (سلمان فارسیؓ نے اتنے کھجور کے پودے لگائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو دیتے جاتے تھے وہ زمین میں گاڑتے جاتے تھے) پھر ایک پودے نے بھی میوہ لانے میں دیر نہیں کی (سب بار آور ہوئے)۔

Marfat.com

عرب لوگ کہتے ہیں اَعْتَمَ الشَّیْءَ یا عَتَّمَہٗ اُس چیز میں دیر لگائی۔

عَتَمَتِ الْحَاجَۃُ یا اَعْتَمَتْ۔ کام میں دیر ہوئی۔

نَہٰی عَنِ الْحَرِیْرِ اِلَّا ھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَمَا عَتَّمْنَا حضرت عمرؓ نے ریشمی کپڑا پہننے سے ہم کو منع کیا مگر اتنا اتنا (یعنی چار انگل تک) اور دیر نہیں لگائی (یعنی یہ حکم بتلانے میں دیر نہیں کی) (ایک روایت میں فِیْمَا عَلِمْنَا ہے اُس کا ذکر آگے آئے گا)۔

عَلٰی رَوْضَۃٍ مُّعْتَمَّۃٍ۔ ایک سرسبز کیاری پر جہاں کی گھاس خوب لمبی اور کثرت سے تھی۔

اَلْاَسْوِکَۃُ ثَلٰثَۃٌ اَرَاکٌ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فَعَتَمٌ اَوْ بُطْمٌ۔ مسواک تین لکڑیوں کی ہوتی ہے پیلو کے درخت کی اگر وہ نہ ملے تو زیتون کے درخت کی یا بُن کے درخت کی (ہندوستان میں نیم کا درخت بھی مسواک کے لئے عمدہ ہے)

عَتْنٌ۔ زور سے دھکیلنا۔

اِعْتِتَانٌ۔ ایذا دینا۔ سختی کرنا۔

عَاتِنٌ۔ سخت۔ (عُتُنٌ جمع ہے)

عَتَہٌ۔ یا عُتُہٌ یا عُتَاہٌ۔ کم عقل ہونا، مدہوش ہونا، حریص ہونا۔

تَعَتُّہٌ۔ مجنون ہونا، تجاہل اور تغافل کرنا، زینت کرنا، آراستہ ہونا۔

عَتَاھَۃٌ۔ کم عقلی، نادانی، کم عقل لوگ۔

مُعَتَّہٌ۔ عقلمند اور مجنون۔

مَعْتُوْہٌ۔ دیوانہ، کم عقل۔

رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَۃٍ عَنِ الصَّبِیِّ وَالنَّائِمِ وَالْمَعْتُوْہِ۔ تین آدمیوں کے اعمال نہیں لکھے جاتے (وہ مرفوع القلم ہیں) ایک تو بچہ جب تک اُس کو احتلام نہ ہو۔ دوسرے سونے والا جب تک جاگے نہیں۔ تیسرے دیوانہ جب تک سیانا نہ ہو۔

اَلْمَعْتُوْہُ الْاَحْمَقُ الذَّاھِبُ الْعَقْلِ۔ معتوہ وہ شخص ہے جو احمق بے عقل ہو (لیکن وہ مجنون سے کم ہے مجنون وہ جو بالکل دیوانہ ہو)۔

اَبُوالْعَتَاھِیَۃِ۔ اسمٰعیل بن قاسم مشہور شاعر کا لقب ہے۔

عُتُوٌّ۔ یا عُتِیٌّ یا عِتِیٌّ۔ غرور کرنا، تکبر کرنا۔ بڑائی کرنا، حد سے زیادہ بڑھ جانا، اطاعت نہ کرنا، تیز چلنا۔

عُتَاۃٌ اور عِتِیٌّ جمع ہے عَاتِی کی یعنی نافرمان، سرکش

مَلِکٌ عَاتٍ۔ سخت دل بادشاہ۔

بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰی۔ بُرا ہے وہ بندہ جو سرکشی یا غرور اور نافرمانی کرے۔

بَلَغَہٗ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ کَانَ یُقْرِئُ النَّاسَ عَتّٰی حِیْنٍ یُرِیْدُ حَتّٰی حِیْنٍ فَقَالَ اِنَّ الْقُرْاٰنَ لَمْ یَنْزِلْ بِلُغَۃِ ھُذَیْلٍ فَاَقْرِئِ النَّاسَ بِلُغَۃِ قُرَیْشٍ۔ حضرت عمرؓ کو یہ خبر پہنچی کہ عبداللہ بن مسعودؓ قرآن میں جو حَتّٰی حِیْنٍ ہے اُس کو عَتّٰی حِیْنٍ پڑھاتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا قرآن قریش کے محاورہ پر اترا ہے نہ کہ ہذیل قبیلے کے محاورے پر (سارے عرب لوگ حَتّٰی کہتے ہیں اور ہذیل کے لوگ اُس کو عَتّٰی عین سے کہتے ہیں)۔ اس لئے قریش کے محاورے پر لوگوں کو قرآن پڑھا یعنی حَتّٰی حِیْنٍ پڑھا۔

عَتِیٌّ۔ بمعنے عُتُوٌّ ہے۔

تَعَتَّیْتَ۔ تو نے غرور کیا۔

بابُ العَیْن مع الثاء

عَثٌّ۔ کیڑے کا ریشم کو کھا جانا۔

عُثَّۃٌ۔ وہ کیڑا جو ریشم اور اُون کو کھا جاتا ہے اسکی جمع عُثٌّ ہے۔

عَثٌّ۔ چاٹنا، الحاح کرنا، کاٹ کھانا۔

تَعْثِیْثٌ۔ اور مُعَاثَّۃٌ اور عِثَاثٌ۔ کاٹنے میں

خوش آوازی کرنا۔

تَعَاثُثٌ۔ سخت ہانکنا

اِعْتِثَاثٌ۔ جڑ سے اکھیڑنا، جیسے اِجْتِثَاثٌ ہے۔

عُثَاعِۃٌ۔ سانپ۔

ھُوَ عُثُّ مَالٍ۔ وہ مال کا تباہ کرنے والا ہے۔

عُثَیْثَۃٌ تَقْرِضُ جِلْدًا اَمْلَسَ۔ ایک چھوٹا اُدن کا کیڑا، چکنے اور صاف چمڑے کو کاٹنا چاہتا ہے (یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی اپنی حیثیت اور قوت سے زیادہ کوئی کام کرنا چاہے اور نہ کر سکے یہ احنف نے اس وقت کہا جب اُن سے کسی شخص نے بیان کیا کہ فلاں شخص تمہاری غیبت کرتا ہے۔ ایک روایت میں تَقْرُمُ ہے معنے وہی ہیں)۔

عَثْرٌ۔ یا عَثِیْرٌ یا عِثَارٌ۔ پھسل جانا، گر پڑنا، ٹھوکر کھا کے گرنا، ہلاک ہونا۔

عَثْرٌ اور عُثُوْرٌ۔ جھوٹ بولنا۔

اِعْثَارٌ۔ گرانا، اطلاع دینا، چغلی کھانا۔

عَاثُوْرٌ۔ سختی، مصیبت، گڑھا۔

وَقَعَ فِیْ عَاثُوْرِ شَرٍّ یا عَافُوْرِ شَرٍّ۔ یعنی سختی میں پڑ گیا۔

تَعَثُّرٌ بمعنے عَثْرٌ ہے۔

عَثْیَرٌ۔ غبار۔

عِثْیَرٌ۔ اور عَیْثَرٌ۔ بمعنے اثر اور نشان۔

لَا حَلِیْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَۃٍ وَلَا حَکِیْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَۃٍ۔ کوئی شخص عقلمند نہیں ہوتا جب تک اُس کو لغزش نہ ہوئی ہو (کئی بار دھوکا کھایا ہو، غلطیاں کی ہوں آفت میں پڑا ہو جب وہ ہوشیار ہوتا ہے) اور کوئی حکیم نہیں ہوتا جب تک اُس کو تجربہ نہ ہو (خالی علم سے کچھ نہیں ہوتا جب تک کہ زمانہ کے سرد و گرم کو نہ آزمایا ہو۔ اگر حکیم سے طبیب مراد ہے تو بھی مطلب ظاہر ہے بغیر تجربہ اور معالجہ کئے خالی علم طب پڑھ لینے سے آدمی طبیب نہیں ہوتا)۔

لَا تَبْدَاْھُمْ بِالْعَثْرَۃِ۔ کافروں سے یکایک جنگ مت شروع کر (بلکہ پہلے اُن کو اسلام کی دعوت دے اگر اسلام نہ لائیں تو جزیہ دیں اگر جزیہ پر بھی راضی نہ ہوں تب اُن سے جہاد کر)۔

اِنَّ قُرَیْشًا اَھْلُ اَمَانَۃٍ مَنْ بَغَاھَا الْعَوَاثِرَ کَبَّہُ اللّٰہُ لِمَنْخِرَیْہِ۔ قریش کے لوگ ایماندار ہیں جو اُن کو گڑھوں میں گرانا چاہے گا اللہ اُس کو نتھنوں کے بل اوندھا گرائے گا (ایک روایت میں عَوَاثِر ہے جو جمع ہے عَاثِر کی یعنی جال یا عَاثِرَۃٌ کی بمعنے حادثہ اور مصیبت کے)

مَا کَانَ بَعْلًا اَوْ عَثَرِیًّا۔ جو کھیت یا باغ بارش کے پانی یا کنٹھ[1] (جوہڑ) کے پانی یا جاری پانی سے تیار ہو اُس میں دسواں حصہ زکوٰۃ کا دینا ہوگا (کیونکہ اُس میں محنت اور لاگت کم ہوتی ہے اور جو کنوئیں سے بھر سینچا جائے اُس میں بیسواں حصہ دینا ہوگا یعنی پانچ فی صدی)۔

اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ الْعَثَرِیُّ۔ سب سے زیادہ اللہ کو وہ شخص ناپسند ہے جو بے کار ہو (نہ دنیا کے کام کا نہ آخرت کا۔ مطلب یہ ہے کہ اپنے اوقات فضول اور بیہودہ کاموں میں صرف کرتا ہو نہ دنیا کمائے نہ آخرت کا سودا کرے)۔

اِنَّہٗ مَرَّ بِاَرْضٍ تُسَمّٰی عَثِرَۃً فَسَمَّاھَا خَضِرَۃً۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک زمین پر سے گذرے جس کا نام عثرہ تھا آپ نے اُس کا نام بدل کر خضرہ رکھ دیا (آپ کی عادت تھی کہ بُرے اور مکروہ نام کو بدل ڈالتے تھے عثرہ غبار آلود اور وہ زمین جس میں روئیدگی نہ ہو خضرہ سرسبز اور شاداب زمین۔

ھِیَ اَرْضٌ عَثِرَۃٌ۔ وہ زمین خاک اور غبار کی ہے (جس میں کچھ نہیں اُگتا)۔

[1] کنٹھ وہ گڑھا جو بارش کے پانی سے بھر جاتا ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

مِنْ خَادِرٍ مِّنْ لُيُوثِ الْاُسْدِ مَسْكَنُهٗ بِبَطْنِ عَثَّرَ غِيْلٌ دُوْنَهٗ غِيْلٌ ۔ (یہ کعب کے قصیدے کا ایک شعر ہے) پردے میں رہنے والا شیروں میں سے ایک شیر جس کے رہنے کی جگہ گھنی جھاڑی در جھاڑی ہے (عَثَّر ایک مقام کا نام ہے جہاں شیر رہتے ہیں)۔

فَعَثَرَتِ النَّاقَةُ ۔ اونٹنی نے ٹھوکر کھائی۔

عَثَرْتُ عَلَيْهِ ۔ مجھ کو اس کی خبر ہوئی۔

اَعْثَرْتُ غَيْرِيْ ۔ میں نے دوسرے کو خبر دی۔

وَاِنْ عَثَرَتْ بِهٖ دَابَّتُهٗ ۔ اگر اس کا جانور اس کو لے کر گرے۔

فَعَثَرَتْ اُمُّ مِسْطَحٍ فِيْ مِرْطِهَا ۔ مسطح کی ماں اپنی ازار میں الجھ کر رہ گئی۔

اَلدَّوَابُّ اِضْرِبُوْهَا عَلَى الْعِثَارِ وَلَا تَضْرِبُوْهَا عَلَى النِّفَارِ ۔ جانوروں کو ٹھوکر کھانے اور گرنے پر مارو لیکن بھڑکنے پر مت مارو (وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جن کو تم نہیں دیکھتے مثلاً مُردوں پر جو عذاب ہوتا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے)۔

يَا مُقِيْلَ الْعَثَرَاتِ ۔ اے لغزشوں اور خطاؤں کے معاف کرنے والے۔ یہ جمع ہے عَثْرَةٌ کی بمعنے خطا اور لغزش اور گناہ۔

عَثْعَثَةٌ ۔ حرکت دینا، ہلانا، ٹھیرنا، اقامت کرنا، مائل ہونا

عَثْعَثٌ ۔ فساد اور وہ ٹیلہ جس پر سبزی نہ ہو۔

ذَاكَ زَمَانُ الْعَثَاعِثِ ۔ یہ زمانہ بڑے فسادوں کا ہے مدینہ میں ایک پہاڑ کا نام بھی عثعث ہے اس کو سلیع بھی کہتے ہیں۔

عَثْكَلَةٌ ۔ عثکولہ سے زینت دینا (عثکولہ وہ چیتھڑا جو لٹکایا جاتا ہے اور ہوا میں ہلتا رہتا ہے)۔

عُثْكُوْلٌ اور عُثْكُوْلَةٌ اور عِثْكَالٌ اور اِثْكَالٌ اور اُثْكُوْلٌ ۔ کھجور کی ایک ڈالی جس پر چھوٹی چھوٹی ٹہنیاں ہوتی ہیں۔

خُذُوْا عِثْكَالًا فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْهُ بِهٖ ضَرْبَةً ۔ ایسا کرو کھجور کی ایک ڈالی لو جس میں سو ٹہنیاں ہوں اور ایک مار اس سے مار دو (تو یہ سو کوڑے کے قائم مقام ہو جائیں گے)۔

فَجَلَدْنَاهُ بِعُثْكُوْلٍ ۔ ہم نے اس کو ایک ڈالی سے مارا۔

لَا تُصَلِّ فِي الْعَثْكَلِ ۔ عثکل میں نماز مت پڑھ۔ میں نے پوچھا عثکل کیا ہے فرمایا یہ کہ تو صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو۔

عَثَلٌ ۔ کسی کا ہاتھ ٹوٹنے کے بعد ٹیڑھا لگنا سیدھا نہ جڑنا (جیسے عَثَم ہے)۔

عَثَلٌ ۔ بہت ہونا، موٹا ہونا۔

عَثَمٌ ۔ برابر نہ جڑنا۔

اِعْتِثَامٌ ۔ مدد چاہنا، نفع اٹھانا، اشارہ کرنا۔

اِلَّا اَكُنْ صَنَعًا فَاِنِّيْ اَعْتَثِمُ ۔ اگر میں کاریگر نہیں ہوں تو جتنا مجھ کو علم ہے اتنا کام کرتا ہوں۔

اِذَا انْجَبَرَتْ عَلٰى غَيْرِ عَثَمٍ صُلْحٌ وَاِذَا انْجَبَرَتْ عَلٰى عَثَمٍ الدِّيَةُ ۔ جب ہاتھ کی یا اور کسی عضو کی ہڈی ایسی جڑ جائے کہ اس میں کوئی خامی اور کجی نہ رہے تو بقدر مصالحت مال دینا ہوگا۔ اور اگر اس طرح جڑے کہ اس میں خامی اور کجی رہ جائے تو پوری دیت واجب ہوگی (ایک روایت میں علی عَثَلٍ ہے اس کے معنے اوپر گزر چکے۔ عرب لوگ کہتے ہیں عَثَمْتُ يَدَهٗ فَعَثَمَتْ ۔ میں نے اس کا ہاتھ جوڑا وہ اچھی طرح نہیں جڑا اس میں خامی اور کجی رہ گئی)۔

عُثْمَانٌ ۔ چرز کا بچہ، یا اژدہے کا بچہ، یا سانپ کا بچہ۔

اَبُوْ عُثْمَانَ ۔ سانپ

عُثْمَانُ ۔ تیسرے خلیفہ کا نام ہے خلفاء راشدین میں سے ذو النورین ان کا لقب ہے۔

عَثْمِيْثَا ۔ ایک پیغمبر تھے حضرت ادریس سے پہلے۔

Marfat.com

فَكَانَ عُثْمَانِيًّا۔ وہ عثمانی تھے۔ یعنی حضرت عثمانؓ کو حضرت علی رضؓ سے افضل جانتے تھے۔ اور ابن عطیہ علوی تھے یعنی حضرت علی رضؓ کو حضرت عثمانؓ سے افضل کہتے تھے۔

عَثَمْثَمٌ۔ طاقت ور زبردست اونٹ۔

أَتَاكَ أَبُو لَيْلَى يَجُوبُ بِهِ الدُّجَى دُجَى اللَّيْلِ جَوَّابُ الْفَلَاةِ عَثَمْثَمٌ۔ (یہ نابغہ جعدی کا شعر ہے جو اُس نے عبداللہ بن زبیرؓ کی تعریف میں کہا تھا) تیرے پاس ابولیلیٰ آیا رات کی تاریکی جنگل کا قطع کرانے والا زبردست قطع کراتا ہے (یعنی زبردست اونٹ پر رات کی تاریکیاں جنگل میں طے کرتا ہوا تیرے پاس حاضر ہوا ہے)۔

عَثَنٌ۔ یا عُثَانٌ یا عُثُونٌ۔ دھواں دھار ہونا، چڑھ جانا۔

عَثْنٌ۔ خوشبو پھیلانا۔

تَعْثِينٌ بمعنے عَثْنٌ ہے، اور فساد پھیلانا، دھونی دینا۔

تَعَثُّنٌ۔ دھواں دھار ہونا، فساد قبول کرنا۔

عُثَانٌ۔ غبار اور دھواں۔ عَوَاثِنُ اُس کی جمع۔

عَثَنٌ۔ چھوٹا بُت، دھواں۔ اُس کی جمع اَعْثَانٌ ہے۔

عَثِنٌ۔ بگڑا ہوا کھانا، جس کو دھواں لگ گیا ہو۔

عَوَاثِنُ۔ بہت بال والا شیر۔

وَخَرَجَتْ قَوَائِمُ دَابَّتِهِ وَلَهَا عُثَانٌ۔ سراقہ بن مالکؓ کے گھوڑے کے پاؤں (جو زمین میں دھنس گئے تھے) اُس میں سے نکلے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے) اور ایک دھواں نکلا۔

عَثْنُوا لَهَا۔ (مسیلمہ کذاب نے جب سجاح سے (جو مدعی نبوت تھی) نکاح کر لینے کا ارادہ کیا۔ یہ مسیلمہ کی پولٹیکل چال تھی۔ اُس نے چاہا کہ اپنے اتباع اور سجاح کے اتباع کو ملا کر بہت بڑی طاقت حاصل کرے تو اپنے لوگوں سے کہا خوشبو کی دھونی کرو (تاکہ سجاح کو مرد کی خواہش پیدا ہو)

وَفِّرُوا الْعَثَانِينَ۔ داڑھیوں کو بڑھاؤ۔ یہ جمع ہے عُثْنُونٌ کی بمعنے داڑھی۔

عُثُوٌّ۔ یا عُثِيٌّ یا عِثِيٌّ یا عَثَيَانٌ۔ فساد پھیلانا، دھند مچانا۔

عَثْوَةٌ۔ لمبی زلف۔

عَثْوَاءُ۔ بجو، چونکہ اُس پر بہت بال ہوتے ہیں۔

باب العین مع الجیم

عَجَبٌ۔ تعجب کرنا، اچنبھا کرنا۔

تَعْجِيبٌ۔ تعجب دلانا۔

إِعْجَابٌ۔ خوش ہونا، بھلی لگنا، تعجب دلانا، مغرور ہونا۔

تَعَجُّبٌ۔ مشہور ہے۔

عُجَابٌ۔ عجیب۔

عَجْبٌ۔ دُم کا جوڑ

عَجِبَ رَبُّكَ مِنْ قَوْمٍ يُسَاقُونَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي السَّلَاسِلِ۔ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں پر تعجب کرے گا جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے بہشت کے طرف ہانکے جائیں گے (معتزلہ اور جہمیہ نے اس حدیث کی تاویل کی ہے اور تعجب سے رضامندی اور ثواب دینا مراد رکھا ہے۔ اہل حدیث تاویل نہیں کرتے بلکہ تعجب کو سمع اور بصر کی طرح اُس کے ظاہری معنے پر رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کی حقیقت اللہ ہی خوب جانتا ہے)۔

عَجِبَ رَبُّكَ مِنْ شَابٍّ لَيْسَتْ لَهُ صَبْوَةٌ۔ پروردگار اُس نوجوان پر تعجب کرتا ہے جو دنیا کی لذتوں پر مائل نہ ہو (حرامکاری اور شراب نوشی وغیرہ گناہوں سے بچا رہے اُس کا درجہ فرشتوں سے بھی زیادہ ہے کیونکہ

Marfat.com

دواعی شہوت کے اُس نے نفس کو دبایا اور حق تعالیٰ کی نافرمانی سے محفوظ رکھا)۔
عَجِبَ رَبُّكُمْ مِنْ اِلِّكُمْ وَقُنُوْطِكُمْ۔ اللہ تعالیٰ نے تمھارے رونے پیٹنے اور ناامیدی پر تعجب کیا۔
مِنْ تَعَاجِيْبِ رَبِّنَا۔ ہمارے پروردگار کی عجیب باتوں میں سے ہے۔ ایک روایت میں مِنْ اَعَاجِيْبِ ہے معنے وہی ہیں (یہ اُس عورت نے کہا جس پر ہار کی چوری لگائی گئی تھی پھر چیل نے وہ ہار لاکر پھینک دیا۔ اس کے بعد وہ کافروں کے ملک سے نکل کر مدینہ طیبہ میں آگئی اور مسلمان ہوگئی)۔
اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ۔ وہ اُن سب لوگوں میں مجھ کو زیادہ پسند ہے (یعنی ان سب میں افضل ہے)۔
فَعَجِبْنَا لَهٗ قَالَ النَّاسُ اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ۔ ہم لوگوں نے ابوبکرؓ کے اس کہنے پر تعجب کیا۔ (کہ ہمارے ماں باپ آپ پر سے تصدق ہوں)، لوگ کہنے لگے اس بڈھے کو دیکھو (یہ ناحق رو دیا اور کہہ رہا ہے ہمارے ماں باپ آپ پر قربان، بھلا اس کلام کا کیا محل تھا، ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا چاہے دنیا میں رہے چاہے آخرت کا سفر کرے اُس بندے نے آخرت کو اختیار کیا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سمجھ گئے کہ بندے سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ کہ آپ کی وفات کا وقت آن پہنچا اس پر رونے لگے اور کہنے لگے ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، دوسرے لوگ نہیں سمجھے اور انھوں نے حضرت ابوبکرؓ کے اس کلام پر تعجب کیا۔
وَاعَجَبًا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ۔ ابن عباسؓ تم پر تعجب ہے (اتنے بڑے عالم ہوکر یہ بات نہیں جانتے)۔
فَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَلِمُوْسٰى وَصَاحِبِهٖ عَجَبًا۔ مچھلی کے لئے ایک سرنگ پانی میں بنادی گئی اور حضرت موسیٰؑ اور اُن کے ساتھی (یوشع بن نون) کو اُس پر تعجب آیا کہ پانی میں راستہ کیونکر بن گیا اور مری ہوئی بھونی مچھلی پھر زندہ ہوکر پانی میں کیسے چلدی)۔
فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثُ۔ لوگوں کو جریرؓ کی یہ حدیث کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں موزوں پر مسح کیا بہت بھلی معلوم ہوتی تھی (کیونکہ جریرؓ سورۂ مائدہ اُترنے کے بعد اسلام لائے تھے اس لئے یہ شبہ نہیں ہوسکتا کہ شاید موزوں کا مسح پہلے جائز ہو پھر سورۂ مائدہ اُترنے سے منسوخ ہوگیا ہو جس میں پاؤں کے دھونے یا مسح کرنے کا حکم ہے)۔
فَاَعْجَبَهُمْ ذٰلِكَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اس وقت لوگ طائف سے لوٹ چلنے کو پسند کرنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس پر ہنس دیئے۔ (کیونکہ پہلے جب آپ نے لوٹ چلنے کی رائے دی تھی تو صحابہ نے اُس کو پسند نہیں کیا تھا اور کہا تھا کہ ہم طائف کو فتح کئے بغیر نہیں جائیں گے۔ آپ نے فرمایا اچھا تمہاری مرضی، جب طائف کے قلعہ پر انھوں نے حملہ کیا اور قلعہ والوں کی مار سے بہت لوگ زخمی ہوئے تو اب لوٹ چلنے کی رائے کو پسند کرنے لگے اس پر آپ کو ہنسی آئی کہ اتنی جلدی رائے بدل گئی)۔
اَيُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِيْمَانًا۔ کون لوگ ایمان میں بڑے ہیں (جن کا ایمان اور یقین تعجب کے لائق ہے)۔
اَعْجَبَتْهُ الْمَرْاَةُ۔ اُن کو وہ عورت بھلی لگی (اُس پر دل آگیا)۔
كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَبْلٰى اِلَّا الْعَجْبَ يا الْعَجْبَ الذَّنَبَ۔ آدمی کا سارا بدن (مرنے بعد) گل سڑ کر خاک ہوجاتا ہے مگر ریڑھ کی ہڈی (جہاں پر جانور کی دم کا جوڑ ہوتا ہے)۔
اِلَّا عَظْمًا وَّاحِدًا (آدمی کا سارا بدن گل جاتا ہے)

Marfat.com

مگر ریڑھ کی ہڈی باقی رہتی ہے (وہی گویا آدمی کا بیج ہے اُسی سے خلقت شروع ہوئی تھی اور قیامت کے دن دوبارہ اُسی پر اعادہ ہوگا لیکن پیغمبر لوگ اس سے مستثنٰی ہیں اُن کا سارا بدن محفوظ رہتا ہے اللہ تعالیٰ نے اُن کا جسم زمین پر حرام کر دیا ہے)۔

فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ ۔ ہم کو اس شخص پر تعجب آیا جو خود ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتا ہے پھر آپ کی تصدیق بھی کرتا ہے (تعجب کی وجہ یہ ہوئی کہ پوچھنے سے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود نہیں جانتا اور تصدیق کرنے سے یہ نکلتا ہے کہ خوب جانتا ہے)۔

اَلرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيَسْتُرُهُ فَإِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ أَعْجَبَهُ فَقَالَ لَهُ أَجْرَانِ أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ ۔ ایک شخص نے نیک عمل کیا اور اُس کو چھپایا (اس کی نیت ریا اور دکھاوے کی نہ تھی) لیکن لوگوں کو معلوم ہوگیا (انھوں نے اس کی تعریف کی) اُس کو یہ تعریف پسند آئی تو کیا یہ بھی ریا میں داخل ہے فرمایا نہیں اُس کو تو دوہرا ثواب ہوگا ایک پوشیدہ نیک عمل کرنے کا دوسرا کھلم کھلا کرنے کا۔ (معلوم ہوا کہ جب عمل کرنے والے کی نیت مخلصانہ ہو تو کھل جانے سے اور لوگوں کی ثنا اور تعریف بھلی لگنے پر اجر اور ثواب میں کمی نہیں ہوتی بلکہ اور زیادہ اجر ملتا ہے۔ مترجم کہتا ہے ریا ایک فعل قلبی ہے جس پر دوسرا شخص مطلع نہیں ہو سکتا جو کوئی نیک کام کرے ہم کو اُس کی تعریف اور ثنا کرنی چاہیئے تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی شوق اور رغبت پیدا ہو)۔

إِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ ۔ یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو کامل اور اچھا سمجھے اور اللہ کے احسان کو بھول جائے (اگر اُس کے ساتھ دوسرے کو بھی حقیر جانے تو وہ کبر ہے)۔

أَيُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِيمَانًا ۔ کن لوگوں کا ایمان بہت بھلا ہے (وہ سمجھے کہ فرشتوں کا ایمان کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کو اور اُس کی تمام باتوں کو دیکھ اور سن رہے ہیں۔ فرمایا نہیں اُن لوگوں کا ایمان زیادہ تعجب کے لائق ہے جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ کیونکہ انھوں نے مجھ کو نہیں دیکھا نہ میرے معجزوں کو نہ میری صحبت اُٹھائی لیکن مجھ پر ایمان لائے)

وَخَلَّيْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا يُرِيدُ لَدَخَلَهُ الْعُجْبُ بِعَمَلِهِ ثُمَّ كَانَ هَلَاكُهُ فِي عُجْبِهِ وَرِضَاهُ عَنْ نَفْسِهِ ۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اگر میں بندے کو اس کی مرضی پر چھوڑ دوں (جو وہ چاہے وہی ہو جائے) تو اُس میں غرور پیدا ہو جائے گا (وہ کہنے لگے گا کہ میرے اعمال ایسے عمدہ ہیں کہ میری ہر دعاء قبول ہو جاتی ہے) پھر وہ اس غرور کی وجہ سے اور اپنے آپ کو اچھا سمجھنے سے ہلاک ہوگا (اس لئے اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی بھی ہر خواہش قبول نہیں کرتا تاکہ اُن کے دل میں عاجزی پیدا ہو بلکہ نیک بندوں پر اور طرح طرح کی آفتیں اُتارتا ہے اُن کے صبر کا امتحان فرماتا ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ اگر کوئی بندہ دن کو روزہ دار رہے اور رات کو تہجد گزار تو اس کے دل میں ایک خوشی اور شادمانی پیدا ہوتی ہے اگر اُس کو اللہ تعالیٰ کا احسان اور فضل سمجھے اور ڈرتا رہے کہ شاید میرا عمل بارگاہ الٰہی میں قبول نہ ہوا ہو اور دوسرے بندگانِ خدا کو حقیر نہ جانے نہ اپنے آپ کو اُن سے اچھا سمجھے تب تو اس کا بیڑا پار ہے اور اگر ذرا بھی یہ خیال پیدا ہو کہ ہم دوسروں سے بہتر ہیں یا یہ گمان کرے کہ میں اللہ تعالیٰ پر احسان کرتا ہوں (یا میرے پاس نجات اور فلاح آخرت کا سامان موجود ہے) تو بس عجب میں پڑ گیا اور ہلاک ہوا جیسے دوسری حدیث میں ہے)۔

وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَخَشِيتُ عَلَيْكُمْ مَا هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ الْعُجْبَ ۔ اگر تم گناہ نہ کرو تو مجھ کو ایک امر کا تم پر ڈر ہے جو گناہ سے بھی بڑا ہے۔ وہ کیا ہے عجب اور غرور۔

سَيِّئَةٌ تَسُوءُكَ خَيْرٌ مِنْ حَسَنَةٍ تُعْجِبُكَ

Marfat.com

ایک گناہ جو تجھ کو بُرا لگے (تو اُس سے شرمندہ ہو) اُس نیکی سے بہتر ہے جو تجھ میں غرور پیدا کرے۔

اَلْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ بَيْنَ جُمَادٰى وَرَجَبٍ۔ (یہ ایک مثل ہے عرب لوگوں کی یعنی، بڑا عجیب کام جمادی الاخریٰ اور رجب کے درمیان ہُوا اُس کی اصل یہ تھی کہ ایک شخص نے اپنے بھائی کی بیوی سے جو بہت حسین تھی زنا کیا آخر دونوں بھائیوں میں سلخ جمادی الاخریٰ کو جنگ ہوئی کیونکہ رجب کے مہینہ میں وہ جنگ وجدال حرام جانتے تھے)۔

عَجٌّ۔ چیخنا، چلّانا، ڈانٹنا، تیز ہونا۔

تَعْجِيْجٌ۔ بھر دینا۔ (جیسے اِعْجَاجٌ ہے)۔

تَعَجْجُجٌ۔ بھر جانا۔

عَجَاجَةٌ۔ غبار، دھواں۔

عَجَاجٌ۔ احمق، بے وقوف۔

عَجَّاجٌ۔ چیخنے والا۔

اَفْضَلُ الْحَجِّ الْعَجُّ وَالثَّجُّ۔ بہترین حج وہ ہے جس میں لبیک خوب پکار کر کہی جائے اور خون بہایا جائے (یعنی قربانی کی جائے)۔

اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُنْ عَجَّاجًا ثَجَّاجًا۔ حضرت جبرئیلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے چیخنے والے خون بہانے والے ہو (یعنی لبیک پکارنے والے قربانی کرنے والے)۔

مَنْ وَحَّدَ اللّٰهَ فِيْ عَجَّتِهٖ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ جو شخص بلند آواز سے اللہ کی توحید کرے اُس کے لئے جنت واجب ہو گئی (بلند آواز سے توحید کرنا یہ ہے کہ کلمۂ توحید یعنی لا الٰہ الا اللہ جہر کے ساتھ پڑھے یا مشرکوں میں جا کر اللہ کی توحید کا بیان کرے۔ اُن کی ایذا دہی کا کچھ خیال نہ کرے)۔

مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا عَبَثًا عَجَّ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ جو شخص بے کار کسی پرندے کو قتل کرے تو وہ پکار کر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے فریاد کرے گا (بے کار قتل کرنا یہ ہے کہ نہ کھانے کے لئے مارے نہ کھلانے کے لئے یا اس طرح مارے کہ وہ حلال نہ رہے)۔

اِنْ مَرَّتْ بِنَهْرٍ عَجَّاجٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ كُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَاتٌ۔ اگر گھوڑے ایک ایسی ندی پر گزریں جس کے پانی میں سے آواز نکل رہی ہو پھر وہ اُس میں سے پانی پئیں تو اُس کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی۔

فَيَبْقٰى عَجَاجٌ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا۔ (قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہو گی کہ اللہ تعالیٰ زمین پر رہنے والوں میں سے اچھے لوگوں کو اُٹھا لے گا) اور رذیل (پاجی) کمینے بدمعاش لوگ بچ رہیں گے جو نہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بُری بات کو بُرا بالکل جانوروں کی طرح علم اور حیا اور شرم سے خالی ہوں گے۔

فَلَمَّا غَشِيَ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ۔ جب مجلس کے لوگوں کو جانور کے گرد و غبار نے ڈھانپ لیا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار پاس آن پہنچے)۔

مُرْ اَصْحَابَكَ بِالْعَجِّ وَالثَّجِّ۔ اپنے اصحاب کو لبیک پکارنے اور قربانی کرنے کا حکم کرو۔

كَانَ يَبْكِيْ عَلَى الْجَنَّةِ حَتّٰى صَارَ عَلٰى خَدَّيْهِ مِثْلُ النَّهْرَيْنِ الْعَجَاجَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ مِنَ الدُّمُوْعِ۔ حضرت آدمؑ جب زمین پر اتارے گئے تو بہشت کے چھوٹ جانے پر روتے تھے یہاں تک کہ اُن کے دونوں گالوں پر آنسوؤں کی دو آواز کرنے والی ندیاں بن گئی تھیں۔

نَهْرٌ عَجَّاجٌ وَبَحْرٌ مَوَّاجٌ۔ ندی آواز دینے والی اور دریا موج مارنے والا۔

عَجَدٌ۔ انگور، یا خراب انگور۔

Marfat.com

عُجْدٌ۔ خشک انگور۔

عَجَدٌ۔ کوّے (مفرد عَجَدَةٌ ہے)۔

مُتَعَجِّدٌ۔ غصہ ناک، تیز مزاج، تندخو۔

عَجْرٌ۔ تعریف کرنا، حملہ کرنا، حجر کرنا، (تصرف سے منع کردینا) الحاح کرنا

عَجْرٌ اور عَجَرَانٌ۔ خوفزدہ ہوکر جلدی سے گزر جانا۔

عَجَرٌ۔ موٹا ہونا، پیٹ بڑھ جانا، سخت ہونا۔

مُعَاجَرَةٌ۔ خوفزدہ ہوکر جلدی سے گزر جانا۔

تَعَجُّرٌ۔ پیٹ پر بٹیں مارنا۔

اِعْتِجَارٌ۔ عمامہ لپیٹنا، ڈھاٹا کرنا۔

مِعْجَرٌ۔ عورت کا سر بندھن۔

اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ۔ اگر میں اس کا تذکرہ کروں تو اس کے کھلے اور چھپے عیب سب بیان کروں گی۔ یہ جمع ہے عُجْرَةٌ کی یعنی ہنوڑی (رسولی)

اِلَى اللهِ اَشْكُوْ عُجَرِيْ وَبُجَرِيْ۔ میں اپنے دکھ دردوں یا فکروں اور رنجوں کا شکوہ اللہ سے کرتا ہوں

قُضَيْبٌ ذُوْ عُجَرٍ۔ ایک چھڑی گرہوں والی۔

جَاءَ وَهُوَ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَتِهِ۔ وہ اپنے عمامہ کو لپیٹے ہوئے آئے (نہایہ میں ہے کہ اِعْتِجَار یہ ہے کہ عمامہ کو سر پر لپیٹے اور اس کا ایک سرا منہ پر ڈالے لیکن ٹھڈی کے تلے نہ لے جائے اگر ٹھڈی کے تلے لے جاکر لپیٹے تو اس کو تَلَثُّم کہتے ہیں)۔

اِنَّهُ دَخَلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ۔ آپ مکہ میں داخل ہوئے ایک کالا عمامہ لپیٹے ہوئے۔

مِعْجَرُ الْمَرْاَةِ اَكْبَرُ مِنْ مِقْنَعِهَا۔ عورت کا معجر یعنی سر بندھن اس کے مقنع سے بڑا ہوتا ہے (مقنع وہ کپڑا جو منہ پر ڈالا جاتا ہے وہ سر بندھن سے چھوٹا ہوتا ہے)۔

عَجْرَفَةٌ۔ سخت گوئی، جلد بازی، بے باکی، ناراستی۔

عَجَارِيْفُ الدَّهْرِ وَتَصَارِيْفُهُ۔ زمانہ کی سختیاں اور گردشیں۔

عَجَارِفُ۔ شدت کے پنجے اور سختیاں۔

عُجْرُوْفٌ۔ چالاک اونٹ اور سُبک۔

تَعَجْرُفٌ وَعَجْرَفَةٌ۔ اس میں جلد بازی ہے اور بے باکی ہے جو دل میں آتا ہے کہہ ڈالتا ہے۔

عَجْرَمَةٌ۔ جلدی کرنا۔

عُجَارِمٌ۔ سخت ذکر، اور سخت مرد۔

عَجْزٌ یا مَعْجَزٌ یا مَعْجِزٌ یا مَعْجَزَةٌ یا مَعْجِزَةٌ یا عَجَزَانٌ یا عُجُوْزٌ۔ ناتواں ہونا، عاجز ہونا۔ (یہ ضد ہے حَزْمٌ کی یعنی قادر ہونا)۔

عُجُوْزٌ۔ بوڑھی ہونا۔

عُجْزٌ۔ سرین بڑی ہونا۔

عَجْزَاءُ۔ اس کی سرین بڑی ہے۔

مُعَاجَزَةٌ۔ کسی کو عاجز کرنے کا ارادہ کرنا، مائل ہونا، سبقت کرنا۔

اِعْجَازٌ۔ عاجز کرنا، فوت ہو جانا۔

تَعَجُّزٌ۔ عاجز بننا۔

لَا تَدَبَّرُوْا اَعْجَازَ اُمُوْرٍ قَدْ وَلَّتْ صُدُوْرُهَا

ان کاموں کے انجام پر غور نہ کرو جن کو آغاز کر چکے ہو۔ (مطلب یہ ہے کہ آدمی کو کوئی کام شروع کرنے سے پہلے اس کے انجام کی فکر کرنا چاہیے جب فکر نہ کی اور وہ کام شروع کر دیا تو اب اس کا جو نتیجہ نکلے اس کا غم کرنے سے کیا حاصل اب تو غور و فکر کا موقعہ گزر گیا)۔

لَنَا حَقٌّ اِنْ نُعْطَهُ نَاْخُذْهُ وَاِنْ نُمْنَعْهُ نَرْكَبْ اَعْجَازَ الْاِبِلِ وَاِنْ طَالَ السُّرٰى (حضرت علی رض نے فرمایا) خلافت ہمارا حق ہے اگر ہم کو ملی تو اس کو لے لیں گے اور اگر لوگوں نے ہم کو خلافت سے روکا تو ہم اونٹوں کے سرین یعنی آخری حصہ پر سوار ہو جائیں گے گو کتنی

Marfat.com

ہی دور جانا پڑے یعنی کتنی ہی مدت گزرے (یعنی اگر پہلے پہل ہم کو خلافت مل گئی جو ہمارا حق ہے تو ہم قبول کریں گے اگر لوگوں نے ہم کو پہلے پہل نہ دی تو ہم اخیر میں لیں گے گو مدت دراز کے بعد سہی یعنی خلافت کے لئے ہم مقابلہ نہ کریں گے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر ہم خلافت سے روکے گئے تو ہم جہاں تک ممکن ہے اس کے لئے کوشش کریں گے۔ عرب لوگ کہتے ہیں نَضْرِبُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ وَاِنْ طَالَ السُّرٰی۔ یعنی ہم اونٹوں کو چلائیں گے گو طول طویل سفر ہو یعنی اپنی مقدور بھر کوشش کریں گے)۔

اِنَّهٗ رَفَعَ عَجِيْزَتَهٗ فِي السُّجُوْدِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سُرین سجدے میں اُوپر اُٹھائی عَجِیْزَۃ یعنی عَجُز جو اصل میں عورت کی سُرین کو کہتے ہیں پھر مرد کی بھی سُرین کو کہنے لگے)۔

حِيَالَ عَجِيْزَتِهَا۔ اپنی سُرین کی طرف۔

فَقَامَ عِنْدَ عَجِيْزَةِ الْمَرْأَةِ۔ وہ عورت کی سُرین کے پاس کھڑے ہوئے (یعنی اُس کے جسم کے آخری حصہ کے پاس عَجُز آخری حصہ کو کہتے ہیں)۔

اِيَّاكُمْ وَالْعُجُزَ الْعُقْرَ۔ تم بوڑھی بانجھ عورتوں سے بچے رہو (کیونکہ اُن کے ساتھ جماع کرنے سے قوت جاتی رہتی ہے اور دوسرے اولاد کی بھی توقع نہیں)۔

عَلَيْكُمْ بِدِيْنِ الْعَجَائِزِ۔ تم بوڑھی عورتوں کا دین لازم کر لو (جیسے ان کا اعتقاد مضبوط ہوتا ہے کسی کے سمجھائے بجھائے وہ اپنے خیال سے نہیں پھرتیں ویسے ہی تم بھی اپنے دین پر ثابت قدم اور مضبوط رہو)۔

مَنْ تَمَسَّكَ بِدِيْنِ الْعَجَائِزِ فَهُوَ الْفَائِزُ۔ جو بوڑھیوں کی طرح اپنے دین پر اور اعتقاد پر مضبوط رہا وہی کامیاب ہوا (مُراد کو پہنچا۔ مطلب یہ ہے کہ جیسے بوڑھی عورتوں کا اعتقاد اور یقین پکا ہوتا ہے کوئی لاکھ اُن کو سمجھائے مگر وہ اپنے پرانے دقیانوسی خیالات سے نہیں پھرتیں اسی طرح آدمی کو اسلام کے اعتقادات میں پکا اور مضبوط ہونا چاہئے شیطان اور شیطانی لوگوں کے بہکانے سے ڈانواں ڈول نہ ہونا چاہئے)۔

وَلَا تُلِثُّوْا بِدَارِ مَعْجَزَةٍ۔ ایسے ملک میں مت ٹھہرو جہاں تم روٹی کمانے سے عاجز ہو (وہاں کوئی ذریعۂ رزق تم کو نہ مل سکے)۔

كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ۔ ہر چیز تقدیر الٰہی سے ہوتی ہے یہاں تک کہ عاجزی اور مستعدی دانائی بھی (جب تقدیر میں ایک کام ہمارے ہاتھ سے ہونا لکھا ہوتا ہے تو ہم اس کو مستعدی سے محنت اُٹھا کر لیتے ہیں اگر تقدیر میں نہیں ہوتا تو ٹال مٹول کر کے اس کا وقت کھو دیتے ہیں)۔

مَالِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا سَقَطُ النَّاسِ وَعَجَزُهُمْ۔ (بہشت کہتی ہے) میرا حال عجیب ہے مجھ میں وہی لوگ آرہے ہیں جو دنیا میں بے قدر اور ناکارہ گنے جاتے تھے (دنیاداری کے امور میں ہوشیار اور چترے شمار نہیں ہوتے تھے بلکہ بھولے بھالے بے وقوف گنے جاتے تھے)۔

قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبُ كِسْرٰى فَوَهَبَ لَهٗ مِعْجَزَةً فَسُمِّيَ ذَا الْمِعْجَزَةِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسریٰ (بادشاہِ ایران) کا مصاحب آیا آپ نے ایک کمرپٹہ اُس کو عنایت فرمایا اُس کا نام یہی ہو گیا کمر پٹہ والا۔

خَشِيْتُ اَنْ يُّفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا۔ میں ڈرا کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اور تم اسکو نہ کر سکو۔

حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا۔ جب آدھا دن گذر گیا تو محنت کرنے سے عاجز ہو گئے (کام پورا نہ کر سکے) اُن کو ایک ایک قیراط اُجرت کی بابت دیا گیا۔

حَتّٰى تَعْجِزَ اَعْمَالُهُمْ۔ یہاں تک کہ اُن کے اعمال عاجز ہو جائیں گے (اُن کو پل صراط پر سے گزرنے میں مدد

Marfat.com

صد سِمان (یعنی موٹے)
تَسُوْقُ اَعْنُزًا عِجَافًا۔ وہ دُبلی بکریاں ہانک رہی تھی۔
حَتّٰی اِذَا اَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيْهِ۔ جب اُس کو دُبلا کر لیا تو اُس میں پھیر دیا۔
وَلَا بِالْعَجْفَاءِ۔ اور نہ دُبلی بکری قربانی میں درست ہے (یعنی ایسی دُبلی جس میں نِری ہڈیاں رہ گئی ہوں)۔
لَا تُضَحِّ بِالْعَجْفَاءِ۔ دُبلی بکری کی قربانی نہ کر۔
عَجَلٌ یا عَجَلَةٌ۔ جلدی، سرعت۔
عِجْلٌ۔ گائے کا بچہ (جیسے عِجْلَةٌ ہے)
عُجْلٌ اور عُجْلَةٌ اور عُجَالَةٌ۔ جو جلدی سے میسّر آجائے، ماحضر کھانا۔
عَجِلٌ اور عَجُوْلٌ۔ جلد باز۔
اِعْجَالٌ۔ جلدی کرنا، مدت سے پہلے جننا، جلد بازی کرانا۔
تَعْجِيْلٌ۔ جلدی کرنا یا جلدی کرانا۔
مُعَاجَلَةٌ۔ قرضہ فوراً وصول کر لینا، مہلت نہ دینا، کسی کام کو فوراً کر ڈالنا۔
اِسْتِعْجَالٌ۔ جلدی کرنے کی درخواست کرنا، آگے بڑھ جانا۔
فَاَسْنَدُوْا اِلَيْهِ فِیْ عَجَلَةٍ مِّنْ نَّخْلٍ۔ کھجور کے تنہ میں سیڑھیوں کی طرح جو بنی ہوئی تھیں اُس پر چڑھ کر اُس کے پاس پہنچ گئے۔ عَجَلَةٌ ایک لکڑی میں سوراخ کر کے اُس کو اُوپر چڑھنے کے لئے بجائے سیڑھی کے رکھ لیتے ہیں پہاڑی اور جنگلی لوگوں میں ایسی سیڑھی کا بہت رواج ہے (اصل میں عَجَلَةٌ اس آڑی لکڑی کو کہتے ہیں جو کنوئیں پر لگائی جاتی ہے اور ڈول اس پر لٹکا رہتا ہے۔ عَجَلَةٌ حال کے محاورہ میں گاڑی کو بھی کہتے ہیں جس کو بیل کھینچتے ہیں)۔

بِعَجَلَةٍ يَرْقٰی عَلَيْهَا۔ ایک سوراخ کی ہوئی لکڑی جس سے اوپر چڑھ جاتے ہیں۔
وَيَحْمِلُ الرَّاعِیُ الْعُجَالَةَ۔ اور گڈریا (چرواہا) عجالہ لے کر جائے۔ عُجَالَةٌ وہ دودھ جو گڈریا (چرواہا) گلّہ کے مالک کے پاس شام کو لے جاتا ہے ابھی جانور چراگاہ ہی میں رہتے ہیں۔ اَعْجَالَةٌ بھی اُسی کو کہتے ہیں اور جو چیز جلدی سے مہیا کر لی جائے اُس کو بھی عُجَالَةٌ کہتے ہیں۔ عَجُوْلٌ ایک کنوئیں کا بھی نام ہے مکہ میں جس کو قصی بن کلاب نے کھودا تھا۔
لَعَلَّنَا اَعْجَلْنَاكَ۔ شاید ہماری وجہ سے تجھ کو جلدی کرنا پڑی (تو اچھی طرح جماع نہیں کر سکا جلدی سے چھوڑ کر چلا آیا)
اِذَا اُعْجِلْتَ یا عُجِّلْتَ۔ جب جلدی آجائے۔
اِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوْا بِهٖ وَلَا تَعْجَلُوْا۔ جب رات کا کھانا سامنے لاکر رکھ دیا جائے تو پہلے کھانا کھا لو اور کھانے میں جلدی نہ کرو (اچھی طرح اطمینان سے کھاؤ اس کے بعد نماز پڑھو کیونکہ عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے)۔
عُجِّلَتْ لَنَا طَيِّبَاتُنَا۔ ہمارے مزے ہم کو جلدی سے (دنیا ہی میں) دیدیئے گئے ہوں (ایسا نہ ہو ہم آخرت میں محروم رہیں) مترجم کہتا ہے قرآن میں عجلت لهم طيباتهم سے مراد وہ لوگ ہیں جو دنیا کی لذتوں میں پڑ کر بالکل آخرت کو بھول گئے ہوں لیکن جو لوگ دنیا کے مزوں کے ساتھ آخرت کے کام بھی بجالاتے ہیں اور حق تعالیٰ کی یاد رکھتے ہیں وہ ان میں داخل نہیں ہیں اور عبد الرحمن بن عوف کا یہ کہنا کمال تقوای اور خوف الٰہی سے تھا)۔
لَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَعْجَلْ۔ اگر تو جلدی نہ کرے اور اپنے ماں باپ سے صلاح و مشورہ کرے تو کچھ نقصان تجھ کو

Marfat.com

نزدیک سکیں گے جب وہ دوزخ میں گر جائیں گے)۔

عَجُوْزٌ حَمْرَاءُ الشِّدْقَيْنِ۔ ایک بڑھیا کو (جس کے دانت گر گئے ہوں) اور جبڑوں کی سرخی دکھلائی دیتی ہو آپ لے کر کیا کرتے وہ مرگئی اللہ نے آپ کو اس سے بہتر (جوان اور کنواری عورت) دلائی (یہ حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا بڑھیا سے حضرت ام المؤمنین خدیجہؓ کو مراد لیا اور بہتر عورت سے اپنے کو)۔

لَا يُعْجِزُ اُمَّتِيْ اَنْ يُؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ۔ میری امت اللہ سے امید ہے کہ پانسو برس تک تو ضرور رہے گی (نصف یوم سے پانسو برس مراد ہیں کیونکہ ایک یوم اللہ کے نزدیک ہزار برس کا ہوتا ہے جیسے قرآن شریف میں ہے)۔

اَلْعَجْزُ فَخْرِيْ۔ عاجزی اور محتاجی میرا فخر ہے (بعضی روایتوں میں یوں ہے اَلْفَقْرُ فَخْرِيْ۔ یعنی فقیری میرا فخر ہے۔ اس حدیث کو اکثر صوفیہ اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں مگر شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے کہا کہ یہ موضوع اور باطل ہے)۔

كُلُّ شَيْءٍ مُقَدَّرٌ حَتَّى الْعَجْزُ۔ ہر چیز تقدیر سے ہوتی ہے یہاں تک کہ ناطاقتی اور کم عقلی بھی۔

لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ۔ عورتوں کے دبر میں دخول مت کرو۔ (اکثر علماء کے نزدیک یہ حرام ہے اگر اپنی عورت یا لونڈی سے کرے اور اگر اجنبی عورت سے کرے تو زنا کی سزا ملے گی)۔

تَزَوَّجْ مِنَ النِّسَاءِ الْعَجْزَاءَ۔ ایسی عورت سے نکاح کر جس کی سرین بڑی اور پُر گوشت ہو (عورت کی خوبی یہی ہے کہ سینہ ابھرا ہوا ہو، اور کمر پتلی ہو لیکن سرین بھاری اور پُر گوشت ہو)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ۔ یا اللہ تیری پناہ عاجزی اور سستی سے۔

اَيَّامُ الْعَجُوْزِ۔ اخیر جاڑے کے سات یا پانچ دن۔

مُعْجِزَةٌ۔ وہ نشانی جو اللہ تعالیٰ پیغمبروں کو ان کی نبوت ثابت کرنے کے لئے دیتا ہے (اور یہ اللہ کا فعل ہوتا ہے جو ان کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے مگر ان کے اختیار میں نہیں ہوتا کہ جب چاہیں معجزہ دکھلا دیں بلکہ جب حق تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے اُس وقت معجزہ نمودار ہوتا ہے ورنہ دوسرے وقتوں میں پیغمبر بھی عام لوگوں کی طرح، طرح طرح کے صدمے اور تکلیفیں اٹھاتے ہیں اور صبر کرتے ہیں)۔

عَجْسٌ۔ روک رکھنا، قبضہ کرنا، راستہ سے مڑ جانا، چلنا۔

تَعَجُّسٌ۔ پیچھے رہ جانا، ایک کے پیچھے ایک آنا، صبح ہوتے نکلنا، روک رکھنا، دیر لگانا۔

عَجَاسَاءُ۔ اونٹوں کی بڑی ٹکڑی، یا رات کا بڑا حصہ، یا تاریکی۔

عُجْسَةٌ۔ ایک ساعت رات کی یا صبح کا وقت۔

مَعْجِسٌ۔ کمان کا وہ مقام جس کو پکڑ کر تیر مارتے ہیں۔

فَيَتَعَجَّسُكُمْ فِيْ قُرَيْشٍ۔ وہ قریش میں تمہارے پیچھے لگے گا (تمہاری تلاش کرے گا)۔

عَجْعَجَةٌ۔ چیخنا، ڈانٹنا۔

عَجْعَجَ الْبَعِيْرُ۔ اونٹ چلایا، مار کی وجہ سے یا بہت بھاری بوجھ لادنے سے۔

عَجْعَاجٌ۔ بڑا چلانے والا۔

عَجْفٌ۔ یا **عُجُوْفٌ**۔ کھانا چھوڑ دینا، یا کھانے سے روکنا تاکہ اشتہا خوب لگے، تحمل کرنا، دُبلا کرنا۔

عَجِفَ۔ دُبلا ہونا۔

تَعْجِيْفٌ۔ پیٹ سے کم کھانا، کم کھانا دینا تاکہ دُبلا ہو، یا اشتہا صاف ہو۔

اَعْجَفُ۔ دُبلا۔ (عَجْفَاءُ مؤنث عِجَافٌ جمع اُس کی

Marfat.com

اِنْجَامٌ ۔ پوشیدہ رہنا۔

اِسْتِعْجَامٌ ۔ سکوت کرنا، بات نہ کرسکنا۔

عَجَمٌ ۔ عرب کے سوا اور لوگ۔

حُرُوْفٌ مُعْجَمَۃٌ ۔ وہ حروف جو نقطہ دار ہیں اُن کی ضد مہملہ یعنی بے نقطہ۔

اَلْعَجْمَاءُ جَرْحُھَا جُبَارٌ ۔ بے زبان جانور کا (جس کا کوئی ہانکنے والا یا چلانے والا ساتھ نہ ہو) زخمی کرنا اگر وہ کسی کو مار لگا کر زخمی کرے، تو لغو ہے یعنی اُس کی دیت کسی پر لازم نہ ہوگی۔

بِعَدَدِ کُلِّ فَصِیْحٍ وَّ اَعْجَمَ ۔ ہر بولنے والے (یعنی آدمی) اور بے زبان (یعنی جانور) کے شمار پر۔

وَفِیْنَا الْعَرَبِیُّ وَالْعَجَمِیُّ ۔ ہم میں عرب لوگ اور دوسرے ملک کے لوگ بھی تھے۔

اَعْجَمِیٌّ ۔ جو شخص فصاحت کے ساتھ گفتگو نہ کرسکے گو عرب کا رہنے والا ہو (جیسے اَعْجَمُ ہے اس کی جمع عُجْمٌ ہے)۔

عُجْمَۃٌ ۔ ریت کا ٹیلہ، کسی کلمہ کا عربی نہ ہونا۔

اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِّنَ اللَّیْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی لِسَانِہٖ ۔ جب کوئی تم میں سے رات کو نماز کے لئے کھڑا ہو پھر اُس کی زبان سے قرآن برابر نکل نہ سکے (یعنی اچھی طرح اُس کو پڑھ نہ سکے)۔

مَا کُنَّا نَتَعَاجَمُ اَنَّ مَلَکًا یَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ ۔ ہم یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں کرتے تھے (یعنی ایسا کہنے میں رُکتے نہیں تھے) کہ ایک فرشتہ حضرت عمرؓ کی زبان پر بولتا ہے (زبان تو ان کی تھی مگر بولتا اُس سے فرشتہ تھا)

صَلٰوۃُ النَّھَارِ عَجْمَاءُ ۔ دن کی نماز یعنی ظہر اور عصر کی گونگی ہے (اُن میں قراءت آہستہ کرنی چاہئے)۔

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَھَزَ رَجُلًا فَقَطَعَ بَعْضَ لِسَانِہٖ فَعَجَمَ کَلَامُہٗ فَقَالَ یُعْرَضُ کَلَامُہٗ عَلَی الْمُعْجَمِ فَمَا نَقَصَ کَلَامُہٗ مِنْھَا قُسِمَتْ عَلَیْہِ الدِّیَۃُ ۔ اُن سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے دوسرے کو گھونسا مارا یا لات لگائی اور اس کی زبان کا ایک ٹکڑا کٹ گیا اب بعضے حروف نہ نکلنے کی وجہ سے اُس کی بات سمجھ میں نہیں آتی تو انہوں نے جواب دیا ایسا کریں گے کہ اُس کی زبان سے سب حروف نکلوائیں گے جو جو حرف اُس سے نہ نکل سکے گا اسکی دیت سب حرفوں پر تقسیم کرکے بقدر حصہ رسد دینا ہوگی (مثلاً اٹھائیس ۲۸ حروف میں سے سات ۷ حروف اُس سے نکل نہیں سکتے تو چوتھائی دیت لات مارنے والا دے گا)

نَھَانَا اَنْ نَعْجُمَ النَّوٰی طَبْخًا ۔ ہم کو کھجور کی گٹھلیوں کے اتنا پکانے سے منع فرمایا کہ وہ گل جائیں (اور ریزہ ریزہ ہوجائیں اس لئے کہ گٹھلیاں جانوروں کی خوراک ہیں اُن کو خراب کرنا گویا جانوروں کو تکلیف دینا ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب کھجور کو پکائیں تو احتیاط رکھیں کہ پکنے کا اثر گٹھلی تک نہ پہنچے صرف اُوپر کا حصہ پک جائے)۔

عَجَمٌ ۔ گٹھلی کو بھی کہتے ہیں (عرب لوگ کہتے ہیں عَجَمْتُ النَّوٰی یعنی میں نے گٹھلی کو چبایا)

لَقَدْ جَرَّسَتْکَ الدُّھُوْرُ وَعَجَمَتْکَ الْاُمُوْرُ ۔ تم کو زمانوں نے خبردار کردیا اور کاموں نے تجربہ کار بنادیا۔

اِنِّیْ قَدْ عَجَمْتُ الرَّجُلَ ۔ میں نے اُس آدمی کو آزمایا (یعنی ابوموسیٰ کو اُس کا امتحان لیا)۔

اِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ نَکَبَ کِنَانَتَہٗ فَعَجَمَ عِیْدَانَھَا عُوْدًا عُوْدًا ۔ امیرالمؤمنین نے اپنا ترکش اوندھا دیا اور ایک ایک کرکے ہر تیر کی لکڑی کو خوب آزمایا۔

حَتّٰی صَعِدْنَا اِحْدٰی عُجْمَتَیْ بَدْرٍ ۔ یہاں تک کہ ہم بدر کے دو ریت کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلہ پر چڑھ گئے۔

اِتَّقُوا اللّٰہَ فِیْ ھٰذِہِ الْبَھَائِمِ الْمُعْجَمَۃِ ۔ ان بے زبان چارپایوں کے باب میں اللہ سے ڈرتے رہو (اُن

Marfat.com

کے آب و دانہ کی خبر گیری کرتے رہو)۔

اِتَّقُوا اللّٰهَ فِی الْعُجْمِ مِنْ اَمْوَالِكُمْ۔ اللہ سے اپنے بے زبان مالوں میں ڈرتے رہو (لوگوں نے عرض کیا بے زبان مال کیا ہیں فرمایا گائے، بکری، کبوتر وغیرہ)۔

نَهٰی عَنْ رَطَانَةِ الْاَعَاجِمِ۔ عجمیوں کی طرح باتیں کرنے سے آپ نے منع فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ۔ یا اللہ میں عرب اور عجم کے فاسقوں کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

وَالٰكِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَمْ يَزَلْ مُنْذُ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلُمَّ جَرًّا يَمُنُّ بِهٰذَا الدِّيْنِ عَلٰی اَوْلَادِ الْاَعَاجِمِ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ قَرَابَةِ نَبِيِّهٖ فَيُعْطِیْ هٰؤُلَاءِ وَيَمْنَعُ هٰؤُلَاءِ۔ (امام رضا علیہ السلام نے فرمایا) جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تب سے اب تک اللہ تعالیٰ اس دین کا علم عجم کی اولاد کو دے کر اُن پر احسان کر رہا ہے (اکثر بڑے بڑے عالم دین کے اہلِ عجم میں سے ہو رہے ہیں) اور اپنے پیغمبر کے ناطہ داروں سے (یعنی قریشی لوگوں سے) اس کو پھیر رہا ہے تو عجمیوں کو علم دیتا ہے اور عربوں کو نہیں دیتا (اُس کا اختیار ہے)۔

لَوْ قُلْتُ اِنَّ فَاكِهَةً نَزَلَتْ مِنَ الْجَنَّةِ لَقُلْتُ هٰذِهٖ لِاَنَّ فَاكِهَةَ الْجَنَّةِ لَا عَجَمَ فِيْهَا فَكُلُوْهَا فَاِنَّهَا تَقْطَعُ الْبَوَاسِيْرَ۔ اگر میں کسی میوے کی نسبت یہ کہوں کہ وہ بہشت سے اُترا ہے تو انجیر کو کہوں گا وہ بہشت سے اُتری ہے کیونکہ بہشت کے میووں میں گٹھلی نہیں ہے۔ (انجیر میں بھی گٹھلی نہیں ہوتی) تو انجیر کھاؤ وہ بواسیر کی بیماری کو دور کرتی ہے۔

عَجْنٌ۔ گوندھنا (یعنی مٹھی سے زور کر کے دبانا) دُبر پر ملنا، ٹیکا دینا، ہاتھ زمین پر ٹیک کر اُٹھنا۔

عَجَنٌ۔ موٹا ہونا؛

اِعْجَانٌ۔ دُبر کا ورم کرنا، موٹی اونٹنی پر سوار ہونا۔

تَعَجُّنٌ۔ آٹا ہو جانا۔

اِعْتِجَانٌ۔ آٹا بنانا۔

نَاقَةٌ عَاجِنٌ۔ وہ اونٹنی جس کے پیٹ میں بچہ نہ ٹھہرے

عَجِيْنٌ۔ آٹا پانی میں گوندھا ہوا۔

عِجَانٌ۔ مقعد، دُبر۔

لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ الْهِجَانِ وَالْهَجِيْنِ وَالْعِجَانِ وَالْعَجِيْنِ۔ وہ اچھے اور بُرے (یعنی اشراف اور بدذات) میں اور دُبر اور آٹے میں فرق نہیں کرتا (بعضوں نے یوں نقل کیا ہے لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ الْهِجَانِ وَالْهَجِيْنِ وَبَيْنَ الْعَجِيْنِ وَاللَّجِيْنِ)۔

اِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْتِیْ اَحَدَكُمْ فَيَنْقُرُ عِنْدَ عِجَانِهٖ۔ شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے پھر اُس کی دُبر میں پھونک مارتا ہے (اس کو وہم دلانے کے لئے کہ وضو ٹوٹ گیا عِجَان دُبر۔ بعضوں نے کہا قُبل اور دُبر کا درمیانی حصّہ۔

اِنَّ اَعْجَمِيًّا عَارَضَهٗ فَقَالَ اسْكُتْ يَا ابْنَ حَمْرَاءِ الْعِجَانِ۔ ایک عجمی شخص نے حضرت علی رض کی بات کو کاٹا۔ انہوں نے کہا ارے لال چوتڑ والی کے بیٹے چپ رہ (یہ عرب میں گالی ہے یعنی تیری ماں ایسی مفعول تھی کہ جماع کراتے کراتے اُس کے چوتڑ لال پڑ گئے)

رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْجِنُ فِی الصَّلٰوةِ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز میں کھڑے ہوتے وقت دونوں ہاتھوں کو اس طرح جیسے آٹا گوندھتے ہیں زمین پر ٹیک کر اُٹھتے۔ (عبداللہ بن عمرؓ بھی اسی طرح اُٹھتے)۔

تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ اَهْلِهَا۔ گھر کے گوندھے ہوئے

Marfat.com

آٹے کو چھوڑ کر سو جاتی ہیں (بکری آن کر آٹا کھا لیتی ہے مطلب یہ ہے کہ بالکل ناتجربہ کار بھولی بھالی لڑکی ہے وہ اس قسم کے حیلے کیا جانے)۔

اِنَّا لَنَعْجِنُ فَلَا نَقْدِرُ عَلٰی خُبْزِہٖ۔ ہم تو آٹا گوندھ کر رکھتے ہیں پھر دجال کے ڈر سے اُس کی روٹی تک نہیں پکا سکتے (بھُوکے رہ جاتے ہیں حالانکہ دجال کو ہم نے آنکھ سے نہیں دیکھا صرف اُس کے ذکر کرنے سے ہم پر اتنا ڈر طاری ہوتا ہے تو اُن لوگوں کا کیا حال ہونا ہے جو اُس کو دیکھیں گے)۔

عَجَّانٌ احمق اور بے وقوف کو بھی کہتے ہیں۔

عَجْوٌ۔ دودھ پلانے میں دیر کرنا، آواز نکالنا، کھولنا، جُھکانا۔

لَقِیَ مَا عَجَاہُ۔ اُس نے سختی اُٹھائی۔

لَقَّاہُ اللّٰہُ مَا عَجَاہُ وَمَا عَظَاہُ۔ اللہ تعالیٰ اُس کو وہ دکھلائے جو اُس کو بُرا لگے۔

تَعْجِیَۃٌ۔ موڑنا۔

مُعَاجَاۃٌ۔ دودھ نہ دینا، یا ماں کے سوا اور کسی کا دودھ پلانا۔

عَجْوَۃٌ۔ اور عَجَاوَۃٌ۔ ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے مدینہ طیبہ کی۔

کُنْتُ یَتِیْمًا وَلَمْ اَکُنْ عَجِیًّا۔ میں یتیم تھا لیکن عجی نہ تھا (عجی وہ بچہ جس کی ماں کو دودھ نہ ہو، یا اُس کی ماں مرگئی ہو دوسری عورت کا دودھ یا کھانا اُس کو دیا جائے اور اس وجہ سے ناتواں ہو جائے۔ عرب لوگ کہتے ہیں عَجَا الصَّبِیَّ یَعْجُوْہُ۔ جب اُس کو کسی بہانہ سے بہلائیں۔ فَھُوَ عَجِیٌّ۔ وہ بہلایا گیا ہے عَجِیَ یَعْجٰی عَجًا بھی آیا ہے)۔

عُجَاوَۃٌ۔ وہ دودھ جس سے بچہ کو بہلائیں۔

قَالَ مَا عَالَجْتُہَا وَعَاجَانِیْ۔ (حجاج نے ایک گنوار سے کہا میں دیکھتا ہوں تو کھیتی باڑی میں بڑا ہوشیار ہے اُس نے جواب دیا) میں مدت سے کھیتی کرتا ہوں اور کھیتی کو دیکھ رہا ہوں اور وہ مجھ کو دیکھ رہی ہے۔

اَلْعَجْوَۃُ مِنَ الْجَنَّۃِ۔ عجوہ کھجور بہشت کا میوہ ہے۔ (نہایہ میں ہے کہ وہ مدینہ کی ایک کھجور ہے جو صیحانی سے بڑی ہوتی ہے اُس کا درخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لگایا تھا۔ مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں مدینہ کی بڑی اور عمدہ کھجور کو شلبی کہتے ہیں شاید وہی عجوہ ہو)۔

مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَۃٍ لَمْ یَضُرَّہٗ سِحْرٌ وَّلَا سَمٌّ۔ جو شخص صبح ناشتہ میں عجوہ کھجور کے سات دانے کھالے گا اُس کو (اُس دن) نہ کوئی جادو نقصان کرے گا نہ زہر (گویا یہ کھجور فادزہر ہے اور سحر کا دفع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے ہے)۔

سُمْرُ الْعَجَایَاتِ یَتْرُکْنَ الْحَصَا زِیَمًا۔ اُن کے پاؤں کے پٹھے گندم گوں ہیں وہ کنکریوں کو اُڑاتے ہیں۔ (یعنی زور سے چلتے ہیں کنکریاں اُن کے چلنے سے پھیلتی اور جدا ہوتی ہیں۔ یہ جمع ہے عُجَایَۃٌ کی یعنی جانور کے پاؤں کا پٹھا)۔

اِنَّ نَخْلَۃَ مَرْیَمَ کَانَتْ عَجْوَۃً۔ حضرت مریمؑ کا کھجور کا درخت (جس کا میوہ دردِ زِہ میں اُن کو کھانے کا حکم ہوا تھا) عجوہ کھجور کا تھا (وہ آسمان سے اُترا تھا اب جو درخت اُس کی جڑ سے اُگا وہ عجوہ ہُوا اور جو گری پڑی کھجور سے اُگا وہ خراب کھجور ہوا۔ کہتے ہیں امام جعفر صادق نے یہ ایک مثال بیان کی اُس کا مطلب یہ ہے کہ معدن علم شریعت خاندان نبوی ہے جس نے اس خاندان سے یعنی اہل بیت نبوی علیہم السلام سے علم حاصل کیا اُس کا عمدہ علم ہے اور جس نے ایرے غیرے ادھر اُدھر کے لوگوں سے شریعت کا علم سیکھا اُس کا علم ناقص اور خراب قسم کا ہے کذا فی مجمع البحرین)

باب العین مع الدال

عُدَبِیٌّ۔ خوش خلق، بے عیب۔

Marfat.com

عُدُوْثٌ۔ بہت ریت

عَدَثٌ۔ خوش خُلقی، نرمی۔

عَدٌّ۔ گننا، شمار کرنا، گمان کرنا۔

تَعْدِیْدٌ۔ تیار کرنا، خوبیاں بیان کرنا۔

مُعَادَّۃٌ۔ بار بار لوٹ آنا، تیار کرنا، آمادہ کرنا۔

تَعَدُّدٌ۔ بڑھنا، زیادہ ہونا (جیسے تَعَادٌّ ہے)۔

اِعْدَادٌ۔ تیار کرنا۔

اِعْتِدَادٌ۔ شمار میں آنا، عدت کرنا، قابلِ اعتبار ہونا۔

اِسْتِعْدَادٌ۔ آمادگی، تیاری، قابلیت۔

اِنَّمَا اَقْطَعْتَہُ الْمَاءَ الْعِدَّ۔ آپ نے تو اُس کو ایسے پانی کا مقطعہ دے دیا جو ہر وقت تیار نکلتا رہتا ہے (کبھی موقوف نہیں ہوتا یا بے محنت اور مشقت تیار ہے) پہلے آپ نے یہ سمجھ کر کہ شاید وہ نمک بطور معدن کے محنت اور مشقت کے بعد وہاں سے نکلتا ہے ایک شخص کو اُس کا ٹھیکہ دیدیا جب آپ کو معلوم ہُوا کہ وہ تو نمک ہی کا ایک تالاب ہے تو آپ نے یہ ٹھیکہ مقطعہ کا فسخ کر دیا)۔

نَزَلُوْا اَعْدَادَ مِيَاهِ الْحُدَيْبِيَةِ۔ حدیبیہ کے اُن مقاموں پر اُترے جہاں پانی ملنے کی اُمید تھی (یعنی چشموں اور کنوؤں پر)۔

مَازَالَتْ اُكْلَةُ خَيْبَرَ تُعَادُّنِيْ فَهٰذَا اَوَانُ قَطَعَتْ اَبْهَرِيْ۔ برابر خیبر میں جو زہر کا لقمہ میں نے کھا لیا تھا وہ اپنا اثر بار بار دکھاتا رہا اب تو میرے دل کی رگ (شہ رگ) اس زہر سے کٹ گئی (تو آپ کی وفات اسی زہر کے اثر سے ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے شہادت کا مرتبہ بھی آپ کو عنایت فرمایا)۔ عرب لوگ کہتے ہیں بِهٖ عِدَادٌ مِّنْ اَلَمٍ۔ اُس کا درد بار بار لوٹ کر آتا ہے عِدَاد کہتے ہیں زہر اُبھر آنے کو۔

فَيَتَعَادُّ بَنُو الْاُمِّ كَانُوْا مِائَةً فَلَا يَجِدُوْنَ بَقِيَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ۔ ایک ماں کے جو سَو بیٹے تھے وہ اپنے آپ کو شمار کریں گے دیکھیں گے کہ سَو میں سے ایک باقی رہ گیا ہے۔

اِنَّ وَلَدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ مِائَةً اَوْ يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا۔ (حضرت انس بن مالکؓ نے کہا، میری اولاد سَو کے شمار میں ہے یا اُس سے زائد (یہ برکت اُن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے حاصل ہوئی تھی)۔

لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ۔ سَو سے کچھ بڑھتے ہی ہیں (ایک روایت میں لَيُعَادُّوْنَ ہے معنے وہی ہیں)۔

وَلَا نَعُدُّ فَضْلَهٗ عَلَيْنَا۔ ہم اُن کی بزرگیوں کا شمار نہیں کر سکتے (اتنی کثرت سے اُن کو ہم پر فضیلتیں ہیں)

اِذَا تَكَامَلَتِ الْعِدَّتَانِ۔ ایک شخص سے پوچھا گیا کہ قیامت کب ہو گی انھوں نے کہا کہ جب دوزخیوں اور بہشتیوں کا شمار پورا ہو جائے گا (یعنی جو تعداد اللہ تعالیٰ نے اُن کی رکھی ہے وہ سب دنیا میں آ لیں گے)۔

لَمْ يَكُنْ لِلْمُطَلَّقَةِ عِدَّةٌ۔ عرب میں پہلے طلاق والی عورت پر عدت نہ تھی (پھر اللہ تعالیٰ نے طلاق کے لئے بھی عدت کا حکم اتارا جب کہ وہ عورت موطوءہ ہو)۔

اِذَا دَخَلَتْ عِدَّةٌ فِيْ عِدَّةٍ اَجْزَأَتْ اِحْدٰهُمَا۔ جب ایک عدت دوسری عدت میں گھس آئے تو ایک ہی عدت کافی ہو گی (مثلاً کسی نے اپنی عورت کو تین طلاق دیں اُس کے بعد مر گیا۔ ابھی عورت عدت ہی میں تھی تو وہ آخری عدت پوری کرے۔ یا کوئی شخص مر گیا اُس کی بیوی حاملہ تھی لیکن وہ وفات کی عدت پوری کرنے سے پہلے جنی تو اس کی عدت زچگی سے ختم ہو جائے گی۔ لیکن بعضوں کے نزدیک آخری عدت پوری کرنی ہو گی)۔

كَانَتِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ اَهْلِهَا وَاجِبًا۔ اپنے لوگوں میں عدت کرنا واجب تھا۔

يَخْرُجُ جَيْشٌ مِّنَ الْمَشْرِقِ اٰدٰى شَيْءٍ وَّاَعَدَّهٗ

Marfat.com

پورب کی طرف سے ایک لشکر باساز وسامان خوب تیار اور آمادہ ہو کر نکلے گا۔

وَعَدَّ السَّابِعَ۔ اور ساتویں کو شمار کیا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا عبداللہؓ نے یا عمرو بن میمون راوی نے)۔

وَقَالَ عِدَّةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ۔ کئی ایک عالموں نے یہ کہا ہے۔

اَفْضَلُ مَا نُعِدُّ۔ جو ہم تیار کریں اس میں افضل۔

فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَلَمْ يُعَدَّ ذٰلِكَ شَيْئًا۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اختیار دیا) ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا تو آپ نے اس کو کچھ شمار نہیں کیا (یعنی طلاق نہیں سمجھا اس سے رد ہوا ان لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ اگر مرد اپنی بیوی کو جدا ہو جانے کا اختیار دے پھر وہ یہ کہے کہ میں تجھ ہی کو اختیار کرتی ہوں تب بھی ایک طلاق بائن یا رجعی پڑ جائے گی)۔

عَدَّهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِيْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا شمار میرے ہاتھ پر کیا (یعنی میری انگلیاں پکڑ کر)

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ۔ میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی مخلوقات کے شمار میں (اور اس رضامندی تک اور اس کے تخت کے وزن کے برابر اور اس کے کلموں کے شمار میں)۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ۔ میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں ان چیزوں کے شمار کے برابر جن کا وہ پیدا کرنے والا ہے (یعنی ازل سے لے کر ابد تک کل مخلوقات کے شمار میں)

فِيْ كُلِّ مَا نُعِدُّ لِلْبَيْعِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ہر اس مال میں زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا جس کو ہم بیچنے کے لئے تیار کریں (یعنی ہر ایک تجارتی مال میں۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے۔ لیکن اہل ظاہر اور محققین اہل حدیث کے نزدیک زکوٰۃ انہی مالوں میں سے لی جائے گی جن میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لی یعنی سوائم اور نقود میں سے)۔

مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ۔ تم شہید کن لوگوں کو سمجھتے ہو۔

يَحْثُو الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهٗ۔ مٹھی بھر بھر کر لوگوں کو روپیہ دے گا گن کر نہیں دے گا (شاید یہ خلیفہ امام مہدی علیہ السلام ہوں گے)۔

نَعُدُّ لِنَفْسِهٖ۔ ہم اس کی میعاد کو شمار کرتے رہیں گے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عُدَّةٌ لِلِقَائِهٖ۔ لا الٰہ الا اللہ اللہ سے ملنے کا سامان ہے (یعنی اس کلمہ سے اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا)۔

مَا اَعْدَدْتَ لَهَا۔ تو نے قیامت کے لئے کیا سامان تیار کیا ہے۔

وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ۔ اور ان کے شمار کے موافق اونٹنیوں سے بہتر ہیں (یعنی چار آیتوں سے زیادہ اگر سیکھے یا پڑھے تو اتنی ہی اونٹنیوں سے یہ بہتر ہیں)۔

لَا عِبْرَةَ فِي الْعَدَدِ۔ رمضان کا چاند ثابت ہونے کے لئے شمار کا کوئی اعتبار نہیں (یعنی ایک شخص کی بھی رویت کافی ہے)۔

عُدَّ شَعْبَانَ نَاقِصًا اَبَدًا اَوْ شَهْرَ رَمَضَانَ تَامًّا اَبَدًا۔ شعبان کو ہمیشہ ناقص شمار کر اور رمضان کو پورا مہینہ۔

مَنْ عَدَّ عَدًّا مِنْ اَجَلِهٖ فَقَدْ اَسَاءَ صُحْبَةَ الْمَوْتِ۔ جس نے اپنی عمر میں سے کچھ شمار کیا اس نے موت کے ساتھ بری صحبت کی۔

وَاسْتَعِدُّوْا لِلْمَوْتِ۔ موت کے لئے تیار رہو (ہر وقت ہوشیار اور آمادہ رہو جو جس کا دینا ہے اس کو دے کر اور نیک اعمال بجا لا کر)۔

Marfat.com

لَوْ کَانَ لِیْ عِدَّۃُ اَصْحَابِ طَالُوْتَ اَوْ عِدَّۃُ اَھْلِ بَدْرٍ لَضَرَبْتُکُمْ بِالسَّیْفِ۔ اگر میرے ساتھ اتنے آدمی بھی ہوتے جتنے طالوت بادشاہ کے ساتھ یا جنگ بدر میں تھے تو میں تم کو تلوار سے مارتا (خلافت حاصل کرنے کے لئے تم سے لڑتا۔ یعنی اگر تین سو تیرہ ۳۱۳ آدمی بھی جتنے جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یا طالوت بادشاہ کے ساتھ تھے میرے موافق ہوتے اور میری مدد پر آمادہ ہوتے تو میں خلافت دوسرے کسی کو لینے نہ دیتا اُس کے لئے تلوار چلاتا، یہ حدیث امامیہ نے حضرت علی رضؓ سے روایت کی ہے مگر ہم کو اُس کی صحت میں شک ہے)۔

تَنْتَظِرُ عِدَّۃَ مَا کَانَتْ تَحِیْضُ۔ جتنے دنوں اُس کو پہلے حیض آیا کرتا تھا اُن کے شمار تک انتظار کرے۔

مَعَدُّ بْنُ عَدْنَانَ۔ قریش کا جدِّ اعلیٰ تھا۔

تَسْمَعُ بِالْمُعَیْدِیِّ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَرَاہُ۔ مُعَیْدِی کا حال سُننا اُس کے دیکھنے سے بہتر ہے (مثل مشہور ہے کہ دُور کے ڈھول سُہانے)۔

عُدَّ نَفْسَکَ مَیِّتًا۔ اپنے آپ کو مردہ سمجھ (مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا مرنے سے پیشتر مر جاؤ)۔

عَدْرٌ - دلیری، زور کا مینہ۔

عَدَّارٌ۔ ملاح۔

اِعْتِدَارٌ۔ اچھی طرح سیراب ہونا۔

عَادِرٌ غَادِرٌ۔ جھوٹا، فریبی، دغاباز۔

عَدْسٌ - خدمت کرنا، نگہبانی کرنا، روندنا، ڈانٹنا، چل دینا (جیسے عَدَسَانٌ اور عِدَاسٌ اور عُدُوْسٌ ہے)۔

مُعَادَسَۃٌ۔ برابر چلتے رہنا، کہیں نہ ٹھہرنا۔

عَدَسٌ۔ مسور

عَدُوْسٌ۔ قوی، طاقت ور۔

اِنَّ اَبَا لَھَبٍ رَمَاہُ اللّٰہُ بِالْعَدَسَۃِ۔ ابولہب پر اللہ تعالیٰ نے عدسہ کا عذاب بھیجا (عدسہ ایک پھنسی ہے زہریلی طاعون کی قسم کی جو پہلے چھوٹی سی نکلتی ہے پھر اُس کا زہر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے اور آدمی مر جاتا ہے)۔

عَدْعَدَۃٌ - جلدی چلنا، جلدی کرنا، آواز کرنا۔

عَدْعَدْ۔ کہہ کر خچر کو ڈانٹتے ہیں۔

عَدْفٌ - کھانا؛

تَعَدُّفٌ۔ چکھنا

عُدَافٌ۔ کھانے کی کوئی چیز۔

عِدْفٌ۔ رات کا ایک ٹکڑا، لوگوں کا ایک گروہ۔ (جیسے عِدْفَۃٌ ہے)۔

عَدُوْفٌ۔ چارہ، علف، یا چکھنے کی کوئی چیز۔

مَاذُقْتُ عَدُوْفًا۔ میں نے کوئی کھانے کی چیز نہیں چکھی۔

عَدْکٌ - ہتھوڑی سے مارنا۔

مِعْدَکٌ۔ ہتھوڑی

عَدْلٌ - سیدھا کرنا، مائل ہونا، مادہ پر چڑھنا، چھوڑ دینا، ہٹا دینا، شرک کرنا، برابر کرنا۔

عُدُوْلٌ۔ لوٹ جانا، دوسری طرف چل دینا، تولنا، ساتھ سوار ہونا۔

عَدْلٌ اور عَدَالَۃٌ۔ انصاف کرنا (جیسے عُدُوْلَۃٌ اور مَعْدِلَۃٌ ہے)۔

تَعْدِیْلٌ۔ سیدھا کرنا، برابر کرنا۔

مُعَادَلَۃٌ۔ وزن کرنا، وزن میں برابر ہونا، ساتھ سوار ہونا۔

اِنْعِدَالٌ۔ ہٹ جانا۔

اِعْتِدَالٌ۔ توسّط اور تناسب یعنی افراط اور تفریط کے بیچ کا درجہ۔

Marfat.com

عَدْلٌ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے، یعنی بڑا انصاف کرنے والا۔

لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ مِنْہُ صَرْفًا وَّ لَا عَدْلًا۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا نفل قبول کرے گا نہ فرض یا نہ توبہ نہ فدیہ۔

لَیْسَتْ لَھُمَا بِعَدْلٍ۔ وہ اُن کے برابر نہیں ہے، اُن کے جوڑ کی نہیں ہے۔ عَدْلٌ اور عِدْلٌ مثل اور ہم جلس کو بھی کہتے ہیں۔

مِنْ کُلِّ حَالِمٍ دِیْنَارًا اَوْ عَدْلَہٗ۔ ہر جوان بالغ سے ایک دینار لیا جائے یا اُس کے برابر (اُس کی قیمت کے روپیہ)۔

مَا یُغْنِیْ عَنَّا الْاِسْلَامُ وَقَدْ عَدَلْنَا بِاللّٰہِ ہم کو اسلام کیا فائدہ دے گا ہم نے تو اللہ کے ساتھ شرک کیا (اُس کا برابر والا دوسرے کو ٹھہرایا)۔

کَذَبَ الْعَادِلُوْنَ بِکَ۔ یا اللہ دوسروں کو تیرے ساتھ برابر کرنے والے جھوٹے ہیں (جھوٹے بھی ایسے کہ معاذ اللہ تمام جھوٹوں کے بادشاہ۔ بھلا اللہ تعالیٰ کو جو سب کا مالک اور خالق ہے اور ان کم بخت اور بے جان بتوں کو دیکھو ان کو اللہ تعالیٰ کے برابر کر دیا)۔

عَدْلٌ بفتح عین مثل کو کہتے ہیں اور بکسرۂ عین ہم وزن کو۔ بعضوں نے بالعکس کہا ہے۔

لَا نَعْدِلُ بِہٖ شَیْئًا۔ ہم اللہ تعالیٰ کے برابر کسی کو نہیں کرتے۔

عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ۔ دس بردے آزاد کرنے کا جو ثواب ہے اُتنا ثواب۔

مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَۃٍ۔ جو شخص ایک کھجور کے برابر (قیمت یا وزن میں) خیرات کرے (یعنی ایک دمڑی یا ایک پائی یا ایک کوڑی)۔

اَعَدَلْتُمُوْنَا بِالْحِمَارِ۔ تم نے ہم کو گدھے کے برابر کر دیا (جو کہتے ہو عورت کے سامنے نکل جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے جیسے گدھے اور کتے کے نکل جانے سے)۔

بِئْسَ مَا عَدَلْتُمُوْنَا۔ تم نے ہم کو جس کے برابر کیا یہ برا کیا۔

وَعَدْلُ مُحَرَّرٍ۔ آزاد کئے ہوئے بردہ کی طرح ایک بردہ۔

اَلْعِلْمُ ثَلٰثَۃٌ مِّنْھَا فَرِیْضَۃٌ عَادِلَۃٌ۔ (دین کا) علم تین چیزیں ہیں (ایک تو قرآن شریف کی آیت دوسرے صحیح حدیث) تیسرے ترکے کا حصہ جو شریعت کے موافق انصاف کے ساتھ قرار دیا جائے (یعنی فرائض کا علم یہ بھی علم دین میں داخل ہے اس کو قرآن اور حدیث سے علیحدہ بیان فرمایا حالانکہ وہ بھی قرآن اور حدیث کے علم میں داخل ہے اس سے مطلب یہ ہے کہ لوگ اس علم کا خاص اہتمام کریں اور اُس میں مہارت پیدا کریں۔ اکثر عالم لوگ قرآن و حدیث کا علم رکھتے ہیں مگر علم فرائض میں زیادہ مہارت نہ ہونے سے ترکہ کو صحیح طور سے تقسیم نہیں کر سکتے)

فَاُتِیْتُ بِاِنَائَیْنِ فَعَدَلْتُ بَیْنَھُمَا۔ میرے پاس دو گلاس لائے گئے (ایک دودھ کا ایک شراب کا) میں سوچ میں پڑ گیا کہ دونوں برابر ہیں (میں کونسا گلاس لوں)۔

لَا تُعْدَلُ سَارِحَتُکُمْ۔ تمہارے جانور (چراگاہ سے) ہٹائے نہ جائیں (اُن کو چرنے سے نہ روکا جائے)۔

اِذْ جَاءَتْ عَمَّتِیْ بِاَبِیْ وَخَالِیْ مَقْتُوْلَیْنِ عَادَلْتُھُمَا عَلٰی نَاضِحٍ۔ اتنے میں میری پھوپھی میرے باپ اور ماموں کی لاشیں ایک اونٹ پر دونوں طرف لادے ہوئے لے کر آئی دونوں مارے گئے تھے (عَادَلْتُھُمَا یعنی بوجھوں کی طرح اونٹ کی دونوں طرف باندھے ہوئے)۔

فَیَعْدِلُ لَہٗ لِیُصَلِّیْ یا فَیَعْدِلُہٗ۔ اُس کو سیدھا کرے پھر نماز پڑھے یا اُس کو اپنے منہ کے سامنے کھڑا کرے۔

اِعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ۔ سجدے میں اعتدال کرو (یعنی

Marfat.com

دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھو کہنیاں زمین سے اٹھالو اور پہلو سے الگ رکھو اور پیٹ کو رانوں سے جُدا رکھو)۔

اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ۔ جو حاکم منصف اور متبع شریعت ہو (خواہ بادشاہ ہو یا بادشاہ کی طرف سے کچھ حکومت رکھتا ہو سب اس میں داخل ہیں) اُن کو قیامت کے دن سایہ ملے گا۔

نِعْمَ الْعِدْلَانِ وَ الْعِلَاوَةُ۔ دونوں گٹھریاں (جو جانور کے دونوں طرف ہوتی ہیں) اور جو گٹھری بیچ میں سب اچھی ہیں۔

نَنْشُدُكَ الْعَدْلَ۔ آپ کی بیویاں انصاف کی طالب (خواہاں) ہیں (کہتی ہیں آپ اُن میں اور ابوبکرؓ کی بیٹی میں انصاف فرمائیے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی فعل انصاف کے خلاف نہیں کیا تھا مگر دل کی محبت کو کیا کریں وہ آدمی کے اختیار میں نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ حضرت عائشہ رضؓ سے زیادہ محبت تھی تو لوگ آپ کو خوش کرنے کے لئے اُن کی باری میں تحفے تحائف بہت بھیجتے دوسری بیویوں کو اُس پر رشک ہوا)۔

لَأَنْ أَكُوْنَ صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ۔ اگر میں اُس بات کا کہنے والا ہوتا تو اس کے برابر کا جو بدلہ ہے اُس سے زیادہ وہ مجھ کو پسند ہے (یہ مبالغہ کے طور پر کہا ورنہ ثواب کا ایک ذرّہ ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے)۔

وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِإِدَاوَةٍ۔ میں پانی کا ایک ڈول لے کر اُن کے ساتھ مڑا (یعنی راستے سے مڑ کر ایک طرف گیا)۔

وَتَعْدِلُ لَهَا أُخْرَى۔ اور دوسری اُس کو بلند کرے گی۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔ قل ہو اللہ (سورۂ اخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے (یعنی جو کوئی تین بار اس سورت کو پڑھے اُس کو سارے قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ یا مطلب یہ ہے کہ قرآن میں تین قسم کے مضامین ہیں صفات اللہ اور قصص اور احکام اور اس میں ایک تہائی حصہ یعنی صفات اللہ کا بخوبی بیان ہے)۔

قِيْمَةُ عَدْلٍ۔ ٹھیک قیمت نہ زیادہ نہ کم۔

تَعْدِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ صَدَقَةٌ۔ دو آدمیوں میں انصاف کے ساتھ صلح کرا دے (اُن کا قضیہ چکا دے) اس میں بھی صدقہ کا ثواب ہے۔

حَتّٰى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يَعْدِلُ بِهِ۔ جب اُن کو سونا تمام دوسرے کاموں سے (یعنی نہ سونے سے) زیادہ پسند ہوا (یعنی نیند کا غلبہ اُن پر ہوا)۔

فَعَدَلَنِيْ كَذٰلِكَ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِيْ۔ آپ نے مجھ کو اس طرح میری پیٹھ کے پیچھے سے پھیر دیا اور داہنی طرف کر لیا (معلوم ہوا کہ نفل نماز بھی جماعت سے پڑھنا درست ہے اور جن لوگوں نے اس کو مکروہ سمجھا ہے ان کا قول بلا دلیل ہے البتہ فرضوں کے ساتھ جو نفل پڑھے جاتے ہیں یعنی سنن راتبہ اُن میں جماعت مشروع نہیں ہے)۔

فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهِ۔ ہمارے بیچ میں بیٹھ گئے اپنے آپ کو دوسروں کے برابر کرنے کو تاکہ دوسروں سے کوئی امتیاز اور ترفع نہ رہے۔ یہ بطریق تواضع اور انکسار کیا)۔

وَيَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ۔ اور دونوں برابر ہیں فرمایا ہاں (یعنی قرضدار اور منافق کیونکہ جب آدمی قرضدار ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے خلاف وعدگی کرتا ہے اور جو فقیر اپنی فقیری پر صبر نہ کرے وہ قرضدار سے بدتر ہے)۔

فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ۔ یہ بھوک ایک اور عذاب اُس عذاب کے برابر ہوگی جس میں وہ مبتلا ہوں گے۔

عُدِلْنَ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً۔ جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں نفل پڑھے وہ بارہ برس کی

Marfat.com

عبادت کے برابر ہوں گی (یہ مزید ترغیب کے لئے فرمایا)
لَوْ تَدْرِیْ کَیْفَ یَکُوْنُ عَدْلُ ذٰلِكَ صِیَامًا۔
یہ جو قرآن شریف میں فرمایا (احرام میں شکار کرنے کا کفارہ) یا اُس کے برابر روزے تو تو جانتا ہے اُس کے برابر روزے کیسے ہوں گے (انہوں نے عرض کیا نہیں، فرمایا اُس جانور کی قیمت لگائیں گے پھر اس قیمت کے گیہوں کتنے آتے ہیں اُن کو صاعوں سے ماپ کر ہر نصف صاع کے بدل ایک روزہ رکھنا ہوگا)۔
مِنَ الْمُنْجِیَاتِ کَلِمَۃُ الْعَدْلِ فِی الرِّضَا وَ السَّخَطِ۔ آدمی کو نجات دلوانے والی باتوں میں ایک یہ بھی ہے کہ رضامندی اور ناراضی دونوں حالتوں میں انصاف کی بات کہے (سچی بات)۔
اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَ بِالْعَدْلِ وَعَامَلَنَا بِمَا فَوْقَہٗ۔ اللہ تعالیٰ نے عدل وانصاف کا حکم دیا اور ہم سے جو معاملہ کیا وہ عدل سے بڑھ کر ہے (یعنی فضل اور احسان ایک نیکی کے بدلے دس نیکیوں کا ثواب رکھا اور برائی کا عذاب ایک ہی برائی کا وہ بھی اگر توبہ اور استغفار کرے تو معاف ہو جاتی ہے)۔
صَلِّ فِیْہِ اِمَامٌ عَدْلٌ۔ اعتکاف اُس مسجد میں کرنا چاہیے جہاں ایک عادل امام نماز پڑھاتا ہو تاکہ جماعت فوت نہ ہو)۔
مَنِ اعْتَدَلَ یَوْمَاہُ فَھُوَ مَغْبُوْنٌ۔ جو شخص ایک دن کو دوسرے گذشتہ دن کے برابر رکھے (نیکی اور اعمالِ خیر میں ترقی نہ کرے) وہ نقصان میں پڑ گیا (مطلب یہ ہے کہ مومن کا ہر دن گذشتہ دن سے بہتر ہوتا جاتا ہے اور رات دن نیکیوں کو بڑھاتا جاتا ہے)۔
یَوْمُ الْاِعْتِدَالِ۔ سال میں دو دن ہیں جن میں رات اور دن برابر ہو جاتے ہیں۔
اَنَا لَا نَعْدِلُ بِکِتَابِ اللّٰہِ وَلَا سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ ہم اللہ کی کتاب یعنی قرآن اور پیغمبرؐ کی سُنّت یعنی حدیث کے برابر کسی کو نہیں کرتے (خواہ کسی کا بھی قول یا فعل ہو قرآن اور حدیث کے خلاف محض لغو ہے اُس کو ہرگز نہ ماننا چاہیے تمام اماموں نے یہی وصیت کی ہے)
نَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَدِیْلَۃِ عِنْدَ الْمَوْتِ۔ مرتے وقت حق بات سے ڈگمگا جانے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ (مرتے وقت ایمان پر قائم رکھ)۔
قَبَالَۃٌ مُعَدَّلَۃٌ بَیْنَ رَجُلَیْنِ۔ جو صلح نامہ دو آدمیوں میں قرار پائے (لکھا ہوا موجود ہو)۔
شَھْرَانِ اِعْتَدَلَا بِنُقْصَانٍ۔ دو مہینے اگر تیس دن سے کم بھی ہوں (اُنتیس دن ہوں) جب بھی ثواب تیس ہی دن کا ملتا ہے (یعنی رمضان اور ذی الحجہ)۔
عَادِلٌ۔ وہ شخص جو کبیرہ گناہوں سے مجتنب ہو اسی طرح خسیس کاموں سے پرہیز کرتا ہو۔
عَدَمٌ یا عُدْمٌ۔ نیست ونابود ہونا، گم ہونا۔
عَدَامَۃٌ۔ احمق ہونا۔
اِعْدَامٌ۔ نیست نابود کرنا، روکنا، باز رکھنا، نہ پانا، محتاج ہونا۔
اِنْعِدَامٌ۔ نیست ہونا، نابود ہو جانا۔
عَدِیْمٌ۔ احمق، دیوانہ، محتاج۔
مُعْدِمٌ۔ محتاج۔
مَعْدُوْمٌ۔ جو موجود نہ ہو۔
ھُمْ مَعْبُوْدُھُمْ عَدَمٌ کَمَا مَعْبُوْدُ الْمُشْرِکِیْنَ صَنَمٌ۔ جہمیہ اور پچھلے اہل کلام کا معبود یعنی خدا عدم ہے جیسے مشرکوں کا معبود صنم ہے (مطلب یہ ہے کہ ان متکلمین اور جہمیہ نے پروردگار کی تنزیہ میں اپنے دل سے ایسی باتیں تراشیں کہ وہ معدوم کی طرح ہو گیا۔ مثلاً کہتے ہیں کہ نہ وہ اوپر ہے نہ نیچے نہ داہنے نہ بائیں نہ آگے نہ پیچھے نہ وہ کسی مکان میں ہے نہ کسی جہت میں نہ اس کی طرف اشارہ ہو سکتا

Marfat.com

ہے نہ وہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم۔ معدوم کی یہی صفت ہے۔ برخلاف اس کے صحابہ اور تابعین اور سلف امت، اور تمام اہل سنت کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ پروردگار جہت فوق میں ہے ساتوں آسمانوں کے پرے اپنے عرش پر اور آسمان کی طرف اشارہ کر کے اُس کی طرف اشارہ کر سکتے ہیں)۔

كَلَّا اِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ۔ اللہ تعالیٰ ہرگز تم کو تباہ نہیں کرنے کا تم تو وہ چیز کماتے ہو جو محتاج کے پاس نہیں ہے کما کر اُس کو دیتے ہو (یعنی محتاجوں اور فقیروں سے سلوک کرتے ہو اُن کی مدد کرتے ہو اور لوگوں کا بوجھ (قرضہ وغیرہ) اپنے سر پر اُٹھا لیتے ہو۔

مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدِيْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ۔ کون شخص ایسے شخص کو قرض دیتا ہے جو نہ نادار ہے نہ کسی کا حق تلف کرنے والا ہے (بلکہ غنی اور مالدار ہے اور ہر ایک کا حق پورا پورا ادا کرتا ہے)۔

مَنْ بَاعَ بِيَدِ الْمُفْلِسِ اَوِ الْمُعْدِمِ۔ جو شخص محتاج یا نادار کے ہاتھ کوئی چیز بیچے (نادار سے مراد قلاش ہے یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ نہ ہو۔

لَا يَعْدِمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ۔ مُشک بیچنے والے سے تجھ کو کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوتا ہے (یا تو مشک خریدتا ہے یا پھر خوشبو ہی سونگھتا ہے)۔

اَلْبَاطِنُ تَقَدُّسًا لَا عُدْمًا۔ اللہ تعالیٰ اپنے تقدس اور لطافت کی وجہ سے نظروں سے پوشیدہ ہے نہ یہ کہ وہ معدوم ہے (وہ تو ایسا موجود ہے کہ سب چیزوں کا وجود اُسی کے وجود کا ایک سایہ ہے اگر وہ نہ ہوتا تو کوئی چیز نہ ہوتی)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعُدْمِ۔ تیری پناہ ناداری اور محتاجی سے۔

وَصُوْلٌ مُعْدِمٌ خَيْرٌ مِّنْ جَافٍ مُكْثِرٍ۔ لوگوں سے ملنسار ناطا جوڑنے والا گو محتاج ہو وہ اُس مالدار سے بہتر ہے جو جفا اور تعدی کرتا ہو (لوگوں کے ساتھ سختی اور بد خلقی سے پیش آتا ہو)۔

عَنْدَمٌ۔ ایک دوا ہے۔ بعضوں نے کہا دم الاخوین۔

عَدْمَاءُ۔ سفید زمین، یا سفید سر کی بکری۔

عَدْنٌ۔ یا عُدُوْنٌ۔ اقامت کرنا، وطن بنالینا، لازم کرنا، زمین میں کھاد دینا، بگاڑنا، کھودنا۔

عَدَانٌ۔ سمندر کا ساحل، نہر کا کنارہ، سات برس کا زمانہ۔

اَقْطَعَهٗ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ۔ اُن کو قبلیۃ کی کانوں کا مقطعہ دیا (قَبَلِيَّة ایک مقام کا نام ہے فرع کے نواح میں مَعَادِن جمع ہے مَعْدِنٌ کی یعنی کان جس میں سے زمین کی مختلف چیزیں نکالی جاتی ہیں جیسے کوئلہ، گندھک، ابرک، سونا، چاندی، تانبا، لوہا، پارہ وغیرہ)۔

فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِيْ قَالُوْا نَعَمْ۔ تم مجھ سے عربوں کے خاندان پوچھتے ہو (کہ کونسا خاندان بہتر ہے) انہوں نے کہا جی ہاں (یہاں معدن سے جدِّ اعلیٰ مراد ہے جس پر عرب لوگ ایک دوسرے پر فخر کیا کرتے تھے)۔

اَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا۔ لوگوں کی بھی کانیں ہوتی ہیں جیسے چاندی، سونے کی کانیں (کسی خاندان کے لوگ عمدہ شریف النفس اور بہادر ہوتے ہیں کسی خاندان کے بخیل اور نامرد) تو جو خاندان جاہلیت کے زمانہ میں بہتر شمار کیے جاتے تھے اسلام کے زمانہ میں بھی وہی بہتر ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں (اگر بے علم اور جاہل ہوں تو پھر خاندانی شرافت سے کچھ نہیں ہوتا ایک عالم ذلیل خاندان کا اُس جاہل سے کہیں بہتر ہے جس کا خاندان عالی ہو)۔

تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ۔ تم لوگوں کو کانوں

Marfat.com

کی طرح پاتے ہو (اگر اصل شریف ہے تو شاخ بھی شریف ہوگی اگر اصل ناپاک اور ذلیل ہے تو شاخ بھی ویسی ہی ہوگی اگرچہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بزرگی تقویٰ اور پرہیزگاری سے ہے حسب ونسب کو وہ نہیں دیکھتا لیکن اگر تقویٰ اور پرہیزگاری کے ساتھ شرافتِ خاندانی بھی ہو تو سبحان اللہ نورٌ علیٰ نور)۔

عَدَنٌ۔ ایک مشہور شہر ہے جو یمن کا ساحل ہے۔

عَدَنُ اَبْیَنَ۔ ایک شہر ہے یمن میں وہاں ابین نامی ایک شخص جاکر رہا تھا اُسی کے نام سے وہ شہر مشہور ہوگیا۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ۔ یعنی اقامت کے باغ ہمیشہ رہنے کے باغ۔

عَدْنَانُ۔ قریش کا جدّاعلیٰ تھا مَعَدّ کا باپ۔

عَدْوٌ یا عَدَوَانٌ یا تَعْدَاءٌ یا عَدًا۔ دوڑنا۔

عَدْوٌ اور عُدُوٌّ اور عَدَاءٌ اور عُدْوَانٌ۔ اور عِدْوَانٌ اور عُدْوٰی۔ ظلم اور تعدی، زیادتی، پھیر دینا، مشغول کرنا، کودنا، حملہ کرنا، تجاوز کرنا، چھوڑ دینا۔

تَعْدِیَۃٌ۔ اجازت دینا، نافذ کرنا، متعدی کرنا۔

مُعَادَاۃٌ۔ دشمنی کرنا، جھگڑنا۔

اِعْدَاءٌ۔ دوڑانا، ظلم کرنا۔

تَعَدِّیْ۔ تجاوز کرنا، ظلم کرنا، ایک کی بیماری دوسرے کو لگنا۔

تَعَادِیْ۔ ایک دوسرے سے دشمنی رکھنا، دوڑ کی شرط لگانا، دور ہونا، ایک کی بیماری دوسرے کو ہونا، اختلاف ہونا۔

اِعْتِدَاءٌ۔ ظلم کرنا۔

اِسْتِعْدَاءٌ۔ فریاد کرنا، مدد چاہنا ظالم کے دفع کرنے کو۔

لَاعَدْوٰی وَلَا صَفَرَ۔ بیماری کی چھوت اور صفر مہینے کی نحوست یہ کوئی چیز نہیں ہے (عَدْوٰی اسم مصدر ہے اِعْدَاءٌ سے جیسے رَعْوٰی اور بَقْوٰی، اِرْعَاءٌ اور اِبْقَاءٌ سے۔ عرب لوگ یہ گمان کرتے تھے کہ خارش وغیرہ بعض بیماریاں متعدی ہوتی ہیں۔ لیکن شریعت نے اُس کو باطل کیا۔ بیماری بحکمِ الٰہی ہوتی ہے نہ کہ کسی کی چھوت لگنے سے اور اُس کی کھلی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی گھر میں خارشت یا چیچک یا طاعون یا ہیضہ بعضے آدمیوں کو ہوتا ہے اور بعضے اُس سے محفوظ رہتے ہیں)۔

فَمَنْ اَعْدَی الْبَعِیْرَ الْاَوَّلَ۔ (صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ریوڑ میں ایک اونٹ بیمار ہوتا ہے پھر اُس کی بیماری دوسرے اونٹوں کو بھی لگ جاتی ہے آپ نے فرمایا یہ تو کہو) پہلے اونٹ کو کس نے بیمار کیا وہی دوسروں کو بھی بیمار کرتا ہے۔

رَضِیْنَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوٰی۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے پر راضی ہیں اُس کا مرافعہ کرنا نہیں چاہتے یا اُس میں کسی فریق پر کوئی ظلم نہیں ہے۔

لَایُعْدِیْ شَیْءٌ شَیْئًا۔ کوئی چیز دوسری چیز کو خراب نہیں کرتی (اُس کی خرابی دوسرے میں منتقل نہیں ہوتی)۔

مَاذِئْبَانِ عَادِیَانِ اَصَابَا فَرِیْقَۃَ غَنَمٍ۔ دو بھیڑیئے حملہ کرنے والے جو بکریاں کے ریوڑ میں جاکر گریں اتنا نقصان نہیں پہنچاتے۔

وَالسَّبُعُ الْعَادِیْ۔ حملہ کرنے والا درندہ (یعنی ظالم جو لوگوں کو پھاڑ کھاتا ہے یا جانوروں کو جیسے شیر، بھیڑیا، چیتا، بور بچہ، ریچھ، تیندوا، ترس وغیرہ)۔

اِنَّہٗ عَدٰی عَلَیْہِ۔ اُس نے اُس پر زیادتی کی، اُس کا مال چرایا۔

عَدٰی یَھُوْدِیٌّ۔ ایک یہودی نے ظلم کیا۔

کَتَبَ لِیَھُوْدِ تَیْمَاءَ اَنَّ لَھُمُ الذِّمَّۃَ وَعَلَیْھِمُ الْجِزْیَۃَ بِلَاعِدَاءٍ۔ تیماء کے یہودیوں کے باب میں آپ نے یہ لکھا کہ اُن کی حفاظت ہمارے ذمہ ہے (یعنی وہ

Marfat.com

ہمارے امان میں ہیں (اور اُن پر جزیہ (ٹیکس) دینا لازم ہوگا لیکن بلاظلم اور زیادتی کے (تیماء ایک مقام کا نام ہے)۔

اَلْمُعْتَدِیْ فِی الصَّدَقَةِ کَمَانِعِهَا۔ زکوٰۃ میں ظلم اور زیادتی کرنے والا زکوٰۃ نہ دینے والے کے برابر ہے۔ (یعنی گناہ میں اس کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ زکوٰۃ اُس کے مستحق کو نہ دے غیر مستحق کو دے۔ دوسرے یہ کہ زکوٰۃ کا تحصیلدار ظلم کر کے عمدہ اور بہترین مال زکوٰۃ میں لے اور اس ڈر سے صاحب مال سال آئندہ میں روپوش ہو جائے یا اپنا مال چھپا دے تو ایسے تحصیلدار پر اتنا گناہ ہوگا جتنا زکوٰۃ نہ دینے والے پر کیونکہ وہ زکوٰۃ نہ دینے کا سبب پڑا)

سَیَکُوْنُ قَوْمٌ یَعْتَدُوْنَ فِی الدُّعَاءِ۔ عنقریب کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو دعا میں مبالغہ کریں گے (حد سے بڑھ جائیں گے طرح طرح کی دعائیں طول طویل نکالیں گے اور سنت کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں پر اقتصار نہ کریں گے)۔

اِنَّهٗ اُتِیَ بِسَطِیْحَتَیْنِ فِیْهِمَا نَبِیْذٌ فَشَرِبَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَعَدَّی عَنِ الْاُخْرٰی۔ حضرت عمرؓ کے پاس دو مشکیں کھجور کے شربت کی لائی گئیں۔ آپ نے ایک مشک میں سے کچھ پیا اور دوسری مشک کو چھوڑ دیا (اُس میں سے نہیں پیا آپ کو شک ہوا شاید اُس کا شربت تیز ہو گیا ہوگا یا اور کوئی وجہ ہوگی۔ عرب لوگ کہتے ہیں عَدِّ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ یعنی اس کام کو چھوڑ دے)۔

اُهْدِیَ لَهٗ لَبَنٌ بِمَکَّةَ فَعَدَّاهُ۔ اُن کو دودھ تحفہ دیا گیا تو انھوں نے نہیں لیا (اُس کو واپس کر دیا)۔

لَا قَطْعَ عَلٰی عَادِیْ ظَهْرٍ۔ جو شخص کھلی اور نمایاں چیز کو اُچک لے (مثلاً کسی کی ٹوپی یا جوتا یا گلے کا طوق جس کو کوئی پہنے ہو) اُس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ ایک جگہ محفوظ نہیں ہے۔ اور قطع اُس مال کے چرانے میں ہوتا ہے جو کسی محفوظ جگہ رکھا گیا ہو)۔

اِنَّهٗ اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدِ اخْتَلَسَ طَوْقًا فَلَمْ یَرَ قَطْعَهٗ وَقَالَ تِلْكَ عَادِیَةُ الظَّهْرِ۔ عمر بن عبد العزیز کے پاس ایک شخص کو لائے جس نے کسی کے گلے سے ایک طوق اُچک لیا تھا انھوں نے اُس کا ہاتھ نہیں کٹوایا اور کہنے لگے یہ تو کھلی چیز اُچک لینا ہے (اگر وہ طوق جیب میں ہوتا تو قطع واجب ہوتا۔ اسی طرح اگر کوئی جیب کاٹ کر روپیہ لے تو بھی اُس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ جیب کا مال محفوظ ہے نمایاں نہیں ہے)۔

اِنَّ السُّلْطَانَ ذُوْعَدَوَانٍ وَذُوْبَدَوَانٍ۔ بادشاہ لوگ جلدی سے پھر جاتے ہیں رنجیدہ ہو جاتے ہیں اور ہر گھڑی اُن کی رائے بدلتی رہتی ہے (اس لئے بادشاہوں کا تقرب اندیشہ ناک ہے۔ عاقل آدمی کو اُس سے بچنا چاہیئے)۔

عَرَفْتَنِیْ بِالْحِجَازِ وَاَنْکَرْتَنِیْ بِالْعِرَاقِ فَمَا عَدَا مِمَّا بَدَا۔ (حضرت علی رضؓ نے جنگ جمل کے دن طلحہ رضؓ سے فرمایا) تم نے حجاز (یعنی مدینہ) میں تو مجھ کو پہچانا مجھ سے بیعت کی میری اطاعت قبول کی) اور عراق (یعنی بصرے) میں آکر مجھ سے الگ ہو گئے تو پہلے جو بات تم سے ظاہر ہوئی تھی (بیعت اور اطاعت) اُس سے کس بات نے تم کو پھیر دیا (جواب مجھ سے لڑنے آئے یا کونسی بات تم نے میری ایسی دیکھی جس سے تم پھر گئے (اور میری بیعت توڑ دی)۔

اَنَا لُقْمَانُ بْنُ عَادٍ لِعَادِیَةٍ وَعَادٍ۔ میں لقمان بن عاد ہوں کئی لوگوں اور ایک شخص سب کے لئے ہوں (یعنی جماعت اور اکیلے سب کے لئے ہوں)۔

عَادِیَةٌ۔ دوڑنے والے گھوڑے (عادی اُس کا مفرد ہے)۔

فَخَرَجَتْ عَادِیَتُهُمْ۔ اُن کے دوڑنے والے نکلے

Marfat.com

(یعنی جو لوگ پاؤں سے اُن میں دوڑتے تھے)

اِنَّهٗ خَرَجَ وَقَدْ طَمَّ رَاْسَهٗ وَقَالَ اِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَاْسِيْ كَمَا تَرَوْنَ ۔ حذیفہ بن یمانؓ باہر نکلے انہوں نے اپنا سر صاف کرا دیا تھا (بال منڈوا ڈالے تھے یا جڑ سے کتر ڈالے تھے) وہ کہنے لگے ہر بال کے تلے جنابت ہے (تو غسل میں ہر بال کے تلے پانی پہنچنا چاہیئے) اسی لئے تو میں اپنے سر کا دشمن ہو گیا جیسے تم دیکھ رہے ہو (سر کا دشمن ہو گیا یعنی سر پر بال نہیں رہنے دیتا۔ حضرت علیؓ بھی سر کے بال کتراتے تھے اور اسی لئے بال رکھنا اور سر منڈانا دونوں جائز ہیں مگر افضل یہ ہے کہ بال رکھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے حج کے بال نہیں منڈائے ہمیشہ آپ سر پر بال رکھتے تھے)۔

مَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا ۔ جو شخص اللہ کے کسی ولی (دوست) سے دشمنی رکھے وہ گویا اللہ تعالیٰ سے لڑنے کے لئے نکلا (کیونکہ دوست کا دشمن بھی دشمن ہوتا ہے)۔

لَا يُعَادِيْهِ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ ۔ مسلمانوں کے امام سے جو کوئی دشمنی کرے گا اللہ اس کو اوندھا گرائے گا جب تک وہ نماز کا پابند رہے (اگر مسلمان بادشاہ نماز چھوڑ دے تب اس کی مخالفت اور عداوت جائز ہے۔ بعضوں نے دین سے تمام شریعت کے احکام مراد لئے ہیں تو مطلب یہ ہوگا کہ جو بادشاہ شریعت محمدی پر قائم اور اُس کا پیرو ہو اُس سے دشمنی رکھنے والا ہمیشہ ذلیل و خوار ہوگا)

لَا مُعَادَاةَ لِمُعَادِ هٰذَا اگر وہ پھر لوٹ کر آئیں تو اُن کو ناپسند نہ رہو۔

رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَنْزِعُ قَوْمَهٗ وَيَبْعَثُ الْقَوْمَ الْعِدَى ۔ (حبیب بن مسلمہؓ کو جب حضرت عمرؓ نے حمص کی حکومت سے معزول کیا تو وہ کہنے لگے) اللہ عمر پر رحم کرے اپنی قوم والوں کو تو معزول کرتے ہیں اور اجنبی پردیسی لوگوں کو مامور کرتے ہیں (حضرت عمرؓ میں یہی تو خوبی تھی جس سے لوگ ہمیشہ راضی رہے۔ آپ نے اپنی ساری خلافت میں کسی اپنے رشتہ دار کو کوئی عہدہ نہیں دیا ہمیشہ آپ استحقاق اور لیاقت اور اہلیت کو دیکھتے نہ اپنی قوم والوں کی رعایت کرتے نہ دوسری قوم والوں سے تعصب رکھتے)۔

وَعِدَاهُ ۔ اُن کے دشمن (عِدًا اور اَعْدَاء جمع ہے عَدُوٌّ کی بمعنے دشمن)۔

وَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ جَرَاثِيْمُ وَتَعَادٍ ۔ مسجد میں ٹیلے اور نیچے اور اونچے مقام تھے (یعنی وہاں کی سطح برابر نہ تھی کہیں نشیب تھا کہیں فراز)

لَوْ كَانَتْ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطْتَ وَادِيًا لَهٗ عُدْوَتَانِ اگر تیرے پاس اونٹ ہوں اور تو ایک نالے میں اُترے جس کے دو کنارے ہوں۔

فَقَرَّبُوْهَا اِلَى الْغَابَةِ تُصِيْبُ مِنْ اَثْلِهَا وَتَعْدُوْ فِي الشَّجَرِ ۔ پھر اُس کو میدان کے قریب لے جائیں وہاں جھاؤ کے درخت میں سے کھائے۔ اور عُدْوَة کو چرے عُدْوَة ایک قسم کی بھاجی ہے جس کو اونٹ بہت مزے سے کھاتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اِبِلٌ عَادِيَةٌ اور عَوَادٍ (یعنی عدوہ چرنے والے اونٹ)

فَاِذَا شَجَرَةٌ عَادِيَّةٌ ۔ یکایک عاد کے وقت کا ایک درخت نظر آیا (یعنی بہت پرانے زمانہ کا۔ عرب لوگ کہتے ہیں جب کوئی پرانی چیز دیکھتے ہیں کیا عاد کے وقت کی ہے۔ عاد حضرت ہودؑ کی قوم تھی جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ جیسے ہندوستان کے لوگ پرانی چیز کو دقیانوس کے وقت کی کہتے ہیں)۔

لَمْ يَمْنَعْنَا قَدِيْمُ عِزِّنَا وَعَادِيُّ طَوْلِنَا عَلٰى قَوْمِنَا اَنْ نَخْلِطَكُمْ بِاَنْفُسِنَا ۔ (حضرت

Marfat.com

علی رضؓ نے معاویہ کو یہ خط لکھا اُس میں یہ مضمون تھا) ہماری پرانی عزّت اور قدیم فضیلت نے ہم کو اس بات سے نہ روکا کہ ہم نے تمہاری قوم کو اپنے لوگوں سے ملا لیا (اور اپنے برابر سمجھا اُس احسان کا بدلہ یہ ہے کہ تم ہم ہی سے لڑنے اور مقابلہ کرنے کے لئے مستعد ہو۔ مطلب یہ ہے کہ بنی ہاشم کو قدیم سے بنی امیہ پر فضیلت اور بزرگی رہی ہے۔ اور جب فتح مکہ میں بنی ہاشم کو پورا غلبہ ہوا تھا تو اگر وہ چاہتے تو بنی امیہ کو بالکل فنا کر دیتے یا غلام اور ذلیل بنا کر رکھتے مگر بنی ہاشم نے تمہارے ساتھ یہ نہیں کیا بلکہ تم کو اپنے برابر عزت سے رکھا)۔

كَذَبَ عَدُوُّ اللهِ (ابن عباس رضؓ نے کہا) نوف بکالی جھوٹا ہے اللہ کا دشمن (یہ ابن عباس رضؓ نے غصّہ کی حالت میں کہا اُس کے حقیقی معنے مراد نہیں ہیں۔ کیونکہ نوف بکالی مسلمان عالم اور تابعی تھے اور کعب احبار صحابی کے ربیب تھے)۔

لَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللهِ فِيكَ۔ تو اللہ کے حکم کو ٹال نہیں سکتا جو اُس نے تیرے باب میں دیا ہے (یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا۔ یعنی اللہ کا حکم یہ ہے کہ تو مارا جائے جہنم میں ڈالا جائے)۔

تَعَادَى بِهَا خَيْلُنَا۔ ہمارے گھوڑے وہاں دوڑ رہے تھے۔

اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مَا لَمْ يَعْتَدِ۔ دو شخص جو گالی گلوج کریں تو گناہ اُس پر ہوگا جس نے ابتداء کی (پہلے گالی دی یا سخت کلامی کی) جب تک دوسرا زیادتی نہ کرے (بلکہ اسی قدر سخت کہے جتنا ابتدا کرنے والے نے کہا تھا اگر اُس سے زیادہ سخت لفظ کہے تو وہ بھی گنہگار ہوگا معلوم ہوا کہ جس شخص کو کوئی بُرا کہے اُس کو ویسا ہی جواب دینا درست ہے اگر خاموش رہے اور درگزر کرے تو ثواب ملے گا۔ مجمع البحار میں ہے کہ جواب دینا اس طرح سے درست ہے کہ اُس میں جھوٹ اور گالی اور اُس کے بزرگوں کی بُرائی نہ ہو مثلاً وہ اُس کو احمق کہے تو یہ اُس کو نادان یا بیوقوف کہے اگر وہ ماں باپ کی گالی دے یا اُس کے آباء واجداد کو بُرا کہے یا زنا کی تہمت لگائے تو اُس کو ویسی ہی گالی دینا درست نہیں ہے بلکہ حاکم وقت کے پاس فریاد کرے تاکہ اُس کو شرعی سزا دی جائے۔

عَدَى مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدَّى۔ آپ کئی بار گر پڑنے کے لئے اُس سے آگے بڑھ گئے۔

فَلَمْ يَعْدُ اَنْ صَلّٰى۔ آپ آگے نہیں بڑھے (یعنی فوراً ہی نماز پڑھی)۔

لَمْ يَعْدُ اَنْ فُتِحَتْ۔ اُسی وقت فتح ہو گیا۔

فَلَمْ يَعْدُ اَنْ رَأَى النَّاسَ۔ کچھ آگے نہیں بڑھے تھے کہ لوگوں کو دیکھا۔

عُدَوَاءُ۔ سوکھی سخت زمین۔

فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةَ۔ معاویہ کے پاس اُس کے خلاف فریاد کی۔

كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا سَمِعَ حَدِيثًا لَمْ يَعْدُهُ وَلَمْ يُقَصِّرْ دُونَهُ۔ عبد اللہ بن عمر رضؓ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سُن لیتے تو پورا پورا اُس پر عمل کرتے نہ اُس سے زیادہ کرتے نہ کم (اتباعِ سنت میں اُن کو بہت تشدد تھا یہاں تک کہ مکہ کے راستہ میں جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی عبد اللہ وہیں نماز پڑھتے تھے اُس کے قریب ایک مسجد بن گئی تھی لیکن عبد اللہ رضؓ اس مسجد میں نماز نہیں پڑھتے تھے جس مقام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی وہیں پڑھتے تھے)۔

لَا تَعْدُوا الْمَنَازِلَ۔ جب موسم اچھا ہو (پانی اور چارہ وافر ہو) تو مقرر منزلوں سے آگے جانوروں کو نہ لے جاؤ (بلکہ جو منزل مقرر ہے وہیں ٹھہر جاؤ تاکہ جانور خوب

Marfat.com

چرے کھاتے پیتے البتہ قحط کے دنوں میں خشک اور ویران مقاموں سے جلدی پار ہو جاؤ)۔
لَاعَدْوٰی وَلَاطِیَرَۃَ۔ نہ بیماری کی چھوت کوئی چیز ہے نہ بدشگونی۔
مَنْ عَدُوُّکُمْ قَالُوْا جِبْرِیْلُ عَدُوُّنَا۔ (یہودیوں سے پوچھا) تمہارا دشمن کون ہے؟ کہنے لگے جبرئیل فرشتہ ہمارا دشمن ہے۔
وَاِذَا کَانَ الْمَیِّتُ عَدُوَّ اللّٰہِ۔ جب مُردہ اللہ کا دشمن ہو (یعنی کافر یا فاسق ہو)۔
مَنْ دَفَعَ عَنْ قَوْمٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَادِیَۃَ مَاءٍ اَوْنَارٍ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ۔ جو شخص مسلمانوں پر سے کوئی ظلم پانی یا آگ کا دفع کرے (کسی کو ڈوبنے یا جلنے سے بچائے یا پانی یا آگ کو کوئی ظالم روکے اور یہ اُس کا ظلم دفع کرے) اُس کے لئے بہشت واجب ہو گئی۔
رَفَعْتُ عَنْکَ عَادِیَتَہٗ۔ میں نے تجھ پر سے اُس کا ظلم دور کیا۔
عدی بن کعب بن لوی بن غالب۔ حضرت عمرؓ کے دادا تھے۔ اسی لئے آپ کو عدوی کہتے ہیں۔
اِجْتَمَعَ الْعَدَوِیُّ وَالتَّیْمِیُّ۔ عمرؓ اور ابوبکرؓ اکٹھا ہو گئے۔
فَعَدَوْتَ عَلٰی طَلَبِ الدُّنْیَا (حضرت علیؓ نے معاویہ سے کہا) تم دنیا کی خواہش میں دوڑ پڑے (جو قرآن کی آیت کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ کی تاویل کرتے ہو اور حضرت عثمانؓ کے خون کے قصاص کا بہانہ کر کے لڑنے پر مستعد ہو کیونکہ عثمانؓ کے ولی تم نہیں ہو نہ تم کو دل سے قصاص کی فکر ہے بلکہ سرداری اور ریاست کے لئے یہ حیلہ نکالا ہے)۔
عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ۔ مشہور صحابی ہیں۔
جَاءَتِ امْرَأَۃٌ فَاسْتَعْدَتْ عَلٰی اَعْرَابِیٍّ۔ ایک عورت آئی اور ایک گنوار سے اپنی داد چاہی (اُس کو پکڑ کر قاضی کے پاس لے گئی)۔
اَتَتْہُ امْرَأَۃٌ فَاسْتَعْدَتْہُ عَلَی الرِّیْحِ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس ایک عورت آئی اور ہوا سے اپنی داد چاہی (کیونکہ ہوا اُن کے تابع تھی)۔
اِنَّ امْرَأَۃً اَتَتْ عَلِیًّا فَاسْتَعْدَتْہُ عَلٰی اَخِیْھَا۔ ایک عورت حضرت علیؓ کے پاس آئی اور اپنے بھائی پر فریاد کی (اُس سے اپنی داد چاہی)۔
فَاسْتَعْدَتْھَا قُرَیْشٌ۔ قریش نے اُن سے فریاد کی۔

باب العین مع الذال

عَذْبٌ۔ پیاس کی شدت سے کھانا چھوڑ دینا، باز رہنا، ترک کرنا، روکنا۔
عَذَبٌ۔ کائی پانی پر آجانا، اُس میں کچرا کوڑا بہت ہونا۔
عُذُوْبَۃٌ۔ شیرینی۔
اِعْذَابٌ۔ باز رہنا، چھوڑ دینا، روکنا، صاف کرنا۔
اِعْتِذَابٌ۔ عمامہ کے دونوں سرے لٹکانا۔
تَعْذِیْبٌ۔ عذاب دینا۔
اِسْتِعْذَابٌ۔ پانی پلانا، شیریں پانا۔
عَذَابٌ۔ تکلیف، سختی، سزا۔
عَذْبٌ۔ پاکیزہ خوشگوار کھانا یا پانی۔
عَذَبٌ۔ کچرا یا کوڑا۔
عَذَابٌ عَذْبِیْرٌ۔ جو عذاب کبھی رفع نہ ہو۔
کَانَ یُسْتَعْذَبُ لَہُ الْمَاءُ مِنْ بُیُوْتِ السُّقْیَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سقیا کے گھروں میں سے شیریں پانی پلایا جاتا تھا (یعنی آپ کے پینے کے لئے وہاں سے پانی لایا جاتا تھا) سُقْیَا ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے دو منزل پر وہاں کا پانی شیریں ہے اور مدینہ طیبہ کا پانی اُس وقت ململا

Marfat.com

ہوگا۔
اَلَیْسَ بِھَا مَاءٌ یُسْتَعْذَبُ۔ کیا وہاں شیریں پانی نہیں ملتا۔
اِنَّہٗ خَرَجَ یَسْتَعْذِبُ الْمَاءَ۔ وہ شیریں پانی ڈھونڈتا ہوا نکلا۔
اِعْذَوْذَبَ جَانِبٌ مِّنْھَا وَاحْلَوْلٰی۔ (حضرت علی رضؓ نے دنیا کی مذمت میں فرمایا) اُس کا ایک طرف کا حصہ تو شیریں اور میٹھا ہے (لیکن دوسری طرف تلخی اور کڑواپن ہے، درحقیقت دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اندرائن کے پھل پر شکر کا غلاف چڑھا دے)۔
مَاءٌ عِذَابٌ یا مَاءَۃٌ عَذْبَۃٌ یا مُوَیْہٌ عَذْبَۃٌ۔ شیریں اور خوشگوار پانی۔
اَعْذَبُ اَفْوَاھًا۔ کنواری عورتیں شیریں دہن ہوتی ہیں۔
عُذَیْبٌ۔ بنی تمیم کے ملک میں ایک چشمہ کا نام ہے جو کوفہ سے ایک منزل پر واقع ہے۔
اَعْذِبُوْا عَنْ ذِکْرِ النِّسَاءِ اَنْفُسَکُمْ فَاِنَّ ذٰلِکُمْ یَکْسِرُکُمْ عَنِ الْغَزْوِ۔ جہاد میں عورتوں کے ذکر سے اپنے آپ کو باز رکھو ایسا کرنے سے تمہاری ہمت جہاد سے ٹوٹ جاتی ہے (عورتوں کی محبت اور الفت میں جہاد سے منہ موڑتے ہو)۔
اَلْمَیِّتُ یُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ۔ مُردے پر اُس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے (یعنی جب وہ رونے پیٹنے کی وصیت کر جائے جیسے عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے۔ بعضوں نے کہا یُعَذَّبُ کے معنے یہ ہیں کہ اُن کے رونے سے میت کا دل کڑھتا ہے اُس کو بھی رنج ہوتا ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ اس حدیث کے راوی کو دھوکا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کے باب میں یوں فرمایا تھا کہ اس کے گھر والے تو اُس پر رو رہے ہیں اور اُس کو عذاب ہو رہا ہے۔ بہرحال اگر کوئی شخص رونے پیٹنے کی وصیت نہ کرے لیکن خواہ مخواہ اُس کے عزیز اُس پر روئیں تو اُس شخص پر عذاب ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی اور رونے سے مراد یہ ہے کہ چلا چلا کر میت کے اوصاف بیان کر کے روئے لیکن آہستہ رونا منع نہیں ہے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صاحبزادے ابراہیمؓ کی موت پر رو دیئے تھے)۔
اِنَّ اللّٰہَ یُعَذِّبُ مَنْ یُّعَذِّبُ النَّاسَ۔ جو کوئی (بلاوجہ شرعی) لوگوں کو ستائے گا اللہ بھی اُس کو ستائے گا (تکلیف دے گا)۔
مَا مِنِ امْرَاَۃٍ تَتَحَلّٰی ذَھَبًا اِلَّا عُذِّبَتْ۔ جو عورت سونے کا زیور پہنے گی اُس کو عذاب ہوگا (یہ حدیث اُس وقت کی ہے جب سونے کا زیور عورتوں کے لئے بھی درست نہ تھا۔ پھر آپ نے عورتوں کو اُس کی اجازت دی۔ بعضوں نے کہا مراد وہ عورت ہے جو زیور کی زکوٰۃ نہ دے لیکن زیور کی زکوٰۃ میں علماء کا اختلاف ہے)۔
حَتّٰی یُکَلِّمَہٗ عَذَبَۃُ سَوْطِہٖ۔ یہاں تک کہ اُس کے کوڑے کا پھندنا بھی اُس سے بات کرے گا اُس کے گھر کا حال کہے گا (یہ قیامت کے قریب ہوگا)۔
لَوْ اَنَّ اللّٰہَ عَذَّبَ اَھْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَعَذَّبَھُمْ وَھُوَ غَیْرُ ظَالِمٍ لَّھُمْ۔ اگر اللہ تعالیٰ سارے زمین اور آسمان والوں کو عذاب کرے تو بھی وہ ظالم نہ ہوگا اس لئے کہ سب اُس کی ملک ہیں اور اپنی ملک میں تصرف کرنا ظلم نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ اُس کی نعمتوں کے مقابل اچھوں کے اچھے اعمال بھی کوئی چیز نہیں ہیں تو پورا بدل اپنی نعمتوں کا اگر تکلیف دے کر لے تب بھی ظلم نہ ہوگا۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے اور اللہ تعالیٰ ظلم کر سکتا ہے لیکن اُس نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔

Marfat.com

مَالَكَ وَلِلْعَذَارٰى وَلِعَابِهِنَّ۔ تجھ کو کنواری لڑکیوں اور اُن کے کھیل کود سے کیا کام۔

مُعِيْدٌ اَيَبْتَغِيْ سَقَطَ الْعَذَارٰى۔ کنواری لڑکیوں کی سی خطائیں کرنا چاہتا ہے حالانکہ وہ تجربہ کار اور آزمودہ کار ہے۔

لَا يُسْتَبْرَى الْعَذْرَاءُ۔ کنواری عورت کے لئے (جو لونڈی بن کر آئے) استبراء ضروری نہیں (کیونکہ استبراء اس لئے ہوتا ہے کہ رحم کی صفائی معلوم ہو اور حمل کا گمان نہ رہے کنواری میں اس کی کیا ضرورت ہے۔ یہ شریح کا قول ہے اور دوسرے علماء کنواری میں بھی استبراء ضروری جانتے ہیں)۔

خَلَصَ مَا يَخْلُصُ اِلَى الْعَذْرَاءِ۔ اُس کو شریعت کا وہ علم پہنچا جو کنواری لڑکی کو پہنچتا ہے (یعنی پردے کی آڑ میں سے)۔

لَقَدْ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰى مَنْ بَلَّغَهُ مِنَ الْعُمُرِ سِتِّيْنَ سَنَةً۔ اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کے لئے عذر کا کوئی موقع باقی نہیں رکھا جس کو ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا دیا (اس عمر میں بھی اگر وہ گناہوں سے باز نہیں آیا اور تائب نہ ہوا تو اب اُس کو عذر کا کوئی محل نہیں رہا)۔

لَقَدْ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلَيْكَ۔ اللہ تعالیٰ نے تیرا عذر واجبی سمجھا (موٹاپے کی وجہ سے جہاد نہیں کر سکتا تو جہاد کی فرضیت تجھ سے ساقط ہے اور تو اُس کے ترک میں گنہگار نہیں ہے)۔

لَنْ يَّهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يُعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِهِمْ لوگ اس وقت تک تباہ نہ ہوں گے جب تک اللہ تعالیٰ کے لئے عذاب اُتارنے کا عذر قائم نہ کر لیں گے (یعنی گناہوں کی کثرت کی وجہ سے جب تک عذاب کے مستوجب نہ ہو جائیں گے اُس وقت تک وہ ہلاک نہ ہوں گے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَعْذَرَ مِنْ نَفْسِهٖ۔ یعنی اپنے نفس پر

دوسرے کو قوت دی، اپنے اوپر مسلط کر لیا۔ ایک روایت میں يُعْذِرُوْا بہ فتحہ یا ہے مطلب وہی ہے)۔

اِسْتَعْذَرَ اَبَا بَكْرٍ مِنْ عَائِشَةَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرؓ سے حضرت عائشہؓ کو تنبیہ کرنے کے لئے معذرت چاہی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی امر پر حضرت عائشہؓ پر عتاب کیا اور حضرت ابو بکرؓ سے یہ کہا کہ اگر میں عائشہؓ کی تادیب کروں اور مجھ کو معذور رکھنا)۔

فَاسْتَعْذَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ ابْنِ اُبَيٍّ وَقَالَ مَنْ يَّعْذِرُنِيْ مِنْ رَّجُلٍ قَدْ بَلَغَنِيْ عَنْهُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سَعْدٌ اَنَا اَعْذِرُكَ مِنْهُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ابی منافق کے باب میں فرمایا کون مجھ کو اُبی کے بیٹے کو سزا دینے میں معذور رکھتا ہے میرا عذر قبول کرتا ہے اُس نے میری نسبت ایسی ایسی باتیں کہی ہیں (میری پاک دامن بیوی کو تہمت لگائی ہے) یہ سُن کر سعد بن معاذؓ نے کہا میں آپ کا عذر قبول کرتا ہوں (اور ایسے مفتریوں کو سزا دینے کے لئے آپ کی مدد کو حاضر ہوں)۔

مَنْ يَّعْذِرُنِيْ مِنْ مُّعَاوِيَةَ اَنَا اُخْبِرُهٗ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُخْبِرُنِيْ عَنْ رَّاْيِهٖ۔ ابو الدرداءؓ (صحابی جلیل الشان) نے کہا معاویہ کے باب میں کون میرا عذر قبول کرتا ہے (اگر میں اُس کو بُرا کہوں تو کون مجھ کو معذور رکھتا ہے) میں تو اُس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور وہ مجھ سے اپنی رائے بیان کرتا ہے۔

عَذِيْرَكَ مِنْ خَلِيْلِكَ مِنْ مُّرَادٍ۔ (حضرت علیؓ نے ابن ملجم کو دیکھ کر فرمایا) مراد قبیلے سے کوئی اپنا دوست جو تیری طرف سے عذر کرے لے کر آ، آپ پہچان گئے کہ یہی مجھ کو قتل کرے گا۔ ابن ملجم مراد قبیلے کا ایک شخص

Marfat.com

تھا)۔

عَذَرْتُكَ غَيْرَ مُعْتَذِرٍ۔ میں نے تجھ کو بغیر عذر کرنے کے معذور رکھا (یعنی عذر کرنے کی حاجت نہیں میں یوں ہی تجھ کو معذور رکھتا ہوں)۔

إِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلْيَأْكُلِ الرَّجُلُ مِمَّا عِنْدَهُ وَلَا يَرْفَعْ يَدَهُ وَإِنْ شَبِعَ وَلْيُعْذِرْ فَإِنَّ ذٰلِكَ يُخْجِلُ جَلِيْسَهُ۔ جب دسترخوان بچھایا جائے تو آدمی کو چاہیئے کہ اپنے نزدیک سے کھائے (دوسروں کی طرف ہاتھ نہ بڑھائے) اور گو اس کا پیٹ بھر جائے مگر اپنا ہاتھ کھانے سے نہ اُٹھائے (کچھ نہ کچھ کھاتا رہے) کھانے میں مبالغہ کرتا رہے کیونکہ پہلے اُٹھ جانے اور ہاتھ کھینچ لینے سے اُس کے ساتھی کو شرمندگی ہوتی ہے (اور پیٹ بھرنے سے پہلے وہ شرم کے مارے اُٹھ کھڑا ہوتا ہے اس خیال سے کہ لوگ اس کو کھاؤ (پیٹو) نہ سمجھیں۔ دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تو سب سے آخر میں اُٹھتے۔ ایک روایت میں وَلْيُعَذِّرْ ہے یعنی کھانے میں تقصیر کرے تو دکم کم کھائے تاکہ دوسرے لوگوں کے لئے کھانا کم نہ پڑے اور لوگوں کو ایسا دکھلائے کہ خوب کھا رہا ہے۔ بعضوں نے کہا وَلْيُعْذِرْ کا مطلب یہ ہے کہ اگر پہلے اُٹھ جائے تو اپنا عذر بیان کر دے (کہ مجھ کو اس وقت بھوک نہ تھی یا یہ میرا وقت نہ تھا یا میں کھانا کھا چکا تھا آپ لوگ اچھی طرح کھائیں۔ اس سے یہ غرض ہے کہ دوسروں کو شرمندگی نہ ہو)۔

جَاءَنَا بِطَعَامٍ جَشِبٍ فَكُنَّا نُعَذِّرُ۔ ایک سخت بدمزہ کھانا لے کر آئے تو ہم اس کے کھانے میں تامل کرتے تھے (تھوڑا تھوڑا بار سمجھ کر کھاتے تھے)۔

كَانُوْا إِذَا عَمِلَ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ نَهَوْهُمْ تَعْذِيْرًا۔ بنی اسرائیل میں جب کوئی گناہ کرتا تو اس کو بے پرواہی کے ساتھ منع کرتے (زور سے منع نہ کرتے اُس میں مبالغہ نہ کرتے)۔

وَتَعَاطٰى مَا نَهَيْتَ عَنْهُ تَعْذِيْرًا۔ جس کام سے تو نے ذرا بھی منع کیا تھا اُس کو کیا۔

إِنَّهُ كَانَ يَتَعَذَّرُ فِيْ مَرَضِهٖ۔ آپؐ اپنی بیماری میں سختی اُٹھاتے تھے یا عذر ڈھونڈھتے تھے (یعنی حضرت عائشہؓ کے پاس چلے جانے کے لئے ایک عذر چاہتے تھے۔ ایک روایت میں يَتَقَدَّرُ ہے یعنی آپؐ دریافت کرتے تھے کہ عائشہؓ کے پاس جانے کی کب باری آئے گی۔ آخر آپ نے دوسری بیویوں سے بیماری بھر حضرت عائشہؓ کے پاس رہنے کی اجازت لی اور وفات تک انہی کے پاس رہے وہیں وفات پائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

لَمْ يَبْقَ لَهُمْ عَاذِرٌ۔ ان کا کوئی یادگار باقی نہ رہا۔

رَاٰى صَبِيًّا أُعْلِقَ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ۔ ایک بچہ کو دیکھا جس کا حلق دبایا گیا تھا عُذْرَہ کی بیماری سے۔ (عُذْرَہ ایک درد ہے جو بچہ کے حلق میں کثرتِ خون کی وجہ سے ہو جاتا ہے اکثر یہ بیماری اس وقت ہوتی ہے جب عذرہ ستارے نکلتے ہیں یعنی وسط گرما میں اور وہ پانچ ستارے ہیں شعریٰ ستارہ کے تلے۔ بعضوں نے کہا عُذْرہ وہ زخم ہے جو ناک اور حلق کے درمیان بچوں کو ہو جاتا ہے۔ غرض عرب کی عورتیں اُس کا علاج اس طرح کرتی تھیں کہ حلق میں انگلی ڈال کر اُس کو دباتیں یا ایک چیتھڑے کو خوب بٹ کر سخت کرکے بچہ کی ناک میں گھسیڑتیں وہ اس زخم تک پہنچ کر کالا کالا خون بہا دیتا جب بچہ اچھا ہو جاتا اس کو دَغر کہتے۔ عرب لوگ کہتے ہیں عَذَرْتُ الصَّبِيَّ یعنی بچہ کا حلق دبایا عذرہ کی بیماری میں)۔

لَلْفَقْرُ أَزْيَنُ لِلْمُؤْمِنِ مِنْ عِذَارٍ حَسَنٍ عَلٰى خَدِّ فَرَسٍ۔ محتاجی مؤمن کے لئے اس سے زیادہ زینت دینے والی ہے جیسے لگام کے دونوں خوبصورت تسمے

Marfat.com

گھوڑے کے رخساروں کو زینت دیتے ہیں (اصل میں عِذَارَان گھوڑے کے رخسار جیسے انسان کے رخساروں کو عارِضَین کہتے ہیں پھر اُن تسموں کو کہنے لگے جو رخساروں پر دونوں طرف ہوتے ہیں)۔

فَاَخْرِجْ اِلَيْهِمَا كَمِيْشَ الْاِزَارِ شَدِيْدَ الْعِذَارِ (عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا میں نے تجھ کو دونوں عراقوں یعنی عراق عجم اور عراق عرب کا حاکم مقرر کیا) تو جلد مستعد ہو کر مضبوط ارادے کے ساتھ ان ملکوں کو روانہ ہو۔ (شَدِيْدُ الْعِذَارِ کہتے ہیں اُس کو جس کا عزم اور ارادہ قوی ہو جیسے خَلِيْعُ الْعِذَارِ اس کے خلاف کو)۔

خَلَعَ عِذَارَهٗ۔ اس نے لگام نکال ڈالی (یعنی باغی اور سرکش ہو گیا اطاعت سے نکل گیا)۔

اَلْيَهُوْدُ اَنْتَنُ خَلْقِ اللّٰهِ عَذِرَةً۔ یہودی لوگ اللہ کی ساری مخلوقات میں اپنے گھروں کے صحن کو ناپاک رکھتے ہیں (صفائی کا خیال نہیں رکھتے اُن کے گھروں میں جابجا کوڑا کچرا پڑا رہتا ہے۔ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ اپنے مکان کے صحنوں کو جھاڑ جھوڑ کر صاف پاک رکھو اور یہودیوں کی طرح میلا کچیلا ناپاک مت رکھو)۔

اِنَّ اللّٰهَ نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ فَنَظِّفُوْا عَذِرَاتِكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ۔ دیکھو اللہ تعالیٰ ستھرا اور پاک ہے اور ستھرائی کو پسند کرتا ہے اپنے مکان کے صحنوں اور اطراف کو پاک صاف رکھو اور یہودیوں کی مشابہت نہ کرو (جیسے وہ اپنے مکانوں کو گندہ اور ناپاک رکھتے ہیں تم گندہ اور ناپاک نہ رکھو)۔

هٰذِهٖ عَبِيْدُكَ بِعَذِرَاتِ حَرَمِكَ۔ یہ تیرے بندے ہیں جو تیرے حرم کے اطراف میں جمع ہیں۔

عَاتَبَ قَوْمًا فَقَالَ مَا لَكُمْ لَا تُنَظِّفُوْنَ عَذِرَاتِكُمْ۔ حضرت علیؓ نے کچھ لوگوں پر غصہ ہوئے فرمایا تم کو کیا ہو گیا ہے اپنے آنگنوں کو صاف پاک نہیں رکھتے۔

اِنَّهٗ كَرِهَ السُّلْتَ الَّذِيْ يُزْرَعُ بِالْعَذِرَةِ۔ عبداللہ بن عمرؓ نے اُس جَو کا کھانا مکروہ سمجھا جو آدمی کے پائخانہ کو ملا کر بویا جاتا ہے (اصل میں عَذِرَة مکان کے صحن اور گوشہ کو کہتے ہیں مگر چونکہ عرب لوگ پائخانہ صحن میں ڈال دیا کرتے اس لئے اس کو بھی عَذِرَة کہنے لگے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے جو ایسے اناج کو مکروہ سمجھا جس کو آدمی کے پائخانہ کی کھاد دی جائے تو یہ کراہت تنزیہی اور احتیاطی ہے ورنہ اکثر کھیتوں اور باغوں اور پھلوں میں یہی کھاد دی جاتی ہے بلکہ خربوزوں کے بیجوں میں تو تازہ تازہ پائخانہ آدمی کا ملا کر اُن کو بوتے ہیں)۔

يُلْقٰى فِيْهِ عَذِرُ النَّاسِ۔ بضاعہ کے کنوئیں میں تو لوگوں کا پائخانہ ڈالا جاتا ہے (یعنی ہوا سے اڑ کر اُس میں گر پڑتا ہے یا منافق لوگ ڈال جاتے ہوں گے)۔

فَاَمَّا مَنْ حَبَسَهٗ عُذْرٌ۔ جس کو کسی عذر (بیماری وغیرہ) نے روک دیا ہو (ایک روایت میں عَدُوٌّ ہے۔ یعنی دشمن نے روک دیا ہو)۔

مِمَّنْ عَذَرَهُمُ اللّٰهُ۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے معذور رکھا۔

لَا اَحَبَّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ۔ اللہ سے زیادہ کسی کو عذر کرنا معافی چاہنا پسند نہیں ہے (اُس کو یہ بہت اچھا معلوم ہوتا ہے کہ بندہ اس کی درگاہ میں معذرت کرے اپنی تقصیرات کی معافی چاہے۔ بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ عذر کا رفع کرنا اللہ سے زیادہ کسی کو پسند نہیں ہے۔ اُس نے پیغمبر بھیج کر کتابیں اُتار کر بندوں کا عذر رفع کر دیا۔ اب اُن کو قیامت کے دن کوئی عذر کرنے کا موقع نہ رہا کہ ہم کو تیرا حکم نہیں پہنچا تھا)۔

لَمَّا نَزَلَ عُذْرِيْ۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں اللہ تعالیٰ نے جب میرا عذر اُتارا (یعنی میری براءت کی آیتیں سورۂ

Marfat.com

نور ہیں)۔

عَذَرَ مِنْ نَفْسِہٖ۔ اپنے نفس کی طرف سے عذر کیا۔

عَذَرَ اور **اَعْذَرَ**۔ ایسا گناہ کیا جس کے بدلے سزا کا مستحق ہوا۔

تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ فِي الْعُذْرَةِ۔ عورت کی شہادت (گواہی) بکارت کے باب میں درست ہے (یعنی کسی عورت کا کنوارا پن ثابت کرنے کے لئے)۔

دُفِنَ فِي الْحِجْرِ مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ الثَّالِثَ عَذَارَى بَنَاتُ اِسْمَاعِيْلَ۔ حطیم میں کعبہ کے تیسرے کونے کے قریب حضرت اسماعیلؑ کی کنواری بیٹیاں دفن ہیں (اور خود حطیم میں کئی پیغمبر دفن ہیں لیکن چونکہ اُن کی قبریں نمایاں نہیں ہیں اس لئے وہاں نماز پڑھنے میں قباحت نہیں)۔

فَاَشْرَفَ لَهَا عَذَارَى الْمَدِيْنَةِ وَاَشْرَقَ الْمَسْجِدُ بِضَوْئِهَا۔ جب حضرت شہر بانو یزدجرد شاہِ ایران کی بیٹی) مدینہ میں داخل ہوئیں تو مدینہ کی کنواری لڑکیاں ان کو دیکھنے کے لئے اوپر آگئیں اور مسجد اُن کی روشنی سے چمکنے لگی (یہ مبالغہ ہے یعنی بہت خوبصورت اور گوری تھیں)۔

تُشَدُّ الْخِرْقَةُ عَلَى الْقَمِيْصِ بِحِيَالِ الْعُذْرَةِ وَالْفَرْجِ حَتّٰى لَا يَظْهَرَ مِنْهُ شَيْءٌ۔ کفن دیتے وقت) ایک چیتھڑا پاخانہ اور شرمگاہ کے برابر کس دیا جائے تاکہ اُس میں سے کچھ کھل نہ جائے)۔

عِذَارُ اللِّحْيَةِ۔ داڑھی کا وہ کنارہ جو رخسار اور کنپٹی سے ملتا ہے۔

قَبَّحَهُ اللّٰهُ فَتَلَ عَنِّي عِذَارَ عُذْرِهٖ۔ اللہ تعالیٰ شیطان کو تباہ کرے اُس نے اپنے عذر کا گال موڑ لیا مجھ سے گناہ کرا کر آپ چل دیا الگ ہو گیا)۔

اِخْشَ اللّٰهَ خَشْيَةً لَيْسَتْ بِتَعْذِيْرٍ۔ اللہ سے ایسا ڈر کہ عذر خواہی کی ضرورت نہ پڑے (یعنی گناہ سے باز رہ اللہ سے ڈر کر یہ نہیں کہ گناہ کر کے پھر عذر کرے)۔

اَعْذَرَ مَنْ اَنْذَرَ۔ جو شخص کسی کو ڈرائے (بُرے کام سے خوف دلائے) اُس نے اپنا عذر پورا کر دیا۔

اَكَلْنَا مَعَ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ فَجَعَلْنَا نُعَذِّرُ۔ ہم نے امام ابوعبداللہ کے ساتھ کھانا کھایا تو ہم تھوڑا تھوڑا کھانے لگے۔

فَجَعَلُوْا يُعَذِّرُوْنَ۔ تھوڑا تھوڑا کھانے لگے۔

(بعضوں نے نُعَذِّرُ اور يُعَذِّرُوْنَ روایت کیا ہے معنے وہی ہیں۔ بعضوں نے کہا نُعْذِرُ کے معنے یہ ہیں کہ ہم کھانے میں مبالغہ کرنے لگے یعنی خوب کھانے لگے)۔

عَذْطٌ۔ جماع کے وقت گوز لگانا، یا دخول سے پہلے منزل ہو جانا۔

عَذْفٌ۔ کھانا۔ (جیسے تَعَذُّفٌ ہے)۔

مَا زِلْتُ عَاذِفًا مُنْذُ الْيَوْمِ۔ میں نے آج کچھ نہیں کھایا۔

سَمٌّ عُذَافٌ۔ زہر قاتل۔

عُذَافِرٌ۔ بڑا مضبوط اونٹ، اور شیر۔

تَعَذْفُرٌ۔ غصہ ہونا۔

وَلَنْ تَبْلُغَهَا اِلَّا عُذَافِرَةٌ۔ وہاں تک نہیں پہنچے گی مگر سخت مضبوط اونٹنی۔ (یعنی تیز سانڈنی)۔

عَذْقٌ۔ ہگ دینا، پھل نمودار ہونا، پتے کاٹنا، بُری بات کی تہمت لگانا، نشان کرنا، منسوب کرنا، دھکیلنا، گھیر لینا۔

تَعْذِيْقٌ۔ بمعنے عَذْقٌ ہے۔ عَذْقٌ کھجور کا درخت (جیسے عِذْقٌ اس کی ایک ڈالی، یا انگور کا خوشہ)۔

كَمْ مِنْ عَذْقٍ مُدَلًّى فِي الْجَنَّةِ لِاَبِي الدَّحْدَاحِ۔ ابوالدحداح کے لئے بہشت میں کتنے کھجور کے درخت ہیں جن کا میوہ آسانی سے توڑا جا سکتا ہے۔ عَذْقٌ کی جمع اَعْذُقٌ اور عِذَاقٌ ہے اور عِذْقٌ کی اَعْذَاقٌ اور

Marfat.com

عَذْوَقٌ ہے۔

عَذِقٌ۔ ذہین، ذکی۔

فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اُمِّیْ عِذَاقَھَا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ماں کو اس کے کھجور کے درخت واپس کر دیئے۔

لَا قَطْعَ فِیْ عِذْقٍ مُّعَلَّقٍ۔ جو کھجور درخت پر لگی ہو اس کے چرانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

لَا وَالَّذِیْ اَخْرَجَ الْعَذْقَ مِنَ الْجَرِیْمَةِ۔ قسم اس کی جس نے کھجور کا درخت گٹھلی میں سے اگایا۔

اَنَا عُذَیْقُھَا الْمُرَجَّبُ۔ میں اس کا وہ درخت ہوں جس کو اڑانا دیا گیا ہے (یہ حباب بن منذر نے سقیفہ میں کہا یعنی خلافت کے مسئلہ کا میں سب سے اچھی طرح فیصلہ کرنے والا ہوں۔ مُرَجَّبٌ۔ وہ درخت جس کو گر پڑنے کے ڈر سے ٹیکا دیا گیا ہو)۔

عَذْقٌ۔ بنی امیہ بن زید کا ایک محل تھا مدینہ میں۔

عَذْقُ بْنُ زَیْدٍ۔ ایک قسم کی خراب کھجور ہے۔

کَانَ لَھَا عَذْقٌ۔ اس کا ایک باغ تھا کھجور کا۔

فَجَاءَ بِعِذْقٍ۔ وہ کھجور کی ایک ڈالی لے کر آیا۔

حَتّٰی فِی الْعِذْقِ۔ یہاں تک کہ کھجور کے درخت میں بھی

اَعْطَتْ عِذَاقًا۔ کھجور کے درخت دیئے۔

فَجَاءَ ھُمْ بِعِذْقٍ۔ پھر وہ کھجور کی ایک ڈالی لے کر آیا۔

فِیْ حَائِطِیْ عَذْقٌ لِفُلَانٍ۔ میرے باغ میں فلاں شخص کا ایک درخت ہے کھجور کا۔

اِنْ دَعَوْتُ ھٰذَا الْعِذْقَ۔ اگر میں اس ڈالی کو بلاؤں۔

قَدْ اٰذَانِیْ مَکَانُ عَذْقِہٖ۔ اس کا ایک درخت میرے باغ میں ہونا مجھ کو تکلیف دیتا ہے۔

(وقت بے وقت وہ میرے باغ میں گھس آتا ہے)۔

اَسْفَلُہٗ لَمُعْذِقٌ۔ اس کے نیچے کا حصہ پھلدار ہے۔

وَاَعْذَقَ اِذْخِرُھَا۔ اس کی گھاس میں بیج نکل آئے یا پھول نکل آئے۔

عَذْقَانَةٌ۔ بدزبان عورت۔

عَذْقٌ یُظِلُّہٗ۔ کھجور کا درخت جو اس پر سایہ کرے۔

مَا قَامَ لِیْ عَذْقٌ بِیَثْرِبَ۔ مدینہ میں میرا ایک درخت بھی کھجور کا نہیں ہے۔

طِیْبٌ عَذِقٌ۔ تیز خوشبو۔

اِعْتِذَاقٌ۔ نشان کرنا، خاص کرنا۔

عَذْلٌ۔ ملامت کرنا۔

تَعَذُّلٌ اور اِعْتِذَالٌ۔ ملامت قبول کرنا، اپنے آپ کو ملامت کرنا۔

عَاذِلٌ۔ ملامت کرنے والا۔ (اس کی جمع عُذَّلٌ اور عُذَّالٌ اور عَذَلَةٌ ہے۔ عَوَاذِلُ عَاذِلَةٌ مؤنث کی جمع ہے)۔

ذٰلِکَ الْعَاذِلُ یَغْذُوْ۔ (ابن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ استحاضہ کی بیماری کیا ہے انھوں نے کہا) یہ عاذل کی رگ ہے جو بہتی ہے (عاذل وہ رگ جس میں سے استحاضہ کا خون آتا ہے۔ ایک روایت میں عاذر ہے۔ عاذرہ کہتے ہیں اس عورت کو جس کو استحاضہ ہو)۔

عُذَلَةٌ۔ بہت ملامت کرنے والا۔

مُعَذَّلٌ۔ وہ مرد جس کو بے انتہا سخاوت پر ملامت کریں۔

عَذْمٌ۔ کاٹنا، سختی سے کھانا، دفع کرنا، ملامت کرنا

عَذْمٌ۔ گالی دینا، مذمت کرنا۔

ھِیَ تَعْذِمُ زَوْجَھَا۔ وہ اپنے خاوند کو اس وقت گالی دیتی ہے جب وہ اس کے دبر میں وطی کرنا چاہتا ہے

Marfat.com

یعنی پیچھے کی جانب۔
اِنَّ رَجُلاً کَانَ یُرَائِیْ فَلاَ یَمُرُّ بِقَوْمٍ اِلاَّ عَذَمُوْهُ۔ ایک شخص ریا کار تھا وہ جب لوگوں پر گزرتا تو اُس کو بُرا کہتے (مکار اور فریبی بتلاتے)
کَالنَّابِ الضَّرُوْسِ تَعْذِمُ بِفِیْهَا وَتَخْبِطُ بِیَدِهَا۔ کاٹنے والے دانت کی طرح کاٹتی ہے اور ہاتھ مارتی ہے۔
فَاَقْبَلَ عَلَیَّ اَبِیْ فَعَذَمَنِیْ وَعَضَّنِیْ بِلِسَانِهٖ (عبداللہ بن عمرو بن عاص کہتے ہیں) میرے والد میرے پاس آئے مجھ کو ملامت کی مجھ پر زبان چلائی (برا بھلا کہا)۔
عَذْوٌ۔ خوش ہوا ہونا۔
عَذَاةٌ اور عَذِیَّةٌ۔ خوش ہوا زمین جو پانی سے دور ہو، وہاں بخار کا مادہ نہ ہو۔
اِنْ کُنْتَ لاَ بُدَّ نَازِلًا بِالْبَصْرَةِ فَانْزِلْ عَلٰی عَذَوَاتِهَا وَلَا تَنْزِلْ سُرَّتَهَا۔ اگر تو بصرے میں خواہ مخواہ اُترنا چاہے تو پانی سے دور خوش ہوا مقاموں میں اُتر اُس کی ناف میں مت اُتر (ہمیشہ ناف شہر اور بیچوں بیچ آبادی کی ہوا خراب ہوتی ہے)۔
اَرْضٌ عَذِیَّةٌ۔ خوش ہوا زمین۔
عِذْیٌ۔ وہ کھیتی جو صرف بارش کے پانی سے تیار ہو۔

باب العین مع الراء

عَرْبٌ۔ کھانا۔
عَرَبٌ۔ بگڑ جانا، سڑ جانا، زخم کا نشان رہ جانا، خوش ہونا، ورم کرنا، پیپ پڑ جانا، پانی بہت ہونا۔
عُرُوْبَةٌ اور عُرُوْبِیَّةٌ۔ خالص عربی ہونا، غلطی نہ کرنا، عربی میں بات کرنا فصاحت کے ساتھ۔
تَعْرِیْبٌ۔ فحش کلامی، بیعانہ دینا، غلطی سے پاک کرنا عربی بنانا، ارد کرنا، فصیح کرنا، بات کرنا، صاف پانی بہت پینا، عربی کمان رکھنا۔
اِعْرَابٌ۔ ظاہر کرنا، کھول دینا، دوڑانا، گھوڑے کا ہنہنانا، اچھا کرنا، درست کرنا، عربی رنگ کا بچہ پیدا ہونا، کلام میں غلطی نہ کرنا، فحش بکنا، فحش سے پھیر دینا، جماع کرنا یا جماع کا اشارہ کرنا، بیعانہ دینا، عربی عورت سے نکاح کرنا، فصاحت سے بیان کرنا، عربی بنانا، حروف پر زیر زبر پیش دینا۔
تَعَرُّبٌ۔ جنگل میں رہنا، عربوں کی عادت اختیار کرنا۔
اِسْتِعْرَابٌ۔ عربوں میں شریک ہو جانا، فحش بکنا، نر کی خواہش کرنا۔
عَرَبٌ عَارِبَةٌ۔ خالص عربی لوگ، یا جو عرب یعرب بن قحطان کی زبان بولتے تھے۔
عَرَبٌ بَائِدَةٌ۔ یعرب بن قحطان سے پہلے کے عرب۔
اَلثَّیِّبُ یُعْرِبُ عَنْهَا لِسَانُهَا۔ (اور ایک روایت میں یُعَرِّبُ ہے۔ ابو عبیدؒ نے کہا یہی صحیح ہے یعنی شوہر دیدہ عورت کی طرف سے خود اُس کی زبان اس کی طرف سے بات کرے گی (مطلب یہ ہے کہ اس کو ولی کی ضرورت نہ ہوگی یا کنواری کی طرح اُس کا سکوت کافی نہیں ہے بلکہ زبان سے قبول اور رضامندی ظاہر کرنی چاہیئے)۔
اَلثَّیِّبُ تُعْرِبُ عَنْ نَفْسِهَا۔ شوہر دیدہ عورت خود اپنی طرف سے بات کرے۔
فَاِنَّمَا کَانَ یُعْرِبُ عَمَّا فِیْ قَلْبِهٖ لِسَانُهٗ۔ اُس کے دل میں جو تھا اُس کی زبان اُس کو ظاہر کر رہی ہے۔
کَانُوْا یَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ یُّلَقِّنُوا الصَّبِیَّ حِیْنَ یُعْرِبُ اَنْ یَّقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔ صحابہ لوگ اس امر کو بہتر جانتے تھے کہ جب بچہ کی زبان کھلے (وہ بات کرنے لگے) تو سات بار اُس سے لا الٰہ الا اللہ کہلوائیں۔ (اس کلمۂ پاک کی برکت سے اُمید ہے کہ وہ اسلام پر قائم رہے گا اُس کا خاتمہ بخیر ہوگا)۔

Marfat.com

مَا لَكُمْ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يُخَرِّقُ أَعْرَاضَ النَّاسِ أَنْ لَا تُعَرِّبُوا عَلَيْهِ۔ تم کو کیا ہو گیا ہے جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ لوگوں کی بے آبروئی کرتا ہے۔ (اُن کی آبرو اور عزت پر ناحق حملہ کیا کرتا ہے) تو اُس کا رد کیوں نہیں کرتے (اُس کے کلام کو باطل کیوں نہیں کرتے یا اُس کو ایسی باتیں کرنے سے منع کیوں نہیں کرتے یا اُس کو بُرا اور فحش گو کیوں نہیں قرار دیتے)۔

إِنَّ ابْنَ أَخِي عَرِبَ بَطْنُهُ۔ میرے بھتیجے کا پیٹ بگڑ گیا ہے (اُس کو فساد معدہ ہو گیا ہے آپ نے فرمایا اس کو شہد پلا دے)۔

أَعْرَبُهُمْ أَحْسَابًا۔ حسب نسب میں سب سے زیادہ روشن اور واضح (یعنی شرافت میں سب قبیلوں سے بڑھ کر ہیں۔ اُن کی شرافت سب پر روشن ہے)۔

فَلَمْ يَزْدَدْ إِلَّا اسْتِعْرَابًا۔ (ایسا ہوا کہ ایک مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہا کرتا ایک مسلمان نے اُس سے کہا قسم خدا کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہنے سے باز آ ورنہ میں اس تلوار سے تیرا کام تمام کر دوں گا) مگر اُس نے نہ مانا۔ اور زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فحش بکنے لگا۔ (آخر مسلمان نے اُس پر حملہ کیا اور اُس کو مارا لیکن مشرک لوگ سب اس کی مدد کو دوڑ پڑے اور مسلمان کو مار ڈالا)۔

كَرِهَ الْإِعْرَابَ لِلْمُحْرِمِ۔ احرام باندھے ہوئے شخص کو فحش بکنا مکروہ جانتے تھے۔ إِعْرَابٌ اور تَعْرِيبٌ اور عِرَابَةٌ فحش گوئی اور بدزبانی (ابن عباسؓ نے فَلَا رَفَثَ کی تفسیر میں کہا هُوَ الْعِرَابَةُ۔ یعنی رفث کے معنے فحش گوئی، بدزبانی جیسے گالی گلوج عورتوں سے شہوتی باتیں)۔

لَا تَحِلُّ الْعِرَابَةُ لِلْمُحْرِمِ۔ احرام باندھے ہوئے شخص کو فحش بکنا درست نہیں۔

مَا أُوتِيَ أَحَدٌ مِنْ مُعَارَبَةِ النِّسَاءِ مَا أُوتِيتُهُ أَنَا۔ عورتوں سے صحبت کرنے سے پہلے جو باتیں کی جاتی ہیں (بوس و کنار پیار کی باتیں) وہ میرے برابر کسی کو نہیں دی گئیں (یعنی دواعی جماع اور اس کے مقدمات میں میں سب سے بڑھ کر ہوں)۔

نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عربان کی بیع سے منع فرمایا۔ (وہ یہ کہ مشتری بائع کو بطور بیعانہ کچھ دے اس شرط پر کہ اگر میں یہ معاملہ نہ کروں تو بیعانہ کا پیسہ بائع کا ہو جائے گا اگر معاملہ کروں تب تو بیعانہ قیمت میں مجرا لیا جائے گا۔ امام احمدؒ نے اس بیع کو جائز رکھا ہے اور ابن عمرؓ سے بھی اس کی اجازت منقول ہے نہایہ میں ہے کہ ممانعت کی حدیث منقطع ہے)۔

إِنَّ عَامِلَهُ بِمَكَّةَ اشْتَرَى دَارًا لِلسِّجْنِ بِأَرْبَعَةِ الْآفٍ وَأَعْرَبُوا فِيهَا أَرْبَعَ مِائَةٍ۔ حضرت عمرؓ کے نائب نے مکہ میں ایک گھر محبس (جیل) کے لئے چار ہزار کو خریدا اور چار سو بیعانہ کے طور پر دیئے۔

إِنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْإِعْرَابِ فِي الْبَيْعِ۔ عطاءؒ بیعانہ دینے سے منع کرتے تھے۔

لَا تَنْقُشُوا فِي خَوَاتِيمِكُمْ عَرَبِيًّا۔ اپنی مُہروں میں محمد رسول اللہ نہ کھداؤ۔ (کیونکہ یہ نقش خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا تھا)۔

لَا تَنْقُشُوا فِي خَوَاتِيمِكُمُ الْعَرَبِيَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَنْقُشَ فِي الْخَاتَمِ الْقُرْآنَ۔ اپنی انگوٹھیوں میں محمد رسول اللہ نہ کھداؤ۔ اور عبداللہ بن عمرؓ انگوٹھیوں میں قرآن کی آیتیں بھی کھودنا مکروہ جانتے تھے۔

ثَلَاثٌ مِنَ الْكَبَائِرِ مِنْهَا التَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ۔ تین باتیں گناہ کبیرہ ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ مدینہ کی ہجرت کر کے پھر گاؤں گنوں میں چل دینا (مدینہ کو چھوڑ دینا۔ صحابہ تو ایسے لوگوں کو جو ہجرت کے بعد اپنے ملک کو چلے

جائیں مرتد کی طرح شمار کرتے تھے مگر یہ اسی وقت پر محمول ہے جب ہجرت فرض تھی)۔

اَلتَّعَرُّبُ فِی الْفِتْنَةِ۔ فساد اور فتنہ کی حالت میں گاؤں گنویں میں چل دینا۔

لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ خَرَجَ اِلَی الرَّبَذَةِ وَاَقَامَ بِهَا ثُمَّ اِنَّهُ دَخَلَ عَلَی الْحَجَّاجِ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ يَا بْنَ الْاَكْوَعِ اِرْتَدَدْتَ عَلٰى عَقِبَيْكَ وَتَعَرَّبْتَ۔ جب حضرت عثمانؓ شہید کئے گئے تو سلمہ بن اکوع (جو مشہور صحابی ہیں) ربذہ کی طرف چلے گئے (جو ایک غیر آباد جنگل میں مدینہ سے تین منزل پر واقع ہے۔ ابوذر غفاریؓ بھی وہیں جاکر رہ گئے تھے اور وہیں وفات پائی) اور وہاں رہ گئے پھر ایک روز سلمہؓ حجاج کے پاس گئے وہ کہنے لگا اکوع کے بیٹے تو اپنی ایڑیوں کے بل اسلام سے پھر گیا اور جنگل میں جاکر رہ گیا۔ (یعنی مدینہ کو چھوڑ دیا گویا ہجرت کا مقام چھوڑنا ارتداد کے برابر تھا مگر سلمہ فتنہ و فساد کے ڈر سے جنگل میں جاکر رہ گئے تھے ایسی حالت میں کچھ قباحت نہیں)۔

مُهَاجِرٌ لَيْسَ بِاَعْرَابِيٍّ۔ وہ مہاجر ہے اعرابی (یعنی جنگل کا رہنے والا) نہیں ہے۔ عَرَبُ اُن لوگوں کو کہتے ہیں جو ملکِ عرب کے رہنے والے ہوں خواہ جنگل میں رہیں خواہ شہروں میں۔ عَرَبِیُّ اُس کی نسبت ہے اور اَعْرَاب عرب کے وہ لوگ جو جنگلوں اور دیہات میں رہتے ہیں اُس کی نسبت اَعْرَابِیٌّ ہے۔

يَقُوْدُ خَيْلَهُ عِرَابًا۔ عربی گھوڑوں کو کھینچیں گے۔

عِرَاب عربی گھوڑے۔

مَا تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ رُعِفَ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّ هٰذَا يُعَرِّبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُوْلُ رُعِفَ۔ احمد کاتب بن علی بتی نے امام حسن بصریؒ سے پوچھا تم اُس شخص کے باب میں کیا کہتے ہو جس کی نماز میں نکسیر پھوٹے (ناک سے خون بہنے لگے) امام حسن بصریؒ نے کہا اس شخص کو دیکھو یہ لوگوں کو عربی سکھاتا ہے اور خود ایسا غلط لفظ بولتا ہے (یعنی رَعَفَ کی جگہ رُعِفَ مگر لغت کی رو سے رُعِفَ بھی صحیح ہے بہ صیغہ مجہول معلوم نہیں امام حسن بصریؒ نے اُس کو غلط کیوں کہا)۔

وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ۔ عرب کی خرابی کا لچھن نزدیک آن پہنچا (یعنی یاجوج ماجوج کے نکلنے کا زمانہ قریب ہے)۔

هُمْ اَوْسَطُ الْعَرَبِ۔ قریش کے لوگ عرب کے اشراف ہیں۔

اَعْرَبُهُمْ۔ اُن میں افضل اور اعلیٰ ہیں۔

وَفِی الْعَرَبِيَّةِ لِمَا قَالُوْا۔ عربی میں لام بمعنے فی بھی آتا ہے یعنی فِيْمَا قَالُوْا۔ اور جیسے مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ یعنی فِیْ سَبِيْلِهٖ۔

وَيَكْتُبُ مِنَ الْاِنْجِيْلِ بِالْعَرَبِيَّةِ۔ اور انجیل کو عربی زبان میں لکھتے (ایک روایت میں بِالْعِبْرَانِيَّةِ ہے۔ یعنی عبرانی زبان میں ترجمہ کرتے۔ اصل انجیل سریانی زبان میں اُتری تھی اب اُس کا پتہ ہی نہیں ملتا یونانی زبان میں جو اُس کا ترجمہ ہوا تھا اُسی سے دوسری سب زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے)۔

عُرْبًا وَّعُجْمًا يَا عَرَبًا وَّعَجَمًا۔ عرب اور عجم۔

كُوْنُوْا عَلٰى دِيْنِ الْاَعْرَابِ۔ گاؤں گنویں والوں کی طرح دین پر قائم رہو (یعنی سیدھا سیدھا مطلب جو حدیث کا ہے جس کو عرب کے گنوار بھی سمجھتے ہیں اسی کے موافق اپنا اعتقاد اور عمل رکھو اور زیادہ موشگافیاں اور نکتہ سنجیاں گمراہ فرقوں کا طریق ہے اُس میں مت پڑو)۔

يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ مسلمان دیہاتیوں کی طرح رہیں گے۔

اِلَّا اَعْرَابِيًّا جَافِيًا۔ مگر جنگل کا رہنے والا لٹھ گنوار۔

فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْعَرِبَةِ۔ اب تم کھلنڈری

Marfat.com

چھوکری کا اندازہ کرلو وہ کتنی دیر تک کھیل تماشا دیکھنا چاہے گی، عُرُبٌ جمع ہے عَرُوْبٌ کی۔ یعنی خوبصورت عورت جو اپنے خاوند کی چہیتی ہو۔
کَانَتْ تُسَمّٰی عَرُوْبَۃَ۔ عرب لوگ اگلے زمانہ میں جمعہ کے دن کو عروبہ کہتے تھے یَوْمَ عَرُوْبَۃَ جمعہ کا دن۔
عَرُوْبَاءَ۔ ساتواں آسمان۔
اَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَاتَّبِعُوْا غَرَائِبَہٗ۔ قرآن کے مطالب کو کھول کر بیان کرو اور جو نادر لغت اُس میں ہیں اُن کو دریافت کرو اُن کے معنے سمجھو اُن میں غور کرو (بعضوں نے کہا غرائب سے احکام اور امر قرآنی مراد ہیں یعنی اُن پر عمل کرو۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ قرآن کا ظاہری مطلب بیان کرو۔ یعنی لوگوں کو وہی سمجھاؤ اور اُس میں جو مخفی اسرار اور نکات ہیں اُن کو دریافت کرو۔ اپنے دل میں رکھو عوام سے اُن کا اظہار نہ کرو)۔
لَمْ یَمُتِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِی الْعَرَبِ کَافِرٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اُس وقت ہوئی جب عرب میں کوئی کافر (بت پرست) نہیں رہا تھا سارے عرب میں آپ نے بت پرستی موقوف کرادی تھی اور تمام بتوں کو توڑ پھوڑ اور بت خانوں کو تباہ اور برباد کردیا تھا بعضوں نے کہا عرب سے حجاز کا ملک مراد ہے کیونکہ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کے پیرو موجود تھے اور تغلب کے نصاریٰ جنھوں نے جزیہ دینا قبول کیا تھا)۔
مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ یَدْخُلْ فِیْ شَفَاعَتِیْ۔ جو شخص عربوں کو تباہ کرنا چاہے اُس کو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی (اس لئے کہ عرب لوگ اسلام کا منبع ہیں اور اُنہی کی وجہ سے ساری دنیا میں اسلام پھیلا توحید قائم ہوئی اور شرک مٹا۔ مجمع البحار میں ہے کہ عرب لوگ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں ہیں اور معد بن عدنان عرب کا جدِّ اعلیٰ تھا اور قحطان بن ہود کی اولاد بھی عرب ہیں۔ بعضوں نے کہا اصل عرب قحطان کی اولاد ہیں کہ عدنان کی کیونکہ عدنان حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے تھا اور حضرت اسماعیلؑ کی زبان سریانی تھی البتہ وہ حجاز میں آکر رہ گئے تھے اور وہیں شادی کی اور قبیلۂ جرہم سے رشتہ پیدا کیا۔ بعضوں نے کہا عرب قدیم عدنانی ہیں اور قحطانی عرب عاربہ نہیں ہیں بلکہ عرب بائدہ ہیں واللہ اعلم)۔
فَاَیْنَ الْعَرَبُ حِیْنَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِیْلٌ۔ (لوگ دجال سے بھاگتے پھریں گے) صحابہؓ نے پوچھا عرب کے مجاہدین لوگ کدھر جائیں گے (یعنی وہ دجال سے مقابلہ کیوں نہیں کریں گے) فرمایا وہ تھوڑے ہوں گے (دجال کے ساتھ تمام دنیا کے لوگ ہوں گے)۔
صَلٰوۃُ الْاَعْرَابِیِّ۔ دس رکعتیں ہیں۔ دو ایک سلام سے اور آٹھ دو دو سلام سے۔
عَرَابَۃَ۔ ایک مقام ہے مدینہ کے قریب۔
مَنْ وُّلِدَ فِی الْاِسْلَامِ فَهُوَ عَرَبِیٌّ۔ جو شخص اسلام کی حالت میں پیدا ہوا وہ گویا عربی ہے۔
اَلنَّاسُ ثَلٰثَۃٌ عَرَبِیٌّ وَّمَوْلًی وَعِلْجٌ۔ آدمی تین طرح کے ہیں ایک تو عرب، دوسرے مولیٰ، تیسرے علج (یعنی عجمی کفار جیسے پارسی وغیرہ ہیں) تو عرب ہم لوگ ہیں اور مولیٰ جو ہم سے دوستی رکھے اور علج جو ہم سے بیزار ہو اور بیر رکھے۔
فَنَحْنُ قُرَیْشٌ وَشِیْعَتُنَا الْعَرَبُ وَعَدُوُّنَا الْعَجَمُ۔ ہم تو قریشی ہیں اور ہمارے طرفدار (گروہ خیرخواہ) عرب لوگ ہیں (دوسرے خاندانوں کے)، اور ہمارے دشمن عجمی لوگ ہیں۔
مِنَ الْکُفْرِ التَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهِجْرَۃِ۔ ہجرت کے بعد پھر دار الکفر میں چلے جانا کفر ہے (بعضوں نے کہا تعرب بعد الہجرۃ سے یہ مراد ہے کہ آدمی علم کی تحصیل شروع کرے پھر اُس کو چھوڑ دے)۔
اَعْرِبُوا الْاَحَادِیْثَ فَاِنَّا قَوْمٌ فُصَحَاءُ۔ ہماری حدیثیں

کھول کر بیان کرو ہم فصیح اور زبان داں لوگ ہیں۔
لَا یَجُوْزُ الْعُرْبُوْنُ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ نَقْدًا مِّنَ الثَّمَنِ۔ بیعانہ لینا جائز نہیں مگر اُس حال میں کہ وہ قیمت کا ایک حصّہ سمجھا جائے (یعنی قیمت دیتے وقت اُس میں سے مجرا لیا جائے یہ نہ ہو کہ اگر وہ مشتری وہ چیز نہ خریدے تو بیعانہ کا پیسہ بائع کا ہو جائے اس طرح بیعانہ لینا درست نہیں)۔

عَرْبَدَۃٌ۔ بدخلق ہونا، لوگوں کو ستانا۔
عِرْبِدٌ۔ سانپ، سخت زمین۔
عِرْبَدٌ۔ نر سانپ، یا سرخ سانپ، یا وہ سانپ جو پھنکارتا ہے لیکن کاٹتا نہیں۔
عِرْبِیْدٌ۔ بڑا فسادی۔
عِرْبَاضٌ۔ سخت اور بھاری بوجھل۔
عَرْبَنَۃٌ۔ بیعانہ دینا۔
عَرْتٌ۔ سخت ہونا، مضطرب ہونا، چمکنا، ملنا۔
عَرْتَمَۃٌ۔ ناک یا ناک کا نرم حصّہ۔
عَرْثَمَۃٌ۔ ناک کا آگے کا حصّہ۔
عَرْتَنَۃٌ۔ عرتون سے چمڑا صاف کرنا، جو ایک درخت ہے۔
عَرْثٌ۔ چھین لینا، ملنا۔
عَرْجٌ۔ لنگڑا ہونا، غائب ہونا۔
عُرُوْجٌ۔ چڑھ جانا۔
تَعْرِیْجٌ۔ غروب کے وقت داخل ہونا، ٹھہرنا، توقف کرنا، ایک طرف جھکنا، جھکانا، اقامت کرنا، عدول کرنا، مڑنا۔
اِعْرَاجٌ۔ غروب کے وقت آنا، اونٹ کا ایک گلہ ملنا، یا دینا جو اسّی سے پانسو یا ہزار تک ہوں، لنگڑا کرنا۔
تَعَرُّجٌ۔ کج ہونا، مائل ہونا، اقامت کرنا۔
تَعَارُجٌ۔ لنگڑا بننا۔
اِنْعِرَاجٌ۔ کج ہونا، مڑ جانا، عدول کرنا، ترک کرنا۔

اِعْرِنْجَاجٌ۔ کوشش کرنا۔
عَرَّاجٌ۔ بجو۔
عَرِجٌ۔ جو اونٹ ترچھا پیشاب کرے۔
اَعْرَجُ۔ لنگڑا (مؤنث عَرْجَاءُ جمع عُرْجٌ اور عُرْجَانٌ جیسے عُمْیٌ اور عُمْیَانٌ اندھے)۔
ذُوالْمَعَارِجِ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی بڑے مرتبوں اور سیڑھیوں والا، جن پر فرشتے چڑھ کر پہنچتے ہیں۔
مِعْرَاجٌ۔ سیڑھی، یا سیڑھی کی طرح جو ایک لکڑی کھود کر بنا لیتے ہیں۔
ثُمَّ عَرَجَ بِیْ۔ پھر مجھ کو لے کر چڑھا یا۔
ثُمَّ عُرِجَ بِیْ۔ پھر مجھ کو چڑھا یا گیا (یعنی آسمان کی طرف۔) مترجم کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کے باب میں بڑے اختلافات ہیں یعنی اسراء اور معراج دونوں ایک ہی رات میں ہوئے تھے یا الگ الگ راتوں میں بصورتِ ثانی کون پہلے تھا کون بعد اور دونوں بیداری میں تھے یا خواب میں یا ایک حصہ بیداری میں ایک خواب میں۔ اور معراج ۲۷ ربیع الاوّل کو ہوا یا ربیع الثانی میں یا رجبؔ میں یا رمضان کی سترھویں تاریخ ہفتہ کی شب میں ۵ھ یا ۶ھ یا بارہ سال بعد نبوت کے یا ایک سال تین مہینے بعد اور راجح قول یہ ہے کہ ایک بار معراج بیداری میں ہوا اور ایک بار خواب میں واللہ اعلم۔
مَنْ عَرِجَ اَوْکُسِرَ اَوْحُبِسَ فَلْیَجْزِ مِثْلَھَا وَھُوَحِلٌّ۔ جس شخص کے پاؤں میں دب کر موچ آجائے یا لنگڑا ہو جائے یا پاؤں ٹوٹ جائے، یا قید کر لیا جائے (اور وہ کعبہ تک نہ جا سکے) تو اچھے ہونے کے بعد بدل ویسا ہی کرے (یعنی حج کا احرام تھا حج کرے عمرے کا تھا تو عمرہ کرے اور اپنی قربانی ایک دن ذبح کا ٹھہرا کر کسی کے

ؔ عوام میں یہی قول مشہور ہے کہ معراج ۲۷ رجب کو ہوا ۱۲ منہ

Marfat.com

ہاتھ بھیج دے پھر اُس دن قربانی کے بعد اُس کا احرام کھُل جائے گا)۔

فَلَمْ اُعَرِّجْ عَلَيْهِ۔ میں وہاں نہیں ٹھہرا۔

فَاِنَّمَا يَنْظُرُ اِلَى الْمِعْرَاجِ۔ مرتے وقت جو آدمی آنکھ اوپر اُٹھاتا ہے وہ چڑھنے کی سیڑھی کو دیکھتا ہے (جس پر چڑھ کر روح پروردگار کے پاس جاتی ہے)۔

فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ وَلَا يُعَرِّجُ۔ آپ اپنی حالت میں گزر جاتے اور اِدھر اُدھر مُڑتے نہیں (یعنی اعتکاف کی حالت میں مریض کے پاس ٹھہرتے نہیں اُس کو پوچھتے چلے جاتے)۔

عُرْجُوْن۔ شاخ، ٹہنی، جس میں کھجور کی باریک باریک ٹہنیاں لگی ہوتی ہیں۔

فَسَمِعْتُ تَحْرِيْكًا فِيْ عَرَاجِيْنِ الْبَيْتِ۔ میں نے چھت کی لکڑیوں میں ایک چلنے کی سی آواز سُنی۔

كَانَ يُحِبُّ الْعَرَاجِيْنَ۔ کھجور کی ڈالیاں پسند کرتے تھے (جو کج ہوتی ہیں اور جب سوکھ کر پُرانی ہو جاتی ہیں تو چاند کو ر ہلال کو) اُس سے تشبیہہ دیتے ہیں)

عَرْجٌ۔ ایک گاؤں ہے فرع کے نواح میں مدینہ سے کئی منزل پر۔

نَسِيْرُ بِالْعَرْجِ۔ تو عرج میں چل رہا تھا۔

مِنْ وَّرَاءِ الْعَرْجِ۔ عرج کے پرے سے۔ جو ایک پہاڑ ہے مکہ کی راہ میں۔ تہامہ کا ملک وہیں سے شروع ہوتا ہے۔

لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ۔ اے سیڑھیوں والے یا مرتبے والے خاوند! میں تیری خدمت میں حاضر ہوں۔

عُرِجَ بِالنَّبِيِّ اِلَى السَّمَاءِ۔ پیغمبر صاحب آسمان کی طرف چڑھائے گئے (مجمع البحرین میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عروج دو بار ہوا ایک بار تو مکہ سے بیت المقدس کی طرف دوسری بار بیت المقدس سے پہلے آسمان پر پھر وہاں سے درجہ بدرجہ ساتویں آسمان تک پھر سدرۃ المنتہیٰ تک پھر قاب قوسین تک تو سب معارج پانچ ہوئے)۔

عَلٰى اَرْضِ كَرْبَلَاءَ وَامْزُجِ الدَّمْعَ بِالدِّمَاءِ۔ زمین کربلا پر اپنی سواری ٹھہرا اور آنسوؤں کے ساتھ خون ملا (حضرت امام حسینؓ کے مصائب یاد کر کے اشارہ کہ آنکھوں سے خون بہہ نکلے)۔

اَمَرْتُكُمْ اَمْرِيْ بِمُنْعَرَجِ اللِّوٰى
فَلَمْ تَسْتَبِيْنُوا النُّصْحَ اِلَّا ضُحَى الْغَدِ

میں نے تم سے اپنا حکم ریتی کے موڑ پر بیان کر دیا تھا لیکن تم نے اُس کو نہ مانا مگر دوسرے دن چاشت کے وقت (یہ حضرت علی رضؓ نے اپنے لوگوں سے فرمایا جو پنچ بنانے پر اصرار کرتے تھے پھر جب عمرو بن عاص کی دغا بازی ظاہر ہوئی اور لوگ نادم ہوئے تو آپ نے درید بن صمت کا شعر پڑھا)۔

عَرْدٌ۔ دور پھینکنا۔

عُرُوْدٌ۔ طلوع ہونا، بلند ہونا۔

عَرَدٌ۔ بھاگ جانا، جیسے تعرِیدٌ ہے۔

عَرَادٌ۔ ایک بوٹی ہے۔

ضَرَبَ اِذَا عَرَّدَ السُّوْدُ التَّنَابِلُ۔ جب کالے کالے چھوٹے چھوٹے پست قد بھاگ نکلے (ایک روایت میں عَرَّدَ ہے غین معجمہ سے اُس کا ذکر کتاب التاء میں گزر چکا)۔

وَالْقَوْسُ فِيْهَا وَتَرٌ عُرُدٌّ۔ کمان میں موٹا اور سخت چلہ ہے۔ عُرُدٌ اور عُرُدٌّ اور عَرَنْدٌ اور عُرُنْدٌ اور عُرُنْدَدٌ۔ سخت، مضبوط۔

عَرِيْدٌ۔ دور، عادت، طریقہ۔

هٰذَا عَرِيْدُهٗ۔ یہ تو اُس کی عادت ہے۔

عَرِيْدٌ بَعِيْدٌ۔ دور ہے۔

عَرٌّ۔ خارشتی ہونا۔

عَرَّ فُلَانًا۔ اُس کو بُرا لگا۔

تَعَرُّرٌ۔ مانگتے ہوئے آنا[1]، برائی پہنچانا، التھڑ دینا، کھا ملانا، پیش کرنا۔

[1] یعنی صورت سوال لیکن زبان سے نہ کہنا ۱۲ منہ

Marfat.com

عِرَارٌ۔ چیخنا۔
عَرَرٌ۔ کم ہونا، چھوٹا ہونا۔
مُعَارَّةٌ۔ چیخنا، ٹھہرنا۔
اِعْرَارٌ۔ پلید ہونا۔
تَعَارٌّ۔ جاگنا، بچھونے پر اُلٹ پلٹ کرنا کلام کے ساتھ۔
اِعْتِرَارٌ۔ مانگنے کے لئے آنا بغیر سوال کے۔
عَرَارٌ۔ جنگل کی زرد بوٹی، خوشبودار۔

كَانَ اِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ۔ آپ جب رات کو سوتے سے جاگتے یا سوتے میں انگڑائی لیتے چونکتے۔

مَنْ تَعَارَّ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ جو شخص نیند میں سے چونکے پھر کہے لا الٰہ الا اللہ۔

كُنْتُ عَرِيْرًا فِيْ اَهْلِ مَكَّةَ۔ میں مکّہ والوں میں ایک پردیسی آدمی تھا۔ (میرے عزیز و اقرباء اور ناطہ دار وہاں نہ تھے جو میرے اہل و عیال اور جائداد کی حفاظت کرتے عَرِيْرٌ وہ شخص جو باہر سے آکر ایک قوم میں شریک ہو جائے صَمِيْم۔ جو خاص اُس قوم میں سے ہو)۔

مَنْ كَانَ حَلِيْفًا وَّعَرِيْرًا فِيْ قَوْمٍ قَدْ عَقَلُوْا عَنْهُ وَنَصَرُوْهُ فَمِيْرَاثُهٗ لَهُمْ۔ جو شخص قسم کھا کر پردیسی ہو کر ایک قوم میں شریک ہو جائے اور وہ لوگ اس کی دیت ادا کریں اس کی مدد کریں تو اس کا ترکہ بھی وہی لیں گے (اگر دوسرا کوئی قرابت والا عصبہ موجود نہ ہو)۔

اِنَّ اَبَابَكْرٍ اَعْطَاهُ سَيْفًا مُّحَلًّى فَنَزَعَ عُمَرُ الْحِلْيَةَ وَاَتَاهُ بِهَا وَقَالَ اَتَيْتُكَ بِهٰذَا لِمَا يَعْرُرُكَ مِنْ اُمُوْرِ النَّاسِ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے حضرت عمر رضؓ کو ایک تلوار عنایت کی جو جڑاؤ تھی (اُس پر چاندی یا سونا چڑھا ہوا تھا) حضرت عمر رضؓ نے اُس کا زیور (چاندی سونا) اُتارا اور ابوبکر رضؓ کے پاس لے کر آئے اور کہا میں اس لئے تمہارے پاس لایا کہ تمہارے پاس بہت حاجت مند لوگ آتے ہیں (جن کو خرچ کی ضرورت ہوتی ہے تو ان کی حاجت اُس سے پوری کرنا۔ (ابو عبید نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ يَعْرُرُكَ صحیح نہیں ہے بلکہ يَعْرُوْكَ صحیح ہے یعنی وقتاً فوقتاً تم کو ضرورتیں پیش آتی ہیں)۔

فَاَكَلَ وَاَطْعَمَ الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔ پھر اُس نے کھایا اور مانگنے والے (سائل) اور چُپ رہنے والے محتاج کو دیا۔

فَاِنَّ مِنْهُمْ قَانِعًا وَّمُعْتَرًّا۔ اُن میں مانگنے والے فقیر اور خاموش رہنے والے فقیر دونوں ہیں۔

مَا عَرَّكَ اَيُّهَا الشَّيْخُ۔ (ابوموسیٰ اشعری رضؓ حضرت علی رضؓ کے پاس آئے آپ کے صاحبزادے امام حسن رضؓ کی عیادت کرنے کو تو حضرت علی رضؓ نے کہا) اجی بڑے میاں تم کیسے آگئے (ابوموسیٰ اشعری دل سے حضرت علی رضؓ اور آپ کے خاندان سے محبت نہیں رکھتے تھے بلکہ الگ الگ رہتے تھے تو حضرت علی رضؓ کو اُن کے آنے پر تعجب ہوا)۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِنْ مَّعَرَّةِ الْجَيْشِ۔ یا اللہ میں فوج والوں کی ظلم و تعدی سے بیزار ہوں (وہ ظلم یہ ہے کہ فوج والے جہاں اُترتے ہیں وہاں لوگوں کے کھیتوں اور باغوں پر دست درازی کرتے ہیں اُن کا مال ناحق کھا جاتے ہیں۔ اصل میں مَعَرَّہ کہتے ہیں قبیح اور مکروہ ایذا دہ کام کو۔

مِمَّنْ تَخْشٰى مَعَرَّتَهٗ۔ جس کے شر اور فساد سے تو ڈرتا ہو۔

اِذَا اسْتَعَرَّ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ مِّنَ النَّعَمِ۔ جب کوئی چوپایہ شرارت سے بھاگ نکلے (یہ عَرَارَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنے بدخلقی، سرکشی، شرارت، سختی)۔

نَزَلْتَ بَيْنَ الْمَعَرَّةِ وَالْمَجَرَّةِ۔ (ایک شخص نے دوسرے سے پوچھا تمھارا مقام کہاں ہے اُس نے عرب کے دو قبیلوں کا ذکر کیا کہ اُن کے بیچ میں میرا مقام ہے تب وہ شخص بولا) تو تو آسمان کے معرّہ اور مجرّہ کے بیچ میں ہے۔

Marfat.com

(مَجَرَّۃ وہ سفیدی جو رات کو آسمان پر نظر آتی ہے اور مَعَرَّۃ اُس کے پیچھے کا حصہ قطب شمالی کی طرف وہاں تاروں کی بہت کثرت ہے مطلب یہ ہے کہ تو اُن قبیلوں کے درمیان ہے جن کے لوگ بکثرت ہیں جیسے آسمان کے تارے۔ اصل میں مَعَرَّۃ کہتے ہیں عَرٌّ کے مقام کو جو بمعنے خارشت ہے اور آسمان کو خارشتی یعنی جرباء کہتے ہیں کیونکہ تارے خارشت کے دانوں کی طرح اُس پر نمودار ہیں)۔

لَیْسَ لَہٗ مِعْرَارٌ۔ خریدار بائع سے یہ شرط کرلے کہ جس درخت پر خارشت کی طرح کچھ پھل نمودار ہوتے ہیں وہ اُس کو نہ ملے گا۔

اِیَّاکُمْ وَمُشَارَّۃَ النَّاسِ فَاِنَّھَا تُظْھِرُ الْعُرَّۃَ۔ لوگوں کے ساتھ بُرائی کرنے سے بچے رہو وہ پلیدی کھول دیتی ہے (یعنی جب تو لوگوں سے برائی کرے گا وہ بھی تیرا عیب کھولیں گے۔ اصل میں عُرَّۃ کہتے ہیں گوہ کو اور خارشت کو اور پرندے کی بیٹ کو)۔

اِنَّہٗ کَانَ یَدْمُلُ اَرْضَہٗ بِالْعُرَّۃِ۔ اپنی زمین کو کھاد ڈال کر درست کرتے تھے۔

کَانَ یَحْمِلُ مِکْیَالَ عُرَّۃٍ اِلٰی اَرْضٍ لَّہٗ بِمَکَّۃَ۔ وہ کھاد کا ایک ماپ اپنی زمین میں بھیجتے تھے جو مکہ میں تھی۔

کَانَ لَایَعُرُّ اَرْضَہٗ۔ عبداللہ بن عمرؓ اپنی زمین میں گوہ اور پلیدی کی کھاد نہیں دیتے تھے (یہ اُن کا کمالِ تقویٰ تھا)۔

کُلْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِّنْ نَخْلَۃٍ غَیْرِ مَعْرُوْرَۃٍ سات کھجوریں اُس درخت کی کھا جس میں کھاد نہ دی گئی ہو۔

عَرَّ قَوْمَہٗ بِشَرٍّ۔ اپنی قوم کو نجاست سے لتھیڑ دیا۔

تَمَتَّعْ مِنْ شَمِیْمِ عَرَارِ نَجْدٍ۔ نجد کے جنگل کی عرار کی خوشبو سے مزہ اُٹھالے۔ عَرَار ایک خوشبودار بوٹی ہے۔

اَعَرُّ۔ خارشتی (اُس کا مؤنث عَرَّاء ہے)۔

نَعُوْذُبِکَ مِنْ مَعَرَّۃِ اللَّکَنِ۔ تیری پناہ گونگے پن کے عیب سے (یعنی وقت پر عمدہ کلام نہ کر سکنے سے، زبان بند ہو جانے سے)۔

عَرْزٌ سخت ہونا، غلیظ ہونا، سمٹ جانا، زور سے چھین لینا، ملامت کرنا، عتاب کرنا۔

مُعَارَزَۃٌ سمٹ جانا، عناد کرنا، خلاف کرنا، خصہ کرنا۔

عُرَّازٌ غیبت کرنے والا۔

اِعْرَازٌ بگاڑنا۔

تَعَرُّزٌ۔ سخت ہونا (جیسے اِسْتِعْرَازٌ ہے)۔

عَرْزَمٌ۔ شیر، پرانا، سانپ، اور ایک محلہ ہے کوفہ میں جہاں لوگ پائخانہ کرتے ہیں۔

لَاتَجْعَلُوْا فِیْ قَبْرِیْ لَبِنًا عَرْزَمِیًّا (ابراہیم نخعیؒ نے کہا) میری قبر میں عرزم کی اینٹ نہ رکھنا (کیونکہ اُس میں نجاست شریک ہوتی ہے)۔

عَرْسٌ۔ اونٹ کی گردن اُس کے ہاتھ سے باندھ دینا، خوشی میں رہنا، عدول کرنا۔

عَرَسٌ۔ اترانا، غرور کرنا، ڈرنا، لازم کرلینا، مانوس ہونا، تھک جانا، روکنا، بخیلی کرنا۔

تَعْرِیْسٌ۔ اخیر رات کو سفر میں اُترنا آرام کے لئے۔

اِعْرَاسٌ۔ چکی کا ایک پاٹ دوسرے پاٹ پر رکھنا پیسنے کے لئے، دُلھن کرنا، لازم کرلینا، مانوس ہونا، صحبت ہونا۔

تَعَرُّسٌ۔ اپنی عورت سے محبت کرنا، اُس پر فریفتہ ہونا۔

اِعْتِرَاسٌ۔ جُدا ہونا۔

عِرَاسٌ۔ وہ رسّی جو اونٹ کی گردن اور ہاتھ میں باندھی جاتی ہے۔

عِرِّیْسٌ۔ شیر کے رہنے کا مقام۔

Marfat.com

عَرَّاسٌ۔ اونٹ کے بچھاڑے (بچے) بیچنے والا۔
عِرْسٌ۔ خیمہ کے بیچ کا ستون اور رسّی، اونٹ کا چھوٹا بچہ۔
عِرْسٌ۔ دولہا اور دلہن۔
اِبْنُ عِرْسٍ۔ نیولا۔
عُرْسٌ۔ ولیمہ کا کھانا۔
عَرُوْسٌ۔ دلہن اور دولہا (دولہا کو مُعَرِّس بھی کہتے ہیں)۔
اِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ تَوَسَّدَ بِلَبِنَةٍ وَاِذَا عَرَّسَ عِنْدَ الصُّبْحِ نَصَبَ سَاعِدَهٗ نَصْبًا وَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى كَفِّهٖ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کی حالت میں رات کو کہیں ٹھہرتے تو ایک اینٹ کا تکیہ بنا لیتے۔ جب صبح صادق کے قریب آرام کرتے تو اپنی بانہہ کو کھڑا کرتے اور اپنا سر مبارک ہتھیلی پر رکھ لیتے (تاکہ زیادہ غفلت کی نیند نہ آئے اور نماز کا وقت فوت نہ ہو)۔
مُعَرَّسُ ذِى الْحُلَيْفَةِ۔ ذوالحلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جہاں ٹھہرتے تھے وہ مقام (آپ صبح کی نماز پڑھ کر وہاں سے روانہ ہوئے تھے)۔
اِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطُّرُقَ۔ جب تم سفر میں رات کو کہیں ٹھہرو تو راستوں سے الگ ٹھہرو (کیونکہ راستوں میں لوگ گزرتے ہیں سواریاں آتی ہیں ایسا نہ ہو کہ اندھیرے میں کچل جاؤ۔ دوسرے یہ کہ زمین کے زہریلے جانور رات کو راستوں پر آتے ہیں کچھ گرا پڑا کھانے کے لئے ایسا نہ ہو کہ تم کو کاٹ کھائیں)۔
اُتِىَ فِىْ مُعَرَّسِهٖ۔ اپنے رات کو ٹھہرنے کے مقام میں آئے۔
وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ۔ معرس پر سے داخل ہو (وہ ایک مقام ہے مدینہ سے چھ میل پر)۔
عَرَّسَ ثُمَّ حَتّٰى يُصْبِحَ۔ وہاں رات کو ٹھہر جائے صبح تک۔

لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا۔ کاش آپ اخیر رات میں ذرا ٹھہر جاتے (آرام کرنے کے لئے)۔
عَرَّسَ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ۔ لشکر کے پرے جا کر اُترے۔
اُتِىَ وَهُوَ فِىْ مُعَرَّسِهٖ۔ فرشتہ آپ کے پاس اُس وقت آیا جب آپ اپنے اُس مقام میں تھے جہاں رات کو ٹھہر گئے تھے۔
اَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ۔ رات کو تم اپنی بیوی کے پاس رہے (تم دونوں میں صحبت ہوئی)۔
نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ وَلٰكِنِّىْ كَرِهْتُ اَنْ يَّظَلُّوْا بِهَا مُعْرِسِيْنَ۔ حضرت عمرؓ نے حج میں تمتع سے منع کیا (حالانکہ قرآن شریف میں اُسکی اجازت موجود ہے فمن تمتع بالعمرة الى الحج فما استيسر من الهدى) اور کہنے لگے میں جانتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے لیکن مجھ کو یہ بُرا معلوم ہوا کہ لوگ اپنی عورتوں سے صحبت کرتے ہوئے حج کریں (یعنی صحبت کو تھوڑا ہی وقت گزرا ہو کہ حج کا احرام باندھیں۔ یہ حضرت عمرؓ کا اجتہاد تھا چنانچہ حضرت عثمانؓ نے بھی اُنہی کی پیروی کی مگر کسی کا اجتہاد نص شرعی کے خلاف قبول کے لائق نہیں ہوتا اس لئے علماء نے اُس کو رد کر دیا اور تمتع کو جائز رکھا)۔ اب اس مقام پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ قرآن میں تمتع کی اجازت موجود ہوتے ہوئے حضرت عمرؓ نے اُس سے کیونکر منع فرمایا۔ بعضوں نے یہ تاویل کی ہے کہ اس اجازت کو حضرت عمرؓ ایک خاص موقع سے مخصوص رکھتے تھے یعنی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حج کا احرام فسخ کر کے عمرہ کر ڈالنے کی اجازت دی تھی۔ بعضوں نے کہا حضرت عمرؓ نے اُس تمتع سے منع کیا جو حج کا احرام فسخ کر کے کیا جائے نہ کہ مطلق تمتع سے۔ بعضوں نے

Marfat.com

کہا کہ حضرت عمرؓ نے خاص مکہ والوں کو تمتع سے منع کیا تھا کیونکہ تمتع صرف آفاقی کے لئے درست رکھا گیا ہے اور یہی قرین قیاس ہے کیونکہ حضرت عمرؓ کی شان اس سے اعلیٰ ہے کہ وہ جان بوجھ کر قرآن یا حدیث کا خلاف کریں اُن کی شان میں تو یہ منقول ہے کَانَ وَقَّافًا عِنْدَ کِتَابِ اللّٰہِ یعنی جہاں قرآن کا کوئی حکم سُننے تو فوراً ٹھہر جاتے اور اُس پر عمل کرتے واللہ اعلم)۔

فَأَصْبَحَ عَرُوْسًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو دُولھا (نوشاہ) بنے ہوئے تھے (کیونکہ رات کو آپ نے نیا نکاح کیا تھا)۔

اِنَّ ابْنَتِیْ عُرَیِّسٌ وَقَدْ تَمَعَّطَ شَعْرُھَا۔ میری بیٹی دُلھن ہے (چھوٹی دُلھن) اور بیماری سے اُس کے بال جھڑ گئے ہیں (عُرَیِّسٌ تصغیر ہے عَرُوْسٌ کی)۔

کَانَ اِذَا دُعِیَ اِلٰی طَعَامٍ قَالَ اَفِیْ عُرْسٍ اَمْ خُرْسٍ۔ وہ جب کسی دعوت میں بُلائے جاتے کھانے کے لئے تو پوچھتے کیا شادی کا کھانا ہے یا چِلّہ کا (یعنی زچگی کا)۔

عُرْسٌ یا عُرُسٌ۔ شادی کا کھانا یعنی طعام ولیمہ۔

عَرُوْسُ الْقُرْاٰنِ سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ۔ قرآن شریف کی دُلھن سورۂ رحمٰن ہے (جو نہایت فصیح اور شیریں فقرات سے بھری ہوئی ہے اور ہر فَبِاَیِّ اٰلَاءِ پر ایک زینت دار جلوہ ہوتا ہے دُلھن کے جلوے کی طرح)۔

ظَلَلْتَ فِیْ اٰخِرِ یَوْمِكَ مُعَرِّسًا۔ (صبح کو تو آپ مجھ کو گاڑ کر آئیں گے اور) شام کو آپ دُولھا بنیں گے (کسی دوسری عورت سے شادی کریں گے۔ یہ حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جب وہ سر کے درد سے بیتاب تھیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا عائشہؓ تو کیوں غم کرتی ہے اگر تو مر جائے گی تو میں تجھ کو غسل اور کفن دوں گا)۔

نَمْ کَنَوْمَۃِ الْعَرُوْسِ۔ دُلھن یا دُولھا کی طرح تو (آرام سے) سو جا۔

کَادَ الْعَرُوْسُ اَنْ یَّکُوْنَ اَمِیْرًا۔ دُولھا تو گویا بادشاہ ہے (سب اُس کی خاطر تعظیم کرتے ہیں یہ عرب کی ایک مثل ہے)۔

عَلَیْکُمْ بِالتَّعْرِیْسِ وَالدُّلْجَۃِ وَاِیَّاکُمْ وَالتَّعْرِیْسَ عَلٰی ظَھْرِ الطَّرِیْقِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ تم رات کو سفر میں اُتر کر آرام کرنا اور رات کو چلنا لازم کر لو اور عین راستے پر اور نالوں کے شکم میں مت اُترو۔

اِذَا اَتَیْتَ ذَا الْحُلَیْفَۃِ فَاْتِ مُعَرَّسَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَرِّسُ فِیْہِ وَیُصَلِّیْ۔ جب تو ذوالحلیفہ میں پہنچے تو اُس مقام پر جا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے تھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو وہاں اُترا کرتے تھے اور وہیں (صبح کی) نماز پڑھتے۔ (ایک روایت میں ہے کہ ہم ذوالحلیفہ میں کیا کریں فرمایا وہاں نماز پڑھ تھوڑی دیر لیٹ رہ دن کو جائے یا رات کو)۔

اَنْتُمْ فِیْھَا کَرَکْبٍ عَرَّسُوْا وَاَنَاخُوْا ثُمَّ اسْتَقَلُّوْا وَغَدَوْا وَرَاحُوْا۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) تم دنیا میں اُن سواروں کی طرح ہو جو رات کو ذرا آرام کے لئے ٹھہریں پھر آگے بڑھیں صبح یا شام کو وہاں سے چل دیں (یعنی دنیا ہمیشہ رہنے کا مقام نہیں ہے کوچ کا کوئی وقت مقرر نہیں اس لئے ہر وقت یہی سمجھنا چاہیئے کہ دنیا میں ہم مسافر ہیں اور ٹھہرنے کا مقام آخرت ہے)۔

عَرْشٌ۔ چھت بنانا، اترانا، حیران ہو جانا، انگور کی بیل، لکڑیوں پر چڑھانا، گردن کے دونوں طرف مارنا، لازم کر لینا، عدول کرنا۔

Marfat.com

تَعْرِیْش۔ بیل منڈوے (ٹٹی) پر چڑھانا، چھت بنانا (جیسے اِعْرَاش ہے)۔
تَعَرُّش۔ اقامت کرنا، متعلق ہونا، سوار ہونا۔
اِعْتِرَاش۔ بیل کا اوپر چڑھنا، چھت بنانا، سوار ہونا۔
عَرْش۔ بادشاہی، تخت اور عزت اور اقبال، اور رکن اور چھت اور خیمہ کو بھی کہتے ہیں۔
اِهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ۔ سعد بن معاذؓ کے مرنے سے وہ تخت جس پر اُن کا جنازہ لے گئے تھے جھوم گیا (خوشی کے مارے کہ سعدؓ کے سے مقبول بندے اُس پر رکھے گئے۔ بعضوں نے کہا پروردگار کا تخت مراد ہے کیونکہ دوسری روایت میں عَرْشُ الرَّحْمٰنِ ہے۔ بعضوں نے کہا اہل کا لفظ یہاں مقدر ہے یعنی عرش والے فرشتے خوشی سے جھوم گئے۔ خوشی یہ تھی کہ اب سعدؓ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے اُن کے پاس آئیں گے)۔
فَاِذَا هُوَ قَاعِدٌ عَلٰی عَرْشٍ فِی الْهَوَاءِ۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ (یعنی جبرئیلؑ) ایک تخت پر ہوا میں بیٹھا ہوا ہے (آسمان اور زمین کے درمیان)۔
اَوْ كَالْقِنْدِیْلِ الْمُعَلَّقِ بِالْعَرْشِ۔ جیسے قندیل چھت سے لٹکی ہو۔
عَرْش اور عَرِیْش۔ چھت اور جس چیز سے سایہ کریں منڈوا، چھپر، ٹٹی، سائبان، جھنجھر وغیرہ۔
اَلَا نَبْنِیْ لَكَ عَرِیْشًا۔ ہم آپ کے لئے ایک منڈوہ (چھپر) نہ بنائیں۔
اَسْمَعُ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰی عَرِیْشٍ۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت ایک چھت پر سے سن رہا تھا۔
اِنِّیْ وَجَدْتُ سِتِّیْنَ عَرِیْشًا فَاَلْقَیْتُ لَهُمْ مِنْ خَرْصِهَا كَذَا وَكَذَا۔ میں نے ساٹھ منڈوے پائے تو میں نے اتنے اتنے کھجور اُس میں سے جو تخمین کی تھی اُن کے سامنے ڈالی (عَرِیْش سے یہاں مراد عریش والے ہیں)۔
قِیْلَ لَهٗ اِنَّ مُعَاوِیَةَ یَنْهَانَا عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاوِیَةُ كَافِرٌ بِالْعُرُشِ۔ سعد بن ابی وقاصؓ سے کسی نے کہا کہ معاویہ تمتع سے منع کرتے ہیں (یعنی حج کے تمتع سے۔ معاویہ نے یہ تقلید عثمان منع کیا تھا اور عثمان نے حضرت عمرؓ کی تقلید کی تھی جیسے اوپر گذر چکا) تو سعدؓ نے کہا ہم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا اُس وقت تک معاویہ مکہ کے گھروں میں کافر تھے (اسلام بھی نہیں لائے تھے۔ کیونکہ معاویہ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے سعدؓ کا مطلب یہ ہے کہ معاویہ نہ مہاجرین اولین میں سے ہیں نہ انصار میں سے بلکہ ایک نومسلم شخص ہیں اُن کی بات اور فتویٰ کا کیا اعتبار) بعضوں نے کہا کافر سے مراد یہ ہے کہ معاویہ مکہ کے گھروں میں جان کے ڈر سے چھپے ہوئے تھے)۔
فَعَلْنَاهَا وَهٰذَا بِالْعُرُشِ۔ ہم نے تمتع اُس وقت کیا جب یہ یعنی معاویہ مکہ کے گھروں میں تھا (مسلمان بھی نہیں ہوا تھا)۔
اِنَّهٗ كَانَ یَقْطَعُ التَّلْبِیَةَ اِذَا نَظَرَ اِلٰی عُرُوْشِ مَكَّةَ۔ عبداللہ بن عمرؓ جب مکہ کے گھروں کو دیکھتے تو لبیک پکارنا موقوف کر دیتے۔
وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰی عَرِیْشٍ۔ مسجد پر لکڑیوں کا ایک منڈوہ (چھپر) پڑا تھا پختہ چھت نہ تھی۔ یوں ہی کھجور کے پتوں اور ڈالیوں سے سایہ کر لیا تھا)۔
اِنَّ اِبْلِیْسَ یَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَی الْمَاءِ۔ ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے (گویا پروردگار کی مشابہت کرتا ہے اُس کا تخت بھی آسمان زمین بننے سے پہلے پانی پر تھا)۔
اِنَّ عَرْشَ اِبْلِیْسَ عَلَی الْبَحْرِ۔ ابلیس کا تخت سمندر پر ہے۔

Marfat.com

اَیْنَ عَرْشُكَ. تیرا تخت کہاں ہے۔
وَاِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ. وہ تو ایک منڈوہ (چھپر) ہے۔
اِنَّ الْعَرْشَ مَخْلُوْقَةٌ مِّنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ. پروردگار کا تخت سرخ یاقوت کا ہے (اُس میں پائے ہیں جن کو فرشتے اُٹھائے ہوئے ہیں)۔
فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ. وہ کتاب اللہ کے پاس عرش کے اُوپر لکھی ہوئی موجود ہے (معلوم ہوا کہ ذاتِ الٰہی فوق العرش اور خارج عن العالم ہے)۔
فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ. میں کیا دیکھوں گا کہ موسیٰ عرش کا کونا تھامے کھڑے ہیں (وہ مجھ سے بھی پہلے اُٹھ کھڑے ہوں گے)۔
ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ. پھر اُن پہاڑی بکروں کی پشت پر (جو فرشتے ہیں بصورتِ پہاڑی بکروں کے) اللہ تعالیٰ کا عرش ہے (جو ساتوں آسمانوں کے اُوپر ہے) پھر اللہ اُس کے اُوپر ہے (غرض اللہ تعالیٰ سب سے بلند ہے)
اِنَّ عَرْشَهٗ عَلٰى سَمٰوٰتِهٖ هٰكَذَا. اس کا تخت اُس کے آسمانوں پر اس طرح ہے (یعنی قُبّہ کی شکل میں)
اُذِنَ لِيْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِّنْ مَلٰٓئِكَةِ اللّٰهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ. مجھ کو اجازت ہوئی کہ عرش کے اُٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا حال بیان کروں۔ اُس کے کانوں کی لو سے مونڈھوں تک سات سو برس کی مسافت ہے (اتنی بڑی اُس کی جسامت ہے)۔
اِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشُ. پھر اُن ساتوں آسمانوں کے اوپر عرش ہے۔
مِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ. فردوس جو بہشت کا اعلیٰ درجہ ہے اُس کے اُوپر عرش ہے۔
وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهٗ. پروردگار اپنا تخت اُن پر ظاہر کرے گا (اور اپنا جمال مبارک دکھلائے گا بہشت

کے ایک چمن میں)۔
اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اِلَى الْعَرْشِ كَحَلْقَةٍ فِيْ فَلَاةٍ. ساتوں آسمان اور زمین عرش کی بہ نسبت اتنے چھوٹے ہیں جیسے ایک چھلّہ اُس میدان کی نسبت جس میں وہ پڑا ہو۔
ثُلَّ عَرْشُهٗ. اُس کی عزت اور آبرو جاتی رہی اُس کا منصب اور درجہ اُتر گیا۔
اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْمَآءَ وَالْعَرْشَ وَالْمَلٰٓئِكَةَ قَبْلَ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. امام رضا علیہ السّلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پانی اور عرش اور فرشتوں کو آسمان زمین سے پہلے پیدا کیا۔
خَلَقَ اللّٰهُ مَلَكًا تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَوْحٰى اِلَيْهِ اَنْ طِرِ الخ. اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ عرش کے نیچے پیدا کیا اور اُس کو پرواز کرنے کا حکم دیا وہ تیس ہزار برس تک اُڑتا رہا پھر حکم ہوا اور پرواز کر پھر تیس ہزار برس تک اُڑتا رہا پھر حکم ہوا پھر پرواز کر پھر تیس ہزار برس تک اُڑتا رہا پھر اللہ تعالیٰ نے اُس سے فرمایا کہ اگر تو صور پھونکنے تک (قیامت تک) اُڑتا رہے جب بھی عرش کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک نہیں پہنچے گا اُس وقت وہ فرشتہ کہنے لگا سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى۔
جَعَلَ الْعَرْشَ اَرْبَاعًا. اللہ تعالیٰ نے عرش چار طرح کے نوروں سے بنایا (سبز اور زرد اور سرخ اور سفید سے اُسی سے یہ چاروں رنگ دنیا میں ہیں اور عرش چوتھی مخلوق ہے اُس سے پہلے تین چیزیں بنائیں۔ ہوا، اور علم اور نور (یہ امام جعفر صادق علیہ السّلام کا قول ہے)۔
حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثَمَانِيَةٌ. عرش اُٹھانے والے آٹھ ہیں (چار تو ہم میں سے ہیں اور چار جن میں سے اللہ چاہے دوسری روایت میں اُن کی تفسیر ہے۔ پہلے چار تو حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حسنین علیہم السّلام ہیں اور

Marfat.com

دوسرے چار سلمانؓ اور مقدادؓ اور ابو ذرؓ اور عمارؓ ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین (یہ بھی امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے)۔

عَرِیْشٌ کَعَرِیْشِ مُوْسٰی۔ ایک چھت موسیٰ کی چھت کی طرح۔

فَجَاءَتْ حُمَّرَةٌ فَجَعَلَتْ تَعَرَّشُ۔ ایک لال آیا اور اوپر ہو کر اپنے پنکھ پھیلانے لگا (یہ عَرَّشَ الطَّائِرُ سے ماخوذ ہے جب پرندہ نیچے اترنے کے لئے اپنے پنکھ پھیلا دیتا ہے لیکن گرتا نہیں۔ ایک روایت میں تَفَرَّشُ ہے معنے وہی ہیں)۔

سَیْفُكَ کَهَامٌ فَخُذْ سَیْفِیْ فَاحْتَزَّ بِهٖ رَأْسِیْ مِنْ عُرْشِیْ۔ (ابو جہل ملعون نے جب عبداللہ بن مسعودؓ اس کے سینے پر چڑھے وہ زخمی ہو کر پڑا تھا) کہا اے ابن مسعودؓ تیری تلوار کند ہے میری تلوار لے اور میرا سر گردن کی رگ سے کاٹ لے (عُرْش وہ رگ جو گردن کی جڑ میں ہے۔ بعضوں نے کہا گردن کے دونوں طرف کے لوتھڑے)۔

عَرَصٌ۔ مضطرب ہونا، کھیل کود کرنا، چمکنا، کوندنا، خوش ہونا، گھر کے مرطوب ہونے کی بو، گھاس کی بو۔

تَعْرِیْصٌ۔ میدان میں ڈالنا سکھانے کے لئے۔

اِعْرَاصٌ۔ اضطراب۔

تَعَرُّصٌ۔ اقامت کرنا۔

اِعْتِرَاصٌ۔ کھیل کود، بھڑکنا۔

عَرَّاصٌ۔ وہ ابر جس میں خوب چمک اور گرج ہو۔

نَصَبْتُ عَلٰی بَابِ حُجْرَتِیْ عَبَاءَةً مَقْدَمَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزَاةِ خَیْبَرَ اَوْ تَبُوْكَ فَهَتَكَ الْعَرَصَ حَتّٰی وَقَعَ بِالْاَرْضِ۔ (میں نے اپنے حجرے کے دروازے پر ایک کملی لٹکائی جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خیبر یا تبوک سے لوٹ کر آئے آپ نے اس لکڑی کو جو آڑی لگی تھی جس پر پردہ پڑا تھا کھینچا وہ زمین پر گر گئی (ایک روایت میں عَرَس ہے سین سے یعنی وہ دیوار جو کوٹھری کی دونوں دیواروں کے درمیان چھوٹی سی کھڑی کی جاتی ہے اور وہ چھت تک نہیں پہنچتی۔ ایک روایت میں عرض ہے ضاد معجمہ سے یعنی آڑی لکڑی زمخشری نے کہا عرص صاد مہملہ سے صحیح ہے یعنی وہ لکڑی جو کوٹھری میں آڑی رکھی جاتی ہے پھر اس پر چھوٹی چھوٹی لکڑیاں جمائی جاتی ہیں)۔

فِیْ عَرَصَاتِ جَنْجَاثٍ۔ جنجاث کے میدانوں میں (یہ عَرْصَةٌ کی جمع ہے یعنی وہ کشادہ جگہ جس میں عمارت نہ ہو جیسے مکان کا صحن آنگن، اجلو خانہ وغیرہ)۔

اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثًا۔ آپ میدان میں تین دن تک ٹھہرے رہے، یعنی میدانِ جنگ میں۔

عَرَصَاتُ الْجَنَّةِ۔ بہشت میدان۔

رَجُلٌ اشْتَرٰی دَارًا فَبَقِیَتْ عَرْصَةً۔ ایک شخص نے ایک گھر خریدا لیکن خالی کھلا میدان رہ گیا۔

عَرْصَةُ الْاِسْلَامِ الْقُرْاٰنُ۔ اسلام کا آنگن قرآن ہے (جیسے آنگن گھر میں ہونا ضروری ہے ویسے ہی ہر مسلمان کو قرآن سیکھنا ضروری ہے یا جیسے آنگن سے گھر کی زینت ہوتی ہے ایسے ہی قرآن اسلام کی زینت ہے)۔

عَرْصَفَةٌ۔ لمبا چیرنا۔

عَرَاصِیْفُ۔ کجاوے کی چاروں لکڑیاں۔

عُرْصُفٌ۔ ایک بوٹی ہے، ایک یونانی گھاس۔

عَرْصَامٌ۔ یا عُرَاصِمٌ۔ شبیر۔

عَرْصَمٌ۔ بہت کھانے والا۔

عُرْصُوْمٌ۔ بخیل۔

عَرْضٌ۔ پیش کرنا، یاد سے پڑھنا، متعرض ہونا، ظاہر ہونا، ظاہر کرنا، دکھانا، چوڑا ڈالا آڑی رکھنا، عارض ہونا، سامنے آنا

لہ ایک قسم کا درخت ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

بیماری یا آفت آنا، بھرنا، مر جانا۔
مُعَارَضَةٌ۔ مقابلہ کرنا، روکنا۔
عِرَضٌ اور عَرَاضَةٌ۔ چوڑا ہونا۔
تَعْرِیْضٌ۔ اشارہ کنایہ کرنا (اس کی ضد تَصْرِیْحٌ ہے) چوڑا کرنا۔
اِعْرَاضٌ۔ روگردانی کرنا، متوجہ نہ ہونا، ٹال دینا۔
تَعَرُّضٌ۔ مانع ہونا، ٹیڑھا ہونا، ادھر ادھر مڑ کر چلنا۔
تَعَارُضٌ۔ ایک دوسرے کے خلاف ہونا۔
اِعْتِرَاضٌ۔ آڑا پڑنا، اعتراض کرنا، منع کرنا، روکنا۔
اِسْتِعْرَاضٌ۔ پیش کرنے کی درخواست کرنا، سامنے لانے کی خواہش کرنا۔

كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ۔ مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان پر حرام ہے اس کا خون اس کا مال اس کی عزت آبرو (یعنی ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کا قتل یا زخمی کرنا، یا اس کا مال لوٹ لینا، یا اس کی عزت بگاڑنا سب حرام اور منع ہے)۔

فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ۔ جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچا (جن کی حلّت اور حرمت میں شبہ ہے مثلاً مختلف فیہ چیزوں سے) تو اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچایا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ تَصَدَّقْتُ بِعِرْضِيْ عَلٰى عِبَادِكَ۔ یا اللہ! میں نے اپنی عزت تیرے بندوں پر تصدق کر دی (یعنی جو کوئی میری برائی کرے مجھ پر عیب لگائے میں نے اس کو معاف کر دیا)۔

فَاِنَّ اَبِيْ وَوَالِدَهٗ وَعِرْضِيْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْكُمْ وِقَاءٌ

میرے باپ اور اس کے باپ کی اور خود میری عزت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا تم سے بچاؤ ہے (یہ حسّان بن ثابت رض کا شعر ہے اور خطاب اس میں مشرکوں کی طرف ہے یعنی تم مجھ کو برا بھلا کہو لیکن میں تمھاری ہجو نہیں چھوڑوں گا..... تاکہ تم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو سے باز رہو)۔

اَقْرِضْ مِنْ عِرْضِكَ لِيَوْمِ فَقْرِكَ۔ اپنی عزت اور آبرو کا قرضہ لوگوں پر رہنے دے تاکہ جس دن تو محتاج ہو (یعنی قیامت کے دن) تیرے کام آئے (جن جن لوگوں نے تیری برائیاں کی ہیں ان کی نیکیاں تجھ کو ملیں)۔

لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عُقُوْبَتَهٗ وَعِرْضَهٗ۔ جس شخص کو قرض ادا کرنے کا مقدور ہو اور اس پر بھی وہ ٹال مٹول کرے تو اس کو تکلیف دینا، اس کی عزت بگاڑنا درست ہے (اگر قرض خواہ اس کی شکایت کرے اس کی برائیاں بیان کرے بدمعاملگی تو گنہگار نہ ہوگا)۔

اِنَّ اَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا۔ تمھاری عزتیں ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت (اس شہر یعنی مکہ میں)۔

اِنَّمَا هُوَ عَرَقٌ يَجْرِيْ مِنْ اَعْرَاضِهِمْ مِثْلُ الْمِسْكِ۔ وہ ایک پسینہ ہوگا جو ان کے جوڑوں سے بہے گا اس کی خوشبو مشک کی سی ہوگی (یعنی بہشت کے لوگ پاخانہ پیشاب نہ کریں گے بس اس پسینے سے ان کی غذا ہضم ہو جائے گی)۔

غَضُّ الْاَطْرَافِ وَخَفِرُ الْاَعْرَاضِ۔ نیچی نگاہ والیاں اپنی عزت شرم سے بچانے والیاں (ایک روایت میں اِعْرَاض بہ کسرۂ ہمزہ ہے یعنی شرم سے ان چیزوں کی طرف نہیں دیکھتیں ادھر سے منہ پھیر لیتی ہیں جو ان کے لئے ناجائز اور مکروہ ہیں)۔

فَاِنْ دَفَعَتْ تُغْنِيْ بِاَعْرَاضِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ تو چل دے گا مسلمانوں کی عزتیں بگاڑنے کے اشعار گاتا ہوا۔

عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِيْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ۔ ابھی بہشت اور دوزخ اس دیوار کے کونے

Marfat.com

میں مجھ کو دکھلائی گئی (یعنی اُس کا نمونہ بتلایا گیا ورنہ بہشت اور دوزخ تو ساری زمین میں بھی نہیں سما سکتی بعضوں نے کہا حجاب اُٹھا دیا گیا اور آپ نے وہیں سے بہشت اور دوزخ کو دیکھ لیا۔ یہ امر کچھ خلاف قیاس نہیں ہے اللہ تعالیٰ آنکھ میں جتنی.... چاہے اتنی قوت دے سکتا ہے)۔

فَاِذَا عُرْضُ وَجْهِهٖ مُنْسَحٍ ۔ اُس کے چہرے کا ایک جانب چھلا ہوگا، وہاں کا پوست نکل گیا ہوگا۔

فَقَدَّمْتُ اِلَيْهِ الشَّرَابَ فَاِذَا هُوَ يَنِشُّ فَقَالَ اضْرِبْ بِهٖ عُرْضَ الْحَائِطِ ۔ میں نے شربت آپ کے سامنے رکھا دیکھا تو وہ جھاگ اُٹھا رہا تھا (تیزی سے) آپ نے فرمایا یہ دیوار کے کونے پر پھینک دے (اب پینے کے قابل نہیں رہا اس میں تو نشہ آگیا)۔

اِذْهَبْ بِهَا فَاخْلِطْهَا ثُمَّ ائْتِنَا بِهَا مِنْ عُرْضِهَا ۔ اُس کو لے جاکر ملا دے پھر ایک کونے سے ہمارے پاس لے کر آ۔

كُلِ الْجُبْنَ عُرْضًا ۔ پنیر جہاں پائے وہاں سے خرید لے (یہ پوچھنا ضروری نہیں ہے کہ مسلمان نے تیار کیا ہے یا کافر نے (یہ محمد بن حنفیہؒ کا قول ہے اور اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ کافر کی نجاست باطنی اور اعتقادی ہے نہ کہ ظاہری جیسے امامیہ کا قول ہے)۔

فَاَتٰى جَمْرَةَ الْوَادِىْ فَاسْتَعْرَضَهَا ۔ پھر نالہ کے جمرے پر آئے اور عرض کی طرف سے آئے (یعنی لمبائی کی طرف سے نہیں آئے بلکہ عرض کی طرف سے)۔

سَاَلَ عُمَرُ عَمْرَو بْنَ مَعْدِيْكَرِبَ عَنْ عُلَةَ بْنِ جَلْدٍ فَقَالَ اُولٰئِكَ فَوَارِسُ اَعْرَاضِنَا وَشِفَاءُ اَمْرَاضِنَا ۔ حضرت عمرؓ نے علہ بن جلد قبیلے کا حال عمرو بن معد یکرب سے پوچھا انہوں نے کہا یہ لوگ تو ہمارے لشکروں کے سوار ہیں (یا ہماری عزت بچانے کے لئے سوار ہیں) اور ہماری بیماریوں کی دوا ہیں۔ اَعْرَاض جمع ہے عَرْض کی بمعنے لشکر اور فوج یا عِرْض کی بمعنے عزت اور آبرو۔

تَنْحِتُوْنَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ ۔ تم اس پہاڑ کے کونے سے چاندی نکالتے ہو۔

اِنْطَلَقَ رَجُلٌ اِلٰى عُرْضِ مَالِهٖ ۔ ایک شخص اپنے مال کی ایک جانب گیا۔

هُوَ مِنْ عُرْضِ النَّاسِ ۔ وہ عام آدمیوں سے ہے (یعنی عام آدمیوں میں سے ایک آدمی ہے یعنی خاص اور شریف امیر لوگوں میں سے نہیں ہے)۔

اِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِيْضٌ ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عدی بن حاتم سے فرمایا) تیرا تکیہ تو بہت چوڑا ہے یا تم بڑے سونے والے ہو (ایک روایت میں عَرِيْضُ الْقَفَا ہے یعنی تیری گدی بہت چوڑی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ موٹے اور فربہ ہو (ہوا یہ تھا کہ جب یہ آیت اُتری حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ تو عدیؓ اُس کا یہ مطلب سمجھے کہ جب سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے تمیز ہو جائے یعنی اتنی روشنی ہو جائے اُس وقت تک کھانا کھا سکتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مذاق کی راہ سے اُن سے فرمایا کہ تمھارے تکیہ بہت چوڑا ہے کہ اس میں رات کی سیاہی اور صبح کی سفیدی سما گئی) پہلے اتنی ہی آیت اُتری تھی حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ تو بعض صحابہ کو دھوکا ہوا اُنھوں نے اپنے تکیہ کے تلے دو طرح کے دھاگے سفید اور سیاہ رکھ لیے اور جب تک روشنی کی وجہ سے دونوں میں تمیز نہ ہو اُس وقت تک کھاتے پیتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے مِنَ الْفَجْرِ کا لفظ اُتارا اور بتلا دیا کہ سیاہ دھاگے سے رات کی سیاہی اور سفید دھاگے سے صبح کی روشنی مراد ہے)۔

لَقَدْ ذَهَبْتُمْ فِيْهَا عَرِيْضَةً ۔ تم اُس میں جو کشادہ

Marfat.com

تھی چل دیئے۔

لَئِنْ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَۃَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَۃَ۔ تو نے اگرچہ بات مختصر کی مگر سوال بہت بڑا کیا (جس کو بہت تفصیل درکار ہے اُس نے یہ پوچھا تھا کہ مجھ کو ایسا کام بتلایئے جس کی وجہ سے میں بہشت میں جاؤں)۔

لَکُمْ فِی الْوَظِیْفَۃِ الْفَرِیْضَۃُ وَلَکُمُ الْعَارِضُ تم زکوٰۃ میں اتنا ہی دو جتنا مقرر ہے اور جو جانور بیمار ہو یا لنگڑا ہو گیا ہو وہ تم ہی رکھو (ہم زکوٰۃ میں ایسا جانور نہیں لیں گے۔ عارض عیب دار جانور جو بیمار ہو یا اُس کا ہاتھ یا پاؤں ٹوٹ گیا ہو۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَکَلُوْنَ لِلْعَوَارِضِ۔ بیمار جانوروں کو کھانے والے ایسے لوگوں کا عیب کرتے ہیں)۔

تُصِیْبُ مِنْ رِسْلِھَا وَعَوَارِضِھَا۔ تو بنیم کے جانوروں کا دودھ پی سکتا ہے اور جو جانور بیمار ہو جائے (اُس کے مرجانے کا ڈر ہو) اُس کو کھا سکتا ہے۔

اِنْ عَرَضَ لَھَا فَانْحَرْھَا۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قربانی کا اونٹ ایک شخص کے ہاتھ بھیجا اور فرمایا) اگر وہ راستہ میں بیمار ہو جائے یا لنگڑا ہو جائے (چل نہ سکے) تو اُس کو نحر (ذبح) کر ڈال (کیونکہ مُردار ہو کر مرنے سے تو یہی بہتر ہے کہ اُس کو اللہ کے نام پر کاٹ ڈالیں غریب لوگ اُس کا گوشت کھائیں)۔

اَخَافُ اَنْ یَّکُوْنَ عُرِضَ لَہٗ۔ میں ڈرتی ہوں کہیں اُن کو آسیب کا خلل نہ ہو (کوئی جن چڑھ بیٹھا ہو یا اُس نے ہاتھ لگا دیا ہو)۔

فَاعْتُرِضَ عَنْھَا۔ وہ اپنی بیوی سے صحبت نہ کر سکے (کوئی مانع پیدا ہو گیا یا اور کوئی سبب)۔

لَاجَلَبَ وَلَاجَنَبَ وَلَا اعْتِرَاضَ۔ اس گھوڑ دوڑ میں نہ جلب ہے نہ جنب نہ اعتراض (جلب اور جنب کی تفسیر کتاب الجیم میں گذر چکی ہے اور اعتراض یہ ہے کہ دو آدمیوں کی شرط میں ایک تیسرا آدمی خواہ مخواہ اپنا گھسیڑ دے)۔

اِنَّہٗ عَرَضَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرِ الْفَرَسَ۔ سُراقہ بن مالک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضؓ کے سامنے گھوڑا اڑا دیا (جب دونوں صاحب ہجرت کے سفر میں مدینہ طیبہ جا رہے تھے)۔

کُنْتُ مَعَ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃٍ اِذَا رَجُلٌ یُقَرِّبُ فَرَسًا فِیْ عِرَاضِ الْقَوْمِ۔ میں اپنے جانی دوست یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک جہاد میں کیا دیکھتا ہوں ایک شخص لوگوں کے برابر اپنا گھوڑا اڑا رہا ہے۔

اِنَّہٗ ذَکَرَ عُمَرَ فَاَخَذَ الْحُسَیْنُ فِیْ عِرَاضِ کَلَامِہٖ۔ حضرت امام حسنؓ نے حضرت عمرؓ کا ذکر کیا تو امام حسینؓ نے بھی اُنہی کی سی گفتگو کی۔

اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَارَضَ جَنَازَۃَ اَبِیْ طَالِبٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طالب کے جنازے میں ایک طرف سے آگئے (راستہ سے جنازہ میں شریک ہو گئے گھر سے اُن کے جنازے کے ساتھ نہیں گئے کیونکہ وہ مرتے دم تک اسلام نہیں لائے تھے)۔

اِنَّ جِبْرِیْلَ کَانَ یُعَارِضُہُ الْقُرْاٰنَ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ مَرَّۃً وَّاِنَّہٗ عَارَضَہُ الْعَامَ مَرَّتَیْنِ۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر سال ایک بار قرآن کا دَور کیا کرتے لیکن جس سال آپ کی وفات ہوئی اُس میں دو بار دَور کیا۔

عَارَضْتُ الْکِتَابَ بِالْکِتَابِ۔ میں نے قرآن کا مقابلہ قرآن سے کیا۔

اِنَّ فِی الْمَعَارِیْضِ لَمَنْدُوْحَۃً عَنِ الْکِذْبِ۔ اشارے کنایے میں آدمی جھوٹ سے بچ سکتا ہے (عقل مند

Marfat.com

آدمی کیا کرتے ہیں جب ایسی ضرورت پیش آتی ہے کہ جواب دینا ضروری ہے اور صاف صاف کہو تو جھوٹ ہوتا ہے یا ضرر کا ڈر ہے تو ایسی بات کہتے ہیں جو جھوٹ بھی نہ ہو اور اپنا مطلب نکل جائے اُس کو عربی زبان میں تعریض کہتے ہیں اور معراض بھی اُسی کی جمع معاریض ہے۔

مترجم :- کہتا ہے تعریض صحابہ اور تابعین اور ائمہ سلف سے ثابت ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رض نے تعریض کی۔ اور امام شافعی رح نے بھی تعریض کر کے اپنا پیچھا چھڑایا)۔

اَمَا فِی الْمَعَارِیْضِ مَا یُغْنِی الْمُسْلِمَ مِنَ الْکَذِبِ (حضرت عمر رض نے کہا) کیا تعریض کر کے مسلمان جھوٹ سے بچ نہیں سکتا (ضرور بچ سکتا ہے مگر اتنی عقل بھی ہو)۔

مَا اُحِبُّ بِمَعَارِیْضِ الْکَلَامِ حُمْرَ النَّعَمِ۔ میں تعریضی کلام سے زیادہ سُرخ اونٹوں کو بھی پسند نہیں کرتا۔

مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ خِفَّةُ عَارِضَیْہِ۔ آدمی کی خوش نصیبی کی یہ نشانی ہے کہ اُس کے دونوں رخسارے ہلکے ہوں (یعنی اُن پر گھنے ہوئے بال نہ ہوں۔ بعضوں نے کہا رخساروں کا ہلکا ہونا اس سے یہ مراد ہے کہ وہ لوگوں سے سوال بہت کم کرتا ہو۔ صاحب نہایہ نے کہا پہلے معنے کو یعنی بالوں کے کم ہونے کو میں مناسب نہیں سمجھتا انتہی۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بہت سے صحابہ کبار اور علمائے امت کی ڈاڑھی گھنی ہوئی تھی۔ کیا وہ سعید اور خوش نصیب نہ تھے)۔

فَمَسَحَتْ بِعَارِضَیْهَا۔ انہوں نے اپنے گالوں پر ہاتھ پھیرا (اُن پر خوشبو لگائی تاکہ سوگ کا شبہ نہ رہے)۔

اِنَّهٗ بَعَثَ اُمَّ سُلَیْمٍ لِتَنْظُرَ اِمْرَاَةً فَقَالَ شَمِّیْ عَوَارِضَهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلیم رض کو بھیجا ایک عورت کو دیکھنے کے لئے (شاید آپ اُس سے نکاح کرنا چاہتے ہوں گے) اور فرمایا کہ اُس کے وہ دانت سونگھ جو گال کے تلے ہوتے ہیں (تاکہ اُس کے منہ کی بُو کا حال معلوم ہو)۔

تَجْلُوْ عَوَارِضَ ذِیْ ظَلْمٍ اِذَا ابْتَسَمَتْ۔ ہنستے وقت وہ چمکتے ہوئے دانت دکھلاتی ہے (نہایہ میں ہے کہ عوارض وہ دانت جو منہ کے عرض میں ہوتے ہیں یعنی ثنایا اور اضراس کے درمیان)۔

فَیُصِیْبُ مِنْ جَزْرِهَا وَرِسْلِهَا وَعَوَارِضِهَا۔ اُن کے بالوں کو اور دودھ کو اور جو اُن میں سے سقط ہو جائے (بیمار یا لنگڑا ہو جائے) کام میں لا سکتا ہے۔

وَاَضْرِبُ الْعَرُوْضَ۔ اور میں اِدھر اُدھر جانے والے اونٹ کو سیدھا کرتا ہوں مار کر۔ یعنی شریر اونٹ کو مارتا ہوں (اُس کو سیدھا اور درست کرتا ہوں یہ حضرت عمر رض کا قول ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص راستی اور انصاف سے منہ پھیرتا ہے اُس کو راہ پر لاتا ہوں)

تَعَرَّضِیْ مَدَارِجًا وَسُوْمِیْ تَعَرُّضَ الْجَوْزَاءِ لِلنُّجُوْمِ۔ ادھر اُدھر مڑ کر راستوں میں چل اور سخت گلیوں سے بچی رہ جیسے جوزہ ستاروں کے بیچ میں سے ہو کر نکل جاتا ہے (جوزا کے ستارے بھی اِدھر اُدھر واقع ہیں سیدھے نہیں ہیں)۔

مَدْحُوْسَةٌ قُذِفَتْ بِالنَّحْضِ عَنْ عُرُضٍ
مٹی میں دھنسی ہوئی اور پُر گوشت ہونے کی وجہ سے چرنے میں ادھر اُدھر ڈھل جاتی ہے (یہ کعب کے قصیدے کا ایک مصرعہ ہے)۔

قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا۔ کہنے لگے یہ ابر تو ہم پر برستا معلوم ہوتا ہے۔ عارض وہ ابر جو آسمان کے کناروں میں پھیلا ہوا ہو۔

فَاَخَذَ فِیْ عَرُوْضٍ اٰخَرَ۔ پھر انہوں نے گفتگو کا رنگ بدل دیا اور باتیں کرنے لگے)۔

Marfat.com

عَرُوْض۔ پہاڑ کے عرض میں جو راستہ ہو اور جو مقام چلنے میں ہمارے مقابل آجائے۔

فَاَمَرَ اَنْ یُّؤْذِنُوْا اَھْلَ الْعَرُوْضِ۔ آپ نے حکم دیا کہ مکّہ اور مدینہ کے اطراف میں جو لوگ بستے ہیں اُن کو خبردار کر دیں (مکہ اور مدینہ اور یمن کو عَرُوْض کہتے ہیں اور حجاز کے ملک میں جو گاؤں ہیں یا کسان بستے ہیں اُن کو اَعْرَاض کہتے ہیں اُس کا مفرد عِرْض ہے بہ کسرہ عین)۔

اِنَّہٗ خَرَجَ مِنْ مَکَّۃَ حَتّٰی بَلَغَ الْعَرِیْضَ۔ ابوسفیان مکہ سے نکلا یہاں تک کہ عریض جا پہنچا۔ عُرَیْض ایک وادی ہے مدینہ میں وہاں مدینہ والوں کے جانور وغیرہ رہتے تھے۔

سَاقَ خَلِیْجًا مِّنَ الْعُرَیْضِ۔ وہ عریض میں سے خلیج کی طرف ہانک لے گیا (یعنی دریا کا راستہ لیا)۔

ثَلَاثٌ فِیْھِنَّ الْبَرَکَۃُ مِنْھُنَّ الْبَیْعُ اِلٰی اَجَلٍ وَالْمُعَارَضَۃُ۔ تین چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی ہے اُن میں سے ایک اُدھار بیچنا، ایک ٹھہرا کر (کیونکہ اُس میں اُس غریب مسلمان کا فائدہ ہوتا ہے جس کے پاس نقد پیسہ نہیں ہے) دوسرے مبادلہ یعنی ایک جنس دے کر اُس کے بدلے دوسری جنس لینا، مثلاً ایک غلّہ یا میوہ کے بدلے دوسرا غلّہ یا میوہ لینا۔ اسی طرح جانوروں، یا کتابوں یا اور اشیاء کا مبادلہ غرض جس معاملہ میں دونوں طرف میں اسباب ہو نقد پیسہ نہ ہو اُس کو معارضہ کہیں گے)۔

لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَۃِ الْعَرَضِ اِنَّمَا الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ۔ تونگری اور امیری یہ نہیں ہے کہ دنیا کا بہت سامان اور اسباب ہو (جس کو نادان لوگ تونگری سمجھتے ہیں) بلکہ تونگری دل کی تونگری ہے یعنی ہمت کا بلند ہونا اور کسی چیز کی طمع اور خواہش نہ رکھنا جتنا اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اُسی پر شاکر اور خوش رہنا اُس کو بہت سمجھنا زیادہ کی آرزو نہ کرنا (تونگری بدل است نہ بمال)۔

اِیْتُوْنِیْ بِعَرْضٍ ثِیَابٍ خَمِیْصٍ اَوْ لَبِیْسٍ۔ (معاذؓ نے یمن والوں سے کہا) تم مجھ کو زکوٰۃ میں سامان دو جیسے کمبل یا اور پہننے کے کپڑے (اَھْوَنُ یعنی یہ سامان ہلکا ہے اُس کا پہنچا دینا مدینہ میں آسان ہے برخلاف جانوروں کے کہ اُن کا مدینہ تک بھیجنا مشکل ہے اسی طرح غلّہ کا۔ اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ زکوٰۃ میں مال کی قیمت ادا کرنا درست ہے جیسے حنفیہ کا قول ہے اور شاید معاذؓ نے ایسا کیا ہو کہ جانور اور غلّہ زکوٰۃ میں لے کر پھر اُس کے بدلہ کپڑا لے لیا ہو)۔

مَنْ تَعَلَّمَ لِیُصِیْبَ بِہٖ عَرَضًا۔ جو شخص دنیا کا مال و اسباب کمانے کے لئے علم حاصل کرے۔

مَا کَانَ لَھُمْ مِّنْ مِلْکٍ وَّعُرْمَانٍ وَمَزَاھِرَ وَعِرْضَانٍ۔ اُن کے پاس جو ملک املاک اور کھیت اور باجے اور بکریاں وغیرہ ہوں (عِرْضَان جمع ہے عَرِیْض کی وہ بکری جو ایک سال کی ہو گئی ہو۔ بعضوں نے کہا خصی بکری اور عِرْض کی بھی جمع ہو سکتی ہے یعنی وہ وادی جس میں کھجور وغیرہ کے بہت درخت ہوں)۔

اِنَّہٗ حَکَمَ فِیْ صَاحِبِ الْغَنَمِ اَنَّہٗ یَاْکُلُ مِنْ رِسْلِھَا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بکریوں والے کے باب میں یہ حکم دیا کہ وہ اُن کا دودھ پیئے خصی جانوروں کا گوشت کھائے۔

فَتَلَقَّتْہُ امْرَاَۃٌ مَعَھَا عَرِیْضَانِ اَھْدَتْھُمَا لَہٗ۔ پھر ایک عورت آپ سے ملی اُس کے ساتھ دو بکریاں خصی سال سال بھر کی جن کو اُس نے تحفہ کے طور پر گزرانا۔

عَرُوْض۔ ایک سال کا بکرا۔

اَرْمِیْ بِالْمِعْرَاضِ فَیَخْزِقُ۔ میں بن پیکان کا تیر مارا کرتا تھا وہ گھس جاتا تھا (اسی سے شکار کیا کرتا تھا جس کو

عربی میں مِعْرَاض کہتے ہیں کیونکہ وہ چوڑان کی طرف سے جا کر لگتا ہے نوک سے نہیں لگتا اگر نوک کی طرف سے لگے اور خون بہا دے تو اس کا شکار بھی حلال ہے)۔

مَا اَصَابَ الْمِعْرَاضُ بِعَرْضِهٖ۔ جو بن پیکان کا تیر عرض کی طرف سے پڑے (اور جانور اس کی مار سے مر جائے تو وہ حلال نہیں۔ طیبی نے کہا مِعْرَاض اس لکڑی یا سوٹے کو بھی کہتے ہیں جس کے ایک جانب لوہا لگا ہو)۔

خَمِّرُوْا اٰنِیَتَکُمْ وَلَوْ بِعُوْدٍ تَعْرُضُوْنَهٗ عَلَیْهِ۔ اپنے برتنوں کو (جن میں کھانا پانی ہو) ڈھانپ دیا کرو۔ (اگر سرپوش نہ ملے تو) ایک آڑی لکڑی ہی اس پر رکھ دیا کرو (پانی اور کھانے کے برتن کو رات کو کھلے چھوڑ دینا اندیشہ ناک ہے۔ بعضوں نے کہا رات اور دن دونوں میں کھلے چھوڑنا منع ہے کیونکہ حدیث میں رات کی قید نہیں ہے)۔

تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَی الْقُلُوْبِ عَرْضَ الْحَصِیْرِ۔ (ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ فتنے دلوں پر اس طرح بچھائے جائیں گے جیسے بوریا بچھایا جاتا ہے) یا فتنے دلوں پر پیش کئے جائیں گے جیسے سپاہی بادشاہ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ فتنوں کی بھرمار ہوگی ایک اٹھا بھی دور نہیں ہوا کہ دوسرا اٹھے گا)۔

فَادَّانَ مُعْرِضًا۔ قرض لینے میں آندھی بن گیا (جو سامنے آیا اس سے قرض مانگنے لگا یا ادائی کی فکر نہ کرکے قرض لینا شروع کر دیا یا جس نے یہ نصیحت کی کہ اب قرض نہ لو تو اس کی نصیحت کا کچھ خیال نہ کیا اور قرض لیتا رہا)

اِنَّ رَکْبًا مِّنْ تُجَّارِ الْمُسْلِمِیْنَ عَرَضُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ ثِیَابًا بَیْضًا۔ کچھ سواروں نے جو مسلمان سوداگر تھے (اور شام کے ملک سے آرہے تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رض کو سفید کپڑے تحفہ گزرانے (جب آپ ہجرت کے سفر میں ابوبکر رض کے ساتھ مدینہ جا رہے تھے) (تَعْرِیْض ہدیہ اور تحفہ گزراننا۔ اسی سے ہے عُرَاضَة جو سفر سے آنے والا تحفہ کے طور پر لائے)۔

اَیْنَ مَا جِئْتَ بِهٖ مِمَّا یَاْتِیْ بِهِ الْعُمَّالُ مِنْ عُرَاضَةِ اَهْلِهِمْ (جب معاذ بن جبل رض یمن کی صوبیداری سے لوٹ کر آئے تو ان کی بیوی ان سے کہنے لگیں) اجی وہ تحفہ یا ہدیہ کہاں ہے جو صوبیداروں کو ان کے گھر والوں کے لئے ملا کرتا ہے (یعنی جیسے تمام دنیا دار حاکموں کا قاعدہ ہے کہ وہ رعایا سے حصے اور تحفے اور نذریں لیا کرتے ہیں تم کیا لے کر آئے۔ ان کی بیوی نے یہ سمجھا کہ معاذ رض بھی دوسرے حاکموں کی طرح رشوت خوار ہیں)۔

قَدْ عُرِضُوْا فَاَبَوْا۔ ان کے سامنے کھانا پیش کیا گیا لیکن انہوں نے کھانے سے انکار کیا (اور کہا جب ابوبکر رض لوٹ کر آئیں گے تو انہی کے ساتھ کھائیں گے۔ جب تک وہ لوٹ کر نہیں آئیں گے ہم بھی کھانا نہیں کھائیں گے یہ قصہ حضرت ابوبکر رض کے مہمانوں کا ہے جو مشہور ہے)۔

فَاسْتَعْرَضَهُمُ الْخَوَارِجُ۔ خارجیوں نے جس طرح بن سکا ان کو قتل کیا (ان کے قتل کرنے میں کچھ پس و پیش نہیں کیا)۔

اِنَّهٗ کَانَ لَا یَتَاَثَّمُ مِنْ قَتْلِ الْحَرُوْرِیِّ الْمُسْتَعْرِضِ۔ وہ خارجی کے قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے جو مسلمانوں کے قتل کے درپے ہو (بلکہ ایسے خارجی کا مار ڈالنا ثواب ہے جو دوسرے مسلمانوں کو کافر سمجھے ان کا خون اور مال حلال جانے)۔

کَانَ یَسْتَعْرِضُ النَّاسَ بِالْجُرْفِ۔ حضرت ابوبکر صدیق رض جرف میں لوگوں کا جائزہ لیتے ان کا حال دریافت کرتے (جُرْف ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب)۔

Marfat.com

نَدَعُوْنَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَھُوَ مُعْرَضٌ لَّکُمْ۔ تم امیر المومنینؓ کو چھوڑ دیتے ہو اور وہ تمہارے سامنے موجود ہیں (ایک روایت میں مُعْرِضٌ بہ کسرۂ راء ہے۔ حربی نے کہا یہی صحیح ہے اور ترجمہ وہی ہے)۔

اِنَّہٗ رَاٰی رَجُلًا فِیْہِ اِعْتِرَاضٌ۔ عثمان بن ابی العاص نے ایک شخص کو دیکھا جو حق بات کو ماننے سے گریز کرتا تھا (اس میں تعصب اور عناد تھا خواہ مخواہ باطل کی پیروی پر اصرار کرتا تھا۔ عرب لوگ کہتے ہیں اِعْتَرَضَ الشَّیْءَ۔ جب خواہ مخواہ تکلف کے ساتھ کوئی بات اختیار کرے)۔

اِنَّہٗ شَدِیْدُ الْعَارِضَۃِ۔ وہ بڑا بہادر اور دلیر یا بڑا بات کرنے والا فصیح اللسان ہے۔

دُفِعَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَارِضُ الْیَمَامَۃِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عارض الیمامہ دکھلایا گیا (وہ ایک موضع کا نام ہے)۔

عُرْضَتُھَا طَامِسُ الْاَعْلَامِ مَجْھُوْلٗ۔
(یہ کعب بن زہیرؓ کے قصیدے کا ایک مصرعہ ہے عُرْضَۃ کہتے ہیں اس چیز کو جو تیار کی جائے۔ عرب لوگ کہتے ہیں بَعِیْرٌ عُرْضَۃٌ لِّلسَّفَرِ۔ یعنی وہ اونٹ جو سفر کرنے کے لئے مضبوط اور طاقتور ہو)۔

اِنَّ الْحَجَّاجَ کَانَ عَلَی الْعَرْضِ وَعِنْدَہٗ ابْنُ عُمَرَ۔ حجاج لشکروں کو دیکھ رہا تھا اور اس کے پاس عبداللہ بن عمرؓ موجود تھے۔

اَلْعَرْضُ عَلَی الْمُحَدِّثِ۔ استاد کو حدیث سنانا یاد سے یا کتاب میں دیکھ کر۔

عَرْضُ الْمُنَاوَلَۃِ۔ یہ ہے شاگرد اپنے استاد کی روایت کی ہوئی حدیثوں کی کتاب استاد کے سامنے پیش کرے اور استاد اس کو دیکھ کر صحیح کر کے پھر شاگرد کو دیدے اور ان حدیثوں کی اپنے سے روایت کرنے کی اجازت دیدے۔

یَعْرِضُہٗ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبرئیل علیہ السلام کو قرآن سناتے (ہر سال ایک بار دور کرتے لیکن جس سال وفات ہوئی اس سال دو بار دور کیا۔ ایک روایت میں یُعَارِضُ ہے یعنی دور کرتے۔ دوسری روایت میں ہے کہ زید بن ثابتؓ نے آخری دور میں آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سنا تھا)۔

فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس وعظ میں بیٹھنے سے منہ پھیر لیا (وہاں سے چل دیا) اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی طرف سے منہ پھیر لیا (شاید وہ منافق ہوگا)۔

فِیْ عَرْضِ الْوِسَادَۃِ۔ تکیہ کے عرض میں لیٹے (اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بیوی اس کے طول میں لیٹے۔ ابن عباسؓ اس وقت بچے تھے اور میمونہؓ ان کی خالہ تھیں اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے پاس سلا لیا)۔

لَا یَزَالُ تَصَاوِیْرُ تَعْرِضُ۔ یا تَصَاوِیْرُہٗ تَعْرِضُ۔ برابر اس کپڑے کی مورتیں نماز میں مجھ پر کھل رہی تھیں (اور میرا خیال ان کی طرف بٹ رہا تھا)۔

یُعَرِّضُ رَاحِلَتَہٗ فَیُصَلِّیْ۔ یا یَعْرِضُ۔ اونٹ کو اپنے سامنے کر لیتے اور اس کی آڑ میں نماز پڑھتے۔ (معلوم ہوا کہ جانور اگر نماز میں سامنے ہو تو کوئی قباحت نہیں لیکن گائے کو اگر سامنے کرے تو مکروہ ہے کیونکہ مشرکین اس کی پوجا کرتے ہیں)۔

خَشَبَۃٌ مُعَرَّضَۃٌ۔ آڑی رکھی ہوئی لکڑی۔

تَعْرِضُ لَہُ الْحَاجَۃُ۔ حاجت پیش آتی ہے۔

وَاِنِّیْ لَمُعْتَرِضَۃٌ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہو کر تہجد کی نماز پڑھتے

Marfat.com

اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان آڑی پڑی رہتی معلوم ہوا کہ اگر نماز میں عورت سامنے پڑی ہو تو قباحت نہیں)۔

يَعْرِضُهَا وَيُعِيدَانِ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بار بار ابو طالب سے اُن کی موت کے وقت یہ فرما رہے تھے اچھا تم ایک بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہہ لو۔ لیکن ابو جہل اور ابن امیہ ہر بار اُن سے یوں کہتے کیا تم عبد المطلب کے دین سے پھرے جاتے ہو۔ آخر اُن کی قسمت میں ایمان نہ تھا اُنھوں نے اخیر یہ کلمہ کہا **عَلٰی دِیْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ**۔ اور اُن کا خاتمہ شرک ہی پر ہوا)۔

عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ مِنْ اَشْرَافِ اَهْلِ الطَّائِفِ۔ میں نے اپنے آپ کو ابن عبد یالیل پر پیش کیا جو طائف کے سرداروں میں سے تھا (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش کی ایذا دہی سے تنگ آگئے تو طائف تشریف لے گئے اور وہاں کے سردار ابن عبد یالیل سے آپ نے درخواست کی کہ مجھ کو اپنی پناہ میں لے لو اور میری مدد اور حفاظت کر و لیکن طائف والوں کی قسمت میں یہ شرف نہ تھا انھوں نے آپ کی درخواست قبول نہ کی بلکہ ڈھیلوں اور پتھروں سے آپ کو مارا یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک خون آلود ہو گئے)۔

عَرَضَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ۔ اُحد کے دن آپ نے عبد اللہ بن عمرؓ کو جانچا کہ وہ فوج میں لینے کے لائق ہیں یا نہیں۔

ذٰلِكَ الْعَرْضُ۔ (یہ جو قرآن شریف میں ہے کہ اُس کے اعمال کا حساب کیا جائے گا) تو اُس کا مطلب ہے کہ اُس کے اچھے بُرے اعمال اُس کو بتلا دیئے جائیں گے (پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اُس کو بخش دے گا اور بُرے اعمال پر مواخذہ نہ کرے گا۔ لیکن جس شخص سے چھان بین کر حساب لیا جائے گا وہ تو تباہ ہو گا)۔

فَلَا تَعْرِضْنَ بَنَاتِكُنَّ۔ اپنی بیٹیوں کو مجھ پر پیش نہ کرو (کیونکہ وہ مجھ پر حرام ہیں، یہ آپ نے امّ حبیبہؓ سے فرمایا۔ ایک روایت میں فَلَا تَعْرِضُنَّ ہے تو خطاب سب بیبیوں کو ہو گا)۔

عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ۔ آدمی پر جب تک وہ برزخ میں رہتا ہے اُس کا ٹھکانا صبح اور شام پیش کیا جاتا ہے (یعنی اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت میں اُس کا مقام اُس کو بتلایا جاتا ہے اگر دوزخی ہے تو دوزخ میں اُس کا ٹھکانا اُس کو دکھایا جاتا ہے پھر بہشتی تو جلدی قیامت قائم ہونے کی آرزو کرتا ہے اور دوزخی چاہتا ہے کہ قیامت میں جتنی دیر ہو اتنی ہی بہتر ہے)۔

عُرِضْتُهَا اللِّقَاءَ۔ اُس کا مقصود ملاقات ہے۔

فَعَرَّضَ۔ حضرت عمرؓ نے اشارے کنایے میں کہا۔ (صاف صاف حضرت عثمانؓ پر انکار نہیں کیا یہ تعریض سے نکلا ہے یعنی اشارے کنایے میں کوئی بات کہنا)۔

فَاَجَازَ وَلَمْ يُعْرِضْ لَهٗ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَاتٍ۔ اجازت دی اور اُن سے کچھ تعرض نہ کیا یہاں تک کہ عرفات میں آئے۔

قَالُوْا فَاعْرِضْ۔ انہوں نے کہا اچھا پیش کرو۔

تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ۔ ہر پیر اور جمعرات کو میری امت کے اعمال میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں (یعنی اجمالاً نہ کہ تفصیلاً نام بنام اور اسی لئے دوسری حدیث میں ہے کہ کچھ لوگ قیامت کے دن آپ کے حوض کوثر پر آنے کا قصد کریں گے لیکن فرشتے اُن کو دھکیل دیں گے۔ آپؐ فرمائیں گے یہ تو میرے لوگ ہیں اُن کو آنے دو۔ فرشتے عرض کریں گے آپ کو معلوم نہیں انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا گُن نکالے)۔

Marfat.com

نُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ۔ ہر جمعہ کو لوگوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے یا اُس فرشتہ کے سامنے جس کو اعمال کا کام سپرد ہے پیش کئے جاتے ہیں۔

عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ بَطْحَاءَ مَکَّۃَ ذَھَبًا۔ میرے پروردگار نے مجھ سے یہ فرمایا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تم کہو تو میں مکّہ کے پتھریلے میدان کو سب سونا کر دوں (یعنی اگر تم کو دنیا کے مال و دولت کی خواہش ہے تو ابھی مکّہ کا سارا میدان سونا ہو جاتا ہے جتنا چاہو لو مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی خواہش نہیں کی اور عرض کیا مجھ کو دنیا کی دولت نہیں چاہئیے ایک دن بھوکا رکھ ایک دن کھانا کھلا جب بھوکا ہوں تو صبر کروں اور جب پیٹ بھرے تو شکر کروں)۔

اَلَا اِنَّ الدُّنْیَا عَرَضٌ حَاضِرٌ یَاْکُلُ مِنْہُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ۔ دنیا تو ایک قلیل سودا (تیار مال) ہے جو ابھی ملتا ہے (نقد ہے مگر اُس کو ثبات اور قرار نہیں) نیک اور بد سب اُس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں (اور آخرت کا سودا گو اُدھار ہے مگر اپنے وعدے پر ملنے والا ہے اور اُس کو ثبات اور قرار ہے)۔

اِنَّکُمْ مَعْرُوْضُوْنَ عَلٰی اَعْمَالِکُمْ۔ (اس میں قلب ہے اصل یوں ہے اِنَّ اَعْمَالَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیْکُمْ) تمہارے اعمال تم پر پیش کئے جائیں گے۔

ھٰذِہٖ الْخُطُوْطُ الْاَعْرَاضُ۔ یہ جو باریک باریک لکیریں ہیں یہ آفتیں اور بیماریاں ہیں جو انسان کو زندگی میں لاحق ہوتی ہیں (اور وہ لمبی لکیر جو باہر نکل گئی ہے آدمی کی آرزو ہے بقولِ شخصے "آرزو کی رسّی دراز ہوتی ہے")۔

اَعْرَاضٌ بَشَرِیَّۃٌ۔ (یہ عَرَض کی جمع ہے) یعنی وہ بیماریاں جو آدمی کو لاحق ہوتی ہیں۔

لَوْ عُرِضَ عَلَیَّ مَا کَرِھْتُ۔ اگر دجال کا کام مجھ کو دیا جاتا تو میں ناپسند نہ کرتا گو میں دجال نہیں ہوں لیکن دجال بننا پسند کرتا ہوں۔ یہ ابن صیاد نے کہا معلوم ہوا کہ وہ کافر تھا۔

فَتَعَرَّضُوْا لَہٗ۔ انہوں نے اپنے آپ کو اُن کو دکھلایا۔

فَسَتَرْتُہٗ عَلَی الْعَرْضِ۔ میں نے اُس کو مچان پر لٹا دیا۔

عَرَضًا لِلْاٰفَاتِ۔ آفتوں کا نشانہ۔

اَلتَّوْبَۃُ مَعْرُوْضَۃٌ بَعْدُ۔ گناہ کے بعد توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔

اِسْتَعْرَضَ اَھْلَ مَکَّۃَ۔ مکّہ والوں کو ایک طرف سے قتل کرتا جا کچھ نہ پوچھ۔

یُعْرَضُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ۔ قیامت کے دن تین بار لوگوں کی پیشی ہوگی (یعنی پروردگار کے اجلاس میں پہلی پیشی میں تو لوگ بحث و مباحثہ اور عذرات کریں گے کہ ہمارے پاس تیرے پیغام لانے والے نہیں آئے ہم بے خبر رہے دوسری پیشی میں اپنے قصور کا اقرار کریں گے۔ تیسری پیشی میں نامۂ اعمال کی تقسیم ہوگی)

اَعْرَضُھَا عَرْضًا۔ شاید اخیر کی جماعت عرض اور عمق میں زیادہ ہو (یعنی میری اُمت کا آخری حصہ علم اور فضل میں اگلی جماعتوں سے بڑھ کر ہو)۔

عَرَضَ فُلَانٌ۔ بن بیماری مر گیا۔

مَنْ عَرَّضَ عَرَّضْنَا لَہٗ وَمَنْ مَشٰی عَلَی الْکَلَّاءِ قَذَفْنَاہُ فِی النَّھْرِ۔ جو شخص اشارے کنایے میں کسی کو زنا کی تہمت لگائے گا تو ہم بھی اُس سے تعریض کریں گے (اُس کو ہم بھی تھوڑی سزا دیں گے) اور جو شخص کنارے پر چلے گا (صاف صریح زنا کی تہمت لگائے گا) اُس کو

Marfat.com

ہم دریا میں پھینک دیں گے (پوری حد قذف لگائیں گے)۔
مَا عَظُمَتْ نِعْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى عَبْدٍ اِلَّا عَظُمَتْ مَؤُنَةُ النَّاسِ عَلَيْهِ فَمَنْ لَّمْ يَحْتَمِلْ تِلْكَ الْمَؤُنَةَ فَقَدْ عَرَّضَ تِلْكَ النِّعْمَةَ لِلزَّوَالِ جس شخص پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہوتا ہے تو اُس پر لوگوں کا بوجھ بہت ہوتا ہے (عیال واطفال دوست آشنا عزیز واقربا خدمت گار نوکروں وغیرہ کی پرورش اُس کے ذمّہ ہوتی ہے) پھر جو کوئی اس بوجھ کو نہ اُٹھائے (اُن کی خبرگیری بار سمجھ کر چھوڑ دے) تو اُس نے اللہ کے احسان کو زوال کے لئے پیش کیا (اب اللہ کی نعمت بھی اُس پر سے اُٹھالی جائے گی کسی دوسرے کو ملیگی)۔
تَعَرَّضُوْا لِنَفَحَاتِ رَحْمَةِ اللّٰهِ فَاِنَّ لِلّٰهِ نَفَحَاتٍ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ۔ اللہ کی رحمت کے جھونکوں کے منتظر رہو کیونکہ اس کی رحمت کے جھونکے چلتے رہتے ہیں (وہ جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے چلاتا ہے)۔
عَرُوْض۔ مکہ اور مدینہ اور وہ علم جس سے شعر کے اوزان معلوم ہوتے ہیں۔
فَاِنْ عَرَضَ فِیْ قَلْبِكَ مِنَ الْمَآءِ شَیْءٌ۔ اگر پانی کی نسبت تیرے دل میں کوئی خیال پیدا ہو۔
تَعَرَّضْ لَكَ فِیْ هٰذَا اللَّيْلِ الْمُتَعَرِّضُوْنَ۔ اُس رات کو تیرا فضل وکرم چاہنے کے لئے پیش آنے والے پیش آئے۔
صُوْنُوْا اَعْرَاضَكُمْ۔ اپنی عزتیں بچائے رکھو (یہ عِرض بہ کسرۂ عین کی جمع ہے بمعنے عزت اور بدن اور نفس)۔
اِسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ۔ جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچا رہے اُس نے اپنے دین اور اپنے نفس کو بچایا (گناہ میں نہیں پھنسایا)۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ تَصَدَّقْتُ بِعِرْضِیْ عَلٰى مَنْ ذَكَرَنِیْ۔ یا اللہ میں نے اپنی عزت کو تصدّق کر دیا اُن لوگوں پر جو میرا ذکر کریں (یعنی اگر وہ میری بُرائی بھی کریں تو میں نے اُن کو معاف کر دیا میں آخرت میں اُس کا کوئی مواخذہ نہیں چاہتا)۔
اَقْرِضْ مِنْ عِرْضِكَ لِيَوْمِ فَقْرِكَ۔ اپنی عزت کا قرض لوگوں پر اُس دن کے لئے رہنے دے جب تو محتاج ہوگا (یعنی اگر کوئی تیری برائی کرے تو اُس کی بُرائی نہ کر اُس کے بدلے آخرت میں تجھ کو اُس کی نیکیاں ملیں گی جب تو نیکیوں کا محتاج ہوگا)۔
اِنَّمَا هُوَ عَرَقٌ يَسِيْلُ مِنْ اَعْرَاضِهِمْ۔ وہ ایک پسینہ ہوگا جو اُن کے جسموں سے بہے گا (بس یہی پاخانہ پیشاب سمجھو، بہشتی لوگ نہ پاخانہ کریں گے نہ پیشاب)۔
عَرَضَ الرَّجُلُ۔ وہ مکہ مدینہ میں آیا۔
رَجُلٌ عِرِّيْضٌ۔ جو لوگوں کے ساتھ بدی سے پیش آئے۔
عَرَضٌ۔ اسباب، مال متاع، روپیہ اشرفی کے سوا (اُس کو عَیْن کہتے ہیں)۔
عَرَض۔ جوہر کے مقابل یعنی جو بالذات قائم نہ ہو جیسے سیاہی، سفیدی، سُرخی، زردی وغیرہ۔
اِسْتَعْرَضْتُهٗ۔ میں نے کہا پیش کر۔
عَرْطٌ۔ اتنا کھانا کہ دانت جھڑ جائیں۔
عَرُوْطٌ۔ وہ اونٹنی جو درخت میں سے اتنا کھائے کہ اُس کے دانت جھڑ جائیں۔
عَرَطَ عِرْضَهٗ۔ اپنی عزت پر بٹہ لگایا۔
اِعْتِرَاطٌ۔ کسی کا عیب کرنا۔
عَرْطَبَةٌ۔ ستار، طنبورہ، طبلہ۔
اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِكُلِّ مُذْنِبٍ اِلَّا صَاحِبَ عَرْطَبَةٍ اَوْ كُوْبَةٍ۔ اللہ تعالیٰ ہر گنہگار کو بخش دیتا ہے مگر طنبورہ، یا ستار اور طبلہ بجانیوالوں کو نہیں۔

Marfat.com

نَهٰى عَنِ اللَّعِبِ بِالعَرْطَبَةِ. آپ نے ستار یا طنبورہ یا طبلہ بجانے سے منع فرمایا (بعضوں نے کہا عرطبہ طبلہ اور کوبہ طنبورہ. مترجم کہتا ہے مراد وہ لوگ ہیں جو اُس کا پیشہ کرتے ہوں. اور بعضوں نے عام رکھا ہے اور بعضوں نے عید اور شادی اور خوشی کی رسموں میں اُن کا بجانا جائز رکھا ہے. امام ابن حزم کا یہی مذہب ہے)۔

عَرْعَرَةٌ۔ اکھیڑنا، نکالنا، ہلانا۔

عُرْعُرٌ۔ بدخلقی۔

عَرْعَرٌ۔ ڈانٹ۔

عُرْعُرَةٌ۔ چوٹی بلندی، کوہان، ناک کا بالائی حصّہ۔

وَالعَدُوُّ بِعُرْعُرَةِ الجَبَلِ۔ دشمن پہاڑ کی چوٹی پر تھا۔

عَرْفٌ۔ ایال کاٹنا، انتظام کرنا۔

مَعْرِفَةٌ۔ یا عِرْفَانٌ۔ یا عِرْفَةٌ۔ یا عِرِفَّانٌ حواس سے پہچاننا، یا جاننا، اقرار کرنا، بدلہ دینا، جماع کرنا۔

عَرْفٌ۔ بہت خوشبو لگانا۔

تَعْرِيفٌ۔ عرفات میں ٹھہرنا، خوشبو لگانا، معلوم کرانا آگاہ کرنا، بتلانا، کسی چیز کی ماہیت بتلانا، عرف میں مدح وثنا کرنے کو کہتے ہیں (یعنی اہلِ ہند کے عرف میں)

اُعْرَافٌ۔ ایال بڑھ جانا۔

تَعَرُّفٌ۔ طلب کرنا، درپے ہونا۔

تَعَارُفٌ۔ ایک دوسرے کو پہچاننا۔

اِعْتِرَافٌ۔ اقرار کرنا، پہچاننا۔

مَعْرُوفٌ۔ کا لفظ قرآن وحدیث میں بہت جگہ آیا ہے اُس کے معنے ہر نیک کام جس میں اللہ کی اطاعت ہو، یا لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک ہو، یا جس کام کی شریعت نے ترغیب دی ہو، اُس کی ضد مُنکر ہے. مَعْرُوفٌ حسنِ صحبت اور معاشرت کو بھی کہتے ہیں، مروّت اور احسان کو بھی۔

أَهْلُ المَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ المَعْرُوفِ فِي الآخِرَةِ۔ جو لوگ دنیا میں خلق اللہ کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں وہ آخرت میں بھی اچھا سلوک کرنے والے ہوں گے، یا آخرت میں اُن کو اچھا بدلہ ملے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ جو لوگ دنیا میں غریبوں پر رحم کرکے اُن سے اچھا سلوک کرتے ہیں قصور کے وقت اُن کی سفارش کرکے سزا سے بچا دیتے ہیں تو وہ آخرت میں بھی البیا درجہ پائیں گے کہ وہ گنہگاروں کی شفاعت کرکے اُن کو عذاب سے بچا دیں گے۔ بعضوں نے کہا اُن کے حسن سلوک کی وجہ سے اُن کی نجات ہو جائے گی اور اُن کی دوسری نیکیاں محفوظ رہیں گی وہ نیکیاں اُن لوگوں کو دیں گے جن کی برائیاں نیکیوں سے بھاری نکلیں گی تو آخرت میں بھی وہ سلوک کرنے والے ہوئے جیسے دنیا میں سلوک والے تھے)۔

أَوْ تَفْعَلُ مَعْرُوفًا۔ یا کوئی نیک کام کرتی (یعنی جب میوہ کاٹتی تو اُس میں سے کچھ فقیروں کو دیتی)۔

لِلْمُسْلِمِ عَلَى المُسْلِمِ سِتٌّ بِالمَعْرُوفِ۔ مسلمان پر دوسرے مسلمان کے چھ حق ہیں جو حسن سلوک سے متعلق ہیں۔

قَرَءَ وَالمُرْسَلٰتِ عُرْفًا فِي الصَّلٰوةِ۔ نماز میں سورۂ والمرسلات عرفا پڑھی یعنی قسم ہے اُن فرشتوں کی جو نیکی اور بھلائی پہنچانے کے لئے بھیجے جائیں یا خود فرشتے پے درپے ایک دوسرے کے بعد بھیجے جائیں۔

لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الجَنَّةِ۔ بہشت کی خوشبو نہ سونگھے گا (بہشت سے اس قدر دور رہے گا کہ اس کی خوشبو بھی اُس کی ناک تک نہ پہنچے گی۔ حالانکہ بہشت کی خوشبو ستر برس کی راہ تک پہنچتی ہے)۔

حَبَّذَا الأَرْضُ الكُوفَةُ أَرْضٌ سَوَاءٌ سَهْلَةٌ۔

Marfat.com

مَعْرُوْفَةٌ: کوفہ کی زمین کیا عمدہ زمین ہے۔ ہموار نرم خوشبودار۔

تَعَرَّفْ اِلَی اللّٰهِ فِی الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِی الشِّدَّةِ۔ اللہ کو آرام اور راحت کے زمانہ میں اپنی عبادت اور طاعت بتلاتا رہ وہ سختی کے وقت تجھ کو بچائے گا۔ تیری مدد کرے گا۔ یعنی ہر آدمی کو لازم ہے کہ عیش اور عشرت کے زمانہ میں اللہ کو نہ بھولے اس کی عبادت کرتا رہے اس کا شکر بجالاتا رہے تو مصیبت کے وقت میں وہ بھی اس کو نہیں بھولے گا۔

فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ تَعْرِفُوْنَ رَبَّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اِذَا اعْتَرَفَ لَنَا عَرَفْنَاهُ۔ فرشتے قیامت کے دن بت پرستوں سے کہیں گے کیا تم اپنے پروردگار کو پہچانتے ہو وہ کہیں گے جب وہ کوئی اپنی صفت ظاہر کرے گا تو ہم اس کو پہچان لیں گے (کیونکہ اس کی صفات مخلوق کی صفات کی طرح نہیں ہیں پھر جب کوئی ایسی صفت وہ بیان کرے گا تو ہم پہچان لیں گے کہ یہ ہمارا سچا معبود ہے جل جلالہ)۔

فَاِنْ جَاءَ مَنْ يَعْتَرِفُهَا۔ اگر کوئی ایسا شخص آجائے (گم) شدہ چیز کا برابر پتہ اور نشان بیان کرے (جس سے معلوم ہو کہ وہ اس کا مالک ہے)۔

عَرِّفْهَا سَنَةً۔ پھر ایک سال تک اس کو پہچنوا (لوگوں) سے اس کا ذکر کرتا رہ، اس کے مالک کو تلاش (کرتا) رہ)۔

عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا۔ ایک سال اس کو پہچنوا پھر اس کے سربندھن کو یاد رکھ (جب اس کا) مالک آجائے اور ایسی صفت بیان کرے جس سے (معلوم) ہوجائے کہ وہی اس کا مالک تھا تو اگر وہ شئ بجنسہ (موجود) ہو تو اس کو دیدے اور اگر اپنے خرچ میں لاچکا (ہو تو) اس کا بدل ادا کرے)۔

اَطْرَدْنَا الْمُعْتَرِفُوْنَ۔ ہم نے جرم کا اقرار کرنے والوں کو نکال باہر کیا ایک روایت میں اَطْرُدُوا الْمُعْتَرِفِيْنَ یعنی جرائم کے اقرار کرنے والوں کو نکال باہر کرو۔ حضرت عمرؓ کا یہ قول ہے انھوں نے جرم کا اقرار کرنا برا سمجھا اور اس کا چھپانا مناسب جانا)۔

لَتَرُدَّنَّهُ اَوْ لَاُعَرِّفَنَّكَهَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ تو اس کو واپس کر دے ورنہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تیرا حال بیان کر کے تجھ کو سزا دلواؤں گا۔

اَلْعِرَافَةُ حَقٌّ وَالْعُرَفَاءُ فِی النَّارِ۔ قوم یا قبیلے کا چودھری اور نقیب ہونا ضروری ہے (تاکہ بادشاہ اور حاکم ہر ایک کا حال اس سے دریافت کر سکے) لیکن چودھری اور نقیب دوزخ میں جائیں گے (کیونکہ اکثر چودھری اور نقیب نفسانیت کو دخل دے کر لوگوں کی بدگوئی کیا کرتے ہیں اور حاکم سے لگائی بجھائی کر کے غریبوں کو ستاتے ہیں۔ ... عُرَفَاءُ جمع ہے عَرِيْف کی یعنی میر محلہ اور سردار کسی قوم یا قبیلے کا)۔

فَعَرَّفَنَا اثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا۔ ہم پر بارہ ۱۲ آدمیوں کو چودھری اور نقیب بنایا (یعنی بارہ ۱۲ گروہ پر۔ ایک روایت میں فَفَرَّقَنَا ہے۔ یعنی ہمارے بارہ ۱۲ فرقوں پر بارہ آدمی مقرر کیے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ عرافت جائز ہے لیکن احتیاط اور سچائی کے ساتھ اس کا کام کرنا ضروری ہے ورنہ دوزخ تیار ہے)۔

اَهْلُ الْقُرْاٰنِ عُرَفَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ قرآن کے قاری بہشت والوں کے سردار اور چودھری ہوں گے۔

ثُمَّ مَحِلُّهَا اِلَی الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ وَذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ۔ پھر اس جانور کی قربانی پرانے گھر یعنی حرم میں ہو گی یعنی عرفات میں وقوف کرنے کے بعد۔

مَنْ اَتٰی عَرَّافًا اَوْ كَاهِنًا۔ جو شخص نجومی یا فال

Marfat.com

کھونے والے یا کاہن کے پاس آئے (جو آیندہ کی باتیں بتلاتا ہے اُس سے غیب کی بات پوچھے یا اُس کی تصدیق کرے) تو اُس کی نماز قبول نہ ہوگی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اُترا اُس سے الگ ہو گیا (دینِ اسلام سے باہر ہو گیا)۔

مَا اَكَلْتُ لَحْمًا اَطْيَبَ مِنْ مَعْرَفَةِ الْبِرْذَوْنِ کوئی گوشت میں نے ترکی گھوڑے کی گردن کے گوشت سے زیادہ مزے دار نہیں کھایا۔ مَعْرَفْ: وہ مقام گھوڑے کی گردن کا جس پر ایال ہوتی ہے۔

جَاءُوْا كَاَنَّهُمْ عُرُفٌ۔ وہ اس طرح آئے گویا جھنڈ جھنڈ (یعنی ایک کے پیچھے ایک) ہیں۔

كَانَ يَمْسَحُ اَعْرَافَ الْخَيْلِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑوں کی ایال پر ہاتھ پھیرتے تھے (شفقت اور پیار کی راہ سے)۔

مَعَارِفُهَا دِفَاؤُهَا۔ گھوڑوں کی ایالیں اُن کی کملیاں ہیں (جن سے سردی کی روک کرتے ہیں)۔

اَطْيَبُ مِنْ رِيْحِ اَوْ عَرْفِ مِسْكٍ۔ مشک کی خوشبو سے زیادہ لطیف اور بہتر۔

وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ۔ خوشبو مشک کی خوشبو ہو گی (یعنی شہیدوں کے خون کی اور رنگ خون کا رنگ)۔

فَعَرَفَ اِسْتِيْذَانَ خَدِيْجَةَ۔ آپ کو حضرت خدیجہؓ کا اذن مانگنا یاد آ گیا۔

لِيُؤْتُوْا مِنْ جَسَدِهٖ يَعْرِفُوْنَهٗ۔ اُن کے جسم کا کوئی ٹکڑا لے کر آئیں تاکہ اُس کی شناخت ہو۔

اَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ۔ آپ پر سلام کرنا تو ہم کو معلوم ہو گیا (یعنی السلام علی النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ)۔

اَلْاِيْمَانُ نَفْسُ الْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ۔ (جہمیہ کہتے ہیں) ایمان فقط دل سے جان لینے اور پہچان لینے کا نام ہے (یعنی صرف تصدیق قلبی کافی ہے اقرار زبانی اور اعمال کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر ہمارا مذہب یہ ہے کہ ایمان تین چیزوں کا نام ہے۔ دل سے یقین کرنا، زبان سے اقرار کرنا، ہاتھ پاؤں سے اعمال بجالانا)۔

فَلَاَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللّٰهُ۔ میں اللہ تعالیٰ کا آنا پہچان لوں گا۔

اَيُعْرَفُ اَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ۔ کیا بہشتی لوگ دوزخی لوگوں سے تمیز ہو سکتے ہیں۔

قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ۔ ہم نے اُس دن کو پہچانا اور اُس جگہ کو جہاں یہ آیت اُتری تھی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ (یعنی عرفات میں جمعہ کے دن یہ آیت اُتری تھی اور وہ دن ہمارے مذہب میں عید ہی کا دن ہے)۔

اَخْدَمْتُكَ عَلٰى مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ۔ میں نے تیری خدمت کے لئے دیا اس لفظ سے جو عرف عام ہے وہ مراد ہو گا ہبہ یا عاریت۔

مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے اُس وقت فارغ ہو جاتے کہ عورتیں نماز پڑھ کر لوٹتیں تو تاریکی کی وجہ سے اُن کی شناخت نہ ہو سکتی (کہ عورت ہے یا مرد)۔

وَكَانَ ذٰلِكَ يُعْرَفُ مِنْهُ۔ اُس کی پہچان آپ میں ہو جاتی (چہرے اور جسم پر اُس کا اثر نمایاں ہو جاتا)۔

عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ۔ آپ کے چہرے پر اُس کا اثر معلوم ہوتا (یعنی آندھی کے وقت جو آپ کو تردد ہوتا)۔

يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ۔ آپ پر رنج اور غم معلوم ہوتا تھا (جب زید اور جعفر کے شہادت کی خبر آئی)۔

سَتَكُوْنُ اُمَرَاءُ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ۔ قریب میں ایسے حاکم لوگ ہوں گے جن کے کچھ کام اچھے ہوں گے کچھ بُرے۔

فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ۔ جس نے حاکموں کی بُری بات کو پہچانا اُس کو نجات کا راستہ مل گیا۔ (وہ راستہ یہ ہے کہ اُس بُری بات پر انکار کرے ہاتھ یا زبان سے اُس کو مٹائے کم سے کم یہ ہے کہ دل سے بُرا جانے اگر ہاتھ اور زبان سے انکار کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ہم ایسے حاکموں پر تلوار کیوں نہ اٹھائیں۔ فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔ (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم اور خلیفہ پر ہتھیار اٹھانا اُس سے لڑنا اُس وقت تک درست نہیں ہے جب تک کہ وہ قواعد اور ارکانِ اسلام کے پابند رہیں گو وہ ظالم گنہگار ہوں لیکن اگر اسلام کے قواعد اور اصول کو بدل دیں تب تو اُن پر ہتھیار اُٹھانا اُن کو معزول کرنا جائز ہے)۔

هٰذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا بَالُ الْمِلْحِ۔ پانی کا حال تو ہم کو معلوم ہے (کہ ہر شخص کو اُس کی احتیاج ہے اُس کا روکنا منع ہے) لیکن نمک کا روکنا کیونکر منع ہوگا۔

فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتیں اُس کو بتلائیں اُس نے اُن کو پہچانا (اُن کا اقرار اور اعتراف کیا)۔

فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ۔ حیض کا خون کالا ہوتا ہے عورتیں اُس کو پہچان لیتی ہیں۔

كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ختم ہونا اُس تکبیر کی آواز سے پہچان لیتا (جو نماز کے بعد آپ بلند آواز سے کہتے۔ چونکہ ابن عباسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بچے تھے اس لئے صفوں کے پیچھے دور رہتے ہوں گے اُن کو دوسری تکبیروں کی نماز میں کہی جاتی ہیں آواز نہ پہنچتی ہوگی۔ بعضوں نے کہا ابن عباسؓ بوجہ صغرِ سنی کے مسجد میں آکر جماعت میں شریک نہ ہوتے اور اپنے گھر میں رہ کر نماز کا ختم ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکبیر کی آواز سُنکر معلوم کر لیتے)۔

مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَأَنَا جُنْدُبٌ۔ جو شخص مجھ کو پہچانتا ہے (کہ میں ابوذر غفاریؓ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں جس کی شان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آسمان نے ابوذرؓ سے زیادہ سچے کسی شخص پر سایہ نہیں کیا) وہ تو مجھ کو پہچانتا ہے اور جو مجھ کو نہیں پہچانتا وہ اب مجھ کو پہچان لے کہ میں جندب ہوں۔ (یہ حضرت ابو ذر غفاری رضؓ کا نام تھا)۔

لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ۔ ہم حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا نہیں جانتے تھے (بلکہ جاہلیت کے زمانہ میں حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا گناہ سمجھا جاتا تھا)۔

كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ۔ آپ کا چہرۂ مبارک ایسا نورانی تھا جیسے چاند کا ٹکڑا۔ ہم لوگوں کو ایسا ہی معلوم ہوتا تھا۔

عَرَفَ اور عَرَفَاتُ۔ وہ مقام جہاں نویں ذی الحجہ کو سب حاجی لوگ ٹھہرتے ہیں (اُس کا نام عرفہ اس وجہ سے ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا مدت تک جُدائی کے بعد وہاں آکر ملے تھے اور دونوں نے ایک دوسرے کو پہچانا تھا۔ بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہاں بندوں کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے)۔

أَعْرَاف۔ ایک مقام ہے دوزخ اور بہشت کے درمیان وہاں وہ لوگ ٹھہرائے جائیں گے جن کی نیکیاں اور بُرائیاں ہم وزن نکلیں گی۔

تَعَرَّفْتُ مَا عِنْدَهُ۔ جو اُن کے پاس تھا اُس کو میں نے معلوم کرنا چاہا اور معلوم کر لیا۔

عَرَّفَ إِذَا شَهِدَ عَرَفَةَ۔ جب آدمی عرفات میں ہو

Marfat.com

تو وقوف کرے (اگر دوسرے شہروں میں ہو تو تعریف یعنی نویں تاریخ ایک میدان میں عرفات کی طرح جمع ہونا اور دعاء کرنا۔ اُس کی اصل شریعت میں کچھ نہیں ہے لیکن ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ انھوں نے بصرے میں تعریف کی۔ مترجم کہتا ہے کہ تعریف ابن عباسؓ سے منقول ہے مگر چونکہ قرآن وحدیث سے اُس کا ثبوت نہ تھا اس لئے تمام فقہاء نے تصریح کردی کہ یہ کوئی چیز نہیں ہے یعنی ثواب کا کام نہیں ہے)۔

كَيْفَ تَعْرِفُ اُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْاُمَمِ۔ اتنی امتوں میں آپ اپنی امت کو کیونکر پہچانیں گے (یعنی قیامت کے دن آپ کو اُن کی شناخت کیونکر ہوگی)۔

مُعَرِّفُ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ ابوحفص عمر بن ابی سلمہ کا لقب ہے۔

سَيُصِيْبُ اُمَّتِيْ مِنْ سُلْطٰنِهِمْ شَدَائِدُ لَا يَنْجُوْ مِنْهُ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَجَاهَدَ عَلَيْهِ بِلِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَقَلْبِهٖ۔ قریب ہے وہ زمانہ جب میری امت پر اُس کے بادشاہوں کی طرف سے طرح طرح کی سختیاں ہوں گی۔ پھر وہ شخص نجات پائے گا جو اللہ کا سچا دین معلوم کرکے اُس پر زبان اور ہاتھ اور دل سے جہاد کرے (وہ تو سب میں اوّل نمبر ہے پھر اُس کے بعد وہ شخص ہے جو اللہ کے سچے دین کی زبان اور دل سے تصدیق کرے لیکن ہاتھ سے جہاد نہ کرسکے پھر اُس کے بعد وہ شخص ہے جو اللہ کا سچا دین معلوم کرکے خاموش رہے یعنی صرف دل سے ایسے بادشاہوں کے بُرے کاموں کو بُرا جانے اُن میں شریک نہ ہو)۔

كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ۔ ہر ایک نیک سلوک صدقہ کا ثواب رکھتا ہے۔

يَاْتِيْ اَصْحَابُ الْمَعْرُوْفِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُغْفَرُ لَهُمْ بِمَعْرُوْفِهِمْ۔ اخیر تک اچھا سلوک کرنے والے قیامت کے دن آئیں گے اور اچھے سلوک کی وجہ سے اُن کی بخشش ہو جائے گی (اور اُن کی باقی نیکیاں محفوظ رہیں گی وہ ان لوگوں کو دیں گے جن کی بُرائیاں نیکیوں سے زیادہ نکلیں گی تو آخرت میں وہ لوگوں کے ساتھ سلوک کریں گے)۔

لَيْسَ شَيْءٌ اَفْضَلَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اِلَّا ثَوَابُهٗ۔ اچھا سلوک کرنے سے افضل کوئی کام نہیں ہے مگر اچھے سلوک کا ثواب۔

لَيْسَ كُلُّ مَنْ يُّحِبُّ اَنْ يَّصْنَعَ الْمَعْرُوْفَ اِلَى النَّاسِ يَصْنَعُهٗ۔ اخیر تک ہر ایک شخص جو لوگوں سے اچھا سلوک کرنا چاہتا ہے اچھا سلوک نہیں کرتا (اسی طرح جو اچھا سلوک کرنا چاہتا ہے اور اس کی طاقت رکھتا ہے لیکن اس کو خدا کا حکم نہیں ہوتا۔ مطلب یہ ہے کہ اچھا سلوک اُسی وقت ممکن ہے جب تینوں باتیں جمع ہوں یعنی دل کی خواہش اُس پر قدرت، پروردگار کا حکم)۔

صَنَائِعُ الْمَعْرُوْفِ تَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ وَتَقِيْ مَصَارِعَ الْهَوَانِ۔ نیک سلوک کرنا بُری موت کو دفع کرتا ہے اور ذلت و رسوائی میں گرنے سے بچاتا ہے۔

اِعْرِفُوا اللّٰهَ بِاللّٰهِ۔ اللہ کو اللہ ہی سے پہچانو (یعنی اُس کو بے نظیر اور بے مثل سمجھو چونکہ وہ اپنی مخلوقات میں سے کسی کے مشابہ نہیں ہے اس لئے اس کی معرفت مخلوق کی معرفت سے حاصل نہیں ہوسکتی۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی معرفت خود اللہ ہی سے ہوسکتی ہے دلائل اور براہین سے کام نہیں چلتا)۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ۔ جس نے اپنے نفس کو پہچانا اُس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا کیونکہ نفس انسانی جس کو روح اور نفس ناطقہ بھی کہتے ہیں محسوس نہیں ہے حالانکہ اُس کا وجود بدیہی ہے اسی طرح

Marfat.com

لگائے تو اب وضو کیسے کرے فرمایا) اُس کو اور ایسی باتوں کو تو اللہ کی کتاب سے معلوم کر سکتا ہے اللہ نے فرمایا اُس نے دین میں تم پر کوئی تنگی دشواری نہیں رکھی۔ (یعنی ہمارا دین آسان ہے اُس میں کوئی دشواری اور دقت نہیں ایسی حالت میں دوا پر پانی بہا دینا یا اُس پر مسح کر لینا کافی ہے)۔

مَعْرُوْفِ کَرْخِی رح. مشہور بزرگ ہیں۔ امام جعفر صادق رح کے اصحاب میں سے ہیں۔ ایک بار انھوں نے امام سے عرض کیا **اَوْصِنِیْ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللہِ قَالَ اَقْلِلْ مَعَارِفَکَ قَالَ زِدْنِیْ قَالَ اَنْکِرْ مَنْ عَرَفْتَ مِنْھُمْ**۔ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے مجھ کو کچھ وصیت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا اپنی جان پہچان کے لوگ کم کر (یعنی شہرت سے بچا رہ تیرے ملاقاتی اور پہچاننے والے کم ہوں) اُنھوں نے عرض کیا اور کچھ فرمائیے۔ فرمایا جن کو پہچانتا ہو اُن سے بھی اجنبی ہو جا (بس اللہ ہی کی محبت اور معرفت پر اکتفا کر)۔

اَلْعَارِفُ کَالْبَحْرِ۔ اللہ کا پہچاننے والا دریا کی طرح ہے (جیسے دریا نجاست گرنے سے متعفن نہیں ہوتا ویسے ہی عارف باللہ کو دنیا داروں کے اختلاط سے کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ مگر جو شخص نو آموز ہو یعنی ابھی درویشی کے کے طریق میں کامل نہ ہوا ہو اُس کے لئے دنیا داروں کی صحبت زہر قاتل ہے۔ بعضوں نے کہا دریا سے یہ مراد ہے کہ لوگوں کی مدح و ثنا یا ذم و ہجا سے اُس پر کچھ اثر نہیں ہوتا وہ ہر بات کو منجانب اللہ سمجھتا ہے)۔

عَرْفَجٌ۔ ایک جنگلی درخت ہے۔ بعضوں نے کہا وہی قتاد ہے جو کانٹے دار مشہور درخت ہے۔

کَانَ لِحْیَتُہٗ ضِرَامُ عَرْفَجٍ۔ اُن کی داڑھی ایسی معلوم ہوتی تھی جیسے عرفج میں آگ لگی ہو (مراد ابو بکر صدیق ہیں کیونکہ وہ داڑھی کو مہندی سے رنگتے تھے اور عرفج آگ سے بہت جلد روشن ہو جاتا ہے)۔

عُرْفُطٌ۔ کیکر، ببول، ایک جنگلی کانٹے دار درخت ہے۔ اُس میں سے گوند ٹپکتا ہے۔

اِعْرِنْفَاطٌ۔ منقبض ہونا۔

جَرَسَتْ نَحْلُہُ الْعُرْفُطَ۔ شاید اس شہد کی مکھی نے عرفط چوسا تو اُس کے گوند کی (جس کو مغافیر کہتے ہیں) بدبو اس شہد میں آگئی)۔

عَرْقٌ۔ یا **مَعْرَقٌ**۔ ہڈی پر کا گوشت سب کھا لینا، رہزنی کرنا۔

عُرْقٌ۔ دُبلا ہونا۔

عَرَقٌ۔ پسینہ آنا، سُست ہونا۔

تَعْرِیْقٌ۔ شراب میں کچھ پانی ملانا، پسینہ لانا۔

اِعْرَاقٌ۔ ملک عراق میں آنا۔

اُتِیَ بِعَرَقٍ مِّنْ تَمْرٍ۔ کھجور کا ایک بورہ آپ کے پاس لایا گیا (یعنی ٹپّی جو مشہور ہے)۔

عَرَق۔ وہ زنبیل جو کھجور کے پتوں سے بنتے ہیں اور اُس میں کھجور بھر کر لاتے ہیں۔

لَیْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ۔ ظالم رگ کا کوئی حق نہیں ہے (یعنی ظالم رگ والے کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک بنجر (غیر آباد) زمین کو آباد کیا اب دوسرے شخص نے زبردستی اُس میں زراعت کر دی تو اس ظالم کا اُس زمین میں کوئی حق نہ ہوگا بلکہ اُس کی کھیتی اُکھاڑ کر پھینک دی جائے گی اور مالک زمین پر اُس کا معاوضہ بھی لازم نہ ہوگا۔ ظالم تو کھیتی کرنے والا تھا مگر مجازاً اُس کھیت کو ظالم کہہ دیا جیسے قریۃ ظالمۃ وغیرہ ہے۔ ایک روایت میں لِعِرْقِ ظَالِمٍ ہے باضافت اس صورت میں مطلب صاف ہے)۔

قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِبِلٍ مِّنْ صَدَقَاتِ قَوْمِہٖ کَاَنَّھَا عُرُوْقُ

Marfat.com

الاَرْطٰی۔ عکراش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی قوم کے زکوٰۃ کے اونٹ لے کر آئے وہ ایسے موٹے تازے سرخ تھے گویا ارطاۃ کی شاخیں ہیں (ارطاۃ ایک بوٹی ہے جو ریتلی زمین میں جاڑے میں پیدا ہوتی ہے جب اُس کو اُکھیڑیں تو سرخ سرخ تازی نکلتی ہے گویا اُس میں سے پانی ٹپک رہا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ اونٹ نہایت عمدہ موٹے تروتازہ تھے)۔

اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ یَجْرِیْ مِنَ الْمَرْأَۃِ اِذَا وَاقَعَھَا فِیْ کُلِّ عِرْقٍ وَّعَصَبٍ۔ آدمی کا نطفہ جب وہ عورت سے صحبت کرتا ہے اُس کے ہر رگ و پٹھے میں سما جاتا ہے (رگ تو نلی جوفدار جس میں خون ہو اور پٹھا جس میں جوف نہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ مرد کا نطفہ ہر رگ اور پٹھے میں نفوذ کرتا ہے یعنی اُس کا اثر پہنچتا ہے)۔

اِنَّهٗ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عراق والوں کا میقات یعنی جہاں سے اُن کو احرام باندھنا چاہیئے ذات عرق مقرر کیا (وہ ایک مقام ہے جو عراق سے مکہ آنے والوں کو راستہ میں ملتا ہے۔ اُس کو ذاتِ عرق اسلئے کہتے ہیں کہ وہاں ایک چھوٹا پہاڑ واقع ہے۔ عِرق بہ کسرۂ عین چھوٹا پہاڑ۔ بعضوں نے کہا کھاری زمین جس میں جھاؤ کا درخت پیدا ہوتا ہے)۔

خَرَجُوْا یَقُوْدُوْنَ بِهٖ حَتّٰی لَمَّا کَانَ عِنْدَ الْعِرَاقِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِیْ دُوْنَ الْخَنْدَقِ نَکَبَ۔ وہ اُس کو کھینچتے ہوئے نکلے جب اُس چھوٹے پہاڑ کے پاس آیا جو خندق کے متصل تھا تو اوندھا ہو کر گر پڑا۔

کَانَ یُصَلِّیْ اِلَی الْعِرْقِ الَّذِیْ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّۃَ۔ عبداللہ بن عمرؓ اُس چھوٹے پہاڑ کی طرف نماز پڑھتے تھے جو مکہ کے راستہ میں واقع ہے۔ (کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں نماز پڑھی ہوگی۔ عبداللہؓ ہر بات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے تھے)۔

اِنَّ امْرَأً لَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اٰدَمَ اَبٌ حَیٌّ لَمُعْرِقٌ لَهٗ فِی الْمَوْتِ۔ جس آدمی کا کوئی باپ حضرت آدم علیہ السلام تک زندہ نہ رہا ہو (سب مر گئے ہوں) اُس کی بھی رگ موت میں اُتری ہوئی ہے (وہ بھی مرنے والا ہے جیسے اُس کے باپ دادا سب مر گئے)۔

وَالْفَحْلُ فَحْلٌ مُّعْرِقٌ۔ اور نر ذات کا اصیل ہے۔ (شریف ونجیب ہے)۔

اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ۔ یہ خون ایک رگ کا ہے (جس کو عاذل کہتے ہیں حیض کا خون نہیں ہے)۔

نَزَعَهٗ عِرْقٌ۔ اُس کو بھی ایک رگ نے کھینچ لیا۔

تَنَاوَلَ عَرْقًا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔ آپ نے ایک ہڈی کا گوشت دانتوں سے نوچا (اور کھایا) پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا (عرق وہ ہڈی جس کا اکثر گوشت اُتار لیا گیا ہو۔ عرب لوگ کہتے ہیں عَرَقْتُ الْعَظْمَ اور اِعْتَرَقْتُهٗ اور تَعَرَّقْتُهٗ۔ یعنی میں نے ہڈی کا گوشت دانتوں سے نوچ لیا)۔

لَوْ وَجَدَ اَحَدُهُمْ عَرْقًا سَمِیْنًا اَوْ مِرْمَاتَیْنِ اگر تم میں سے کسی کو ایک چرب ہڈی یا دو کھر ملنے کی توقع ہو (تو ضرور آتا ہے پر جماعت کے لئے مسجد میں حاضر نہیں ہوتا)۔

فَصَارَتْ عَرْقَۃً۔ وہ چقندر کے ٹکڑے گوشت کی بوٹیوں کی طرح ہو گئے (جیسے شوربے میں گوشت کے ٹکڑے ہوتے ہیں اسی طرح اُس میں چقندر کے ٹکڑے تھے) ایک روایت میں فَصَارَتْ غَرْفَۃً ہے یعنی شوربے کی طرح ہو گیا)۔

وَاَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ۔ اور ہڈی پر سے گوشت چوس

Marfat.com

لیتا تھا اُس کی جمع عُراق ہے)۔
کَانَ اَحَبَّ الْعُرَاقَ۔ گوشت دار ہڈیوں کو پسند کرتا تھا۔
لَا یَجِدُوْنَ بِعَظْمٍ اِلَّا وَجَدُوْا عَلَیْہِ عَرْقًا۔ جب وہ کوئی ہڈی پاتے ہیں تو وہ گوشت دار ہو جاتی ہے۔
فَخَرَجَ رَجُلٌ عَلٰی نَاقَۃٍ وَرْقَاءَ وَاَنَا عَلٰی رِجْلِیْ فَاَعْتَرِقُھَا حَتّٰی اٰخُذَ بِخِطَامِھَا۔ ایک شخص راکھی رنگ کی اونٹنی پر سوار ہو کر بھاگا (وہ جاسوس تھا) میں پیدل اُس کے پیچھے بھاگا اُس نے اپنی اونٹنی کو تیز کیا لیکن سلمہ بن اکوع رض نے آگے بڑھ کر اُس کی نکیل تھام لی (سلمہ بن اکوع رض دوڑنے میں بڑے مشاق تھے۔ سانڈنی اور گھوڑے سے بھی دوڑنے میں آگے نکل جاتے۔ عرب لوگ کہتے ہیں جَرَتِ الْخَیْلُ عَرْقًا گھوڑا ایک قدم چلا)۔
جَشِمْتُ اِلَیْکَ عَرَقَ الْقِرْبَۃِ۔ میں نے تیرے پاس آنے میں یا تیرے لئے تکلیف اُٹھانے میں مشک کی طرح پسینہ بہایا (جیسے مشک سے پانی بہتا ہے اُسی طرح میرے بدن سے پسینہ بہا، یا جیسے مشک اُٹھانے والے کا پسینہ بہتا ہے ویسا پسینہ میرا بہا، یا میں مشک کے پسینہ کا محتاج ہوا یعنی مشک کے پانی کا۔ مطلب یہ ہے کہ تیرے لئے پیاس کی شدّت اُٹھائی)۔
یَعْرَقُ النَّاسُ۔ قیامت کے دن لوگوں کو پسینہ آئے گا (وہاں کی شدّت سے کسی کا پسینہ پنڈلی تک، کسی کا گھٹنے تک، کسی کا کمر تک، کسی کا سینہ تک، کسی کا کانوں تک ہو گا۔ اپنے اپنے اعمال کے لحاظ سے پسینہ میں کمی اور زیادتی ہو گی)۔
اَلْمُؤْمِنُ یَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِیْنِ۔ مومن کی پیشانی پر موت کے وقت پسینہ آ جاتا ہے (موت کے وقت مومن پر سختی ہوتی ہے اُس کو گناہوں سے پاک کرنے کے لئے، یا مطلب یہ ہے کہ مومن آسانی سے مر جاتا ہے اُس کو اتنی ہی سختی پڑتی ہے جیسے پیشانی پر پسینہ آنے میں)۔
مِنْ طِیْبِ عَرَقِہٖ۔ آپؐ کے پسینہ کی خوشبو۔
رَاٰی فِی الْمَسْجِدِ عَرَقَۃً فَقَالَ غَطُّوْھَا عَنَّا۔ مسجد میں ایک ہڈی دیکھی جس پر مُورت تھی تو کہا اُس کو چھپاؤ۔
تَعَرَّقْ فِیْ ظِلِّ نَاقَتِیْ۔ میری اونٹنی کی آڑ (سایہ) میں چلو۔
اَیْنَ تَاْخُذُ اِذَا صَدَرْتَ اَعَلَی الْمُعَرَّقَۃِ اَمْ عَلَی الْمَدِیْنَۃِ۔ تم لوٹتے وقت کدھر سے آؤ گے معرقہ پر سے یا مدینہ پر سے۔ (معرقہ شام کا وہ راستہ جو سمندر کے کنارے کنارے جاتا ہے جہاں سے ابوسفیان قریش کا قافلہ نکال کر لے گیا تھا)۔
اِنَّہٗ کَرِہَ الْعُرُوْقَ لِلْمُحْرِمِ۔ احرام والے شخص کو عروق (ہلدی) کا استعمال مکروہ رکھا (وہ ایک زرد رنگ کی بوٹی ہے جو خوشبودار اور خوش مزہ ہوتی ہے اُس کو کھانے میں بھی ڈالتے ہیں)۔
فَاَخَذَ بِعَرَاقِیْھَا حَتّٰی تَطَلَّعَ۔ آپ نے ڈول کی دونوں لکڑیاں (جو رسول کی طرح ڈول پر لگائی جاتی ہیں) تھام کر پانی پیا یہاں تک کہ جھک گئے (خوب سیر ہو کر پیا یعنی زمزم کا پانی)۔
رَاَیْتُ کَاَنَّ دَلْوًا دُلِّیَ مِنَ السَّمَاءِ فَاَخَذَ اَبُوْبَکْرٍ بِعَرَاقِیْھَا فَشَرِبَ۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک ڈول لٹکایا گیا ابوبکر رض نے اُس کی دونوں آڑی لکڑیاں تھام کر اُس میں سے پانی پیا (یہ ڈول خلافت کا تھا)۔
سَئَلْتُہٗ عَنِ الْکَرْمِ مَتٰی یَحِلُّ بَیْعُہٗ قَالَ اِذَا عَقَدَ وَصَارَ عُرُوْقًا۔ میں نے پوچھا انگور کا بیچنا

Marfat.com

(جو بیل پر ہوں) کب درست ہے؟ انھوں نے کہا جب
وہ چنے کی طرح دانہ دانہ ہو جائے (کیونکہ اُس سے پیشتر دھوکا
ہے شاید بیل میں پھل نہ آئیں)۔
اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ عَابِرٌ۔ استحاضہ عابر رگ کا خون
ہے (ایک روایت میں عِرْقٌ عَابِرٌ ہے یعنی شیطان کا چلو
ہے جو اُس نے عابر کی رگ سے بہایا۔ ایک روایت میں
عِرْقٌ عَانِدٌ ہے یعنی سرکش رگ ہے۔ ایک میں رَكْضَةُ
شَيْطَانٍ ہے یعنی شیطان کی لات ہے)۔
ثَرِيْدٌ وَّعُرَاقٌ۔ روٹی شوربے میں بھگوئی ہوئی
اور گوشت دار ہڈیاں۔
اَنَا ابْنُ عُرَاقِ الثَّرٰى۔ میں زمین کی بہترین جڑوں
کا فرزند ہوں (یہ امام جعفر صادق رض نے فرمایا)۔
شُرْبُ الْمَاءِ مِنْ قِيَامٍ بِالنَّهَارِ دَارٌ لِلْعَرَقِ۔
دن کو کھڑے ہو کر پانی پینا پسینہ کو دفع کرتا ہے۔
رَجُلٌ عُرَقَةٌ۔ بہت پسینہ والا آدمی۔
عَرْقُوَةٌ۔ ڈول کے اوپر کی لکڑی۔
عِرْقُ النَّسَا۔ مشہور درد ہے جو ٹانگ میں ہوتا ہے۔
عَرْقَبَةٌ۔ مکر کرنا، کونچیں کاٹنا۔
تَعَرْقُبٌ۔ پیچھے سے سوار ہونا، عدول کرنا۔
عُرْقُوْبٌ۔ وہ پٹھا موٹا اور سخت جو ایڑی کے اوپر
پاؤں کے پیچھے ہوتا ہے جس کو کونچ کہتے ہیں (عَرَاقِيْبُ
اُس کی جمع ہے)۔
كَانَ يَقُوْلُ لِلْجَزَّارِ لَا تُعَرْقِبْهَا۔ قصائی سے
کہتے تھے کہ جانور کی کونچیں مت کاٹ۔
كَانَتْ مَوَاعِيْدُ عُرْقُوْبٍ لَهَا مَثَلًا
وَمَا مَوَاعِيْدُهَا اِلَّا الْاَبَاطِيْلُ
یہ کعب بن زہیر کے قصیدے کا ایک شعر ہے (اُس کے
وعدے عرقوب کے وعدوں کی مثال ہیں۔ اُس کے وعدے
سب جھوٹ ہیں۔ (عرقوب بن معبد ایک شخص تھا عرب
میں اُس نے ایک شخص سے وعدہ کیا کہ میں تجھ کو اپنے
درخت کی کھجور دوں گا۔ جب کھجور نکلی تو وہ مانگنے آیا۔
عرقوب نے کہا ابھی صبر کر ذرا ہری ہونے دے۔ پھر آیا
تو کہنے لگا ابھی صبر کر ذرا گدر ہو جائے۔ پھر آیا تو کہنے
لگا ابھی ٹھہر جا پک جانے دے۔ پھر آیا تو کہنے لگا ابھی
ٹھہر سوکھ جانے دے۔ جب سوکھ گئی تو رات کو جا کر
سب کھجور کاٹ کر اپنے گھر لے آیا اور جس سے وعدہ
کیا تھا اُس کو ایک کھجور بھی نہ دی۔ اُس روز سے خلاف
وعدگی میں یہ مثل ہو گئی۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَخْلَفُ
مِنْ عُرْقُوْبٍ۔ عرقوب سے بھی زیادہ وعدہ خلاف)۔
عَرَاقِيْبُ الْخَيْلِ۔ گھوڑوں کی کونچیں۔
وَيْلٌ لِّلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ۔ کونچوں کی خرابی
ہے دوزخ سے یعنی دوزخ کی آگ سے (یعنی جب وضو
میں وہ سوکھی رہ جائیں۔ ایک روایت میں ہے وَيْلٌ
لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔ یعنی ایڑیوں کی خرابی ہے دوزخ
کی آگ سے۔ ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ جب پاؤں
میں موزے یا پائتابے نہ ہوں تو وضو میں اُن کا دھونا
ضروری ہے اور مسح کرنا کافی نہیں)۔
نَهٰى عَنْ تَعَرْقُبِ الدَّابَّةِ۔ جانور کی کونچیں
کاٹنے سے منع کیا۔
فَلَمَّا الْتَقَوْا نَزَلَ عَنْ فَرَسِهٖ فَعَرْقَبَهَا
بِالسَّيْفِ فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ عَرْقَبَ فِي الْاِسْلَامِ۔
جعفر بن ابی طالب جنگ موتہ میں جب مقابلہ ہوا تو اپنے
گھوڑے پر سے اُتر پڑے اور تلوار سے اُس کی کونچیں کاٹ
دیں (گویا میدانِ جنگ میں شہید ہونے کی تیاری کر لی)۔
تو جعفر پہلے شخص تھے مسلمانوں میں سے جنھوں نے
گھوڑے کی کونچیں کاٹیں (کافروں میں تو عمرو بن عبدود نے
بھی جنگ خندق میں گھوڑے سے اُتر کر اُس کے پاؤں کاٹ
دیئے تھے آخر حضرت علی مرتضیٰ رض کے ہاتھ سے مارا گیا)۔

Marfat.com

وَیْلٌ لِّلْعَرَاقِیْبِ مِنَ النَّارِ۔ کونچوں کی خرابی ہے دوزخ کی آگ سے (یعنی جو وضو سے چھوٹ جائیں)۔

عَرْكٌ ۔ ملنا، چھیلنا، حیض آنا۔

مُعَارَكَةٌ اور عِرَاكٌ ۔ جنگ کرنا۔

اِعْرَاكٌ ۔ حائضہ ہونا۔

تَعَرُّكٌ ۔ رگڑ اکھانا۔

تَعَارُكٌ ۔ ایک دوسرے سے جنگ کرنا۔

اِعْتِرَاكٌ ۔ ہجوم کرنا، ازدحام۔

اَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَّاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ زبان کے سچے تھے اور سب سے زیادہ نرم مزاج تھے (بڑے بُردبار اور حلیم۔ آپؐ نے کبھی اپنے نفس کے لئے کسی سے بدلہ لینا نہیں چاہا۔ دسؔ برس تک حضرت انسؓ نے آپؐ کی خدمت کی لیکن اس طویل مدّت میں کبھی اُن پر غصہ نہیں کیا)۔

فَاِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطٰنِ وَبِهَا يُنْصَبُ رَايَتُهٗ۔ بازار شیطان کا اڈا ہے وہیں اُس کا جھنڈا کھڑا کیا جاتا ہے (اکثر بازار میں لوگ جھوٹ بولتے ہیں، جھوٹی قسم کھاتے ہیں، دغا اور فریب کرتے ہیں تو شیطان کو وہاں بہکانے کا زیادہ موقع ملتا ہے)۔

اِنَّ عَلَيْكُمْ رُبْعَ مَا اَخْرَجَتْ نَخْلُكُمْ وَرُبْعَ مَا صَادَتْ عُرُوْكُكُمْ وَرُبْعَ الْمِغْزَلِ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے ایک گروہ کو لکھا) دیکھو تمہارے درختوں میں جو کھجور پیدا ہو اُس کی چوتھائی دینا ہوگی اسی طرح تمہارے مچھیرے جو مچھلی کا شکار کریں اور تمہاری عورتیں جو سوت کاتیں اُس کی چوتھائی دینا ہوگی (تینوں ربع تمہارے ایک ربع ہمارا)۔

اِنَّ الْعَرَكِيَّ سَاَلَهٗ عَنِ الطَّهُوْرِ بِمَاءِ الْبَحْرِ۔ ایک مچھیرے نے (جو مچھلی کا شکار کیا کرتا تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا سمندر کے پانی سے وضو اور غسل ہو سکتا ہے۔

لَتَعْرُكَنَّكُمْ عَرْكَ الْاَدِيْمِ الْقَرْفِ۔ سُرخ نری کی طرح تم کو چھیل ڈالے گی۔

اِنَّهٗ عَاوَدَهٗ كَذَا وَكَذَا عَرْكَةً۔ اُس نے بار بار وہی کام کیا۔ عرب لوگ کہتے ہیں لَقِيْتُهٗ عَرْكَةً بَعْدَ عَرْكَةٍ۔ میں اُس سے کئی بار ملا۔

عُرَكَةٌ لِّلْاَذَاةِ بِجَنْبِهٖ۔ ابوبکر صدیق رضؓ اپنے پہلو کی ایذا کو رگڑ کر اُٹھانے والے تھے (یعنی لوگوں کی ایذا دہی پر صبر اور تحمل کرنے والے تھے۔ عرب لوگ کہتے ہیں عَرَكَ الْبَعِيْرُ جَنْبَهٗ بِمِرْفَقِهٖ۔ اونٹ نے اپنا پہلو کہنی سے کھجلایا (اُس کو کہنی سے ایسا رگڑا کہ نشان پڑ گیا)۔

حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِسَرِفَ عَرَكْتُ۔ جب ہم لوگ سرف میں پہنچے (جو ایک مقام کا نام ہے) تو مجھ کو حیض آگیا۔

اِنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ كَانَتْ مُحْرِمَةً فَذَكَرَتِ الْعِرَاكَ قَبْلَ اَنْ تُفِيْضَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی احرام باندھے ہوئی تھیں انھوں نے کہا مجھ کو طواف الافاضہ کرنے سے پہلے حیض آگیا۔

عَارِكٌ ۔ حائضہ عورت۔

اَلْمُؤْمِنُ لَيِّنُ الْعَرِيْكَةِ۔ مومن نرم مزاج ہوتا ہے (درشت خُو اور تند خُو نہیں ہوتا)۔

لَا يَتِمُّ الْاَمْرُ حَتّٰى تَسْمَعُوْا مِنْ اَعْدَاءِ اللّٰهِ اَذًى كَثِيْرًا فَتَصْبِرُوْا وَتَعْرُكُوْا جُنُوْبَكُمْ۔ یہ کام اُس وقت تک پورا نہ ہوگا جب تک کہ تم اللہ کے دشمنوں سے بہت تکلیف اُٹھاؤ اور اپنے پہلو رگڑاؤ (یعنی صبر اور تحمل کرو)۔

عَرْمٌ ۔ گوشت اُتار لینا، باندھ لینا، دودھ پینا، تکلیف دینا، کھا لینا، حد سے بڑھ جانا، شرارت اور سرکشی کرنا۔

Marfat.com

عَرَامَةٌ۔ سختی اور تشدد۔
تَعَرُّمٌ۔ ملانا، خلط کرنا۔
اِعْرَامٌ۔ بے قصور کسی کو تکلیف پہنچانا۔
تَعَرُّمٌ۔ ہڈی کا گوشت اُتر جانا، یا اُتار لینا۔
عَارِمٌ۔ شریر، موذی۔
یَوْمٌ عَارِمٌ۔ سخت سردی کا دن۔
فَانْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَارِمٌ۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو مارنے کے لئے ایک شریر ناپاک شخص اُٹھا۔ (عَرِمَ اور عَرَمَ اور عَرُمَ تینوں طرح مستعمل ہے)۔
عُرَامٌ۔ سختی، تیزی، شرارت۔
اِنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ عَارَمْتُ غُلَامًا بِمَكَّةَ فَعَضَّ اُذُنِيْ فَقَطَعَ مِنْهَا۔ ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے عرض کیا میں نے مکہ میں ایک لڑکے سے جھگڑا کیا اُس نے دانت سے میرا کان کتر لیا۔
عَلٰى حِيْنِ فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ وَاعْتِرَامٍ مِّنَ الْفِتَنِ۔ جب پیغمبروں کا آنا موقوف تھا اور فتنوں کا بازار گرم تھا۔
اِنَّهٗ ضَحّٰى بِكَبْشٍ اَعْرَمَ۔ انہوں نے ایک سفید مینڈھے کی جس پر کالے ٹپکے تھے قربانی کی (اُس کا مؤنث عَرْمَاءُ ہے)۔
مَا كَانَ لَهُمْ مِنْ مُلْكٍ وَّعُرْمَانٍ۔ نہ اُس کے پاس حکومت ہے نہ کھیت ہیں (عُرْمَانٌ جمع ہے اَعْرَم کی یا عَرِيْمٌ کی بمعنے کھیت مزرعہ)۔
عُرْمَةٌ۔ سفیدی سیاہی ملی ہوئی۔ یعنی چت کبراپن
عَرِمٌ۔ پانی کا بند، بیٹھ، تالاب۔
عَرَمْرَمٌ۔ بڑا لشکر۔
عَرْنٌ۔ نرم ہونا، تیر پر پٹھا لپیٹنا، اونٹ کی ناک میں لکڑی ڈالنا (جس کو عِرَان کہتے ہیں)۔
تَعْرِيْنٌ۔ پٹھا لپیٹنا۔

اِعْرَانٌ۔ ہمیشہ گوشت کھانا۔
عَارِنٌ۔ دور اور شیر کو بھی کہتے ہیں۔
عِرْنٌ۔ پکنے کی بُو، دھواں۔
اَقْنَى الْعِرْنِيْنِ۔ بلند بینی، یا ناک کے اوپر کی ہڈی (بانسہ) جس کی بلند ہو۔ (اُس کی جمع عَرَانِيْن ہے)
شُمُّ الْعَرَانِيْنِ۔ بلند ناک والے۔
مِنْ عَرَانِيْنِ اُنُوْفِهَا۔ اُن کے ناکوں کے بانسوں سے۔
اُقْتُلُوْا مِنَ الْكِلَابِ كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ ذِيْ عُرْنَتَيْنِ۔ اُس کُتّے کو مار ڈالو جو نرا کالا بھجنگ ہو اُس کی آنکھ پر دو ٹپکے ہوں (اس طرح کا کُتا بڑا شریر ہوتا ہے اور اکثر دیوانہ ہو جاتا ہے)۔
اِنَّ بَعْضَ الْخُلَفَاءِ دُفِنَ بِعُرَيْنِ مَكَّةَ۔ بعضے خلیفہ مکہ کے میدان میں دفن ہوئے (اصل میں عرین اُس مقام کو کہتے ہیں جہاں شیر رہتا ہے)۔
بَطْنُ عُرَنَةَ۔ ایک مقام کا نام ہے عرفات کے پاس۔
عُرَيْنَةُ۔ ایک قبیلہ ہے اُس کی نسبت عُرَنِيٌّ ہے۔ اسی قبیلہ کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہوں کو مار کر اونٹ بھگا لے گئے تھے آپؐ نے اُن کو گرفتار کرا لیا اور قتل کیا۔
اِعْرِنْجَامٌ۔ بگڑ جانا، خراب ہونا۔
قَضٰى فِي الظُّفُرِ اِذَا اعْرَنْجَمَ بِقَلُوْصٍ۔ حضرت عمرؓ نے ناخن کے باب میں یہ حکم دیا کہ جب وہ بگڑ جائے تو ایک جوان اونٹ اُس کی دیت دینا ہوگی۔ (زمخشریؒ نے کہا لغت میں اس لفظ کی کچھ اصل معلوم نہیں ہوتی۔ بعضوں نے کہا صحیح اِحْرَنْجَمَ ہے یعنی پیچھے سرک جائے، سمٹ جائے۔ راوی نے غلطی سے اِعْرَنْجَمَ کہہ دیا)۔
عَرَاهِيَةٌ۔ (یہ لفظ لغت میں نہیں ملتا مگر عروہ بن مسعودؓ

Marfat.com

سے مروی ہے، قَالَ وَاللّٰہِ مَا کَلَّمْتُ مَسْعُوْدَ بْنَ عَمْرٍو مُنْذُ عَشْرِ سِنِیْنَ وَاللَّیْلَۃَ اُکَلِّمُہٗ فَخَرَجَ فَنَادَاہُ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا فَقَالَ عُرْوَۃُ فَاَقْبَلَ مَسْعُوْدٌ وَھُوَ یَقُوْلُ اَطَرَقْتَ عَرَاھِیَۃً اَمْ طَرَقْتَ بِدَاھِیَۃٍ۔ عروہ بن مسعودؓ نے کہا میں نے قسم خدا کی دس برس سے مسعود بن عمرو سے بات نہیں کی آج رات کو میں اُس سے بات کروں گا پھر عروہ نکلا اور مسعود کو پکارا اُس نے کہا کون ہے؟ بولا عروہ۔ مسعود یہ کہتا ہوا آیا تو یوں ہی مجھ سے ملنے کے لئے آیا ہے یا کسی آفت میں گرفتار ہو کر مجھ سے مدد چاہنے کو آیا۔ (خطابی نے کہا عَرَاھِیَۃ ایک مشکل لفظ ہے میں نے ازہری سے اس کو پوچھا، اُنہوں نے کہا یہ لفظ عرب کے کلام میں نہیں ملتا البتہ عَتَاھِیَۃ ٹھیک ہوسکتا ہے یعنی تو یوں ہی غفلت کی وجہ سے آیا، یا دہشت کی وجہ سے خطابی نے کہا ممکن ہے کہ عَرَاھِیَۃ اصل میں عَرَائِی ہو، یعنی میرے آنگن میں تو ہمزے کو ہاء سے بدل دیا اور اخیر میں ہائے سکتہ لگادی۔ زمخشری رہ نے کہا ممکن ہے کہ یہ عَرَہٗ یَعْرُہٗ کا مصدر ہو زائے معجمہ سے یعنی تو بلا کسی غرض اور مطلب کے یوں ہی آیا، یا کسی مصیبت میں پھنس کر مجھ سے فریاد کرنے کو آیا)۔

عَرَاءٌ۔ میدان صاف جہاں درخت وغیرہ نہ ہوں۔

عَرْوٌ۔ کسی کے پاس مطلب لے کر آنا، جمع ہونا، پہنچنا، عارض ہونا۔

تَعْرِیَۃٌ۔ کنڈا بنانا۔

اِعْرَاءٌ۔ چھوڑ دینا۔

اِعْتِرَاءٌ۔ عارض ہونا، لاحق ہونا، کوئی چیز آپڑنا۔

عَرَاءٌ۔ ایک خوشبودار بوٹی۔

عُرْوَۃٌ۔ لوٹے یا برتن کا کنڈا جس کو پکڑ کر اُٹھاتے ہیں۔

اَبُوْ عُرْوَۃَ۔ ایک شخص تھا جو شیر پر چیخ مارتا وہ مرجاتا۔ پھر شیر کو چیر کر دیکھتے تو اُس کا دل اپنی جگہ سے سرکا ہوتا۔

عَرْیٌ۔ ڈھانپنا، عارض ہونا۔

عُرْیٌ۔ اور عُرْیَۃٌ۔ ننگا ہونا۔

تَعْرِیَۃٌ۔ ننگا کرنا یا لباس پہنانا۔

رَخَّصَ فِی الْعَرِیَّۃِ وَالْعَرَایَا۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا یعنی درخت پر کی کھجور کو اُتری ہوئی کھجور کے بدلے اندازہ سے بیچنا) مگر عَرِیَّہ اور عَرَایَا کی اجازت دی۔ (وہ یہ ہے کہ کسی شخص کے پاس سوکھی کھجور موجود ہو لیکن نہ اُس کے پاس نقد پیسہ ہو کہ وہ تازی کھجور خرید کر سکے نہ اُس کا کوئی باغ ہو یا درخت کہ اُس میں سے تازی کھجور اپنے بال بچوں کو کھلائے تو وہ کیا کرے کسی باغ والے کو سوکھی کھجور اندازہ سے دے کر اُس کے بدلے وہ کھجور جو درخت پر لگی ہے خرید کرلے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت کی وجہ سے درست رکھا مگر یہ شرط لگائی کہ پانچ وسق سے کم کا معاملہ کرے کیونکہ اس سے زیادہ کی بال بچوں کے کھلانے کے لئے ضرورت نہیں ہوتی۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے جو سوا پلّہ[1] کے قریب ہے۔ بعضوں کے نزدیک وسق دو پلوں کا یعنی دو سو چالیس سیر کا ہوتا ہے۔ کھجور کے اوپر دوسرے میووں کا بھی قیاس ہوسکتا ہے۔ جیسے انگور وغیرہ کا۔ امام مالکؒ نے کہا عَرِیَّہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باغ میں سے ایک یا دو درخت کا میوہ کسی محتاج کو دے پھر بار بار اُس محتاج کے باغ میں آنے سے باغ کے مالک کو تکلیف ہو تو وہ اُس درخت کا میوہ اندازہ کرکے اُسی قدر خشک میوے کے بدلے اُس سے خرید کرلے۔ بعضوں نے کہا عَرِیَّہ یہ ہے کہ

[1] ایک پلّہ تین من کا ہوتا ہے ۱۲

Marfat.com

کر دیں، دور جا کر آباد ہوں مدینہ جنگل ہو جائے عَرَاء کہتے ہیں خالی میدان کو جس میں درخت اور آبادی نہ ہو)

كَانَتْ فَدَكُ لِحُقُوقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي تَعْرُوْهُ۔ باغ فدک میں سے وہ حقوق ادا کئے جاتے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لاحق ہوتے تھے (مثلاً مجاہدین کا سامان کرنا، محتاجوں کی پرورش کرنا، اسی لئے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اُس باغ کو حضرت فاطمۃ الزہرا کو نہیں دیا اور اُس کو اُسی حال پر رکھا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھا)۔

مَالَكَ لَا تَعْتَرِيهِمْ وَتُصِيبُ مِنْهُمْ۔ تجھ کو کیا ہوا ہے اُن سے اپنا معمول نہیں مانگتا (بخشش نہیں چاہتا) اور یوں ہی لے لیتا ہے۔

اِنَّ امْرَأَةً مَخْزُوْمِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَاَمَرَ بِهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا۔ ایک عورت قریش کی بنی مخزوم قبیلہ سے (جس میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ تھیں) لوگوں سے سامان مانگ کر لیتی پھر مُکر جاتی (کہتی کہ میں نے نہیں لیا) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اُس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

(اہل حدیث اور امام اسحاق بن راہویہ کا یہی مذہب ہے کہ عاریت لے کر مُکر جائے تو چور کی طرح اُس کا ہاتھ کاٹا جائے لیکن جمہور علماء کہتے ہیں کہ اس صورت میں قطع نہیں ہے کیونکہ یہ خیانت ہے نہ کہ سرقہ۔ اور اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ دوسری روایت میں یوں ہے کہ اُس عورت نے اخیر میں ایک چادر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے چرائی اُس وقت آپ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تو قطع اُس سرقہ کے جرم میں تھا نہ کہ خیانت کے جرم میں)۔

لَا تُشَدُّ الْعُرَى اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ۔ کجاوے نہ باندھے جائیں مگر تین ۳ مسجدوں کی طرف (یعنی سفر نہ کیا جائے مگر تین ۳ مسجدوں کی طرف۔ اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے اور مختصر یہ ہے کہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے امام ابن تیمیہؒ اور جوینی اور قاضی عیاضؒ اور اُن کے اتباع کا یہ قول ہے کہ سوائے ان تین ۳ مسجدوں کے اور کسی مسجد میں نماز پڑھنے یا کسی بزرگ یا پیغمبر کی قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنا درست نہیں۔ اور جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ان تین مسجدوں کے سوا اور کسی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے سفر کرنا درست نہیں کیونکہ اور سب مسجدیں فضیلت میں برابر ہیں۔ امام غزالیؒ اور سیوطیؒ اور قسطلانیؒ اور سُبکیؒ اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے اسی کو ترجیح دی ہے)۔

عُرْوَةُ الْكُوْزِ۔ کوزے کا کنڈا (جس کو پکڑ کر کوزہ اُٹھاتے ہیں)۔

اَلْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى۔ مضبوط کُنڈہ۔

اِنَّ الْمَدِيْنَةَ سَتُعْرٰى۔ قریب ہے کہ مدینہ پر حملہ ہوگا۔ (یہ عَرَوْتُ الْعَدُوَّ سے نکلا ہے یعنی میں نے دشمن سے لڑنے کا قصد کیا۔ یہ پیشین گوئی یزید کے زمانہ میں پوری ہوئی اُس نے اہل مدینہ کو تباہ و برباد کرنے کے لئے مسلم بن عقبہ کو بھیجا)۔

يَمُوْتُ عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ اٰخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى۔ عبداللہ بن عمرؓ مضبوط کنڈے کو تھامے ہوئے مرے گا۔ (یعنی ایمان پر اُس کا خاتمہ ہوگا)۔

عُرْوَةُ الْكَلَاِ۔ گھاس کی جڑ۔

خُذُوْهَا وَاَعْرُوْهَا۔ اُس کو پکڑو اور ننگا کرو (یعنی اُس کا سارا سامان چھین لو)۔

كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ۔ کپڑے پہنے ہوں گی لیکن ننگی ہوں گی (کپڑے کا شکر نہیں کریں گی، یا ایسا لباس پہنیں گی جس میں سے کچھ ستر ظاہر ہوگا۔ یا ایسا باریک لباس

Marfat.com

پہنیں گی کہ اندر سے بدن نظر آئے گا۔ یا دنیا میں یہ عورتیں بالباس ہوں گی اور آخرت میں ننگی بے لباس)۔

بَلْ عَارِيَةٌ مُؤَدَّاةٌ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان سے فرمایا یہ زرہوں کا لینا غصب اور ظلم کے طور پر نہیں ہے) بلکہ عاریت کے طور پر ہے جو واپس کی جاتی ہے (اگر واپس نہ کرے تو اس کا تاوان دے عاریت کا یہی حکم ہے)۔

فَقَامَ إِلَيْهِ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جعفر بن ابی طالب کے پکارنے پر ننگے بدن ہی اٹھ کھڑے ہوئے اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے اور باہر نکل کر اُن کو گلے سے لگالیا) جو کوئی سفر سے آئے اُس سے معانقہ کرنا مستحب ہے باقی عیدین اور جمعہ میں معانقہ کرنے کی کوئی سند مجھ کو نہیں ملی۔ اور ناواقف اور بے علم لوگ عید کے دن معانقہ کرتے پھرتے ہیں۔ اسی طرح مصافحہ بھی ایک ہاتھ سے ملاقات کے وقت مسنون ہے لیکن دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا یا عصر یا جمعہ کی نماز کے بعد یا وعظ کے بعد یا عید کی نماز کے بعد اس کی بھی کوئی اصل نہیں ہے)۔

كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً بنی اسرائیل کے لوگ ننگے نہایا کرتے تھے (یہ اُن کی شریعت میں جائز ہوگا یا یوں ہی رسم کے طور پر ایسا کرتے ہوں گے)۔

اَلْعُرْوَةُ الْوُثْقَى الْإِيْمَانُ - مضبوط کنڈہ ایمان ہے۔ (دوسری روایت میں یوں ہے کہ اہل بیت سالت کو ماننا اُن سے محبت رکھنا)۔

عُرَى الْإِيْمَانِ اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَالْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ - ایمان کے کنڈے نماز اور زکوٰۃ اور حج اور عمرہ ہیں۔

أَوْثَقُ عُرَى الْإِيْمَانِ اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ - بڑا مضبوط کنڈہ ایمان کا اللہ کی راہ میں محبت رکھنا ہے۔

(جیسے متبع شریعت، عالم دین سے محبت رکھنا)۔

تَعْتَرِيْنِيْ قَرَاقِرُ فِيْ بَطْنِيْ - میرے پیٹ میں قراقر ہو جاتا ہے۔

اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي الْأَيْتَامِ فَلَا تُعْرُوْا أَفْوَاهَهُمْ - اللہ سے ڈرو یتیموں کے باب میں۔ اُن کے مُنہ بُرائی کے ساتھ مت کھلواؤ (کہ وہ تمہاری بُرائی کریں بلکہ اُن سے ایسا سلوک کرو کہ وہ تمہارے شکر گزار ہوں تمہاری تعریف کریں)۔

كَسَانِيْ مِنَ الْعُرْيِ - جس نے لباس دے کر ننگا پنا رفع کیا۔

باب العین مع الزاء

عُزْبَةٌ - مجرد ہونا، یعنی اہل وعیال نہ رکھنا۔ (جیسے عُزُوْبَةٌ ہے)۔

عَزَبٌ - مجرد مرد (اس کی جمع عُزَّابٌ ہے جیسے کَافِرٌ کی جمع كُفَّارٌ ہے)۔

عَزَبَةٌ - بے شوہر عورت (اس کی جمع عَزَبَاتٌ ہے)۔

عَازِبَةٌ - بے شوہر عورت (اس کی جمع عَوَازِبُ ہے)۔

عُزُوْبٌ - دور ہونا، غائب ہونا، پوشیدہ ہونا۔

إِعْزَابٌ - دور ہونا، دور کرنا۔

أَعْزَبُ - مجرد (اس کی جمع عُزَّبٌ ہے اور مؤنث عَزْبَاءُ ہے)۔

شِرَارُكُمْ عُزَّابُكُمْ - تم میں بُرے وہ لوگ ہیں جو مجرد ہوں (عیال واطفال نہ رکھتے ہوں۔ نہ جورو نہ جاتا نگوڑا نہا تا)۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِيْ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَقَدْ عَزَبَ - جس شخص نے چالیس دن میں سارا قرآن ختم کیا اُس نے بہت دیر کی (یعنی شروع کرنے کا زمانہ ختم کے زمانہ سے دور پڑ گیا)۔

Marfat.com

وَالشَّاءُ عَازِبٌ حِيَالٌ ۔ بکریاں تھان سے بہت دور گئی ہوئی تھیں اور حاملہ نہ تھیں (حیال جمع ہے حَائِلٌ کی یعنی غیر حامل)۔

اِنَّهُ بَعَثَ بَعْثًا فَاَصْبَحُوْا بِاَرْضٍ عَزُوْبَةٍ بَجْرَاءَ ۔ آپ نے ایک لشکر بھیجا وہ صبح کو ایک دور دراز سخت زمین میں پہنچا۔

عَزُوْبَةٌ ۔ وہ زمین جس سے چراگاہ دور ہو وہاں گھاس چارہ کم ہو۔

اُنْظُرُوْا تَجِدُوْهُ مُعْزِبًا اَوْ مُكْلِئًا ۔ (ایک سفر میں صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے میں آپ نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی۔ تو صحابہ سے فرمایا) دیکھو یہ شخص یا تو چراگاہ سے دور پڑ کر چراگاہ کا طالب ہے یا چراگاہ میں ہے (عرب لوگ کہتے ہیں اَعْزَبَ الْقَوْمُ دور کی گھاس لوگوں نے پالی یا اُن کے اونٹ چرنے کے لئے دور چلے گئے)۔

كَانَ لَهٗ غَنَمٌ فَاَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ اَنْ يَّعْزُبَ بِهَا ۔ حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کے پاس چند بکریاں تھیں انھوں نے اپنے غلام عامر بن فہیرہ کو حکم دیا کہ اُن کو چرانے کے لئے دور لے جائے۔

كُنْتُ اَعْزُبُ مِنَ الْمَاءِ ۔ کبھی میں پانی سے دور ہوتا۔

فَهُنَّ هَوَاءٌ وَّالْحُلُوْمُ عَوَازِبُ ۔ وہ کھوکھلی ہیں اور عقل سے دور۔

اِرْتَدَدْتَ عَلٰى عَقِبَيْكَ تَعَزَّبْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِيْ فِي الْبَدْوِ ۔ حجاج نے سلمہ بن اکوعؓ سے کہا جو مدینہ چھوڑ کر ربذہ میں جا کر رہ گئے تھے) تو اپنی ایڑیوں کے بل پھر گیا (غیر مہاجر ہو گیا) مدینہ چھوڑ کر جنگل میں دور جا کر رہ گیا۔ سلمہؓ نے کہا نہیں (میں ہجرت سے نہیں پھرا) مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگل میں رہنے کی اجازت دی تھی

كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الْعَازِبَ فِي الْاُفُقِ ۔ جیسے دور ستارے کو آسمان کے کنارے میں دیکھتے ہیں (مشہور روایت اَلْغَارِبَ ہے غین معجمہ اور رائے مہملہ سے یعنی ڈوبنے والے ستارے کو)

اَعْزَبُ لَا اَهْلَ لَهٗ ۔ مجرد اُس کے بال بچے نہ تھے یا اُس کی بیوی نہ تھی۔

شَابًّا اَعْزَبَ ۔ جوان مجرد۔

فَاُعْطِي الْاٰهِلَ مِنْهَا وَالْعَزَبَ ۔ میں اُس میں سے عیال دار اور مجرد دونوں کو دوں گا۔

كَرِهَ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ عَزَبًا ۔ اللہ سے مجرد رہ کر ملنے کو بُرا جانا۔

لَا يَعْزُبُ عَنْهُ اَيْ بِالْاِحَاطَةِ وَالْعِلْمِ لَا بِالذَّاتِ وَاِذَا كَانَ بِالذَّاتِ لَزِمَهَا الْحَوَايَةُ ۔ اللہ جل جلالہ نے جو یہ فرمایا لا یعزب عنہ مثقال ذرۃ اُس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ کی ذات ہر ہر ذرے کو گھیرے ہوئے ہے (بلکہ اُس کا علم سب کو گھیرے ہوئے ہے) (یہ امام جعفر صادق رہ نے فرمایا) معلوم ہوا کہ اللہ کا احاطہ اور معیت جو قرآن میں کئی جگہ مذکور ہے اُس سے احاطہ اور معیت علمی مراد ہے اور اُس پر تمام مفسّرین کا اتفاق ہے)۔

شِرَارُ مَوْتَاكُمُ الْعُزَّابُ ۔ تم میں بُرے مُردے وہ ہیں جو نکوڑے ناٹھی ہوں (نہ اُن کی بیوی ہو نہ اولاد یا نہ خاوند ہو نہ اولاد)۔

كَانَ يُعْطِي الْاٰهِلَ حَظَّيْنِ وَالْاَعْزَبَ حَظًّا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیال دار کو دو حصے دیتے اور مجرد کو ایک حصہ (نہایہ میں ہے کہ اَعْزَب مجرد کو نہیں کہیں گے بلکہ عَزَبٌ کہیں گے۔ لیکن اس حدیث میں اَعْزَب کا لفظ وارد ہے۔ بعضوں نے کہا اَعْزَب

فصیح نہیں ہے بلکہ فصیح لغت عَزَبَ ہے)۔
اُعْزُبْ ثُمَّ اُعْزُبْ۔ دُور رہ پھر دُور رہ۔
عَزْرٌ۔ ملامت کرنا، مدد کرنا، پھیر دینا، ڈانٹنا، جماع کرنا، مجبور کرنا۔
تَعْزِیْرٌ۔ ملامت کرنا، سزا دینا، تادیب کرنا، حد سے کم مار لگانا، تعظیم اور تکریم کرنا، مدد کرنا، قوت دینا۔
عَزْوَرٌ۔ بدخلق، دیوث۔
تَعْزِیْر۔ جو سزا حد شرعی سے کم ہو اُس کی کوئی مقدار نہیں ہے امام اور حاکم کی رائے پر موقوف ہے۔ اور حدِّ شرعی وہ مقرر و متعین سزا ہے جو شارع نے ٹھہرا دی)۔
اِنْ یُّبْعَثْ وَاَنَا حَیٌّ فَسَاُعَزِّرُہٗ۔ (ورقہ بن نوفل نے کہا) اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میری زندگی میں پیغمبر ہو گئے تو میں اُن کی ضرور مدد کروں گا۔ ان کی حمایت کروں گا۔
اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِیْ عَلَی الْاِسْلَامِ۔ اب بنی اسد کے لوگ مجھ کو اسلام سکھاتے ہیں یا مجھ کو ملامت کرتے ہیں، میرا عیب بیان کرتے ہیں (کہ میں نماز پڑھنا بھی اچھی طرح نہیں جانتا۔ یہ سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا جب بنی اسد کے لوگوں نے حضرت عمرؓ سے اُن کی شکایت کی تھی)۔
عُزَیْرٌ۔ مشہور پیغمبر ہیں۔
رُبَّ مَعْزُوْرٍ فِی النَّاسِ مَصْنُوْعٌ لَہٗ۔ بعضے لوگ جن کی روٹی بند کی جاتی ہے اللہ اُن کے لئے دوسرا سامان کر دیتا ہے (یا تو آخرت میں اُن کو بہشت اور اپنی رضامندی عطا فرماتا ہے یا دنیا ہی میں اُن کے لئے رزق کا دوسرا دروازہ کھول دیتا ہے بقولِ شخصے "یک در بند صد در کشادہ)۔
عَزٌّ۔ قوی کرنا، غالب ہونا، حجت میں جیت جانا۔
اِذَا عَزَّ اَخُوْکَ فَھُنْ (یہ ایک مثل ہے یعنی جب تیرا بھائی تجھ پر غالب آئے اور تو اُس کا مقابلہ نہ کر سکے تو اُس سے عاجزی اور نرمی کر۔
عَزَّتِ النَّاقَۃُ۔ اونٹنی مضبوط اور زور آور ہوئی۔
مَنْ عَزَّ بَزَّ۔ جو غالب ہوا اُسی نے مال لے لیا۔ (جیسے ہندی میں کہتے ہیں جس کی تیغ اُسی کی دیگ، جس کی لاٹھی اُس کی بھینس)۔
عِزٌّ اور عِزَّۃٌ اور عَزَازَۃٌ۔ عزت دار ہونا، ضعیف کے بعد زور آور ہونا، ضعیف ہونا، کمیاب ہونا، بہنا، مشکل ہونا۔
عَزَّ مَنْ قَایِلٍ۔ یہ کہنے والا بڑا عزت دار ہے۔
تَعْزِیْزٌ۔ عزت کرنا، مدد کرنا، قوت دینا۔
اِعْزَازٌ۔ عزت دینا، محبت کرنا، حمل ظاہر ہونا۔
تَعَزُّزٌ۔ عزت دار ہونا، سخت ہونا (جیسے اِعْتِزَازٌ ہے)۔
اِسْتِعْزَازٌ۔ غالب ہونا، مار ڈالنا، تکلیف پہنچانا۔
عَزَاءٌ۔ سختی۔ جیسے بیماری یا موت۔
عُزّٰی۔ ایک مشہور بُت تھا قریش کا۔
عَزِیْزٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے بمعنے غالب اور قوی، زور آور۔
مُعِزٌّ۔ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ یعنی عزت دینے والا۔
ھَلْ تَدْرِیْنَ لِمَ کَانَ قَوْمُکِ رَفَعُوْا بَابَ الْکَعْبَۃِ قَالَتْ لَا قَالَ تَعَزُّزًا اَنْ لَّا یَدْخُلَھَا اِلَّا مَنْ اَرَادُوْا۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا) تو جانتی ہے کہ تیری قوم (قریش) نے کعبہ کا دروازہ اونچا کیوں رکھا (ایسا کہ ہر شخص اُس میں جا نہیں سکتا جب تک کہ سیڑھی نہ ہو) انہوں نے عرض کیا میں نہیں جانتی۔ فرمایا اُن کا مطلب یہ تھا کہ ہر شخص کعبہ کے اندر نہ جا سکے) جس کو وہ چاہیں وہی اندر

Marfat.com

ہارمونیم، پیانو، بانسری، دغیرہ (اُس کا مفرد عَزْفٌ ہے یا مِعْزَفٌ ہے)۔

اِنَّهٗ مَرَّ بِعَزْفِ دُفٍّ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوْا خِتَانٌ فَسَكَتَ۔ حضرت عمرؓ ایک مقام پر سے گزرے جہاں دف بج رہا تھا۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا ختنہ کی تقریب ہے تو آپ خاموش ہورہے (معلوم ہوا کہ خوشی کی رسموں میں جیسے عید، شادی، ختنہ وغیرہ میں باجا بجانا درست ہے ایک جماعت اہلِ حدیث نے ہر ملک کے باجے کو دف پر قیاس کیا ہے۔ اور بعضوں نے دف کے سوا اور باجے بجانا ناجائز رکھا ہے)۔

كَانَتِ الْجِنُّ تَعْزِفُ اللَّيْلَ كُلَّهٗ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ صفا اور مروہ پہاڑوں کے درمیان جنّات رات بھر باجا بجاتے یا آواز کرتے رہتے (نہایہ میں ہے کہ یہ آواز رات کے وقت ہوا کی سنائی دیتی ہے جنگل والے اُس کو جنوں کی آواز خیال کرتے ہیں)۔

عَزِيْفُ الرِّيَاحِ۔ ہواؤں کی آواز جو جھر جھر کانوں میں آتی ہے۔

اِنَّ جَارِيَتَيْنِ كَانَتَا تُغَنِّيَانِ بِمَا تَعَازَفَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ۔ دو چھوکریاں انصار کی وہ شعر گارہی تھیں جو انہوں نے بعاث کی جنگ میں کہے تھے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کا گانا سُنتے رہے ایک روایت میں تَفَاخَرَتْ ہے ایک میں تَقَاذَفَتْ ایک میں تَقَارَفَتْ ہے۔ یعنی جو انصار نے فخر کی نیت سے بعاث کے دن کہے تھے)۔

عَزَفَتْ نَفْسِيْ عَنِ الدُّنْيَا۔ میرا تو دل دنیا سے پھر گیا (اُس سے نفرت ہوگئی۔ ایک روایت میں عَزَفْتُ ہے یعنی میں نے اپنا دل دنیا سے پھیر لیا)۔

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَنِيْ لِاَمْحَقَ الْمَعَازِفَ۔ اللہ نے مجھ کو اس لئے بھیجا ہے کہ میں کھیل کے باجوں کو ہٹا دوں (یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ۔ گانے والیاں اور باجے نکلیں گے۔

يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْمَعَازِفَ۔ زنا اور باجوں کو حلال سمجھیں گے (رنڈی بازی اور گانا بجانا عیب نہ رہے گا)۔

عَزْقٌ۔ جلدی دوڑنا، روکنا، مار کر مرنے کے قریب کر دینا، کھودنا، چیرنا۔

عَزَقٌ۔ چپک جانا۔

عَزَاقَةٌ۔ چونڑ۔

عَزِقٌ۔ بدخلق۔

تَكَارَيْتُ مِنْ فُلَانٍ اَرْضًا فَعَزَقْتُهَا بِيَدِيْ فلاں شخص سے زمین کرایہ پر لی پھر میں نے اُس کو کھودا اُس میں سے پانی نکالا۔

لَا تَعْزِقُوْا۔ مت کاٹو (یعنی رشتہ ناطہ مت توڑو)۔

عَزْلٌ۔ جدا کرنا، برطرف کرنا، انزال کے قریب ذکر کو باہر نکال لینا اور انزال باہر کرنا۔

تَعْزِيْلٌ۔ جدا کرنا۔

تَعَزُّلٌ۔ جدا ہونا۔

عُزْلَةٌ۔ لوگوں سے الگ تنہائی میں بسر کرنا۔

اِنْعِزَالٌ۔ جدا ہونا، گوشہ گیری کرنا۔

اِعْتِزَالٌ۔ عزل کرنا، معتزلہ کا مذہب اختیار کرنا۔

مُعْتَزِلَةٌ۔ ایک مشہور فرقہ ہے اہلِ اسلام کا جس کا بانی واصل بن عطاء تھا اور یہ نام امام حسن بصریؒ نے اُس کا رکھا تھا جب وہ اُن سے جُدا ہوگیا تھا۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ گنہگار شخص نہ مؤمن ہے نہ کافر اور بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے اور پورا اختیار رکھتا ہے۔

اَعْزَلُ۔ بے ہتھیار (اُس کی جمع عُزْلٌ ہے اور اَعْزَالٌ اور عُزَّلٌ اور عُزْلَانٌ اور مَعَازِيْلُ اور اسم

مصدر عَزْلٌ ہے)۔

اَلْعُزْلَةُ بِغَیْرِ عَیْنِ الْعِلْمِ زَلَّةٌ وَّبِغَیْرِ زَاءِ الزُّھْدِ عِلَّةٌ۔ گوشہ گیری بے علمی کے ساتھ لغزش ہے اور بغیر زہد کے علّت بیماری ہے۔

اَعْزَلُ۔ اُس ابر کو بھی کہتے ہیں جس میں پانی نہ ہو۔

مَعْزِلٌ۔ ایک جانب، علیحدہ۔

رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَنِ الْعَزْلِ۔ ایک انصاری شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا عزل کرنا کیسا ہے (یعنی کسی عورت سے اس طرح جماع کرنا کہ انزال کے وقت ذکر باہر نکال لے اور منی باہر گرائے، اس سے یہ غرض ہے کہ عورت کو حمل نہ رہے)۔

لَا عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا۔ عزل کرنے میں کوئی قباحت نہیں (تو دوسرا لا زائدہ ہے اور جس نے عزل جائز نہیں رکھا وہ یوں ترجمہ کرتا ہے تم کو چاہئے کہ عزل نہ کرو)، امام سفیان ثوریؒ، امام جعفر صادقؑ کے پاس گئے اور عرض کیا **یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ مَالِیْ اَرَاکَ قَدِ اعْتَزَلْتَ النَّاسَ**۔ یعنی میں کیا دیکھتا ہوں کہ آپ لوگوں کی صحبت سے الگ ہو کر گوشہ نشین اور عزلت گزین ہو گئے ہیں۔ فرمایا زمانہ کا رنگ بگڑ گیا ہے بھائیوں کا حال دگرگوں ہے میں نے دیکھا تنہائی میں دل جمعی ہوتی ہے پھر یہ شعر پڑھے۔ ؎

ذَھَبَ الْوَفَاءُ ذَھَابَ اَمْسِ الذَّاھِبِ
وَالنَّاسُ بَیْنَ مُخَاتِلٍ وَّمُحَارِبٍ
یُفْشُوْنَ بَیْنَھُمُ الْمَوَدَّۃَ وَالْوَفَا،
وَقُلُوْبُھُمْ مَحْشُوَّۃٌ بِعَقَارِبٍ،

یعنی زمانہ سے وفاداری اس طرح اُٹھ گئی جیسے گزشتہ کل کا دن گزر گیا اور لوگوں کا یہ حال ہے کہ کوئی تو ان میں مکار ہے اور کوئی جنگ جو ایک دوسرے سے محبت اور الفت جتاتے ہیں حالانکہ اُن کے دل بچھوؤں سے بھرے ہوئے ہیں (ہر وقت کاٹنے کی فکر میں لگے ہیں)۔

اِنَّہٗ کَانَ یَکْرَہُ عَشْرَ خِلَالٍ مِّنْھَا عَزْلُ الْمَاءِ بِغَیْرِ مَحَلِّہٖ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس باتوں کو ناپسند کرتے تھے اُن میں سے ایک عزل بھی تھا یعنی نطفہ بے موقع بہانا (کیونکہ نطفہ ضائع کرنا باعث ہے تقلیلِ اُمّتِ محمدی کا)۔

اِعْزِلْ اِنْ شِئْتَ فَاِنَّہٗ سَیَاْتِیْھَا۔ اگر تو چاہے تو اپنی عورت سے عزل کر کیونکہ اگر اُس کی تقدیر میں حاملہ ہونا ہے تو وہ ضرور حاملہ ہوگی۔

اَحْبَبْنَا الْعَزْلَ۔ ہم نے عورتوں سے عزل کرنا پسند کیا۔

کُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ یَنْزِلُ۔ ہم اس وقت عزل کیا کرتے تھے جب قرآن اُترتا رہتا (اور قرآن میں اُس کی ممانعت نہیں اُتری تو معلوم ہوا وہ جائز ہے)۔

رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُزْلًا۔ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں بے ہتھیار دیکھا۔

مَنْ رَاٰی مَقْتَلَ حَمْزَۃَ فَقَالَ رَجُلٌ اَعْزَلُ اَنَا رَاَیْتُہٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا حمزہ جہاں مارے گئے وہ مقام کسی نے دیکھا ہے۔ ایک نہتا شخص بولا میں نے دیکھا ہے۔

اِذَا کَانَ الرَّجُلُ اَعْزَلَ فَلَا بَاْسَ اَنْ یَّاْخُذَ مِنْ سِلَاحِ الْغَنِیْمَۃِ۔ اگر کوئی شخص جنگ میں بے ہتھیا ہو تو لوٹ کے مال میں سے ہتھیار لے سکتا ہے۔ (پھر تقسیم کے وقت حاضر کر دے)۔

مَسَاعِیْرُ غَیْرُ عُزْلٍ۔ جنگی ہیں باہتھیار۔

لَمَّا اَجَارَتْ اَبَا الْعَاصِ خَرَجَ النَّاسُ اِلَیْھِمْ عُزْلًا۔ جب حضرت زینبؓ نے اپنے شوہر ابو العاص کو امان دی تو لوگ بے ہتھیار رہ کر ان کے پاس گئے۔

Marfat.com

وَلَا مِیْلٌ مَعَازِیْلُ۔ نہ وہ لوگ جو سواری نہیں جانتے اور بے ہتھیار ہیں۔

دُفَاقُ الْعَزَائِلِ جَمُّ الْبُعَاقِ۔ ایسا ابر بھیج جو اس طرح پانی بہائے جیسے مشک کا نیچے کا دہانہ کھل جانے سے پانی بہتا ہے خوب زور سے برسنے والا۔ عَزَائِل قلب ہے عَزَالِی کا جو جمع ہے عَزْلَاء کی یعنی مشک کا نیچے کا دہانہ۔

فَارْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِیَهَا۔ آسمان نے اپنے نیچے کے دہانے کھول دیئے (یعنی خوب زور کا پانی برسایا)۔

کُنَّا نَنْبُذُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سِقَاءٍ لَہٗ عَزْلَاءُ۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مشک میں جس کا نیچے کا بھی دہانہ بڑا تھا نبیذ بھگوتے۔

وَاَوْکَا اَفْوَاهَهُمَا وَاَطْلَقَ الْعَزَالِیَ۔ مشکوں کے مونہوں کو تو باندھ دیا اور نیچے کے دہانے کھول دیئے۔

وَاعْزِلُوْا فِرَاشَہٗ۔ اُس کا بستر جُدا رکھو (صاحب مجمع البحرین نے اس مقام پر ایک فاش غلطی کی ہے انہوں نے غُرْل کو بتقدیم غین معجمہ بر رائے مہملہ کو جو اس حدیث میں وارد ہے اذا کان یوم القیمۃ بعث اللہ الناس من حفرھم غرلًا۔ عُزُل کو بتقدیم مہملہ بر زائے معجمہ سمجھا اور اس باب میں اُس کا ذکر کیا پھر لطف یہ ہے کہ عُزْلَۃ کو آپ بمعنے قلفہ یعنی سرذکر لکھتے ہیں جو کسی لغت سے ثابت نہیں ہے بلکہ غُرْلَۃ بمعنے قلفہ ہے۔ اور اَعْزَل کے معنے یہ لکھتے ہیں جس کا ختنہ نہ ہوا ہو حالانکہ یہ معنے اَغْرَل کے ہیں۔ غرض صاحب مجمع البحرین نے غین معجمہ کو عین مہملہ اور رائے مہملہ کو زائے معجمہ سمجھ کر اس مقام میں خبط کر دیا ہے)۔

اَعْزَلُ۔ ایک سماک (ستارہ برج میزان کا) ہے دو سماکوں میں سے دوسرا رامح ہے یعنی باہتھیار چونکہ اس سماک میں ہتھیار نہیں ہے لہٰذا اُس کو اعزل کہتے ہیں۔

عَزْمٌ۔ یا مَعْزِمٌ۔ یا عَزِیْمَۃٌ۔ ارادہ کرنا، قصد کرنا، ٹھان لینا، قطعی کر لینا کہ تردد نہ رہے، کوشش کرنا، منتر پڑھنا، قسم دینا۔

تَعَزُّمٌ۔ قصد کرنا۔

اِعْتِزَامٌ۔ میانہ روی کرنا۔

عَزِیْمَۃٌ۔ منتر، یا قرآن کی آیت جو کسی آفت کو دفع کرنے کے لئے یا شفا کے لئے پڑھی جائے۔ (اس کی جمع عَزَائِم ہے)۔

عَزَائِمُ السُّجُوْدِ۔ وہ سجدہائے تلاوت قرآن کے جہاں پر سجدہ کرنا واجب ہے۔

خَیْرُ الْاُمُوْرِ عَوَازِمُهَا۔ سب کاموں میں بہتر وہ کام ہیں جن کو اللہ نے فرض کیا ہے یا وہ کام جن کو تو ٹھان لے اور اللہ سے جو اقرار کیا ہے اُس کو پورا کرے۔

فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ۔ تو ایسا صبر کر جیسے ہمت والے اگلے پیغمبروں نے صبر کیا (اختلاف ہے کہ اولوا العزم پیغمبر کون ہیں اور مشہور یہ ہے کہ اولوا العزم پانچ پیغمبر ہیں حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسٰی اور حضرت عیسٰی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہم اجمعین)

لِیَعْزِمِ الْمَسْئَلَۃَ۔ آدمی کو چاہیئے کہ دعا میں قطعی طور پر اللہ سے جو مانگنا ہو وہ مانگے (یعنی تعلیق نہ کرے کہ اگر تو چاہے تو ایسا کر بلکہ قطعی طور سے عرض کرے کہ پروردگار مجھ کو یہ عطا فرما، یا ایسا کر دے بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ قبول ہونے کی اُمید رکھ کر دعا کرے)۔

فَعَزَمَ اللّٰہُ لِیْ۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو قوت اور صبر کی طاقت عطا فرمائی۔

قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ مَتٰی تُوْتِرُ فَقَالَ اَوَّلَ اللَّیْلِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَتٰی تُوْتِرُ فَقَالَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ فَقَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَخَذْتَ بِالْحَزْمِ وَقَالَ لِعُمَرَ اَخَذْتَ

Marfat.com

بِالْعَزْمِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضؓ سے پوچھا تم وتر کس وقت پڑھتے ہو انہوں نے کہا میں تو شروع رات ہی میں (عشاء کی نماز کے بعد) پڑھ لیتا ہوں (اس خیال سے کہ شاید آنکھ نہ کھلے اور وتر فوت ہو جائے) پھر حضرت عمرؓ سے پوچھا تم کس وقت وتر پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا میں تو اخیر رات میں (تہجد کے بعد) پڑھتا ہوں تب آپ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا تم نے تو ہوشیاری اور احتیاط پر عمل کیا اور حضرت عمرؓ سے فرمایا تم نے ہمت اور فضیلت پر عمل کیا۔ تم نے اپنی طاقت اور قوت پر بھروسہ کرکے جو امر افضل تھا اُس کو اختیار کیا۔ مگر حضرت ابوبکر صدیقؓ کا درجہ بڑھ کر ہے اس لئے کہ بغیر ہوشیاری اور احتیاط کے صرف عزم سے کام نہیں چلتا بلکہ صرف عزم کرنے والا کبھی ہلاکت میں بھی پڑ جاتا ہے اسی لئے بہتر یہ ہے کہ وتر کی تین رکعتیں یا ایک رکعت شروع رات میں پڑھ لے پھر اگر تہجد کے لئے بیدار ہو تو ایک رکعت پڑھ کر اُس وتر کو جفت کر ڈالے اور تہجد ادا کرنے کے بعد وتر پڑھ لے۔

اَلزَّکٰوۃُ عَزْمَۃٌ مِّنْ عَزَمَاتِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ زکوٰۃ اللہ کے فرضوں میں سے ایک فرض ہے (جیسے نماز)۔

اِنَّا اٰخِذُوْھَا وَشَطْرَ مَالِہٖ عَزْمَۃٌ مِّنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا۔ ہم اُس سے زکوٰۃ بھی لیں گے اور آدھے مال کا جرمانہ بھی لیں گے (زکوٰۃ نہ دینے کے جرم کی سزا میں اُس کا آدھا مال بطور جرمانہ لے لیں گے) زکوٰۃ ایک فرض ہے اللہ تعالیٰ کے فرضوں میں سے۔

لَیْسَتْ سَجْدَۃُ صٓ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ۔ سورۂ صاد کا سجدہ ضروری سجدوں میں سے نہیں (بلکہ شکر کا سجدہ ہے چاہے کرے چاہے نہ کرے)۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ تُؤْتٰی رُخَصُہٗ کَمَا یُحِبُّ اَنْ تُؤْتٰی عَزَائِمُہٗ۔ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ اُس نے اپنے بندوں کے لئے جو آسانیاں اور رخصتیں رکھی ہیں (مثلاً سفر میں روزہ نہ رکھنا، سفر میں سُنتیں نہ پڑھنا، پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمم کر لینا) اُن پر لوگ عمل کریں (اس کا شکر بجا لائیں) جیسے اُس کو یہ پسند ہے کہ لوگ اُس کے فرض کئے ہوئے کاموں کو بجا لائیں.... (مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ فضیلت اور عزیمت ہی پر عمل کرنا اور اللہ تعالیٰ کی رخصتوں اور آسانیوں کو قبول نہ کرنا ایک طرح کا اکھڑا پن ہے جو اللہ کو پسند نہیں ہے)۔

وَاِنَّھَا عَزْمَۃٌ۔ جمعہ فرض ہے (لیکن جب کیچڑ اور پانی ہو تو ظہر کی نماز گھر میں پڑھ لینا اور جمعہ کے لئے نہ جانا رخصت ہے)۔

اَلْجُمُعَۃُ عَزْمَۃٌ۔ جمعہ کی نماز فرض ہے۔

وَلَمْ یُعْزَمْ عَلَیْنَا۔ اللہ نے عورتوں سے صحبت کرنا کچھ ہم پر فرض نہیں کیا (بلکہ وہ مباح ہے چاہے کرے چاہے نہ کرے)۔

اَسْئَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِیْمَۃَ فِی الرُّشْدِ۔ میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ نیک کاموں پر مجھ کو ثابت قدم رکھ (ہمیشہ اُن کو کرتا رہوں) اور سچی اور ٹھیک بات کا عزم مجھ کو عنایت کر (سچی بات اختیار کرنے میں آگے پیچھے نہ ہوں بلکہ فوراً اختیار کر لوں)۔

وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ۔ وہ کام جن سے تیری مغفرت اور بخشش مضبوط ہوتی ہے (جو موجب ہوتے ہیں تیری مغفرت کے)۔

مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّاْمُرَھُمْ فِیْہِ بِعَزِیْمَۃٍ۔ آپ نے رمضان میں تراویح پڑھنے کو فرض نہیں کیا (بلکہ سُنت رکھا جس کا جی چاہے پڑھے اگر نہ ہو سکے تو تراویح ترک کرنے سے گنہگار نہ ہوگا)۔

نُھِیْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ یُعْزَمْ عَلَیْنَا۔ ہم عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا مگر

Marfat.com

ممانعت تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی۔

عَزَمْتُ عَلَیْكَ اِلَّا مَا ذَهَبْتَ۔ میں تجھ کو قطعی حکم دیتا ہوں کہ تو چلا جا۔

ثُمَّ عَزَمَ اللّٰهُ لِیْ فَقُلْتُهَا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں عزم پیدا کیا میں نے اُس کو کہہ لیا۔

عَزَمْتُ اَنْ لَّا تَنَازَعُوْا۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپس میں جھگڑا مت کرو (یعنی تم کو تاکیدی حکم دیتا ہوں کہ آپس کی پھوٹ اور نزاع سے باز رہیں)۔

فَاَفْطَرُوْا فَكَانَتْ عَزِیْمَةً۔ لوگوں نے سفر میں افطار کیا پھر سفر میں افطار کرنا ہی افضل ہو گیا۔

اِشْتَدَّتِ الْعَزَائِمُ۔ ہمتیں بلند ہو گئیں (دور دور ملکوں میں جہاد کے لئے جانے لگے لوگوں کو جہاد کے لئے پکڑنے لگے)۔

فَلَمَّا اَصَابَنَا الْبَلَاءُ اِعْتَزَمْنَا لِذٰلِكَ۔ جب ہم پر بلا آئی تو ہم مضبوط ہو گئے (صبر اور تحمل کیا)۔

اِنَّ الْاَشْعَثَ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ مَعْدِ یْكَرِبَ اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ دَنَوْتَ لَاُضَرِّطَنَّكَ فَقَالَ عَمْرٌو كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَعَزُوْمٌ مُّفْزِعَةٌ۔
اشعث بن قیس نے عمرو بن معدیکرب سے کہا جو عرب کے بڑے سپاہی اور جنگی مشہور تھے (قسم خدا کی اگر تم مجھ سے بھڑے تو میں تم کو پدا کر چھوڑ دوں گا (تمہارے گوز نکلنا شروع ہوں گے) عمرو نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم میرے چوتڑ بڑے ہمت والے مضبوط بندش کے ہیں اور خوفناک واقعات دیکھ چکے ہیں (میں تم سے پاد دینے والا نہیں ہوں)۔

رُوَیْدَكَ سَوْقًا بِالْعَوَازِمِ۔ اے انجشہ بڈھیوں کو آہستہ ہانک (بڈھیوں سے مراد عورتیں ہیں جیسے دوسری روایت میں اُن کو قواریر (شیشے) کہا۔ بعضوں نے کہا خود بوڑھی اور ضعیف اونٹنیاں مراد ہیں)۔

وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ عَزْمٌ اَنَّهُمْ هٰكَذَا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارادہ نہیں ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ائمہ کو حکومت دے (بلکہ حکومت بنی امیہ اور عباسیہ کو ملی ائمہ اہل بیت ان ظالموں کے ڈر سے ہمیشہ خائف رہے)۔

اُولُوا الْعَزْمِ۔ ہمت والے پیغمبر۔ بعضوں نے کہا چھ ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام اُنھوں نے اپنے قوم کی ایذا دہی پر صبر کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اُنھوں نے ذبح ہونے پر صبر کیا۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اُنھوں نے ذبح ہونے پر صبر کیا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اُنھوں نے فرزند کے گم ہو جانے پر صبر کیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام انہوں نے کنوئیں میں رہ کر صبر کیا۔ حضرت ایوب علیہ السلام انہوں نے بیماری پر صبر کیا۔

مِنْ عَزْمِ اللّٰهِ كَذَا۔ اللہ تعالیٰ کے قطعی احکام میں سے یہ ہے (جس میں کوئی شک اور شبہ نہیں نہ وہ بدل سکتا ہے نہ منسوخ ہو سکتا ہے)۔

عَرَفْتُ اللّٰهَ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ وَحَلِّ الْعُقُوْدِ (حضرت علیؓ نے فرمایا) میں نے اللہ کو ارادوں کے بدلنے سے پہچانا (ایک کام کا مضبوط عزم ہوتا ہے پھر یہ ارادہ فسخ ہو جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دل سب اللہ کے اختیار میں ہیں وہی مقلب القلوب ہے)۔

فَاِنَّهَا عَزِیْمَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ۔ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دینا یہی ایمان کا اصل مقصود ہے (یعنی توحید الٰہی ایمان کا رکن اعظم ہے)۔

عَزَمْتُ عَلَیْكَ بِعَزِیْمَةِ اللّٰهِ وَعَزِیْمَةِ مُحَمَّدٍ وَعَزِیْمَةِ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ وَعَزِیْمَةِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ (اگر شیر سامنے آجائے تو اُس سے یوں یوں کہے) میں تجھ کو اللہ کے عزم کی قسم دیتا ہوں اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عزم کی اور حضرت سلیمانؑ کے عزم کی اور حضرت علی مرتضیٰ کے عزم کی (واللہ چاہے تو وہ کچھ نقصان نہ پہنچائے گا)۔

Marfat.com

عَوَازِمُ اللّٰہِ ۔ اللہ تعالیٰ کے احکام فرائض سنن وغیرہ۔
اَرْسَلَهُ اللّٰهُ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ وَاعْتِزَامٍ مِّنَ الْفِتَنِ ۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس وقت بھیجا جب پیغمبر کا سلسلہ ایک مدت سے قطع ہوگیا تھا۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پھر کوئی پیغمبر نہیں آیا تھا اور فتنے اور فساد جاری تھے)
عَزَمَنِیْ ۔ اُس نے میری ضیافت کی۔
عَزْوَرٌ ۔ ایک ٹیکری ہے جحفہ میں مدینہ سے مکہ کی راہ پر اُس کو عَزْوَرَا بھی کہتے ہیں۔
عَزَاءٌ ۔ صبر کرنا۔
عَزْوٌ ۔ نسبت دینا، کسی سے اپنا نسب لگانا سچ ہو یا جھوٹ۔
تَعَزِّیْ ۔ نسب لگانا، باپ دادا کا نام فخر سے لینا۔
عَزْیٌ ۔ صبر کرنا۔
تَعْزِیَۃٌ ۔ تسلی دینا، صبر کرانا۔
مَنْ تَعَزّٰی بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَعِضُّوْهُ بِهَنِ اَبِيْهِ وَلَا تَكْنُوْا ۔ جو شخص جاہلیت کے زمانہ کی طرح اپنے باپ دادا کا نام لے کر اِترائے اُن سے فریاد کرے تو اُس کو یوں گالی دو ارے جا اپنے باپ کا لوڑا پکڑ صاف کہدو شرمگاہ کہہ کر کنایہ مت کرو تاکہ وہ خوب شرمندہ ہو اور آیندہ ایسے واہی دعوی سے باز رہے)۔
عَزَاءٌ ۔ اور عِزْوَۃٌ ۔ مستغیث کی فریاد اُس کا دعوی۔
مَنْ لَّمْ يَتَعَزَّ بِعَزَاءِ اللّٰهِ فَلَيْسَ مِنَّا ۔ جو شخص اللہ کی ٹھہرائی ہوئی فریاد سے فریاد نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (فریاد کے وقت یوں کہنا چاہیئے یَا لَلّٰهِ يَا لَلْمُسْلِمِيْنَ اللہ کی فریاد مسلمانوں کی فریاد یا لَلّٰهِ يَا لَلْمُسْلِمِيْنَ يَا لَلْاِسْلَامِ باقی باپ دادا کی فریاد یا کسی خاص قوم یا قبیلے کی یہ جاہلیت کی رسم ہے۔ حضرت عمرؓ یوں فریاد کرتے تھے يَا لَلّٰهِ يَا لَلْمُسْلِمِيْنَ سَتَكُوْنُ لِلْعَرَبِ دَعْوٰى قَبَائِلَ فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَالسَّيْفَ السَّيْفَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا يَا لَلْمُسْلِمِيْنَ ۔ قریب ہے کہ عرب لوگ اپنے قبیلہ والوں سے فریاد کریں گے اُن پر تلوار چلاتے رہنا یہاں تک کہ مسلمانوں کی فریاد کریں۔ یَا لَلْمُسْلِمِیْنَ کہیں۔
بعضوں نے کہا عَزَاءُ اللّٰهِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ کہنا ہے یعنی مصیبت کے وقت مسلمانوں کو یہ کہنا چاہیئے)
مَنْ عَزّٰى مُصَابًا ۔ جس نے کسی مصیبت زدہ کو تسلی دی اُس کو صبر کی ہدایت کی اور اعظم اللہ اجرک کہا یعنی اللہ تعالیٰ تجھ کو بڑا اجر اور ثواب دے۔
اِنَّ فِی اللّٰهِ عَزَاءً مِّنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ ۔ اللہ تعالیٰ کا نام لینا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنا ہر درد کی دوا ہے ہر مصیبت کی تسلی ہے۔
اَتَعْزِيْهِ اِلٰى اَحَدٍ ۔ کیا اس حدیث کی سند تم کسی کی طرف کرتے ہو۔
مَا لِيْ اَرَاكُمْ عِزِيْنَ ۔ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم الگ الگ حلقے باندھ کر بیٹھے ہو (یہ نہیں چاہیئے بلکہ صفیں برابر کرکے بیٹھو تاکہ سب ملے جُلے معلوم ہوں جُدا جُدا حلقے باندھنا پھوٹ اور اختلاف کی نشانی ہے)۔
بَنُوْ عَزْوَانَ ۔ جنوں کا ایک قبیلہ ہے۔
عَزْوَزَاءُ ۔ ایک مقام کا نام ہے۔
اَلتَّعْزِيَةُ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ ۔ تعزیت مصیبت کے وقت ہونی چاہیئے (نہ کہ بہت مدت کے بعد)۔
رَاَيْتُ اَبِيْ يُعَزِّيْ قَبْلَ الدَّفْنِ وَبَعْدَهٗ ۔ میں نے اپنے والد کو دیکھا وہ مُردے کے دفن ہونے سے پہلے اور اُس کے بعد بھی تعزیت کرتے تھے (یعنی میت کے وارثوں کو تعزیت دفن سے پہلے اور دفن کے بعد بھی درست ہے)
رَاَيْتُ عَزَاءً حَسَنًا ۔ میں نے اچھا صبر دیکھا۔
اَحْسَنَ اللّٰهُ عَزَاكُمْ ۔ اللہ تم کو اچھا صبر عنایت

Marfat.com

فرمائے۔

باب العین مع السین

عَسْبٌ۔ نر کا مادہ پر چڑھنا، اُس کا کرایہ دینا۔

اِعْسَابٌ۔ بھاگنا، تجاوز کرنا۔

اِسْتِعْسَابٌ۔ مکروہ جاننا۔

عَسِیْبٌ اور عَسِیْبَۃٌ۔ دُم کی ہڈی یا جہاں دُم پر بال اُگتے ہیں، کھجور کی سیدھی ڈالی جس کے پتے سونت لئے گئے ہوں۔

نَهٰی عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔ نر کو مادہ پر کدانے کی اُجرت لینے پر منع فرمایا گیا (اصل میں عَسْب کہتے ہیں نر جانور کے نطفہ کو مطلب یہ ہے کہ نر جانور کو مفت دینا چاہیئے تاکہ وہ مادہ کو حاملہ کرے اُس پر اُجرت لینا ٹھیک نہیں ہے)

كُنْتُ تَيَّاسًا فَقَالَ لِيَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ لَا يَحِلُّ لَكَ عَسْبُ الْفَحْلِ۔ میں نر جانور رکھا کرتا تھا تو مجھ سے براء بن عازبؓ نے کہا تجھ کو نر کدانے کی اُجرت لینا حلال نہیں ہے۔

خَرَجَ وَفِيْ يَدِهٖ عَسِيْبٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھڑی تھی۔

وَبِيَدِهٖ عُسَيِّبُ نَخْلَةٍ مَقْشُوٌّ۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھوٹی چھڑی تھی کھجور کی جس کے پتے چھیل لئے گئے تھے۔

فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ الْقُرْاٰنَ مِنَ الْعُسُبِ وَ اللِّخَافِ۔ پھر میں نے قرآن کی تلاش شروع کی جو کھجور کی ڈالیوں اور سفید پتھروں پر لکھا ہوا تھا۔

قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْاٰنُ فِي الْعُسُبِ وَالْقُضُمِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی تو قرآن کھجور کی ڈالیوں اور سفید کھالوں پر لکھا ہوا تھا (یعنی متفرق تھا کسی کے پاس ہڈی پر، کسی کے پاس چمڑے پر کچھ کچھ لکھا ہوا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رض نے اپنی خلافت میں قاریوں اور حافظوں کو اکٹھا کر کے سارا قرآن ایک جگہ لکھوایا لیکن اُن کی وفات کے بعد وہ قرآن حضرت عمر رض کے ہاتھ آیا۔ حضرت عمر رض کی وفات کے بعد حضرت حفصہ رض کو ملا۔ حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت میں اُس کی ساتؔ نقلیں کرائیں۔ اور ایک ایک ساتؔ ولایتوں میں روانہ کرائیں پھر لوگوں نے اُنہی سے نقلیں لینا شروع کیں جو آج تک شائع ہیں)۔

يَتَوَكَّأُ عَلٰى عَسِيْبٍ۔ آپ کھجور کی ایک چھڑی پر ٹیکا دے رہے تھے۔

عَسِيْبٌ۔ کھجور کی وہ ڈالی جس پر پتے نہ ہوں (اگر پتے ہوں تو اُس کو جَرِيْد کہیں گے)۔

كُنْتَ لِلدِّيْنِ يَعْسُوْبًا۔ (حضرت علی رض نے حضرت صدیق رض کی شان میں فرمایا) تم تو دین کے رئیس اور سردار تھے (اصل میں یعسوب کہتے ہیں شہد کی مکھیوں کے بادشاہ کو)۔

اِذَا كَانَ ذٰلِكَ ضَرَبَ يَعْسُوْبُ الدِّيْنِ بِذَنَبِهٖ۔ جب یہ فساد ہوگا تو دین کا سردار اپنے تابعداروں کو لے کر ایک طرف چل دے گا (فسادیوں سے علیحدہ ہو جائیگا)

مَرَّ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَتَّابٍ قَتِيْلًا يَوْمَ الْجَمَلِ فَقَالَ لَهْفِيْ عَلَيْكَ يَعْسُوْبَ قُرَيْشٍ۔ حضرت علی رض جنگ جمل میں عبدالرحمٰن بن عتاب پر گزرے وہ مقتول ہو کر پڑے ہوئے تھے آپ نے فرمایا افسوس اے قریش کے سردار۔

فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ۔ زمین کے خزانے دجال کے ساتھ اس طرح ہو جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سرداروں کے پاس اکٹھا ہوتی ہیں۔

لَوْلَا ظَمَأُ الْهَوَاجِرِ مَا بَالَيْتُ اَنْ اَكُوْنَ يَعْسُوْبًا

Marfat.com

اگر دوپہر دلوں کی پیاس نہ ہوتی (یعنی روزے میں جو مجھ کو لذت آتی ہے) تو اگر میں رات کا سبزہ ہوتا تو بھی کچھ پرواہ نہ کرتا (یہاں یعسوب سے مراد وہ سبز کیڑا ہے جو فصل ربیع میں نکلتا ہے یعنی بونٹ۔ بعضے لوگ اُس کو اللہ میاں کا طوطا کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا وہ ٹڈے سے بڑا ایک پرندہ ہے اور ممکن ہے کہ شہد کی مکھیوں کا سردار مراد ہو)۔

اَنْتَ يَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَالُ يَعْسُوْبُ الْكُفَّارِ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض سے فرمایا) تم مؤمنوں کے سردار ہو اور مال کافروں کا سردار ہے۔

اَحْفٰى شَارِبَهٗ حَتّٰى اَلْحَقَهٗ بِالْعَسِيْبِ۔ اپنی مونچھوں کو اتنا کترایا کہ کھال تک ملا دیا (جہاں پہ بال اُگتے ہیں)۔

عَسْجَدٌ۔ سونا، جواہر، مضبوط موٹا اونٹ۔

عُسْرٌ۔ تنگی کی حالت میں قرض کا تقاضا کرنا، سخت ہونا، قبض ہونا، خلاف کرنا، بائیں طرف سے آنا؛

عَسَرٌ۔ تنگ ہونا، دشوار ہونا۔

تَعْسِيْرٌ۔ سخت کرنا۔

مُعَاسَرَةٌ۔ سختی سے معاملہ کرنا۔

تَعَاسُرٌ۔ سخت ہونا (جیسے تَعَسُّرٌ ہے)۔

اِعْتِسَارٌ۔ زبردستی لے لینا۔

اَعْسَرُ۔ بائیں ہاتھ سے کام کرنے والا۔ (جیسے فُلَانٌ عَسَرٌ يَسَرٌ۔ یعنی فلان دونوں ہاتھوں سے کام کرنے والا ہے)۔

يَوْمٌ اَعْسَرُ۔ سخت اور منحوس دن۔

اِسْتِعْسَارٌ۔ سخت ہونا۔

عُسَارٰى۔ اور عُسَارَيَاتٌ۔ متفرق اور جدا جدا۔

عُسْرٌ۔ تنگی (اس کی ضد یُسْرٌ یعنی فراخ دستی)۔

عُسْرٰى۔ تنگی، دشواری (اعسر کا مؤنث ہے اُس کی ضد یُسْرٰی ہے)۔

اِنَّهٗ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ۔ حضرت عثمان رض نے تنگی کی فوج کا سب سامان کر دیا۔ (یعنی جنگ تبوک کا جب لوگوں کے پاس نہ سواریاں تھیں نہ خرچ راہ حضرت عثمان رض نے نوسو پچاس اونٹ اور پچاس گھوڑے اور ایک ہزار دینار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کئے۔ آپ نے فرمایا اب عثمان رض کیسے بھی کام کرے اُس کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔ (یعنی وہ بہشتی ہو چکے اب اگر کوئی خطا بھی اُن سے سرزد ہو تو اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا)

غَزْوَةُ الْعُسَيْرَةِ۔ جنگ عسیرہ (عسیرہ ایک مقام کا نام ہے ینبوع[1] کے قریب)۔

كَتَبَ اِلٰى اَبِيْ عُبَيْدَةَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ مَهْمَا تَنْزِلُ بِامْرِئٍ شَدِيْدَةٌ يَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَهَا فَرَجًا فَاِنَّهٗ لَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ۔ حضرت عمر رض نے ابو عبیدہ بن جراح رض کو لکھا جب وہ شام کے ملک میں گھر گئے تھے (چاروں طرف سے نصاریٰ نے اُن کو گھیر لیا تھا) دیکھو جب کسی آدمی پر کوئی سختی آتی ہے تو اُس کے بعد اللہ تعالیٰ آسانی کرتا ہے ایک سختی دو آسانیوں پر غالب نہیں ہو سکتی (یعنی مومن پر جو سختی آئے وہ دو آسانیوں کے درمیان ہے یا تو دنیا ہی میں اُس کے بعد آسانی ہوگی یا آخرت میں ثواب عظیم ملے گا۔ بعضوں نے کہا سورۂ الم نشرح میں اللہ تعالیٰ نے عسر کو الف لام تعریف سے ذکر کیا اور یسر کو تنکیر کے ساتھ تو معلوم ہوا کہ ایک سختی کے عوض دو آسانیاں ملتی ہیں)۔

اِنَّهٗ لَمَّا قَرَءَ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا قَالَ لَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ۔ عبداللہ

[1] ینبع۔ جزیرہ نما عرب کے مغربی ساحل پر مکہ کے شمال میں ایک بندرگاہ ہے ۱۲ مص

Marfat.com

بن مسعود رض نے جب یہ آیت پڑھی فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ تو کہا ایک سختی دو آسانیوں پر غالب نہیں ہو سکتی۔

یَعْتَسِرُ الْوَالِدُ مِنْ مَّالِ وَلَدِہٖ۔ باپ زبردستی اپنے بیٹے کے مال میں سے کچھ لے لے (یعنی اُس کی رضا مندی کے بغیر)۔

اِنَّا لَنَرْمِیْ فِی الْجَبَّانَۃِ وَفِیْنَا قَوْمٌ عُسْرَانٌ یَنْزِعُوْنَ نَزْعًا شَدِیْدًا۔ ہم جنگل میں تیراندازی کرتے تھے اور ہم میں کچھ لوگ بائیں ہاتھ سے کام کرنے والے تھے جو کمان کو خوب زور سے کھینچتے تھے (عُسْرَانٌ جمع ہے اَعْسَرُ کی جو بائیں ہاتھ سے کام کرتا ہے)۔

اِنَّہٗ کَانَ یَدَّعِمُ عَلٰی عَسْرَاءِہٖ۔ وہ بائیں ہاتھ پر ٹیکا دیا کرتے تھے۔

عَسِیْرٌ۔ ایک کوئیں کا نام تھا مدینہ میں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا نام یسیر رکھ دیا تھا (صاحب مجمع البحار نے غلطی کی جو کہا کہ یہ کنواں مکہ میں تھا)۔

عُسَیْرٌ۔ ایک قبیلہ کا نام ہے جزیرہ نمائے عرب میں۔ اسی کے نام سے ایک منطقہ مشہور ہے جو جزیرہ نمائے عرب کے مغربی کنارے پر حجاز اور یمن کے درمیان واقع ہے۔

فَلَا تَیْئَسْ اِذَا اَعْسَرْتَ یَوْمًا فَقَدْ اَیْسَرْتَ فِیْ دَھْرٍ طَوِیْلٍ وَّاِنَّ الْعُسْرَ یَتْبَعُہٗ یَسَارٌ۔ جب تو مصیبت میں پڑ جائے تو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو کیونکہ ایک مدت تک آرام میں رہ چکا ہے اور سختی کے پیچھے آسانی لگی ہوئی ہے۔

مَعْسُوْرٌ۔ دشوار اور کٹھن، تنگ حال (اُس کی ضد مَیْسُوْرٌ ہے یعنی آسان اور سہل)۔

مُعْسِرٌ۔ اپنے قرضدار پر تنگی کرنے والا۔

عَسٌّ۔ یا عُسٌّ۔ رات کو پھرنا، یا رات کو بدمعاشوں کی تلاش میں پھرنا، دیر لگانا، تھوڑا تھوڑا کھلانا۔

اِعْتِسَاسٌ۔ رات کو گشت لگانا۔

عُسٌّ۔ ذکر، بڑا پیالہ، قدح۔

اَوْلَجَ الْعُسَّ فِی الْمُکْتَسِّ۔ اپنے ذکر کو عورت کے فرج میں داخل کیا۔

اِنَّہٗ کَانَ یَغْتَسِلُ فِیْ عُسٍّ حَزْرَ ثَمَانِیَۃِ اَرْطَالٍ اَوْ تِسْعَۃٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قدح پانی سے غسل کر لیتے جس میں آٹھ یا نو رطل پانی آتا (یعنی چار سیر یا ساڑھے چار سیر پانی سے)۔

عُسٌّ۔ بڑا کٹورہ۔ (اُس کی جمع عِسَاسٌ اور اَعْسَاسٌ ہے)۔

اَلْمِنْحَۃُ تَغْدُوْ بِعُسٍّ وَّتَرُوْحُ بِعُسٍّ۔ دودھیل جانور جو مانگے پر دیا جائے صبح کو ایک قدح دودھ دیتا ہے اور شام کو ایک قدح (ایک روایت میں بِعِسَاءٍ ہے اُس کے معنے وہی ہیں)۔

اِنَّہٗ کَانَ یَعُسُّ بِالْمَدِیْنَۃِ۔ حضرت عمر رض (اپنی خلافت کے زمانہ میں) رات کو مدینہ میں گشت کرتے (چوروں بدمعاشوں کو گرفتار کرتے لوگوں کے مال اور جان کی نگہبانی کرتے رات کو پھر کر آپ یہ بھی دریافت کرتے کہ لوگ اُن کے انتظام میں کس بات کی شکایت کرتے ہیں پھر صبح کو اُس کا بندوبست کرتے)۔

عَسَسٌ۔ چوکیدار (یہ عَاسٌّ کی جمع ہے بمعنے حارس اور نگہبان)۔

عَسْعَسَۃٌ۔ تاریکی چھا جانا، یا تاریکی دور ہونا، رات کو پھرنا، مشتبہ کر دینا، ہلانا۔

تَعَسْعَسَ الذِّئْبُ۔ بھیڑیئے کا رات کو پھرنا بھیڑیا شکار کی تلاش میں ہے، سونگھنا۔

عَسَاعِسُ۔ سیہی، قنفذ۔

عَسْعَاسٌ۔ رات میں شکار ڈھونڈھنے والا، بھیڑیا (اسی طرح عَسْعَسٌ ہے)۔

Marfat.com

وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ۔ قسم رات کی جب اندھیرا کرے یا اندھیرا جاتا ہے۔

حَتّٰی إِذَا اللَّيْلُ عَسْعَسَ۔ جب رات کی اندھیری چھا جائے۔

عَسْفٌ۔ مائل ہونا، عدول کرنا، مخبوط ہونا، راہ گم کرنا، ظلم کرنا، نوکر رکھنا، زور سے لے لینا، بے سوچے سمجھے کوئی کام کرنا۔

تَعْسِيْفٌ۔ تھکانا، جھاڑو دینا۔

مِعْسَفٌ۔ جھاڑو۔

اِعْسَافٌ۔ موت کا خراٹا، اونٹ کو لگنا، سخت کام لینا، رات کو راستہ گم کر کے چلنا۔

تَعَسُّفٌ۔ مائل ہونا، حق سے عدول کرنا، تکلّف کرنا، بے سوچے سمجھے ایک بات کہنا، ظلم کرنا، حق چھین لینا،

اِعْتِسَافٌ۔ کے بھی یہی معنے ہیں اور نوکر رکھنا۔

عَسُوْفٌ۔ ظالم۔

نَهٰی عَنْ قَتْلِ الْعُسَفَاءِ وَالْوُصَفَاءِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدوروں اور لونڈی، غلاموں کے قتل سے منع فرمایا (جو فوج والوں کی خدمت کے لئے آتے ہیں اُن کو اپنی مزدوری سے کام ہوتا ہے وہ لڑائی نہیں کرتے۔ عُسَفَاء۔ جمع ہے عَسِيْفٌ کی بمعنے مزدور اور نوکر۔ ایک روایت میں اُسَفَاء ہے جو جمع ہے اَسِيْفٌ کی معنے وہی ہیں۔ بعضوں نے کہا اَسِیْف بمعنے بوڑھا پھونس، بعضوں نے کہا غلام)۔

هُوَ يَعْسِفُهُمْ۔ وہ اُن کو کفایت کرتا ہے۔

كَمْ اَعْسِفُ عَلَيْكَ۔ میں کہاں تک تیری خدمت کروں۔

لَا تَقْتُلُوْا عَسِيْفًا وَلَا اَسِيْفًا۔ مزدور اور خدمتگار مت مارو۔

اِنَّ ابْنِیْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰی هٰذَا۔ میرا بیٹا اس کے پاس نوکر تھا۔

لَا تَبْلُغُ شَفَاعَتِیْ اِمَامًا عَسُوْفًا۔ میری شفاعت ظالم بادشاہ اور حاکم کو نصیب نہ ہوگی (یعنی قیامت کے دن میں اُس کی شفاعت نہیں کروں گا بلکہ اُس کو سزا دلواؤں گا)۔

عُسْفَانُ۔ ایک موضع ہے مکّہ اور مدینہ کے درمیان۔ یہ مکّہ سے مدینہ کو جاتے ہوئے دوسری منزل پر ہے۔

عَسَقٌ۔ لازم ہونا، چپکنا، الحاح کرنا۔ (جیسے تَعَشُّقٌ ہے)۔

عَسْقَلَةٌ۔ مربع ہونا، سخت جگہ۔

عُسْقُلٌ۔ کھمبی (اُس کی جمع عَسَاقِيْل ہے)۔

عَسَاقِيْل۔ ریتی اور بادل کے ٹکڑے۔

وَقَدْ تَلَفَّعَ بِالْقُوْرِ الْعَسَاقِيْلُ۔ ٹیلوں کو ریتی نے ڈھانپ لیا تھا۔

عَسْقَلَانُ۔ ایک شہر ہے فلسطین کے جنوبی ساحل پر۔ حافظ الاسلام شیخ الکل علامہ ابن حجر عسقلانیؒ مؤلف فتح الباری شرح صحیح البخاری وہیں کے ہیں۔

عَسْكَرٌ۔ لشکر، فوج۔

عَسْكَرَةٌ۔ جمع ہونا، اندھیرا چھا جانا، قحط، سختی۔

مُعَسْكَرٌ۔ لشکرگاہ۔

امام حسن عَسْكَرِیؒ۔ گیارھویں امام ہیں ائمۂ اثنا عشر علیہم السلام میں سے۔

عَسَلٌ۔ شہد، حرکت، اضطراب، جلدی چلنا، چکھنا، شہد ملانا، شہد کھلانا۔

عَسْلٌ۔ نکاح کرنا، تعریف کرنا، محبوب بنانا، اضطراب کرنا، جلدی چلنا۔

تَعْسِيْلٌ۔ شہد کی طرح ہو جانا، شہد ملانا، شہد کا توشہ دینا۔

اِسْتِعْسَالٌ۔ شہد مانگنا۔

Marfat.com

عَسَّال۔ شہد والا، بنا ہوا نیزہ (جیسے عاسِل ہے)۔
اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خَیْرًا عَسَلَہٗ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا عَسَلُہٗ قَالَ یَفْتَحُ لَہٗ عَمَلًا صَالِحًا بَیْنَ یَدَیْ مَوْتِہٖ حَتّٰی یَرْضٰی عَنْہُ مَنْ حَوْلَہٗ۔
جب اللہ تعالیٰ کو کسی بندے کی بھلائی منظور ہوتی ہے تو اُس کو شہد بنا دیتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا شہد بنانے سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا مرتے وقت اُس سے کوئی نیک کام ایسا کراتا ہے جس سے سب لوگ اُس کے گرد و پیش والے خوش ہو جاتے ہیں۔ (عَسَلَ الطَّعَامَ یَعْسِلُہٗ کھانے میں شہد ملایا، یا ملاتا ہے۔ نیک عمل کو عسل یعنی شہد سے تشبیہ دی)۔
اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خَیْرًا عَسَلَہٗ فِی النَّاسِ
جب اللہ کو کسی بندے کی بھلائی منظور ہوتی ہے تو اُس کو شہد کی طرح لوگوں میں میٹھا کر دیتا ہے (لوگ اُس کو چاہتے ہیں اُس سے محبت کرتے ہیں)۔
حَتّٰی تَذُوْقِیْ عُسَیْلَتَہٗ وَیَذُوْقَ عُسَیْلَتَکِ
یہ یعنی رفاعہ کے پاس تیرا لوٹنا اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ عبدالرحمن تیرے شوہر ثانی سے تو مزہ نہ پائے اور وہ تجھ سے مزہ نہ پائے (یعنی جب تک شوہر ثانی سے صحبت نہ ہو تو شوہر اوّل سے پھر نکاح نہیں کر سکتی)۔
اَسْقِہٖ عَسَلًا۔ اُس کو شہد پلا دے (یعنی جس کو دست آ رہے تھے یہ علاج بالکل اُس طب کے موافق ہے جس کو ہومیوپیتھک کہتے ہیں یعنی علاج بالمثل مثلاً دستوں میں بیدانجیر کا روغن دیتے ہیں جو پہلے اسہال کر کے پھر قبض کر دیتا ہے شہد کا بھی یہی حال ہے)۔ صَدَقَ اللّٰہُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْکَ۔ اللہ سچا ہے (اُس نے شہد کو شفا فرمایا)، تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔
عَلَیْکَ الْعَسَلُ۔ تجھ کو جلدی چلنا ضروری ہے۔

عَسْلَجَۃٌ۔ سبز اور نرم ڈالیاں نکلنا، انگور کی پہلی شاخیں نکالنا۔
عُسْلُجٌ۔ نرم اور سبز شاخ۔
عَسْلَجٌ۔ پاکیزہ یا رقیق کھانا۔
عُسْلُوْجٌ۔ نرم اور ہری شاخ، انگور کی پہلی روئیدگی (اُس کی جمع عَسَالِیْجُ ہے)۔
وَمَاتَ الْعُسْلُوْجُ۔ ہری ڈالی سوکھ گئی (مر گئی یعنی قحط سالی کی وجہ سے)۔
تَعْلِیْقُ اللُّؤْلُؤِ الرَّطْبِ فِیْ عَسَالِیْجِہَا۔ تازے اور شاداب موتی شاخوں میں لٹکانا (مراد انگور کے دانے ہیں جو موتیوں کی طرح ڈالی میں نکلتے ہیں)۔
عَسَمٌ۔ طمع کرنا۔
عَسَمَانٌ۔ دوڑنا۔
عَسْمٌ اور عُسُوْمٌ۔ کمانا، بہہ نکلنا، بند ہو جانا، کوشش کرنا۔
عَسَمٌ۔ ہاتھ سوکھ جانا، اس طرح کہ کج ہو جائے یا پاؤں۔
اِعْتِسَامٌ۔ پرانا جوتا لے کر پہن لینا۔
فِی الْعَبْدِ الْاَعْسَمِ اِذَا اُعْتِقَ۔ وہ غلام جس کا ہاتھ سوکھ کر ٹیڑھا ہو گیا ہو جب وہ آزاد کیا جائے۔
عُسْمَۃٌ۔ لقمہ۔
عُسْمَۃٌ۔ سوکھی روٹی کا ایک ٹکڑا۔
عَسُوْمٌ۔ بہت عیال والا۔
عُسُوْمٌ۔ سوکھی روٹی کے ٹکڑے۔
مَعْسَمٌ۔ طمع۔
اَعْسَامٌ۔ جسم اور خلقت۔
عَسًی۔ غلیظ اور خشک ہونا۔
عَسٰی۔ شاید، اُمید ہے، قریب ہے۔
تَغْدُوْ بِعُسَاءٍ وَتَرُوْحُ بِعُسَاءٍ۔ صبح کو ایک قدح

Marfat.com

دودھ دیتا ہے اور شام کو ایک قدح (ایک روایت میں بعیں ہے اُس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔
وَکَانَ شَیْخًا قَدْ عَسَا اَوْ عَشَا۔ وہ بوڑھا ہو کر سوکھ گیا تھا یا اُس کی بینائی کم ہوگئی تھی۔
عَسَا الْقَضِیْبُ۔ ڈالی سوکھ گئی۔
عَسَی الْمَجْرٰی اِلَی الْغَایَۃِ۔ کہاں تک جانا ہوتا ہے دیکھئے اُس نشان تک پہنچتا بھی ہے یا نہیں اُس سے پہلے گزر جاتا ہے۔ (یہ دنیا کی زندگی کی مثال ہے)۔

باب العین مع الشین

عَشَبٌ۔ سوکھ جانا، روئیدگی ہونا (جیسے عَشَابَۃٌ ہے)۔
تَعْشِیْبٌ اور اِعْشَابٌ۔ اُگنا، چارہ پانا، موٹا ہونا۔
تَعَشُّبٌ۔ روئیدگی چرنا۔
عُشْبٌ۔ ہری گھاس، شروع ربیع میں (اور سوکھی گھاس کو حَشِیْشٌ کہیں گے)۔
عَشِبٌ۔ ہری گھاس والا۔
عَشِیْبٌ۔ جہاں ہری گھاس ہو، اور ٹھنگنا آدمی۔
وَاعْشَوْشَبَ مَاحَوْلَهَا۔ اُس کے گرداگرد خوب ہری گھاس پیدا ہوئی۔
فَاَنْبَتَتِ الْکَلَأَ وَالْعُشْبَ الْکَثِیْرَ۔ اُس نے گھاس اور ہرا چارہ خوب اُگایا۔
عَشْرٌ۔ یا عُشُوْرٌ۔ دسواں حصہ لینا۔ اُسی سے ہے عَاشِرٌ اور عَشَّارٌ یعنی دہ یک لینے والا۔
تَعْشِیْرٌ۔ دسواں حصہ لینا، دس کا عدد پورا کرنا، قرآن شریف کی دس دس آیتوں پر نشان کرنا۔
مُعَاشَرَۃٌ۔ ملنا، صحبت کرنا (جیسے عِشْرَۃٌ ہے)۔
اِعْشَارٌ۔ دس مہینے کی گابھن ہونا۔
تَعَاشُرٌ۔ اختلاط، صحبت

عُشَرَاءُ۔ دس مہینے کی گابھن اونٹنی (اُس کی جمع عِشَارٌ ہے)۔
عُشَارَ عُشَارَ۔ دس دس۔
اِنْ لَقِیْتُمْ عَاشِرًا فَاقْتُلُوْہُ۔ جب تم دہ یک لینے والے کو دیکھو تو اُس کو مار ڈالو۔ (مراد وہ کافر ہے جو مسلمان سوداگروں سے دس فیصدی محصول لے یا وہ مسلمان مراد ہے جو مسلمانوں سے جاہلیت کی رسم کے موافق دس فیصدی محصول لے کیونکہ شریعت اسلامی میں مسلمان سوداگروں سے چالیسواں حصہ لینے کا حکم دیا گیا ہے یعنی ربع عشر کا پس اس سے زیادہ مسلمانوں سے لینا ظلم ہے اور ظالم کو جب وہ اپنے ظلم کو حلال سمجھتا ہو مار ڈالنا جائز ہے۔ حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر ایک دہ یک لینے والے کو مار ڈالو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے عہد میں بہت صحابہؓ نے یہ کام کیا ہے مگر وہ شریعت کے موافق محصول لیتے تھے یعنی پیداوار اراضی میں سے دسواں حصہ اور اموالِ تجارت میں مسلمانوں سے چالیسواں حصہ اور کافروں سے دسواں یا بیسواں حصہ)۔
اِلَّا لِسَاحِرٍ اَوْ عَشَّارٍ۔ سب پر اللہ کی رحمت اُترتی ہے مگر جادوگر اور دس فیصدی محصول لینے والے پر۔
لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ عُشُوْرٌ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَی الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی۔ مسلمانوں کے اموالِ تجارت میں سے (بطور چنگی) دسواں حصہ نہیں لیا جائے گا بلکہ یہود اور نصاریٰ سے تجارتی مالوں میں دسواں حصہ محصول لیا جائے گا (اگر معاہدہ میں ایسی شرط ہوئی ہو اگر اس سے زیادہ کی شرط ہو تو وہی لیا جائے اگر کچھ شرط نہ ہو تو صرف جزیہ اُن کو دینا ہوگا)۔
اِحْمَدُوا اللّٰہَ اِذْ رَفَعَ عَنْکُمُ الْعُشُوْرَ۔ اللہ کا شکر بجالاؤ مسلمانو جب اُس نے تم پر سے دس فیصدی

Marfat.com

کا محصول اُٹھا دیا (جو اگلے زمانہ میں تم سے لیا جاتا تھا)۔

اِنَّ وَفْدَ ثَقِیْفٍ اِشْتَرَطُوْا اَنْ لَّا یُحْشَرُوْا وَلَا یُعْشَرُوْا وَلَا یُجَبُّوْا۔ ثقیف کی طرف سے جو لوگ پیغام لائے تھے اُنھوں نے ان شرطوں پر اسلام لانا قبول کیا کہ جہاد کے لئے اُن کو نہ جمع کیا جائے اور دسواں حصہ اُن سے نہ لیا جائے نہ خراج (ثقیف عرب کا ایک قبیلہ تھا آپؐ نے اُن کا دل ملانے کے لئے یہ شرطیں قبول کرلیں)۔

اَلنِّسَاءُ لَا یُحْشَرْنَ وَلَا یُعْشَرْنَ۔ عورتوں کو نہ جہاد کے لئے نکلنے پر مجبور کیا جائے نہ اپنے زیور کی زکوٰۃ دینے پر (معلوم ہوا کہ زیور کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے اکثر علماء کا یہی قول ہے)۔

لَوْ بَلَغَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَسْنَانَنَا مَا عَاشَرَہٗ مِنَّا رَجُلٌ۔ اگر عبداللہ بن عباسؓ ہماری عمر کو پہنچے ہوتے تو اُن کے علم کا دسواں حصہ بھی کسی کو نہ ہوتا۔ (مطلب یہ ہے کہ کم سنی میں اُن کو اتنا علم ہے کہ ہم سب سے فائق ہیں اگر کہیں ہماری عمر کے ہوتے تو پھر اُن کی برابری کیا اُن کا دسواں حصہ بھی علم کا کوئی نہ رکھتا)۔

تِسْعَۃُ اَعْشَارِ الرِّزْقِ فِی التِّجَارَۃِ۔ روزی کے نو حصے سوداگری میں ہیں (اور ایک حصہ دوسرے معاملوں میں جیسے نوکری، زراعت، صنعت وغیرہ میں معلوم ہوا کہ سوداگری سب سے بہتر ذریعہ روزی پیدا کرنے کا ہے)۔

تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ۔ اری عورتو! تم لعنت اور پھٹکار بہت کیا کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو (کتنا ہی تم کو دے مگر تمھارے بھاؤ میں نہیں چڑھتا۔ بعضوں نے کہا عشیر سے ہر ایک ملاقاتی اور دوست مراد ہے یعنی عموماً ناشکری کرتی ہو کسی کا احسان نہیں مانتیں)۔

بِئْسَ ابْنُ الْعَشِیْرَۃِ اَوْ رَجُلُ الْعَشِیْرَۃِ۔ یہ اپنے قبیلے کا بُرا آدمی ہے (یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عُیَیْنَہ بن حصن کے حق میں فرمایا وہ ظاہر میں مسلمان ہو گیا تھا مگر دل سے مسلمان نہ تھا آخر حضرت صدیقؓ کی خلافت میں اسلام سے پھر گیا پھر گرفتار کرکے اُن کے پاس لایا گیا۔ آپؐ نے چپکے سے تو عُیَیْنَہ کے حق میں یہ فرمایا پھر جب وہ آپ کے سامنے آیا تو ملائمت کے ساتھ اُس سے گفتگو کی۔ معلوم ہوا کہ فاسق یا منافق کی غیبت کرنا درست ہے[1])۔

نِعْمَ فَتَی الْعَشِیْرَۃِ۔ اپنے قبیلے کا کیا اچھا جوان ہے (یعنی ابو عبیدہؓ)۔

فِیْمَا سَقَتِ الْاَنْھَارُ الْعُشُوْرُ۔ جو کھیتی نہروں کے پانی سے سینچی جائے اُس میں دسواں حصہ زکوٰۃ کا دینا ہوگا۔

عَاشُوْرَاءُ۔ دسواں دن محرّم کا۔ بعضوں نے کہا نواں۔

کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اِذَا قَدِمَ الرَّجُلُ اَرْضًا وَبِیْئَۃً وَضَعَ یَدَہٗ خَلْفَ اُذُنِہٖ وَنَھَقَ مِثْلَ الْحِمَارِ لَمْ یُصِبْہُ وَبَاؤُھَا۔ عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں کہا کرتے تھے کہ جب کوئی آدمی ایسے ملک پہنچے جہاں وباء کی بیماری ہو تو اپنے کان کے پیچھے ہاتھ رکھ کر دس بار گدھے کی طرح آواز نکالے تو پھر اُس کو وہاں کی بیماری نہیں لگے گی۔ (گدھے کو مُعَشِّر بھی کہتے ہیں کیونکہ جب وہ آواز کرنا شروع کرتا ہے تو خاموش نہیں رہتا دس بار تک آواز نکالتا ہے)۔

اِشْتَرَیْتُ مَوْءُوْدَۃً بِنَاقَتَیْنِ عُشَرَاوَیْنِ۔ میں نے ایک بچی کو جس کو اُس کے ماں باپ زندہ گاڑنے کو تھے دس مہینے کی گابھن دو اونٹنیاں دے کر خرید کیا (اُس کی جان بچائی)۔

غَزْوَۃُ الْعُشَیْرَۃِ۔ عشیرہ ایک گڑھی (قلعہ) کا نام

[1] یہاں غالباً اَلْمُعَشِّرِ ہے ۱۲ مص

Marfat.com

ہے جو حجاز میں ینبع اور ذی المروہ کے درمیان واقع ہے ۔ بعضوں نے عُسَیْرَۃ کا سین مہملہ سے روایت کیا ہے ۔ ذات العشیرۃ بھی اسی غزوہ کو کہتے ہیں ۔

اِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَۃَ بَارَزَہٗ فَکَخَلَتْ بَیْنَھُمَا شَجَرَۃٌ مِّنْ شَجَرِ الْعُشَرِ ۔ محمد بن مسلمہ مرحب یہودی کے مقابل ہوئے دونوں کے درمیان عُشر کا ایک درخت حائل ہو گیا (عشر ایک گوند دار درخت ہے اُس کے گوند کو سُکّر العشر کہتے ہیں ۔ بعضوں نے کہا اُس کے پھل بھی ہوتے ہیں) ۔

قُرْمُصٌ بُرِّیٌّ بِلَبَنٍ عُشَرِیٍّ ۔ گیہوں کی روٹی اور اُس اونٹنی کا دودھ جو عشر چرتی ہے (اُس کا دودھ چکنا اور مزے دار ہوتا ہے) ۔

صَوْمُ الْعَشْرِ لَا یَصْلُحُ حَتّٰی یَبْدَأَ بِرَمَضَانَ ۔ ذی الحجہ کے دہے میں (نفل) روزے رکھنا درست نہیں ہیں اگر رمضان کے روزے قضا ہو گئے ہوں (یعنی پہلے رمضان کے روزوں کی قضا رکھنا چاہیئے جب اُن سے فراغت حاصل ہو تو پھر نفل روزے رکھے) ۔

مَا رَأَیْتُہٗ صَائِمًا فِی الْعَشْرِ قَطُّ ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ذی الحجہ کے شروع دہے میں روزے رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا (یہ نہ دیکھنا اس پر دلالت نہیں کرتا کہ آپؐ نے ان دنوں میں روزے نہیں رکھے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ ان دنوں میں ایک روزہ سال بھر کے روزوں کا ثواب رکھتا ہے اور اُن کی ایک رات کا قیام شب قدر کے قیام کے برابر ہے) ۔

کَمَا یُغْبَطُ الْیَوْمَ اَبُو الْعَشَرَۃِ ۔ جیسے اس زمانہ میں اُس پر رشک ہوتا ہے جس کے دس بچے ہوں (ویسے ہی قیامت کے قریب اُس شخص پر رشک ہو گا جو ہلکا پھلکا ہو زیادہ اہل وعیال نہ رکھتا ہو) ۔

وَلَیَالٍ عَشْرٍ ۔ دس راتیں ذی الحجہ کی رمضان کی اخیر دس راتیں ۔

اَلْعَشْرُ الْاَوْسَطُ ۔ بیچ کا دہا ۔

وَثَلٰثٍ وَّعِشْرِیْنَ ۔ اور تئیسویں رات ۔

وَعِشْرُوْنَ سُوْرَۃً ۔ اور بیس سورتیں ۔

فَعَشَرَۃٌ ۔ پھر تین دن رات مل کر رہیں (اگر محبت ہو جائے تو اور زیادہ رہیں ورنہ الگ ہو جائیں) ۔

اِنَّہٗ عَاشِرُ عَشَرَۃٍ فِی الْاِسْلَامِ ۔ گویا اُس شخص کی طرح ہیں جو دسواں شخص اسلام لایا (یعنی اُس کے مانند ہیں کیونکہ وہ عشرہ مبشرہ میں سے نہیں ہیں) ۔

اِئْذَنْ لِعَشَرَۃٍ ۔ دس آدمیوں کو آپؐ نے اندر آنے اور کھانے کا حکم دیا (کیونکہ اس سے زیادہ آدمیوں کی گنجائش مکان میں یا کھانے کے برتن میں نہ ہو گی) ۔

مَنْ تَرَکَ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِہٖ ھَلَکَ ۔ اخیر تک جو شخص اُن باتوں میں سے جن کے بجا لانے کا حکم اُس کو ہوا ہے دسواں حصہ بھی چھوڑ دے اور نو حصے بجا لائے وہ ہلاک ہوا (یہ تمہارا زمانہ ہے اور اخیر زمانہ میں یہ حال ہو گا کہ جو شخص اُن باتوں میں سے دسواں حصہ بھی بجا لائے اور نو حصے نہ کر سکے وہ بھی نجات پائے گا) ۔

مَعْشَرٌ ۔ جماعت، گروہ، بال بچے جن، اور آدمی (اُس کی جمع مَعَاشِر ہے) ۔

عَشْرٌ فِیْ مَنْ قَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ ۔ جو شخص السّلام علیکم کہے اُس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو کوئی ورحمۃ اللہ بھی کہے اُس کے لئے بیس نیکیاں اور جو کوئی وبرکاتہ بھی کہے اُس کے لئے تیس نیکیاں ۔

فَعَلَیْہِ کُلَّ یَوْمٍ خَطِیْئَۃُ عَشَّارٍ ۔ اُس پر (یعنی جو حقدار کا حق باوجود قدرت کے ادا نہ کرے مثلاً مقدور رکھ کر قرض ادا کرنے میں یا اُجرت دینے میں حیلہ و حوالہ کرے) ہر روز اتنا گناہ لکھا جائے گا جتنا ظالم محصول لینے والے پر لکھا جاتا ہے (جو خلاف شرع رعیت سے وصول

Marfat.com

کرتا ہے)۔

مِعْشَار۔ دسواں حصہ یا عشیر کا دسواں حصہ اور عشیر عشر کا دسواں حصہ ہے تو معشار سواں حصہ ہوا۔

نَحْنُ مَعَاشِرُ الْاَنْبِیَاءِ۔ ہم پیغمبروں کی جماعت۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ۔ لوگو!

قَالَ مُوْسٰی یَارَبِّ وَمَا الْعَاشُوْرَاءُ قَالَ الْبُکَاءُ وَالتَّبَاکِیْ عَلٰی سِبْطِ مُحَمَّدٍ۔ (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پروردگار سے عرض کیا۔ پروردگار تو نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو سب امتوں پر کیوں فضیلت دی ہے؟ ارشاد ہوا کہ دس باتوں کی وجہ سے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا وہ باتیں مجھ کو بھی بتادے تاکہ میں بنی اسرائیل سے کہدوں وہ بھی اُن کو بجالائیں۔ ارشاد ہوا وہ باتیں یہ ہیں نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، جہاد، جمعہ، جماعت، قرآن، علم، عاشوراء) موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا پروردگار عاشورا کیا ہے؟ ارشاد ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے پر رونا، یا رونے کی صورت بنانا اور مرثیہ اور عزا مصطفےٰ کی اولاد پر۔ اے موسیٰ! میرا کوئی بندہ جو اُس زمانہ میں مصطفےٰ کی اولاد پر روئے گا یا رونے کی صورت بنائے گا یا تعزیت کریگا تو اُس کے لئے بہشت میں قیام اور ثبات ہوگا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کی محبت میں جو کوئی کھانا یا روپیہ یا اشرفی خرچ کرے گا اُس کو دنیا ہی میں ستر حصے ویسے ہی ملیں گے اور آخرت میں اس کے گناہ معاف اور وہ بہشت میں رہے گا۔ قسم میری عزت اور بزرگی کی جو شخص عاشوراء کے دن اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک قطرہ (امام حسینؓ کی تکلیف یاد کرکے) بہائے گا اُس کے لئے سو شہیدوں کا اجر لکھا جائے گا۔ کذا فی مجمع البحرین۔ مترجم کہتا ہے یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے وہی اس کی صحت یا عدمِ صحت کے ذمہ دار ہیں

بظاہر توضیح معلوم نہیں ہوتی کیونکہ وضع کی علامت اُس پر نمایاں ہے۔

لَاتُقْبَلُ شَهَادَةُ الْاَرْبَعَةَ عَشَرَ یا لَایَجُوْزُ اللَّعِبُ بِالْاَرْبَعَةَ عَشَرَ۔ چودہ کھیلنے والے کی گواہی قبول نہ ہوگی۔ یا چودہ کا کھیل درست نہیں ہے (یہ ایک کھیل ہے جس میں ہر طرف سات سات خانے ہوتے ہیں یعنی کل چودہ)۔

عَشٌّ۔ طلب کرنا، جمع کرنا، کمانا، مارنا، پیوند لگانا، تھوڑا دینا، گھونسلہ میں پڑے رہنا۔

عُشُوْشَةٌ اور عَشَاشَةٌ اور عَشَشٌ دُبلا ہونا، لاغر ہونا۔

تَعْشِیْشٌ۔ گھونسلہ بنانا، سوکھ جانا۔

اِعْشَاشٌ۔ غلیظ زمین میں جا پڑنا، روکنا، دُبلا کرنا۔

اِنْعِشَاشٌ۔ پیوند لگنا۔

اِعْتِشَاشٌ۔ گھونسلہ بنانا۔

عُشٌّ۔ جھونجھ یعنی پرندے کا گھونسلہ۔

وَلَا تَمْلَأُ بَیْتَنَا تَعْشِیْشًا۔ ہمارے گھروں میں گھونسلے نہیں بناتی (یعنی کھانا چرا چرا کر اِدھر اُدھر نہیں چھپاتی۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ کھانا بہت کم کھاتی ہے اور ہگ ہگ کر گھونسلے کی طرح مکان کو غلیظ نہیں کرتی)۔

لَیْسَ هٰذَا بِعُشِّكِ فَادْرُجِیْ۔ یہ تیرا گھونسلہ نہیں ہے یہاں سے چل دے نکل جا یہ ایک مثل ہے اُس کا بیان کتاب الدال میں گذر چکا ہے "درج" کے تحت)۔

عَشْفٌ۔ پہچاننا۔

اِعْشَافٌ۔ ناپسند کرنا، پلید جاننا۔

عُشُوْفٌ۔ سوکھا درخت۔

عِشْقٌ۔ محبت میں دیوانہ ہونا (جیسے عَشَقٌ اور مَعْشَقٌ ہے)، چپک جانا۔

Marfat.com

تَعَشُّقٌ ۔ عاشق بننا (یہ لفظ قرآن اور حدیث میں کہیں نہیں آیا مگر صوفیہ کی کتابوں میں بہت مستعمل ہے ؎

عاشقاں را با قیامت کار نیست
کار عاشق جز تماشائے جمالِ یار نیست

اکثر فقراء جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو عشق اللہ کہتے ہیں)۔

عَشَمٌ ۔ موٹا ہونا۔

عَشَمٌ ۔ اور عُشُومٌ ۔ سوکھ جانا (جیسے تَعَشُّمٌ ہے)

اِنَّ بَلْدَتَنَا بَارِدَۃٌ عَشِمَۃٌ ۔ ہمارا شہر سرد اور خشک ہے۔ (یہ عَشِمَ الْخُبْزُ سے نکلا ہے یعنی روٹی سوکھ کر زنگ آلود ہو گئی)۔

وَقَفَتْ عَلَيْهِ امْرَأَةٌ عَشَمَةٌ بِأَهْدَامٍ لَهَا ۔ حضرت عمرؓ کے سامنے ایک بڑھیا پھونس دُبلی سوکھی پرانے کپڑے پہنے ہوئے آکر ٹھہری (نہایہ میں ہے أَيْ عَجُوزٌ قَحْلَةٌ يَابِسَةٌ ۔ یعنی بڈھی دُبلی سوکھی)۔

فَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا عَشَمَةٌ مِنَ الْعَشَمِ ۔ (مغیرہ بن شعبہؓ کے پاس ایک عورت آئی اور اپنے خاوند کی شکایت کر کے کہنے لگی) مجھ کو اُس سے فارغخطی دلا دے۔ قسم خدا کی وہ ایک بوڑھا پھونس سوکھا ہوا ہے (عَشَمَۃٌ مرد اور عورت دونوں کو کہتے ہیں جب وہ بوڑھے پھونس ہو جائیں یعنی پیر فرتوت اور شیخ فانی)۔

أَعْشَمُ ۔ دو رنگ ملے ہوئے اور بڈھا ناتواں۔

اِنَّهُ صَلّٰى فِي مَسْجِدٍ بِمِنًى فِيهِ عَيْشُومَةٌ ۔ (آپ نے منا کی مسجد میں نماز پڑھی جس میں عیشومہ کا درخت تھا (وہ ایک درخت ہے جس کی شاخیں لمبی نوکدار ہوتی ہیں اُس سے باریک بوریئے بُنے جاتے ہیں، کہتے ہیں کہ اس مسجد کا یہ درخت ہمیشہ سبز اور تازہ رہتا تھا خواہ پانی برسے یا نہ برسے)۔

لَوْ ضَرَبَكَ فُلَانٌ بِأُمْصُوخَةِ عَيْشُومَةٍ ۔ اگر کوئی تجھ کو عیشومہ کی ڈالی سے مارے۔

اُمْصُوخَۃٌ ۔ غوص (پتا) ثمام کا ہو یا اور کسی درخت کا۔

عَشَنَّقٌ ۔ یا عُشَانِقٌ ۔ لمبا تڑنگا، اور دُبلا پتلا۔

زَوْجِيَ الْعَشَنَّقُ ۔ میرا لمبا تڑنگا خاوند (گویا تاڑ کا جھاڑ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میرا خاوند ایک بے وقوف شخص ہے کیونکہ لمبا آدمی اکثر بے وقوف ہوتا ہے خصوصًا جب دُبلا سوکھا بھی ہو۔ بعضوں نے کہا عَشَنَّقٌ سے مراد بد خُلق اور تلخ مزاج ہے اگر میں اُس کے عیب بیان کروں زبان ہلاؤں تو مجھ کو طلاق ہو جائے گی اگر چپ رہوں تو (ساری عمر) یوں ہی لٹکتی رہوں گی یعنی نہ نکاح کا لطف نہ جُدائی۔ بیچ میں اُدھر پڑی رہوں گی)۔

عَشْوٌ ۔ بینائی خراب ہونا، یا رات کو دکھائی نہ دینا (رتوندا پن)، قصد کرنا، رات کا کھانا کھلانا، (جیسے عَشْيَانٌ ہے)، رات کو چرانا، اعراض کرنا، منہ موڑنا۔

تَعْشِيَۃٌ ۔ رات کو آگ سلگانا، تاکہ پرندے چگنے کے لئے آئیں پھر اُن کا شکار کیا جائے۔

اِعْشَاءٌ ۔ دینا، رات کا کھانا کھلانا۔

تَعَشِّي ۔ رات کا کھانا کھانا۔

عَشَاءٌ ۔ شام کا کھانا۔

تَعَاشِي ۔ تجاہل، یوں ظاہر کرنا کہ میں شام کا کھانا کھا چکا ہوں۔

اِعْتِشَاءٌ ۔ رات کو آگ دیکھ کر اُس سے روشنی لینے کو جانا، رات کو چلنا۔

اِسْتِعْشَاءٌ ۔ آگ پا لینا، کسی کو حیران پانا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَفَعَ عَنْكُمُ الْعُشْوَةَ ۔ اُس خداوند کا شکر کرو جس نے کفر کی تاریکی کو تم پر سے اُٹھا لیا (اور اسلام کی روشنی عطا فرمائی)۔

عُشْوَۃٌ ۔ (بحرکاتِ ثلثہ در عین) مشتبہ امر یا جس کی

Marfat.com

ماہیت معلوم نہ ہو (یہ ماخوذ ہے عَشْوَۃُ اللَّیْلِ سے یعنی رات کی تاریکی)۔

حَتّٰی ذَھَبَ عَشْوَۃٌ مِّنَ اللَّیْلِ۔ یہاں تک کہ رات کی تاریکی کا ایک حصہ گذر گیا (بعضوں نے کہا عشوۃ اللیل شروع رات سے چوتھائی رات گزرنے تک)۔

فَاَخَذَ عَلَیْھِمْ بِالْعَشْوَۃِ۔ رات کی تاریکی سے اُن کو پکڑا۔

خَبَّاطُ عَشَوَاتٍ۔ رات کی تاریکیوں میں حیران اور سرگرداں یعنی مشتبہ کاموں میں گرفتار جن میں راہ صواب معلوم نہ ہو اور غلطی کرے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں خَبَطَ خَبْطَ عَشْوَاءَ وَرَکِبَ مَتْنَ عَمْیَاءَ۔ رتوندی اُونٹنی کی طرح خبطی بن گیا ادھر اُدھر چلتا ہے بھٹکتا پھرتا ہے) اور اندھی اونٹنی کی پیٹھ پر سوار ہو گیا۔

اِنَّہٗ کَانَ فِیْ سَفَرٍ فَاَعْتَشٰی فِیْ اَوَّلِ اللَّیْلِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو شروع رات میں آپؐ چلے۔

صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی صَلٰوتَیِ الْعَشِیِّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کی ایک نماز پڑھی (یعنی ظہر یا عصر کی کیونکہ عشی کہتے ہیں اُس وقت کو جو زوال آفتاب سے لے کر غروب تک ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا زوال سے لے کر دوسری صبح تک اور مغرب اور عشاء کی نماز کو عشائین کہتے ہیں)۔

اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَالْعِشَاءُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ شام کا کھانا اور مغرب کی نماز دونوں سامنے آئیں تو پہلے کھانا کھا لو (یعنی روزہ افطار کر لو اُس کے بعد مغرب کی نماز پڑھو تاکہ نماز اطمینان سے پڑھی جائے اور دل کھانے میں نہ لگا رہے۔ یہاں عشاء کی نماز سے مراد مغرب کی نماز ہے۔ بعضوں نے کہا خود عشاء کی نماز مراد ہے یعنی اگر رات کا کھانا سامنے رکھا جائے اُدھر عشاء کی اذان ہو تو پہلے کھانا کھا لو پھر نماز پڑھو۔ حاصل یہ ہے کہ نماز میں دل لگانا اور اطمینان ضروری ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ یعنی دنیوی حوائج سے جب فراغت ہو اُس وقت اپنے مالک کی یاد میں مصروف ہو)۔

اِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ وَاَحَدُکُمْ صَائِمٌ فَابْدَءُوْا بِہٖ۔ جب شام کا کھانا سامنے آئے اور تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو پہلے کھانا کھا لے پھر مغرب کی نماز پڑھے۔ کرمانی نے کہا یہ حکم اُس وقت ہے جب بھوک کی شدت ہو اور نماز کے وقت میں گنجائش ہو یا کھانا ایسا ہو کہ دم بھر میں کھا لیا جائے جیسے گھلے ہوئے ستو)۔

تَعَشَّوْا وَلَوْ بِکَفٍّ مِّنْ حَشَفٍ۔ رات کو ضرور کچھ کھاؤ اگر کچھ نہ ملے تو ایک مٹھی خراب کھجور ہی کی سہی (مطلب یہ ہے کہ رات کا کھانا بالکل ترک کر دینا خوب نہیں ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے تَرْکُ الْعَشَاءِ یُوْرِثُ الْھَرَمَ۔ یعنی رات کا کھانا چھوڑ دینا آدمی کو بوڑھا بنا دیتا ہے۔

اِنَّ اَبَا بَکْرٍ تَعَشّٰی عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ ابوبکرؓ نے رات کا کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھا لیا۔

فَاِذَا اَرَادَ الصِّبْیَۃُ الْعَشَاءَ۔ جب بچے شام کا کھانا مانگنے لگے۔

لَیْلَۃً مِّنَ اللَّیَالِیْ عِشَاءً۔ ایک رات عشاء کے وقت۔

حَتّٰی تَدْخُلُوْا اللَّیْلَ اَیْ عِشَاءً۔ یہاں تک کہ تم رات کو یعنی عشاء کے وقت داخل ہو۔

صَلَّی صَلٰوتَیْنِ کُلَّ صَلٰوۃٍ وَحْدَھَا وَالْعَشَاءُ بَیْنَھُمَا۔ ہر نماز یعنی مغرب اور عشاء کی علیحدہ علیحدہ پڑھی اور رات کا کھانا دونوں کے درمیان کھایا۔

Marfat.com

عَشِّ وَلَا تَغْتَرَّ۔ (ایک شخص نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا جیسے شرک کے ساتھ کوئی نیک کام فائدہ نہیں دیتا اسی طرح اگر آدمی مسلمان ہو (توحید پر قائم ہو) تو گناہ سے کچھ نقصان ہوگا یا نہیں انہوں نے کہا) اپنے اونٹ کو رات کا دانہ چارہ کھلا دے اور دھوکہ میں مت آ۔ (پھر اس شخص نے یہی سوال عبداللہ بن عباسؓ سے کیا انہوں نے بھی ایسا ہی جواب دیا۔ یہ ایک مثل ہے یعنی عش ولا تغتر۔ ہوا یہ تھا کہ عرب میں ایک شخص نے ایک منزل طے کرنی چاہی اور اس گمان سے کہ وہاں دانہ چارہ ملے گا اپنے اونٹ کو رات کا چارہ نہیں کھلایا آخر اس کا اونٹ کمزوری سے گر گیا۔ اس روز سے یہ ایک مثل ہوگئی۔ یعنی اپنے اونٹ کو منزل میں چلنے سے پہلے دانہ چارہ وغیرہ کھلا لینا چاہیئے اگر آگے دانہ چارہ ملا تب بھی کوئی نقصان نہیں اگر نہ ملا تو بھی کچھ ڈر نہیں مطلب یہ ہے کہ ہر طرح احتیاط پر عمل کرنا چاہیئے اور ہوشیار رہنا ضروری ہے)۔

مَا مِنْ عَاشِيَةٍ أَشَدَّ أَنَقًا وَلَا أَطْوَلَ شِبَعًا مِنْ عَالِمٍ مِنْ عِلْمٍ۔ کوئی شام کو چرنے والا اس سے زیادہ شوقین اور اس سے زیادہ دیر میں سیر ہونے والا نہیں ہے جتنا عالم علم کا شوقین اور دیر میں سیر ہونیوالا ہوتا ہے (بلکہ عالم کو علم سے کبھی سیری نہیں ہوتی وہ ہر وقت کہتا رہتا ہے رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا جتنا علم حاصل کرے اس سے زیادہ اور حاصل کرنا چاہتا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے منہومان لا یشبعان طالب علم و طالب دنیا دو بھوکے کبھی سیر نہیں ہوتے۔ ایک تو علم کا بھوکا دوسرے دنیا کا طلب گار یعنی روپیہ پیسے کا بھوکا)۔

مَا مِنْ عَاشِيَةٍ أَدْوَمَ أَنَقًا وَلَا أَبْعَدَ مَلَالًا مِنْ عَاشِيَةِ عِلْمٍ۔ کوئی شخص جو انگار سے فائدہ لینا چاہے وہ اس کا نہ اتنا شوقین اور نہ اتنا دیر میں سیر ہونے والا ہوگا جتنا علم سے فائدہ لینے والا ہوتا ہے (وہ علم حاصل کرنے سے نہ کبھی تھکتا ہے نہ اس کا شوق بجھتا ہے)۔

فَأَتَيْنَا بَطْنَ الْكَدِيدِ فَنَزَلْنَا عُشَيْشِيَةً۔ ہم بطن کدید میں آئے اور شام کو وہاں اترے (یہ تصغیر ہے عشیۃ کی ایک یا کو شین سے بدل دیا، عرب لوگ کہتے ہیں أَتَيْتُهُ عُشَيْشِيَةً وَعُشَيَّانًا وَعُشَيَّانَةً وَعُشَيْشِيَانًا۔ میں شام کو اس کے پاس پہنچا۔

ذَهَبَتْ إِحْدَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ يَعْشُو بِالْأُخْرَى سعید بن مسیب کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی اور دوسری آنکھ سے بھی کم دکھائی دیتا تھا۔

عَشَا إِلَى النَّارِ۔ آگ سے روشنی لینے کا ارادہ کیا۔

إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ۔ جب رات کا کھانا سامنے رکھا جائے اور نماز کی تکبیر ہو تو پہلے کھانا کھالو۔

وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ۔ جو کوئی اللہ کی یاد سے اندھا بن جائے، یا آنکھیں چرائے، یا اس سے منہ پھیر لے۔

بُكْرَةً وَعَشِيًّا۔ صبح اور شام ان کو روزی ملے گی (یعنی دنیا کی بہشت میں جہاں مومنوں کی ارواح رہتی ہیں کیونکہ آخرت کی بہشت میں صبح اور شام نہ ہوگی ہمیشہ ایک ہی سماں رہے گا۔ کذا فی مجمع البحرین)۔

اَلْعَالِمُ كَشَّافُ عَشَوَاتٍ۔ عالم جہالت کی تاریکیوں کو دور کرنے والا ہے۔

لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ۔ اگر مجھ کو اپنی امت کی دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز میں تہائی رات گزرنے تک دیر کرتا۔

Marfat.com

أَثْقَلُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ۔ بڑی بھاری نماز منافقوں پر عشاء اور فجر کی نماز ہے (کیونکہ یہ دونوں وقت راحت اور آرام اور نیند کے ہوتے ہیں)۔

باب العین مع الصاد

عَصْبٌ۔ لپیٹنا، باندھنا، شاخیں جوڑ کر پتے گرانا، کاٹنا، لازم ہونا، سوکھ جانا، گرد بھرنا، جمع ہونا، گھیر لینا، میلا ہونا، چرک آلود ہونا (جیسے عُصُوبٌ ہے) سُرخ ہونا، قابض ہونا، پیٹھے بہت ہونا۔

تَعْصِیْبٌ۔ بھوکا رکھنا، ہلاک کرنا، سردار بنانا، پٹی باندھنا۔

اِعْصَابٌ۔ جلدی چلنا۔

تَعَصُّبٌ۔ پٹی باندھنا، اپنی بات یا اپنی قوم یا اپنے مذہب یا خیال کی پیچ کرنا، حق بات نہ ماننا، قانع ہونا، راضی ہونا، مائل کرنا، سخت ہونا، حمایت کرنا، مدد کرنا۔

اِنْعِصَابٌ۔ سخت ہونا۔

اِعْتِصَابٌ۔ عصبہ بننا۔

اِعْصِیْصَابٌ۔ سخت ہونا، جمع ہونا، جلدی چلنا۔

عِصَابَۃٌ۔ پٹی، مندیل، رومال، عمامہ۔

عَصَبَۃٌ۔ ددھیالی رشتہ دار جیسے باپ، بیٹا، چچا، دادا، بھائی وغیرہ۔

فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذٰلِكَ أَتَتْهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهُ۔ جب لوگ یہ دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور عراق کے گروہ اُس کے پاس آ جائیں گے اُس کے ساتھ ہوں گے (یعنی امام مہدیؑ کے پاس) عَصَائِبُ جمع ہے عِصَابَۃٌ کی یعنی جماعت دس سے لے کر چالیس تک۔

عُصْبَۃٌ۔ کے معنے بھی جماعت۔

اَلْاَبْدَالُ بِالشَّامِ وَالنُّجَبَاءُ بِمِصْرَ وَالْعَصَائِبُ بِالْعِرَاقِ۔ ابدال (جو اولیاء اللہ کی ایک قسم ہیں) ملک شام میں رہتے ہیں۔ اور نجباء (جن کو اوتاد بھی کہتے ہیں) مصر میں رہتے ہیں۔ اور عصائب (یعنی مجاہدین کے گروہ) عراق میں (آخری زمانہ میں امام مہدی علیہ السلام کے طرفدار بھی عراق کے لوگ ہوں گے۔ اور شام سے ابدال اور مصر سے نجباء بھی آ کر آپ سے مل جائیں گے)۔

ثُمَّ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَمِيْرُ الْعُصَبِ۔ اخیر زمانہ میں ایک شخص ہو گا جو مسلمانوں کی جماعتوں کا سردار ہو گا۔

يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ اَوْ يَدْعُوْ اِلٰى عَصَبَةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً۔ جو شخص اپنی بات یا اپنی قوم کی پیچ کے لئے غصہ ہو یا اُس طرف لوگوں کو بلائے یا اُس کی مدد کرے (یعنی ناحق جان کر اپنی بات یا قوم کی حمایت کرے اپنی قوم جو ناحق پر ہو خواہ مخواہ اُس کی مدد کرے اُس کے ساتھ ہو کر دوسروں سے لڑے)۔

لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰى عَصَبِيَّةٍ۔ جو شخص تعصب اور ناحق شناسی اور ظلم و تعدی کی طرف لوگوں کو بلائے وہ ہم میں سے یعنی مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔

اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَكَا اِلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ فَقَالَ اعْفُ عَنْهُ فَقَدْ كَانَ اصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلٰى اَنْ يُعَصِّبُوْهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا جَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ شَرِقَ بِذٰلِكَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن عبادہؓ سے (جو انصار کے قبیلۂ خزرج کے سردار تھے) عبداللہ بن اُبی منافق کا شکوہ کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو طرح طرح سے ستاتا تھا، سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ

اُس کو معاف کر دیجئے (درگزر فرمائیے) ہوا یہ تھا کہ (آپؐ کے تشریف لانے سے پیشتر) اس جزیرہ کے لوگوں نے یہ ٹھہرایا تھا کہ عبداللہ بن اُبی پر سرداری کا عمامہ باندھیں (اُس پر سرداری کا تاج رکھیں) پھر جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کا دین بھیجا تو وہ چراغ پا ہوگیا۔ (یعنی اُس کو اچھو ہوگیا غصہ آگیا۔ اُس کو یہ رنج ہے کہ اسلام کا دین آنے سے میری سرداری رہ گئی جاتی رہی)۔

رَخَّصَ فِی الْمَسْحِ عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِیْنِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عماموں اور پاتابوں پر مسح کرنے کی اجازت دی (مگر موزوں پر مسح کی مدت مقرر ہے یعنی مسافر کے لئے تین دن تین رات اور مقیم کے لئے ایک دن ایک رات لیکن عمامہ پر بلاتعیین مدت مسح کرسکتا ہے اور مالکیہ کے مذہب میں موزوں پر بھی بلاتعیین مدت مسح درست ہے) مطلب یہ ہے کہ اگر سر پر عمامہ ہو تو اُس کا کھولنا اور اُتارنا وضو میں ضروری نہیں عمامہ ہی پر ہاتھ پھیرلے تو کافی ہے۔ امام احمدؒ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے)۔

فَاِذَا اَنَا مَعْصُوْبُ الصَّدْرِ۔ ناگاہ میرے سینے پر پٹی بندھی تھی (عرب لوگوں کا قاعدہ تھا جب بھوکے ہوتے اور کھانا نہ ملتا تو پیٹ پر ایک پٹی باندھ لیتے اُس سے ذرا تسکین رہتی۔ بعضے اِس پٹی کے تلے ایک پتھر بھی رکھ لیتے)۔

وَبَطْنُہٗ مَعْصُوْبٌ مِنَ الْجُوْعِ۔ آپؐ کے پیٹ پر بھوک سے پٹی بندھی ہوئی تھی۔ (ایک بار ایسا ہوا کہ صحابہؓ نے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹ پر ایک ایک پتھر بندھا ہوا دکھلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کھول کر دو پتھر دکھلائے)۔

فَعَصَبَ بَطْنَہٗ بِعِصَابَۃٍ۔ آپؐ نے اپنے پیٹ پر ایک پٹی باندھ لی۔

یَعْصِبُ عَلٰی جُرْحِہٖ۔ اپنے زخم پر پٹی باندھ لے۔

وَقَدْ عَصَبَ رَاْسَہٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت میں تشریف لائے آپؐ نے اپنے سر مبارک پر ایک پٹی باندھ لی تھی (کیونکہ آپؐ کے سر میں بڑی شدت کا درد تھا)۔

قَالَ عُتْبَۃُ بْنُ رَبِیْعَۃَ اِرْجِعُوْا وَلَا تُقَاتِلُوْا وَاعْصِبُوْهَا بِرَاْسِیْ۔ بدر کے دن عتبہ بن ربیعہ نے مشرکوں سے کہا بھائی لوٹ چلو جنگ نہ کرو (تمہارا مطلب قافلہ بچانے کا وہ حاصل ہوگیا) اور لوٹ جانے سے جو تمہارا عیب کیا جائے وہ میرے سر پر تھوپ دو (تم بری ہو جاؤ۔ عتبہ نے ایک خواب دیکھا تھا جس سے اُس کو یہ ڈر تھا کہ اس جنگ کا انجام اہل مکّہ کے لئے اچھا نہ ہوگا اسی لئے اُس نے لوٹ جانے کی رائے دی مگر ابوجہل نے اُس کو نامرد کہہ کر غیرت دلائی اور جنگ پر برانگیختہ کیا آخر اپنی اور اُن دونوں کی جان گنوائی)۔

اَتَاہُ جِبْرِیْلُ وَقَدْ عَصَبَ رَاْسَہُ الْغُبَارُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ بدر سے فارغ ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اُن کے سر پر گرد و غبار کا ایک پیٹھا تھا (یعنی چاروں طرف سر کے گرد کا گھیرا تھا یہ عَصَبَ الرِّیْقُ فَاہُ سے ماخوذ ہے یعنی تھوک اُس کے مُنہ سے چپک گیا، سوکھ کر رہ گیا)۔

لَاَعْصِبَنَّکُمْ عَصْبَ السَّلَمَۃِ۔ میں تم کو اس طرح باندھ کر کاٹ ڈالوں گا جیسے سلمہ کے درخت کو باندھتے ہیں۔ (سلمہ ایک درخت ہے جس کے پتوں کو قرظ کہتے ہیں اُس سے چمڑہ صاف کرتے ہیں جب اُس درخت کے پتے جھاڑنا منظور ہوتے ہیں تو اس کی شاخوں کو ایک رسی سے باندھ کر ہلاتے ہیں تو پتے جھڑ جاتے ہیں یا شاخیں اس لئے باندھتے ہیں کہ جڑ تک ہاتھ پہنچے پھر جڑ کاٹتے ہیں یہ حجاج ظالم کا قول ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میں تم سب کو اکٹھا

Marfat.com

کرکے ہلاک اور برباد کروں گا)

اِنَّ الْعَصُوْبَ یَرْفُقُ بِهَا حَالِبُهَا فَتَحْلُبُ الْعُلْبَةَ۔ جو اونٹنی ایسی ہو کہ دودھ نہ دوہنے دے جب تک اُس کی رانیں نہ باندھی جائیں اُس کا دودھ دوہنے والا اُس پر نرمی کرتا ہے تو وہ عُلبہ بھر دودھ دیتی ہے (عُلبہ لکڑی کا وہ قدح جس میں دودھ دوہتے ہیں)۔

اَلْمُعْتَدَّةُ لَا تَلْبَسُ الْمُصَبَّغَةَ اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ۔ جو عورت عدت میں ہو وہ رنگین کپڑا نہ پہنے مگر یمنی چادر جس کا سوت باندھ کر رنگا جاتا ہے (بننے کے بعد وہ کاڑھیدار ہو جاتا ہے۔ یعنی سفید اور رنگین دھاری دار معلوم ہوا کہ عدت والی عورت وہ رنگین کپڑا نہ پہنے جو بننے کے بعد رنگا جاتا ہے لیکن بننے سے پہلے اگر اُس کا سوت رنگا گیا ہو یعنی رنگین ڈوریا تو اُس کا پہننا درست ہے)۔

اِنَّهٗ اَرَادَ اَنْ یَّنْهٰی عَنْ عَصْبِ الْیَمَنِ وَقَالَ نُبِّئْتُ اَنْ یُّصْبَغَ بِالْبَوْلِ۔ حضرت عمرؓ نے یمن کی دھاری دار چادریں پہننے سے منع کرنے کا قصد کیا۔ کہنے لگے میں نے سُنا ہے کہ وہ پیشاب سے رنگی جاتی ہیں (پھر کہنے لگے ہم کو کھوج کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ یعنی ہمارا دین آسان ہے ہم کو یہ حکم نہیں ہے کہ ہر چیز کے پیچھے لگ جائیں خواہ مخواہ اُس میں تشدد اور تعمق کریں بلکہ ہر کپڑا ہمارے مذہب میں پاک ہی سمجھا جائے گا جب تک ہم کو اُس کی نجاست کا یقین نہ ہو جائے)۔ مترجم کہتا ہے حضرت عمرؓ کے اس قول سے بہت سے مسائل کا جواب نکل آتا ہے یعنی جو کپڑے یا جوتے کفار کے بنائے ہوئے آتے ہیں وہ پاک ہی سمجھے جائیں گے اسی طرح کھانے پینے کی چیزیں جو کفار بھیجیں بشرطیکہ اُن کی نجاست یا حرمت کا یقین نہ ہو جائے۔

اِشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِّنْ عَصْبٍ وَّ سِوَارَیْنِ مِنْ عَاجٍ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثوبان سے فرمایا) فاطمہؓ کے لئے عصب کا ایک ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید دے (عصب کا ہار سمجھ میں نہیں آتا کیونکہ عصب تو یمنی کپڑے کو کہتے ہیں اُس کا ہار کیونکر بنے گا۔ ابوموسیٰؒ نے کہا یہ عَصَبْ ہے بہ فتحِ عین اور صاد یعنی جانور کا پٹھا عرب لوگ اُس کو سکھا کر اُس کے ہار بناتے ہوں گے اور بعضے یمن والوں نے مجھ سے بیان کیا کہ عصب ایک دریائی جانور کا دانت ہے جس کو فرس فرعون کہتے ہیں اُس کے نگینے وغیرہ بناتے ہیں وہ سفید رنگ کا ہوتا ہے)۔

عَصَبِیٌّ۔ جو ظلم اور ناحق شناسی پر اپنی قوم کی حمایت کرے۔

لَیْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰی عَصَبِیَّةٍ اَوْ قَاتَلَ عَصَبِیَّةً۔ جو شخص تعصب اور ناحق شناسی کی طرف لوگوں کو بلائے (حالانکہ وہ جانتا ہو کہ میں ناحق کر رہا ہوں) یا تعصب اور قوم کی حمایت کے لئے لڑے (نہ کہ اللہ کی رضامندی اور اُس کا دین پھیلانے کے لئے) تو وہ ہم میں سے یعنی مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔

**عَلِقْتُهُمْ اِنِّیْ خُلِقْتُ عُصْبَهْ
قَتَادَةً تَعَلَّقَتْ بِنُشْبَهْ**

میں ان لوگوں سے لٹک گیا کیونکہ میں عشق پیچاں کی بیل ہوں (جو درخت پر لپٹ جاتی ہے چھوٹ نہیں سکتی) میں ایک کانٹا ہوں جو ایسی چیز سے لٹک گیا ہے جو چھوٹ نہیں سکتی (یہ عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا جب وہ بصرے کی طرف آئے مطلب یہ ہے کہ میں اپنے دشمنوں کو چھوڑنے والا نہیں)۔

فَنَزَلُوا الْعُصْبَةَ۔ پھر عصبہ میں اُترے (وہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں مسجد قبا کے پاس بعضوں نے عَصَبَہ روایت کیا ہے)۔

Marfat.com

لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْعُصْبَةَ ۔ جب مہاجرین عُصبہ میں آئے یا عَصبہ میں (دونوں طرح مروی ہے[1])۔

اِنَّهٗ کَانَ فِیْ مَسِیْرٍ فَلَمَّا سَمِعُوْا صَوْتَهٗ اِعْصَوْصَبُوْا ۔ وہ سفر میں تھے جب اُن کی آواز سنی تو سب جمع ہو گئے یا تیز چلنے لگے۔

وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ۔ ہم مضبوط جوان جتھا ہیں (یوسف علیہ السلام اور اُن کا بھائی دونوں کم سن اور کم طاقت ہیں آپ اُن سے کیوں زیادہ محبت کرتے ہیں)۔

سَجَدَ لَكَ لَحْمِیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ ۔ تیرے لئے میرا گوشت اور ہڈی اور پٹھا سب نے سجدہ کیا (سب تیرے تابعدار اور تیرے حکم میں ہیں)۔

اِنَّمَا یَمْنَعُهَا اَهْلُهَا تَعَصُّبًا ۔ اگر بیوی کے رشتہ دار تعصّب اور حمیّت کی راہ سے خاوند کو اپنی بیوی کے غسل سے منع کریں (جب بیوی مر جائے)۔

عَصْدٌ ۔ لپیٹنا، گرہ دینا، جماع کرنا، زبردستی کرنا۔

عُصُوْدٌ ۔ مر جانا۔

اِعْصَادٌ ۔ لپیٹنا، عاریت دینا۔

فَقَرَّبَتْ لَهٗ عَصِیْدَةً ۔ انھوں نے آپ کے سامنے عصیدہ رکھا (یعنی آٹے کا حریرہ جس کو گھی ملا کر پکاتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں عَصَدْتُ الْعَصِیْدَةَ وَاَعْصَدْتُهَا میں نے حریرہ بنایا)۔

عَاصِدٌ ۔ وہ اونٹ جو مرتے وقت اپنی گردن مونڈھے کی طرف موڑے۔

عَصْرٌ ۔ زمانہ، روک رکھنا، دینا، نچوڑنا، دبانا۔

عُصِرَ الْقَوْمُ ۔ اُن پر پانی پڑنا۔

تَعْصِیْرٌ ۔ بار بار نچوڑنا، عورت کا جوان ہو جانا، شگوفے نکل آنا۔

مُعَاصَرَةٌ ۔ ایک زمانہ میں ہونا، ہمعصر ہونا۔

اِعْصَارٌ ۔ زمانہ میں داخل ہونا، عورت کا جوانی کو پہنچنا۔

تَعَصُّرٌ ۔ نچڑ جانا۔

اِعْتِصَارٌ ۔ نچوڑنا، پھیر لینا، تھوڑا تھوڑا پینا اس ڈر سے کہ اُچھو نہ ہو، روپیہ وصول کرنا، بُخل کرنا، روکنا، التجا کرنا، لے لینا۔

عَاصِرٌ ۔ وہ دوا جو رگوں کے اندر سے نچوڑ کر مادہ نکالے جیسے ہڑ اور سنا ہے۔

عِصَارٌ ۔ گرد و غبار۔

عُصَارَةٌ ۔ شیرہ۔

کَرِیْمُ الْعُصَارَةِ ۔ سخی (جیسے کَرِیْمُ الْمُعْتَصَرِ ہے)۔

اِعْصَارٌ ۔ آندھی، تند ہوا، بگولہ، گرد باد۔

حَافِظْ عَلَی الْعَصْرَیْنِ ۔ فجر اور عصر کی نماز کا خیال رکھ (ان کو تغلیباً عصرین کہہ دیا جیسے شمسین اور قمرین چونکہ یہ دونوں نمازیں زمانہ کے دونوں کناروں پر ہیں یعنی رات اور دن کے)۔

قِیْلَ وَمَا الْعَصْرَانِ قَالَ صَلٰوةٌ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةٌ قَبْلَ غُرُوْبِهَا ۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) عصرین کونسی نمازیں ہیں؟ فرمایا ایک وہ نماز جو سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے اور دوسری وہ جو سورج ڈوبنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے (حقیقت میں یہ دونوں وقت تمام دینوں میں عبادتِ الٰہی کے وقت ہیں اگرچہ پانچوں نمازیں فرض ہیں مگر ان دونوں نمازوں کا بہت خیال رکھنا چاہیے)۔

مَنْ صَلَّی الْعَصْرَیْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ ۔ جو کوئی فجر اور عصر کی نماز پڑھتا رہے وہ بہشت میں جائے گا (ایک روایت میں صَلَّی الْبَرْدَیْنِ ہے مراد وہی فجر اور عصر کی نماز ہے کیونکہ وہ ٹھنڈے وقتوں میں پڑھی جاتی ہیں)۔

ذَکِّرْهُمْ بِاَیَّامِ اللّٰهِ وَاجْلِسْ لَهُمُ الْعَصْرَیْنِ ۔ اللہ جو زمانہ میں انقلابات کرتا ہے اُن سے اُن کو عبرت دلا۔

[1] عَصبہ یا عُصبہ ایک مقام کا نام ہے قباء میں ۱۲ مص

Marfat.com

(نصیحت کر) اور فجر اور عصر کے وقت یعنی صبح اور شام اُن کے لئے بیٹھ (اُن کو وعظ اور پند کر)

اَمَرَ بِلَالًا اَنْ یُّؤَذِّنَ قَبْلَ الْفَجْرِ لِیَعْتَصِرَ مُعْتَصِرُهُمْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضؓ کو یہ حکم دیا کہ صبح کی اذان صبح صادق ہونے سے کچھ پہلے دے دیا کریں تاکہ پیشاب پاخانہ والا اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے (پھر عبداللہ بن ام مکتوم رضؓ دوسری اذان صبح صادق ہونے پر دیا کرتے)۔

قَضٰی اَنَّ الْوَالِدَ یَعْتَصِرُ وَلَدَهٗ فِیْمَا اَعْطَاهُ وَلَیْسَ لِلْوَلَدِ اَنْ یَّعْتَصِرَ مِنْ وَّالِدِهٖ۔ حضرت عمر رضؓ نے یہ فیصلہ کیا کہ باپ نے اگر اپنے بیٹے کو کوئی چیز دی ہو تو اُس کو پھیر لے سکتا ہے (یعنی ہبہ میں رجوع کر سکتا ہے) لیکن بیٹا باپ سے نہیں پھیر سکتا۔

یَعْتَصِرُ الْوَالِدُ عَلٰی وَلَدِهٖ فِیْ مَالِهٖ۔ باپ نے اگر اپنے مال میں سے بیٹے کو کچھ دیا ہو تو اُس کو پھیر لے سکتا ہے۔

سُئِلَ عَنِ الْعُصْرَةِ لِلْمَرْاَةِ فَقَالَ لَا اَعْلَمُ رُخِّصَ فِیْهَا اِلَّا لِلشَّیْخِ الْمَعْقُوْفِ الْمُنْحَنِیْ۔ عورت کو شادی کرنے سے روکنا کیسا ہے (یہ قاسم سے پوچھا گیا) انھوں نے کہا یہ تو کسی کو میری دانست میں درست نہیں ہے البتہ کوئی شخص بوڑھا ہو کر جھک گیا ہو اور ناتوان ہو اور اُس کی خدمت کے لئے بجز اُس کی ایک بیٹی کے اور کوئی نہ ہو تو وہ اُس کو شادی سے روک سکتا ہے (اس لئے کہ اگر وہ شادی کرے گی تو اپنے خاوند کے ساتھ چلی جائے گی پھر باپ کی زندگی دشوار ہو گی۔ ایسی بیٹی کو چاہیئے کہ اپنے باپ کی زندگی تک صبر کرے پھر اُس کے مرنے کے بعد نکاح کر لے)۔

کَانَ اِذَا قَدِمَ دِحْیَةُ الْکَلْبِیُّ لَمْ یَبْقَ مُعْصِرٌ اِلَّا خَرَجَتْ تَنْظُرُ اِلَیْهِ مِنْ حُسْنِهٖ۔ جب دحیہ کلبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تو کوئی دوشیزہ نوجوان عورت جس کو پہلی بار حیض آیا ہوتا ایسی نہ رہتی جو اُن کو نہ دیکھے اُن کے حُسن وجمال کی وجہ سے (جب ایسی کم سن عورتیں جو نہایت شرمگیں ہوتی ہیں اُن کے دیکھنے کو بے تاب ہو جائیں تو دوسری عورتیں جو جوان یا ادھیڑ ہوتیں وہ تو ضرور نکل آتی ہوں گی۔ یہ دحیہ کلبیؓ تمام صحابہ میں نہایت خوبصورت اور خوبرو تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی اُنہی کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتے)۔

اِنَّ امْرَاَةً مَرَّتْ بِهٖ مُتَطَیِّبَةً وَلِذَیْلِهَا اِعْصَارٌ یا عَصَرَةٌ۔ ایک عورت خوشبو لگائے ہوئے اُن کے پاس سے گزری اُس کا پلو خاک اُڑا رہا تھا (عَصَرَۃ بگولا یہاں خوشبو کی بھبک اور مہک بھی مراد ہو سکتی ہے)۔

سَلَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَسِیْرِهٖ اِلَیْهَا عَلٰی عَصَرٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کو جاتے ہوئے عصر پر سے گزرے (وہ ایک پہاڑ ہے مدینہ اور وادئ فرع کے درمیان وہاں ایک مسجد بھی ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی)۔

فَمَرَّ عَلٰی قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِیْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ۔ وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعبہ شریف کی طرف نماز پڑھ کر انصار کے ایک گروہ پر گزرا جو عصر کی نماز پڑھ رہے تھے (یعنی مسجد بنی حارثہ میں جو مدینہ کے اندر ہے اُن کو اُس نے خبر دی کہ قبلہ بدل گیا یہ سُنتے ہی وہ نماز ہی میں کعبہ کی طرف مُڑ گئے اسی لئے اُس کو مسجد القبلتین بھی کہتے ہیں اب یہ جو دوسری روایت میں ہے کہ صبح کی نماز میں اُن پر سے گزرا یہ قصہ مسجد قبا کا ہے جو مدینہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے اُن کو قبلہ بدلنے کی خبر صبح کی نماز میں دی گئی وہاں بنی عمرو کے لوگ نماز پڑھا کرتے تھے)۔

Marfat.com

مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ کَاذِبَۃٍ بَعْدَ الْعَصْرِ۔ جو شخص عصر کی نماز کے بعد جھوٹی قسم کھائے (اگرچہ جھوٹی قسم کھانا ہر وقت سخت گناہ ہے مگر عصر کا وقت زیادہ متبرک ہے کیونکہ اُس وقت دن اور رات کے فرشتے اکٹھا ہوتے ہیں تو اُس وقت جھوٹی قسم کھانا اور زیادہ سخت گناہ ہو گا۔ بعضوں نے کہا عصر کا وقت بازار کی گرمی کا وقت ہے اُس وقت سوداگر اپنا مال بیچنے کے لئے اکثر قسمیں کھایا کرتے ہیں اس لئے عصر کی تخصیص کی)۔

حِیْنَ عَصَرْتِ الْعُکَّۃَ۔ جب تو نے کپّی کو نچوڑ لیا تو گھی کی برکت جاتی رہی۔

وَالْمُعْتَصِرُ۔ جو شخص اپنے پینے کے لئے شراب نچوڑے (مُعْتَصِرُ اُس کو بھی کہتے ہیں جس کو پاخانہ یا پیشاب لگا ہو)

عَاصِرُ۔ شراب نچوڑنے والا۔

عُصَارَۃُ اَھْلِ النَّارِ۔ دوزخیوں کا لہو اور پیپ۔

مُعْصِرَاتٌ۔ پانی برسانے والے ابر۔

مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ الْعَصْرِ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ۔ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اُس کا گویا گھر بار سب لُٹ گیا۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ مَّوَالِیْکَ تَزَوَّجَ جَارِیَۃً مُّعْصِرًا۔ ایک شخص نے آپ کے غلاموں میں سے ایک جوان چھوکری سے شادی کی (مُعْصِرُ وہ چھوکری جو جوان ہوگئی ہو اُس کو پہلا حیض آیا ہو یا حیض آنے کے قریب ہو)۔

اَنْتُمْ عَنَاصِرُ الْاَبْرَارِ۔ تم تمام نیکیوں کے عنصر ہو (یعنی اصل اور جڑ ہو)۔ عَنَاصِرُ اگلے حکیموں کے نزدیک چار تھے پانی، ہوا، آگ، مٹی۔ لیکن حال کے حکیموں نے ستر پر کئی عنصر دریافت کئے ہیں اور پانی کو مرکب بتلایا ہے)۔

لَا یُخَالِطُہٗ فِیْ عُنْصُرِہٖ سِفَاحٌ۔ پیغمبر کی پیدائش میں زنا نہیں ملتا (اُس کے باپ دادوں میں کوئی ولد الزنا نہیں ہوتا)۔

خَشِنٌ عُنْصُرُہٗ۔ اُس کی ذات سخت ہے۔

عَصٌّ۔ سخت ہونا۔

تَعْصِیْصٌ۔ الحاح کرنا۔

کَرِیْمُ الْعَصِّ۔ شریف الاصل۔

عُصْعُصٌ۔ ریڑھ کی ہڈی۔

عَصْعَصَۃٌ۔ درد کرنا۔

عُصْعُصٌ۔ ریڑھ کی ہڈی (اُس کی جمع عَصَاعِصُ ہے)۔

مَا اَکَلْتُ اَطْیَبَ مِنْ قَلِیَّۃِ الْعَصَاعِصِ۔ میں نے کوئی گوشت سر ین کے اندر کے بھنے ہوئے گوشت سے زیادہ مزے دار نہیں کھایا، یا ریڑھ کی ہڈی سے زیادہ مزے دار جو بھنی ہوئی ہو کوئی چیز زیادہ مزے دار نہیں کھائی۔

لَیْسَ مِثْلَ الْحَصِرِ الْعُصْعُصِ۔ معاویہ عبداللہ بن زبیرؓ کی طرح بخیل اور تنگ دل نہیں تھے (مشہور روایت میں اَلْحَصِرُ الْعَقِصِ ہے اُس کا ذکر کتاب الحاء میں گزر چکا)۔

عَصْفٌ۔ کاٹنا، تند چلنا، کمانا، مٹا دینا، ہلاک کرنا، جُھک جانا، جلد چلنا۔

اِعْتِصَافٌ۔ کمانا۔

رِیْحٌ عَاصِفٌ۔ تند ہوا۔

سَھْمٌ عَاصِفٌ۔ جو تیر نشانہ پر نہ لگے اِدھر اُدھر جُھک جائے۔

کَانَ اِذَا عَصَفَتِ الرِّیْحُ۔ جب آندھی چلتی۔

کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ۔ کھائے ہوئے چارہ کی طرح یا اُس پتے کی طرح جس کو کیڑا کھا گیا ہو یا بھوسی کی طرح جس کا دانہ کھا لیا گیا ہو۔

Marfat.com

عَصُوفٌ۔ آندھی، تیز ہوا (جیسے عَصِیفٌ ہے)۔
اِعْصَافٌ۔ ہلاک کرنا۔
عَصْفَرَةٌ۔ کسم میں رنگنا۔
تَعَصْفُرٌ۔ کسم میں رنگا جانا۔
عُصْفُرٌ۔ کسم (جس کا بیج کڑ کہلاتا ہے اور عربی میں اُس کو حَبُّ القُرْطُم کہتے ہیں)۔
عُصْفُوْرٌ۔ چڑیا، یا ہر پرندہ جو جثہ میں کبوتر سے کم ہو (عَصَافِیْر اُس کی جمع ہے)۔
لَا تُعْضَدُ شَجَرُ الْمَدِیْنَةِ اِلَّا لِعُصْفُوْرِ قَتَبٍ۔ مدینہ کا کوئی درخت نہ کاٹا جائے مگر پالان یا ہودے کی لکڑی کے واسطے۔
لَا تَلْبَسُوا الْمُعَصْفَرَ وَلَا الْمُزَعْفَرَ۔ کسم میں اور زعفران میں رنگا ہوا کپڑا مت پہنو (یہ ممانعت مردوں کے لئے ہے) اور اکثر علماء نے کسم کا رنگ مردوں کے لئے درست رکھا ہے۔ ابراہیم نخعی نے کہا میں کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ وہ شیطان کی زینت ہے اور لوہے کی انگوٹھی بھی پہنتا ہوں یہی جان کر۔
عَصَلٌ۔ پیشاب کرنا، ٹیڑھا کرنا۔
عَصَلٌ۔ کج ہو جانا سختی کے ساتھ۔
تَعْصِیْلٌ۔ دیر کرنا۔
عِصْلٌ۔ آنت۔
عَاصِلٌ۔ سخت تیر۔
مِعْصَالٌ۔ وہ کج لکڑی جس سے درخت کی شاخیں گراتے ہیں اور صولجان۔
لَا عَوَجَ لِانْتِصَابِهٖ وَلَا عَصَلَ فِیْ عُوْدِهٖ۔ اُس کے کھڑے ہونے میں کوئی کجی نہیں اور اُس کی لکڑی میں ٹیڑھاپن نہیں ہے (ہر کج اور سخت چیز کو اَعْصَل کہتے ہیں)۔

اَلْعَصَلُ الطَّائِشُ۔ ٹیڑھا، نشانہ سے ہٹ جانے والا تیر۔
اَعْصَل۔ اُس تیر کو بھی کہتے ہیں جس پر پَر کم ہوں۔
ثُمَّ عَصَلَ عَلٰی رَاْسِ الصَّنَمِ۔ ایک شخص کا (جس کا نام غاوی بن عبد العزّٰی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے راشد بن عبد ربہ اُس کا نام رکھا) ایک بت تھا جس کی وہ پوجا کیا کرتا تھا۔ وہ کیا کرتا پنیر اور گھی لا کر اس کے سر پر رکھا کرتا اور کہتا کھا، ایک بار ایک لومڑ آئی اُس نے گھی اور پنیر سب کھا لیا) پھر بت کے سر پر پیشاب کیا (ایک روایت میں ثُعْلُبَانِ ہے یعنی دو لومڑیاں آئیں۔ ثُعْلُبَان بہ ضمۂ ثاء، لومڑی کو کہتے ہیں۔ جب لومڑی نے اُس بت کے سر پر پیشاب کر دیا تو اُس کا پوجنے والا نہایت شرمندہ ہوا بت کو توڑ ڈالا اور بت پرستی سے توبہ کر کے مسلمان ہو گیا اور یہ شعر کہا ؎

أرب يبول الثعلبان برأسه
لقد ذل من بالت عليه الثعالب

(یعنی جس پر لومڑیاں پیشاب کریں وہ معبود ہو سکتا ہے؟ وہ تو بڑا ذلیل وخوار ہے)۔
یَامِنُوْا عَنْ هٰذَا الْعَصَلِ۔ اس ٹیڑھی ریتی سے داہنی طرف ہو جاؤ۔
عَصْلَبَةٌ۔ پٹھے سخت ہونا، سخت غصہ کرنا۔
قَدْ لَفَّهَا اللَّیْلُ بِعَصْلَبِیٍّ۔ رات کو ان اونٹوں کا ہانکنے والا ایک سخت اور مضبوط پٹھے والا شخص ہے (یہ حجاج نے اپنے آپ کو کہا اور اونٹوں سے مراد رعایا ہیں)۔
عَصْمٌ۔ کمانا، روکنا، حفاظت کرنا، بچانا۔
اِنْعِصَامٌ۔ بچنا۔
اِعْتِصَامٌ۔ چنگل مارنا، ہاتھ سے تھامنا، لازم کر لینا۔
عِصْمَةٌ۔ گناہوں سے بچنا۔

Marfat.com

اِسْتِعْصَامٌ۔ تھامنا، لازم کر لینا۔

عِصَامٌ۔ کنڈہ جس سے برتن کو لٹکائیں، یا رسّی جس سے باندھ کر مشک یا ڈول کو اٹھائیں۔

کُنْ عِصَامِیًّا وَّلَا تَکُنْ عِظَامِیًّا۔ اپنی ذات میں شرافت اور فضیلت پیدا کر باپ دادا کی شرافت پر مت بھول۔

مَنْ کَانَتْ عِصْمَتُہٗ شَہَادَۃَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ جس شخص کا بچاؤ یہ گواہی ہو کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں (یعنی قیامت کے دن ہلاکت اور عذاب سے بچانے والا یہ کلمہ ہو)۔

ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَۃٌ لِلْاَرَامِلِ۔ یتیموں کے پشت پناہ بیواؤں کو تباہی سے روکنے والے (یہ ابو طالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرمایا)۔

فَقَدْ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَائَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ۔ انہوں نے اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ سے بچا لیا۔

وَلَا تُمْسِکُوْا بِعِصَمِ الْکَوَافِرِ۔ کافر عورتوں سے نکاح مت کرو (یعنی مشرک عورتوں سے اگر وہ نکاح میں ہوں تو اُن کو چھوڑ دو)۔

مَلَکَ زَوْجُھَا عِصْمَتَھَا۔ اُس کا خاوند اُس کی عصمت کا مالک ہوا۔

عِصْمَۃُ الْمَرْاَۃِ بِیَدِ الرَّجُلِ۔ عورت کی عصمت محفوظ رکھنا خاوند کے ہاتھ میں ہے۔

وَعِصْمَۃُ اَبْنَائِنَا اِذَا شَتَوْنَا۔ ہماری اولاد کا بچاؤ قحط کے زمانہ میں۔

عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ۔ جو سورۂ کہف کو جمعہ کے دن پڑھتا رہے وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا (دجال سے مراد دجالِ اکبر یعنی اخیر زمانہ کا دجال ہے یا ہر جھوٹا بہکانے والا)۔

سَنَاْخُذُ بِالْعِصْمَۃِ الَّتِیْ وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَیْھَا ہم اُس صحیح اور درست کام کو لیں گے جس پر ہم نے لوگوں کو پایا۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ۔ اللہ کی رسّی یعنی قرآن یا اُس کی توحید یا عبادت پر قائم رہو۔ (طیبی نے کہا حبل اللہ سے قرآن اور حدیث مراد ہے)۔

ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ۔ وہی میرا بچاؤ ہے (یعنی دین اسلام اگر دین بگڑا تو سب کام بگڑ گئے)۔

لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ۔ اللہ کے عذاب سے آج کوئی بچنے والا نہیں مگر وہی جس پر اللہ کا رحم و کرم ہو (تو عاصم بمعنے معصوم کے ہے) روٹی کو بھی عاصم اور رجابر اور عامر کہتے ہیں۔

وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔ اللہ تجھ کو بچائے گا لوگوں سے (تجھ کو جان سے کوئی مار نہ سکے گا تو آپؐ کا جنگِ اُحد میں زخمی ہونا، دانت ٹوٹنا، اُس کے خلاف نہ ہوگا۔ بعضوں نے کہا یہ آیت واقعۂ اُحد کے بعد اُتری)

اِنَّ جِبْرِیْلَ جَاءَ یَوْمَ بَدْرٍ وَّقَدْ عَصَمَ ثَنِیَّتَہُ الْغُبَارُ۔ بدر کے دن حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اُن کے سامنے کے دانت پر غبار جم گیا تھا (ایک روایت میں عَصَبَ ہے اُس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

لَا یَدْخُلُ مِنَ النِّسَاءِ الْجَنَّۃَ اِلَّا مِثْلُ الْغُرَابِ الْاَعْصَمِ۔ عورتیں بہشت میں اتنی کم جائیں گی جتنے کوّوں میں سفید پنکھ والا یا سفید پاؤں والا کوّا ہوتا ہے (ہزاروں لاکھوں کوّوں میں کوئی کوّا اس صفت کا ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ عورتیں بہت کم بہشت میں جائیں گی)۔

اَلْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ مِثْلُ الْغُرَابِ الْاَعْصَمِ۔ نیک بخت عورت اتنی نادر ہوتی ہے جیسے سفید پنکھ والا کوّا کوّوں میں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ غراب اعصم کیا ہے فرمایا وہ کوّا جس کا ایک پاؤں سفید ہو۔

عَائِشَۃُ فِی النِّسَاءِ کَالْغُرَابِ الْاَعْصَمِ۔ عائشہؓ

Marfat.com

عورتوں میں ایسی نادر ہے جیسے سفید پاؤں والا کوا کوّوں میں۔

بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَدَخَلْنَا شِعْبًا فَاِذَا نَحْنُ بِغِرْبَانٍ وَفِیْهَا غُرَابٌ اَحْمَرُ الْمِنْقَارِ وَالرِّجْلَیْنِ فَقَالَ عَمْرٌو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا قَدْرُ هٰذَا الْغُرَابِ فِیْ هٰؤُلَاءِ الْغِرْبَانِ۔ ایسا ہوا کہ ایک بار ہم سفر میں عمرو بن عاص کے ساتھ جا رہے تھے کہ ایک پہاڑ کی گھاٹی میں گھسے وہاں کوّے بہت تھے اُن میں ایک کوا لال چونچ والا لال پاؤں والا تھا۔ عمرو بن عاصؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں میں سے بہشت میں اتنی کم عورتیں جائیں گی جتنے کم ایسے کوّے دوسرے کوّوں میں ہوتے ہیں۔ (نہایہ میں ہے کہ عُصْمَہ وہ سفیدی جو گھوڑوں یا ہرن یا جنگلی بکری کے ہاتھوں میں ہو)۔

فَتَنَاوَلْتُ الْقَوْسَ وَالنَّبْلَ لِاَرْمِیَ ظَبْیَةً عَصْمَاءَ لِنُزَوِّدَ بِهَا قَرِمْنَا۔ میں نے تیر کمان لی کہ ایک سفید پاؤں والے ہرن کو مار کر گوشت کی خواہش کو پورا کریں۔

فَاِذَا جَدُّ بَنِیْ عَامِرٍ جَمَلٌ آدَمُ مُقَیَّدٌ بِعُصُمٍ بنی عامر کا دادا گویا ایک گندم گوں اونٹ ہے جو رسیوں سے بندھا ہوا ہے (کہیں چرنے نہیں جاتا۔ مطلب یہ ہے کہ اُس بستی میں اتنی ارزانی ہے اور غلہ اور اناج کی کثرت ہے کہ اپنے مقام سے دوسرے مقاموں میں جانے اور خوراک لانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ جیسے قبیلۂ وہنا کے حق میں کہتا ہے۔ اِنَّهَا مُقَیَّدُ الْجَمَلِ یعنی وہنا ایسا مقام ہے کہ وہاں اونٹ مقید رہتا ہے (یعنی کسی کو وہاں جانے کی ضرورت نہیں پڑتی ہمہ شئ

وہاں موجود ہے)۔

اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ۔ میرے دین کو درست کر دے جو میرا بچاؤ ہے (دنیا اور آخرت میں آدمی دینداری کی وجہ سے ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے)۔

مَا اعْتَصَمَ عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِیْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِیْ اِلَّا قَطَعْتُ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ مِنْ یَدَیْهِ وَاَسَخْتُ الْاَرْضَ مِنْ تَحْتِهٖ۔ جو کوئی بندہ مجھ کو چھوڑ کر میرے کسی بندے کی پناہ ڈھونڈھے (جیسے مشرک لوگ کیا کرتے ہیں۔ غیر اللہ سے منت اور مراد مانگتے ہیں)، تو میں آسمان کی رسّیاں اُس کے ہاتھوں سے کاٹ لوں گا (اُس کو کوئی تعلق مجھ سے نہیں رہے گا) اور زمین کو اُس کے تلے دھنسا دوں گا۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تَهْتِکُ الْعِصَمَ۔ یا اللہ تیری پناہ اُن گناہوں سے جو بچاؤ کو پھاڑ ڈالتے ہیں۔ (امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا وہ گناہ جن کی وجہ سے اللہ کی حفاظت بندے پر سے اُٹھ جاتی ہے یہ ہیں شراب پینا، جوا کھیلنا، مسخرہ پن کرنا، غیبت کرنا، بدکاروں کی صحبت)۔

اَلْاِمَامُ مِنَّا لَا یَکُوْنُ اِلَّا مَعْصُوْمًا۔ (امام زین العابدین نے فرمایا) امام ہم اہل بیت میں سے معصوم ہوگا (مجمع البحرین میں ہے معصوم وہ ہے جو حرام کاموں سے بچا رہے اور اللہ کی رسّی یعنی قرآن کو تھامے رہے)

اِنَّ عِصْمَةَ اَمْرِیْ کَذَا۔ میرا بچاؤ یہ ہے۔

مَنْ کَانَ عِصْمَةُ اَمْرِهٖ شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ جس کو توحید کی شہادت گناہوں سے بچائے یا قیامت کے تہلکوں سے یہ شہادت اُس کا بچاؤ ہو۔

عَصْوٌ۔ لاٹھی سے مارنا، باندھنا، جمع کرنا۔

عَصًا۔ لاٹھی لینا۔ لاٹھی کی طرح مارنا۔

Marfat.com

تَعْصِيَةٌ ۔ لاٹھی دینا ۔

مُعَاصَاةٌ ۔ آپس میں لٹھ بازی کرنا ۔

اِعْصَاءٌ ۔ شاخیں نکلنا لیکن پھل نہ آنا ۔

اِعْتِصَاءٌ ۔ لاٹھی درخت میں سے کاٹنا ۔ لاٹھی پر ٹیکا دینا ۔

عَصَا ۔ لاٹھی (اس کا تثنیہ عَصَوَانِ اور جمع اَعْصٍ اور اَعْصَاءٌ اور عُصِيٌّ اور عِصِيٌّ ہے) ۔

لَا تَرْفَعْ عَصَاكَ عَنْ اَهْلِكَ ۔ اپنے گھر والوں پر سے لاٹھی مت اٹھا (یعنی ان کی تادیب اور تنبیہ مت چھوڑ ۔ ہمیشہ اچھی بات کا ان کو حکم کرتا رہ اور بری بات پر مارتا رہ اور ڈانٹتا رہ ۔ بعضوں نے کہا ان کو اللہ کی اطاعت پر جمع رکھ ۔ عرب لوگ کہتے ہیں فُلَانٌ شَقَّ الْعَصَا ۔ اس نے جماعت کو چھوڑ دیا (یعنی جماعت سے نکل گیا جدا ہو گیا) مجمع البحار میں ہے کہ دوسری حدیث میں جو ہے کہ اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح مت مارو یہ اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس حدیث میں عصا سے لاٹھی مراد نہیں ہے بلکہ ادب سکھلانا اور یہ بن مارے ہو سکتا ہے ۔ میں کہتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈیوں کو بھی مارنے سے منع فرمایا ہے مگر شرعی حدود میں اور یہ حکم فرمایا ہے کہ اگر لونڈی طبیعت کے موافق نہ ہو تو اس کو بیچ ڈالے اور بیوی کا مارنا تو کسی حال میں درست نہیں مگر ایسی ہی خفیف مار جیسے پنکھے یا مسواک سے البتہ اوروں کو جب وہ شرارت کریں تو مارنا درست ہے ۔ بعضوں نے کہا لونڈی یا غلام بھی جب خدمت میں قصور کرے تو اس کو مار سکتے ہیں) ۔

اِنَّ الْخَوَارِجَ شَقُّوْا عَصَا الْمُسْلِمِيْنَ ۔ خارجی لوگوں نے مسلمانوں کی جماعت چھوڑ دی (سب مسلمانوں کو سمجھنے لگے اُن سے علیحدہ ہو گئے) ۔

اِیَّاكَ وَقَتِيْلَ الْعَصَا ۔ تو اس سے بچا رہ کہ مسلمانوں کی جماعت چھوڑنے میں مارا جائے یا مارے ۔

فَاِنَّهٗ لَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ ۔ ابو جہم تو اپنے مونڈھے پر سے اپنی لاٹھی نیچے نہیں رکھتا (رات دن عورتوں کو مارا کرتا ہے ۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ہمیشہ سفر میں رہتا ہے ۔ عرب لوگ کہتے ہیں رَفَعَ عَصَاهُ جب کوئی چلا جائے سفر کرے ۔ اور اَلْقٰی عَصَاهُ جب کہیں اقامت کرے سفر سے اترے) ۔

اِنَّهٗ حَرَّمَ شَجَرَ الْمَدِيْنَةِ اِلَّا عَصَا حَدِيْدَةٍ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کا درخت کاٹنا حرام کر دیا مگر لوہے کے ہتھیار میں لگانے کے لئے جائز رکھا ۔

اَلَا اِنَّ قَتِيْلَ الْخَطَا قَتِيْلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا ۔ خبردار ہو جاؤ کوڑے یا چھڑی سے کوئی مارا جائے تو وہ قتل خطا ہے (اس میں قصاص نہیں ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں آلۂ قتل نہیں ہیں مراد چھوٹی لکڑی ہے جس کی مار سے غالباً آدمی نہیں مرتا) ۔

اَوَّلُ شَجَرَةٍ غُرِسَتْ فِي الْاَرْضِ الْعَوْسَجَةُ وَمِنْهَا عَصَا مُوْسٰى ۔ سب سے پہلے جو درخت زمین میں گاڑا گیا وہ عوسج کا درخت تھا ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اسی کا تھا ۔

وَاِنِّيْ لَصَاحِبُ الْعَصَا وَالْمِيْسَمِ ۔ میں موسیٰؑ کا عصا اور حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی رکھتا ہوں ۔

تَعَصَّوْا فَاِنَّهَا مِنْ سُنَنِ النَّبِيِّيْنَ ۔ ہاتھ میں عصا رکھا کرو یہ پیغمبروں کی سنت ہے ۔

قُرِعَ لَهُ الْعَصَا ۔ اس کو لکڑی مارنے کی ضرورت نہیں (وہ باادب اور تعلیم یافتہ ہے یا شریف النسب ہے کیونکہ عربوں کی عادت تھی جب ذات والی اونٹنی پر بد ذات کم ذات اونٹ چڑھنا چاہتا تو اس کو لکڑی سے مارتے) ۔

عُصَيَّةٌ ۔ چھوٹی چھڑی ۔

Marfat.com

عَصَا۔ زبان اور پنڈلی کی استخوان اور جماعت اسلام اور ائتلاف کو بھی کہتے ہیں۔

اِنَّ الْعَصَا مِنَ الْعُصَیَّةِ۔ عصا عصیہ سے نکلا ہے (عصا ایک گھوڑا تھا جس کی ماں عصیہ تھی اب یہ ایک مثل ہو گئی ہے یعنی بڑا امر چھوٹے امر سے نکلتا ہے)۔

عَبْدُ الْعَصَا۔ دوسرے کا تابعدار (حضرت عباسؓ نے حضرت علیؓ سے فرمایا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خلافت کا مسئلہ طے کر لو ورنہ کل تم عبد العصا ہو گے یعنی دوسرے کے تابعدار بنو گے)۔

اَنْتَ عَبْدُ الْعَصَا بَعْدَ کَذَا۔ تم آپؐ کی وفات کے بعد دوسرے کے تابعدار بنو گے۔

عَصْیٌ۔ یا مَعْصِیَۃٌ۔ نافرمانی کرنا، مخالفت کرنا، اطاعت سے باہر ہو جانا، عناد کرنا، اُڑ جانا، خون جاری رہنا۔

تَعَصِّی اور اِعْتِصَاءٌ۔ سخت ہونا۔

اِسْتِعْصَاءٌ۔ نافرمانی کرنا۔

عَاصِیْ۔ گنہگار (عُصَاۃٌ اُس کی جمع ہے)۔

عِصْیَانٌ۔ گناہ کرنا، نافرمانی کرنا۔

لَوْ لَا اَنَّا نَعْصِی اللّٰہَ مَا عَصَانَا۔ اگر ہم اللہ کی نافرمانی نہ کرتے تو وہ بھی ہماری نافرمانی نہ کرتا (دعاء فوراً قبول کرتا)۔

اِنَّہٗ غَیَّرَ اِسْمَ الْعَاصِیْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کا نام عاصی تھا اُس کا یہ نام بدل ڈالا (کیونکہ عاصی کے معنے نافرمان، سرکش، اللہ کا مخالف، تو یہ نام مسلمان کے لئے مکروہ سمجھا)۔

اِنَّ رَجُلًا قَالَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِہِمَا فَقَدْ غَوٰی فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْخَطِیْبُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ غَوٰی۔ ایک شخص نے خطبہ دیا تو شروع میں یوں کہنے لگا جو کوئی اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرے اُس نے راہ پائی اور جس نے اُن دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سُن کر اُس کو فرمایا تو بُرا خطیب ہے ارے یوں کہہ جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ گمراہ ہوا۔ (آپؐ کا مطلب یہ تھا کہ رسول کا ذکر اللہ کے ذکر کے بعد رکھا جائے اُس نے تثنیہ کی ضمیر لا کر دونوں کو جمع کر دیا جس کو آپؐ نے بُرا جانا گو مطلب صحیح تھا)۔

لَمْ یَکُنْ اَسْلَمَ مِنْ عُصَاۃِ قُرَیْشٍ اَحَدٌ غَیْرُ مُطِیْعِ بْنِ الْاَسْوَدِ۔ قریش کے لوگوں میں جس جس کا نام عاص تھا اُن میں سے کوئی مسلمان نہیں ہوا ایک عاص بن اسود مسلمان ہوا جس کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مطیع رکھ دیا تھا اور ایک ابو جندل بھی تھے اُن کا بھی نام عاص تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا ذکر نہیں کیا کیونکہ وہ کنیت کے ساتھ مشہور تھے)۔

اُولٰٓئِکَ الْعُصَاۃُ۔ وہی لوگ گنہگار ہیں (جو سفر میں روزہ رکھتے ہیں حالانکہ اُن کو تکلیف اور مشقت ہوتی ہے اگر تکلیف نہ ہو تو سفر میں روزہ رکھنا منع نہیں بعضوں نے کہا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو روزہ افطار کر ڈالنے کا حکم دیا اس پر بھی انھوں نے روزہ رکھا تو وہ گنہگار ٹھہرے اس لئے کہ پیغمبر کے حکم کی نافرمانی کی)۔

مَنْ لَّمْ یُجِبِ الدَّعْوَۃَ فَقَدْ عَصٰی۔ جس نے ولیمہ کی دعوت قبول نہ کی وہ گنہگار ہوا کیونکہ ولیمہ کی دعوت قبول کرنا واجب ہے دوسری دعوتیں قبول کرنا واجب نہیں ہے) پھر ولیمہ کی دعوت میں صرف حاضر ہونا واجب ہے کھانا واجب نہیں اگر روزہ دار ہو یا اور

Marfat.com

کوئی عذر ہو تو بیان کر دے۔ بعضوں نے کہا اگر دور دراز راہ پر ولیمہ کی دعوت ہو تو حاضر ہونا بھی واجب نہ ہوگا لیکن دوسری دعوتوں کا قبول کرنا مستحب ہے۔

عُصَیَّۃُ عَصَتِ اللّٰہَ۔ عصیہ نے (جو ایک قبیلہ کا نام ہے) اللہ کی نافرمانی کی (اُن قبیلے والوں نے دغا بازی سے مسلمان قاریوں کو بیر معونہ پر شہید کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر بڑا رنج ہوا تھا آپ نماز میں اُن پر لعنت کرتے رہے)۔

لَاُدْخِلُ الْجَنَّۃَ مَنْ اَطَاعَ عَلِیًّا وَاِنْ عَصَانِیْ وَاُدْخِلُ النَّارَ مَنْ عَصَاہُ وَاِنْ اَطَاعَنِیْ۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) جو کوئی علیؓ کی اطاعت کرے اگرچہ وہ گنہگار ہو میں اُس کو بہشت میں لے جاؤں گا۔ اور جو کوئی علیؓ کی نافرمانی کرے وہ اگرچہ میرا مطیع ہو میں اُس کو دوزخ میں لے جاؤں گا۔ (اس حدیث کو زمخشری نے روایت کیا ہے)۔ یہ امامیہ کی روایت ہے جسکی صحت ثابت نہیں

باب العین مع الضاد

عَضْبٌ۔ کاٹنا، گالی دینا، مارنا، رجوع کرنا، روکنا، معذور کر دینا۔

مُعَاضَبَۃٌ۔ رد کرنا، منع کرنا۔

عُضَابٌ۔ کاٹنا۔

عَضْبٌ۔ کاٹنے والی تلوار کو بھی کہتے ہیں۔

کَانَ اسْمُ نَاقَتِہِ الْعَضْبَاءَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام عضباء تھا (وہ بڑی تیز رو اونٹنی تھی۔ اصل میں عَضْبَاءَ اُس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کا کان چرا ہوا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا کان چرا ہوا نہ تھا مگر اُس کا نام عضباء تھا بعضوں نے کہا اُس کا کان چرا ہوا تھا۔ زمخشری نے نَاقَۃٌ عَضْبَاءُ وہ اونٹنی جس کے ہاتھ چھوٹے ہوں محیط میں ہے کہ جو بکری سینگ ٹوٹی ہو اُس کو بھی عضباء کہتے ہیں)۔

نَھٰی اَنْ یُّضَحّٰی بِالْاَعْضَبِ الْقَرْنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ ٹوٹی ہوئی بکری پر قربانی کرنے سے منع فرمایا۔

مَعْضُوْبٌ۔ لُنجا جو حرکت نہ کر سکتا ہو۔

وَلَا مِنْ عَضْبَاءَ۔ سینگ ٹوٹی بکری کا بھی قیامت کے دن سینگ والی ہو کر حشر ہوگا۔

عَضَبَ لِسَانُہٗ عُضُوْبَۃً۔ اُس کی زبان خوب تیز ہے۔

اِذَا سَلِمَتِ الْعَیْنُ وَالْاُذُنُ سَلِمَتِ الْاُضْحِیَّۃُ وَتَمَّتْ وَلَوْ کَانَتْ عَضْبَاءَ الْقَرْنِ تَجُرُّ بِرِجْلِھَا اِلَی الْمَنْسَکِ۔ جب جانور کی آنکھ اور کان سالم ہوں تو قربانی صحیح اور پوری ہوگی اگرچہ سینگ ٹوٹا ہو اور پاؤں گھسٹتی ہوئی قربانی کے مقام پر جائے (یعنی دُبلی ناتواں یا لنگڑی ہو یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

عَضْدٌ۔ مدد کرنا، کمک کرنا، بازو پر مارنا، کاٹ کھانا

عُضِدَ فُلَانٌ۔ اُس کے بازو میں شکایت ہے۔

عَضَدَ الشَّجَرَۃَ۔ درخت کو کاٹ ڈالا۔

تَعْضِیْدٌ۔ اِدھر اُدھر داہنے اور بائیں بازو جانا۔

مُعَاضَدَۃٌ۔ معاونت کرنا، مدد کرنا۔

تَعَاضُدٌ۔ مددگار ہونا

اِعْتِضَادٌ۔ مدد لینا۔

اِسْتِعْضَادٌ۔ کاٹنا۔

نَھٰی اَنْ یُّعْضَدَ شَجَرُھَا۔ مدینہ کا درخت کاٹنے سے آپ نے منع فرمایا۔

عَضَدٌ۔ کٹا ہوا۔

لَوَدِدْتُ اَنِّیْ شَجَرَۃٌ تُعْضَدُ۔ کاش میں ایک درخت ہوتا (آدمی نہ بنتا) جس کو لوگ کاٹ ڈالتے (لبس

Marfat.com

قصہ تمام ہوا نہ آخرت کا مواخذہ نہ وہاں کی فکر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بعضوں نے کہا یہ ابوذر غفاری کا مقولہ ہے نہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہی صحیح ہے کیونکہ آپؐ کا جو بلند مرتبہ اللہ تعالیٰ نے رکھا تھا وہ آپؐ کو معلوم ہو گیا تھا آپؐ اُس سے پست مرتبہ کی کیوں آرزو کرتے)۔

وَلَا یُعْضَدُ شَوْکُھَا۔ مدینہ کا کانٹا جو درخت میں ہوتا ہے) نہ کاٹا جائے (یعنی کانٹے دار درخت کو بھی وہاں سے نہ کاٹنا چاہیئے تو اور درختوں کا کاٹنا تو بطریق اولیٰ نادرست ہوگا)۔

وَنَسْتَعْضِدُ الْبَرِیْرَ۔ ہم بریر کو کاٹتے تھے (اُس کے پھل کھانے کے لئے بریر پیلو کا درخت)۔

یَخْبِطُوْنَ عَضِیْدَھَا وَیَاْکُلُوْنَ حَصِیْدَھَا۔ اُس کے پتے اپنے جانوروں کے چارے کے لئے جھاڑتے اور کاٹتے تھے اور اُسی میں سے کاٹ کر کھاتے تھے۔

وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَیَّ۔ میرے دونوں بازو چربی سے بھر دیئے (یعنی مجھ کو خوب کھلا پلا کر موٹا کر دیا کیونکہ جب بازو موٹے ہوں گے تو سارا بدن موٹا ہوگا)۔

فَنَاوَلْتُہُ الْعَضُدَ فَاَکَلَھَا۔ میں نے گورخر کا مونڈھا آپؐ کو دیا آپؐ نے اُس میں سے کھایا۔

اِنَّہٗ کَانَ اَبْیَضَ مُعَضَّدًا۔ آنحضرت صلی اللہ علَیْہِ وسلم سفید رنگ مضبوط ہاتھ پاؤں کے تھے گٹھے بدن کے (صحیح روایت مُقَصَّدًا ہے یعنی میانہ قامت میانہ جسم نہ بہت لمبے نہ ٹھنگنے نہ بالکل دُبلے نہ بہت موٹے)۔

اِنَّ سَمُرَۃَ کَانَ لَہٗ عَضُدٌ مِّنْ نَّخْلٍ فِیْ حَائِطِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ۔ سمرہ بن جندب کی ایک قطار تھی درختوں کی ایک انصاری کے باغ میں (ایک روایت میں عَضِیْدٌ ہے یعنی درخت کی وہ شاخ جس پر ہاتھ پہنچ سکے اور یہی صحیح ہے کیونکہ اگر سمرہ کے اُس باغ میں کئی درخت ہوتے تو آپؐ انصاری کو اُس کے کاٹ ڈالنے کی اجازت نہ دیتے۔ مترجم کہتا ہے کہ اُس ایک شاخ کے لئے سمرہ اُس انصاری کے باغ میں گھستے رہتے اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آپؐ نے سمرہ کو بلوایا اور اُن سے فرمایا کہ تم اس شاخ کو چھوڑ دو اُس کے بدلے دوسری جگہ کھجور کا درخت لے لو سمرہ اُس پر راضی نہ ہوئے پھر آپؐ نے فرمایا اچھا یہ شاخ مجھ کو ہبہ کر دو اُس کے بدلے تم کو بہشت ملے گی جب بھی سمرہ راضی نہ ہوئے آخر آپؐ نے غصہ میں آ کر انصاری کو اجازت دی کہ تو اس شاخ کو کاٹ کر پھینک دے)۔

وَجَعَلُوْا اَعْضَادَ بَیْتِہِ الْحِجَارَۃَ۔ اُس کے دونوں بازوؤں پر (جہاں چوکھٹ کی لکڑیاں رہتی ہیں) پتھر رکھ دیئے۔

مِعْضَدٌ۔ بازو بند۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ۔ یا اللہ تجھ ہی پر میرا بھروسا ہے تو ہی میرا مددگار ہے۔

عَضْرَسٌ۔ یا عُضَارِسٌ۔ سردی، اولے، برف، ٹھنڈا میٹھا پانی، گورخر۔ (اُس کی جمع عَضَارِسُ ہے)۔

عُضْرُطٌ۔ کھانے پر مزدوری کرنے والا، کمینہ، فقیر۔

عَضْرَفُوْطٌ۔ ایک قسم کا سفید کیڑا، یا جنوں کی سواری کا جانور، یا زچھپکلی (سپلک)۔

عَضٌّ۔ یا عَضِیْضٌ۔ دانت سے کاٹنا، سخت ہونا، لازم کر لینا، مضبوط تھام لینا (تَعْضِیْضٌ کے بھی یہی معنے ہیں)۔

عَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ۔ اُس کو داڑھوں سے تھام لو (یعنی لازم کر لو)۔

Marfat.com

مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَعِضُّوْهُ بِهَنِ اَبِيْهِ وَلَا تَكْنُوْا۔ جو شخص جاہلیت کے زمانہ کی طرح اپنے باپ دادوں کے نام لے کر فخر کرے اُن سے فریاد کرے اس کو صاف صاف یوں گالی دو اپنے باپ کا لوڑا (ذکر) تھام اور اشارہ کنایہ مت کرو (یعنی لوڑے کی جگہ شرمگاہ وغیرہ ایسے الفاظ جو حالتِ تہذیب میں کہا کرتے ہیں مت کہو بلکہ کھلّم کھلّا اُس کو فحش گالی دو تاکہ وہ خوب شرمندہ اور ذلیل ہو)۔

مَنِ اتَّصَلَ فَاَعِضُّوْهُ۔ جو شخص اپنے نسب اور خاندان پر فخر کرے (یوں کہے کہ پدرم سلطان بود۔ یا عمویم وزیر بود) اُس کو فحش گالی دو، خوب ذلیل کر دو۔

اِنِ افْتَخَرْتَ بِاٰبَاءٍ مَضَوْا سَلَفًا
قُلْنَا صَدَقْتَ وَلٰكِنْ بِئْسَمَا وَلَدُوْا

اِنَّهٗ اَعَضَّ اِنْسَانًا اتَّصَلَ۔ اُبی بن کعب نے ایک شخص کو گالی دی جس نے اپنے باپ دادا پر فخر کیا تھا۔

وَاللّٰهِ لَوْ غَيْرُكَ يَقُوْلُهٗ لَاَعْضَضْتُهٗ۔ اگر دوسرا کوئی ایسا کہتا تو خدا کی قسم میں اُس کو گالی دیتا۔ (عتبہ نے بدر کے دن ابوجہل سے کہا یا مصفر استہ ارے گانڈو اپنی گانڈ کو زعفران سے رنگنے والے)۔

يَنْطَلِقُ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ فَيَعَضُّهٗ كَعَضِيْضِ الْفَحْلِ۔ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی طرف جا کر اونٹ کی طرح اُس کو کاٹ کھاتا ہے۔

وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ۔ اگرچہ تو ایک درخت کی جڑ چباتا رہے (اور کچھ کھانا نہ ملے)۔

ثُمَّ يَكُوْنُ مُلْكٌ عَضُوْضٌ۔ پھر کٹنی بادشاہت ہوگی (نہ کہ خلافت راشدہ، خلافتِ راشدہ صرف تیس[30] برس تک رہے گی۔ امام حسن علیہ السلام کی خلافت پر ختم ہوگئی اُس کے بعد معاویہ زور زبردستی سے بادشاہ بن بیٹھے تو اسلامی بادشاہوں میں معاویہ اوّل بادشاہ ہیں نہ کہ خلیفہ۔ جب معاویہ باوصف قرشی ہونے کے خلیفہ نہ ٹھہرے تو دوسرے بادشاہ کیونکر ہو سکتے ہیں۔ ایک روایت میں ثُمَّ مُلُوْكٌ عُضُوْضٌ ہے یعنی پھر خبیث بد خلق بدکار بادشاہ ہوں گے یہ عِضّ کی جمع ہے)۔

وَسَتَرَوْنَ بَعْدِيْ مُلْكًا عَضُوْضًا۔ (حضرت صدیق رض نے فرمایا) تم میرے بعد کٹنی بادشاہت دیکھو گے (ایک کو ایک مارے گا کاٹے گا)۔

فَمُتَّ وَاَنْتَ عَاضٌّ۔ تو اس حال میں مرے کہ ایک درخت کی جڑ کاٹ رہا ہو (یعنی دانت سے اُس کو چبا رہا ہو)۔

عَضَّ يَدَهٗ۔ اپنا ہاتھ کاٹا۔ (یعنی غصّے یا شرمندگی سے)۔

اَهْدَتْ لَنَا نَوْعًا مِّنَ التَّعْضُوْضِ۔ تعضوض کھجور کی ایک قسم ہم کو تحفہ بھیجی۔ (تعضوض ایک قسم کی کھجور ہے)۔

وَعَضَّتْنَا الصَّعْبَةُ عَلَائِقَ الشَّيْنِ۔ ہم کو قحط کے سخت سال سے عیب اور ذلت کی باتیں لازم کر دیں۔

عَضُّ الزَّمَانِ۔ زمانہ کی سختی۔

عَضَطٌ

جماع کے وقت گوز لگانا۔

عِضْيَوْطٌ۔ جو جماع کے وقت گوز لگائے۔

عَضَلٌ

تنگ کرنا، روک رکھنا، قید کرنا، سخت ہونا

تَعْضِيْلٌ۔ روکنا، تنگ ہونا، زچگی دشوار ہونا، تنگ کرنا، حائل ہونا۔

اِعْضَالٌ۔ سخت ہونا، مشکل ہونا، بند ہونا، غالب ہونا، تھکانا، عاجز کرنا۔

تَعَضُّلٌ۔ غالب ہونا، تھکانا

دَاءٌ عُضَالٌ۔ وہ مرض جس کا علاج دشوار ہو۔

اِنَّهٗ كَانَ مُعَضَّلًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گٹھے بدن والے تھے (آپ کے اعضاء مضبوط اور طاقتور

سے تیری پناہ۔
مَا أَعْضَلَ مَسْئَلَتَكَ۔ تیرا سوال کیسا مشکل ہے۔
اِعْضَأَلَّتِ الشَّجَرَةُ۔ درخت کی شاخیں خوب نکلیں۔
عَضْهٌ۔ یا عضہ یا عضیہ یا عِضہۃ جھوٹ بولنا، جادو کرنا، چغل خوری کرنا، عضاہ کھانا، عضاہ کہتے ہیں ہر کانٹے دار بڑے درخت کو (اُس کا مفرد عِضَاهَةٌ اور عِضَةٌ۔ اور چھوٹے کانٹے دار درخت کو عَضٌّ کہیں گے)۔
وَلَا يَعْضِهُ بَعْضُنَا بَعْضًا۔ ہم میں سے کوئی ایک دوسرے پر طوفان نہ جوڑے۔
اَلَا أُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ۔ میں تم کو بتلاؤں عضہ کیا ہے وہ چغل خوری جس سے لوگوں میں دشمنی پڑے (ایک روایت میں مَا الْعِضَةُ ہے ترجمہ وہی ہے)۔
إِيَّاكُمْ وَالْعِضَةَ۔ دیکھو طوفان سے یعنی طوفان جوڑنے سے بچتے رہو۔ (زمخشری نے کہا عِضَةٌ کی اصل عِضْهَةٌ تھی)
وَلَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا۔ وہاں کے کانٹے دار درخت نہ کاٹے جائیں۔
بِوَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ۔ ایسے میدان میں پہنچے جہاں بڑے بڑے کانٹے دار درخت بہت تھے۔
مَنْ تَعَزَّى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعِضُّوهُ۔ جو شخص جاہلیت کے زمانہ کی طرح اپنے باپ دادا کو پکارے اُس کو گالی دو۔
لَعَنَ الْعَاضِهَةَ وَالْمُسْتَعْضِهَةَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جادو کرنے والی اور جادو کرانے والی دونوں پر لعنت کی (جادو کو عِضَہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نرا جھوٹ اور شعبدہ اور خیال بندی ہے اُس کی حقیقت کچھ نہیں ہے)۔
إِذَا جِئْتُمْ أُحُدًا فَكُلُوا مِنْ شَجَرِهِ وَلَوْ مِنْ عِضَاهِهِ۔ جب تم اُحد پہاڑ پر (جو مدینہ طیبہ کے پاس ہے) آؤ تو وہاں کے درختوں میں سے کچھ کھاؤ اگرچہ ببول کا درخت ہی ہو یا کوئی کانٹے دار درخت ہو (عرب لوگ کہتے ہیں عَضَهْتُ الْعِضَاهَ میں نے کانٹے دار درخت کاٹ ڈالے)۔
عُضِهَتْ عِضَاهَةٌ إِلَّا بِتَرْكِهَا التَّسْبِيحَ۔ کوئی کانٹے دار درخت اُس وقت تک نہیں کاٹا جاتا جب تک وہ تسبیح الٰہی نہ چھوڑ دے (جب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنا چھوڑ دیتا ہے تو اُس پر آفت آتی ہے لوگ اُس کو کاٹ ڈالتے ہیں۔ اللہ کی تسبیح دنیا کی سب چیزیں کرتی ہیں لیکن آدمی اُس کو نہیں سمجھتا)۔
إِنَّ شِدْقَ أَحَدِهِمْ بِمَنْزِلَةِ مِشْفَرِ الْبَعِيرِ الْعَضِهِ۔ اُن میں کسی کا شدق (دہانہ منہ کے دونوں جانب یعنی گلپھڑے) اُس اونٹ کے ہونٹ کی طرح ہوگا جو کانٹے دار درخت بہت کھاتا ہے یا جو کانٹے دار درخت کھا کر بیمار ہو گیا ہو۔ (بعضوں نے کہا جو اونٹ کانٹے دار کھاتا ہے اُس کو عَاضِهٌ کہتے ہیں اور عَضِهٌ وہ اونٹ جو کانٹے دار درخت کھا کھا کر بیمار ہو گیا ہو)۔
حَيَّةٌ عَاضِهَةٌ۔ وہ سانپ جو کاٹتے ہی ہلاک کر ڈالے۔
عَضْوٌ۔ جدا کرنا ٹکڑے ٹکڑے کرنا تَعْضِيَةٌ کے بھی یہی معنے ہیں)۔
عِضْوٌ اور عُضْوٌ۔ جسم کا ایک ٹکڑا جیسے ناک کان ہاتھ پاؤں۔
عِضَةٌ۔ فرقہ اور ٹکڑا۔ (اُس کی جمع عِضُونَ ہے)
جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ۔ قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے کچھ آیتوں پر ایمان لاتے ہیں کچھ آیتوں کو نہیں مانتے۔
مَا لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَحَرَ جَزُورًا وَعَضَّاهَا قَبْلَ

غُرُوْبِ الشَّمْسِ. عصر کی نماز کا وقت وہ ہے کہ آدمی ایک اونٹ نحر کرے پھر اُس کے گوشت کے پارچے سورج ڈوبنے سے پہلے کر ڈالے۔

لَا تَعْضِيَةَ فِي مِيْرَاثٍ اِلَّا فِيْمَا حَمَلَ الْقَسْمَ. ترکہ کا وہ مال ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا جس کا ٹکڑے ٹکڑے کرنا نقصان نہ دیتا ہو (مثلاً سونا چاندی وغیرہ لیکن وہ مال جس کو ٹکڑے کرنے سے نقصان کا اندیشہ ہو مثلاً موتی جواہرات، چادر، چکی، حمام وغیرہ اُس کے ٹکڑے نہ کریں گے۔ اس قسم کے مال کا یا تو قیمت لگا کر تصفیہ کیا جائے گا یا سب وارثوں میں مشترک رہے گا)۔

باب العین مع الطاء

عَطْبٌ. یا عُطُوْبٌ. نرم ہونا۔

عَطَبٌ. ہلاک ہونا، ٹوٹ جانا، غصہ ہونا، سقط ہونا

تَعْطِيْبٌ. خوشبو دار کرنا۔

اِعْطَابٌ. ہلاک کرنا۔

اِعْتِطَابٌ. چنبڑے سے آگ لینا، ہلاک ہونا۔

عُطْبٌ اور عُطُبٌ. روئی۔

عُطْبَةٌ. روئی یا کپڑا جس میں آگ لگائی جائے۔

لَيْسَ فِي الْعُطُبِ زَكٰوةٌ. روئی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

عَطَبَ الْهَدْيُ. قربانی کا جانور ہلاک ہونا، مثلاً لنگڑا یا بیمار ہو کر گر جائے۔

كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ. اگر قربانی کا جانور ہلاک ہو جائے تو میں کیا کروں۔

مَعَاطِبُ. ہلاکت کے مقام۔

عُطْبُوْلٌ. یا عُطْبُلٌ. دراز قامت، لمبا۔

لَمْ يَكُنْ بِعُطْبُوْلٍ وَّلَا قَصِيْرٍ. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ لمبے تھے نہ ٹھنگنے (بلکہ میانہ قامت تھے نہایہ میں ہے کہ عُطْبُوْل دراز قامت لمبی گردن والا۔ بعضوں نے کہا لمبا، چکنا، سخت۔ عورت اور مرد دونوں پر اطلاق کیا جاتا ہے)۔

عِطْرٌ. خوشبو دار ہونا (جیسے تَعَطُّرٌ ہے)۔

عِطَارَةٌ. خوشبو فروشی۔

عَطَّارٌ. خوشبو فروش۔

كَانَ يَكْرَهُ تَعَطُّرَ النِّسَاءِ وَتَشَبُّهَهُنَّ بِالرِّجَالِ. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کا خوشبو دار رہنا بُرا جانتے اسی طرح مردوں کی مشابہت کرنا (مراد وہ خوشبو ہے جس کی بُو لوگوں کی ناک میں جاتی ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بُو پھوٹے لیکن رنگ نہ ہو۔ اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں ہو لیکن بُو نہ پھوٹے۔ بعضوں نے کہا یہ کراہت اُس وقت ہے جب عورت ایسی خوشبو لگا کر باہر نکلے۔ لیکن اپنے گھروں میں مضائقہ نہیں بعضوں نے کہا تعطر سے تعطل مراد ہے یعنی مردوں کی طرح زیور اور رنگ سے خالی رہنا)۔

اِذَا اسْتَعْطَرَتْ وَمَرَّتْ عَلَى الْقَوْمِ لِيَجِدُوْا رِيْحَهَا. جب عورت خوشبو لگا کر مردوں پر سے گزرے تاکہ وہ اُس کی خوشبو سونگھیں۔

عِنْدِيْ اَعْطَرُ الْعَرَبِ. (کعب بن اشرف یہودی نے کہا) میرے پاس وہ عورت ہے جو سارے عرب لوگوں سے زیادہ عمدہ عطر بناتی ہے (یا سب سے زیادہ معطر اور خوشبو دار رہتی ہے)۔

عِطْرٌ. خوشبو۔

مِعْطَارٌ. بہت خوشبو لگانے والا۔

نَاقَةٌ مِّعْطَارَةٌ. ذات والی اونٹنی۔

خَاتَمٌ عَطِرٌ. انگوٹھی خوشبو دار (مراد وہاں معشوق ہے)

Marfat.com

اَلتَّعَطُّرُ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ. خوشبودار رہنا پیغمبروں کا طور طریق ہے۔

اَعْطَرُ سَیِّدِ الْعَرَبِ. سردار ان عرب کی عورتوں میں سب سے زیادہ خوشبودار۔

عَطْسٌ. یا عُطَاسٌ. چھینکنا، پھٹنا، روشن ہونا، مرجانا۔

تَعْطِیْسٌ. چھینک لانا

مَعْطِسٌ. ناک۔

عَطْسَةٌ. ایک بار چھینکنا۔

کَانَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَکْرَهُ التَّثَاؤُبَ. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھینک کو پسند کرتے تھے اور جمائی کو برا جانتے تھے (کیونکہ چھینک دلیل ہے چستی اور کم خواری اور قلت غذا کی اور جمائی پرخواری اور سستی کی)۔

کَانُوْا یَتَعَاطَسُوْنَ یَرْجُوْنَ اَنْ یَقُوْلَ رَحِمَكَ اللّٰهُ. صحابہ چھینک مارتے تھے اس امید سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو جواب دیں یَرْحَمُكَ اللّٰهُ یعنی اللہ تجھ پر رحم کرے (تو آپؐ کی دعاء حاصل کرنے کے لئے خواہ مخواہ چھینکتے تھے)۔

عَطَسَ رَجُلٌ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَقُوْلُ کَمَا تَقُوْلُ. ایک شخص کو چھینک آئی اُس نے کہا الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا میں بھی یہ کہتا ہوں والسلام علی رسول اللہ لیکن چھینک کے موقع پر صرف یہی کہتا ہوں الحمد للہ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھلایا (اور السلام علی رسول اللہ اپنی طرف سے اس موقع پر نہیں بڑھاتا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجنا ثواب کا کام ہے مگر بے محل کہنا عبد اللہ بن عمرؓ نے برا جانا۔ اسی طرح ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی چھینکنے کے بعد والسلام علی رسول اللہ کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری ماں پر بھی سلام)۔

لَا یُرْغِمُ اللّٰهُ اِلَّا هٰذِهِ الْمَعَاطِسَ. اللہ تعالیٰ انہی ناکوں کو خاک آلودہ کرے گا۔

اَلْعَطْسَةُ مِنَ اللّٰهِ. چھینک اللہ کی طرف سے ہے (اور جمائی شیطان کی طرف سے)

وَاِنْ رَغِمَ مَعْطِسُكَ. اگرچہ تمہاری ناک کو مٹی لگے (مجمع البحرین میں ہے کہ یہ امام حسینؑ نے حضرت عائشہؓ سے کہا جب انھوں نے امام حسنؑ کو اپنے جد امجد کے پاس دفن ہونے نہ دیا میں کہتا ہوں یہ بالکل غلط ہے حضرت عائشہؓ نے تو خوشی اس کی اجازت دی تھی لیکن مروان اُس میں حائل ہوا اور لڑنے کے لئے مستعد ہوا)۔

عَطَشٌ. پیاسا ہونا، مشتاق ہونا۔

مُعَاطَشَةٌ. پیاس میں مقابلہ کرنا۔

تَعْطِیْشٌ. پیاسا رکھنا۔

تَعَطُّشٌ. پیاسا بننا۔

رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعُطَاشِ وَاللَّهَثِ اَنْ یُفْطِرَا وَیُطْعِمَا. جو شخص روزے میں پیاس کی شدت برداشت نہ کر سکتا ہو یا اُس کو پیاس کی بیماری ہو جائے (جیسے استسقاء کی بیماری کہ آدمی اُس میں پانی پیتا ہے اور پیاس نہیں بجھتی) تو اُس کو افطار کی اجازت ہے اسی طرح جس کی زبان پیاس کے مارے لٹک آئے اور ہانپنے لگے اُس کو بھی افطار جائز ہے (اور دونوں روزے کے بدلے) مسکین کو کھانا کھلائیں (جیسے کوئی ضعیف یا ناتواں یا بوڑھا یا بیمار شخص جس کو روزہ کی طاقت نہ ہو افطار کر سکتا ہے اور ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلادے)۔

اَلرَّجُلُ یُصِیْبُهُ الْعُطَاشُ حَتّٰی یَخَافَ عَلٰی

Marfat.com

نَفْسِہٖ۔ قَالَ یَشْرَبُ۔ اگر کسی شخص کو روزے میں تونس ہو جائے (پیاس کی شدت ایسی کہ صبر نہ ہوسکے) اور ہلاکت کا ڈر ہو تو وہ افطار کر ڈالے پانی پی لے اور جب اچھا ہو تو اُس روزے کی قضا کر لے (بس یہی کافی ہے کفارہ لازم نہ ہوگا)۔

عَطْعَطَۃٌ۔ عیط عیط کی آواز نکالنا، پے درپے آوازیں نکلنا۔

عُطْعُطٌ۔ بکری کا بچہ یکسالہ، یا گورخر کا بچہ۔

اِنَّہٗ لَیُعَطْعِطُ الْکَلَامَ۔ وہ شخص چیخ پکار کر بات کرتا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں عَطْعَطَ الْقَوْمُ لوگ چلانے لگے یا عیط عیط کہنے لگے)۔

عَطْفٌ۔ یا عُطُوْفٌ۔ مائل ہونا، شفقت کرنا، مہربانی کرنا، دودھ جاری ہونا، حملہ کرنا، لوٹنا، جھکانا، مائل کرنا۔

تَعْطِیْفٌ۔ دوہرا کرنا، موڑنا۔

تَعَطُّفٌ۔ مہربانی کرنا، احسان کرنا۔

عِطَافٌ۔ چادر۔

سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْعِزِّ۔ پاک ہے وہ ذات جس کی چادر عزت ہے۔ وَقَالَ بِہٖ اور اُس کا حکم عزت دار ہے (رد نہیں ہوسکتا)۔

حَوَّلَ رِدَائَہٗ وَجَعَلَ عِطَافَہُ الْاَیْمَنَ عَلٰی عَاتِقِہِ الْاَیْسَرِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر اُلٹی اور اُس کا داہنا مڑاؤ بائیں مونڈھے پر کر دیا۔

وَخَرَجَ مُتَلَفِّعًا بِعِطَافٍ۔ ایک چادر لپیٹے ہوئے نکلے۔

فَنَاوَلْتُھَا عِطَافًا۔ میں نے اُن کو چادر دی (جو میں اوڑھے ہوئے تھا انہوں نے دیکھا اُس میں صلیب کی شکل بنی ہوئی تھی)۔

وَالنَّظْرُ فِیْ عِطْفَیْہِ۔ اپنی دونوں جانبوں کو دیکھنا (یعنی اترانا اور غرور کرنا)۔

ثَانِیَ عِطْفِہٖ یا عِطْفِہٖ۔ اپنے رُخ کو پھیر لینے والا (اللہ تعالیٰ سے روگردان)، یا اپنی مہربانی کو روکنے والا۔

لَیْسَ فِیْھَا عَطْفَاءُ۔ اُن جانوروں میں کوئی سینگ مڑا اور لپٹا ہوا نہ ہو۔

وَفِیْ اَشْفَارِہٖ عَطَفٌ۔ اُس کے ہونٹوں میں طول ہے یعنی لمبے ہیں۔

فِی الطَّرِیْقِ عَطْفٌ۔ راستہ کج ہے۔

عَطَلٌ۔ موٹا ہونا، خالی ہونا (جیسے عُطُوْلٌ) عورت کا زیورات سے خالی ہونا۔

عَاطِلٌ اور عُطُلٌ۔ وہ عورت جس کے بدن پر زیور نہ ہو۔

عَطَالَۃٌ (بمعنے بَطَالَۃٌ یعنی بیکار رہنا)۔

تَعْطِیْلٌ۔ چھوڑ دینا، خالی کرنا، فرصت دینا، زیور اُتار لینا۔

یَا عَلِیُّ مُرْ نِسَائَکَ لَا یُصَلِّیْنَ عُطْلًا۔ علی! اپنی عورتوں کو حکم دے وہ زیورات سے خالی ہو کر نماز نہ پڑھیں (بلکہ نماز میں کچھ نہ کچھ زیور اُن کے انگ پر رہے)

کَرِھَتْ اَنْ تُصَلِّیَ الْمَرْاَۃُ عُطْلًا وَلَوْ اَنْ تُعَلِّقَ فِیْ عُنُقِھَا خَیْطًا۔ حضرت عائشہ رض اس کو بُرا جانتی تھیں کہ عورت زیور سے خالی ہو کر نماز پڑھے اگر کچھ زیور اُس کے پاس نہ ہو تو گلے میں ایک دھاگہ ہی لٹکا لے (یعنی زیور کا کچھ ہی پہن لے۔ مطلب یہ ہے عورت مرد میں امتیاز رہے)۔

ذُکِرَ لَھَا امْرَءَۃٌ مَاتَتْ فَقَالَتْ عَطِّلُوْھَا۔ ایک عورت مر گئی حضرت عائشہ رض نے فرمایا اُس کے زیور سب اُتار لو (عرب لوگ کہتے ہیں عَطَّلَتِ الْمَرْاَۃُ۔ عورت نے سب زیور اُتار ڈالے)۔

رَاَبَ الثَّاْیَ وَاَوْذَمَ الْعَطِلَۃَ۔ (حضرت عائشہ رض نے اپنے والد حضرت ابوبکر صدیق رض کی تعریف میں کہا)۔

Marfat.com

بگڑے کو بنایا اور ٹوٹے پھوٹے ڈول کو درست کیا (عَطِلَةٌ وہ ڈول جس سے پانی بھرنا چھوڑ دیا گیا ہو، اُس کے تسمے وغیرہ ٹوٹ گئے ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام کو از سر نو تازہ اور مکمل کیا۔ مخالفین اسلام کی سرکوبی کی اُن کو سخت سزا دے کر اُن کا زور توڑ دیا)۔

شَدَّ النَّهَارُ ذِرَاعَيْ عَيْطَلٍ نَصَفٍ۔ دن نے دونوں ہاتھ لمبی آدھی عمر والی اونٹنی کے باندھ دیئے۔ (عَيْطَلٌ یعنی اونٹنی اور نَصَفٌ وہ اونٹنی جو جوان اور بوڑھی کے درمیان ہو)۔

لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ اَنْ تُعَطِّلَ نَفْسَهَا۔ عورت کو زیور سے بالکل خالی نہ ہونا چاہئے (کچھ نہ کچھ زیور اُس کے انگ پر رہے اگرچہ گردن میں ایک پونتھ کا لچھا ہی سہی)۔

عَطْنٌ۔ کھال کو صاف کرنے کے لئے نمک یا گوبر یا درخت کے پتوں میں ڈالنا تاکہ وہ نرم ہو جائے۔

عُطُوْنٌ۔ اونٹ کا پانی پی کر بیٹھ جانا۔

عَطَنٌ۔ اونٹ کا سیراب ہو جانا، یا پانی پی کر پھر حوض کے گرد بیٹھنا تاکہ پھر دوبارہ پیئے۔

اِعْطَانٌ۔ اونٹ کو سیراب کرنا، یا پانی پلا کر حوض کے گرد بٹھانا تاکہ پھر دوبارہ پیئے۔

عَطَنٌ۔ وہ مقام جہاں اونٹ پانی پی کر بیٹھتے ہیں۔

تَعْطِيْنٌ۔ دوبارہ پانی پینے کے لئے بٹھانا۔

حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔ یہاں تک کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر پانی کے گرد بٹھا دیا (یعنی حضرت عمر رضؓ کے وقت میں اسلام ایسا پھیلے گا اور فتوحات اتنی بے شمار ہوں گی کہ لوگ مال اور دولت سے سیراب ہو جائیں گے)۔

فَمَا مَضَتْ سَابِعَةٌ حَتّٰى اَعْطَنَ النَّاسُ فِي الْعُشْبِ ساتواں دن (استسقاء کی دعاء پر) نہیں گزرا تھا (اتنا پانی برسا) کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو چراگاہ میں پانی پلا کر بٹھا دیا (جہاں دیکھو وہاں پانی ہی پانی تھا)۔

وَقَدْ عَطَنُوْا مَوَاشِيَهُمْ۔ انھوں نے اپنے جانوروں کو تھانوں میں چھوڑ دیا (جہاں وہ رہنے اور آرام کرتے)۔

اِسْتَوْصُوْا بِالْمِعْزٰى خَيْرًا وَّانْقُشُوْا لَهٗ عَطَنَهٗ۔ بکری کو آرام سے رکھو (اُس کے دانے پانی کا خیال رکھو) اور اُس کا تھان جھاڑ پونچھ کر صاف رکھو۔

صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ۔ بکریوں کے تھانوں میں نماز پڑھ لو اور اونٹوں کے تھانوں میں نماز مت پڑھو (اگرچہ اونٹ اور بکری دونوں کا پیشاب پاک ہے۔ اور بعضوں کے نزدیک دونوں ناپاک ہیں مگر بکریوں کے تھان میں یہ ڈر نہیں ہوتا کہ نمازی کو کوئی صدمہ پہنچے گا اس لئے اُن میں نماز کی اجازت دی برخلاف اونٹوں کے تھان کے وہاں اگر کوئی اونٹ بگڑے تو نمازی کو صدمہ پہنچنے کا ڈر ہے)۔

اَخَذْتُ اِهَابًا مَّعْطُوْنًا فَاَدْخَلْتُهٗ عُنُقِيْ۔ میں نے ایک بدبودار کھال پائی جس کے بال اُتر گئے تھے اُسی کو اپنے گلے میں ڈال لیا۔

وَفِي الْبَيْتِ اُهُبٌ عَطِنَةٌ۔ گھر میں چند کھالیں بدبودار پڑی ہوئی تھیں (جن کی دباغت نہیں ہوئی تھی۔ اُهُبٌ جمع ہے اِهَابٌ کی بمعنے کھال یا وہ کھال جس کی دباغت نہ ہوئی ہو)۔

عَطْوٌ۔ دینا، اُوپر اُٹھانا۔

مُعَاطَاةٌ۔ ایک دوسرے کو دینا جیسے تَعَاطِيْ ہے

تَعْطِيَةٌ۔ جلدی کرنا، خدمت کرنا۔

اِعْطَاءٌ۔ دینا، رام ہونا۔

Marfat.com

عَطَاءٌ۔ جو چیز دی جائے۔

فَاِذَا تُعُوْطِيَ الْحَقُّ لَمْ يَعْرِفْهُ اَحَدٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے خلیق اور ملنسار تھے مگر جب کوئی حق بات کو بگاڑنا چاہتا یا کسی کا حق دبانا چاہتا تو (آپ ایسے غصہ ہوتے کہ) ہم میں سے کوئی آپ کو نہیں پہچانتا (معلوم نہ کر سکتا کہ آپ وہی شخص ہیں جو ایسے نرم مزاج اور ملنسار تھے یا دوسرے کوئی شخص ہیں مطلب یہ ہے کہ آپ کو احقاق حق اور ابطال باطل کا ایسا خیال رہتا کہ جب کوئی حق بات کے خلاف کہتا یا ناحق ظلم کرنا چاہتا تو آپ اس پر سخت غصہ ہوتے اور آپ کی حالت ایسی بدل جاتی گویا آپ دوسرے کوئی شخص ہیں)۔

اِنَّ اَرْبَى الرِّبٰو عَطْوُ الرَّجُلِ عِرْضَ اَخِيْهِ بِغَيْرِ حَقٍّ۔ سب سے بڑھ کر سود خواری یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کی عزت ریزی ناحق کرے (بے وجہ شرعی اُس کی برائی بیان کرے)۔

لَا تَعْطُوْهُ الْاَيْدِيْ۔ اُس تک ہاتھ نہیں پہنچتے۔

رَجُلٌ اَعْطٰى بِيْ۔ ایک شخص نے میرا نام لے کر عہد اور اقرار کیا پھر اُس کو توڑ ڈالا (عہد شکنی کی)۔

لَقَدْ اُعْطِيَ بِهَا مَا لَمْ يُعْطَ۔ اُس کو اُس کے بدلہ وہ دیا جا رہا تھا جو نہیں دیا گیا تھا (یعنی بائع نے مشتری سے زیادہ قیمت پر بکنے کا ذکر کیا حالانکہ وہ چیز اتنے پر نہیں بکی تھی)

اَعْطَاهُ اللّٰهُ اَجْرَ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا۔ اللہ تعالیٰ اُس کو اُس کے برابر ثواب دے گا جو جماعت میں شریک ہوا اور جماعت سے نماز پڑھی (یہ جب ہے کہ عذر سے جماعت میں شریک نہ ہو سکے لیکن اُس کی نیت شریک ہونے کی ہو کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ نیۃ المؤمن خیر من عملہ مومن کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے)۔

لَنْ تَقْرَءَ بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهٗ۔ تو اُس میں سے جو کلمہ پڑھے گا وہ تجھ کو دیا جائے گا (مثلاً جب غُفرانک کہے گا تو مغفرت ہوگی لا تؤاخذنا کہے گا تو مواخذہ نہ ہوگا اگر اس کلمہ میں کوئی دعا نہ ہو تو اُس کا ثواب ملے گا)۔

اُعْطِيَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ۔ سورۂ بقر کی اخیر آیتوں میں جو دعائیں ہیں وہ اُس کے لئے قبول ہوں گی۔

لَا نُعْطِيْكَاهُ۔ ہم تجھ کو وہ نہیں دیں گے (کافِ خطاب کے بعد اشباع کا الف زیادہ کر دیا ہے)۔

اُعْطِيَهَا۔ اُس کو شہادت کا ثواب دیا جائے گا (اگرچہ گھر میں اپنے بچھونے پر مرے)۔

وَفِيْ هٰذَا الْعَطَاءِ۔ اس عطا میں یعنی جو بیت المال میں سے دی جائے۔

بِعْتُ جَارِيَةً اِلَى الْعَطَاءِ۔ میں نے ایک لونڈی بیچی تنخواہ کے وعدے پر (یعنی جب مشتری کی تنخواہ سرکار یا اُس کے صاحب کے پاس سے ملے گی اُس وقت وہ قیمت ادا کرے گا)۔

نَهٰى اَنْ يُّتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ننگی تلوار کو دینے لینے سے منع فرمایا (کیونکہ اُس میں ضرر کا احتمال ہے دوسرے آدمی کو خوف پیدا ہوتا ہے)۔

مَا اَرَدْتَ اَنْ تُعْطِيَهٗ۔ تو نے اُس کو کیا دینے کا ارادہ کیا۔

عَاطٍ بِغَيْرِ اَنْوَاطٍ۔ جس چیز کے ملنے کی امید نہیں اُس پر ہاتھ بڑھاتا ہے (اُس کو لینا چاہتا ہے۔ یہ ایک مثل ہے)۔

فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ۔ پاؤں کی انگلیوں کے بل کھڑا ہوا اور اونٹنی کو زخمی کیا۔

مِعْطَاءٌ۔ بہت دینے والا مرد ہو یا عورت (اُس

Marfat.com

کی جمع مَعَاطِ اور مَعَاطِیٌّ ہے)۔

اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخَصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا جب تم ارزانی کے دنوں میں سفر کرو تو اونٹوں کو اُن کا حق دو (یعنی چھوٹی چھوٹی منزلیں کرکے اُن کو خوب چرنے اور کھانے دو البتہ جب قحط کے دن ہوں اور راستہ میں چارہ پانی نہ ملے تو جلد بڑی بڑی منزلیں طے کرکے اُس مقام سے پار ہو جاؤ)۔

وَمَا اُعْطِیَ عَطَاءٌ هُوَ خَیْرٌ۔ اُس سے بہتر عطا نہیں دی گئی۔ ایک روایت میں هُوَ نہیں ہے ایک میں عَطَاءً بہ نصب مذکور ہے)۔

فَعَاطَیْتُهَا کُلَّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ۔ میں نے ہر ڈول پر ایک کھجور ٹھہرائی۔

لَا تَتَعَاطَ زَوَالَ مُلْكٍ لَمْ تَنْقَضِ اَیَّامُهُ۔ اُس بادشاہت کو دور کرنے کی جرأت مت کر جس کے دن ابھی نہ گزرے ہوں (بلکہ اُس سلطنت کے قائم رہنے کی ابھی مدت باقی ہے کیونکہ جو شخص ایسی بادشاہت کا خلاف کرے گا جس کا زمانۂ حکومت ابھی باقی ہے وہ خود ضرر اُٹھائے گا)۔

بَیْعُ الْمُعَاطَاةِ۔ وہ بیع جس میں مشتری قیمت رکھ کر چیز اٹھالے دونوں دل سے راضی ہوں لیکن زبان سے کچھ نہ کہیں۔

اَعْطِنِی الْكِتَابَ بِیَمِیْنِیْ وَالْخُلْدَ فِی الْجِنَانِ بِیَسَارِیْ۔ داہنے ہاتھ میں میرا نامۂ اعمال دے اور بایاں ہاتھ دھونے کے بدلے بہشت میں ہمیشہ رہنا (یہ وضو کی دعاء میں ہے)۔

باب العین مع الظاء

عَظَبٌ۔ وہ جلدی جلدی دُم ہلانا، لازم کر لینا، صبر کرنا، سوکھ جانا۔

عَظَبٌ۔ موٹا ہونا، لازم کر لینا، صبر کرنا۔
تَعْظِیْبٌ۔ دیر کرنا، ٹالنا۔
عَظِیْبُ الْخَلْقِ۔ بڑے ڈیل ڈول کا آدمی۔
عِظْیَبُ الْخُلُقِ۔ بد خلق۔ عَظُوْبٌ۔ موٹا، فربہ۔
عَظْرٌ۔ بُرا جاننا، ناپسند کرنا، بھر دینا۔
اِعْظَارٌ۔ ثقیل ہونا۔
عِظَارَةٌ۔ امتلا۔
عَظٌّ۔ کاٹنا (بمعنے عَضٌّ۔ بعضوں نے کہا عَضٌّ دانتوں سے کاٹنا اور عَظٌّ دوسری چیزوں سے کاٹنا) مِلا دینا۔
عِظَاظٌ۔ ایک دوسرے کو کاٹنا۔
عَاظَّ الْقَوْمُ۔ لوگ خوب لڑے۔
عَظْلٌ۔ ایک دوسرے پر سوار ہونا۔
تَعْظِیْلٌ۔ جمع ہونا۔
مُعَاظَلَةٌ اور عِظَالٌ۔ نر کا مادہ پر جمے رہنا۔

اَنْشِدُنَا لِشَاعِرِ الشُّعَرَاءِ قَالَ وَمَنْ هُوَ قَالَ الَّذِیْ لَا یُعَاظِلُ بَیْنَ الْقَوْلِ وَلَا یَتَتَبَّعُ حُوْشِیَّ الْكَلَامِ۔ (حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا) مجھ کو اُس شاعر کا کلام سُناؤ جو شاعروں کا سردار ہے ابن عباس نے پوچھا وہ کون ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا جو شاعر لفظوں کو مکرر نہیں لاتا تضمین[1] نہیں کرتا اور وحشی غریب الفاظ جو مستعمل نہیں ہیں اپنے شعروں میں نہیں لاتا۔

تَعَاظَلَ الْجَرَادُ وَالْكِلَابُ۔ کتّے اور ٹڈے ایک دوسرے پر سوار ہو گئے۔
عُظُلٌ۔ گانڈو لوگ۔

---

[1] تضمین یہ ہے کہ ایک لفظ کو دوسرے لفظ کے مقام پر رکھنا کیونکہ وہ اس کے معنی پر مشتمل ہے یا ایک معنی کا بغیر ذکر کئے حاصل ہونا یا فاصلہ کے بعد جو لفظ ہے اُس کا فاصلہ سے متعلق ہونا یہ نثر میں ہے اور نظم میں تضمین یہ ہے کہ قافیہ اپنے مابعد سے ایسا متعلق ہو کہ بغیر اس کے ملائے مطلب سمجھ میں نہ آئے اور یہ عیب ہے اگر ماقبل سے متعلق ہو یا مطلب بغیر ملائے سمجھ میں آتا ہو تو عیب نہیں ہے تضمین اس کو بھی کہتے ہیں کہ شاعر دوسرے [illegible] ۱۲ منہ

Marfat.com

عَظْم ۔ ہڈی ہڈی کھلانا، ہڈی پر مارنا۔
عِظَم اور عَظَامَۃ ۔ بڑائی ۔
عَظِیْم اور عُظَام اور عُظَّام ۔ بڑا ۔
تَعْظِیْم ۔ بڑا کرنا، عزت اور احترام کرنا، ہڈی ہڈی جدا کرنا ۔
اِعْظَام ۔ بڑا ہونا، بڑا کرنا، بڑا جاننا، ہڈی دینا ۔
تَعَظُّم ۔ بڑا بننا، تکبر کرنا
تَعَاظُم ۔ بڑائی جتانا ۔
اِسْتِعْظَام ۔ تکبر کرنا، اللہ تعالیٰ کا ایک نام عظیم بھی ہے کیونکہ اس کی حقیقت اور قدرت ایسی ہے جو احاطہ عقول سے باہر ہے اور اجسام میں عظمت یہ ہے کہ ان کا طول یا عرض یا عمق زیادہ ہو اور اللہ تعالیٰ عظمتِ جسمانی سے پاک ہے (کذا فی النہایہ)
اِنَّہٗ کَانَ یُحَدِّثُ لَیْلَۃً عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ لَا یَقُوْمُ فِیْھَا اِلَّا اِلٰی عُظْمِ صَلٰوۃٍ ۔ ایک عورت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسرائیل کے حالات بیان فرماتے رہے اور کسی کام کے لئے نہیں اٹھے مگر بڑی نماز کے لئے (یعنی فرض نماز کے لئے)۔
فَاَسْنَدُوْا اَعْظَمَ ذٰلِکَ اِلَی ابْنِ الدُّخْشُمِ اس کا بڑا حصہ ابن دخشم کی طرف منسوب کیا (کہ وہ بڑا منافق ہے)۔
جَلَسْتُ اِلٰی مَجْلِسٍ فِیْہِ عُظْمٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ میں ایک مجلس میں بیٹھا جس میں انصار کی بڑی جماعت تھی (عرب لوگ کہتے ہیں دَخَلَ فِیْ عُظْمِ النَّاسِ بڑی جماعت میں شریک ہو گیا)۔
سَادَ عُظْمَ خَلْقِہٖ ۔ بڑی مخلوق پر سرداری کی ۔
اِنَّ عُظْمَ الْجَزَاءِ مَعَ عُظْمِ الْبَلَاءِ ۔ جتنی مصیبت بڑی ہو اتنا ہی ثواب بڑا ہو گا درحقیقت بقدر زحمت اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ بھی ہو سکتا ہے کیونکہ عِظَم مصدر ہے بمعنے بڑائی جو ضد ہے صِغَر کی)۔
وَعِظَمُ شَانِ الْمُبَایِعِ ۔ بیعت کرنے والے کی بڑی شان ۔
اُنْظُرُوْا رَجُلًا طُوَالًا اَعْظَامًا ۔ ایک بڑا لمبا تڑنگا شخص دیکھو۔ (نہایہ میں ہے کہ عُظَام مبالغہ کا صیغہ ہے اور عُظَّام اس سے بھی بڑھ کر)۔
مَنْ تَعَظَّمَ فِیْ نَفْسِہٖ لَقِیَ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی غَضْبَانَ ۔ جو شخص اپنے آپ کو بڑا سمجھے (غرور کرے) وہ جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اللہ اس پر غصہ ہو گا (کیونکہ بڑائی اور تکبر اس کو پسند نہیں ہے بندے کا کام عاجزی اور فروتنی ہے)۔
لَا یَتَعَاظَمُنِیْ ذَنْبٌ اَنْ اَغْفِرَہٗ ۔ مجھ کو کوئی گناہ میری بخشش کے سامنے بڑا نہیں معلوم ہوتا (یعنی میری مغفرت ایسی وسیع ہے کہ بڑے سے بڑے گناہ کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے بندہ توبہ کرے اور عاجزی تو اس کو بخش دیتا ہوں)۔
بَیْنَمَا ھُوَ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ وَھُوَ صَغِیْرٌ بِعَظْمِ وَضَّاحٍ مَرَّ عَلَیْہِ یَھُوْدِیٌّ فَقَالَ لَہٗ لَتَقْتُلَنَّ صَنَادِیْدَ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچپنے میں بچوں کے ساتھ ہڈی کا کھیل کھیل رہے تھے (وہ کھیل یہ ہے کہ رات کے وقت ایک ہڈی کسی مقام پر ڈال دیتے ہیں پھر سب بچے دو گروہ ہو کر اس ہڈی کو مارتے ہیں جس فریق کا نشانہ ٹھیک لگا ہڈی پر پڑا اس فریق کے بچے دوسرے فریق کے بچوں پر سوار ہو کر اس مقام تک جاتے ہیں جہاں سے مارا تھا) اتنے میں ایک یہودی آپ کے سامنے سے گزرا وہ کہنے لگا تم تو اس بستی کے رئیسوں کو قتل کرو گے۔ (اس کا کہنا ٹھیک ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے پیغمبری عنایت فرمائی اور آپ نے مشرکوں کے سرداروں کو قتل کیا)۔

Marfat.com

فَتَعَاظَمَ ذٰلِکَ۔ یہ اُن کو گراں گذرا (یعنی حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینا۔ کیونکہ جاہلیت والوں کے اعتقاد میں حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا سخت گناہ تھا)۔

فَقَدْ اَعْظَمَ۔ اُس نے بڑا کام کیا، بڑی مہم میں پھنس گیا۔

اَلْعَظِیْمُ السَّمِیْنُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ موٹا سنڈا قیامت کے دن۔

رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ الْکَرِیْمِ۔ بڑے خوب صورت عمدہ تخت کا مالک۔

اَیُّ اٰیَۃٍ اَعْظَمُ فِی الْقُرْاٰنِ۔ قرآن میں بڑے درجہ کی (جس کے پڑھنے میں اجر اور ثواب زیادہ ہو) آیت کونسی ہے۔

عَظِیْمُ بُصْرٰی۔ بُصریٰ کا رئیس (حاکم بادشاہ)۔

دَعَا بِاسْمِہِ الْاَعْظَمِ۔ اُس نے اللہ تعالیٰ کا بڑا نام لے کر دعا کی (اللہ تعالیٰ کے سب نام بڑے ہیں مگر ہو سکتا ہے کہ بعضے نام اُس کو دوسرے ناموں سے زیادہ پسند ہوں یا اُن کی تاثیر زیادہ ہو اس وجہ سے اُس کو اسم اعظم کہیں گے)۔

اِنَّ اَعْظَمَ الْاَیَّامِ یَوْمُ النَّحْرِ۔ دنوں میں بڑے درجہ کا دن یوم النحر ہے یعنی ذی الحجہ کا دسواں دن (اگرچہ عرفہ کا دن بھی بڑا دن ہے اسی طرح ذی الحجہ کے دسوں دن بڑے ہیں مگر اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یوم النحر سب سے بڑا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ منجملہ بڑے دنوں کے نحر کا دن بھی بڑا دن ہے)۔

مَا یَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا (کہ دل میں ایسا خیال آتا ہے) آدمی اُس کو منہ سے نکالنا بڑا گناہ سمجھتا ہے۔

اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ۔ مجھ کو سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا (منہ اور دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں پر، اسی ناک وہ منہ میں داخل ہے)۔

اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ۔ دانت تو ایک ہڈی ہے (اور ہڈی جنوں کی خوراک ہے تو اس سے استنجا کرنا درست نہیں)۔

لَا یَتَعَاظَمُہٗ شَیْءٌ۔ اُس کے سامنے کوئی بات بڑی نہیں (وہ جو چاہے اُسی دفعت کر سکتا ہے)۔

اَلْعَظَمَۃُ اِزَارِیْ۔ بڑائی میری اِزار ہے۔

فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَۃٍ اَوْ اٰیَۃٍ اُوْتِیَہَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِیَ۔ میں نے کوئی گناہ اس سے بڑا نہیں دیکھا کہ کسی آدمی کو قرآن کی کوئی آیت یا سورت یاد ہو پھر اُس کو بھلا دے (یاد سے نہ پڑھ سکے یا دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے یا اُس پر توجہ اور عمل کرنا چھوڑ دے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ عظیم ذات اور صفات دونوں کی عظمت کو شامل ہے اور جلیل صفات کے کمال سے اور کبیر ذات کے کمال سے خاص ہے)۔

فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَۃَ۔ اُس نے بڑا بہتان کیا۔ (یعنی جس نے یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غیب کی کنجیاں جانتے تھے یعنی اُن پانچ باتوں کو جن کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

اَلسُّنَّۃُ فِی الْحَلْقِ اَنْ یَّبْلُغَ الْعَظْمَیْنِ۔ سر منڈانا یہاں تک کہ دونوں ہڈیوں تک پہنچ جائے (یعنی اُن ہڈیوں تک جو کنپٹی کے نیچے کی جانب ہیں) سنت کے موافق ہے۔

عَظْوٌ۔ بُرائی کرنا، فریب سے زہر دے دینا، بھلائی سے پھیر دینا، غیبت کرنا۔

لَقِیَ مَا عَجَاہُ وَمَا عَظَاہُ۔ اُس نے سختی اُٹھائی۔

لَقَّاہُ اللّٰہُ مَا عَظَاہُ۔ اللہ اُس کو بُرائی نصیب کرے۔

عَظْیٌ۔ عظوان کھا کر پیٹ پھول جانا۔

کَفِعْلِ الْہِرِّ یَفْتَرِسُ الْعَظَایَا۔ بلی کی طرح عظایا کو مارتا پھرتا ہے (عظایا جمع ہے عَظَایَۃٌ کی وہ ایک

Marfat.com

مشہور جانور ہے جو چھپکلی سے بڑا ہوتا ہے بعضوں نے کہا
گرگٹ)۔ عظاۃ بھی مفرد ہے معنے وہی ہیں اسکی جمع عظاء ہے
عِظَةٌ۔ وعظ کرنا، نصیحت کرنا، عبرت (یہ اصل میں
وَعْظٌ تھا اُس کو کتاب الواو میں ذکر کرنا چاہئے تھا مگر لفظی
مناسبت سے یہاں ذکر کر دیا)
لَاَجْعَلَنَّكَ عِظَةً ۔ میں تجھ کو لوگوں کے لئے عبرت
اور نصیحت بناؤں گا۔
اَعُوْذُ بِكَ اَنْ تَجْعَلَنِیْ عِظَةً لِغَیْرِیْ۔ تیری
پناہ چاہتا ہوں اِس سے کہ تو مجھ کو دوسروں کے لئے عبرت
بنائے (یعنی مجھ کو سزا دے کر دوسروں کو سبق دے)۔
مَوْعِظَةٌ۔ کے بھی یہی معنے ہیں یعنی عبرت۔

باب العین مع الفاء

عَفْتٌ۔ لپیٹنا، مروڑنا، توڑ ڈالنا۔
عِفْتَانٌ اور عُفْتَانٌ۔ سخت دل، مضبوط، قوی۔
اَعْفَتُ۔ وہ شخص جس کا ستر اکثر کھل جایا کرے۔
اِنَّهٗ كَانَ اَخْضَعَ اَشْعَرَ اَعْفَتَ۔ زبیر بن عوام
ایک جھکے ہوئے بہت بال والے آدمی تھے بیٹھتے وقت
اُن کی شرمگاہ کھل جاتی تھی۔
كَانَ بَخِيْلًا اَعْفَتَ۔ عبد اللہ بن زبیرؓ بخیل تھے
اُن کی شرمگاہ بیٹھنے میں کھل جاتی (آخر وہ ازار کے نیچے
ایک جانگیا پہنتے)۔
دَعِ الْاَعْفَتَ الْمُهْذَارَ يَهْذِیْ بِشَتْمِنَا
فَنَحْنُ بِاَنْوَاعِ الشَّتِيْمَةِ اَعْلَمُ
(یہ ابو وجزہ شاعر نے عبد اللہ بن زبیرؓ کی مذمت میں
کہا) یعنی اُس شخص کو چھوڑ دے جس کا ستر کھل جاتا ہے
اور بڑا بکی ہے ہم کو گالیاں بکتا ہے آخر ہم بھی گالیوں
کی قسموں کو خوب جانتے ہیں۔ (بعضوں نے اَعْفَتَ
تا بنقطتین سے روایت کیا ہے)۔

عَفْجٌ۔ مارنا، جماع کرنا۔
تَعَفُّجٌ۔ ٹیڑھا ہونا۔
اِذَا قَالَ يَا مَعْفُوْجُ فَعَلَيْهِ الْحَدُّ۔ جب کوئی
دوسرے کو معفوج کہے تو اُس کو سزا دی جائے گی (کیونکہ
معفوج گانڈو (مفعول) کو بھی کہتے ہیں)۔
عَفْدٌ۔ پاؤں جوڑ کر کودنا۔
اِعْتِفَادٌ۔ دروازہ بند کر کے بیٹھ جانا، مرتے تک
کسی سے کچھ نہ مانگنا۔
عَفَدٌ۔ کبوتر اور ایک پرندے کو بھی کہتے ہیں۔
عَفْرٌ۔ زمین پر لٹا دینا، مٹی میں ملا دینا، روند ڈالنا
دے مارنا، پہلی بار سینچنا، پیوند سے فارغ ہونا؛
عَفَرٌ۔ سفیدی پر سرخی نمودار ہونا، یا کم سفید ہونا۔
تَعْفِيْرٌ۔ مٹی میں رلانا، ذلیل کرنا، دودھ چھڑانا،
چھاتی پر دودھ چھڑانے کے لئے کچھ لگا لینا، سکھانا،
سفید کرنا، کالی بکریوں میں سفید بکریاں ملانا۔
تَعَفُّرٌ۔ لوٹنا (یعنی مٹی میں تڑپنا جیسے اِنْعِفَارٌ ہے)۔
اِسْتِعْفَارٌ۔ مٹی کا رنگ ہونا۔
عَافُوْرٌ۔ شدت اور سختی۔
عَفَارٌ۔ روکھا ستو یا روکھی روٹی۔ اور ایک درخت
جس سے آگ سلگاتے ہیں۔
عَفَارَةٌ۔ خباثت۔
عُفَارِيَةٌ اور عِفْرٌ۔ خبیث، بدصورت (اُسی سے
ہے عِفْرِيْتٌ دیو پلید، شیطان)۔
كَلَامٌ لَا عَفَرَ فِيْهِ۔ اس کلام میں کوئی اشکال نہیں
عَفْرَاءُ۔ وہ عورت جس کی سفیدی پر سرخی ہو، یا جو
کم سفید ہو۔
يَعْفُوْرٌ۔ نر ہونا یا مٹی کے رنگ کا ہرن، یا گورخر کا
بچہ (اُس کی جمع يَعَافِيْرُ ہے)۔
اِذَا سَجَدَ جَافٰى عَضُدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى مِنْ

Marfat.com

نَظَرَ اِلٰی عُفْرَةِ اِبْطَیْهِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے بازو پیٹ سے اتنے جُدا رکھتے کر پیچھے سے آپؐ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی (نہایہ میں ہے کہ عُفْرَۃ وہ سفیدی جو خالص نہ ہو مٹی کی طرح تیرہ رنگ ہو۔ طیبی نے کہا بغل کی سفیدی میں بالوں کی سیاہی مل کر عُفْرَۃ ہوتی ہے)۔

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی عُفْرَتَیْ اِبْطَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ گویا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی دونوں سفیدیوں کو دیکھ رہا ہوں۔

یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی اَرْضٍ بَیْضَاءَ عَفْرَاءَ۔ قیامت کے دن لوگ ایک زمین پر اکٹھا کئے جائیں گے جو سفید تیرہ رنگ ہوگی یا سفید سُرخی مائل۔

اِنَّ امْرَاَةً شَکَتْ اِلَیْهِ قِلَّةَ نَسْلِ غَنَمِهَا قَالَ مَا اَلْوَانُهَا قَالَ سُوْدٌ فَقَالَ عَفِّرِیْ۔ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ اُس کی بکریوں کی نسل کم رہتی ہے آپؐ نے پوچھا بکریوں کا رنگ کیا ہے اُس نے کہا کالی ہیں آپ نے فرمایا تو اُن میں سفید بکریاں شریک کر دے (تو نسل میں برکت ہوگی)۔

لَدَمُ عَفْرَاءَ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ دَمِ سَوْدَاوَیْنِ۔ (قربانی میں) ایک سفید بکری کا خون اللہ تعالیٰ کو دو کالی بکریوں کے خون سے زیادہ پسند ہے۔

لَیْسَ عُفْرُ اللَّیَالِیْ کَالدَّآدِیْ۔ چاندنی راتیں اندھیری راتوں کی طرح نہیں ہیں۔

لَقِیْتُهٗ عَنْ عُفْرٍ۔ میں اُس سے پندرہ دن کے بعد ملا (رجب چاندنی راتیں گزر گئیں)۔

اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰی اَرْضٍ تُسَمّٰی عَفِرَةً فَسَمَّاهَا خَضِرَةً۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک زمین پر سے گزرے اُس کا نام عفرہ تھا (یعنی سفید تیرہ رنگ جس پر سبزی نہ ہو) آپؐ نے اُس کا نام بدل کر خَضِرَۃ رکھ دیا یعنی سبز اور آباد۔

عَفَّرَهٗ فِی التُّرَابِ۔ اُس کو مٹی میں لٹا دیا۔

عَفِّرُوْهُمَا۔ (اساف اور نائلہ دونوں بتوں کو جو کعبہ میں دھرے تھے آپؐ نے فرمایا) مٹی میں لٹا دو (اُن کو ذلیل و خوار کرنے کے لئے)۔

لَمَّا رَاٰی حَمْزَةَ مَقْتُوْلًا مُعَفَّرًا۔ جب جنگِ اُحد میں آپؐ نے حضرت حمزہؓ کو دیکھا قتل کئے گئے اور مٹی میں رُلے پڑے ہیں۔

لَحْمٌ مِّنَ الْقَوْمِ مُعَفَّرٌ خَرَادِیْلُ۔ لوگوں کا گوشت مٹی میں ملا ہوا ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا۔

اَلْعَافِرُ الْوَجْهِ فِی الصَّلٰوةِ۔ نماز میں مُنہ پہ مٹی لگی ہوئی۔

هَلْ یُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهٗ بَیْنَ اَظْهُرِکُمْ۔ (ابوجہل ملعون نے کہا) کیا محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم لوگوں کے سامنے اپنا مُنہ خاک آلود کرتے ہیں (یعنی سجدہ کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں)۔

لَاُعَفِّرَنَّ وَجْهَهٗ فِی التُّرَابِ۔ میں اُن کا مُنہ مٹی میں رُلا دوں گا (اُن کو ذلیل کروں گا)۔ (یہ ابوجہل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہا)۔

اَوَّلُ دِیْنِکُمْ نُبُوَّةٌ وَّرَحْمَةٌ ثُمَّ مُلْكٌ اَعْفَرُ۔ دیکھو تمہارا دین نبوت اور رحمت سے شروع ہوا پھر اُس کے بعد خبیث اور ظلمی بادشاہت ہوگی۔ (یہ خلافتِ راشدہ کے بعد کا زمانہ ہے)۔

اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْعِفْرِیَةَ النِّفْرِیَةَ۔ اللہ تعالیٰ خبیث، بدکار، بدذات کا دشمن ہے (عِفْرِیْت بھی اسی سے نکلا ہے۔ بعضوں نے کہا وہ شخص مراد ہے جو روپیہ جمع کرتا ہو اور خرچ نہ کرتا ہو۔ بعضوں نے کہا ظالم

Marfat.com

سرکش۔ بعضوں نے کہا جس پر کوئی آفت نہ آئے نہ بیماری کیونکہ اسی حدیث میں آگے یہ ہے کہ نہ اُس کے اہل میں نقصان ہو نہ مال میں۔ زمخشریؒ نے کہا عِفْرٌ اور عِفْرِيَةٌ اور عِفْرِيتٌ اور عُفَارِيَةٌ۔ زور آور شیطان جو اپنے حریف کو پچھاڑ دے مٹی میں ملا دے)۔

غَشِيَهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ لَيْثًا عِفْرِنًا۔ بدر کے دن اُن کو ایک زور آور قوی شیر کی طرح گھیر لیا (عِفْرِنٌ شیر کو کہتے ہیں۔ ایک روایت میں لَيْثًا عِفْرِيًّا ہے معنے وہی ہیں)۔

اَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عَدْلَهُ مِنَ الْمُعَافِرِيِّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذؓ کو یمن کا صوبیدار بنا کر بھیجا اور اُن کو حکم دیا کہ ہر جوان مرد سے (جو کافر ہو) سال بھر میں ایک دینار (جزیہ کا) لیا جائے یا اُسی قیمت کا معافری کپڑا (معافر ایک قبیلہ کا نام ہے جو یہ کپڑا بناتا تھا)۔

وَاَخَذْتَ مَعَافِرِيَّةً وَاَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ۔ (ایک شخص کی چادر معافری تھی اور ازار دوسرے کپڑے کی اور ایک اور شخص کا بھی یہی حال تھا آپؐ نے اُس سے فرمایا) تو دوسرے کی معافری لے لے اور اپنی دوسری وضع کی چادر اُس کے حوالہ کرے تو تیرا جوڑا پورا ہو جائے گا (عرب میں جوڑا دو کپڑوں کا ہوتا ہے ایک چادر دوسرے تہ بند یعنی لنگی جس کو ازار بھی کہتے ہیں)۔

وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ مَعَافِرِيَّانِ۔ عبداللہ بن عمرؓ مسجد میں گئے دو چادریں معافری پہنے ہوئے۔

مَالِيْ عَهْدٌ بِاَهْلِيْ مُنْذُ عَفَارِ النَّخْلِ۔ دوسری روایت میں ہے مَا قَرُبْتُ اَهْلِيْ مُذْ عَفَرْنَا النَّخْلَ یعنی) جب سے کھجور کی تعفیر ہوئی میں اپنے گھر والوں سے نہیں ملا (تعفیر یہ ہے کہ کھجور کے درخت میں پیوند لگا کر اُس کو چالیس دن تک یوں ہی چھوڑ دیتے تھے پانی نہیں دیتے تھے تاکہ اُس کا میوہ جھڑ نہ جائے پھر چالیس دن کے بعد اُس کو پانی دیتے تھے پھر چھوڑ دیتے تھے یہاں تک کہ خوب پیاسا ہوتا اُس وقت پانی دیتے عرب لوگ کہتے ہیں عَفَّرَ الْقَوْمُ جب لوگ ایسا کریں۔ اصل میں یہ جانور کی تعفیر سے نکلا ہے وہ یہ ہے کہ ماں اپنے بچے کو چند روز تک دودھ نہ دیتی یعنی جب دودھ چھڑانے کا وقت آتا پھر جب بہت بیتاب ہوتا تو تھوڑا دودھ پلاتی پھر چند روز تک نہ دیتی تاکہ اُس کو دودھ چھوڑنے کی عادت ہو جائے)۔

عُفَيْرٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گدھے کا نام تھا چونکہ اُس کا رنگ خاکی تھا (یہ تصغیر ہے اَعْفَرُ کی جیسے سُوَيْدٌ تصغیر ہے اَسْوَدُ کی)۔

خَرَجَ عَلٰى حِمَارِهٖ يَعْفُوْرٍ لِيَعُوْدَهٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گدھے یعفور پر سوار ہو کر اُن کی عیادت کو گئے۔ (یعفور عفرت سے ہے یا یعفور کہتے ہیں ہرن کے بچہ کو چونکہ وہ ہرن کی طرح دوڑتا تھا اس لئے اُس کو یعفور کہہ دیا)۔

عَفَّرْتُ الْاِنَاءَ فِي التُّرَابِ۔ میں نے برتن کو مٹی میں رولا (مٹی سے رگڑا)۔

تَعْفِيْرٌ۔ نمازی کا پیشانی سجدے میں خاک آلود کرنا۔

مَا يَقُوْلُ صَاحِبُ الْبُرْدِ الْمَعَافِيْرِيِّ۔ معافری چادر والا کیا کہتا ہے (مراد حضرت علیؓ ہیں)۔

تُتْرَكُ مُعَافَارَةٌ وَاُمُّ جُعْرُوْرٍ لِلْمَارِّيْنَ اَوْ لِلْحَارِسِ اَوْ لِلطُّيُوْرِ۔ معافارہ اور ام جعرور (یہ دونوں خراب قسمیں ہیں کھجور کی) مسافروں اور چوکیدار اور پرندوں کے لئے چھوڑ دی جائیں گی (زکوٰۃ میں نہ لی جائیں گی)۔

عَفْرَسَةٌ۔ پچھاڑ دینا، غالب ہونا، گرا دینا۔

Marfat.com

عفرس۔ اور عفرنس۔ شیر۔

عفز۔ کھیلنا، ٹھٹھا۔

معافزۃ۔ کھیل کرنا۔

عفازۃ۔ ٹیلہ۔

عفس۔ قید کرنا، کام میں لانا، زور سے ہانکنا، پچھاڑنا، روندنا، ملنا، سرین پر لات مارنا، زور سے گھسیٹ لینا۔

معافسۃ۔ اور عفاس۔ علاج کرنا، کھیل کرنا۔

فاذا رجعنا عافسنا[1] الازواج والضیعۃ۔ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوٹ کر آتے ہیں اور اپنی عورتوں اور کام کاج میں لگ جاتے ہیں۔

کنت اعافس وامارس۔ (عمرو بن عاص یہ سمجھا کر) میں تو ایک عیاش آدمی ہوں عورتوں سے کھیلتا رہتا ہوں (بھلا میں ملک داری اور حکومت کے فرائض کیا جانوں۔ یہ حضرت علی رض نے فرمایا)۔

یمنع من العفاس خوف الموت وذکر البعث والحساب۔ کھیل کود اور عیاشی سے موت کا ڈر اور حشر اور حساب کا ذکر روکتا ہے (جو کوئی موت کو یاد کرتا رہے گا اور آخرت کے مواخذوں کو وہ غافلوں میں شمار نہ ہوگا)۔

عفش۔ جمع کرنا۔

عفاشۃ۔ آدمیوں کا وہ گروہ جس میں بھلائی نہ ہو۔

ھو عفش ففش۔ وہ بے فیض آدمی ہے اس میں کچھ بھلائی نہیں ہے۔

عفشل۔ بھاری بھرکم موٹا۔

عفشال۔ جنگ کے کام کا نہیں۔

عفشلیل۔ سخت بھاری، وہ بوڑھی جس کا گوشت لٹک آیا ہو، بہت بال والی کملی۔

عفص۔ اکھاڑنا، کھودنا، کشتی میں گرادینا، موڑ دینا، جماع کرنا، ڈاٹ لگانا۔

تعفیص۔ عفص سے رنگنا، روشنائی میں مازو ڈالنا۔

العفص۔ مازو، مازو کا درخت، بلوط کا درخت۔

عفص۔ ناک کی کجی۔

عفص۔ بکٹھا، کسیلا۔

معافصۃ۔ لڑنا، کشتی کرنا۔

اعفاص۔ سربندھن لگانا۔

اعتفاص۔ لے لینا۔

عفاص۔ تھیلی، یا شیشے کی ڈاٹ، یا تھیلی کا سربندھن۔

عفوصۃ۔ کسیلاپن، بکٹھاپن، یعنی تلخی قبض کے ساتھ (اس کو بشاعۃ بھی کہتے ہیں)۔

معفاص یا معقاص۔ بدخلق چھوکری، بداطوار۔

احفظ عفاصھا ووکاءھا۔ پڑی ہوئی چیز کے ظرف یا اس کے سربندھن اور ڈاٹ کا خیال رکھ (اس کو دل میں خوب جمالے تاکہ اس کا مالک جب آئے اور ٹھیک پتہ بتلائے تو اس کو پہچان لے)۔

عفط۔ یا عفیط یا عفطان۔ (بکری کا) گوز لگانا، گوز کی طرح منہ سے آواز نکالنا۔

ولکانت دنیاکم ھذہ اھون علی من عفطۃ عنز۔ تمہاری یہ دنیا میرے نزدیک بکری کے پاد سے زیادہ ذلیل ہوتی (بعضوں نے عفطہ سے چھینک مراد لی ہے)۔

عف۔ یا عفاف یا عفافۃ یا عفۃ۔ بری اور مکروہ بات یا کام سے باز رہنا، پاکدامنی، جمع ہونا۔

عفافۃ۔ وہ دودھ جو تھن میں رہ جائے۔

تعفیف۔ دودھ پلانا۔

اعفاف۔ پاکدامن کرنا۔

تعفف۔ پاکدامن ہونا۔

استعفاف۔ سوال سے باز رہنا۔

[1] ایک روایت میں عانقنا ہے یعنی جب عورتوں سے لپٹتے ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

مَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّہُ اللّٰہُ۔ جو شخص حرام کام کرنے سے یا سوال کرنے سے بچے گا اللہ اس کو بچائے گا اس کو غیب سے روزی دے گا کہ سوال کرنے کی ضرورت نہ ہوگی)۔

عَفَافٌ۔ تونگری، روزی بقدر کفایت یا حرام کاموں سے بچنا۔

فَاِنَّھُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّۃٌ صُبُرٌ۔ جہاں تک میں جانتا ہوں وہ عفیف (پاکدامن سوال سے بچنے والے) صبر کرنے والے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعِفَّۃَ وَالْغِنٰی۔ یا اللہ میں تجھ سے پاکدامنی اور تونگری کا طالب ہوں۔

عِفَّۃٌ فِیْ طُعْمَتِہٖ۔ اکل حلال یا کم خوری بقدر ضرورت

لَا تُحَرِّمُ الْعِفَّۃُ۔ چھاتی میں بچا ہوا دودھ پینے سے حرمت نہ ہوگی (یعنی قطرہ دو قطرے جب تک پانچ بار اچھی طرح دودھ نہ چوسے)۔

عُفَافَۃٌ۔ بھی چھاتی میں بچے ہوئے دودھ کو کہتے ہیں۔

اَلتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِکَ اَفْضَلُ۔ (حائضہ عورت سے ازار کے اوپر مباشرت کرنا درست ہے لیکن) اس سے بچنا افضل ہے۔ (یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حائضہ سے فوق الازار مباشرت کرتے اور جو آپ نے کیا وہی افضل ہے[1])

عَفْقٌ۔ غائب ہونا، (گدھے کا) گوز لگانا، بہت مارنا، تھوڑا سو کر جاگنا، کثرت سے جماع کرنا، روکنا۔

خُذِیْ مِنِّیْ اَخِیْ ذَا الْعِفَاقِ۔ مجھ سے میرا بھائی بہت بھاگنے والا لے۔

عَفَلٌ۔ وہ زائد گوشت جو عورت کے فرج میں نکل آتا ہے جننے کے بعد، بعضوں نے کہا فرج کا سوج جانا اس طرح کہ اس میں دخول نہ ہو سکے۔

اَرْبَعٌ لَا یَجُزْنَ فِی الْبَیْعِ وَلَا النِّکَاحِ الْمَجْنُوْنَۃُ وَالْمَجْذُوْمَۃُ وَالْبَرْصَاءُ وَالْعَفْلَاءُ۔ چار طرح کی عورتوں کی نہ بیع درست ہے نہ نکاح (یعنی مشتری اور ناکح کو ایسی عورتوں کے نکاح یا بیع کے فسخ کا اختیار ہوگا) ایک تو دیوانی دوسری جذامی (یا آتشکی) تیسری کوڑھی (برص والی) چوتھی عفلاء یعنی وہ عورت جس کے فرج پر زائد گوشت نکل کر سوراخ بند ہو گیا ہو، یا تنگ ہو گیا ہو اس میں دخول نہ ہو سکے۔ (اسی طرح اگر مرد میں یہ عیوب ہوں اور عورت فسخ نکاح کا مطالبہ کرے تو قاضی فسخ کر دے گا)۔

عَفَالِ۔ ایک گالی ہے عورت کے لئے (جیسے قطام ہے)۔

عَفَلٌ۔ بکری کے یا بیل کے دونوں پاؤں کے درمیان چربی بہت ہونا۔

فِی امْرَأَۃٍ بِھَا عَفَلٌ۔ اس عورت کے باب میں جس کو عفل ہو۔

کَبْشٌ حَوْلِیٌّ اَعْفَلُ۔ ایک مینڈھا برس بھر کا چربی دار جس کے خصیہ پر بہت چربی ہو۔

تُرَدُّ الْمَرْأَۃُ مِنَ الْعَفَلِ۔ عفل کی وجہ سے عورت پھیر دی جائے گی (کیونکہ وہ عیب ہے)۔

عَفَنٌ۔ یا عَفَنٌ یا عُفُوْنَۃٌ۔ بدبودار ہونا، سڑ جانا، پرانا ہونا۔

تَعْفِیْنٌ۔ بدبودار کرنا، سڑا دینا۔

عَفَّانٌ۔ حضرت عثمانؓ کے والد کا نام ہے (بعضوں نے کہا یہ عَفَّ سے ہے تو اس کا وزن اول صورت میں فَعَّالٌ ہوگا اور دوسری صورت میں فَعْلَانٌ ہوگا)۔

عَفِنَ مِنَ الْقَیْحِ وَالدَّمِ جَوْفِیْ۔ (حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا میرا پیٹ، پیپ اور لہو سے سڑ گیا

[1] فوق الازار مباشرت کا مطلب یہ ہے کہ ازار پہنے ہوئے ملاست کرنا اور قریب ہونا ۱۲ مص۔

Marfat.com

(بدبودار ہوگیا) ۔

تَعَفُّن ۔ سڑاند، بدبو۔

عَفْوٌ ۔ معاف کر دینا، بخش دینا، قصور وار سے درگزر کر کے اُس کو سزا نہ دینا، ساقط کرنا، باز رہنا، مٹا دینا، ویران کر دینا، بہت ہونا، بہت کرنا، چھوڑ دینا، زیادہ ہونا، کاٹنا۔

عَفَاءٌ ۔ ہلاک ہونا، مٹ جانا، پرانا ہونا۔

تَعْفِیَۃٌ ۔ بال بڑھنے دینا، مٹا دینا، ہلاک کرنا، اصلاح کرنا۔

مُعَافَاۃٌ اور عِفَاءٌ اور عَافِیَۃٌ ۔ تندرستی، ہر ایک بلا سے بچاؤ۔

اِعْفَاءٌ ۔ بال بڑھنے دینا، برائی سے بچانا۔

تَعَفِّیْ ۔ مٹ جانا، مضمحل ہونا۔

تَعَافِیْ ۔ تندرست ہونا، چھوڑ دینا۔

اِعْتِفَاءٌ ۔ اچھا سلوک چاہنا۔

اِسْتِعْفَاءٌ ۔ معافی چاہنا، نوکری یا خدمت چھوڑ دینا

عَفُوٌّ ۔ اللہ تعالیٰ کا نام ہے یعنی معاف کر دینے والا، بخش دینے والا۔

قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَاَدُّوْا زَکٰوۃَ اَمْوَالِکُمْ ۔ میں نے گھوڑوں اور غلام لونڈیوں میں (گو وہ تجارت کے لئے ہوں) زکوٰۃ معاف کر دی اب دوسرے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو (جیسے چاندی سونا، اونٹ، گائے، بکری) ۔

عَفَتِ الرِّیْحُ الْاَثَرَ ۔ ہوا نے نشان تک مٹا دیا۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) ۔

لَا تُعَفِّ سَبِیْلًا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَحَبَھَا ۔ (حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا) تم اُس راستہ کو مت مٹاؤ جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کیا اور چلایا (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر چلو جو جس کام کا مستحق ہے اُس کو وہ کام دو۔ لیاقت اور قابلیت کا خیال رکھو۔ عزیزداری اور قرابت کا پاس چھوڑ دو) ۔

سَلُوا اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ ۔ اللہ سے گناہوں کی بخشش اور صحت اور تندرستی اور لوگوں کی ایذا اور شر سے سلامتی مانگو (مُعَافَاۃ کے معنے یہ ہیں کہ لوگ تجھ سے سروکار نہ رکھیں اور تو اُن سے کچھ غرض نہ رکھے تو اُن کو ایذا نہ دے وہ تجھ کو نہ ستائیں۔ بعضوں نے کہا عَفْوٌ سے ماخوذ ہے یعنی تو لوگوں کے قصور معاف کرے وہ تیرے قصور معاف کریں) ۔

سَلُوا اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ ۔ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو (یعنی ہر بیماری اور بلا سے خواہ دینی ہو یا دنیوی دنیا میں ہو یا آخرت میں اللہ محفوظ رکھے) ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ ۔ یا اللہ! میں تجھ سے گناہوں کی بخشش اور ہر بلا سے محفوظی کا طالب ہوں (یہ نہایت جامع اور مختصر دعا ہے جو تمام مطالب پر حاوی ہے) ۔

مَا سُئِلَ اللّٰہُ شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَنْ یُّسْئَلَ الْعَافِیَۃَ ۔ اللہ کو کسی چیز کا مانگا جانا اتنا پسند نہیں ہے جتنا عافیت کا مانگا جانا (کیونکہ عافیت تمام مطالب کا مجموعہ ہے اُس میں دنیا اور دین دونوں کی بھلائی آ گئی ہے اور بادشاہوں کو وہی کلام پسند آتا ہے جو مختصر اور تمام مطالب کا حاوی ہو۔ طول کلامی پسند نہیں آتی) ۔

اِسْتَعْفُوْا لِاَمِیْرِکُمْ ۔ تم اپنے سردار کے لئے مغفرت کی دعا کرو (کہ اللہ تعالیٰ اُس کی خطائیں بخش دے اور اُس کو نیک توفیق دے) ۔

فَاَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ عَفَا ۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے اُس کا قصور معاف کر دیا (یعنی حضرت عثمانؓ کا جو جنگ احد میں بھاگ نکلے تھے) ۔

کُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاھِرُوْنَ ۔ میری

Marfat.com

اُمت کے تمام گنہگاروں کو (جو ایمان پر مریں) اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا مگر اُن لوگوں کی معافی نہ ہو گی جو علانیہ ڈھٹائی کے ساتھ گناہ کرتے ہیں (نہ خدا سے شرماتے ہیں نہ بندوں سے)، بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ میری امت میں سے کسی کی پیٹھ پیچھے بُرائی (غیبت) روا نہیں ہے مگر جو لوگ علانیہ فسق و فجور کرتے ہوں اُن کی غیبت درست ہے)۔

تَعَافُوا الْحُدُوْدَ فِيْمَا بَيْنَكُمْ. تم ایسا کرو کہ حد کے کاموں کو (مثلاً زنا، چوری، شرب خمر وغیرہ) ایک دوسرے پر معاف کر دیا کرو (مجھ تک نہ پہنچاؤ ورنہ مجھ کو سزا دینا ضروری ہو گا)۔

سُئِلَ عَمَّا فِيْ اَمْوَالِ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَ الْعَفْوُ. ذمیوں پر زکوٰۃ معاف ہے۔

اَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ اَنْ يَّاْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ اَخْلَاقِ النَّاسِ. اللہ نے اپنے پیغمبر کو یہ حکم دیا کہ لوگوں کی عادات اور اخلاق کو آسانی کے ساتھ قبول کریں (ان پر سختی نہ کریں)۔

اَمَّا صَفْوُ اَمْوَالِنَا فَلِاٰلِ الزُّبَيْرِ وَاَمَّا عَفْوُهٗ فَاِنَّ تَيْمًا وَّ اَسَدًا تَشْغَلُهٗ عَنْكَ. ہمارے مالوں میں جو عمدہ مال ہیں وہ تو زبیر کی اولاد کے ہیں اور جو اُن سے بچ جائے وہ قبیلۂ تیم اور اسد کو دیئے جاتے ہیں تجھ کو کہاں سے ملیں گے۔

اَمَرَ بِاِعْفَاءِ اللِّحٰى. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھیوں کو چھوڑ دینے کا حکم دیا (مونچھوں کی طرح اُن کا کترنا ضروری نہیں ہے)۔

لَا اَعْفِيْ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اَخْذِ الدِّيَةِ. جو شخص خون بہا لینے کے بعد پھر قاتل کو قتل کرے اُس کو اللہ تباہ کرے (کیونکہ اُس نے ظلم کیا اگر قصاص لینا تھا پھر دیت کیوں قبول کی)، بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ جو کوئی دیت لینے کے بعد پھر قاتل کو قتل کرے اُس کو میں معاف نہیں کروں گا (بلکہ اُس کو قتل کر دوں گا)۔

اِذَا دَخَلَ صَفَرُ وَعَفَا الْوَبَرُ. جب صفر کا مہینہ آئے اور اونٹ کے بال بڑھ جائیں (ایک روایت میں وَعَفَا الْاَثَرُ ہے یعنی نشان مٹ جائے)۔

تَعْفُوْ اَثَرَهٗ. تو اُس کا نشان مٹا دے یا اُس کا اثر مٹ جائے (لازمی اور متعدی دونوں آیا ہے)۔

اِنَّهٗ غُلَامٌ عَافٍ. وہ تو ایک پُر گوشت لڑکا ہے (فربہ اور موٹا)۔

اِنَّ عَامِلَنَا لَيْسَ بِالشَّعِثِ وَلَا الْعَافِيْ. ہمارا عامل نہ پراگندہ بال ہے نہ پُر گوشت۔

اِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ اُعْفِيَ كَانَ كَالْبَعِيْرِ عَقَلَهٗ اَهْلُهٗ ثُمَّ اَرْسَلُوْهُ فَلَمْ يَدْرِ لِمَ عَقَلُوْهُ وَلِمَ اَرْسَلُوْهُ. منافق جب بیمار ہوتا ہے پھر چنگا ہو جاتا ہے تو اُس کی مثال اونٹ کی سی ہے جس کو اُس کے مالک باندھ دیں پھر کھول دیں اُس کو کچھ معلوم نہیں کہ کیوں باندھا اور کیوں کھولا (یعنی مومن تو جب بیمار ہوتا ہے تو یہ سمجھتا ہے کہ میرے گناہوں کی سزا میں اللہ تعالیٰ نے یہ آفت اور بیماری مجھ پر بھیجی ہے وہ توبہ اور استغفار کرتا ہے جب اچھا ہو جاتا ہے تو اللہ کا شکر بجا لاتا ہے لیکن کافر اور بے ایمان کو ان باتوں سے کوئی غرض نہیں ہے وہ نہ بیماری میں اللہ کو یاد کرتا ہے نہ اچھا ہو کر اُس کا شکر بجا لاتا ہے)۔

ثُمَّ اَعْفَاهُ اللّٰهُ. پھر اللہ نے اُس کو صحت بخشی۔

اِنَّهٗ اَقْطَعَ مِنْ اَرْضِ الْمَدِيْنَةِ مَا كَانَ عَفَا. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی وہ زمین جس پر کسی کی ملک کا نشان نہ تھا مقطعہ (جاگیر) کے طور پر دی۔

عَفَتِ الدَّارُ عَفَاءً. گھر کا نشان تک مٹ گیا۔

يَرْعَوْنَ عَفَاهَا. جو زمین لاوارث ہے اُس پر

Marfat.com

جانوروں کو چرائیں (مجمع البحار میں یَرْتَعُوْنَ ہے یعنی وہاں کھیتی کریں)۔

اِذَا دَخَلْتُ بَیْتِیْ فَاَکَلْتُ رَغِیْفًا وَشَرِبْتُ عَلَیْهِ مِنَ الْمَاءِ فَعَلَی الدُّنْیَا الْعَفَاءُ۔ جب میں اپنے گھر میں ایک روٹی کھالوں اُس پر پانی پی لوں تو دنیا پر خاک پڑے یا دنیا مِٹ جائے (یعنی اب مجھ کو کسی چیز کی حاجت نہیں ہے ایک روٹی ایک کوزہ پانی کا بس ہے زیادہ کی طلب بے کار ہے)۔

مَا اَکَلَتِ الْعَافِیَةُ مِنْهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ۔ جو جانور کھیت یا باغ میں سے کھائیں تو اُس کے مالک کو صدقہ کا ثواب اُس میں ملتا ہے۔

عَافِیَةٌ۔ ہر ایک جانور جو خوراک کا طلبگار ہو (اُس کی جمع عَوَافِیْ ہے)۔

یَتْرُکُهَا اَهْلُهَا عَلٰی اَحْسَنِ مَا کَانَتْ مُذَلَّلَةً مدینہ کو مدینہ والے اچھی حالت میں جانوروں کے لئے چھوڑ کر چلدیں گے (یہ قیامت کے قریب ہوگا۔ بعضوں نے کہا یہ واقعہ گزر چکا ہے جب خلافت مدینہ سے نکل کر شام میں قرار پائی)۔

لَوْلَا اَنْ تَجِدَ صَفِیَّةُ لَتَرَکْتُهٗ حَتّٰی تَاْکُلَهُ الْعَافِیَةُ۔ اگر صفیہ بنت عبدالمطلب کے رنجیدہ ہونے کا خیال نہ ہوتا تو میں حمزہ رضؓ کی نعش کو ایسے ہی زمین پر پڑی رہنے دیتا درندے اور پرندے اُس کو کھالیتے (تاکہ شہادت کی پوری تکمیل ہو جائے)۔

مَا سَکَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ۔ جس امر سے شارع نے سکوت کیا (نہ اُس کو واجب کیا نہ اُس سے منع کیا) وہ معاف ہے (اُس کے کرنے سے مواخذہ نہ ہوگا)۔

کُلُّکُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَیْتُهٗ۔ تم میں ہر شخص بیمار ہے مگر جس کو میں چنگا کردوں (اُس کے گناہ معاف کردوں گویا گناہ بھی ایک بیماری ہے)۔

تَرَکَ اِتَانَیْنِ وَعِفْوًا یا عُفْوًا۔ دو گدھیاں اور ایک گورخر کا بچہ چھوڑا۔

اَللّٰهُمَّ اَعْفِ۔ یا اللہ اُس کو شفا دے۔

وَاعْفُ عَنَّا۔ ہمارے گناہ بخش دے (پہلا اِعْفَاء سے ہے اور دوسرا عفو سے)۔

اٰخِرُ الْوَقْتِ عَفْوُ اللّٰهِ۔ آخیر وقت نماز پڑھنا اللہ کی معافی ہے۔

اَلْعَفْوُ هُوَ الْوَسَطُ مِنْ غَیْرِ اِسْرَافٍ وَّلَا اِقْتَارٍ۔ (امام جعفر صادقؒ نے اس آیت کی تفسیر میں قُلِ الْعَفْوَ فرمایا کہ) عفو یہ ہے کہ بیچ کی چال چلے نہ اسراف کرے نہ تنگی (امام باقرؒ نے فرمایا عفو وہ مال ہے جو سال بھر کے خرچ سے بچ رہے۔ بعضوں نے کہا جو اہل و عیال کے خرچ سے فاضل ہو۔ بعضوں نے کہا عمدہ اور بہتر مال)۔

اِنَّهٗ دَفَنَ فَاطِمَةَ وَعَفٰی عَلٰی قَبْرِهَا۔ حضرت علی رضؓ نے حضرت فاطمہ رضؓ کو (رات کو) دفن کردیا اور اُن کی قبر کا نشان بھی مٹادیا (تاکہ کسی کو اُن کی قبر کا پتہ معلوم نہ ہو سکے۔ آج تک حضرت بی بی صاحبہؓ کی قبر کا ٹھیک پتہ معلوم نہیں ہے کوئی کہتا ہے بقیع میں ہے کوئی کہتا ہے وہ جگہ اب مسجد نبوی میں شریک ہوگئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ متبرک کے سامنے آپ مدفون ہیں)۔

عَلَی الدُّنْیَا بَعْدَکَ الْعَفَاءُ۔ (امام حسین علیہ السلام نے جب آپ کے صاحبزادے شہید ہوئے تو فرمایا) اب تیرے بعد دنیا پر مٹی پڑے۔

وَعَفٰی عَنْ سَیِّدَةِ النِّسَاءِ تَجَلُّدِیْ۔ حضرت فاطمہ رضؓ کی قبر کو میری مضبوطی اور مستعدی نے مٹادیا (میں نے فوراً دفن کے بعد اُن کی قبر کا نشان مٹادیا)۔

باب العین مع القاف

عَقْبٌ۔ پیچھے سے کچھ لپٹینا، ایڑی پر مارنا، قائم مقام ہونا،

Marfat.com

بعد کو آنا۔
تَعْقِیْبٌ۔ پیچھے سے آنا، بعد کو لانا، سوکھ جانا، تردد کرنا، ادائی میں دیر کرنا، نماز کے بعد دعاء کے لئے بیٹھنا، پیچھے دیکھنا، پہلا حکم منسوخ کر کے دوسرا حکم دینا، کسی کی غلطی بیان کرنا، اس پر اعتراض کرنا، (جیسے تَعَقُّبٌ ہے)۔
مُعَاقَبَۃٌ۔ پیچھے سے آنا، باری باری سواری کرنا، عذاب دینا (جیسے عِقَابٌ ہے)۔
اِعْقَابٌ۔ نیک بدلہ دینا (جیسے مُعَاقَبَۃٌ بُرا بدلہ دینا)۔
عَاقِبَۃٌ۔ اچھا بدلہ۔
عِقَابٌ۔ بُرا بدلہ۔
تَعَاقُبٌ۔ ایک کے پیچھے ایک آنا، باری باری لینا۔
اِعْتِقَابٌ۔ فروخت شدہ چیز کو قیمت وصول ہوئے تک روک رکھنا۔
مَنْ عَقَّبَ فِیْ صَلٰوۃٍ فَھُوَ فِیْ صَلٰوۃٍ۔ جو شخص اسی جگہ پر جہاں نماز پڑھی ہو ٹھہرا رہے (دعاء یا تلاوت کے لئے) تو وہ نماز ہی میں ہے (اس کو نماز کا ثواب ملتا رہے گا)۔
صَلَّی الْقَوْمُ وَعَقَّبَ فُلَانٌ۔ لوگوں نے تو نماز پڑھ لی (اور چل دیئے) لیکن فلاں شخص نماز کے بعد وہیں ٹھہرا رہا۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)۔
تَعْقِیْبٌ۔ ایک کام کر کے پھر وہی کام کرنا، سال میں ایک بار جہاد کر کے پھر دوبارہ اسی سال میں جہاد کرنا۔
مَنْ شَاءَ مِنْھُمْ اَنْ یُّعَقِّبَ۔ جو شخص دوبارہ جہاد کرنا چاہے۔
تَعْقِیْبُہٗ خَیْرٌ مِّنْ غَزْوِہٖ۔ اس کا دوبارہ دشمن پر حملہ کرنا اس کے جہاد سے بہتر ہے۔
مَا کَانَتْ صَلٰوۃُ الْخَوْفِ اِلَّا سَجْدَتَیْنِ اِلَّا اَنَّھَا کَانَتْ عُقَبًا۔ خوف کی نماز دو ہی سجدے ہیں ایک گروہ کے بعد دوسرا گروہ پڑھے (تو چار رکعتی نماز سفر میں دو رکعتی ہو جاتی ہے اور خوف کی حالت میں ایک ہی رکعت کافی ہے)۔
وَاِنَّ کُلَّ غَازِیَۃٍ غَزَتْ یُعْقِبُ بَعْضُھَا بَعْضًا۔ مجاہدین کا ہر گروہ باری باری دشمن سے جنگ کرے (جب ایک گروہ جنگ کر چکے تو اب اسی کو دوبارہ نہ بھیجیں گے جب تک کہ دوسرا گروہ جنگ نہ کرے)۔
اِنَّہٗ کَانَ یُعْقِبُ الْجُیُوْشَ فِیْ کُلِّ عَامٍ۔ حضرت عمرؓ ہر سال باری باری مسلمانوں کے لشکروں کو بھیجا کرتے۔
اَلْجَیْشُ عُقَبٌ۔ لشکروں کی ٹکڑیاں باری باری دشمن کے مقابلہ پر جائیں۔
اَلَا اِنَّھَا کَانَتْ عُقْبَۃً۔ باری باری ایک کے بعد دوسرا تھا۔
سُئِلَ عَنِ التَّعْقِیْبِ فِیْ رَمَضَانَ فَاَمَرَھُمْ اَنْ یُّصَلُّوْا فِی الْبُیُوْتِ۔ حضرت انسؓ سے پوچھا کہ رمضان کے مہینے میں تراویح کے بعد نفل پڑھنا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا کہ گھروں میں جا کر پڑھو (گویا گھروں میں اس نفل کا پڑھنا بہتر سمجھا اور مسجد میں مکروہ جانا)۔
مُعَقِّبَاتٌ لَا یَخِیْبُ قَائِلُھُنَّ ثَلٰثٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ تَسْبِیْحَۃً وَّ ثَلٰثٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ تَحْمِیْدَۃً وَّ اَرْبَعٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ تَکْبِیْرَۃً۔ نماز کے بعد چند کلمے کہے جاتے ہیں ان کا کہنے والا (مراد کو پہنچے گا) نامراد نہیں ہو گا وہ کلمے یہ ہیں ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر (یا ۳۳ بار اللہ اکبر اور اخیر میں لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علٰی کل شیء قدیر کہہ کر سو کا عدد پورا کرے۔ ان کلموں کو معقبات اس لئے کہتے ہیں کہ بار بار ہر نماز کے بعد کہے جاتے ہیں یا ایک کے بعد دوسرے کہے

Marfat.com

جاتے ہیں)۔

فَكَانَ النَّاضِحُ يَعْتَقِبُهُ مِنَّا الْخَمْسَةُ ۔ پانی بھرنے کا ایک اونٹ پانچ آدمیوں میں تھا باری باری ہر ایک اُس پر سواری کرتا۔

دَارَتْ عُقْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار ہونے کی باری آئی۔

كَانَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ يَعْتَقِبُونَ اللَّيْلَ أَثْلَاثًا۔ ابوہریرہؓ اور اُن کی بیوی، اُن کا غلام باری باری تہائی تہائی رات عبادت کرتے (اس طرح ساری رات ختم ہوتی ہر تہائی میں ایک آدمی بیدار اور نماز میں مصروف رہتا)۔

فَلَمَّا خَرَجَ أَبِي عَامِرٌ يُعْقِبَانِهِ۔ جب عامرؓ جنگ خیبر میں نکلے تو ابوبکر صدیقؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باری باری اُن کو اپنے اونٹ پر بٹھا لیتے۔

إِنَّهُ أَبْطَلَ النَّفْحَ إِلَّا أَنْ تَضْرِبَ فَتُعَاقِبَ۔ اگر جانور لات مارے تو اُس کا تاوان دینا لازم نہیں مگر جب جانور کو مارے اور وہ دوبارہ لات مارے تو تاوان دینا ہوگا۔

عَاقِبٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نام ہے۔ (یعنی سب پیغمبروں کے بعد آنے والے)۔

عَاقِبٌ اور عُقُوبٌ۔ جو نیکی اور بھلائی میں اگلے شخص کا قائم مقام ہو۔

فَجَاءَ السَّيِّدُ وَالْعَاقِبُ۔ نجران کے نصارٰی کا سردار اور عاقب (یعنی جس کا سردار کے بعد درجہ تھا) آئے۔

إِنَّهُ سَافَرَ فِي عَقِبِ رَمَضَانَ۔ اُنہوں نے رمضان کے اخیر میں سفر کیا (یعنی جب دسؔ دن اُس سے کم باقی رہے تھے)۔

جَاءَ عَلَى عَقِبِ الشَّهْرِ يَا فِي عَقِبِهِ۔ جب اُس وقت آئے کہ مہینے کے دسؔ روز یا اُس سے کم باقی ہوں۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)۔ اور جَاءَ فِي عُقْبِ الشَّهْرِ يَا عَلَى عُقْبِهِ۔ جب مہینہ پورا ہونے پر آئے۔

فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فِي عُقْبِ ذِي الْحِجَّةِ۔ ہم مدینہ میں ذی الحجہ کی تمامی پر آئے (یعنی سلخ ذی الحجہ کو یا غرہ محرم کو)۔

لَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ۔ اُن کو ایڑیوں کے بل مت لوٹاؤ (یعنی پہلی حالت پر ہجرت ترک کرکے)۔

مَا زَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ۔ برابر ایڑیوں کے بل برگشتہ رہے (یعنی اسلام سے پھر کر کفر پر قائم رہے)۔

نَهَى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ فِي الصَّلٰوةِ۔ نماز میں اپنے دونوں سرینوں کو دونوں ایڑیوں پر رکھنے سے منع فرمایا (یعنی دونوں سجدوں کے درمیان جس کو اقعا بھی کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا وضو میں ایڑیوں کا چھوڑ دینا مراد ہے ایک روایت میں نَهَى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ ہے یعنی اقعا سے منع فرمایا وہ یہ ہے کہ دونوں سرین زمین پر ٹیک دے اور پنڈلیوں کو اونچا سیدھا کرکے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے جیسے کتا بیٹھتا ہے)۔

وَيْلٌ لِلْعَقِبِ يَا لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔ ایڑی یا ایڑیوں کی خرابی ہے دوزخ کی آگ سے (یعنی وضو میں پاؤں اس طرح دھوئے کہ ایڑیاں سوکھی رہ جائیں تو وہ دوزخ کی آگ میں جلیں گی)۔

فَدَعَانِي حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ۔ مجھ کو بلایا یہاں تک کہ میں آپ کی ایڑی کے پاس پہنچ گیا۔

لَكَ وَلِعَقِبِكَ۔ تیرا ہے اور تیری اولاد کا۔

إِنَّ نَعْلَهُ كَانَتْ مُعَقَّبَةً مُخَصَّرَةً۔ آنحضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی ایڑی دار اور بیچ میں پتلی تھی باریک۔

اِنَّهٗ بَعَثَ اُمَّ سُلَيْمٍ لِتَنْظُرَ لَهٗ اِمْرَاَةً فَقَالَ اُنْظُرِيْ اِلٰى عَقِبَيْهَا اَوْ عُرْقُوْبَيْهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمِّ سلیم کو ایک عورت کو دیکھنے کے لئے بھیجا (جس سے آپؐ نکاح کرنا چاہتے ہوں گے) تو فرمایا اُس کی ایڑیوں یا دونوں کونچوں کو دیکھ (اُن کا رنگ کیسا ہے اگر وہ کالے ہیں تو باقی جسم بھی کالا ہوگا)۔

كَانَ اسْمُ رَايَتِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْعُقَابُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا نام عقاب تھا۔

عُقَاب۔ بڑا زبردست جھنڈا، اور ایک مشہور شکاری جانور۔

فَاِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ فَلَهٗ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔ اگر وہ لوگ جن کے پاس مسافر جاکر اُترے اُس کی مہمانی نہ کریں تو اُس کو درست ہے کہ مہمانی کا بدلہ اُسی قدر بجبر اُن سے وصول کرے (یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیہات میں رہنے والوں سے یہ عہد لیا تھا کہ اگر کوئی مسافر اُن کے پاس جاکر اُترے تو اُس کو کھانا کھلائیں۔ بعضوں نے کہا یہ حکم اُس مسافر کے لئے ہے جس کے پاس خرچ نہ ہو اور کھانے کا محتاج ہو تو وہ ہر طرح سے اپنے کھانے کے لائق وصول کرسکتا ہے اُس پر کوئی گناہ نہ ہوگا)۔

سَاُعْطِيْكَ مِنْهَا عُقْبٰى۔ میں عنقریب اُس کا بدلہ تجھ کو دوں گا۔

مَنْ مَّشٰى عَنْ دَابَّتِهٖ عُقْبَةً فَلَهٗ كَذَا۔ جو شخص اپنے جانور سے ایک پھیرا چلے یا ایک گشت اُس کو یہ ملے گا۔

كُنْتُ مَرَّةً نُشْبَةً فَاَنَا الْيَوْمَ عُقْبَةٌ۔ ایک زمانہ میں میرا یہ حال تھا کہ جس کسی سے میں بھڑ جاتا تو اُس کے لئے آفت ہوتا اب میں خود ناتوانی اُٹھاتا ہوں (دوسرے کو کیا نقصان پہنچاؤں گا)۔

مَا مِنْ جَرْعَةٍ اَحْمَدَ عُقْبَانًا۔ کوئی گھونٹ اس سے زیادہ خوش انجام نہیں ہے۔

اِنَّهٗ مَضَغَ عَقَبًا وَّهُوَ صَائِمٌ۔ آپؐ نے ایک پٹھا چبایا اور آپ روزہ دار تھے (کیونکہ صرف چبانے یا زبان پر رکھنے سے روزہ نہیں جاتا)۔

اَلْمُعْتَقِبُ ضَامِنٌ لِمَا اعْتَقَبَ۔ جو شخص ایک چیز کو بیچ کر پھر اُس کو روک رکھے (مشتری کے قبضہ میں نہ دے) تو وہ خود ہی اُس کا ضامن ہوگا (اگر وہ چیز تلف ہوجائے گی تو بائع ہی کا نقصان ہوگا مشتری سے کچھ نہ لے سکے گا)۔

مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّعَقِّبَ۔ جو شخص لوٹنے کے بعد پھر حملہ کرنے کا ارادہ کرے۔

اَلْعَقَبَةُ۔ ایک گھاٹی کا نام ہے جو منیٰ اور مکہ کے درمیان واقع ہے۔ اسی میں جمرہ یعنی ستون ہے جس پر حاجی کنکریاں مارتے ہیں۔

لَيْلَةُ الْعَقَبَةِ۔ وہ رات جس میں انصار لوگوں نے مکہ میں آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی پہلے سال بارہ ۱۲ آدمی آئے تھے انھوں نے پہاڑ کی گھاٹی میں آپ سے بیعت کی اُس کو بَيْعَةُ الْعَقَبَةِ الْاُوْلٰى کہتے ہیں۔ دوسرے سال ستر آدمی آئے اُس کو بیعة العقبة الثانیة کہتے ہیں۔

وَلَقَدْ شَهِدْتُ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ وَمَا اُحِبُّ بَدْرًا بَدَلَهَا۔ میں لیلۃ العقبہ کی بیعت میں شریک تھا اور بدر کی جنگ میں حاضر ہونا اُس کے بدلے مجھ کو پسند نہیں ہے (بلکہ لیلۃ العقبہ کی حضوری کو میں بدر کی حضوری سے بہتر جانتا ہوں کیونکہ اسی رات میں گویا اسلام کی جڑ قائم ہوئی)۔

لَا يَضْمَنُ مَا عَاقَبَتْ اَنْ يَّضْرِبَهَا فَتَضْرِبَ بِرِجْلِهَا۔ اگر کوئی شخص جانور کو مارے اور وہ اُس کے بدلے لات لگائے تو جانور کے مالک پر تاوان نہ ہوگا (کیونکہ مارنے والے نے خود اپنے اوپر بلا مول لی)۔

Marfat.com

رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى عَقَبَةِ الْمَدِيْنَةِ. میں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو اُس گھاٹی میں دیکھا جو مدینہ کے راستہ پر واقع ہے (حجاج بن یوسف نے اُن کو اُسی مقام پر سولی دی تھی اور لاش کو سولی پر لٹکا رہنے دیا تھا)۔

كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ. گھاٹی والوں میں سے ایک شخص کے درمیان آپ تھے (یہ گھاٹی تبوک کی راہ میں ہے وہاں منافقوں نے دغا اور فریب کی راہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا دیا)۔

عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ. یا اللہ تو ابو جہل اور ولید بن عقبہ سے سمجھ لے۔ (صحیح ولید بن عتبہ ہے کیونکہ عقبہ کا بیٹا ولید تو اُس وقت بالکل کمسن تھا)۔

يَتَعَاقَبُوْنَ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ. رات اور دن میں فرشتے نوبت بہ نوبت آتے ہیں (یہ فرشتے کراماً کاتبین کے سوا ہیں یعنی محافظ فرشتے بعضوں نے کہا کراماً کاتبین بھی بدلتے رہتے ہیں واللہ اعلم۔ نوبت بہ نوبت سے یہ مراد ہے کہ رات کے فرشتے صبح کو آسمان پر چڑھ جاتے ہیں اور دن کے فرشتے اُس وقت اُترتے ہیں اسی طرح دن کے فرشتے عصر کے آخر وقت چڑھ جاتے ہیں اور رات کے فرشتے اُس وقت اُترتے ہیں)۔

إِنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْأُخْرٰى. آخرت میں بلندی اور ثواب ہمارے لئے ہے (عاقبت کا اطلاق اکثر بھلائی کے لئے ہوتا ہے جیسے عقوبت کا برائی کے لئے اور کبھی عاقبت کا استعمال بھی برائی کے لئے ہوتا ہے جیسے ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ أَسَاءُوا السُّوْأٰى۔

عُقْبٰى. آخرت کو اور بدلہ کو بھی کہتے ہیں۔

لَا يَطَأُ عَقَبَةً. کسی گھاٹی کو طے نہیں کرتا۔

مَا لِأَحَدِنَا مِنْ ظَهْرٍ يَحْمِلُهُ إِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةٍ يَعْنِيْ أَحَدِكُمْ. ہماری سواری کے لئے کوئی اونٹ نہ تھا جو ہم کو اُٹھاتا مگر ایڑی برابر کچھ جگہ مل جاتی یعنی ایک ایک اونٹ پر تین تین چار چار آدمی لد جاتے ایڑی برابر جگہ مل جاتی۔

يَعْقُوْبُ. مشہور پیغمبر ہیں جن کو اسرائیل بھی کہتے ہیں۔

الْمُتَعَقِّبُ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْأَحْكَامِ كَالْمُتَعَقِّبِ عَلَى اللّٰهِ. جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حکم کو رد کرے (نہ مانے) وہ اُس کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کا حکم رد کر دے (کیونکہ پیغمبر علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں اُن کے تمام احکام اُسی طرح واجب التسلیم ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے احکام)۔

الْمُتَعَقِّبُ عَلٰى عَلِيٍّ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْأَحْكَامِ كَالْمُتَعَقِّبِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ. حضرت علیؓ کے کسی حکم کو رد کرنے والا ایسا ہے جیسے پیغمبر صاحب کے حکم کو رد کرنے والا۔ (یہ امامیہ کی روایت ہے اُن کے نزدیک امام کے احکام بھی پیغمبر صاحب کے احکام کی طرح واجب التسلیم ہیں)۔

عَوَاقِبُ الْأُمُوْرِ. کاموں کے انجام۔

إِيَّاكَ وَالرِّيَاسَةَ إِيَّاكَ أَنْ تَطَأَ أَعْقَابَ الرِّجَالِ. تو ریاست اور سرداری سے بچا رہ۔ اسی طرح لوگوں کی ایڑیاں روندنے سے (ابو حمزہ نے کہا میں نے امام جعفر صادق رحمہ سے کہا ایڑیوں کا روندنا اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا لوگوں کی ہر بات بلا دلیل مان لینا)۔

اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَتَعَاقَبَانِ. رات اور دن ایک کے پیچھے ایک آتے ہیں۔

يَطَأُ عَقِبَنَا. ہماری پیروی کرتا ہے۔

إِنِّيْ لَأَكْرَهُ الرَّجُلَ أَرَاهُ مُعَقَّبَ النَّعْلَيْنِ.

Marfat.com

ہیں اُس شخص کو پسند نہیں کرتا جس کی جوتیوں میں ایڑیاں نہ ہوں۔
سَتَعْقِبُوْنَ مِنِّیْ جُثَّۃً خَلَاءً۔ تم عنقریب میری نعش دیکھو گے جس میں جان نہ ہوگی۔
وَيَعْتَقِبُوْنَ الْخَيْلَ الْعِتَاقَ۔ عمدہ ذات والے گھوڑوں کو روک رکھتے ہیں (کسی کو نہیں دیتے)۔
عَقَبَلَةٌ۔ پیچھے پڑنا۔
عُقْبُوْلَةٌ۔ یا عُقْبُوْلٌ۔ سختی یا بیماری کا وہ حصہ جو باقی رہ گیا ہو (اُس کی جمع عَقَابِيْلُ ہے)۔
ثُمَّ قَرَنَ بِسَعَتِهَا عَقَابِيْلَ فَاقَتِهَا۔ پھر کشائش اور فراخیٔ رزق کے ساتھ محتاجی اور فاقہ کشی کی سختیاں اور بیماریاں لگا دیں۔
عَقْدٌ۔ مضبوط کرنا، باندھنا۔ (اُس کی ضد حَلٌّ ہے) حساب کرنا، ضامن ہونا، معاہدہ کرنا، گرہ دینا۔
عَقَدٌ۔ زبان میں گرہ ہونا، رک جانا۔
تَعْقِيْدٌ۔ کلام میں اجمال اور ابہام کرنا۔
مُعَاقَدَةٌ۔ عہد باندھنا۔ (جیسے مُعَاهَدَةٌ)۔
اِعْتِقَادٌ۔ بستہ کرنا، جمانا۔
تَعَقُّدٌ۔ بستہ ہونا، غلیظ ہونا، جمنا، مشکل ہونا، سخت ہونا۔
تَعَاقُدٌ۔ معاہدہ کرنا۔
اِنْعِقَادٌ۔ بندھ جانا۔
اِعْتِقَادٌ۔ تصدیق کرنا، سچا جاننا، جمع کرنا، سخت ہونا۔
عَقْدٌ۔ اصطلاح شرع میں ایجاب اور قبول کو کہتے ہیں، بیع میں ہو یا نکاح میں، یا ہبہ میں یا اور کسی معاملہ میں۔
مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهٗ فَاِنَّ مُحَمَّدًا بَرِئٌ مِّنْهُ۔ جو شخص اپنی داڑھی میں گرہ دے (اس کو موڑ موڑ کر گھونگھر کرے) تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے بے تعلق ہیں (عرب لوگ تکبر اور غرور کی راہ سے داڑھی کو موڑتے اور گھونگھریالے کرتے اُس میں گرہیں لگاتے۔ اُس سے منع فرمایا ایسا ہی مونچھیں چڑھانا غرور کی راہ سے یہ بھی منع ہے۔ داڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دینا اور مونچھیں کترا ڈالنا اسلام کا طریق ہے)۔
مَنْ عَقَدَ الْجِزْيَةَ فِيْ عُنُقِهٖ فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ جس شخص نے کافروں کی طرح جزیہ اپنے اوپر لگایا (یعنی جزیہ دینا قبول کیا) وہ اُس دین سے جدا ہو گیا جس کو اللہ کے رسول یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے۔
لَكَ مِنْ قُلُوْبِنَا عُقْدَةُ النَّدَمِ۔ ہمارے دلوں پر شرمندگی کی گرہ ہے (یعنی نادم ہو کر گناہ سے پکی توبہ کرتے ہیں)۔
لَاٰمُرَنَّ بِرَاحِلَتِيْ تُرْحَلُ ثُمَّ لَا اَحُلُّ لَهَا عُقْدَةً حَتّٰى اَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ۔ میں تو اپنی اونٹنی پر زین لگانے کا حکم دوں گا پھر اُس کی کوئی گرہ نہ کھولوں گا۔ (کہیں نہیں ٹھہروں گا) یہاں تک کہ مدینہ پہنچ جاؤں۔
اِنَّ رَجُلًا كَانَ يُبَايِعُ وَفِيْ عُقْدَتِهٖ ضُعْفٌ۔ ایک شخص خرید و فروخت کیا کرتا تھا مگر اُس کے معاملہ میں عقلمندی نہ تھی (نفع نقصان پر پورا غور نہ کرتا تھا بیوقوف اور بھولا بھالا تھا)۔
هَلَكَ اَهْلُ الْعُقَدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔ قسم کعبہ کے مالک کی جھنڈے والے (یعنی حاکم اور رئیس) تباہ ہوئے (اُن سے آخرت میں بڑا مواخذہ ہوگا)۔
هَلَكَ اَهْلُ الْعُقْدَةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔ کعبہ کے پروردگار کی قسم جن سے لوگ بیعت کرتے ہیں (یعنی بادشاہ اور رئیس) تباہ ہوئے۔
وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ۔ جن سے تم نے قسم کھا کر معاہدہ کیا۔
اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ۔ پروردگار

Marfat.com

(میں تجھ سے بوسیلہ اُن عزتوں کے سوال کرتا ہوں جو عرش کو حاصل ہیں یا عرش کے ان مقامات کے وسیلہ سے جن سے عزت وابستہ ہے یا جہاں تیری عزت کا جلوس ہے عرش مجید پر اُس کے وسیلہ سے (یہ دعاء حدیث شریف میں وارد ہے).

فَعَدَلْتُ عَنِ الطَّرِیْقِ فَاِذَا بِعُقْدَةٍ مِّنْ شَجَرٍ۔ میں راستے سے سرک کر دوسری طرف گیا ایک مقام میں پہنچا جہاں گنجان درخت تھے۔

اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْهَا الْخَیْرُ۔ گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت اور بھلائی بندھی ہوئی ہے۔

اَلَمْ اَکُنْ اَعْلَمُ السِّبَاعَ هٰهُنَا کَثِیْرًا قِیْلَ نَعَمْ وَلٰکِنَّهَا عُقِدَتْ فَهِیَ تُخَالِطُ الْبَهَائِمَ وَلَا تَهِیْجُهَا۔ کیا اس جنگل میں درندے بہت نہ تھے لوگوں نے کہا ہاں بیشک تھے مگر اُن کو باندھ دیا گیا ہے (یعنی عمل اور طلسم کے زور سے) اب وہ چوپایوں کے ساتھ مل کر رہتے ہیں اُن پر حملہ نہیں کرتے۔

اِنَّهٗ کَسٰی فِیْ کَفَّارَةِ الْیَمِیْنِ ثَوْبَیْنِ ظَهْرَانِیًّا وَمُعَقَّدًا۔ ابوموسیٰ رضؓ نے قسم کے کفارے میں دو کپڑے ایک مرالظہران کا بنا ہوا اور ایک معقد کپڑا دیا (وہ ہجر کی چادر کو کہتے ہیں)۔

وَعَقَدَ تِسْعِیْنَ۔ اُنگلیوں سے نوّے کا اشارہ کیا وہ اشارہ اس طرح ہے کہ سبابہ کلمہ کی اُنگلی کو انگوٹھے کی جڑ سے ملا دے)۔

وَعَقَدَ عَشْرًا۔ دس کا اشارہ کیا (وہ اشارہ اس طرح ہے کہ سبابہ کا سرا انگوٹھے کے بیچ میں رکھے حلقہ کی طرح اور نوّے کا اشارہ اُس کی بہ نسبت تنگ ہوتا ہے)۔

عَقَدَ ثَلٰثَةً وَّخَمْسِیْنَ۔ اور ترپن کا اشارہ کیا (وہ اس طرح ہے کہ خنصر کو بنصر پر رکھے مگر یہاں یہ مراد نہیں ہے بلکہ خنصر کا ہتھیلی پر رکھنا مقصود ہے اُنسٹھ کی شکل پر۔ بعضوں نے کہا وہ اس طرح ہے کہ خنصر اور بنصر اور وسطیٰ کو بند کرلے اور سبابہ کو چھوڑ دے اور انگوٹھے کو سیدھا اُس سے لگا دے۔ تشہد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح بیٹھتے تھے اور سبابہ سے توحید کا اشارہ کرتے رہتے)۔

اِنْقَطَعَ عِقْدٌ لِّیْ۔ میرے گلے کا ایک ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ (جس کی قیمت بارہ ۱۲ درم تھی اور حضرت عائشہ رضؓ نے اپنی بہن اسماءؓ سے اُس کو مستعار لیا تھا)۔

ثَلٰثَ عُقَدٍ۔ (شیطان اُس کی گدّی پر) تین ۳ گرہیں لگاتا ہے (اُس کو ایسا سُلا دیتا ہے کہ صبح کی نماز کے لئے نہیں اُٹھتا)۔

عَاقِدِیْ اُزُرِهِمْ۔ اپنے ازاروں کو باندھے ہوئے تھے (سامنے سے اُن کو باندھ لیا تھا کیونکہ وہ تنگ تھیں اور چھوٹی اگر نہ باندھتے تو ستر کھل جانے کا ڈر تھا)۔

وَاعْقِدْنَ بِالْاَصَابِعِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُّسْتَنْطَقَاتٌ۔ اُنگلیوں پر تسبیح اور تہلیل اور تکبیر کا شمار کرو اس لئے کہ قیامت کے دن انگلیوں سے سوال ہوگا اُن سے کہا جائے گا بولو (وہ گواہی دیں گی)۔

یَعْقِدُهَا بِیَدِهٖ۔ ہاتھ سے تسبیح کا شمار کرتے (یعنی عقد انامل جس کا طریق عرب لوگوں میں رائج ہے)۔

کُلِّفَ اَنْ یَّعْقِدَ بَیْنَ شَعِیْرَتَیْنِ۔ دو ۲ بالوں میں گرہ لگانے کا اُس کو حکم ہوگا جو بہت مشکل ہے اُس سے نہ ہو سکے گا)۔

رَاَیْتُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْقِدُ التَّسْبِیْحَ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تسبیح کا شمار اُنگلیوں پر کرتے (یعنی عقد انامل سنت ہے لیکن دانوں کی تسبیح رکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے)۔

خنصر یعنی چھنگلی، بنصر اس کے برابر والی اُنگلی، وسطیٰ بنصر کے برابر بڑی اُنگلی، سبابہ کلمہ کی اُنگلی ۱۲ مص

Marfat.com

مُشْتَرِي الْعُقْدَةِ مَرْزُوْقٌ وَبَائِعُهَا مَحْرُوْمٌ جائداد غیر منقولہ (مثلاً باغ، مکان، زمین وغیرہ) کا خریدار روزی دیا جائے گا اور بیچنے والا محروم ہو گا۔

كَانَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَشْتَرِيَانِ عُقْدَةً۔ امام ابو جعفر اور ابو عبداللہ جائداد غیر منقولہ کو نہیں بیچتے تھے۔

ثُمَّ عَقَدَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى تِسْعِيْنَ۔ پھر بائیں ہاتھ سے نوّے کا اشارہ کیا۔

اَسْلَمَ اَبُوْ طَالِبٍ بِحِسَابِ الْجُمَّلِ ثُمَّ عَقَدَ بِيَدِهٖ ثَلٰثًا وَّسِتِّيْنَ۔ ابو طالب ترسٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے۔ ترسٹھ کا اشارہ ہاتھ سے کیا۔ (بعضوں نے کہا الٰہ احد جواد مراد ہے جس کے عدد ترسٹھ ہوتے ہیں)۔

كَلَامٌ مُعَقَّدٌ۔ مشکل اور مغلق کلام۔ جس کا مطلب صاف نہ ہو۔

مَعْقِدُ الْاِزَارِ۔ وہ مقام جہاں پر ازار باندھی جاتی ہے۔

عُنْقُوْدٌ۔ خوشہ یا انگور کا خوشہ۔

اِذَا صَارَ الْحِصْرِمُ عُنْقُوْدًا اَحَلَّ بَيْعُهٗ۔ جب چنے کے بال نکل آئے اُس میں دانے پڑ جائیں تو اُس کا بیچنا درست ہے۔

عَقْرٌ۔ زخمی کرنا، نحر کرنا، کونچیں کاٹنا، سر کاٹنا، قید کر لینا، بانجھ ہونا۔ جیسے عُقْرٌ اور عُقَارٌ ہے۔

عَقَرٌ۔ دہشت زدہ ہونا، ہکا بکا ہو کر کھڑے رہ جانا۔

تَعْقِيْرٌ۔ زخمی کرنا۔

تَعَقُّرٌ۔ جانور کی پیٹھ لگ جانا۔ (جیسے اِنْعِقَارٌ ہے)۔

اِنِّيْ بِعُقْرِ حَوْضِيْ اَذُوْدُ النَّاسَ لِاَهْلِ الْيَمَنِ۔ میں قیامت کے دن اپنے حوض کے اُس مقام پر کھڑا ہونگا جہاں سے پانی پیتے ہیں اور یمن والوں کے لئے دوسرے لوگوں کو ہٹاؤں گا۔

مَا غُزِيَ قَوْمٌ فِيْ عُقْرِ دَارِهِمْ اِلَّا ذَلُّوْا۔ جن لوگوں پر اُن کے گھروں کی جڑ میں جہاد کیا جائے وہ ذلیل اور خوار ہوں گے (کیونکہ یہ اُن کی بے ہمتی اور نامردی کی دلیل ہے کہ دشمن سے باہر نہ لڑ سکے اپنے گھروں میں چھپے رہے اور لڑائی سے جان چھپاتے رہے)۔

عُقْرُ دَارِ الْاِسْلَامِ الشَّامُ۔ دار الاسلام کی جڑ شام کا ملک ہے (قیامت کے قریب سارے مسلمان سمٹ کر وہاں جمع ہوں گے اور نصاریٰ اُس کو بھی لینا چاہیں گے)۔

لَا عَقْرَ فِي الْاِسْلَامِ۔ اسلام کے دین میں عقر نہیں ہے۔ (یعنی جانوروں کا قبر پر ذبح کرنا مشرکوں کی رسم تھی کہ جب اُن میں کوئی بڑا شخص مر جاتا تو اُس کی قبر پر جانور کاٹتے اور کہتے کہ زندگی کی حالت میں وہ مہمانوں کے لئے جانور ذبح کرتا اب ہم اُس کا بدلہ کرتے ہیں)۔

لَا تَعْقِرَنَّ شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا اِلَّا لِمَاْكَلَةٍ۔ کسی بکری یا اونٹ (یا گائے یا اور کوئی حلال جانور) کو زخمی نہ کر مگر کھانے کے لئے۔ (لیکن ناحق اُن کو زخمی کرنا اور ایذا پہنچانا جب کھانا مقصود نہ ہو نہ ضرورت ہو منع ہے کیونکہ یہ مُثلہ ہے)۔

فَمَا زِلْتُ اَرْمِيْهِمْ وَاَعْقِرُ بِهِمْ۔ (سلمہ بن اکوع نے کہا) میں برابر ان ڈاکوؤں کو تیر مارتا رہا اُن کے جانوروں کو قتل کرتا رہا (گراتا رہا)۔

فَعَقَرَ حَنْظَلَةُ الرَّاهِبُ بِاَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ۔ حنظلہ نے ابو سفیان کے جانور کو گرا دیا۔ (اُس کی کونچیں کاٹ دیں)۔

لَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا) اگر تو اسلام

ا۔ یہ شیعوں کی روایت ہے ۱۲ منہ

سزا لائے گا اُس کی طرف پیٹھ پھیرے گا تو اللہ تجھ کو ہلاک کرے گا (تو مارا جائے گا۔ ایسا ہی ہوا جنگ یمامہ میں وحشی غلام کے ہاتھ سے مارا گیا اُس کے مرید بھی تتر بتر ہو گئے (عَقْرُ النَّخْلِ سے یہ ماخوذ ہے یعنی کھجور کے درخت کا سر کاٹ ڈالا۔ کھجور کا درخت انسان کے مشابہ ہے۔ اگر اس کا سر کاٹ ڈالو تو مر جاتا ہے۔

وَعَقْرُ جَارَتِهَا۔ وہ اپنی سوکن کی ہلاکت ہے (یعنی اتنی خوب صورت اور نیک سیرت ہے کہ اُس کی سوکن اُس کو دیکھ کر جل جل کر مر جاتی ہے)۔

لَا تَأْكُلُوا مِنْ تَعَاقُرِ الْأَعْرَابِ فَإِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَكُونَ مِمَّا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ۔ (عبداللہ بن عباسؓ نے کہا یہ گنوار لوگ جو جانور ایک دوسرے کی ضد سے اپنا فخر جتانے کے لئے کاٹتے ہیں اُن میں کوئی ایک جانور کاٹتا ہے تو دوسرا دو کاٹتا ہے وہ دو کاٹتا ہے تو یہ تین کاٹتا ہے اسی طرح مقابلہ جاری رہتا ہے یہاں تک کہ ایک فریق عاجز اور مغلوب ہو جاتا ہے) اُن کا گوشت مت کھاؤ میں ڈرتا ہوں کہیں یہ مِمَّا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ میں داخل نہ ہو[1]۔

نَهَى عَنْ مُعَاقَرَةِ الْأَعْرَابِ۔ گنواروں کے ضدم ضدا ذبیحہ سے منع فرمایا (اُس کا مطلب وہی ہے جو اُوپر گذرا)۔

إِنَّ خَدِيجَةَ لَمَّا تَزَوَّجَتْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَتْ أَبَاهَا حُلَّةً وَخَلَّقَتْهُ وَنَحَرَتْ جَزُورًا فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبِيرُ وَهٰذَا الْعَبِيرُ وَهٰذَا الْعَقِيرُ۔ ام المومنین حضرت خدیجہؓ نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کیا تو اپنے والد کو (جو بوڑھے ضعیف تھے) ایک نیا جوڑا کپڑوں کا پہنایا اور اُن کے خوشبو لگائی اور ایک اونٹ کاٹا۔ اُنھوں نے کہا یہ نئے عمدہ کپڑے کیسے، یہ خوشبو کیسی، یہ قربانی کیسی (بعضوں نے کہا عَقِیر کے معنے پاؤں کاٹا ہوا چونکہ عربوں کی عادت تھی جب اونٹ کو نحر کرنا چاہتے تو پہلے اُس کا ایک پاؤں کاٹ دیتے تاکہ وہ نحر کے وقت بھاگ نہ نکلے)۔

إِنَّهُ مَرَّ بِحِمَارٍ عَقِيرٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سے گذرے جو زخمی کیا گیا تھا (لیکن اُس کی جان نہیں نکلی تھی)۔

عَقْرَى حَلْقَى۔ (حضرت صفیہؓ کو حیض آ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کا ذکر ہوا تو فرمایا) اللہ اُس کو تباہ کرے اُس کے حلق میں بیماری ہو۔ (زمخشری نے کہا عَقْرَى حَلْقَى بدنصیب اور بدبخت عورت کو کہتے ہیں گویا وہ اپنی قوم کو ہلاک کرتی ہے اُن کو مونڈ ڈالتی ہے۔ بہرحال یہ بددعا کے طور پر آپ نے نہیں فرمایا بلکہ عرب لوگوں کا محاورہ ہے کہ غصہ کے وقت عورت کے حق میں یہ الفاظ کہتے ہیں۔ مترجم کہتا ہے میں نے بخاری کے ترجمہ میں عَقْرَى حَلْقَى کا ترجمہ اہل ہند کے محاورے میں یہ کیا ہے بانجھ، سرمنڈی جو خفگی کے کلمات ہیں[2])۔

عَقَرْتَ الرَّجُلَ عَقَرَكَ اللهُ۔ (حضرت عمرؓ کے سامنے ایک شخص نے دوسرے شخص کی اُس کے منہ پر تعریف کی جو خوشامد کہلاتی ہے اور عقلمندوں کے نزدیک بہت مذموم ہے انھوں نے کہا) تو نے اُس شخص کو تباہ کیا اللہ تجھ کو تباہ کرے۔

لَا يَعْقِرْ مُسْلِمًا۔ کسی مسلمان پر عیب نہ لگائے، اُس کو مطعون نہ کرے۔

فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهُ۔ ابوقتادہؓ نے گورخر پر حملہ

---

[1] یعنی ان جانوروں اور کھانوں میں جن پر غیر اللہ کا نام لیا جائے اور غیر اللہ کے لئے ذبح کئے جائیں جن کے کھانے کی ممانعت قرآن مجید میں آئی ہے ۱۲ منہ

[2] لیکن یہ ترجمہ محل نظر ہے کیونکہ بانجھ عورت اور مرد دونوں کیلئے عاقر آتا ہے اسی طرح بے بال کے لئے حَلِق اور حَلِیق کے الفاظ ہیں حَلْقٰی جمع کا صیغہ تو ہو سکتا ہے مگر تانیث کا صیغہ نہیں ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

کیا اُس کو قتل کر ڈالا۔
حِمَارٌ وَحْشِيٌّ مَعْقُوْرٌ۔ زخمی گورخر۔
وَالَّذِيْ عَقَرَهَا۔ اور ایک وہ شخص جس نے جہاد میں اپنے گھوڑے کی کونچیں کاٹ ڈالیں (اُس کا مطلب یہ ہے کہ اب لوٹ کر نہیں جاؤں گا نہ بھاگوں گا بلکہ مرنے کے لئے تیار ہو گیا)۔
فَعَقَرَهَا وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ عَقَرَ۔ اُس نے اپنے گھوڑے کے پاؤں کاٹ ڈالے اور وہ پہلا شخص تھا جس نے یہ کام کیا۔
إِذَا يُعْقَرُ جَوَادُكَ۔ جب تو تیرا گھوڑا مارا جائے گا۔
وَعَقَرَ جَوَادَهُ۔ اپنے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے۔
إِنَّهُ أَقْطَعَ حُصَيْنَ بْنَ مُشَمِّتٍ نَاحِيَةً كَذَا وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَعْقِرَ مَرْعَاهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حصین بن مشمت کو ایک مقطعہ (قطعہ زمین) دیا اور اُن سے یہ شرط لگائی کہ وہاں کے درخت نہ کاٹے جائیں (جن کو اونٹ چرتے ہیں)۔
فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ كَلَامَ أَبِيْ بَكْرٍ فَعُقِرْتُ وَأَنَا قَائِمٌ حَتّٰى وَقَعْتُ إِلَى الْأَرْضِ۔ حضرت عمرؓ نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو میں شش و پنج میں رہ گیا (بے حواس تھا مجھ کو ہرگز یقین نہ تھا کہ آپؐ نے انتقال فرمایا) یہاں تک کہ میں نے ابوبکر صدیقؓ کا کلام سُنا (اُنہوں نے منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا اور لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر کی) اُن کا کلام سُنتے ہی میرے پاؤں نے مجھ کو چھوڑ دیا سن سن کرنے لگے یہاں تک کہ میں زمین پر گر پڑا۔ (یہ عَقَرَ بفتحتین سے ماخوذ ہے یعنی آدمی کے پاؤں بے قابو ہو جانا ڈر اور خوف سے۔ بعضوں نے کہا دہشت اور خوف سے کھڑے رہ جانا، حرکت نہ کر سکنا)۔
إِنَّهُ عَقِرَ فِيْ مَجْلِسِهِ حِيْنَ أُخْبِرَ أَنَّ مُحَمَّدًا قُتِلَ۔ حضرت عباسؓ کے پاؤں بے قابو ہو گئے جب کہ اُنہوں نے سُنا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) شہید ہو گئے ہیں (رنج کے مارے حضرت عباسؓ بے حواس ہو گئے)۔
فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَتْ أَذْقَانُهُمْ عَلٰى صُدُوْرِهِمْ وَعَقِرُوْا فِيْ مَجَالِسِهِمْ۔ جب اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا (آپ زندہ اور مع الخیر ہیں) تو اُن کی ٹھڈیاں (شرمندگی کے مارے) سینوں سے آلگیں اور اپنی اپنی مجلسوں میں بے طاقت ہو گئے۔
عَقِرْتُ یا فَعُقِرْتُ حَتّٰى مَا يُقِلُّنِيْ رِجْلَايَ۔ میں بے طاقت ہو گیا یہاں تک کہ میرے پاؤں مجھ کو نہیں اُٹھا سکتے تھے۔
لَا تَزَوَّجَنَّ عَاقِرًا۔ بانجھ عورت سے نکاح نہ کرو۔ (کیونکہ میں آخرت میں اپنی اُمت کی کثرت بتلاؤں گا تو جننے والی عورت سے نکاح کرنا بہتر ہے تاکہ مسلمانوں کی تعداد بڑھے)۔
إِنَّهُ مَرَّ بِأَرْضٍ تُسَمّٰى عَقِرَةً فَسَمَّاهَا خَضِرَةً۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک زمین پر سے گزرے جس کا نام عقرہ تھا آپؐ نے اُس کا نام بدل کر خضرہ رکھ دیا (عَقِرَة بمعنے بانجھ یعنی جس زمین میں کچھ نہ اُگتا ہو عرب لوگ کہتے ہیں شَجَرَةٌ عَاقِرٌ۔ بے پھل درخت تو آپ نے یہ نام مکروہ سمجھا اور خَضِرَة یعنی سرسبز اور شاداب اُس کا نام رکھ دیا)۔
نَخْلَةٌ عَقِرَةٌ۔ کھجور کا وہ درخت جس کا سر کاٹ دیا ہو (وہ سوکھ گیا ہو)۔
فَأَعْطَاهُمْ عُقْرَهَا۔ آپؐ نے اُس عورت کا عقر اُن کو دیا (عُقْر کہتے ہیں ازالۂ بکارت کے معاوضہ کو پھر خرچی کو کہنے لگے جو جماع کے بدلے دی جائے خواہ باکرہ سے جماع کرے یا ثیبہ سے۔ یعنی اگر زنا حلال ہوتا تو اُسکی اُجرت

جو ہر عورت کی شان کے لائق ہو اُس کو عُقر کہیں گے)۔

لَيْسَ عَلٰى زَانٍ عُقْرٌ۔ زنا کرنے والے کو عُقر دینا لازم نہ ہو گا۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُعَاقِرُ خَمْرٍ۔ جو شخص دائم الخمر ہو (ہمیشہ شراب پیا کرے) وہ بہشت میں نہیں جائے گا (یہ عُقْرُ الْحَوْضِ سے ماخوذ ہے یعنی حوض کا وہ مقام جہاں سے پانی پیتے ہیں۔ کیونکہ پینے والے وہاں ہر وقت جمع رہتے ہیں)۔

لَا تُعَاقِرُوْا۱۔ شراب ہمیشہ مت پیو (اُس کی عادت نہ ڈالو ورنہ پھر اُس کا چھوٹنا محال ہو گا) (ایک حدیث میں عُقار کا ذکر ہے وہ شراب کو کہتے ہیں)۔

مَنْ بَاعَ دَارًا اَوْ عَقَارًا۔ جو شخص گھر یا زمین یا باغ یا کھیت بیچے۔ (عقار کہتے ہیں جائداد غیر منقولہ کو)۔

فَرَدَّ عَلَيْهِمْ ذَرَارِيَّهُمْ وَعَقَارَ بُيُوْتِهِمْ۔ آپ نے اُن کو اُن کے بال بچے اور جائداد غیر منقولہ واپس دے دیئے (بعضوں نے کہا عقار بیوت سے گھر کے ضروری سامان برتن وغیرہ مراد ہیں)۔

وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ اَهْلَ الْاَرْضِ وَالْعَقَارِ۔ انصاری لوگ زمین والے اور باغات والے لوگ تھے۔ (اُن کا گزر کھیتی باڑی باغات پر ہوتا)۔

خَيْرُ الْمَالِ الْعُقْرُ۔ بہتر مال وہ ہے جس میں ترقی ہوتی رہے (آمدنی ہو)۔

سَكَّنَ اللّٰهُ عُقَيْرَاكِ فَلَا تُصْحِرِيْهَا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نفس کو پردے میں رکھا اب اس کو جنگل میں مت نکالو۔ (یہ حضرت اُمّ سلمہؓ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کہا جب انہوں نے بصرے کا قصد کیا۔ قتیبیؒ نے کہا عُقیری کا لفظ میں نے اس حدیث کے سوا اور کہیں نہ سُنا۔

۱ یہ غالباً اوائل اسلام کے زمانہ میں حکم ہو گا جب کہ شراب کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی ۱۲ مص

زمخشری نے کہا یہ عَقْرٰی کی تصغیر ہے جو عَقْر سے نکلا ہے یعنی اپنی جگہ ڈر کر رہ گیا)۔

عَقَرْتُ بِهٖ۔ میں نے اُس کو قید کر رکھا۔

خَمْسٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَعَدَّ مِنْهَا الْكَلْبَ الْعَقُوْرَ۔ پانچ جانور حل اور حرم ہر جگہ قتل کر دیئے جائیں گے اُن میں سے ایک کٹنا کُتا بھی ہے (اسی طرح شیر، چیتا، بھیڑیا، یہ سب کُتے میں داخل ہیں اور جو درندہ لوگوں پر حملہ کرے)۔

اِنَّهٗ رَفَعَ عَقِيْرَتَهٗ يَتَغَنّٰى۔ اُنھوں نے اپنی دردناک آواز بلند کی اور گانے لگے (عقیرہ بمعنے معقورہ یعنی کاٹا گیا۔ اصل اسکی یہ ہے کہ ایک شخص کا ایک پاؤں کٹ گیا تھا وہ اُس کٹے ہوئے پاؤں کو سالم پاؤں پر رکھ کر زور سے چلاتا اور درد کے ساتھ فریاد کرتا۔ پھر جو شخص اپنی آواز بلند کرے تو اُس کے لئے کہتے ہیں رَفَعَ عَقِيْرَتَهٗ یعنی اپنی آواز بلند کی)۔

اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ نُوْرَانِ عَقِيْرَانِ فِي النَّارِ۔ سورج اور چاند دونوں نور ہیں دونوں جہنم میں باندھ کر ڈال دیئے جائیں گے (دوزخ والوں کو اُن سے عذاب دیا جائے گا۔ مجمع البحار میں بجائے نُوْرَانِ کے ثَوْرَانِ ہے یعنی دو بیل ہیں جو ہاتھ پاؤں باندھ کر دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے)۔

فَاَقِفُ عَلٰى عُقْرِ حَوْضِيْ يَسْقِيْ مَنْ عَرَفَ مِنْ اُمَّتِيْ۔ حضرت علیؓ قیامت کے دن میرے حوض کے پانی پینے کے مقام پر کھڑے ہونگے اور جس کو میری اُمّت میں سے پہچانیں گے اُس کو پانی پلائیں گے۔

عَقْرَبٌ۔ بچھو۔

عَقْرَبَةٌ۔ بچھو کا سا کام کرنا۔

مَنْ تَزَوَّجَ وَالْقَمَرُ فِي الْعَقْرَبِ لَمْ يَرَ الْحُسْنٰى۱۔ جو شخص اُن دنوں میں نکاح کرے جب چاند

Marfat.com

برج عقرب میں ہو تو اُس کو بھلائی نہ ہوگی (یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

مُسِخَ الْعَقْرَبُ وَكَانَ نَمَّامًا۔ بچھو کی شکل بدل دی گئی (مسخ ہو گیا) پہلے وہ ایک چغل خور آدمی تھا (چغل خور لوگوں کو کاٹتا ستاتا ہے اسی طرح بچھو بھی)۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ لَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَّلَا غَيْرَهٗ۔ اللہ بچھو پر لعنت کرے نہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ بے نمازی کو (جیسے کہتے ہیں۔ ع۔ نیش عقرب نہ از پئے کین است ٭ مقتضائے طبیعتش این است ٭)۔

عَقْصٌ۔ گوندھنا، بٹنا، لپیٹنا، ڈنک مارنا۔

عَقَصٌ۔ سینگ کانوں کے پیچھے تک پلٹے ہوئے ہونا، بخیلی کرنا، بدخلق ہونا۔

عِقَاصٌ۔ وہ دھاگہ جس سے زلفوں کے کنارے باندھے جاتے ہیں۔ (اُس کی جمع عُقُصٌ ہے)۔

عَقِصٌ۔ جمی ہوئی ریتی جس میں راستہ نہ ہو، بخیل، بدخلق۔

اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيْصَتُهٗ فَرَقَ وَاِلَّا تَرَكَهَا۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چوٹی پھیل جاتی تو آپ مانگ نکال لیتے ورنہ اُس کو اپنے حال پر چھوڑ دیتے۔ (عَقِيْصَة کہتے ہیں بٹے ہوئے بالوں کو جیسے ضَفِيْرَة اور مَضْفُوْرَة۔ بعضوں نے کہا عقیصہ یہ ہے کہ بالوں کے سرے اُن کی جڑوں میں موڑ کر اندر کر لئے جائیں اور مشہور روایت عَقِيْقَتُهٗ ہے اُس کا ذکر آگے آتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو گوندھتے نہ تھے اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر بال پھیل کر منتشر ہو جاتے تو آپ مانگ نکال لیتے ورنہ اُن کو اپنے حال پر چھوڑ دیتے۔ مجمع البحار میں ہے کہ شاید عَقِيْصَة سے عَقِيْقَة ہی مراد ہو یعنی سر کے بال۔ اصل میں عَقْص کہتے ہیں جوڑا باندھنے کو یعنی بالوں کو چند بار اُٹھا کر کے اُس کا جوڑا کر لینا جیسے عورتیں کیا کرتی ہیں، یا چوٹیاں نکالنا)۔

اِنْ صَدَقَ ذُو الْعَقِيْصَتَيْنِ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ۔ اگر دو جوڑے والا اپنی بات میں سچا ہے (جیسا اُس نے کہا ویسا ہی عمل کرے گا) تو وہ ضرور بہشت میں جائے گا۔

مَنْ لَبَّدَ اَوْ عَقَصَ فَعَلَيْهِ الْحَلْقُ۔ جو شخص احرام کے وقت بالوں کو گوندے سے (یا اور کسی چپکانے والی چیز سے) چپکائے یا جوڑا باندھ لے تو اُس کو احرام کھولتے وقت سر منڈانا ضروری ہوگا۔ (بالوں کا کترانا اُس کو کافی نہ ہوگا) اس لئے کہ اُس نے بالوں کی پریشانی کی تکلیف نہیں اُٹھائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد کو بھی اپنے بال جوڑ کر سر پر جوڑا بنا لینا درست ہے۔ اور بعضوں نے اس کو مکروہ رکھا ہے کیونکہ عورتیں کی مشابہت ہے۔

اَلَّذِيْ يُصَلِّيْ وَرَأْسُهٗ مَعْقُوْصٌ كَالَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ۔ جو شخص سر پر جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھے تو اُس کی مثال ایسی ہے جیسے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے نماز پڑھے (کیونکہ جب ہاتھ بندھے ہوں گے تو وہ زمین پر نہ لگیں گے۔ اسی طرح جب بالوں کا جوڑا سر پر ہو تو سجدے میں بال زمین پر نہ گریں گے اور بہتر یہ ہے کہ سجدے میں بال بھی زمین پر گریں وہ بھی سجدہ کریں)

فَاَخْرَجَتِ الْكِتَابَ مِنْ عِقَاصِهَا۔ آخر اُس نے اپنی چوٹیوں میں سے وہ خط نکال دیا (جو حاطب بن ابی بلتعہ نے اُس عورت کے ہاتھ مکہ کے مشرکوں کو لکھ کر بھیجا تھا) (عِقَاص جمع ہے عَقِيْصَة کی یا عِقْصَة کی بمعنے چوٹی اور لٹ بالوں کی جو بٹی ہوئی ہو۔ بعضوں نے کہا وہ دھاگا جس سے چوٹیاں باندھتے ہیں)۔

اَلْخُلْعُ تَطْلِيْقَةٌ بَائِنَةٌ وَهُوَ مَا دُوْنَ عِقَاصِ الرَّأْسِ۔ خلع سے ایک طلاق بائن پڑ جائے گی اور خاوند عورت سے خلع کے بدلے میں اُس کی تمام جائداد اور مال

Marfat.com

لے سکتا ہے صرف اُس کی چوٹیاں چھوڑ دے گا۔ (مطلب
ہے کہ خلع کا بدل کوئی معین نہیں خاوند جتنا چاہے عورت
سے لے سکتا ہے یہاں تک کہ اس کا تمام مال صرف اُس کا
تن بدن چھوڑ دے گا گو کہ مہر سے یا جتنا خاوند نے عورت
کو دیا ہے اُس سے زیادہ لینا مکروہ ہے)۔

اَلْخَیْرُ مَعْقُوْصٌ بِنَوَاصِی الْخَیْلِ۔ گھوڑوں کی
پیشانیوں میں خیر اور برکت بندھی ہوئی ہے۔

تَطَؤُہٗ بِاَظْلَافِھَا لَیْسَ فِیْھَا عَقْصَاءُ وَ
لَا جَلْحَاءُ۔ (جو شخص جانوروں کی زکوٰۃ نہ دے گا تو قیامت
کے دن) وہ جانور اپنے کھروں سے اُس کو روندیں گے۔
سینگوں سے اُس کو ماریں گے۔ اُن میں کوئی جانور ایسا نہ ہوگا
جس کے سینگ اندر کی طرف مڑے ہوں۔ (بلکہ سامنے نکلے
ہوئے خوب تیز اور نوکدار سینگ ہوں گے)، نہ بے سینگ والا۔

لَیْسَ مِثْلَ الْحَصِرِ الْعَقِصِ۔ معاویہ، عبداللہ بن
زبیرؓ کی طرح بخیل تنگدل بد خلق نہ تھے (بلکہ نہایت
خلیق اور بامروّت باہمّت اور باسخاوت تھے یہی وجہ تھی
انھوں نے لوگوں کے دل اپنی طرف مائل کر لئے اور مزے
سے حکومت کی۔ عبداللہ بن زبیرؓ گو بزرگ اور بزرگ
زادے تھے مگر انہوں نے بنی ہاشم سے بدخلقی اور عام
لوگوں سے بخیلی کا برتاؤ کر کے آخر اپنی حکومت گنوادی
اور مارے گئے)۔

ثُمَّ مُوْتَانٌ کَعُقَاصِ الْغَنَمِ۔ پھر لوگوں میں موت
کا بازار ایسا گرم ہوگا جیسے عُقاص کی بیماری سے بکریاں
مرتی ہیں (یہ بیماری ایسی سخت ہے کہ جب بکریوں میں
پھیلتی ہے تو صدہا مر جاتی ہیں)۔

مَنْ عَقَصَ شَعْرَہٗ۔ جو شخص اپنے بالوں کو گوندھ

عَقْعَق۔ دیسی کوّا۔ (محیط میں ہے کہ عَقْعَق ایک
پرندہ ہے جو کبوتر کے برابر ہوتا ہے اُس کے دو رنگ ہوتے
ہیں سیاہ و سفید دُم لمبی ہوتی ہے اُس کو قَعْقَع بھی
کہتے ہیں)۔

یَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْعَقْعَقَ۔ احرام والا شخص عقعق کو
مار سکتا ہے (کیونکہ وہ کوّے کی ایک قسم ہے اور کوّے کا
قتل احرام میں جائز ہے علاوہ اس کے عقعق چوری اور
خیانت میں ضرب المثل ہے ایک شاعر کہتا ہے اذا بارک
اللہ فی طائر فلا بارک اللہ فی العقعق ؛
قصیر الذنابی طویل الجناح ؛ متی ما یجد
غفلة یسرق ؛ یقلب عینیه فی رأسه کانّھما
قطرتا زیبق ؛

یعنی اللہ جب کسی پرندے پر برکت اُتارے تو عقعق پر نہ اُتارے
اُس کی دُم چھوٹی پنکھ لمبے جہاں کسی کو غافل پایا کہ اُس نے چوری
کی۔ اور اپنے سر میں آنکھیں ایسی مٹکاتا ہے گویا پارے کی دو
بوندیں ہیں۔

عَقْفٌ۔ موڑنا، کج کرنا (جیسے تَعْقِیْفٌ ہے)۔
اِنْعِقَافٌ۔ کج ہونا۔
عُقَافٌ۔ بکری کی ایک بیماری جس سے اُس کا پاؤں ٹیڑھا ہو جاتا ہے
تَعَقُّفٌ۔ کج ہونا۔

وَعَلَیْہِ عَسَکَۃٌ مُفَلْطَحَۃٌ لَھَا شَوْکَۃٌ
عَقِیْفَۃٌ۔ اُس پر ایک چوڑا کانٹا ہے اور اُس میں ایک
کج یا لپٹا ہوا خار ہے (چنار کی طرح)۔

لَا اَعْلَمُ رُخِّصَ فِیْھَا یَعْنِی الْعُضْرَۃَ اِلَّا لِلشَّیْخِ
الْمُعْقُوْفِ۔ بیٹی کا نکاح نہ کرنا (اُس کو روک رکھنا) کسی
کو درست نہیں مگر جو بوڑھا ہو کر کج ہو گیا ہو (اُس کی
کمر جھک گئی ہو اور ایک بیٹی کے سوا اُس کی خدمت کرنے
والا کوئی نہ ہو یعنی عُقّافہ (چوگان) کی طرح ٹیڑھا
مطلب یہ ہے کہ بہت بوڑھا)۔

عَقٌّ۔ پھاڑنا، چیرنا، بچہ کا عقیقہ کرنا یعنی ساتویں دن
اُس کی طرف سے ایک جانور کاٹنا، اور پر کو مارنا۔

Marfat.com

عُقُوقٌ ۔ نافرمانی کرنا، سرکشی کرنا۔

عَاقٌّ ۔ وہ لڑکا جو ماں باپ کی نافرمانی کرے، اُن سے جُدا ہو جائے۔

اِنْعِقَاقٌ ۔ پھٹ جانا۔

اِنَّهٗ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی طرف سے عقیقہ کیا۔

كَانَ اَنَسٌ يَعُقُّ عَنْ وَلَدِهٖ الْجَزُوْرَ ۔ انس رضہ اپنے بچہ کی طرف سے ایک اونٹ عقیقہ کرتے۔ (اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ بیٹے کی طرف سے دو بکریاں اور بیٹی کی طرف سے ایک بکری عقیقہ کرنی چاہیئے۔ اور بعضوں نے کہا دونوں کی طرف سے ایک ایک بکری کافی ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر اپنی اولاد کا عقیقہ کرتیں اور عقیقہ قربانی کی طرح ہے اُس میں لنگڑی، لولی، اندھی کانی بکری درست نہیں ہے اور عقیقہ کا گوشت بیچنا درست نہیں نہ اُس کی کھال اُس کی ہڈیاں بھی نہ توڑیں (بلکہ گوشت نکال کر ہڈیوں کو دفن کر دیں) اور ماں باپ عزیز و اقارب سب عقیقہ کا گوشت کھا سکتے ہیں اور کچھ خیرات بھی کرنا چاہیئے۔ اکثر علماء کے نزدیک عقیقہ مستحب ہے اگرچہ ایک پرندے یا مرغی پر ہو۔ اور اونٹ، گائے، بکری بھی درست ہے۔ اور بعضوں کے نزدیک واجب ہے مگر اصحاب الرائے نے یہ کہا ہے کہ عقیقہ سنت نہیں ہے انھوں نے اُس حدیث سے دلیل لی ہے لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْعُقُوْقَ حالانکہ اس کا مطلب دوسرا ہے)۔

عَقَّ وَالِدَهٗ فَهُوَ عَاقٌّ ۔ اُس نے اپنے باپ کی نافرمانی کی، عاق ہو گیا۔

اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ ۔ ہر بچہ اپنے عقیقہ کے بدلے گرو ہے (یعنی قیامت کے دن وہ اپنے باپ کی شفاعت نہ کرے گا جب تک اُس کا عقیقہ نہ کیا جائے)۔

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ لَا اُحِبُّ الْعُقُوْقَ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا عقیقہ کرنا کیسا ہے؟ فرمایا میں عقوق کو پسند نہیں کرتا۔ (عقوق کے معنے والدین سے سرکشی، اُن کی نافرمانی، قطع رحم کرنا، چونکہ عقیقہ اور عقوق کا مادہ ایک ہے اس لئے آپؐ نے یہ نام بُرا جانا بہتر یہ ہے کہ اُس کو نسیکہ یا ذبیحہ کہیں۔ اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عقیقہ کرنا اچھا نہیں ہے جیسے اصحاب الرائے نے سمجھا ہے اگر ایسا ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی طرف سے کیوں عقیقہ کرتے اور تمام صحابہ کرام اور سلف صالحین سے عقیقہ اور ولیمہ دونوں منقول ہیں اور کسی نے اُن کو مکروہ نہیں جانا بلکہ واجب یا سنت سمجھا۔ نہایہ میں ہے کہ عقیقہ اُن بالوں کو بھی کہتے ہیں جو بچہ کے سر پر ہوتے ہیں کیونکہ وہ مونڈے اور کاٹے جاتے ہیں)۔

مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا ۔ ہر لڑکے کی طرف سے عقیقہ یعنی ایک جانور کا خون بہانا چاہیئے۔

عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ ۔ عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کی جائے۔

عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا ۔ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی طرف سے ایک ایک مینڈھے کا عقیقہ کیا۔

اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيْقَتُهٗ فَرَقَ ۔ اگر آپؐ کے بال پریشان ہوتے تو مانگ نکال لیتے۔

نَهٰى عَنْ عُقُوْقِ الْاُمَّهَاتِ ۔ ماؤں کی نافرمانی کرنے سے آپؐ نے منع فرمایا (ماں میں نانی دادی سب داخل ہیں۔ اُن کے ساتھ باپ دادا سے بھی بڑھ کر نیک سلوک کرنا چاہیئے کیونکہ ماں کا حق باپ سے تین درجہ زیادہ ہے)۔

Marfat.com

وَعَدَّ مِنْهَا عُقُوْقَ الْوَالِدَیْنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کو بیان فرمایا تو ان میں ماں باپ کی نافرمانی بھی بتلائی۔

اِنَّ اَبَا سُفْیَانَ مَرَّ بِحَمْزَۃَ قَتِیْلًا فَقَالَ لَہٗ ذُقْ عُقَقُ۔ ابوسفیان حضرت امیر حمزہؓ پر گزرا آپ شہید ہو کر پڑے تھے (وحشی نے حربہ پھینک کر دھوکے سے آپ کو شہید کیا) تو کہنے لگا ارے عاق (اپنی قوم کے دشمن) اب مزا چکھ (چونکہ حضرت حمزہؓ نے باپ دادا کا دین چھوڑ کر اسلام قبول کیا تھا اور بدر کے دن قریش کے کافروں کو ابوسفیان کے سسر کو خوب مارا تھا لہذا ابوسفیان نے آپ کو عُقَقُ کہا یعنی عاق نافرمان، سرکش، اپنے عزیزوں کو مارنے والے)۔

مَثَلُکُمْ وَمَثَلُ عَائِشَۃَ مَثَلُ الْعَیْنِ فِی الرَّأْسِ تُؤْذِیْ صَاحِبَہَا وَلَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَعُقَّہَا اِلَّا بِالَّذِیْ ہُوَ خَیْرٌ لَّہَا۔ تم لوگوں اور حضرت عائشہؓ کی مثال ایسی ہے جیسے سر میں آنکھ ہوتی ہے (تو آنکھ حضرت عائشہؓ ہیں اور سر دوسرے لوگ ہیں کبھی آنکھ آدمی کو ستاتی ہے دکھ دیتی ہے درد کرتی ہے) مگر آدمی اس کو خراب کرنا نہیں چاہتا بلکہ اس کو بہتر اور درست کرنا چاہتا ہے، اس کی خیر خواہی کی فکر میں رہتا ہے۔ (اسی طرح گو جنگ جمل میں جا کر حضرت عائشہؓ نے مومنین کو ستایا مگر مومنین ان کو اپنی ماں سمجھ کر ان کی بھلائی اور بہبودی کے خواہاں ہیں)۔

مَنْ اَطْرَقَ مُسْلِمًا فَعَقَّتْ لَہٗ فَرَسُہٗ کَانَ کَاَجْرِ کَذَا۔ جو شخص کسی مسلمان کو نر گھوڑا مانگے پر دے پھر اس کی گھوڑی حاملہ ہو جائے تو اس کو اتنا ثواب ملیگا۔

فَرَسٌ عَقُوْقٌ۔ حاملہ گھوڑی (اور مُعِقٌّ فصیح نہیں ہے گو اَعَقَّتْ زیادہ عمدہ ہے بہ نسبت عَقَّتْ کے)۔

عَقَقٌ۔ اور عِقَاقٌ۔ حاملہ ہونا۔

اَعَزُّ مِنَ الْاَبْلَقِ الْعَقُوْقِ۔ نر ابلق گھوڑے سے جس کو حمل ہو زیادہ نادر ہے (یعنی محال اور نایاب ہے کیونکہ نر کو حمل نہیں رہ سکتا، یہ ایک مثل ہے)۔

اِنَّہٗ اَتَاہُ رَجُلٌ مَعَہٗ فَرَسٌ عَقُوْقٌ۔ ایک شخص آیا اس کے ساتھ ایک حاملہ گھوڑی تھی یا غیر حاملہ (عقوق دونوں معنے میں آیا ہے اضداد میں سے ہے۔ بعضوں نے کہا یہ فال نیک کے طور پر کہا یعنی حاملہ ہونے والی)۔

اَیُّکُمْ یُحِبُّ اَنْ یَّغْدُوَ اِلٰی بُطْحَانَ وَالْعَقِیْقِ۔ تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ صبح کو بطحان یا عقیق کی طرف جائے۔ عقیق ایک نالہ ہے مدینہ کے نالوں میں سے جس میں سے پانی بہتا ہے۔ (دوسری حدیث میں ہے اَلْعَقِیْقُ وَادٍ مُّبَارَکٌ عقیق ایک برکت والی وادی ہے۔ اور عرب میں کئی موضع ایسے ہیں جن کا نام عقیق ہے۔ چنانچہ دوسری حدیث میں ہے اِنَّ الْعَقِیْقَ مِیْقَاتُ اَہْلِ الْعِرَاقِ۔ عقیق عراق والوں کا میقات ہے (یعنی ان کو وہاں سے احرام باندھ لینا چاہیئے یہ عقیق ایک موضع ہے ذات عرق کے قریب)۔

اَتَانِیْ اٰتٍ بِالْعَقِیْقِ۔ میرے پاس ایک آنے والا (یعنی جبرئیلؑ) عقیق میں آیا۔

اَدْنَی الْعُقُوْقِ اُفٍّ۔ اُف کہنا بھی عقوق کا ادنیٰ درجہ ہے (یعنی ماں باپ کو اُف کا کلمہ بھی نہ کہنا چاہیئے اُف ایک کلمہ ہے جو زبان عرب میں کسی بات کو برا سمجھ کر کہا جاتا ہے یعنی افسوس)۔

اَحْرِمْ مِنَ الْعَقِیْقِ۔ عقیق سے احرام باندھ لے (یہ ایران والوں کا میقات ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ شیعہ لوگ آج کل جہاں سے احرام باندھتے ہیں اور اس کو عقیق سمجھتے ہیں وہ عقیق نہیں ہے بلکہ عقیق کے محاذی ہے)۔

کَانَ یَتَخَتَّمُ بِالْعَقِیْقِ۔ آپ عقیق کی انگشتری پہنتے (وہ ایک مشہور پتھر ہے جو یمن کے ملک میں بہت ہوتا ہے اس کے نگینے بناتے ہیں)۔

یَا عَلِیُّ تَخَتَّمْ بِالْعَقِیْقِ فَاِنَّہٗ اَوَّلُ جَبَلٍ اَقَرَّ

Marfat.com

اللّٰهِ بِالتَّوْحِيْدِ وَدَانَ لِمُحَمَّدٍ بِالنُّبُوَّةِ وَ
لَكَ بِالْوَصِيَّةِ وَلِوُلْدِكَ بِالْاِمَامَةِ وَلِشِيْعَتِكَ
بِالْجَنَّةِ وَلِاَعْدَائِكَ بِالنَّارِ۔ علیؓ! عقیق کی انگشتری
پہن۔ عقیق پہلا پہاڑ ہے جس نے اللہ کی توحید کا اقرار
کیا اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کو مانا اور تجھ کو
پیغمبر کا وصی تسلیم کیا اور امامت تیری اولاد میں تسلیم کی
اور تیرے شیعہ کے لئے بہشت اور تیرے دشمنوں کے
لئے دوزخ (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے اور اُس
کی صحت کے وہی ذمہ دار ہیں)۔

عَقْلٌ۔ روک رکھنا، باندھنا۔

مُعَاقَلَةٌ۔ عقل آزمائی کرنا۔

عَقَلَ الْغُلَامُ۔ بچہ سیانا ہو گیا۔

تَعَقُّلٌ۔ سمجھنا، عقل مند ہونا۔

اِعْقَالٌ۔ ایک سال کی زکوٰۃ واجب ہونا۔

اِعْتِقَالٌ۔ باندھنا، قید کرنا۔

عَقْلٌ۔ دیت (خون بہا) کو بھی کہتے ہیں (اُس کی جمع عُقُوْلٌ ہے)۔

عَاقِلَہ۔ ددھیال کے رشتہ والے جو قاتل کی طرف سے دیت دیتے ہیں۔

اَلدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ۔ دیت قاتل کے ددھیالی رشتہ داروں کو دینی ہو گی۔

لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ عَمْدًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا صُلْحًا وَّلَا اعْتِرَافًا۔ ددھیالی رشتہ دار قتل عمد کی دیت نہ دیں گے (بلکہ قاتل سے قصاص لیا جائے گا یا خاص اپنے مال سے اُس کو دیت دینا ہو گی) اور اسی طرح قاتل کے کنبے والے دیت نہ دیں گے جب قاتل اور مقتول کے ورثاء آپس میں کچھ صلح ٹھہرالیں (یعنی خطا کی جنایات میں) اسی طرح جب قاتل یا جانی کسی جنایت کا خود بخود اقرار کرے اور اُس کا ثبوت شہادت سے نہ ہو اگر وہ دعویٰ کرے کہ یہ جنایت بطریق خطا تھی جب بھی اُس کی دیت وہ خود دے گا کنبے والے کچھ نہ دیں گے۔ اسی طرح اگر غلام کوئی جنایت کرے تو اُس کے مالک پر دیت نہ ہو گی بلکہ وہ خود اُس کا ذمہ دار ہو گا اُس کے بدلے یا تو قتل کیا جائے گا یا بیچا جائے گا امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر آزاد شخص کسی غلام کو مار ڈالے یا اُس کو زخم پہنچائے تو جانی کے کنبے والے اُس کی دیت نہ دیں گے بلکہ وہ خاص اپنے مال میں سے دیت ادا کرے گا۔ اور کلام عرب کے موافق یہی مطلب ہے ابن ابی لیلےٰ کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہؒ کا مطلب کلام عرب کے موافق نہیں ہے اگر وہ مطلب ہوتا تو یوں کہنا چاہئے تھا لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ عَلٰى عَبْدٍ حالانکہ حدیث میں لَا تَعْقِلُ عَبْدًا ہے۔

كَتَبَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَّالْاَنْصَارِ كِتَابًا فِيْهِ الْمُهَاجِرُوْنَ مِنْ قُرَيْشٍ عَلٰى رِبَاعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُوْنَ بَيْنَهُمْ مَعَاقِلَهُمُ الْاُوْلٰى۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش اور انصار کے لئے ایک فرمان لکھا اُس میں یہ تھا کہ قریش کے مہاجرین اپنے مرتبہ اور حال پر بدستور قائم رہیں گے اور جیسے اگلے زمانہ میں دیت لیتے رہے اُسی طرح لیتے دیتے رہیں۔

اِنَّا لَا نَتَعَاقَلُ الْمُضَغَ بَيْنَنَا۔ (حضرت عمرؓ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میرے چچا کے بیٹے کو ایک زخم ایسا لگایا گیا ہے جس سے ہڈی نمایاں ہو گئی (ایسے زخم کو عربی میں موضحہ کہتے ہیں) حضرت عمرؓ نے کہا تو گاؤں والا شہر والا ہے یا جنگل میں رہنے والا اُس نے کہا میں جنگل والوں میں ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا ہم ایسی چھوٹی چھوٹی چیزوں کی (ہلکے زخموں کی جیسے دانت توڑنے یا انگلی کاٹنے کی جن کی دیت ثلث سے کم ہو) کنبے والوں سے دیت نہیں دلاتے (مطلب یہ ہے کہ ایسے خفیف زخموں میں بستی والے جنگل والوں کی طرف سے اور جنگل والے بستی والوں کی

Marfat.com

طرف سے ذمہ دار نہ ہوں گے (بلکہ مجرم خود اپنے مال میں سے ادا کرے گا)۔

اَلْمَرْأَةُ تُعَاقِلُ الرَّجُلَ اِلٰی ثُلُثِ دِیَتِهَا۔ دیت کی تہائی تک میں عورت اور مرد برابر ہیں (یعنی جن زخموں میں ثلث دیت یا اُس سے کم دینا ہوتا ہے اُس میں عورت اور مرد دونوں برابر ہیں دونوں کی دیت یکساں ہے البتہ جن زخموں میں ثلث دیت سے زائد دینا لازم ہے اُس میں عورت کی دیت مرد کے نصف ہے)۔

فَاعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُوْدِ فَاَسْرَعَ فِیْهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ۔ کچھ لوگوں نے سجدہ کر کے اپنی جان بچانا چاہی (تاکہ مسلمان سمجھ کر نہ ماریں) لیکن جریر نے جلدی کر کے اُن کو مار ڈالا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آدھی دیت دلائی (آدھی دیت اِس واسطے کہ اُن کا بھی یہ قصور تھا کہ کافروں کے ساتھ رہے تو گویا اپنی جنایت اور دوسرے کی جنایت سے ہلاک ہوئے)۔

فَعَقَلَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی دیت اپنے پاس سے ادا کی۔

اَلْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِیْرِ وَاَنْ لَّا یُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔ (حضرت علی رض کے پاس جو کتاب تھی اس میں دیت کے احکام اور قیدی کو چھڑانے کے مسائل تھے اور یہ حکم بھی تھا کہ مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے گا (قصاص کے سوا دوسری سزا اُس کو حاکم اسلام دے سکتا ہے)۔

كَتَبَ عَلٰی كُلِّ بَطْنٍ عُقُوْلَهٗ۔ آپ نے ہر بطن پر اُس کی دیت لکھوا دی (بطن قبیلہ سے اتر کر اور فخذ سے اوپر ہے اُس کا بیان کتاب الباء میں گزر چکا)۔

اَنَا وَاللّٰهِ عَاقِلُهٗ۔ قسم خدا کی میں اُس کی دیت ادا کروں گا۔

اِنَّ الْعَقْلَ مِیْرَاثٌ بَیْنَ وَرَثَةِ الْقَتِیْلِ وَاِنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَیْنَ عَصَبَتِهَا وَلَا یَرِثُ الْقَاتِلُ شَیْئًا۔ دیت کا مال جو آئے گا وہ مقتول کے وارثوں میں بطور ترکہ تقسیم ہو گا اور عورت اگر خون کرے تو اُس کے ددھیال والے دیت ادا کریں گے (یا عورت کی دیت بھی اُس کے وارثوں میں تقسیم ہو گی) لیکن قاتل کو اُس میں سے کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ (گو وہ بھی مقتول کا وارث ہو کیونکہ قتل موجب حرمان ارث ہے)۔

لِتَشْدِیْدِ الْعَقْلِ۔ دیت کو سخت اور مشکل کرنے کے لئے۔

اِمَّا اَنْ یُّعْقَلَ اَوْ یُقَادَ۔ یا تو دیت ادا کی جائے یا قصاص لیا جائے (یعنی قتل عمد میں اگر وارث دیت لینے پر راضی ہو جائے تو قاتل دیت ادا کرے اگر دیت پر راضی نہ ہو نہ خون معاف کرے بلکہ قصاص چاہے تو قصاص لیا جائے)

لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا كَانُوْا یُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَیْهِ۔ حضرت ابوبکر صدیق رض نے فرمایا اگر یہ لوگ اونٹ باندھنے کی رسّی بھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے مجھ کو نہ دیں گے تو میں اُس کے لئے اُن سے لڑوں گا۔ بعضوں نے کہا عِقَالًا سے ایک سال کی زکوٰۃ مراد ہے ایک روایت میں عَنَاقًا ہے یعنی بکری کا بچہ۔

اِنَّهٗ كَانَ یَاْخُذُ مَعَ كُلِّ فَرِیْضَةٍ عِقَالًا وَّرِوَاءً فَاِذَا جَاءَتْ اِلَی الْمَدِیْنَةِ بَاعَهَا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهَا۔ حضرت عمر رض زکوٰۃ کے جانوروں کے ساتھ اُس کے مالک سے ایک باندھنے کی رسّی اور ایک پیٹھ پر بوجھ لادنے کی یا دو جانوروں کو ملا کر باندھنے کی رسّی لیتے جب وہ

Marfat.com

جانور مدینہ پہنچ جاتے تو اُن رسّیوں کو بیچ کر اُن کی قیمت خیرات کر دیتے۔

اِنَّهٗ كَانَ يَعْمَلُ عَلَى الصَّدَقَةِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَاْمُرُ الرَّجُلَ اِذَا جَاءَ بِفَرِيْضَتَيْنِ اَنْ يَّاْتِيَ بِعِقَالَيْهِمَا وَقِرَانَيْهِمَا۔ محمد بن مسلمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زکوٰۃ کی تحصیل کیا کرتے تو جب کوئی شخص دو جانور لاتا تو اُس کو حکم دیتے کہ اُن کے پاؤں باندھنے کی رسّی اور دو جانوروں کو ملا کر باندھنے کی رسّی بھی لے کر آئے۔

اِنَّهٗ اَخَّرَ الصَّدَقَةَ عَامَ الرَّمَادَةِ فَلَمَّا اَحْيَا النَّاسُ بَعَثَ عَامِلَهٗ فَقَالَ اَعْقِلْ عَنْهُمْ عِقَالَيْنِ فَاقْسِمْ فِيْهِمْ عِقَالًا وَّائْتِنِيْ بِالْاٰخَرِ۔ حضرت عمرؓ نے قحط کے سال میں زکوٰۃ لینا موقوف رکھا جب دوسرے سال بارش ہوئی اور قحط جاتا رہا تو آپ نے زکوٰۃ کے تحصیلدار کو روانہ کیا اور اس کو یہ حکم دیا کہ لوگوں سے دو سال کی زکوٰۃ وصول کر (ایک سال حال کی اور ایک سال گذشتہ کے بقایا کی) پھر ایک سال کی وہیں انہی لوگوں میں جو محتاج ہوں تقسیم کردے اور ایک سال کی زکوٰۃ میرے پاس لے کر آ۔

سَعٰى عِقَالًا فَلَمْ يَتْرُكْ لَنَا سَبَدًا
فَكَيْفَ لَوْ قَدْ سَعٰى عَمْرٌو عِقَالَيْنِ

(معاویہ نے اپنے بھتیجے عمرو بن عتبہ بن ابی سفیان کو بنی کلب سے زکوٰۃ لینے پر مامور کیا اُس نے اُن پر ظلم کیا (زیادہ ستانی کی) تب ابن اعداء کلبی نے یہ شعر کہا) یعنی عمرو نے ایک سال کی زکوٰۃ وصول کی تو ہمارے لئے کچھ نہ چھوڑا اگر دو سال کی زکوٰۃ لیتا تب کیا حال ہوتا (جب تو گھر ہی لٹ جاتا)۔

نَشِطًا لِعِقَالٍ۔ رسّی سے چھوٹ جانے کی خوشی۔

عَمَدْتُ اِلٰى عِقَالَيْنِ۔ میں نے دو رسّیاں لیں۔

اَلْقُرْاٰنُ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا۔ یا عُقُلِهَا۔ قرآن سینہ میں سے اُس سے بھی جلد نکل جاتا ہے جتنا جلد جانور رسّی میں سے چھوٹ کر بھاگ جاتے ہیں (یعنی اگر قرآن پڑھتے نہ رہو تو جلد بھول جاتا ہے)۔

فَعَقَلَهٗ رَجُلٌ۔ ایک شخص نے اُس کو پکڑ لیا، اُس پر سوار ہو گیا۔

كَانُوْا يَنْحَرُوْنَ الْبَدَنَةَ مَعْقُوْلَةَ الْيُسْرٰى۔ وہ اونٹ کا بایاں پاؤں باندھ کر اُس کو نحر کرتے۔

كَالْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ۔ پاؤں بندھے ہوئے اونٹ کی طرح۔

وَهُنَّ مُعَقَّلَاتٌ بِالْفِنَاءِ۔ وہ اونٹنیاں صحن میں بندھی ہوئی ہیں (یہ اُن شعروں کا ایک مصرعہ ہے جو گانے والی نے گائے تھے اور حضرت حمزہؓ کو جو شراب خواری کے جلسہ میں تھے اُن کو نحر کرنے کے لئے ترغیب دی تھی یہ قصہ مشہور ہے شروع کا مصرعہ یہ ہے ؎ الا یا حمز بالشرف النواء)۔

فَمَا قُلُصٌ وُّجِدْنَ مُعَقَّلَاتٍ
قَفَا سَلْعٍ بِمُخْتَلِفِ التِّجَارِ۔

(یہ ان بیتوں میں سے ایک بیت ہے جو حضرت عمرؓ کو کسی نے لکھ کر بھیجی تھیں) کچھ اونٹنیاں ہیں جو باندھ کر جماع کی جاتی ہیں سلع پہاڑ کے پیچھے مختلف ذاتوں اور رنگوں کی۔ (مطلب یہ ہے کہ وہاں کچھ عورتیں ہیں جن کے خاوند اُن کو باندھ کر اُن سے صحبت کرتے ہیں جیسے اونٹنی کو جفتی کے وقت باندھ دیتے ہیں) آگے ایک مصرعہ یہ بھی ہے ؎ يُعَقِّلُهُنَّ جَعْدَةُ مِنْ سُلَيْمٍ۔ جعدہ جو قبیلۂ سلیم کا ایک شخص ہے وہ بھی اُن سے جماع کرتا ہے (پہلے خاوند صحبت کرتے ہیں پھر وہ کرتا ہے)۔

اِنَّ مُلُوْكَ حِمْيَرَ مَلَكُوْا مَعَاقِلَ الْاَرْضِ

Marfat.com

وَقَرَارَهَا۔ حمیر کے بادشاہ تمام زمین کے قلعوں اور حصنوں کے مالک ہوگئے یا تمام بلندی اور پستی کے مالک ہو گئے۔
لَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاَرْوِيَةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا (قیامت کے قریب) کہ اسلام کا دین سمٹ کر ملک حجاز میں پناہ گا جیسے جنگلی بکری پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتی ہے (وہاں جاکر اپنی جان بچاتی ہے اسی طرح اخیر زمانہ میں کفر اور الحاد کا ایسا غلبہ ہوگا کہ مسلمانوں کو سوا حجاز کے دوسرے کسی ملک میں رہنا دشوار ہوگا اور دنیا کے تمام مسلمان سمٹ کر ملک حجاز میں یعنی مکہ، مدینہ، طائف وغیرہ میں آرہیں گے)۔
فَاِنَّ مَعْقِلَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْمَلَاحِمِ دِمَشْقُ۔ دمشق (جو ملک شام کا مشہور شہر ہے) مسلمانوں کا قلعہ ہوگا اور پناہ کی جگہ لڑائیوں سے اور ان کا ڈیرہ ہوگا۔ (مجمع البحار میں ہے کہ فسطاط سے مراد شہر ہے جو لوگوں کو جمع کرے)
وَاعْتَقَلَ خَطِّيًّا۔ ایک برچھا ران کے تلے رکھا۔
اِعْتِقَالُ الرُّمْحِ۔ یہ ہے کہ گھوڑے کا سوار برچھے کو ران کے تلے رکھ کر اس کا آخری حصہ زمین پر گھسٹتا ہوا رہنے دے۔
مَنِ اعْتَقَلَ الشَّاةَ وَحَلَبَهَا وَاَكَلَ مَعَ اَهْلِهٖ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ الْكِبْرِ۔ جو شخص بکری کا پاؤں اپنی پنڈلی اور ران کے درمیان رکھ کر اس کا دودھ دوہے اور اپنے گھر والوں کے ساتھ کھائے وہ غرور اور تکبر سے پاک ہوا۔
فَاَمَرْتُهٗ فَاعْتَقَلَ شَاةً۔ اس عورت نے ان کو حکم دیا انھوں نے ایک بکری کو تھا ما اس کا پاؤں اپنی پنڈلی اور ران کے بیچ میں رکھا۔
اَلْمُخْتَصِّ بِعَقَائِلِ كَرَامَاتِهٖ۔ عمدہ کرامات سے خاص تمام فضائل سے موصوف۔ (عقائل جمع ہے عقیلہ کی یعنی عمدہ اور نفیس عورت پھر ہر نفیس اور پاکیزہ چیز کو کہنے لگے)
اَحَبُّ صِبْيَانِنَا اِلَيْنَا الْاَبْلَهُ الْعَقُوْلُ۔ سب بچوں میں ہم کو وہ بچہ پسند ہے جو ظاہر میں بھولا بھالا معلوم ہو لیکن (باطنًا) عقلمند ہو (مطلب یہ ہے کہ شریر اور چلتا پرزہ نہ ہو، مزاج میں سکون اور اعتدال ہو، لوگ اس کو بے وقوف سمجھیں مگر وہ درباطن عقل سے بھرا ہو)
تِلْكَ عُقُوْلٌ كَادَهَا بَارِئُهَا۔ یہ وہ عقلیں ہیں جن کو ان کے پیدا کرنے والے نے (یعنی پروردگار نے) تباہ کرنا چاہا (ان کی سمجھ ہی میں حق بات نہیں آتی عقل سے زور لگاتے ہیں مگر یہ عقل ان کو گمراہی اور ضلالت کی طرف لے جاتی ہے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں برائی لکھ دی ہے)۔
كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسٌ يُسَمّٰى ذُوالْعُقَّالِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا تھا جس کو ذوالعقال کہتے تھے (عقال ایک بیماری ہے جو گھوڑوں کے پاؤں میں ہو جاتی ہے (یعنی مونچے) اس گھوڑے کا نام ذوالعقال اس لئے رکھا گیا تھا کہ اس کو نظر نہ لگے)۔
ثُمَّ يَاْتِي الْخِصْبُ فَيُعَقِّلُ الْكَرْمُ۔ پھر ارزانی کا موسم آئے گا اور انگور چنے نکالے گا۔ (انگور کے دانوں کو عقیلی کہا یعنی چنا)۔
لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ بِالْاِسْلَامِ۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھ کو میرے ماں باپ کی شناخت جب ہوئی اس وقت بھی وہ دونوں مسلمان تھے (مطلب یہ ہے کہ ان کو ہوش آنے سے پہلے وہ مسلمان ہو چکے تھے)
اِعْقِلْ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا يُقَالُ لَكَ بَعْدُ۔ اے ابو ذرؓ اس کے بعد جو تجھ سے کہا جائے گا اس کو خوب سمجھ لے (غور اور فکر کر)۔
وَمَا يُجْزٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ۔

Marfat.com

آدمی کو قیامت کے دن اُس کی عقل ہی کے موافق بدلہ ملیگا (عقل ہی ایسا جوہر ہے جس سے آدمی کو دوسرے حیوانات پر شرف ہے اور ایک آدمی کو دوسرے آدمی پر فضیلت اور بزرگی عقل ہی کی وجہ سے ہوتی ہے)۔

لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ۔ تدبیر کے برابر کوئی عقلمندی نہیں ہے (ہر کام کا انجام دیکھ کر اُس کے لئے سامان کرنا یہ تدبیر ہے جو شخص تدبیر میں قاصر رہے گا وہ خدائی قانون کے بموجب کامیاب نہ ہوگا یہ تدبیر کرنا تقدیر کے خلاف نہیں ہے بلکہ عین تقدیر ہے اور صرف تقدیر پر شاکر ہو کر بیٹھ رہنا سفاہت اور نادانی اور اسلامی تعلیم کی مخالفت ہے)۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا۔ (چونکہ وہ ساری مخلوقات میں اشرف اور اعلیٰ ہے)۔

لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهٗ قُمْ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا خَيْرًا مِّنْكَ۔ اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا کیا تو اُس سے فرمایا اُٹھ میں نے تجھ سے بہتر کوئی چیز پیدا نہیں کی (عقل کی دو قسمیں ہیں ایک تو طبعی یعنی وہ قوتِ تمیز اور معرفت اور انجام بینی اور ادراک معقولات جو اللہ تعالیٰ نے بدو فطر سے ہر ایک انسان میں ایک مقدار سے رکھی کسی میں زیادہ کسی میں کم اُس کو عقل مطبوع بھی کہتے ہیں۔ دوسرے کسبی یعنی وہ معرفت جو عقلاء کی صحبت یا تحصیل علم یا مختلف تجربوں سے آدمی کو حاصل ہوتی ہے)۔

مَا كَسَبَ اَحَدٌ شَيْئًا اَفْضَلَ مِنْ عَقْلٍ يَهْدِيْهِ اِلٰى هُدًى۔ اس حدیث میں عقل کسبی مراد ہے یعنی) کسی آدمی کی کمائی اُس کی عقل سے بہتر نہیں ہے جو اُس کو سیدھا راستہ سمجھائے۔

فَوَاللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلٰوتِيْ۔ خدا کی قسم مجھ کو نماز کا بھی ہوش نہ رہا۔ (کہ میں نے کیسی پڑھی یا کتنی رکعتیں پڑھیں)

مَجَّةً عَقَلْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کلی میرے منہ پر مارنا مجھ کو اب تک یاد ہے۔

اِعْتَقَلَ لِسَانُهٗ۔ اُس کی زبان بند ہوگئی۔

اِذَا تَمَّ الْعَقْلُ نَقَصَ الْكَلَامُ۔ جب عقل پوری ہوتی ہے تو کلام کم ہوجاتا ہے (یعنی عاقل آدمی کم گو ہوتا ہے کیونکہ وہ ہر ایک بات سوچ سمجھ کر بات کرتا ہے بے تحاشا بک بک نہیں کرتا)۔

نَوْمُ الْعَاقِلِ اَفْضَلُ مِنْ سَهَرِ الْجَاهِلِ۔ عقلمند شخص کا سونا جاہل کی بیداری سے بڑھ کر ہے (کیونکہ عقلمند اس لئے سوتا ہے کہ اُس کے دماغ اور اعضاء کو راحت حاصل ہو اور وہ از سرِ نو نیک کاموں اور تحصیل علم و ہنر کے لئے تیار ہو جائے اور جاہل گو جاگتا بھی ہو مگر اس کا جاگنا سونے سے بدتر اور بے فائدہ بے کار ہے۔ یا عاقل آدمی سونے کی حالت میں بھی اپنے آپ کو دشمنوں سے بچانے کی تدبیر کر کے سوئے گا لیکن جاہل بیداری میں دشمنوں کے فریب میں آکر تباہ اور ہلاک ہوگا۔

لَيْسَ بَيْنَ الْاِيْمَانِ وَالْكُفْرِ اِلَّا قِلَّةُ الْعَقْلِ۔ ایمان اور کفر میں عقل کی کمی اور بیشی کا فرق ہے (کافر عقل سے کام نہیں لیتا اگر اُس کی عقل کامل ہوتی تو کبھی شرک نہ کرتا نہ تین خداؤں کا قائل ہوتا نہ خدا کے وجود کا انکار کرتا)۔

اَلْعَقْلُ غِطَاءٌ سَتِيْرٌ۔ عقل ایک پردہ ہے عیبوں کو ڈھانکنے والا (بقول شخصے۔ "عیب کردن را ہم ہنری باید")۔

اَلْعَقْلُ شَرْعٌ مِّنْ دَاخِلٍ وَّالشَّرْعُ عَقْلٌ مِّنْ خَارِجٍ۔ عقل گویا باطنی شریعت ہے اور شریعت گویا

Marfat.com

مٹ جاتا ہے اُس کی آل اولاد نہیں رہتی۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کا ناطہ رشتہ قطع ہو جاتا ہے کوئی اُس سے سلوک نہیں کرتا۔ دغا باز سے سب نفرت کرتے ہیں)۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَظْہَرُ لِلنَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیَخِرُّ الْمُسْلِمُوْنَ لِلسُّجُوْدِ وَ تَعْقِمُ اَصْلَابُ الْمُنَافِقِیْنَ فَلَا یَسْجُدُوْنَ۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں پر ظاہر ہوگا (تجلی کرے گا سب لوگ اُس کو دیکھیں گے) پھر جو دل سے مومن تھے وہ سجدے میں گر پڑیں گے اور منافقوں کے جوڑ اکڑ جائیں گے وہ سجدہ نہ کر سکیں گے (مَعَاقِمُ، مَفَاصِلُ یعنی جوڑ)۔

رِیْحٌ عَقِیْمٌ۔ بے فائدہ آندھی، جس سے نہ درخت کو نشو و نما ہو نہ پانی برسائے بلکہ زراعت کو تباہ کر دے۔

یَوْمٌ عَقِیْمٌ۔ جس دن میں خیر و برکت نہ ہو۔ (امام محمد باقرؒ نے فرمایا)۔

رِیْحٌ عَقِیْمٌ۔ قوم عاد پر بھیجی گئی تھی اللہ تعالیٰ نے ہوا کے فرشتہ کو یہ حکم دیا تھا کہ انگوٹھی کے حلقہ برابر اُس کو نکالے لیکن ہوا سرکشی کرکے بیل کے نتھنوں برابر نکل پڑی اور اُس نے عاد کی قوم کو تباہ کر دیا۔

اَلْمُلْکُ عَقِیْمٌ۔ بادشاہت بانجھ ہے (یعنی بادشاہت حاصل کرنے کے لئے باپ بیٹے کی پرواہ نہیں کرتا نہ بیٹا باپ کی بلکہ بیٹا باپ کو مار کر خود بادشاہ بنتا ہے)۔

عَقَنْقَلٌ۔ کشادہ میدان، بڑا ٹیلہ ریت کا۔ بدر کے قصہ میں اس کا ذکر ہے۔

عَقْوٌ۔ بلند ہونا، بُرا جاننا۔

تَعْقِیَۃٌ۔ گرد ہونا، بلند ہونا۔

عَقْوَۃٌ۔ ایک درخت ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ یَأْمَنُ مَنْ اَمْسٰی بِعَقْوَتِہٖ۔ مومن وہ ہے جس کے احاطہ میں ہر شخص امن سے شام کرے۔

عَقْوَۃٌ۔ گھر کے گرداگرد، اور قرب و جوار۔

عَقْیٌ۔ بُرا جاننا، بچہ کو گھٹی پلانا، اُس کے پیٹ کا کالا مادہ نکالنے کے لئے جیسے تَعْقِیَۃٌ ہے۔

اِعْقَاءٌ۔ تلخ ہونا تلخی کی وجہ سے مُنہ سے نکال کر پھینکنا۔

اِعْتِقَاءٌ۔ رُکنا، کنوئیں کو اِدھر اُدھر کھودنا جب تہہ میں پانی نکالنا نہ ہو سکے۔

عِقْیَانٌ۔ خالص سونا، کندن۔

اِذَا عَقٰی حَرُمَتْ عَلَیْہِ وَمَا وَلَدَتْ۔ (ابن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ اگر ایک عورت نے ایک بچہ کو ایک ہی بار دودھ پلایا تو کیا حکم ہے؟ اُنھوں نے کہا جب بچہ اپنے پیٹ سے کالا کالا مادہ نکالے تو وہ عورت اور اُس کی اولاد اُس پر حرام ہو گئی (کیونکہ بچہ نے جب یہ کالا لزج مادہ پیٹ سے نکالا تو معلوم ہوا کہ دودھ اُس کے پیٹ میں پہنچ گیا اور ہضم ہو گیا)۔

لَوْ اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّفْتَحَ عَلَیْہِمْ مَعَادِنَ الْعِقْیَانِ۔ اگر اللہ چاہتا کندن سونے کی کانیں اُن کے لئے کھول دیتا۔

لَا تَکُنْ حُلْوًا فَتُسْتَرَطَ وَلَا مُرًّا فَتُعْقَی۔ نہ تو اتنا شیریں اور نرم مزاج بن کہ لوگ تجھ کو نگل جائیں (ایک لقمہ بنا لیں اور حلق سے اُتار لیں) اور نہ اتنا تلخ بن کہ مُنہ سے نکال نکال کر پھینکیں (سخت تلخی کی وجہ سے۔ بلکہ اس شعر پر عمل کر۔ ع درشتی و نرمی بہم در بہ است)

کَانَ اَوْتَادُھَا مِنْ عِقْیَانِ الْجَنَّۃِ۔ حضرت جبرئیلؑ جو خیمہ حضرت آدم علیہ السلام کے لئے لائے تھے اُس کی میخیں خالص سونے کی تھیں۔

باب العین مع الکاف

عَکَبٌ۔ ہونٹ اور جبڑے موٹے ہونا، پاؤں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا

عُکْرُوْبٌ۔ ٹھہر جانا، جوش مارنا، اژدحام کرنا۔

Marfat.com

تَعَکُّبٌ۔ دھوئیں دار ہونا۔
تَعَکُّبٌ۔ سوار ہونا
اِعْتِکَابٌ۔ پھیلنا، اُڑنا، اُڑانا۔
عَاکُوبٌ۔ غبار۔ جیسے عُکَابٌ ہے۔
عِکَابٌ۔ مکڑیاں۔
عَکَبٌ۔ ٹھنگنا، موٹا، شریر جن یا آدمی،
عَنْکَبُوتٌ۔ مکڑی۔ عَنَاکِبُ اُس کی جمع ہے۔
یَکْفِی الْعَنْکَبُوتَ فَخْرًا وَّشَرَفًا نَسْجُهٗ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ مکڑی کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غار پر (یعنی غار ثور پر جس میں آپؐ ابوبکر صدیق رضؓ سمیت جاکر چھپے تھے) جالا تنا تھا۔
عَکْدٌ۔ پناہ لینا، قادر کرانا۔
عَکَدٌ۔ موٹا ہونا۔
اِعْکَادٌ۔ پناہ لینا۔
اِعْتِکَادٌ۔ لازم کر لینا۔
اِسْتِعْکَادٌ۔ موٹا ہونا۔
عَکَادٌ۔ ایک پہاڑ ہے زبید کے قریب۔
عَکِدٌ۔ موٹا اور سوکھا درخت اوپر تلے۔
اِذَا قُطِعَ اللِّسَانُ مِنْ عَکَدَتِهٖ فَفِیْهِ کَذَا۔ اگر زبان جڑ سے کاٹ ڈالی جائے تو اُس میں اتنی دیت دینا ہوگی۔
عَکَدَةٌ۔ زبان کی جڑ کی گرہ یا دل کی جڑ (بعضوں نے کہا بیچ کا حصہ۔ اور نہایہ میں اُس کو عُکْدَةٌ بضم عین اور سکون کاف لکھا ہے مگر لغت سے اُس کی تائید نہیں ہوتی۔)
عُکْدَةٌ۔ کے معنی ہڈی اور مغز اور توانائی اور سوراخ مسمار کے لکھے ہیں۔
عُکْدُ کُلِّ شَیْءٍ۔ ہر چیز کا بیچا بیچ۔

عَکْرٌ۔ دوبارہ حملہ کرنا، لوٹ جانا، مُڑ جانا۔
عِکْرٌ۔ ذات، اصل۔
اِعْتِکَارٌ۔ مل جانا، تاریک ہونا، لڑائی میں ایک دوسرے سے بھڑ جانا۔
تَعْکِیْرٌ۔ تلچھٹ مل جانا، شربت یا روغن میں پانی کو گدلا کرنا۔
تَعَاکُرٌ۔ باہم نیزہ بازی کرنا۔
تَعَکُّرٌ۔ لوہے دار لکڑی پر ٹیکا دینا۔
اِعْکَارٌ۔ تلچھٹ ملا دینا، رات بہت تاریک ہونا، ایک میں ایک ملجانا۔
عَکَرَةٌ۔ پانچسو ۵۰۰ یا ساٹھ ۶۰ اونٹوں سے زیادہ ہونا، پچاس ۵۰ سے سو ۱۰۰ اونٹ تک، تلوار کا زنگ، تلچھٹ۔
اَنْتُمُ الْعَکَّارُوْنَ لَا الْفَرَّارُوْنَ۔ تم دوبارہ حملہ کرنے والے ہو نہ کہ بھاگ جانے والے۔ عَکَرَ اور اِعْتَکَرَ جب کوئی لڑائی سے مُنہ موڑ کر پھر دوبارہ حملہ کرے۔ طیبی نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کافروں کے مقابلہ سے اِس لئے بھاگے کہ کسی دوسرے لشکر میں شریک ہوکر قوت حاصل کرے یا کافروں کو ہلاکت کے مقام پر لے آئے (مثلاً جہاں سرنگ لگی ہو) پھر دوبارہ مقابلہ کرے تو اُس پر کچھ گناہ نہ ہوگا۔
اِنَّ رَجُلًا فَجَرَ بِامْرَأَةٍ عَکْوَرَةً۔ ایک شخص نے زبردستی ایک عورت کو داب لیا۔ اُس سے بدکاری کی۔
فَعَکَرَ عَلٰی اِحْدٰهُمَا فَنَزَعَهَا فَسَقَطَتْ ثَنِیَّتُهٗ ثُمَّ عَکَرَ عَلَی الْاُخْرٰی فَنَزَعَهَا فَسَقَطَتْ ثَنِیَّتُهُ الْاُخْرٰی۔ جنگِ اُحد میں پتھروں کی مار سے زرہ کے دو ۲ چھلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک میں گھس گئے تھے اور آپؐ ایک گڑھے میں گر پڑے تھے۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ نے ایک چھلے کو دانت سے پکڑ کر نکالا وہ دانت گر گیا پھر دوسرے چھلے کو دوسرے دانت سے پکڑ کر نکالا وہ بھی

Marfat.com

گر گیا۔

اِنَّہٗ مَرَّ بِرَجُلٍ لَّہٗ عَکَرَۃٌ فَلَمْ یَذْبَحْ لَہٗ شَیْئًا۔ ایک شخص پر سے وہ گزرے جس کے پاس پچاس سے ستر یا سو تک اونٹ تھے لیکن اُس نے اُن کے لئے کوئی جانور نہیں کاٹا (اُن کی ضیافت نہیں کی)۔

وَعَلَیْہِ عَکَرٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ اُن پر مشرکوں کا ایک جھنڈ تھا (یہ اعتکار سے نکلا ہے بمعنے ازدحام اور ہجوم)۔

عِنْدَ اعْتِکَارِ الضَّرَائِرِ۔ مختلف کاموں کے ہجوم کے وقت۔

ثُمَّ عَادُوْا اِلٰی عِکْرِھِمْ عِکْرِ السُّوْءِ۔ آخر اپنی اصل کی طرف لوٹ گئے جو خراب تھی (یعنی اپنے خراب دین کی طرف)۔

عَادَتْ لِعِکْرِھَا لَمِیْسُ۔ (یہ ایک مثل ہے)۔ لمیس اپنی اصل کی طرف لوٹی۔ بعضوں نے کہا عِکْر کے معنے دَیدن اور طریق اور عادت۔ ایک روایت میں عَکَرِھِمْ ہے یعنی اپنے تلچھٹ اور میل کچیل کی طرف لوٹ گئی۔

اِنَّا نَطْرَحُ فِیْہِ الْعَکَرَ۔ ہم اُس میں تیل کا تلچھٹ ڈالتے ہیں یا شراب کا۔

اَلنَّبِیْذُ الَّذِیْ یُجْعَلُ فِیْہِ الْعَکَرُ فَیَغْلِیْ حَتّٰی یُسْکِرَ حَرَامٌ۔ کھجور یا انگور کا شربت اگر اُس میں شراب کی تلچھٹ ملا دی جائے اور وہ جوش مارنے لگے تو اُس کا پینا حرام ہے۔

وَاعْتَکَرَتْ عَلَیْنَا حَدَابِیْرُ السِّنِیْنَ۔ ہم پر دُبلی اونٹنیاں ہجوم کر آئیں (یعنی کئی سال سے برابر قحط ہو رہا ہے)۔

عَکْرَدَۃٌ۔ موٹا ہونا، قوی ہونا۔

فَسَمِنُوْا وَعَکْرَدُوْا۔ وہ موٹے تازے طاقتور ہو گئے (اچھے زبردست لڑکے کو عرب لوگ عَکْرَدٌ اور عُکْرُدٌ کہتے ہیں) محیط میں ہے کہ عُکْرُدٌ اور عُکْرُدٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

عِکْرِشٌ۔ ایک ترش بوٹی ہے جو کھجور کے درخت کو تباہ کر دیتی ہے۔

عِکْرِشَۃٌ۔ خرگوشنی، یا بڑھیا۔

عَنَّتْ لِیْ عِکْرِشَۃٌ فَشَنَقْتُھَا بِجَبُوْبَۃٍ فَقَالَ فِیْھَا جَفْرَۃٌ۔ حضرت عمرؓ سے ایک شخص نے عرض کیا میں نے احرام کی حالت میں ایک خرگوشنی کو جو مجھ کو دکھائی دی ایک ڈھیلہ پھینک کر مارا (وہ مر گئی) اُنھوں نے کہا تجھ کو ایک سال سے کم بکری کا بچہ قربانی کرنا ہوگا (یہ اُس کا فدیہ ہے)۔

عَکْزٌ۔ ٹیکا دینا، گاڑ دینا، راہ پانا، پنجہ سے پکڑنا۔

تَعْکِیْزٌ۔ برچھے میں لکڑی لگانا۔

تَعَکُّزٌ۔ ٹیکا دینا۔

عِکْزٌ۔ بدخلق، بخیل، منحوس۔

عُکَّازٌ یا عُکَّازَۃٌ۔ وہ لاٹھی جس میں لوہے کی برچھی لگی ہو۔

وَمَعَنَا عُکَّازَۃٌ۔ ہمارے پاس ایک سنان دار لاٹھی تھی (گانسی)

عَکْسٌ۔ اُلٹ دینا، اونٹ کی ناک میں رسّی ڈال کر اُس کے ہاتھ میں باندھ دینا، اس رسّی کو عِکَاسٌ کہتے ہیں

مُعَاکَسَۃٌ اور عِکَاسٌ۔ ایک دوسرے کی پیشانی تھامنا، اُلٹ دینا۔

تَعَاکُسٌ اور اِنْعِکَاسٌ۔ اُلٹنا۔

اِعْتِکَاسٌ۔ اُلٹ دینا۔

عَکْسُ الْمِرْاٰۃِ۔ آئینہ میں جو صورت نمودار ہوتی ہے۔

عَکَبْسَۃٌ۔ بہت اونٹ، یا اندھیری رات۔

مَعْکُوْسٌ۔ اُلٹا ہوا۔

اِعْکِسُوْا اَنْفُسَکُمْ عَکْسَ الْخَیْلِ بِاللُّجُمِ۔ تم

Marfat.com

ے نفسوں کو اس طرح پھیر دو (بُری باتوں سے بچاؤ) جیسے
وڑے لگاموں سے لوٹائے جاتے ہیں (پھیرے جاتے
ں، روکے جاتے ہیں) مطلب یہ ہے کہ نفس کو صبر اور
قویٰ کی لگام سے روکو اور تھامے رہو اُس کو بے لگام
مت کر دو یعنی اُس کی ہر خواہش پر عمل نہ کرو. عرب لوگ
کہتے ہیں عَکَسَ الدَّابَّةَ جانور کو اُلٹ دیا یعنی اُس
کی لگام کھینچی تاکہ وہ پیچھے ہٹے۔

عَکْش - مہربانی کرنا، حملہ کرنا، بُننا، جمع کرنا، گھیر لینا۔

عَکَش - لپٹ جانا، جم جانا، پیچیدہ ہو کر اُگنا۔

تَعْکِیْش - زنگ آلودہ ہونا۔

تَعَکُّش - لپٹ جانا، دشوار ہونا، سمٹ کر ایک
کے اندر ایک گھس جانا۔

عُکَاش یا عُکَاشَۃ - مکڑی یا مکڑ نر، یا اُس کا گھر۔

عُکَّاش - بیل کو بھی کہتے ہیں جو درخت پر لپٹ جاتی ہے۔

شَجَرَۃٌ عَکِشَۃٌ - بہت شاخوں والا پیچیدہ درخت۔

عَکْص - پھیر دینا۔

عَکَص - بد خلقی، خیرگی، شرارت۔

تَعَکُّص - بخیلی کرنا۔

عُکُص - بدخلق۔

عَکْظ - روکنا، جُدا کرنا، بے کار کرنا، مغلوب کرنا،
لغو وافتخار کا رد کرنا۔

تَعْکِیْظ - پھیر دینا، باز رکھنا، مبالغہ کرنا۔

مُعَاکَظَۃ - قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا۔

تَعَکُّظ - لپٹ جانا، دشوار ہونا، سخت ہونا، دُور
ہونا۔

تَعَاکُظ - جھگڑا کرنا، فخر کرنا۔

عُکَاظ - ایک مشہور بازار تھا عرب کا۔ نخلہ اور طائف
کے درمیان جو ہر سال ماہ ذیقعدہ میں ہوا کرتا اور بیس
دن تک رہتا اُس میں عرب کے سب قبائل جمع ہو کر ایک
دوسرے پر فخر وافتخار کیا کرتے اشعار پڑھتے خرید و
فروخت کرتے جب اسلام کا زمانہ آیا تو یہ بازار بند ہو گیا

عَکْف - روکنا، ٹھہرنا، موڑنا، رعایت کرنا
اصلاح کرنا۔

عُکُوْف - متوجہ ہونا، ہمیشہ ایک چیز پر جُھکے رہنا،
گرد گھومنا، پیچھے ہٹنا، لازم کر لینا۔

تَعْکِیْف - پرونا، بالوں کو بٹ لینا، چوٹیاں بنانا۔

مُعَاکَفَۃ - لازم کر لینا۔

تَعَکُّف - رُکے رہنا، جمے رہنا، جیسے اِعْتِکَاف ہے۔

عَاکِف - مقیم۔ (نہایہ میں ہے کہ اِعْتِکَاف
اور عُکُوْف کسی مقام میں ٹھہرے رہنا، جمے رہنا۔ عَاکِف
اور مُعْتَکِف اُس کا اسم فاعل ہے۔ اور جو کوئی مسجد میں
عبادت کے لئے ٹھہرا رہے اس کو بھی عَاکِف اور مُعْتَکِف کہتے ہیں)

عَکِف - گھونگھر بال۔

وَالنَّاسُ عُکُوْفٌ - اور لوگ سب جمع تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے برآمد ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔

اِذَا اعْتَکَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا صَلّٰی۔
جب مؤذن فجر کے انتظار میں بیٹھ جاتا یا اذان کے لئے
کھڑا ہوتا اور صبح نمودار ہو جاتی تو آپ نماز پڑھتے۔

صَلَّی الصُّبْحَ ثُمَّ دَخَلَ فِیْ مُعْتَکَفِہٖ۔ صبح کی
نماز پڑھ کر اپنے اعتکاف کی جگہ میں تشریف لے جاتے
(یعنی اُس مقام میں جو لوگوں سے الگ ہوتا۔ اس حدیث
کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اعتکاف صبح کی نماز کے بعد
شروع کرتے بعضوں نے اُس کو جائز رکھا ہے اور اسی
حدیث سے دلیل لی ہے)۔

وَھُوَ یَعْتَکِفُ الذُّنُوْبَ۔ وہ گناہوں سے بچا
ہے (اور اُس کے لئے اُن تمام نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے
جن کو وہ اعتکاف کی وجہ سے نہیں کر سکتا مثلاً بیمار

Marfat.com

کی عیادت، جنازے کے ساتھ جانا، دوستوں سے ملاقات کرنا، بیواؤں اور یتیموں کا سودا سلف لا دینا)۔
كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کیا کرتے۔
لَا اِعْتِكَافَ اِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ۔ اعتکاف اُسی مسجد میں درست ہوتا ہے جس میں جمعہ اور جماعت ہو۔
ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهُ بَعْدَهُ۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی بیویوں نے اعتکاف کیا (اعتکاف اکثر علماء کے نزدیک مستحب ہے اور رمضان کے اخیر دہے میں زیادہ مؤکد ہے اور شافعیہ کے نزدیک اعتکاف کے لئے روزہ شرط نہیں ہے اور ایک لحظہ کے لئے بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن جمہور علماء کے نزدیک مسجد شرط ہے مرد اور عورت دونوں کے لئے اور امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ عورت اپنے گھر کی مسجد میں بھی اعتکاف کر سکتی ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے مسجد نبوی میں اعتکاف کیا۔ اگر گھر کی مسجد میں صحیح ہوتا تو مسجد نبوی میں اعتکاف کرنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ مجمع البحار میں ہے کہ کم سے ایک ساعت کے لئے بھی اعتکاف ہو سکتا ہے تو جب کوئی مسجد میں کسی ضرورت سے بیٹھے خواہ دینی ہو یا دنیوی تو بہتر یہ ہے کہ اعتکاف کی نیت کر لے تاکہ اعتکاف کا ثواب مفت حاصل ہو۔ "چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار" کا مضمون ہو)۔
عَكٌّ۔ گھمس ہونا۔ (یعنی گرمی کی شدت، ہوا بند ہونا) جیسے عِكَاكٌ ہے اور عَكَكٌ۔
يَوْمٌ عَكِيكٌ۔ گھمس کا دن۔ (جب شدت کی گرمی ہو اور ہوا بند ہو)۔
فَرَسٌ مِعَكٌّ۔ جو گھوڑا ذرا چلے پھر اُس کو مارنے کی حاجت پڑے۔
مُعَاكَّةٌ۔ جھکانا، مائل کرنا۔

عَلَكٌ۔ دوبارہ کہنے کی درخواست کرنا، قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا، بار بار بیائی کرنا، بند کرنا، باز رکھنا، بیان کرنا، روکنا، بخار چیٹ جانا، نہ اُترنا۔
اِنَّ رَجُلًا كَانَ يُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُكَّةَ مِنَ السَّمْنِ اَوِ الْعَسَلِ۔ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی یا شہد کی کپی تحفہ بھیجا کرتا۔
عَصَرْتُ عُكَّةً۔ کپی کو نچوڑ ڈالا۔
كَانَ يَوْمٌ عَكَاكٌ۔ وہ سخت گرمیوں کا دن تھا۔
عَكْلٌ۔ اکٹھا کرنا، جدا کرنے کے بعد، ہنکانا، اونٹ کی کلائیاں اُس کے بازو سے باندھ دینا، جس رسّی سے باندھیں اُس کو عِكَال کہتے ہیں۔
عُكْل۔ ایک قبیلہ جس کا ذکر حدیث میں ہے۔
عِنْدَ اعْتِكَالِ الضَّرَائِرِ۔ جب مختلف کام پیش آئے اور مل جل گئے۔
عَكْمٌ۔ کپڑے سے باندھنا، پہلو کا اندرونی جانب
عِكْمٌ۔ تیز ہوا، بوجھ۔
عِكْمَانِ۔ دو بوجھے جو اونٹ کے دونوں طرف رہتے ہیں۔
عُكُوْمٌ۔ جامہ دان، یہ جمع ہے عَكْمٌ کی۔
عُكْمَةُ الْبَطْنِ۔ پیٹ کا کونا۔
اِعْكَامٌ۔ مدد کرنا بوجھ لادنے میں۔
تَعْكِيْمٌ۔ اونٹ کا اتنا موٹا ہونا کہ چربی تہ بر تہ ہو جائے۔
اِعْتِكَامٌ۔ برابر کرنا بوجھوں کو لادنے کے لئے۔
مَالَهٗ عَكُوْمٌ۔ اب اُس کو کہیں بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے۔
مُعَكَّمٌ۔ پُر گوشت، ٹھوس۔
عُكُوْمُهَا رَدَاحٌ۔ اُس کے گٹھر اور تھیلے بھاری ہیں۔ (جو غلہ اور اسباب مال و متاع سے پُر ہیں)۔

Marfat.com

لُفَاضَةٌ كَنُفَاضَةِ الْعِكْرِ۔ ریشہ ہے جیسے گٹھری
[کا] ریشہ ہوتا ہے۔
[یُو]شِكُ اَحَدُكُمْ اِمْرَأَتَهٗ قَدْ مَلَأَتْ عِكْمَهَا
[مِ]نْ وَبَرِ الْاِبِلِ۔ قریب ہے وہ زمانہ کہ تم میں سے ایک
[اپ]نی عورت کو دیکھے گا اُس نے اپنی گٹھری اونٹ کے
[با]لوں سے بھر لی ہوگی۔
مَا عَكَمَ عَنْهُ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
[حض]رت ابو بکر صدیق رضؓ پر اسلام پیش کیا تو اُنھوں نے کچھ
[ت]امل نہ کیا نہ رُکے (بلکہ فوراً خوشی سے اسلام لائے)۔
[نَ]هٰى عَنِ الْمُعَاكَمَةِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
معاکمہ سے منع فرمایا (یہ طحاوی کی روایت ہے انھوں نے
معاکمہ کی تفسیر یہ کی ہے کہ دو مرد یا دو عورتیں ننگی ہو کر
ایک دوسرے سے لپٹیں، بدن ملائیں اور ان دونوں
کے درمیان کپڑا حائل نہ ہو جیسے دوسری روایت میں ہے
لا یفضی الرجل الی الرجل ولا المرأة الی المرأة
اُس کا بھی یہی مطلب ہے)۔
عُكْنَةٌ۔ بٹ پیٹ کی۔ عُكَنٌ اُس کی جمع۔
تَعَكُّنٌ۔ پیٹ پر بٹیں پڑنا (موٹاپے سے)۔
عِكَانٌ۔ گردن۔
عَكْنَاءُ۔ بٹیں والی عورت۔
عَكَنَانٌ اور عَكْنَانٌ۔ بہت اونٹ۔
كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اَبِيْ وَفِيْ عُنُقِهٖ عُكْنَةٌ۔ گویا
[م]یں اپنے باپ کو دیکھ رہا ہوں اُن کی گردن میں بٹ
[پڑی]ہے۔
[جَ]ارِيَةٌ مُعَكَّنَةٌ۔ بٹیں والی چھوکری۔
عَكْوٌ۔ دُم موڑنا، موٹا ہونا، نیفہ بڑا اور سخت رکھنا،
[ا]ٹھ جانا، قید کرنا، باندھنا، مائل ہونا،
عَكْوَاءُ۔ سفید دُم والی بکری۔
عَكِيٌّ۔ دودھ جس کا مسکہ نکال لیا گیا ہو، یا تلے اوپر
دوھا ہُوا دودھ جو گاڑھا ہو گیا ہو۔

باب العین مع اللام

عَلْبٌ۔ سخت ہونا، کاٹنا، چھیلنا، نشان کرنا۔
عَلَبٌ۔ سخت ہونا، اور گوشت کی بُو بدل جانا اور گردن
میں بیماری ہونا۔
عَلِبٌ۔ سخت اور پہاڑی بکری، سوسمار۔
تَعْلِيْبٌ۔ نشان کرنا، چھیلنا، کاٹنا۔
اِسْتِعْلَابٌ۔ بُو بدل جانا۔
عِلَابٌ۔ وہ نشان جو گردن کے طول میں ہو۔
عَلَابِيٌّ۔ سیسہ یا سیسہ کی ایک قسم۔
عِلْبٌ۔ سخت جگہ اور وہ زمین جس پر بارش ہو تو
بھی کچھ نہ اُگے۔
اِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوْفِهِمُ الْاٰنُكُ وَ
الْعَلَابِيُّ۔ صحابہؓ کی تلوار کا زیور سیس اور علابی کا تھا۔
(نہایہ میں ہے کہ عَلَابِيُّ جمع ہے عِلْبَاءُ کی یعنی گردن کا پٹھا،
هُمَا عِلْبَاوَانِ۔ یہ دونوں گردن کے دو پٹھے ہیں جو
داہنے بائیں طرف ہوتے ہیں (عرب لوگ یہ پٹھے جب تر و تازہ
ہوتے تھے تلواروں کے نیام پر باندھتے وہ سوکھ کر
اُس پر جم جاتے اور برچھوں کو بھی جب وہ ٹوٹ جاتے
اُن سے جوڑتے۔ بعضوں نے کہا عَلَابِيُّ سیس کی ایک
قسم ہے جیسے اوپر گزرا)۔
كُنْتُ اَعْمَدُ اِلَى الْبَضْعَةِ اَحْسِبُهَا سَنَامًا
فَاِذَا هِيَ عِلْبَاءُ عُنُقٍ۔ میں گوشت کے ایک ٹکڑے کا
قصد کرتا میں سمجھتا کہ وہ کوہان کا گوشت ہے پھر کیا
دیکھتا کہ وہ گردن کا ایک تسمہ ہے۔
رَاٰى رَجُلًا بِاَنْفِهٖ اَثَرُ السُّجُوْدِ فَقَالَ لَا
تَعْلُبْ صُوْرَتَكَ۔ عبد اللہ بن عمر رضؓ نے ایک شخص کو دیکھا
اُس کی ناک پر سجدے کا نشان پڑ گیا تھا تو کہا اپنی صورت

Marfat.com

پر نشان مت کر (یعنی سجدے میں اتنے زور سے ناک پر ٹیکا نہ دے کہ داغ پڑ جائیں اور چہرہ بدنما ہو جائے)۔

وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ اَوْ عُلْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ۔ وفات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانی کی ایک چھاگل تھی یا ایک قدح تھا۔ (آپ اس میں سے پانی لیتے جاتے اور پیشانی مبارک پر لگاتے اور فرماتے لا الٰہ الا اللہ موت میں سختیاں ہیں)۔

فَتَحْلُبُ الْعُلْبَةَ۔ تو قدح بھر کر دودھ دوہے۔

اَعْطَاهُمْ عُلْبَةَ الْحَالِبِ۔ ان کو دودھ دوہنے والے کا قدح دے دیا۔ (محیط میں ہے کہ عُلْبَہ کھجور کے لمبے درخت کو کہتے ہیں اور ایک پیالہ بڑا جو اونٹ کی کھال سے بنایا جاتا ہے اس کے گرداگرد لکڑی لگاتے ہیں عرب لوگ اس میں دودھ دوہتے ہیں۔ **عِلَابٌ** اور **عُلَبٌ** اس کی جمع ہے۔)

تَشَنَّجَ عِلْبَاءُ الرَّجُلِ۔ آدمی بوڑھا ہو گیا۔

عَلْثٌ۔ ملا دینا، خلط کرنا، جمع کرنا، دباغت کرنا آگ نہ نکلنا۔

عَلَثٌ۔ خوب جم کر لڑنا۔

تَعَلُّثٌ۔ تعلق، کسی چیز کو اچھی طرح مضبوطی سے نہ بنانا، مکر و فریب کرنا۔

اِعْتِلَاثٌ۔ ایسے درخت سے آگ سلگانے کا آلہ بنانا جس کا حال معلوم نہ ہو کہ وہ آگ دیتا ہے یا نہیں۔

فُلَانٌ غَيْرُ مُعْتَلِثِ الزِّنَادِ۔ یعنی اس کی بیوی اچھے خاندان کی ہے۔

اِعْتَلَثَ الرَّجُلُ۔ جب اچھے خاندان میں نکاح نہ کرے بلکہ ایک مجہول النسب عورت سے نکاح کرے۔

مَا شَبِعَ اَهْلُهُ مِنَ الْخَمِيرِ الْعَلِيثِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے سفید جو اور معمولی جو کی ملی ہوئی روٹی سے بھی سیر نہیں ہوئے (ایسی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں ملتی تھی۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو اور گیہوں کی ملواں روٹی سے بھی سیر نہیں ہوئے)۔

عَلْثَمَةٌ۔ ٹھہر ٹھہر کر بات کرنا۔

دُوْنَ تَعَلْثُمٍ۔ بن تامل اور توقف کے۔

عَلْجٌ۔ علاج میں غالب آنا۔

عَلَجٌ۔ سخت ہونا۔

مُعَالَجَةٌ اور **عِلَاجٌ**۔ ایک کام کو برابر کئے جانا، سختی اٹھانا، محنت کرنا، دوا کرنا۔

تَعَلُّجٌ۔ پیغام لے جانا۔

تَعَالُجٌ۔ ایک دوسرے کا علاج کرنا، ایک دوسرے سے لڑنا۔

اِعْتِلَاجٌ۔ کشتی لڑنا، لڑائی شروع کرنا، حرکت کرنا، مضطرب ہونا، تھپیڑ مارنا۔

عَالِجٌ۔ ایک میدان ہے جس میں ریت بہت ہے۔

اِنَّ الدُّعَاءَ لَيَلْقَى الْبَلَاءَ فَيَعْتَلِجَانِ۔ دعا بلا سے مقابلہ کرتی ہے، دونوں میں کشتی ہوتی ہے (گویا دعاء بلا کو رد کرتی ہے)۔

بَعَثَ رَجُلَيْنِ فِي وَجْهٍ وَقَالَ اِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِيْنِكُمَا۔ حضرت علی رض نے دو مردوں کو ایک سمت روانہ کیا اور فرمایا تم دونوں اچھے ہٹے کٹے موٹے تازے ہو اب جو کام میں نے بتلایا ہے اس کو خوب بجا لاؤ۔

عِلْجٌ۔ قوی موٹا تازہ آدمی، اور کافر عجمی، مجوسی، گبر، آتش پرست۔

اَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوْجُ بِالْمَدِيْنَةِ۔ تم تو یہ چاہتے تھے کہ پارسی لوگ مدینہ میں زیادہ بسیں (یہ حضرت عمر رض نے فرمایا جب ابو لؤلؤ ملعون نے آپ کو عین نماز میں زخمی کیا)۔

فَطَارَ الْعِلْجُ۔ پھر مار کر وہ کافر بھاگ نکلا (تیرہ وار

Marfat.com

(سج)کے آپ پر گئے)۔
وَنَفَى مُعْتَلِجَ الرَّيْبِ مِنَ النَّاسِ ۔ اور شک کے تھپیڑے لوگوں سے دور کئے۔
اِعْتَلَجَتِ الْاَمْوَاجُ ۔ موجیں تھپیڑے مار رہی ہیں۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)۔
اِعْتَلَجَتِ الْاَرْضُ ۔ زمین میں گھاس لمبی ہوگئی۔
فَاُتِیَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ بِاَرْبَعَةِ اَعْلَاجٍ مِّنَ الْعَدُوِّ ۔ عبد الرحمٰن بن خالد بن ولیدؓ کے پاس چار کافر دشمنوں میں سے لائے گئے۔
قَدْ كُنْتَ وَاَبُوْكَ تُحِبَّانِ اَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوْجُ بِالْمَدِيْنَةِ ۔ حضرت عمرؓ نے ابن عباسؓ سے کہا تم اور تمھارے والد تو یہ چاہتے تھے کہ عجمی کافر مدینہ میں زیادہ رہیں (تاکہ مدینہ کی رونق ہو۔ چونکہ عجمی لوگ بہت صنائع اور ہنر جانتے تھے)۔
اِنِّیْ صَاحِبُ ظَهْرٍ اُعَالِجُهٗ ۔ تو میں تو اونٹ والا ہوں اُسی کا کام کرتا ہوں اُس کو کرایہ پر چلاتا ہوں۔
عَالَجْتُ امْرَاَةً فَاَصَبْتُ مِنْهَا ۔ میں نے ایک عورت کا پیچھا لیا اُس کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ اُس سے سب مزے لوٹے (بوسہ چمٹانا پیار وغیرہ) صرف دخول نہیں کیا۔
مِنْ كَسْبِهٖ وَعِلَاجِهٖ ۔ اُس کی کمائی اور محنت میں سے۔
وَلِیَ حَرُّهٗ وَعِلَاجُهٗ ۔ اُس کی محنت اور مشقت اور کمائی میری ہے۔
كَلَّا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ كُنْتُ لَاُعَالِجُهٗ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ ۔ (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا ثابت کرنے کے لئے چار گواہوں کی ضرورت بیان فرمائی تو) سعد بن عبادہؓ نے کہا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا میں تو اگر اپنی بیوی کے پاس کسی غیر مرد کو دیکھوں تو پہلے ہی (گواہ لانے سے پیشتر ہی) اُس کا کام تلوار سے تمام کر دوں گا۔
مَا اٰسٰی عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ اَمْرِهٖ اِلَّا مِنْ خَصْلَتَیْنِ اِنَّهٗ لَمْ یُعَالَجْ وَلَمْ یُدْفَنْ حَیْثُ مَاتَ ۔ (جب عبد الرحمٰن بن ابی بکرؓ ناگہانی موت سے مکہ کے راستہ میں مرگئے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا) میں عبد الرحمٰن کی کسی بات پر افسوس نہیں کرتی مگر دو باتوں پر ایک تو یہ کہ اُنھوں نے بیماری کی سختی نہیں اُٹھائی (اُن کی دوا اور تیمار داری نہیں ہوئی تاکہ اُن کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی، یا اُنھوں نے موت کی سختی نہیں اُٹھائی بلکہ ناگہاں مرگئے) دوسرے یہ کہ جہاں مرے تھے وہیں دفن کئے گئے۔
وَمَا تَحْوِیْهِ عَوَالِجُ الرِّمَالِ ۔ اور جس کو بڑے بڑے ٹھوس ریتی کے ڈھیر نہیں گھیر سکتے یا جس کو تہ بر تہ ریتی گھیرے ہوئے ہے۔
عَالَجْتُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ ۔ میں نے بھی بہت کوشش کی (اُن کی اصلاح کے لئے بہت سختی اُٹھائی)۔
یُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِیْلِ شِدَّةً ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن اُترنے میں بڑی تکلیف اُٹھاتے (آپ کی پیشانی عرق آلود ہو جاتی اور چہرے پر تعب معلوم ہوتا)۔
عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ ۔ اگرچہ اُس کے گناہ عالج کی ریتی کے دانوں کے شمار میں ہوں (تو عالج مضاف الیہ ہے رمل کا اور وہ ایک ریتلے مقام کا نام ہے۔ بعضوں نے رَمْلٍ عَالِجٍ ۔ صفت موصوف پڑھا ہے یعنی متراکم اور تہ بر تہ ریتی کے شمار میں)۔
اَلنَّاسُ ثَلٰثَةٌ عَرَبِیٌّ وَّمَوْلًى وَّعِلْجٌ ۔ حضرت علیؓ نے فرمایا آدمی تین طرح کے ہیں ایک تو عربی دوسرے موالی تیسرے کافر عجمی (تو ہم لوگ عربی ہیں اور ہمارا گروہ مسلمانوں کا جو دوسرے ملکوں کے ہیں موالی ہیں (جیسے مسلمان پٹھان اور مغل وغیرہ) اور تیسرا گروہ کافروں کا ہے (جیسے

Marfat.com

یہود، نصاریٰ، پارسی، چینی، جاپانی، سکھ، راجپوت، برہمن، ہندو، بت پرست)۔
وَهُوَ عِلَاجِيٌّ. یہ تو میرا کام دھندا ہے۔
وَكَمْ مِنْ غَلِيلٍ مُعْتَلِجٍ بِصَدْرِهَا. (حضرت فاطمہ رضؓ نے فرمایا) میرے دل میں کتنے کینے ہیں جو سینہ میں جوش مار رہے ہیں (اُن کو میں ظاہر نہیں کر سکتی دل ہی دل میں گھٹتی ہوں)۔
عَلَزٌ۔ دردناک ہونا، بیقرار ہونا۔
عِلَّوْزٌ۔ پیٹ کا درد، جنون، موت۔
هَلْ يَنْتَظِرُ اَهْلُ بَضَاضَةِ الشَّبَابِ اِلَّا عَلَزَ الْقَلَقِ. کیا جن لوگوں کے رنگ جوانی سے چمک رہے ہیں وہ درد اور بیقراری کا انتظار کر رہے ہیں (ایک روایت میں عَلَزَ الْقَلَقِ ہے یعنی قلق اور اندوہ کے لحاظ سے اظہار کے منتظر ہیں)
عُلْصَةٌ۔ تھوڑی چیز لینا۔
عِلَاصٌ۔ مضاربت کرنا، یعنی نفع میں حصہ ٹھہرا کر مال کسی کو دینا۔
اِعْتِلَاصٌ۔ تھوڑا تھوڑا لینا۔
مَنْ سَبَقَ الْعَاطِسَ اِلَى الْحَمْدِ اَمِنَ الشَّوْصَ وَاللَّوْصَ وَالْعِلَّوْصَ. جو شخص چھینکنے والے سے پہلے الحمد للہ کہے اُس کو دانت اور کان اور پیٹ کا درد نہ ہوگا۔ (بعضوں نے کہا عِلَّوْصٌ تخمہ یعنی بدہضمی کو کہتے ہیں)۔
اِعْلَوَّاطٌ۔ اونٹ کی گردن میں لٹک کر اُس پر چڑھ جانا۔
عَلْطٌ۔ گردن میں داغ دینا، کسی کی بدگوئی کرنا۔
تَعْلِيطٌ۔ اونٹ کی گردن سے عِلَاطٌ یعنی رسّی نکال لینا۔
اِعْتِلَاطٌ۔ جھگڑا کرنا، بحث کرنا۔
شَاعِرٌ عَالِطٌ۔ شاعر فصیح الکلام۔

هُوَ عَالِطٌ لَا غَالِطٌ. وہ صحیح اور فصیح گفتگو کرنے والا ہے نہ غلطی کرنے والا۔
نَاقَةٌ عُلُطٌ۔ جس اونٹ پر نہ داغ ہو نہ نکیل ہو۔
اَعْلَاطٌ۔ وہ ستارے جن کا کوئی نام نہیں ہے۔
عَلَفٌ۔ بہت پانی پینا، چارہ کھلانا۔
تَعْلِيفٌ۔ موز کے پھل نکلنا جو باقلا کی طرح ہوتے ہیں گرہ باندھنا۔
اِعْلَافٌ۔ موز کا پھل نکلنا، چارہ کھلانا۔
تَعَلُّفٌ۔ چارہ کی تلاش کرنا۔
عَلَّافٌ۔ چارہ فروش۔
عَلُوفَةٌ۔ چارہ
عِلَّوْفٌ۔ بوڑھا۔
مَعْلُوفَةٌ۔ موٹی۔
اِعْتِلَافٌ۔ چارہ کھانا۔
كَانُوْا يَأْكُلُوْنَ عِلَافَهَا. وہ چارے کھاتے تھے (یہ عَلَفٌ کی جمع ہے بمعنے چارہ جو جانور کھاتے ہیں)
اِنَّهُمْ اَهْدَوْا اِلَى ابْنِ عَوْفٍ رِحَالًا عِلَافِيَّةً انھوں نے ابن عوف کو بڑے سائز کے زین بھیجے (یہ زین سب سے پہلے ایک شخص علاف نامی نے بنائے تھے تو اُسی کی طرف منسوب ہو گئے)۔
تَرَى الْعُلَيْفِيَّ عَلَيْهَا مُوْكَدًا (ایک روایت میں مُوْكَفًا ہے) تو علافی زین کو اس پر لگا ہوا دیکھے گا۔ (یہ تصغیر ہے عِلَافِيٌّ کی)۔
مِعْلَفٌ۔ چارے کا مقام۔
عَلُوفَةٌ۔ وہ جانور جس کو گھر میں کھلائیں، جنگل میں چرنے کو نہ چھوڑیں۔
لَيْسَ فِي الْعَلُوفَةِ صَدَقَةٌ۔ گھریلو جانوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے (یعنی جن کو گھر میں رکھ کر چارہ کھلایا جاتا ہے، مثلاً پلیر و بکریاں، یا گھر میں رہنے والے اونٹ

Marfat.com

گو اُن کو کرایہ پر چلاتے ہوں)۔

یَشْتَرِیْ بِہٖ عَلَفًا لِحَمَامِ الْحَرَمِ۔ حرم کے کبوتروں کے لئے اُس کے بدلے چارہ خرید لے۔

عَلْقٌ۔ گالی دینا، بُرا کہنا، اوپر کا حصّہ چڑھنا۔

عَلِقَ الرَّجُلُ۔ گلے میں خون بھر گیا۔

عَلِقَ۔ جاننا۔

عُلُوْقٌ۔ حاملہ ہونا، لٹک جانا، جیسے عِلْقٌ اور عَلَقٌ اور عَلَاقَةٌ۔ محبت رکھنا، چاہنا۔

تَعْلِيْقٌ۔ لٹکانا، کسی امر پر ایک امر کو معلّق کرنا، ایک کام کو بغیر تمام کئے رہنے دینا، نصب کرنا۔

عُلِقَ بِهَا۔ اُس کی محبت میں گرفتار ہوا۔

عَلِقَتْ مَعَالِقُهَا وَصَرَّ الْجُنْدُبُ۔ یعنی گرمی آگئی اور مجھ کو کوچ کرنا ممکن نہیں (یہ ایک مثل ہے جس کا قصہ لغت کی کتابوں میں مشہور ہے)۔

لَلَدُوْدٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْاِعْلَاقِ۔ منہ میں دوا ڈالنا اعلاق سے بہتر ہے۔ (اعلاق کہتے ہیں بچہ کے حلق میں اُنگلی ڈال کر ورم کو دبانا جیسے عورتیں کیا کرتی ہیں)۔

جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا قَالَتْ وَقَدْ اَعْلَقْتُ عَنْهُ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذِهِ الْعُلُقِ۔ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچہ لے کر آئی کہنے لگی میں نے عذرہ (حلق کی بیماری) کی وجہ سے اُس کا حلق دبایا آپ نے فرمایا تم کیوں اپنی اولاد کا اُس بیماری میں حلق دباتی ہو۔

اَعْلَقْتُ عَلَيْهِ۔ میں نے اُس کا حلق دبایا اور

اَعْلَقْتُ عَنْهُ میں نے حلق دبا کر یہ بیماری دفع کی۔

اَعْلَقْتُ عَلَيَّ۔ میں نے اپنے حلق میں اُنگلی ڈالی قے کرنے کے لئے۔

لَوْ تَعَلَّقْتَ مَعَاذَةً۔ کاش تم ایک تعویذ لٹکا لیتے (تاکہ تم کو نظر نہ لگتی)۔

اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ۔ (بڑی مشکل میں پڑ گئی ہوں) اگر اپنے خاوند کا حال بیان کروں زبان کھولوں تو طلاق پاتی ہوں (خاوند خفا ہو کر مجھ کو طلاق دیدے گا) اگر خاموش رہوں تو بیچ میں ادھر لٹکی رہوں گی (بیوی کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے اُس سے محروم رہوں گی۔ یعنی میرا خاوند مجھ کو پوچھتا تک نہیں نہ بیوی، مردیں جو کام ہوتا ہے وہ کام کرتا ہے ادھر میں مجھ کو لٹکا رکھا ہے)۔

فَعَلِقَتِ الْاَعْرَابُ بِهٖ۔ گنوار لوگ آپ سے لپٹ گئے (آپ کو ایک طرف دھکیلا یہاں تک کہ آپ کی چادر ایک کانٹے دار درخت سے اٹک کر اُتر گئی۔ خدا گنواروں سے پناہ میں رکھے نہ اُن میں ادب ہوتا ہے نہ تہذیب اور نہ انسانیت ہوتی ہے)۔

فَعَلِقُوْا وَجْهَهٗ ضَرْبًا۔ اُن کے منہ پر مارنا شروع کر دیا۔

رَكِبْتُ اَتَانًا لِيْ فَخَرَجْتُ اَمَامَ الرَّكْبِ حَتّٰى مَا يَعْلَقُ بِهَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ۔ (حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں میں مادیان گدھی پر سوار ہوئی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اُسی پر بٹھایا یا تو وہ بالکل مٹھی اور سست تھی یا آپ کی سواری کی برکت سے وہ ایسی چالاک اور تیز ہوگئی) کہ میں قافلہ سے آگے نکل گئی کوئی قافلے والا مجھ تک نہیں پہنچ سکتا (اُس گدھی کے قریب نہ ہو سکتا نہ اُس سے مل سکتا)۔

اِنَّ اَمِيْرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَقَالَ اَنّٰى عَلِقَهَا فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهَا۔ مکہ کا ایک امیر نماز کے اخیر میں دو سلام کیا کرتا (داہنے بائیں) عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا اُس نے یہ کہاں سے سیکھا کس سے حاصل

Marfat.com

کیا۔ وہ بولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے (آپ نے دونوں طرف بھی سلام پھیرا ہے اور کبھی ایک ہی سلام پر اکتفا کرتے۔ دونوں طرح سنت ہے مگر ہمارے زمانہ میں لوگوں نے ہمیشہ التزام کر لیا ہے کہ دونوں ہی طرف دو سلام کیا کریں گے)۔

اَدُّوا الْعَلَائِقَ قَالُوْا مَا الْعَلَائِقُ قَالَ مَا تَرَاضٰى عَلَيْهِ اَهْلُوْهُمْ۔ علائق کو ادا کرو۔ صحابہ نے پوچھا علائق سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ عورتوں کے مہر جن پر اُن کے لوگ راضی ہوئے ہیں۔ (مہر اور قرضوں کی طرح ایک قرضہ ہے اگر بیوی کو ادا نہ کرے یا اُس سے معاف نہ کرالے تو قیامت میں دینا ہوگا)۔

فَعَلِقَتْ مِنْهُ كُلَّ مَعْلَقٍ۔ وہ اُس کی نظر میں محبوب ہوگئی (اُس کے ہر ہر ریشہ میں اُس کی محبت لٹک گئی، رگ رگ میں اُس کی اُلفت رچ گئی)۔

مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ اِلَيْهِ۔ جو شخص کوئی تعویذ گنڈا لٹکائے (یہ سمجھ کر کہ وہ آفت یا بیماری سے بچائے گا) تو وہ اُسی کے سپرد کر دیا جائے گا۔ (اللہ تعالیٰ کی حفاظت اُس پر سے اُٹھ جائے گی۔ اس حدیث کی رُو سے بعضوں نے ہر ایک قسم کا تعویذ، گنڈا لٹکانا مکروہ اور ناجائز رکھا ہے گو اُس میں اسماء الٰہی اور آیات قرآنی ہوں۔ بعضوں نے کہا مراد اس حدیث سے وہ تعویذ اور گنڈے ہیں جن میں شیاطین اور کفّار کے نام اور شرک کے مضامین ہوں۔ اور آیات قرآنی اور اسمائے الٰہی کے تعویذ اور گنڈے منع نہیں ہیں کیونکہ وہ درحقیقت اللہ ہی سے پناہ اور مدد مانگنے میں داخل ہیں)۔

عَيْنُ فَابْكِيْ سَامَةَ بْنَ لُؤَيٍّ۔ اے آنکھ سامہ بن لوی پر رو (ایک شخص نے کہا)۔

عَلِقَتْ بِسَامَةَ الْعَلَاقَةُ۔ سامہ سے تو موت چمٹ گئی۔

عَلَاقَة اور عَلُوْق۔ موت کو بھی کہتے ہیں۔

اِنَّ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَمَا يَعْلَقُ عَلٰى يَدَيْهِمَا الْخَيْطُ وَمَا يَرْغَبُ وَاحِدٌ عَنْ صَاحِبِهٖ حَتّٰى يَمُوْتَا هَرَمًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا اہل کتاب یہود اور نصاریٰ کو دیکھو اُن میں سے کوئی ایسی کم سن لڑکی سے نکاح کرتا ہے کہ اُس کے ہاتھ پر دھاگہ نہیں لٹکتا (ایسی کم سن ہوتی ہے) اور اُن میں سے کوئی اپنی بیوی سے بیزار نہیں ہوتا یہاں تک کہ دونوں بوڑھے ہو کر گزر جاتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ یہود اور نصاریٰ ایک ہی بیوی پر قناعت کرتے ہیں خواہ وہ بدصورت ہو یا خوبصورت، بوڑھی ہو یا جوان جب تک وہ مر نہیں جاتی دوسری بیوی نہیں کرتے تو مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ اپنی عورتوں سے ایسا ہی سلوک کیا کریں اور طلاق دینے سے حتی المقدور پرہیز کریں)۔

اِنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِيْ حَوَاصِلِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ۔ شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے لباس میں بہشت کے میوے کھاتی پھرتی ہیں۔ (اصل میں عَلْق اونٹ کے کھانے کو کہتے تھے جب وہ کانٹے دار جنگلی درخت کھائے پھر پرندوں کے بھی کھانے کو کہنے لگے)۔

عَلِقَتْ تَعْلُقُ عُلُوْقًا۔ اونٹنی جنگلی درخت کھا رہی ہے۔

فَتَجْتَزِئُ بِالْعُلْقَةِ۔ ایک لقمہ کھانا اُس کو کافی ہے (یعنی بہت تھوڑا کھاتی ہے)۔

وَاِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ۔ وہ تھوڑا کھانا کھایا کرتی تھیں (بقدر سدّ رمق پیٹ بھر کھانا اُن کو نہ ملتا)۔

فَاِذَا الطَّيْرُ تَرْمِيْهِمْ بِالْعَلَقِ۔ یکایک پرندے

Marfat.com

اُن پر خون کی پھٹکیاں پھینکنے لگے (یہ عَلَقَۃٌ کی جمع ہے بمعنے خون کی پھٹکی)۔

اِنَّہٗ بَزَقَ عَلَقَۃً ثُمَّ مَضٰی فِیْ صَلٰوتِہٖ۔ اُنھوں نے خون تھوکا پھر اپنی نماز پڑھنے چلے گئے (وضو نہیں کیا۔ مجمع البحار میں بجائے بَزَقَ کے نَزَفَ ہے شاید یہ کاتب کی غلطی ہے یا مطلب یہ ہے کہ اُن کے بدن سے خون بہا لیکن اُنھوں نے نماز نہ توڑی نہ وضو کیا کیونکہ خون نکلنے سے وضو نہیں جاتا اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے)۔

فَاسْتَخْرَجَ مِنْہُ عَلَقَۃً ۔ اُن فرشتوں نے آپ کا سینہ چیر کر خون کی ایک پھٹکی نکال لی (گویا دنیا کی محبت کا مادّہ اور وسوسوں اور شیطانی خیالوں کا منبع آپ کے سینہ سے نکال ڈالا اب خاص مَلَکی صفات اُس میں رہ گئیں)۔

وَیَکُوْنُ عَلَقَۃً ۔ اور جما ہوا خون ہو جاتا ہے۔

وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ ۔ اور ایک وہ شخص جس کا دل مسجد سے لگا ہوا ہو۔ (ایک نماز جماعت سے مسجد میں پڑھ کر آیا ہو اب دوسری نماز کی فکر میں ہو کہ اُس کو بھی جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرے)۔

فَتَمَسَّکَہٗ بِعِلَاقَتِہٖ ۔ تو اُس کا سر بندھن پکڑ کر تھامے۔

مُعَلَّقٌ بِدَیْنِہٖ ۔ اپنے قرض کے عوض لٹکا رہے گا۔ (جب تک قرضے کا تصفیہ نہ ہو لے گا بہشت میں نہ جا سکے گا)۔

خَیْرُ الدَّوَاءِ الْعَلَقُ وَالْحِجَامَۃُ ۔ عمدہ علاج جونکیں لگانا ہے اور پچھنے لگانا۔ (یعنی جب غلبہ یا فسادِ خون کا مرض ہو تو ان دونوں سے بہتر کوئی علاج نہیں عَلَق جونک کو کہتے ہیں)۔

فَمَا بَالُ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَسْرِقُوْنَ اَعْلَاقَنَا۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ہمارے عمدہ عمدہ مال چُراتے ہیں (یہ عِلْقٌ کی جمع ہے یعنی جس سے دل لگا ہو، چونکہ عمدہ اور نفیس مال دل کو پسند ہوتا ہے اس لئے اُس کو عِلْق کہا)۔

اِنَّ الرَّجُلَ لَیُغَالِیْ بِصَدَاقِ امْرَأَتِہٖ حَتّٰی یَکُوْنَ ذٰلِکَ لَھَا فِیْ قَلْبِہٖ عَدَاوَۃً یَقُوْلُ جَشِمْتُ اِلَیْکِ عَلَقَ الْقِرْبَۃِ ۔ ایک آدمی اپنی بیوی کا مہر گراں دینا قبول کرتا ہے یہاں تک کہ اُس کے دل میں اُس کی طرف سے دشمنی سما جاتی ہے کہتا ہے کہ میں نے تجھ کو نکاح میں لانے کے لئے ہر ایک مشکل کا تحمل کیا یہاں تک کہ مشک کی رسّی بھی اُٹھائی (محنت مزدوری کر کے تیرا مہر پورا کیا)۔

وَعَلَیْہِ اِزَارٌ فِیْہِ عَلْقٌ وَقَدْ خَیَّطَہٗ بِالْاُصْطُبَّۃِ ۔ ابو ہریرہؓ ایک پھٹی ہوئی تہبند پہنے ہوئے تھے (جو کانٹے یا درخت میں اٹک کر پھٹ گئی تھی) اُس کو کتان سے سی لیا تھا۔

اِنَّمَا الْاَوْصِیَاءُ اَعْلَاقٌ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ ۔ وصی اور امام پیغمبروں کے ٹکڑے ہیں (یعنی امامت بھی گویا نبوت کا ایک جز ہے۔ یہ حدیث امامیہ کی روایت ہے)

اَلرَّحِمُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مُتَعَلِّقَۃٌ بِالْعَرْشِ ۔ ناطہ قیامت کے دن عرش سے لٹکا ہوگا۔

عَلْکٌ ۔ چبانا، منہ میں ہلانا، دانت پر دانت رگڑنا

تَعْلِیْکٌ ۔ اچھی طرح دباغت کرنا۔

عَلَاکٌ ۔ چبانے کی چیز۔

مَاذَاقَ عَلَاکًا وَّ عَلُوْکًا ۔ اس نے چبانے کی کوئی چیز نہیں چکھی۔

عِلْکٌ ۔ گوند، مصطگی، لوبان، وغیرہ ہر ایک چبانے کی چیز (جیسے چھالیا، چکنی سپاری) اُس کی جمع عُلُوْکٌ اور اَعْلَاکٌ ہے۔

عِلْکَۃٌ ۔ قطعہ

Marfat.com

عَلَّكٌ۔ لجلجا لزوجت دار، چکنا ہوا۔
اِنَّهٗ مَرَّ بِرَجُلٍ وَبُرْمَتُهٗ تَفُوْرُ عَلَى النَّارِ فَتَنَاوَلَ مِنْهَا بَضْعَةً فَلَمْ يَزَلْ يَعْلُكُهَا حَتّٰى اَحْرَمَ فِي الصَّلٰوةِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گزرے اُس کی ہانڈی اُبل رہی تھی (گوشت پک رہا تھا) آپؐ نے اُس گوشت میں سے ایک ٹکڑا اُٹھا لیا اور اُس کو چباتے رہے یہاں تک کہ نماز کی تکبیر تحریمہ باندھی (معلوم ہوا کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں جاتا)۔
اِنَّهٗ سَاَلَ جَرِيْرًا عَنْ مَنْزِلِهٖ بِبِيْشَةَ فَقَالَ سَهْلٌ وَّدَكْدَاكٌ وَّحَمْضٌ وَّعَلَاكٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جریرؓ سے پوچھا جنگل میں تیرا مکان کہاں ہے؟ اُنھوں نے کہا نرم اور ہموار زمین میں جہاں ترش درخت اور علاک کے درخت ہیں۔ (علاک ایک درخت ہے جو ملکِ حجاز میں جنگل میں ہوتا ہے اُس کو علک بھی کہتے ہیں)۔
وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ۔ گوند اور مصطگی وغیرہ نہ چابے (گو اُس کے چابنے سے روزہ نہیں جاتا)۔
عَلَكَ الْفَرَسُ اللِّجَامَ۔ گھوڑے نے لگام چابی۔
عَلْكَمٌ۔ یا عُلَاكِمٌ۔ سخت اور بڑا اونٹ۔ (اُس کی جمع عَلَاكِمُ ہے)۔
عُلْكُوْمٌ۔ کے بھی یہی معنے ہیں۔ قوی اونٹ اور اونٹنی دونوں کو کہتے ہیں۔
غَلْبَاءُ وَجْنَاءُ عُلْكُوْمٌ مُّذَكَّرَةٌ۔ موٹی گردن والی، بڑے رخسار دں والی یا موٹی خنگی سخت اور زور آور اونٹنی۔
عَلٌّ۔ یا عَلَلٌ۔ یا تَعِلَّةٌ۔ دوبارہ سہ بارہ پینا، یا پلانا، پے در پے کرنا۔
تَعْلِيْلٌ۔ دوبارہ سہ بارہ پلانا، یا پھل دوبارہ سہ بارہ چننا، مشغول کرنا، غافل کرنا، اچھی طرح انتظام کرنا علم صرف کی اصطلاح میں تعلیل کہتے ہیں کسی کلمہ کا اعلال بیان کرنا۔ یعنی اُس میں جو قلب و انقلاب تبدلِ حرکات اور حروف ہوا ہو وجہ اور دلیل بیان کرنا۔
اِعْلَالٌ۔ دوبارہ سہ بارہ پلانا۔
تَعَالُلٌ اور مُعَالَلَةٌ۔ تھن میں بچا ہوا دودھ دوہنا۔
عُلَالَةٌ۔ بچا ہوا دودھ تھن میں، یا بیچ کا دوہنا جب تین بار دوہے۔
عَلَّاتٌ۔ سوتیلے بھائی، یعنی باپ ایک ماں دو۔
عِلَّةٌ۔ سبب، بیماری (اُس کی جمع عِلَلٌ ہے)۔
اُتِيَ بِعُلَالَةِ الشَّاةِ فَاَكَلَ مِنْهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بکری کا بچا ہوا گوشت (جو پہلی بار کھانے سے بچ رہا تھا) لایا گیا آپؐ نے اُس میں سے کھایا۔
قَالُوْا فِيْهِ بَقِيَّةٌ مِّنْ عُلَالَةٍ۔ اُن میں کچھ زور بوڑھے کا باقی ہے۔
فَاَتَيْتُهٗ بِعُلَالَةٍ۔ میں آپ کے پاس بچا ہوا گوشت لے کر آیا۔
تَعِلَّةُ الصَّبِيِّ وَقِرَى الضَّيْفِ۔ بچوں کا بہلاوا ہے اور مہمان کی ضیافت (یہ کھجور کی صفت بیان کی کہ بچہ جب روئے اُس کو ایک کھجور دیدو تو اُس کو کھانے لگتا ہے اور خاموش ہو جاتا ہے اسی طرح اگر کوئی مہمان آئے اور گھر میں کھانا جلدی نہ پک سکے تو کھجور پر اُس کی ضیافت ہو سکتی ہے)۔
مِنْ جَزِيْلِ عَطَائِكَ الْمَعْلُوْلِ۔ تیری بے انتہا بخشش جو بار بار ہوتی ہے۔ (ایک نعمت کے بعد دوسری نعمت عطا فرماتا ہے)۔
كَاَنَّهٗ مُنْهَلٌ بِالرَّاحِ مَعْلُوْلٌ۔ گویا وہ ایک شربت ہے جس میں شراب مکرر (دوبارہ سہ بارہ) پلایا گیا ہے۔

Marfat.com

مَنْ ضَرَبَ بِالْعَصَا رَجُلاً فَقَتَلَهُ قَالَ اِذَا عَلَّهُ ضَرْبًا فَفِيْهِ الْقَوَدُ۔ (عطایا ابراہیم نخعیؒ نے کہا) اگر کوئی شخص لاٹھی سے دوسرے کو مارے وہ مرجائے تو اگر کئی بار پے در پے مارے تو اُس سے قصاص لیا جائے گا (کیونکہ پے در پے مارنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مارنے والے کی نیت قتل کی تھی)۔

اَلْاَنْبِیَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ۔ پیغمبر سب علاتی بھائی ہیں (جن کا باپ ایک ہوتا ہے لیکن مائیں مختلف اسی طرح تمام پیغمبروں کے اصول ایمان ایک ہیں جیسے توحید الٰہی، ایمان بر ملائکہ وحشر ونشر وغیرہ صرف فروعی احکام شریعت میں اختلاف ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ اور ہر قوم کے حالات کے موافق اُتارے تھے)۔

یَتَوَارَثُ بَنُو الْاَعْیَانِ مِنَ الْاِخْوَۃِ دُوْنَ بَنِی الْعَلَّاتِ۔ سگے بھائی بہن وارث ہونگے نہ کہ سوتیلے (یعنی جب سگے بھائی بہن موجود ہوں تو سارا ترکہ وہ لے لیں گے اور سوتیلوں کو کچھ نہ ملے گا)۔

عَلَّاتٌ جمع ہے عَلَّۃٌ کی بمعنے سوکن۔

فَکَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ یَضْرِبُ رِجْلِیْ بِعِلَّۃِ الرَّاحِلَۃِ۔ عبدالرحمٰنؓ اونٹ کو مارنے کے بہانے میرے پاؤں پر مارتے تھے۔ (میں اُن کے ساتھ سوار تھی۔ یہ حضرت عائشہؓ نے کہا۔ ہوا یہ تھا کہ حضرت عائشہؓ نے اوڑھنی اُتار دی تھی تو عبدالرحمٰنؓ اونٹ کو مارنے کے بہانے اُن کے پاؤں پر مارتے تھے مطلب یہ تھا کہ اوڑھنی اوڑھ لو۔ چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اُس وقت کہا یہاں کوئی غیر آدمی ہے جس سے میں پردہ کروں۔ بعضوں نے کہا ٹھیک بِنَعْلَۃِ السَّیْفِ ہے یعنی تلوار کی کوتھی سے مارتے تھے)۔

مَا عِلَّتِیْ وَاَنَا جَلْدٌ نَابِلٌ۔ (عاصم بن ثابتؓ نے کہا) جہاد نہ کرنے کے لئے میرا عذر کیا ہے میں مضبوط طاقتور تیروں والا آدمی ہوں۔ (یعنی قوت اور طاقت بھی ہے اور ہتھیار بھی موجود ہیں پھر جہاد سے بیٹھ رہنے کی کوئی وجہ نہیں)۔

لَا یُمْنَعُ الْعَبْدُ مِنَ الْجَمَاعَۃِ بِغَیْرِ عِلَّۃٍ۔ بغیر کسی ضرورت یا وجہ کے غلام کو نماز کی جماعت میں شریک ہونے سے منع نہ کیا جائے گا۔ (یعنی مولیٰ کو یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے غلام کو جماعت میں جاکر نماز پڑھنے سے روکے البتہ اگر کوئی ایسی ہی سخت ضرورت ہو تو اور بات ہے)۔

اَلرُّخْصَۃُ فِی الْمَطَرِ وَعِنْدَ الْعِلَّۃِ۔ جماعت بارش اور کسی ضرورت کی وجہ سے ترک کر سکتا ہے۔ (اسی طرح بارش اور کیچڑ ہو تو جمعہ کی نماز کے لئے بھی آنا معاف ہے۔ ضرورت سے مراد یہ ہے جیسے بیماری یا ظالم کا ڈر ہو یا آندھی یا کیچڑ وغیرہ ہو اسی طرح اگر آدمی اندھا ہو اور اُس کا کوئی لے کر چلنے والا نہ ہو)۔

یُخْرَجُ الْمَیِّتُ لِعِلَّۃٍ۔ اگر کوئی شرعی وجہ ہو تو میت کو دفن ہو جانے کے بعد بھی قبر سے نکال سکتے ہیں (مثلاً بغیر غسل دیئے دفنا دیا گیا ہو، یا وہ زمین غصبی نکلے یا اُس کا کفن غصبی ہو، یا وہاں پانی کے سیلاب کا ڈر ہو یا ظالم حاکم جبر اور ظلم کرے اگر بن نماز پڑھے دفن کر دیا گیا ہو تو اُس کی قبر پر نماز پڑھ لیں میت کا نکالنا ضروری نہیں)۔

فَعَلِّلِیْهِمْ۔ بچوں کو بہلا پھسلا کر سُلا دے۔ (مثلاً کہے بیٹا ٹھہر و اب کھانا آتا ہے یا کوئی نقل و حکایت بیان کرے یہاں تک کہ اُن کے سونے کا وقت آجائے وہ سو جائیں۔ یہ اُس وقت ہے جب بچے ایسے بھوکے نہ ہوں کہ نہ کھانے سے اُن کی جان کا ڈر ہو اگر ایسے سخت بھوکے ہوں تب تو بچوں کو کھلانا مہمانوں کے کھلانے پر مقدم ہوگا)۔

Marfat.com

اِعْتَلَّ بَعِيْرُ صَفِيَّةَ۔ حضرت امّ المؤمنین صفیہؓ کا اونٹ بیمار ہو گیا۔

اَعْيَانُ بَنِي الْاُمِّ اَحَقُّ بِالْمِيْرَاثِ مِنْ وَّلَدِ بَنِي الْعَلَّاتِ۔ سگے ماں جائے بھائی بہنیں سوتیلے بھائی بہنوں سے ترکہ کے زیادہ حقدار ہیں (مثلاً ایک شخص مر گیا اُس کی صرف ایک سگی بہن تھی ایک سوتیلی تو سارا ترکہ سگی بہن لے لیگی سوتیلی بہن کو کچھ نہ ملے گا) (کذا فی مجمع البحار۔ بن)۔

لَعَلَّ۔ شاید، امید ہے۔

عَلْمٌ۔ داغ دینا، نشان کرنا، چیرنا۔

عِلْمٌ۔ جاننا، دریافت کر لینا، یقین کرنا۔

عَلَمٌ۔ اوپر کا ہونٹ پھٹ جانا۔

تَعْلِيْمٌ۔ سکھانا، علم ہو یا صنعت یا ہنر، نشان بنانا۔

عَلَمٌ۔ جھنڈا، نشان۔

اِعْلَامٌ۔ آگاہ کرنا، جتلانا۔

مُعَالَمَةٌ۔ علم میں مقابلہ کرنا۔

تَعَلُّمٌ۔ سیکھنا۔

تَعَالُمٌ۔ جاننا۔

عَلِيْمٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے (اُس کا علم تمام اشیائے ظاہری اور باطنی اور جزئی اور کلّی سب کو محیط ہے ایسا علم کہ ایک ذرّہ آسمان یا زمین میں اُس کے علم سے باہر نہیں ہے ایسا علم محیط سوائے اُس کے کسی مخلوق کو نہیں ہے فرشتہ ہو یا پیغمبر)

اَيَّامٌ مَّعْلُوْمَاتٌ۔ ذی الحجہ کے دس دن (یعنی غرہ ذی الحجہ سے دسویں تاریخ تک)۔

تَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا مَعْلَمٌ لِاَحَدٍ۔ قیامت کے دن زمین ایسی صاف اور ہموار ہو گی جیسے میدے کی روٹی اُس میں کوئی نشان کسی کا باقی نہیں رہے گا (جیسے مینار یا پہاڑ یا میل کا پتھر یا حدبندی یا عمارت کا کوئی نشان ایک روایت میں عَلَمٌ ہے معنے وہی ہیں، یعنی کوئی عمارت یا بنا باقی نہ رہے گی)۔

لَيَنْزِلَنَّ فِي جَنْبِ عَلَمٍ۔ ایک پہاڑ کے دامن میں اُترے گا۔

عِنْدَ الْعَلَمِ الَّذِي عِنْدَ دَارِ فُلَانٍ۔ اُس جھنڈے کے پاس جو فلاں شخص کے گھر پر لگا تھا۔

اِنَّهٗ كَانَ اَعْلَمَ الشَّفَةِ۔ اُس کا اوپر کا ہونٹ پھٹا ہوا تھا۔ ایسی عورت کو عَلْمَاءُ کہیں گے۔

اِنَّكَ غُلَيِّمٌ مُّعَلَّمٌ۔ تو ایک لڑکا ہے نیک توفیق دیا گیا (تجھ کو اللہ تعالیٰ نے راہِ صواب بتلائی ہے اور بہتری سکھلائی ہے)۔

تَعَلَّمُوْا اَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ۔ تم یہ جان رکھو کہ تمھارا پروردگار کانا نہیں ہے۔ (وہ ہر عیب سے پاک ہے)۔

تَعَلَّمُوْا اَنَّهٗ لَيْسَ يَرٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ رَبَّهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ۔ تم یہ جان رکھو کہ تم میں سے کوئی دنیا میں اپنے پروردگار کو نہیں دیکھے گا یہاں تک کہ مر جائے۔ (البتہ آخرت میں اُس کا دیدار مومنوں کو نصیب ہوگا)۔

اَرَادَ اَنْ تَعَلَّمُوْا۔ اُنھوں نے یہ چاہا کہ تم علم حاصل کرو۔

اِنَّهٗ يَحْمِلُ اَبَاهُ لِيَجُوْزَ بِهِ الصِّرَاطَ فَيَنْظُرُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عَيْلَامٌ اَمْدَرُ۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے باپ کو اُٹھا کر یہ چاہیں گے کہ اُن کو لے کر پل صراط کے پار ہو جائیں پھر اُن کو دیکھیں گے تو وہ ایک خاکی رنگ یا پھولے بڑے پیٹ والے بجو ہیں۔ (اللہ تعالیٰ اُن کی شکل بدل دے گا تاکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اُن سے اُلفت نہ رہے دوسرے اُن کے دوزخ میں جانے سے

Marfat.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذلت نہ ہو۔ لوگ یہ نہ کہیں کہ یہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ ہیں بلکہ ایک بجّو سمجھیں)۔

اَخْسَفْتَ اَمْ اَعْلَمْتَ۔ (حجاج نے کنواں کھودنے والے سے پوچھا) تو نے بہت کثرت سے پانی دیکھا یا معمولی طور سے۔ (اَعْلَمَ الْحَافِرُ اُس وقت کہتے ہیں جب کنواں کھودنے والا کنوئیں کو عَیْلَمْ پائے یعنی بہت پانی والا لیکن یہ خسف سے کم ہے خسف جب بہت زیادہ پانی ہو)۔

عَبْدٌ خَضِرٌ اَعْلَمُ مِنْكَ۔ ایک بندہ خضر ہے جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہے (یعنی علم کا ایک شعبہ اُس کو ایسا دیا گیا ہے جو تم کو نہیں دیا گیا اگرچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام علم شریعت میں حضرت خضرؑ سے کہیں افضل تھے)۔

لَا یَنْبَغِیْ لَكَ اَنْ تَعْلَمَهٗ۔ تم کو اُس علم کا حاصل کرنا سزاوار نہیں۔ (کیونکہ تم پیغمبر ہو اور تمھارا کام ظاہر شریعت پر لوگوں کو چلانا ہے اور میں اور خاص کاموں پر مامور ہوں جو بظاہر تمھاری شریعت کی رُو سے درست معلوم نہیں ہوتے لیکن چونکہ بحکم الٰہی کئے جاتے ہیں اس لئے مجال سرتابی نہیں ہے)۔

لَیْسَ بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ۔ جس سے پوچھتے ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ (دونوں اُس کی لاعلمی میں برابر ہیں)۔

قَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ۔ میں جانتا تھا کہ اخیر زمانہ کے پیغمبر آنے والے ہیں (کیونکہ اُس کے پاس پیغمبروں کی تصویریں تھیں یا اگلی کتابوں سے اُس نے آپؐ کی نبوّت کی نشانیاں معلوم کر لی تھیں۔ کہتے ہیں ابوسفیان اُس کے ایک گرجا میں گیا وہاں کئی تصویریں دیکھیں اُن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی بھی تصویر تھی)۔

كَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا۔ ابوبکرؓ ہم لوگوں میں سب سے زیادہ علم اور سمجھ رکھتے تھے (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ میں فرمایا کہ ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا چاہے دنیا میں رہے چاہے آخرت میں روانہ ہو تو اُس نے آخرت کو اختیار کیا۔ ابوبکرؓ سمجھ گئے کہ اس بندے سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپؐ کی جُدائی کا خیال کر کے رونے لگے۔ دوسرے صحابہؓ یہ مطلب نہ سمجھے اور انہوں نے ابوبکرؓ کے رونے پر تعجب کیا)۔

اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا وَلِتَعْلَمُوْا۔ میں نے یہ اس لئے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور سیکھو۔

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِیْنَ۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ یہ بچے جو بچپنے میں مر گئے بڑے ہو کر کیسے کام کرنے والے تھے (بُرے یا اچھے تو اللہ تعالیٰ اپنے علم کے موافق اُن سے سلوک کرے گا۔ کہتے ہیں کہ یہ حدیث اُس وقت کی ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ کافروں کے بچے جو بچپنے میں مر جائیں بہشت میں جائیں گے۔ بعضوں نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ وہ بڑے نہ ہوں گے اور وہ کام نہ کریں گے جن کی وجہ سے اُن کو عذاب دینا پڑے)۔

خَیْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے یا سکھلائے (یعنی لوگوں کو قرآن پڑھائے اُس کا مطلب سمجھائے)۔

عَلِمْنَا كَیْفَ نُسَلِّمُ فَكَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ۔ ہم کو آپؐ پر سلام کرنا تو معلوم ہو گیا (السلام علی النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ) یا سلام علیك ایھا النبی مگر آپؐ پر درود کیونکر بھیجیں (جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دیا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیمًا)۔

وَالسَّلَامُ كَمَا عَلِمْتُمْ یا كَمَا عُلِّمْتُمْ۔ یعنی سلام اُس طرح کرو جو تم کو معلوم ہے یا جس طرح تم کو سکھلایا گیا ہے۔

Marfat.com

اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ۔ اے پروردگار اگر میرا یہ عمل تیری درگاہ میں قبول ہوا ہے جس کو تو ہی جانتا ہے (ظاہری معنے یہ ہیں کہ اے پروردگار اگر تو جانتا ہے مگر یہ نہیں بنتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہے اُس کے علم میں شک نہیں ہو سکتا)۔

لَا تَعْلَمُ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ۔ اُس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو جو داہنا ہاتھ خرچ کرتا ہے (مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی پر اپنی خیرات ظاہر نہ کرے چھپا کر دے اُس میں بہت زیادہ ثواب ہے)۔

لَا اَعْلَمُ حِيْنَ اُنْزِلَتْ وَاَيْنَ اُنْزِلَتْ۔ میں جانتا ہوں یہ آیت کب اُتری اور کہاں اُتری۔ (ایک روایت میں حَيْثُ اُنْزِلَتْ ہے بجائے حِيْنَ اُنْزِلَتْ کے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اُس میں تکرار ہوتی ہے)۔

اَنَا اَعْلَمُ لَكَ۔ میں تیرے لئے خوب جانتا ہوں۔

اِعْلَمْ لِيْ عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ۔ اس شخص کا حال میرے لئے دریافت کر (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مکہ میں نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں)۔

اِنِّيْ اَعْلَمُهُمْ وَمَا اَنَا بِخَيْرِهِمْ۔ میں اُن سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں لیکن میں اُن سے افضل نہیں ہوں (بلکہ عشرہ مبشرہ مجھ سے افضل ہیں کیونکہ صرف علم کی زیادتی فضیلت مطلقہ کا موجب نہیں بلکہ اور امور بھی درکار ہیں جیسے اخلاص، تقویٰ، توکل، قناعت، صبر وغیرہ)۔

اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ۔ جب تو اپنے تعلیم یافتہ (سدھے ہوئے) کُتے کو شکار پر چھوڑے (تعلیم یافتہ وہ کُتا ہے جو اشارہ کرنے پر حملہ کرے اور بُلانے سے لوٹ آئے اور شکار کے جانور کو پکڑ رکھے اُس میں سے کھائے نہیں۔ اس حدیث سے کُتے کے جھوٹے اور اُس کے لعاب کی طہارت نکلتی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم نہیں دیا کہ جہاں پر کُتے کا منہ لگا ہو اُس کو دھو ڈالو)۔

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْاِسْلَامِ۔ اسلام کے زمانہ میں نبوت کی نشانیاں۔

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهٗ اَلْجَمَهُ اللّٰهُ بِلِجَامٍ مِّنْ نَارٍ۔ جو شخص دین کا مسئلہ جاننے پر چھپائے پوچھنے والے کو نہ بتلائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے منہ میں آگ کی لگام لگائے گا۔ (مثلاً کوئی اسلام لانا چاہے اور اسلام کے عقائد اور ارکان پوچھے یا حلال حرام کا فتویٰ چاہے یا اور کسی شرعی مسئلہ کا اور وہ جان بوجھ کر نہ بتائے تو سخت گنہگار ہو گا لیکن دنیاوی علوم و فنون اور ہنر اور کمال اور نسخوں اور دواؤں کا چھپانا جائز ہے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ مسلمان بھائیوں سے اُن کے بتلانے اور سکھانے میں بھی بخیلی نہ کرے)۔

اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ۔ دیکھو قرآن حدیث کا علم دین کا علم ہے تو یہ سمجھ لو کہ کس شخص سے تم اُس کو حاصل کرتے ہو (سوچ سمجھ کر نیک اور پرہیزگار سچے راست باز بے طمع عالم سے دین کا علم حاصل کرو ورنہ گمراہ اور بدکار اور بدعتی عالم سے اگر تم دین کا علم حاصل کرو گے تو وہ تم کو بھی گمراہ اور خراب کر دے گا)۔

لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ اَحَدًا اَعْلَمُ مِنِّيْ۔ اگر میں جانتا ہوتا کہ کوئی شخص (صحابہ میں) مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے (یعنی اللہ کی کتاب کا یہ حضرت علی رضی نے فرمایا)۔

لَا تَعْلَمُوْنَ بِخَيْرٍ مِّمَّا اَعْلَمُ۔ تم اُس اچھی بات کو نہیں جانتے جو میں جانتا ہوں (یعنی یہ کہ عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنی چاہئے)۔

قَدْ تَرَكَ مَا تَعْلَمُ مِنْ تَقْدِيْمِ الصَّلٰوةِ۔ اُس نے وہ بات چھوڑ دی جو تم جانتے ہو یعنی خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھنا۔

Marfat.com

لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَکَیْتُمْ۔ اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو روتے رہتے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کے عذابات اور قیامت کے احوال وغیرہ)۔

تَعْلَمُ مَا عَلِمَہُ الْخَضِرُ۔ کیا تم وہ جانتے ہو جو خضر علیہ السلام جانتے تھے (کہ فلاں کا خاتمہ کفر پر ہوگا اس کو مار ڈالو، فلاں کا ایمان پر اس کو چھوڑ دو)۔

ذَکَرُوْا اَنْ یَّعْلَمُوْا وَقْتَ الصَّلٰوۃِ۔ انھوں نے یہ تذکرہ کیا کہ نماز کے وقت کے لئے کوئی نشان مقرر کریں (کہ اس وقت لوگ جمع ہو جائیں)۔

لِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِیْ۔ تاکہ تم میری نماز سیکھ لو۔

جَاءَ رَسُوْلُ ابْنِ الْعَلْمَاءِ۔ ابن علماء کا (یعنی ایلہ کے حاکم کا) سفیر آیا۔

جُعِلَتْ لِیْ عَلَامَۃٌ۔ میرے لئے ایک نشانی مقرر کی گئی (یعنی سورہ اذا جاء جو نصرت اور فتح مکہ کی نشانی ہے اور ابن عباسؓ نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سمجھی ہے)۔

عَلَامَہ تَدْغَرُوْنَ۔ تم کس وجہ سے اپنے بچوں کا حلق دباتی ہو (تو ہائی سکتہ ما کے بعد لگائی گئی ہے)۔

تَعَلَّمُنْ اَیُّھَا النَّاسُ۔ لوگو تم یہ جان لو۔

ثُمَّ تَعَلَّمُوْھَا۔ پھر تم اس کو جان لو۔

مَنْ عَلِمَ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَۃٍ عَلٰی مَغْفِرَتِھَا۔ جو بندہ یہ سمجھے کہ میں اس کا خدا ہوں اس کے گناہ بخش سکتا ہوں (ایسا سمجھنے والے کو اس کی مغفرت کی امید ہے گو وہ توبہ نہ کرے)۔

اَعْلَامُ الشَّیْءِ۔ کسی چیز کے نشان۔

قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْلُ ھٰذَا۔ (منکر نکیر کہیں گے) ہم تو جانتے تھے کہ تو ان باتوں کا قائل تھا یعنی خدا کی وحدانیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اور اسلام کے دین کا۔

اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ۔ (جن باتوں کا ثواب آدمی کو مرنے کے بعد بھی پہنچتا ہے اُن میں سے ایک) وہ علم ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے (مثلاً دینی کتابیں وقف کرے یا تصنیف اور تالیف کرے یا اُن کی اشاعت کرے مدرسہ دین کے علم کا بنائے، درس و تدریس وغیرہ)۔

وَھُوَ لَا یُرِیْدُ اِلَّا اَنْ یُّعَلِّمَھُمْ۔ وہ لوگوں کو سکھانا چاہتے تھے بس (کیونکہ وہ کسی فرض نماز کا وقت نہ تھا یا وہ فرض پڑھ چکے ہوں گے)۔

اِنَّہٗ مَنْ قَدْ عَلِمْتُمْ۔ تم تو جانتے ہو وہ کون شخص ہیں یعنی اُن کے علم و فضیلت کے قائل ہو۔

فِیْمَا عَلِمْنَا۔ جہاں تک ہم کو معلوم ہے (آپ نے ان موروں کو مستثنیٰ رکھا جو کپڑوں پر منقوش ہوں)۔

فَعِلْمٌ فِیْ قَلْبٍ فَذٰلِکَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ فِی اللِّسَانِ فَذٰلِکَ حُجَّۃُ اللّٰہِ۔ ایک تو علم قلب ہے یعنی علم باطن یہی علم نفع دینے والا ہے۔ دوسرے علم زبان یعنی علم ظاہر یہ اللہ کی حجت ہے (جس کی وجہ سے مخالفین اسلام کا رد کیا جاتا ہے، اُن کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ دونوں علموں کا حاصل کرنا ضروری ہے)۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ۔ خدا کی پناہ اس علم سے جس سے کچھ فائدہ نہ ہو (نہ دین کا نہ دنیا کا ایسا علم حاصل کرنا تضییع اوقات ہے)۔

اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَھْلًا۔ بعضے علم جہالت اور نادانی ہے (مراد وہ علم ہے جو جھوٹ اور غلط ہے جیسے علم جفر اور رمل اور سحر اور شعبدہ وغیرہ)۔

لَوْ عَلِمَ اَنَّکَ تَنْتَظِرُ۔ اگر یہ معلوم ہوتا کہ تو انتظار کر رہا ہے (تو تیری آنکھ میں کونچا نہ مارتا)۔

اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ۔ خوب سمجھ لے تو کیا کہتا ہے۔

اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَہٗ رَبًّا۔ کیا میرا بندہ یہ جانتا

Marfat.com

لَا یَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِیُصِیْبَ بِهٖ عَرَضًا لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ۔ جو شخص اُس علم کو جو اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے سیکھتے ہیں (جیسے قرآن حدیث فقہ کا علم) کسی دنیاوی غرض کے لئے حاصل کرے (مثلاً نوکری، روزگار، عہدہ، فخر افتخار، بحث مباحثہ خطاب کے لئے) تو وہ بہشت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا (حالانکہ بہشت کی خوشبو ہزارہا کوس سے سونگھائی دیتی ہے)۔

مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرْجِعَ۔ جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے اپنے وطن سے نکلا وہ اللہ کی راہ میں ہے یہاں تک کہ لوٹ کر آئے (جب تک سفر میں علم حاصل کرتا رہے گا گویا اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہے۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ طالب علم زکوٰۃ کا مصرف ہے یعنی طالب علم کی خوراک اور پوشاک اور کتب اور سامانِ تعلیم میں زکوٰۃ کا روپیہ دینا درست ہے کیونکہ فی سبیل اللہ میں داخل ہے)۔

اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا۔ یہ حق ہے اُس کو پڑھو اور سیکھو یا پڑھاؤ اور سکھاؤ۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَاَدْرَكَهٗ كَانَ عَلَیْهِ كِفْلَانِ۔ جس شخص نے علم کو حاصل کرنا چاہا پھر حاصل کر لیا تو اُس کو دوہرا ثواب ملے گا (ایک علم حاصل کرنے کے قصد کا دوسرے حصول کا)۔

ذَاكَ عِنْدَ ذَهَابِ الْعِلْمِ۔ یہ اُس وقت ہوگا جب دنیا سے دین کا علم اُٹھ جائے گا (صحابہؓ نے پوچھا علم کیونکر اُٹھ جائے گا ہم تو خود قرآن پڑھتے رہتے ہیں اور اپنے بچوں کو بھی پڑھاتے رہیں گے۔ فرمایا کیا یہود اور نصاریٰ توراۃ اور انجیل کو نہیں پڑھتے؟ ضرور پڑھتے ہیں لیکن فائدہ کیا۔ اُن کتابوں کی کسی بات پر عمل نہیں کرتے (بلکہ اپنے دل سے کچھ قانون بنا لئے ہیں اُن پر چلتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنا بالکل چھوڑ دیا ہے)۔

لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهِمْ۔ اگر عالم لوگ علم کی حفاظت کرتے اور جو شخص اُس کا اہل ہوتا اُسی کو سکھاتے تو اپنے زمانہ کے سردار بنے رہتے (بادشاہ اور امیر سب اُن کے محتاج ہوتے) لیکن اُنہوں نے کیا کیا دنیا کی طمع سے دنیاداروں کو علم سکھانا شروع کر دیا اور تعلیم کے لئے دنیاداروں کے دروں پر جانے لگے علم کو ذلیل کر دیا۔

قِیْلَ مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ بِمَا یَعْلَمُوْنَ۔ کعب احبار سے پوچھا گیا عالم کون لوگ ہیں؟ اُنھوں نے کہا جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں (ورنہ بغیر عمل کے علم سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا)۔

اِذَا اَحَبَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْیُعْلِمْهُ اِیَّاهُ۔ جب تم میں کوئی اپنے بھائی مسلمان سے محبت رکھتا ہو تو اُس کو جتلا دے کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں (تاکہ اُس کا بھی دل اُس کی طرف مائل ہو)۔

لَیْسَ عَمَلٌ بَعْدَ الْفَرَائِضِ اَفْضَلَ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ۔ فرض کاموں کے بعد پھر علم حاصل کرنے سے افضل کوئی کام نہیں ہے (علم حاصل کرنا شب بیداری اور تہجد گزاری سے بھی افضل ہے)۔

یَدْعُوْ لِلْعَالِمِ كُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّی الْحِیْتَانُ فِی الْمَاءِ وَالطَّیْرُ فِی الْهَوَاءِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ فِی السَّمَاءِ۔ عالم کے لئے اللہ کی سب مخلوقات دعاء کرتی ہیں یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اور پرندے ہوا میں اور فرشتے آسمان میں۔

اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَیْبَ۔ یا اللہ تیرے علم غیب کی قسم یا اُس کے وسیلہ سے۔

اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ۔ میں تیرے علم سے بھلائی چاہتا ہوں اُس سے مدد لیتا ہوں۔

Marfat.com

الْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ. اگر اُن کو علم ہوتا تو مدینہ میں رہنا اپنے لئے بہتر سمجھتے۔

لَا اَعْلَمُهٗ. (ابن عباسؓ سے میں نے کہا تم خوشبو لگاتے ہو انھوں نے کہا) میں یہ مسئلہ نہیں جانتا. یعنی اُس کا مستحب ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قول اس باب میں مجھ کو یاد نہیں ہے۔

هٰذَا اَوَانُ يُخْتَلَسُ فِيْهِ الْعِلْمُ. یہ وہ وقت ہوگا جب علم دین لوگوں سے سلب کر لیا جائے گا۔

تَحَيَّضِيْنَ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ. اللہ کے علم میں جتنے حیض کے دن ہیں اُتنے حیض کے دن رکھ۔

فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ فَاَعْلِمْهُمْ. اگر وہ یہ بات مان لیں تو پھر ان کو یہ بتلا کہ اللہ نے اُن پر ہر روز پانچ نمازیں فرض کی ہیں)۔

وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ قَالَ النَّجْمُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالْعَلَامَاتُ هُمُ الْاَئِمَّةُ. وعلامات وبالنجم هم یهتدون کی تفسیریوں کی کہ نجم سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور علامات سے اہل بیت علیہم السلام (یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ كُلُّهٗ اِلَّا مَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ قَذِرٌ. ہر ایک پانی پاک اور پاک کرنے والا ہے مگر جو یقین کے ساتھ تو جانتا ہو کہ وہ پلید ہے (تو جب تک ناپاکی کا یقین نہ ہو ہر ایک پانی پاک ہی سمجھا جائے گا)۔

اِنَّمَا سُمِّيَ اللّٰهُ عَالِمًا لِاَنَّهٗ لَا يَجْهَلُ شَيْئًا. اللہ تعالیٰ کو عالم کہتے ہیں کیونکہ کوئی چیز ایسی نہیں جو اُس کو معلوم نہ ہو (بلکہ وہ ہر ایک چیز کو جانتا ہے واجب ہو یا ممکن یا ممتنع کلی ہو یا جزئی)۔

رَاَيْتُ الْعِلْمَ عِلْمَيْنِ فَمَسْمُوْعٌ وَّمَطْبُوْعٌ. علم کی دو قسمیں ہیں ایک سمعی دوسرے طبعی اگر طبعی نہ ہو تو سمعی سے کچھ فائدہ نہ ہوگا. جیسے آنکھ کی روشنی نہ ہو تو سورج یا چراغ کی روشنی بے فائدہ ہے اسی طرح عقل کی بھی دو قسمیں ہیں ایک وہبی دوسری کسبی اگر وہبی نہ ہو تو کسبی کچھ فائدہ نہ دے گی)۔

اَعْلَمُ. وہ شخص جس کا اوپر کا ہونٹ پھٹا ہو۔

عَلَامَةٌ. نشانی

عَلَّامَةٌ. بہت علم والا۔

مَعْلُوْمٌ. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا نام تھا۔

اَعْلَامُ الْاَزْمِنَةِ. ائمۂ اہل بیت علیہم السلام کیونکہ اُن کی وجہ سے دین کی راہ ملتی ہے۔

نَصَبَ فِيْهِ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَمًا لِّلنَّاسِ. حضرت علیؓ نے غدیر کے دن لوگوں کو خبردار کرنے کے لئے ایک جھنڈا کھڑا کیا۔

عَلَنٌ. یا عُلُوْنٌ یا عَلَانِيَةٌ. ظاہر ہونا، کھل جانا، پھیل جانا۔

مُعَالَنَةٌ. اور اِعْلَانٌ. ظاہر کرنا. (تَعْلِيْنٌ کے بھی یہی معنے ہیں)۔

اِعْتِلَانٌ. اور اِسْتِعْلَانٌ. کھل جانا، ظاہر ہونا

عُلَنَةٌ. جو شخص بھید نہ چھپائے۔

عُلْوَانٌ. عنوان، دیباچہ۔

تِلْكَ امْرَاَةٌ اَعْلَنَتْ. اُس عورت نے تو علانیہ بدکاری کی۔

وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِهٖ وَلَسْنَا بِمُقِرِّيْنَ لَهٗ. ابوبکرؓ کو چاہئے کہ اپنے دین کو ظاہر نہ کریں نہ تلاوت قرآن کو (چھپے چھپے نماز پڑھیں اسی طرح قرآن بھی آہستہ پڑھیں کہ کوئی اور نہ سنے کیونکہ ہماری عورتیں، بچے قرآن سن کر بدراہ ہو جاتے ہیں (بت پرستی سے بیزار ہو کر باپ دادا کا دین چھوڑ دیتے ہیں) ہم کبھی اُن کا علانیہ یہ کام کرنا گوارہ نہ کریں گے (یہ مشرکین مکہ نے کہا تھا)۔

Marfat.com

اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ اَعْدَاءُ السَّرِيْرَةِ ۔ کچھ لوگ جو ظاہر میں دوست اور باطن میں دشمن ہوں گے ۔

اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةُ بِالْعَلَانِيَةِ ۔ پوشیدہ گناہ سے پوشیدہ توبہ کرے اور کھلم کھلا گناہ سے کھلم کھلا ۔

عَلَنْدٰى ۔ غلیظ اور ایک کانٹے دار درخت (اُس کی جمع عَلَانِدُ اور عَلَادٍ اور عُلُدٌ ہے ۔ عَلَنْدَاةٌ اُس کا مؤنث ہے) ۔

اِعْلِنْدَاءٌ ۔ غلیظ ہونا ۔

تَجُوْبُ بِيَ الْاَرْضَ عَلَنْدَاةٌ شَجَنٌ ۔ موٹی طاقت دار، ٹھوس بدن کی اونٹنی مجھ کو لے کر زمین طے کرتی ہے ۔

عِلْهِزٌ ۔ بڑی موٹی جوں (جس کو کلاّ کہتے ہیں) اور ایک کھانا ہے جو خون اور بال سے ملا کر بناتے ہیں ۔ خون کو اونٹ کے بالوں میں ملا کر آگ پر بھون لیتے ہیں اور قحط کے دنوں میں عرب لوگ اُس کو کھاتے ہیں ۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ فَابْتَلُوْا بِالْجُوْعِ حَتّٰى اَكَلُوا الْعِلْهِزَ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے کافروں پر بددعاء کی ۔ فرمایا اللہ اُن پر پے در پے قحط کے سال بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئے تھے (آپ کی دعاء قبول ہوئی) وہ بھوک میں مبتلا ہوئے یہاں تک کہ علہز بھی کھالیا ۔
(بعضوں نے کہا علہز ایک بوٹی ہے جو بنی سلیم کے ملک میں اُگتی ہے)

وَلَا شَيْءَ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ عِنْدَنَا سِوَى الْحَنْظَلِ الْعَامِيِّ وَالْعِلْهِزِ الْفَسْلِ وَلَيْسَ لَنَا اِلَّا اِلَيْكَ فِرَارُنَا وَاَيْنَ فِرَارُ النَّاسِ اِلَّا اِلَى الرُّسُلِ ۔ ہمارے پاس کھانے کو جو لوگ کھاتے ہیں کچھ نہیں ہے ۔ البتہ قحط کے سال کی اندرائن ہے اور خراب علہز اور ہم لوگ بھاگ کر کدھر جائیں آپ ہی کی طرف بھاگیں گے لوگ پیغمبروں کے سوا اور کن کی طرف بھاگیں ۔

كَانَ طَعَامُ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ الْعِلْهِزَ ۔ جاہلیت کے لوگ علہز کھایا کرتے (یعنی خون اور بال) ۔

عُلُوٌّ ۔ بلند ہونا، تکبر کرنا، غرور کرنا، بڑائی جتلانا، چڑھ جانا، سوار ہو جانا، غالب ہونا، قہر کرنا، مارنا، شریف ہونا ۔

عَلَاءٌ ۔ بلند ہونا، شریف ہونا ۔

تَعْلِيَةٌ ۔ بلند کرنا، چڑھ جانا، اُتارنا، عنوان کرنا ۔

مُعَالَاةٌ ۔ اُٹھانا، چڑھ جانا، بلند مقام پر آنا ۔ جیسے اِعْلَاءٌ ہے ۔

تَعَلِّيْ ۔ بلند ہونا، نفاس یا بیماری سے پاک ہونا ۔

تَعَالِيْ ۔ بلند ہونا ۔

تَعَالَ ۔ آجا اُوپر آجا ۔

اِعْتِلَاءٌ اور اِسْتِعْلَاءٌ ۔ بلند ہونا ۔

اِعْلِيْلَاءٌ ۔ چڑھ جانا ۔

عِلَاوَةٌ ۔ جو زائد ہو ۔

عُلَاوَةٌ ۔ ہر چیز کا بلند حصہ ۔ (اُس کی ضد سُفَالَہ ہے) ۔

عَلَايَةٌ ۔ بلند مقام ۔

عَلِيٌّ اور مُتَعَالِيْ ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے ۔ یعنی سب سے بلند مرتبہ، اور ہر تہمت کرنے والوں کی تہمت سے عالی یا ہر ایک وصف اور ثنا سے بالاتر ۔

فَاِذَا هُوَ يَتَعَلّٰى عَنِّيْ ۔ ناگاہ کیا دیکھتا ہوں وہ اپنے آپ کو مجھ سے بلند اور عالیشان سمجھنے لگے ۔

فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا ۔ جب وہ نفاس سے پاک ہوئیں ۔

تَعَلَّى الرَّجُلُ مِنْ عِلَّتِهِ ۔ آدمی اپنی بیماری سے صحت یاب ہو گیا ۔

اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى ۔ اُوپر والا ہاتھ (جو دیتا ہے) یا کسی سے سوال نہیں کرتا نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے (جو لیتا ہے یا مانگتا ہے) ۔

Marfat.com

إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ عِلِّيِّيْنَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ بہشتی لوگ علیّین والوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسے تم چمکتے ہوئے ستارے کو آسمان کے کنارے پر دیکھتے ہو (علیّون ساتواں آسمان یا فرشتوں کا دفتر جہاں نیک لوگ کے اعمال چڑھ کر جاتے ہیں یا سب مکانوں سے زیادہ بلند مکان اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب مطلب یہ ہے کہ بہشتی لوگ نیچے طبقہ والے بلند طبقہ والوں کو اپنے سے اتنا اونچا دیکھیں گے جتنا زمین سے ستارہ اونچا دکھلائی دیتا ہے)۔

صَلٰوةٌ فِي إِثْرِ صَلٰوةٍ كِتَابٌ فِي عِلِّيِّيْنَ۔ ایک نماز کے بعد دوسری نماز جن کے بیچ میں گناہ کا کام نہ ہو علیین کے دفتر میں لکھی جاتی ہے۔

فَلَمَّا وَضَعْتُ رِجْلِي عَلٰى مُذَمَّرِ أَبِي جَهْلٍ قَالَ أَعْلِ عَنِّجْ۔ (عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں) جب میں نے (بدر کے دن) اپنا پاؤں ابوجہل کی گردن پر رکھا (جو زخمی ہو کر پڑا تھا) تو کیا کہنے لگا میرے اوپر سے سرک جا (عرب لوگ کہتے ہیں أَعْلِ عَنِ الْوِسَادَةِ یا عَالِ عَنْهَا تو تکیہ سے سرک جا۔ اُعْلُ عَلَى الْوِسَادَةِ تو تکیہ پر آجا عَنِّجْ بمعنے عَنِّيْ ہے۔ یہ بعضے عربوں کی لغت ہے جو یائے متکلم کو حالت وقف میں جیم سے بدل دیتے ہیں)۔

قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ لَمَّا انْهَزَمَ الْمُسْلِمُوْنَ وَظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ أُعْلُ هُبَلُ فَقَالَ عُمَرُ اللّٰهُ أَعْلٰى وَأَجَلُّ فَقَالَ أَنْعَمَتْ فَعَالِ عَنْهَا (جب جنگ احد میں مسلمانوں کو شکست ہوئی اور مشرک اُن پر غالب ہو گئے تو ابوسفیان کہنے لگا ہُبَل (جو ایک بُت کا نام تھا) اب بلند ہو جا)، یہ سُنکر حضرت عمرؓ نے کہا اللہ جل شانہ بہت بلند اور بڑے مرتبہ والا ہے ابوسفیان نے کہا ہبل نے کو ہاں کا جواب دیا تھا تو تم اس کی بُرائی مت کرو۔ مشرکوں کا دستور تھا جب کسی بڑے مقام کا قصد کرتے تو دو پانسے لیتے ایک پر "ہاں" کا لفظ لکھتے دوسرے پر "نہیں" پھر بُت کے پاس جاتے اور دونوں پانسوں کو گھماتے اگر "ہاں" کا پانسہ نکلتا تو اس کام کو کرتے اگر "نہیں" کا نکلتا تو نہ کرتے۔ ابوسفیان جب اس جنگ کے لئے نکلنے لگا تو اس نے اسی طرح فال کھولی اور ہاں کا پانسہ نکلا اور اتفاق سے اُس کو اس جنگ میں بعضے مسلمانوں کی عدول حکمی اور طمع کی وجہ سے فتح ہو گئی تو ہبل کا معتقد بن گیا اور حضرت عمرؓ کو اُس کی بدگوئی سے منع کرنے لگا)۔

لَا يَزَالُ كَعْبُكَ عَالِيًا۔ (تیرا ٹخنہ ہمیشہ بلند رہے۔ یعنی تو ہمیشہ عالیشان اور بلند مرتبہ اپنے دشمنوں پر غالب اور فتح مند رہے)۔

كَانَتْ تَجْلِسُ فِي الْمِرْكَنِ ثُمَّ تَخْرُجُ وَهِيَ عَالِيَةُ الدَّمِ۔ حمنہ بنت جحش ایک کپڑے گنگال میں نہانے کو بیٹھتیں جب اُس میں سے نکلتیں تو خون کی سرخی پانی کے اوپر آجاتی (استحاضہ کا خون اتنا جاری رہتا)۔

أَخَذْتُ بِعَالِيَةِ رُمْحٍ۔ برچھے کا سرا پکڑا یا جو انی کے قریب ہوتا ہے)۔

عَالِيَةٌ۔ اور عَوَالِيْ۔ وہ گاؤں جو مدینہ کے اطراف بلندی پر واقع ہیں۔ نزدیک والا گاؤں مدینہ سے تین میل پر اور دُور والا آٹھ میل پر واقع ہے۔

جَاءَ أَعْرَابِيٌّ عُلْوِيٌّ جَافٍ۔ ایک بلند گاؤں کا رہنے والا گنوار اکھڑ آیا۔

فَارْتَقٰى عُلِّيَّةً۔ وہ بالاخانے میں چڑھ گیا۔ (اُس کی جمع علالی ہے)۔

عِلْيَةُ أَصْحَابِهٖ۔ آپؐ کے اصحاب میں بلند مرتبہ۔

كَمْ عَطَاؤُكَ قَالَ أَلْفَانِ وَخَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ مَا بَالُ الْعِلَاوَةِ بَيْنَ الْفَوْدَيْنِ۔ (معاویہ نے لبید شاعر سے پوچھا) تمہاری معاش سالانہ کیا ہے؟ اُس نے کہا دو ہزار پانسو۔ معاویہ نے کہا اور دونوں بوجھوں کے بیچ میں

Marfat.com

جو اور کچھ رکھدیا جاتا ہے وہ کہاں گیا (اونٹ کے دونوں طرف دو گٹھڑے رہتے ہیں اور زائد بوجھ بیچ میں رکھ دیا جاتا ہے معاویہ کا مطلب یہ تھا کہ اس معاش کے سوا اور اوپر سے جو تم کو مل جاتا ہے وہ کہاں گیا)۔

نِعْمَ الْعِدْلَانِ وَالْعِلَاوَةُ۔ دونوں بوجھے اور بیچ والا بوجھ سب اچھے ہیں۔

ضَرَبَ عِلَاوَتَهٗ۔ اُس کے سر پر مارا۔

هَبَطَ بِالْعَلَاةِ۔ حضرت آدمؑ سندان لے کر اُترے۔ (یعنی اہرن جس پر لوہار رکھ کر کوٹتے ہیں)۔

خِنْدِفَ عَلْيَاءَ۔ عالیشان خاندان۔

عُلَىٰ۔ ایک مقام کا نام ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں اُترے تھے وہاں ایک مسجد بھی ہے۔

تَعْلُوْ عَنْهُ الْعَيْنُ۔ اُن پر نظر نہیں ٹھہرتی، یا نظر نہیں لگتی۔

وَكَانُوْا بِهِمْ اَعْلٰى عَيْنًا۔ وہ اُن کے حال کو خوب جانتے تھے، اُن کو اچھی طرح دیکھتے تھے۔

تَعَالَى النَّهَارُ۔ دن چڑھ گیا۔

قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ ایک مسلمان پر چڑھ بیٹھا تھا (اُس پر غالب ہو گیا تھا، اُس کو پچھاڑ دیا تھا مار ڈالنے کو تھا)۔

فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ۔ مرد اور عورت دونوں میں سے جس کا نطفہ غالب ہوا یا آگے ہو گیا (بچہ اُسی کے مشابہ ہوتا ہے)۔

نَزَلَ فِيْ عِلْوِ الْمَدِيْنَةِ۔ مدینہ کے بلند حصہ میں اُترے۔

وَاَبُوْ اَيُّوْبَ فِي الْعُلْوِ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیچے کے درجہ میں اُترے) اور ابو ایوبؓ اوپر بالاخانہ میں رہے۔

فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِيْ۔ جانے والا مدینہ کے اطراف بلند گاؤں میں جاتا (جو آٹھ میل اور تین میل پر تھے وہاں عصر کی نماز پڑھ کر جاتا اور پہنچ جاتا اور ابھی آفتاب زرد نہ ہوتا۔ غرض یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اوّل وقت میں پڑھتے تھے یعنی ایک مثل سایہ پر)۔

اَلْمَلَاُ الْاَعْلٰى۔ اوپر والا گروہ مراد فرشتے ہیں۔

مَنْ صَامَ الدَّهْرَ ضُيِّقَتْ عَلَيْهِ جَهَنَّمُ۔ جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اُس پر دوزخ تنگ کر دیجائے گی۔

فَاِذَا انْقَطَعَ مِنْ عَلَيْهَا رَجَعَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ۔ جب یہ کام موقوف ہو جاتا ہے تو پھر ایمان اُس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

عَلَيْكُمْ بِكَذَا۔ یہ کام ضرور کرو۔

بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ۔ اسلام پانچ باتوں سے مل کر بنا ہے۔ یعنی پانچ چیزوں کے مجموعہ کا نام اسلام ہے۔

لَا عَلَيْكِ اَنْ لَا تَعْجَلِيْ۔ اگر تو جلدی نہ کرے تو کچھ قباحت نہیں (یعنی جلدی ضروری نہیں ہے)

لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ۔ شکر ہے تیرا گو میرا صدقہ ایک بدکار عورت کو پہنچا (کیونکہ ہر کام تیرے ہی ارادے اور قدرت سے ہوتا ہے)۔

مِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ۔ میرا منبر حوض کوثر پر ہے۔ (یعنی قیامت کے دن حوض کوثر پر میرا منبر رکھا جائے گا یا اب جہاں منبر ہے وہاں قیامت کے دن حوض کوثر ہو گا یا جو میرے منبر کے پاس عبادت کرے وہ قیامت کے دن حوض کوثر سے پانی پئے گا)۔

اَلْمَرْاَةُ الَّتِيْ قُضِيَ عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ۔ جس عورت کا حمل ساقط ہو گیا تھا اور اُس کو ایک بردہ دیت میں دلانے کا فیصلہ ہوا تھا وہ مر گئی (اب اُس کے وارث قاتلہ کے عصبہ سے دیت لیں گے)۔

يَرٰى مَا لَا صَبْرَ عَلَيْهَا۔ وہ نعمت اور لذت دیکھے گا جس سے صبر نہ کر سکے گا (آخر سوال کرے گا)۔

لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا۔ اگر تم یہ کام کرو تو بھی

Marfat.com

کوئی قباحت نہیں ہے (یعنی عزل) بعضوں نے عزل جائز نہیں رکھا۔ وہ اُس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں عزل نہ کرو تم پر لازم ہے کہ عزل نہ کرو تو پہلا لاء نفی ہے اُن کے سوال کی اور علیکم ان لا تفعلوا جملہ مستانفہ ہے۔

اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰی مَاکَانَ مِنَ الْعَمَلِ۔ اللہ تعالیٰ اُس کو بہشت میں لے جائے گا خواہ کیسے ہی اعمال کرتا ہو۔

حَجَّ عَلَيْنَا ابْنُ عَمْرٍو۔ عمرو بن عاصؓ کے بیٹے حج کی نیت سے ہم پر سے گزرے۔

هٰذَا عَلٰی مُعَاوِيَةَ اَنْ يَّنْهَى النَّاسَ۔ معاویہ پر اُس کا وبال ہے کہ لوگوں کو اُس کام سے منع کرتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا (یعنی تمتع)۔

صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ۔ یہ طریقہ پیدائش کا میرا ہے جو درست اور صحیح ہے۔

عِلِّيُّوْنَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ تَحْتَ الْعَرْشِ۔ علیین ساتویں آسمان پر ہے عرش کے تلے۔

مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ عَقَّبَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كُتِبَتَا لَهٗ فِي عِلِّيِّيْنَ۔ جو شخص مغرب کی نماز پڑھ کر بات نہ کرے اُس کے بعد دو رکعتیں سنت کی پڑھے تو وہ علیین کے دفتر میں لکھی جائیں گی۔

اَمَا تَشْتَهِيْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْ عِلِّيَّةِ الْاِخْوَانِ۔ کیا تم کو یہ خواہش نہیں ہے کہ تم اشراف اور عالی مرتبہ بھائیوں میں سے ہو۔

اَتَيْتُهٗ مِنْ عَلٍ۔ میں اُوپر سے اُس کے پاس آیا۔

وَيُسْتَحَبُّ مِنَ الْعَوَالِيْ۔ تیمم اونچی زمین پر کرنا مستحب ہے (کیونکہ ایسی زمین کی مٹی اکثر خشک اور پاک ہوتی اور نجاستیں وہاں ٹھہر نہیں جاتیں)۔

يَاْتِيْهَا رِزْقُهَا مِنْ ثَلٰثَةِ سُبُلٍ مِنْ اَعْلَاهَا وَاَسْفَلِهَا وَالثَّنِيَّةِ۔ مکہ میں روزی تین طرف سے آتی ہے اوپر کی جانب سے اور نیچے کی جانب سے اور گھاٹی کی طرف سے (یعنی جنۃ المعلّٰی کی طرف سے)۔

يُسْتَحَبُّ دُخُوْلُ مَكَّةَ مِنْ اَعْلَاهَا۔ مکہ میں بالائی جانب سے آنا بہتر ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى۔ یا اللہ مجھ کو اُوپر والے رفیقوں کے ساتھ رکھ (یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ)۔

اُتِيَ بِزِنْدِيْقٍ فَقَطَعَ عِلَاوَتَهٗ۔ ایک ملحد بے دین شخص اُن کے پاس لایا گیا اُنھوں نے اُس کا سر کاٹ ڈالا۔

مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ۔ جو کوئی میری اُمّت میں سے یاد کرلے (تو علیٰ مِن کے معنی میں ہے)۔

غَدَوْتُ مِنْ عَلَيْهِ۔ میں اُس کے اوپر سے آیا۔

اِنَّ الْكَرِيْمَ وَاَبِيْكَ يَعْتَمِلُ اِنْ لَّمْ يَجِدْ يَوْمًا عَلٰى مَنْ يَّتَّكِلُ۔ جو شخص شریف ہے وہ قسم تیرے باپ کی محنت مزدوری کرتا ہے اگر ایسا شخص نہ پائے جس پر بھروسا کرے (تو علیٰ یہاں زائد ہے)۔

عَلَيْهِ اَنْ يَّفْعَلَ كَذَا۔ اُس کو ایسا کرنا چاہئے۔

مَنْ تَرَكَ الْحَجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا۔ جو شخص (قدرت ہوتے ساتھے) حج نہ کرے تو یہ تجھ تعجب نہیں کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے یا اُس کے یہودی یا نصرانی رہ کر مرنے کا افسوس نہ ہوگا یا یہ بعید نہیں ہے کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدِيْنُكَ بِطَاعَةِ الْاَئِمَّةِ وَوِلَايَتِهِمْ۔ یا اللہ میں اماموں کی اطاعت اور اُن کی حکومت تسلیم کرتا ہوں (خوشی سے قبول کرتا ہوں)۔

تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ۔ بڑی برکت والا ہے تو اور بہت بلند ہے (طائر وہم بھی تجھ تک نہیں پہنچ سکتا)۔

Marfat.com

باب العین مع المیم

عَمَدٌ ستون لگانا، چلنا، قصد کرنا، دُبلا کرنا، دردمند کرنا، گرا دینا، گرز سے مارنا، رنجیدہ کرنا۔

عَمَدٌ غصہ ہونا، لازم ہونا، مٹی کا تر ہو جانا، تعجب کرنا۔

تَعْمِيْدٌ۔ بند کرنا، معمودیہ کا استعمال کرنا۔

اِعْمَادٌ۔ ستون لگانا۔

تَعَمُّدٌ۔ قصد کرنا۔

اِعْتِمَادٌ۔ بھروسہ کرنا۔

اِنْعِمَادٌ۔ ستون پر ٹیکا رکھنا۔

عِمَادٌ۔ ستون، اڑانا، کھمبا۔

زَوْجِیْ رَفِیْعُ الْعِمَادِ۔ میرا خاوند بلند ستون والا ہے۔ یعنی بہت شریف اور سخی اور عالی خاندان ہے (عرب لوگ کہتے ہیں فُلَانٌ طَوِيْلُ الْعِمَادِ۔ یعنی اس کے مکان پر نشان ہے مہمانوں کے لئے)۔

عِمَادٌ اور عَمُوْدٌ۔ وہ لکڑی جس پر گھر کھڑا ہوتا ہے۔

يَأْتِيْ بِهٖ اَحَدُهُمْ عَلٰى عَمُوْدِ بَطْنِهٖ۔ تم میں سے کوئی اُس کو اپنی پیٹھ پر لاد کر لاتا ہے۔ (عَمُوْدُ الْبَطْنِ سے پشت مراد ہے۔ یعنی تعب اور مشقت کے ساتھ اُس کو لاتا ہے گو وہ چیز اُس کی پیٹھ پر نہ ہو۔ بعضوں نے کہا عَمُوْدُ الْبَطْنِ ایک رگ ہے پیٹ کی جو سینہ سے ناف تک آتی ہے)۔

جَلَبَ عَلٰى عَمُوْدِ كَبِدِهٖ۔ اپنی پیٹھ پر لاد کر لایا۔

اَعْمَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلَهٗ قَوْمُهٗ۔ (ابوجہل نے مرتے وقت کہا) اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ ایک شخص کو اُس کی قوم کے لوگوں نے مارا (یعنی یہ مارا جانا میرے لئے کوئی باعث ننگ و عار نہیں ہے کیونکہ میں غیر لوگوں کے ہاتھ سے نہیں مارا گیا بلکہ اپنی ہی قوم کے لوگوں کے ہاتھ سے مارا جاتا ہوں۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اس سے بھی بڑھ کر کوئی امر عجیب ہوگا کہ ایک شخص اپنی ہی قوم والوں کے ہاتھ سے مارا گیا۔ بعضوں نے یوں کیا ہے کہ مجھ کو سخت غصہ اس وجہ سے ہے کہ میں اپنی قوم کے ہاتھ سے مارا جاتا ہوں یا مجھ کو سخت افسوس اور رنج اس بات کا ہے)۔

اِنَّ نَادِبَةَ عُمَرَ قَالَتْ وَاعُمَرَاهُ اَقَامَ الْاَوَدَ وَشَفَى الْعَمَدَ۔ حضرت عمرؓ پر رونے والی عورت یوں رونے لگی ہائے عمرؓ جس نے کجی کو سیدھا کیا اور بیماری کو چنگا کیا۔ (عَمَدٌ ایک ورم یا زخم ہے جو پیٹھ میں ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے خلافت کا انتظام ایسا عمدہ کیا کہ ساری خرابیاں دور ہوگئیں کجی راستی ہوگئی اور بیماری رفع ہوگئی)۔

لِلّٰهِ بَلَاءُ فُلَانٍ فَلَقَدْ قَوَّمَ الْاَوَدَ وَدَاوَى الْعَمَدَ۔ فلاں شخص کی بزرگی اللہ ہی خوب جانتا ہے اُس نے کجی کو راست کیا اور بیماری کو چنگا کیا۔

كَمْ اُدَارِيْكُمْ كَمَا تُدَارَى الْبِكَارُ الْعَمِدَةُ۔ میں کہاں تک تمہاری خبرگیری اور خاطرداری کروں جیسے جوان اونٹوں کی جن کی پیٹھ لگ گئی ہو خبرگیری کی جاتی ہے (بعضوں نے کہا عَمِدَہ وہ اونٹ جو بہت بوجھ کی وجہ سے شکستہ ہوگئے ہوں)۔

وَاعْمَدَتَاهُ رِجْلَاهُ۔ (حسن نے طالب العلم کے بارے میں کہا) اُس کے دونوں پاؤں نے اُس کو ستون اور اڑانا لگانے کے لائق کر دیا۔ (اتنا ضعیف اور ناتوان ہوگیا کہ بغیر اڑانا لگائے تھم نہیں سکتا)۔

فَعَمَدَ الْخَضِرُ۔ حضرت خضرؑ نے ایک لڑکے کی طرف توجہ کی (اُس کا سر اکھیڑ ڈالا)۔

جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهٖ وَعَمُوْدًا عَنْ يَمِيْنِهٖ۔ یا عَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر گئے تو ایک ستون اپنی داہنی طرف کیا اور ایک ستون بائیں طرف یا دو ستون داہنی طرف

Marfat.com

(دوسری روایت ہی صحیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ کعبہ کے اندر تین۳ ستون برابر لگے ہوئے ہیں اس لئے جب ستونوں کے درمیان کوئی کھڑا ہو تو ایک ستون داہنی طرف ہوگا یا بائیں طرف اور دو بائیں طرف یا داہنی طرف ہوں گے اور ممکن ہے کہ اس وقت تینوں ستون برابر نہ لگے ہوں اور ایک سامنے یا پیچھے تو پہلی روایت بھی صحیح ہو سکتی ہے۔ بعضوں نے کہا عمود جنس ہے جو ایک اور دو دونوں پر اس کا اطلاق ہو سکتا ہے)۔

وَعُمُدُهُ خُشُبٌ۔ اس کے ستون لکڑیوں کے تھے۔

حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدٍ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ۔ سعد بن معاذؓ کا جنازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لکڑیوں کے درمیان اٹھایا۔

مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا۔ جو شخص خاص میری زیارت کی نیت سے میری قبر کی زیارت کرے (معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی خاص زیارت کی نیت کرنا بہتر ہے اور اسی لئے بعضے لوگوں نے سفر حج کے ذیل میں آپ کی قبر کی زیارت بہتر نہیں سمجھی ہے (کذا فی مجمع البحار)

لَاعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ۔ میں اپنا پیٹ بھوک کے مارے زمین سے لگا دیتا (تاکہ ذرا تسلی ہو)۔

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ۔ نماز دین کا ستون ہے (جس نے نماز چھوڑ دی اس کا خانۂ دین گر گیا)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ السَّمَاءَ لِكُرْسِيِّهِ عِمَادًا۔ شکر اللہ کا جس نے آسمان کو اپنی کرسی کا ستون بنایا۔

اِرْفَعُوْا هٰذَيْنِ الْعَمُوْدَيْنِ وَاَوْقِدُوْا هٰذَيْنِ الْمِصْبَاحَيْنِ۔ ان دو ستونوں کو کھڑا کرو (یعنی شہادتین کو) اور ان دو چراغوں کو روشن کرو (یعنی توحید اور اتباع سنت کو)۔

قَتْلُ الْعَمْدِ۔ جو آلۂ جارحہ سے بہ قصد قتل ہو (یہ تعریف حنفیہ کے مذہب پر ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک قصداً بہ نیتِ ہلاکت کسی چیز سے مار ڈالنا)۔

شِبْهُ الْعَمْدِ۔ قتل خطا (جیسے کوڑے یا چھری سے کسی کو مارے وہ مر جائے)۔

مَنْ عَمِيْدُ هٰذَا الْجَيْشِ۔ اس لشکر کا سردار کون ہے۔

اَلْحَائِضُ تَعْمُدُ بِرِجْلِهَا الْيُسْرٰى عَلَى الْحَائِطِ۔ حائضہ عورت اپنا بایاں پاؤں دیوار پر ٹیکے (یعنی بایاں پاؤں اٹھائے)۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ۔ جس شخص نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی وہ کافر ہو گیا (یعنی حقیقتاً کافر ہو گیا اسلام سے باہر ہو گیا جیسے امام احمدؒ اور علمائے ظاہر کا قول ہے اب اس کا قتل واجب ہو گیا اور اس کے جنازے پر نماز پڑھنا درست نہیں۔ بعضوں نے کہا کفر سے یہاں کفر عملی مراد ہے یا ناشکری بعضوں نے کہا کفر کے قریب ہو گیا۔ ان لوگوں کے نزدیک تارک الصلوۃ دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہے اور اس کے جنازے پر نماز پڑھی جائے گی)۔

اَعْمَدُ مِنْ سَيِّدٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ۔ اس سردار سے زیادہ عجیب کون ہے جس کو اسی کی قوم نے مار ڈالا (یہ ابو جہل نے مرتے وقت کہا)۔

مَعْمُوْدِيَّه۔ نصاریٰ کی ایک رسم ہے یعنی نئے کرسچن کو باپ بیٹے روح القدس کے نام پر پانی یا رنگ میں ڈبونا۔

عَمْرٌ۔ آباد کرنا، سکونت کرنا، بنا کرنا۔

عِمَارَةٌ۔ بنا کرنا۔

عَمْرٌ۔ یا عُمُرٌ۔ یا عَمَارَةٌ۔ ایک زمانہ دراز تک باقی

Marfat.com

رہنا۔
عُمُوْرٌ اور عَمَارَةٌ۔ لازم ہونا، بہت ہونا۔
عَمْرٌ اور عِمَارَةٌ۔ عبادت کرنا، روزہ نماز کرنا۔
عُمْرٌ اور عَمْرٌ اور عَمَارَةٌ۔ مدت دراز تک زندہ رہنا۔
تَعْمِیْرٌ۔ بنانا، مدت دراز تک زندہ رہنا، ایک مدت عمر کی مقرر کرنا، عمر دینا، عمر دراز کرنا، عمدہ بنانا، باقی رکھنا، عمر بھر کے لئے کوئی چیز دینا، اور جو چیز عمر بھر کے لئے دی جائے اُس کو عمریٰ کہتے ہیں۔
اِعْمَارٌ۔ آباد کرنا۔
اِعْتِمَارٌ۔ عمرہ کرنا، بے عمامہ ہونا، ہاتھ سے منی نکالنا، قصد کرنا، زیارت کرنا۔
اِسْتِعْمَارٌ۔ آبادی کی اجازت دینا۔
عُمْرَةٌ فِیْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حُجَّةً۔ رمضان کے مہینہ میں عمرہ کرنا حج کا ثواب رکھتا ہے۔ اصل میں اعتمار کے معنے زیارت کرنا، قصد کرنا، اور شریعت میں عمرہ کرنے کو کہتے ہیں یعنی احرام باندھ کر طواف اور سعی کرنا)
فائدہ۔ عمرے کا احرام باہر والے حج کی طرح اپنے اپنے میقات سے باندھیں اور جو لوگ مکہ میں رہتے ہیں یا مکہ میں آگئے ہوں وہ حرم ہی سے عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ ادا کر سکتے ہیں اُن کو حرم کی حد سے باہر جاکر جیسے تنعیم یا جعرانہ جاکر وہاں سے احرام باندھنا ضروری نہیں۔ اکثر اہل حدیث کا یہی قول ہے اور ہمارے اصحاب میں سے صاحب سبل السلام نے اسی کو ترجیح دی ہے۔ اور بعضے اہل حدیث اور حنفیہ اور جمہور علماء کے نزدیک مکہ والوں کو احرام حرم کی حد سے خارج ہو کر باندھنا چاہیئے۔
خَرَجْنَا عُمَّارًا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا مَرَرْنَا بِأَبِیْ ذَرٍّ فَقَالَ أَحْلِقُوْا الشَّعَثَ وَقَضَیْتُمُ التَّفَثَ۔ ہم عمرہ کی نیت سے نکلے جب لوٹ کر آئے تو ابو ذر غفاریؓ سے ملے انہوں نے کہا تم نے پریشان بالوں کو مونڈا اور میل کچیل

دور کیا یا نہیں۔ (عرب لوگ کہتے ہیں عَمْرَ اللّٰہَ اللہ کی عبادت کی عَمَرْ رَکْعَتَیْنِ دو رکعتیں پڑھیں)۔
یَعْمُرُ رَبَّہٗ۔ اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہے روزہ نماز کرتا ہے۔
اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ۔ اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد رکھتا ہے (یعنی نماز اور اذان وغیرہ سے اُن کی مرمت کرتا ہے، جھاڑا جھوڑی صفائی کرتا ہے، اُن میں چھاپیرتا ہے، بوریئے بچھاتا ہے، پانی کے لوٹے رکھتا ہے، رات کو ضرورت کے موافق بلا اسراف روشنی کرتا ہے، فضول دنیا کی لغو اور بیہودہ باتیں اُن میں نہیں کرتا، وہاں چیختا پکارتا نہیں آہستہ ذکر الٰہی اور درس و تدریس علوم دینی کرتا ہے)۔
لَا تُعْمِرُوْا وَلَا تُرْقِبُوْا فَمَنْ أُعْمِرَ شَیْئًا أَوْ أُرْقِبَہٗ فَہُوَ لَہٗ وَلِوَرَثَتِہٖ مِنْ بَعْدِہٖ۔ عمریٰ نہ کرو نہ رقبیٰ اور جو کوئی عمریٰ کرے یا رقبیٰ تو وہ شئے اُسی کی ہوجائے گی جس کو عمریٰ یا رقبیٰ کے طور پر دی گئی اور اُس کے بعد اُس کے وارثوں کو ملے گی (عمریٰ اور رقبیٰ کرنے والے کو واپس نہ ملے گی۔ عمریٰ یہ ہے کہ کوئی شئے کسی کو اُس کی عمر بھر کے لئے دے اور رقبیٰ یہ ہے کہ اُس کی حیات تک دے اُس کے مرنے پر واپس ہونے کی شرط لگادے جاہلیت میں یہ کیا کرتے تھے اسلام نے اُس کو باطل کر دیا اور یہ حکم دیا کہ اب جو کوئی عمریٰ یا رقبیٰ کرے تو وہ شئے ہبہ کے طور پر اُسی کی ہوجائے گی جس کو دی گئی اُس کے بعد اُس کے وارثوں کو ملے گی اور دینے والے کو اور اُس کے وارثوں کو پھر نہ ملے گی۔ بعضوں نے عمریٰ اور رقبیٰ کو عاریت قرار دیا ہے اور حدیث کی تاویل کی ہے۔ بعضوں نے کہا رقبیٰ یہ ہے کہ ایک شئے کسی کو دے اُس سے یوں کہے کہ اگر میں پہلے مرجاؤں تب تو یہ شئے تیری اور تیرے وارثوں کی ہوجائے گی اور اگر تو پہلے مرجائے تو پھر یہ شئے میری ہوگی۔ رقبیٰ اُس کو اس لئے

Marfat.com

کہتے ہیں کہ ہر ایک اُس میں دوسرے کی موت کا انتظار کرتا ہے)

اِنَّهٗ اشْتَرٰی مِنْ اَعْرَابِیٍّ حِمْلَ خَبَطٍ فَلَمَّا وَجَبَ الْبَیْعُ قَالَ لَهٗ اِخْتَرْ فَقَالَ لَهُ الْاَعْرَابِیُّ عَمَّرَكَ اللّٰهُ بَیِّعًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گنوار سے چارہ کا گٹھا خریدا جب بیع پوری ہو چکی (ایجاب و قبول ہو گیا اور مجلس بھی بدل گئی تو) تو آپ نے اس گنوار سے فرمایا اب بھی تجھ کو اختیار ہے (خواہ اس قیمت سے بیچ یا اپنا مال واپس رکھ لے یہ آپ کا رحم و کرم تھا) گنوار بولا اللہ تمھارے جیسے خریدار کی عمر دراز کرے۔

لَعَمْرُ اِلٰهِكَ۔ اللہ تعالیٰ کے بقا اور دوام کی قسم۔

اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُیُوْتِ عَوَامِرَ فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْهَا شَیْئًا فَحَرِّجُوْا عَلَیْهِ ثَلٰثًا۔ دیکھو ان گھروں میں بڑی عمر والے سانپ رہا کرتے ہیں (اُن میں بعضے جن ہوتے ہیں) جب تم اُن میں سے کسی کو دیکھو تو مار ڈالنے سے پہلے تین بار اُن کو تنگ کرو (اُن کو قسم دو کہ ہم کو مت ستاؤ اگر اس پر بھی نکلیں تو اُن کو مار ڈالو)۔

مَا رَاَیْتُ حَرْبًا بَیْنَ رَجُلَیْنِ قَبْلَهُمَا مِثْلَهَا قَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اِلٰی صَاحِبِهٖ عِنْدَ شَجَرَةٍ عُمْرِیَّةٍ یَلُوْذُ بِهَا۔ میں نے اس سے پیشتر دو مردوں کی جنگ ایسی نہیں دیکھی جیسے ان دو مردوں (محمد بن مسلمہ اور مرحب) نے کی دونوں ایک بڑی عمر والے درخت کے پاس کھڑے ہوئے اور ہر ایک اُس کی آڑ لیتا۔ (عُمْرِی پرانا بڑی عمر والا درخت۔ یا بڑا بیر کا درخت جو نہر کے کنارے پر اگتا ہے)۔

اِنَّهٗ كَتَبَ لِعَمَائِرِ كَلْبٍ وَّاَحْلَافِهَا كِتَابًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلب قبیلے کے عمائر اور اُن کے حلیفوں کے لئے ایک پروانہ لکھا (عمائر جمع ہے عَمَارَة کی یہ بطن سے اوپر ہے پہلے شعب ہے پھر قبیلہ پھر عمارہ پھر بطن پھر فخذ۔ نہایہ میں ہے کہ اگر عَمَارَة بہ فتحہ عین ہو تو وہ عمامہ کے معنے میں ہے چونکہ عمامہ کی طرح اُس کے لوگ ایک پر ایک لپٹے ہوتے ہیں اس لئے اُس کو عَمَارَہ کہا اگر بہ کسرۂ عین ہو تو اس وجہ سے کہ اُن سے زمین آباد ہوتی ہے)۔

اَوْصَانِیْ جِبْرِیْلُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰی خَشِیْتُ عَلٰی عُمُوْرِیْ۔ جبرئیل ؑ مجھ کو مسواک کرنے کا اتنا حکم دیتے رہے کہ میں نے اپنے مسوڑھوں پر خوف کیا (کہیں مسواک کرتے کرتے وہ چھل نہ جائیں)۔

لَا بَاْسَ اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ عَلٰی عَمَرَیْهِ۔ کچھ قباحت نہیں اگر آدمی اپنی آستینوں پر نماز پڑھے (اُن کو زمین پر بچھا کر اُن پر سجدہ کرے)۔

اِعْتَمَرَ الرَّجُلُ۔ عمامہ باندھا۔

عَمَارَةٌ۔ عمامہ کو باندھا۔ (عَمَارَہ عمامہ کو کہتے ہیں)

كَانَ اَعْمَارُهُمْ مِّنْ ثَلٰثِمِائَةٍ اِلٰی اَلْفٍ۔ قوم عاد کے لوگوں کی عمریں تین سو برس سے لے کر ہزار برس تک کی ہوتی تھیں۔

فَاَعْمَرَنِیْ مِنَ التَّنْعِیْمِ۔ (حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں) میرے بھائی عبدالرحمٰن رضؓ نے مجھ کو تنعیم سے عمرہ کرایا (تنعیم قریب ترین مکان ہے حل کا مکّہ سے تین کوس پر عمرے کا۔ وہاں سے اکثر لوگ احرام باندھتے ہیں۔ یہ حدیث اُن لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ عمرے کا احرام حرم کی حد سے باہر جا کر باندھنا چاہیئے۔ اہل حدیث کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں مواقیت کا بیان ہے اُس میں یوں ہے حتّی اهل مكة من مكة اور یہ عام ہے عمرہ اور حج دونوں کو شامل ہے۔ اس حدیث کی یہ توجیہ کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضؓ کا دل خوش کرنے کے لئے اُن کو تنعیم بھیج کر احرام بندھوایا کیونکہ دوسری بیویوں نے حل میں سے احرام باندھ کر عمرہ ادا کیا تھا اور حضرت عائشہ بوجہ حیض آجانے کے اپنا عمرہ پورا نہ کر سکیں)۔

Marfat.com

يُعْمِرُهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ۔ تنعیم سے اُن کو عمرہ کرا دیں

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً۔ پھر یہ طواف عمرہ نہیں سمجھا گیا۔ یا **عُمْرَةٌ** - بر رفع یعنی عمرہ نہ ہوا۔

اِنَّ عَدَدَ عُمَرَاتِهٖ اَرْبَعٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہجرت کے بعد) چار عمرے کئے تھے۔ (ایک عمرہ حدیبیہ ۶ھ ہجری میں جس کو مکہ والوں نے پورا کرنے نہ دیا۔ دوسرے عمرۂ قضا ۷ھ ہجری میں تیسرے وہ عمرہ جو حج کے ساتھ آپؐ نے کیا۔ چوتھے ذیقعدہ میں ایک عمرہ۔ بعضوں نے کہا صرف تین ۳ عمرے آپ نے ہجرت کے بعد کئے)۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً۔ جو شخص چاہے وہ اپنے حج کو عمرہ کر دے یعنی اگر میقات سے حج کا احرام باندھا اور اُس کے ساتھ ہدی نہیں ہے (یعنی قربانی کا جانور) اور ابھی حج کے دن دور ہوں تو حج کا احرام فسخ کر کے اُس کو عمرہ کر سکتا ہے اور عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے پھر آٹھویں ذی الحجہ کو مکہ ہی سے حج کا احرام باندھے اگر ہدی ساتھ ہو تب بغیر حج کئے اور قربانی کاٹے احرام نہیں کھول سکتا۔

وَعَامِرُهُنَّ غَيْرِيْ۔ میرے سوا آسمان زمین کو درست اور آباد رکھنے والا کون ہے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سُوْءِ الْعُمُرِ۔ میں بد زعمرے پناہ مانگتا ہوں (یعنی اخیر بہت بڑھاپے کی عمر جس میں آدمی کے ہوش وحواس میں فرق آجاتا ہے)۔

عِمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ۔ بیت المقدس میں کافروں کی حکومت اور آبادی مدینہ طیبہ کی ویرانی ہے اور مدینہ طیبہ کی ویرانی ایک بڑی جنگ ہے (جو مسلمانوں اور نصاریٰ میں ہوگی) اور بڑی جنگ قسطنطنیہ کی فتح ہے (جس کو مسلمان باردیگر نصاریٰ سے چھین لیں گے) اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کا نکلنا ہے۔ (قسطنطنیہ کی دوبارہ فتح اور دجال کے نکلنے میں صرف سات مہینے کا فاصلہ ہے)۔

اَعْمَارُ اُمَّتِيْ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى السَّبْعِيْنَ۔ میری اُمت کی عمریں ساٹھ، ستر سال کے بیچ میں ہوں گی۔ (یعنی اکثر لوگوں کی عمریں یہی ہوں گی گو شاذ و نادر کسی کی عمر اس سے زیادہ ہو)۔

مَنْ خَيْرُ النَّاسِ قَالَ مَنْ طَالَ عُمْرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ۔ لوگوں میں بہتر کون ہے؟ فرمایا جس کی عمر لمبی ہو اور اُس کے اعمال اچھے ہوں۔

اَلْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ يَدْخُلُهٗ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ۔ بیت معمور جو آسمان پر کعبہ کے سامنے ہے، اُس میں ستر ہزار فرشتے ہر روز داخل ہوتے ہیں پھر وہ دوبارہ اُس میں نہیں جاتے (معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے بے حد اور بے حساب ہیں)۔

نَهٰى عَنْ قَتْلِ عَوَامِرِ الْبُيُوْتِ۔ گھروں میں رہنے والے سانپوں کے قتل سے منع فرمایا (کیونکہ بعضے اُن میں جن ہوتے ہیں اُن کو قتل کرے تو آدمی کو نقصان پہنچتا ہے)۔

اَرْبَعَةٌ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ مُعَمَّرُوْنَ لَمْ يَمُوْتُوْا وَهُمْ فِيْ قَيْدِ الْحَيٰوةِ اَلْخَضِرُ وَاِلْيَاسُ فِي الْاَرْضِ وَعِيْسٰى وَاِدْرِيْسُ فِي السَّمَاءِ۔ چار پیغمبر بڑی عمر والے ہیں جو مرے نہیں اب تک زندہ ہیں حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ زمین میں اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت ادریسؑ آسمان میں۔

اَبُوْ عَامِرٍ۔ راہب پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا تھا پھر اسلام سے پھر گیا۔ اُس کا بیٹا حنظلہؓ سچا مسلمان تھا جو حالتِ جنابت میں شہید ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اُس کو غسل دے رہے ہیں۔

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِؓ۔ خلیفۂ ثانی، جن کا لقب فاروقِ اعظم ہے۔

Marfat.com

عَمَرَّسٌ۔ قوی مضبوط آدمی یا بدخلق طاقت ور۔
عَمْرُوسٌ۔ ہلکا پھلکا بچہ، یا بکری کا بچہ (اس کی جمع عَمَارِس اور عَمَارِیس ہے)۔
اَیْنَ اَنْتَ مِنْ عُمْرُوسٍ رَاضِعٍ۔ تم دودھ پیتا بکری کا بچہ کیوں نہیں لیتے (نہایہ میں ہے کہ عمروس وہ اونٹ کا بچہ جو خوب موٹا ہو اور ابھی دودھ پیتا ہو)۔
عَمْسٌ۔ بُرائی ہونا، چھپانا، تجاہل کرنا، سخت اور سیاہ اور تاریک ہونا۔
مُعَامَسَةٌ۔ چھپانا، دل میں دشمنی رکھنا، ظاہر نہ کرنا۔
اِعْمَاسٌ۔ چھپانا۔
تَعَامُسٌ۔ تغافل۔
عَمَاسٌ۔ سخت جنگ، تاریک رات، طاقت ور شیر۔
یَوْمٌ عَمَاسٌ۔ سخت دن۔
عَمُوسٌ۔ گمراہ۔
عَمَوَاسٌ۔ پہلا طاعون جو لشکرِ اسلام میں ملک شام میں پھیلا تھا۔
اَلَا وَاِنَّ مُعَاوِیَةَ قَادَ لُمَّةً مِّنَ الْغُوَاةِ وَعَمَسَ عَلَیْهِمُ الْخَبَرَ۔ معاویہ گمراہوں کی ایک جماعت کو کھینچ کر لایا اور اصل حال اُن سے چھپایا (معاویہ نے شام والوں سے یہ بیان کیا کہ حضرت عثمان رضؓ کو حضرت علی رضؓ ہی نے قتل کرایا اور جھوٹی گواہی لوگوں سے اس بات کی دلوائی اور شام والوں کو حضرت علی رضؓ سے لڑنے اور حضرت عثمان رضؓ کا قصاص لینے پر مستعد کیا۔ حالانکہ معاویہ کو یہ خوب معلوم تھا کہ حضرت علی رضؓ سب لوگوں سے زیادہ حضرت عثمان رضؓ کو بچانا چاہتے تھے بلکہ آپ نے اپنے صاحبزادے حضرت امام حسنؓ کو اُن کی حفاظت کے لئے بھیجا تھا لیکن بدمعاش لوگ عقب سے بالاخانہ پر چڑھ گئے اور حضرت عثمان رضؓ کو شہید کیا)۔
عُمَیْسٌ۔ ایک وادی ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کو جاتے ہوئے ٹھہرے تھے۔
اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ۔ پہلے جعفر بن ابی طالب کے نکاح میں تھیں۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے نکاح میں آئیں انہی کے بطن سے محمد بن ابی بکر رضؓ پیدا ہوئے۔ پھر حضرت علی رضؓ کے نکاح میں آئیں انہوں نے ہی محمد کی پرورش کی۔
عَمْشٌ۔ بن قصد کے مارنا، بہتری، جسم کی درستی جو چیز موافق ہو۔
عَمَشٌ۔ آنکھ کی بینائی کم ہونا، اُس میں سے پانی بہتے رہنا۔
تَعْمِیْشٌ۔ تغافل کرنا۔ آنکھ کا ضعف دور کرنا۔
تَعَامُشٌ۔ تغافل کرنا۔
اِسْتِعْمَاشٌ۔ احمق بنانا۔
اَعْمَشُ۔ جس کی بینائی میں ضعف ہو، اور لقب ہے سلیمانؒ بن مہران تابعی کا جو حدیث کے بڑے عالم تھے۔
نَکَحْتُ جَارِیَةً عَمْشَاءَ۔ میں نے ایک چھوکری سے نکاح کیا جس کی بینائی ضعیف اور آنکھوں سے پانی جاری رہتا تھا۔
عُمْقٌ۔ یا عَمَاقَةٌ۔ دور ہونا، لمبا ہونا، پھیلاؤ، گہرا کرنا۔
عُمُقٌ۔ ایک ندی کا نام ہے طائف میں یا ایک وادی کا۔
عَمَقٌ۔ حق
عُمَقٌ۔ ایک منزل ہے۔
عَمِیْقٌ۔ گہرا۔
عِمَاقٌ۔ ایک مقام کا نام ہے۔
اَعْمَاقٌ۔ ایک شہر ہے حلب اور انطاکیہ کے درمیان۔
تَعَمُّقٌ۔ غور کرنا، دور تک پہنچنا۔
عُمْقٌ۔ تیسرے امتداد کو بھی کہتے ہیں جیسے پہلے کو طول دوسرے کو عرض اور تیسرے کو گہرائی۔
لَوْ تَمَادَی لِیَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا یَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ۔ اگر مہینہ میں اور گنجائش ہوتی

Marfat.com

رمضان کے زیادہ دن باقی ہوتے، تو میں ایسے طے (وصل) کے روزے رکھتا کہ بڑے بڑے مبالغہ کرنے والے اپنا مبالغہ چھوڑ دیتے (جو طے (وصل) کے روزے میں بڑے کامل ہیں وہ بھی عاجز ہو جاتے)۔

وَاَعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا۔ قبر کو گہرا کھودو (قد آدم یعنی آدمی ہاتھ اُٹھائے تو اُس کی انگلیاں جہاں تک پہنچیں) اور اُس کو صاف کرو (کچرے کوڑے نجاست وغیرہ سے)۔

حَتّٰی تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقٍ۔ یہاں تک کہ نصاریٰ اعماق یا دابق میں آکر اُتریں گے۔ (یعنی مدینہ کے اطراف تک آجائیں گے۔ یہ دونوں مقام مدینہ کے قریب واقع ہیں)۔

عَمَلٌ۔ مزدوری کرنا، محنت کرنا، کام کرنا، ہمیشہ رہنا، تحصیلدار یا عامل بننا۔

تَعْمِیْلٌ۔ کام کی اُجرت دینا، عامل بنانا، عرف میں حکم کے موافق عمل کرنا، قاضی کا فیصلہ نافذ کرانا۔

مُعَامَلَۃٌ۔ کوئی تصرف جیسے بیع، شرا، ہبہ، اجارہ وغیرہ۔

اِعْمَالٌ۔ عامل کرنا۔

اِعْتِمَالٌ۔ عمل کرنا یا عمل میں اضطراب کرنا۔

اِسْتِعْمَالٌ۔ عامل بنانا، عمل کی درخواست کرنا، چلانا، بولنا۔

عُمَالَہ۔ اور عُمَالَہ۔ اُجرت۔

دَفَعَ اِلَیْھِمْ اَرْضَھُمْ عَلٰی اَنْ یَّعْتَمِلُوْھَا مِنْ اَمْوَالِھِمْ۔ آپ نے یہودیوں کو اُن کی زمین اس شرط پر حوالہ کی کہ وہ اپنے خرچ سے اُس میں کھیتی باڑی کریں (تمام کام جیسے ہل، ناگر، تخم، آب رسانی، کھاد، وغیرہ سب اپنے روپیہ سے کریں)۔

مَا تَرَکْتُ بَعْدَ نَفَقَۃِ عِیَالِیْ وَمُؤْنَۃِ عَامِلِیْ صَدَقَۃٌ۔ جو میں چھوڑ جاؤں اُس میں سے میری بیویوں کا خرچ اور عامل کی تنخواہ دے کر جو بچ رہے وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے (مطلب یہ ہے کہ میرا ترکہ وارثوں میں تقسیم نہ ہو بلکہ میری بیویوں کے اخراجات اُس میں سے دیئے جائیں اس لئے کہ وہ دوسرا نکاح نہیں کر سکتیں اور تحصیلدار اور عامل کی اُجرت بھی اُس میں سے دی جائے جو بچ رہے صدقہ ہے) زکوٰۃ کے تحصیلدار کو عامل کہتے ہیں اور اُس کی تنخواہ کو عُمَالَہ کہتے ہیں۔

خُذْ مَا اُعْطِیْتَ فَاِنِّیْ عَمِلْتُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِیْ۔ (حضرت عمرؓ نے ابن سعدیؓ سے کہا) جو تجھ کو دیا جائے وہ لے لے (یعنی جو بلے سوال ملے) کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کام کیا (زکوٰۃ تحصیل کرنے کا) آپ نے مجھ کو اُس کی اُجرت دی (اس سے معلوم ہوا کہ شرعی خدمات پر جیسے قضا اور احتساب وغیرہ ہے بلا شرط اجرت لینا درست ہے)۔

یَاْکُلُ مِنْہُ بِقَدْرِ عُمَالَتِہٖ۔ یتیم کا ولی (اگر محتاج ہو) تو اپنی اجرت کے موافق اُس کے مال میں سے کھا سکتا ہے (یعنی اُس کی محنت کی جو اُجرت حسب دستور ہوتی ہے اتنی یتیم کے مال میں سے لے سکتا ہے)۔

اِسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِیْ قَالَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَۃً۔ آپ نے فلاں شخص کو کام دیا (عامل بنایا) اور مجھ کو کوئی کام نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا دیکھو انصار تم میرے بعد یہ دیکھو گے کہ دوسرے لوگ مقدم رکھے جائیں گے تم پر (اُن کو بڑی بڑی خدمتیں ملیں گی اور تم محروم رہو گے)۔

ثُمَّ تَسْتَعْمِلُ مَنْ اَرَادَہٗ۔ پھر جو کوئی خدمت کی درخواست کرے گا تم اُس کو خدمت دو گے (یہ خوب نہیں ہے جو کوئی سرکاری خدمت کی درخواست کرے اُس کو کوئی خدمت نہیں دینا چاہیئے۔ جو کوئی سرکاری خدمت

Marfat.com

سے بھاگے اُس کو خدمت دو)۔

اِنَّا لَا نَسْتَعْمِلُ مَنْ سَأَلَ مِنَّا الْعَمَلَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ہم سے تحصیلداری یا اور کسی خدمت کی درخواست کرے اُس کو ہم خدمت نہیں دیتے (البتہ جو کوئی خدمت سے بھاگے اور اپنی روٹی محنت مزدوری کر کے حلال طریقہ سے پیدا کرتا ہو اُس کو خدمت دیتے ہیں۔ یہ نہایت عمدہ قاعدہ ہے کیونکہ سرکاری خدمت سے وہی بھاگے گا جو خدا ترس اور متقی اور پرہیزگار ہوگا اور خدمت کی درخواست وہ کرے گا جس کی نیت چکھنے کی ہو گی)۔

وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ۔ (تم کو اطاعت کرنا چاہیئے)، اگرچہ امام ایک حبشی غلام کو تم پر حاکم کرے۔ (کیونکہ امام کی اطاعت واجب ہے اور بلا وجہ شرعی اُس سے بغاوت اور سرکشی کرنا حرام ہے۔ پس امام جس کو کوئی خدمت دے گو وہ ایک حبشی غلام ہو یا تو اُس کی حکومت قبول کرنا چاہیئے تاکہ امام کی نافرمانی نہ ہو)۔

وَاَنْ تَعْمَلَا فِيْهَا بِمَا كَانَ يَعْمَلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ سے کہا)، میں نے تو یہ جائداد تم دونوں کو اس شرط پر حوالہ کی تھی کہ تم اُس کو اُسی طرح خرچ کرو گے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے (باقی یہ جائداد بطور ملک اور میراث تقسیم نہیں ہوسکتی بلکہ تم دونوں صرف اُس کے متولی رہو گے)۔

اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ مشرکوں کی اولاد (جو بچپنے میں مرگئی) بڑے ہو کر کیسے کام کرنے والی تھی۔ (تو اللہ تعالیٰ اپنے علم کے موافق اُن سے سلوک کرے گا۔ جو نیک کام کرنے والے تھے اُن کو تو بہشت میں رکھے گا اور جو بُرے کام کرنیوالے تھے وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ دوزخ میں رہیں گے۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ مشرکوں کی اولاد جو صغر سنی میں گزر جائے اپنے ماں باپ کے ساتھ دوزخ میں رہیگی بعضوں نے کہا اس مسئلہ میں توقف کرنا چاہیئے امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ بہشت میں جائیں گے کیونکہ جب وہ بچپنے میں گزر گئے اور گناہ نہیں کئے تو صدور جرم سے پہلے سزا دینا عدل اور رحمتِ الٰہی کے خلاف ہے۔ بعضے اولیاء اللہ سے منقول ہے کہ مشرکوں اور کافروں کی ایسی اولاد بہشت میں رہ کر بہشت والوں کی خدمت کیا کریں گے)۔

لَيْسَ فِي الْعَوَامِلِ شَيْءٌ۔ جو بیل یا اونٹ کام کرنے والے ہوں (جیسے ناگر کے بیل یا اونٹ یا پانی لانے والے یا سینچنے والے یا گاڑی میں جُتنے والے یا بوجھ لادنے کے جانور) اُن میں زکوٰۃ واجب نہ ہو گی (بلکہ زکوٰۃ اُنہی جانوروں میں ہے جو جنگل میں چرتے ہیں اور اُن کی نسل بڑھانا مقصود ہو)۔

اُتِيَ بِشَرَابٍ مَعْمُوْلٍ۔ ایک بنایا ہوا شربت اُس کے سامنے لایا جائے گا۔ (بنایا ہوا شربت جس میں دودھ اور شہد اور برف ہو)۔

لَا يُعْمَلُ الْمَطِيُّ اِلَّا فِي ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ۔ اونٹ نہ چلائے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف (یعنی بقصد ثواب اور زیارت کوئی سفر نہ کیا جائے مگر ان تین مسجدوں کے لئے)۔

فَعَمِلَتْ بِاُذُنِهَا۔ اُس نے اپنے کانوں کو ہلایا۔ (یعنی براق جلدی بھاگا)۔

يُعْمِلُ النَّاقَةَ وَالسَّاقَ۔ وہ سوار اور پاپیادہ دونوں طرح چلنے میں کامل اور ماہر ہے۔

وَهَلْ تَرٰى اَنْ اَجْمَعَ وَزُرَيْقٌ عَامِلٌ عَلٰى اَرْضٍ يَعْمَلُهَا۔ ابن شہاب نے زریق کو لکھا جو عمر بن

Marfat.com

عبد العزیز کی طرف سے ایک زمین پر عامل تھا جس میں وہ زراعت کرتا تھا کہ وہاں جمعہ پڑھے (معلوم ہوا کہ گاؤں اور دیہات اور صحرا میں بھی اگر جماعت مل سکے تو جمعہ ادا کرے اور حنفیہ نے اُس میں اختلاف کیا ہے)۔

كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ۔ جیسے تو اُن چیزوں کو اپنی حاجت سے فاضل روکے جو تیرے ہاتھوں نے نہیں بنائیں (جیسے چشموں اور دریاؤں کا پانی جنگل کی گھاس نمک کا چشمہ وغیرہ)۔

عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ الْقِتَالِ۔ جنگ سے پہلے کوئی نیک عمل۔

اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ۔ اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو جھانکا اور فرمایا اب تم کیسے بھی کام کرو (بشرطیکہ کفر اور شرک تک نہ پہنچیں) میں نے تم کو بخش دیا (تم بہشت میں جاؤ گے۔ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ دوسرے لوگ اگر گناہ کریں تو اللہ تعالیٰ کی مرضی پر موقوف ہے چاہے اُن کو معاف کرے چاہے ایک مدت تک عذاب کرے لیکن بدر والوں کے گناہ اللہ تعالیٰ نے بخش دیئے ہیں اُن کے لئے مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے اب اگر وہ چھوٹے گناہ کریں جو کفر تک نہ پہنچیں تو اُن کو نقصان نہ ہوگا۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ تمہارے گذشتہ بُرے اعمال بخش دیئے گئے)۔

لِكُلِّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ۔ ہر بُرے کام کا ایک کفارہ ہے (جس سے وہ بخش دیا جاتا ہے)۔

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ۔ بعض آدمی ایسے نیک کام کرتا رہتا ہے جو بہشت والے کرتے ہیں مگر وہ دوزخ والا ہوتا ہے (اُس کا خاتمہ بُرا ہوتا ہے اخیر میں وہ ایک ایسا بُرا کام کرتا ہے جس کی وجہ سے دوزخ اُس کے لئے واجب ہو جاتی ہے چونکہ خاتمہ کا حال معلوم نہیں اس لئے ظاہری اعمال پر آدمی کو مغرور نہ ہونا چاہیئے اور نہ اعمال کو دیکھ کر کسی کو یقیناً بہشتی یا دوزخی کہنا چاہیئے)۔

اَنْ نَنْبَسِطَ وَنَعْمَلَ۔ خوب کھل کر ہم مزے اُڑائیں (اچھا کھانا، اچھا پہننا، اچھا بچھونا، اچھا گھر)۔

فَاِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ۔ آج یعنی دنیا عمل کا گھر ہے اور کل یعنی حشر حساب کا دن ہے وہاں کوئی نیک عمل کرنا فائدہ نہ دے گا۔

اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَمَلُهٗ۔ جہاں آدمی مرگیا اُس کا عمل کٹ گیا (یعنی نامۂ اعمال بند کر دیا اب کوئی عمل جو وہ عالم برزخ میں کرے اُس کے نامۂ اعمال میں شریک نہیں کیا جاتا)۔

اَلْعَامِلُ بِالصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ۔ زکوٰۃ کا تحصیلدار جو انصاف کے ساتھ زکوٰۃ تحصیل کرتا ہے ثواب اور اجر میں غازی کے برابر ہے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔ تیری پناہ اُن کاموں سے یعنی اُن کی بُرائی سے جو میں نے کئے اور اُن کاموں کی بُرائی سے جو میں نے نہیں کئے (جو کام نہیں کئے اُن کی بُرائی سے پناہ مانگنے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن میں مبتلا نہ کرے یا اُن سے بچنے پر مغرور نہ ہو بلکہ اللہ کا فضل سمجھے کہ اُس نے بچائے رکھا اپنی قوت اور طاقت اور دانائی پر غرہ نہ کرے)۔

وَعَلَيْهِ الْعُمَالَةُ۔ اُس کو کام کی اُجرت دینا ہوگی۔

اَعْتَقَ نَيْرُوْزًا وَعِيَاضًا وَرَبَاحًا وَعَلَيْهِمْ عُمَالَةٌ كَذَا وَكَذَا۔ حضرت علیؓ نے نوروزا اور عیاض اور رباح غلاموں کو آزاد کر دیا اور اُن پر اتنی اجرت مقرر کی۔

اِعْمَلْ لِدُنْيَاكَ كَاَنَّكَ تَعِيْشُ اَبَدًا وَاعْمَلْ لِاٰخِرَتِكَ كَاَنَّكَ تَمُوْتُ غَدًا۔ دنیا کے کام تو ایسا سمجھ کر کر کہ تو ہمیشہ دُنیا میں رہنے والا ہے (تو جلدی کیا ہے کرلیں گے) اور آخرت کے کام ایسے سمجھ کر کر کہ تو کل مرنے والا ہے (اُن کے بجالانے میں جلدی کر مطلب

Marfat.com

ہے کہ نیک کاموں میں دیر مت کر دنیا کے کاموں میں
اس قدر اہتمام اور جلدی ضروری نہیں ہے)۔
لَا تَتَوَضَّأْ بِالْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ۔ مستعمل پانی سے
وضو نہ کر۔
یَعْمَلَۃٌ۔ عمدہ نجیب سانڈنی (یَعْمَلَاتٌ جمع ہے)۔
عَمْلَقَۃٌ۔ پاخانہ کرنا، پیشاب کرنا
عَمَالِقَہ۔ عاد کی ایک قوم جو ملک شام میں آباد تھی۔
اَنَّہٗ رَاٰی اِبْنَہٗ مَعَ قَاصٍّ فَاَخَذَ السَّوْطَ وَ
قَالَ اَمَعَ الْعَمَالِقَۃِ ھٰذَا قَرْنٌ قَدْ طَلَعَ۔ خباب
بن ارت صحابی رض نے اپنے بیٹے کو ایک داستان گو (جھوٹے
قصے اور نقل و حکایات بیان کرنے والے) کے ساتھ دیکھا
تو اس پر کوڑا اٹھایا اور کہا تو عمالقہ کے ساتھ ہوا۔ یہ ایک
نئی قوم پیدا ہوئی (جو اگلے مسلمانوں یعنی صحابہؓ میں نہ تھی
جو واعظ جھوٹے قصے اور بے سند حکایات بیان کر کے لوگوں
کو پھسلاتے ہیں ان کو قاص کہتے ہیں سلف ایسے واعظوں
کو نہایت برا جانتے اور ان کو مسجدوں میں سے نکال دیتے
وعظ نہ بیان کرنے دیتے کیونکہ وعظ کی اصلی غرض یہ ہے کہ
لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم کرے بری باتوں سے منع کرے
اور سامعین میں جو خلاف شرع باتیں دیکھے ان پر تنبیہ کرے
اور صحیح حدیثیں حدیث کی معتبر کتابوں سے پڑھ کر سنائے)
عَمٌّ۔ شامل ہونا، عام ہونا۔ (جیسے عُمُوْمٌ ہے)۔
عُمَّ عَمًّا۔ اس پر عمامہ لپیٹا گیا۔
عَمٌّ۔ چچا۔
عُمُوْمَۃٌ۔ چچا ہونا۔
تَعْمِیْمٌ۔ عام کرنا، (یہ ضد ہے تَخْصِیْصٌ کی) عمامہ
پہننا، جوش مارنا۔
اِعْمَامٌ۔ چچاؤں کا شریف ہونا۔
تَعَمُّمٌ۔ عمامہ پہننا، (جیسے اِعْتِمَامٌ ہے) پھیل
نکالنا، لمبا ہونا۔

اِسْتِعْمَامٌ۔ عمامہ پہننا۔ (اس کی جمع عَمَائِم
اور عِمَامٌ ہے)۔
وَاِنَّھَا نَخْلٌ عُمٌّ۔ وہ پورا درخت ہے کھجور کا (یہ
عَمِیْمَۃٌ کی جمع ہے)۔
وَاَسْبَغَ نِعَمًا عُمًّا۔ پوری نعمتیں اس نے ہم پر
ڈالیں (عرب لوگ کہتے ہیں اِمْرَاَۃٌ عَمِیْمَۃٌ پورے بدن کی عورت)
کُنَّا اَھْلَ ثُمِّہٖ وَرُمِّہٖ حَتّٰی اِذَا اسْتَوٰی عَلٰی
عُمَمِہٖ۔ ہم تو اس کو تربیت کرنے والے اور درست کرنے
والے تھے جب وہ اچھی طرح جوان ہو کر اپنے بل بوتہ پر
کھڑا ہوا۔ (ایک روایت میں عُمُمِہٖ ہے یہ صفت ہے بمعنے
عَمِیْم کے یا جمع ہے اس کی اور عُمُمِّہٖ بہ تشدید میم میں ایک
میم زائد ہے جو حالت وقف میں زائد کی جاتی ہے جیسے
کہتے ہیں ھٰذَا عُمَرٌّ یا فَرَجٌّ۔ ایک روایت میں عَمَمِہٖ
ہے بمعنے مصدر)۔
مَنْکِبٌ عَمَمٌ۔ پورا کندھا۔ مونڈھا۔
یَھَبُ الْبَقَرَۃَ الْعَمَمَۃَ۔ پورے جسم کی گائے ہبہ
کرتا ہے (بخشتا ہے)۔
فَاَتَیْنَا عَلٰی رَوْضَۃٍ مُعْتَمَّۃٍ۔ ہم ایک چمن پر آئے
جو خوب ہرا بھرا تھا (اس کے درخت خوب لمبے اور سرسبز تھے)
اِذَا تَوَضَّاْتَ فَلَمْ تَعْمُمْ فَتَیَمَّمْ۔ جب اتنا پانی نہ ہو
کہ وضو پورا نہ کر سکے تو تیمم کرے۔
عَمَّ ثَوْبَاءُ النَّاعِسِ۔ ایک مثل ہے۔ جب کوئی حلو
ایک شہر میں ہو وہاں سے دوسرے شہروں میں پھیل
جائے تو یہ مثل کہی جاتی ہے۔
سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یُھْلِکَ اُمَّتِیْ بِسَنَۃٍ بِعَامَّۃٍ۔
میں نے پروردگار سے یہ دعا کی کہ میری امت کو ایک عام قحط
سالی سے تباہ نہ کرے (جو سارے ملکوں میں ہو) (بِعَامَّۃٍ
میں باء زائد ہے یا بِعَامَّۃٍ بدل ہے سَنَۃٍ سے جیسے کہتے
ہیں مَرَرْتُ بِاَخِیْکَ بِعَمْرٍو میں بِعَمْرٍو بدل ہے بِاَخِیْکَ)

Marfat.com

سے)۔
بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا کَذَا وَکَذَا اِمِنْھَا خُوَیْصَّۃُ اَحَدِکُمْ وَاَمْرُ الْعَامَّۃِ۔ چھ چیزوں سے پہلے نیک اعمال کر لو اُن میں سے ایک موت کو دوسرے قیامت کو بیان کیا۔
کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی مَنْزِلِہٖ جَزَّءَ دُخُوْلَہٗ ثَلٰثَۃَ اَجْزَاءٍ جُزْءً لِلّٰہِ وَجُزْءً لِاَھْلِہٖ وَجُزْءً لِنَفْسِہٖ ثُمَّ جَزَّءَ جُزْءَہٗ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّاسِ فَیَرُدُّ ذٰلِکَ عَلَی الْعَامَّۃِ بِالْخَاصَّۃِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے مکان میں آتے تو اپنے وقت کے تین حصے کرتے ایک حصہ تو اللہ کی یاد کے لئے اور دوسرا اپنی بیویوں کے لئے اور تیسرا اپنی ذات کے لئے پھر ایک حصہ اپنے اور لوگوں کے درمیان کے لئے رکھتے اور خاص لوگوں کے ذریعہ سے عام لوگوں کو اپنی باتیں پہنچا دیتے یا عام لوگوں کے لئے خاص لوگوں کے بعد وقت رکھتے۔
اَکْرِمُوْا عَمَّتَکُمُ النَّخْلَۃَ۔ اپنی پھوپھی کھجور کے درخت کی عزت کرو اُس کی خدمت اور خبرگیری اچھی طرح کرو (کھجور کا درخت آدمی کے مشابہ ہے کیونکہ جب اس کا سر کاٹ ڈالیں تو وہ مر جاتا ہے۔ بعضوں نے کہا کھجور کا درخت اُس بچی ہوئی مٹی سے پیدا ہوا جو آدم ؑ کا پتلہ بنانے کے بعد رہ گئی تھی اس لئے اُس کو پھوپھی کہا یعنی باپ کی بہن)۔
اِئْذَنِیْ لَہٗ فَاِنَّہٗ عَمُّجِ۔ (ابوقبیس حضرت عائشہ رض کے رضاعی چچا اُن کو دیکھنے کے لئے آئے۔ حضرت عائشہ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ اُن کو آنے دوں یا نہ آنے دوں) آپ نے فرمایا وہ تیرا چچا ہے اُس کو آنے دے (عَمُّجِ بمعنی عَمُّكِ ہے یہ یمن والوں کا محاورہ ہے وہ بجائے کاف خطاب کے جیم کہتے ہیں)۔
فَعَمَّ ذٰلِكَ۔ تو نے یہ کام کیوں کیا (اصل میں عَنْ مَّا تھا)۔
جَاءَ عَمِّیْ مِنَ الرَّضَاعَۃِ۔ میرا رضاعی چچا آیا۔
مِنْ عُمُوْمَۃٍ لَہٗ۔ اپنے چچاؤں میں سے۔
اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَیَّ فَعُمُّوْا۔ جب مجھ پر درود بھیجو تو اور پیغمبروں پر بھی بھیجو (یعنی درود کو عام کرو میرے ساتھ اور پیغمبروں پر بھی بھیجو مثلاً یوں کہو اللھم صل علی محمد وعلی انبیاءك ورسلك۔ یا میرے ساتھ میری آل پر بھی درود بھیجو جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ جو میری آل پر درود نہ بھیجے اُس کا درود ناقص ہے)۔
کَاَنَّھَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ۔ گویا وہ لوگوں کے عمامے ہیں (یعنی آفتاب کی کرنیں جو اُن کے مُنہ پر پڑتی تھیں اُن کو عمامہ سے تشبیہ دی)۔
فَرْقُ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمُ الْعَمَائِمُ عَلَی الْقَلَانِسِ۔ ہمارے اور مشرکوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ ہم ٹوپیوں پر عمامہ باندھتے ہیں اور مشرک ننگے سروں پر عمامہ لپیٹتے ہیں۔
یَسْجُدُوْنَ عَلٰی عِمَامَۃٍ۔ عمامہ پر سجدہ کرتے تھے۔ (حنفیہ نے عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا جائز رکھا ہے)۔
مَسَحَ بِنَاصِیَتِہٖ وَعَلَی الْعِمَامَۃِ۔ پیشانی اور عمامہ پر مسح کیا (یعنی وضو میں سر کا مسح پیشانی سے شروع کیا اور عمامہ پر پورا کر لیا۔ اہل حدیث اور امام احمد رح کے نزدیک جب سر پر عمامہ ہو تو اُس کا کھولنا ضروری نہیں عمامہ پر مسح کر لینا کافی ہے)۔
فَھِیَ لِلْعَامَّۃِ حَتّٰی یُبَیِّنَۃَ۔ لوٹ کے مال میں سب مسلمانوں کا حصہ ہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ بیان فرما دیں کہ وہ خاص لڑنے والوں کو ملے گا۔
اِنَّكَ اِمَامُ عَامَّۃٍ۔ تم ہی عام سب لوگوں کے امام ہو (اور تم پر یہ آفت آئی ہے کہ باغیوں نے تم کو گھیر رکھا ہے تم نماز نہیں پڑھا سکتے۔ تو باغی امام کے پیچھے ہم نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں۔ یہ لوگوں نے حضرت عثمان رض سے کہا جب

ان پر بلوہ ہوا حضرت عثمانؓ نے فرمایا نماز تو دین کا عمدہ کام ہے اس لئے اُس کے پیچھے بھی پڑھ لو)۔

لَا غَدْرَ اَعْظَمُ مِنْ اَمِیْرِ عَامَّۃٍ ۔ اس سے بڑھ کر کوئی دغابازی نہیں ہے کہ کوئی شخص عام اور کمینہ لوگوں کے زور سے امام بن جائے (امت کے علماء اور فضلاء اور اشراف اور صلحا (اہل حل وعقد) کی رائے اور مشورے سے وہ امام نہ بنا ہو)۔

لَا یُعَذِّبُ الْعَامَّۃَ بِعَمَلِ الْخَاصَّۃِ ۔ چند خاص لوگوں کے بُرے اعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عام خلقت پر عذاب نہیں کرتا مگر جب اکثر لوگ بداعمالی کرنے لگیں تو اللہ کا عذاب اُترتا ہے اُن کے ساتھ نیک لوگ بھی پس جاتے ہیں یہاں تک کہ جانور بھی جو محض بے گناہ ہوتے ہیں)۔

ھٰذِہٖ حَدِیْثُ عِمَّتِیْ ۔ یہ حدیث سختی کی حدیث ہے (ایک روایت میں عَمِّیَّتِیْ بہ فتحہ عین ہے یعنی میرے چچاؤں نے یا ایک جماعت نے مجھ سے یہ حدیث نقل کی)۔

اَمِیْنُ الْعَامَّۃِ ۔ عام لوگوں کا امانتدار۔

لَا تَعْتَمَّ عِمَّۃَ الْاَعْرَابِیِّ ۔ گنوار لوگوں کا سا عمامہ مت باندھ۔

سَھْمُ الْمُؤَلَّفَۃِ وَالرِّقَابِ عَامٌّ ۔ مؤلفۃ القلوب اور رقاب کا حصہ عام ہے (ہر قسم کے کافروں پر تالیف قلوب کے لئے اور ہر قسم کے بردوں کے آزاد کرانے میں زکوٰۃ کی رقم صرف ہو سکتی ہے)۔

نَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْ عَوَامِّ خَطَایَانَا ۔ ہم اپنے عام گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔

خُذْ مَا خَالَفَ الْعَامَّۃَ ۔ اُس قول پر عمل کر اُس قول پر جو عام لوگوں کے خلاف ہو (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے مطلب یہ ہے کہ جس مسئلہ میں دو قول مروی ہوں ایک تو عام اہل سنت کے موافق دوسرا اُن کے خلاف تو وہ قول اختیار کر جو اہلسنت کے خلاف ہو۔ مثلاً اہل سنت پاؤں دھوتے ہیں تو تم پاؤں کا مسح کرلو۔ اہل سنت ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہیں تو تم ہاتھ چھوڑ کر پڑھو اہلسنت جمع بین الصلوٰتین کی عادت نہیں کرتے تم ہمیشہ جمع کیا کرو اُس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ جب اماموں سے دو قول مروی ہوں تو جو قول عامۂ اہل سنت کے موافق ہو اُس میں احتمال ہوتا ہے کہ شاید تقیہ کی راہ سے ہو برخلاف اُس قول کے جو اُن کے خلاف ہو)۔

عَمْنٌ ۔ اقامت کرنا، ٹھہرنا۔

تَعْمِیْنٌ اور اِعْمَانٌ ۔ عمّان کو جانا (جو ایک علاقہ ہے یمن میں)۔

عَمَّانُ ۔ بہ تشدید میم دوسرا شہر ہے شرق اردن میں۔

عُمَانِیَۃٌ ۔ ایک کھجور کا درخت ہے بصرے میں جو ہمیشہ پھلتا رہتا ہے۔

عُمُنٌ ۔ اقامت کرنے والے۔

عَمِیْنَۃٌ ۔ نرم ہموار زمین۔

عَرْضُہٗ مِنْ مَقَامِیْ اِلٰی عَمَّانَ ۔ میرے حوض کا عرض اس مقام سے لے کر عمان تک ہے۔ (جو ایک شہر ہے شرق اردن میں۔ لیکن عُمان بضم عین ایک دوسرا مقام ہے بحرین کے پاس)۔

عَمَہٌ ۔ یا عُمُوْہٌ یا عُمُوْھِیَّۃٌ یا عَمَھَانٌ ۔ سرگشتہ اور حیران ہونا، گمراہ پھرنا۔

بَلْ کَیْفَ تَعْمَھُوْنَ ۔ تم کیسے اندھے (بے عقل) ہو گئے ہو۔

عَمْیٌ ۔ بہنا، کچرا اوپر لانا، پھین سخت گرمی میں آنا۔

عَمًی ۔ اندھا ہونا، جاہل ہونا، ملتبس ہونا۔

تَعْمِیَۃٌ ۔ اندھا کرنا، چھپانا، (جیسے اِعْمَاءٌ ہے)۔

تَعَمٍّ اور تَعَامِیْ ۔ اندھا ہونا۔

اِعْتِمَاءٌ ۔ اختیار کرنا، قصد کرنا

Marfat.com

مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يا عُمِّيَّةٍ جو شخص ایک اندھا دُھند جھنڈے کے تلے رہ کر لڑے (اور مارا جائے تو اُس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی یعنی شہادت کا ثواب اُس کو نہیں ملے گا۔ شہادت کا ثواب جب ملتا ہے جب امام برحق کے جھنڈے کے تلے رہ کر خاص اللہ کا دین بلند کرنے کے لئے لڑے نہ کہ مال یا دولت یا حکومت یا قومی پیچ اور تعصب کے لئے)۔

مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيَّا۔ جو شخص اندھا دُھند میں مارا جائے (جس کا حق یا باطل ہونا معلوم نہ ہو۔ یا اُس کے قاتل کا پتہ نہ ملے مثلاً ایک دنگا ہوا اُس میں کوئی مارا گیا معلوم نہیں کس نے مارا تو اُس کا حکم قتلِ خطا کا ہے یعنی دیت دینا ہو گی لیکن قصاص نہ ہو گا۔ بعضوں نے کہا عِمِّيَّا سے یہ مراد ہے کہ چھڑی یا چھوٹے پتھر سے مارا جائے جس سے آدمی غالباً نہیں مرتا)۔

اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ خَلْقَهٗ فَقَالَ كَانَ فِيْ عَمَاءٍ تَحْتَهٗ هَوَاءٌ وَّ فَوْقَهٗ هَوَاءٌ۔ صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہمارا پروردگار مخلوقات پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ فرمایا وہ عما میں تھا یعنی ابر میں۔ بعضوں نے کہا عماء سے یہ مراد ہے کہ کوئی چیز نہ تھی (خلا تھا) بعضوں نے کہا ایسے امر میں جس کو آدمیوں کی عقلیں سمجھ نہیں سکتیں اُس کے نیچے ہوا تھی اور اوپر ہوا تھی (تو پروردگار کے دونوں طرف خلا نہ تھا بلکہ ہوا تھی)، ایک روایت میں یوں ہے مَا تَحْتَهٗ هَوَاءٌ وَّلَا فَوْقَهٗ هَوَاءٌ نہ اُس کے نیچے ہوا تھی نہ اُوپر ہوا تھی (مطلب یہ ہوا کہ یہ ابر بھی متعارف ابر نہ تھا جس کے اوپر نیچے ہوا ہوتی ہے کیونکہ ایسا ابر بھی ایک مخلوق چیز ہے اور سوال یہ تھا کہ مخلوقات پیدا کرنے سے پیشتر وہ خداوند کہاں تھا حقیقت یہ ہے کہ عماء سے پوشیدگی اور نیستی (عدم) مراد ہے یعنی وہ پروردگار مخلوقات پیدا کرنے سے پہلے عالم خفا میں تھا جیسے ایک روایت میں ہے کنت كنزاً مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق۔

فَاِنْ عُمِّيَ عَلَيْكُمْ۔ اگر چاند پر ہلکا ابر آ جائے (جس کی وجہ سے چاند نہ دکھائی دے) مشہور روایت یوں ہے فَاِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمْ۔ غین معجمہ سے یعنی اگر چاند پر ابر آ جائے اور وہ دکھائی نہ دے۔

لَاُعَمِّيَنَّ عَلٰى مَنْ وَّرَائِيْ۔ میں تمہارے پیچھے جو لوگ ہیں اُن پر پردہ ڈال دوں گا (وہ تم کو نہ دیکھ سکیں)۔

مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ فَقِتْلَتُهٗ جَاهِلِيَّةٌ جو شخص اندھا دھند جھنڈے کے تلے مارا جائے (یعنی جو شرعی جہاد نہ ہو) اُس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔ (اُس کو شہید نہیں کہیں گے)۔

لِئَلَّا تَمُوْتَ مِيْتَةً عِمِّيَّةً۔ تاکہ تو اندھا دھند موت سے نہ مرے (یعنی فتنہ و فساد جاہلیت کی موت)۔

يَنْزُوْ الشَّيْطَانُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَكُوْنُ دَمًا فِيْ عِمِّيَّاءَ فِيْ غَيْرِ ضَغِيْنَةٍ۔ شیطان لوگوں کے درمیان کود پڑتا ہے اور اندھا دھند خون خراب ہوتا ہے بغیر عداوت اور دشمنی کے (بلکہ یکایک فساد کھڑا کر دیتا ہے پہلے سے نہ دلوں میں عداوت ہوتی ہے نہ دشمنی)۔

تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْاَعْمَيَيْنِ۔ اللہ کی پناہ مانگو دو اندھوں سے (یعنی پانی کی بہیا طغیانی اور آگ سے کیونکہ یہ دونوں اندھا دُھند تباہ کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں نہ اچھا چھوڑتے ہیں نہ بُرا۔ جیسے اندھا بن دیکھے بھالے بگٹٹ ایک طرف چلا جاتا ہے)۔

مِنْ عَمَاكَ اِلٰى هُدَاكَ۔ (حضرت سلمان فارسیؓ سے پوچھا کہ ذمی لوگوں سے ہم کیا کام کرا سکتے ہیں۔ یعنی اُن سے کونسی خدمت بجبر لے سکتے ہیں، اُنھوں نے کہا جب کوئی راستہ بھٹک جائے تو اُس کو راہ بتانا۔ (حضرت سلمان فارسیؓ

Marfat.com

نے اپنے زمانہ حکومت میں ذمیوں سے یہ شرط بھی کی تھی کہ جب کوئی مسلمان راستہ بھول بھٹک جائے تو وہ اُس کو راستہ بتا دیں۔ اس لئے یہ کہا کہ راستہ بتانے کا کام اُن سے بجبر لیا جا سکتا ہے لیکن جہاں یہ شرط نہ ہو وہاں بغیر اُجرت دیئے یہ کام نہیں لے سکتے)۔

اِنَّ لَنَا الْمَعَامِیَ۔ جس زمین کا کوئی مالک نہ ہو اور اُس میں عمارت وغیرہ کا کوئی نشان نہ ہو تو وہ ہماری ہے۔

تَسَفَّهُوْا عَمَايَتَهُمْ۔ اُنہوں نے حماقت سے اُن کی گمراہی اختیار کی۔

نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ اِذَا قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ صَكَّةَ عُمَيٍّ۔ جب ٹھیک دوپہر دن ہو (آفتاب بالکل سمت الراس ہو) تو اُس وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا (جب تک سورج ڈھل نہ جائے)۔ (عرب لوگ کہتے ہیں لَقِيْتُهُ صَكَّةَ عُمَيٍّ۔ میں اُس سے ٹھیک دوپہر کو ملا (کیونکہ یہ وقت ایسی گرمی کا ہوتا ہے کہ انسان کی آنکھ سورج کے مقابل اندھی ہو جاتی ہے)۔

اِنَّهٗ كَانَ يُغِيْرُ عَلَى الْقَوْمِ فِيْ عَمَايَةِ الصُّبْحِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کے ایک گروہ پر اُس وقت حملہ کرتے جب صبح کی تاریکی ہوتی (یعنی ابھی رات کی تاریکی باقی ہوتی)۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ شَاةٍ بَيْنَ رَبِيْضَتَيْنِ تَعْمُوْ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً۔ منافق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بکری دو تھانوں کے درمیان کبھی اِدھر جھکتی ہے کبھی اُدھر جھکتی ہے (وہ کسی تھان کی مستقل طور پر نہیں رہتی ہے بلکہ مذبذب ہے)۔

تَعَمَّيَتْ عَلَيْنَا۔ وہ درخت (یعنی شجرۂ رضوان) ہم پر چھپ گیا اللہ تعالیٰ نے اُس کو چھپا دیا ایسا نہ ہو کہ لوگ اُس کی تعظیم و تکریم کرنے لگیں رفتہ رفتہ شرک تک پہنچ جائیں۔

حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَعُمِّيَ عَلَيْهَا۔ یہاں تک کہ ہم اُس صخرے پر پہنچے (جہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ خضرؑ سے ملاقات ہوگی لیکن وہ صخرہ ہم سے چھپا لیا گیا ہم اُس کو نہ دیکھ کر آگے بڑھ گئے (ایک روایت میں غُمِّيَ ہے معنے وہی ہیں)۔

حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ۔ محبت آدمی کو اندھا اور بہرا کر دیتی ہے (محبوب کی کوئی بات بُری نہیں دکھلائی دیتی نہ کانوں کو اُس کا کوئی عیب سنائی دیتا ہے۔ اسی طرح آدمی کسی چیز کی محبت میں اندھا بہرا ہو جاتا ہے ایسا دیوانہ ہو جاتا ہے کہ حق اور ناحق اور اچھے اور بُرے کی بھی تمیز نہیں رہتی۔ پیسہ کی محبت جب دل میں سما جاتی ہے تو نہ حلال دیکھتا ہے نہ حرام نہ انجام سوچتا ہے بیدریغ پیسہ جوڑنا شروع کرتا ہے آخر بلا میں گرفتار ہوتا ہے، قید ہوتا ہے ذلیل و خوار ہوتا ہے)۔

اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا۔ تم دونوں بھی کیا اندھے ہو یعنی تم تو اندھی نہیں ہو وہ اندھا ہے تو خیر (یہ آپ نے اپنی بیویوں سے فرمایا جب اندھا اُن کے پاس زنانہ میں آگیا) مجمع البحار میں ہے کہ یہ حدیث ورع اور تقوٰی پر محمول ہے اور فتوٰی اس پر ہے کہ عورتوں کو اجنبی مردوں کا ناف کے اوپر اور گھٹنے کے نیچے دیکھنا درست ہے اور اُس کی دلیل یہ ہے کہ وہ جماعت میں شریک ہوا کرتی تھیں انتہٰی۔

باب العین مع النّون

عَنْ۔ حرف جر ہے بمعنے از اور مِنْ اور مجاوزت اور بدل اور استعلاء اور تعلیل اور بمعنے بعد اور باء اور استعانت بھی مستعمل ہوتا ہے۔

عِنَبٌ۔ تازہ انگور اور شراب۔

تَعْنِيْبٌ۔ انگور دار کرنا۔

عُنَابٌ۔ بڑی ناک والا، چھوٹا پہاڑ، سیاہ یا لمبا گول۔

Marfat.com

عِنَبُ الثَّعْلَب ۔ مکوہ (کاموئی) ۔

عَنَّابٌ ۔ انگور فروش ۔

عُنَّابٌ ۔ ایک قسم کا بیر ۔

مُعَنَّبٌ ۔ غلیظ، لمبا ۔

بِئْرُ اَبِیْ عِنَبَۃَ ۔ ایک مشہور کنواں ہے مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کو جاتے ہوئے اُس پر سے گزرے تھے ۔

عُنَابَہ ۔ ایک مقام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان ۔ امام زین العابدینؒ وہیں رہا کرتے تھے ۔

اِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ الزَّبِیْبِ خَمْرًا ۔ تازے انگور کی شراب ہوتی ہے اور سوکھے انگور کی بھی ۔

لَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ مَا کَانَ خَمْرُ الْعِنَبِ بِالْمَدِیْنَۃِ جب شراب حرام ہوئی تو اُس وقت انگور کی شراب مدینہ میں تھی ہی نہیں (بلکہ کھجور اور جَو وغیرہ کی شراب لوگ استعمال کرتے تھے) ۔

لَا تَقُوْلُوْا لِلْعِنَبِ الْکَرْمَ ۔ انگور کو کرم مت کہو ۔ (شرابی لوگ انگور کو کرم کہا کرتے ہیں کیونکہ شراب پینے سے آدمی میں سخاوت اور ہمت پیدا ہوتی ہے) ۔

عَنْبَرٌ ۔ ایک قسم کی خوشبو ہے جب اُس کو پیسیں یا جلائیں تو خوشبو مہکتی ہے ۔ بعضوں نے کہا عنبر ایک دریائی جانور کی لید ہے اور ایک قسم کی مچھلی کو بھی کہتے ہیں اور غلّہ کے گودام کو بھی (اُس کی جمع عنابر ہے) ۔

فَاَلْقٰی لَھُمُ الْبَحْرُ دَابَّۃً یُّقَالُ لَھَا الْعَنْبَرُ ۔ سمندر نے اُن کے لئے ایک جانور کنارے پر پھینکا جس کو عنبر کہتے ہیں (اُس کی کھال سے ڈھالیں بنائی جاتی ہیں ڈھال کو بھی عنبر کہتے ہیں) ۔

سُئِلَ عَنْ زَکٰوۃِ الْعَنْبَرِ فَقَالَ اِنَّمَا ھُوَ شَیْءٌ دَسَرَہُ الْبَحْرُ ۔ ابن عباسؓ سے پوچھا گیا عنبر کی زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟ انھوں نے کہا عنبر تو ایک ایسی چیز ہے جس کو دریا کنارے پر پھینک دیتا ہے (اُس میں زکوٰۃ نہیں ہے) ۔

عُنْبُلٌ ۔ عورت کی فرج کا زائد گوشت، ٹنا، اور جس عورت کا ٹنا لمبا ہو ۔

عُنَابِلٌ ۔ موٹا چلّہ کمان کا ۔

وَالْقَوْسُ فِیْھَا وَتَرٌ عُنَابِلٌ ۔ اور کمان جس میں ایک سخت اور موٹا چلّہ لگا ہوا ہے ۔

عَنَتٌ ۔ خراب ہونا، بگڑ جانا، مشکل اور دشوار کام میں پڑنا، سختی اُٹھانا، ہلاک ہونا، ناتوان ہونا، ٹوٹ جانا، گناہ کرنا ۔

تَعْنِیْتٌ ۔ سختی کرنا، بوجھ ڈالنا، تکلیف میں پھنسانا ۔

تَعَنُّتٌ ۔ کسی کی تکلیف چاہنا، یا لغزش تلبیس کے ساتھ سوال کرنا ۔

عَنَتٌ ۔ خطا اور زنا، فسق و فجور ۔

مُتَعَنِّتٌ ۔ جو خواہ مخواہ دوسرے کی لغزش کا طالب ہو ۔

اَلْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ ۔ فساد اور خرابی یا زنا، بدکاری اور خطا کے طالب ۔

وَشِدَّۃُ مَا یُعْنِتُھُمْ ۔ اور سختی اُن کاموں کی جو اُن کو دشواری میں ڈالیں (اُن پر سختی نہ ہو) ۔

فَیُعْنِتُوْا عَلَیْکُمْ دِیْنَکُمْ ۔ تمہارا دین خراب کریں اُس میں مشکلات ڈالیں ۔

حَتّٰی تُعْنِتَہٗ ۔ یہاں تک کہ تو اُس کو محنت مشقت میں ڈالے ۔

اَیُّمَا طَبِیْبٍ تَطَبَّبَ وَلَمْ یُعْرَفْ بِالطِّبِّ فَاَعْنَتَ فَھُوَ ضَامِنٌ ۔ جو شخص علاج اور معالجہ کرے اور طب کا علم نہ جانتا ہو (یونہی دو چار نسخے سیکھ کر اگر لوگوں کی دوا کرتا پھرے) پھر وہ کسی کو ضرر پہنچائے تو اُس کو تاوان دینا ہوگا ۔

اَرَدْتَ اَنْ تُعْنِتَنِیْ ۔ تو نے یہ چاہا کہ مجھ کو گرا دے خراب کر دے، مشکل میں پھنسا دے ۔

Marfat.com

اَنْعَلَ دَابَّتَہٗ، فَعَنَتَتْ۔ کسی شخص کے جانور کا نعل باندھا وہ لنگڑا ہو گیا (بے ترکیب نعل باندھ دیا، پاؤں کو زخمی کر دیا جس سے جانور کو نقصان پہنچا۔ ایک روایت میں فَعَنِتَتْ ہے یعنی جانور ہلاک ہو گیا)۔

اِنَّ مَلَکًا مِنْ مَلٰٓئِکَۃِ اللّٰہِ کَانَتْ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃٌ عَظِیْمَۃٌ فَعَنَتَ عَلَیْہِ۔ ایک فرشتہ کا اللہ تعالیٰ کے فرشتوں میں سے بڑا مرتبہ تھا پھر اللہ تعالیٰ اُس پر غصہ ہوا۔

لَا تَسْئَلْ تَعَنُّتًا۔ خواہ مخواہ بن ضرورت کسی کو الزام دینے یا ذلیل کرنے یا خطا میں پھانسنے کے لئے سوالات مت کر۔

عَنْتَرٌ۔ یا عُنْتُرٌ یا عُنْتَرٌ۔ مکھی، یا نیلا مکھا

عَنْتَرَۃٌ۔ آواز کرنا، سختیوں میں گھسنا، لڑائی میں شجاعت کرنا، بھالا مارنا یا عَنْتَرُ۔ حضرت ابو بکر صدیق رض نے اپنے بیٹے عبد الرحمن رض کو کہا تھا یہ تحقیر کی راہ سے کہا یا اس وجہ سے کہ مکھی بہت موذی ہوتی ہے (ایک روایت میں غُنْثَرُ ہے بہ غین معجمہ وثائے مثلثہ اُس کا ذکر آگے آئے گا)۔

عَنْجٌ۔ اُونٹ کو سکھانے کے لئے اُس کی نکیل گھسیٹنا عناج سے ڈول کو باندھنا۔

عِنَاجٌ۔ ایک رسی جو بڑے ڈول کے تلے باندھتے ہیں۔

عُنَاجٌ۔ کام کو ٹھیک کرنا، نکیل کھینچنا۔

عُنْجُوْجٌ۔ عمدہ گھوڑا، اچھا اونٹ، شروع جوانی۔

اِنَّ رَجُلًا سَارَ مَعَہٗ عَلٰی جَمَلٍ فَجَعَلَ یَتَقَدَّمُ الْقَوْمَ ثُمَّ یَعْنِجُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ فِیْ اٰخِرِیَاتِ الْقَوْمِ۔ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹ پر سوار ہو کر چلا وہ گھڑی گھڑی سب لوگوں سے آگے بڑھ جاتا آخر اُس کی باگ گھسیٹنے لگا تاکہ وہ لوگوں کے پیچھے رہے۔

عَنَجَہٗ یَعْنِجُہٗ۔ اُس کو موڑا یا موڑتا ہے (بعضوں نے کہا عَنْجٌ کے معنے تعلیم دینا۔ عرب لوگ کہتے ہیں عَنَجْتُ الْبَکْرَ یعنی اونٹ کی نکیل اُس کے ہاتھ میں باندھ دی اُس کو سکھلانے کے لئے)۔

وَعَثَرَتْ نَاقَتُہٗ فَعَنَجَھَا بِالزِّمَامِ۔ اُس کی اونٹنی نے ٹھوکر کھائی (گرنے کو تھی) اُس نے باگ کھینچ کر روک لیا۔

عَوْدٌ یُعَلَّمُ الْعَنَجَ۔ یہ ایک مثل ہے یعنی بوڑھے طوطے کو اب تعلیم دی جاتی ہے۔

عَنَجٌ۔ بوڑھا۔

کَاَنَّہٗ قِلْعُ دَارِیٍّ عَنَجَہٗ نُوْتِیُّہٗ۔ گویا وہ کشتی کا بادبان ہے جس کو ملاح نے موڑ دیا۔

قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَالْاِبِلُ قَالَ تِلْکَ عَنَاجِیْجُ الشَّیَاطِیْنِ۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اونٹوں کا کیا حکم ہے فرمایا وہ تو شیطان کی سواریاں ہیں (یہ عُنْجُوْجٌ کی جمع ہے بمعنے عمدہ اونٹ یا لمبی گردن والا اونٹ یا گھوڑا۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اونٹ خوفناک جانور ہے کبھی بدک جاتا ہے اور لوگوں کو ایذا پہنچاتا ہے)۔

اِنَّ الَّذِیْنَ وَافَوُا الْخَنْدَقَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ کَانُوْا ثَلٰثَۃَ عَسَاکِرَ وَعِنَاجُ الْاَمْرِ اِلٰی اَبِیْ سُفْیَانَ۔ خندق کی لڑائی میں مشرکوں کے تین لشکر آئے تھے لیکن تمام کاموں کا بانی اور چلانے والا ابو سفیان تھا وہی سب کا سرغنہ اور سردار تھا۔ اصل میں عِنَاج اُس رسی کو کہتے ہیں جو ڈول کے نیچے باندھ کر اُس کو مضبوط کرتے ہیں)۔

اَعْلُ عَنِّجْ۔ میرے اُوپر سے سرک جا۔ یہ ابو جہل نے کہا تھا۔ (عَنِّجْ ایک لغت ہے عَنِّیْ میں جیسے اوپر گزر چکا)۔

عَرَبِیَّۃٌ عَنِجَۃٌ۔ خالص عرب کی عورت، اپنے خاوند کی چہیتی محبوبہ۔

عِنْدَ۔ ظرف مکان اور ظرف زمان دونوں معنی میں آتا ہے

Marfat.com

اور عِنْدَ اور لَدٰی میں یہ فرق ہے کہ عِنْدَ اعیان اور معانی دونوں میں مستعمل ہے اور لَدٰی صرف اعیان میں مثلاً عِنْدَہٗ عِلْمٌ کہیں گے نہ کہ لَدَیْہِ عِلْمٌ اور لَدٰی میں حضور شرط ہے نہ کہ عِنْدَ میں مثلاً عِنْدِیْ مَالٌ اُس وقت بھی کہیں گے جب مال حاضر نہ ہو برخلاف لَدَیَّ مَالٌ کے وہ اُس وقت کہیں گے جب مال سامنے موجود ہو۔

مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ۔ اپنے پاس سے مجھ کو بخشش عطا فرما (جو کوئی گناہ نہ چھوڑے یا اپنے فضل سے)۔

حَتّٰى تَوَضَّأُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ۔ یہاں تک کہ سب نے وضو کر لیا پہلے جس نے وضو کیا اُس سے لے کر اخیر وضو کرنے والے تک۔

عند۔ جانب، گوشہ، ایک طرف۔

عُنْدٌ۔ بحرکات ثلثہ کے یہی معنے ہیں۔

عِنْدٌ۔ قلب اور معقول۔

عِنْدِیَہ۔ ایک فرقہ ہے جو کہتا ہے ہر ایک چیز اعتقاد کے تابع ہے اگر جوہر سمجھیں تو جوہر ہے اگر عرض سمجھیں تو عرض ہے۔

عُنُوْدٌ۔ مائل ہونا، عدول کرنا، خون بہتے رہنا، اکیلے چرنا، جان بوجھ کر مخالفت کرنا۔

عِنَادٌ۔ کے بھی یہی معنے ہیں یعنی حق بات معلوم ہونے پر بھی خواہ مخواہ ضد اور عداوت سے اُس کو نہ ماننا۔

اِعْنَادٌ۔ خون بہنا، نہ تھمنا۔

تَعَانُدٌ۔ ایک دوسرے سے دشمنی کرنا۔

طَعْنٌ عَانِدٌ۔ داہنے بائیں بھالا مارنا۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَنِیْ عَبْدًا كَرِيْمًا وَّ لَمْ يَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا عَنِيْدًا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو نیک اور خلیق بندہ بنایا اور مغرور گھمنڈی جان بوجھ کر حق بات کو نہ ماننے والا مجھ کو نہیں بنایا۔

سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ مُلْكًا عَضُوْضًا وَّمَلِكًا عَنُوْدًا۔ میرے بعد تم کٹنی بادشاہت اور ظالم بادشاہ دیکھو گے (یہ حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نے اپنے خطبہ میں فرمایا)۔

وَاَضُمُّ الْعَنُوْدَ۔ میں اُس اُونٹ کو جو گلّہ سے الگ ہو جائے (اکیلا ایک طرف ہو کر چلدے) پھر گلہ میں ملا دیتا ہوں (مطلب یہ ہے کہ جماعت کو ٹوٹنے نہیں دیتا اگر کوئی جماعت سے الگ ہو جاتا ہے تو اُس کو سمجھا بجھا کر پھر جماعت میں شریک کر دیتا ہوں۔ یہ حضرت عمر رضؓ نے اپنی سیرت بیان کی)۔

عَلٰى عُنُوْدِهِمْ عَنْكَ۔ تجھ سے عناد اور مخالفت کرنے پر۔

اِنَّهٗ عِرْقٌ عَانِدٌ۔ یہ ایک رگ ہے جو تھمنے والی نہیں (ہمیشہ خون بہاتی رہے گی)۔ (یہ استحاضہ کے باب میں فرمایا)۔

عنز۔ تجاوز کرنا، عدول کرنا، گانسی سے مارنا۔

اِعْنَازٌ۔ جھکانا۔

اِعْتِنَازٌ یا اِسْتِعْنَازٌ۔ ایک طرف ہٹ جانا، گوشہ میں چلے جانا۔

عَنْزٌ۔ بکری کو بھی کہتے ہیں یا ایک سال کی بکری کو اور ہرنی اور جنگلی بکری کو بھی (اُس کی جمع اَعْنُزٌ اور عُنُوْزٌ اور عِنَازٌ ہے)۔

لَمَّا طَعَنَ اُبَیَّ بْنَ خَلَفٍ بِالْعَنَزَةِ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ قَالَ قَتَلَنِی ابْنُ اَبِیْ كَبْشَةَ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹی برچھی سے ابی بن خلف (ناخلف) کو ایک کونچا اُس کی دونوں چھاتیوں کے بیچ میں لگایا (وہ خود چڑھ کر آ گیا تھا اور کہنے لگا محمدؐ تم خود میرے مقابل ہو آپؐ نے ایک شخص سے برچھی مانگ کر اُس کو ایک کونچا لگایا وہ تڑپتا ہوا بھاگا آخر اسی زخم سے مرگیا اور جانبر نہ ہوا) کہہ رہا تھا مجھ کو ابو کبشہ کے فرزند نے مار ڈالا اُس نے حقارت کی راہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو کبشہ کا

Marfat.com

بیٹا کہا جو آپؐ کے رضاعی باپ تھے۔ عَنَزَۃٌ چھوٹی برچھی جس کے نیچے لوہا لگا ہوتا ہے اور اوپر برچھے کی طرح لوہے کی انی لگی ہوتی ہے وہ طول میں برچھے کی آدھی ہوتی ہے)۔

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْعَلُ الْعَنَزَۃَ بَیْنَ یَدَیْہِ اِذَا صَلّٰی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (میدان میں) نماز پڑھتے تو (سُترے کے لئے) اپنے سامنے برچھی گاڑ لیتے (برچھی آپؐ کے ساتھ ہمیشہ رہتی۔ اکثر علماء نے اس کا رکھنا مستحب کہا ہے)

کَانَ یَغْدُوْ اِلَی الْمُصَلّٰی وَالْعَنَزَۃُ بَیْنَ یَدَیْہِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰی بَیْنَ یَدَیْہِ فَیُصَلِّیْ اِلَیْھَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو عیدگاہ تشریف لے جاتے (تو حضرت بلال رضؓ) آپؐ کے سامنے برچھی اٹھا کر لے جاتے اور عیدگاہ میں آپؐ کے سامنے کھڑی کی جاتی آپؐ اس کی طرف نماز پڑھتے۔

رَأَیْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَۃً فَرَکَزَھَا۔ میں نے بلال رضؓ کو دیکھا انھوں نے ایک برچھی لی اس کو زمین میں گاڑا۔

عَنْزَرُوْتٌ۔ گوند۔

عَنْسٌ۔ موڑنا، الٹنا۔

عُنُوْسٌ۔ اور عِنَاسٌ۔ لڑکی کا بغیر شادی کے اپنے لوگوں میں پڑی رہنا۔

عِنَاسٌ۔ آئینہ

عَنْسٌ۔ یمن کے ایک قبیلہ کا بھی نام ہے۔

لَا عَانِسٌ وَّلَا مُفْنِدٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بن شادی والے یوں ہی مجرد بسر کرنے والے تھے اور نہ بوڑھے بکواسی تھے۔ (اِفْنَادٌ اور تَفْنِیْدٌ بوڑھے ہو کر بے فائدہ باتیں کرنا، سٹھیا جانا۔ اکثر عَانِسٌ اس عورت کو کہتے ہیں جو بن شادی کئے گھر بیٹھی رہے اور بوڑھی ہو جائے۔ اور جو مرد شادی نہ کرے اور یونہی عمر گزارے اس کو بھی عانس کہتے ہیں)

اَلْعُذْرَۃُ یُذْھِبُھَا التَّعْنِیْسُ وَالْحَیْضَۃُ۔ بکارت (کنوارا پن) ایک مدت تک بن شادی کئے پڑی رہنے سے اور حیض آنے سے زائل ہو جاتی ہے (جب عورت جوان ہو کر ایک مدت تک شادی نہ کرے تو بکارت جاتی رہتی ہے)۔

عَنْشٌ۔ موڑنا، ہٹانا، ہانکنا، بھگانا۔

مُعَانَشَۃٌ۔ معانقہ۔

تَعَانُشٌ۔ گلے ملنا۔

اِعْتِنَاشٌ۔ لڑائی میں گلے ملنا، ظلم کرنا۔

عِنَاشٌ۔ دشمن سے لڑنے والا۔

اَعْنَشُ۔ جس کی چھ انگلیاں ہوں، چھنگا۔

عُنُقٌ مَّعْنُوْشَۃٌ۔ لمبی گردن۔

کُوْنُوْا اُسْدًا اِعْنَاشًا۔ (عمرو بن معدی کرب نے جنگ قادسیہ میں مسلمانوں سے کہا) شیر ہو جاؤ دشمن سے گلے ملنے والے (یعنی لڑائی میں)۔

عُنْصُرٌ۔ یا عُنْصَرٌ۔ اصل، منبع، جڑ، آفت، ہمت، حاجت، مادہ، حسب نسب۔ (اس کی جمع عَنَاصِر ہے)۔

عِیْدُ الْعَنْصَرَۃِ۔ یہود اور نصاریٰ کی عید ہے۔

ھٰذَا النِّیْلُ وَالْفُرَاتُ عُنْصَرُھُمَا۔ نیل اور فرات ان دونوں کا منبع (جہاں سے وہ پھوٹے ہیں)۔

یَرْجِعُ کُلُّ مَاءٍ اِلٰی عُنْصُرِہٖ۔ ہر پانی اپنی اصل کی طرف لوٹ جائے گا۔

فَھُوَ اَیِ الْقُرْاٰنُ عُنْصُرُ الْمَعَارِفِ۔ قرآن تمام علموں کا منبع ہے (اصل ہے اس میں سب علوم موجود ہیں)

عَنَطٌ۔ گردن کی لمبائی یا اس کا حسن یا لمبائی۔

عُنْطُنَطٌ۔ لمبا۔ (اس کا مؤنث عُنْطُنَطَۃٌ ہے)۔

فَتَاۃٌ مِّثْلُ الْبُکْرَۃِ الْعُنْطُنَطَۃِ۔ ایک چھوکری

Marfat.com

لمبی گردن والی خوبصورت۔
عُنْفٌ۔ (بحرکاتِ ثلثہ درعین) سختی کرنا، درشت کلامی۔
تَعْنِيْفٌ۔ اور اِعْنَافٌ۔ سختی کرنا، سختی سے ملامت کرنا، عتاب کرنا۔
اِعْتِنَافٌ۔ سختی کے ساتھ لینا، نادانستہ کوئی کام کرنا، شروع کرنا۔
عَنَفَۃٌ۔ پن چکّی کا وہ لکڑا جس کو پانی گھماتا ہے۔
عَنِيْفٌ۔ بدخلق، درشت خُو، سخت کلام۔
اِنَّ اللّٰہَ یُعْطِیْ عَلَی الرِّفْقِ مَا لَا یُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ۔ اللہ تعالیٰ نرمی اور خوش خلقی پر وہ عطا فرماتا ہے جو سختی اور بدخلقی پر نہیں دیتا۔
اِذَا زَنَتْ اَمَۃُ اَحَدِکُمْ فَلْیَجْلِدْھَا وَ لَا یُعَنِّفْھَا۔ تم میں سے کسی کی لونڈی اگر زنا کرائے تو اُس کو کوڑے لگائے اور زبان سے سخت سُست نہ کہے (کیونکہ کوڑے مارنا ہی کافی سزا ہے اب سخت گوئی اور درشت کلامی سے کیا فائدہ۔ بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اُس کو کوڑے لگائے اور صرف سخت کلامی پر اکتفا نہ کرے جیسے جاہلیت والوں کا قاعدہ تھا وہ لونڈیوں کے زنا کرانے کی چنداں پرواہ نہیں کرتے تھے بلکہ اُس کو عیب ہی نہیں سمجھتے تھے)۔
فَلَمْ یُعَنِّفْ۔ آپ نے اُن کو سخت نہیں کہا۔
لَمْ یُعَنِّفْ وَاحِدًا۔ کسی کو ملامت نہیں کی۔
اَلْعَاقِلُ لَا یَرْجُوْ مَنْ یُّعَنِّفُ بِرَجَائِہٖ۔ جو شخص امیدوار سے درشتی کرے اُس سے عقلمند کو امّید نہیں رکھنا چاہیئے۔
عُنْفُوَانٌ۔ آغاز، شروع، ابتداء
عَنْفَقَۃٌ۔ ہلکا ہونا، کم ہونا۔
عَنْفَقَۃٌ۔ وہ بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھڈی کے درمیان ہوتے ہیں، کبھی اُس مقام کو بھی عنفقہ کہتے ہیں۔
کَانَ فِیْ عَنْفَقَتِہٖ شَعَرَاتٌ بِیْضٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عنفقہ میں کچھ بال سفید تھے۔
عُنْفُوَانٌ۔ شروع، آغاز، ابتداء۔
عُنْفُوَانُ الْمَکْرَعِ۔ پانی پینے کا شروع (یعنی اُس نے ابتداء میں خوب صاف پانی پیا اور دوسروں نے اخیر میں بچا بچایا، کچرا ملا ہوا)۔
عَنَقٌ۔ لمبی گردن والا ہونا۔
تَعْنِیْقٌ۔ چلنا، اُوپر سے نمودار ہونا، لمبا ہونا، پک جانا، نا اُمید کرنا، گردن تھامنا۔
مُعَانَقَۃٌ۔ گلے ملنا (جیسے عِنَاقٌ اور تَعَانُقٌ ہے)۔
تَعَنُّقٌ۔ چوہے کا دوسرے چھید میں داخل ہونا۔
اِعْتِنَاقٌ۔ کسی امر کو تیزی سے لینا۔
اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ مؤذن لوگ قیامت کے دن سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے (یعنی اُن کے اعمال خیر زیادہ ہوں گے یا حقیقۃً لمبی گردن مراد ہے کیونکہ عرب لوگ سرداروں کو لمبی گردن والا کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ لوگوں کے سردار ہوں گے۔ یہ جمع ہے عُنْقٌ یا عُنُقٌ یا عُنُقٌ کی بمعنی گردن۔ ایک روایت میں اَطْوَلُ اِعْنَاقًا ہے یعنی بہشت میں بہت جلد جائیں گے یہ عَنَقٌ سے ماخوذ ہے جو متوسط دوڑ کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا اَطْوَلُ اَعْنَاقًا سے یہ مراد ہے کہ اُن کو امید زیادہ ہوگی یا گردن لمبی ہونے کی وجہ سے وہ دوسروں کی طرح پسینہ میں ڈوب نہ جائیں گے)۔
عَنَقٌ۔ ایک چال جو دوڑ اور آہستہ چلنے کے درمیان ہے۔
لَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا۔ ہمیشہ مومن نیک کاموں میں جلدی کرنے والا اور صالح رہتا ہے (جب تک ناحق خون نہ کرے)، جب ناحق خون کرتا ہے تو نیک اعمال کی توفیق جاتی رہتی ہے یا دل کی فراخی اور خوشی جاتی رہتی ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہمیشہ ہلکا پھلکا

Marfat.com

نیک رہتا ہے۔

كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حج میں) اونٹ کو ہلکا پویہ چلاتے جب راستہ کشادہ پاتے تو دوڑاتے۔

أَعْنَقَ لِيَمُوتَ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو روانہ کیا اُنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط حرام بن ملحان کو دے کر بنی سلیم کے پاس بھیجا لیکن عامر بن طفیل نے اُن کو مار ڈالا تب آپؐ نے فرمایا) موت حرام کی طرف لپکی اُن کو لے گئی (یعنی موت اُن کو گھسیٹ کر لے گئی)۔

فَانْطَلَقْنَا إِلَى النَّاسِ مَعَانِيقَ۔ ہم جلدی بھاگتے ہوئے لوگوں کی طرف چلے۔

فَانْطَلَقُوا مُعَانِقِينَ۔ (وہ یعنی غار والے جب غار کا مُنہ کھل گیا) تو لپک کر وہاں سے چل دیئے۔

يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ۔ ایک گروہ لوگوں کا دوزخ سے نکلے گا (یا ایک گردن دوزخ سے مُنہ نکالے گی)۔

وَإِنْ نَجَوْا تَكُنْ عُنُقٌ قَطَعَهَا اللهُ۔ اگر وہ بچ گئے تب بھی ایک ایسا گروہ ہوں گے جس کو اللہ تعالیٰ نے کاٹ دیا۔

فَانْظُرُوا إِلَى عُنُقٍ مِنَ النَّاسِ۔ لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھو۔

لَا يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً أَعْنَاقُهُمْ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا۔ ہمیشہ لوگوں کے کچھ گروہ دنیا کی طلب میں مصروف رہیں گے (بعضوں نے کہا أَعْنَاقُ سے رئیس اور بڑے لوگ مراد ہیں)۔

دَخَلَتْ شَاةٌ فَأَخَذَتْ قُرْصًا تَحْتَ دَنٍّ لَنَا فَقُمْتُ فَأَخَذْتُهُ مِنْ بَيْنِ لَحْيَيْهَا فَقَالَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَكِ أَنْ تُعَنِّقِيهَا۔ ایک روایت میں تُعَنِّكِيهَا ہے ایک میں تُعَنِّفِيهَا ہے)۔ (حضرت اُمّ سلمہ رضؓ کہتی ہیں) ایک بکری گھر میں گھس آئی اور ایک روٹی جو مٹکو کے تلے رکھی تھی لے کر چلی میں نے اُٹھ کر اُس کے دونوں جبڑے تھامے اور روٹی اُس کے مُنہ سے نکال لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ کو اُس کی گردن دبانا لازم نہ تھا یا اُس کو نا اُمید کرنا۔

اِبْكِينَ وَإِيَّاكُنَّ وَتَعَنُّقَ الشَّيْطَانِ (جب عثمان بن مظعون رضؓ مر گئے تو اُن کی عورتیں رونے لگیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رونا کچھ مضائقہ نہیں) روؤ لیکن شیطان کے دباؤ میں مت آؤ (یعنی چیخو چلاؤ نہیں گویا شیطان گردن دبا کر چیخنے چلانے پر مجبور کرتا ہے۔ ایک روایت میں نَعِيقَ الشَّيْطَانِ ہے یعنی شیطان کی چیخ سے بچی رہو اُس کی طرح آواز نہ نکالو)۔

عِنْدِي عَنَاقٌ جَذَعَةٌ۔ میرے پاس بکری کا ایک بچہ ہے (جو ابھی ایک سال پورے کا نہیں ہوا)۔

لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ۔ (حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب وہ خلیفہ ہوئے اور بعضے عرب کے قبیلوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا) فرمایا اگر وہ ایک بکری کا بچہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زکوٰۃ میں دیا کرتے تھے اب مجھ کو نہ دیں گے تو میں اُن پر جہاد کروں گا۔

فَإِنَّ عِنْدِي عَنَاقًا جَذَعَةً۔ میرے پاس ایک سال سے کم کا ایک بکری کا بچہ ہے۔

عَنَاقُ لَبَنٍ۔ ایک دودھ پیتا بکری کا بچہ ہے۔

فَإِنَّ عِنْدِي عَنَاقًا لَنَا جَذَعَةً۔ میرے پاس بکری کا ایک بچہ ایک سال سے کم کا ہے۔

يَخْرُجُ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ يُضِيءُ أَعْنَاقَ بُصْرَى۔ ایک آگ حجاز کے ملک سے نکلے گی جو بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں دکھلا دے گی یا خود اونٹوں کو یا اُن کے

Marfat.com

سواروں کو یا وہاں کے ٹیلوں اور پہاڑوں کو۔

عُنَاقُ الْاَرْضِ مِنَ الْجَوَارِحِ۔ عناق درندہ جانوروں میں سے ہے (یعنی اُس کو شکار کے لئے تعلیم دے سکتے ہیں جیسے کُتّے کو تعلیم دیتے ہیں۔ یعنی سیاہ گوش جو ایک درندہ جانور ہے کُتّے سے چھوٹا بلّی سے بڑا گلابی رنگ مائل بہ سیاہی اور بہت تیز ہوتا ہے۔ عرب میں ایک مثل ہے لَقِیَ عَنَاقَ الْاَرْضِ وَاُذُنَیْ عَنَاقٍ زمین کے عناق سے ملا اور عناق کے کانوں سے یعنی آفت میں پڑ گیا)۔

نَحْنُ فِی الْعُنُوْقِ وَلَمْ نَبْلُغِ النُّوْقَ۔ ابھی تو ہم بکری کے بچوں میں ہیں اونٹوں تک کہاں پہنچے (یعنی ابھی ہماری پونجی تھوڑی ہے)۔ (عرب میں ایک مثل ہے اَلْعُنُوْقُ بَعْدَ النُّوْقِ۔ اونٹوں کے بعد بکری کے بچے۔ (یعنی کثرتِ مال وزر کے بعد قلّت اور تونگری کے بعد محتاجی)۔

وَالْاَسْوَدُ الْاَعْنَقُ اِذَا بَدَا یُحَمَّقُ۔ اور کالا لمبی گردن والا جب نمودار ہوتا ہے تو لوگ اُس کو احمق بناتے ہیں۔

رَجُلٌ اَعْنَقُ۔ لمبی گردن والا مرد۔

اِمْرَأَۃٌ عَنْقَاءُ۔ لمبی گردن والی عورت۔

کَانَتْ اُمُّ جَمِیْلٍ یَعْنِیْ امْرَأَۃَ اَبِیْ لَھَبٍ عَوْرَاءَ عَنْقَاءَ۔ اُمِّ جمیل ابولہب کی بیوی (ابوسفیان کی بہن معاویہ کی پھوپھی) کانی اور لمبی گردن والی تھی۔

طَیْرًا اَبَابِیْلَ۔ کی تفسیر میں عکرمہ نے کہا یعنی عنقاء مغرب[1] جو ایک پرندہ ہے جس کا نام تو مشہور ہے لیکن کسی نے اُس کو دیکھا نہیں۔ (عرب لوگ کہتے ہیں حَلَّقَتْ بِہٖ عَنْقَاءُ مُغْرِبٍ یا طَارَتْ بِہٖ عَنْقَاءُ مُغْرِبٍ۔ یعنی عنقا اُس کو اُڑا لے گیا یا گھیر لے گیا۔ مطلب یہ ہے کہ فنا ہو گیا تو عکرمہ کی تفسیر کا مطلب یہ ہے کہ طَیْرًا اَبَابِیْلَ سے عنقاء مراد ہے یعنی ہم نے اُن کو یعنی اصحاب الفیل کو ہلاک کر دیا فنا کر ڈالا۔ بعضوں نے کہا عنقاء ایک بڑا پرندہ جانور ہے جس کو سیمرغ بھی کہتے ہیں وہ ہاتھیوں کو چونچ میں اُٹھا لاتا ہے مگر آج تک سوا قصّے کہانیوں کے عنقاء کو کسی نے آنکھ سے نہیں دیکھا اور یہی وجہ ہے کہ جو چیز کمیاب یا معدوم ہوتی ہے اُس کو عنقاء کہتے ہیں۔

طَیْرًا کَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ۔ پرندے جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی طرح یعنی اُن کی گردنوں کے برابر ہوں گی یا طرح بڑے ہوں گے۔

وَلَا تَعْنَقْ بِھِنَّ۔ اُن کو دوڑا کر مت چلاؤ۔

فَخَرَجَ عُنُقٌ اِلَی الْجَنَّۃِ وَعُنُقٌ اِلَی النَّارِ۔ ایک گروہ بہشت کی طرف جائے گا اور ایک گروہ دوزخ کی طرف۔

عَنَاقٌ۔ مصیبت اور آفت (اُس کی جمع اَعْنُقٌ ہے)۔

عَنَاق۔ حضرت آدمؑ کی بیٹی کا بھی نام تھا سب سے پہلے زمین پر اُسی نے شرارت شروع کی۔ کہتے ہیں ایک بکسر جریب زمین میں بیٹھا کرتی اُس کی بیس انگلیاں تھیں اور ہر انگلی میں دو دو ناخون درینتی کی طرح۔ اللہ تعالیٰ نے اُس پر ایک شیر اور ایک بھیڑیے اور ایک گرگس کو مسلّط کیا اُن تینوں نے اُس مار ڈالا۔

عَنَاقُ الْاَرْضِ۔ ایک جانور ہے شکاری۔

فَخَرَجُوْا اِلٰی شِبْہِ الْمَعَانِیْقِ۔ پھر وہ اُن فرشتوں کی طرف گئے جو عمدہ لمبی گردن والے گھوڑوں کے مشابہ تھے (یہ مِعْنَاق کی جمع ہے بمعنے عمدہ گھوڑا)۔

عَنْقَدٌ۔ ایک قسم کی مچھلی ہے۔

[1] مجمع البحرین میں ہے کہ عنقاء ایک پرندہ ہے جو پہاڑوں کے برابر انڈے دیتا ہے اور اُس کی گردن میں سفیدی ہوتی ہے طوق کی طرح اور مغرب کی طرف رہتا ہے اسی لئے اُس کو عنقائے مغرب کہتے ہیں فارسی میں سیمرغ اُس کا نام ہے۔

Marfat.com

عُنْقَادٌ اور **عُنْقُودٌ**۔ خوشہ انگور کا ہو یا اور کسی میوے کا۔
فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُودًا۔ میں نے ایک خوشہ بہشت کے میوے کا لینا چاہا۔

عُنْقُرٌ۔ یا **عُنْقُرٌ**۔ نرکل (بانس) کی جڑ یا اُس کا مولکہ جو تروتازہ ہو۔

كَرِيْمُ الْعُنْقُرِ۔ شریف الاصل، کریم النسب۔

عُنْقُرٌ۔ عمدہ ذات والی اونٹنی۔

عُنْقُزٌ۔ تازے نرکل (بانس) کی جڑ یا مرزنجوش کی جڑ۔ (**عُنْقُزَانِ** اُس کا تثنیہ ہے)۔

عُنْقَفِيْزٌ۔ آفت، مصیبت، بدزبان عورت، بچھو۔
وَلَا سَوْدَاءَ عُنْقَفِيْزٌ۔ نہ کالی آفت کی پرکالی۔

عَنْكٌ۔ جم جانا، بستہ ہو جانا، اُونچی ہو جانا، نافرنی کرنا، شرارت کرنا، بند کرنا، پھٹ جانا، حملہ کرنا، بہت سُرخ ہونا، ریت میں چلنا، اُس سے نکل نہ سکنا۔

تَعْنِيْكٌ۔ ڈانٹنا، مصیبت میں پھانسنا۔

اِعْنَاكٌ۔ بند کرنا، رسّی میں پہنچنا، کپڑے کی تجارت کرنا۔

تَعَنُّكٌ۔ بستہ ہونا۔

اِعْتِنَاكٌ۔ ایسی ریت میں گھسنا جس سے نکلنا دشوار ہو۔

عَانِكٌ۔ لازم، موٹی عورت، وہ ریتی جس میں اونٹ چل نہ سکے، سُرخ۔

عِنْكٌ۔ جڑ یا رات کا پہلا یا آخری ثلث، یا سخت تاریک حصہ رات کا۔

عَنَكٌ۔ جڑ۔

عَنِيْكٌ۔ ریت کا جما ہوا تودہ (اس کی جمع **عُنُكٌ** ہے)۔
بَيْنَ سَلْمٍ وَّ اَرَاكٍ وَّ حَمُوْضٍ وَّ عَنَاكٍ۔ سلم اور اراک (دو درخت ہیں) اور ترش جھاڑ اور ریتی کے ٹیلہ کے درمیان۔

مَا كَانَ لَكَ اَنْ تُعْنِكَهَا۔ تجھ کو یہ لازم نہ تھا کہ اُس کو تکلیف اور مشقت میں پھنسائے۔

اِعْتَنَكَ الْبَعِيْرُ۔ اونٹ ریت میں ایسا پھنس گیا کہ نکلنا دشوار ہو گیا۔

اَعْنَكَ الْبَابَ یا **عَنَكَ الْبَابَ**۔ دروازہ بند کر دیا۔

عَنَمٌ۔ ملک حجاز کا ایک درخت جس کا پھل اُنگلی کے سُرخ پوروں کے مشابہ ہوتا ہے۔

تَعْنِيْمٌ۔ خضاب کرنا، رنگ دینا۔

اِعْنَامٌ۔ عنم چرنا۔
وَاَخْلَفَ الْخُزَامِيُّ وَاَيْنَعَتِ الْعَنَمَةُ۔ خزامی (ایک درخت ہے) نے پتے نکالے اور عنمہ پک گئے۔

عَنٌّ۔ یا **عَنَنٌ**۔ آگے آنا، پیش آنا، ظاہر ہونا، اعراض کرنا، لوٹنا، دیباچہ لکھنا، باگ لگانا، باگ لگا کر روکنا، گالی دینا۔

عُنَّ عَنْ فُلَانٍ۔ قاضی نے اُس کو نامرد ٹھہرایا۔

عُنَّةٌ۔ نامردی، عورت پر قادر نہ ہونا۔

اِعْنَانٌ۔ پھیرنا، پیش کرنا، باگ لگانا۔ (جیسے **تَعْنِيْنٌ** ہے)۔

مُعَانَّةٌ اور **عِنَانٌ**۔ معارضہ کرنا۔

اِعْتِنَانٌ۔ ظاہر ہونا، سامنے آنا۔
لَوْ بَلَغَتْ خَطِيْئَتُهٗ عَنَانَ السَّمَاءِ۔ اگر اُس کے گناہ آسمان کے ابر تک پہنچ گئے ہوں۔ (یہ جمع ہے **عَنَانَةٌ** کی بمعنے ابر) بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر اُس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہوں یعنی سر اُٹھاتے وقت جو آسمان دکھائی دیتا ہے۔ (ایک روایت میں **اَعْنَانَ السَّمَاءِ** ہے یعنی آسمان کے کناروں تک یہ جمع ہے **عَنَنٌ** اور **عَنٌّ** کی)۔
مَرَّتْ بِهٖ سَحَابَةٌ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا اسْمُ هٰذِهٖ قَالُوْا هٰذَا السَّحَابُ قَالَ وَالْمُزْنُ

Marfat.com

قَالُوْا وَالْمُزْنُ قَالَ وَالْعَنَانُ قَالُوْا وَالْعَنَانُ۔ ایک ابر کا ٹکڑا آپؐ کے سامنے سے گزرا آپؐ نے صحابہؓ سے پوچھا اُس کا کیا نام ہے۔ اُنھوں نے کہا سحاب، فرمایا اور مزن انھوں نے کہا مزن بھی۔ فرمایا اور عنان انھوں نے کہا عنان بھی (یعنی یہ تینوں کے معنے ابر ہیں)۔

كَانَ رَجُلٌ فِي أَرْضٍ لَهُ إِذْ مَرَّتْ بِهِ عَنَانَةٌ تَرَهْيَأُ۔ ایک شخص اپنی زمین میں تھا اتنے میں ایک ابر اُس پر سے گذرا جو برسنے کو تھا۔

فَيُظِلُّ عَلَيْهِ الْعَنَانُ۔ اُس پر ابر نمودار ہوا۔

أَعْنَانُ الشَّيَاطِيْنِ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُونٹوں کو پوچھا فرمایا وہ تو) شیطان کے گوشے اور اطراف ہیں۔ (کیونکہ اونٹ اکثر شرارت کرتے ہیں اور لوگوں کو ایذا پہنچاتے ہیں کبھی بدک جاتے ہیں تو اُن کو شیطان کے کنارے اور نواحی فرمایا)۔

يَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ۔ ابر میں اترتا ہے یعنی آسمان میں۔

تُحَدِّثُ فِي الْعَنَانِ۔ آسمان میں باتیں کرتے ہیں۔

لَا تُصَلُّوْا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ لِأَنَّهَا خُلِقَتْ مِنْ أَعْنَانِ الشَّيَاطِيْنِ۔ اونٹوں کے تھان میں نماز مت پڑھو اُن کی پیدائش شیطان کے کونوں سے ہے۔

بَرِئْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْوَثَنِ وَالْعَنَنِ۔ ہم بتوں سے اور ناحق کاموں سے بیزار ہوئے (اور خالص تیری پرستش اور حق بات کی پیروی اختیار کی۔ عَنَنٌ بمعنے شرک اور ظلم یا خلاف اور باطل)

اَمْرٌ فَازَ لَقِيَ بِهِ شَأْوُ الْعَنَنِ۔ اگر وہ کامیاب بھی ہو تو موت کا قدم اُس کو پالے گا۔

دَهَمَتْهُ الْمَنِيَّةُ فِي عَنَنِ جِمَاحِهِ۔ یکایک موت کی سرکشی نے اُس کو آدابا۔

هِيَ الْمُتَصَدِّيَةُ الْعَنُوْنُ۔ دنیا لوگوں کو پیش آنے والی اُن کا سامنا کرنے والی ہے۔

ذُوالْعِنَانِ الرَّكُوْبُ۔ باگ والا سواری کے لائق (یعنی سنجیدہ گھوڑا جو سواری میں شرارت نہ کرے غریب ہے)۔

تَحْسِبُ عَنِّيْ نَائِمَةً۔ تم مجھ کو سوتی ہوئی سمجھے۔ (اصل میں أَنِّي تھا بنی تمیم الف کو عین سے بدل دیتے ہیں)

أَخْبَرَنَا فُلَانٌ عَنَّ فُلَانًا حَدَّثَهُ۔ (اصل میں أَنَّ فُلَانًا حَدَّثَهُ تھا) ہم نے فلان سے بیان کیا کہ اُس سے فلان نے کہا۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ عَدَدَ الْعَنَانِ الْمَكْفُوْفِ۔ یا حی یا قیوم آسمان کے کناروں کے شمار میں۔

الْعِنِّيْنُ يُؤَجِّلُهُ الْحَاكِمُ سَنَةً۔ جو شخص نامرد ہو (اور اُس کی بیوی قاضی کے پاس فریاد کرے) تو قاضی اُس کو ایک سال کی مہلت دے (اگر سال بھر میں وہ جماع کرے تو بہتر ورنہ عورت کو جدا کر دے)۔

شَرِكَةُ الْعِنَانِ۔ شرکت کی ایک قسم ہے جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں ہے۔

عُنْوَانٌ۔ شروع، ابتدا، دیباچہ، سرنامہ۔

وَاكْتُبْ عَلَى عُنْوَانِهِ كَذَا۔ اس خط کی پُشت پر یہ مضمون لکھ یا اُس کے شروع میں یہ لکھ۔

عُنُوٌّ۔ یا عَنَاءٌ۔ عاجزی کرنا، ذلیل ہونا، قید ہونا، ظاہر کرنا، قصد کرنا، نکالنا، اگانا، سونگھنا۔

عَنْوَةٌ۔ قہر اور جبر۔

عَانِيْ۔ قیدی۔

عَنَاءٌ۔ رنج۔

عنی۔ حادث ہونا، اُترنا، ظاہر کرنا۔

عِنَايَةٌ۔ حفاظت، نگہبانی، ارادہ قصد، پیش آنا، فکر میں ڈالنا۔

تَعْنِيَةٌ۔ ایذا دینا، رنج دینا، مشقت میں ڈالنا۔

مُعَانَاةٌ۔ جھگڑا کرنا، رنج کرنا، رنج دینا۔

مَعْنًى۔ رنج کشیدہ، مطلب، مقصود۔

Marfat.com

اِعْنَاءٌ۔ رنج دینا۔
اَتَاهُ جِبْرِیْلُ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ یَعْنِیْكَ۔ اللہ کے نام سے تجھ پر منتر کرتا ہوں ہر بیماری کا جو تجھ پر آنا چاہے۔ یہ عَنٰی یَعْنِیْ سے ہے یعنی قصد کیا یا قصد کرے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ہر ایک بیماری سے جو تجھ کو فکرمند کرے (عرب لوگ کہتے ہیں هٰذَا اَمْرٌ لَا یَعْنِیْنِیْ۔ یہ کام کچھ مہم نہیں یعنی اس کی مجھ کو فکر نہیں ہے)۔

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَالَا یَعْنِیْهِ۔ اچھا اسلام کا آدمی یہ ہے کہ جس بات کی ضرورت نہ ہو اس کو چھوڑ دے یا بے فائدہ کام کو ترک کرے (جو نہ دنیا میں کام آئے نہ دین میں)۔

لَقَدْ عَنَى اللّٰهُ بِكَ۔ اللہ تعالیٰ نے تیری حفاظت اور نگہبانی کی (تجھ کو ہر آفت اور فتنہ سے بچایا)۔

لَوْ لَا كَلَامٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اُعَانِهٖ۔ اگر میں نے ایک بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنی ہوتی تو میں اس کام میں (تیر اندازی) میں مشغول نہ ہوتا۔ (ایک روایت میں لَمْ اُعَانِیْهِ ہے معنے وہی ہیں)۔

اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَفُكُّوا الْعَانِیَ۔ بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور قیدی کو چھڑاؤ (عَانِیْ، عَنَا یَعْنُوْ سے یعنی قیدی اور ہر ذلیل عاجز بے وسیلہ شخص کو کہتے ہیں اس کا مؤنث عَانِیَةٌ ہے اور جمع اس کی عَوَانٍ ہے)۔

اِتَّقُوا اللّٰهَ فِی النِّسَاءِ فَاِنَّهُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ۔ عورتوں کے مقدمہ میں اللہ سے ڈرتے رہو (ان کے نان نفقہ کی خبر رکھو ان کو ناحق تنگ نہ کرو) کیونکہ وہ تمہارے پاس قیدیوں کی طرح ہیں (تمہاری حکومت میں ہیں)۔

قَدْ عَنَّانَا۔ ہم کو مصیبت میں ڈالا یا تنگ کر دیا۔ (یہ محمد بن مسلمہؓ نے کعب بن اشرف یہودی سے کہا تھا)۔

مَا تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ۔ تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تکلیف دینا نہ چھوڑا (بار بار آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہے کہ عورتیں نہیں مانتیں روئے جاتی ہیں)۔

مِنْ طُوْلِهَا وَعَنَائِهَا۔ اس رات کی درازی اور تکلیف سے۔

اَلْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ یَفُكُّ عَانَهٗ۔ جس کا کوئی وارث نہ ہو تو ماموں وارث ہوگا وہی اس کی بندش چھڑائے گا (یعنی اس کے جنایات کی وہی دیت دے گا) ایک روایت میں عُنِیَّهٗ ہے معنے وہی ہیں۔

اِسْتَشْعِرُوا الْخَشْیَةَ وَعَنُّوْا بِالْاَصْوَاتِ۔ بھاگنے والے کو چھوڑ دینا اپنا شعار (شیوہ) کر لو اور آوازوں کو روک کر رکھو (یعنی غل نہ مچاؤ)۔

لَاَنْ اَتَعَنّٰی بِعَنِیَّةٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقُوْلَ فِیْ مَسْئَلَةٍ بِرَأْیِیْ۔ امام شعبیؒ نے کہا اگر میں خارشتی اونٹ پر لگانے کا روغن اپنے بدن پر مل لوں (جس میں پیشاب بھی پڑتا ہے) تو وہ مجھ کو اس سے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ کسی شرعی مسئلہ میں اپنی رائے سے فتویٰ دوں (اور خدا اور رسول کے حکم کو نہ دیکھوں)۔

عَنِیَّةٌ تَشْفِی الْجَرَبَ۔ خارشتی روغن ہے جو کھجلی کو دفع کرتا ہے۔

اِنَّهٗ دَخَلَ مَكَّةَ عَنْوَةً۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں زور اور جبر کے ساتھ داخل ہوئے (یعنی مکہ بزور شمشیر فوجی قوت سے فتح ہوا نہ کہ مکہ والوں کی رضامندی سے)۔

عَنَتِ الْوُجُوْهُ۔ اس کے سامنے سب منہ ذلت اور عاجزی کر رہے ہیں۔

Marfat.com

اَصَبْنَاهَا عَنْوَۃً۔ ہم نے خیبر کو بزور شمشیر حاصل کیا۔

وَعَنَتْ لَکَ الْوُجُوْہُ۔ تیرے سامنے منہ عاجزی دکھا رہے ہیں۔

عِنْدَ اللّٰہِ اَحْتَسِبُ عَنَائِیْ۔ میں اپنی تکلیف کا ثواب اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَخَذَ مِنَّا فِیْ عَانِیْنَ۔ اللہ کا شکر جس نے ہم تکلیف زدوں کو خادم عنایت کئے۔

مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ وَعَنّٰی نَفْسَہٗ بِالصِّیَامِ وَالْقِیَامِ۔ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اور اپنے اوپر روزے اور عبادت کی تکلیف ڈالی۔

اَللّٰہُ جَلَّ اَنْ یُّعَایِنَ الْاَشْیَاءَ بِمُبَاشَرَۃٍ۔ اللہ کی شان اس سے برتر ہے کہ وہ آدمی کی طرح اشیاء کے پاس ہو کر اُن کو دیکھے (بلکہ وہ اپنے مقام یعنی عرش معلّٰی کے اوپر سے ہر نزدیک اور دور کو یکساں دیکھ رہا ہے)۔

عَنَیْتُ بِحَاجَتِکَ فَاَنَا عَانٍ۔ میں تو تیرے کام میں مشغول ہوں۔

وَمَنْ یَّعْنِیْنِیْ اَمْرُہٗ۔ جس کام کی مجھ کو فکر ہو۔

وَاحِدِیُّ صَمَدِیُّ وَاحِدُ الْمَعْنٰی۔ وہ خداوند اکیلا ہے بے نیاز ہر طرح سے واحد ہے نہ اُس کی ذات میں کوئی شریک ہے نہ صفات میں۔

باب العین مع الواو

عَوْجٌ۔ یا مَعَاجٌ۔ اقامت کرنا، ٹھہر جانا، مُڑ جانا، رجوع کرنا، التفات کرنا۔

عَوَجٌ۔ کج ہونا، ٹیڑھا ہونا، بد خلق ہونا۔

عِوَجٌ۔ کجی۔

تَعْوِیْجٌ۔ ٹیڑھا کرنا، عاج لگانا (ہاتھی دانت)۔

تَعَوُّجٌ۔ اور اِعْوِجَاجٌ۔ ٹیڑھا ہونا۔

اِنْعِیَاجٌ۔ مڑ جانا۔ (نہایہ میں ہے کہ عَوَجٌ وہ کجی جو اجسام میں ہو جن کا مشاہدہ ہوتا ہے اور عِوَجٌ بکسرۂ عین وہ کجی جو غیر محسوسات یعنی معانی میں ہو جیسے رائے کی کجی یا کلام کی کجی۔ محیط میں ہے کہ عَوَجٌ منصوب چیز مثلاً دیوار یا عصا کی کجی اور عِوَجٌ زمین اور دین اور معاش کی کجی۔ بعضوں نے کہا عَوَجٌ دونوں میں کہتے ہیں)۔

حَتّٰی یُقِیْمَ بِهَا الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ۔ تاکہ اُس کے ذریعہ سے اُس دین کو سیدھا کرے جس میں کجی ہو گئی ہو (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کو جس کو عربوں نے بدل کر خراب اور کج کر دیا تھا)۔

اِسْتَمْتَعْتُ بِهَا وَبِهَا عَوَجٌ۔ میں نے اُس سے فائدہ اُٹھایا گو اُس میں کجی تھی۔

رَکِبَ اَعْوَجِیًّا۔ عمدہ ذات والے گھوڑے پر سوار ہوئے۔

اَعْوَجُ۔ ایک عمدہ نر گھوڑا تھا۔ اچھی ذات والے گھوڑوں کو اُسی طرف نسبت دیتے ہیں۔

ھَلْ اَنْتُمْ عَائِجُوْنَ۔ کیا تم یہاں رہنا اقامت کرنا چاہتے ہو۔ (عرب لوگ کہتے ہیں عَاجَ بِالْمَکَانِ یا عَوَّجَ یعنی اقامت کی) بعضوں نے کہا عَاجَ بِہٖ کے معنے یہ ہیں کہ اُس طرف جھکا اور مائل ہوا اور اُس پر سے گزرا اور عَاجَهٗ یَعُوْجُهٗ اُس کو موڑا۔

ثُمَّ عَاجَ رَاْسَهٗ اِلَی الْمَرْاَۃِ فَاَمَرَهَا بِطَعَامٍ۔ پھر اپنا سر عورت کی طرف جھکایا اور اُس کو کھانا تیار کرنے کا حکم دیا۔

کَانَ لَهٗ مُشْطٌ مِّنْ عَاجٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کنگھی عاج کی تھی (یعنی کچھوے کی پُشت یا ہاتھی دانت)۔ (امام شافعی رح کے نزدیک ہاتھی دانت نجس ہے

Marfat.com

امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک پاک ہے اور یہی قول صحیح
ہے)۔
اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ سِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ۔ فاطمہ رض
کے لئے دو کنگن عاج کے خرید کر دے۔
اَنَّ اَبَا الْحَسَنِ كَانَ يَتَمَشَّطُ بِمُشْطِ عَاجٍ وَ
رُوِيَ اَيْضًا اَنَّهُ يَذْهَبُ بِالْوَبَاءِ۔ امام ابوالحسن
عاج کی کنگھی کیا کرتے تھے (ایک روایت میں ہے کہ اُس
سے وبا دور ہوتی ہے)۔
اَنَّهُ كَانَ لِفَاطِمَةَ سِوَارٌ مِّنْ عَاجٍ۔ حضرت فاطمہ رض
ایک کنگھن عاج کا تھا۔
عُوْجُ بْنُ عُنُقٍ۔ ایک مشہور ظالم کافر بادشاہ تھا
ملک باشان) بعض نے عوج بن عوق اور بعض نے عاج
بن عوق کہا ہے۔ کہتے ہیں اُس کا قد اتنا لمبا تھا کہ سمندر
تہ سے مچھلی نکالتا اور آفتاب سے بھون کر اُس کو کھا
تا اُس کی عمر تین ہزار چھ سو برس کی ہوئی جب نوح
طوفان آیا تو عوج اُن کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو
بھی سوار کر لیجئے لیکن حضرت نوح علیہ السّلام نے جواب
کہ تجھ کو سوار کرنے کے لئے مجھ کو حکم نہیں ہوا آخر وہ
ل ہی رہا لیکن طوفان کا پانی اُس کے گھٹنوں تک پہنچا
پھر حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے زمانہ تک زندہ رہا۔ حضرت
موسیٰ علیہ السّلام نے اُس کو قتل کیا۔ (کذا فی مجمع البحرین)
ابْنُ اَبِي الْعَوْجَاءِ۔ امام حسن بصری رح کا شاگرد
تھا لیکن اُن سے منحرف ہو گیا۔
عَوْدٌ۔ یا عَوْدَةٌ یا مَعَادٌ۔ لوٹنا، رجوع کرنا،
پھر جانا، پھیرنا۔
عَوْدٌ اور عِيَادٌ اور عِيَادَةٌ اور عُوَادَةٌ۔ بیمار
کی زیارت کرنا۔
عَادَهٗ عَوْدًا۔ بار بار اُس کام کو کیا یعنی عادت
کر لی۔

تَعْوِيْدٌ۔ عوادہ کھانا، عادت کر دینا۔
تَعْيِيْدٌ۔ عید میں حاضر ہونا۔
مُعَاوَدَةٌ۔ لوٹنا۔ (جیسے عِوَادٌ ہے) دوبارہ کرنا،
عادت کر لینا۔
اِعَادَةٌ۔ لوٹانا، دوبارہ کرنا، طاقت رکھنا
تَعَوُّدٌ۔ عادت کر لینا۔
اِعْتِيَادٌ۔ عادت کر لینا۔
اِسْتِعَادَةٌ۔ عادت کر لینا، دوبارہ کرنے کی درخواست
کرنا۔
عَائِدَةٌ۔ فائدہ، صلہ، بخشش، احسان۔
عُوَادَةٌ۔ وہ کھانا جو خاص ایک شخص کے لئے لوگوں
کے فارغ ہونے کے بعد لایا جائے۔
عِيْدٌ۔ موسم یا مجمع کا دن۔ (اُس کی اصل عِوْدٌ تھی
چونکہ ہر دن ہر سال لوٹ کر آتا ہے اس لئے اُس کو عید کہا
یا اس لئے کہ ہر سال اُس میں خوشی اور مسرت لوٹ
کر آتی ہے)۔
مُعِيْدٌ۔ اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ یعنی خلقت کو لوٹانے
والا، آخرت میں پھر زندہ کرنے والا۔
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرَّجُلَ الْقَوِيَّ الْمُبْدِئَ الْمُعِيْدَ
عَلَى الْفَرَسِ۔ اللہ تعالیٰ زور آور شخص کو جو گھوڑے
پر سوار ہو کر ایک بار جہاد کرے پھر دوسری
بار (پھر تیسری بار) دوست رکھتا ہے یا اُس شخص کو
جو جنگ کا بارہا تجربہ کر چکا ہو۔
اَلْفَرَسُ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ۔ وہ گھوڑا جس پر
اُس کا مالک سوار ہو کر کئی بار جہاد کر چکا ہو، یا
جو گھوڑا اپنے سوار کا تابعدار اور شائستہ
تربیت یافتہ سدھا ہوا ہو۔
وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ۔ میری
آخرت درست کر جہاں مجھ کو لوٹ کر جانا ہے (یعنی بنا

Marfat.com

سے لوٹ کر)۔
وَالْحَكَمُ اللهُ وَالْمَعُوْدُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔
فیصلہ کرنے والا اللہ ہی ہے (وہی قیامت کے دن سب کے جھگڑے چکائے گا) اور اُسی کے پاس قیامت کے دن لوٹ کر جانا ہے۔
اَعُدْتَ فَتَّانًا يَا مُعَاذُ۔ معاذ رضؓ کیا تم فساد کرنے والے لوگوں کو بلا میں ڈالنے والے ہو گئے (لمبی لمبی سورتیں نماز میں پڑھ کر یہ چاہتے ہو کہ لوگ نماز میں شریک ہونا چھوڑ دیں یا نماز کی رغبت اُن کو نہ رہے)۔ (یہ عَوْدٌ بمعنی صَيْرُوْرَةٌ کے ہے جیسے اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ میں)۔
عَادَ لَهَا النِّقَادُ مُجْرَنْثِمًا۔ چھوٹی چھوٹی بکریاں اُس قحط کی وجہ سے جمع ہو گئیں (ایک جگہ اکٹھا ہو گئیں اس لئے کہ چرنے کے لئے چارہ نہ تھا)۔
وَدِدْتُ اَنَّ هٰذَا اللَّبَنَ يَعُوْدُ قَطِرَانًا۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ دودھ چارکول ہو جائے (یعنی ڈامر جو خارشتی اونٹوں پر ملا جاتا ہے۔ یہ کعب نے قریش لوگوں کے حق میں کہا۔ جب لوگوں نے اُن سے اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگے کہ قریش کے لوگوں نے (جہاد چھوڑ کر) اونٹوں کی دُمیں تھامیں (لگے کھیتی باڑی تجارت کرنے) اور جماعت میں آنا چھوڑ دیا)۔
اِلْزَمُوْا تُقَى اللهِ وَاسْتَعِيْدُوْهَا۔ اللہ کا ڈر لازم کر لو اور اُس کی عادت رکھو (تاکہ پرہیزگاری تمہارا شیوہ ہو جائے)۔
فَاِنَّهَا امْرَأَةٌ يَكْثُرُ عُوَّادُهَا۔ وہ تو ایسی عورت ہے جس سے ملنے کے لئے بہت لوگ آتے رہتے ہیں (نہایہ میں ہے کہ جو کوئی تیرے پاس آئے اُس کو عَائِدٌ کہیں گے اگرچہ عِيَادَةٌ بیمار پرسی کے لئے زیادہ مستعمل ہے گویا اُس سے خاص ہو گیا ہے)۔

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ عِبَادَتُهَا كُلُّ دَارٍ فِيْهِ اَحْمَدُ اَوْ مُحَمَّدٌ۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے سیر کرتے پھرتے ہیں وہ ہر ایک گھر میں جاتے ہیں جن میں کوئی احمد یا محمد نام کا کوئی شخص ہوتا ہے۔
وَلٰكِنِّيْ لَا اُرِيْدُ اَنْ اُدْخِلَ فِيْهِ مُعَادًا۔ میں نہیں چاہتا کہ کوئی حدیث مکرر لاؤں (یعنی بے فائدہ تکرار کرنا نہیں چاہتا البتہ اگر اسناد یا متن سے کوئی نیا فائدہ متصور ہو تو ایسی جگہ تکرار کی ہے)۔
لَبِئْسَ مَا عَوَّدْتُكُمْ اَقْرَانُكُمْ۔ تمہارے حریفوں نے تمہاری عادت خراب کر دی ہے (تمہارا تعاقب کرنا اور بھاگتے وقت تم کو قتل کرنا چھوڑ دیا اس لئے تم کو بھاگنے کی عادت ہو گئی)۔
فَسَمِعْتُهُ مِنْهُ عَوْدًا وَبَدْءًا۔ میں نے اُن سے شروع اور اخیر میں یہ سُنا۔
عُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَءْتُمْ۔ جیسے تم شروع میں تھے (کمزور اور غریب) ویسے ہی پھر ہو گئے (یعنی فی زمانہ میں ویسے ہی ہو جاؤ گے)۔
يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيْدَانِ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب پر اُن کے مرنے کے قریب یہ کلمہ (لا الٰہ الا اللہ) پیش کرتے تھے اور ابوجہل اور ابن امیہ وہی اپنی بات دُہراتے رکھتے ابوطالب تم اپنے باپ دادا اور عبدالمطلب کے دین سے پھرے جاتے ہو لوگ کہیں گے ابوطالب مرتے وقت ڈر گئے)۔
لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ۔ اب اس گھوڑے کو مت خرید اور اپنی دی ہوئی خیرات کو مت لوٹا۔
اَلْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ۔ دی ہوئی چیز کو پھیر لینے والا ایسا ہے جیسے قے کر کے پھر اُس کو چاٹنے والا معلوم ہوا کہ ہبہ کر کے پھر رجوع مکروہ ہے مگر باپ

Marfat.com

بیٹے کو اگر کچھ ہبہ کرے تو اُس میں رجوع جائز ہے (دوسری حدیث کی رو سے)۔

زادک اللّٰہ حرصًا و لا تعد۔ اللہ تم کو عبادت کی حرص اس سے زیادہ دے اب دوبارہ ایسا نہ کرنا (صف میں شریک ہونے سے پہلے رکوع نہ کر دینا یا جلدی مت بھاگنا نماز کے لئے بلکہ معمولی چال سے آنا اور جتنی نماز امام کے ساتھ نہ ملے اس کو امام کے سلام کے بعد پڑھ لینا)۔

فلم یعد ان صلّی وفرغ۔ تو نماز سے فارغ ہو کر بھی اپنے گھر میں نہ آئے تھے کہ قربانیوں کا گوشت دیکھا۔

فاذا رکعہا وضعہا و اذا رفع من السجود اعادھا۔ جب آپؐ رکوع کرتے تو امامہ بنت زینب (اپنی نواسی) کو مونڈھے پر سوار کر لیتے (معلوم ہوا اتنی حرکت مفسد نماز نہیں ہے کیونکہ آپؐ ایک ہاتھ سے اُن کو اُتار دیتے پھر ایک ہاتھ سے کاندھے پر بٹھا لیتے)۔

علیکم بالعود الھندی۔ تم عود ہندی (جس کو قسط بحری کہتے ہیں) اپنی اولاد پر لازم کر لو۔

ذکر العودین۔ دونوں لکڑیوں کا بیان (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور عصا کا)۔

انما القضاء جمر فادفع الجمر عنک بعودین۔ حاکم کا حکم ایک انگارہ ہے (جو تجھ کو جلا دے گا) تو اُس انگار کو دو لکڑیوں سے سرکا دے (یعنی دو گواہوں کی گواہی سے اپنی صفائی پیش کر)۔

قد ان لکم ان تبعثوا الی ھذا العود اب وہ وقت آگیا ہے کہ تم اس بوڑھے آزمودہ کار اونٹ کو بھیجو۔ (عودؐ عمر والا تجربہ کار اونٹ اُس سے اپنے باپ کو مراد لیا۔ یہ حسان بن ثابتؓ نے کہا)

فقلت انما ھی عودۃ علفناھا البلح و الرطب فسمنت۔ میں ایک بکری کی طرف جھکا اُس کو ذبح کرنے کو وہ چلانے لگی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھ دودھ اور نسل کا جانور مت کاٹ) میں نے عرض کیا وہ ایک عمر والی بکری ہے جس کو ہم نے گدر اور تازی کھجوریں کھلائیں وہ موٹی ہو گئی۔

تعرض الفتن علی القلوب عرض الحصیر عودا عودا۔ دلوں پر گمراہیوں کے خیالات (فتنے) بار بار پیش کئے جائیں گے (ایک روایت میں عوداً عوداً ہے بضمہ عین یعنی بوریے کی تیلیوں کی طرح ایک کے بعد ایک فتنے دلوں پر طاری ہوں گے)

قدح من عیدان تحت سریرہ یبول فیہ۔ لکڑی کا ایک پیالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پلنگ کے تلے رہتا آپؐ اُس میں پیشاب کیا کرتے۔

عاد مریضًا۔ ایک بیمار کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔

عادۃ۔ طریقہ اور خصلت اور شیوہ اور جس کام کو آدمی کئی بار کرے (اُس کی جمع عادات اور عوائد ہے)

عاد۔ ایک قوم تھی جس کے لوگ بڑے تنومند اور سرکش اور ظالم تھے۔ ہودؑ پیغمبر اُن کی طرف بھیجے گئے تھے۔

عودوا بالفضل علی من حرمکم۔ جو تم کو محروم کرے تم اُس سے زیادہ سلوک کرو۔

شیء عادی۔ پرانی چیز۔

القلیب العادیۃ۔ وہ کنواں جس کا کھودنے والا معلوم نہ ہو۔

عادی الارض للہ ولرسولہ۔ جو زمین پرانی پڑی ہو اُس کا کوئی مالک معلوم نہ ہو تو وہ اللہ اور رسول کی ہوگی۔

لا مال اعود من العقل۔ عقل سے بہتر کوئی فائدے کی پونجی نہیں ہے۔

الھی عوائدک و تونسنی۔ یا اللہ تیری عنایتیں مجھ کو مانوس کر رہی ہیں۔

Marfat.com

عُوْد۔ ستار کو بھی کہتے ہیں یا طنبورے کو۔

فَرَجَعَتْ عَوْدِیْ اِلٰی بَدْأِیْ اِلٰی مَنْزِلِیْ۔ میرا آخری حال شروع حال پر لوٹ کر میرے ٹھکانے آگیا۔

اِنَّمَا جُعِلَ یَوْمُ الْفِطْرِ الْعِیْدَ لِیَکُوْنَ لِلْمُسْلِمِیْنَ مُجْتَمَعًا یَجْتَمِعُوْنَ فِیْہِ۔ یوم الفطر کو عید کا دن اس لئے مقرر کیا کہ مسلمان اُس دن جمع ہوں (اور اللہ کا شکر بجا لائیں کہ اُن کو روزے رکھنے کی توفیق دی اور اُس دن کھانے پینے کی اجازت دی)۔

لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا۔ میری قبر کو عید نہ بناؤ (عید کی طرح وہاں اجتماع نہ کرنا، ہر سال وہاں میلہ نہ لگایا کرنا جیسے عید گاہ میں ہوتا ہے)۔

عَوْذٌ یا عِیَاذٌ یا مَعَاذٌ یا مَعَاذَۃٌ۔ پناہ لینا، التجا کرنا، چنگل مارنا، لازم کر لینا، فریاد چاہنا۔

تَعْوِیْذٌ۔ حفاظت کی دعاء کرنا (جیسے اِعَاذَۃٌ یا اِعْوَاذٌ ہے)۔

تَعَاوُذٌ۔ ایک دوسرے کی پناہ لینا (جیسے تَعَوُّذٌ پناہ لینا، اعوذ باللہ پڑھنا، اِسْتِعَاذَۃٌ کے بھی یہی معنی ہیں)۔

عَائِذٌ۔ نئی جنی ہوئی مادہ (اس کی جمع عُوْذٌ ہے)۔

مَعَاذَ اللّٰہِ یا مَعَاذَۃَ اللّٰہِ۔ اللہ کی پناہ۔

اِنَّہٗ تَزَوَّجَ اِمْرَءَۃً فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَیْہِ قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ فَقَالَ لَقَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ فَالْحَقِیْ بِاَھْلِکِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے نکاح کیا جب وہ آپؐ کے پاس آئی تو کہنے لگی میں آپؐ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں۔ آپ نے فرمایا تو نے ایسے کی پناہ چاہی جس سے پناہ مانگنی چاہیئے (یعنی خداوند کریم کی)، اب جا اپنے لوگوں میں چلی جا (یہ بھی لفظ گویا طلاق تھا۔ ایک روایت میں لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِیْمٍ ہے۔ یعنی تو نے بڑے شخص کی پناہ لی)۔

اَعَذْتُکِ مِنِّیْ۔ میں نے تجھ کو اپنے سے پناہ دی (یعنی اب میں تجھ پر دست درازی نہیں کروں گا)۔

اِنَّمَا قَالَھَا تَعَوُّذًا۔ اُس نے کلمۂ شہادت اپنی جان بچانے کو پڑھا (نہ کہ دل سے)۔

عَائِذٌ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ۔ میں دوزخ سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں (جیسے مُسْتَجِیْرٌ بِاللّٰہِ ہے۔ ایک روایت میں عَائِذًا بِاللّٰہِ ہے یعنی اللہ کی پناہ)۔

وَمَعَھُمُ الْعُوْذُ الْمَطَافِیْلُ۔ اُن کے ساتھ نئی جنی ہوئی بچہ والی عورتیں ہیں (یعنی عورتیں اور اطفال بھی اپنے ساتھ لائے ہیں تاکہ اُن کے مرد دل توڑ کر لڑیں اور عورتوں اور بچوں کو چھوڑ کر میدان جنگ سے مُنہ نہ موڑیں)۔

عَائِذٌ۔ وہ اونٹنی جو نئی جنی ہو یا جنے ہوئے چند دن گزرے ہوں، اُس کا بچہ طاقتور ہو گیا ہو۔

فَاَقْبَلْتُمْ اِلَیَّ اِقْبَالَ الْعُوْذِ الْمَطَافِیْلِ۔ تم بچے والی اونٹنیوں کی طرح میرے پاس آئے۔

فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ۔ اللہ سے پناہ مانگے (جب شیطان یہ وسوسہ ڈالے کہ سب چیزوں کو تو اللہ نے پیدا کیا پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اس خیال کو دل سے دُور کرے دوسرے کسی کام میں مشغول ہو اگر یہ خیال جم جائے تو غور اور فکر سے اُس کو دور کرے)۔

اَلْمُعَوِّذَتَیْنِ۔ قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس کیونکہ یہ دونوں سورتیں شیطان اور جادو سے پناہ دینے والی ہیں۔

نَفَثَ عَلٰی نَفْسِہٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر پھونکا (کبھی جمع کا اطلاق دو پر بھی ہوتا ہے یا سورۂ اخلاص کو بھی اُن میں شریک کر لیا یا دوسرے کلمات مراد ہیں جن میں شیطان

Marfat.com

ے اللہ کی پناہ چاہی گئی ہے۔ بعضوں نے کہا معوّذات سے
دوں قُل مراد ہیں پھونکنے سے یہ مقصود ہے کہ ان سورتوں
کو پڑھ کر جسم کے ایک ٹکڑے پر پھونکا پھر اپنا ہاتھ سارے
جسم پر پھیرا)۔
مَنِ اسْتَعَاذَ کُمْ بِاللّٰہِ فَاَعِیْذُوْہُ۔ جو شخص تم
ے اللہ کی پناہ چاہے اُس کو پناہ دو (اللہ کے نام کا
ب کرو اُس کو فوراً چھوڑ دو)۔
ھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ۔ یہ تجھ سے پناہ مانگنے والے
ا مقام ہے (ناطہ نے اللہ کی پناہ چاہی تھی)۔
نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفَقْرِ۔ ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں
محتاجی سے (یعنی دل کی محتاجی سے جس میں دولت کی خواہش
ور بے صبری ہوتی ہے اور ناشکری۔ فقیری سے مال
کی قلت مراد نہیں ہے وہ تو نیک بندوں کے لئے باعث
ر ہے۔ اسی حدیث میں آپؐ نے سُستی سے اور عاجزی
ے اور بہت بڑھاپے اور نامردی اور غرور سے بھی پناہ
گی ہے۔ سُوْءِ الْکِبْرِ سے غرور اور سُوْءِ الْکِبَرِ سے سخت
ڑھاپا مراد ہے جس میں عقل جاتی رہتی ہے جو اس میں خلل آجاتا ہے
عَاذَتْ بِزَیْنَبَ۔ زینبؓ سے پناہ چاہی۔
نَعُوْذُ بِاللّٰہِ جَھَنَّمُ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ۔ دوزخ
جب الحزن سے اللہ کی پناہ چاہتی ہے (وہ ایک مقام
دوزخ میں جہاں ایسا سخت عذاب ہے کہ خود دوزخ
اس سے ڈرتی ہے)۔
عُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔
تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب اور قبر کے
ب سے۔
لّٰھُمَّ اَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ یا اللہ اس کو
عذاب (وہاں کی وحشت) سے محفوظ رکھ۔
اَبَاکُمَا کَانَ یُعَوِّذُ بِھِمَا۔ تمہارے باپ ان
ت سے پناہ مانگتے تھے۔

یَکْفِیْکَ الْمُعَوِّذَتَانِ۔ تم کو یہ دونوں سورتیں فلق
اور ناس کافی ہیں (ہر شر اور آفت سے بچانے والی
ہیں)۔
سَاَلْتُہٗ عَنِ التَّعْوِیْذِ یُعَلَّقُ عَلَی الْحَائِضِ۔
حائضہ عورت پر تعویذ لٹکانا (جس میں آیاتِ قرآنی اور
اسمائے الٰہی ہوں) کیسا ہے؟ میں نے اُن سے پوچھا۔
اِقْرَءِ الْمُعَوِّذَتَیْنِ۔ قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ
برب الناس پڑھ۔
ثُمَّ اقْرَءِ الْمُعَوِّذَاتِ الثَّلٰثَ۔ پھر تینوں معوّذات
(یعنی سورۂ فلق اور سورۂ ناس اور سورۂ اخلاص) پڑھ۔
عَائِذُ الْاَحْمَسِیُّ۔ ایک راوئ حدیث کا نام ہے۔
عَائِذ۔ ایک قبیلہ کا بھی نام ہے۔
مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍؓ مشہور صحابی ہیں۔
عَوَرٌ۔ کانا کرنا، لے جانا، تلف کرنا۔
عَوَرٌ۔ کانا ہونا۔
اَعْوَرُ۔ کانا مرد۔
عَوْرَاءُ۔ کانی عورت۔
تَعْوِیْرٌ۔ کانا کرنا، نامراد پھیر دینا، تلف ہونے کے
لئے چھوڑ دینا، پھیر دینا۔
مُعَاوَرَۃٌ۔ عاریت دینا۔
مُعَایَرَۃٌ۔ انداز کرنا۔
اِعَارَۃٌ۔ عاریت دینا۔
اِعْوَارٌ۔ کانا کرنا۔
تَعَوُّرٌ۔ عاریت طلب کرنا۔
تَعَوُّرٌ۔ اور تَعَاوُرٌ۔ بار بار لینا۔
اِعْتِوَارٌ۔ تداول اور تعاطی یعنی بار بار لینا اور دینا۔
اِسْتِعَارَۃٌ۔ عاریت مانگنا۔
عَائِرٌ۔ جو آنکھ کو خراب کرے کوڑا، کچرا، آشوب وغیرہ
اور ایک کنوئیں کا نام ہے اور وہ تیر یا پتھر جس کا مارنے والا

Marfat.com

معلوم نہ ہو۔

عَوَارِیَۃٌ جو۔ وہ مال اور اسباب جو دریا کے پانی سے بھیگ کر خراب ہو گیا ہو اُس کی قیمت گھٹ گئی ہو۔

عَوَاہِر۔ ٹڈیوں کے متفرق دَل۔

عَوِرٌ۔ بدطینت۔

عُوْرَان۔ کانے (یہ جمع ہے اَعْوَر کی)۔

لَا یُؤْخَذُ فِی الصَّدَقَۃِ ھَرِمَۃٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ۔ زکوٰۃ میں بوڑھا جانور اور عیب دار جانور نہ لیا جائے گا (جیسے کانا، لنگڑا، اندھا وغیرہ)۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِیْ مِنْھَا وَمَا نَذَرُ۔ اپنی عورت (ستر) میں سے ہم کس کو چھپائیں کس کو کھلا چھوڑ دیں (اصل میں عورت آدمی کے جسم کا وہ ٹکڑا ہے جس کے کھولنے میں شرم کی جاتی ہے۔ مرد کے لئے عورت ناف اور گھٹنے کے درمیان ہے اور آزاد عورت کے لئے سارا بدن، مُنہ اور دونوں ہاتھ کے پہنچوں اور قدموں میں اختلاف ہے اور لونڈی کی عورت مرد کی طرح ہے اگر اُس کا سر یا گردن یا بازو کام کاج کے لئے کھل جائے تو وہ عورت نہیں ہے۔ عورت کا چھپانا نماز میں واجب ہے، اسی طرح غیر نماز میں۔ لیکن خلوت اور تنہائی میں واجب ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے)۔

اَلنِّسَاءُ عَوْرَۃٌ جو۔ عورتیں عورت ہیں (اُن کا چھپانا ضروری ہے)۔

اَلْمَرْأَۃُ عَوْرَۃٌ جو۔ عورت عورت ہے (کیونکہ عورت کا بے پردہ ہونا اور کھل جانا باعث شرم ہوتا ہے)۔

لَا یَطْلُبُ عَوْرَتَہٗ۔ اُس کا عیب نہ ڈھونڈھے۔

رَاَیْتُہٗ وَقَدْ طَلَعَ فِیْ طَرِیْقٍ مُّعْوِرَۃٍ۔ میں نے اُس کو دیکھا وہ ایک عیب دار راستہ میں آنکلا جہاں گمراہی اور خرابی میں پڑ جائے گا۔

لَا تُجْھِزُوْا عَلٰی جَرِیْحٍ وَّلَا تُصِیْبُوْا مُعْوِرًا۔ جو زخمی ہو گیا ہو اُس کو قتل نہ کرو اور نہ اُس کو جس کو صدمہ پہنچ گیا ہو۔

لَمَّا اعْتَرَضَ اَبُوْلَھَبٍ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِظْھَارِہِ الدَّعْوَۃَ قَالَ لَہٗ اَبُوْطَالِبٍ یَا اَعْوَرُ مَا اَنْتَ وَھٰذَا۔ جب ابولہب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوتِ اسلام سے روکا (اور آپ پر اعتراض کیا) تو حضرتِ ابوطالب نے اُس سے کہا ارے کانے! تو اپنے آپ کو دیکھ اور اُس کو (میرے بھتیجے کو) دیکھ (تو ان باتوں کو کیا سمجھے یا تیری کیا حقیقت ہے؟ یا تجھے اُس سے کیا مطلب (حالانکہ ابولہب کانا نہ تھا اُس کی بیوی اُمّ جمیل کانی تھی)، مگر عرب لوگ اُس شخص کو جس کا کوئی سگا بھائی نہ ہو کانا کہتے ہیں یا کانے سے مراد خراب اور بداخلاق شخص ہے)۔

یَتَوَضَّأُ اَحَدُکُمْ مِنَ الطَّعَامِ الطَّیِّبِ وَلَا یَتَوَضَّأُ مِنَ الْعَوْرَاءِ یَقُوْلُھَا۔ تم میں کوئی اچھا اور پاکیزہ کھانا کھانے سے تو وضو کرتا ہے (سمجھتا ہے کہ جو کھانا آگ سے پکا ہو اُس کے کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے ابتدائے اسلام میں یہی حکم تھا پھر منسوخ ہو گیا) مگر بُری بات مُنہ سے نکالنے پر (جیسے جھوٹ گالی گلوج غیبت فحش) وضو نہیں کرتا۔ حالانکہ انجیل مقدس میں ہے کہ آدمی اُس چیز سے ناپاک نہیں ہوتا جو حلق کے اندر جاتی ہے (یعنی کھانے پینے سے) بلکہ اُس سے ناپاک ہوتا ہے جو مُنہ سے نکلتی ہے (یعنی کفر اور شرک اور غیبت اور جھوٹ کی باتیں نکالنے سے)۔

فَاسْتَبْدَلْتُ بَعْدَہٗ وَکُلُّ بَدَلٍ اَعْوَرُ۔ میں نے اُس کے بعد کئی خاوند بدلے اور ہر ایک خاوند پہلے سے بدتر نکلا (کُلُّ بَدَلٍ اَعْوَرُ۔ عرب کی ایک مثل ہے یعنی جو بدل ہو وہ بدتر)۔

اِفْتَقَرَ عَنْ مَّعَانٍ عُوْرٍ۔ (حضرت عمرؓ نے امرء القیس

Marfat.com

شاعر کے حق میں فرمایا) اُس کو باریک اور دقیق مضامین میں
تاجی رہی (اپنے اشعار میں ایسے بھدے اور پھیکے
مضامین لاتا ہے کہ پچھلے زمانہ کے شاعر اُس پر ہنستے ہیں۔
البتہ متنبّی اور ابو تمام اور بحتری اور معرّی یہ شاعر عمدہ
اور باریک مضامین باندھتے ہیں)۔

عَوَّرْتُ الرَّكِيَّةَ یا أَعْوَرْتُهَا یا عُرْتُهَا سے ماخوذ
ہے یعنی میں نے پانی کا سوتا بند کر دیا جس میں سے پانی
پھوٹتا تھا۔

أَمَرَهُ أَنْ يُعَوِّرَ آبَارَ بَدْرٍ۔ آپؐ نے اُن کو حکم
دیا کہ بدر کے کنویں پاٹ دے (بند کر دے)۔

إِيَّاكُمْ وَالْغُلُولَ فَإِنَّهَا عَارٌ۔ دیکھو لوٹ کے مال
میں چوری کرنے سے بچے رہو قیامت کے دن وہ فضیحت
ہو گی (جب سب لوگوں کے سامنے وہ چوری کھل
جائے گی)۔

مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ۔ جو شخص اپنے
بھائی مسلمان کے عیب کی ٹوہ لگاتا رہے (اُس کی
کھوج اور تلاش رکھے)۔

إِنَّكَ إِذَا تَتَبَّعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ۔
جب تو لوگوں کے چھپے ہوئے عیوب کی کھوج کرتا رہے گا
تو اُن کو خراب کر دے گا (آخر میں وہ بے حیا ہو جائیں گے
اور کھلم کھلا بُری باتیں کرنے لگیں گے)۔

إِنَّ سَاتِرَ الْعَوْرَةِ كَمُحْيِي مَوْءُودَةٍ۔ جو شخص
مسلمان بھائی کا عیب چھپائے اُس کو اتنا ثواب ملے گا
جیسے جیتی گاڑی ہوئی لڑکی کو جِلایا (اُس کو قبر سے نکال
لیا کیونکہ اگر اُس کا عیب فاش کرتا تو وہ شرم سے مردہ
بن جاتا جب اُس کو چھپایا تو گویا مردے کو زندہ کیا)۔

مِنْ حُلِيٍّ تَعَوَّرَهُ بَنُو إِسْرَائِيلَ۔ اُس زیور سے
جو بنی اسرائیل نے (قبطیوں سے مانگ کر لیا تھا)۔

تَعَوَّرَ اور اِسْتَعَارَ۔ مانگ کر لیا۔ (جیسے تَعَجَّبَ
اور اِسْتَعْجَبَ تعجب کیا)۔

كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ۔ وہ عورت
کیا کرتی تھی کوئی چیز مانگ کر لیتی پھر مکر جاتی (کہتی میں
نے نہیں لی۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ہاتھ
کاٹنے کا حکم دیا)۔

يَتَعَاوَرُونَ عَلَى مِنْبَرِي۔ میرے منبر پر ایک کے
بعد ایک چڑھیں گے (یعنی بنی امیہ و بنی عباس جو
ایک کے بعد ایک حاکم ہوں گے)۔

عَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ مُؤَدَّاةٌ۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ سے فرمایا میں جو زرہیں تم
سے لیتا ہوں تو وہ عاریت کے طور پر حنین کا میں
اور تم کو واپس کی جائیں گی (اس حدیث سے یہ نکلا کہ
عاریت کی چیز اگر بجنسہ قائم ہو تو مالک کو پھیر دی جائے
اگر تلف ہو جائے تو اُس کی قیمت ادا کرنی ہو گی اہلحدیث
اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے
نزدیک تاوان دینا لازم نہیں)۔

لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةٍ أَوْ عُرْيَةٍ۔ یا
عُرْيَةٍ۔ آدمی کسی کے ستر کی طرف نہ دیکھے (البتہ خاوند
اور بیوی کو ایک دوسرے کا ستر دیکھنا درست ہے اسی
طرح اپنی لونڈی کا ستر دیکھ سکتا ہے۔ بعضوں نے فرج
کا دیکھنا حرام یا مکروہ رکھا ہے اور مشرک عورتیں مردوں کی
طرح ہیں اُن کا سر اور بازو اور پاؤں وغیرہ دیکھنا درست
ہے اسی طرح خادمہ عورتوں کا۔ اور غلام اپنی مالکہ کا محرم
ہے اُس کا سر اور بازو اور پاؤں وغیرہ دیکھ سکتا ہے)۔

فَإِذَا نَقَصَ قَالَ دُونَ الْعَوْرَةِ۔ جب کم ہوتا
تو فرج سے کچھ کم۔

وَلَا تُعَوِّرُوهَا۔ اُس کو مت مٹا۔

ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ۔ تین وقت پردہ پوشی کے ہیں۔

اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي وَآمِنْ رَوْعَتِي۔ یا اللہ

Marfat.com

میرا ستر چھپایا میرا عیب چھپا اور میرے دل کو اطمینان اور امن دے (میرا ڈر دور کر دے)۔

عَوْرَةُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ۔ ایک مسلمان کا عیب دوسرے مسلمان پر حرام ہے (یعنی اُس کا فاش کرنا)۔

اِنَّ اللّٰهَ اَعَارَ اَعْدَائَهٗ اَخْلَاقًا مِّنْ اَخْلَاقِ اَوْلِيَاءِهٖ لِيَعِيْشَ اَوْلِيَاؤُهٗ مَعَ اَعْدَائِهٖ فِيْ دَوْلَتِهِمْ۔ اللہ تعالیٰ اپنے بعضے دشمنوں کو (کافروں اور فاسقوں کو) کچھ اخلاق اور عادات اپنے دوستوں کے عاریت کے طور پر دیتا ہے (جیسے انصاف اور رحم وغیرہ) اس سے یہ غرض ہے کہ اللہ کے دوست اُن کی حکومت میں اپنی زندگی بسر کریں (ورنہ اُن کی حکومت میں نیک بندوں کی زندگی دشوار ہو جاتی)۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُعَارِيْنَ۔ یا اللہ مجھ کو اُن لوگوں میں سے مت کر جن کا ایمان عارینی ہے (جب چاہے تو سلب کر لے)۔

وَكَانَ اَبُو الْخَطَّابِ اَعْنِيْ اَبَا زَيْنَبَ مِمَّنْ اُعِيْرَ الْاِيْمَانَ۔ ابو خطاب اُن لوگوں میں سے تھا جن کو عاریتی ایمان دیا گیا تھا۔

عُوَارٌ۔ آنکھ کا کیچڑا۔

عَوَزٌ۔ محتاج ہونا اور نہ پانا۔

عَوَزٌ۔ نادر اور کمیاب ہونا، محتاج ہونا۔

اِعْوَازٌ۔ حاجت مند ہونا، محتاج ہونا۔

اَعْوَزُ۔ فقیر، محتاج۔

تَخْرُجُ الْمَرْاَةُ اِلٰى اَبِيْهَا يَكِيْدُ بِنَفْسِهٖ فَاِذَا خَرَجَتْ فَلْتَلْتَبِسْ مَعَاوِزَهَا۔ اگر کسی عورت کا باپ مرنے کے قریب ہو تو وہ اپنے باپ کے پاس جا سکتی ہے (اس کے دیکھنے کے لئے اگرچہ خاوند اجازت نہ دے) لیکن اگر وہ جائے تو اپنے پُرانے دھرانے کپڑے پہن کر جائے (یہ نہیں کہ بن ٹھن کر عمدہ کپڑے پہن کر۔ یہ مِعْوَزٌ کی جمع ہے یعنی پُرانا کپڑا)۔

اَمَا لَكَ مِعْوَزٌ۔ کیا تیرے پاس کوئی پُرانا کپڑا بھی نہیں ہے۔

عَوْزَمٌ[1]۔ بوڑھی ادھیڑ اونٹنی جس میں جوانی کا کچھ اثر باقی ہو یا پست قد اونٹنی۔

رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْعَوَازِمِ۔ بوڑھی اونٹنیوں کو ذرا آہستہ ہانکو (بعضوں نے کہا مراد عورتیں ہیں)۔

عَوَصٌ۔ یا عِيَاصٌ۔ سخت ہونا، دشوار ہونا۔

عَوِيْصٌ۔ سخت اور دشوار۔

تَعْوِيْصٌ۔ اور اِعْوَاصٌ۔ دشوار کلام یا بیت ڈالنا۔

جَاءَنِيْ خَبَرٌ مِّنَ الْاَعْوَصِ۔ میرے پاس اعوص سے ایک خبر آئی (اعوص ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب)۔

عَوْضٌ۔ یا عِوَضٌ۔ یا عِيَاضٌ۔ بدلہ دینا (جیسے تَعْوِيْضٌ اور مُعَاوَضَةٌ ہے)۔

اِعْتِيَاضٌ۔ بدلہ لینا۔

اِسْتِعَاضَةٌ۔ بدلہ چاہنا

فَلَمَّا اَحَلَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ لِلْمُسْلِمِيْنَ يَعْنِي الْجِزْيَةَ عَرَفُوْا اَنَّهُمْ قَدْ عَاضَهُمْ اَفْضَلَ مِمَّا خَافُوْا جب اللہ تعالیٰ نے جزیہ مسلمانوں کے لئے حلال کر دیا (یعنی جو ٹیکس کافروں سے لیا جاتا ہے) تو اُن کو معلوم ہو گیا کہ جس بات کا اُن کو ڈر تھا اُس سے بہتر اللہ نے اُن کو بدلہ دیا

اَيُعَاضُ زَوْجُهَا مِنْهَا۔ کیا اُس کے خاوند کو اُس سے بدلہ دلایا جائے گا (ایک روایت میں يُعَارِضُ مِنْهَا ہے معنے وہی ہیں)۔

[1] اُس کو باب العین مع الزاء میں ذکر کرنا تھا مگر متابعت صاحب نہایہ و مجمع ہم نے یہاں ذکر کیا ۱۲ منہ سلمہ ربہ۔

Marfat.com

وَعِوَضًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ ۔ ہر چیز جو فوت ہو جائے اُس کا بدلہ اللہ کے پاس ہے (وہ بہتر بدلہ دے سکتا ہے)۔

عِيَاضٌ ۔ حضرت علی رض کے غلام کا نام تھا۔

عِيَاضُ بْنُ حِمَارٍ ۔ ایک صحابی کا نام ہے۔

عِيَاضُ بْنُ جُمَازٍ يَا حُمَادٍ ۔ قاضی تھا عکاز والوں کا جاہلیّت کے زمانہ میں۔

عَوْضُ ۔ کبھی

عَوْضُ الْعَائِضِيْنَ ۔ ہمیشہ، تمام عمر۔

عَوْفٌ ۔ ایک قسم کی گھاس خوشبودار، اُس کو لازم کر لینا، گرد گھومنا، حال شان، نصیبہ، ایک پرندہ، مُرغا، بُت، شیر، بھیڑیا، اپنے بچوں کے لئے مشقّت اُٹھانے والا۔

اَبُوْ عَوْفٍ ۔ ٹڈا

اُمُّ عَوْفٍ ۔ ٹڈی

تَعَوُّفٌ ۔ رات کو گھومنا، شکار کرنا۔

عُوَافٌ اور عُوَافَہ ۔ جو رات کو شیر شکار کرے اُس کو کھالے۔

هُوَ اَوْفٰى مِنْ عَوْفٍ ۔ عوف سے زیادہ وفادار وہ عوف بن محلم ہے یا عوف بن کعب۔

نَعِمَ عَوْفُكَ يَا اَبَا سَلَمَةَ فَقُلْتُ وَعَوْفُكَ فَنَعِمَ ۔ (جنادہ نے کہا جب کسی شخص کی شادی پر ساتواں دن ہوتا تو وہ سنان بن سلمہ کے پاس جاتا۔ انھوں نے کہا میں بھی اُن کے پاس گیا اور میں دو گلابی رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھا انھوں نے کہا تمہارا نصیب اچھا ہے یا تمہارا حال اچھا ہے۔ میں نے کہا تمہارا نصیب بھی اچھا ہے۔

عُوَافٌ ۔ ایک باغ تھا جو حضرت فاطمہ رض پر وقف تھا۔

عَوْقٌ ۔ روکنا، پھیر دینا، باز رکھنا۔

تَعْوِيْقٌ ۔ اور اِعَاقَةٌ ۔ دیر کرنا، روکنا۔ دیر لگانا۔

تَعَوُّقٌ ۔ رُکنا۔

اِعْتِيَاقٌ ۔ روکنا۔

عَائِقٌ ۔ روک، مانع۔

عُوَقٌ ۔ مانع الخیر۔

عَاقَهٗ عَنِ الْاَمْرِ ۔ اس کام سے روک دیا۔

عَوْقٌ ۔ بھوک۔

عَيِّقٌ ۔ روکنے والا۔

عَاقٍ عَاقٍ ۔ کوّے کی آواز۔

عِوَقٌ لِوَقٌ ۔ شرمندہ، احمق۔

عُوْقٌ ۔ عوج کے باپ کا نام تھا (اور جس نے عُنُق کہا اُس نے غلطی کی)۔

مَا عَاقَتِ الْمَرْاَةُ عِنْدَ زَوْجِهَا وَلَا وَاقَتْ ۔ عورت اپنے خاوند کے دل کو نہیں لگی۔

مُعَوِّقِيْنَ ۔ روکنے والے (مراد منافق ہیں جو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کے لئے نکلنے والے لوگوں کو روکتے تھے)۔

رَجُلٌ تَزَوَّجَ بِامْرَاَةٍ عَائِقٍ ۔ ایک شخص نے ایسی عورت سے نکاح کیا جو جماع سے روکتی ہے۔

عَوَائِقُ الدَّهْرِ ۔ زمانہ کے مشغلے اور کام۔

عَوْكٌ ۔ مُڑنا، دوبارہ حملہ کرنا، سامنے آنا، اپنے گھر آکر سب کھا جانا، کمانا۔

تَعَاوُكٌ ۔ آپس میں لڑنا۔

اِعْتِوَاكٌ ۔ ازدحام کرنا۔

مَا بِهٖ عَوْكٌ ۔ وہ حرکت نہیں کرتا۔

مَعُوْكَہ اور عَوِيْكَہ ۔ جنگ و جدل۔

لَقِيْتُهٗ اَوَّلَ عَوْكٍ وَبَوْكٍ ۔ میں اُس سے سب سے پہلے ملا۔

عَوْلٌ ۔ ظلم کرنا، ستم کرنا، زیادہ ہونا، بلند ہونا، کثیر العیال

Marfat.com

ہونا۔ (جیسے عِیَالَۃٌ ہے) خبر گیری کرنا، پرورش کرنا، روٹی کپڑا دینا۔

عَالَ صَبْرُہٗ یا عِیْلَ۔ اُس کا صبر ختم ہوگیا۔

مَالَہٗ عَالَ وَمَالَ۔ اللہ اُس کے عیال بہت کرے اور اُس کو ظالم بنائے یا اُس کے پاس ایک ٹکا نہیں ہے۔

تَعْوِیْلٌ۔ پکار کر رونا، مدد چاہنا، لادنا۔

اِعْوَالٌ۔ کثیر العیال ہونا۔

مُعَوَّلٌ۔ جس سے مدد لی جائے۔

تَعْیِیْلٌ۔ پرورش کرنا، خبر گیری کرنا۔

اِعَالَۃٌ۔ محتاج ہونا۔

عَوِیْلٌ۔ رونے کی آواز جو چلّا کر ہو۔

عِیَالٌ۔ متعلقین۔ جیسے بیوی، غلام، لونڈی، بال بچے۔

مِعْوَلٌ۔ سبّل پتھر پھوڑنے کا، یا کھودنے کا کدال۔

عَوْلٌ۔ علم فرائض کا ایک عمل ہے وہ یہ ہے کہ سہام کو بڑھا دینا جب حصّہ والوں پر برابر تقسیم نہ ہو سکے۔

وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔ پہلے اُن لوگوں سے شروع کر جن کی تو پرورش کرتا ہے (اُن کا نان نفقہ تجھ سے متعلق ہے اُن سے جو بچے وہ اجنبی فقیروں اور محتاجوں کو دے۔ اوّل خویش بعدہٗ درویش)

مَنْ کَانَتْ لَہٗ جَارِیَۃٌ فَعَالَہَا وَعَلَّمَہَا جس کے پاس ایک لونڈی ہو وہ اُس کی پرورش کرے اور تعلیم دے۔

مَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ۔ جو شخص تین بیٹیوں کی پرورش کرے (اُن کو پالے پوسے تعلیم دے پھر اُن کی شادی کر دے)۔

یَتِیْمٌ عَائِلٌ لَیْسَ لَہٗ عَائِلٌ۔ یتیم محتاج ہے کوئی اُس کا خبر گیراں نہیں ہے۔

وَلٰکِنِّیْ اَعُوْلُ۔ میں پرورش کرتا ہوں۔

مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ۔ جو شخص دو چھوکریوں کی پرورش کرے (دو لڑکیوں کی قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح ملے رہیں گے۔ آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا)

مَارَأَیْتُ اَحَدًا اَرْحَمَ بِالْعِیَالِ۔ میں نے بال بچوں پر اتنا مہربان کسی کو نہیں دیکھا۔

عَالَتِ الْفَرِیْضَۃُ۔ فرائض میں عول ہوگیا (یعنی سہام کے عدد بڑھ گئے۔ مثلاً کوئی مرگیا اس نے دو بیٹیاں چھوڑیں اور ماں باپ بیوی۔ تو بیٹیوں کو دو ثلث اور ماں باپ کو دو سدس اور بیوی کو ثمن ملنا چاہیئے سب ملا کر نو حصّے ہوگئے ایک ثمن زائد ہوا تو اصل مسئلہ ۲۴ سے ہوتا ہے لیکن عول ہو کر ۲۷ حصّے کرنا ہوں گے اب تقسیم یوں ہوگی۔

مسـ المسئلہ ۲۴ و تعول الی ۲۷

بنت	بنت	اب	ام	زوجہ
۸	۸	۴	۴	۳

اس مسئلہ کو مسئلہ منبریہ کہتے ہیں کیونکہ حضرت علیؓ جب منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے تو آپ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا آپ نے فی البدیہہ جواب دیا اور فرمایا کہ بیوی کا ثمن نواں حصّہ ہوگیا یعنی ستائیس کا نواں حصّہ تین ہے وہ اُس کو ملیگا)

عَالَ قَلَمُ زَکَرِیَّا۔ حضرت زکریاؑ کا قلم پانی کے اوپر ہوگیا (تیر آیا)۔

اَلْمُعَوَّلُ عَلَیْہِ یُعَذَّبُ۔ جس پر چلّا کر رو رہے ہیں اُس کو عذاب ہوتا ہے (یعنی مُردے پر۔ بعضوں نے کہا مراد وہ شخص ہے جو چلّا کر رونے پیٹنے کی وصیت کر جائے یا کافر ہو یا کوئی شخص خاص مراد ہے جس کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے معلوم ہوا ہوگا)۔

وَبِالصِّیَاحِ عَوَّلُوْا عَلَیْنَا۔ چلّا چلّا کر ہم پر لوگوں کو کھینچ لائے (یا فریاد کرکے) بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ چیخ پکار کر ہم پر حملہ کر رہے ہیں نہ کہ شجاعت اور بہادری سے

Marfat.com

یضرب صفاتہا بمعولۃ۔ اُس کے سخت اور
چکنے پتھر کو آہنی سبّل (کدال گرز) سے مار رہا ہے۔
کان اذا سمع الحدیث اخذہ العویل حتّٰی
یحفظہ۔ شعبہ جب حدیث سُنتے تو اُس کے پیچھے
لگ جاتے (برابر رٹے جاتے پکار پکار کر) یہاں تک
کہ اُس کو یاد کر لیتے۔
فلمّا عیل صبرہ۔ جب اُس کا صبر ختم ہو گیا
(اب تحمل کی طاقت نہ رہی)۔
کتب الی اھل الکوفۃ انّی لست بمیزان
لا اعول۔ (حضرت عثمانؓ نے کوفہ والوں کو لکھا) میں
کچھ ترازو نہیں ہوں کہ کسی طرف نہ جھکوں۔
لو اراد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم
ان یعھد الیک علت۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تم کو وصیّت کرنا چاہتے تو بھی تم ٹھیک راستہ سے
مڑ جاتیں لوگوں کے بہکانے میں آ جاتیں (ایک روایت
میں عِلت ہے بہ کسرۂ عین یعنی تم مغلوب ہو جاتیں
لوگ تم کو مجبور کر ڈالتے۔
عیل صبرک۔ تمہارا صبر تمام ہو جاتا۔ بعضوں
نے کہا لو کا جواب محذوف ہے یعنی اگر آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم تم کو کچھ وصیّت کرنا چاہتے تو کرتے اور
علت الگ جملہ ہے یعنی تم سیدھے راستہ سے بھٹک
گئی ہو۔ یہ حضرت اُمّ سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا)۔
انّہ دخل بہا واعولت۔ قاسم بن محمد نے اُن
سے صحبت کی وہ صاحب اولاد ہو گئیں (ایک روایت
میں اعیلت ہے معنے وہی ہیں)۔
رجل یدخل علی عشرۃ عیّل وعاء من
ماء۔ ایک شخص جو دس بال بچوں پر ایک برتن
پانی کا لے جائے (عیّل واحد ہے عیال کا اس
کی جمع عیایل ہے)۔

فاذا رجعت الی اھلی دنت منّی المرأۃ
وعیّل او عیّلان۔ جب میں گھر جاتا ہوں تو میری
بیوی میرے پاس آتی ہے اور ایک دو بچے یا متعلقین۔
اتری اللہ قدّر علی الذئب یاکل
حلوبۃ عیایل عالۃ ضرایک۔ کیا اللہ تعالیٰ
نے بھیڑیئے کی تقدیر میں یہ رکھا ہے کہ وہ دودھ والی
بچوں والی بکری کو کھالے یا محتاج بدحال فقیر کو۔
الّذی احصی رمل عالج یعلم انّ السّھام
لا تعول۔ جو خداوند عالج کی ریتی کا شمار جانتا ہے وہ
یہ بھی جانتا ہے کہ سہام میں عَول نہیں ہوتا۔
اوّل من اعال الفرائض عمر بن الخطاب
اوّل جس نے ترکوں میں عول کا قاعدہ نکالا وہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ (اوپر گزر چکا کہ حضرت علی رضی اللہ
عنہ نے بھی عول کو مسلّم رکھا)۔
انت معوّلی۔ تجھی پر میرا بھروسہ ہے۔
عوم۔ تیرنا۔
تعویم۔ ایک سال پھلنا ایک سال نہ پھلنا (جیسے
معاومۃ ہے)۔
عام۔ پورا سال، جس میں جاڑا اور گرمی دونوں
ہوں۔ اور سنۃ عام ہے جہاں سے چاہو شروع کرو
سال پورے ہوئے تک۔
عوّام۔ حضرت زبیرؓ کے والد کا نام تھا۔
نھی عن المعاومۃ۔ معاومہ سے منع کیا یعنی درخت
کا میوہ دو تین یا زیادہ سالوں تک بیچنا۔ (کیونکہ اُس
میں دھوکا ہے شاید میوہ اُن سالوں میں پیدا نہ ہو)۔
عام سنۃ۔ قحط کا سال۔
سوی الحنظل العامیّ والعلھز العتل۔ کوئی
کھانا نہ رہا صرف اندرائن کا پھل جو قحط کے سال
میں مستعمل ہوتا ہے اور خراب علہز رہ گیا۔ (علہز کا ذکر اوپر

Marfat.com

ہو چکا ہے)۔

عَلِّمُوْا صِبْیَانَکُمُ الْعَوْمَ۔ اپنے بچوں کو تیرنا سکھاؤ (چونکہ تیرنا ایک بڑے کام کا ہنر ہے اور ڈوبنے کی آفت سے بچاتا ہے)۔

عَوْنٌ۔ مددگار، حامی، پشتیبان (اَعْوَانٌ جمع)۔

عَوْنٌ۔ مدد، اعانت۔

مَعُوْنَةٌ اور مَعَانَةٌ۔ مدد کرنا (جیسے اِعَانَةٌ ہے)۔

تَعْوِیْنٌ۔ مدد کرنا، میانہ عمر ہونا۔

اِسْتِعَانَةٌ۔ مدد چاہنا۔

کَانَتْ ضَرَبَاتُہٗ مُبْتَکَرَاتٍ لَا عُوْنًا۔ حضرت علی رض کی ضربیں قاطع اور ماضی ہوتیں دوبارہ مارنے کی احتیاج نہ ہوتی (آپ ایک ہی ضرب میں دشمن کا کام تمام کر دیتے) عُوْنٌ جمع ہے عَوَانٌ کی یعنی جھڑپا جھڑپی جس میں دوبارہ مارنے کی ضرورت پڑے۔ اسی سے ہے حَرْبٌ عَوَانٌ یعنی وہ جنگ جس میں کئی بار قتال واقع ہو گویا پہلا قتال بکر ہوا دوسرا عوان یعنی میانہ۔

عَوَانٌ بَیْنَ ذٰلِکَ۔ یعنی وہ گائے نہ بوڑھی ہے نہ بچیا بلکہ بیچ کی عمر کی ہے۔

لَا تَکُوْنُوْا عَوْنَ الشَّیْطٰنِ عَلٰی اَخِیْکُمْ۔ اپنے بھائی کے مقابلہ میں شیطان کی مدد نہ کرو (اس کو برا بھلا نہ کہو ورنہ شیطان جو مسلمان کو ذلیل کرنا چاہتا ہے اور زیادہ خوش ہوگا)۔

اِسْتَعِیْنُوْا عَلٰی حَوَائِجِکُمْ اِلَی اللّٰہِ بِالصَّبْرِ۔ اپنی حاجتوں کو اللہ تعالیٰ سے پورا کرانے کے لئے صبر سے مدد لو (جلدی نہ کرو اس نے ہر کام کا ایک وقت رکھا ہے پیغمبروں کی دعائیں بھی فوراً قبول نہیں ہوئیں بلکہ سال ہا سال گزرنے کے بعد قبول ہوئیں۔ بعضوں نے کہا صبر سے یہ مراد ہے کہ نماز اور دوسری عبادات کی تکالیف پر صبر کرو)۔

اِسْتَعِیْنُوْا عَلٰی حَوَائِجِکُمْ بِالْکِتْمَانِ۔ اپنی حاجتوں کو رازداری سے پورا کرو (یعنی اپنی حاجات اور مطالب کو پوشیدہ رکھو ہر کس و ناکس سے ان کا اظہار نہ کرو ورنہ دشمن مخالفانہ کوشش شروع کر دیں گے)۔

کَانَ یَسْتَعِیْنُ بِالْخَاصَّةِ عَلَی الْعَامَّةِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاص لوگوں سے عام لوگوں پر مدد لیتے (یعنی خاص لوگوں کو دین کی باتیں اور احکام بتلاتے وہ عام لوگوں کو پہنچا دیتے)۔

وَحَلْقُ الْعَانَةِ۔ اور زیر ناف کے بال مونڈنا۔ (جو قبل اور دبر پر ہوں اور اکھیڑنا اور نورہ لگانا بھی کافی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیر ناف اپنے ہاتھ سے نورہ لگاتے بعضوں نے کہا عورتوں کو اکھیڑنا بہتر ہے)۔

اَللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ۔ اللہ اس بندے کا مددگار ہے جب تک وہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرتا ہے۔

اِنَّ مِنْ اَحَبِّ عِبَادِ اللّٰہِ عَبْدًا اَعَانَہُ اللّٰہُ عَلٰی نَفْسِہٖ۔ سب سے زیادہ اللہ کو وہ بندہ محبوب ہے جس کی اللہ نے اس کے نفس کے مقابل مدد کی ہو (یعنی نفس پر اس کو قادر کیا ہو وہ اللہ کے ڈر سے نفسانی خواہشوں اور گناہوں سے بچا رہے)۔

عَوْنٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا بھی نام تھا۔

مَا عِنْدَکَ مَعُوْنَةٌ وَّلَا مَعَانَةٌ وَّلَا عَوْنٌ۔ تیرے پاس کوئی مدد نہیں ہے۔

تَنْزِلُ الْمَعُوْنَةُ عَلٰی قَدْرِ الْمُؤْنَةِ۔ جتنی ذمہ داری ہو (لوگوں کے کھلانے پلانے کا خرچہ) اتنی ہی اللہ کی مدد اترے گی (تو آدمی کو کثرتِ عیال و اطفال

Marfat.com

سے معنی وہی ہیں)۔

مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ۔ مشہور صحابی ہیں یہ اُس وقت مسلمان ہوئے جب مکّہ فتح ہوگیا نہ مہاجرین میں سے تھے نہ انصار میں سے بلکہ طلقاء میں سے یعنی جن کافروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکّہ کے بعد آزاد کر کے اُن کو امن دیا تھا۔

باب العین مع الھاء

عَهْدٌ۔ وصیّت کرنا، اقرار لینا، نگہبانی کرنا، حفاظت کرنا، ملاقات کرنا، وعدہ پورا کرنا، نصیحت کرنا، اقرار کرنا، قسم کھانا، پہچاننا، جاننا، اللہ کو جاننا۔

مُعَاهَدَةٌ۔ اقرار کرنا، محالفہ (یعنی دونوں طرف سے قسموں کے ساتھ کوئی اقرار کرنا)۔

اِعْهَادٌ۔ بری کرنا، بے ڈر کرنا۔

تَعَهُّدٌ۔ اور تَعَاهُدٌ۔ خبرگیری کرنا، اصلاح کرنا، انتظام کرنا، تعاقد اور تحالف کرنا۔

اِسْتِعْهَادٌ۔ اقرار کرنا، اپنی طرف سے کسی کو اطمینان دلانا۔

اِعْتِهَادٌ۔ از سرِ نو اقرار کرنا، خبرگیری کرنا۔

وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ۔ میں تو اے پروردگار جہاں تک مجھ سے ہوسکتا ہے تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں (عہد یہ کہ تیری وحدانیت کا اقرار کرتا رہوں گا تجھ پر ایمان لاؤں گا جو روزِ الست روحِ انسانی سے لیا گیا تھا۔ وعدہ یہ کہ دوبارہ جی اُٹھنے اور ثواب اور عقاب کی تصدیق کرتا ہوں)۔

لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَّلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ۔ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کریں گے اور نہ اُس کافر کو قتل کریں گے جس سے عہد کیا گیا ہو جب تک عہد قائم ہے (مطلب یہ ہے کہ ذمّی کافر جو دارالاسلام میں رہتے ہیں اور اُن سے جزیہ لیا جاتا ہے مسلمان اُن کے جان و مال کی حفاظت کریں گے۔ اسی طرح اُس کافر کی جو تجارت یا اور کسی غرض سے دارالاسلام میں آیا ہو اور اُس کو امن دیا گیا ہو (ایسے کافر کو مستأمن کہتے ہیں) اُس کو بھی قتل نہ کریں گے جب تک وہ اپنے ملک اور وطن اور امن کی جگہ نہ پہنچ جائے)۔

مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔ جو شخص اُس کافر کو مارے جس سے عہد کیا گیا ہو (یعنی ذمّی یا مستأمن کو) اللہ تعالیٰ اُس کا نہ نفل قبول کرے گا نہ فرض (یعنی اُس کی کوئی عبادت قبول نہ ہوگی)۔

وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهَدٍ۔ تم کو اُس کافر کی پڑی ہوئی چیز بھی لے لینا درست نہیں ہے جس سے عہد کیا گیا ہو (کیونکہ ایسے کافر کا مال مسلمان کے مال کی طرح محفوظ ہے)۔

حُسْنُ الْعَهْدِ مِنَ الْاِيْمَانِ۔ عہد کا خیال رکھنا اُس کو اچھی طرح پورا کرنا ایمان میں داخل ہے۔ (جو شخص بدعہدی اور دغابازی کرے اُس کے ایمان میں نقص ہے)۔

تَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ۔ عبداللہ بن مسعودؓ جو تم کو شریعت کی باتیں بتلائیں (دین کے احکام سکھلائیں جو وصیّت اور نصیحت کریں) اُس پر عمل کرو۔ دوسری روایت میں یوں ہے جو بات عبداللہ بن مسعودؓ میری امّت کے لئے پسند کریں میں بھی اُس کو پسند کرتا ہوں)۔

عَهِدَ اِلَيَّ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (حضرت علی رضؓ نے فرمایا) مجھ کو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے یہ وصیت کی۔

اُنْشِدُكَ عَهْدَكَ۔ پروردگار! میں تجھ سے تیرا وعدہ بیان کرتا ہوں (جو تو نے فرمایا تھا کہ مسلمانوں کو

فتح حاصل ہو گی میں اُن کی مدد کروں گا۔ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین تھا کہ وعدۂ الٰہی ضرور پورا ہو گا مگر مسلمانوں کو تسلی دینے کے لئے اور اُن کا دل مضبوط کرنے کے لئے آپؐ نے یوں دُعاء فرمائی اور شاید آپؐ کو یہ ڈر ہوا ہو کہ کسی قصور کی وجہ سے اس وعدے کے ایفاء میں دیر ہو جائے)۔

لَعَلِّي أَعْهَدُ۔ شاید میں کچھ لوگوں کو وصیت کر سکوں

هُوَ ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ أَخِي۔ یہ تو میرے بھائی کا بیٹا ہے اُس کے لئے میرے بھائی نے مجھ کو وصیت کی تھی (کہ تم اُس بچہ کو لے لینا اُس کی پرورش کرنا وہ تمہارا بھتیجا ہے)۔

وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ۔ اور گھر کی چیزیں جو اُس کو معلوم تھیں اُن کو بھی نہیں پوچھتا (کہ وہ کہاں گئیں۔ یعنی غلہ کریانہ وغیرہ۔ مطلب یہ ہے کہ بہت سخی اور سیر چشم ہے)۔

وَتَرَكْتِ عُهَيْدَاهُ۔ (حضرت اُمِّ سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا) تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک چھوٹے حکم کو چھوڑ دیا (کہ میرے بعد اپنی گھروں میں بیٹھی رہنا)۔

عُهْدَةُ الرَّقِيقِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ۔ غلام لونڈی اگر کوئی خریدے تو تین دن تک اُس کو اختیار ہے (چاہے تو بائع کو واپس کر دے اور اپنے دیئے ہوئے دام اُس سے پھیر لے اسی طرح اگر تین دن کے اندر اُس میں کوئی عیب ہو جائے تو بائع کو اُس کا نقصان دینا ہو گا اور خریدار اُس کو پھیر بھی سکتا ہے گواہوں کی ضرورت نہیں لیکن تین دن کے بعد اگر عیب نکلے تو بغیر شہادت کے واپس نہیں کر سکتا۔ اور امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ لاعلاج مرضوں میں جیسے جذام وغیرہ ہے مشتری کو ایک سال تک پھیرنے کا اختیار ہو گا۔ اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اُس عیب کو دیکھیں گے اگر تین دن کی مدت میں وہ حادث ہو سکتا ہے تو بائع کا قول مقبول ہو گا ورنہ مشتری کو پھیر دینے کا اختیار حاصل ہو گا)۔

كَانَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ۔ اُن کا اخیر کام مکہ میں طواف ہوتا خانۂ کعبہ کا (مراد طواف الوداع ہے جو واجب ہے مگر حائضہ عورت اُس کو چھوڑ دے سکتی ہے)۔

تَذَكَّرْ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ۔ تم اپنے عیش ونشاط اور جوانی کا زمانہ یاد کرو (اور ایک نکاح کر لو)۔

وَأَعْهَدُ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ۔ میں وصیت کر جاؤں (کہ میرے بعد ابو بکر صدیقؓ خلیفہ ہوں ایسا نہ ہو کوئی کہنے والا یوں کہے کہ میں خلافت کا زیادہ حق دار ہوں (پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا قصد کیا تھا کہ ابو بکرؓ کی خلافت کی صاف صریح وصیت کر دیں۔ پھر فرمایا اس کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی خود اللہ جل جلالہ اور مومنین ابو بکرؓ کے سوا دوسرے کی خلافت تسلیم نہ کریں گے)۔

قَدِمَتْ أُمِّي فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ وَمُدَّتِهِمْ میری ماں اُن دنوں میں آئی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے لوگوں میں صلح کی میعاد باقی تھی۔

حَتَّى يَعْهَدَ إِلَيْنَا عَهْدَ الْجَدِّ۔ تا کہ ہم سے دادا کا مسئلہ صاف بیان فرما دیں (کہ بھائیوں کے ہوتے دادا ترکہ سے محروم ہوتا ہے یا بھائی اُس کی وجہ سے محروم ہوتے ہیں یا دونوں میں مقاسمہ ہوتا ہے۔ دوسرے کلالہ کا مسئلہ۔ کلالہ وہ ہے جس کی اولاد اور باپ نہ ہو یا چچا کے بیٹے یا دور وارث جو نہ اولاد ہو نہ والد۔ تیسرے ربٰو کا مسئلہ یعنی سود کا یہ بھی گول مول رہا اور لوگوں نے اُس میں بہت اختلاف کیا۔ یہاں تک کہ بعضے کہتے ہیں ربٰو ہمیشہ اُدھار میں ہوتا ہے اور نقدا نقد میں ربٰو نہیں ہے)۔

اِتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ

Marfat.com

سَبَبْتُهُ اَوْ لَعَنْتُهُ فَاجْعَلْهُ زَكٰوةً وَّصَلٰوةً۔ میں نے اپنے پروردگار سے عہد کر لیا ہے کہ جس شخص کو (بشرطیکہ وہ مسلمان ہو) میں برا کہوں یا اُس پر لعنت کروں تو یہ میری برائی کرنا اور لعنت اُس کے لئے گناہوں سے صفائی اور رحمت کر دے۔

تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ۔ قرآن کی مزاولت رکھو (اُس کو پڑھتے اور سُنتے رہو دور کرتے رہو ایسا نہ ہو کہ بھول جائے)۔

وَيُصِيْرُ مَعْهَدُهَا قَاعًا سَمْلَقًا۔ اُس کا مقام ایک چٹپیر (بنجر) میدان میں ہوگا جہاں درخت وغیرہ کچھ نہ ہوں۔

يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ۔ جو مسجد میں ہر وقت آیا کرتا ہے یا مسجد کی نگرانی اور خبرگیری کرتا ہے۔

لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ اَشَدَّ تَعَاهُدًا۔ مجھ کو کسی چیز کا اتنا خیال اور اہتمام نہ تھا۔

يَتَعَاهَدُنَا۔ آپ وعظ و نصیحت میں ہمارا خیال رکھتے (موقع بہ موقع فرصت اور خوشی اور فراغت کا وقت دیکھ کر وعظ فرماتے یہ نہیں کہ ہر وقت ہم کو مشغول رکھتے)۔

لَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهُ۔ جو شخص وعدہ وفا نہ کرے وہ بے دین ہے (یعنی اس کا ایمان کامل نہیں)۔

اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ۔ ہم میں اور منافقوں میں جو عہد ہے وہ نماز کا ہے (اگر نماز کے پابند رہیں گے تو ہم ظاہر پر حکم کر کے اُن کو مسلمان سمجھیں گے اگر نماز ترک کر دیں گے تو پھر کافروں کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے وہ اُن سے کیا جائے گا)۔

لَا يَحِلُّ اَمْوَالُ الْمُعَاهِدِيْنَ اِلَّا بِحَقِّهَا۔ ذمی کافروں کے مال ناحق لے لینا حلال نہیں ہے (البتہ حق پر اُن کا لینا درست ہے جیسے مسلمانوں کے مال)۔

اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے کہ میں خلافت کو اپنی مرضی سے نہ چھوڑوں یا دشمنوں سے جنگ نہ کروں (یہ حضرت عثمانؓ نے فرمایا جب باغیوں نے آپ کا محاصرہ کر لیا تھا اور خلافت چھوڑنے کے لئے مجبور کر رہے تھے)۔

بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قِبَلَهُمْ۔ اُن لوگوں سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد تھا یعنی جن لوگوں کے پاس آپؐ نے قاریوں کو بھیجا تھا انہی کی جانب میں بعضے لوگوں سے عہد بھی تھا (یعنی قبیلۂ رعل اور ذکوان اور عُصَیَّہ سے مگر اُن لوگوں نے عہد کی پرواہ نہ کی اور بعوض اس کے کہ دشمنوں کے مقابلہ میں اُن کی مدد کرتے اُن کو مار ڈالا۔ ایک روایت میں قَبْلَهُمْ ہے یعنی جو اُن لوگوں سے پہلے اور اسی جانب میں تھے یعنی اُن کے ملک پہلے ملتے تھے)۔

فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ۔ جو شخص نماز پنجگانہ کی محافظت نہ کرے اُس کے لئے اللہ کا عہد نہیں ہے (اگر چاہے تو اُس کو عذاب کرے چاہے تو بخش دے)۔

عَهِدْنَا اِلَيْهِ فِيْ مُحَمَّدٍ وَّالْاَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهٖ فَتَرَكَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ عَزْمٌ۔ یعنی ہم نے آدمؑ سے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کے بعد آپ کے اوصیاء کا حال بیان کر دیا لیکن وہ بھول گئے اور ہم نے اُس میں مضبوطی نہیں پائی۔ (امامیہ کی روایت ہے)۔

لَمْ يَبْعَثْنِيْ رَبِّيْ بِاَنْ اَظْلِمَ مُعَاهِدًا وَّلَا غَيْرَهٗ۔ مجھ کو میرے مالک نے اس لئے نہیں بھیجا کہ میں ذمی کافر پر یا اور کسی پر ظلم کروں۔

اِعْتُقِلَ لِسَانُ رَجُلٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کی زبان بند ہو گئی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا۔

Marfat.com

یا اللہ میں دنیا میں تجھ سے یہ اقرار کرتا ہوں۔

عَهْدِیْ بِهٖ قَرِیْبٌ۔ ابھی تو میں اُس سے مل چکا ہوں (یعنی تھوڑا زمانہ میری اور اُس کی ملاقات پر گزرا ہے)۔

تَعَاهَدْ جِیْرَانَكَ۔ اپنے ہمسایوں کی خبر رکھ۔

فِی الْاَمْرِ عُهْدَةٌ۔ ابھی اس کام میں اصلاح کی ضرورت ہے، دوبارہ توجہ کی۔

فِیْ عَقْلِهٖ عُهْدَةٌ۔ اُس کی عقل ضعیف ہے۔

عُهْدَةٌ۔ ضمان، ذمہ داری۔

لَا عُهْدَةَ فِی الْعَبْدِ۔ غلام میں کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

لَیْسَ فِی الْاِبَاقِ عُهْدَةٌ۔ اگر غلام بھاگ جائے تو بائع کو کوئی تاوان نہ دینا ہوگا۔

بَرِئْتُ مِنْ عُهْدَةِ هٰذَا الْعَبْدِ۔ میں اس غلام کے عیب کا ذمہ دار نہیں۔

یَدْخُلُ فِی الْاَمَانِ ذُوْ عَهْدٍ وَّ مُعَاهِدٌ۔ امان میں جس سے عہد ہوا اور ذمی سب داخل ہوتے ہیں۔

عَهِدْتُ اِلٰی اَکْبَرِ وَلَدِیْ۔ میں اپنے بڑے بیٹے کو وصی بناتا ہوں۔

یَوْمُ الْغَدِیْرِ یُسَمّٰی فِی السَّمَاءِ یَوْمَ الْعَهْدِ الْمَعْهُوْدِ۔ غدیر کا دن جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضؓ کے لئے فرمایا تھا کہ میں جس کا دوست ہوں علی رضؓ بھی اُس کا دوست ہے آسمان میں یوم العہد المعہود کہلاتا ہے (امامیہ کی روایت ہے)۔

وَجَّهَنِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ لِاُجَدِّدَ بِهٖ عَهْدًا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تاکہ میں نئی باریابی حاصل کروں۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِیَارَتِیْ۔ یا اللہ اسکو میری آخری زیارت مت کر (بلکہ دوبارہ زیارت کرنے کی توفیق دے)۔

اِنَّ لِکُلِّ اِمَامٍ عَهْدًا وَّثِیْقًا فِیْ رِقَابِ اَوْلِیَائِهِمْ۔ ہر امام کا اُس کے دوستوں کی گردنوں پر ایک عہد ہے (کہ زندگی بھر اُس کی اطاعت کریں اور مرنے کے بعد اُس کی قبر کی زیارت کریں)۔ (روایت امامیہ)

تَعَاهَدُوْا نِعَالَکُمْ عِنْدَ اَبْوَابِ مَسَاجِدِکُمْ مسجدوں کے دروازوں پر اپنے جوتوں کی حفاظت کرو۔

مِیْثَاقِیْ تَعَاهَدْتُهٗ۔ میرا اقرار جس کو میں نے تازہ کیا۔

عَهْرٌ۔ یا عَهَرٌ یا عُهُوْرٌ یا عُهُوْرَةٌ یا عَهَارَةٌ۔ رات کو حرام کاری کے لئے آنا، یا دن کو برائی کے پیچھے لگنا، زنا یا چوری کرنا۔

عَاهِرٌ۔ زنا کار مرد یا عورت۔

عَاهِرَة۔ چھنال (اور جمع عُهَّارٌ اور عَوَاهِرُ ہے)۔

عِهَارٌ۔ زنا کرنا۔

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔ بچہ اُسی شخص کا ہوگا جس کی بیوی یا لونڈی ہے اور زنا کرنے والے کے لئے پتھر (یعنی زانی کا کوئی حق اُس بچہ میں نہ ہوگا۔ دوسری روایت میں ہے لَهُ التُّرَابُ اُس کو مٹی ملے گی۔ بعضوں نے کہا پتھر سے یہ مراد ہے کہ وہ سنگسار کیا جائے گا۔ اُس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہر زانی کو سنگسار نہیں کر سکتے دوسرے سنگسار کرنے سے بچہ کے نسب کی نفی نہیں ہوتی تو صحیح یہی ہے کہ لَهُ الْحَجَرُ سے یہ مراد ہے کہ زانی کو خاک کچھ نہیں ملے گا)۔

اَللّٰهُمَّ بَدِّلْهُ بِالْعُهْرِ الْعِفَّةَ۔ یا اللہ حرامکاری کے بدلے اُس کو پاک دامنی نصیب کر۔

اَیُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْ اَمَةٍ۔ جو شخص کسی آزاد عورت یا لونڈی سے زنا کرے۔

ذُوْ مُعَاهِرٍ۔ ایک شاخ ہے قبیلۂ حمیر کی۔

Marfat.com

عَهْنٌ ۔ اقامت کرنا، نکلنا، کوشش کرنا، عہد کرنا، جلدی کرنا، سوکھ جانا۔

عَاهِنٌ ۔ مقیم ۔ فقیر، سست، ڈھیلا۔

عِهْنٌ ۔ اون یا رنگا ہوا اون۔

اَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِهْنٍ ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹوں کے ہار بٹے جو رنگے ہوئے اون کے تھے۔

اَللُّعْبَةُ مِنْ عِهْنٍ ۔ اون کا کھلونا۔

كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۔ دھنکے ہوئے اون کی طرح۔

اِئْتِنِيْ بِجَرِيْدَةٍ وَاتَّقِ الْعَوَاهِنَ ۔ ایک کھجور کی ڈالی لے کر آ لیکن اُن ڈالیوں سے بچا رہ جو ڈھنڈھ کے پاس ہوتی ہیں کیونکہ اُن کے کاٹنے سے احتمال ہے کہ درخت کو نقصان پہنچے وہ سوکھ جائے)۔

اِنَّ السَّلَفَ كَانُوْا يُرْسِلُوْنَ الْكَلِمَةَ عَلٰى عَوَاهِنِهَا ۔ اگلے لوگ مطلق العنانی سے باتیں کیا کرتے (یعنی جو ذہن میں حاضر ہوتا وہ کہہ ڈالتے خطا اور صواب کی پرواہ نہ کرتے۔ مطلب یہ ہے کہ چباچبا کر الفاظ جوڑ کر سوچ سوچ کے کلام نہیں کرتے تھے جیسے پچھلے لوگوں کا دستور ہے۔ عَوَاهِنُ جمع ہے عَاهِنَة کی راستہ چھوڑ کر اور طرف چلنے والا۔ بعضوں نے کہا یہ عَهَنَ لَهٗ سے ماخوذ ہے یعنی جلدی کی۔ یا عَهَنَ الشَّيْءُ سے وہ شی حاضر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو دل میں آتا ہے وہ کہہ ڈالتے کلام کو سنوارتے نہیں)۔

باب العین مع الیاء

عَيْبٌ ۔ عیب کرنا۔

مَعِيْبٌ اور مَعْيُوْبٌ ۔ عیب دار

عَابَ السِّقَاءُ ۔ مشک کا دودھ جم کر دہی ہو گیا۔

تَعْيِيْبٌ ۔ عیب دار کرنا۔ (جیسے تَعَيُّبٌ ہے)۔

عَائِبٌ ۔ جما ہوا گاڑھا دودھ۔

عَيَّابٌ ۔ بہت عیب والا۔

اَلْاَنْصَارُ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ ۔ انصاری لوگ میرا معدہ اور گٹھری ہیں (یعنی میرے خالص دوست اور محرم راز ہیں)۔

وَاِنَّ بَيْنَهُمْ عَيْبَةً مَّكْفُوْفَةً ۔ اُن کے درمیان تو ایک بندھی ہوئی گٹھری ہے (یعنی صاف سینہ جو بیر اور کینہ سے خالی صلح اور رضامندی سے بھرا ہوا۔ بعضوں نے کہا عیبۃ مکفوفۃ سے یہ مراد ہے کہ اُن میں ایک مدّت کے لئے مصالحت قرار پائی ہے جو جنگ کو روکتی ہے)۔

مَالِيْ وَلَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ بِعَيْبَتِكَ ۔ (جب حضرت عمر رض نے حضرت عائشہ رض کو ملامت کی کہ تم ہی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیویوں کو بھی جرأت دلائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کیا تو حضرت عائشہ رض نے کہا) خطاب اپنے گھر والوں میں مشغول رہو۔ (یعنی جاؤ اپنا کام کرو تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بیویوں کے درمیان دخل دینے والے کون؟ وہ جانیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانیں)۔

اِصْطَلَحُوْا عَلٰى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِيْنَ عَلٰى اَنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ عَيْبَةً مَّكْفُوْفَةً ۔ مکّہ کے کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی کہ دس برس تک لڑائی موقوف رہے گی اور ہمارے اور آپ کے درمیان ایک بندھی ہوئی گٹھری رہے گی (یعنی صلح اور صفائی پھر خود مکّہ کے کافروں نے چوتھے سال اس صلح کو توڑ ڈالا آخر آپ نے مکّہ پر فوج کشی کی اور مکّہ فتح کر لیا)۔

مَا عَابَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کا عیب،

Marfat.com

نہیں کیا دکہ بدمزہ ہے یا پھیکا ہے یا تلخ ہے یا بدبودار ہے) بلکہ اچھا معلوم ہوا تو کھایا ورنہ چھوڑ دیا نہ کھایا۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا وَاسْتُرْ عُيُوْبَنَا۔ یا اللہ ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمارے عیبوں کو چھپائے رکھ (لوگوں میں فاش کرکے ہم کو ذلیل مت کر)۔

وَاسْتُرْ لِیْ عُيُوْبِیْ۔ میرے عیبوں کو چھپائے رکھ۔

عَابَ الْمَتَاعُ۔ مال میں عیب ہوگیا۔

عُبْتُهٗ۔ میں نے اُس کو عیب دار کر دیا۔

عَيْثٌ۔ بگاڑنا، خراب کرنا، تباہ کرنا، فساد کرنا۔

تَعْيِيْثٌ۔ ہاتھ سے اندھیرے میں ٹٹولنا، شروع کرنا۔

تَعَيُّثٌ۔ سیرابی سے کم پینا۔

عَيُوْثٌ اور عَيَّاثٌ۔ بڑا فسادی۔

كِسْرٰی وَقَيْصَرُ يَعِيْثَانِ فِيْمَا يَعِيْثَانِ فِيْهِ وَاَنْتَ هٰكَذَا۔ ایران اور روم کے بادشاہ خوب فضول خرچی کیا کرتے ہیں تم بھی یہی کرتے ہو (مال کو تباہ کرتے ہو اور لٹاتے ہو)۔

فَعَاثَ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا۔ پھر دجال داہنے اور بائیں دونوں طرف فساد پھیلائے گا، لوگوں کو گمراہ کرے گا۔ (ایک روایت میں فَعَاثَ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا ہے یعنی مفسد لوگوں کو داہنے اور بائیں اپنی طرف سے بھیجے گا)۔

عَاثَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِیْ دِمَائِهَا۔ اس اُمت نے خوب خوں ریزی کی (آپس ہی میں جنگ شروع کی ہزارہا مسلمان مارے گئے)۔

عَيْجٌ۔ پرواہ کرنا، راضی ہونا، سیراب ہونا، نفع اُٹھانا۔

عِيْدٌ[1]۔ خوشی اور مسرت کا دن جو ہر سال بار بار آتا ہے۔

لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِيْدًا۔ میری قبر کو عید نہ بناؤ (عید کی طرح وہاں اجتماع نہ کیا کرو، یا ہر سال وہاں میلہ نہ لگایا کرو جیسے عید گاہ میں مجمع ہوتا ہے)۔

عَيْرٌ۔ ناک کی سیدھ پر بھاگنا، اِدھر اُدھر بھاگنا، بار بار آنا جانا، عیب کرنا۔

تَعْيِيْرٌ۔ عیب کرنا، بُرا کہنا، سرزنش اور ملامت کرنا، شرم کی بات منسوب کرنا، روپیوں یا اشرفیوں کا تولنا، اُن کا وزن جانچنے کے لئے کانٹا لگانا۔

مُعَايَرَةٌ۔ جانچنا، پرکھنا۔

اِعَارَةٌ۔ اِدھر اُدھر بھاگنا۔

تَعَايُرٌ۔ ایک دوسرے کو ملامت اور سرزنش کرنا۔

عِيَارٌ۔ کسوٹی، کانٹا جس سے وزن دریافت کریں۔

عَارٌ۔ ہر کام یا امر جس سے شرم لاحق ہو۔

عَيْرٌ۔ گدھا یا جنگلی گدھا۔

عَيَّارٌ۔ بڑا پھرنے والا شخص، عقلمند یا جو نفس کو ڈھیلا چھوڑ دے اور شیر کو بھی کہتے ہیں۔

اِنَّهٗ كَانَ يَمُرُّ بِالتَّمْرَةِ الْعَائِرَةِ فَمَا يَمْنَعُهٗ مِنْ اَخْذِهَا اِلَّا مَخَافَةُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں پڑی ہوئی کھجور پر گزرتے پھر اُس کے لے لینے سے آپ کو یہی ڈر روکتا کہ شاید صدقہ کی کھجور ہو (اور صدقہ آپ کو اور بنی ہاشم کو لینا درست نہ تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسی ہلکی کم قیمت کھانے پینے کی چیز کا جو کہیں پڑی ہو اُٹھا لینا اور کھا جانا منع نہیں ہے)۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ غَنَمَيْنِ۔ منافق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بکری دو گلوں کے درمیان گھومتی رہتی ہے (کبھی اِدھر جاتی ہے کبھی اُدھر اور کسی گلے میں اطمینان سے نہیں ٹھہرتی)۔

اِنَّ رَجُلًا اَصَابَهٗ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهٗ۔ ایک

[1] اس کو باب العین مع الواو میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے صرف مناسبت لفظی سے یہاں بیان کیا ۱۲ منہ سلمہ ربہ

Marfat.com

شخص کو ایک تیر لگا جس کا مارنے والا معلوم نہ ہوا اور اُس کو قتل کر ڈالا۔
فِی الْکَلْبِ الَّذِیْ دَخَلَ حَائِطَہٗ، اِنَّمَا ھُوَ عَائِرٌ۔ ایک کُتّا اُن کے باغ میں گُھس گیا اُنھوں نے کہا بھاگا ہوا کُتا ہے (جو اپنے مالک کے پاس سے نکل بھاگا ہے)۔
اِنَّ فَرَسًا لَّہٗ عَارَ۔ ایک گھوڑا عبداللہ بن عمرؓ کا بھاگ نکلا (سیدھا مُنہ کے رُخ پر چل دیا)۔
اِنَّ عَبْدًا لَّہٗ عَارَ۔ اُن کا ایک غلام بھاگ نکلا۔
اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ شَرًّا اَمْسَکَ عَلَیْہِ بِذُنُوْبِہٖ حَتّٰی یُوَافِیَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّہٗ عَیْرٌ۔ جب اللہ تعؔ کسی بندے کے ساتھ بُرا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے گناہ سب قائم رکھتا جاتا ہے (معاف نہیں کرتا) یہاں تک کہ قیامت کے دن وہ گدھے کی طرح (گناہوں کے بوجھ سے لدا ہوا) آئے گا۔ (بعضوں نے کہا عَیْرٌ مدینہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اُس کے گناہ پہاڑ کے برابر ہوں گے)۔
عَیْرٌ اَنَّہٗ قُذِفَتْ بِالنَّحْضِ عَنْ عُرُضٍ۔ ایک سانڈنی ہے تیز رو جو پُر گوشت ہونے کی وجہ سے ایک طرف سے پھینکی گئی (تیز روی کی وجہ سے اُس سانڈنی کو جنگلی گدھے سے تشبیہ دی)۔
اِنَّہٗ حَرَّمَ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کا حرم عَیر پہاڑ سے ثور پہاڑ تک مقرر کیا۔ (یہ دونوں پہاڑ مدینہ میں ہیں۔ بعضوں نے کہا ثور راوی کی غلطی ہے اور صحیح اُحد ہے جو مشہور پہاڑ ہے مدینہ سے قریب۔ ایک روایت میں مَا بَیْنَ عَائِرٍ اِلٰی کَذَا ہے۔ عائر بھی ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ میں۔ بعضوں نے کہا مابین عیر الی ثور صحیح ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ مدینہ میں حرم کی مسافت اتنی مقرر کی جتنی مسافت عَیر اور ثور پہاڑوں میں ہے جو مکہ

میں ہیں)۔
اَغْتَالُ مُحَمَّدًا ثُمَّ اٰخُذُ فِیْ عَیْرٍ عَدْوِیْ۔ ایک شخص نے کہا میں حضرت محمدؐ کو دھوکے سے مار کر عَیر پہاڑ پر سے چل دوں گا۔
اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاَمِرَّ عَلٰی عِیَارِ الْاُذُنَیْنِ۔ جب تو وضو کرے تو کانوں کی بلندیوں پر بھی ہاتھ پھیر (عِیار جمع ہے عَیْرٌ کی بمعنے بلند اور اُٹھا ہوا حصہ کان کا، اور ہر ایک اُٹھی ہوئی ہڈی کو بھی عَیر کہتے ہیں)۔
اِنَّہٗ کَانَ یَشْتَرِی الْعِیْرَ حُکْرَۃً ثُمَّ یَقُوْلُ مَنْ یُّرْبِحُنِیْ عُقُلَھَا۔ حضرت عثمانؓ سارا قافلہ اونٹوں کا (جن پر غلّہ لدا ہوتا) اکٹھا خرید کر لیتے پھر یوں کہتے کون مجھ کو اُن کے باندھنے کی رسّیاں نفع میں دیتا ہے (عِیْر گویا جمع ہے عَیْر کی۔ بعضوں نے کہا عِیر کہتے ہیں گدھوں کے قافلہ کو اردو میں اُس کو بیر بھیر کہتے ہیں)۔
اِنَّھُمْ کَانُوْا یَتَرَصَّدُوْنَ عِیْرَاتِ قُرَیْشٍ۔ وہ قریش کے قافلوں کی تاک میں رہتے (یعنی اونٹوں اور دوسرے جانوروں کا قافلہ جو غلّہ اور دوسرا سامان وغیرہ لے کر آتا ہے)۔
اَجَازَ لَھَا الْعِیَرَاتِ۔ اُس کے قافلوں کو چھوڑ دیا۔ (عِیَرَات بہ فتحہ یاء لغت ہے ہذیل کی اور دوسرے عرب بہ سکون یاء کہتے ہیں)۔
اِذْ اَقْبَلَتْ عِیْرٌ مِّنَ الشَّامِ۔ شام کے ملک سے غلّہ کا قافلہ آیا۔
مَا صَنَعَتْ عِیْرُ اَبِیْ سُفْیَانَ۔ ابوسفیان کا قافلہ کدھر چل دیا، کہاں گیا۔
سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَیَّرْتُہٗ۔ میں نے ایک شخص سے بدزبانی کی تو ایک شرم کی بات اُس پر لگائی (اُس کو ابن الاسود، کالے کا بیٹا کہا۔ یہ شخص حضرت بلال تھے جو

حبش کے رہنے والے اور کالے رنگ کے تھے)۔

اَلْبَرِیْدُ مَابَیْنَ ظِلِّ عَیْرٍ اِلٰی فِیْءِ عَیْرٍ۔ برید کی مسافت اتنی ہے جتنی عیر کے شرقی اور غربی سایہ میں ہے۔

لَاَنْ اَمْسَحَ عَلٰی ظَهْرِ عَیْرٍ بِالْفَلَاةِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَمْسَحَ عَلٰی ظَهْرِ خُفِّیْ۔ اگر میں گورخر کی پشت پر جنگل میں ہاتھ پھیروں تو وہ موزوں کی پشت پر ہاتھ پھیرنے سے مجھ کو زیادہ پسند ہے۔

فَرَضَ اللّٰهُ الْمَکَایِیْلَ وَالْمَوَازِیْنَ تَعْیِیْرًا لِلْبَخْسِ۔ اللہ تعالیٰ نے ماپ اور تول اس لئے مقرر کئے ہیں کہ کمی کی جانچ ہو سکے۔

مَنْ عَیَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ۔ جو شخص اپنے بھائی مسلمان پر ایک گناہ کا عیب لگائے۔

عَیْسٌ۔ نر کا مادہ پر چڑھنا۔

اِعْیِیَاسٌ۔ سوکھ جانا۔

تَعَیُّسٌ۔ سفیدی کالک میں ہونا۔

عَیْسٌ۔ نر کا پانی۔

عِیْسٌ۔ سفید اونٹ، سرخ بال والے یا عمدہ ذات والے اونٹ۔

عِیْسٰی۔ مشہور پیغمبر ہیں۔ (بعضوں نے کہا وہ مقلوب ہے یَسُوْعُ کا جو ایک عبرانی لفظ ہے)۔

عِیْسَوِیٌّ۔ حضرت عیسیٰؑ کی امت والے (یعنی نصرانی جیسے مُوْسَوِیٌّ حضرت موسیٰؑ کی امت والے یعنے یہودی)۔

تَرْتَمِیْ بِنَا الْعِیْسُ۔ ہم کو سفید اونٹ لے جا رہے تھے۔

وَشَدَّهَا الْعِیْسَ بِاَحْلَاسِهَا۔ اُس کو سفید اونٹ کملیوں سمیت باندھ کر دیئے۔

عَیْشٌ۔ یا مَعَاشٌ یا مَعِیْشٌ یا مَعِیْشَةٌ یا عِیْشَةٌ یا عَیْشُوْشَةٌ زندہ رہنا، زندگی۔

عَایِشٌ۔ جینے والا۔

عَایِشَةٌ۔ جیونی

تَعْیِیْشٌ۔ زندہ کرنا۔

تَعَیُّشٌ۔ تکلف کے ساتھ زندگی بسر کرنا، یعنی آرام اور راحت اور آسائش کے ساتھ۔

عَایِشَةُ رض۔ مشہور بیوی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ بڑی ذی علم اور فصیح اور بلیغ تھیں۔

عِیْشَةٌ۔ زندگی۔

عَیْشٌ۔ کھانے اور روٹی کو بھی کہتے ہیں چونکہ آدمی اُس کے استعمال سے زندہ رہتا ہے۔

فَمَا کَانَ بِعَیْشِکُمْ (ایک روایت میں بِقِیْتِکُمْ ہے) **مِنْ خَیْرِ مَعَاشِ النَّاسِ**۔ بہتر زندگی سب لوگوں میں اُس کی ہے۔ (مَعَایِش جمع ہے مَعِیْشَةٌ کی یعنی سامانِ زندگی)۔

عَاشَ بِخَیْرٍ۔ وہ خیریت کے ساتھ زندگی گزارے گا۔

عِیْصٌ۔ جھنڈ درختوں کا، جھاڑی (اُس کی جمع عِیْصَانٌ اور اَعْیَاصٌ ہے) اور جڑ۔ (جیسے هُوَ مِنْ عِیْصِ صِدْقٍ وہ سچائی کی جڑ سے نکلا ہے)۔

وَقَدْ فَتَنِیْ بَیْنَ عِیْصٍ مُؤْتَشِبٍ۔ تو نے مجھ کو ایک جھنڈ جھاڑی میں پھینک دیا۔

عِیْص۔ ایک مقام کا بھی نام ہے ساحل سمندر پر مدینے کے قریب۔

عَیْطٌ۔ لمبا ہونا، ایک مدت تک حاملہ نہ ہونا۔

عَیَطٌ۔ گردن لمبی ہونا۔

تَعْیِیْطٌ۔ چیخنا۔

تَعَیُّطٌ۔ لمبا ہونا، پانی پھوٹنا، لوگوں کو بلا کر لانا، چیخنا۔

عِیَاطٌ۔ چیخ، پکار۔

Marfat.com

عَيْطٌ۔ عمدہ اونٹ۔

فَانْطَلَقْتُ اِلَى امْرَأَةٍ كَاَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ۔ میں ایک عورت کی طرف گیا وہ گویا لمبی گردن کی جوان اونٹنی تھی۔

عَيْفٌ۔ یا عَيَفَانٌ یا عِيَافَةٌ یا عِيَافٌ۔ ناپسند کرنا، مکروہ جاننا، گھن آنا۔

عِيَافَةٌ۔ پرندے کے نام اور آواز اور گرنے سے فال لینا نیک یا بد۔

اِعَافَةٌ۔ جانور کا پانی نہ پینا۔

اِعْتِيَافٌ۔ سفر کے لئے توشہ لینا۔

عَيْفَةٌ۔ چھاتی کا منہ کھولنے کے لئے زچہ کا کسی کو دودھ پلا دینا۔

عِيْفَةٌ۔ بہتر مال

مُتَعَيِّفٌ۔ پرندوں سے فال لینے والا۔

مَعِيْفٌ۔ مکروہ، نامطبوع، ناپسند۔

اَلْعِيَافَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ۔ پرندوں سے فال لینا اور کنکریوں سے جبت میں داخل ہے (جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے یؤمنون بالجبت والطاغوت عرب لوگوں میں عیافت کا بہت رواج تھا یعنی پرندوں کے اڑنے اور گرنے اور آواز کرنے سے نیک یا بد فال لینا اور بنی اسد کے لوگ اس فن میں مشہور تھے۔ کہتے ہیں کہ ایک بار جنات نے ان کی عیافت کا تذکرہ کیا اور آدمی بن کر ان کے پاس آئے کہنے لگے ہماری ایک اونٹنی گم ہوگئی ہے تو ایک عیافت داں کو ہمارے ساتھ کر دو انھوں نے ایک لڑکے کو ساتھ کر دیا۔ جنوں میں سے ایک جن نے اس کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھا لیا اور چلے راستہ میں ایک عقاب ملا جس نے اپنا ایک پنکھ سمیٹ لیا تھا اور ایک پنکھ اٹھائے ہوئے تھا یہ حال دیکھ کر وہ لڑکا لرز گیا اور رونے لگا جنوں نے اس سے پوچھا کیوں روتا ہے؟ اس نے کہا اس عقاب نے ایک پنکھ گرا دیا اور ایک اٹھایا اور قسم کھا رہا ہے کہ تم لوگ آدمی نہیں ہو نہ تمھاری کوئی اونٹنی گم ہوئی ہے)۔

اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَبَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَأَةٍ تَنْظُرُ وَتَعْتَافُ فَدَعَتْهُ اِلَى اَنْ تَسْتَبْضِعَ مِنْهَا فَاَبٰى۔ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد ایک عورت پر سے گزرے جو دیکھتی تھی اور عیافت جانتی تھی (یعنی فال لینا) اس نے حضرت عبداللہ کی پیشانی میں نور محمدی دیکھ کر ان کو بلایا تاکہ ان کا نطفہ اپنے پیٹ میں لے لیکن انھوں نے انکار کیا (کہتے ہیں کہ پھر حضرت عبداللہ کا نکاح حضرت آمنہ سے ہوگیا اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حمل ان کو رہ گیا اس کے بعد جو حضرت عبداللہ اس عورت پر سے گزرے اور اس کی درخواست قبول کی تو اس نے کہا اب مجھ کو تمھاری خواہش نہیں ہے اس نے پہچان لیا کہ نور محمدی ان کی پیشانی سے منتقل ہوگیا)۔

اِنَّ شُرَيْحًا كَانَ عَائِفًا۔ شریح کوفہ کے قاضی عیافت جانتے تھے (یہاں عیافت سے یہ مراد ہے کہ قیافہ شناس اور صادق الحدس اور صائب الخیال تھے سچے کو جھوٹے سے پہچان لیتے تھے یہ نہیں کہ وہ پرندوں سے فال لیتے تھے جیسے عرب کے جاہلوں کا دستور تھا)۔

اُتِيَ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ فَعَافَهُ وَقَالَ اَعَافُهُ لِاَنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِ قَوْمِي۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک بھنا ہوا گھوڑ پھوڑ (سوسمار) لایا گیا آپ نے اس کا کھانا ناپسند کیا (نفرت کی)، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا وہ حرام ہے؟ فرمایا حرام نہیں لیکن ہماری قوم کے لوگ (یعنی قریش) اس کو نہیں کھاتے (ان میں گھوڑ پھوڑ کھانے کا رواج نہیں ہے اس لئے میں

Marfat.com

اُس کو ناپسند کیا۔ مجھ کو نفرت سی آتی ہے۔ یعنی کراہت طبعی ہے اور بات ہے۔ معلوم ہوا کہ گھوڑ پھوڑ حلال ہے)۔

لَا تُحَرِّمُ الْعَيْفَةُ۔ عیفہ سے حرمت ثابت نہیں ہوتی (لوگوں نے پوچھا عیفہ کیا ہے؟ کہا عیفہ یہ ہے کہ ایک عورت بچہ جنے اس کی چھاتی میں دودھ بھر کر رُک جائے پھر وہ کسی چھوکری کو چھاتیوں کے مُنہ کھولنے کے لئے دودھ پلائے۔ ابو عبیدؓ نے کہا ہم عیفہ کو نہیں پہچانتے البتہ عُفَّہ ایک لفظ ہے یعنی وہ دودھ جو چھاتی میں رہ جائے۔ ازہریؒ نے کہا عَيْفَةٌ صحیح ہے یہ عِفْتُ الشَّيْءَ أَعَافُهُ سے نکلا ہے یعنی مجھ کو اُس سے کراہت آتی ہے نفرت ہوتی ہے)۔

فَرَاَوْا طَيْرًا عَائِفًا عَلَى الْمَاءِ۔ اُن لوگوں نے ایک پرندہ دیکھا جو پانی پر منڈلا رہا تھا (اُن کو تعجب ہوا کہ اس خشک بے آب وگیاہ میدان میں پانی کہاں سے آیا)۔

فَعَافَ النَّاسُ۔ لوگوں نے اُس کو ناپسند کیا۔

عَيْلٌ یا عَيْلَةٌ یا عُيُولٌ یا مَعِيلٌ۔ محتاج ہونا۔

عَيْلَةٌ۔ محتاجی، تنگ دستی، افلاس۔

عَيْلٌ اور مَعِيلٌ۔ محتاج کرنا، اترا کر چلنا ناز اور تبختر سے، گم شدہ جانور کا پتہ معلوم نہ ہونا، چل دینا، گھومنا۔

تَعْيِيلٌ۔ کافی ہونا، خبرگیری کرنا، عیال بنانا یا چھوڑ دینا۔

اِعْيَالٌ۔ بہت عیال ہونا۔

عَائِلٌ۔ محتاج۔

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْعَائِلَ الْمُخْتَالَ۔ اللہ تعالیٰ مغرور محتاج کو بُرا جانتا ہے (جیسے کہتے ہیں بکر زشت واز گدایاں زشت تر)۔

اَمَّا اَنَا فَلَا اَعِيلُ فِيْهِمَا۔ میں اُس میں محتاج نہیں رہنے کا۔

مَا عَالَ مُقْتَصِدٌ وَلَا يَعِيلُ۔ جو شخص میانہ روی کرے (بیچ کی چال چلے نہ اسراف اور نہ بخل، فضول خرچی سے بچا رہے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔

وَتَرَى الْعَالَةَ رُءُوسَ النَّاسِ۔ (قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ) تو غریب محتاج لوگوں کو سردار پائے گا (جن کو ایک پیسہ میسر نہ تھا وہ مالدار اور امیر لوگوں کے سرتاج بنیں گے)۔

خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے وارثوں کو محتاج اور نادار چھوڑ جائے (لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں)۔

وَعَالَةً فَاَغْنَاكُمْ۔ اُس نے تم کو محتاج پایا پھر مالدار کر دیا۔

يَشْكُو الْعَيْلَةَ۔ محتاجی اور تنگدستی کا شکوہ کرتا تھا۔

اِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عَيْلًا۔ بعضی بات اُس شخص سے کہی جاتی ہے جو اُس کو سننا نہیں چاہتا یا اُس کا اہل نہیں ہوتا (یہ عَيَلْتُ الضَّالَّةَ سے نکلا ہے۔ یعنی گمشدہ جانور کا پتہ معلوم نہ ہو اور اُس کو کدھر ڈھونڈھے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ یعنی بات بیکار ہوتی ہے۔ جیسے نااہل کو نصیحت)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَى الْعَائِلِ الْمَزْهُوِّ۔ اللہ تعالیٰ مغرور محتاج کو دیکھے گا بھی نہیں (یہ اسم مفعول بمعنے اسم فاعل کے ہے جیسے اوپر گزر چکا)۔

اِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا۔ بعضی بات وبال ہوتی ہے (مثلاً ایسی بات کہنا جس سے کوئی ناراض ہو یا خلاف مصلحت ہو یا گناہ کی بات ہو یا مخاطب اُس کے سمجھنے کے لائق نہ ہو یا مخاطب اُس کو خود جانتا ہو لیکن بیفائدہ کہی جائے)۔

وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔ جو مال اپنی ضرورت سے زائد ہو وہ پہلے اُن لوگوں کو دیا جائے جو اپنے سے متعلق ہیں۔

Marfat.com

(یعنی محتاج عزیز و اقرباء کو اُن سے جو بچے وہ غیر محتاجوں کو دے۔ مطلب یہ ہے کہ خیرات میں ناطہ داروں کو مقدم رکھے)۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَیْلَۃِ۔ تیری پناہ محتاجی سے۔

مَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰہِ کَانَ غِنَاہُ فِی الْعَیْلَۃِ۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے عقل دی وہ محتاجی میں بھی بے پروا رہے گا جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اُسی پر خوش رہے گا اور زیادہ کی طمع نہ کرے گا نہ اُس کے لئے رنجیدہ ہوگا)۔

عِیْلَ صَبْرِیْ۔ میرا صبر ختم ہوگیا اب تحمل کی طاقت نہیں ہے۔

عَیْمٌ۔ یا عَیْمَۃٌ۔ دودھ کی خواہش کرنا۔

عَیْمَانٌ۔ دودھ کی خواہش کرنے والا مرد۔

عَیْمٰی۔ اُس کا مؤنث۔

اِعَامَۃٌ۔ بن دودھ چھوڑ دینا، بن دودھ رہ جانا۔

کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْعَیْمَۃِ وَالْغَیْمَۃِ وَالْاَیْمَۃِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دودھ کی خواہش اور پیاس کی شدت اور بن عورت (مجرد رہنے) سے پناہ مانگتے تھے۔

اِذَا وَقَفَ الرَّجُلُ عَلَیْکَ غَنَمَہٗ فَلَا تَعْتَمْہُ۔ جب کوئی شخص اپنی بکریاں سامنے لاکر کھڑی کرے تو عمدہ بکریاں مت چھانٹ (یہ آپ نے زکوٰۃ کے تحصیلدار سے فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ میں اوسط درجہ کا مال لے نہ بہت عمدہ نہ بالکل خراب)۔

اِعْتِیَامٌ۔ عمدہ مال لینا۔

عِیْمَۃٌ۔ بہترین مال۔

یَعْتَامُہُمَا صَاحِبُہُمَا شَاۃً شَاۃً۔ اُن میں سے عمدہ عمدہ چن کر ایک ایک بکری لے۔

بَلَغَنِیْ اَنَّکَ تُنْفِقُ مَالَ اللّٰہِ فِیْمَنْ تَعْتَامُ مِنْ عَشِیْرَتِکَ۔ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تم اللہ کا مال (یعنی بیت المال میں سے) اپنے کنبہ والوں میں جن کو پسند کرتے ہو خرچ کرتے ہو۔

رَسُوْلُہُ الْمُجْتَبٰی مِنْ خَلَائِقِہٖ وَالْمُعْتَامُ لِشَرْعِ حَقَائِقِہٖ۔ اُس کے پیغمبر جو اُس کی مخلوقات میں سے چُنے گئے ہیں اور شریعت کے حقائق بیان کرنے کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔

عَیْنٌ۔ نظر لگانا، جاری ہونا۔

عِیَانَۃٌ۔ خبر لانا، جاسوسی کرنا۔

عَیْنٌ۔ جاسوس کو بھی کہتے ہیں، آنکھ تک کھودنا۔

عَیَنٌ۔ اور عِیْنَۃٌ۔ آنکھ کی سیاہی بڑی ہونا۔

تَعْیِیْنٌ۔ عین لکھنا، بیع یا شرائے عینہ کرنا، تازہ اور شگوفہ دار ہونا، ایک میعاد پر اسباب بیچنا، پھر اُس قیمت سے کم پر نقد خرید کر لینا (اسی کو بیع عینہ کہتے ہیں) لڑائی ڈالنا، موتی میں سوراخ کرنا، مُنہ پر بُرائی کرنا، تازی مشک میں پانی ڈالنا، خاص کرنا، واضح کرنا۔

عَیْنٌ۔ آنکھ اور چشمہ اور آفتاب اور شہر کے رہنے والے اور معتبر اور شریف اور معزز آدمی کو بھی کہتے ہیں۔

مَجْلِسُ الْاَعْیَانِ۔ وزیروں کی مجلس اور رؤسائے مُلک کی یعنی ہاؤس آف لارڈس۔

مُعَایَنَۃٌ۔ دیکھنا، حقیقی بھائی ہونا۔

اِعْتِیَانٌ۔ جاسوس بننا۔

اِنَّہٗ بَعَثَ بَسْبَسَۃَ عَیْنًا یَوْمَ بَدْرٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبسہ کو جاسوس بناکر بدر کے دن بھیجا۔

اِعْتَانَ لَہٗ۔ خبر لایا اُن کے لئے۔

کَانَ اللّٰہُ قَدْ قَطَعَ عَیْنًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی ایک جاسوسی ٹکڑی ہم پر سے اُڑا دی۔

خَیْرُ الْمَالِ عَیْنٌ سَاہِرَۃٌ لِعَیْنٍ نَائِمَۃٍ۔ عمدہ اور بہترین مال ایک چشمہ ہے جو جاری رہے جس کا مالک سو رہا ہو (آرام کے ساتھ بے فکری سے گزار رہا ہو)۔

اِذَا نَشَأَتْ بَحْرِیَّۃً ثُمَّ تَشَاءَمَتْ فَتِلْکَ

Marfat.com

انڈے کو اتنے فاصلہ پر رکھنے کہ اچھی آنکھ والا اُن لکیروں کو دیکھ سکے پھر اتنے فاصلہ پر کہ جس کی بینائی میں نقص آگیا ہو وہ دیکھ سکے اب دونوں فاصلوں کے درمیان فرق معلوم کرنے سے یہ جان لیا کہ بصارت میں اتنا فرق آگیا ہے اُسی حساب سے جنایت کرنے والے کو دیت دینا ہوگی۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ عمل ابر کے دن نہ کرنا چاہیئے جیسے عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کیونکہ ابر میں روشنی کی حالت یکساں نہیں رہتی ہر ساعت کمی اور زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ دوسرے ایک اور شبہ اس عمل میں یہ ہے کہ صحیح بصارت والوں کی بھی بصارت میں قوت اور ضعف کے ساتھ اختلاف ہوتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جس شخص کے ضرب لگی ہے اُس کی بصارت خلقۃً ضعیف ہو مثلاً شارٹ سائٹ والوں کی آنکھ گو صحیح ہوتی ہے مگر دور کی چیز اُن کو برابر نظر نہیں آتی۔

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِّلْحُوْرِ الْعِيْنِ۔ بہشت میں بڑی آنکھ والی عوروں کا جمگھٹا ہے۔ (عِيْن جمع ہے عَيْنَاءُ کی یعنی بڑی آنکھ والی عورت۔ مرد کو اَعْيَنُ کہیں گے)۔

اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ الْعِيْنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی آنکھ والے کتوں کے قتل کا حکم دیا۔ (کیونکہ اس قسم کے کتے اکثر موذی ہوتے ہیں اور جلدی دیوانے ہو جاتے ہیں)۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَعْيَنَ اَدْعَجَ۔ اگر اس عورت کا بچہ کالی اور بڑی آنکھ والا پیدا ہوا۔

وَاللّٰهِ لَعَيْنُكَ اَكْبَرُ مِنْ اَمَدِكَ۔ حجاج نے امام حسن بصریؒ سے کہا، قسم خدا کی تمہارا منظر اور مشاہدہ تمہاری عمر کی میعاد سے بڑھ کر ہے۔

اَعْيَنُ ذُوالْعَيْنَيْنِ۔ بڑی آنکھ والا دو بڑے بڑے سرین والا۔

اَللّٰهُمَّ عَيِّنْ عَلٰى سَارِقِ اَبِيْ بَكْرٍ۔ یا اللہ ابوبکرؓ کے چور کو پہچانوا دے (اُس کو ظاہر کر دے)۔

اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبٰوا۔ ہائیں یہ تو بالکل سود ہے۔

اِنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ۔ سگے بھائی وارث ہوتے ہیں اُن کے ہوتے ہوئے سوتیلوں کو کچھ نہیں ملتا۔

اِنَّهٗ كَرِهَ الْعِيْنَةَ۔ بیع عینہ کو انہوں نے مکروہ جانا (اُس کی تعریف اوپر گزر چکی ہے اکثر علماء نے اُس کو اس وجہ سے مکروہ رکھا ہے کہ سود خوروں نے اُس کو ایجاد کیا ہے)۔

اِنِّيْ لَمْ اَفِرَّ يَوْمَ عَيْنَيْنِ۔ (عبدالرحمن بن عوف نے طنز اور تعریض کی راہ سے حضرت عثمانؓ سے کہا) میں تو عینین کے دن نہیں بھاگا تھا یعنی اُحد کے دن جس دن حضرت عثمانؓ بھاگ نکلے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اُن کا قصور معاف کر دیا اور قرآن میں اُتارا لَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ۔ اسی لئے حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ تم اُس قصور پر مجھ پر کیوں ملامت کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا)۔

عَيْنَيْنِ۔ وہ پہاڑ ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ اُحد میں تیراندازوں کو مقرر کیا تھا۔

عَامَ عَيْنَيْنِ۔ جنگِ اُحد کے سال۔

فَاشْتَكَتْ عَيْنُهَا۔ اُن کی آنکھ بیمار ہوگئی۔

لَكَانَ عَيْنًا مَّعِيْنًا۔ (اگر حضرت ہاجرہؑ اُس پانی کی حرص کر کے اُس کو مشک میں نہ بھر لیتیں یا اُس کے گرد مینڈ نہ باندھتیں) تو زمزم ایک بہتا ہوا چشمہ رہتا ہے۔ (مجمع البحار میں غلطی سے بجائے حضرت ہاجرہؑ کے حضرت سارہؑ کا نام لکھا ہے یہ سہو ہے)۔

سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا۔ تم اپنے مالک کو کھلم کھلا

Marfat.com

یکھو گے (یعنی بے حجاب سامنے یہ آنکھ بہشت کی
ی ورنہ دنیا کی آنکھ اُس کو نہیں دیکھ سکتی)۔
فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْيَائِهِمْ۔ ایک شخص نے اُن
وگوں کو جن سے سائل نے سوال کیا تھا پیچھے چھوڑا
ور خود آگے بڑھ کر چپکے سے سائل کو دیا۔ (ایک روایت
یں تَخَلَّفَ عَنْ اَعْيَانِهِمْ ہے یعنی اُن کے پیچھے رہ
گیا اور چھپ کر سائل کو دیا)۔
لَوْ سَمِعَكَ كَانَتْ لَهٗ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ۔ اگر وہ
(یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کہیں تیری بات
سُن پائیں کہ تو نے اُن کو نبی کہا تو ان کی چار آنکھیں
ہو جائیں گی (خوشی کے مارے پھولے نہ سمائیں گے کہ
یہودیوں نے میری نبوت کی تصدیق کی)۔
لَوْ اَتَوُا الْاَمْرَ عِيَانًا۔ اگر کھلم کھلا بغیر مکر اور
تدلیس کے ایسا کرتے۔
يُقْبَلُ التَّوْبَةُ مَا لَمْ يُعَايِنْ مَلَكَ الْمَوْتِ۔
توبہ اُس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک آدمی
موت کے فرشتہ کو نہیں دیکھتا۔
لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ۔ البتہ بد نظر اُس سے آگے بڑھ
جاتی ہے۔ (مجمع البحار میں ہے کہ بعضے لوگوں نے اس
میں یہ اشکال کیا ہے کہ بد نظر بغیر قصد کے کیونکر اثر
کرتی ہے اور معیون کو اُس سے کیوں نقصان پہنچا ہے
اس کا جواب یہ ہے کہ لوگوں کے طبائع مختلف ہیں کبھی
کوئی عورت اپنا ہاتھ دودھ کے برتن میں ڈال دیتی
ہے تو وہ دودھ پھٹ جاتا ہے اور کبھی باغ میں جاتی ہے
تو وہاں کے درخت سوکھ جاتے ہیں گو وہ اُن کو ہاتھ
نہ لگائے)۔
قَدْ اَبَيَنَ الْحَقُّ لِذِيْ عَيْنَيْنِ۔ آنکھ والے
کے لئے حق بات خوب روشن ہے (آنکھ سے مراد یہاں
دل کی آنکھ ہے یعنی بصیرت اور عقل سلیم)۔

اِخْتَرِ الْمَجَالِسَ عَلٰى عَيْنِكَ۔ مجلسوں کو اپنی
آنکھ سے دیکھ کر چُن (جس مجلس میں بیٹھنے سے دین یا
دنیا کا فائدہ ہو اُس کو اختیار کر۔ اور جہاں نقصان ہو
یا کچھ فائدہ نہ ہو اُس کو چھوڑ دے)۔
قَالَ لَا بَاْسَ بِبَيْعِ الْعِيْنَةِ۔ (امام ابو عبداللہؒ
نے فرمایا) بیع عینہ میں کچھ قباحت نہیں۔
عَيْنٌ۔ نقد کو بھی کہتے ہیں (اس کے مقابل دَيْنٌ
ہے یعنی اُدھار)۔
عَيٌّ۔ یا عَيَاءٌ۔ تھک جانا، رک جانا، راہ نہ پانا، عاجز
ہونا۔
تَعْيِيَةٌ۔ اور مُعَايَاةٌ۔ ایسی بات کہنا جس سے ہدایت
نہ ہو۔
اِعْيَاءٌ۔ عاجز ہونا، تھک جانا، تھکا دینا، عاجز کرنا،
تَعَيِّيْ یا تَعَايِيْ یا اِسْتِعْيَاءٌ۔ تھک جانا۔
زَوْجِيْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ۔ میرا خاوند تو بالکل
ڈھیلا، نامرد، بات کرنے سے عاجز ہے۔
شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ۔ جاہل کا علاج یہ ہے کہ
جاننے والوں سے دریافت کرے۔
فَاَزْحَفَتْ عَلَيْهِ بِالطَّرِيْقِ فَعَيَّ بِشَانِهَا۔
راستہ میں ہدی کا جانور سقط ہو جائے پھر ہدی لے
جانے والا اُس کے باب میں حیران ہو (کہ اب اُس کو
کیا کروں وہ تو مکہ تک جا نہیں سکتا)۔
فَعَلَهُمُ الدَّاءُ الْعَيَاءُ۔ اُن کا کام ایک لاعلاج
بیماری ہے۔ (جس کے علاج سے اطباء عاجز ہیں)۔
وَ مُهِمَّةٍ اَعْيَا الْقُضَاةَ عَيَاؤُهَا۔ وہ مہم مسئلہ
جس نے قاضیوں کو تھکا دیا (یعنی اُس میں فتویٰ دینا
دشوار ہو گیا۔ وہ مسئلہ ہے کہ ایک مرد کی فرج بھی ہے
عورت کی طرح یعنی خنثیٰ ہے تو اُس کو مرد کا سا حصہ ترکہ
میں ملے گا یا عورت کا۔ ابن شہابؒ زہری نے اُس کا جواب

Marfat.com

یہ دیا کہ جدھر سے اُس کی منی نکلتی ہے اس کا اعتبار ہوگا۔
فَاَبْطَأَنِیْ جَمَلِیْ وَاَعْیٰی۔ میرا اونٹ سُست چلا اُس نے دیر لگائی اور تھک گیا۔
اَلْحَیَاءُ وَالْعِیُّ مِنَ الْاِیْمَانِ۔ شرم اور کم گوئی (ہر بات کو سوچ سمجھ کر کہنا ایمان کی نشانی ہے) اور بد زبانی اور بک بک نفاق کی نشانی ہے۔
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَیَّ الْحَیَّ۔ اللہ تعالیٰ کم گو شرم کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔
فَاِنْ نَسِیَ الْاِمَامُ اَوْتَعَایَا فَقَوِّمُوْہُ۔ اگر امام نماز میں بھول جائے یا رُک جائے تو اُس کو درست کر دو بتلا دو۔
فَاِنْ اَعْیَانَا شَیْءٌ تَلَقَّانَا بِہٖ رُوْحُ الْقُدُسِ۔ اگر ہم لوگ کسی بات کے بتانے میں عاجز ہو جاتے ہیں تو روح القدس ہمارے پاس آکر بتلا دیتی ہے۔

تمت

ملنے کا پتہ میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات معہ نادر اضافات مفیدہ

تنظیم الاشتات لحل عویصات المشکوٰۃ (شرح اردو)
کامل در ۲ جلد مجلد پشتہ سنہری ڈائی عمدہ کاغذ۔ ۲۱۲/-

التوضیحات الوضیحہ (شرح اردو علم الصیغہ)
گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔ ۱۶/-

التوضیح الضروری (لحل مسائل) المختصر القدوری
(از مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب) عمدہ کاغذ
مجلد ریگزین سنہری ڈائی ۱۰۰/-

تیسیر الباری ترجمہ و شرح صحیح البخاری (ترجمہ و شرح
علامہ وحید الزمان) جلد اول ۵۶/- جلد دوم ۴۸/-

حصن حصین (مترجم) مع ترجمہ و مکمل شرح اردو
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی ۱۰۰/-

حیات وحید الزماں (اردو) ۲۰/-

خدائی وعدہ اردو ترجمہ الوعد الحق۔
عمدہ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔
" " مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔ ۳۰/-

خلاصۃ الحواشی (شرح اردو) اصول الشاشی
(مولانا مفتی ابراہیم صاحب) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۲۸/-

درود اکسیر اعظم ۱/-

دروس البلاغۃ (مع ترجمہ و شرح اردو شرح البلاغۃ)
گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔ (کلاں) ۴/-

دیوان حافظ (مترجم) مجلد ریگزین سنہری ڈائی

دیوان متنبی (عربی مع ترجمہ اردو) حواشی جدیدہ مع حل لغات
گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔ ۸۸/-

رباعیات اقبال (اعلیٰ آرٹ پیپر) ۱/۵۰

رکن الدین (اردو) رنگین ٹائیٹل عمدہ کاغذ ۱۲/-

روایت النحو (شرح اردو ہدایۃ النحو)
گلیز کاغذ۔ رنگین ٹائیٹل۔ ۲۴/-

سراج المعانی (شرح اردو) شرح جامی (مع بحث الفعل)
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ ۱۲۰/-

شمائل ترمذی مع اردو شرح خصائل نبوی و رسالہ
"نبوی لیل و نہار" گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی ۶۴/-

الصبح النوری (شرح اردو مختصر القدوری)
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ ۱۲۰/-

صحیح بخاری شریف جلد اوّل ۴۰/-
جلد سوم ۴۰/-

ظفر المحصلین باحوال المصنفین (مع اضافات جدیدہ و
فی آخرہ تذکرۃ العیون فی تذکرۃ الفنون)
گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی ۱۱۶/-

عربی کا معلم	اوّل	۴/-
" "	دوم	۴/-
" "	سوم	۱۱/-
" "	چہارم	۱۵/-
عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل۔	کامل	۳۴/-

عربی کی کلید	اوّل	۲/-
" "	دوم	۲/-
" "	سوم	۴/-
" "	چہارم	۶/-

عقد الفرائد علی شرح العقائد (عربی اردو)
گلیز کاغذ رنگین سنہری ڈائی ۳۶/-

عین الہدایہ (ہدایہ کا اردو ترجمہ) امتیازی ایڈیشن
بڑا سائز۔ اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی (مکمل در ۲ جلد)

تفصیلی فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

تازیانے ترجمۂ المنبہات

طول ۱/۲ ۷، انچ، عرض ۵، انچ، جملہ صفحات ۲۸۸ (عربی معہ اردو ترجمہ و تشریحات)

یہ کتاب پند و موعظت اور حکمت و نصیحت کا ایک بیش بہا گنجینہ ہے جس کو عامۃ المسلمین کی نصیحت کی خاطر نہایت دلنشین اور مرغوب انداز میں جمع کیا گیا ہے۔

پوری کتاب میں نو باب ہیں اور ہر باب نصائح کی تعداد کے اعتبار سے معنون ہے یعنی اگر اسمیں نصیحت کے دو بول ہیں تو "باب الثنائی"، اور اگر تین ہیں تو باب الثلاثی، اس طرح آخری باب "باب العشاری" ہے جسمیں نصیحت کی دس باتیں مذکور ہیں۔ ہر باب میں رسول اللہ کی احادیث مبارکہ، صحابہؓ کا ارشادات، بزرگان دین اور حکماء عالم کے اقوال میں سے نصائح اور مواعظ کا وہ انتخاب درج ہے کہ جو دل میں اتر جائے اور قلب کو مسخر کرے۔

عام حضرات کے علاوہ عربی داں حضرات بھی اسکے مطالعہ سے ذوقِ عربیت محسوس کریں گے بلکہ یہ کتاب فصاحتِ زبان اور خوبی مضامین دونوں لحاظ سے اس قابل ہے کہ اسے داخلِ نصاب کیا جائے اور عربی کی ابتدائی تعلیم میں ایک ریڈر کی حیثیت سے اسکو رواج دیا جائے ——— فی الحقیقت یہ دعوتی انداز کی کتاب ہے اس میں فطرت انسانی کو ایسے امور کی انجام دہی پر ابھارا گیا ہے جو مرغوب اور مطلوب ہیں اور ان باتوں سے روکا گیا ہے جو نامرغوب اور غیر مطلوب ہیں۔

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب "غ"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ جات لغات وسعی مالا کلام!

باہتمام

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الغین

غین معجمہ انیسواں حرف ہے حروفِ تہجی میں سے۔ اور حساب جمل میں اس کا عدد ایک ہزار ہے۔

غاغاء پہاڑی کوّوں کی آواز۔

باب الغین مع الباء

غِبٌّ۔ ایک دن آنا اور ایک دن نہ آنا۔

غَبٌّ اور **غُبُوْبٌ**۔ ایک دن جانوروں کا پانی پینا، ایک دن پیاسے رہنا۔

غِبٌّ۔ گوشت کا باسی یا بدبودار ہونا۔

حُمّٰی الغِبِّ۔ ایک دن درمیان کا بخار، باری کا بخار۔

تَغْبِیْبٌ۔ مبالغہ نہ کرنا، حلق پکڑنا، دفع کرنا، بگڑ جانا۔

اِغْبَابٌ۔ ایک دن درمیان آنا۔

زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا۔ ایک دن بیچ ملاقات کیا کر محبت زیادہ ہوگی۔ (اہل عرب کہتے ہیں:

غَبَّ الرَّجُلُ۔ جب کئی روز کے بعد ملاقات کو آئے) (حسن نے کہا ہر ہفتہ میں ایک بار)

اَغِبُّوْا فِیْ عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ۔ بیمار کی پرسش کو ایک دن درمیان جاؤ (کیونکہ روزانہ جانے سے اس کو تکلیف ہوگی)۔

نَهٰی عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا۔ بالوں میں روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا (ایک دن بیچ کرکے مضائقہ نہیں۔ کیونکہ روز کنگھی کرنا اور بناؤ سنگار کرنا عورتوں ہی کو زیب دیتا ہے، مردوں کو ایسی زیب زینت میں مشغول ہونا نہیں چاہئے)۔

لَا یَاْکُلُوْنَ اللَّحْمَ اِلَّا غِبًّا۔ ایک دن بیچ گوشت کھاتے تھے (روزانہ نہیں کھاتے تھے تاکہ اس کی عادت نہ پڑ جائے اور بغیر گوشت کے کھانا دل کو نہ لگے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ گوشت کو روزانہ مت کھاؤ، اس کی لت شراب کی سی پڑ جاتی ہے)۔

یُغَبَّبُ عَنْ هَلَاكِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ مسلمانوں کی زیادہ ہلاکت کی خبر نہیں دیتے تھے۔

غَبَّبَ فِیْهَا۔ اس نے میری حاجت پوری کرنے میں مبالغہ نہیں کیا۔

فَقَاءَتْ لَحْمًا غَابًّا۔ اس نے قے میں بدبودار گوشت نکالا۔

Marfat.com

غَبَّ اللَّحْمُ اور اَغَبَّ فَهُوَ مُغِبٌّ۔ گوشت بدبو دار ہو گیا۔

لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ ذِيْ تَغِبَّةٍ۔ فسادی آدمی کی (فتنہ پردازی کی) گواہی قبول نہ ہوگی۔

مَا ضَرَّكَ مَا زُوِيَ عَنْكَ اِذَا حَمِدْتَ مَغَبَّتَهٗ۔ جو چیز تجھ کو نہ ملے اُس سے کچھ نقصان نہ ہوگا جب انجام اچھا ہو۔

مَغَبَّةٌ اور غِبٌّ۔ عاقبت اور انجام کو بھی کہتے ہیں

غَبْثٌ۔ مسکہ اور پنیر ملانا، لت کرنا۔

اِغْبِثَاثٌ۔ خاکی رنگ ہونا۔

غَبِيْثَةٌ۔ مسکہ اور پنیر لت کیا ہوا۔

اَغْبَثُ۔ خاکی رنگ۔

غَبَرٌ۔ زخم مندمل ہونا اس طرح کہ اُس میں چیر رہ جائے، پھر اس میں سے خون اور پیپ رواں ہو۔

غُبُوْرٌ۔ ٹھہرنا، باقی رہنا، گزر جانا، خاکی رنگ ہونا۔

تَغْبِيْرٌ۔ غبار اُڑانا، خاکی رنگ ہونا، کوشش کرنا۔

تَغَبُّرٌ۔ عورت سے بچہ حاصل کرنا، جو دودھ تھن میں رہ گیا ہو اُس کو دوہ لینا۔

اِغْبِرَارٌ۔ گرد آلود ہونا۔

غَابِرٌ۔ باقی اور ماضی

غُبَّرٌ۔ باقی (اُس کی جمع غُبَّرَاتٌ ہے)

غُبَارٌ۔ گرد، باریک خاک جو ہوا میں اُڑتی ہے۔

غُبْرٌ۔ دودھ کا بقیہ یا حیض کا۔

بَيْنَا رَجُلٌ فِيْ مَفَازَةٍ غَبْرَاءَ۔ ایک شخص ایک جنگل میں تھا جس میں سے نکلنے کا راستہ اس کو معلوم نہ ہوتا تھا۔

مَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ وَلَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ اَصْدَقَ لَهْجَةً مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ۔ نہ زمین نے اُٹھایا اور نہ آسمان نے سایہ کیا اُس شخص پر جو ابو ذرؓ سے زیادہ زبان کا سچا ہو (مطلب یہ ہے کہ حضرت ابو ذر غفاریؓ انتہائی سچے آدمی ہیں، اُن سے بھی زیادہ سچا شخص کوئی زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے نہیں گزرا)۔

يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ۔ ہر خاک آلود جگہ سے نکلیں گے (یعنی غربت زدہ جھونپڑوں سے جو ہمیشہ خاک آلود رہتے ہیں)۔

لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا يَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنَ الْجُوْعِ الْاَغْبَرِ وَالْمَوْتِ الْاَحْمَرِ۔ اگر تم اس کو جانتے ہوتے جو اس امت میں گرد آلود بھوک اور لال موت ہوگی (گرد آلود بھوک سے قحط اور خشک سالی مُراد ہے کیونکہ اُس میں برسات نہ ہونے سے گرد اُڑتی رہتی ہے اور آسمان بھی گرد آلود رہتا ہے۔ اور لال موت سے قتال اور خون ریزی مُراد ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس امت میں قحط ہوں گے اور خون ریزیاں اور جنگیں ہوں گی۔

يَخْرُبُ الْبَصْرَةَ الْجُوْعُ الْاَغْبَرُ وَالْمَوْتُ الْاَحْمَرُ۔ بصرہ قحط اور خون ریزی سے تباہ ہوگا۔

فَخَرَجُوْا مُغْبِرِيْنَ هُمْ وَدَوَابُّهُمْ۔ وہ اور ان کے جانور غبار اُڑاتے ہوئے نکلے (یعنی بڑی کوشش سے اس کی طلب میں دوڑتے ہوئے۔ کیونکہ جو کوئی اس طرح سے کسی چیز کے حاصل کرنے کے لئے نکلے گا وہ خاک اُڑاتا ہوا جلدی جلدی چلے گا) (عرب کہتے ہیں:
اَغْبَرَ فِيْ طَلَبِهٖ۔ اُس کی طلب میں کوشش کی، خوب خاک اُڑائی)۔

قَدِمَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فَرَاَيْتُهٗ مُغْبِرًا فِيْ جَهَازِهٖ۔ ایک شخص مدینہ والوں میں سے آیا میں نے اُن کو دیکھا، اُس کا سامان تیار کرنے میں وہ کوشش کر رہے تھے۔

اِنَّهٗ كَانَ يَحْدُرُ فِيْمَا غَبَرَ مِنَ السُّوْرَةِ۔ جتنی سورۃ باقی تھی اُس کو آپ جلدی جلدی پڑھ رہے تھے۔

اِنَّهٗ اِعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْغَوَابِرَ مِنْ شَهْرٍ

Marfat.com

میں تو اُس کا قائم مقام رہ (یعنی ان کی حفاظت اور نگہبانی کر)۔
وَاخْلُفْ عَلٰی اَھْلِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ یَا اَللّٰھُمَّ اخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ (معنی وہی ہیں جو اوپر بیان ہوئے یعنی اُس کے وارثوں اور پس ماندوں میں تو اُس کا جانشین رہ)
کَسَحَتِ الْبَیْتَ حَتّٰی اغْبَرَّتْ ثِیَابُھَا۔ حضرت فاطمہؓ اپنے گھر میں خود جھاڑو دیا کرتیں یہاں تک کہ آپ کے کپڑے خاک آلودہ ہو گئے (آپ خود اپنے ہاتھ سے چکی پیستیں، روٹی پکاتیں اور گھر کے تمام کاروبار کو خود ہی انجام دیتیں)۔
اِنْھٰھُمْ عَنِ الْغُبَیْرَاءِ السُّکْرِ۔ ان کو جواری کا شراب پینے سے جو نشہ لاتی ہے منع کر (غُبَیْرَاء کو سُکر کی طرف اس لئے مضاف کیا کہ ایک "غبیراء التمر" ہوتا ہے جو عُنّاب کی طرح ایک میوہ ہے)۔
غَبَسٌ۔ تاریک ہونا۔ (جیسے اِغْبِسَاسٌ اور اِغْبِیْسَاسٌ ہے)۔
لَآ اٰتِیْکَ مَاغَبَا غُبَیْسٌ۔ میں تیرے پاس اس وقت تک نہیں آؤں گا جب تک بھیڑیا ایک دن بیچ بکریوں کے پاس آتا رہے (یعنی کبھی نہیں آؤں گا)۔
اِذَا اسْتَقْبَلُوْکَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاسْتَقْبِلْھُمْ حَتّٰی تُغْبِسَھَا۔ جب لوگ جمعہ کی نماز پڑھ کر تیرے سامنے آئیں اور تو اُس وقت پہنچے جب وہ جمعہ کی نماز سے فارغ ہو چکے ہوں، تو ان کی طرف اپنا منہ کر اُس کو کالا کرنے کے لئے (یعنی جب تو ایسا عمل کرے گا تو تیرا ضمیر محجوب ہو گا ممکن ہے اس احساسِ ندامت کے بعد تیری نماز جمعہ فوت نہ ہو)۔
کَالذِّئْبَۃِ الْغُبْسَاءِ فِیْ ظِلِّ السَّرَبِ۔ خاکی بھیڑیئے کی طرح جو سُرنگ کے سایہ میں ہو۔
غَبَشٌ۔ بقیہ تاریکی جس میں سفیدی ملی ہو (جیسے اِغْبَاشٌ ہے)۔
تَغَبُّشٌ۔ ظلم کرنا، کسی پر جھوٹا دعویٰ کرنا۔
غَابِشٌ۔ جھوٹا، مکار، فریبی۔

اِنَّہٗ صَلَّی الْفَجْرَ بِغَبَشٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز تاریکی میں پڑھی (یعنی اوّل وقت صبح صادق ہوتے ہی، جب رات کی تاریکی کے اثرات باقی تھے)۔
غَبَشٌ۔ عین صبح صادق کے وقت کو کہتے ہیں۔
غَبَسٌ۔ یہ وقت غَبَشٌ کے بعد کا ہے۔
غَلَسٌ۔ یہ وقت غَبَسٌ کے بعد کا ہے۔ (مذکورہ بالا حدیث جو ایک دوسری روایت کے ذریعہ بیان ہوئی ہے اُس میں بِغَبَسٍ کا لفظ بیان ہوا ہے سین مہملہ سے)۔
قَمَشَ عِلْمًا غَارًّا بِاَغْبَاشِ الْفِتْنَۃِ۔ ایک دھوکا دینے والا علم فتنہ کی تاریکیوں میں حاصل کیا۔
اَغْبَشَ اللَّیْلُ۔ رات تاریک ہوگئی سفیدی کے ساتھ۔
غَبْطٌ۔ جانور کے سرین ٹٹولنا، اُس کا موٹا یا دُبلا پن دریافت کرنے کے لئے۔ رشک کرنا (یعنی دوسرے کے مال وجاہ کی آرزو کرنا۔ اس کے زوال کی خواہش نہ کرے اور اگر دوسرے کا زوال چاہ کر اپنے لئے خواہش کرے تو وہ حسد ہے)۔
غِبْطَۃٌ۔ رشک
تَغْبِیْطٌ۔ رشک دلانا، آرزومند بنانا۔
اِغْتِبَاطٌ۔ آرزو کرنا، نیک حال ہونا، خوش ہونا۔
اِغْبَاطٌ۔ ہمیشہ پالان اونٹ کی پشت پر رکھنا، ہمیشہ بخار رہنا، گھانس کا زمین کو ڈھانپ لینا، برابر پانی برسے جانا۔
غَبُوْطٌ۔ وہ اونٹنی کہ جب تک ہاتھ اُس کی پیٹھ پر نہ پھیریں اُس کا موٹاپن یا دُبلاپن معلوم نہ ہو۔
سَمَآءٌ غَبْطٰی۔ مسلسل برسنے والا ابر۔
اَرْضٌ مَغْبَطَۃٌ۔ وہ زمین جو سبزی سے ڈھکی ہوئی ہو (یعنی سرسبز و شاداب ہو)۔
سُئِلَ ھَلْ یَضُرُّ الْغَبْطُ قَالَ لَا اِلَّا کَمَا یَضُرُّ الْعِضَاہَ الْخَبْطُ۔ آنحضرت سے پوچھا گیا رشک کرنا بھی نقصان پہنچاتا ہے (رشک یعنی دوسرے کی نعمت کی آرزو کرنا مگر اس کا زوال نہ چاہنا) آپ نے فرمایا نہیں مگر اس قدر نقصان

Marfat.com

پہنچاتا ہے جیسے جنگلی کانٹے دار درخت کے پتے جھاڑ ڈالو اگرچہ پتے جھاڑنے سے درخت کو کسی قدر نقصان پہنچتا ہے مگر پھر پتے اُگ آتے ہیں اور درخت سرسبز رہتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ رشک کرنے سے اگرچہ ثواب میں کمی ہو جاتی ہے مگر آدمی کا نیک عمل قائم رہتا ہے، برخلاف حسد کے کہ اس سے تو نیک اعمال سب اکارت ہو جاتے ہیں)۔

عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ یَغْبِطُهُمْ اَهْلُ الْجَمْعِ۔ نور کے منبروں پر ہوں گے۔ تمام مجمع والے (اہل حشر) اُن پر رشک کریں گے۔

یَغْبِطُهُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ۔ اگلے اور پچھلے سب اُن پر رشک کریں گے۔

اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَهُمْ مَنَابِرُ یَغْبِطُهُمُ النَّبِیُّوْنَ۔ جو لوگ میرے جلال اور بزرگی کا خیال رکھ کر آپس میں خلوص کے ساتھ دوستی رکھیں وہ قیامت کے دن نور کے منبروں پر ہوں گے اور پیغمبر بھی ان پر رشک کریں گے (حالانکہ پیغمبروں کا درجہ اُن سے بہت بلند ہوگا مگر وہ یہ آرزو کریں گے کاش اور فضائل کے ساتھ یہ فضیلت بھی اُن کو حاصل ہو جاتی)۔

اَحْسَنْتُمْ یَغْبِطُهُمْ اَنْ صَلُّوْا لِوَقْتِهَا۔ آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا، نماز وقت پر پڑھنے سے اُن کی تعریف کی۔

اَغْبَطُ اَوْلِیَائِیْ۔ میرے اولیا میں سب سے زیادہ رشک کے قابل۔

یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یُغْبَطُ الرَّجُلُ بِالْوَحْدَةِ لِخِفَّةِ الْمُؤْنَةِ وَیُرْثٰی لِصَاحِبِ الْعِیَالِ۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا (کہ لوگوں کو معاش کی تنگی ہوگی)، جو آدمی مجرد اکیلا ہوگا (بال بچے نہ رکھتا ہوگا)، اس پر رشک کریں گے اور بال بچے والے کے حال پر روئیں گے، رنج کریں گے (مطلب یہ ہے کہ جب تک اسلامی خلافت باقی تھی، تمام مسلمانوں کو بیت المال سے روپیہ ملتا تھا، بہ فراغت بسر کرتے تھے، اس وقت لوگ بال بچے والوں پر رشک کیا کرتے تھے۔ جب سے خلافت شرعی جاتی رہی اور طوائف الملوکی پھیل گئی، بادشاہوں نے بیت المال کو اپنا ذاتی مال سمجھا، مسلمان فاقوں سے مرنے لگے اور وہ اپنی نفسانی عیش و عشرت میں روپیہ اُڑانے لگے۔ ایسے وقت مجرد آدمی پر رشک ہوتا ہے کہ وہ بے فکر ہے اور عیال دار آدمی پر رونا آتا ہے)۔

جَاءَهُمْ یُصَلُّوْنَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَجَعَلَ یَغْبِطُهُمْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، لوگوں نے جماعت کھڑی کر دی تھی نماز پڑھ رہے تھے، آپ اُن کی تعریف کرنے لگے یا ان کو رشک دلانے لگے (ایک روایت میں یَغْبِطُهُمْ ہے تخفیف کے ساتھ، یعنی ان پر رشک کرنے لگے کاش میں بھی تمہاری طرح نماز میں سبقت کرتا)۔

اَللّٰهُمَّ غَبْطًا لَا هَبْطًا۔ یا اللہ! ہم کو ایسا درجہ اور مرتبہ عنایت فرما کہ لوگ ہم پر رشک کریں اور ہم کو تنزل اور ذلت سے بچا (یعنی ہمارے قدر و مرتبہ میں روز بروز ترقی عطا فرما نہ کہ تنزل اور انحطاط)۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُغْبَطَ اَهْلُ الْقُبُوْرِ۔ قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی (جب تک) زندہ لوگ مُردوں پر رشک (نہ) کریں۔ (ایسے مصائب اور ایسی آفات طاری ہوں گی کہ زندہ لوگ کہیں گے کہ کاش ہم بھی مر کر قبر میں دفن ہو گئے ہوتے تاکہ ان بُرے حالات سے دوچار نہ ہوتے)۔

وَاغْتَبَطْتُ۔ میں نے رشک کیا۔

وَاغْتُبِطْتُ۔ مجھ پر رشک ہونے لگا۔

مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاغْتَبَطَ بِهٖ۔ جو شخص کسی مسلمان کو قتل کر کے اُس پر خوش ہو (ایک روایت میں فَاعْتَبَطَ ہے عین مہملہ سے، جس کا بیان اُس کے باب میں گزر چکا ہے)

کَاَنَّهَا غُبُطٌ فِیْ زَمْخَرٍ۔ گویا وہ ہودے ہیں باریک تیر میں۔

Marfat.com

غُبُطٌ ۔ جمع ہے غَبِيطٌ کی۔ یعنی وہ جگہ جو اونٹ پر عورت کے لئے ہودے کی طرح تیار کی جاتی ہے (اور یہاں مُراد اس کی کوئی لکڑی ہے جو مُڑی ہوئی ہوتی ہے۔ فارسی کمانوں کو اس سے تشبیہ دی)۔

اِغْتَبَطَتْ عَلَيْهِ الْحُمّٰى ۔ آنحضرتؐ کو دائمی بخار ہو گیا (جو وفات تک نہیں اُترا یعنی حمی مطبقہ کنٹی نیوڈ فیور)۔

فَغَبَطَ مِنْهَا شَاةً فَاِذَا هِيَ لَا تُنْقِيْ ۔ انھوں نے ایک بکری کو ٹٹولا (دریافت کرنے کے لئے کہ آیا دُبلی ہے یا فربہ) دیکھا تو اس کی ہڈیوں میں مغز ہی نہیں ہے (اس قدر دُبلی ہے) (ایک روایت میں فَعَبَطَ ہے عین مہملہ سے یعنی ایک بکری کاٹی) (عرب لوگ کہتے ہیں:

اِغْتَبَطَ الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ ۔ جب اونٹ یا بکری بغیر کسی بیماری کے ذبح کرے)۔

مَا اَغْبِطُ اَحَدًا يَهُوْنُ مَوْتٌ بَعْدَ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (حضرت فاطمہؓ فرماتی ہیں کہ کسی کی آسان موت پر مجھ کو رشک نہیں آتا جب سے میں نے آں حضرتؐ کی موت کی سختی دیکھی (معلوم ہوا کہ موت کی سختی عمدہ چیز ہے جب ہی تو آنحضرت پر سختی ہوئی۔ یہ حضرت عائشہؓ کی رائے تھی حالانکہ آپؐ پر کوئی ایسی زیادہ سختی نہیں ہوئی تھی، بلکہ ملک الموت نے نہایت نرمی سے روح مبارک کو قبض کیا تھا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آپؐ نے کوئی اضطراب نہیں فرمایا صرف پیشانی پر پانی ملتے رہے اور وفات تک نماز کی وصیت فرماتے رہے۔ اور آخری کلمہ آپؐ نے یہ فرمایا:

"اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى"

يَغْبِطُهُمُ الْاَوَّلُوْنَ ۔ ان پر اگلے لوگ رشک کریں گے (اس بات پر کہ اُن کو اُن کی طرح خوف نہ ہوگا۔ یا محشر کا ذکر ہے یعنی بہشت میں داخل ہونے سے پہلے وجہ یہ ہے کہ پیغمبرؑ اگرچہ اُن سے عالی درجہ ہوں گے مگر ان کو اپنی اُمت کا ڈر ہوگا)

فِيْ غِبْطَةٍ ۔ سرور اور خوشی اور فارغ البالی میں۔

مَنْ يَّزْرَعْ خَيْرًا يَحْصُدْ غِبْطَةً ۔ جو شخص بھلائی کا تخم بوئے گا وہ سرور اور خوشی کا غلہ کاٹے گا اور جو شخص بدی کا تخم لگائے گا وہ ندامت اور شرمندگی کا پھل کاٹے گا۔

اِنْ تَصْبِرْ تُغْتَبَطْ ۔ اگر تو صبر کرے گا تو (اتنی نعمتیں تجھ کو ملیں گی کہ) لوگ تجھ پر رشک کریں گے۔

عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهَا غِبْطَةُ الطَّالِبِ الرَّاجِيْ ۔ اللہ کا ڈر رکھو، اُس پر اللہ کے طالبؔ اور اس کے رحم کے امیدوار کو خوشی کرنا چاہئے یا رشک کرنا چاہئے۔

وَبَيْنَ اَنْ يَّغْتَبِطَ دَيْرِيْ مَا تَقَرُّ بِهٖ ۔
غَبْنَةٌ ۔ خوشی اور سرور اور آنکھوں کی ٹھنڈک دیکھنے کے درمیان

غَبْغَبٌ ۔ وہ گوشت مرغ یا بکرے کا جو اُن کی ٹھوڑی تلے لٹکا رہتا ہے۔ اور منا میں نحر کرنے کا مقام۔ (بعض نے کہا کہ اُس مقام کا نام ہے جہاں طائف میں "لات" بت نصب تھا)

غَبُوْقٌ ۔ جو شراب بوقت شام پلائی جاتی ہے (اُس کے پلانے کو غَبُوْقٌ کہتے ہیں۔ اس کے مقابل وہ شراب جو صبح کے وقت پی جاتی ہے اُس کو صَبُوْحٌ کہتے ہیں)۔

تَغَبُّقٌ ۔ شام کو دودھ دوہنا۔

اِغْتِبَاقٌ ۔ شام کی شراب پینا۔

غَبْقَانٌ ۔ شام کی شراب پینے والا مرد۔

غَبْقٰى ۔ یہ غبقانؔ کا مونث ہے۔

وَكُنْتُ لَا اُغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَّلَا مَالًا ۔ میں اپنے ماں باپ سے پہلے کسی عزیز کو شام کا دودھ نہیں پلاتا تھا نہ کسی لونڈی غلام کو (بلکہ سب سے پہلے ماں باپ کو پلاتا تھا پھر دوسرے اہل و عیال اور خدمت گاروں کو)۔

مَا لَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ تَغْتَبِقُوْا ۔ جب تم کو صبح کو ایک پیالہ نہ ملے یا شام کو ایک پیالہ نہ ملے (مطلب یہ ہے کہ جب صبح یا شام کو کھانا نہ ملے اور تم بھوکے ہو تو مردار کھا لینا درست ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر تھوڑی سی بھوک ہو تو مردار کھا سکتا ہے گویا قرار

Marfat.com

...ور اکثر علماء نے جب تک بھوک سے بیقرار نہ ہو مُردار کھانا درست نہیں کہا

لَا تُحَرِّمُ الْغَبْقَةُ۔ ایک بار شام کے وقت دودھ
...پینے سے رضاعت کی حرمت نہیں ہوتی (جب تک دس بار
یا پانچ بار نہ پئے)۔

غَبَّنَا غَبْقًا۔ بہت گہرا ابر، گھٹا۔

غَبْنٌ۔ کپڑے کو موڑ کر سینا چھوٹا کرنے کے لئے یا تنگ
...کرنے کے لئے، حال معلوم نہ ہونا۔

غَبَنٌ اور غَبْنٌ۔ بھول جانا، غلطی کرنا، کم عقل ہونا (جیسے
غَبَانَةٌ ہے)، اور فریب دینا، خرید و فروخت یا رائے میں جو فریب دے
اس کو غابن کہتے ہیں، اور جس کو فریب دیا جائے اسکو مَغْبُوْن کہیں گے)

غَبْنٌ فَاحِشٌ۔ وہ نقصان جو کسی قیمت لگانے والے
کی قیمت میں نہ آئے (مثلاً ایک روپیہ کی چیز دو روپیہ کو خریدنا)۔

غَبِیْنٌ۔ ضعیف الرائے، ضعیف العقل۔

غَبِیْنَةٌ۔ مکر و فریب۔

تَغَابُنٌ۔ ایک دوسرے کو نقصان میں ڈالنا۔

تَغْبِیْنٌ۔ نقصان دینا

اِغْتِبَانٌ۔ بغل میں چھپالینا۔

مُغَابَنَةٌ۔ بیع میں نقصان ہونا۔

كَانَ اِذَا اطَّلٰى بَدَأَ بِمَغَابِنِهٖ۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جب نورہ لگاتے تو چڈھوں سے شروع کرتے
بغلوں سے۔ (یہ مَغْبِنٌ کی جمع ہے)۔

مَنْ مَسَّ مَغَابِنَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ۔ جو شخص چڈھوں
چھوئے تو (احتیاطاً) وضو کرے (اس لئے کہ چڈھے چھونے
میں اکثر ہاتھ ذکر تک پہنچ جاتا ہے)۔

يَوْمُ التَّغَابُنِ۔ قیامت کا دن۔

نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ۔
اللہ تعالیٰ کی دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اُن میں اکثر لوگ فریب
کھاتے ہیں نقصان اُٹھاتے ہیں (اُن کی قدر نہیں کرتے ان کا
شکر بجا نہیں لاتے۔ (مجمع البحار میں ہے کہ غَبْنٌ بہ سکون
با بیع و شرا میں مستعمل ہے اور غَبَنٌ بہ فتحہ با رائے میں)۔
(منتہی الارب میں ہے کہ غَبْنَةٌ بیع میں کہیں گے اور
غَبَنَ رَأْيُهٗ ضعف رائے اور سخافت عقل میں)۔

غَبِنُوْا خَبَرَهَا۔ اس کی خبر ان کو معلوم نہیں ہوئی۔

اِحْتَلَمَ فَغَسَلَ مَغَابِنَهٗ۔ احتلام ہوا تو اپنے چڈھوں
کو دھویا (ران کی جڑوں کو۔ یہاں مُراد شرم گاہ ہے)۔

بَيْعُ الْمَغْبُوْنِ لَا مَحْمُوْدٌ وَّلَا مَشْكُوْرٌ۔ جس شخص کو
فریب دیا جائے اس کی بیع نہ تعریف کے قابل ہے نہ شکریے

فَامْسَحْ بِالْكَافُوْرِ جَمِيْعَ مَغَابِنِهٖ۔ میت کی تمام
بغلوں اور چڈھوں میں کافور لگا۔

غَبَا یا غَبَاوَةً۔ بیوقوف ہونا، کند ذہن ہونا۔

غَبْوَةٌ۔ حماقت اور بیوقوفی، بدتمیزی اور غفلت۔

غَبِیٌّ۔ جاہل، کند ذہن اور بے وقوف۔

تَغَابِیْ۔ غفلت کرنا۔

غُبْيَةٌ۔ تھوڑا مینہ، کوڑا۔

غُبْيَةُ التُّرَابِ۔ جو گرد اوپر اُڑ گئی ہو۔

غُصْنٌ اَغْبٰی۔ شاخ پیچیدہ۔

مُغْبِيَةٌ۔ تھوڑا برسنے والا ابر۔

تَغْبِيَةٌ۔ چھپانا، بالوں کو چھوٹا کرنا یا جڑ سے اکھیڑنا۔

جَاءَ عَلٰى غُبْيَةِ الشَّمْسِ۔ سورج ڈوبتے وقت آیا۔

اِلَّا الشَّيَاطِيْنَ وَاَغْبِيَاءَ بَنِيْ اٰدَمَ۔ مگر شیطان اور
جاہل بے وقوف آدمی۔

قَلِيْلُ الْفِقْهِ خَيْرٌ مِّنْ كَثِيْرِ الْغَبَاوَةِ۔ تھوڑی
سمجھ بہت جہالت اور کم عقلی سے بہتر ہے۔

تَغَابَ عَنْ كُلِّ مَا لَا يَصِحُّ لَكَ۔ جو چیز تجھ کو موافق

Marfat.com

...دمیوں کا گروہ۔

غَثْرَۃٌ۔ کپڑے کا ٹکڑا یا ریشہ۔

غُثْرَۃٌ۔ کمینے لوگ۔

غُثَارٌ۔ بجو

اَغْثَرُ۔ نادان، سفلہ، کمینہ۔

غَثْرَۃٌ۔ بغیر پیاس کے پانی پینا، سر کے بال ...ھنڈ ہونا۔

اِغْثَارٌ۔ مغثور نکلنا جو ایک قسم کا بدبودار گوند ہے ...شہد کی طرح میٹھا۔

مِغْثَرٌ۔ یہ اِغْثَارٌ کا مترادف ہے اور اس کی ...ع مَغَاثِیْرُ ہے۔

تَمَغْثَرَ۔ مغثر چننا۔

...یُؤْتٰی بِالْمَوْتِ کَاَنَّہٗ کَبْشٌ اَغْثَرُ۔ قیامت کے ...ن موت کو ایک خاکی رنگ کے مینڈھے کی شکل میں لے ...ئیں گے۔

...اِنَّ ھٰؤُلَاءِ النَّفَرَ رِعَاعٌ غَثَرَۃٌ۔ یہ لوگ تو کم ...ت، بے وقوف جاہل ہیں (اصل میں اَغْثَرُ کا لفظ ...کے لئے استعمال ہوتا تھا جو خاکی رنگ کا ہوتا ہے۔ ... بطور تشبیہات یہ لفظ بے وقوف، گودن اور ...کے لئے بھی استعمال ہونے لگا)۔

...حِبُّ الْاِسْلَامَ وَاَھْلَہٗ وَاُحِبُّ الْغَثْرَاءَ ...سلمانوں اور اسلام کا خیر خواہ ہوں اور عام لوگوں ...ان کی جماعت کو پسند کرتا ہوں۔

...نُ فِیْ غَثْرَاءِ النَّاسِ۔ میں عام لوگوں میں ... (کوئی مجھ کو نہ پہچانے نہ میری عظمت کرے) (یہ ...ت اویس قرنی نے فرمایا)۔

...وْ یا غَثْوٌ۔ وہ کچرا (کوڑا کرکٹ) جو پانی بہا کر ...ے، پھین، جھاگ، تباہ شدہ درخت کا پرانا سوکھا ...سیلاب کے پھین (جھاگ) کے ساتھ ملا ہوا ہو۔

غَثَی الْوَادِیْ غَثْیًا۔ نالے میں خوب کچرا کوڑا بہہ کر آیا۔

غَثَی السَّیْلُ الْمَرْتَعَ۔ بہاؤ نے چراگاہ کو کوڑے کچرے سے خراب بدمزہ کر دیا۔

غَثَی اور غَثَیَانٌ۔ ناپاک ہونا، مضطرب ہونا، ابر آلود ہونا، خلط کرنا، ملا دینا، بہت ہونا۔

اَغْثٰی۔ شیر۔

کَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّۃُ فِیْ غُثَاءِ السَّیْلِ۔ جیسے تخم رَو کی مٹی اور میل کچیل میں اُگتا ہے۔

ھٰذَا الْغُثَاءُ الَّذِیْ کُنَّا نُحَدِّثُ عَنْہُ۔ یہی کوڑا کچرا ہے جس سے حدیث ہم سے روایت کی جاتی تھیں (یہاں کوڑے کچرے سے کمینے، خراب، ذلیل اور بے اعتبار لوگ مراد ہیں)۔

کَمَا یَنْبُتُ الْغُثَاءُ۔ جیسے وہ دانے اُگ آتے ہیں جو (پانی کی) رَو کی پھین میں بہہ آتے ہیں۔

وَلٰکِنَّکُمْ غُثَاءٌ کَغُثَاءِ السَّیْلِ۔ تم تو کوڑے کچرے ہو، جیسے سیلاب کا کوڑا کچرہ ہوتا ہے (یعنی آخری زمانہ کے خراب لوگ ہو)۔

اَلنَّاسُ ثَلٰثَۃٌ عَالِمٌ وَّ مُتَعَلِّمٌ وَّ غُثَاءٌ۔ آدمی تین قسم کے ہیں۔ ایک تو عالِم، دوسرے طالب علم، تیسرے کوڑا کرکٹ (یعنی وہ لوگ جو نہ عالم ہیں نہ علم کے طالب وہ کوڑے کچرے کی طرح محض بے کار اور بے مقصد لوگ ہیں، مسلم معاشرے کو ان کی تعداد سے کوئی قوت نہیں پہنچتی)۔

بابُ الغین مع الدّال

غَدَّ۔ غدود (یعنی بتوڑی یا گلٹیں) نکلنا۔

تَغْدِیْدٌ۔ اپنا حصہ لے لینا۔ غدود والا ہونا۔

اِغْدَادٌ۔ غدود نکلنا۔ غصہ ہونا۔

غُدَّۃٌ۔ گلٹی یا رسولی یا بتوڑی (اس کی جمع غُدَدٌ ہے۔

Marfat.com

مُغِدٌّ۔ گلٹی والا یا غضب ناک۔

مِغْدَادٌ۔ جو ہمیشہ غصہ کرتا رہے

اِنَّہٗ ذَکَرَ الطَّاعُوْنَ فَقَالَ غُدَّۃٌ کَغُدَّۃِ الْبَعِیْرِ تَاْخُذُھُمْ فِیْ مَرَاقِّھِمْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا ذکر فرمایا تو کہا وہ ایک گلٹی ہے اونٹ کی گلٹی کی طرح جو اُن کے پیٹ کے حصہ میں نکلتی تھی دراصل میں یہ اونٹ کی بیماری ہے اور ایسی سخت ہے کہ شاذو نادر ہی کوئی اونٹ اس میں بچ جاتا ہے ورنہ تیسرے روز مر جاتا ہے آدمیوں میں یہ بیماری کیڑوں کے ذریعہ پھیلتی ہے۔ طاعون کے جراثیم پہلے چوہوں کے جسم میں سرایت کرتے ہیں اور وہ مرنا شروع ہوتے ہیں بعدازاں یہ وبا انسانوں پر متعدّی ہوتی ہے۔ طاعون میں اوّلاً بخار اور شدید درد سر عارض ہوتا ہے پھر اسی روز یا دوسرے روز ایک گلٹی بغل، ران کے جوڑ یا کنپٹی یا کسی دوسرے مقام میں نمودار ہوتی ہے۔ پہلے بہت چھوٹی ہوتی ہے پھر بڑھتی ہے اور اس کا زہر اور اثرات سارے بدن میں سرایت کر جاتے ہیں حتی کہ آدمی ہلاک ہو جاتا ہے بعض بچ بھی جاتے ہیں)۔

غُدَّۃٌ کَغُدَّۃِ الْبَعِیْرِ وَمَوْتٌ فِیْ بَیْتِ سَلُوْلِیَّۃٍ (عامر بن طفیل نے کہا جب اُس کو طاعون ہوا) گلٹی ہے اونٹ کی گلٹی کی طرح ایک عورت کے گھر میں جو سلول قبیلے کی ہے۔

مَاھِیَ بِمُغِدٍّ فَیَسْتَحِیْ لَحْمُھَا۔ کیا اس اونٹنی کے گلٹی تھوڑی نکلی تھی کہ اُس کا گوشت بدبودار خراب ہو جاتا۔

فَلْیُصَلِّھَا حِیْنَ یَذْکُرُھَا وَمِنَ الْغَدِ لِلْوَقْتِ۔ (جو نماز بھول جائے یا نیند غالب آجانے کی وجہ سے نہ پڑھ سکے تو جب یاد آئے اُس وقت پڑھ لے، دوسرے دن وقت پر پڑھے (خطابی نے کہا میں نہیں جانتا کہ کسی فقیہہ کا مذہب ہو کہ نماز کی قضا دوسرے دن اُس نماز کے وقت پر پڑھنا چاہئے اور شاید یہ حکم استحبابی ہو۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دوبارہ نماز کی قضا کرے۔ میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو نماز بھول جائے تو جب یاد آئے اُس کو پڑھ لے اور دوسرے دن خیال رکھے کہ نماز کا وقت فوت نہ ہو، بلکہ مقررہ وقت پر ادا کرے)۔

سَمِعَ الْغَدَ مِنْ حِیْنِ بَایَعَ الْمُسْلِمُوْنَ جس دن مسلمانوں نے بیعت کی تو دوسرے دن انہوں نے اُس کی خبر سُنی۔

فَغَدًا لِلْیَھُوْدِ۔ کل کا دن (یعنی ہفتہ کا دن) یہودیوں کے لئے ہے۔

غَدَاءٌ۔ صبح کا کھانا۔

غَدْرٌ یا غَدَرَانٌ۔ عہد توڑنا، خیانت کرنا، گڑھے کا پانی پینا۔

غَدَرٌ۔ آسمان کا پانی پینا، تاریک ہونا، پیچھے رہ جانا۔

مُغَادَرَۃٌ اور غِدَارٌ اور اِغْدَارٌ۔ چھوڑ دینا، باقی رکھنا۔

اِغْتِدَارٌ۔ گڑھا بنانا۔

اِسْتِغْدَارٌ۔ گڑھے پڑ جانا

مَنْ صَلَّی الْعِشَاءَ فِیْ جَمَاعَۃٍ فِی اللَّیْلَۃِ الْمُغْدِرَۃِ فَقَدْ اَوْجَبَ۔ جس نے اندھیری رات میں عشا کی نماز جماعت سے ادا کی (یعنی تاریکی کی حالت میں مسجد میں آیا) تو اُس نے بہشت واجب کر لی۔

غَدْرَاءُ۔ تاریک۔

لَوْ اَنَّ امْرَاَۃً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ اِطَّلَعَتْ اِلَی الْاَرْضِ فِیْ لَیْلَۃٍ ظَلْمَاءَ مُغْدِرَۃٍ لَاَضَاءَتْ مَا عَلَی الْاَرْضِ۔ اگر بڑی آنکھ والی حوروں میں سے کوئی حور اندھیری تاریک رات میں زمین کی طرف جھانکے تو زمین کی سب چیزیں روشن ہو جائیں۔

یَا لَیْتَنِیْ غُوْدِرْتُ مَعَ اَصْحَابِ نُحْصِ الْجَبَلِ۔ کاش میں جنگِ اُحد میں ان لوگوں کے ساتھ مارا جاتا، جن کو آنحضرت نے پہاڑ کے دامن میں کھڑا کیا تھا (اور عبداللہ بن جبیر کو اُن کا سردار مقرر کیا تھا کہ ادھر سے مشرکوں کو نہ آنے دینا، لیکن

Marfat.com

عبداللہ بن جبیر کے ساتھیوں نے لوٹ کی طمع میں اس مقام کو چھوڑ دیا معدودے چند لوگ ان کے ساتھ رہ گئے جو مشرکین کے حملہ کی تاب نہ لا سکے اور نہایت جرأت کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو گئے مشرکین کو اپنے ارادہ میں کامیابی ہو گئی اور انھوں نے آگے بڑھ کر لوٹ میں مصروف مسلمان مجاہدین پر عقب سے حملہ کر دیا اور جن مشرکین کے مقابلہ میں پیر اکھڑ چکے تھے اور وہ تاب نہ لا کر بھاگ چکے تھے، جب انھوں نے دیکھا کہ ہمارے ساتھیوں نے مسلمانوں پر ان کے پیچھے سے دفعتاً حملہ کر دیا ہے تو وہ بھی واپس ہو گئے اور اس طرح پر مسلمانوں کو آگے اور پیچھے سے نرغے میں لے لیا۔ نقشۂ جنگ بگڑ گیا، بالآخر نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کی فتح شکست سے بدل گئی۔ بعضوں نے کہا ہے کہ بِحُصِّ الْجَبَل سے غزوۂ اُحد اور دوسری جنگوں کے شہید مراد ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ کاش میں بھی ان کے ساتھ شہید ہوتا اور شہادت کا درجہ پاتا)۔

فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَصْحَابِہٖ حَتّٰی بَلَغَ قَرْقَرَۃَ الْکُدْرِ فَاَغْدَرُوْہُ۔ آنحضرت اپنے اصحاب کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ قرقرۂ کدر کو پہنچے (قرقرۂ کدر ایک مقام کا نام ہے) لوگوں نے آپؐ کو پیچھے چھوڑ دیا۔

وَلَوْلَا شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا۔ ایسی تندرستی اور صحت عنایت فرما جو کوئی بیماری باقی نہ چھوڑے۔

وَلَوْلَا ذٰلِکَ لَاَغْدَرْتُ بَعْضَ مَا اَسُوْقُ۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو بعض رعیت کو جن کو میں ہانک رہا ہوں پتھروں میں جا کر ڈال دیتا، رعیت کو جانوروں سے تشبیہ دی اور حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے آپ کو راعی یعنی ان کا چرواہا قرار دیا۔ ایک روایت میں لَغَدَرْتُ ہے۔ یعنی ان کو "غدر" میں ڈال دیتا۔ غَدَر وہ مقام جہاں بہت پتھر ہوں۔

غَدَرٌ۔ اس مقام کو کہتے ہیں جہاں بہت پتھر ہوں۔

قَدِمَ مَکَّۃَ وَلَہٗ اَرْبَعُ غَدَائِرَ۔ آنحضرت جب مکہ میں تشریف لائے تو آپؐ کے سر پر چار چوٹیاں تھیں (یعنی بال چار زلفوں میں بٹ گئے تھے)۔

کَانَ رَجُلًا جَلْدًا اَشْعَرَ ذَا غَدِیْرَتَیْنِ۔ ضمام ابن ثعلبہ بڑے مضبوط دل والے اور بہت بالوں والے آدمی تھے ان کے بالوں کی دو چوٹیاں تھیں۔

بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ سِنُوْنَ غَدَّارَۃٌ یَکْثُرُ الْمَطَرُ وَیَقِلُّ النَّبَاتُ۔ قیامت کے قریب اس کے آگے چند فریب دینے والے سال ہوں گے۔ پانی تو ان میں خوب برسے گا (لوگوں کو امید ہو گی کہ فصل اچھی ہو گی) مگر پیداوار کم ہو گی (گویا یہ سال لوگوں کو فریب دیں گے۔ وجہ یہ ہے کہ قیامت کے قریب زمین کی قوت کم ہو جائے گی بارش ہونے پر بھی اناج اور میوہ کم پیدا ہوگا)۔

قَالَ عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ لِلْمُغِیْرَۃِ یَا غُدَرُ وَھَلْ غَسَلْتُ غَدْرَتَکَ اِلَّا بِالْاَمْسِ۔ عروہ بن مسعود ثقفی نے (جو صلح حدیبیہ میں مکہ کے مشرکوں کی طرف سے آنحضرتؐ سے گفتگو کرنے آیا تھا) مغیرہ بن شعبہ سے کہا (جب مغیرہ نے عروہ کے ہاتھ پر تلوار کی کوٹھی سے مارا اور کہا اپنا ہاتھ آنحضرتؐ کی ریش مبارک سے علیحدہ رکھ۔ وہ بار بار دوران گفتگو آنحضرتؐ کی ڈاڑھی کو ہاتھ لگاتا) ارے مکار دغاباز ابھی کل کی بات ہے کہ میں نے تیری دغابازی کا داغ تجھ پر سے دھویا ہے (اپنا پیسہ خرچ کر کے تجھ کو سزا سے بچایا۔ مغیرہ کسی کا مال لوٹ کر لے آئے تھے، عروہ نے جو ان کے رشتہ دار تھے اپنا روپیہ خرچ کر کے اس کے لوگوں کو راضی کر کے معاملہ کو طے کرا یا تھا۔ اس موقعہ پر عروہ اپنے اسی احسان کا ذکر کرتا ہے)۔

اَلَسْتُ اَسْعٰی فِیْ اِطْفَاءِ نَائِرَۃِ غَدْرَتِکَ۔ کیا میں تیری آتش فساد کے بجھانے میں کوشش نہیں کر رہا ہوں اور تیرے جرم کی سزا کو دفع نہیں کر رہا ہوں۔

اِجْلِسْ غُدَرُ۔ اے دغاباز بیٹھ! (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے بھتیجے قاسم بن محمد سے کہا جب وہ حضرت عائشہؓ کی نصیحت پر ناراض ہوئے۔ اکثر بزرگ اہل عرب اپنے چھوٹے کو ان الفاظ سے مخاطب کرتے ہیں)۔

یَا لُغَدَرُ یَا لُفَجَرُ۔ ارے او دغاباز، ارے او بدکار!

Marfat.com

مُغِدٌّ۔ گلٹی والا یا غضب ناک۔
مِغْدَادٌ۔ جو ہمیشہ غصّہ کرتا رہے۔
اِنَّہٗ ذَکَرَ الطَّاعُوْنَ فَقَالَ غُدَّۃٌ کَغُدَّۃِ الْبَعِیْرِ تَاْخُذُھُمْ فِیْ مَرَاقِّھِمْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا ذکر فرمایا تو کہا وہ ایک گلٹی ہے اونٹ کی گلٹی کی طرح جو اُن کے پیٹ کے حصہ میں نکلتی تھی (اصل میں یہ اونٹ کی بیماری ہے اور ایسی سخت ہے کہ شاذ و نادر ہی کوئی اونٹ اس میں بچ جاتا ہے ورنہ تیسرے روز مر جاتا ہے آدمیوں میں یہ بیماری کیڑوں کے ذریعہ پھیلتی ہے۔ طاعون کے جراثیم پہلے چوہوں کے جسم میں سرایت کرتے ہیں اور وہ مرنا شروع ہوتے ہیں بعد ازاں یہ وبا انسانوں پر متعدّی ہوتی ہے۔ طاعون میں اوّلاً بخار اور شدید درد سر عارض ہوتا ہے پھر اسی روز یا دوسرے روز ایک گلٹی بغل، ران کے جوڑ یا کنپٹی یا کسی دوسرے مقام میں نمودار ہوتی ہے۔ پہلے بہت چھوٹی ہوتی ہے پھر بڑھتی ہے اور اس کا زہر اور اثرات سارے بدن میں سرایت کر جاتے ہیں حتیٰ کہ آدمی ہلاک ہو جاتا ہے بعض بچ بھی جاتے ہیں)
غُدَّۃٌ کَغُدَّۃِ الْبَعِیْرِ وَمَوْتٌ فِیْ بَیْتِ سَلُوْلِیَّۃٍ (عامر بن طفیل نے کہا جب اُس کو طاعون ہوا) گلٹی ہے اونٹ کی گلٹی کی طرح ایک عورت کے گھر میں جو سلول قبیلے کی ہے۔
مَاھِیَ بِمُغِدٍّ فَیَسْتَحْیِیْ لَحْمُھَا۔ کیا اس اونٹنی کے گلٹی تھوڑی نکلی تھی کہ اُس کا گوشت بدبودار خراب ہو جاتا۔
فَلْیُصَلِّھَا حِیْنَ یَذْکُرُھَا وَمِنَ الْغَدِ لِلْوَقْتِ۔ (جو نماز بھول جائے یا نیند غالب آجانے کی وجہ سے نہ پڑھ سکے تو جب یاد آئے اُس وقت پڑھ لے، دوسرے دن وقت پر پڑھے (خطابی نے کہا میں نہیں جانتا کہ کسی فقیہہ کا مذہب ہو کہ نماز کی قضا دوسرے دن اُس نماز کے وقت پر پڑھنا چاہئے اور شاید یہ حکم استحبابی ہو۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دوبارہ نماز کی قضا کرے۔ میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو نماز بھول جائے تو جب یاد آئے اُس کو پڑھ لے اور دوسرے دن خیال رکھے کہ نماز کا وقت فوت نہ ہو، بلکہ مقررہ وقت پر ادا کرے)۔
سَمِعَ الْغَدَ مِنْ حِیْنِ بَایَعَ الْمُسْلِمُوْنَ۔ جس دن مسلمانوں نے بیعت کی تو دوسرے دن انھوں نے اُس کی خبر سُنی۔
فَغَدًا لِلْیَھُوْدِ۔ کل کا دن (یعنی ہفتہ کا دن) یہودیوں کے لئے ہے۔
غَدَاءٌ۔ صبح کا کھانا۔
غَدْرٌ یا غَدَرَانٌ۔ عہد توڑنا، خیانت کرنا، گڑھے کا پانی پینا۔
غَدَرٌ۔ آسمان کا پانی پینا، تاریک ہونا، پیچھے رہ جانا۔
مُغَادَرَۃٌ۔ اور غِدَارٌ اور اِغْدَارٌ۔ چھوڑ دینا، باقی رکھنا۔
اِغْتِدَارٌ۔ گڑھا بنانا۔
اِسْتِغْدَارٌ۔ گڑھے پڑ جانا
مَنْ صَلَّی الْعِشَاءَ فِیْ جَمَاعَۃٍ فِی اللَّیْلَۃِ الْمُغْدِرَۃِ فَقَدْ اَوْجَبَ۔ جس نے اندھیری رات میں عشا کی نماز جماعت سے ادا کی (یعنی تاریکی کی حالت میں مسجد میں آیا) تو اُس نے بہشت واجب کر لی۔
غَدْرَاءُ۔ تاریک۔
لَوْ اَنَّ اِمْرَاَۃً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ اِطَّلَعَتْ اِلَی الْاَرْضِ فِیْ لَیْلَۃٍ ظَلْمَاءَ مُغْدِرَۃٍ لَاَضَاءَتْ مَا عَلَی الْاَرْضِ۔ اگر بڑی آنکھ والی حوروں میں سے کوئی حور اندھیری تاریک رات میں زمین کی طرف جھانکے تو زمین کی سب چیزیں روشن ہو جائیں۔
یَا لَیْتَنِیْ غُوْدِرْتُ مَعَ اَصْحَابِ نُحْصِ الْجَبَلِ۔ کاش میں جنگِ اُحد میں ان لوگوں کے ساتھ مارا جاتا جن کو آنحضرت نے پہاڑ کے دامن میں کھڑا کیا تھا (اور عبداللہ بن جبیر کو اُن کا سردار مقرر کیا تھا کہ ادھر سے مشرکوں کو نہ آنے دینا، لیکن

Marfat.com

عبداللہ بن جبیر کے ساتھیوں نے لُوٹ کی طمع میں اس مقام کو چھوڑ دیا معدودے چند لوگ ان کے ساتھ رہ گئے جو مشرکین کے حملہ کی تاب نہ لا سکے اور نہایت جرأت کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو گئے مشرکین کو اپنے ارادہ میں کامیابی ہو گئی اور انھوں نے آگے بڑھ کر لوٹ میں مصروف مسلمان مجاہدین پر عقب سے حملہ کر دیا اور جن مشرکین کے مقابلہ میں پیر اکھڑ چکے تھے اور وہ تاب نہ لا کر بھاگ چکے تھے جب انھوں نے دیکھا کہ ہمارے ساتھیوں نے مسلمانوں پر اُن کے پیچھے سے دفعتاً حملہ کر دیا ہے تو وہ بھی واپس ہو گئے اور اس طرح پر مسلمانوں کو آگے اور پیچھے سے نرغے میں لے لیا۔ نقشۂ جنگ بگڑ گیا، بالآخر نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کی فتح شکست سے بدل گئی۔ بعضوں نے کہا ہے کہ نُحْصِ الْجَبَلِ سے غزوۂ اُحد اور دوسری جنگوں کے شہید مُراد ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ کاش میں بھی ان کے ساتھ شہید ہوتا اور شہادت کا درجہ پاتا)۔

فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى بَلَغَ قَرْقَرَةَ الْكُدْرِ فَاَغْدَرُوْهُ۔ آنحضرت اپنے اصحاب کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ قرقرۂ کدر کو پہنچے (قرقرۂ کدر ایک مقام کا نام ہے) لوگوں نے آپ کو پیچھے چھوڑ دیا۔

وَلَوْلَا شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ ایسی تندرستی اور صحت عنایت فرما جو کوئی بیماری باقی نہ چھوڑے۔

وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَاَغْدَرْتُ بَعْضَ مَا اَسُوْقُ۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو بعض رعیت کو جن کو میں ہانک رہا ہوں پتھروں میں لے جا کر ڈال دیتا (رعیت کو جانوروں سے تشبیہ دی اور حضرت عمر فاروق نے اپنے آپ کو راعی یعنی ان کا چرواہا قرار دیا۔ ایک روایت میں لَغَدَرْتُ ہے۔ یعنی میں ان کو "غدر" میں ڈال دیتا غَدَر وہ مقام جہاں بہت پتھر ہوں)

غَدَرٌ۔ اس مقام کو کہتے ہیں جہاں بہت پتھر ہوں۔

قَدِمَ مَكَّةَ وَلَهٗ اَرْبَعُ غَدَائِرَ۔ آنحضرت جب مکہ میں تشریف لائے تو آپ کے سر پر چار چوٹیاں تھیں (سر کے بال چار زلفوں میں بٹ لئے تھے)۔

كَانَ رَجُلًا جَلْدًا اَشْعَرَ ذَا غَدِيْرَتَيْنِ۔ ضمام ابن ثعلبہ بڑے مضبوط دل والے اور بہت بالوں والے آدمی تھے اُن کے بالوں کی دو چوٹیاں تھیں۔

بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ سِنُوْنَ غَدَّارَةٌ يَكْثُرُ الْمَطَرُ وَيَقِلُّ النَّبَاتُ۔ قیامت کے قریب اس کے آگے چند فریب دینے والے سال ہوں گے۔ پانی تو ان میں خوب برسے گا (لوگوں کو امید ہوگی کہ فصل اچھی ہوگی) مگر پیداوار کم ہوگی (گویا یہ سال لوگوں کو فریب دیں گے۔ وجہ یہ ہے کہ قیامت کے قریب زمین کی قوت کم ہو جائے گی بارش ہونے پر بھی اناج اور میوہ کم پیدا ہوگا)

قَالَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ لِلْمُغِيْرَةِ يَا غُدَرُ وَهَلْ غَسَلْتُ غَدْرَتَكَ اِلَّا بِالْاَمْسِ۔ عروہ بن مسعود ثقفی نے (جو صلح حدیبیہ میں مکّہ کے مشرکوں کی طرف سے آنحضرت سے گفتگو کرنے آیا تھا) مغیرہ بن شعبہ سے کہا (جب مغیرہ نے عروہ کے ہاتھ پر تلوار کی کوتھی سے مارا اور کہا اپنا ہاتھ آنحضرت کی ریش مبارک سے علیحدہ رکھ۔ وہ بار بار دوران گفتگو آنحضرت کی ڈاڑھی کو ہاتھ لگاتا) ارے مکّار دغاباز ابھی کل کی بات ہے کہ میں نے تیری دغابازی کا داغ تجھ پر سے دھویا ہے (اپنا پیسہ خرچ کر کے تجھ کو سزا سے بچایا۔ مغیرہ کسی کا مال لوٹ کر لے آئے تھے، عروہ جو اُن کے رشتہ دار تھے اپنا روپیہ خرچ کر کے اُس کے لوگوں کو راضی کر کے معاملہ کو طے کرایا تھا۔ اس موقعہ پر عروہ اپنے اسی احسان کا ذکر کرتا ہے)۔

اَلَسْتُ اَسْعٰى فِيْ اِطْفَاءِ نَائِرَةِ غَدْرَتِكَ۔ کیا میں تیری آتشِ فساد کے بجھانے میں کوشش نہیں کر رہا ہوں اور تیرے جُرم کی سزا کو دفع نہیں کر رہا ہوں۔

اِجْلِسْ غُدَرُ۔ اے دغاباز بیٹھ! (یہ حضرت عائشہ رض نے اپنے بھتیجے قاسم بن محمد سے کہا جب وہ حضرت عائشہ رض کی نصیحت پر ناراض ہوئے۔ اکثر بزرگ اہلِ عرب اپنے سے چھوٹے کو ان الفاظ سے مخاطب کرتے ہیں)۔

يَا لَغُدَرُ يَا لَفُجَرُ۔ ارے او دغاباز، ارے او بدکار!

Marfat.com

إِنَّهُ مَرَّ بِأَرْضٍ يُقَالُ لَهَا غَدِرَةٌ فَسَمَّاهَا خَضِرَةً
آنحضرتؐ ایک زمین پر سے گزرے جس کا نام "غدرہ" تھا (اس نام کو آپ نے مکروہ جانا یعنی فریب دینے والی) اس کا نام بدل کر آپ نے "خضرہ" رکھ دیا (یعنی سرسبز اور آباد) (عربوں نے اس زمین کا نام غدرہ اس لئے رکھا ہوگا کہ وہاں پیداوار اچھی نہ ہوتی ہوگی یا فصل اُگنے کے بعد خراب ہو جاتی ہوگی. گویا اس سے کاشتکار دھوکے میں رہتے ہوں گے).

وَمَا أَرَادُوا مِنَ الْغَدْرِ۔ اور جو اُن یہودیوں نے دغابازی کرنی چاہی تھی (اس حضرتؐ کو گڑھی کے نیچے بٹھا دیا اور کہا آپ تشریف رکھئے کھانا وغیرہ کھائیے، ہم باہمی صلاح و مشورہ کر لیں تب آپ سے گفتگو کریں گے۔ دوسری طرف یہ منصوبہ بنایا کہ جب آپ غافل ہو کر بیٹھیں تو اوپر سے ایک پتھر گرا کر آپؐ کو ہلاک کر دیں. اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اُن کے اس فریب پر مطلع کر دیا لہٰذا آپؐ فوراً اُٹھ کر چلے آئے اور مجبوراً جنگ کی تیاری کرنی پڑی).

يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ۔ قیامت کے دن ہر دغاباز پر ایک جھنڈا لگایا جائے گا اس کی دغابازی لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے۔ عرب میں دستور تھا کہ جو شخص دغابازی کرتا تو ہر میلہ اور مجمع میں اس کے سامنے ایک جھنڈا کھڑا کرتے تاکہ لوگ اس کو پہچان لیں اور پھر ہوشیار رہیں).

هٰذِهِ غُدْرَةُ فُلَانٍ۔ یہ فلاں شخص کی دغابازی کا جھنڈا یا نشان ہے.

فَيَذْكُرُ بَعْضَ غُدُرَاتِهِ يَا غَدَرَاتِهِ۔ وہ اپنی بعض دغابازیوں کو یاد کرے گا (یعنی گناہوں کو، کیونکہ ہر ایک گناہ اللہ تعالیٰ سے دغابازی کرنا ہے).

وَاسْقُوا مِنْ غُدُرِكُمْ۔ اپنے کنڈوں (جوہڑوں) سے پانی پلاؤ۔

لَا تَغْدِرُوا۔ دغابازی نہ کرو (یعنی نقضِ عہد).

وَهِيَ أَجَلُّ مِنْ أَنْ تُغَادِرَ۔ پروردگار تیری نعمتیں ان کی شان بڑی ہے وہ احتیاج کے وقت منقطع نہیں ہوتیں.

غَدِيرٌ۔ کنڈ، جھیل، تالاب (کیونکہ اس کا پانی فریب دیتا ہے اکثر اوقات ضرورت کے وقت خشک ہو جاتا ہے).

غَدِيرُ خُمٍّ۔ وہ مقام جہاں آنحضرتؐ نے حضرت علی رضؓ کے بارے میں یہ فرمایا کہ جس کا میں مولیٰ ہوں (یعنی دوست) علی بھی اس کا دوست ہے (اور حضرت عمر رضؓ نے حضرت علیؓ کو مبارکباد دی کہ اے ابو الحسن تم کو مبارک ہو تم میرے مولیٰ اور ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کے مولیٰ ہوئے). شیعہ امامیہ اس حدیث کو حضرت علی رضؓ کی خلافت کے لئے نص کا مقام دیتے ہیں. حالانکہ مولیٰ ایک ایسا لفظ ہے جس کے بہت سے معنے ہیں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی وفات کے بعد حضرت علی رضؓ کو خلیفہ اوّل کرنا منظور ہوتا تو آپؐ مرض الموت میں تمام مہاجرین اور انصار کے سامنے اس معاملہ کو صاف کر دیتے اور آپ کی وفات کے بعد کسی کو مخالفت کی جرأت نہ ہوتی، نہ سقیفہ میں مشورہ کے لئے اجتماع ہوتا. لیکن اس کے برخلاف آپؐ نے مرض الموت میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو نماز پڑھانے میں اپنا قائم مقام بنایا اور حضرت عائشہ رضؓ کی رائے نہ ہونے کے باوجود آپؐ نے اس بارے میں تاکیدی حکم دیا).

غُنْدَرٌ۔ محمد بن بشار کا لقب ہے جو حدیث کے بڑے عالم ہیں.

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ۔ اللہ اکبر عہد پورا کرنا چاہئے، عہد شکنی نہیں کرنا چاہئے (یہ عمرو بن عنبسہ نے معاویہؓ سے کہا جب وہ اہلِ روم کے نصاریٰ پر چڑھائی کر رہے تھے اور ابھی عہد کی مدت باقی تھی).

اَلْغَادِرُ لَهُ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِهِ۔ دغاباز کے شانے کے پاس ایک جھنڈا لگایا جائے گا (قیامت کے دن اس کو ذلیل کرنے کے لئے).

غَدَفٌ۔ بہت ہونا بہت دینا جیسے تغدیف ہے۔

اِغْدَافٌ۔ دامن لٹکانا، یا منہ پر نقاب ڈالنا. لٹکانا

Marfat.com

سے حشفہ کی کھال ختنہ میں کاٹنا، جماع کرنا۔
اِغْتِدَافٌ۔ کاٹنا، بہت چیزیں لینا۔
غَادِفٌ۔ ملاح
غُدَافٌ۔ ایک قسم کا بڑا کوا (اس کی جمع غِدْفَانٌ ہے)۔
غُدَافِيَةٌ۔ کالی کلوٹی۔
غَدَفٌ۔ نعمت اور ارزانی اور کشائش اور فراغت۔
غِدَفٌ۔ شیر۔
مِغْدَفٌ اور غَادُوفٌ۔ کسی کا بیل (کدال)۔
اِنَّهٗ اَغْدَفَ عَلٰی عَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ سِتْرًا۔ آنحضرت نے حضرت علی رض اور حضرت فاطمہ زہرہ پر ایک پردہ لٹکایا۔
اَغْدَفَ اللَّيْلُ سُدُوْلَهٗ۔ رات نے اپنی تاریکی کے پردے لٹکائے (یعنی اندھیرا ہوا)۔
لَنَفْسُ الْمُؤْمِنِ اَشَدُّ ارْتِكَاضًا عَلَى الْخَطِيْئَةِ مِنَ الْعُصْفُوْرِ حِيْنَ يُغْدَفُ بِهٖ۔ مسلمان کا دل گناہ پر اس چڑیا کے دل سے بھی زیادہ بے قرار ہے، جس پر جال ڈال دیا گیا اور وہ پھنس کر اس میں کس قدر گھبراتی اور پھڑپھڑاتی ہے۔ اسی طرح مومن کا دل گناہ کے خیال اور اس کے صدور سے مضطرب ہوجاتا ہے اور گھبراتا ہے)۔
غَدْقٌ۔ بہت پانی سے تر ہوجانا۔
غَدَقٌ۔ بہت پانی ہونا موسلا دھار بارش (جیسے غُدَاقٌ اور اِغْدِيْدَاقٌ ہے)۔
اَسْقِنَا غَيْثًا غَدَقًا مُغْدِقًا۔ ہم کو موسلادھار زور کی بارش سے پانی پلا (یعنی خوب زور کا مینہ برسا)۔
اِذَا نَشَاَتِ السَّحَابَةُ مِنَ الْعَيْنِ فَتِلْكَ عَيْنٌ غُدَيْقَةٌ۔ جب سمندر کی طرف سے ابر اٹھے تو وہ ایک چشمہ ہے بہت پانی کا (یعنی خوب برسے گا)۔ (ایک روایت میں اس طرح ہے:
اِذَا نَشَاَتْ بَحْرِيَّةً فَتَشَاءَمَتْ فَتِلْكَ عَيْنٌ غُدَيْقَةٌ۔ یعنی جب سمندر کی طرف سے ابر اٹھے، پھر ملکِ شام کی طرف جائے، تو وہ ایک چشمہ ہے بہت پانی کا)
بِئْرُ غَدَقٍ۔ ایک مشہور کنواں ہے مدینہ میں۔
مَاءٌ غَدَقًا۔ بہت پانی۔
مَكَانٌ غَدَقٌ۔ مرطوب جگہ۔
عَيْشٌ غَيْدَاقٌ۔ فراغت کی زندگی چین کے ساتھ۔
غِدَانٌ۔ وہ لکڑی جس پر کپڑے لٹکاتے ہیں۔
تَغَدُّنٌ۔ مائل ہونا جھکنا۔
اِغْدِيْدَانٌ۔ لمبا ہونا، پورا ہونا، سبزہ ہونا یہاں تک کہ سیاہی مائل ہوجائے۔
غُدَانِيٌّ۔ جوان ناعم البدن۔
غُدُنَةٌ۔ نعمت اور نرمی۔
غَدَوْدَنِيٌّ۔ سریع، جلدی کرنے والا۔
مُغْدَوْدِنٌ۔ جوان نرم اندام۔
غُدُوٌّ۔ صبح کو جانا (یہ ضد ہے رَوَاحٌ کی جس کے معنی ہیں شام کو جانا۔ اس زمانہ میں عرب لوگ رُحْ کا یہ مفہوم لیتے ہیں کہ جا شام کو ہو یا صبح کو)، صبح سویرے آنا۔
غَدَا۔ دن کا پہلا کھانا۔ ناشتہ
تَغْدِيَةٌ۔ صبح کا کھانا کھلایا (جیسے تَغَدِّيْ صبح کو کھانا)
مُغَادَاةٌ۔ صبح سویرے آنا۔
اِغْتِدَاءٌ۔ صبح کو کھانا۔
غَدٌ۔ کل کا دن جو آئندہ آنے والا ہے (یہاں تک کہ ہر آئندہ زمانہ کو کہتے ہیں گو دور ہو جیسے اَمْسِ گزشتہ کل کا دن)۔
هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ۔ آ صبح کا برکت والا کھانا کھا (سحری کو بھی غداء کہتے ہیں کیونکہ وہ صبح کے قریب کھائی جاتی ہے)۔
كُنْتُ اَتَغَدّٰى عِنْدَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فِيْ رَمَضَانَ (عبداللہ بن عباس کہتے ہیں)، میں سحری کا کھانا رمضان کے مہینے میں حضرت عمر رض کے پاس کھایا کرتا۔
لَغَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ۔ اللہ کی راہ

Marfat.com

میں (یعنی جہاد کے لئے) صبح کو جانا یا شام کو جانا (کہیں سے ہو خواہ اپنے شہر سے یا مورچہ سے)۔
وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغُدْوَةِ۔ صبح کی عبادت سے مدد لو (جہاد ہو یا نماز یا اور کوئی عبادت)
نَهٰى عَنِ الْغَدَوِيِّ۔ جانوروں کے پیٹ میں جو بچے ہوتے ہیں اُن کے بیچنے سے منع کیا گیا ہے (مشرکین زمانہ جاہلیت میں ایسا کیا کرتے تھے کہ پیٹ کا بچہ اُس کے پیدا ہونے سے پیشتر فروخت کر دیتے، آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں دھوکا ہے)۔
لَا يَغْلِبَنَّ صَلِيْبُهُمْ وَمِحَالُهُمْ غَدْوًا مِحَالَكَ۔ (یہ حضرت عبد المطلب نے اصحاب فیل کے حق میں کہا) یعنی ان کی صلیب اور طاقت اور قوت، تیری طاقت اور قوت پر غالب نہیں ہو سکتی۔
وَمَا النَّاسُ اِلَّا كَالدِّيَارِ وَاَهْلِهَا بِهَا يَوْمَ حَلُّوْهَا وَغَدْوًا بَلَاقِعُ۔ لوگوں کا حال شہروں اور شہر والوں کی طرح ہے ایک دن تو شہر بس اور آباد ہیں اور کل اُجاڑ میدان ہیں۔
يُغَدِّيْهِ اَوْ قَدْرَ مَا يُعَشِّيْهِ۔ جو صبح کے کھانے کو کافی ہو یا رات کے کھانے کو۔
غُدِّيَ وَرِيْحَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ۔ صبح اور شام اُس کی روزی بہشت سے اُس کے پاس آیا کرے گی۔
يَغْدُوْنَ فِيْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ سَخَطِهٖ۔ صبح کو اللہ کے غصے میں رہتے ہیں اور شام کو بھی اُس کے غضب میں۔
يَغْدُوْا اَحَدُهُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَيَرُوْحُ فِيْ اُخْرٰى۔ صبح کو ایک جوڑا پہنتا ہے اور شام کو دوسرا جوڑا (یعنی دن میں دو بار کپڑے بدلتا ہے)۔
تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَتَرُوْحُ بِهٖ۔ صبح کو ایک برتن دودھ بھر کر لاتا ہے اور شام کو ایک برتن۔

مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ۔ جو شخص صبح کو مسجد میں جائے اور شام کو لوٹ کر آئے یا صبح اور شام جائے۔
مَا لِهٰذَا غَدَوْنَا۔ ہم نے اس کا قصد نہیں کیا (ہم اُس کو سجدہ نہیں کریں گے)۔
مَا نَقِيْلُ وَنَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔ جمعہ کے دن ہم دوپہر کا قیلولہ اور دن کا کھانا جمعہ کی نماز کے بعد کرتے (یعنی جمعہ کی نماز اول وقت پڑھتے زوال کے فوراً ہی بعد)
وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا۔ صبح اور شام نیک اعمال کرو اور کچھ دلجہ یعنی رات کو۔
كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْا۔ ہر آدمی صبح کو کچھ کام کرتا ہے (یا تو رضائے الٰہی کے لئے یا شیطان کی خوشنودی کے لئے)۔
اُغْدُ يَا اُنَيْسُ۔ انس جاؤ۔
اُغْدُوْا اِلٰى جَوَائِزِكُمْ۔ اپنے انعامات لینے کو صبح کو جاؤ۔
يَاْكُلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَغْدُوَ اِلَى الْمُصَلّٰى۔ آپؐ عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے کچھ کھا لیتے۔
نَوْمُ الْغَدَاةِ مَشْؤُمَةٌ۔ صبح کا سونا منحوس ہے اس سے آدمی بیمار ہوتا ہے، مفلسی آتی ہے (صحت کا مدار سویرے اُٹھنے پر ہے)۔

بابُ الغین مع الذّال

غِذَاءٌ۔ خوراک کھانا۔
غَذًا۔ اونٹ کا پیشاب۔
غَذْوٌ۔ خوراک دینا۔
تَغْذِيَةٌ۔ غذا دینا۔
اِغْتِذَاءٌ۔ غذا کھانا (جیسے تَغَذِّيْ ہے)۔
غُذِيَ بِالْحَرَامِ۔ حرام غذا دی گئی ہو (یعنی حرام کا مال کھایا ہو) اُس کے آگے فرمایا وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ اس کا کھانا حرام مال میں سے ہو۔ تو غُذِيَ بِالْحَرَامِ سے کم سنی کی حالت

Marfat.com

مراد ہے۔ اور مطعمہ حرام سے بڑے ہونے کے بعد۔ بعضوں نے بالعکس کہا ہے۔

غَذَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعِلْمِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو علم کی غذا کھلائی (یعنی ہم کو تعلیم دی)۔

طِفْلُ الْمُؤْمِنِ اِذَا مَاتَ یُدْفَعُ اِلٰی فَاطِمَۃَ تَغْذُوْہُ حَتّٰی یَقْدَمَ اَبَوَاہُ اَوْ اَحَدٌ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ مومن کا صغیر سن بچہ جب مر جاتا ہے تو (عالم برزخ میں) وہ حضرت فاطمہ زہرا رض کے سپرد کیا جاتا ہے، آپ اس کو کھلاتی پلاتی رہتی ہیں، یہاں تک کہ اس کے ماں باپ (بھی فوت ہو کر دنیا سے) آجاتے ہیں یا کوئی اس کے گھر والوں میں سے آجاتا ہے (تب وہ بچہ اُن کے سپرد کر دیا جاتا ہے)۔

فَاِذَا جُرْحُہٗ یَغْذُوْ دَمًا۔ یکایک کیا دیکھتے ہیں ان کا زخم خون بہا رہا ہے (یعنی اس میں سے خون بہہ رہا ہے)۔

اِنَّ عِرْقَ الْمُسْتَحَاضَۃِ یَغْذُوْ۔ مستحاضہ (وہ عورت جس کا خون بند نہ ہوتا ہو) اُس کی رگ ہمیشہ خون بہاتی ہے۔

حَتّٰی یَدْخُلَ الْکَلْبُ فَیَغْذِیْ عَلٰی سَوَارِی الْمَسْجِدِ یہاں تک کہ کتا مسجد میں آکر اُس کے ستونوں پر پیشاب کرے گا (اور وہاں کوئی نہ ہوگا جو اُس کو روکے) (عرب لوگ کہتے ہیں: غَذٰی بِبَوْلِہٖ۔ اس نے اپنا پیشاب بار بار بہایا)۔

شَکَا اِلَیْہِ اَھْلُ الْمَاشِیَۃِ تَصْدِیْقَ الْغِذَاءِ فَقَالُوْا اِنْ کُنْتَ مُعْتَدًّا عَلَیْنَا بِالْغِذَاءِ فَخُذْ مِنْہُ صَدَقَتَہٗ فَقَالَ اِنَّا نَعْتَدُّ بِالْغِذَاءِ کُلِّہٖ حَتَّی السَّخْلَۃَ یَرُوْحُ بِھَا الرَّاعِیْ عَلٰی یَدِہٖ ثُمَّ قَالَ فِیْ اٰخِرِہٖ وَذٰلِکَ عَدْلٌ بَیْنَ غِذَاءِ الْمَالِ وَخِیَارِہٖ۔ جانور والوں نے حضرت عمر رض سے شکایت کی کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کی بھی زکوٰۃ لیتے ہیں (یعنی چھوٹے بچوں کو بھی بڑے جانوروں کے ساتھ شمار کر لیتے ہیں) وہ کہنے لگے، اگر آپ اُن کو بھی شمار کر لیتے ہیں تو زکوٰۃ میں بھی وہی لیجئے (یعنی بچوں کو زکوٰۃ میں بچے ہی قبول کیجئے) حضرت عمر رض نے فرمایا ہم تو سب بچوں کو شمار میں شریک کریں گے یہاں تک کہ اُس چھوٹے بچہ کو بھی (جو اپنے پیروں سے چل بھی نہیں سکتا) گڈریا اُس کو اپنے ہاتھ پر اٹھا کر لے جاتا ہے۔ اور آخر میں یہ کہا کہ اوسط درجہ کا مال ہم زکوٰۃ میں لیں گے، نہ تو بالکل خراب اور نہ بہت عمدہ۔

غِذَاءُ الْمَالِ۔ ردّی اور خراب مال یا چھوٹے چھوٹے جانور۔

غِذَاءٌ۔ یہ غَذِیٌّ کی جمع ہے (یعنی بکری کا چھوٹا اور کم عمر بچہ)۔

اِحْتَسِبْ عَلَیْھِمْ بِالْغِذَاءِ وَلَا تَأْخُذْھَا مِنْھُمْ (حضرت عمر رض نے زکوٰۃ کے تحصیلدار سے کہا، جانوروں والوں پر بچوں کا بھی شمار کر کے (ان کو مقدار نصاب میں شامل کر لے) مگر زکوٰۃ میں اُن کو نہ لے (بلکہ اوسط عمر اور میانہ قامت کے جانور لے)۔

لَا تَغْذُوْا اَوْلَادَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ مشرکین کی اولاد کو غذا نہ دو۔ (یعنی مشرک حاملہ عورتوں سے اُس وقت تک جماع نہ کرو جب تک اُن کا وضع حمل نہ ہو۔ آدمی کے نطفہ کو بچے کی غذا فرمایا جو پیٹ میں ہوتا ہے)۔

فَمَا غَذَاؤُھُمْ۔ ان کا کھانا کیا ہے (ایک روایت میں فَمَا غَدَاؤُھُمْ یعنی صبح کو وہ کیا کھاتے ہیں)۔

فَغَذَاھَا فَاَحْسَنَ غِذَاءَھَا۔ اُس کو کھلایا اور اچھا کھانا کھلایا۔

غَذٌّ۔ بہنا یا ورم کرنا، گھٹانا۔

اِغْذَاذٌ۔ جلدی چلنا، چستی اور چالاکی اور نشاط کے ساتھ۔

فَتَاْتِیْ کَاَغَذِّ مَا کَانَتْ۔ وہ جانور خوب چالاک اور جلد چلنے کی حالت میں جو دنیا میں تھی آئیں گے (یعنی صحیح اور تندرست اور چالاک جس طرح دنیا میں تھے اسی حالت میں جزا کے دن جمع ہوں گے)۔

اِذَا مَرَرْتُمْ بِاَرْضِ قَوْمٍ قَدْ عُذِّبُوْا فَاَغِذُّوا السَّیْرَ۔ جب تم ان لوگوں کی سرزمین پر گزرو جن پر عذاب

Marfat.com

الٰہی نازل ہوا تھا، تو جلد جلد چل کر وہاں سے پار ہو جاؤ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مقام پر ٹھہرنا اور توقف کرنا مکروہ سمجھا)۔

فَجَعَلَ الدَّمُ يَوْمَ الْجَمَلِ يَغِذُّ مِنْ رُكْبَتِهٖ۔ حضرت طلحہ رض کے گھٹنے سے جنگِ جمل کے دن خون بہنا شروع ہو گیا۔ (مروان نے ایک تیر مارا وہ حضرت طلحہ رض کے گھٹنے میں گھس گیا، بالآخر اسی زخم سے آپ کا انتقال ہوا)۔

غَذْمَرَةٌ۔ غصہ ہونا، بڑبڑانا، ڈھیر لگا کر بیچ ڈالنا، جدا کرنا، خلط ملط کرنا۔

تَغَذْمُرٌ۔ چیخنا، چلّانا

سَأَلَهٗ أَهْلُ الطَّائِفِ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمُ الْأَمَانَ بِتَحْلِيلِ الرِّبٰوا وَالْخَمْرِ فَامْتَنَعَ فَقَامُوْا وَلَهُمْ تَغَذْمُرٌ وَبَرْبَرَةٌ۔ اہلِ طائف نے حضرت علی رض سے یہ درخواست کی کہ اُن کو سود خواری اور شراب خوری کی اجازت دے کر امان نامہ لکھ دیں۔ آپ نے نہ مانا تو وہ بڑبڑاتے، بکتے اور جھکتے اُٹھے (یعنی بڑے ناراض ہوئے۔ بھلا سُود اور شراب جو قطعی حرام ہیں حضرت علی رض کی ان کی اجازت کیونکر دے سکتے تھے)۔

غَذْمٌ۔ یک بارگی اچھا مال دینا، سختی سے اور حرص سے کھانا۔

غُذِمُوْا بِالْغُذْمَةِ۔ ایک سخت حادثہ پہ پہنچے۔

اِغْذَامٌ۔ سب پی جانا۔

تَغَذُّمٌ۔ بہت کھانا، چکھنا، کاٹنا۔

اِغْتِذَامٌ۔ سختی اور حرص کے ساتھ کھانا۔

غُذْمَةٌ۔ سخت تیرگی، اونٹوں کی ٹکڑی، دودھ جو بہت ہو۔

غَذَمٌ۔ ایک بوٹی ہے۔

غَذْمَةٌ۔ بات، سخن، کلمہ۔

وَقَعُوْا فِيْ غُذْمَةٍ۔ ایک سخت حادثہ میں پڑ گئے۔

عَلَيْكُمْ مَعْشَرَ قُرَيْشٍ بِدُنْيَاكُمْ فَاغْذِمُوْهَا قریش کے لوگو! تم اپنی دنیا کو سنبھالو، اُس کو خوب چکھو (ہوس کے ساتھ کھاؤ)۔

بِئْرٌ غُذَمَةٌ غَذِيْرَةٌ۔ غذمہ کے کنویں میں پانی بہت ہے۔

كَانَ رَجُلٌ يَتَرَائٰى فَلَا يَمُرُّ بِقَوْمٍ إِلَّا غَذَمُوْهُ۔ ایک ریاکار شخص تھا جب وہ لوگوں پر سے گزرتا تو اُس کو خوب طعن و تشنیع کرتے (ایک روایت میں عَذَمُوْهُ ہے عین مہملہ سے وہی صحیح ہے، اُس کا ذکر اوپر گزر چکا)

غَذَوَرِيٌّ۔ سخت دل۔

لَا تَلْقَى الْمُنَافِقَ إِلَّا غُذَوَرِيًّا۔ تو منافق کو ہمیشہ جفا کار سخت دل پائے گا۔

بابُ الغین مع الرّاء

غَرْبٌ ۔ چل دینا، دور ہو جانا، کالا ہونا، غرب کی بیماری میں مبتلا ہونا۔

غَرَبٌ۔ ایک بیماری ہے۔

غُرُوْبٌ۔ دور ہونا، چھپ جانا، ڈوب جانا۔

غَرَابَةٌ۔ مخفی ہونا، نادر ہونا، پوشیدہ ہونا۔

تَغْرِيْبٌ۔ دُور دُور سفر میں جانا، غائب ہونا، کالا بچہ یا سفید بچہ نکالنا، شہر بدر کرنا، جلا وطن کرنا، پچھم کی طرف جانا۔

اِغْرَابٌ ۔ سخت درد ہونا، پچھم میں داخل ہونا، نادر نئی چیز لانا، مشک بھرنا، بہت پانی ہونا، اچھا حال ہونا، سفر دُور دراز کرنا، گھوڑے کی پیشانی پر سفیدی ظاہر ہونا، چڈھے کی سپیدی۔

(**غَرْبٌ** کے معنی گہرے سیاہ رنگ کا ہونا بھی ہیں)۔

غُرَابَةٌ۔ ہر چیز کا شروع اور اس کی تیزی۔

تَغَرُّبٌ۔ مغرب سے آنا، دور ہونا، جدا ہونا۔

إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ۔ اسلام غربت سے شروع ہوا (جیسے غریب مسافر اپنے اہل و عیال اور وطن سے دور رہ کر تنہائی میں بسر کرتا ہے۔ اسی طرح اسلام بھی ابتداء میں غریب اور تنہا تھا کوئی اس کی اقامت کے لئے غم خواری اور چارہ سازی کرنے والا

Marfat.com

یعنی خدا پرست مسلمانوں کی تعداد بہت ہی کم تھی) اور زمانہ میں پھر غریب ہو جائے گا (یعنی کفار، ملحدین اور برائے مسلمانوں کی کثرت ہو جائے گی۔ صادق الایمان، دین دار اور ترس مسلمان کم رہ جائیں گے) تو غرباء کے لئے طوبیٰ یعنی بشت ہے (دنیا کے مصائب اور دین فراموش لوگوں کی جانب دی گئی ایذا پر صبر کریں گے، خراب معاشرے اور برے حالات میں نہ صرف اپنے ایمان کو محفوظ رکھیں گے بلکہ وہ ان حالات میں اسلام کو دبا ہوا دیکھ کر اُس کو غالب کرنے کے لئے مسلسل سعی و کاوش کرتے رہیں گے تو ایسے سچے اور پکے مسلمانوں کو اس انجام میں بہشت کے اندر دائمی طور سے بسا دیا جائے گا)۔

اِغْتَرِبُوْا لَا تُضْوُوْا۔ ہمیشہ غیر خاندانوں میں نکاح کرو اولاد کو ناتوان مت کرو (یعنی قرابت مندوں میں عقد کرنے سے حلقۂ قرابت وہی کا وہی رہتا ہے اس میں وسیع نہیں ہوتی)۔

وَلَا غَرِيْبَةٌ نَجِيْبَةٌ۔ اور نہ غیر خاندان والی عمدہ اولاد نکالنے والی ہے (یعنی اگرچہ غیر خاندان کی ہے مگر اچھی طاقتور اور نجیب اولاد نہیں نکالتی)۔

اِنَّ فِيْكُمْ مُغَرِّبِيْنَ قِيْلَ وَمَا الْمُغَرِّبُوْنَ قَالَ الَّذِيْنَ تَشْتَرِكُ فِيْهِمُ الْجِنُّ۔ تم میں بعض مغرب ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا، مغرب کون لوگ ہیں، فرمایا، وہ لوگ جن میں جنات شریک ہوتے ہیں (مردوں کے ساتھ جن بھی شریک ہو کر ان کی عورتوں سے صحبت کرتے ہیں تو اولاد میں جنوں کا نطفہ بھی شریک ہوتا ہے۔ بعض نے کہا شرکت سے مراد یہ ہے کہ اُن کی عورتوں کو زنا کی رغبت دلاتے ہیں تو اولاد نالائق پیدا ہوتی ہے)

هَلْ فِيْكُمُ الْمُغَرِّبُوْنَ۔ کیا تم میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کے ماں باپ نے جماع کے وقت اللہ کا نام نہیں لیا شیطان بھی اُن کے نطفہ میں شریک ہو گیا۔ (دوسری حدیث میں ہے کہ تم میں کوئی عورت یہ محسوس کرتی ہے کہ جن اس سے خاوند کی طرح جماع کرتا ہے)۔

مجمع البحار میں ہے کہ یہ امر درجۂ شہادت کو پہنچ گیا ہے کہ بعض عورتوں پر جنات عاشق ہو جاتے ہیں اور ان سے جماع کرتے ہیں کبھی ان کے سامنے موجود بھی ہوتے ہیں، کبھی عورتوں کو اُڑا کر لے جاتے ہیں۔

بعضوں نے کہا مُغَرِّبِيْنَ سے مراد یہ ہے کہ بعض لوگ جنوں سے تعلق رکھتے ہیں وہ آسمان کی خبریں ان تک پہنچاتے ہیں اُن کو کاہن بناتے ہیں۔)

لَاَضْرِبَنَّكُمْ ضَرْبَ غَرِيْبَةِ الْاِبِلِ۔ حجاج نے کہا، میں تم کو ایسا ماروں گا جیسے اُس غیر اونٹ کو مارتے ہیں جو اپنے اونٹوں میں شریک ہو کر پانی پینے کے لئے آجاتا ہے (تو اُس کو خوب مار کر نکال دیتے ہیں)۔

اَمَرَ بِتَغْرِيْبِ الزَّانِيْ سَنَةً۔ زانی کو ایک سال تک جلاوطنی کا حکم دیا (یعنی جو زانی غیر محصن ہو اُس کو سو کوڑے لگائیں اور ایک سال تک ملک بدر کریں)۔

اِنَّ امْرَأَتِيْ لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ فَقَالَ اَغْرِبْهَا يا غَرِّبْهَا۔ (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا میری عورت کسی سے انکار ہی نہیں کرتی (ہاتھ لگاتے ہی زنا پر راضی ہو جاتی ہے) آپؐ نے فرمایا اُس کو دُور کر (یعنی طلاق دیدے خس کم جہاں پاک۔ پھر اُس نے عرض کیا میں اس کی جدائی پر صبر نہیں کر سکتا۔ فرمایا تو رہنے دے اُس سے مزہ اُٹھا تا رہ)۔

هَلْ مِنْ مُغَرِّبَةِ خَبَرٍ۔ کوئی تازہ خبر دُور دراز ملکوں کی ہے (یہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پوچھا جو سفر سے آیا تھا)

مُغَرِّبَةٌ۔ یہ غَرْبٌ سے نکلا ہے بمعنی دوری اور بُعد (اہل عرب کہتے ہیں:

شَأْوٌ مُغَرِّبٌ يا مُغَرَّبٌ۔ دُور کی دَوڑ۔

طَارَتْ بِهٖ عَنْقَاءُ مُغْرِبٌ۔ اُس کا دور دراز کا عنقا اُڑا لے گیا (یعنی غائب ہو گیا اُس کا نشان کہیں نہیں ملتا

كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ
دنیا میں اس طرح سے رہ، بسر کر، جیسے تو گھر بار سے دُور (اکیلا) ہے۔ یا راہ چلتا مسافر (ایسا شخص نہ دنیا کا بہت ساز و سامان جمع کرتا ہے نہ لوگوں سے حسد اور بغض پیدا کرتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے یہاں ہمیشہ رہنا نہیں، چند روز میں جانا ہے)۔

إِذَا أَتَى قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغْرِبْهُمْ۔ جب رات کو کسی قوم پر آتے تو ان کو نہ نکالتے (بلکہ صبح تک انتظار کرتے)۔ (ایک روایت میں **لَمْ يَقْرَبْهُمْ** ہے، یعنی رات کو اُن کے نزدیک نہ جاتے، اُن سے جنگ نہ کرتے)۔

فِي أَرْضِ غُرْبَةٍ۔ غیر ملک میں پردیس میں (کیونکہ اُن کا وطن مکہ تھا اور مرے مدینہ میں)۔

أَغْرَبَ مَقْبُوحًا مَنْبُوحًا۔ دُور اُفتادہ خراب نکالا ہوا۔

فَأَخَذَ عُمَرُ الدَّلْوَ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا۔
جب حضرت عمرؓ نے اس ڈول کو لیا (جس سے حضرت ابو بکرؓ پانی نکال رہے تھے) تو ان کے ہاتھ میں وہ چرسہ ہو گیا۔ (یعنی بڑا ڈھول جو بھینس یا بیل کی کھال سے بنایا جاتا ہے جس سے کھیتوں اور باغوں کی آبیاری کرتے ہیں)

لَوْ أَنَّ غَرْبًا مِنْ جَهَنَّمَ۔ اگر دوزخ کا ایک ڈول (دنیا میں ڈال دیا جائے، تو مشرق سے مغرب تک ساری دنیا اس سے بدبودار ہو جائے گی)۔

وَاحْرِزْ غَرْبَهُ۔ آپ کا ڈول اٹھا کر رکھتی۔

وَمَا سُقِيَ بِالْغَرْبِ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔ جو کھیت موٹھ لگا کر سینچا جائے ڈولوں سے، اس میں بیسواں حصہ پیداوار کا دینا ہوگا۔ (سبحان اللہ قانونِ اسلامی میں رعایا پر کس درجہ آسانی ہے)۔

كَانَ وَاللّٰهِ بَرًّا تَقِيًّا يُصَادَى غَرْبُهُ یا **يُصَادَى مِنْهُ غَرْبٌ**۔ حضرت ابو بکر صدیق نیک اور پرہیزگار تھے، لیکن اُن کے مزاج کی تیزی سے لوگ بچتے تھے (مزاج میں کسی قدر حدّت تھی جو صاف دل، صاف گو اور سیدھے سادہ مسلمانوں کی علامت ہے)۔ (یہ **غَرْبُ السَّيْفِ** سے ماخوذ ہے، یعنی تلوار کی دھار، تیزی)۔

فَسَكَنَ مِنْ غَرْبِهِ۔ ان کا غصہ تھم گیا (یعنی حضرت عمرؓ کا)

كُلُّ خِلَالِهَا مَحْمُودٌ مَا خَلَا سَوْرَةً مِنْ غَرْبٍ۔ حضرت عائشہؓ نے حضرت زینبؓ کا حال بیان کیا اُن کی سب خصلتیں عمدہ اور قابلِ تعریف تھیں، مگر ایک بات مزاج میں ذرا تیزی تھی (غصہ جلدی آجاتا)۔

إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ غَرْبَ الشَّبَابِ (امام حسن بصری سے کسی نے دریافت کیا کہ، روزہ دار کو اپنی زوجہ کا بوسہ لینا کیسا ہے۔ انھوں نے جواب دیا اگرچہ بوسہ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، مگر مجھ کو تیری جوانی کی تیزی کا ڈر ہے (مبادا ایسا ہو کہ بوسہ لینے سے شہوت کا غلبہ ہو جائے اور تو نفس کو روک نہ سکے (اور جماع کر بیٹھے۔ اسی لئے جوان آدمی کو روزہ میں اپنی بیوی کا بوسہ لینا مکروہ ہے)۔

فَمَا زَالَ يَفْتِلُ فِي الذِّرْوَةِ وَالْغَارِبِ حَتّٰى أَجَابَتْهُ عَائِشَةُ۔ حضرت زبیر بن عوام (جو حضرت عائشہ کے بہنوئی تھے) مسلسل کوہان کا بلند حصہ اور آگے کا حصہ بٹتے رہے بٹتے رہے یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ نے ان کا کہا مان لیا اور بصرہ کی طرف نکلنے پر راضی ہو گئیں۔ عربوں کا قاعدہ ہے کہ شریر اور غندے اونٹ کے کوہان پر ہاتھ پھیرتے ہیں، اس کے بال بٹتے ہیں اُس کو نرم کرنے اور اطاعت پذیر کرنے کے لئے تاکہ وہ نکیل ڈلوا لے۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت زبیرؓ نے حضرت عائشہ رضؓ کو پھسلا کر اور کچھ اس طرح کی باتیں کرکے ان کو نکلنے پر راضی کر لیا، ورنہ وہ ہرگز بصرہ جانے پر راضی نہ تھیں)

رُمِيَ بِرَسَنِكَ عَلَى غَارِبِكَ۔ تمہاری رسّی تمہارے کوہان پر ڈال دی گئی (یعنی تم آزاد ہو جہاں چاہو جا سکتے ہو۔ آدمی کو اونٹ سے تشبیہ دی، جب اونٹ کی مہار اس کے کوہان پر ڈال دو تو وہ آزاد ہو جاتا ہے جہاں چاہے وہاں چرتا

Marfat.com

اِنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اِسْمَ غُرَابٍ۔ آنحضرتؐ نے غراب جو ایک شخص کا نام تھا بدل دیا (آپ کی عادت تھی بُرے اور مکروہ نام بدل دیتے تھے)۔

غُراب۔ کوّے کو کہتے ہیں اس لئے کہ وہ سخت سیاہ ہوتا ہے دوسرے وہ غربت سے مشتق ہے جو دوری کے معنی میں ہے)

فَاَصْبَحْنَ عَلٰى رُؤُسِهِنَّ الْغِرْبَانُ۔ (جب یہ آیت اُتری ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن یعنی اپنے گریبان پر اوڑھنیاں ڈالے رہیں تو) مسلمانوں کی عورتوں نے اس حالت میں صبح کی کہ ان کے سروں پر کالے کوے پڑے ہوئے تھے (یعنی سیاہ چادریں۔ اُن کو کوّوں سے تشبیہ دی)۔

اِنَّ اللهَ يُبْغِضُ الشَّيْخَ الْغِرْبِيْبَ۔ اللہ تعالیٰ کالے بوڑھے شخص کو پسند نہیں کرتا یعنی جس نے معاصی سے تائب ہو کر اور گریہ و استغفار کر کے ماضی کے گناہوں کو اعمالنامہ سے ساقط نہ کرایا ہو اور اس وجہ سے اس بوڑھے کا اعمال نامہ سیاہ ہو)۔

اِتَّبِعُوْا غَرَائِبَهُ۔ قرآن کے لطائف و اسرار اور باریکیوں کو سمجھو (اُن میں غور کرو یا جو احکام قرآن میں دیئے گئے ہیں ان پر عمل کرو)۔

مَنْ صَامَ يَوْمًا بَعَّدَهُ اللهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ۔ جو شخص ایک روز روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اُس کو دوزخ سے اتنی دور کر دے گا جتنی دُور تک کوّا بچپن سے مرنے تک اُڑتا رہے (کہتے ہیں کوّے کی عمر بہت ہوتی ہے اور یہ جانور تیز پرواز ہے ہے۔ ظاہر ہے ساری عمر میں لاکھوں کوس تک اُڑ جائے گا)۔

اَلزَّكٰوةُ نِصْفُ الْعُشْرِ فِيْمَا يُسْقٰى بِالنَّوَاضِحِ وَالْغَرْبِ۔ جو کھیت پانی لانے کے اونٹوں سے اور موٹھ سے سینچا جائے، اُس میں زکوٰۃ بیسواں حصّہ دینا ہو گی (اور جو صرف بارش کے پانی سے کھیت تیار ہو اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہو گا)۔

اَمْلِكْ عَلَيْكَ حَبِيْبَةَ اَنْفِكَ وَغَرْبَ لِسَانِكَ۔ اپنے تکبر اور غرور کو روک، اسی طرح اپنی زبان کی تیزی کو (یعنی ان دونوں کو اپنے اختیار میں رکھ، زبان کو بے لگام مت کر کہ جو چاہا بغیر سوچ سمجھے کہہ دیا)۔

اِنَّ اللهَ لَيُحِبُّ الْاِغْتِرَابَ فِيْ طَلَبِ الرِّزْقِ۔ اللہ تعالیٰ روٹی کمانے کے لئے دوسرے ملک میں (پردیس میں) جانے کو اور سفر کرنے کو پسند کرتا ہے (کہتے ہیں اَلسَّفَرُ وَسِيْلَةُ الظَّفَرِ)۔

اَلْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ فِي النِّسَاءِ كَمَثَلِ الْغُرَابِ الْاَعْصَمِ فِيْ مِائَةِ غُرَابٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا الْغُرَابُ الْاَعْصَمُ قَالَ الَّذِيْ اَحَدُ رِجْلَيْهِ بَيْضَاءُ۔ نیک بخت عورت، عورتوں میں ایسی ہے جیسے اعصم کوّا سَو کوّوں میں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اعصم کوّا کیسا ہوتا ہے؟ فرمایا جس کا ایک پاؤں سفید ہو (اس قسم کا کوّا بہت شاذ و نادر دیکھا جاتا ہے)۔

غُرَابُ الْبَيْنِ۔ فراق کا کوّا، یعنی جدائی کا (یہ کوّا مکان میں اُس وقت اُترتا ہے جب اہل مکان وہاں سے چلے جاتے ہیں کہتے ہیں یہ کوّا جب کوئی آباد مکان دیکھتا ہے اور یا اعزا و احباب کے اجتماعات پر اس کی نگاہ پڑتی ہے تو سنج کی آواز نکالتا ہے اور جب کوئی ویران و غیر آباد مکان دیکھتا ہے، تو خوشی کا نعرہ لگاتا ہے)۔

غِرْبِيْبٌ۔ کالا۔

اَسْوَدُ غِرْبِيْبٌ۔ کالا بھجنگ (اسی سے ہے قرآن شریف میں:

وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ۔ یعنی کالے بھجنگ)۔

اِنَّ اللهَ يُبْغِضُ الشَّيْخَ الْغِرْبِيْبَ۔ اللہ تعالیٰ اُس بوڑھے کو ناپسند کرتا ہے (کہ جس کا نامۂ اعمال نافرمانی کے سبب، کالا بھجنگ بنا ہو)۔

غَرْبَلَةٌ۔ چھاننا، چھلنی لگانا، کاٹنا، قتل کرنا، پیس ڈالنا

غِرْبَالٌ۔ چھلنی، دف، چنل خور (اس کی جمع غَرَابِيْلُ

ہے)

مُغَرْبَلٌ۔ کینہ، بخیل، جو مقتول بھول گیا ہو، جو بادشاہت جانے والی ہو۔

اَعْلِنُوْا بِالنِّکَاحِ وَاضْرِبُوْا عَلَیْهِ بِالْغِرْبَالِ۔ نکاح کو ظاہر کرو (لوگوں میں اطلاع ہونی چاہیئے، خاموشی یا اخفاء نہیں ہونا چاہیئے) اور نکاح کے لئے دف بجاؤ (تاکہ ہر خاص وعام کو خبر ہو جائے کہ فلاں مرد وعورت زوجین کی حیثیت سے معاشرہ کی خدمت کریں گے)۔

کَیْفَ بِکُمْ اِذَا کُنْتُمْ فِیْ زَمَانٍ یُغَرْبَلُ فِیْهِ النَّاسُ غَرْبَلَةً۔ تمہارا اس زمانہ میں کیا حال ہوگا جب لوگ چھلنی میں چھانے جائیں گے (یعنی اچھے لوگ تو گزر جائیں گے اور بُرے اور کمینے رہ جائیں گے)۔

ثُمَّ اَتَیْتُ الشَّامَ فَغَرْبَلْتُهَا۔ پھر میں ملک شام میں آیا، اُس کو چھان ڈالا (وہاں کا حال دریافت کیا کہ کون عالم ہیں)۔

اَتَیْتُمُوْنِیْ فَاتِحِیْ اَفْوَاهِکُمْ کَاَنَّکُمُ الْغِرْبِیْلُ۔ تم چڑیا کی طرح مُنہ کھولے ہوئے میرے پاس آئے (یعنی مجھ سے طلب کرتے ہوئے)۔

لَابُدَّ لِلنَّاسِ اَنْ یُّمَحَّصُوْا وَیُغَرْبَلُوْا۔ لوگوں کو آزمانا اور چھاننا ضروری ہے۔

لَتُغَرْبَلُنَّ غَرْبَلَةً۔ تم ضرور چھانے جاؤ گے۔

غَرَثٌ۔ بھوکا ہونا۔

غَرْثَانٌ۔ بھوکا۔

غَرْثٰی اور غَرَاثٰی اور غِرَاثٌ یہ غَرْثَانٌ کی جمع ہے۔

غَرْثَی الْوِشَاحِ۔ پتلی کمر کی عورت۔

تَغْرِیْثٌ۔ بھوکا رہنا۔

کُلُّ عَالِمٍ غَرْثَانٌ اِلٰی عِلْمِهٖ۔ ہر عالم علم کا بھوکا ہے (اگر ایک علم جانتا ہے تو دوسرے علوم کو حاصل کرنے کی سعی میں لگ جاتا ہے۔ وہ جتنا تحصیل علم میں آگے بڑھتا جاتا ہے، اتنا ہی علم اس کے لئے مطمح نظر اور محبوب بنتا چلا جاتا ہے)۔

وَتُصْبِحُ غَرْثٰی مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ۔ حسان بن ثابتؓ نے حضرت ام المومنین عائشہ رضؓ کی تعریف میں کہا۔ وہ غافل عورتوں کے گوشت سے بھوکی اُٹھتی ہیں (یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں)۔

لَا یَدْخُلَنِّیْ اِلَّا ضُعَفَاؤُهُمْ وَغَرْثُهُمْ۔ میرے پاس اُن میں سے وہی لوگ آئیں گے جو ناتوان ہیں اور بھوکے ہیں (ایک روایت میں عَجَزَتُهُمْ ہے۔ یعنی عاجز لوگ)۔

اَبِیْتُ مِبْطَانًا وَّحَوْلِیْ بُطُوْنٌ غَرْثٰی۔ میں تو پیٹ بھر کر رات گزاروں اور میرے گرداگرد بھوکے ہوں۔

اِنْ اٰکُلْهُ غَرِثْتُ وَاِنْ اَتْرُکْهُ اَغْرَثُ۔ (یہ ابو خثمہ نے خشک انگور کی مذمت میں کہا کہ) اگر میں اس کو کھاؤں تو بھوکا رہوں (کیونکہ منقے سے پیٹ نہیں بھرتا) اگر نہ کھاؤں تب بھی بھوکا رہوں (برخلاف کھجور کے کہ اس کے کھانے سے آدمی سیر ہو جاتا ہے)۔

غَوْرَثُ بْنُ حَارِثٍ۔ ایک شخص کا نام ہے جس نے آنحضرتؐ کو غفلت میں قتل کرنا چاہا تھا۔ لیکن رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا قصور معاف کر دیا۔

غَرْدٌ۔ گانے کے وقت اور خوشی کے وقت پرندے کا آواز بلند کرنا۔ چہچہانا۔

اِغْرَادٌ اور تَغْرِیْدٌ کے بھی وہی معنی ہیں جو غَرْدٌ کے۔

اِغْرِنْدَاءٌ۔ گالی گلوچ اور مار پیٹ میں غالب آنا۔

اِسْتِغْرَادٌ۔ گانے کے لئے بلانا۔

اُغْرُوْدَةٌ۔ گانا۔

اَغَارِیْدُ۔ یہ اُغْرُوْدَةٌ کی جمع ہے۔

اِذَا غَرَّدَ السُّوْدُ التَّنَابِیْلُ۔ جب کالی کالی چھوٹی چھوٹی چڑیاں گاتی ہیں (یہ کعب بن زہیر کے قصیدہ میں ہے اور کتاب الثناء میں اُس کا ذکر ہو چکا ہے)

Marfat.com

غَرٌّ یا غِرَارٌ۔ چُرانا، پانی کا جذب ہو جانا۔

غِرْغِرْ۔ ایک بھاجی ہے۔ پرندہ کا اپنے بچے کو کھانا کھلانا

غُرُوْرٌ اور غِرَّۃٌ۔ دھوکا دینا، طمع دینا، جرأت کرنا۔

غَرَرٌ اور غُرَّۃٌ اور غَرَارَۃٌ۔ سفید ہونا، حسین ہونا شریف ہونا، عزت دار ہونا۔

تَغْرِیْرٌ۔ ہلاکت میں ڈالنا، بھر دینا، اُڑنے کا قصد کرنا، پنکھ اُٹھانا۔

مَغَارَۃٌ۔ پرندہ کا اپنے بچہ کو کھلانا۔

اِغْتِرَارٌ۔ غافل ہونا، دھوکا کھانا (جیسے اِسْتِغْرَارٌ ہے)۔

غِرَارٌ۔ برچھے، تلوار اور تیر کی دھار، تھوڑی نیند نماز میں سجدہ رکوع طہارت کا نقصان، بازار مندا ہونا۔

غَرٌّ۔ زمین کی دراڑ، تلوار کی دھار، کپڑے کی شکن۔

غَرَارَۃٌ۔ غفلت۔

غِرَارٌ۔ مثال۔

غِرٌّ۔ جوان، ناآزمودہ کار۔

غَرَرٌ۔ ہلاکت اور دھوکے میں پڑنا۔

غُرَّۃٌ۔ مہینہ کا پہلا روز۔

غُرَرٌ۔ مہینہ کی پہلی تین راتیں۔

اَغَرٌّ۔ سفید پیشانی، گھوڑا، سردار، شریف کریم النفس، سخت گرمی کا دن۔

غُرُوْرٌ۔ نفس کی پیروی، شیطانی خواہش پر چلنا، خطا کو ثواب دکھانا۔

غَرُوْرٌ۔ دنیا۔

غَرِیْرٌ۔ مغرور، اچھا خلق (جیسے هُوَ غَرِیْرُ الْخُلُقِ) اور ضامن، کفیل۔

اَنَا غَرِیْرُكَ مِنْ فُلَانٍ۔ میں تجھ کو فلاں سے ڈراتا ہوں۔

اِنَّهٗ جَعَلَ فِي الْجَنِيْنِ غُرَّةً عَبْدًا اَوْ اَمَةً۔ پیٹ کے بچہ کی دیت آپ نے ایک بردہ مقرر کی غلام ہو یا لونڈی (یعنی جب کوئی حاملہ عورت کو ضرب لگا کر اس کا حمل گرا دے اور بچہ مُردہ نکلے تو ایک بردہ دیت میں دینا ہوگا، اگر زندہ بچہ پیدا ہو کر بعد میں مر جائے تو پوری دیت لازم ہوگی۔ اصل میں غُرَّۃ اس سفیدی کو کہتے ہیں جو گھوڑے کی پیشانی پر ہوتی ہے، پھر سفید رنگ بردے کو کہنے لگے، لیکن یہاں مراد مطلق بردہ ہے سفید ہو یا کالا جس کی قیمت دیت کے بیسویں حصہ تک پہنچے)۔

(ایک روایت میں بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ ہے بعضوں نے کہا ہے کہ فرس اور بغل کا ذکر راوی کی غلطی ہے)۔

ثُمَّ اِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِيْ قُضِيَ عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ۔ پھر جس عورت کو یہ بردہ دلایا گیا (یعنی جس کا حمل گرا دیا گیا تھا) یہ جب ہے کہ دونوں حدیثیں ایک ہی واقعہ سے متعلق ہوں، اگر الگ الگ واقعات ہوں تو قُضِيَ عَلَيْهَا سے حمل گرانے والی یعنی مجرم عورت مراد ہے۔

مَا كُنْتُ لِاُقِيْضَهُ الْيَوْمَ بِغُرَّةٍ۔ میں آج کے دن اُس کو ایک گھوڑا بدلہ میں نہیں دے سکتا (یہاں غُرَّۃ سے گھوڑا مُراد ہے لیکن اس کا اکثر اطلاق غلام اور لونڈی پر ہوتا ہے)

غُرَّۃ سے کبھی کوئی نفیس اور عمدہ چیز بھی مراد ہو سکتی ہے۔

جَعَلَ جَزَاءَ هَاهِبَةِ الْغُرَّةَ۔ انا جب خدمت کر چکے (یعنی بچہ کو دودھ پلا چکے) تو اُس کو صلہ میں ایک غلام یا لونڈی دینا چاہئے۔

وَيَلُوْحُ فِيْ غُرَّةِ الْاِيْمَانِ لُمْعَةٌ۔ ایمان کی پیشانی میں چمک پیدا ہو (یعنی کیفیت ایمانی میں زیادتی ہو)۔

غُرٌّ مُّحَجَّلُوْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ۔ سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں ہوں گے وضو کے اثر سے (گویا اعضائے وضو نور سے منور ہو جائیں گے)۔

فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ۔ جو کوئی اپنی سفیدی بڑھانا چاہے (وہ وضو میں کہنیوں اور ٹخنوں سے بڑھائے)۔

صَوْمُ الْاَيَّامِ الْغُرِّ۔ ایام بیض میں روزے رکھنا

Marfat.com

ہر مہینے کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں میں، ان کو غُرٌّ اس لئے کہ ان کی راتیں چاندنی سے سفید اور نورانی ہوتی ہیں۔
لَیْلَۃٌ اَغَرُّ۔ روشن رات۔
غُرُّ الذُّرٰی۔ سفید کوہان والے۔
اِیَّاکُمْ وَمُشَادَرَۃَ النَّاسِ فَاِنَّھَا تَدْفِنُ الْغُرَّۃَ وَ تُظْھِرُ الْعُرَّۃَ۔ لوگوں کے ساتھ بُرائی کرنے سے بچے رہو ایسا کرنا نیک کاموں کو میٹ دیتا ہے اور عیب و قباحت کو ظاہر کر دیتا ہے (لوگ ایسے شخص کے دشمن ہو کر اس کے ہنر کو چھپا دیتے ہیں اور عیب کھول دیتے ہیں)۔
عَلَیْکُمْ بِالْاَبْکَارِ فَاِنَّھُنَّ اَغَرُّ غُرَّۃً۔ کنواری عورتوں سے شادی کرو، ان کے اخلاق پاکیزہ ہوتے ہیں (ان کو ابھی کسی صحبت اور اس کے اثرات نے متاثر نہیں کیا ہوتا ہے اور ان میں جوانی کا شباب اور خوبصورتی بھی ہوتی ہے)۔
مَا اَجِدُ لِمَا فَعَلَ ھٰذَا فِیْ غُرَّۃِ الْاِسْلَامِ مَثَلًا اِلَّا غَنَمًا وَرَدَتْ فَرُمِیَ اَوَّلُھَا فَنَفَرَ اٰخِرُھَا۔ اس نے جو کام کیا اس کی مثال مجھ کو ابتدائے اسلام میں معلوم نہیں، مگر بکریوں کی مثال جن کا گلہ سامنے آئے اور کوئی شروع کی بکریوں کو مارے، پھر (دیکھ کر) اخیر کی بکریاں بھی ڈر کر بھاگ جائیں۔
مُذْ یَصُوْمُ مِنْ غُرَّۃٍ۔ جب سے وہ پہلی تاریخ کا روزہ رکھ رہا ہے۔
اُقْتُلُوا الْکَلْبَ الْاَسْوَدَ ذَا الْغُرَّتَیْنِ۔ اس کالے کتے کو مار ڈالو جس کی آنکھ پر دو سفید پٹے ہوں (نقطے)۔
اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ وَ الْمُنَافِقُ خَبٌّ لَئِیْمٌ۔ مسلمان بھولا کریم النفس ہوتا ہے اور منافق مکار و بخیل ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مسلمان کا سینہ مکر اور فریب سے صاف سیدھا ہوتا ہے وہ اپنی طرح دوسروں کو بھی صاف باطن سمجھ کر دھوکا کھا جاتا ہے اور منافق تو خود مکار اور بے ایمان ہوتا ہے، وہ دوسروں کو بھی ایسا ہی سمجھ کر خوب چاق و چوبند رہتا ہے اور دھوکہ میں مبتلا نہیں ہوتا)۔
یَدْخُلُنِیْ غِرَّۃُ النَّاسِ۔ (بہشت کہتی ہے کہ میری حسین عمارت میں، وہ لوگ داخل ہوں گے جو بھولے بھالے ہیں (کسی سے مکر و فریب نہیں کرتے۔ مراد وہ لوگ ہیں جو کہ فکر آخرت میں سرگرداں اور دنیا میں اللہ کے بول کو بالا کرنا چاہتے ہیں، اُن کے لئے دنیا کا حسن، خام اور اس کی زینت نامکمل اور وقتی ہے، اسی وجہ سے وہ اس کے حاصل کرنے کے لئے کسی کو ایذا نہیں پہنچاتے)۔
اِنَّ مُلُوْکَ حِمْیَرَ مَلَکُوْا مَعَاقِلَ الْاَرْضِ وَ قَرَارَھَا وَ رُؤُسَ الْمُلُوْکِ وَ غِرَارَھَا۔ حمیر کے بادشاہ زمین کے تمام مورچوں اور شہروں کے مالک ہو گئے تھے، اور جملہ بادشاہوں کے جو شاہوں کے سرتاج اور کار آزمودہ اور جو ناتجربہ کار بھولے بھالے تھے۔
اِنَّکَ مَا اَخَذْتَھَا بَیْضَاءَ غَرِیْرَۃً۔ تو نے اس کو اس وقت نہیں لیا تھا، جب وہ سفید رنگ بھولی بھالی جوان تھی۔
قَاتَلَ مُحَارِبَ خَصَفَۃَ فَرَأَوْا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ غِرَّۃً فَصَلّٰی صَلٰوۃَ الْخَوْفِ۔ محارب نے خصفہ سے جنگ کی، مسلمانوں کو غافل پایا، پھر انھوں نے خوف کی نماز پڑھی۔ (غِرَّۃٌ بمعنی غفلت یعنی اپنے مورچہ کی حفاظت اور جنگی تدابیر سے غافل تھے)۔
یُرِیْدُ غِرَّۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ وہ چاہتے تھے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غفلت سے کام لیں (چنانچہ آپؐ کو غافل سمجھ کر وہاں اترے۔ آپؐ نے ان کو گرفتار کر لیا)۔
اَغَارَ عَلٰی بَنِی الْمُصْطَلِقِ وَھُمْ غَارُّوْنَ۔ آپ نے بنی مصطلق کے کافروں پر چھاپہ مارا وہ غافل تھے۔
کَتَبَ اِلٰی اَبِیْ عُبَیْدَۃَ اَنْ لَّا یُمْضِیَ اَمْرَ اللّٰہِ اِلَّا بَعِیْدُ الْغِرَّۃِ حَصِیْفُ الْعُقْدَۃِ

Marfat.com

نے اُس شخص کے بچے کے بارے میں جس کو دھوکا دیا جائے فیصلہ کیا کہ وہ لونڈی کے مالک کو ایک غلام یا لونڈی ہرجانہ میں دے اور اس کا تاوان اس سے وصول کرے جس نے اس کو دھوکا دیا (اس کی صورت یہ ہے: زید نے عمرو کو یہ فریب دیا کہ ہندہ ایک آزاد عورت ہے اور عمرو نے اس کے چکمہ میں آکر ہندہ سے نکاح کر لیا اور اس کے بطن سے ایک بچہ پیدا ہوا۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ ہندہ تو خالد کی لونڈی تھی۔ تو عمرو خالد کو ایک بردہ دے کر اپنا بچہ چھڑالے اس کا بچہ آزاد ہوگا اور اس بردہ کی قیمت زید سے وصول کرے)

لَا غِرَارَ فِي صَلٰوةٍ وَّ لَا تَسْلِيْمٍ۔ نماز میں اور سلام میں کمی نہ کرنا چاہئے (نماز میں کمی یہ ہے کہ ارکان کو اچھی طرح سنت کے موافق ادا نہ کرے اور سلام میں کمی یہ ہے کہ جواب میں صرف وَعَلَيْكُمْ کہے وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ نہ کہے)۔ ......

غِرَار کے معنی اصل میں کم سونا ہے۔ بعضوں نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں کمی نہ کرنی چاہئے نہ سلام نماز کی حالت میں کرنا چاہئے، تو وَلَا تَسْلِيْمٍ معطوف ہوگا غِرَار پر۔

قَمَشَ عِلْمًا غَارًّا بِاَغْبَاشِ الْفِتْنَةِ۔ ایک دھوکے کا جھنڈ فتنہ کی تاریکیوں میں کھڑا کیا۔

لَا تُغَارُّ التَّحِيَّةُ۔ سلام میں کمی نہ کی جائے (بلکہ بڑھانا مستحب ہے۔ اگر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہے، تو جواب میں وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ ورحمة الله وبركاته کہے)۔

كَانُوْا لَا يَرَوْنَ بِغِرَارِ النَّوْمِ بَاْسًا۔ اگر خفیف سا سونا ہو (مثلاً کھڑے یا بیٹھے)، تو اُس میں کوئی قباحت نہیں پاتے تھے (یعنی اُس کو ناقض وضو نہیں سمجھتے تھے)۔

رَدَّ نَشَرَ الْاِسْلَامِ عَلٰى غَرِّهٖ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اسلام کے پھیلاوے کو اس کی اصلی شکنوں پر تہہ کر دیا (یعنی الٹ پلٹ کر نئی شکنیں اسلام میں نہیں ڈالیں) (عرب لوگ کہتے ہیں:

طَوَى الثَّوْبَ عَلٰى غَرِّهِ الْاَوَّلِ۔ کپڑے کو پہلی شکنوں پر تہہ کر دیا (مطلب یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے اسلام کو اس کی اصلی صورت پر باقی رکھا اور مخالفینِ اسلام کی قوت توڑ دی)۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغُرُّ عَلِيًّا بِالْعِلْمِ (معاویہؓ نے کہا) آں حضرتؐ، حضرت علی کو علم کے لقمے بنا بنا کر کھلاتے تھے (جیسے پرندہ اپنے بچے کو غذا کے لقمے اُس کے حلق میں ڈالتا ہے)۔

مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ يَغُرُّهٗ كَمَا يَغُرُّ الْغُرَابُ بُجَّهٗ۔ (حضرت علی رضؓ نے فرمایا کہ) جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کو اس طرح کھلاتا ہے جیسے کوّا اپنے بچہ کو کھلاتا ہے (بھراتا ہے یعنی اپنے منہ سے چبا چبا کر اس کے حلق میں ڈالتا ہے (مطلب یہ ہے کہ غیب سے اُس کو روزی ملتی ہے۔ بعضوں نے کہا يَغُرُّهٗ سے مُراد یہ ہے کہ علمی مسائل اس کو بتلاتا ہے، اور شریعت وطریقت کے اسرار اس پر کھول دیتا ہے)

ذُكِرَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَا يُغَرَّانِ الْعِلْمَ غَرًّا۔ (حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ نے) امام حسنؓ اور امام حسینؓ کا ذکر کیا تو کہا وہ دونوں تو علم کے لقمے بھراتے تھے (لوگوں کو علم سے بہرہ اندوز کرتے تھے)۔

كُنْتُ غَرِيْرًا فِيْهِمْ۔ میں ان سے ملا ہوا اُن کے ساتھ چپکا ہوا تھا (بعض نے کہا صحیح كُنْتُ غَرِيْبًا ہے معنی وہی ہیں اور زہری نے عَرِيًّا عین مہملہ سے کہا ہے یعنی غریب، پردیسی)۔

لَا تَاْخُذُكَ عَلٰى غِرَّتِكَ۔ وہ تجھ کو غافل پاکر پکڑلے گی۔

وَلَا تَغْتَرُّوْا فَتَجْتَرِءُوْنَ عَلَى الذَّنْبِ۔ (وضو سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں)، مگر دھوکا مت کھاؤ (یہ سمجھ کر کہ وضو سے تو گناہ معاف ہو جاتے ہیں، گناہ کرنے کی جرأت نہ کرو اس لئے کہ گناہوں کا معاف ہونا اس پر موقوف ہے کہ ہماری عبادت قبول ہو اور اس کا قبول ہونا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے بندہ کو اس کا علم نہیں)۔

مِنَ الْاَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ۔ خوگیر (نمدہ) اور گونوں سے (یہ جمع ہے غِرَارَة کی بکسرۂ غین بہ معنی جوالق)۔

فَحَمَلَ عَلَيْهِ غِرَارَتَيْنِ۔ اس پر دو گونیں لادیں۔

Marfat.com

لَغَرِیْرٌ بِاللّٰہِ ۔ (طلحہ رض نے کہا جس کے پاس یہ چیزات کو ہے اور اُس کو معلوم نہ ہو کہ اللہ کا کیا حکم یکایک اس پر آجاتا ہے) اُس نے اللہ کے باب میں دھوکہ کھایا (چیز سے مراد روپیہ مال و دولت ہے۔ یہ حضرت طلحہ نے اُس وقت کہا جب ان کی زمین کی قیمت میں سات لاکھ درہم ان کے پاس آئے اور انھوں نے وہ سب خیرات کر دیئے)

لَا تُغْتَرَنَّ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ ۔ ایسا نہ ہو کہ تمھاری طرف سے تمھاری غفلت کی وجہ سے دشمن ہم پر یکایک آجائے۔

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّیْ فِیْهِ الْغِرَّةَ ۔ یا اللہ رمضان کے مہینے میں میری غفلت دُور کر دے (میں تیری یاد اور تیری عبادت میں مصروف رہوں)۔

لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ غَرَّاءُ ۔ جمعہ کی رات فضیلت کی رات ہے۔

اَخْبِرْ بِهٰذَا اَغْرَارَ اَصْحَابِكَ ۔ اس بات کی خبر اپنے قابلِ اعتبار دوستوں کو کر دے (یعنی جن لوگوں کی دوستی اور محبت پر تجھ کو بھروسہ ہو)۔

وَاَذْھَبَ التَّھَجُّدُ غِرَارَ نَوْمِهٖ ۔ تہجد اس کی تھوڑی نیند کو دُور کر دے۔

لَا يُغَرِّرُ الرَّجُلُ بِنَفْسِهٖ وَلَا بِدِيْنِهٖ ۔ آدمی اپنے نفس اور اپنے دین کو ہلاکت میں نہ ڈالے۔

اَلدُّنْيَا قَدْ تَزَيَّنَتْ بِغُرُوْرِهَا وَغَرَّتْ بِزِيْنَتِهَا ۔ دنیا اپنے سامانوں اور لذتوں سے آراستہ ہوئی اور اُس نے اپنے جوبن پر لوگوں کو فریفتہ کر لیا۔

غَرَّتْهُ الدُّنْيَا ۔ دنیا نے اُس کو فریفتہ کر لیا (یعنی اپنی طلب میں دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیا)۔

قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ ۔ سفید منہ اور سفید ہاتھ پاؤں والوں کو کھینچ کر لے چلنے والے (یعنی مومنین کے پیشوا)

غَرْزٌ ۔ چھونا، گاڑنا، گڑونا، رکھنا، گھسیڑنا۔

غُرُوْزٌ اور **غِرَازٌ** ۔ دودھ کم ہونا، نافرمانی کے بعد اطاعت کرنا۔

تَغْرِیْزٌ بمعنی غرز ہے اور دودھ دوہنا چھوڑ دینا۔

اِغْرَازٌ ۔ غرز بھاجی والی ہونا۔

اِغْتِرَازٌ ۔ داخل ہونا۔

غَرْزٌ ۔ یعنی رکاب میں جو چمڑے کی ہو پاؤں رکھنا

غَرِیْزَةٌ ۔ طبیعت خواہ بُری ہو یا اچھی (جیسے قَرِیْحَةٌ ہے)۔

غَرِیْزِیٌّ ۔ طبعی اور اصلی۔

حَمٰی غَرَزَ النَّقِیْعِ لِخَیْلِ الْمُسْلِمِیْنَ ۔ آنحضرت نے نقیع کی غرز کو محفوظ کیا، مسلمانوں کے گھوڑوں کے لئے تاکہ مجاہدین کے گھوڑے اور زکوٰۃ کے جانور اُس کو چریں۔ نقیع ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب وہاں کا رمنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محفوظ کر دیا تھا)۔

اِنَّهٗ رَاٰی فِی الْمَجَاعَةِ رَوْثًا فِیْهِ شَعِیْرٌ فَقَالَ لَئِنْ عِشْتُ لَاَجْعَلَنَّ مِنْ غَرَزِ النَّقِیْعِ مَا یُغْنِیْهِ عَنْ قُوْتِ الْمُسْلِمِیْنَ ۔ حضرت عمر رض نے قحط سالی میں گوبر دیکھا جس میں جو کے دانے موجود تھے (جانور کے مالک نے اُس کو گھاس نہ ہونے کی وجہ سے جو کھلائے تھے۔ یہ دیکھ کر) فرمایا اگر میں زندہ رہا تو نقیع میں جو غرز ہے وہ جانوروں کے لئے محفوظ کر دوں گا اور وہ مسلمانوں کی خوراک سے بے پرواہ ہو جائیں گے۔ (یعنی جو کھلانے کی ضرورت نہ رہے گی۔ اس زمانہ میں بڑی خوراک آدمیوں کی جو تھی)۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتُعَالِجُنَّ غَرَزَ النَّقِیْعِ ۔ قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم نقیع کے غرز کو کام میں لاؤ گے۔

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ غَنَمَنَا قَدْ غَرَزَتْ ۔ صحابۂ کرام رض نے عرض کیا یا رسول اللہ ص! ہماری بکریوں کا دودھ کم ہو گیا ہے۔ (اہلِ عرب کہتے ہیں: **غَرَزَتِ الْغَنَمُ غِرَازًا** ۔ بکریوں کا دودھ کم ہو گیا)۔

Marfat.com

غُرِّزَتْ نِهَا. میں نے اُن کا دودھ دوہنا چھوڑ دیا تاکہ وہ موٹی ہو جائیں۔

بِغَارِزٍ لَمْ تَخُوْنُهُ الْاَحَالِيْلُ. ایسے تھن کے ساتھ جس کو دودھ دوہنے نے ناتواں نہیں کیا۔

سُئِلَ عَنْ تَغْرِيْزِ الْاِبِلِ فَقَالَ اِنْ كَانَ مُبَاهَاةً فَلَا وَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ تَصْلُحَ لِلْبَيْعِ فَنَعَمْ. عطا سے پوچھا گیا کہ اونٹنوں کا دودھ دوہنا اگر چھوڑ دیا جائے تو کیسا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ اگر فخر و افتخار کی نیت سے ہو (یعنی اپنی سیرچشمی اور امارت کے اظہار کے لئے) تب تو درست نہیں اور اگر اس لئے ہے کہ وہ فروخت کے لائق ہو جائیں تو درست ہے۔

تَغْرِيْزٌ سے بچہ کشی اور بڑھانا بھی مراد ہو سکتا ہے۔ (یہ غَرَزَ الشَّجَرَ سے ماخوذ ہے)۔

كَمَا تَنْبُتُ التَّغَارِيْزُ. جیسے کھجور کی شاخیں اُگ آتی ہیں (اُن کو ایک جگہ سے اُکھیڑ کر دوسری جگہ لگا دیتے ہیں، یعنی کھجور کے بچے)۔

تَغْرِيْزٌ اور تَنْبِيْتٌ دونوں کے ایک معنی ہیں۔

مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَدْ غَرَزَ ضَفْرَ رَأْسِهٖ. ابو رافع امام حسن پر سے گزرے، انھوں نے اپنے بالوں کی چوٹی کو موڑ کر اندر کر لیا تھا (جیسے عورتیں جوڑہ باندھتی ہیں)۔

مَا طَلَعَ السِّمَاكُ قَطُّ اِلَّا غَارِزًا ذَنَبَهٗ فِيْ بَرْدٍ. سماک اعزل (جو ایک ستارہ ہے برج میزان کا، جب وہ نکلتا ہے تو سردی کے موسم میں اپنی دُم گھسیڑے ہوئے۔ (یہ ستارہ تشرین اوّل (ماہ اکتوبر) میں جب پانچ دن گزر جاتے ہیں اُس وقت نمودار ہوتا ہے۔ یہ موسم سرما کا آغاز ہے۔ اور یہ غَرَزَ الْجَرَادُ ذَنَبَهٗ فِي الْاَرْضِ سے ماخوذ ہے۔ یعنی ٹڈی نے اپنی دُم زمین میں گاڑی انڈے دینے کے لئے)۔

كَانَ اِذَا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِي الْغَرْزِ يُرِيْدُ السَّفَرَ يَقُوْلُ بِسْمِ اللهِ. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونٹ کی رکاب میں (جو چمڑے یا لکڑی کی ہوتی) پاؤں رکھتے، سفر کا ارادہ فرماتے تو بسم اللہ کہتے۔

غَرْزٌ. چمڑے یا لکڑی کی رکاب (اگر لوہے کی ہو تو اُس کو رکاب کہیں گے) (بعض نے ہر ایک کو رکاب کہا ہے)۔

اِسْتَمْسِكْ بِغَرْزِهٖ. آپ کی رکاب کو تھامے رہ۔ (یعنی ہر بات میں آپ کی پیروی اور تابعداری کر۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے حضرت عمر رضہ سے کہا)۔

بَابُ الرِّكَابِ وَالْغَرْزِ. باب رکاب اور اس میں پاؤں رکھنے کے بیان میں۔ یا رکاب سے لوہے اور لکڑی کی رکاب مُراد ہے اور غرز سے چمڑے کی رکاب۔

حِيْنَ وَضَعْتُ رِجْلِيْ فِي الْغَرْزِ. جب میں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا۔

سُئِلَ عَنْ اَفْضَلِ الْجِهَادِ فَسَكَتَ عَنْهُ حَتّٰى اَغْرَزَ فِي الْجَمْرَةِ الثَّالِثَةِ. ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، افضل جہاد کونسا ہے، آپؐ خاموش رہے یہاں تک کہ تیسرے جمرے میں داخل ہو گئے (جمرے پر کنکریاں مارنے کے لئے)۔

اَلْجُبْنُ وَالْجُرْأَةُ غَرَائِزُ. نامردی (یعنی بزدلی) اور بہادری (کے جذبات) خلقی ہیں (یعنی یہ اوصاف پیدائشی ہیں اور اُن کو اکتساب کے ذریعہ بدرجۂ اتم کسی میں پرورش نہیں کیا جا سکتا)۔

اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ. کوئی شخص اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے (اور ڈھالیہ بنا لینے سے) نہ روکے (اس لئے کہ اس میں مکان دار کا کوئی نقصان نہیں، بلکہ اس کی دیوار کی مضبوطی اور بارش سے محفوظ رہنے کا باعث ہے۔ اور جو لوگ اپنے ہمسایوں کو اُس سے روکیں اور سیری چھوڑ دینے پر مجبور کریں، وہ اپنے پیغمبر صلعم کے حکم کے خلاف کر کے گنہگار ہوتے ہیں)۔

فَاِنَّهَا تَجِيْئُ اَغْرَزَ مَا كَانَتْ. وہ چوٹ (جو اللہ

Marfat.com

کی راہ میں) اُٹھائے اپنے پورے صدمہ کے ساتھ آئے گی۔
مَغْرَزُ الظَّفِيْرَةِ. چوٹی کی جڑ (یعنی جو سر سے لگی ہوئی ہے)۔
اَلْجُبْنُ وَالْبُخْلُ وَالْحِرْصُ غَرِيْزَةٌ يَجْمَعُهَا سُوْءُ الظَّنِّ. نامردی اور بخل اور حرص یہ سب طبعی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدگمانی رکھنے سے پیدا ہوتے ہیں (کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ نیک گمان ہو گا تو انسان اس کی تقدیر پر بھروسہ کرکے نامردی نہ کرے گا۔ اسی طرح رزق کا کفیل اور رزاق اس کو سمجھ کر بخل اور حرص سے باز رہے گا)۔
فَاَخَذْتُ بِغَرْزِ رَاحِلَتِهٖ. میں نے اس کے اونٹ کی رکاب تھام لی۔
وَاغْرِزْهَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ نَفَفْتَ فِيْهِ الْخِرْقَةَ اُس کو اس مقام میں گاڑ دے جہاں تو نے خرقہ لپیٹا ہے۔
غَرْسٌ. گاڑنا، بونا (جیسے اِغْرَاسٌ ہے)۔
اِنْغِرَاسٌ۔ گڑنا۔
غَرَاسٌ۔ جو مسہل پینے والے کے پیٹ سے نکلتا ہے۔
غِرَاسٌ۔ جو بویا جائے یا بونے کا وقت۔
بِئْرُ غَرْسٍ۔ ایک کنواں تھا مدینہ میں (واقدی نے کہا بنی نضیر کے مکانات اسی مقام پر تھے)۔
وَاِنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ. بہشت کے درخت سبحان اللہ اور الحمد للہ ہیں۔
مَنْ زَرَعَ اَوْ غَرَسَ۔ جو شخص کھیت لگائے یا میوہ دار درخت بوئے (پھر اُس میں سے کوئی آدمی یا جانور کچھ کھائے تو اس کو صدقہ کا ثواب ملتا رہے گا (جب تک غلہ یا میوہ قائم ہے)۔
يَا عَلِيُّ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاغْسِلْنِيْ بِسَبْعِ قِرَبٍ مِّنْ بِئْرِ غَرْسٍ. اے علی جب میں مر جاؤں تو مجھ کو بیر غرس کے سات مشک پانی سے غسل دینا (یہ کنواں مشہور ہے مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی کے پانی سے غسل دیا گیا تھا۔ اس کا پانی بہشت کا ایک چشمہ ہے۔ (کذا فی مجمع البحرین)۔
لَا يَزَالُ اللّٰهُ يَغْرِسُ فِيْ هٰذَا الدِّيْنِ غَرْسًا يَسْتَعْمِلُهُمْ فِيْ طَاعَتِهٖ. اللہ تعالیٰ اُس دین میں ہمیشہ کچھ پودے گاڑ دے گا جن سے اپنی تابعداری کے کام لے گا (یعنی زمانہ کے ہر دور میں کچھ صالحین اور مجددین پیدا ہوتے رہیں گے جو دین اسلام کے احیاء کے لئے کام کرتے رہیں گے)۔
مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ طَيْرٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً. جو مسلمان میوہ دار درخت لگائے یا کھیت بوئے پھر اس میں سے کوئی آدمی یا پرندہ یا چارپایہ کھائے تو اُس کو صدقہ کا ثواب ملے گا (اس حدیث سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ تمام جائز ذرائع معاش میں زراعت اور باغات لگانا عمدہ کمائی ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ تجارت افضل ہے اور بعض نے صنعت اور دستکاری کو ترجیح دی ہے۔ بہر حال یہ تینوں پیشے عمدہ ہیں اگر خدا ترسی کے ساتھ کئے جائیں)۔
غَرْضٌ۔ برتن بھر دینا، اور پورا نہ بھرنا۔ وقت سے پہلے دودھ چھڑا دینا، تازہ لینا، باز رہنا، وقت سے جلدی کرنا۔
غُرْضَةٌ۔ تسمہ۔
غَرَضٌ۔ ملول ہونا، مشتاق ہونا، ڈرنا۔
غِرَضٌ۔ تروتازہ ہونا۔
تَغْرِيْضٌ۔ تازہ گوشت کھانا، میوہ کھانا، خوش طبعی کرنا۔
اِغْرَاضٌ۔ بھر دینا۔
مُغَارَضَةٌ۔ صبح کو اونٹوں کو پانی پر لانا۔
تَغَرُّضٌ۔ ٹوٹ جانا۔
اِغْتِرَاضٌ۔ غرض کرنا۔
غُرْضٌ۔ وہ تسمہ جس سے کجاوہ باندھتے ہیں۔ (جیسے حزام زین کے لئے)۔
غَرَضٌ۔ نشانہ، ہدف، مقصود، مطلوب، علت غائی، غایت۔
لَا تُشَدُّ الْغُرُضُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ ایک روایت میں لَا تُشَدُّ الْغُرُضُ ہے یعنی تسمہ باندھا جائے، مگر تین مسجدوں کی طرف (یعنی صرف تین مساجد

Marfat.com

لَا تُحَدِّثُوْهُمْ بِمَا يُغَرْغِرُهُمْ۔ لوگوں سے ایسی باتیں مت کرو جو اُن کے حلق میں غرغر کرتی رہیں، نیچے نہ اُتریں (یعنی جو باتیں اُن کی سمجھ میں نہ آئیں)۔

فَجَعَلَ عِنَبَهُمُ الْاَرَاكَ وَدَجَاجَهُمُ الْغِرْغِرَ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا انگور پیلو کا پھل کر دیا اور اُن کی مرغی کو غرغر بنا دیا (یعنی حبش کی مرغی جس کا گوشت بدبو کی وجہ سے کھانے کے قابل نہیں ہوتا)۔

تُقْبَلُ التَّوْبَةُ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ۔ توبہ اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک جان حلق میں آکر غرغر نہ کرے (لیکن جب ایسی حالت ہو جائے تو توبہ قبول نہیں، قرآن شریف کی صریح آیت اس پر دال ہے: وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ الاٰية۔ اسی طرح ایسے وقت کا ایمان لانا بھی فائدہ مند نہ دے گا۔ اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے اور شیخ ابن عربی رح کا قول اجماع کے خلاف ہے کہ فرعون کا ایمان صحیح تھا جو غرغرہ کے وقت ہوا تھا۔ تو نصّ قرآنی اور نصّ حدیث کی روشنی میں ابن عربی کی یہ صریح غلطی ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا فلم یك ینفعهم ایمانهم لما راوا بأسنا الاٰیۃ

غَرْفٌ۔ کاٹنا، چلو سے پانی لینا۔

غَرْفٌ۔ غرف سے چمڑا صاف کرنا۔

غَرَفٌ۔ اونٹ کا بیمار ہونا غرف کھا کر۔

تَغَرُّفٌ۔ ہر چیز ساتھ لینا۔

اِنْغِرَافٌ۔ کٹ جانا۔

اِغْتِرَافٌ۔ چلو چلو لینا۔

غَرْفٌ۔ ایک درخت ہے جس سے کپڑا صاف کرتے ہیں

غَرَفٌ۔ بھی وہی درخت یا دوسرا درخت، اور اس درخت کے پتے۔

غُرْفَةٌ۔ ایک چلو، بالاخانہ (اس کی جمع غُرَفٌ غُرُفَاتٌ، غُرَفَاتٌ اور غُرْفَاتٌ ہے)۔

نَهٰى عَنِ الْغَارِفَةِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو پیشانی کے بال کتر کر برابر کرنے سے (سری نکالنے سے) منع فرمایا۔ (بعضوں نے کہا غارفہ سے وہ عورت مراد ہے جو مصیبت کے وقت پیشانی کے بال کتر ڈالے)۔

فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ۔ دونوں ہاتھ سے ایک لپ لیا۔ (اور حضرت ابوہریرہ رض کی چادر میں ڈال دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور برکت تھی۔ پانی کی طرح اُس کو دونوں ہاتھوں سے لے کر ڈالا)۔

غَسَلَ الْوَجْهَ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ۔ ایک ہی چلو سے منہ دھویا۔

غُرْفَةٌ۔ چلو

غَرْفَةٌ۔ چلو لینا۔

ثَلٰثُ غُرَفٍ۔ تین چلوؤں سے۔

بِثَلٰثِ غُرُفَاتٍ۔ تین چلوؤں سے۔

لَهُمْ غُرَفٌ۔ اُن کو بالاخانے ملیں گے۔

يَا عَلِيُّ تِلْكَ غُرَفٌ بَنَاهَا اللّٰهُ لِاَوْلِيَائِهٖ۔ (حضرت امام ابوجعفر سے روایت ہے کہ حضرت علی رض نے آنحضرتؐ سے پوچھا، بہشت میں بالاخانے کیوں بنائے گئے ہیں؟ آپؐ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اے علی! یہ وہ بالاخانے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کے لئے بنائے ہیں (موتی، یاقوت اور زمرد سے، ان کی چھتیں سونے کی ہیں جن میں چاندی کی میخیں ہیں۔ ہر بالاخانہ کے ایک ہزار دروازے سونے کے ہیں ہر دروازہ پر ایک فرشتہ تعینات ہے)۔

لَا تُنْزِلُوا النِّسَاءَ الْغُرَفَ۔ عورتوں کو بالاخانوں میں مت بٹھاؤ۔

مِغْرَفَةٌ۔ کف گیر۔

غُرْفَةُ اُمِّ اِبْرَاهِيْمَ۔ مدینہ میں ایک مقام ہے۔

غُرَيْفَه۔ جھنڈ، جھاڑی یا جوتی۔

مِغْرَفٌ۔ تیز دوڑنے والا گھوڑا۔

غَرْقٌ۔ ایک گاؤں کا نام ہے۔

Marfat.com

غَرَقٌ. ایک بار دودھ پینے کی مقدار، دودھ لینا، ڈوب جانا.

غُرَقَۃٌ. ایک بار دودھ پینا یا اور کوئی شراب۔

غَرِقٌ اور غَرِیْقٌ اور غَارِقٌ. پانی میں ڈوبنے والا.

اِغْرَاقٌ. ڈبانا، پیالہ خوب بھرنا، کمان کو زور سے کھینچنا، تعریف یا ہجو میں مبالغہ کرنا.

تَغْرِیْقٌ. کمان کو سخت کھینچنا، قتل کرنا.

اِغْلِرَاقٌ. ہل جانا مشغول رکھنا.

اِسْتِغْرَاقٌ. سب کو گھیر لینا، خوب ہنسنا.

اِغْرِیْرَاقٌ. آنکھوں کا آنسوؤں سے بھرنا.

اَلْحَرِقُ شَہِیْدٌ وَالْغَرِقُ شَہِیْدٌ. جو شخص آگ میں جل کر یا پانی میں ڈوب کر مرے وہ شہید ہے.

یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَنْجُوْ اِلَّا مَنْ دَعَا دُعَاءَ الْغَرِقِ. ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس وقت وہی نجات پائے گا جو ڈوبتے ہوئے شخص کی طرح گڑگڑا کر دعا کرے (یعنی خلوص کے ساتھ مضطر اور بے قرار ہوکر).

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ڈوب جانے سے (یعنی پانی میں) اور آگ میں جل جانے سے.

فَلَمَّا رَاٰھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْمَرَّ وَجْھُہٗ وَاغْرَوْرَقَتْ عَیْنَاہُ. جب آں حضرت نے ان کو دیکھا تو آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے.

اِنَّہٗ مَاتَ غَرَقًا فِی الْخَمْرِ. وحشی (جس نے جناب امیر حمزہ رض کو شہید کیا تھا) شراب پی پی کر مر گیا (یعنی کثرت شراب خواری سے).

یَعْمَلُ بِالْمَعَاصِیْ حَتّٰی اَغْرَقَ اَعْمَالَہٗ. اتنے گناہ کئے کہ نیک عمل ڈبا دیئے (ضائع کردیئے).

لَقَدْ اَغْرَقَ فِی النَّزْعِ. اس نے خوب مبالغہ کیا (اصل میں اِغْرَاق کمان کو خوب زور کے ساتھ کھینچنے کو کہتے ہیں. پھر ہر ایک کام میں مبالغہ کرنے کو کہنے لگے).

وَاَنَا عَلٰی رِجْلِیْ فَاُغْرِقُھَا. میں پیادہ تھا لیکن ان سے آگے بڑھ جاتا تھا.

اِغْتَرَقَ الْفَرَسُ الْخَیْلَ. گھوڑا گھوڑوں میں مل کر آگے بڑھ گیا.

اِغْتِرَاقٌ. لمبی سانس لینا (ایک روایت میں اِعْتِرَاق عین مہملہ سے ہے اس کا ذکر اوپر گزر چکا).

ھَلَکَ یَغُوْثُ وَیَعُوْقُ وَھُوَ الْغَارُوْقُ (حضرت علیؓ نے کوفہ کی مسجد کا ذکر کیا اسی کے کونے میں تنور سے پانی اُبلنے لگا) اور وہیں یغوث اور یعوق (بت) تباہ ہوئے اور اسی مسجد کو غاروق کہتے ہیں (کیونکہ حضرت نوحؑ کے زمانہ میں غرقابی وہیں سے شروع ہوئی تھی).

غَارِیْقُوْنٌ. ایک مشہور دوا ہے.

وَغَرَّقَا فِیْہِ دُبَّاءً. اور شوربا جس میں کدو پڑا تھا (مشہور روایت مَرَقًا ہے یعنی شوربا).

فَتَکُوْنُ اُصُوْلُ السِّلْقِ غَرْقَۃً. چقندر کی جڑیں پینے کے لائق ہوگئیں (ایک روایت میں عُرْقَۃً ہے یعنی چلو میں اٹھانے کے قابل).

اِذَا اغْرَقَتْ فِیْہِ الْجَبْھَۃُ. (میں نے پوچھا کونسے کیچڑ پر سجدہ کرنا درست نہیں فرمایا) جب پیشانی اس میں ڈوب جائے.

کَاَنَّھَا غِرْقِئُ الْبَیْضِ. ان پر ایسے سفید کپڑے تھے جیسے انڈے کی سفیدی کا چھلکا یا انڈے کی سفیدی).

غُرْنُوْقٌ. جوان خوش بدن (غَرَانِیْق اس کی جمع ہے).

تِلْکَ الْغَرَانِیْقُ الْعُلٰی. مراد بت ہیں (اصل میں غُرْنُوْق. پانی کا سفید پرند. بتوں کو اس سے تشبیہ دی).

غِرَاقُ الصَّوْتِ. ڈرا ہوا آواز بند.

Marfat.com

غَرْقَدٌ۔ انڈے کی سفیدی، اور ایک قسم کا بڑا درخت ہے جو مدینۂ منورہ کے قبرستان میں بہت تھا اسی لئے اُسے "بقیع الغرقد" کہتے ہیں۔

اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْیَهُوْدِ۔ سب درخت بول اُٹھیں گے کہ یہاں ایک یہودی چھپا ہوا ہے) مگر غرقد کا درخت وہ خاص یہودیوں کا ہے (یعنی ان کا محبوب درخت ہے۔)

مجمع البحار میں ہے کہ یہ ایک کانٹوں دار درخت ہے جو بیت المقدس کے شہروں میں مشہور ہے وہیں دجال قتل کیا جائے گا۔

غَرَلٌ۔ ختنہ نہ ہونا۔

اَغْرَلُ۔ جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

غَرْلَاءُ۔ وہ عورت جس کا ختنہ نہ ہوا ہو (اس کی جمع غُرْلٌ ہے)۔

غُرْلَة۔ سر ذکر کا پوست جو ختنہ میں کاٹا جاتا ہے اس کی جمع غُرَلٌ ہے۔

یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا۔ قیامت کے دن لوگ ننگے بدن ننگے پاؤں بلا ختنہ حشر کئے جائیں گے (کیونکہ قیامت میں تمام اعضاء جسم کا اعادہ ہوگا۔ تو جو کھال ختنہ میں کاٹ ڈالی گئی، وہ بھی لوٹائی جائے گی)۔

لَاَنْ اَحْمِلَ عَلَیْهِ غُلَامًا رَكِبَ الْخَیْلَ عَلٰی غُرْلَتِهٖ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَحْمِلَكَ عَلَیْهِ۔ اگر میں ایک چھوکرے کو جو گھوڑے پر بغیر ختنہ ہونے کے زمانہ سے سواری کر رہا ہو اس پر سوار کر دوں تو وہ مجھ کو تیرے سوار کرنے سے اچھا معلوم ہوتا ہے۔

کَانَ یَشُوْرُ نَفْسَهٗ عَلٰی غُرْلَتِهٖ۔ طلحہ اس زمانہ سے جب ان کا ختنہ بھی نہ ہوا تھا دوڑ دھوپ کر کے اپنے تئیں ہلکا بناتے تھے۔

اَحَبُّ صِبْیَانِنَا اِلَیْنَا الطَّوِیْلُ الْغُرْلَةِ۔ ہم کو اپنے بچوں میں بہت پسند وہ بچہ ہوتا جس کا سر ذکر لمبا ہوتا (یعنی حشفہ بڑا ہوتا کیونکہ وہ پوری خلقت کا ہے)۔

غُرْمٌ یا غُرُمٌ یا غَرَامَةٌ یا مَغْرَمٌ۔ تاوان، ڈنڈ، قرض، دیت اور نقصان ہونا۔

تَغْرِیْمٌ اور اِغْرَامٌ۔ ضامن کرنا، ذمہ دار کرنا۔

اِغْرَامٌ۔ مفتون ہونا۔

تَغَرُّمٌ۔ خواہ مخواہ ضامن بننا، مواخذہ دار ہونا۔

اِغْتِرَامٌ۔ تاوان قبول کرنا۔

غَرَامٌ۔ عشق اور محبت، دیوانگی، دائمی شر، ہلاکت، عذاب اور وہ محبت جو دل کو تکلیف پہنچائے۔

غَرَامَةٌ۔ مشقت، ضرر، تاوان، ڈنڈ جو روپے میں رضامندی سے دیا جائے یعنی جرمانہ۔

غَرِیْمٌ۔ قرض خواہ اور قرض دار دونوں کو کہتے ہیں۔

اَلزَّعِیْمُ غَارِمٌ۔ جو شخص ضامن ہو وہ تاوان دے گا (جس بات کی ضمانت کی ہے اس کو پورا کرنا پڑے گا)۔

اَلرَّهْنُ لِمَنْ رَهَنَهٗ لَهٗ غُنْمُهٗ وَعَلَیْهِ غُرْمُهٗ۔ گروی کی چیز راہن (یعنی گروی رکھنے والے) کی ہوگی وہی اس کا مالک سمجھا جائے گا تو وہی اس کی منفعت لے گا اور وہی اس کا تاوان دے گا۔ (یعنی زرِ رہن اس کو ادا کرنا پڑے گا یا اگر وہ کوئی جنایت کرے تو راہن ہی کو دیت دینا ہوگی)

مترجم کہتا ہے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ شے مرہون مرتہن کے پاس بطور امانت کے ہے اور جب راہن زرِ رہن ادا کرے تو مرتہن کو اس کا چھوڑ دینا اور راہن کے حوالے کر دینا لازم ہوگا اور مرتہن شے مرہونہ سے کوئی منفعت نہیں اُٹھا سکتا مگر دوسری حدیث سے مرتہن جانور مرہونہ کی خوراک کے بدلے اس کا دودھ لے سکتا ہے۔ اور بعضوں نے اس پر یہ قیاس کیا ہے کہ مرتہن مکان مرہونہ میں بعوض اس کی صفائی اور روشنی اور مرمت وغیرہ کے سکونت کر سکتا ہے۔ واللہ اعلم۔

Marfat.com

لَا تَحِلُّ الْمَسْأَلَةُ اِلَّا لِذِیْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ۔ سوال (کسی) شخص کو درست ہے جس کو گھبرا دینے والی احتیاج ہو (یعنی سخت مجبوری کی حالت میں جب سوال کے بغیر چارہ نہ ہو) (اس حدیث میں آگے یہ ہے:

اَوْ لِذِیْ دَمٍ مُّوْجِعٍ۔ یا جس نے قاتل کی طرف سے دیت کا بار اٹھایا ہو، اگر دیت ادا نہ ہو تو وہ قتل کیا جاتا ہے جس سے اس کو سخت درد پہنچتا ہے)۔

فَمَنْ خَرَجَ بِشَیْءٍ مِّنْهُ فَعَلَیْهِ غَرَامَةُ مِثْلَیْهِ۔ (باغ میں گرا ہوا کھا لینا درست ہے) لیکن اگر کوئی باندھ کر لے جائے تو وہ دوگنا ڈنڈ دے (بعضوں نے کہا یہ حکم منسوخ ہے کیونکہ ڈنڈ برابر واجب ہوتا ہے نہ کہ زیادہ۔ بعضوں نے کہا تہدیداً و تعزیراً یہ حکم دیا تاکہ لوگ ایسا کرنے سے باز رہیں۔ اس حدیث سے تعزیر بالمال کا جواز نکلتا ہے اور حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے)۔

فِیْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ الْمَكْتُوْمَةِ غَرَامَتُهَا وَمِثْلُهَا مَعَهَا۔ اگر بھولا بھٹکا اونٹ کوئی پکڑ لے چھپالے تو وہ برابر کا ڈنڈ دے اور اتنا ہی اور (یعنی وہ اونٹ بھی دے اور ایک اور اونٹ ویسا ہی جرمانہ میں، اگر ہلاک ہو گیا ہو تو دونی قیمت دے) (اس حدیث سے بھی جرمانہ مالی کا جواز نکلا)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں گناہ سے اور قرض داری سے (نہایہ میں ہے کہ مراد وہ قرض داری ہے جو مکروہ کاموں میں روپیہ خرچ کرنے سے عائد ہو یا جس کے ادا کرنے سے عاجز ہو، لیکن ایسا قرض لینا جس کو ادا کر سکتا ہو منع نہیں ہے)۔

مترجم کہتا ہے نیک کاموں کے لئے جیسے غریبوں کو کھلانے یا ان کو کپڑا پہنانے کے لئے بھی قرض لینا درست ہے مگر بہتر یہ ہے کہ اتنا ہی قرض لے جس کو ادا کرنے کا مقدور ہو اس پر بھی اگر ادا کرنے کی نیت ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا کرا دے گا۔

وَالزَّكٰوةَ مُغْرَمًا۔ لوگ زکوٰۃ کو ایک "تاوان" سمجھیں گے (ناخوشی کے ساتھ دیں گے جیسے ڈنڈ دیتے ہیں)۔

ضَرَبَهُمُ اللّٰهُ بِذُلٍّ مُّغْرَمٍ۔ اللہ تعالیٰ ان کو دائمی ذلت نصیب کرے گا (یعنی لازمی ذلت جو کبھی دور نہ ہوگی)۔

فَاشْتَدَّ عَلَیْهِ بَعْضُ غُرَّامِهٖ فِی التَّقَاضِیْ۔ بعضے قرض خواہوں نے ان پر سخت تقاضا کیا۔

اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ۔ ہم ٹوٹے میں پڑ گئے (سارا خرچہ تاوان ہو گیا)۔

اَلْمُغَارِمُوْنَ مِنْ اَهْلِ الزَّكٰوةِ۔ قرض دار لوگ (جو ادائی کی جائداد نہ رکھتے ہوں) زکوٰۃ کا مصرف ہیں (یعنی زکوٰۃ کا روپیہ قرض داروں کو دینا درست ہے جنہوں نے نیک کاموں میں یا اپنے اہل و عیال کی پرورش میں بغیر اسراف اور فضول خرچی اپنے اوپر قرضہ کر لیا ہو)۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ۔ یا اللہ تو ہی نقصان اور گناہ کو دفع کر سکتا ہے۔

وَاقْضِ عَنْ مُّغْرَمِنَا۔ جو ہم میں قرض دار ہے اس کا قرضہ ادا کرا دے۔

غُرْمُوْلٌ۔ ذکر یا موٹا ذکر لٹکا ہوا۔

غُرْنَقَةٌ۔ سورج کی شعاع سے آنکھ میں ڈورہ پڑ جانا۔

غُرْنُوْقٌ۔ ایک آبی پرندہ سیاہ یا سفید رنگ۔ (غرانیق اس کی جمع ہے)۔

غُرَانِقٌ۔ جوان، سفید رنگ، خوبصورت۔

تِلْكَ الْغَرَانِیْقُ الْعُلٰى۔ یہ اونچے اونچے بت (چونکہ مشرک بتوں کو سفارشی اور اللہ سے نزدیک کرنے والا سمجھتے اس لئے ان کو پرندوں سے تشبیہ دی جو آسمان پر بلند ہوتے ہیں)۔

كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰى غُرْنُوْقٍ مِّنْ قُرَیْشٍ یَتَشَحَّطُ فِیْ دَمِهٖ۔ گویا میں ایک خوبرو جوان کو قریش کے دیکھ رہا ہوں

Marfat.com

جو اپنے خون میں لوٹ رہا ہے۔
لَمَّا أُتِیَ بِجَنَازَتِهِ الْوَادِیَ اَقْبَلَ طَائِرٌ غُرْنُوقٌ اَبْیَضُ کَاَنَّهُ قُبْطِیَّةٌ حَتّٰی دَخَلَ فِیْ نَعْشِهٖ۔ جب عبداللہ بن عباسؓ کا جنازہ میدان میں لایا گیا تو ایک خوبصورت پرندہ آیا گویا وہ ایک قبط کا کپڑا ہے، وہ ان کی نعش کے اندر گھس گیا (راوی نے کہا میں اس کو تاکتا رہا تو دفن تک وہ باہر نہ نکلا (شاید کوئی فرشتہ ہوگا پرندے کی صورت میں)
غَرَنٌ۔ سوکھ جانا۔ ایک پرندہ ہے یا عقاب (اس کی جمع اَغْرَانٌ ہے)۔
غَرِنٌ۔ ضعیف
غِرْیَنٌ۔ وہ کیچڑ جو سیلاب بہا کر لاتا ہے پھر وہ زمین پر رہ جاتی ہے تر ہو یا خشک اور پھین کو بھی کہتے ہیں۔
عُرَانٌ۔ ایک وادی ہے حدیبیہ کے نزدیک، وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اترے تھے۔
غُرَاب۔ ایک پہاڑ ہے مدینہ میں شام کے راستے پر۔
غَرْوٌ۔ چپک جانا، سریش یا گوند سے چپکانا، تعجب کرنا۔
غَرًا اور غَرَاءٌ۔ شیفتہ ہونا، ٹھنڈا ہونا، غصہ کرنا۔
تَغْرِیَةٌ۔ سریش یا گوند سے چپکانا۔
غُرِیَ بِهٖ۔ اس پر فریفتہ ہوگیا۔
غِرَاءٌ۔ جس سے کوئی چیز چپکائی جائے۔
غَرِیٌ۔ نیک منظر جیسے غَرِیٌ ہے۔
غَرِیٌ بِیْ۔ دشمنی پر برانگیختہ کرنا۔
لَا تَذْبَحْهَا وَهِیَ صَغِیْرَةٌ لَمْ یَصْلُبْ لَحْمُهَا فَیَلْصَقُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ کَالْغِرَاءِ۔ اس کو کم میں مت کاٹ جب اس کا گوشت سخت نہ ہوا ہو، بلکہ سریش کی طرح چپک کر رہ جائے۔
لَبَّدْتُ رَاْسِیْ بِغِسْلٍ اَوْ غِرَاءٍ۔ میں نے اپنے سر کے بال کھلی یا غرا سے جما لئے۔
فَرِّعُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَلٰکِنْ لَا تَذْبَحُوْهُ غَرَاةً حَتّٰی یَکْبُرَ۔ اگر تم چاہو تو پہلوٹھا بچہ (اللہ کے لئے) ذبح کر سکتے ہو مگر کم سنی میں مت ذبح کرو بڑا ہو جانے دو۔ (مشرک لوگ فرع اور عتیرہ رجب کی قربانی کو واجب سمجھتے تھے۔ اسلام نے اس کو منسوخ کر دیا۔ فرع اونٹنی کا پہلا بچہ جو بتوں کے نام پر کاٹا جاتا ہے۔ اب اگر اللہ کے نام پر کاٹیں تو قباحت نہیں)۔
فَکَاَنَّمَا یُغْرٰی فِیْ صَدْرِیْ۔ گویا میرے سینے سے چپک رہا ہے۔
اِغْرَاءٌ۔ برانگیختہ کرنا، آمادہ کرنا، غالب کرنا۔
لَا غَرْوَ اِلَّا اَکْلَةٌ بِهَمْطَةٍ۔ کچھ عجب نہیں مگر ظلم و زور سے باعث تعجب ہے۔
فَلَمَّا رَاَوْهُ اَغْرَوْا بِیْ تِلْکَ السَّاعَةَ۔ جب انہوں نے آنحضرت کو دیکھا تو اور سخت تقاضا کرنے لگے اپنے قرضہ کا۔
غَرِیَّانٌ۔ کوفہ میں وہ مقام جہاں حضرت علیؓ مدفون ہیں۔

باب الغین مع الزای

غَزْرٌ۔ یا غَزَارَةٌ یا غُزْرٌ۔ پانی یا دودھ کا بہت ہونا۔
تَغْزِیْرٌ۔ ایک بار دودھ دوہنا اور دو بار کے درمیان ناغہ کر دینا۔
مُغَازَرَةٌ۔ کوئی چیز دینا اس لئے کہ اس کے بدلے اس سے زیادہ ملے گی۔
اِغْزَارٌ۔ جانوروں کا دودھ زیادہ ہونا۔
اِسْتِغْزَارٌ۔ بمعنی مُغَازَرَةٌ ہے۔
مَنْ مَنَحَ مَنِیْحَةَ لَبَنٍ بَکِیْئَةً کَانَتْ اَوْ غَزِیْرَةً۔ جو شخص دودھ کا جانور کسی کو عاریتاً دے کم دودھ والا ہو یا بہت دودھ والا۔
اَغْزَرَ الْقَوْمُ۔ ان کے جانوروں کا دودھ بہت ہے۔
هَلْ یَثْبُتُ لَکُمُ الْعَدُوُّ حَلْبَ شَاةٍ قَالُوْا

Marfat.com

نَعَمْ وَارْبَعُ شِيَاةٍ غُزُرٍ۔ کیا دشمن تمہارے سامنے اتنی دیر ٹھہرتا ہے جتنی دیر میں ایک بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے۔ انھوں نے عرض کیا جی ہاں بلکہ چار بہت دودھ والی بکریوں کے دودھ دوہنے تک۔

(غُزُرٌ جمع ہے غَزِيْرَةٌ کی یعنی بہت دودھ والی اور مشہور روایت عُزُزٍ ہے جو جمع ہے عَزُوْزٌ کی جس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

اَلْجَائِبُ الْمُسْتَغْزِرُ يُثَابُ مِنْ هِبَتِهٖ۔ جو شخص کوئی تحفہ بھیجے اس غرض سے کہ اس کو زیادہ ملے گا تو اس کے تحفہ کا بدل دیا جائے (اور زیادہ دیا جائے کیونکہ وہ غریب آدمی ہے اس کے ساتھ احسان کرنا اچھا ہے)۔

كَانَ يَغْزِرُ بِالْعِلْمِ غَزْرًا۔ حضرت علی رض علم کے دریا تھے (تمام علوم کے چشمے آپ میں سے نکل کر بہتے رہتے)۔

فَاِنَّهَا تَجِيْئُ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ۔ وہ زخم اس حالت میں آئے گا جب دنیا میں سے خوب خون نکل رہا تھا۔

اَلْاِمَامُ كَالْعَيْنِ الْغَزِيْرَةِ۔ امام اس چشمہ کی طرح ہے، جو بہت پانی والا ہو (ایسے چشمے سے لوگ سیراب ہوتے ہیں اسی طرح امام کے علوم اور معارف سے سب فیضیاب ہوتے ہیں)۔

غَزٌّ چبھونا۔

غَزٌّ۔ خاص کرنا، نظر بد سے بچنے کے لئے اون لٹکانا۔

غُزٌّ۔ گلپھڑا، اور ترکوں کی ایک قوم۔

اِغْزَازٌ۔ کانٹے سخت ہونا، بوجہ دشوار ہونا۔

مُغَازَّةٌ۔ جلدی کرنا، مقابلہ کے لئے آنا۔

تَغَازُزٌ۔ جنگ کرنا۔

اِغْتِزَازٌ۔ خاص کرنا۔

غَزَّةُ۔ ایک شہر کا نام ہے فلسطین میں، وہاں امام شافعی رح پیدا ہوئے تھے اور ہاشم بن عبد مناف نے وہاں وفات پائی تھی۔

اِنَّ الْمَلَكَيْنِ يَجْلِسَانِ عَلٰى نَاجِذَيِ الرَّجُلِ يَكْتُبَانِ خَيْرَهٗ وَشَرَّهٗ يَسْتَمِدَّانِ مِنْ غُزَيْهِ۔ دو فرشتے (کرام کاتبین) آدمی کے دونوں دانت پر بیٹھتے ہیں اور بری اور اچھی سب باتیں اُس کی لکھتے جاتے ہیں اس کے دونوں گلپھڑوں سے سیاہی لیتے جاتے ہیں (گویا وہ ان کی دواتیں ہیں)۔

شَرْبَةٌ مِّنْ مَّاءِ الْغُزَيْزِ۔ غزیز کے پانی سے ایک گھونٹ۔

غُزَيْزٌ۔ یہ ایک چشمہ ہے یمامہ کے قریب۔

غُزْغُزٌ۔ اور غُزْغُزَةٌ۔ گلپھڑا۔

غَزْلٌ۔ کاتنا۔

غَزَلٌ۔ عورتوں سے بات چیت کرنا۔

مُغَازَلَةٌ۔ عورتوں سے بات چیت کرنا، اُن کی خواہش کرنا نزدیک ہونا۔

اِغْزَالٌ۔ چرخہ پھرانا۔

تَغَزُّلٌ۔ تکلف سے مغازلت کرنا۔

تَغَازُلٌ۔ باہم غزلوں سے بات چیت کرنا، عاشق ہونا۔

اَغْزَلَتِ الظَّبْيَةُ۔ ہرن بچہ والی ہوئی۔

اُغْزُلٌ۔ وہ بخار جو بار بار آئے، بڑا غزل پڑھنے والا۔ عورتوں سے بات چیت کرنے والا۔

عَلَيْكُمْ كَذَا وَكَذَا وَرُبُعُ الْمَغْزَلِ۔ اے یہود تم پر لازم ہوگا اور جو تمہاری عورتیں کاتیں اس کا چوتھائی حصہ دینا ہوگا۔

مِغْزَلٌ۔ چرخہ کاتنے کا آلہ۔

مَغْزَلٌ۔ کاتنے کا مقام۔

مُغْزَلٌ۔ جس میں کات کر سوت رکھیں۔

قَالَ لِلْغَزَّالِيْنَ سُنَّتُكُمْ بَيْنَكُمْ رِبْحًا۔ سوت کاتنے والوں سے کہا تم اپنے دستور کے موافق خرید و فروخت کر سکتے ہو، نفع لے سکتے ہو۔

قَوْمٌ فِيْهِمُ الْغَزَلُ۔ انصار ایسے لوگ ہیں جو عورتوں

Marfat.com

سے بات چیت کرتے ہیں اُن پر فریفتہ رہتے ہیں۔
غَزَلٌ۔ شعراء کی اصطلاح میں اُن چند شعروں کو بھی کہتے ہیں جن کا قافیہ اور ردیف ایک ہو۔ کم سے کم پانچ یا سات شعر ایک غزل میں ہوتے ہیں۔
یَحْیَی ابْنُ حَکَمِ الْغَزَّال۔ یحییٰ، حکم کا بیٹا غزل کہنے والا۔
غَزَالٌ اور غَزَالَۃ۔ ہرن کا بچہ جو چالیس دن کا ہو۔
اِمَامُ مُحَمَّدٌ غَزَالِیُّ۔ منسوب ہیں غزالہ کی طرف جو ایک موضع کا نام ہے۔ ان کا نام محمد بن محمد بن محمد ہے۔ علوم عقلیہ و فلسفہ کے بڑے ماہر تھے، اسی طرح اصولِ فقہ اور فقہ اور کلام اور تصوف کے مگر علمِ حدیث میں ان کی بضاعت نہایت قلیل تھی اسی لئے ان کی کتابوں میں ضعیف بلکہ موضوع حدیثیں بھی بھری ہوئی ہیں۔ مرتے وقت انھوں نے سب علوم سے مُنہ موڑ کر حدیث شریف کی طرف توجہ کی۔
عَلِّمُوْ هُنَّ الْمِغْزَلَ۔ عورتوں کو چرخہ کاتنا سکھاؤ۔ (کیونکہ یہ بہت عمدہ اور کارآمد صنعت ہے)۔
غَزَالَہ۔ شبیب خارجی کی عورت جو حجاج سے ایک سال تک لڑی۔
اَقَامَتْ غَزَالَۃُ سُوْقَ الضِّرَابِ لِاَهْلِ الْعِرَاقَیْنِ حَوْلًا قَمِیْطًا۔ غزالہ نے دونوں عراق والوں (کوفہ اور بصرہ) کے لئے مار پیٹ کا بازار پورے سال بھر تک قائم رکھا۔
غَزْوٌ۔ ارادہ کرنا، طلب کرنا، قصد کرنا لڑائی کے لئے جانا یا لوٹ کے لئے (جیسے غَزَاوَۃٌ اور غَزَوَانٌ ہے)۔
اِغْزَاءٌ۔ لڑائی کے لئے تیار کرنا، آمادہ کرنا۔
اَغْزَتِ الْمَرْأَۃُ۔ عورت کے خاوند نے جہاد کیا۔
تَغْزِیَۃٌ۔ لڑائی کے لئے اُبھارنا۔
اِغْتِزَاءٌ۔ خواہش کرنا، ارادہ کرنا، خاص ہونا۔
تَغَازِیْ۔ آپس میں ایک دوسرے سے جنگ کرنا۔
مَغْزَی الْکَلَامِ۔ سخن کا مطلب اور مقصود۔

نَاقَۃٌ مُّغْزِیَۃٌ۔ وہ اونٹنی جس کے حمل پر ایک سال کی مدت گزری ہو۔
لَا تُغْزٰی قُرَیْشٌ بَعْدَهَا (آنحضرتؐ نے فتح مکہ کے دن فرمایا)، اب اُس کے بعد قریش پر کوئی جہاد نہ ہوگا۔ (کیونکہ قریش قیامت تک مسلمان رہیں گے پھر کافر نہ ہوں گے کہ ان پر جہاد کیا جائے۔ اس کی نظیر دوسری حدیث ہے لَا یُقْتَلُ قُرَشِیٌّ صَبْرًا بَعْدَ الْیَوْمِ۔ آج کے بعد پھر کوئی شخص قریش کا پکڑ کے قتل نہ کیا جائے گا (جس کو انگریزی میں کولڈ بلڈ کہتے ہیں)، یعنی وہ اسلام سے مرتد نہ ہوگا تو اُس کو جبرًا قتل نہ کریں گے، جنگ میں قتل کرنا اور بات ہے)۔
لَا تُغْزٰی هٰذِهٖ بَعْدَ الْیَوْمِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ اب مکہ پر آج کے دن کے بعد قیامت تک جہاد نہ کیا جائے گا۔ (کیونکہ مکہ والے مسلمان رہیں گے اور مسلمانوں پر جہاد نہیں ہو سکتا)۔
کُلُّ غَازِیَۃٍ غَزَتْ۔ جو جہاد کرنے والی ٹکڑی جہاد کرے۔
مَا مِنْ غَازِیَۃٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ اِلَّا تَمَّ اَجْرُہٗ۔ جو جہاد کرنے والی ٹکڑی مالِ غنیمت سے ہلکی رہی (اُس کو لوٹ کا مال نہ ملے) اور اُس کو صدمہ پہنچے (زخمی یا قتل ہو) تو اُس کا ثواب پورا ہو گیا (اُس کو جہاد کا پورا اجر ملے گا)۔
کَانَ اِذَا اسْتَقْبَلَ مَغْزًی۔ آپ جب جہاد کے مقام کا رُخ کرتے (اُدھر روانہ ہونا چاہتے)۔
لَا یَزَالُ اَحَدُهُمْ کَاسِرًا وِّسَادَۃً عِنْدَ مُغْزِیَۃٍ۔ تم میں سے کوئی اس عورت کے پاس جا کر تکیہ لگاتا ہے (اُس سے باتیں کرتا ہے اُس پر مائل ہوتا ہے) جس کا خاوند جہاد کے لئے گیا ہوا ہو۔
کَانَ اِذَا غَزَا بِنَا لَمْ یَکُنْ یَغْزُ بِنَا۔ آپ جب ہم ساتھ جہاد کرتے تھے تو ہمارے ساتھ جہاد نہ کرتے آخر تک

Marfat.com

ایک روایت میں یُغْزِیْنَا ہے یعنی ہم کو برانگیختہ نہ کرتے۔ ایک روایت میں یَغْدُ بِنَا ہے یعنی صبح کو ہم کو نہیں لے جاتے)
فَکَانَ عُثْمَانُ یُغَازِیْ اَھْلَ الشَّامِ مَعَ اَھْلِ الْعِرَاقِ فِی اِرْمِیْنِیَّۃَ وَاٰذَرْبِیْجَانَ۔ حضرت عثمان رضؓ شام اور عراق دونوں جگہ کے لوگوں کو آرمینیہ اور آذربیجان میں لڑنے کے لئے روانہ کرتے۔
کَانَ فِیْ مَغْزًی لَّہٗ۔ وہ جہاد کے ایک سفر میں تھے۔
اَلَا تَغْزُوْ۔ کیا تم جہاد نہیں کرتے۔
غَزَا تِسْعَ عَشْرَۃَ غَزْوَۃً۔ آنحضرتؐ نے اُنیس ۱۹ جہاد کئے (یعنی جن میں بذاتِ خاص تشریف رکھتے تھے ورنہ آپؐ کے کل غزوات ستائیس ہیں اور سرایا (یعنی لشکر کی ٹکڑیاں جو آپ نے روانہ فرمائیں اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے ساتھ تشریف نہیں لے گئے تھے چھپن ۵۶ ہیں اُنیس ۱۹ جہادوں میں آپؐ نے جنگ کی، بعضوں نے کہا آٹھ میں، وہ کہتے ہیں کہ مکہ بغیر جنگ کے فتح ہوگیا)
وَاغْزُھُمْ نُغْزِکَ۔ تو اُن پر جہاد کر ہم تیری مدد کریں گے۔
یَغْزُوْ جَیْشٌ الْکَعْبَۃَ۔ (آخر زمانہ میں) ایک لشکر کافروں کا مکہ پر حملہ کرے گا یعنی حبش کا لشکر جس کا سردار ایک چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی ہوگا۔ وہ کعبہ کو گرا کر بالکل مسمار کر دے گا اینٹ سے اینٹ بجا دے گا۔
اَلْاٰنَ نَغْزُوْھُمْ وَلَا یَغْزُوْنَا۔ اب سے ہم لوگ اُن مکہ کے کافروں پر حملہ کریں گے وہ ہم پر حملہ نہیں کریں گے۔ (یہ آپؐ نے جنگ خندق کے بعد فرمایا، ایسا ہی ہوا ابوسفیان اور ان کے ساتھیوں کی قوت ٹوٹ گئی پھر اُس نے کوئی حملہ نہیں کیا، مسلمانوں نے ہی حملہ کر کے مکہ فتح کر لیا)۔
مَنْ مَّاتَ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ نَفْسَہٗ۔ جو شخص مر گیا اور اُس نے جہاد نہیں کیا نہ جہاد کی نیت کی۔ (وہ منافق مرگیا۔ مراد وہ شخص ہے جس نے آنحضرتؐ کے زمانہ میں ایسا کیا۔ یہ عبداللہ بن مبارک نے کہا۔ بعض نے ہر زمانہ کے مسلمانوں کے لئے عام رکھا ہے، کیونکہ جہاد اسلام کا ایک رُکن ہے اور اُس سے گریز کرنے والا منافق کی طرح ہے۔ کذا فی مجمع البحار)
اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ۔ جہاد دو طرح کا ہے (ایک تو یہ کہ خالص اللہ کا دین پھیلانے کے لئے اُس کی رضامندی کے واسطے ہو، امام کی اطاعت کے ساتھ اپنے رفیقوں سے نرمی اور محبت سے پیش آئے، اپنا عمدہ مال اُس میں خرچ کرے، فساد اور ناحق خون ریزی اور لوٹ کھسوٹ سے بچا رہے۔ ایسے مجاہد کا تو سونا اور جاگنا سب عبادت ہے اور باعث اجر و ثواب۔ دوسرے وہ جہاد جو مال و دولت کی طمع میں ہو، فساد اور لوٹ کھسوٹ کے ساتھ اور عورتوں اور بچوں اور بے قصور بندگانِ خدا اور رعایا کے قتل کے ساتھ یہ جہاد نہیں بلکہ ایک بڑا گناہ ہے۔ اسی طرح بغیر امام شرعی کے جہاد کرنا یا اُس کی نافرمانی کے ساتھ یہ بھی ایک وبال اور پاپ ہے)۔

بابُ الغین مع السین

غَسَّ۔ داخل ہونا، گزر جانا، عیب کرنا، غوطہ دینا، بلی کو جھڑکنا۔
غُسَّ الْبَعِیْرُ۔ اونٹ کو غساس کی بیماری ہوگئی (وہ اونٹ کی ایک بیماری ہے)۔
غَسَّانُ۔ ایک مشہور قبیلہ ہے یمن میں۔
غَسَّانِیَّۃٌ۔ ایک فرقہ ہے مسلمانوں کا جو کہتا ہے ایمان صرف اللہ و رسول کی معرفت کا نام ہے، غسان کوفی اُس کا پیشوا تھا۔
غَسِیْسٌ۔ بگڑی ہوئی تازہ کھجور۔

Marfat.com

غَمُوسُ صِدْقٍ۔ سچائی کا کھانا۔
مَغْمُوسَۃٌ۔ بے حلاوت کھجور کا درخت، بلی۔
غَسْغَسَۃٌ۔ بلی کو ڈانٹنا۔
غسف ۔ تاریکی ظلمت۔
اَغْسَفَ الْقَوْمُ۔ لوگ تاریکی میں ہو گئے۔
غسق ۔ یاغسق یاغسقان۔ سخت تاریک ہونا آنکھ سے آنسو بہنا، زخم سے زرد پانی نکلنا (جیسے غُسُوق ہے) دودھ یا پانی کا بہنا۔
غَسَقَ اللَّیْلُ۔ رات کی تاریکی۔
لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ یُهْرَاقُ فِی الدُّنْیَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْیَا۔ اگر غساق کا (جو دوزخیوں کا پلاوا ہے) ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو ساری دنیا والوں کو بدبودار کر دے۔
غَسَّاق اور غَسَاق۔ دوزخیوں کی پیپ جو اُن کے زخموں سے بہے گی اور اُن کا دُھواں یا اُن کے آنسو (بعضوں نے کہا زمہریر)۔
تَعَوَّذِیْ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا فَاِنَّهُ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ (آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ رضؓ سے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا)، اللہ کی پناہ مانگ اس سے مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ سے یہی مراد ہے (یعنی چاند چونکہ وہ گہن کے وقت چھپ جاتا ہے اور تاریک ہو جاتا ہے۔ آپ نے چاند کے شر سے پناہ مانگنے کو فرمایا اس لئے کہ اس کا تاریک ہو جانا خدا کی قدرت کی ایک بڑی نشانی اور قیامت کو یاد دلانے والی ہے اور حدوث بلیات اور آفات قرینہ ہے)
بعض نے کہا من شر غاسق اذا وقب سے رات مُراد ہے۔ یعنی جب تاریک ہو جائے اور تاریکی میں گھس جائے۔ بعضوں نے کہا غاسق سے آدمی کا ذکر مُراد ہے چونکہ وہ فرج میں گھس کر غائب ہو جاتا ہے۔ یہ تمام خرابیوں کا سرچشمہ ہے۔

غَسَقَتْ عَیْنُهُ۔ اُس کی آنکھ بہنے لگی۔
غَسَقَ الْجُرْحُ۔ زخم سے زرد پانی بہنے لگا۔
فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا اَغْسَقَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کا اندھیرا ہونے کے بعد تشریف لائے۔
اِنَّهُ اَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَیْرَةَ وَهُمَا فِی الْغَارِ اَنْ یَّرُوْحَ عَلَیْهِمَا غَنَمَهُ مُغْسِقًا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے عامر بن فہیرہ کو (جو اُن کا غلام تھا) یہ حکم دیا جب وہ اور آنحضرتؐ دونوں غار ثور میں چھپے ہوئے تھے کہ شام کو جب اندھیرا ہو جائے اُس وقت اپنی بکریاں لے کر غار پر آئے۔
لَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی یَغْسِقَ اللَّیْلُ عَلَی الظِّرَابِ۔ اُس وقت تک روزہ مت کھولو جب تک رات کا اندھیرا چھوٹے چھوٹے پہاڑوں کو ڈھانپ نہ لے۔
کَانَ یَقُوْلُ لِمُؤَذِّنِهٖ فِیْ یَوْمِ غَیْمٍ اَغْسِقْ اَغْسِقْ۔ وہ اپنے مؤذن سے ابر کے دن کہتے اندھیرا ہونے دے اندھیرا ہونے دے (یعنی مغرب کی نمازمیں دیر کرتے حتیٰ کہ اندھیرا ہو کر غروب کا یقین ہو جاتا)۔
غَسَقُ اللَّیْلِ اِنْتِصَافُهٗ۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا غسق اللیل سے مراد آدھی رات کا وقت ہے (چونکہ اُس وقت خوب اندھیرا ہوتا ہے)۔
مجمع البحار میں ہے کہ غَسَّاق دوزخیوں کا مشروب جو سردی کی وجہ سے جلا دے گا جیسے "حمیم" گرمی کی وجہ سے بعضوں نے غساق کا مطلب سرد اور بدبودار بتایا)۔
غسل ۔ یا غُسْل۔ پانی سے دھونا پانی بہا کر میل کچیل دور کرنا، مار کر درد ناک کرنا، بہت جماع کرنا نر جانور کا مادہ پر بہت چڑھنا۔
غُسِلَ الْفَرَسُ۔ گھوڑے کو پسینہ آگیا۔
تَغْسِیْلٌ۔ بہت جماع کرنا، اعضاء خوب دھونا، پاک کرنا۔

Marfat.com

اِغْسَالٌ۔ نر کا مادہ پر بہت چڑھنا۔

اِنْغِسَالٌ۔ بہنا۔

اِغْتِسَالٌ۔ نہانا، پسینہ آنا۔

غُسَالَۃٌ۔ دھوون کا پانی یا جو کپڑا دھویا جائے۔

غُسْلٌ۔ نہانا، سارے بدن پر پانی بہانا۔

غِسْلٌ۔ پانی جس سے نہائیں، اور خطمی کھلی وغیرہ۔

مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ۔ جو شخص (نماز جمعہ سے پہلے) جماع کرے یا نہلائے اور خود بھی نہائے اور نماز کے لئے جلدی جائے اور سویرے پہنچے (خطبہ پالے)۔

بعضوں نے کہا غَسَّلَ کے معنی یہ ہیں کہ پہلے اعضائے وضو کو دھوئے پھر غسل کرے جمعہ کے لئے۔ بعضوں نے کہا دونوں کے ایک معنی ہیں اور تکرار صرف بطور تاکید کے ہے۔ بعضوں نے کہا غَسَّلَ سے یہ مراد ہے کہ پہلے سر کو خطمی یا مصالح یا کھلی سے دھوئے پھر غسل کرے۔

مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ۔ جو شخص غسل جنابت کی طرح جمعہ کے دن غسل کرے یا اپنی بیوی کو جنب کر کے غسل کرے (تو جمعہ کے دن اپنی عورت سے صحبت کرنا مستحب ہے تا کہ نگاہ نیچی رہے)۔

حَتّٰی تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ۔ یہاں تک کہ جنابت کی طرح غسل کرے (یعنی وہ عورت جو خوشبو لگا کر مردوں کی شہوت بھڑکائے اس کو سزا کے طور پر غسل کرنے کا حکم دیا، کیونکہ اس نے لوگوں کو زنا کے مقدمہ پر یعنی آنکھ کے گھورنے پر برانگیختہ کیا)۔

وَاَنْزَلَ عَلَيْكَ كِتَابًا لَّا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَّيَقْظَانَ۔ اور اس نے تجھ پر ایسی کتاب اتاری (قرآن شریف) جس کو پانی دھو نہیں سکتا (کیونکہ وہ صرف کاغذ پر نہیں لکھا ہے کہ پانی کے دھونے سے مٹ جائے بلکہ سینوں میں محفوظ ہے) تو اس کو سوتے اور جاگتے (بآسانی اور سہولت سے) پڑھتا رہے گا۔

وَاغْسِلْنِيْ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔ مجھ کو برف اور اولے کے پانی سے دھوئے (یعنی گناہوں سے بالکل صاف کر دے برف اور اولے کا پانی بہت صاف اور لطیف ہوتا ہے اس لئے اس کا ذکر کیا) بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ مغفرت کی کئی اقسام سے مجھ کو پاک کر جیسے ظاہری نجاست سے پاک کرنے کے لئے کئی طرح کے پانی ہیں)۔

وَضَعْتُ لَهٗ غُسْلَهٗ مِنَ الْجَنَابَةِ۔ میں نے آپ کے لئے جنابت سے نہانے کا پانی رکھا۔

غُسْلٌ۔ اس پانی کو بھی کہتے ہیں جس سے نہاتے ہیں۔

لَبَّدَ رَأْسَهٗ بِالْغِسْلِ۔ اپنے سر کے بالوں کو خطمی وغیرہ سے جما لیا

مَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ فَلْيَغْتَسِلْ۔ جو شخص مردے کو نہلائے وہ خود بھی غسل کرے (شاید یہ حکم استحبابًا ہو کیونکہ کسی فقیہ نے غسل میت سے غسل واجب نہیں رکھا ہے۔ میں کہتا ہوں امامیہ نے اس کو واجب رکھا ہے اور امام شافعیؒ نے کہا میں میت کو نہلانے کے بعد غسل کرنا مستحب جانتا ہوں اور اگر حدیث صحیح ہو تو میرا قول وہی ہوگا)۔

اِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا۔ جب نظر بد لگ جانے میں تم کو غسل کرنے کے لئے کہا جائے (تا کہ وہ غسل کا پانی اس شخص پر ڈالا جائے جس کو نظر لگ گئی ہو اس کا یہی علاج ہے) تو غسل کر دو (انکار نہ کرو کیونکہ اس میں ایک مسلمان کا بچاؤ ہے اور غسل کرنے والے کا کوئی نقصان نہیں عرب لوگوں میں یہ قاعدہ تھا کہ جب کسی آدمی کو نظر لگ جاتی تو وہ نظر لگانے والے کے پاس ایک پیالہ پانی کا لے کر آتا، نظر لگانے والا اس میں ہاتھ ڈال کر کلی کرتا پھر کلی کا پانی اسی پیالہ میں ڈال دیتا پھر منہ اسی میں دھوتا۔ پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنا ہاتھ دھوتا پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بایاں ہاتھ دھوتا پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنی کہنی پر پانی ڈالتا پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں کہنی پر پانی ڈالتا پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنے پاؤں

Marfat.com

پر پانی ڈالتا پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں پاؤں پر پانی ڈالتا پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنے گھٹنے پر پانی ڈالتا پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں گھٹنے پر پانی ڈالتا، پھر اپنے تہہ بند کے اندر کا بدن دھوتا (شرم گاہ رانیں وغیرہ) اور پیالہ کو زمین پر نہ رکھتا ہاتھ میں لئے رہتا، پھر وہ مستعمل پانی پیچھے سے ایک ہی بار اس شخص پر ڈالتے جس کو نظر لگی ہو تو اللہ کے حکم سے وہ چنگا ہو جاتا۔

مجمع البحار میں ہے کہ جس کی نظر لگی ہو اگر وہ غسل سے انکار کرے تو اس پر جبر کریں گے)۔

شَرَابُهُ الْحَمِيْمُ وَالْغِسْلِيْنُ۔ دوزخی کا مشروب کھولتا پانی اور دوزخیوں کا دھوون (پیپ، لہو، گوشت کے لوتھڑے جو ان کے زخموں سے نکلیں گے) ہوگا۔

كِتَابُ الْغُسْلِ۔ بہ فتحہ غین زیادہ مشہور اور فصیح ہے اور بہ ضمۂ غین بھی ہو سکتا ہے (مترجم کہتا ہے ہم لوگوں کو تو اساتذہ نے بہ ضمۂ غین پڑھایا ہے)۔

بَابُ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الْغُسْلِ۔ یہ بھی بہ فتحہ غین یا بہ ضمۂ غین دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے۔

بَابُ غَسْلِ الْمَحِيْضِ۔ (اگر بہ فتحہ غین ہو تو ترجمہ یوں ہوگا حیض کا مقام دھونا اگر بہ ضمۂ غین ہو تو خود حیض کا دھونا)۔

اِغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوْا رُءُوْسَكُمْ وَاِنْ لَمْ تَكُوْنُوْا جُنُبًا۔ جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سر دھوؤ اگرچہ تم کو نہانے کی حاجت نہ ہو (یعنی جنابت کی حالت میں تو سر کا دھونا اور بالوں کا کھولنا ضروری ہے مگر جمعہ کے غسل میں مستحب ہے)۔

قَدِ اغْتَسَلَ۔ انہوں نے ایک لونڈی سے صحبت کی (جو خمس میں سے ان کی ملک ہو گئی تھی اور استبرا کی حاجت نہ پڑی ہوگی۔ کیونکہ وہ باکرہ ہوگی یا ابھی بالغ نہ ہوئی ہوگی، یا ان کی رائے میں استبراء ضروری نہ ہوگا)۔

كَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔ وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتیں (اگرچہ ہر نماز کے لئے مستحاضہ کو غسل واجب نہیں ہے)۔

فَغَسَلَ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ۔ پانی ڈال کر اپنے منہ سے خون دھویا (اگر زخم گہرا ہو اور پانی ڈالنے سے ضرر کا ڈر ہو، تب پانی سے نہ دھونا ضروری نہیں، اور راکھ ڈال کر خون بند کرنا قدیم معمول ہے)۔

وَابْنُ الْغَسِيْلِ۔ عبداللہ حضرت حنظلہ کا بیٹا جو غسیل تھے (ان کو غسیل اس لئے کہتے کہ وہ جنگِ اُحد میں جنابت کی حالت میں شہید ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ان کو غسل دے رہے ہیں)۔

فَاِذَا رَاَيْتُ شَيْئًا غَسَلْتُهُ۔ کیا اگر میں کچھ دیکھتی تو اس کو دھوتی (یعنی منی کا دھونا کچھ ضروری نہیں کیونکہ میں آنحضرت کے کپڑے میں اس کا نشان دیکھتی تو اس کو صرف کھرچ ڈالتی امام شافعیؒ اور اہل حدیث کے نزدیک منی پاک ہے اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک نجس خفیف ہے)۔

غَسَّلْنَا صَاحِبَنَا۔ ہم نے اپنے ساتھی کو نہلایا (اس کو نہانے کا پانی دیا)۔

يَغْسِلُهُ الصَّاعُ وَيُوَضِّئُهُ۔ ایک صاع پانی وضو اور غسل دونوں کو کافی ہوتا۔

فَاٰتِيْهِ بِالْمَاءِ فَيَغْتَسِلُ بِهٖ۔ میں پانی لاتا آپ اس سے آبدست کرتے (معلوم ہوا کہ صرف پانی سے استنجا کرنا صرف ڈھیلوں سے استنجا کرنے سے بہتر ہے لیکن دونوں کو استعمال کرنا بالاتفاق افضل ہے)۔

لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ۔ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کر کے پھر اس میں کوئی نہ نہائے (یہ نہی بطریق پاکیزگی اور لطافت طبع کے ہے نہ اس وجہ سے کہ وہ پانی نجس ہو جاتا ہے البتہ اگر پیشاب کرنے سے پانی کا کوئی وصف بدل جائے تو پانی نجس ہو جائے گا)

مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِّنْ جَنَابَةٍ لَمْ

Marfat.com

غسلہا - جس نے غسل جنابت میں بال برابر ایسی جگہ چھوڑ دی جس کو نہیں دھویا۔

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَۃِ وَیَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَمِنَ الْحِجَامَۃِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَیِّتِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل کرتے تھے، اور جمعہ کے دن، اور جب پچھنے لگاتے، اور جب مردے کو غسل دیتے (حالانکہ آنحضرت ؐ سے یہ ثابت نہیں کہ آپ نے خود کسی مردے کو غسل دیا ہو۔ تو یہاں مراد یہ ہے جو کوئی مردے کو غسل دیتا اس کو غسل کرنے کا حکم دیتے)۔

اَسْلَمَ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ۔ وہ اسلام لایا تو آنحضرت نے اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرنے کا حکم دیا (اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ یہ غسل مستحب ہے، اب اس میں اختلاف ہے کہ یہ غسل شہادتین سے پہلے کرے یا بعد؟ بعض نے اوّل کو اصح کہا ہے بعض نے دوم کو اور حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شہادتین کے اقرار کے بعد اس کو غسل کرنا بہتر ہے تاکہ غسل حالت اسلام میں ہو)۔

فحل غسلۃ ۔ نر اونٹ جو مادہ پرست چڑھنے والا ہو۔

غسلتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَجِدْ مِنْہُ شَیْئًا۔ میں نے آنحضرت کو غسل دیا آپ کے پیٹ کو ملا لیکن اس میں سے کچھ نہیں نکلا (جیسے دوسرے مردوں کے پیٹ سے فضلہ وغیرہ نکل آتا ہے بلکہ مشک کی سی خوشبو پھوٹی اور تمام مدینہ معطر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندگی اور موت دونوں حال میں پاکیزہ اور معطر اور خوشبودار رکھا)۔

مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ ۔ جو شخص نہلائے اور نہائے (جمہور علماء کے نزدیک غسل جمعہ اس شخص کیلئے جو جمعہ کی نماز کے لئے حاضر ہونا چاہے مسنون ہے اور محققین اہل حدیث اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک واجب ہے، مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا مسافر یا غلام البتہ جس کی نیت جمعہ کی نماز میں شریک ہونے کی نہ ہو اس کے لئے غسل مسنون نہیں ہے گو وہ جمعہ کا اہل ہو۔ بعضوں نے کہا جمعہ کا غسل ہر ایک کے لئے مسنون ہے خواہ جمعہ کی نماز میں شریک ہو یا نہ ہو، جیسے عید کا غسل اور یہ غسل جمعہ کی فجر طلوع ہونے کے بعد کرنا چاہئے۔ بعض نے کہا ہے کہ رات سے بھی درست ہے جیسے عید کا غسل، لیکن عید کا غسل رات رہے سے اس لئے درست رکھا ہے کہ عید کی نماز سویرے ادا کی جاتی ہے اگر غسل میں دیر ہو تو جماعت فوت ہو جانے کا ڈر ہے۔ اب بعض لوگوں نے جو یہ کہا ہے کہ جمعہ اور عید کے غسل کا ثواب اس وقت ملے گا جب اسی غسل سے نماز پڑھے اور غسل کے بعد نماز سے پہلے حدث نہ ہو، اس کی کوئی دلیل مجھ کو نہیں ملی)۔

فَوَضَعَ ثِیَابَہٗ عَلَی الْحَجَرِ فَاغْتَسَلَ ۔ حضرت موسیٰ نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھے اور ننگے (نہانے) لگے (معلوم ہوا خلوت اور تنہائی میں ننگے ہو کر نہانا جائز ہے اگرچہ لنگوٹ باندھ کر نہانا اولیٰ ہے)۔

عَلٰی مَنْ غَسَّلَہُ الْغُسْلُ وَعَلٰی مَنْ حَمَلَہُ الْوُضُوْءُ۔ جو شخص میت کو غسل دے وہ غسل کرے اور جو جنازہ اٹھائے وہ وضو کرے (کیونکہ میت کے اٹھانے میں بوجھ کی وجہ سے یہ احتمال ہوتا ہے کہ شاید باؤ سرگئی ہو۔ بعضوں نے کہا یہ حکم اس لئے ہے کہ نماز کے لئے تیار رہے)۔

اِنَّ عَلِیًّا غَسَّلَ فَاطِمَۃَ وَصَلّٰی عَلَیْہَا وَدَفَنَہَا لَیْلًا۔ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہ زہراؓ کو نہلایا، ان پر نماز پڑھی اور رات ہی کو دفن کر دیا (یہاں تک کہ آپ کا مزار اب تک بہ تحقیق معلوم نہیں کہ کہاں ہے۔ کوئی کہتا ہے حضور کے مزار کے پاس، کوئی کہتا ہے بقیع میں قبۂ اہل بیت میں)۔

لَوْ مِتِّ لَغَسَّلْتُکِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اگر تو مر جائے تو میں تجھ کو غسل دوں گا (ان دونوں حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے)۔

Marfat.com

مُغْتَسَلٌ ۔ نہانے کی جگہ۔

یَغْسِلُ مَا وَصَلَ اِلَیْہِ الْغَسْلُ ۔ اتنا مقام دھوئے جہاں تک پانی پہنچ سکتا ہے (یعنی جب پٹی زخم پر بندھی ہو)۔

غِسْلَۃٌ ۔ کھلی یا مصالح یا خطمی جس سے عورتیں سر دھوتی ہیں۔

اِذَا غَسَلَ جَسَدَہٗ اِغْتِسَالَۃً بِالْمَاءِ ۔ جب اپنے بدن کو اس طرح دھوئے جیسے پانی سے دھوتا ہے تو اس کو کافی ہوگا۔

غَسِیْلٌ ۔ دھویا ہوا۔

باب الغین مع الشین

غَشٌّ ۔ دھوکا دینا، دل میں تو کچھ ہو مگر زبان سے کچھ اور کہنا، خیر خواہی کے ساتھ نصیحت نہ کرنا، مصلحت کے خلاف جو بات ہو اس پر ابھارنا۔

تَغْشِیْشٌ ۔ یہ غَشّ کا مترادف ہے۔ وہی معنی ہیں

اِغْشَاشٌ ۔ جلدی کرنا۔

اِغْتِشَاشٌ ۔ اور اِسْتِغْشَاشٌ ۔ کسی پر فریب کا گمان کرنا، کسی کو فریبی جاننا۔

غِشٌّ ۔ (بہ کسرہ غین، اسم مصدر ہے) یعنی کینہ، فریب اور دغا بازی کی نیت۔

غَاشٌّ ۔ فریبی، دغا باز، منافق۔

غِشَاشٌ ۔ تاریکی کا شروع اور آخری حصہ۔

لَقِیْتُہٗ غِشَاشًا ۔ میں نے اس سے جلدی میں ملاقات کی، یا سورج ڈوبتے وقت، یا رات کو۔

غُشْشٌ ۔ تیرہ ملونی کیا ہوا۔

رَجُلٌ غَشْنٌ ۔ توندل، بڑی توند والا مرد

مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا ۔ جو شخص ہم سے فریب کرے یا ملونی کرے (مثلاً دودھ میں پانی ملائے، یا گھی میں چربی یا تیل، شکر میں آٹا یا ریت وغیرہ) وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے (یعنی اس کا شمار مسلمانوں میں نہ ہوگا یا وہ مسلمانوں کے اخلاق پر نہیں ہے۔ مسلمانی کا اقتضاء یہ ہے کہ آدمی سیدھا سچا ایمان دار ظاہر باطن یکساں رہے نہ یہ کہ نفاق اور فریب اختیار کرے)۔

وَلَا تَمْلَأُ بَیْتَنَا تَغْشِیْشًا ۔ ہمارے گھر کو خیانت اور چغل خوری سے نہیں بھرتی۔

وَھُوَ غَاشٌّ لِرَعِیَّتِہٖ ۔ وہ اپنی رعیت کے ساتھ دغا بازی کر رہا ہو (مثلاً بیت المال کا مال اپنے ذاتی عیش وعشرت میں اُڑائے، غیر مستحقوں کو دے، رعایا کی خبر نہ لے، ظالموں کا ظلم ان پر سے نہ روکے، ان کے دشمن سے ان کو نہ بچائے) تو ایسا بادشاہ یا حاکم "غاش" ہے (خائن و دغا شعار)۔

وَاغْتَشُّوْا فِیْہِ اَھْوَاءَکُمْ ۔ اپنی خواہشوں کو فریب دینے والا سمجھو۔

کَمْ مِنْ مُتَنَصِّحٍ لِلْحَدِیْثِ مُتَغَشِّشٍ لِلْکِتَابِ ۔ بعضے لوگ بات کرنے میں تو مخلص ہیں، لیکن تحریر میں مکار اور فریبی ہیں۔

غَشْمٌ ۔ ظلم کرنا، سارے بدن پر تارکول لگانا۔

غَشْمٌ کے بھی یہی معنی ہیں، اور رات کو لکڑیاں کاٹنا اور چننا بلا غور و فکر کے جو ہاتھ میں آجائے۔

غَاشِمٌ ۔ ظالم اور غاصب۔

غَشِیْمٌ ۔ جاہل، بیوقوف، کم عقل۔

غَشْمًا وَظُلْمًا بِغَیْرِ حَقٍّ یَکُوْنُ لَہٗ فِیْھِمَا ۔ ظلم سے ناحق۔

غَشْمَرَۃٌ ۔ ظلم و ستم، آواز آنا، بے پرواہی سے کام کرنا حق ہو یا باطل کسی کام کو بے سوچے سمجھے کرنا۔

تَغَشْمُرٌ ۔ ظلم کرنا، غصہ ہونا۔

غِشْمِیْرٌ ۔ سختی اور شدت۔

قَاتَلَہُ اللّٰہُ لَقَدْ تَغَشْمَرَھَا ۔ اللہ اس کو تباہ کرے

Marfat.com

ں نے ناحق ظلم سے لے لیا۔

غَشْوٌ آنا۔

غَشَیَانٌ۔ آنا، ملنا، جماع کرنا۔

غَشَاوَۃٌ۔ چھپانا، ڈھانپنا۔

اِسْتِغْشَاءٌ۔ چھپ جانا، ڈھانپ لینا۔

غَشَاوَۃٌ۔ بحرکاتِ ثلثہ درغین پردہ اوٹ۔

غَشْوٌ اور غَشَایَۃٌ۔ چھپالینا۔

غَشِیَ اللَّیْلُ۔ رات تاریک ہوئی (جیسے غَسَا اللَّیْلُ، اس کا مصدر غَسْوٌ ہے سین مہملہ سے، تاریک ہونے کے معنی ہیں۔ اَغْشَی اللَّیْلُ کے بھی وہی معنی ہیں)۔

غَشْیٌ اور غُشِیٌّ اور غَشَیَانٌ۔ بے ہوش ہونا۔

تَغْشِیَۃٌ۔ ڈھانپ لینا (جیسے اِغْشَاءٌ ہے)۔

تَغَشِّیْ۔ ڈھانپ لینا، جماع کرنا۔

غِشَاءٌ۔ پردہ، اوٹ۔

غَشَیَانٌ۔ جماع کرنا، آنا۔

غُشْیَۃٌ۔ پردہ، اوٹ۔

فَاِنَّ النَّاسَ غَشُوْہُ۔ لوگوں نے آپ کو ڈھانپ لیا (یعنی ہجوم اور اژدہام کیا ہے)۔

غَشِیَہٗ یَغْشَاہُ غِشْیَانًا۔ اس کے پاس آیا۔

غَشَّاہُ تَغْشِیَۃً۔ اس کو ڈھانپ لیا۔

غَشِیَ الشَّیْءَ۔ اس سے مل گیا۔

غَشِیَ الْمَرْأَۃَ۔ عورت سے جماع کیا۔

غُشِیَ عَلَیْہِ۔ جب کوئی بے ہوش ہو جائے۔

اِسْتَغْشٰی بِثَوْبِہٖ۔ اپنے کپڑے میں چھپ گیا (یہ الفاظ احادیث میں آئے ہیں)۔

ھُوَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِہٖ۔ وہ اپنا کپڑا اوڑھے ہوئے (یعنی کپڑے سے اپنے آپ کو چھپاتے ہوئے تھے)۔

غَشِیَ اَنَامِلَہٗ۔ اپنے پوروں کو چھپاتی تھی۔

غَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کو چھپالیتی ہے (ڈھانپ لیتی ہے)۔

غَشِیَھَا اَلْوَانٌ۔ رنگ برنگ اس پر نمودار تھے (یعنی کئی رنگ اس پر نمایاں تھے)۔

فَلَا یَغْشَانَا فِیْ مَسَاجِدِنَا۔ ہماری مسجدوں میں نہ آئے۔

فَاِنْ غَشِیَنَا مِنْ ذٰلِکَ شَیْءٌ۔ اگر اس میں سے کوئی ہماری طرف قصد کرے یا ہم سے ملے۔

مَا لَمْ یَغْشَ الْکَبَائِرَ۔ جب تک کبیرہ گناہ اس سے سرزد نہ ہوں۔

فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْہِ وَجَدَہٗ فِیْ غَاشِیَۃٍ۔ جب آنحضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے پاس گئے تو دیکھا آفت میں مبتلا ہیں (مرنے کے قریب ہیں)۔ (غَاشِیَۃ کوئی آفت جو اچھی ہو یا بری یا ناپسند ہو۔ قیامت کو بھی اسی وجہ سے "غاشیہ" کہتے ہیں۔ بعضوں نے ترجمہ یوں کیا ہے۔ دیکھا تو وہ موت کی بیہوشیوں میں سے ایک بیہوشی میں ہیں۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ دیکھا تو ان کے پاس لوگ جمع ہیں (یعنی ان کے خادم دوست آشنا وغیرہ) ایک روایت میں فِیْ غَشْیَۃٍ ہے یعنی غشی اور بے ہوشی میں)۔

فَقُمْتُ حَتّٰی عَلَانِی الْغَشْیُ۔ میں نماز میں کھڑی ہوئی یہاں تک کہ مجھ کو بیہوشی آ گئی (یعنی غفلت ہونے لگی، کیونکہ اس کے آگے یہ ہے کہ میں نے اپنے سر پر پانی ڈالنا شروع کیا)۔

لَمْ یَتَوَضَّأْ اِلَّا مِنَ الْغَشْیِ الْمُثْقِلِ۔ وضو اسی بیہوشی سے کیا جو سخت ہو (جس میں بالکل ہوش و حواس نہ رہے، نہ خفیف بے ہوشی سے کیونکہ اس میں حدث سے غفلت کا احتمال نہیں ہے، وہ تو اونگھ کی طرح ہے)۔

مَنْ یَغْشَ سُدَدَ السُّلْطَانِ یَقُمْ وَیَقْعُدْ۔ جو شخص بادشاہ کی ڈیوڑھیوں پر آئے (بادشاہ سے ملنا چاہے) وہ کھڑا ہو اور بیٹھے (یعنی اپنے اوپر تکلیف گوارا کرے انتظار

Marfat.com

میں کھڑا اور بیٹھا رہے) (یہ ابو الدرداءؓ صحابی نے کہا جب وہ معاویہؓ کے پاس گئے اور ان سے اذن چاہا، انھوں نے اذن نہ دیا)۔

يُفْطِرُ لِمَنْ يَّغْشَاهُ۔ جو شخص اُن کے پاس آتا اس کو افطار کراتے (کھانا کھلاتے)۔

حَتّٰى يُغْشِيَ اَنَامِلَهٗ۔ اپنے پوروں کو چھپا لیتے۔

غَشِيَهَا مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ۔ اللہ کے جلال اور عظمت نے اُس کو ڈھانپ لیا (اُس جلال کا نور سونے کے پروانوں کی طرح اُس پر گر رہا تھا)۔

اِمْرَاَةٌ يَّغْشَاهَا اَصْحَابِيْ۔ وہ تو ایسی عورت ہے جس کے پاس میرے اصحاب آتے جاتے رہتے ہیں (وہاں مردوں کی آمد و رفت بہت ہے)۔

تَحَرَّجُوْا مِنْ غَشْيِهِمَا غَشْيَانُهُنَّ۔ اُن سے جماع کرنے کو بُرا سمجھا۔

فَلَمَّا غَشِيْنَاهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ جب ہم نے ہر طرف سے اُس کو گھیر لیا تو کہنے لگا لا الٰہ الا اللہ (ڈر کی وجہ سے اسلام کا کلمہ پڑھنے لگا)۔

وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ يَغْشَوْنَ رَحْلَهٗ۔ اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو اس پر معین کر دیتا ہے جو اُس کے ٹھکانے کو ڈھانپ لیتے ہیں (وہاں جمع رہتے ہیں)۔

غَشِّنِيْ بِرَحْمَتِكَ۔ مجھ کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لے۔

اَلْغِشْيَانُ عَلَى الْاِمْتِلَاءِ يَهْدِمُ الْبَدَنَ۔ پیٹ بھرے پر جماع کرنا جسم کو ناتوان کر دیتا ہے (جب پیٹ کھاتے پینے سے بھرا ہوا ہو تو اُس وقت جماع کرنا سخت مضر ہے اسی طرح جب بھوک بہت لگی ہو۔ جماع کا عمدہ وقت وہ ہے جب کھانا معدے سے اُتر گیا ہو، نہ آدمی بھوکا ہو نہ شکم سیر)۔

اَتَخَوَّفُ عَلَيْهِ الْغَشَيَانَ۔ مجھ کو ڈر ہے کہیں بیہوش نہ ہو جائے۔

اَلْخِضَابُ يُذْهِبُ بِالْغَشَيَانِ۔ خضاب کرنا بیہوشی کو رفع کرتا ہے۔

لَا تَغْشَاهُ الْاَوْهَامُ۔ پروردگار تک وہم کی بھی رسائی نہیں ہو سکتی۔ (اُس کی شان ایسی بلند ہے)۔

غَشِيْنَا رُفْقَةً يَّتَغَدَّوْنَ۔ ہم ان رفیقوں کے پاس گئے جو صبح کا کھانا کھا رہے تھے۔

بابُ الغین مع الصّاد

غَصْبٌ۔ زبردستی چھین لینا، زبردستی عورت سے جماع کرنا، کھال سے اُکھیڑ کر بال نکالنا، ظلم کرنا، زور کرنا۔

مُغَاصَبَةٌ۔ ایک دوسرے سے چھیننا۔

اِغْتِصَابٌ۔ زبردستی چھین لینا، زبردستی جماع کرنا (یہ لفظ متعدد احادیث میں وارد ہے)۔

اِنَّهٗ غَصَبَهَا نَفْسَهَا۔ اُس نے اُس عورت سے زبردستی جماع کیا۔

مَنْ غَصَبَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ طُوِّقَ بِسَبْعِ اَرَضِيْنَ۔ جو شخص ایک بالشت بھر زمین کسی کی زبردستی چھین لے تو سات زمینوں کا طوق (قیامت کے دن) اس کے گلے میں پہنایا جائے گا (یعنی وہ بالشت سات زمینوں تک چلی جائے گی، گویا اُس نے ساتوں زمینوں میں سے ایک بالشت چھینی)۔

غَصَصٌ۔ اُچھو ہونا، حلق میں کچھ اٹک جانا جس کی وجہ سے سانس برابر نہ لے سکے، بھر جانا، تنگ ہونا۔

غَصٌّ۔ کاٹنا۔

اِغْصَاصٌ۔ تنگ کرنا۔

غُصَّةٌ۔ حلق میں اٹکاؤ، رکاوٹ اور تیہے کو بھی کہتے ہیں اسی طرح رنج اور غم کو۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

Marfat.com

غَصَصْتُ بِالْمَاءِ اَغَصُّ غَصَصًا فَاَنَا غَاصٌّ
غَصَّانُ. مجھ کو پانی کا اچھو ہو گیا یعنی حلق میں اٹک گیا، میں
اس کو اتار نہ سکا)۔
غُصَّ بِالطَّعَامِ. کھانا اس کے حلق میں اٹک گیا (جیسے
کہتے ہیں شَرِقَ بِالْمَاءِ. پانی سے اچھو ہو گیا)۔
اَلْمَجْلِسُ غَاصٌّ بِاَهْلِهٖ. مجلس میں تمام لوگ بھرے
ہوئے تھے (خوب جمع تھے)۔
وَاَغَصَّنِیْ بِرِیْقِیْ. میرا تھوک میرے گلے میں اٹکائے
(یعنی اپنا ڈر اور خوف مجھ کو اتنا عنایت فرما کہ تھوک نیچے نہ اتار
سکوں۔ ڈر کے وقت آدمی کا تھوک منہ میں رہ جاتا ہے حلق
کے نیچے نہیں اتر سکتا)۔
غَصْنٌ. اپنی طرف کھینچ لینا، کاٹنا، لینا، موڑ دینا، باز رکھنا
تَغْصِیْنٌ اور اِغْصَانٌ بڑے بڑے دانے ہونا، درخت
کی شاخیں بہت ہونا۔
غُصْنٌ. شاخ، ڈالی (غِصَنَةٌ اور غُصُوْنٌ اور
اَغْصَانٌ جمع ہے)۔
غُصْنَةٌ. چھوٹی باریک شاخ۔
اَغْصَنُ. وہ بیل جس کی دم میں سفیدی ہو (غصن
لفظ متعدد احادیث میں وارد ہے)۔

بَابُ الْغَيْنِ مَعَ الضَّادِ

غَضَبٌ یا مَغْضَبَةٌ. ناراض ہونا، غصہ ہونا۔
غَضِبٌ اور غَضُوْبٌ اور غُضُبٌ اور غُضُبٌّ
اور غَضْبَانُ. جو غصہ ہو (مونث غَضْبٰی اور جمع غِضَابٌ
اور غَضْبٰی اور غَضَابٰی ہے)۔
مَغْضُوْبٌ عَلَيْهِ. جس پر غصہ کیا جائے۔
مُغَاضَبَةٌ. آپس میں ایک دوسرے پر غصہ ہونا۔
اِغْتِضَابٌ. غصہ ہونا (جیسے تَغَضُّبٌ ہے۔ محیط میں
ہے کہ غَضَبٌ مغضوب علیہ سے بدلہ لینے کا قصد کرنا۔ اور غیظ
ایک حرکت نفسانی اور تغیر مزاج کا نام ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ
کو غضب سے موصوف کرتے ہیں لیکن غیظ سے موصوف نہیں کرتے)
غُضَابٌ. آنکھ کا کچرا یا سیلا چیپڑ۔
غَضْبٰی. سو اونٹوں کا گلہ۔
بَابُ الْغَضَبِ فِی الْعِظَةِ وَالتَّعْلِيْمِ. وعظ و نصیحت
یا تعلیم میں غصہ کرنے کا بیان۔
فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ وَهَجَرَتْ اَبَا بَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ
مُهَاجِرَتَهٗ حَتّٰى مَاتَتْ. حضرت فاطمہ غصہ ہو گئیں اور حضرت ابو بکر
صدیقؓ سے ملنا چھوڑ دیا اور برابر وفات تک ان کو چھوڑے رہیں
(یہ غصہ مقتضائے بشریت تھا اور مہاجرت سے ترک سلام
مراد نہیں ہے جو شریعت میں ناجائز ہے بلکہ ترک ملاقات
اور انبساط جو محبت اور الفت کی حالت میں ہوتا ہے)۔
دَخَلَ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ. ابو الدرداءؓ
آئے اُن کو غصہ دلایا گیا تھا۔
لَا تَغْضَبْ. غصہ مت کر۔
فَاسْتَنَدَ اِلَيْهَا مُغْضَبًا. آپ نے اُس پر ٹیک
لگائی، آپ کو غصہ دلایا گیا تھا (غصہ آپ کو اس بات پر آیا
ہو گا کہ انھوں نے پہلے ہی کیوں یاد نہیں دلایا یہاں تک کہ
ذوالیدین کو عرض کرنا پڑا)۔
كَيْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ایک شخص نے آں حضرتؐ سے پوچھا آپ کیسے روزے رکھتے
ہیں، یہ سن کر آپؐ غصہ ہو گئے (کیونکہ اس کو یوں پوچھنا
چاہئے تھا کہ میں کس طرح روزہ رکھوں۔ بھلا اس کو اتنی طاقت
کہاں سے آئی کہ آں حضرتؐ کی طرح روزے رکھ سکتا)۔
فَغَضِبَ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى. یہود اور نصاریٰ
غصہ ہو گئے (کہ ہم نے کام تو دیر تک کیا اور مزدوری کم ملی)۔
اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا. دجال جب
نکلے گا تو غصہ ہی کی وجہ سے ایک بار غصہ کر کے نکل کھڑا ہو گا
(جب اس کے نکلنے کا وقت آئے گا۔ مطلب یہ ہے کہ ابن صیاد

Marfat.com

کو غصہ مت دلاؤ شاید وہی دجّال ہو اور تیرے غصّہ دلانے کی وجہ سے نکل کھڑا ہو)۔

اِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَوَضَّأْ۔ جب کسی کو تم میں سے غصہ آجائے تو وضو کر ڈالے (تاکہ پانی کی سردی غصہ کی حرارت کو فرو کر دے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اللہ سے پناہ مانگے، یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کہے، اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، بیٹھا ہو تو لیٹ جائے یہ سب غصّہ کے طبّی علاج ہیں اور قلبی علاج یہ ہے کہ دل میں یہ تصور کرے کہ کوئی کام بغیر اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور تقدیر کے نہیں ہوتا، نفع نقصان سب اسی کے اختیار میں ہے بندہ تو ظاہر میں ایک آلہ ہے تو آلہ پر غصہ کرنا ایسا ہے جیسے کوئی چھری یا چاقو پر غصہ ہو کہ تو نے کیوں کاٹا۔

لَا یَقْضِی الْقَاضِیْ وَھُوَ غَضْبَانُ۔ حاکم اس وقت حکم نہ دے جب وہ غصہ میں ہو (تاکہ اُس کے فیصلہ میں غصہ کی وجہ سے غلطی نہ ہو جائے، ایسے ہی سخت گرمی یا سخت سردی یا بھوک یا پیاس یا بیماری کی حالت میں)۔

مَنْ لَّمْ یَسْأَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ۔ جو شخص اللہ سے سوال نہ کرے اللہ اس پر غصہ ہو گا (اس لئے کہ سوال کرنا، مانگنا، گڑگڑانا بندگی کی نشانی ہے اور پروردگار کو عاجزی اور فروتنی پسند ہے، دُعا نہ کرنے میں ایک طرح کی خودسری اور بے پرواہی نکلتی ہے)۔

قَالَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَمَنْ یَّحْلِلْ عَلَیْہِ غَضَبِیْ فَقَدْ ھَوٰی ھُوَ الْعِقَابُ یَا عَمْرُو وَاِنَّہٗ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ زَالَ مِنْ شَیْءٍ اِلٰی شَیْءٍ فَقَدْ وَصَفَہٗ صِفَۃَ الْمَخْلُوْقِیْنَ۔ امام ابو جعفر رضؓ نے عمرو بن عبید سے اس آیت کی تفسیر (مَنْ یَّحْلِلْ عَلَیْہِ غَضَبِیْ فَقَدْ ھَوٰی میں فرمایا کہ غضب سے یہاں عذاب مراد ہے اور جو شخص یہ گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ کی حالت بدل کر دوسری ہو جاتی ہے، اُس نے اُس میں گویا مخلوقات کی صفت ٹھہرائی

(یعنی تغیر و تبدل مزاج اور طبیعت)

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ۔ میری مہربانی میرے غصہ سے آگے بڑھ گئی (یعنی میری رحمت میرے غضب سے بہت زیادہ ہے)۔

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ النَّارَ اِلٰی اَنْ قَالَ وَخَلَقَ الرَّحْمَۃَ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ الْغَضَبَ۔ امام محمد باقر رضؓ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے بہشت کو (جو اُس کی رحمت ہے) دوزخ سے (جو اُس کا غضب ہے) پہلے پیدا کیا اور رحمت کو غضب سے پہلے بنایا (مجمع البحرین میں ہے کہ رحمت اور غضب اللہ تعالیٰ کی صفاتِ ذاتیہ میں سے نہیں ہیں، بلکہ صفاتِ فعلیہ میں سے ہیں)۔

اَلْغَضَبُ شُعْلَۃٌ مِّنْ نَّارٍ تُلْقِیْ صَاحِبَہَا فِی النَّارِ۔ غضب آگ کا ایک شعلہ ہے جو صاحبِ غضب کو آگ میں ڈال دیتا ہے (کیونکہ غضب کی وجہ سے گناہ کرتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے)۔

غَضْرٌ۔ تنگی کے بعد فراغت اور ارزانی میں لانا، تجاوز کرنا، پھرنا، قید کرنا، روکنا۔

غَضَرٌ۔ بہت مالدار ہونا، تنگی کے بعد فراخ دست ہونا۔

تَغَضُّرٌ۔ عدول کرنا، پھرنا۔

اُغْتُضِرَ فُلَانٌ۔ جوان ہٹا کٹا رہ کر مر گیا۔

غُضَارٌ۔ چکنی کیچڑ سبز رنگ کی۔

غَضَارَۃُ عَیْشِہِمَا۔ دنیا کی زندگی کی لذّت اور فراغت۔

(عرب لوگ کہتے ہیں:

اِنَّھُمْ لَفِیْ غَضَارَۃٍ مِّنَ الْعَیْشِ۔ وہ تو زندگی کے خوب مزے اڑا رہے ہیں)۔

غُضْرُوْفٌ۔ چپنی کرکری ہڈی۔

اَعْرِفُہٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّۃِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ کَتِفِہٖ۔ میں نے آنحضرتؐ کو آپ کی مہرِ نبوت سے پہچانا جو مونڈھے کی کرکری ہڈی کے نیچے تھی۔

Marfat.com

غاضرۃ۔ ایک قبیلہ ہے بنی اسد کا۔ حسین بن عبید اللہ غضاری شیعہ مذہب کے بڑے محدث ہیں، ان کی بہت تصانیف ہیں۔ ابو جعفر طوسی ان کے اُستاد تھے۔

غَضّ۔ جھکانا، نیچے رکھنا، توڑنا، باز رہنا، عزت گھٹانا۔

تَغْضِیض۔ غض کھانا، خوش عیش، منعم ہونا۔

غَضّ۔ تازہ، تر، نرم، شگوفہ، گائے کا نوزائیدہ بچہ (بچھڑا)۔

شَبَابٌ غَضٌّ۔ تر و تازہ نوجوان۔

غَضِیضٌ۔ تر و تازہ۔

غَضِیضَۃٌ۔ ذلت اور نقص۔

کَانَ اِذَا فَرِحَ غَضَّ طَرْفَہٗ۔ آنحضرتؐ جب خوش ہوتے تو اپنی نگاہ نیچی کر لیتے (آنکھیں نہ کھولتے تاکہ اترانا اور پھولنا نہ ہو)۔

اِذَا فَرِحَ غَضَّ بَصَرَہٗ۔ آں حضرت جب خوش ہوتے تو اپنی نگاہ جھکا لیتے (برخلاف دوسرے لوگوں کے، ان کو جب خوشی ہوتی ہے تو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہیں اتراتے ہیں)۔

حُمَادَیَاتُ النِّسَاءِ غُضُّ الْاَطْرَافِ۔ اچھی عورتیں وہ ہیں جو (شرم و حیا سے) نگاہ نیچی رکھتی ہیں۔

وَمَا سُعَادُ غَدَاۃَ الْبَیْنِ اِذْ رَحَلُوْا
اِلَّا اَغَنُّ غَضِیْضُ الطَّرْفِ مَکْحُوْلُ

جدائی کے دن جب لوگ چل دیئے اس دن سعاد کا یہ حال تھا کہ، غن غن آواز نکلتی تھی نگاہ اس کی نیچی تھی سُرمہ لگائے ہوئے تھی۔

کَانَ اِذَا عَطَسَ غَضَّ صَوْتَہٗ۔ آں حضرت جب چھینکتے اپنی آواز پست کرتے (زور سے چیخ نہیں مارتے جیسے عام لوگوں کا طریق ہے)۔

لَوْ غَضَّ النَّاسُ فِی الْوَصِیَّۃِ مِنَ الثُّلُثِ۔ اگر لوگ تہائی مال سے بھی کم کی وصیت کرتے۔

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّقْرَاَ الْقُرْاٰنَ غَضًّا کَمَا اُنْزِلَ فَلْیَسْمَعْہُ مِنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ۔ جو شخص قرآن کو تر و تازہ اس طرح پڑھنے سے جس طرح اُترا خوش ہو تو اس کو چاہئے کہ ابن اُمّ عبد (یعنی عبد اللہ بن مسعودؓ) سے قرآن سُنے (ان کی قرأت سُن کر اسی طرح پڑھے (عبد اللہ بن مسعودؓ قرآن کے حافظ اور نہایت عمدہ قاری تھے۔ ان کی قرأت کی خود آں حضرتؐ نے تعریف کی۔ بعضوں نے کہا مُراد سورۂ نساء کی آیتیں ہیں۔ یعنی شروع سورہ سے فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا تک جو آں حضرتؐ نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے سنی تھیں۔ جب وہ اس آیت پر پہنچے تو آپ آبدیدہ ہوگئے اور فرمایا بس کرو۔ غرض عبد اللہ بن مسعودؓ جیسے شریعت کے بڑے عالم اور فقیہ تھے، ویسے ہی قرأت اور تجوید میں بھی بے نظیر تھے)۔

ھَلْ یَنْتَظِرُ اَھْلُ غَضَاضَۃِ الشَّبَابِ۔ کیا جوانی کا مزہ اُڑانے والے یہ انتظار کر رہے ہیں۔

بُرْدِیٌّ جَلَایِلُ غَضٌّ۔ یہ تازی نئی بردی ہے۔ (جو ایک قسم کی کھجور ہے)۔

اِنْ تَزَوَّجْتُ فُلَانَۃَ حَتّٰی اٰکُلَ الْغَضِیْضَ فَھِیَ طَالِقٌ۔ اگر میں اس عورت سے اس وقت تک نکاح کروں جب میں غضیض کھاؤں تو اس پر طلاق ہے (غضیض سے مراد شگوفہ خرما ہے یا کوئی پھل جو شروع میں نمودار ہو)۔

اِذَا انْکَشَفَ اَحَدُکُمْ لِبَوْلٍ اَوْ غَیْرِہٖ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَغُضُّ بَصَرَہٗ۔ جب کوئی تم میں سے پیشاب وغیرہ کے لئے اپنا ستر کھولے (برہنہ ہو) تو بسم اللہ کہے، ایسا کہنے سے شیطان اپنی نگاہ نیچی کر لیتا ہے۔ (اور آدمی کے ستر کی طرف نہیں دیکھتا)۔

لَیْسَ عَلَیْکَ فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ غَضَاضَۃٌ۔ اس کے دین اور ایمان میں نقص ہے۔

غَضْغَضَۃٌ۔ کم کرنا کسی چیز یا پانی کو، یا کم ہونا۔

Marfat.com

تَغَضْغُضٌ۔ کم ہونا۔
هَنِيْئًا لَكَ خَرَجْتَ مِنَ الدُّنْيَا
بِبِطْنَتِكَ لَمْ تَتَغَضْغَضْ مِنْهَا بِشَيْءٍ۔
(جب عبد الرحمٰن بن عوف رض کا انتقال ہو گیا
تو عمرو بن عاص رض نے ان کی تعریف میں کہا) مبارک
ہو تم دنیا سے اپنا پیٹ بھر کر چل دیئے اُس کو
کسی چیز سے تم نے نہیں گھٹایا (یعنی دنیا کی ولایت
یا حکومت یا خلافت میں تم نہیں پھنسے کہ تمہارا اجر
اور ثواب گھٹ جاتا۔ بلکہ پورا اجر لے کر دنیا
سے پاک اور صاف گزر گئے)۔
رَكِيَّةٌ لَا تُغَضْغَضُ۔ ایسا کنواں جس کا پانی
سینچنے سے ختم نہ ہو (اور پانی سوتوں میں سے آ جائے)
غَضْفٌ۔ توڑنا، موڑنا، لٹکانا۔
غَضَفٌ۔ کان لٹکا دینا، سیاہ تاریک ہونا، خوش
عیش ہونا۔
تَغْضِيْفٌ۔ لٹکانا۔
اِغْضَافٌ۔ تاریک اور سیاہ ہونا۔
تَغَضُّفٌ۔ مائل ہونا، مڑ جانا، سامنے آنا، پیچ
کھانا، داخل ہونا۔
غَاضِفٌ۔ خوش اور شیریں، کان لٹکایا ہوا غصہ
سے یا کبر سے۔
اِنَّهٗ قَدِمَ خَيْبَرَ بِاَصْحَابِهٖ وَهُمْ
مُسْغِبُوْنَ وَالثَّمَرَةُ مُغْضِفَةٌ۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں اپنے اصحاب کو لے کر
آئے وہ بھوکے تھے اور میوہ لٹک رہا تھا (پکنے کے
قریب تھا۔ ابھی بالکل پکا نہ تھا)۔
اَغْضَفَتِ السَّمَاءُ۔ ابر برسنے کے لئے
آمادہ ہوا۔
غُضْفٌ۔ کانوں کا اوپر کا حصّہ لٹکنا۔

غَضْنٌ۔ روکنا، قید کرنا، کچا بچہ جننا۔
تَغْضِيْنٌ و غِضْنَانٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔
اَغْضَنُ۔ وہ شخص جس کی آنکھ کے پوست میں شکن
ہوں غصہ یا کبر کی وجہ سے۔
اِغْضَانٌ۔ مسلسل بارش رہنا۔
تَغَضُّنٌ۔ اکڑ جانا، مڑ جانا۔
غَضَنٌ۔ تکلیف اور تعب۔
مُغَضَّنٌ۔ روٹی گھی میں تلی ہوئی۔ (اس زمانہ میں عرب
لوگ اُس کو مُطَبَّخ کہتے ہیں۔ یعنی پراٹھا یا پوری)۔
وَكَاشِفُ الْكُرْبَةِ فِي الْوَجْهِ الْغَضِنِ۔ اور
اُس منہ کی سختی کو دور کرنے والے، جس میں رنج اور
تکلیف سے شکنیں پڑ گئی ہوں یا سکڑ گیا ہو۔
غَضْوٌ۔ تاریک ہونا، ہر چیز کو تاریکی کی وجہ سے چھپا لینا۔
غَضًى۔ غضا (ایک قسم کا جھاؤ جس کا کوئلہ نہیں بجھتا
اُس کی لکڑی بہت سخت ہوتی ہے) کھا کر پیٹ بیمار ہونا۔
اِغْضَاءٌ۔ خاموش رہنا، ظاہر نہ کرنا، آنکھ بند کر لینا۔
پلکوں کو ملا لینا، تاریک ہونا۔
تَغَاضِيْ۔ بے خبری، تغافل۔
غَضْيَا۔ سو اونٹوں کا گلہ۔
نَارٌ غَاضِيَةٌ۔ خوب روشن آگ۔
غَضَاةٌ۔ مشہور درخت ہے۔
لَيْلٌ مُغْضٍ۔ اندھیری رات۔
حَمَّالَةُ الْحَطَبِ تَضَعُ الْغَضَاةَ وَهِيَ جَمْرَةٌ۔
لکڑیاں اٹھانے والی (یعنی ام جمیل ابولہب کی بیوی) راستہ
میں غضاۃ سلگا کر انگارہ بنا کر رکھتی (غضاۃ کا انگارہ بہت
تیز ہوتا ہے جیسے سچا کوئلہ بجھتا نہیں۔ یہ آں حضرت صلی اللہ
کو تکلیف دینے کے لئے آپ کے آنے جانے کے راستے میں
انگارے رکھتی کبھی کانٹے بچھاتی)۔
يُغْضِيْ حَيَاءً وَيُغْضٰى مِنْ مَهَابَتِهٖ۔ شرم سے

Marfat.com

آنکھیں بند کر لیتے تھے اور لوگ ان کی ہیبت اور رعب سے آنکھیں بند کرتے (یہ امام زین العابدین کی تعریف میں کہا گیا ہے)

بابُ الغین مع الطاء

غَطْرَسَةٌ۔ غرور کرنا، اترانا، فخر کرنا، غصہ دلانا۔

تَغَطْرُسٌ۔ بخل اور کبر اور غرور، اترانا۔

غِطْرِسٌ۔ اور غِطْرِيْسٌ۔ ظالم، متکبر (اس کی جمع غَطَارِسُ اور غَطَارِيْسُ ہے)۔

لَوْلَا التَّغَطْرُسُ مَا غَسَلْتُ يَدِيْ۔ اگر کبر و غرور کا خیال نہ ہوتا تو میں اپنے ہاتھ نہ دھوتا۔

غَطْرَشَةٌ۔ تاریک ہونا۔

تَغَطْرُشٌ۔ اندھا بننا۔

غَطْرَفَةٌ۔ زعم، غرور اور بے فائدہ کام کرنا۔

غِطْرَافٌ اور غِطْرِيْفٌ۔ سردار، سخی، کریم النفس جوان، ظریف (اس کی جمع غَطَارِفَةٌ ہے)۔

غِطْرِيْفُ بْنُ عَطَاءٍ۔ ہارون رشید کے زمانے میں یہ خراسان کا گورنر تھا۔

غِطْرِيْفِيَّةٌ۔ روپیہ (سکہ) اسی حاکم غطریف کے نام سے منسوب ہے۔

أَصَمٌّ أَمْ يَسْمَعُ غِطْرِيْفُ الْيَمَنِ۔ یمن کا سردار بہرا ہے یا سنتا ہے؟

غَطَارِيْفُ بھی جمع ہے غِطْرِيْفٌ کی۔ یہ معنی باز کا بچہ یا مکھی، اور خوبصورت کو بھی کہتے ہیں۔

غَطْسٌ۔ ڈبو دینا، غوطہ دینا یا ڈوب جانا، منہ لگا کر پانی پینا۔

تَغْطِيْسٌ۔ ڈبونا، غوطہ دینا۔

تَغَاطُسٌ۔ تغافل۔

غَطُوْسٌ۔ شجاع، بہادر، جنگ میں مستعد اور آگے ہونے والا۔

مِغْطَسٌ۔ پانی کا بڑا برتن جس میں غوطہ ماریں۔

مِغْنَطِيْسٌ یا مِغْنَاطِيْسٌ۔ وہ پتھر جو لوہے کو کھینچ لیتا ہے (اس قوت کشش کو جذب مقناطیسی کہتے ہیں نئے فلسفہ میں یہ قوت ہر چیز میں ثابت ہوئی ہے اور زمین، سورج، چاند، اور ستارے سب اسی کشش کی وجہ سے اپنی اپنی جگہ پر قائم ہیں)۔

غَطَشٌ: تاریک ہونا، آہستہ چلنا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے (جیسے غَطْشَانٌ ہے)۔

غَطَشٌ۔ ضعف بصارت ایسی حالت میں کہ آنکھوں سے پانی بہتا ہو۔

غَطِّشْ لِيْ شَيْئًا۔ میرے لئے کوئی تجویز کرو کوئی راستہ بتلاؤ۔

اِغْطَاشٌ۔ تاریک کرنا۔

تَغَطُّشٌ۔ تاریک ہونا۔

تَغَاطُشٌ۔ تغافل، چشم پوشی۔

فَلَاةٌ غَطْشَاءُ۔ بھول بھلیاں، جنگل جس میں راستہ نہ ملے۔

لَيْلَةٌ غَطْشَاءُ۔ اندھیری رات۔

أَطْفَأَ بِشُعَاعِهِ ظُلْمَةَ الْغَطَشِ۔ اپنی شعاع سے تاریکی دور کر دی۔

غَطٌّ۔ ڈبو دینا، اونٹ کا غرانا، آواز کرنا، خراٹے لینا (یعنی سوتے میں سانس کی آواز نکالنا)

اِغْطَاطٌ۔ یہ غَطٌّ کا ہم معنی اور مترادف ہے۔

مُغَاطَّةٌ۔ اور تَغَاطٌّ۔ ایک دوسرے کو غوطہ دینا۔

اِنْغِطَاطٌ۔ ڈوب جانا۔

اِغْتِطَاطٌ۔ دوڑ میں آگے نکل جانا، اونٹ کا اونٹنی کو بٹھانا، سلا دینا۔

غَطْغَطَةٌ۔ جوش مارنا، غلبہ کرنا۔

تَغَطْغُطٌ۔ موج مارنا۔

غَطَاطٌ۔ مرغ سنگ خوار، جس کو "قطا" بھی کہتے ہیں۔

غُطَاطٌ۔ آخر رات کی سیاہی یا سحر کی سیاہی یا صبح

Marfat.com

[ت]یری پناہ ان گناہوں سے جو پردہ کھول دیتے ہیں بے عزت [کر]تے ہیں۔ دوسری روایت میں وہ گناہ یوں بیان ہوئے ہیں۔ [و]اپس ادا کرنے کی نیت نہ کر کے قرضہ لینا، اسراف اور فضول [خ]رچی کرنا۔ بخیلی، بدخلقی، بے صبری، سستی، دین داروں کی تحقیر۔

غِطَایَۃٌ۔ چھپانے کا کپڑا۔

بابُ الغین مع الفاء

غَفْرٌ۔ چھپالینا، ڈھانپ لینا، برتن کے اندر رکھ کر پوشیدہ کرنا

غَفْرٌ۔ اور مَغْفِرَۃٌ اور غُفُوْرٌ اور غُفْرَانٌ اور غَفِیْرٌ اور غَفِیْرَۃٌ۔ چھپالینا، بخش دینا، اصلاح کرنا۔

غَفِرَ الْمَرِیْضُ۔ بیمار کا مرض پھر لوٹ آیا (یعنی نکس ہوا)

غَفِرَ الْجُرْحُ۔ زخم پھوٹ نکلا۔

غَفَرٌ۔ کپڑے کے پھونسڑے نکل آنا۔

تَغْفِیْرٌ۔ ڈھانپنا، چھپالینا۔

اِغْفَارٌ۔ برتن کے اندر رکھ دینا۔

تَغَفُّرٌ۔ مغافیر[۱] چننا۔

اِغْتِفَارٌ۔ بخش دینا معاف کر دینا۔

اِغْفِیْرَارٌ۔ پھونسڑے نکلنا۔

غَفَّارٌ۔ اور غَفُوْرٌ۔ اللہ تعالیٰ کے نام ہیں، یعنی اپنے [ب]ندوں کے گناہ اور عیب چھپانے والا، بخش دینے والا۔

[ک]َانَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَکَ۔ [آ]نحضرت جب پاخانہ سے فارغ ہو کر باہر نکلتے تو فرماتے [غ]ُفْرَانَکَ۔ یعنی یا اللہ میں تیری بخشش اور معافی چاہتا ہوں (کیونکہ میں تیری نعمت کا یعنی فضلہ آسانی کے ساتھ نکل جانے کا پورا شکر ادا نہ کر سکا، یا جب تک پاخانہ میں رہا تیری یاد نہ کر سکا آنحضرتؐ ہر وقت اللہ کی یاد کیا کرتے، دل سے یا زبان سے حرف رفع حاجت کے وقت اُس کو موقوف رکھتے، گویا یہ بھی ایک خطا ہے جس کی مغفرت آپ نے چاہی)۔

غِفَارٌ[۲] غَفَرَ اللّٰہُ لَہَا وَسَالِمٌ سَالَمَہَا اللّٰہُ۔ غفار کی قوم کو اللہ نے بخش دیا[۳] (وہ جاہلیت کے زمانہ میں حاجیوں کا مال چرایا کرتے تھے۔ جب خوشی سے مسلمان ہو گئے تو اُس سے توبہ کی) اور سالم کی قوم کو اللہ نے بچا دیا (تباہی اور قتل سے کیونکہ مسلمان ہو گئے)

قُلْتُ لِعُرْوَۃَ کَمْ لَبِثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ قَالَ عَشْرًا قُلْتُ فَابْنُ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ بِضْعَ عَشَرَۃَ قَالَ فَغَفَّرَہٗ۔ میں نے عروہ بن زبیرؓ سے پوچھا کہ آنحضرتؐ (نبوت کے بعد) مکہ میں کتنی مدت تک رہے؟ انھوں نے کہا دس برس تک۔ میں نے کہا ابن عباسؓ تو کہتے ہیں کچھ اوپر دس برس۔ اس پر انھوں نے ابن عباسؓ کے لئے مغفرت کی دعا کی (یعنی یوں کہا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اے خدا ان کو بخش دے)۔

کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ کو یہ دھوکا ایک شاعر کے شعر سے ہوا جس نے اپنے شعروں میں آنحضرتؐ کا کچھ اوپر دس سال مکہ میں رہنا بیان کیا ہے۔ ایک روایت میں فَصَغَّرَہٗ ہے یعنی عروہؓ نے کہا ابن عباسؓ کم سن تھے اُن کو کیا معلوم کہ آنحضرت مکہ میں کتنے برس رہے۔

میں کہتا ہوں کہ اکثر لوگوں نے ابن عباسؓ کے موافق

---

[۱] مغافیر ایک قسم کا گوند ہوتا ہے۔ ۱۲ مص

[۲] قبیلہ غفار معد کی شاخ ہے اُن کا موطن حجاز ہے، شتہ میں [اس]لام لائے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں فتح مکہ کے روز مکہ میں [دا]خل ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد میں مرتدین سے جہاد کیا [۱۲] مص

[۳] اس حدیث کے دوسرے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ قبیلہ غفار کو خدا بخشے اور قبیلہ سالم کو اللہ بچائے، بطور دعائیہ جملہ کے اس حدیث میں اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند قبیلوں کے لئے دعا کی ہے اور چند کی مذمت کی ہے ۱۲ مص

Marfat.com

یہ کہا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے بعد مکہ میں تیرہ ۱۳ برس تک رہے اور مدینہ میں دس برس، گویا کل تیئس ۲۳ برس تک آپؐ نبوت کے بعد زندہ رہے۔

لَمَّا حَصَّبَ الْمَسْجِدَ قَالَ هُوَ أَغْفَرُ لِلنُّخَامَةِ۔ حضرت عمرؓ نے جب مسجد میں کنکریاں بچھائیں تو فرمایا، اس سے بلغم خوب ڈھنپتا ہے (یعنی اگر کوئی شخص مسجد کے صحن میں تھوکے تو کنکریوں سے اُس کو خوب ڈھانپ سکتا ہے)۔

عَلَيْهِ الْمِغْفَرُ۔ مغیرہ بن شعبہ کے سر پر خود تھا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر۔

إِنَّ قَادِمًا قَدِمَ عَلَيْهِ مِنْ مَكَّةَ فَقَالَ كَيْفَ تَرَكْتَ الْحَزْوَرَةَ فَقَالَ جَادَهَا الْمَطَرُ فَأَغْفَرَتْ بَطْحَاؤُهَا۔ ایک شخص مکہ سے آپ کے پاس آیا، آپؐ نے اس سے پوچھا حزورہ کی کیا خبر ہے (حزورہ مکہ میں ایک جگہ کا نام ہے) اُس نے کہا وہاں تو خوب مینہ برسا اور اس کا میدان پھونسڑے دار ہو گیا یعنی سبزہ نکل آیا۔ یا وہاں کی زمین سے مغافیر اُگ آیا جو ایک گوند کی طرح عرفط کے درخت سے نکلتا ہے جو شیریں مگر ذرا بدبودار ہوتا ہے)۔

غَفَرٌ۔ عورت کی پنڈلی کے بالوں کو بھی کہتے ہیں۔

غُفَيْرَةٌ۔ کان کے بالوں کو کہتے ہیں۔

قَالَتْ لَهُ سَوْدَةُ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ۔ ام المومنین حضرت سودہؓ نے (حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ کی صلاح سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، آپؐ نے شاید مغافیر کھایا ہے (جو ایک بدبودار گوند ہے) آنحضرتؐ کو اس سے بڑی نفرت تھی کہ آپؐ کے مُنہ سے ذرا سی بھی بدبو آئے۔ جب حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ نے بھی یہی کہا کہ آپ کے مُنہ سے مغافیر کی بدبو آتی ہے تو آپؐ کو یقین ہو گیا کہ حقیقت میں کوئی بُری بُو ہے۔ حالانکہ آپؐ نے حضرت زینبؓ کے پاس صرف شہد پیا تھا، پھر آپ نے شہد اپنے اوپر حرام کر لیا۔

إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ لِأَخِيهِ غَفِيرَةً فِي أَهْلٍ أَوْ مَالٍ فَلَا يَكُونَنَّ لَهُ فِتْنَةً۔ جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کے پاس بھاری جمع کنبے والوں کی یا مال کی دیکھے تو اُس کے لئے فتنہ نہ بنے (اُس کو غرور اور تکبّر میں نہ پھانسے۔ بلکہ اس کو شکرِ خداوندی کی تلقین کرے)۔

غَفِيرَةٌ۔ کثرت اور زیادتی۔ (اسی سے ہے جَمٌّ غَفِيرٌ یعنی بہت سے لوگ)۔

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ كَمِ الرُّسُلُ قَالَ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا الْغَفِيرَ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کتنے پیغمبر دنیا میں آئے؟ آپ نے ارشاد فرمایا تین سو پندرہ ایک بڑی جماعت۔

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ۔ جو شخص رمضان کی راتوں میں قیام کرے (تراویح اور نوافل ادا کرے) اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے (یعنی صغیرہ گناہ)

مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَأَخَّرَ۔ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین سے لڑ جائے گی (دونوں ایک ہی وقت میں کہی جائیں) اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ (اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کو دیکھا تو فرمایا) اب تم جیسے چاہو اعمال کرو میں نے تم کو بخش دیا (یعنی آخرت میں حقوق اللہ کا تم سے مواخذہ نہ ہو گا۔ یہ مراد نہیں کہ دنیا کی حدیں تم پر سے ساقط ہیں)۔

وَأَنَا أَسْتَغْفِرُ اللهَ سَبْعِينَ مَرَّةً۔ میں تو ہر روز ستّر مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں (حالانکہ آپ گناہوں سے معصوم تھے، مگر بموجب "نزدیکاں رابیش بود حیرانی" آپ دم بھر کی غفلت کو بھی جو یادِ الٰہی سے ہو جاتی ایک گناہ عظیم سمجھتے اور اس سے استغفار کرتے۔ یا امت کی تعلیم کے لئے ایسا فرمایا کہ جب میں ہر روز ستّر بار استغفار کرتا ہوں تو میری امت کو صدہا اور ہزارہا بار ہر روز استغفار کرنا چاہیے

Marfat.com

يُغْفَرُ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک گناہ اس کے معاف ہوجاتے ہیں۔

اِسْتَغْفِرِ اللّٰهَ لِمُضَرَ۔ مضر قوم کے لئے دعا فرمائیے (کہ اللہ ان کو اسلام کی توفیق عطا فرمائے ایک روایت میں اِسْتَسْقِ اللّٰهَ لِمُضَرَ ہے یعنی مضر کے لئے پانی برسنے کی دعا کیجئے)۔

اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ۔ کوئی بخشش چاہنے والا ہے کہ میں اس کو بخشوں۔

وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ۔ اس کے ہاتھوں کو بھی بخش دے (جیسے اس کے سارے اعضاء کو تو نے بخشا ہے)۔

اِلَّا ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ۔ مگر وہ گناہ جو بخشا نہیں جاتا۔

وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ۔ اللہ اُن کو یعنی حضرت صدیق اکبر کو بخش دے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَّلَا يُبَالِيْ۔ اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے اس کو کچھ پرواہ نہیں۔

اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا۔ یا اللہ اگر تو بخشے تو کروڑوں کو بخش سکتا ہے۔

عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ لَا يَقُلْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فَيَكُوْنُ ذَنْبًا وَّكَذِبًا۔ ربیع بن خثیم نے کہا استغفر اللہ و اتوب نہ کہے، یہ تو گناہ اور جھوٹ ہے (کیونکہ دل حاضر نہیں اور زبان سے یہ رٹ رہا ہے، تو درحقیقت جھوٹ بول رہا ہے)۔

اُرِيْدُ اَغْفِرْ۔ میں چاہتا ہوں اس کے سب گناہ بخش دوں۔

مَنْ عَلِمَ اَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلٰى مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ۔ جو شخص اس بات کا یقین رکھتا ہو کہ میں گناہوں کو معاف کرسکتا ہوں (تو وہ اس کے سب گناہ بخش دوں گا۔ یہ حدیث قدسی ہے)۔

مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مَخْرَجًا مِّنْ كُلِّ ضِيْقٍ۔ جو شخص ہمیشہ استغفار کیا کرے (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ یا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ بہت کہا کرے)، تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ہر تنگی سے نکل جانے کا راستہ بنا دے گا (کیونکہ تنگی اور تکلیف گناہوں کا اور بدکاریوں کا نتیجہ ہے، لہٰذا جب استغفار بہت کرے گا تو گناہوں کی معافی ہو کر راحت اور رزق کی فراغت حاصل ہوگی)۔

قَدِ اسْتَجَابَ وَغَفَرَ لِاُمَّتِيْ۔ اللہ نے دعا قبول کی اور میری امت کو بخش دیا۔

مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ۔ خاص اپنے پاس سے پوری بخشش۔

فَاِذَا اَعْرَفُوْهُمْ فَقَدْ غَفَرُوْا لَهُمْ۔ جب ان کو پہچان لیا تو گویا ان کو بخش دیا۔

وَاَنَا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ سَبْعِيْنَ اِسْتِغْفَارَةً۔ اور میں اللہ تعالیٰ سے ستر بار استغفار کرتا ہوں۔

اَلْعَالِمُ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَاءِ وَالطَّيْرُ فِي الْهَوَاءِ۔ عالم کے لئے آسمان زمین میں جتنی مخلوق ہیں سب بخشش کی دعا کرتی ہیں یہاں تک کہ مچھلیاں پانی اور پرندے ہوا میں۔

فَاِنْ اَصَابَ اَحَدَكُمْ غُفَيْرَةٌ فِيْ رِزْقٍ اَوْ عُمُرٍ اَوْ وَلَدٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَلَا يَكُوْنُ لَهٗ ذٰلِكَ فِتْنَةً۔ اگر تم میں سے کوئی روزی یا عمر یا اولاد وغیرہ میں کثرت اور زیادتی حاصل کرے تو اُس کو اپنے لئے فتنہ نہ بنائے (اس میں غرق ہو کر خدا سے غافل نہ ہوجائے)۔

غَفَقٌ۔ گوز نکلنا، ریح خارج ہونا، کوڑے یا ہنٹر سے مارنا، گھڑی گھڑی پانی پینے کو آنا، نر کا مادہ پر بار بار چڑھنا، ہجوم کرنا، سونا۔

تَغْفِيْقٌ۔ اس طرح سونا کہ لوگوں کی باتیں سنتا رہے، سانپ کے کاٹے کی دوا کرنا، اُس کو بیدار رکھنا۔

Marfat.com

تَغَفُّقٌ۔ سارے دن شراب پینا۔
اِغْتِفَاقٌ۔ گھیر لینا۔
غَافِقٌ۔ اندلس میں ایک قلعہ کا نام ہے۔
غَفَقٌ۔ ہلکا مینھ، پھوار۔
مَغْفِقٌ۔ جہاں لوٹ کر جائے، واپس ہونے کی جگہ۔
مَرَّبِیْ عُمَرُ وَاَنَا قَاعِدٌ فِی السُّوْقِ فَقَالَ هٰکَذَا یَا سَلَمَةُ عَنِ الطَّرِیْقِ وَغَفَقَنِیْ بِالدِّرَّةِ فَلَمَّا کَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ لَقِیَنِیْ فَاَدْخَلَنِیْ بَیْتَهٗ فَاَخْرَجَ کِیْسًا فِیْهِ سِتُّ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ خُذْهَا وَاعْلَمْ اَنَّهَا مِنَ الْغَفْقَةِ الَّتِیْ غَفَقْتُكَ عَامًا اَوَّلَ۔ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے، میں بازار میں بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں حضرت عمرؓ میرے سامنے سے گزرے۔ انھوں نے کہا سلمہ! راستہ سے ہٹ کر لوں بیٹھنا چاہیئے (تاکہ دوسرے راستہ چلنے والوں کو تکلیف نہ ہو) اور مجھ کو دُرہ سے مارا۔ جب دوسرا سال ہوا تو مجھ سے ملے اور مجھ کو اپنے گھر لے گئے اور ایک تھیلی نکالی جس میں چھ سو درہم تھے اور فرمایا یہ لے جا اور سمجھ لے کہ یہ اُس دُرّہ کا بدلہ ہے جو اگلے سال میں نے تجھ کو لگایا تھا۔ (آپ نے ادب سکھانے کے لئے حضرت سلمہؓ کو دُرّہ لگایا، مگر سال بھر تک اس کا خیال رکھا کہ سلمہ کو مجھ سے رنج پہنچا ہے۔ سال کے بعد ان کو ایسا معقول انعام دیا کہ وہ سارا رنج بھول گئے اور شکرگزار بن گئے۔ یہ سب اس وجہ سے کیا کہ سلمہؓ نے آنحضرتؐ کے زمانہ میں اسلام کی بڑی بڑی خدمتیں انجام دی تھیں)۔ (نہایہ میں ہے کہ غَفْقٌ کے معنی کوڑے یا دُرہ یا لکڑی سے مارنا)۔
غَفْقَةٌ۔ ایک مار (ایک روایت میں غَفْقَةٌ کی بجائے عَفْقَةٌ ہے عین مہملہ سے، یعنی بہت مار)۔
غَفْلَةٌ۔ یا غَفْلٌ۔ چھوڑ دینا، بھول جانا۔
تَغْفِیْلٌ۔ چھپا لینا، غافل بنانا۔
اِغْفَالٌ۔ غافل ہونا۔ کسی چیز کو بے اعتنائی سے چھوڑ دینا، کہ بھول کر، جانور پر داغ نہ لگانا۔
تَغَفُّلٌ۔ کسی کی غفلت تاکتے رہنا۔
تَغَافُلٌ۔ عمداً غفلت کرنا۔
اِنِّیْ رَجُلٌ مُغْفِلٌ فَاَیْنَ اَسِمُ۔ (نقادہ اسلمیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ) میں بے نشان اونٹوں والا ہوں (یعنی میں نے اپنے اونٹوں کو داغا نہیں ہے) تو میں کہاں نشان لگاؤں؟
وَکَانَ اَوْسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مُغْفِلًا۔ اوس بن عبداللہ کے اونٹ بے نشان تھے (ان پر کوئی علامت نہ تھی)۔
وَلَنَا نَعَمٌ هَمَلٌ اَغْفَالٌ۔ ہمارے پاس چند جانور ہیں جو چھٹے پھرتے ہیں (ان کا کوئی چرواہا اور نگہبان نہیں ہے) نہ ان پر کوئی نشان ہے، یا وہ دودھ نہیں دیتے یا کسی کام کے نہیں۔ (یہ غُفْلٌ سے نکلا ہے۔ یعنی وہ شخص جس سے نہ بھلائی کی امید ہو نہ برائی کا ڈر ہو)۔
اِنَّ لَنَا الضَّاحِیَةَ وَکَذَا وَکَذَا وَالْمَعَامِیَ وَاَغْفَالَ الْاَرْضِ۔ (آں حضرتؐ نے اکیدر والیٔ دومۃ الجندل کو لکھا) جنگل کی زمین اور یہ اور یہ اور وہ زمین جس کا مالک نہ معلوم ہو اور افتادہ وغیر آباد زمین ہماری ہے۔
مَنِ اتَّبَعَ الصَّیْدَ غَفِلَ۔ جو شخص شکار کے پیچھے لگا (اُس کو شکار کا شوق ہوگیا) وہ غافل ہو جائے گا (اس کو نہ نماز کا خیال رہے گا نہ دنیا کے دوسرے کاموں کا)۔
لَعَلَّنَا اَغْفَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمِیْنَهٗ۔ (ابوموسیٰ اشعری رضؓ نے کہا) آنحضرت صلعم نے جو قسم کھائی تھی (کہ ہم تم کو سواری کے لئے اونٹ نہیں دیں گے) وہ ہم نے آپ کو یاد نہیں دلائی (آپ کو بھلائے رکھا اگر آپ کو وہ قسم یاد دلاتے تو آپ ہم کو اونٹ نہ دیتے مطلب یہ ہے کہ آپ کو دوسرے کاموں میں مشغول رہنے کی وجہ سے

Marfat.com

...ہی قسم کا خیال نہیں رہا اور ہم نے بھی اس موقع کو غنیمت سمجھ کر آپ سے اونٹ لے لئے (عرب لوگ کہتے ہیں: اَغْفَلْتُهٗ اور اِسْتَغْفَلْتُهٗ۔ میں نے اس کی غفلت کا وقت ڈھونڈا)۔

...رای رَجُلًا یَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَلَیْكَ بِالْمُغْفَلَةِ وَالْمَنْشَلَةِ۔ ابوبکر صدیق رض نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا تو کہا اپنی عنفقہ (وہ مقام جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان) کا اور انگوٹھے کے مقام کا خیال رکھ (ایسا نہ ہو وہ سوکھے رہ جائیں)۔

وَ تُصْبِحُ غَرْثٰی عَنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ۔ اور بھولی بھالی غافل عورتوں کے گوشت سے بھوکی رہتی ہیں (یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں یہ حسان نے حضرت عائشہ رض کی تعریف میں کہا)

فَاِنَّهُمَا سَاعَتَا غَفْلَةٍ۔ یہ دونوں غفلت کے وقت ہیں (یعنی جب غروب شروع ہوتا ہے رات کے اندھیرے ہونے تک اور جب صبح طلوع ہوتی ہے سورج نکلنے تک ان دونوں وقتوں میں شیطان اپنی فوج پھیلاتا ہے تو ان میں اللہ کی یاد بہت کرو اور شیطان اور اس کی فوج سے پناہ مانگو، اور اپنے چھوٹے بچوں کو حفاظت میں رکھو)۔

مُغْفَلٌ۔ بیوقوف غافل جو کسی کام کا خیال نہ رکھے۔

لَیْسَ مَا فِیْهِ اِعْلَامٌ کَالْاِغْفَالِ۔ جس میں آگاہی ہو وہ غفلت دلانے کی طرح نہیں ہے (یعنی ایک بات بتلا دینا اور آگاہ کر دینا، نہ بتلانے اور بے خبر رکھنے کی طرح نہیں ہے)۔

غَفْوٌ اور غُفُوٌّ۔ سونا یا اونگھنا یا ہلکی نیند لینا، پانی کے اوپر تیرنا (اِغْفَاءٌ کے بھی یہی معنے ہیں)۔

غَفَوْتُ غَفْوَةً۔ میں نے ایک ہلکی نیند لے لی۔

اَغْفٰی اِغْفَاءً یا اِغْفَاءَةً۔ ایک ہلکی نیند لے لی۔ (غَفَا اس معنی میں کم مستعمل ہے، ازہری نے کہا فصیح لغت اَغْفٰی ہے، اور اَغْفَیْتُ)۔

اِغْفَا۔ بعض اہلِ علم نے اس کے معنی اونگھنا کئے ہیں۔ جیسے نزولِ وحی کے وقت آن حضرت کی حالت ہوتی اور شاید اونگھنے سے یہ مراد ہو کہ دنیاوی دھندوں سے غفلت اور توجہ الی اللہ)۔

باب الغین مع القاف

غَقْ غَقْ۔ ابلنے کی آواز یعنی جوش مارنے کی۔

اِنَّ الشَّمْسَ لَتَقْرُبُ مِنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَتّٰی اَنَّ بُطُوْنَهُمْ تَقُوْلُ غَقْ غَقْ۔ قیامت کے دن سورج لوگوں سے اتنا قریب ہو جائے گا کہ اس کی گرمی سے لوگوں کے پیٹ ابلنے لگیں گے، یہاں تک کہ ان کے پیٹوں میں سے غق غق کی آواز نکلنے لگے گی (ایک روایت میں تَغِقُّ ہے، یعنی ان کے پیٹ ابلنے لگیں گے)۔

غَقٌّ اور غَقِیْقٌ۔ جوش مارنا، ابلنا، اس میں سے آواز نکلنا اور کوے کی آواز کو بھی کہتے ہیں (جیسے غاق غاق کوے کی آواز)۔

غَقَّاقَةٌ۔ وہ عورت جس کی فرج سے جماع کے وقت آواز نکلے۔

غَقِیْقُ الْمَاءِ۔ پانی کی آواز جب کشادہ جگہ سے تنگ جگہ میں جائے یا تنگ جگہ سے کشادہ مقام میں آئے۔ (غَقْیَقَةٌ کے بھی یہی معنی ہیں)۔

غَقْغَقَةٌ۔ آواز کرنا۔

غَقْغَقَ الْغُرَابُ۔ کوے نے آواز نکالی۔

باب الغین مع اللام

غَلَبَ یَغْلِبُ غَلَبًا یا غَلَبَةً یا مَغْلَبَةً مَغْلَبًا یا غُلُبّٰی یا غِلِبّٰی یا غُلُبَّةً یا غَلُبَّةً یا غَلَابِیَةً۔ زور کرنا، دبانا، غالب ہونا، روکنا، باز رہنا۔

غُلِبَ فُلَانٌ۔ وہ مغلوب ہو گیا زور سے اس سے

Marfat.com

لے لیا گیا۔

غَلَبٌ ۔ گردن موٹی ہونا۔

تَغْلِیْبٌ ۔ غالب کرنا۔

مُغَالَبَۃٌ اور غِلَابٌ ۔ قہر کرنا، زور کرنا، زور سے قابض ہوجانا۔

اِغْلِیْلَاۃٌ ۔ خوب گھنی ہونا۔

اَھْلُ الْجَنَّۃِ الضُّعَفَاءُ الْمُغَلَّبُوْنَ ۔ اہل بہشت وہ لوگ ہیں جو ناتوان کمزور مغلوب ہیں (ان پر دوسرے لوگ جبر اور ظلم کرتے ہیں۔ وہ بدلہ نہیں لے سکتے کیونکہ ضعیف اور کم قوت ہیں)۔

مُغَلَّبٌ ۔ اُس کو بھی کہتے ہیں جو غالب کیا جائے۔

مَا اجْتَمَعَ حَلَالٌ وَّحَرَامٌ اِلَّا غَلَبَ الْحَرَامُ الْحَلَالَ ۔ جب حلال چیز اور حرام چیز مل جائے (اس طرح کہ تمیز دشوار ہو مثلاً پانی اور شراب یا پانی اور پیشاب یا گائے کی چربی اور سور کی چربی)، تو حرام حلال پر غالب ہوگی (یعنی وہ حرام سمجھی جائے گی)۔

اِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ ۔ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہوتی ہے (یعنی رحمت کا دائرہ بہ نسبت غضب کے دائرہ کے وسیع ہے)۔

غَلَبَتْ رَحْمَتِیْ غَضَبِیْ ۔ میرا رحم میرے غضب پر غالب ہے (کیونکہ اس کا رحم مومن اور کافر دونوں پر ہے دنیا میں دونوں آرام سے بسر کر رہے ہیں اور غضب صرف آخرت میں، اور وہ بھی کافروں پر ہوگا)۔

بِیْضٌ مَرَازِبَۃٌ غُلْبٌ جَحَاجِحَۃٌ ۔ سفید رنگ، بہادر موٹی گردن والے سردار کریم النفس (ایک روایت میں بِیْضٌ مُغَالِبَۃٌ ہے۔ اُس کا بیان اوپر گذر چکا، عرب اپنے سرداروں کو موٹی گردن والا کہتے ہیں۔ یہ اَغْلَبُ کی جمع ہے مؤنث غَلْبَاءُ ہے)۔

غَلْبَاءُ وَجْنَاءُ عُلْکُوْمٌ مُذَکَّرَۃٌ ۔ موٹی گردن والی بڑے بڑے رخسار والی اونٹنی سخت قوی نر اونٹ کی طرح۔

لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰی اَضَعَ الْحَبْلَ ۔ آنحضرتؐ جب زمزم کے کنویں کے پاس آئے تو اپنے اونٹ پر سوار رہے (یعنی حج وداع میں) اور فرمایا اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ تم مغلوب کئے جاؤ گے (لوگ تم پر غلبہ اور زور کر کے ڈول رسی تم سے چھین لیں گے اور خود پانی پلانے لگیں گے یا تم یوں سمجھنے لگو گے کہ زمزم سے پانی کھینچنا اور پلانا یہ بھی حج کا ایک رکن ہے یا ایسا نہ ہو کہ آئندہ زمانہ میں جو حاکم ہوں وہ تم سے یہ خدمت بہ جبر چھین لیں۔ یعنی زمزم کا پانی پلانے کی خدمت)، تو میں اونٹ سے اُتر کر رسی اپنے کاندھے پر رکھتا (زمزم سے پانی کھینچتا اور لوگوں کو پلاتا) (ایک روایت میں لَنَزَعْتُ ہے یعنی میں خود پانی نکالتا)۔

فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَنْ صَلٰوۃٍ کَذَا فَافْعَلُوْا ۔ اگر تم سے ہو سکے کہ تم اس نماز کو نہ چھوڑو (یعنی فجر اور عصر کی نماز کو)، تو کرو (مطلب یہ ہے کہ فجر اور عصر کے وقت بہت برکت کے ہیں، ان میں رات اور دن کے فرشتوں کا اجتماع ہوتا ہے اور صبح کے وقت رزق تقسیم ہوتا ہے تو ان نمازوں کا خیال رکھو اور مقدور بھر کوشش کرو کہ ان باتوں میں نہ پھنس جاؤ جن سے یہ نمازیں فوت ہو جائیں مثلاً سونا اور دنیا کے مشاغل وغیرہ میں)۔

طیبی نے کہا کہ فجر اور عصر کو اس لئے خاص کیا کہ ان دونوں اوقات میں لوگ سوتے رہتے ہیں یا دنیا کے دھندوں میں مصروف رہتے ہیں۔ حالانکہ پانچوں نمازیں اپنی فرضیت اور اہتمام میں برابر ہیں۔ تو جو شخص ان دو نمازوں کا خیال رکھے گا وہ لامحالہ دوسری نمازوں کو بھی وقت پر ادا کرے گا جو نسبتاً آسان اور سہل ہیں)۔

بَابُ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ لِمَنْ غُلِبَ ۔ جس شخص پر نیند کا غلبہ ہو اس کا عشاء کی نماز سے پہلے سو رہنا

Marfat.com

کیسا ہے ؟

مَنَعَهَا عَلِیٌّ عَبَّاسًا فَغَلَبَهُ عَلَيْهِمَا ۔ حضرت علیؓ نے وہ جائداد (جو حضرت عمرؓ نے اُن کو تفویض کر دی تھی) روکی اور حضرت عباسؓ کو نہ دی ان پر غالب آئے ۔

وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ ۔ وہ بیمار تھیں ۔

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ ۔ میں مردوں کے غلبے (ان کے زور قہر ظلم) سے تیری پناہ میں آتا ہوں

لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ ۔ کہیں گنوار لوگ تمھارے اس نماز کے نام پر غالب نہ ہو جائیں (اس نماز کا نام عشاء ہے لیکن گنوار لوگ اُس کو عتمہ کہتے ہیں (اس کی وجہ تسمیہ کتاب العین المہملہ میں گذر چکی ہے) ایسا نہ ہو کہ تم بھی اس کو عتمہ کہنے لگو۔

مَنْ طَلَبَ الْقَضَاءَ حَتّٰى يَنَالَهُ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلَهُ جَوْرُهُ ۔ جو شخص قاضی کا عہدہ طلب کرے پھر اُس کا ظلم اُس کے عدل و انصاف پر غالب آئے ۔

فَتَغْلِبُوْنِيْ فَتَقْتَحِمُوْنَ فِيْهَا ۔ تم مجھ پر غالب آکر اُس میں گھسے جاتے ہو (یعنی دوزخ میں، میں تمھارے پیچھے سے کمریں پکڑ کر روک رہا ہوں اور تم نہیں مانتے اس میں گرے جاتے ہو)۔

اِنَّهُنَّ غَلَبْنَ ۔ جعفر کی عورتیں غالب آئیں (وہ کسی طرح رونا پیٹنا نہیں چھوڑتیں اور میرے منع کرنے سے باز نہیں آتیں)۔

غَلَّابٌ اور غَالِبٌ ۔ اللہ تعالیٰ کے نام ہیں

كُلُّ مَا غَلَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اَوْلٰى بِالْعُذْرِ جس پر اللہ تعالیٰ غالب ہو وہ معذور ہے ۔

تَغْلِبُ ۔ ایک قبیلہ ہے حضرت عمرؓ نے ان سے جزیہ طلب کیا (چونکہ وہ نصرانی ہے)، تو انھوں نے انکار کیا، پھر دو چند زکوٰۃ پر اُن سے صلح ہو گئی ۔

غَلْتٌ ۔ بیع فسخ کرنا ۔

غَلَتٌ ۔ بہ معنی غلط حساب میں ہو یا کلام میں۔

تَغَلُّتٌ اور اِغْتِلَاتٌ ۔ دھوکہ سے غفلت میں لے لینا۔

غَلْتَةٌ ۔ شروع رات ۔

لَا غَلَتَ فِي الْاِسْلَامِ ۔ اسلام میں غلطی کا اعتبار نہیں (بعضوں نے کہا؛

غَلَتٌ ۔ حساب کی غلطی ۔ اور غَلَطٌ کلام کی غلطی ہے)

كَانَ لَا يُجِيْزُ الْغَلَتَ ۔ قاضی شریح غلطی کو جائز نہیں رکھتے تھے (مثلاً کوئی غلطی سے یہ کہہ دے کہ میں نے یہ کپڑا سو روپیہ کو خریدا پھر تحقیقات کے بعد معلوم ہوا کہ سو سے کم کو خریدا تھا تو جو صحیح بات ہے اُس کو اختیار کرے اور غلطی کو چھوڑ دے) ۔

لَا يَجُوْزُ التَّغَلُّتُ ۔ غلطی سے کوئی چیز لے لینا درست نہیں (مثلاً سولہ گنڈے کے بدلے صرّاف نے غلطی سے سترہ گنڈے دیدیئے تو ایک گنڈہ جو غلطی سے اس نے زیادہ دے دیا اُس کا لے لینا درست نہیں واپس کر دینا چاہیئے) ۔

غَلَسٌ ۔ اخیر رات کی تاریکی ۔

تَغْلِيْسٌ ۔ اس تاریکی میں چلنا، پانی پر آنا یا نماز ادا کرنا (یعنی فجر کی نماز) ۔

اِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ بِغَلَسٍ ۔ آنحضرتؐ صبح کی نماز رات کی تاریکی میں پڑھا کرتے تھے ۔

كُنَّا نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى ۔ ہم مزدلفہ سے منیٰ کو رات کی تاریکی میں روانہ ہو جاتے ۔ (یعنی دسویں ذی الحجہ کو) ۔

وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہؓ صبح کی نماز رات کی تاریکی میں پڑھتے (خود حضرت عمرؓ نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ صبح کی نماز اُس وقت پڑھو جب تارے نمایاں اور گھنے ہو رہے ہوں) ۔

ان حدیثوں کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ صبح کی نماز روشنی میں پڑھنا افضل ہے، صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر یہ امر

Marfat.com

افضل ہوتا تو آں حضرتؐ ضرور اس کو اختیار فرماتے۔ اب یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر یا نوروا بالفجر تو اس کا مطلب یہ ہے کہ صبح کی نماز میں قرأت طویل کرو یہاں تک کہ روشنی ہو جائے نہ یہ کہ نماز روشنی میں شروع کرو)۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغَلِّسُ بِالْفَجْرِ۔ آنحضرتؐ فجر کی نماز تاریکی میں ادا کرتے۔

غَلْصَمَةٌ۔ سر اور گردن کے بیچ کا گوشت کاٹنا، سردار، جماعت، شرافت اور شمار۔

مُغَلْصَمَةٌ۔ گردن بندھی ہوئی۔

مَذْحَجٌ هَامَتُهَا وَغَلْصَمَتُهَا۔ مذحج اس کا کاسۂ سر (کھوپڑی) اور حلق کا سرا ہے جو اٹھا ہوا ہوتا ہے

غَلَطٌ۔ غلطی کرنا، چوک جانا۔

تَغْلِيطٌ۔ غلطی میں ڈالنا، غلط بتانا۔

مُغَالَطَةٌ۔ غلطی میں ڈالنا (جیسے غِلَاطٌ اور اِغْلَاطٌ ہے)۔

تَغَالُطٌ۔ ایک دوسرے کو غلطی میں ڈالنا۔

مِغْلَاطٌ۔ بہت غلطی کرنے والا۔

نَهَى عَنِ الْغُلُوطَاتِ یا عَنِ الْاُغْلُوطَاتِ۔ آنحضرتؐ نے غلطی میں ڈالنے والے سوالوں سے منع فرمایا (غلوطات جمع ہے غَلُوطَةٌ کی اور اُغْلُوطَاتٌ جمع ہے اُغْلُوطَةٌ۔ یعنی مشکل سوال جس میں آدمی غلطی میں پڑ جائے، بعضوں نے کہا غلوطات میں ہمزہ ترک کر دیا گیا جیسے جَاءَ الْاَحْمَرُ میں جَاءَ الْحُمْرُ۔

اُنْذِرُكُمْ صِعَابَ الْمَنْطِقِ۔ (عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں) میں تم کو سخت اور مشکل کلام سے ڈراتا ہوں (یعنی دقیق مسائل بلا ضرورت پیش کرنے سے)۔

غَلُظَ یا غِلْظَةٌ یا غِلَاظَةٌ۔ موٹا ہونا، بھدا ہونا، گاڑھا ہونا یہ ضد ہے لطافت اور رقت کی، سخت ہونا، قوی ہونا، مضبوط ہونا۔

تَغْلِيظٌ۔ غلیظ کرنا، سختی کرنا، تاکید کرنا، قوت دار کرنا

اِغْلَاظٌ۔ سختی کرنا، سخت زمین میں اترنا، سخت کلامی کرنا۔

تَغَلُّظٌ۔ سخت ہونا، بڑا ہونا۔

اِسْتِغْلَاظٌ۔ (اناج کی) بالی کا سخت اور مضبوط ہو جانا اس میں دانے نکل آنا، غلیظ ہو جانا یا غلیظ سمجھنا۔

فَفِيهِمَا الدِّيَةُ مُغَلَّظَةٌ۔ قتل خطا اور شبہ عمد) میں سخت دیت ہے (سخت دیت یہ ہے کہ سو اونٹنیوں میں سے تیس حقہ ہوں (جو تین برس کے ہو کر چوتھے میں لگے ہوں) اور تیس جذعہ ہوں (جو چار برس کے ہو کر پانچویں میں لگے ہوں) اور چالیس ثنیے (جو پانچ سال کے ہو کر چھٹے میں لگے ہوں) نو سال کی عمر تک اور سب حاملہ ہوں۔

فَاَغْلَظَ۔ اس نے آنحضرتؐ سے اپنا قرضہ طلب کرنے میں سختی کی (یعنی سخت تقاضا کیا)۔

اَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ۔ کیا تم حاملہ عورت پر سختی کرتے ہو (کہ چار مہینے دس دن سے بھی زیادہ اس کی عدت قرار دیتے ہو۔ اگر وضع حمل میں اس سے زیادہ دن باقی ہوں۔ ابن عباسؓ کا یہی قول ہے کہ حاملہ عورت کی عدت وفات ابعد الاجلین ہے اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ حاملہ کی عدت وضع حمل کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے گو اس کے شوہر کا جنازہ ابھی رکھا ہی ہوا ہو دفن بھی نہ ہوا ہو)

اَنْتَ اَغْلَظُ وَاَفَظُّ۔ تم تو سخت اور اکھل کھرے ہو (آنحضرت صلعم خلیق اور ملنسار تھے۔ تو اغلظ بہ معنی غلیظ کے ہے اگر تفضیل مراد ہو تو یہ مطلب ہوگا کہ آنحضرتؐ سے زیادہ تم میں سختی ہے، آپ صرف کافروں اور منافقوں پر اور حرام کاروں پر سخت تھے اور پرہیزگاروں اور مومنوں پر بہت مہربان تھے)۔

Marfat.com

مَا اَغْلَظَ لِیْ فِیْ شَیْءٍ مَا اَغْلَظَ فِیْہِ ۔ کسی بات میں
…ھوں نے مجھ پر اتنی سختی نہیں کی جتنی اس میں کی (سختی کی وجہ
…تھی کہ انہوں نے ہر بات میں صاف صریح حکم پر مدار رکھا اور
…یاس و استنباط کو ترک کیا حالانکہ صاف و صریح احکام تھوڑے ہیں
…ور بہت سے مسائل ان پر قیاس کرنے سے حل ہوتے ہیں)۔
…لَیُّ الْوَاجِدِ یُحِلُّ عِرْضَہٗ وَیُغَلِّظُ ۔ جس شخص کو قرض
…ا کرنے کا مقدور ہو لیکن وہ شرارت اور ستانے کی نیت سے
…ا نہ کرے، تو اس کی عزت ریزی کو درست کر دیتا ہے (قرض
…خواہ اُس کو سخت سست کہہ کر اس کی عزت لے سکتا ہے
…ور حاکم اُس کو قید بھی کر سکتا ہے)۔
ذَکَرْتُ مَا یُغَلَّظُ عَلَیْہِ ۔ کافر پر عذاب کی جو سختی ہوگی
…س کا بیان کیا۔
کُنْتَ عَلَی الْکَافِرِیْنَ غِلْظَۃً وَّغَیْظًا ۔ تم تو کافروں
…پر سختی اور غضب تھے (یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
…حضرت علی مرتضیٰ کی توصیف میں فرمایا)۔

غَلْغَلَۃٌ ۔ جلد چلنا، سختی اور مشقت سے داخل ہونا۔
تَغَلْغُلٌ ۔ جلدی چلنا۔ استعمال کرنا۔
مُغَلْغَلَۃٌ ۔ ایک شہر سے دوسرے شہر کو لائی گئی۔
…قَالَ اِذَا قَامَتْ تَثَنَّتْ وَاِذَا تَکَلَّمَتْ تَغَنَّتْ
…قَالَ لَہٗ قَدْ تَغَلْغَلْتَ یَا عَدُوَّ اللّٰہِ ۔ ہیت مخنث
…نے ایک عورت کی تعریف میں کہا جب وہ کھڑی ہوتی ہے تو
…ٹیڑھی ہو جاتی ہے (مٹک مٹک کر چلتی ہے) اور جب بات
…کرتی ہے تو ناک سے بات نکالتی ہے (گاتی ہے۔ آنحضرت
…نے اُس سے فرمایا ارے خدا کے دشمن تو نے مبالغہ کی حد
…کر دی (ایسی تعریف کی کہ اُس سے زیادہ کوئی نہیں کر سکتا)۔
…غَلْغَلَۃٌ ۔ ایک چیز کو دوسری چیز میں اس طرح گھسیڑنا
…کہ ویسی ہی ہو کر رہ جائے اسی کا ایک جزو بن جائے۔
…مُغَلْغَلَۃٌ مَغَالِقُھَا تَغَالٰی اِلٰی صَنْعَاءَ مِنْ فَجٍّ عَمِیْقٍ
…شعر ابن ذی یزن کے قصہ میں آیا ہے۔ اسمیں مُغَلْغَلَۃٌ (بہ فتح ہر

دو غین) جو رسالت (سفارت) ایک شہر سے دوسرے شہر کو لے جائیں
اور بہ کسرۂ غین ثانی جلد چلنے والی۔

غَلْفٌ ۔ ڈھانپ دینا، غلاف میں رکھنا، ضماد لگانا۔
غَلَفٌ بے ختنہ ہونا (جیسے قُلْفَۃٌ اور غُرْلَۃٌ ہے)۔
اَغْلَفُ اور اَقْلَفُ اور اَغْرَلُ ۔ جس کا ختنہ نہ ہوا ہو
مونث غَلْفَاءُ اور جمع غُلْفٌ ہے۔
غُلْفَۃٌ ۔ وہ کھال جو ختنہ میں کاٹی جاتی ہے۔
یَفْتَحُ قُلُوْبًا غُلْفًا ۔ غلاف چڑھے ہوئے دلوں کو
کھول دیں گے (یہ آنحضرتؐ کی صفت میں ہے) (یعنی گمراہوں
کو راہ بتلائیں گے اور جن دلوں پر کفر اور ضلالت کا غلاف
چڑھا ہوا ہے ان کا غلاف اُتار ڈالیں گے)۔
اَلْقُلُوْبُ اَرْبَعَۃٌ فَقَلْبٌ اَغْلَفُ ۔ دل چار طرح کے
ہیں ایک وہ دل جس پر غلاف چڑھا ہوا ہے (حق بات
اُس میں جا ہی نہیں سکتی)۔
کُنْتُ اُغَلِّفُ لِحْیَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بِالْغَالِیَۃِ ۔ میں آنحضرتؐ کی ریش مبارک پر
غالیہ تھوپتی (جو ایک مرکب خوشبو ہے)۔
وَغَلَفَھَا بِالْحِنَّاءِ ۔ اس پر مہندی کا لیپ کیا۔
تَغْلِفِیْنَ بِالسِّدْرِ یا تُغَلِّفِیْنَ بِالسِّدْرِ (دونوں
کے معنی ایک ہیں، یعنی) بیری کا لیپ کر کے (یعنی بیری
بالوں پر اتنی مت لگا کہ غلاف کی طرح ہو جائے)۔
تَغَلَّفَ بِہٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْہِ ۔ اپنی ڈاڑھی پر اُس کو
لتھیڑا میں دیکھ رہا تھا۔
اَلْاَغْلَفُ لَا یَؤُمُّ الْقَوْمَ ۔ جو شخص بے ختنہ ہو وہ
لوگوں کی نماز میں امامت نہ کرے (حنفیہ نے اس کی امامت
کو مکروہ رکھا ہے)۔

غَلْقٌ ۔ بند کرنا، دور جانا۔
غَلَقٌ ۔ گروی چیز کا رکنا، راہن کو نہ دینا، غصہ ہونا، تنگ دل ہونا۔
تَغْلِیْقٌ اور اِغْلَاقٌ ۔ بند کرنا۔

Marfat.com

مُغَالَقَةٌ۔ شرط لگانا۔
تَغَالُقٌ۔ باہم شرط لگانا۔
اِنْغِلَاقٌ۔ بند ہو جانا۔
اِسْتِغْلَاقٌ۔ زبان بند ہو جانا، بیع میں واپسی کا اختیار نہ رکھنا۔
عِلَاقَةٌ۔ کسی چیز کا بقیہ جس سے وہ پوری ہو جائے۔
غَلِقٌ۔ مشکل۔
غُلُقٌ۔ بند
مُغْلَقٌ۔ مشکل۔
لَا یَغْلَقُ الرَّهْنُ بِمَا فِیْهِ۔ گروی چیز نہیں رکے گی۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:
غَلِقَ الرَّهْنُ یَغْلَقُ غُلُوْقًا۔ جب گروی مرتہن کے پاس رہ جائے اور راہن اُس کو چھڑا نہ سکے (مطلب ہے کہ اگر گروی کا مالک یعنی راہن اپنی چیز نہ چھڑائے تو مرتہن اُس کا مالک نہ ہو جائے گا۔ جیسے زمانۂ جاہلیت میں دستور تھا کہ جب راہن معین وقت تک زرِ رہن ادا نہ کرتا تو شئے مرہون مرتہن کی ملک ہو جاتی۔ اسلام نے یہ قاعدہ باطل کر دیا)۔ ازہری نے کہا، عرب لوگ کہتے ہیں:
غَلِقَ الْبَابُ اور اِنْغَلَقَ اور اِسْتَغْلَقَ۔ جب دروازہ کا کھلنا مشکل ہو) اور غَلِقَ رہن میں فَكٌّ کی ضد ہے، یعنی چھڑانا کیونکہ جب راہن نے رہن کو فک کرایا تو گویا اُس کو مرتہن کی قید سے چھڑا دیا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:
قَدْ اَغْلَقْتُ الرَّهْنَ فَغَلِقَ۔ یعنی میں نے شئے مرہون کو روک رکھا تو وہ رک گئی (یعنی مرتہن کی ملک ہو گئی) طیبی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ شئے مرہون مرتہن کے پاس امانت ہے تو مالک اس میں تصرف کرنے سے روکا نہ جائے گا۔ اگر شئے مرہون تلف ہو جائے تو مرتہن کا دین ساقط نہ ہوگا وہ راہن سے اپنا قرضہ بھر لے گا۔
جِئْتُ لِرُدُّوا ضِعْفَ الرِّهَانَ قَالَ بَلْ غَدَوْتَ

لِتُغْلِقَهٗ۔ (حذیفہ بن بدر نے قیس بن زہیر سے کہا، تم صبح صبح کیوں آئے؟ انھوں نے کہا اس لئے کہ میں رہن کو باطل کروں حذیفہ نے کہا نہیں تم اس لئے آئے کہ رہن کو صحیح اور لازم
رَجُلٌ اِرْتَبَطَ فَرَسًا لِيُغَالِقَ عَلَيْهَا۔ ایک شخص نے گھوڑا اس لئے باندھا کہ اُس پر شرط لگائے (ہار جیت کی جیسے جاہلیت کے زمانے میں کیا کرتے تھے)۔
مَغَالِقُ جمع ہے مِغْلَقٌ کی جُوا کھیلنے کا تیر۔
مُغَلْغَلَةٌ مَغَالِقُهَا۔ اُس کے پانسے ایک شہر سے دوسرے شہر جاتے ہیں۔
لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِیْ اِغْلَاقٍ۔ زبردستی سے نہ طلاق پڑتی ہے نہ بردہ آزاد ہوتا ہے۔ (یعنی اگر کسی نے جبر کر کے خاوند کو ڈرا کر اُس سے زبردستی طلاق دلوائی تو ایسی طلاق باطل ہے۔ اہل حدیث کا یہی قول ہے)۔
بَابُ الطَّلَاقِ فِی الْاِغْلَاقِ وَالْكُرْهِ وَالسَّكْرَانِ۔ اس باب میں یہ بیان ہے کہ زبردستی اور جبر سے طلاق پڑتی ہے یا نہیں اور نشہ میں جو شخص مست ہو اُس کا بیان ہے۔
ثُمَّ عَلَّقَ الْاَغَالِیْقَ عَلٰی وَدٍّ۔ پھر کنجیاں ایک کھونٹی پر لٹکا دیں (یہ ابو رافع یہودی کے قتل کے قصہ میں ہے)۔
شَفَاعَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ اَوْثَقَ نَفْسَهٗ وَاَغْلَقَ ظَهْرَهٗ۔ آنحضرتؐ کی سفارش اس شخص (گنہگار) کے لئے ہوگی، جس نے اپنے تئیں گناہوں کے پھندے میں پھانس دیا اور اپنی پیٹھ لگا دی (زخمی کر دی)۔ یہ غَلِقَ ظَهْرُ الْبَعِيْرِ سے ماخوذ ہے۔ یعنی اونٹ کی پیٹھ لگ گئی مطلب یہ ہے کہ گناہوں کا بوجھ اُس نے اپنی پیٹھ پر اس قدر لادا کہ پیٹھ لگ گئی۔ مجمع البحار میں ہے اَوْبَقَ نَفْسَهٗ یعنی اپنے آپ کو ہلاک کر دیا۔
اِيَّاكَ وَالْغَلَقَ وَالضَّجَرَ۔ تو بے صبری اور تنگ دلی سے بچا رہ۔
غَلَقٌ۔ سینہ کی تنگی اور قلت، صبر (عرب لوگ

Marfat.com

معاہدہ ہوا اُس میں یہ تھا) نہ خیانت اور چوری کی جائے گی اور نہ علانیہ شمشیر کشی ہوگی (مطلب یہ ہے کہ ظاہر اور پوشیدہ کسی طور سے بھی ایک فریق کو دوسرے فریق کو نقصان نہ پہنچائے گا۔ بعضوں نے کہا اِغلال زرہوں کا پہننا ہے اور اِسلال علانیہ لوٹ مار)۔

ثَلٰثٌ لَا یُغِلُّ عَلَیْھِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ۔ تین باتیں ہیں جن پر مومن کا دل خیانت نہیں کرنے کا (یعنی ان باتوں کو مومن ضرور اختیار کرکے اپنا قلب صاف اور پاک کرے گا۔ ایک روایت میں لَا یَغِلُّ ہے یعنی حسد اور بغض نہیں کرے گا۔ ایک روایت لَا یَغِلُ ہے دُغُول سے یعنی شر میں داخل ہونا۔ وہ باتیں یہ ہیں اخلاص اور حاکم وقت کی خیرخواہی اور جماعت کے ساتھ رہنا)۔

غَلَلْتُمْ وَاللہِ۔ قسم خدا کی تم نے خیانت کی (قول و عمل میں سچائی کا خیال نہ رکھا)۔

لَیْسَ عَلَی الْمُسْتَعِیْرِ غَیْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ وَلَا عَلَی الْمُسْتَوْدِعِ غَیْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ۔ جو شخص مانگے پر کوئی چیز لے اور اس میں خیانت نہ کرے، پھر وہ چیز تلف ہو جائے تو اُس پر تاوان نہیں ہے۔ اسی طرح اگر اُس کے پاس کوئی شے امانت رکھی جائے (مطلب یہ ہے کہ عاریتًا لینے والا اور امین اگر اس کی حفاظت اور نگرانی میں کوئی قصور نہ کرے تو اُس کو تاوان دینا لازم نہ ہوگا)۔

فَکَّہٗ عَدْلُہٗ اَوْ غَلَّہٗ جَوْرُہٗ۔ اُس کے عدل وانصاف نے اُس کو چھڑا دیا یا اُس کے جور وظلم نے اُس کو پھانس دیا ہو (اُس کے گلے میں طوق ڈال دیا ہو)۔

مِنْھُنَّ غُلٌّ قَمِلٌ۔ بعض عورت چمڑے کے اُس طوق کی طرح ہے جس میں جوئیں پڑ گئی ہوں (عرب لوگ قیدی کو چمڑے کے تسمے سے باندھتے اُس پر بال لگے ہوتے، جب وہ سوکھ جاتا تو اس میں جوئیں پڑ جاتیں، قیدی کو دُہری تکلیف ہوتی، ایک تو تسمہ سے بندھنے کی دوسرے جوئیں کاٹتیں۔ یہ حضرت عمرؓ نے عورتوں کے بیان میں فرمایا۔ مراد وہ عورت ہے جو بدزبان اور بدخلق ہو اور اُس کا مہر بہت گراں ہو تو خاوند کو اُس سے دُہری مصیبت ہوتی ہے، نہ تو اُس کو چھوڑ سکتا ہے نہ رکھ سکتا ہے)۔

اَلْغَلَّۃُ بِالضَّمَانِ۔ آمدنی اس کو ملے گی جو اُس شئے کا ذمہ دار ہو (یہ حدیث وہی مطلب رکھتی ہے جو الخراج بالضمان کا ہے، اُس کا ذکر اوپر گذر چکا۔ غلہ سے مراد ہر ایک آمدنی ہے، کھیت کی ہو یا میوے کی یا دُودھ کی یا کرایہ کی یا بچوں کی)۔

فَخَفَّفَ عَنْ غَلَّتِہٖ۔ اُس کی کمائی کو ہلکا کر دیا (یعنی اُس سے جو پیسہ روزانہ لیتے تھے اُس کو کم کر دیا)۔

کُنْتُ اُغَلِّلُ لِحْیَۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْغَالِیَۃِ۔ میں آنحضرتؐ کی ڈاڑھی کو غالیہ سے لتیھڑتی۔

غَالِیَۃٌ۔ ایک مرکب خوشبو کا نام ہے۔

تَغَلَّلْتُ یا تَغَلَّیْتُ۔ میں نے لتیھڑا۔

وَلَا صَدَقَۃَ مِنْ غُلُوْلٍ وَکُنْتَ عَلَی الْبَصْرَۃِ۔ ابن عمرؓ نے فرمایا چوری کے مال میں سے خیرات قبول نہیں ہوتی اور تم تو بصرہ کے حاکم رہ چکے ہو (تو غلول سے کہاں بچے ہوگے۔ یہ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا، جب ابن عامر (کی بیماری میں) اُن کی عیادت کو گئے اور اُن سے دُعا کے طالب ہوئے مطلب یہ ہے کہ تم حقوق الناس میں مبتلا ہو پہلے اُن سے سُبکدوشی حاصل کرلو، تو تمہارے لئے دُعا فائدہ دے گی۔ یہ فرما کر حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اُن کو تنبیہ کرنا چاہی تاکہ وہ آئندہ پہلے بُرے اعمال سے تائب ہوں، اُس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ فاسق اور فاجر لوگوں کے لئے دُعا بے کار ہے، کیونکہ آنحضرتؐ اور سلف و خلف سب کافروں اور فاسقوں کے لئے ہدایت و اصلاح اور توبہ کی دعائیں کرتے رہے)۔

قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَقَالَ لِاَصْحَابِہٖ غُلُّوْا مَصَاحِفَکُمْ (جب حضرت عثمانؓ نے سات مصحف لکھوائے اور اُن کو سات

Marfat.com

لاتیوں کو روانہ کیا تو دوسرے مصحف جو لوگوں کے پاس
ے آئندہ اختلاف نہ رہنے کی غرض سے ان کو جلوا دیا عبداللہ
ن مسعود اور ان کے شاگردوں سے بھی ان کے مصحف طلب
ئے لیکن عبداللہ نے اپنا مصحف نہ دیا اور یہ آیت پڑھی جو
شخص کوئی چیز چھپا رکھے گا وہ قیامت کے دن اس کو لے کر
ئے گا۔ اور اپنے شاگردوں سے کہا۔ اپنے اپنے مصحف چھپا رکھو
م کو یہ شرف حاصل ہو گا کہ قیامت کے دن اُن کو لے کر آؤ گے
عبداللہ نے یہ بھی کہا، تم مجھ سے کیا چاہتے ہو میں کس کی قرأت
اختیار کروں، کیا میں اُس مصحف کو چھوڑ دوں جس کو میں نے
خاص آنحضرتؐ سے سُن کر جمع کیا ہے۔ غرض عبداللہ بن مسعود
نے اپنا مصحف نہ دینا تھا نہ دیا۔ لیکن اُس مصحف کا اب کہیں پتہ
نہیں لگتا۔ البتہ اُن کا اختلاف قرأت روایات میں منقول ہے۔
اسی طرح حضرت علی رضؓ کے مصحف کا بھی کہیں سُراغ نہیں
ملتا۔ اب ساری دنیا میں یہی ایک مصحف ہے جس کو حضرت عثمانؓ
نے تمام ملکوں میں بھجوایا تھا اور اسی پر سب اہل اسلام کا اتفاق
ہے۔ شیعہ ہوں یا سُنی یا خارجی یا معتزلی)۔

أَسْتَغِلُّ غُلَامِی۔ میں اپنے غلام کی کمائی لوں گا۔

اِبْتَعْتُ غُلَامًا فَاسْتَغْلَلْتُهُ ثُمَّ ظَهَرْتُ عَلٰی عَيْبٍ۔ میں نے ایک غلام خریدا پھر اس کی کمائی بھی لی اس کے بعد ایک عیب اس میں معلوم ہوا۔

مَا ظَهَرَ الْغُلُولُ فِی قَوْمٍ اِلَّا اُلْقِیَ فِیْهِمُ الرُّعْبُ جن لوگوں میں لُوٹ کے مال کی چوری پھیلی، ان کے دلوں میں دشمن کا رعب ڈال دیا جائے گا (اور جن لوگوں میں زنا پھیلا اُن میں موت نمودار ہوگی) (وبا اور طاعون کی یا زہریلے بخار کی بیماری آئے گی۔ ہزاروں، لاکھوں آدمی ہلاک ہوں گے)

كُنْتُ الْغَلِيلَا۔ میں سخت پیاسا تھا۔

كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غِلْمَةٌ ثَلٰثَةٌ وَكَانَ اِثْنَانِ يُغِلَّانِ عَلَيْهِ۔ عبداللہ بن عباس کے تین غلام تھے اُن میں سے دو اُن کے لئے کمائی کرتے تھے۔

دِرْعُ طَلْحَةَ اُخِذَتْ غُلُوْلًا۔ طلحہ کی زرہ چوری کے طور پر لی گئی۔ (یعنی تقسیم سے پہلے)۔

فَبَعَثْنَا بِالْغَلَّةِ فَصَرَفُوْا اَلْفًا وَخَمْسِيْنَ مِنْهَا بِاَلْفٍ۔ ہم نے کھوٹے روپے بھیجے تو لوگوں نے اُن میں سے ایک ہزار پچاس دے کر ہزار کھرے لئے۔

اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيُبَاشِرْ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَدْفَعُ عَنْهُ الْغُلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ جب کوئی تم میں سے سجدہ کرے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر جما دے شاید اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو طوق نہ پہنائے آزاد کر دے (یہ طوق ہاتھ اور گردن کو باندھ دے گا)۔

شَهْرُ رَمَضَانَ تُغَلُّ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ۔ رمضان کے مہینے میں شیطانوں کو طوق پہنایا جاتا ہے (وہ قید کئے جاتے ہیں)۔

غِلَالَةُ الْحَائِضِ۔ حائضہ عورت کا وہ کپڑا جو کپڑوں کے نیچے بدن سے لگا کر پہنتی ہے تاکہ دوسرے کپڑے خون آلودہ نہ ہوں۔

غَلَمٌ یا غُلْمَةٌ۔ سخت شہوت۔

اِغْلَامٌ۔ شہوت بھڑکانا (جیسے اِغْتِلَامٌ بمعنی غُلْمَةٌ ہے۔ بعضوں نے کہا اِغْتِلَامٌ انسان کے سوا دوسرے جانوروں کے لئے کہا جاتا ہے)۔

اِغْتِلَامٌ۔ خوب تیز ہونا۔

غُلَامٌ۔ لڑکا جب تک جوان ہو (اُس کی جمع غِلْمَانٌ اور اَغْلِمَةٌ اور غِلْمَةٌ ہے)۔

فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِيْنَ اغْتَلَمَ۔ ہم سمندر پر اُس وقت پہنچے جب وہ جوش مار رہا تھا (خوب موجیں اُٹھ رہی تھیں)۔

اِذَا اغْتَلَمَتْ عَلَيْكُمْ هٰذِهِ الْاَشْرِبَةُ فَاكْسِرُوْهَا بِالْمَاءِ۔ جب یہ شربت جوش مارنے لگیں (ان میں تیزی پیدا ہو جائے) تو ان کی تیزی پانی ملا کر

Marfat.com

توڑ ڈالو رجب پانی ملاؤ گے تو ان میں نشہ نہ رہے گا معلوم ہوا کہ جو شربت تیز ہو جائے وہ نجس نہیں ہے بلکہ صرف اُس کا پینا حرام ہے اگر اس کا نشہ جاتا رہے تو اس کو استعمال کر سکتے ہیں)۔

اِذَا اغْتَلَمَتِ الْاَوْعِيَةُ۔ جب شربت کی مشکیں حرکت کرنے لگیں (ان کے شربت میں جوش اور تیزی پیدا ہو جائے)۔

تَجَهَّزُوْا لِقِتَالِ الْمَارِقِيْنَ الْمُغْتَلِمِيْنَ۔ (حضرت علی رضنے مسلمانوں سے فرمایا) باغیوں اور حد سے بڑھ جانے والوں سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ (یعنی معاویہ اور ان کے ساتھیوں سے جو امام برحق کی اطاعت سے نکل کر باغی اور سرکش ہو گئے)۔

خَيْرُ النِّسَاءِ الْغَلِمَةُ عَلٰى زَوْجِهَا الْعَفِيْفَةُ بِفَرْجِهَا۔ بہتر عورت وہ ہے جو اپنے خاوند کے ساتھ پُر شہوت ہو (خاوند سے جماع کرانے کی اس کو خواہش ہو جب خاوند جماع کے لئے بلائے تو خوشی سے جماع کرائے) اور اپنی شرمگاہ کو حرامکاری سے پاک رکھتی ہو۔

بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ۔ آنحضرتؐ نے عبد المطلب کی اولاد نابالغ بچوں کو مزدلفہ سے رات ہی کو منیٰ بھجوا دیا (کیونکہ صبح کو آدمیوں کا اور سواریوں کا بڑا ہجوم ہوتا ہے۔ بچوں اور عورتوں کو صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے)۔

لَا يَقُوْلُ عَبْدِيْ وَاَمَتِيْ وَيَقُوْلُ غُلَامِيْ وَفَتَاتِيْ۔ کوئی تم میں سے اپنے غلاموں کو یوں نہ کہے میرا عبد (یا میرا بندہ) اور لونڈی کو میری امۃ (باندی) اس لئے کہ عبد اور امۃ کے ایک معنی بندہ اور بندی کے بھی ہیں حالانکہ تمام آدمی اللہ کے بندے ہیں)، بلکہ یوں کہے میرا غلام اور میری چھوکری۔

قَدِمْنَا اُغَيْلِمَةً۔ ہم بچے لوگ آئے۔

هَلَاكُ اُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ اُغَيْلِمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ (ابو ہریرہ نے کہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت کی تباہی قریش کے چند بچوں کے ہاتھوں ہو گی (ابو ہریرہ ان کے نام بھی جانتے تھے مگر فتنہ و فساد کے ڈر سے اُن کے نام نہیں لئے)۔

هَلَكَةُ اُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ۔ میری اُمت کی تباہی چند چھوکروں کے ہاتھ سے ہو گی۔

اِنَّ غُلَامًا لِاُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامٍ لِاُنَاسٍ اَغْنِيَاءَ۔ فقیروں، محتاجوں کے ایک غلام نے امیر مالداروں کے غلام کا کان کاٹ ڈالا (غلام سے مراد یہاں آزاد لڑکا ہے اور جرم خطا کے طور پر سرزد ہوا تھا جس میں دیت واجب ہوتی ہے)۔

نَامَ الْغُلَيِّمُ۔ کیا بچہ سو گیا (تصغیر بطور شفقت کے ہے یہ آنحضرتؐ نے عبد اللہ بن عباس کو کہا)۔

رَبِّ هٰذَا غُلَامٌ بَعَثْتَهُ بَعْدِيْ۔ (حضرت موسیٰ نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا) پروردگار! یہ تو ایک لڑکا ہے جس کو تو نے میرے بعد دنیا میں بھیجا (حالانکہ آنحضرتؐ نے بوڑھے ہو کر انتقال فرمایا تھا مگر موسیٰ نے آپ کو لڑکا کہا، اس لحاظ سے کہ آپ ان کے بہت مدت بعد دنیا میں پیدا ہونے والے تھے)۔

سُئِلَ عَنْ بُخْتِيٍّ اِغْتَلَمَ فَخَرَجَ مِنَ الدَّارِ ایک بختی اونٹ غلبۂ شہوت میں گھر سے نکل بھاگا اور ایک شخص کو مار ڈالا، یہ سوال کیا گیا۔

نَهٰى عَنْ اَكْلِ لَحْمِ الْبَعِيْرِ وَقْتَ اِغْتِلَامِهٖ اونٹ کا گوشت جب وہ شہوت سے مست ہو رہا ہو کھانے سے منع فرمایا (شاید اُس کا کھانا مضر ہو گا)۔

غَلَاءٌ۔ چڑھ جانا، بڑھ جانا، گراں ہو جانا۔

غُلُوٌّ۔ زیادتی، بلندی، حد سے بڑھ جانا، بڑا ہونا۔

Marfat.com

اور غُلُوًّا۔ دونوں ہاتھ اُٹھا کر زور سے تیر چلانا۔

فِي الدِّيْنِ۔ دین میں تعصّب اور تشدّد جو

رعی سے زائد ہو۔

غَالٰی۔ مہنگا کرنا، مبالغہ کرنا۔

غَلَاءٌ۔ مہنگا کرنا، مہنگے داموں سے لینا۔

اِغْتِلَاءٌ۔ جلدی چلنا۔

غَالٍ۔ سخت اور متعصّب۔

اِیَّاکُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ۔ دیکھو، دین میں

نے سے بچے رہو (یعنی سختی اور مبالغہ کرنے سے۔ وہ

طرح کہ جائز چیز کو واجب یا حرام کرلے۔ یا ناجائز

و جائز کرلے۔ سُنّت کو فرض کی طرح ضروری قرار دے۔

کو نجس سمجھے، نجس کو پاک۔ وہم میں گرفتار ہو کر خواہ مخواہ

رت اور وضو اور غسل میں حدِّ شرعی سے بڑھ جائے)۔

دوسری حدیث میں ہے:

اِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ مَتِيْنٌ فَاَوْغِلْ فِيْهِ بِرِفْقٍ۔

ین استوار اور مُحکم ہے، اُس میں نرمی اور آسانی کے ساتھ

ل ہو (اور سختی اور تشدّد سے بچا رہ، ورنہ لوگ اس

و دشوار سمجھ کر اُس کو قبول کرنے سے گھبرائیں گے)۔

حَامِلُ الْقُرْاٰنِ غَيْرُ الْغَالِيْ فِيْهِ وَلَا الْجَافِيْ

ہٗ۔ قرآن کو یاد کرنے والا بشرطیکہ حد سے نہ بڑھ گیا

ور نہ قصور کرنے والا ہو (قرآن میں غَالِيْ۔ یعنی حد

بڑھنے والا وہ ہے جو صرف الفاظ کی تجوید اور تحسینِ قرأت

معروف رہے، معنی اور مطلب میں غور نہ کرے) (اور

افی یعنی قصور کرنے والا وہ ہے، جس نے قرآن کی تلاوت بالکل

دی ہو، یا اُس پر عمل کرنے کا خیال نہ رکھتا ہو، تفسیر اور

ل ہی میں معروف رہے۔ غرض یہ کہ توسّطِ مومنین کا طریقہ

قرآن کی تلاوت حُسنِ صوت اور سادی طرح سے بغیر

ت کے اور بغیر مُنہ بگاڑنے کے معنی اور مطلب

کر اُس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے رہنا۔ یہی

عمدہ طریق ہے اور افراط اور تفریط دونوں

منع ہیں۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے تَعَاهَدُوا

الْقُرْاٰنَ وَلَا تَجْفُوْا عَنْهُ یعنی قرآن کو پڑھتے

رہو (ورنہ بھولنے لگو گے) اور اس کے پڑھنے میں قصور

مت کرو (اُس کی تلاوت کو چھوڑ نہ دو)۔

لَا تُغَالُوْا صُدُقَ النِّسَاءِ یا لَا تَغْلُوْا

فِيْ صَدُقَاتِ النِّسَاءِ۔ عورتوں کے مہر میں مبالغہ

مت کرو (حد اور مقدور سے زیادہ ان کو گراں

نہ کرو)۔

اِنَّهٗ اَهْدٰى لَهٗ يَكْسُوْمُ سِلَاحًا وَفِيْهِ

سَهْمٌ فَسَمَّاهُ قَتْرَ الْغِلَاءِ۔ یکسوم نے آپ کو تحفہ

کے طور پر ہتھیار بھیجے۔ اُس میں ایک تیر بھی تھا۔ آپ نے

اُس کا نام "قتر الغلاء" رکھا۔ (یعنی تیر بازی کا وہ تیر جو نشانہ

پر لگتا ہے۔ بعضوں نے کہا قتر گھوڑے کی دوڑ کی

مسافت)۔

بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ غَلْوَةٌ۔ اس میں اور

راستہ میں ایک تیر کا فاصلہ ہے (یعنی تیر جتنی دُور

تک جاتا ہے اُتنا فاصلہ)۔

غُلُوُّ الشَّبَابِ۔ شروع جوانی۔

شُمُوْخُ اَنْفِهٖ وَسُمُوُّ غُلَوَائِهٖ۔ اُس کی ناک

کی بلندی اور جوانی کی ابتدا اور بہار۔

لَا تُغَالُوْا فِي الْكَفَنِ۔ کفن بہت گراں مت

کرو (مثلاً شال دوشالے، زردوزی وغیرہ کا، بلکہ

سادہ سفید بہتر ہے)۔

كُوْنُوا النُّمْرُقَةَ الْوُسْطٰى يَرْجِعُ اِلَيْكُمُ

الْغَالِيْ وَيَلْحَقُ بِكُمُ التَّالِيْ۔ بیچ کا تکیہ رہو تاکہ حد

سے بڑھ جانے والا تم تک لوٹ کر آجائے اور پیچھے رہ جانے

والا تم سے آکر مل جائے (یعنی طریق توسّط پر قائم رہو)۔

اِنَّ فِيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فِيْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلًا

Marfat.com

يَنْفُوْنَ عَنَّا تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ۔ ہم اہلِ بیت میں سے پچھلے لوگوں میں ہمیشہ کچھ ایسے عادل اور نیک رہیں گے جو حد سے بڑھ جانے والوں کی تحریف ہم پر سے دور کرتے رہیں گے۔

يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ۔ حد سے بڑھ جانے والوں کا غلو اور جھوٹوں کی بندش اُس سے دور کریں گے۔

غَلْیٌ یا غَلَیَانٌ۔ جوش مارنا، اُبلنا۔

تَغْلِیَه۔ جوش دلانا، اُبالنا۔

تَغَلِّیْ۔ غالیہ (ایک مرکّب خوشبو ہے) لگانا۔

غَلُّوْن۔ حُقّہ۔

رَأْسُ الْغَلْیُوْنِ۔ چلم جس کو بوری بھی کہتے ہیں۔

غَالِیَة۔ ایک مرکّب خوشبو ہے جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں موجود تھی، اور جس نے یہ کہا کہ یہ نام سب سے پہلے سلیمان بن عبدالملک نے رکھا، اُس نے غلطی کی کیونکہ حضرت عائشہ رضؓ کی حدیث میں ہے "كُنْتُ أُغَلِّفُ لِحْيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَالِيَةِ" میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی پر غالیہ کا غلاف چڑھا دیتی (یعنی خوب لتھیڑ دیتی) (نہایہ میں ہے کہ غالیہ مُشک اور عنبر اور عود اور تیل ملا کر تیار کرتے ہیں)۔

يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ۔ حضرت ابو طالب کو دو جوتیاں آگ کی پہنائی جائیں گی جن کی وجہ سے اُن کا بھیجا پکتا رہے گا (اُبلنے لگے گا)۔

بابُ الغین مع المیم

غَمْتٌ۔ کھانے کا دل پر بھاری ہونا، ڈبونا، ڈھانپنا۔

غَمِتَ۔ کھانے کے بوجھ سے بے ہوش ہوگیا۔

غَمْجٌ۔ گھونٹ گھونٹ پینا (جیسے تَغَامُجٌ ہے)۔

غَمَجٌ۔ اونٹ کا بچّہ اور کھاری پانی۔

غَمْدٌ۔ تلوار کو نیام میں کرنا، ڈھانپ لینا، چھپالینا، اصلاح کرنا۔

غُمُوْدٌ۔ اِس قدر پتّے نکلنا کہ کانٹے چھپ جائیں۔

غَمَدٌ۔ بہت پانی ہونا یا کم ہونا، تاریک ہونا۔

تَغْمِیْدٌ اور اِغْمَادٌ۔ چھپا لینا، تلوار کو نیام میں کر دینا، ایک چیز کو دوسری چیز میں گھسیڑنا۔

تَغَمُّدٌ۔ بھر دینا، چھپا لینا، ڈبو دینا۔

اِغْتِمَادٌ۔ داخل ہونا۔

غَامِدَة۔ ایک قبیلہ ہے جس میں کی ایک وہ عورت تھی جس نے آنحضرتؐ کے سامنے زنا کا اقرار کیا تھا آخر سنگسار کی گئی۔

غُمْدَان۔ ایک محل کا نام ہے یمن میں صنعاء کے اطراف میں۔ کہتے ہیں حضرت سلیمان عؑ نے اُس کو بنایا تھا۔

اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهٖ۔ (کوئی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے نجات نہیں پائے گا۔ بہشت میں نہیں جائے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ تو اعمال کی وجہ سے بہشت میں جائیں گے؟ فرمایا، میں بھی نہیں) مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لے۔

ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِّنْ غَامِدٍ مِّنَ الْاَزْدِ پھر ازد قبیلہ کی ایک شاخ جو غامد ہے، اُس میں کی ایک عورت آپ کے پاس آئی (غامد اُس شاخ کے بڑے دادا کا لقب تھا اُس کا نام عمرو بن عبداللہ تھا اُس کو غامد اس لیے کہنے لگے کہ اُس نے اپنی قوم کے ایک کام کی اصلاح کی تھی)

تَغَمَّدَهُ اللّٰهُ بِغُفْرَانِهٖ۔ اللہ اپنی مغفرت سے اس کے گناہ ڈھانپ لے یا اُس کو ہر ایک مکروہ سے بچا لے۔

غِمْدٌ۔ تلوار کا نیام (اُس کی جمع اَغْمَادٌ ہے)۔

اَبُوْ غَامِدٍ۔ سفیان بن عوف کی کنیت ہے۔

غَمْرٌ۔ اوپر آجانا، ڈھانپ لینا، مبالغہ کرنا۔

Marfat.com

غمر۔ گوشت کی چکنائی لگ جانا، کینہ۔
...ارۃ اور غُمورۃ۔ بہت ہونا۔
...میز۔ دھکیلنا، پھینک دینا۔
...مرۃ۔ زعفران ملنا۔
...امرۃ۔ بے جگری سے حملہ کرنا، موت کی
...ہ نہ کرنا۔
...غمار۔ کسی کے سُست ہو جانے کے بعد دلیر ہونا۔
...غمر۔ زعفران لگانا۔
...غمار اور اِغتِمار۔ پانی میں ڈوب جانا۔
...ل الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ کَمَثَلِ نَھْرٍ غَمْرٍ۔
...ں نمازوں کی مثال ایک نہر کی سی ہے جس میں ڈباؤ
...جو کوئی اُس میں جائے تو پانی اُس کو چھپا لے)۔
...وذُ بِكَ مِنْ مَوْتِ الْغَمْرِ۔ یا اللہ تیری پناہ
...ب کر مرنے سے (دوسری روایت میں ہے جل کر مرنے
...۔ حالانکہ ان دونوں موتوں کو آپؐ نے شہادت فرمایا۔
...ن سے پناہ مانگی۔ کیونکہ ایسی موتوں میں آدمی کو وصیت
...بہ اور استغفار کی مہلت نہیں ملتی)۔
...عل علٰی کُلِّ جَرِیْبٍ عَامِرٍ اَوْ غَامِرٍ دِرْھَمًا
...قفیزًا۔ حضرت عمرؓ نے ہر جریب (۱۴۴ گز) زمین
...ک درہم اور ایک قفیز (ناپ کا نام ہے) غلہ
...زاری کا مقرر کیا، خواہ وہ زمین مزروعہ ہو (آباد)
...آباد مگر زراعت کے قابل ہو کیونکہ جو زمین زراعت
...بل ہے اس پر محصول لگانے سے یہ فائدہ ہے کہ
...زمین کو خالی اور بیکار نہیں چھوڑیں گے)۔
...ذفھم فِیْ غَمَرَاتِ جَھَنَّمَ۔ پھر ان کو دوزخ
...مقاموں میں پھونک دے گا جہاں بہت آگ ہے
...آگ کہ آدمی اُس میں ڈوب جائے)۔
...دتُہٗ فِیْ غَمَرَاتٍ مِّنَ النَّارِ۔ میں نے ابوطالب
...رخ کے ڈباؤ مقاموں میں پایا (جہاں آگ گہری تھی

پھر آپ کی سفارش کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُن کو وہاں سے
نکال کر اس مقام میں کر دیا جہاں ٹخنوں تک آگ ہے)۔
وَاِذَا خُضْتُ بِرِجْلِیْ غَمْرَۃً اِلَّا قَطَعْتُھَا عَرْضًا۔
(معاویہ کہتے ہیں میں نے جب کسی گہرے پانی میں پاؤں ڈالا
(اُس میں گھسا) تو آڑا کاٹتا ہوا اُس کے پار نکل گیا (یعنی
پانی کا بہاؤ اور زور مجھ کو اپنی جگہ سے ہٹا نہ سکا۔ مطلب یہ
ہے کہ سخت اور اہم معاملوں میں میری رائے نہایت صائب ہے
ہر ایک مشکل سے مشکل معاملہ کو حل کر دیتا ہوں اور اپنے
تئیں بچا کر اس میں سے صاف نکل جاتا ہوں)۔
اِذَا جَاءَ مَعَ الْقَوْمِ غَمَرَھُمْ۔ آنحضرتؐ جب لوگوں
میں مل کر آتے تو سب سے بالا رہتے (یہ آپ کا معجزہ تھا
باوجودیکہ آپ کا قد میانہ تھا۔ مگر آپ ہر ایک سے لمبے اور
بلند دکھائی دیتے)۔
اَکُوْنُ فِیْ غِمَارِ النَّاسِ۔ (حضرت اویس قرنی رحمہ
کہا) میں لوگوں کے جھنڈ میں رہوں (عام لوگوں میں ملا
جلا رہوں کوئی امتیاز مجھ کو پسند نہیں ہے)۔
اِنِّیْ لَمَغْمُوْرٌ فِیْھِمْ۔ میں ان لوگوں میں چھپا ہوا ہوں
(کوئی امتیاز یا شہرت مجھ کو نہیں ہے)۔
حَتّٰی اَغْمَرَ بَطْنَہٗ۔ (آنحضرتؐ نے جنگِ خندق میں خود
بھی کھودنا شروع کیا۔ اور صحابہ کے ساتھ شریک ہو گئے)
یہاں تک کہ خاک اور گرد نے آپ کے پیٹ کو چھپا
لیا۔
اِشْتَدَّ بِہٖ حَتّٰی غُمِرَ عَلَیْہِ۔ آنحضرتؐ پر بیماری
کی اتنی سختی ہوئی کہ آپ بے ہوش ہو گئے (بیماری
نے آپ کے ہوش و حواس پر غلبہ کر لیا)۔
اَمَّا صَاحِبُکُمْ فَقَدْ غَامَرَ۔ تمہارے ساتھی نے تو
لڑائی جھگڑے میں قدم ڈالا (اُس میں گھس پڑے انجام
نہ سوچا)۔
شَاکِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُّغَامِرٌ (یہ عامر سلمہ بن اکوع

Marfat.com

کے بھائی مرحب یہودی کے مقابلہ پر کہا) یعنی میں ہتھیار بند بہادر بے دھڑک لڑائی میں گھسنے والا ہوں (اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے "قد علمت خیبر انی عامر" یعنی سارا خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں)۔

وَلَا ذِیْ غِمْرٍ عَلٰی اَخِیْہِ۔ دشمن کی گواہی اپنے بھائی (مسلمان) کے خلاف مقبول نہ ہوگی؛

مَنْ بَاتَ وَفِیْ یَدِہٖ غَمَرٌ۔ جو شخص رات اس طرح گزارے کہ اس کے ہاتھ میں گوشت کی بساند اور چکنائی ہو) پھر اس کو کوئی تکلیف پہنچے (کوئی جانور یا کیڑا کاٹ کھائے) تو اپنے آپ کو خود ملامت کرے، خود کردہ را چہ علاج۔ اگر ہاتھوں کو صاف پاک کر کے سوتا تو ایسا کیوں ہوتا)۔

لَا تَجْعَلُوْنِیْ کَغُمَرِ الرَّاکِبِ صَلُّوْا عَلَیَّ اَوَّلَ الدُّعَاءِ وَاَوْسَطَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔ (آنحضرتؐ نے فرمایا) مجھ کو سوار کے اس پیالے کی طرح مت کرو جو سب سامان کے آخر میں ایک طرف لٹکا دیا جاتا ہے، بلکہ ہر دُعاء کے شروع اور درمیان اور آخر میں مجھ پر درود بھیجو (یعنی مجھ پر درود بھیجنے کو ایک زائد اور بے ضرورت شے مت سمجھو بلکہ دُعاء کی قبولیت کا باعث سمجھ کر شروع اور آخر اور درمیان ہر درجہ میں دُعاء کے مجھ پر درود بھیجو تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ درود شریف کی برکت سے تمہاری دُعا قبول کرے گا)۔

اَطْلِقُوْا اِلَیَّ غُمَرِیْ۔ (لوگوں نے سفر میں آنحضرتؐ سے پیاس کا شکوہ کیا۔ آپ نے فرمایا اچھا) میرا پیالہ کھول کر لاؤ۔

اِنَّ الْیَہُوْدَ قَالُوْا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَغُرَّنَّکَ اَنْ قَتَلْتَ نَفَرًا مِّنْ قُرَیْشٍ اَغْمَارًا (یہودیوں نے (شیخی کی راہ سے) آنحضرتؐ سے کہا آپ کو یہ دھوکا نہ ہو کہ آپ نے قریش کے ناتجربہ کار فنونِ جنگ سے ناواقف لوگوں کو قتل کیا (تو انہی پر قیاس کر کے ہم سے بھی جنگ پر مستعد ہو جائیے ہم سے آپ جنگ کریں گے تو قدرِ عافیت معلوم ہوگی گویا یہودیوں نے اپنے آپ کو بڑا سپاہی اور جنگ آزمودہ فنونِ جنگ میں ماہر قرار دیا۔ مگر جنگ کے وقت ساری شیخی کرکری ہو گئی، ٹوک دُم بھاگے اور اپنا ملک سب مسلمانوں کے حوالہ کر دیا)

اَصَابَنَا مَطَرٌ ظَہَرَ مِنْہُ الْغَمِیْرُ۔ ایک مینھ ہم پر برسا جس کی وجہ سے سوکھی گھاس میں سبزی نکل آئی (ہریالی نمود ہوگئی)

غَمِیْرٌ حُوْذَانٌ۔ ایک بھاجی ہے۔ بعضوں نے کہا اس بھاجی سے ڈھنپا ہوا مقام۔

غَمْرٌ۔ ایک بڑا کنواں تھا مکہ میں جسکو بنی سہم نے کھودا تھا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ۔ یا اللہ تیری پناہ موت کی سختیوں سے۔

غَمْرَۃٌ۔ غفلت اور بے خبری اور سختی۔

اَغْمَرَ نَوَالَہٗ۔ اپنی بخشش بہت کی (بخشش کا دریا بہا دیا)۔

دَعُوْہُ فَاِنَّہٗ کَانَ فِیْ غَمْرِ الدُّنْیَا۔ ابھی اس کو دم لینے دو (اور آرام کرنے دو) ابھی تو یہ دنیا کی سختیاں جھیل کر آیا ہے (جب کوئی نیا مُردہ دنیا سے جاتا ہے تو پرانے مُردے اس کے پاس جمع ہو کر دنیا کے حالات اور اپنے عزیز و اقارب کی کیفیات دریافت کرتے ہیں۔ پھر ایک رُوح ان سے کہتی ہے ذرا ٹھہرو دَم لینے دو، موت اور بیماری اور مفارقت اہل و عیال کے صدمے ابھی اٹھا کر آیا ہے)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مِنْ خَشْیَتِہٖ تَمُوْجُ الْبِحَارُ وَ مَنْ یَّسْبَحُ فِیْ غَمَرَاتِہَا۔ سب تعریف اس خداوند کو زیبا ہے جس کے ڈر سے سمندر موجیں ملرتے ہیں اور جو ان کے پانیوں میں تیرتے ہیں۔

بِکُمْ فَرَّجَ اللّٰہُ عَنَّا غَمَرَاتِ الْکُرُوْبِ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری وجہ سے سختیوں کے طوفان ہم پر سے رفع کئے (یہ ائمہ اہل بیت علیہم السلام کی تعریف میں کہا گیا ہے)۔

مَثَلُ الصَّلٰوتِ الْخَمْسِ کَمَثَلِ نَھْرٍ غَمْرٍ

Marfat.com

...ِچوں نمازوں کی مثال ایک نہر کی ہے جس میں ڈباؤ ہو۔
غَسْلُ الْیَدَیْنِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَہٗ زِیَادَۃٌ
فِی الْعُمْرِ وَاِمَاطَۃٌ لِلْغَمَرَۃِ۔ دونوں ہاتھوں کا دھونا
کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد عمر بڑھاتا ہے اور چکنائی
...ب اندکو دور کرتا ہے
لَایَبِیْتَنَّ اَحَدُکُمْ وَیَدُہٗ غَمِرَۃٌ۔ تم میں سے
...ئی رات اس طرح نہ گزارے کہ اُس کا ہاتھ چکنا ہو۔
غَمْزٌ۔ دبانا، چٹکی لینا، چھونا، ٹھونسا مارنا، اشارہ کرنا
طعنہ لرنا، ظاہر ہونا۔
مُغَامَزَۃٌ۔ عیب کرنا۔
...اِغْمَازٌ۔ خراب مال حاصل کرنا، عیب کرنا، طعنہ مارنا
ناتوان اور حقیر سمجھنا۔
تَغَامُزٌ۔ باہم آنکھوں سے اشارہ بازی کرنا۔
اِغْتِمَازٌ۔ طعنہ کرنا، ناتوان سمجھنا۔
غَمَزٌ۔ ناتوان مرد اور خراب ذلیل مال۔
غَمَّازٌ اور غَمَّازَۃٌ۔ طعنہ مارنے والا اور مارنے والی
...ب چغل خور کو بھی کہتے ہیں۔
...اِغْمِزِیْ قُرُوْنَکِ۔ اپنے بالوں کی چوٹیاں نچوڑ ڈال۔ دبا۔
...اَنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی عُمَرَ وَعِنْدَہٗ غُلَیِّمٌ اَسْوَدُ یَغْمِزُ
...ظَہْرَہٗ۔ وہ حضرت عمرؓ کے پاس گئے دیکھا تو ایک چھوٹا سیاہ
...م لڑکا ان کی پیٹھ دبا رہا ہے (غَمْزٌ کے عوض لَدُوْدٌ کرنے
...جن حدیثوں میں ذکر ہے وہاں غَمْزٌ سے کوّے کو دبانا مراد
...ہے عرب کی عورتوں کی عادت تھی، بچوں کا جب کوّا لٹک جاتا
...اس کو انگلیوں سے دبا کر اوپر چڑھا دیتیں۔ آنحضرتؐ نے
...سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اس کے بدلے لدود کا استعمال
...یعنی حلق میں دوا لگاؤ۔ لَاتُعَذِّبُوْا بِالْغَمْزِ میں
...سے یہی مراد ہے)۔
...یَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِیْ فِی الطَّرِیْقِ یَغْمِزُہُنَّ
...راستہ میں چھوکریوں کو چھیڑتا، اُن کے چٹکیاں لیتا (یعنی

محتاج بھیک منگا ہو گیا۔ یہ سعد بن ابی وقاص کی بددعا
کا اثر تھا۔ آں حضرتؐ نے اُن کو مستجاب الدعوۃ ہونے
کے لئے دُعا کی تھی)۔
وَکَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّسْجُدَ غَمَزَ رِجْلَیْھَا۔
(آں حضرتؐ تہجد کی نماز میں) جب سجدہ کرنا چاہتے تو حضرت
عائشہؓ کے پاؤں دبا دیتے (وہ اپنے پاؤں سمیٹ لیتیں اس
وقت آپ سجدہ کرتے، کیونکہ وہ آپ کے سامنے قبلہ
کی طرف لیٹی رہتیں اور آپ نماز پڑھا کرتے)۔
فَغَمَزَہٗ جِبْرَئِیْلُ فَصَیَّرَ طُوْلَہٗ سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا
بِذِرَاعِہٖ۔ حضرت جبرئیلؑ نے آدمؑ کے پتلہ کو دبایا، اُن
کو لمبا ستّر ہاتھ کا کر دیا۔ اُن ہی کے ہاتھوں سے۔
مَغْمُوْزٌ۔ تہمت کیا گیا۔
مَغْمَزَۃٌ۔ عیب۔
غَمْسٌ۔ غائب ہونا، ڈبو دینا۔
تَغْمِیْسٌ۔ ڈبونا غوطہ دینا کم کرنا۔
مُغَامَسَۃٌ۔ ایک دوسرے کو غوطہ دینا۔ لڑائی کے
بیچا بیچ اپنے آپ کو لے جانا۔
اِنْغِمَاسٌ۔ ڈوبنا، داخل ہونا۔
غَمُوْسٌ۔ سخت کام، وہ کونچا جو پار ہو جائے،
وہ اونٹنی جس کا حمل ظاہر نہ ہو۔
اَلْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ تَذَرُ الدِّیَارَ بَلَاقِعَ
جو عمداً جھوٹی قسم کھائی جائے گھروں کو اُجاڑ دیتی ہے
(جھوٹی قسم کھانے والا محتاج ہو کر اُس کا گھر ویران ہو جاتا
ہے ایسی قسم کو "غموس" اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ایسی
قسم کھانے والے کو دوزخ کی آگ میں ڈبو دے گی)۔
وَقَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِیْ اٰلِ الْعَاصِ۔ عاص بن
وائل کی اولاد کے ساتھ اُس سے عہد کر کے ہاتھ ڈبویا تھا
(اہل عرب میں دستور تھا کہ معاہدہ اور حلف کے وقت
ایک کٹورے میں خوشبو یا خون یا راکھ لے کر آتے اور

Marfat.com

عہد کرنے والے اُس میں اپنا ہاتھ ڈبوتے، جب عہد مکمل سمجھا جاتا)۔

یَکُوْنُ غَمِیْسًا اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً۔ نطفہ چالیس راتوں تک تو رحم میں ڈوبا رہتا ہے (غائب رہتا ہے)

فَانْغَمَسَ فِی الْعَدُوِّ فَقَتَلُوْهُ۔ وہ دشمنوں میں گھُس گیا آخر انہوں نے اُس کو مار ڈالا۔

فَلْیَغْمِسْهُ۔ (جب مکھی کھانے یا پینے میں گر جائے تو پہلے اُس کو ڈبو دے (اس حدیث کا بیان اُوپر گزر چکا ہے)

فَلَا یَغْمِسْ یَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ۔ جب کوئی تم میں سے سو کر اُٹھے تو اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈبوئے کیونکہ معلوم نہیں اُس کا ہاتھ کہاں لگا ہے (عرب لوگوں کی عادت تھی کہ صرف ڈھیلوں سے استنجا کرنے پر اکتفا کرتے اور سوتے وقت پسینہ آتا ہے تو احتمال ہوتا ہے کہ کسی نجس مقام پر ہاتھ لگا ہو اس کے علاوہ کسی پھوڑے پھنسی یا کھٹمل یا جوں پر ہاتھ پڑا ہو اس کا خون لگ گیا ہو اس لئے ہاتھ دھو کر برتن میں ہاتھ ڈالنا چاہئے اگرچہ جب تک پانی کا کوئی وصف نہ بدلے، وہ نجاست گرنے سے نجس نہیں ہوتا قلیل ہو یا کثیر مگر بطور نظافت اور پاکیزگی کے آپؐ نے یہ حکم فرمایا۔ بعضوں نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ تھوڑا پانی نجاست پڑنے سے نجس ہو جائے گا، گو اس کا وصف نہ بدلے۔ مگر یہ استدلال خود اس حدیث سے ٹوٹ جاتا ہے کہ کوئی تم میں سے تھمے پانی میں پیشاب کر کے پھر اُس میں غسل نہ کرے کیونکہ اگر پانی کثیر ہو تو ان لوگوں کے نزدیک بھی وہ نجاست گرنے سے نجس نہیں ہوتا۔ حالانکہ حدیث کا مقتضیٰ یہ ہے کہ اگر ایک بڑا تالاب بھی ہو تو نجاست گرنے سے وہ نجس ہو جائے بس معلوم ہوا کہ یہ نہی بطور تنزیہ اور نظافت طبع کے ہے نہ یہ کہ ہاتھ ڈالنے سے پانی نجس ہو جائے گا۔ البتہ اگر ہاتھ پر کوئی نجاست ہو اور ہاتھ ڈالنے سے اُس پانی کا کوئی وصف بدل جائے تو بیشک وہ نجس ہو جائے گا (محققین اہل حدیث کا یہی مذہب ہے)۔

اِذَا اَرَادَ قَضَاءَ الْحَاجَةِ خَرَجَ اِلَی الْمُغَمَّسِ۔ آپ جب حاجت کا ارادہ کرتے تو مغمس کی طرف جاتے (جو ایک موضع کا نام ہے مدینہ سے دو میل پر)۔

اَلْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ هِیَ الَّتِیْ تُغْمِسُ صَاحِبَهَا فِی النَّارِ۔ غموس وہ قسم ہے جس کی سزا دوزخ میں جانا ہے (یعنی جھوٹی قسم جس کی وجہ سے کسی مسلمان کا مال یا حق ناحق مار لے) ایسی قسم کا شریعت نے دنیا میں کوئی کفارہ نہیں کیا، بلکہ اس کی سخت ترین سزا یعنی آخرت کا عذاب اُس کا بدلہ رکھا ہے)۔

غَمَصٌ ۔ حقیر جاننا، شکر نہ کرنا، عیب بیان کرنا جھوٹ بولنا۔

غَمَصٌ۔ آنکھ سے چیپڑ بہنا۔

اِغْتِمَاصٌ۔ حقیر جاننا۔

غَمُوْصُ الْحَنْجَرَةِ۔ جھوٹا کذاب۔

اِنَّمَا ذٰلِكَ مَنْ سَفِهَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ یہ وہ شخص ہے جو حق بات کو ناحق کرے یا حق سے چشم پوشی کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے (اپنے آپ کو بڑا جانے)۔

لَمَّا قَتَلَ ابْنُ اٰدَمَ اَخَاهُ غَمَصَ اللّٰهُ الْخَلْقَ جب آدم کے بیٹے (قابیل) نے اپنے بھائی (ہابیل) کو مار ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کو حقیر اور ذلیل کر دیا (ان کے قد و قامت کو چھوٹا کر دیا، ان کی طاقت اور قوت کو کم کر دیا)۔

اَلْقَتْلُ الصَّیْدَ وَتَغْمِصُ الْفُتْیَا۔ تو شکار مارتا ہے اور شریعت کے حکم کو حقیر سمجھتا ہے۔

اِنْ رَاَیْتُ مِنْهَا اَمْرًا اَغْمِصُهٗ عَلَیْهَا اگر میں اُن کی کوئی بُری بات دیکھوں جس پر اُن کا عیب (بیان) کروں۔

اِلَّا مَغْمُوْصٌ عَلَیْهِ النِّفَاقُ۔ مگر اس پر منافقت

...مت ہو گی۔

کان الصبیان یصبحون غمصا رمصا و یصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صقیلا دھینا ... میں آں حضرت جب صبح کو اٹھتے تو پاک صاف ... تیل لگائے ہوئے اور دوسرے بچے آنکھوں میں میل ... چیپڑ لگے ہوئے ہوتے[۱] (یہ اللہ تعالی کی قدرت تھی بچپنے ... میں بھی اللہ نے آپ کو صاف ستھرا اور خوش رنگ رکھا)۔

غمصتہ الکفرۃ۔ کافروں نے ان کو حقیر جانا۔

غمیصاء۔ ایک ستارہ ہے جس کو شعری شامی بھی کہتے ہیں (عربوں کا ایک فاسد خیال یہ بھی تھا کہ پہلے سہیل اور شعری یمانی اور شعری شامی تینوں ستارے ایک جگہ پر جمع تھے ... سہیل نیچے اتر آیا یمن کے ملک پر اور شعری یمانی بھی اس کے پیچھے ہو کر مجرہ کو عبور کر گیا۔ اس لئے اس کا نام عبور ہوا اور غمیصاء اس کا قائم مقام ہوا وہ اپنے دو ساتھیوں کے فراق پر رونے لگا۔ یہاں تک کہ اس کی آنکھ چرک آلودہ ہو گئی۔ بی بی ام سلیم کو بھی "غمیصاء" کہتے ہیں کیونکہ ان کی آنکھوں میں چیپڑ رہتا۔ یہ غمصاء کی تصغیر ہے۔ یعنی وہ عورت جس کی آنکھوں سے چیپڑ بہتا رہے)۔

اعظم الکبر غمص الحق وسفہ الخلق۔ بڑا غرور یہ ہے کہ آدمی حق بات کو حقارت سے دیکھے یا اس سے چشم پوشی کرے اور مخلوق خدا کو بے وقوف بنائے (ان کے عیب نکالے اور خود کو بڑا مدبر اور دانشمند سمجھے)۔

مغموص علیہ۔ جو کوئی دین میں مطعون ہو۔

غمض۔ چلنا، سیر کرنا، غائب ہونا۔

غموض۔ باریکی اور پوشیدگی۔

غمض۔ چشم پوشی، تساہل کرنا۔

تغمیض۔ بند کرنا، بیع و شرا میں مساہلت کرنا۔

اغماض۔ چشم پوشی، اعراض، مساہلت، قیمت کم کرنا، باریک کرنا، تجاوز کرنا، تحمل کرنا، راضی ہونا۔

انغماض۔ بند ہو جانا۔

فکان غامضا فی الناس۔ لوگوں میں پوشیدہ تھے (یعنی مشہور اور نامی نہ تھے)۔

ایاکم و مغمضات الامور۔ بڑے گناہوں سے بچے رہو (ایک روایت میں بہ فتحۂ میم ہے یعنی چھوٹے گناہوں سے جن میں آدمی شبہہ کی بناء پر گرفتار ہو جاتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ ان پر مواخذہ ہوگا)۔

الا ان تغمضوا فیہ۔ مگر جب کہ تم کچھ زیادہ لو اور قیمت میں کمی کرو یا چشم پوشی اور رعایت کرو (عرب لوگ کہتے ہیں اغمض لی یا غمض لی یعنی مجھ کو کچھ زیادہ دے اور قیمت میں کمی کر۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں عمدہ اور پاکیزہ مال خرچ کرو، یہ نہیں کہ خراب ردی خرچ جس کو اگر تم خریدنا چاہو تو بدون اس کے کہ زیادہ مقدار لو اور قیمت کم دو ہرگز نہ خریدو گے)۔

غوامض۔ باریکیاں، مخفی نکات (یہ جمع ہے غامضۃ کی)۔

فاغمضہ۔ اس سے چشم پوشی کر۔

اصبت مالا اغمضت فی مطالبہ۔ مجھ کو ایسا مال ملا جس کے حاصل کرنے میں میں نے چشم پوشی کی (حرام حلال کا خیال نہ رکھا)۔

ما اکتحلت غماضا۔ ذرا بھی میری آنکھ نہیں لگی (کچھ نہیں سویا)۔

ما فی الامر غمیضۃ۔ اس کام میں کوئی عیب نہیں ہے۔

ان من اغبط اولیائی عندی من کان غامضا فی الناس۔ (اللہ تعالی فرماتا ہے) میرے اولیاء میں سے وہ ولی جس پر رشک کرنا چاہیئے وہ ہے جو لوگوں میں چھپا ہوا ہو

[۱] "غمص" اور "رمص" کے ایک ہی معنی ہیں بعضوں نے کہا غمص سوکھا چیپڑ اور رمص جو بہہ رہا ہو۔ ۱۲ منہ۔

Marfat.com

غَمْط۔ حقیر جاننا، ذلیل سمجھنا، ناشکری کرنا، اٹھانا، سختی سے گھونٹ لینا، ذبح کرنا۔

اِغْماط۔ ہمیشہ کرنا، لازم کر لینا۔

تَغَمُّط۔ ڈھانپ لینا۔

اِغْتِماط۔ آگے بڑھ جانا، غالب ہونا، نکل جانا اس طرح کہ نشان تک معلوم نہ ہو۔

غَمْط۔ ہموار اور نرم زمین۔

اَلْکِبْرُ اَنْ تَسْفَہَ الْحَقَّ وَتَغْمِطَ النَّاسَ۔ کبر اور غرور یہ ہے کہ حق بات کو نہ پہچانے (اس کو تسلیم نہ کرے) اور لوگوں کو حقیر سمجھے (اپنے آپ کو بڑا مولوی اور کامل درویش سمجھے)

غَمْص کے بھی وہی معنے ہیں جو غَمْط کے ہیں۔

اِنَّمَا ذٰلِکَ مَنْ سَفِہَ الْحَقَّ وَغَمَطَ النَّاسَ۔ یہ تو اس کا کام ہے جو حق بات سے چشم پوشی کرے (دیدۂ ودانستہ حق بات کو نہ مانے) اور دوسرے بندگانِ خدا کو حقیر سمجھے۔

اَصَابَتْہُ حُمّٰی مُغْمِطَۃٌ۔ اس کو تو دائمی بخار (کنٹی نیوڈ فیور) جو برابر چڑھا رہے لگ گیا ہے۔

غَمْغَمَۃ۔ گنگنانا، لڑائی کے وقت آوازیں نکالنا۔

تَغَمْغُم۔ گنگنانا، اس طرح بات کرنا جو صاف سمجھ میں نہ آئے، یعنی بڑبڑانا۔

لَیْسَ فِیْہِمْ غَمْغَمَۃُ قُضَاعَۃَ۔ ان لوگوں میں قضاعہ کے لوگوں کی طرح گنگنانا نہیں ہے۔

غَمَق۔ تر ہونا، مرطوب ہونا۔

اِنَّ الْاُرْدُنَّ اَرْضٌ غَمِقَۃٌ۔ (حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہ بن جراح کو لکھا کہ) اردن کی زمین (جو ملک شام میں ہے) مرطوب اور نمناک ہے (پانی سے قریب ہے)۔

نُزُوْزًا اور حُضَر اور غَمَق۔ بد ہوائی کو کہتے ہیں جو کثرت رطوبت سے پیدا ہو۔

غَمْل۔ ڈھانپ لینا، چھپا لینا، ایک کے اوپر ایک چڑھ جانا، بگاڑنا۔ بال اڑانے کے لئے ریت میں گاڑنا، اصلاح کرنا۔

غَمِل۔ بگڑ جانا

تَغَمُّل۔ کشادہ ہونا۔

اِنْغِمال۔ پھول کر بال اڑانے کے قابل ہو جانا۔

مَغْمُوْل۔ گمنام

اِنَّ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ نَزَلُوْا اَرْضًا غَمِلَۃً وَبِلَۃً۔ بنی قریظہ کے یہودی ایسی زمین میں اترے جہاں بہت سبزی تھی (جس نے زمین کو چھپا لیا تھا) وہاں کی آب و ہوا ان کو موافق نہ تھی (بدہوائی وہاں بہت ہوتی تھی)

غَمّ۔ رنج دینا، منہ پر غلاف چڑھانا، ڈھانپ لینا سخت گرمی ہونا۔

غُمَّ الْہِلَالُ۔ چاند پر خفیف ابر آ گیا جس نے اس کو چھپا لیا۔

غُمَّ عَلَیْہِ الْخَبَرُ۔ اس پر یہ خبر پوشیدہ رہی۔

غَمَم۔ پیشانی اور گردن بالوں سے چھپ جانا۔

مُغَامَّۃ۔ ایک دوسرے کو رنج دینا۔

اِغْمام۔ ابر آلود ہونا، رنجیدہ ہونا۔

غَمّ۔ رنج۔ اس کی جمع غُمُوْم

یَوْمٌ غَمٌّ۔ گرم گھٹن کا دن، جس میں دم لینا مشکل ہو۔ (ایسے ہی

لَیْلَۃٌ غَمَّۃٌ، سخت گرم گھٹن کی رات)۔

تَغَامّ۔ غمگین بننا۔

اِنْغِمام۔ غمگین ہونا (جیسے اِغْتِمام ہے)۔

یَوْمٌ غَامٌّ۔ سخت گرم دن۔

غُمَام۔ زکام

غَمَام۔ ابر۔ یا سفید ابر۔

فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوا الْعِدَّۃَ۔ اگر چاند تم پر چھپ جائے نظر نہ آئے تو تیس دن (رمضان

Marfat.com

کے یا شعبان کے، پورے کر لو۔
فَغَتَّهَا بِقَطِيفَةٍ۔ ایک چادر سے اس کو ڈھانپ لیا سب طرف سے کہ سانس نہ نکل سکے اور مر جائے۔
وَلَا غُمَّةَ فِي فَرَائِضِ اللهِ۔ اللہ کے حکم چھپائے نہیں جاتے بلکہ کھول کر بیان کئے جاتے ہیں (یعنی ان کو چھپاؤ نہیں، جو کوئی فرائض ترک کرے، اس کا عیب بیان کر دو)
لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا۔ جب آنحضرتؐ کی وفات ہونے لگی (موت آن پہنچی) تو آپ نے ایک چادر منہ پر ڈالنی شروع کی جب دم رک جاتا تو آپ چادر اٹھا دیتے۔
كُنَّا نَسِيْرُ فِي اَرْضٍ غُمَّةٍ۔ ہم ایک تنگ زمین میں چل رہے تھے۔
عَتَبُوْا عَلٰى عُثْمَانَ مَوْضِعَ الْغَمَامَةِ الْمُحْمَاةِ۔ حضرت عثمانؓ پر لوگ اس وجہ سے غصہ ہوئے کہ انہوں نے گھانس کو محفوظ کر دیا کوئی اس میں اپنے جانوروں کو نہ چرانے پائے حالانکہ گھانس کا محفوظ کرنا جائز نہیں اس میں سب بندگانِ خدا کا حق ہے۔ مراد وہ گھانس ہے جو بنجر اور ناآباد زمین میں پیدا ہو جو کسی کی ملک نہ ہو)
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ۔ تیری پناہ فکر اور رنج سے (غم اور حزن میں بعضوں نے فرق کیا ہے حزن امر گزشتہ پر جو رنج ہو۔ اور غم وہ جو آئندہ امر پر ہو۔ بعضوں نے کہا غم وہ رنج جو آدمی کو تنگ کر کے بے ہوش کر دینے کے قریب ہو۔ تو وہ حزن سے خاص ہے)
يَغُمُّ فِكْرَهٗ۔ اپنی فکر اور اندیشہ کو چھپاتا ہے۔
هُوَ فِي غُمَّةٍ۔ وہ حیرانی اور پریشانی میں ہے۔
فُطِرَتْ وَاللهِ بِغُمَّاتِهَا۔ میں اس کی آفتوں کے ساتھ پیدا کیا گیا۔

اِغْتَمَّ رَسُوْلُ اللهِ فَاَمَرَهٗ جِبْرَئِيْلُ فَغَسَلَ رَاْسَهٗ بِالسِّدْرِ۔ آنحضرتؐ غمگین ہوئے تو حضرت جبریلؑ نے آپ کو بیری کے پتے سے سر دھونے کا حکم دیا (کیونکہ سر صاف کرنا اور اس پر پانی ڈالنا غم کی حرارت کو دفع کرتا ہے)۔
اَغَمُّ الْوَجْهِ وَالْقَفَا۔ تنگ پیشانی تنگ گردن۔
وَخَالِدٌ بِالْغَمِيْمِ۔ خالد بن ولید غمیم میں تھے (جو ایک موضع ہے مکہ سے دو منزل پر، اس کو کراع الغمیم بھی کہتے ہیں)۔
غَمْيٌ۔ مٹی اور لکڑی سے ڈھانپ دینا، بے ہوش ہونا ابر آلود ہونا۔
اِغْمَاءٌ۔ بے ہوش رہنا ابر رہنا۔
تَغْمِيَةٌ۔ چھپانا۔
فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ یا فَاِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمْ۔ یعنی اگر چاند تم پر چھپ جائے نظر نہ آئے ابر یا غبار وغیرہ سے (عرب لوگ کہتے ہیں:
صُمْنَا لِلْغُمّٰى۔ ہم نے تو بن چاند دیکھے روزہ رکھ لیا)۔
اُغْمِيَ عَلَى الْمَرِيْضِ۔ بیمار بے ہوش ہو گیا۔
وَالسَّمَاءُ مُغْمِيَةٌ فَخَشِيَ الصُّبْحَ۔ آسمان پر ابر تھا، ڈر ہوا کہیں صبح نہ ہو گئی ہو۔
غَامَتْ اور اَغَامَتْ اور تَغَيَّمَتْ۔ ابر آلود ہوا (ان سب کے ایک ہی معنی ہیں)۔
اُغْمِيَ عَلَيْنَا الْهِلَالُ۔ چاند ہم پر چھپ گیا۔
تَرَكْتُهٗ غَمًّا۔ میں نے اس کو بیہوش چھوڑا۔

بَابُ الْغَيْنِ مَعَ النُّوْنِ

غَنْثَرَةٌ۔ بہت بال ہونا۔
تَغَنْثُرٌ۔ بغیر پیاس یا بغیر خواہش پینا یا غنثر

Marfat.com

ارے جاہل یا احمق یا کمینے یا گراں جان، جس کی صحبت ناگوار ہو، بعضوں نے کہا یہ غَثَارَةٌ سے نکلا ہے بمعنی جہالت اور سفاہت۔ ایک روایت میں غُنْثَرُ ہے بہ تائے فوقانی وعین مہملہ، اس کا ذکر اوپر گزر چکا، محیط میں ہے کہ غُنْثَرُ اور غُنْثُرُ اور غَنْثَرُ یہ عرب لوگوں کی گالی ہے۔ ابوبکر صدیق رض نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو خفا ہو کر پکارا تو یہ لفظ استعمال کیا۔

غنج۔ ناز کرنا، لاڈ کرنا۔

مِغْنَاجٌ اور غَنِجَةٌ۔ ناز و کرشمہ والی عورت۔

غُنَاجٌ۔ ناز و کرشمہ۔

غِنَاجٌ۔ نیل کا دھواں۔

غُنُجٌ۔ بوڑھا۔

اَلْعَرِبَةُ هِيَ الْغَنِجَةُ۔ عربہ کے معنی غنجہ یعنی ناز و کرشمہ والی عورت (جس کے اعضاء میں لچک (تکسر و تذلل) ہو۔

غنظ۔ ہلاکت کے قریب ہونا، شاق ہونا مشکل میں ڈالنا، موت کے قریب ہو کر پھر اس سے بچ جانا۔

غَنَاظٌ اور غِنَاظٌ۔ غم اور محنت و مشقت۔

غَنْظٌ اور غَنَظٌ۔ سختی اور لازمی اندوہ۔

وَذَكَرَ الْمَوْتَ فَقَالَ غَنْظٌ لَيْسَ كَالْغَنْظِ۔ موت ایسی سختی ہے کہ کوئی سختی اس کے برابر نہیں ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:

غَنَظَهُ يَغْنِظُهُ۔ اس کو بھر دیا غصہ سے یا سخت رنج پہنچایا۔

اِغْنَاظٌ۔ مشقت اور رنج میں ڈالنا۔

غنم۔ غُنْمٌ یا غَنْمٌ یا غَنِيمَةٌ یا غُنْمَانٌ۔ لوٹ کا مال پانا۔

تَغَنُّمٌ اور اِغْتِنَامٌ۔ لوٹ کا مال سمجھنا۔

غُنَامَاكَ۔ تیری انتہائی کوشش (جیسے قُصَارَاكَ

ہے۔ احادیث میں غنیمت اور غُنْم اور مَغْنَم اور غنائم یہ الفاظ مکرر آئے ہیں۔ ان کے معنی وہ مال ہے جو اہل حرب سے حاصل کیا جائے (Booty) جس پر مسلمانوں نے سوار اور پیادے دوڑائے ہوں، گھوڑے اور اونٹ چلائے ہوں۔ یعنی لڑکر اور حملہ کر کے حربی کافروں سے لیا ہو۔ غنائم جمع ہے غنیمت کی اور مغانم مغنم کی۔ اور غُنْم بضمۂ غین اسم مصدر ہے اور بفتحۂ غین مصدر ہے)۔

غَانِمٌ۔ غنیمت لینے والا اس کی جمع غَانِمُونَ ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:

فُلَانٌ يَتَغَنَّمُ الْأَمْرَ۔ وہ اس کام پر ایسی حرص کرتا ہے جیسے مال غنیمت پر حرص ہوتی ہے)۔

لِنَغْنَمَ عَلٰى أَقْدَامِنَا۔ تاکہ ہم پیدل جاکر لوٹ کمائیں۔

اَلصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ الْغَنِيمَةُ الْبَارِدَةُ۔ جاڑے کا روزہ گویا مفت کی لوٹ ہے (جس میں جان کا نقصان نہ ہو اور مال ہاتھ آئے)۔

مَنْ رَهَنَهُ لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ۔ گروی کی چیز کا فائدہ بھی راہن کا ہے اور اسی کو اس کا نقصان بھی اٹھانا پڑے گا (اگر وہ کوئی جنایت کرے تو راہن ہی اس کا تاوان دے گا اسی طرح اگر تلف ہو جائے تو راہن ہی کا نقصان ہوگا۔ اگر اس کی قیمت بڑھ جائے تو فائدہ بھی راہن ہی کو ملے گا۔ اسی طرح اگر جانور رہن ہوں تو ان کی اولاد بھی راہن ہی کی ہوگی)۔

اَلسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ۔ بردباری اور اطمینان بکری والوں میں ہے (یعنی یمن کے لوگوں میں کیونکہ وہ اکثر بکریاں پالتے ہیں۔ برخلاف مضر اور ربیعہ کے وہ اونٹ رکھتے ہیں)۔ اُعْطُوا مِنَ الصَّدَقَةِ مَنْ أَبْقَتْ لَهُ السَّنَةُ غَنَمًا وَلَا تُعْطُوهَا مَنْ أَبْقَتْ لَهُ غَنَمَيْنِ

Marfat.com

زکوٰۃ کے مال میں سے اُس شخص کو دو جس کے پاس قحط سالی نے بکریوں کا صرف ایک گلہ چھوڑا ہو (تعداد کی کمی کی وجہ سے وہ اُس کے دو گلے نہ کر سکے) اور اُس کو مت دو جس کے پاس بکریوں کے دو گلے ہوں (کیونکہ ایسے شخص کو حاجت نہیں جس کے پاس اتنی بہت بکریاں ہیں کہ اُن کے دو گلے کر سکے)۔

فَيَكُوْنُ لَهٗ هُنَا غُنْمٌ وَّ هُنَا غُنْمٌ۔ اُس کو یہاں ایک لوٹ ملے اور وہاں ایک لوٹ۔

فَقَامَ اِلٰى غُنَيْمَةٍ۔ چند بکریوں کی طرف بڑھے

لَنَا غَنَمٌ مِائَةٌ۔ ہم کو سو کا فائدہ ہے۔

اِذْ قَسَمَ غَنِيْمَةً۔ جب حُنَین کی لوٹ تقسیم کی۔

وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا۔ (قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ) امانت کا مال گویا لوٹ کا مال سمجھا جائے گا۔ (اُس میں خیانت کرنا لوٹ کے مال کی طرح حلال سمجھیں گے یا لوٹ کے مال کی طرح بے غل و غش اُس کو مقسم کریں گے)۔

وَالْغَنِيْمَةُ مِنْ كُلِّ بِرٍّ۔ ہر نیکی کی لوٹ ہم کو عنایت فرما (شیطان آدمی کا دشمن ہے۔ جب آدمی نے نیک کام کیے گویا شیطان کو لوٹ لیا۔ اُس کو تباہ کیا)۔

غَنٌّ۔ ناک سے باتیں کرنا (یعنی غنغنا کر) درخت بہت ہونا، درخت کا میوہ پک جانا۔

تَغْنِيْنٌ۔ غنغنا بنانا۔

اَغَنَّ الْوَادِیْ۔ اُس میدان میں گنجان درخت ہیں

اِغْنَانٌ۔ گانے کی سی آواز نکالنا۔ بھنبھنانا، بھر جانا، تازہ کرنا۔

غُنَّةٌ۔ وہ آواز جو ناک سے نکلے (مُعرَب میں ہے غُنَّہ وہ آواز جو کوّے اور ناک سے نکلے۔ جیسے مِنْكَ اور عَنْكَ کا نون۔ اور خُنَّہ اُس سے بھی سخت)۔

اَغَنُّ۔ ناک سے بات کرنے والا مرد۔ غَنَّاءُ اُس کا مؤنث ہے۔

اِنَّ رَجُلًا اَتٰى عَلٰى وَادٍ مُغِنٍّ۔ ایک شخص ایسی وادی میں آیا جہاں مکھیوں کی بھنبھناہٹ گن گن کی آواز بہت تھی۔

اِلَّا اَغَنَّ غَضِيْضَ الطَّرْفِ مَكْحُوْلٌ۔ ناک میں باتیں کرنا والا نیچی نگاہ والا، سُرمگیں آنکھوں والا۔

كَانَ فِی الْحُسَيْنِ غُنَّةٌ حَسَنَةٌ۔ جناب امام حسینؑ کی آواز میں غنہ تھا جو بہت اچھا معلوم ہوتا۔

غُنْوَةٌ۔ تونگری، بے پروہی

غِنًى۔ نکاح کرنا، غانیہ ہونا، اقامت کرنا، زندگی بسر کرنا، ملاقات کرنا، باقی رہنا، بے پرواہ ہونا (جیسے غُنْیَانٌ ہے)۔

غَنَاءٌ۔ تونگر ہونا، مالدار ہونا، اکتفاء کرنا۔

تَغْنِيَةٌ۔ آواز نکالنا، مالدار بنانا، گانا، شعر میں کسی عورت کے حُسن وجمال اور اُس کے ساتھ معاشرت کا ذکر کرنا، تعریف کرنا، ہجو کرنا۔

اِغْنَاءٌ۔ تونگر کرنا، کفایت کرنا، قائم مقام ہونا، قائم کرنا، نفع دینا، فائدہ دینا، دُور کرنا۔ پھیر دینا، کام آنا۔

تَغَنِّیْ۔ مالدار ہونا، گانا۔

تَغَانِیْ۔ مال دار ہونا، بے پرواہ ہونا ایک دوسرے سے۔

اِغْتِنَاءٌ اور اِسْتِغْنَاءٌ۔ بے پرواہ ہونا، مال دار ہونا۔

اِسْتِغْنَاءٌ۔ تونگری مانگنا۔

غَانِيَةٌ۔ وہ عورت جس کی مردوں کو خواہش ہو لیکن اُس کو مردوں کی خواہش نہ ہو۔ یا حسینہ اور جمیلہ جو اپنے حُسن وجمال کی وجہ سے بے پرواہ ہو، یا ماں باپ کے گھر بیٹھنے والی عفیفہ پاکدامن یا خاوند والی پاکدامن جو

Marfat.com

اپنے خاوند پر خوش اور دوسرے لوگوں سے بے پرواہ ہو (اُس کی جمع غانیات اور غوانی ہے)۔

غِناءٌ۔ گانا۔

غُناءٌ۔ گانے کے ساتھ تالی بجانا۔

اَغناءٌ۔ شادی کا سامان۔

غَنِیٌّ۔ اللہ تعالیٰ کا نام بھی ہے چونکہ وہ سب سے زیادہ بے پرواہ ہے اُس کو کوئی احتیاج نہیں لیکن اُس کے سب محتاج ہیں اسی لئے اُس کو غنی مطلق بھی کہتے ہیں جو خاص اُسی کی صفت ہے۔

مُغْنِیْ بھی اُس کا ایک نام ہے یعنی تونگر بنانے والا اور بے پرواہ کرنے والا۔

خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا اَبْقَتْ غِنًی۔ بہترین خیرات وہ ہے جس کے بعد آدمی محتاج نہ ہو (اپنی ذاتی ضروریات اور اہل وعیال کی ضروریات سے جو زائد ہو وہ خیرات کرے یہ نہیں کہ خیرات کر کے محتاج بن جائے۔ دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا پھرے۔ ایک روایت میں مَا کَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی ہے مطلب وُہی ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ بہترین خیرات وہ ہے کہ جس کو دے اُس کو بے پرواہ کر دے (یعنی پھر اُس کو سوال کی حاجت نہ رہے اتنا دے)

رَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّیًا وَّ تَعَفُّفًا۔ وہ شخص جس نے گھوڑے اس لئے رکھے کہ دوسروں سے بے پرواہ رہے ان سے مانگنے کی ضرورت نہ رہے (یعنی گھوڑوں کی تجارت کی یا ان کی بچہ کشی اُس کے ذریعہ سے اپنی روٹی پیدا کی اور سوال اور محتاجی سے بچا پھر اللہ کا حق ان میں نہ بھولا یعنی زکوٰۃ دی۔ اور ان کی پشت میں جو حق ہے اُس کو بھی فراموش نہیں کیا یعنی اللہ کی راہ میں غازیوں کو اور مجاہدین کو اور تھکے ماندہ مسافروں کو سواری کے لئے دیا)

وَاُغْنِیْ بِهٖ بَعْدَ عَیْلَةٍ۔ میں اس کے سبب سے محتاجی کے بعد اُس کو غنی کرتا ہوں۔

مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ فَلَیْسَ مِنَّا۔ جو شخص قرآن کی وجہ سے دوسری چیزوں سے بے پرواہ نہ ہو وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی جس کو قرآن کا علم حاصل ہو گیا اس کو دنیا کی سب چیزوں سے بے پرواہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو بڑی نعمت عطا فرمائی)۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، جو قرآن کو خوش آوازی سے جہر کے ساتھ نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ کَاَذَنِهٖ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ یَجْهَرُ بِهٖ۔ اللہ تعالیٰ اتنا متوجہ ہو کر کسی چیز کو نہیں سنتا جتنا پیغمبر کے قرآن کو سنتا ہے۔ جب وہ اُس کو پکار کر پڑھے (یا خوش آوازی اور لطافت کے ساتھ پڑھے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ قرآن کو اپنی آوازوں سے آراستہ کرو)۔ مترجم کہتا ہے "تغنی بالقران" سے یہ مطلب ہے کہ آہستہ آہستہ خوش آوازی سے ہر ایک حرف کو اپنے مخرج سے ادا کر کے پڑھے، جہاں ٹھہرنا چاہیئے وہاں ٹھہرے جہاں وصل چاہیئے وہاں وصل کرے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ موسیقی کے طور پر گانے والوں کے لہجے پر پڑھے یہ بالکل منع ہے۔

مَنِ اسْتَغْنٰی بِلَهْوٍ اَوْ تِجَارَةٍ اِسْتَغْنَی اللّٰهُ عَنْهُ۔ جو شخص کسی کھیل یا سوداگری میں مصروف ہو کر جمعہ کی نماز سے بے پرواہی کرے، اللہ تعالیٰ بھی اُس کی پرواہ نہ کرے گا۔

وَعِنْدِیْ جَارِیَتَانِ تُغَنِّیَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثٍ میرے پاس دو چھوکریاں بعاث کی جنگ کے حالات گا رہی تھیں۔ (بُعاث ایک جنگ کا نام ہے جو انصار کے قبیلوں میں آنحضرتؐ کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے ہوئی تھی)

اِنَّ غُلَامًا لِّاُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامٍ لِاَغْنِیَاءَ فَاَتٰی اَهْلُهُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ

Marfat.com

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَجْعَلْ عَلَیْهِ شَیْئًا۔ چند محتاج لوگوں کا ایک غلام تھا اس نے چند امیر لوگوں کے ایک غلام کا کان کاٹ ڈالا۔ اس کے لوگ آں حضرتؐ کے پاس فریاد لائے آپ نے اُس کا کچھ تاوان نہیں دلایا۔ (خطابی نے کہا یہاں مجرم غلام سے لڑکا مراد ہے جو آزاد تھا اور اس کا قصور خطا کے ہو گا۔ چونکہ اس کے عزیز واقربا محتاج تھے آپ نے اُن سے کوئی دیت نہیں دلائی اور جس کا کان کاٹا گیا وہ بھی آزاد لڑکا ہو گا۔ کیونکہ اگر وہ غلام ہوتا تو عاقلہ غلام کی دیت نہیں اٹھاتی بلکہ خود غلام کی گردن اُس کا بوجھ اٹھاتی ہے)

اِنَّ عَلِیًّا بَعَثَ اِلَیْهِ بِصَحِیْفَةٍ فَقَالَ لِلرَّسُوْلِ اَغْنِهَا عَنَّا۔ حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کے پاس ایک کتاب بھیجی (جس میں زکوٰۃ کے احکام تھے تاکہ وہ اس کے مطابق عمل کریں) انھوں نے حضرت علیؓ کے بھیجے ہوئے شخص سے کہا یہ کتاب واپس لے جا اپنے پاس رہنے دے (ہم کو بتلانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم کو زکوٰۃ کے مسائل معلوم ہیں)

وَاَنَا لَا اُغْنِیْ لَوْ کَانَتْ لِیْ مَنْعَةٌ۔ میں کیا کر سکتا تھا۔ اگر میرے حمایتی لوگ ہوتے تو میں اُن کو دفع کرتا ہٹاتا، ان کے شر کو روکتا۔

وَرَجُلٌ سَمَّاهُ النَّاسُ عَالِمًا وَلَمْ یَغْنَ فِی الْعِلْمِ یَوْمًا سَالِمًا۔ اور ایک وہ شخص جس کو لوگ مولوی اور عالم کہیں حالانکہ وہ پورے ایک دن بھی علم میں نہیں رہا، سالم ایک دن بھی اس نے علم حاصل کرنے میں نہیں گزارا۔

طَرَّقَتْ بِغِنَائِهِمَا وَفَرَّتْ بِحَیَائِهِمَا۔ (حضرت علیؓ نے ابو بکر صدیقؓ کی تعریف میں کہا) تم نے تو دنیا کا مزہ بھی اٹھا لیا اور اُس کی بارش سے کامیاب ہوئے۔

اَلَمْ اَکُنْ اَغْنَیْتُکَ عَمَّا تَرٰی۔ ایوب کیا میں نے تم کو اس سے بے پرواہ نہیں کیا، جو تم دیکھ رہے ہو (یعنی سونے کی ٹڈیاں دیکھ کر ان کے لینے کو کیوں لپکے میں نے تو تم کو بہت مال اور دولت دے رکھی ہے حضرت ایوبؑ نے کیا عمدہ جواب عرض کیا)۔

لَا غِنٰی بِیْ عَنْ بَرَکَتِكَ۔ بھلا میں تیری عطا اور بخشش سے بھی کہیں بے پرواہ ہو سکتا ہوں (لاکھ مالدار ہو جاؤں پر تیرا تو محتاج اور بھیک منگا رہوں گا۔

کَانَ مِنْ اَعْظَمِ الْمُسْلِمِیْنَ غَنَاءً۔ وہ سب مسلمانوں سے زیادہ قائم مقامی اور کفایت کے لائق تھے۔

مَنْ یَّسْتَغْنِ بِاللّٰهِ یُغْنِهِ اللّٰهُ۔ جو اللہ کے دیئے ہوئے پر دوسروں سے بے پرواہ رہے گا، (اُن سے اپنی حاجت نہیں چاہے گا) تو اللہ تعالیٰ اُس کو بے پرواہ کر دے گا (اُس کو اتنا دے گا کہ غیروں سے اُس کو مانگنے کی ضرورت نہ رہے گی۔ یا اُس کے دل کو ایسا غنی کر دے گا کہ وہ سوال کو پسند نہ کرے گا اور جو موجود ہے اس پر قناعت کرے گا)۔

یَا عَائِشَةُ اَلَا تُغَنِّیْنَ یَا تُغَنِّیْنَ۔ عائشہ گانے والیاں نہیں گاتیں (یہ صیغہ غائب کیونکہ اکثر لونڈیاں اور کم درجہ کی عورتیں گایا کرتی ہیں اور آزاد شریف عورتیں اُس سے پرہیز کرتی ہیں) یا عائشہ تم گانا کیوں نہیں کرتیں

اِنَّ عُمَرَ کَانَ فِیْ مَسِیْرٍ فَتَغَنّٰی فَقَالَ هَلَّا زَجَرْتُمُوْنِیْ اِذَا لَغَوْتُ۔ حضرت عمرؓ ایک سفر میں جا رہے تھے (دل گھبرایا) تو وہ یکایک گانے لگے (جب صحابہؓ نے ان پر اعتراض کیا تو) فرمایا تم نے مجھ کو ڈانٹا کیوں نہیں، جب ہم نے ایک لغو کام کیا (گانے کو ایک لغو اور بیہودہ کام قرار دیا۔ کیونکہ اُس میں نہ دنیا کا فائدہ ہے اور نہ آخرت کا کچھ ثواب۔ گویا ایسا گانا رفع وحشت کے لئے جائز ہے)۔

اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ۔ میں شرکت سے بے پرواہ ہوں (یعنی میرا کوئی شریک نہیں ہے اس لئے اگر کوئی نیک کام خالص میری رضامندی کے لئے کرے تو میں قبول کر لیتا ہوں۔ اگر میرے ساتھ اور کسی کو بھی شریک کرے تو

Marfat.com

میں بے پرواہ ہوں میں اس کام میں کوئی حصہ نہیں لیتا
بلکہ سارا اسی کے سر مار دیتا ہوں جس کو میرے ساتھ
شریک کیا گیا تھا)۔
اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ ۔ گانا منافقت کو اُگاتا ہے
(اُس کا ثمرہ نفاق ہے مُراد وہی گانا ہے جو حرام ہو)۔
اَلْغِنَاءُ رُقْیَةُ الزِّنَا ۔ گانا زنا کا منتر ہے (جہاں
گانے بجانے کا شوق ہوا تو رفتہ رفتہ زنا اور بدکاری بھی
کرنے لگتا ہے)۔
اَوْشَكَ اللّٰهُ لَهُ بِالْغَنَاءِ ۔ اللہ تعالیٰ عنقریب
اُس کو کافی ہوگا (یا تو وہ مرجائے گا اُس کو دولت
کی حاجت ہی نہ رہے گی یا مالدار ہو جائے گا)۔
اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ ۔ اللہ
تعالیٰ ایسے بندے کو دوست رکھتا ہے جو پرہیزگار اور
مالدار (یا لوگوں سے بے پرواہ صبر کرنے والا) گمنام پوشیدہ
ہو (لوگوں میں نامور اور مشہور نہ ہو۔ ایک روایت میں
اَلْحَفِیَّ حاءِ حطی سے ہے۔ یعنی مہربان رحم دل سب
لوگوں سے نیک سلوک کرنے والا)۔
اَسْأَلُكَ الْغِنَا ۔ میں تجھ سے دل کی تونگری اور بے
پرواہی مانگتا ہوں (یہاں غنا سے دنیا کی مال و دولت مُراد
نہیں ہے بلکہ دل کی وسعت اور کشائش۔ جیسے ایک
بزرگ نے فرمایا ہے "تونگری بدل است نہ بہ مال")۔
نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِیْهُ اِنِ احْتِیْجَ اِلَیْهِ نَفَعَ وَ
اِنِ اسْتُغْنِیَ عَنْهُ اَغْنٰی نَفْسَهُ ۔ عالم آدمی بھی کیا
اچھا آدمی ہے اگر لوگ اپنی احتیاج اُس کے پاس لے جائیں
(اُس سے دینی مسائل اور علم کی باتیں دریافت کریں) تو وہ
فائدہ پہنچائے (دین کی باتیں بتلائے شریعت کا علم سکھائے)
اور اگر اُس سے بے پرواہی کریں تو وہ بھی اپنے آپ کو بے
پرواہ رکھے (جاہلوں سے کوئی اپنی حاجت پیش نہ کرے۔
نہ ان سے کسی دنیاوی منفعت کا طالب ہو، بلکہ عبادتِ الٰہی
تلاوتِ قرآن، درس و تدریس حدیث میں اپنا وقت گزارے)
لَا یُغْنِیْ حَذَرٌ مِّنْ قَدَرٍ ۔ جو تقدیر میں بدا ہے
اُس سے بچنا کوئی فائدہ نہیں دیتا (بلکہ لاکھ احتیاط کرو
لیکن تقدیر میں جو مصیبت لکھی ہے وہ ضرور آئے گی)۔
اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آدمی احتیاط اور ہوشیاری
اور انجام بینی چھوڑ دے کیونکہ دوسری حدیثوں میں اس
کی تاکید آئی ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ سب طرح ہوشیاری
اور احتیاط پر چلتا رہے مگر دل میں یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ
تعالیٰ نے جو تقدیر میں لکھ دیا ہے وہ ضرور پورا ہوگا۔ اگر
باوصف احتیاط اور ہوشیاری کے کوئی مصیبت پیش آئے
تو تقدیر پر شاکر رہے بے صبری اور بے قراری نہ کرے)۔
اِنَّ الْقُرْاٰنَ نَزَلَ بِالْحُزْنِ فَاِذَا قَرَأْتُمُوْهُ فَابْكُوْا
فَاِنْ لَّمْ تَبْكُوْا فَتَبَاكَوْا وَتَغَنَّوْا بِهٖ فَمَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ
بِالْقُرْاٰنِ فَلَیْسَ مِنَّا ۔ قرآن رنج و غم کے ساتھ اترا ہے
جب تم قرآن پڑھو تو روؤ، اگر رونا نہ آئے تو رونے کی صورت
بناؤ اور خوش آوازی سے قرآن پڑھو جو شخص خوش آوازی سے قرآن نہ پڑھے وہ ہم سے
نہیں ہے (بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ قرآن کی وجہ سے
بے پرواہ رہو جو شخص قرآن کو حاصل کر کے (دنیا داروں
سے بے پرواہ نہ رہے) وہ ہم میں سے نہیں ہے)۔
جَوَارٍ یَتَغَنَّیْنَ وَیَضْرِبْنَ بِالْعُوْدِ ۔ لونڈیاں گا رہی
تھیں ستار بجا رہی تھیں۔

بابُ الغین مع الواو

غَوْثٌ ۔ مدد کرنا، اعانت کرنا۔
تَغْوِیْثٌ ۔ وا غوثاہ کہنا (یعنی فریاد کرنا)
غَوْثٌ اور غُوَاثٌ اور غَوَاثٌ ۔ فریاد رسی۔
اِغَاثَةٌ ۔ فریاد رسی کرنا، مدد کرنا۔
غِیَاثٌ ۔ فریاد رسی۔
اِسْتِغَاثَةٌ ۔ فریاد کرنا مدد چاہنا۔

Marfat.com

فَهَلْ عِنْدَكَ غَوَاثٌ۔ کیا تو فریاد رسی کر سکتا ہے (ہماری کچھ مدد ایسی سخت مصیبت میں کر سکتا ہے۔ یہ حضرت ہاجرہ نے حضرت جبرئیلؑ کی آواز سُن کر فرمایا تھا)۔

اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا۔ یا اللہ ہماری فریاد کو پہنچ (ہماری مدد کر)

فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيْثُنَا۔ اللہ سے دعا فرمایئے وہ ہم پر پانی برسائے (یہ غَاثَ يَغِيْثُ سے نکلا ہے۔ یعنی پانی برسایا) (عرب لوگ کہتے ہیں:

غَاثَ اللّٰهُ الْبِلَادَ۔ اللہ نے شہروں پر پانی برسایا)۔

فَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ مُغَوِّثِيْنَ لِعِيْرِهِمْ۔ قریش کے لوگ اپنے قافلہ کی مدد کرنے کے لئے نکلے (اگر مُغَوِّثِيْنَ مروی ہو تو بھی معنی وہی ہوں گے)۔

وَكَانَ يَغُوْثُ قُبَالَ بَابِ الْكَعْبَةِ (یعوق کعبہ کے داہنی طرف ایک بت تھا اور نسر بائیں طرف) اور یغوث دروازۂ کعبہ کے سامنے۔

يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ۔ اے فریادیوں کے فریادرس (سب کی فریاد سُننے والے)۔

مَنْ كَانَ لَهٗ بِنْتَانِ فَوَاغَوْثَاهُ۔ جس کی دو بیٹیاں ہوں ہائے فریاد (اس کی حالت واجب الرحم ہے بیٹیوں کی پرورش تعلیم و تربیت پھر اُن کی شادی بیاہ پھر دامادوں کی بے اعتنائیاں بڑی فکروں اور مصیبتوں کا سامنا ہوتا ہے)۔

غَوْجٌ۔ مرجانا جیسے تَغَوُّجٌ۔

غَوْرٌ یا غُؤُوْرٌ۔ پست جگہ میں آنا جھکانا، داخل ہونا، باریک نظر کرنا، زمین میں جذب ہو جانا، اندر گھس جانا، ڈوب جانا۔

غَارَهُمُ اللّٰهُ بِخَيْرٍ غِيَارًا۔ اللہ اُن کو بارش اور ارزانی عطا فرمائے، روٹی رزق دے۔

غَارَ النَّهَارُ غَوْرًا۔ سخت گرمی کا دن ہے

تَغْوِيْرٌ۔ پست جگہ میں داخل ہونا۔ زمین میں جذب ہو جانا، ڈوب جانا، دوپہر دن کو آنا، یا اترنا یا سونا یا چلنا، ہزیمت دینا، شکست دینا۔

مُغَاوَرَةٌ۔ لوٹ لینا، غارت کرنا۔

اِغَارَةٌ۔ پستی میں آنا، جلد چلنا، دشمن کو ہٹانا، خوب بٹنا، سوکن کرنا، خوب دوڑنا۔

تَغَوُّرٌ۔ پستی میں آنا۔

تَغَاوُرٌ۔ ایک دوسرے کو غارت کرنا۔

اِغْتِيَارٌ۔ نفع اٹھانا۔

اِسْتِغَارَةٌ۔ لوٹنا، پستی میں جانے کا ارادہ کرنا۔

اِنَّهٗ اَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا۔ آں حضرتؐ نے بلال بن حارث کو قبلیہ کی کانوں کا ٹھیکہ دیا (مانوپولی)، بلند اور پست دونوں مقاموں کی کانوں کا (قبلیہ منسوب ہے قبل کی طرف جو ساحل سمندر پر ایک مقام ہے۔ مدینہ سے پانچ دن کی مسافت پر)۔

اِنَّكُمْ قَدْ اَخَذْتُمْ فِيْ شِعْبَيْنِ بَعِيْدَيِ الْغَوْرِ (آں حضرتؐ نے چند لوگوں کو دیکھا وہ تقدیر میں بحث کر رہے ہیں تو فرمایا) تم تو ایسی دو گھاٹیوں میں اترے ہو جو بہت گہری ہیں (اُن کی تہہ تک پہنچنا دشوار ہے اسی طرح تقدیر کی حکمت سمجھنا دشوار ہے)۔

وَمَنْ اَبْعَدُ غَوْرًا فِي الْبَاطِلِ مِنِّيْ۔ مجھ سے زیادہ باطل کی تہہ میں جانے والا کون ہے یا جو مجھ سے بھی زیادہ باطل کی تہہ میں دُور جانے والا ہے۔

وَيْحَكَ مَا وَرَاءَكَ فَوَاللّٰهِ مَا بِتُّ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ اِلَّا تَغْوِيْرًا (نہاوند سے سائب حضرت عمرؓ کے پاس آئے فتح کی بشارت دینے کو۔ آپ نے فرمایا ارے افسوس (جلد بتا) کیا خبر لایا ہے، میں تو اس رات کو سویا تک نہیں، مگر اس قدر کم جتنا دوپہر کو قیلولہ کرتے ہیں (آپ کو رات بھر لشکر اسلام کی فکر اور تشویش رہی۔ ایک روایت میں تَغْرِيْرًا ہے یعنی ایک ہلکی نیند کے سوا۔ یہ غرار سے نکلا ہے بمعنی نوم قلیل)۔

Marfat.com

فَاَتَیْنَا الْجَیْشَ مُغَوِّرِیْنَ ۔ ہم لشکر میں اُس وقت پہنچے جب وہ دوپہر کو آرام لینے کیلئے اُترے ہوئے تھے۔

اٰھُہُنَا غَرَرْتَ ۔ کیا یہاں تک تو گیا تھا۔

اَشْرِقْ ثَبِیْرُ کَیْمَا نُغِیْرَ ۔ ارے ثبیر (مزدلفہ کا پہاڑ) چمک جا تاکہ ہم جلدی سے چلیں یا قربانیوں کے گوشت اڑائیں، لوٹیں یا بستی میں داخل ہوجائیں۔

فَغَارَ سَہْمُ اللّٰہِ ذِی الرَّقِیْبِ (اس کا بیان کتاب الراء میں گزر چکا ہے ملاحظہ ہو مادہ رقب)۔

مَنْ دَخَلَ اِلٰی طَعَامٍ لَمْ یُدْعَ اِلَیْہِ دَخَلَ سَارِقًا وَّخَرَجَ مُغِیْرًا ۔ جو شخص بن بلائے کھانے پر آجائے (ضیافت میں جائے) گویا وہ چور بن کر گیا اور ڈاکو بن کر نکلا۔

کُنْتُ اُغَاوِرُھُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ ۔ میں جاہلیت کے زمانہ میں اُن کو لوٹا کرتا (وہ ہم کو لوٹتے)۔

وَبِیْضٌ تَلَأْلَأُ فِیْ اَکُفِّ الْمَغَاوِرِ ۔ سفید تلواریں جو بڑے لٹیروں کے ہاتھوں میں چمکتی ہیں (مَغَاوِر جمع ہے مُغَاوِر کی یا مِغْوَار کی۔ یعنی بہت لوٹنے والا بڑا ڈاکو)۔

بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاۃٍ فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمُغَارَ اسْتَحْثَثْتُ فَرَسِیْ ۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک جہاد میں بھیجا، جب ہم لوٹ کے مقام پر پہنچے تو میں نے اپنے گھوڑے کو تیز کیا۔

مَا ظَنُّکَ بِامْرِئٍ جَمَعَ بَیْنَ ھٰذَیْنِ الْغَارَیْنِ تم اس شخص کو کیا سمجھتے ہو جو ان دو لشکروں کو ملا دے (غار جماعت اور گروہ کو بھی کہتے ہیں)۔

لِیَجْمَعَا بَیْنَ ھٰذَیْنِ الْغَارَیْنِ ۔ ان دونوں گروہوں کو ملا دیں۔

عَسَی الْغُوَیْرُ اَبْؤُسًا ۔ کہیں ایسا نہ ہو یہ چھوٹا غار آفت بن جائے (یہ ایک مثل ہے جو زبان عرب میں تہمت کے وقت کہی جاتی ہے۔ حضرت عمرؓ نے یہ اس وقت کہا جب ایک شخص پڑا ہوا بچہ لے کر آیا تھا۔ مطلب یہ تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تو نے اُس بچہ کی ماں سے زنا کیا ہو پھر اب اُس کو اٹھا کر لایا ہو۔ اور یہ کہتا ہے کہ میں نے پڑا ہوا پایا۔ یہ مثل اُس وقت سے شروع ہوئی کہ کچھ لوگ دشمن سے بھاگ کر ایک غار میں جاکر چھپ گئے لیکن دشمن وہیں آپہنچا اور اُن سب کو قتل کیا وہ غار سے نکل نہ سکے، گویا غار ان کے لئے آفت اور مصیبت ہوگیا)

فَسَاحَ وَلَزِمَ اَطْرَافَ الْاَرْضِ وَغِیْرَانَ الشِّعَابِ ۔ انھوں نے سیاحت شروع کی اور زمین کے اطراف لازم کرلئے اور گھاٹیوں کے غار (غِیْرَان جمع ہے غار کی)

کَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَارٍ فَنُکِبَتْ اِصْبَعُہٗ آنحضرت ایک لشکر میں تھے آپ کی انگلی کو مار لگی۔

حَتّٰی یُصْبِحَ وَیَنْظُرَ وَاَغَارَ ۔ آپ جب کسی قوم پر رات کو پہنچتے تو صبح تک انتظار کرتے اگر ان میں اذان کی آواز سنتے تو ان کو نہ لوٹتے ورنہ صبح کو سویرے اُن پر حملہ کر دیتے۔

کَانَ یُغِیْرُ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ ۔ جب صبح کی روشنی نمودار ہوتی تو آپ حملہ کرتے (اُن کو لوٹتے اگر اذان کی آواز نہ سنتے کیونکہ معلوم ہو جاتا کہ وہ کافر ہیں)۔

یُغِیْرُوْنَ عَلٰی مَنْ حَوْلَھَا ۔ اُس عورت کے گرد وپیش جو گاؤں تھے ان کو لوٹتے (جس گاؤں میں وہ عورت تھی اُس کو چھوڑ دیتے)۔

فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمُغَارَ ۔ جب ہم لوٹنے کے مقام پر پہنچے

شَنُّ الْغَارَۃِ ۔ لوٹ کھسوٹ کرنا، چھینا جھپٹی کرنا۔

مَغَارَۃٌ ۔ غار، ہر وہ مقام جس میں داخل ہو کر تو غائب ہو جائے۔

کَانَ یَمُرُّ بِالتَّمْرِ الْعَائِرَۃِ ۔ آنحضرتؐ راستہ میں پڑی ہوئی کھجور سے گزرتے

Marfat.com

ثُمَّ يَغُوْرُ مَا وَرَاءَهُ مِنَ الْقُلُبِ۔ پھر جو بے حصار کنوئیں اُس کے پیچھے ہیں ان کو بند کر دے یا خراب کر دے (ایک روایت میں يُعَوِّرُ ہے عین مہملہ سے یعنی اُن کو برباد کرے)۔

غَارِ ثَوْرٍ۔ وہ غار جہاں آں حضرت ابو بکر صدیق رض کے ساتھ ہجرت کے وقت چھپے تھے۔ یہ مکہ سے تین میل پر ہے۔

غَوْرٌ۔ تہامہ اور ممالک یمن کو بھی کہتے ہیں چونکہ وہ پست حصہ میں واقع ہیں جیسے نجد بلند حصہ میں۔

غُوْرٌ۔ ملک خراسان کے چند شہر مشرقی جانب۔

مُغِيْرَةُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ۔ وہ شخص جس کا خون آنحضرتؐ نے ہدر کر دیا تھا۔ حضرت علی رض نے اُس کو مار ڈالا۔

مُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ۔ مشہور صحابی ہیں۔ جنگِ احزاب کے بعد ۵ھ میں اسلام لائے۔ معاویہؓ کے زمانہ میں کوفہ کے عامل تھے۔ یزید کی خلافت کو انہوں نے ہی جمایا۔

غَوْصٌ یا مَغَاصٌ یا غِيَاصَةٌ یا غِيَاصٌ۔ ڈوب جانا، غوطہ کھانا، حملہ کرنا، غور کرنا۔

غَوَّاصٌ۔ غوطہ خور۔

نَهَى عَنْ ضَرْبَةِ الْغَائِصِ۔ غوطہ خور کے غوطہ بیچنے سے آپ نے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ غوطہ خور ایک شخص سے کہے، میں اپنا ایک غوطہ اتنے روپیوں کے بدلے تیرے ہاتھ بیچتا ہوں۔ یعنی جو مال اس غوطہ میں نکلے وہ تیرا ہے اگر کچھ نہ نکلے تو تیری قسمت۔ اس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں دھوکا ہے شاید کچھ نہ نکلے)۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْغَائِصَةَ وَالْمُغَوِّصَةَ۔ اللہ نے لعنت کی اُس عورت پر جو حیض میں ہو اور اپنے خاوند کو خبر نہ کرے۔ وہ اُس سے (پاک سمجھ کر) جماع کرے۔ اور اُس عورت پر جو پاک ہو لیکن اپنے خاوند سے کہے میں حائضہ ہوں۔

إِنِّي وُلِّيتُ الْغَوْصَ فَأَصَبْتُ مَالًا۔ مجھ کو غوطہ مارنے کا اختیار دیا گیا اور مال نکالنے کا۔

غَاصَ فِي الْمَعَانِي۔ معانی اور مطالب میں غور کیا۔

لَا يَنَالُهُ غَوْصُ الْفِطَنِ۔ بڑے عقلمند آدمی کا بھی غور اس کو نہیں پا سکتا (یعنی ذاتِ الٰہی کا ادراک نہیں کر سکتا اس کی کنہہ تک نہیں پہنچ سکتا)۔

غَوْطٌ۔ کھودنا، داخل ہونا، دھنس جانا۔

تَغْوِيْطٌ۔ لقمہ دینا یا بڑا کرنا یا گہرا کنواں کھودنا۔

تَغَوُّطٌ۔ پاخانہ پھرنا۔

تَغَاوُطٌ۔ ڈوبنا

اِنْغِيَاطٌ۔ مڑنا، دُہرا ہونا۔

غَائِطٌ۔ نرم، کشادہ، ہموار زمین (اب پاخانہ کے مقام کو کہنے لگے بلکہ خود پاخانہ پھرنے کو کیونکہ عرب لوگ پاخانہ پھرنے کے لئے ایسی ہی جگہ تلاش کرتے تھے)۔

وَانْسَدَّتْ يَنَابِيعُ الْغَوْطِ الْأَكْبَرِ وَأَبْوَابُ السَّمَاءِ۔ زمین کی تہہ کے چشمے بند ہو گئے (یعنی سوتے جن میں سے پانی پھوٹ رہا تھا) اور آسمان کے دروازے بھی (جہاں سے پانی برس رہا تھا)۔

لَا يَذْهَبُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ يَتَحَدَّثَانِ۔ دو آدمی اس طرح نہ جائیں کہ پاخانہ پھرتے وقت باتیں کرتے رہیں (بلکہ رفع حاجت کے وقت خاموشی اور تنہائی لازم ہے)۔

إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ۔ جب تم حاجت کے لئے جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ کر کے پاخانہ نہ پھرو۔

وَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَغَوَّطَ انْشَقَّتِ الْأَرْضُ فَابْتَلَعَتْ غَائِطَهُ وَبَوْلَهُ لِمَا رُوِيَ يَا عَائِشَةُ أَوَمَا عَلِمْتِ أَنَّ الْأَرْضَ تَبْتَلِعُ مَا يَخْرُجُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ پھرنے کا ارادہ فرماتے تو زمین پھٹ جاتی اور آپؐ کا پیشاب یا

Marfat.com

پاخانہ نگل جاتی. کیونکہ حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے کہ، آں حضرت ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ زمین اُن چیزوں کو نگل جاتی ہے جو پیغمبروں کے جسم سے نکلتا ہے (پیشاب، پاخانہ وغیرہ۔ ذہبی نے کہا یہ حدیث موضوع ہے اس کو حسین بن علوان نے بنایا جو جھوٹا کذاب ہے)۔

غَاطَ یَغُوْطُ۔ داخل ہوا، داخل ہوتا ہے۔

اِنَّ رَجُلاً جَاءَہٗ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْ لِاَھْلِ الْغَائِطِ یُحْسِنُوْا مُخَالَطَتِیْ۔ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ آپ اس زمین والوں سے فرما دیجئے جہاں میں رہتا ہوں کہ میرے ساتھ اچھی طرح مل کر رہیں۔

تَنْزِلُ اُمَّتِیْ بِغَائِطٍ یُسَمُّوْنَہُ الْبَصْرَۃَ۔ میری اُمت ایک نرم ہموار پست زمین پر اُترے گی جس کو بصرہ کہیں گے (طیبی نے کہا بصرہ سے مراد یہاں بغداد ہے کیونکہ دجلہ وہیں ہے اور بصرہ اس کو اس لئے کہہ دیا کہ وہ توابع بصرہ میں سے ہے یا وہاں ایک موضع ہے جس کو باب البصرہ کہتے ہیں)۔

اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَ الْمَلْحَمَۃِ بِالْغُوْطَۃِ اِلٰی جَانِبِ مَدِیْنَۃٍ یُقَالُ لَھَا دِمَشْقُ (بڑی جنگ کے دن جو مسلمانوں اور نصاریٰ میں قیامت کے قریب ہوگی) مسلمانوں کا خیمہ غوطہ میں ہوگا۔ ایک شہر کے کونے پر جس کا نام دمشق ہوگا (غوطہ اُن باغوں اور چشموں کا نام ہے جو شہر دمشق کے گرداگرد ہیں۔ بعضوں نے کہا غوطہ خود ایک بستی ہے دمشق کے قریب، غرض یہ ہے کہ اس جنگ میں مسلمانوں کا لشکر وہاں قیام کرے گا۔

لَا یَتَغَوَّطُوْنَ۔ (بہشتی لوگ) پاخانہ، پیشاب نہیں کریں گے (ایک خوشبودار پسینہ ان کے جسم سے نکلے گا اسی سے غذا کی تحلیل ہو جائے گی۔ کیونکہ بہشت کی غذا ایسی لطیف اور نورانی ہوگی کہ اس میں سے غلیظ فضلہ نہیں نکلے گا)۔

اِذَا دَخَلْتُمُ الْغَائِطَ۔ جب تم پاخانہ میں جاؤ۔

غَاغٌ۔ پودینہ، بہت سے آدمی ملے جلے (جن میں ہر قسم کے لوگ ہوں)۔

غَوْغَاءٌ۔ ٹڈی جب وہ پر نکالے اور ایک کیڑا مچھر کے مشابہ لیکن وہ کاٹتا نہیں۔

یَحْضُرُکَ غَوْغَاءُ النَّاسِ۔ آپ کے پاس عام کم درجہ کے لوگ جن کا میلان شر و فساد کی طرف ہوتا ہے جمع ہوں گے (غوغاء کے معنی غل غپاڑا، چیخ پکار بھی آئے ہیں)۔

غَوْلٌ۔ ہلاک کرنا، بے خبری میں پکڑ لینا، عقل کی خرابی۔

مُغَاوَلَۃٌ۔ جلدی چلنا، جلدی کرنا۔

تَغَوُّلٌ۔ رنگ بدلنا۔

تَغَاوُلٌ۔ شرط کرکے آگے بڑھنا، جلدی کرنا

اِغْتِیَالٌ۔ ہلاک کرنا، دھوکے سے مار ڈالنا اکیلے مقام میں لے جانا، یا پوشیدہ قتل کرنا۔

غَائِلَۃ۔ آفت، فساد، شر، بھاگنا، فسق و فجور وغیرہ۔

لَا غُوْلَ وَلَا صَفَرَ۔ نہ غول کوئی چیز ہے نہ تیرہ تیزی کا مہینہ (عرب لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ غول جنگل میں ایک قسم کا شیطان ہوتا ہے جو مختلف صورتوں میں ظاہر ہو کر مسافر کو راستہ بھلا دیتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس خیال کو باطل فرمایا اور بتلا دیا کہ غول کوئی چیز نہیں ہے بعضوں نے کہا کہ غول کے وجود کی نفی منظور نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ غول کچھ نہیں کر سکتا یعنی کسی کو راستہ نہیں بھلا سکتا۔ اور دلیل اس کی دوسری حدیث میں ہے)۔

لَا غُوْلَ وَلٰکِنَّ السَّعَالِیْ۔ غول کوئی چیز نہیں ہے البتہ جنوں میں بعضے جادوگر ہوتے ہیں۔ (جو مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتے ہیں اور آدمی کو پریشان کرتے ہیں)۔

مترجم کہتا ہے تیرہ تیزی کے مہینے یعنی صفر کو عرب لوگ منحوس جانتے تھے اور ہندوستان کے جاہل لوگ بھی اب تک اس کو منحوس جانتے ہیں یہ خیال غلط ہے

Marfat.com

دوسری حدیث میں ہے کہ سب دن اللہ ہی کے دن ہیں اور غول کے وجود کی نفی فلسفۂ جدیدہ کی رُو سے قرینِ قیاس ہے کیونکہ عرب لوگ غول اس روشنی کو سمجھتے تھے جو دُور سے جنگل میں نظر آتی ہے، خصوصاً قبرستانوں اور مرگھٹوں میں، جب اُس کے پاس جاؤ تو وہ روشنی ہٹ کر دوسرے مقام میں چلی جاتی ہے اب تحقیق اور تجربہ سے معلوم ہوا کہ بعض زمین میں، خصوصاً ہڈیوں میں فاسفورسی مادہ ہوتا ہے جو رات کو چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ یہی مادہ اللہ تعالیٰ نے جگنو میں رکھا ہے جو رات کو چمکتا رہتا ہے اور اسی مادہ سے دیاسلائی بنتی ہے)۔

اِذَا تَغَوَّلَتِ الْغِيْلَانُ فَبَادِرُوْا بِالْاَذَانِ۔ جب غول طرح طرح کے رنگ بدل کر نمودار ہوں تو اذان میں جلدی کرو (اذان سے شیطان بھاگ جاتے ہیں غول بھی ایک قسم کے شیاطین ہیں۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ غول کے وجود کی نفی اگلی حدیث میں منظور نہیں ہے واللہ اعلم)۔

اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ۔ تیری پناہ اس سے کہ میں نیچے کی طرف سے بیخبری میں ہلاک کیا جاؤں۔

لَا فِيْهَا غَوْلٌ ۔ بہشت کی شراب میں عقل کی خرابی اور ہلاکت نہ ہوگی۔

اَلْغَضَبُ غُوْلُ الْحِلْمِ۔ غصہ، تحمل اور بردباری کا غول ہے (اُس کو ہلاک کر دیتا ہے یعنی جب غصہ کی عادت پڑ گئی تو تحمل کی صفت مِٹ جاتی ہے)۔

كَانَ لِيْ تَمْرٌ فِيْ سَهْوَةٍ فَكَانَتِ الْغُوْلُ تَجِيْئُ فَتَاْخُذُ۔ میرے پاس کوٹھے (یا مچان یا خزانے) میں کھجور رہتی، غول آ کر اس میں سے لیجاتے (یعنی شیطان کھجور چرا کر لے جاتے۔ یہ ابو ایوبؓ کا قول ہے اور دوسری صحیح حدیث سے جو ابوہریرہؓ سے مروی ہے شیطان کا کھجور چرانا ثابت ہوتا ہے)۔

اِنَّهٗ اَوْجَزَ الصَّلٰوةَ فَقَالَ كُنْتُ اُغَاوِلُ حَاجَةً لِيْ۔ عمار بن یاسرؓ نے ایک بار مختصر نماز پڑھی اور فرمایا ایک ضروری کام کے لئے مجھے جلد جانا تھا۔

بَعْدَ مَا نَزَلُوْا مُغَاوِلِيْنَ۔ بہت دُور چلنے کے بعد اُترے۔

كُنْتُ اُغَاوِلُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ میں تو جاہلیت کے زمانہ میں اُن کو لوٹنے اور غارت کرنے میں جلدی کیا کرتا۔

لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ۔ نہ اس غلام میں کوئی عیب (بیماری وغیرہ) ہے اور نہ اس معاملہ میں کوئی فریب و دغابازی ہے (مثلاً وہ غلام چوری کا مال ہو اس کا مالک اگر اُس کو لے لے۔ اب خریدار کی رقم تباہ و برباد ہو وہ بائع پر نالش کرتا پھرے۔ عرب لوگ کہتے ہیں: غَالَهٗ يَغُوْلُهٗ اور اِغْتَالَهٗ يَغْتَالُهٗ۔ اُس کو ہلاک کیا یا کرتا ہے)۔

بِاَرْضٍ غَائِلَةِ النِّطَاءِ۔ ایسے ملک میں جس کی دُوری چلنے والوں کو ہلاک کرتی ہے۔

وَيَبْغُوْنَ لَهُ الْغَوَائِلَ۔ اس کے ہلاک کرنے کی فکر میں ہیں (مہلک تدبیریں کر رہے ہیں)۔

رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهَا مِغْوَلٌ مَا هٰذَا فَقَالَتْ مِغْوَلٌ اَبْعَجُ بِهٖ بُطُوْنَ الْكُفَّارِ۔ آنحضرتؐ نے بی بی اُمِّ سلیم کے پاس ایک خنجر یا ایک چھرا دیکھا، پوچھا یہ کیا ہے۔ انھوں نے عرض کیا یہ ایک چھرا ہے جس سے میں کافروں کے پیٹ پھاڑوں گی (اگر کوئی کافر میرے پاس آ گیا تو اس کو اس سے ماروں گی سبحان اللہ عرب کی عورتوں کی بہادری کا کیا کہنا۔ حضرت صفیہؓ آنحضرتؐ کی پھوپی نے جنگ احزاب میں ایک یہودی کو مار گرایا جو مجاہدین کی خواتین میں گھسنا چاہتا تھا)۔

اِنْتَزَعْتُ مِغْوَلًا فَوَجَأْتُ بِهٖ كَبِدَهٗ۔

Marfat.com

میں نے ایک خنجر لیا اور اُس سے اُس کا جگر نکال ڈالا (یعنی کلیجہ پھاڑ ڈالا)۔

ضَرَبُوْہُ بِالْمِغْوَلِ عَلٰی رَأْسِہٖ۔ اُس کے سر پر چھرا مارا۔

مُقَارَبَۃُ النَّاسِ فِیْ اَخْلَاقِہِمْ اَمْنٌ مِّنْ غَوَائِلِہِمْ۔ لوگوں کے اخلاق اور عادات میں شریک رہنا ان کی ضرر رسانیوں سے محفوظ رہنا ہے۔

لَا تَبْذِلُوْا مَوَدَّتَکُمْ لِمَنْ بَغَاکُمُ الْغَوَائِلَ۔ تم اُس شخص سے دوستی مت رکھو جو تم کو نقصانات پہنچانا چاہے (ظاہر میں دوست دل میں دشمن ہو)۔

لَا یَنْقُبُ الْاَرْضَ وَلَا یَغُوْلُہٗ۔ وہ نہ زمین کو چھیدتا ہے نہ اُس پر غالب ہوتا ہے۔

اِذَا تَغَوَّلَتْ بِکُمُ الْغُوْلُ فَاَذِّنُوْا۔ جب غول طرح طرح کے رنگ بدل کر ظاہر ہوں تو اذان دو۔

مَا مِنَّا اَحَدٌ اِخْتَلَفَتْ اِلَیْہِ الْکُتُبُ وَاُشِیْرَ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ وَسُئِلَ عَنِ الْمَسَائِلِ وَحُمِلَتْ اِلَیْہِ الْاَمْوَالُ اِلَّا اُغْتِیْلَ۔ ہم اہل بیت میں سے جس کے پاس جگہ جگہ سے خط آئیں لوگ انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ کریں شریعت کے مسائل اُس سے پوچھے جائیں لوگ روپیہ اس کو بھیجیں وہ دھوکے سے ضرور قتل کیا جائے گا (حاکم وقت اس کی طرف سے متوہم ہو کر اُس کے قتل کی فکر کرے گا۔ خلفائے بنی اُمیّہ اور عباسیہ کے زمانہ میں بہت سادات اہل بیت اِسی گمان سے مارے گئے ان کو زہر دیا گیا۔ سب سے پہلے امام السادات قائم مقام خواجہؐ کائنات جناب امام حسن علیہ السلام کو زہر دیا گیا، ان کے بعد اکثر ائمہ کرام کو کمبخت نواصب اور خوارج نے طرح بہ طرح شہید کرایا۔ گو اس زمانہ میں امام حسین علیہ السلام نہیں ہیں مگر یزید اور یزید کے چیلے بے شمار پھیلے ہوئے ہیں کسی سید بنی فاطمہ کو ذرا سی بھی حکومت حاصل نہیں ہونے دیتے۔ سنہ ۱۲۰۰ ہجری میں سید احمد صاحبؒ بریلوی نے امامت شرعی قائم کرنے کی فکر کی تھی، لیکن ایسے ہی نام کے مسلمانوں نے ان کو شہید کرا دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون خیر ان سب خونوں کا بدلہ ہم امام مہدی علیہ وعلی آبائہ السلام کے عہد میں لے لیں گے)۔

اَخَافُ اَنْ تُغْتَالَ فَتُقْتَلَ۔ مجھ کو ڈر ہے کہیں تم کو اکیلے پا کر دھوکے سے مار نہ ڈالیں۔

وَلَمْ یَبْغِہَا غَائِلَۃً۔ اُس کی خرابی اور ضرر رسانی نہیں چاہی۔

اَلْبَیْضُ یَذْھَبُ بِقَرَمِ اللَّحْمِ وَلَیْسَ لَہٗ غَائِلَۃُ اللَّحْمِ۔ انڈے گوشت کی خواہش اور لت دُور کر دیتے ہیں اور ان میں گوشت کا ضرر بھی نہیں ہے (بہت گوشت کھانے سے ورم جگر سرطان پیدا ہوتا ہے۔ خون بگڑ کر خارشت اور کھجلی پیدا ہوتی ہے)۔

غَیْلَۃٌ۔ کا بیان آگے آئے گا۔

غَوِیٌّ۔ بچہ کا پیٹ دُودھ سے بگڑ جانا، یا دُودھ نہ مل کر ناتوان اور قریب بہ ہلاکت ہو جانا۔

غَیٌّ (اصل میں غَوْیٌ تھا) گمراہ ہونا، نامراد ہونا جہالت میں ڈوب جانا، گمراہ کرنا۔

غَوَایَۃٌ۔ گمراہی اور ضلالت۔

تَغْوِیَۃٌ اور اِغْوَاءٌ۔ گمراہ کرنا۔

تَغَاوِیْ۔ گمراہ بننا۔

اِنْغِوَاءٌ۔ گرنا، مائل ہونا۔

اِسْتِغْوَاءٌ۔ گمراہی چاہنا، گمراہ کرنا۔

مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِہِمَا فَقَدْ غَوٰی۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کرے (اُن کا حکم مانے یعنی قرآن و حدیث پر چلے) اُس نے راہ پائی اور جو کوئی اُن کی نافرمانی کرے وہ بھٹک گیا (راہ راست سے دُور پڑ گیا)۔

Marfat.com

لَوْاَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُکَ۔ (شب معراج میں جب آنحضرتؐ کے سامنے دو گلاس لائے گئے ایک میں دودھ تھا، اور ایک میں شراب. آپ نے دودھ کا پیالہ لے لیا. پھر آپ سے کہا گیا) اگر آپ شراب کا گلاس لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی (جیسے نصاریٰ گمراہ ہوئے ہیں. مطلب یہ ہے کہ تمام امت یا اکثر گمراہ ہو جاتی۔ کیونکہ اب بھی آپ کی امت میں کچھ لوگ گمراہ ہیں خصوصًا وہ نام کے مسلمان جو نصاریٰ سے بھی بڑھ کر شراب خواری اور سیندھی اور تاڑی نوشی میں مصروف رہتے ہیں بڑے شرم کی بات ہے کہ نصاریٰ کے دین میں شراب پینا حرام نہیں بلکہ متوالا ہونا منع ہے اس پر بھی نصاریٰ شراب کم پیتے ہیں اور اب تو اکثر نصاریٰ ایک قلم شراب خواری بالکل بند کرتے جاتے ہیں. مگر مسلمان جن کے دین میں شراب قطعی حرام ہے اس کا ایک قطرہ بھی پینا درست نہیں، غٹاغٹ شراب کی بوتلیں اڑا جاتے ہیں نہ اللہ اور رسول سے شرماتے ہیں نہ اپنی جان پر رحم کرتے ہیں، کم بخت نوجوان مرتے جاتے ہیں لیکن کسی طرح ان کی آنکھ نہیں کھلتی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

لَاَغْوَیْتَ النَّاسَ۔ (حضرت آدم سے حضرت موسیٰ نے کہا) تم نے (ممنوع درخت کھا کر) لوگوں کو بے راہ اور خراب کر دیا (اگر تم اس درخت میں سے نہ کھاتے تو ہم سب راہِ راست پر قائم رہ کر چین اور آرام سے بہشت میں زندگی بسر کرتے)۔

سَیَکُوْنُ عَلَیْکُمْ اَئِمَّۃٌ اِنْ اَطَعْتُمُوْھُمْ غَوَیْتُمْ قریب ہے وہ زمانہ تم پر ایسے لوگ حاکم بنیں گے کہ اگر تم ان کا کہا مانو تو تم گمراہ ہو جاؤ گے (مراد معاویہ اور یزید اور مروان وغیرہ ہیں. معلوم ہوا کہ حاکمِ اسلام کی اطاعت بھی وہیں تک لازم ہے جہاں تک کہ اس کا حکم خلافِ شرع نہ ہو. شریعت کے خلاف کسی کا حکم ماننا ناجائز ہے)۔

فَتَغَاوَوْا وَاللہِ عَلَیْہِ حَتّٰی قَتَلُوْہُ۔ قسم خدا کی یہ لوگ حضرت عثمان رضؓ پر اکٹھا ہو گئے یہاں تک کہ ان کو مار ڈالا۔

فَتَغَاوَی الْمُشْرِکُوْنَ عَلَیْہِ حَتّٰی قَتَلُوْہُ۔ (ایک مشرک نے آنحضرتؐ کو برا کہنا شروع کیا. ایک مسلمان نے اس کو مار ڈالا. اس پر سب مشرک اس مسلمان پر اکٹھا ہو گئے اور اس کو مار ڈالا. (ایک روایت میں فَتَعَادَوْا ہے عین مہملہ سے. جس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

اِنَّ قُرَیْشًا تُرِیْدُ اَنْ تَکُوْنَ مُغْوِیَاتٍ لِمَالِ اللہِ۔ قریش کے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے مال کو برباد کریں (سارا بیت المال خود ہضم کر جائیں. یہ حضرت عمرؓ نے فرمایا) (عرب کے لوگوں میں مُغَوَّیَاتٌ مستعمل ہے یہ جمع ہے مُغَوَّاۃٌ کی. یعنی وہ گڑھا جو بھیڑیے کے مارنے کو کھودتے ہیں اس میں ایک بکری کا بچہ باندھ دیتے ہیں۔ بھیڑیا اس کو پکڑنے کے لئے گڑھے میں کود پڑتا ہے پھر وہاں سے نکل نہیں سکتا)۔

مَنْ حَفَرَ مُغَوَّاۃً اَوْشَکَ اَنْ یَّقَعَ فِیْھَا۔ جو شخص دوسرے مسلمان بھائی کے لئے گڑھا کھودے، وہ قریب ہے کہ خود اس میں گرے گا (چاہ کن را چاہ درپیش)

اَعُوْذُبِکَ مِنْ کُلِّ لِصٍّ غَاوٍ۔ ہر چور گمراہ کرنے والے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْغَاوِیْنَ۔ یا اللہ ہم کو گمراہوں میں سے مت کر۔

اَلْوَاحِدُ فِیْہِ غَاوٍ وَالْاِثْنَانِ غَاوِیَانِ وَالثَّلٰثَۃُ نَفَرٌ۔ سفر میں اکیلا شخص گمراہ ہے. دو ہوں تو دونوں گمراہ ہیں. تین ہوں تو البتہ ایک جماعت ہیں (کم سے کم سفر میں تین رفقاء کو مل کر جانا چاہیئے)۔

مُغْوِی۔ گمراہ کرنے والا بہکانے والا۔

بابُ الغین مع الھاء

غَھَبٌ۔ غافل ہونا، بھول جانا۔

اِغْتِھَابٌ۔ تاریکی میں چلنا۔

غَیْھَبٌ۔ تاریکی سخت سیاہی (اس کی جمع

Marfat.com

غیاہبُ ہے)

اَصَابَ صَیْدًا اَغْہَبًا۔ غفلت میں ایک شکار کیا (یعنی بلاقصد۔ عطاء نے کہا اس کو بدل دینا ہوگا یعنی جب احرام میں ایسا کرے یا حرم میں)۔

اُرْقُبِ الْکَوْکَبَ وَارْمُقِ الْغَیْہَبَ۔ ستارے کو تاکتا رہ اور تاریکی کو دیکھتا رہ۔

غِہْبَتِی الشَّبَابِ یا غُہْبَانُہٗ۔ شروع جوانی۔

غَیْہَبَانٌ۔ تاریکی اور شکم۔

باب الغین مع الیاء

غَیْبٌ اور غَیْبَۃٌ اور غِیَابٌ اور غُیُوْبٌ اور مَغِیْبٌ دور ہونا، ڈوب جانا، چھپ جانا، غائب ہونا، غیرحاضر، سفر کرنا۔

غِیْبَۃٌ۔ عیب بیان کرنا۔ پیٹھ پیچھے بدگوئی کرنا (یعنی جو سچ ہو۔ اگر جھوٹ ہو تو اس کو افترا اور بہتان کہیں گے)۔

تَغْیِیْبٌ۔ چھپانا، دور کرنا۔

مُغَایَبَۃٌ۔ غائب میں کہنا۔

اِغَابَۃٌ۔ خاوند کا غائب ہونا۔

مُغِیْبَۃٌ۔ وہ عورت جس کا خاوند اس کے پاس نہ ہو۔

تَغَیُّبٌ۔ غائب ہونا۔

اِغْتِیَابٌ۔ غیبت کرنا۔

غَیَابَۃٌ۔ قبر۔

غَیْبٌ۔ جو آنکھ کے سامنے نہ ہو اگرچہ دل میں حاضر ہو۔ علم بالغیب اور ایمان بالغیب کا یہی مطلب ہے (یعنی جو چیزیں آنکھ سے نہیں دکھتیں۔ مثلاً باری تعالیٰ ملائکہ، بہشت، دوزخ۔ ان پر یقین کرنا)۔

لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَۃَ وَلَا تَغْیِیْبَ۔ اس غلام میں نہ کوئی عیب بیماری ہے نہ وہ حرام کا مال ہے (مثلاً آزاد ہو اور اس کو غلام بنا کر بیچا ہو) اور نہ کہیں اس کو پڑا پایا ہے (مثلاً وہ اپنے مالک کا گھر بھول گیا ہو)۔

اَمْہِلُوْا حَتّٰی تَمْتَشِطَ الشَّعِثَۃُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِیْبَۃُ۔ اتنی مہلت دو کہ جس عورت کے بال پریشان بکھرے ہوئے ہوں وہ کنگھی چوٹی کر لے اور جس عورت کا خاوند غائب ہو وہ استرہ لے لے (پاکی کر لے)

لَا یَدْخُلَنَّ رَجُلٌ عَلٰی مُغِیْبَۃٍ اِلَّا وَمَعَہٗ رَجُلٌ۔ کوئی مرد اس عورت کے پاس نہ جائے جس کا خاوند غائب ہو (اس کے پاس نہ ہو اگرچہ اسی شہر میں ہو) مگر جب اس کے ساتھ ایک اور مرد ہو (یعنی دو یا تین مرد مل کر ایسی عورت کے پاس جا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ بدکاری میں ایک دوسرے کے ساتھ متفق نہ ہوں بلکہ نیک اور صالح ہوں)

اِنَّ امْرَاَۃً مُغِیْبًا اَتَتْ رَجُلًا تَشْتَرِیْ مِنْہُ شَیْئًا فَتَعَرَّضَ لَہَا فَقَالَتْ وَیْحَکَ اِنِّیْ مُغِیْبٌ فَتَرَکَہَا۔ ایک عورت ایک شخص کے پاس کچھ مول لینے کو آئی، اس نے اس کو چھیڑا۔ وہ کہنے لگی۔ ارے تجھ پر افسوس میرا خاوند غائب ہے (یعنی میں خاوند والی ہوں) تب اس نے اس کو چھوڑ دیا۔

وَاِنَّ نَفَرَنَا غَیَبٌ۔ ہمارے مرد باہر گئے ہوئے ہیں (یہاں ہم سب عورتوں کو چھوڑ گئے ہیں)۔

غَیَبٌ۔ جمع ہے غَائِبٌ کی۔

وَکَانَ اَہْلُہَا غَیَبًا۔ اس کے گھر والے غائب تھے۔

اِنَّ حَسَّانًا لَمَّا ہَجَا قُرَیْشًا قَالَتْ اِنَّ ہٰذَا لَشَتْمٌ مَا غَابَ عَنْہُ ابْنُ اَبِیْ قُحَافَۃَ۔ جب حسان بن ثابت نے قریش کے کافروں کی ہجو کی تو وہ کیا کہنے لگے، اس گالی میں تو ابو قحافہ کے بیٹے (ابو بکر صدیق رضؓ) کی شرکت ضرور ہے (انہوں نے ہی حسان کو قریش کے بزرگوں کے نسب اور حالات بتلائے، ورنہ حسان کو یہ باتیں کیونکر معلوم ہو سکتی تھیں۔ حضرت ابو بکرؓ کو علم انساب میں بڑا دخل تھا اس فن کے بڑے عالم تھے)

Marfat.com

آنحضرتؐ نے حسّان رضؓ سے کہا تھا۔ قریش کے عیب ابوبکر سے پوچھ لے وہ اُن کی ہفتاد پشت تک سے واقف تھے)۔

وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِيْ۔ اور تو اُس کے سبب سے میرے باطن یعنی میرے ایمان کو درست کرے۔

وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ۔ اور میرے ظاہر یعنی اعمال کو بلند کرے (قبول فرمالے کیونکہ اچھے اعمال عرش مقدس تک چڑھائے جاتے ہیں)۔

اِنَّهٗ عُمِلَ مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ۔ آنحضرتؐ کا منبر غابہ کے جھاؤ سے بنایا گیا تھا (غابہ ایک موضع کا نام ہے مدینہ کے قریب بلند جانب میں۔ وہاں جھاؤ کے درخت بہت تھے۔ اصل میں غابہ اس مقام کو کہتے ہیں جہاں گنجان درخت ہوں کیونکہ وہ اپنے اندر کی چیزوں کو چھپا لیتے ہیں۔ اُس کی جمع غابات ہے)

كَلَيْثِ غَابَاتٍ شَدِيْدِ الْقَسْوَرَةِ يَا كَرِيْهِ الْمَنْظَرَةِ (یہ حضرت علی رضؓ کے رجز کا ایک مصرعہ ہے جو آپ نے مرحب یہودی کے مقابلہ میں پڑھا تھا۔ اس کے شروع کا مصرعہ یہ ہے انا الذی سمتنی امی حیدرہ یعنی میں وہ ہوں جس کا نام میری ماں نے حیدر رکھا (یعنی شیر) جھاڑیوں کے شیر کی طرح بہت سخت حملہ کرنے والا بدصورت (مہیب شکل)۔

اُسُوْدُ الْغَابَاتِ۔ جھاڑیوں کے شیر۔

اِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ۔ حضرت عثمان جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے غیر حاضر تھے (کیونکہ آنحضرتؐ کی صاحبزادی یعنی حضرت رقیہ بیمار تھیں، آپ نے حضرت عثمانؓ کو ان کی خبر گیری اور تیمارداری کے لئے مدینہ میں چھوڑا تھا۔ اب رافضیوں کا یہ طعن کہ حضرت عثمان جنگ بدر میں شریک نہ تھے محض لغو ہے۔ انھوں نے آنحضرتؐ کے ارشاد کی تعمیل کی جو سب باتوں پر مقدم تھی)۔

مَا كَانَ يَغِيْبُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُشَاهَدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اُن میں کوئی آنحضرتؐ کے دیدار سے غائب نہیں ہوتا تھا (ہر وقت آپ کا جمال مبارک دیکھتا رہتا)۔

حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ قَلِيْلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ۔ یہاں تک کہ سورج تھوڑا غائب ہو گیا یہاں تک کہ اس کا گردہ چھپ گیا۔

لَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ۔ ان میں کوئی اُدھار نقد کے بدلے نہ بیچو (یعنی ایک شے اُدھار دی جائے اور اُس کے بدل دوسری شے نقداً نقد ہو)۔

مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيْهِ بِالْمَغِيْبَةِ۔ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے پیٹھ پیچھے اُس کا گوشت سنبھالے (کسی کو کھانے نہ دے، یعنی اس کی برائی اور غیبت کرنے والے کا رد کرے)۔

يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ۔ غیب پر (یعنی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے اُمور پر) ایمان لاتے ہیں۔

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ۔ اللہ ہی آسمانوں اور زمین کی چھپی باتوں کو جانتا ہے۔

اَوْ اِنَّهٗ يَعْلَمُ مَفَاتِيْحَ الْغَيْبِ۔ یا کوئی یہ اعتقاد رکھے کہ آنحضرتؐ غیب کی کنجیاں جانتے تھے (وہ پانچ باتیں ہیں غیب کی جو قرآن شریف میں مذکور ہیں۔ یعنی قیامت کب آئے گی۔ ابر سے پانی برسے گا یا نہیں۔ پیٹ میں نر ہے یا مادہ۔ کل کیا ہوگا۔ کہاں مرے گا) تو اس نے بڑا بہتان کیا (اس لئے کہ قرآن شریف میں صاف مذکور ہے قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ ط اور دوسری آیت میں ہے ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر پس یہ کہنا کہ آنحضرتؐ کو علم غیب تھا نصِ قرآنی کا انکار ہے جو موجب کفر ہے البتہ یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا وہ غیب کی بات آپ کو بتلا دیتا یا اور بات ہے، کلام علمِ ذاتی میں ہے)۔

Marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ عَالِمٌ بِمَا غَابَ عَنْ خَلْقِہٖ فِیْمَا یُقَدِّرُ مِنْ شَیْءٍ وَّ یَقْضِیْہِ فِیْ عِلْمِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَہٗ. آخر تک۔ (امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا) اللہ تعالیٰ ہر ایک بات کو جانتا ہے جو اس کی مخلوقات سے پوشیدہ ہے یعنی وہ باتیں جن کو وہ قرار دیتا ہے اور اپنے علم میں ان کا فیصلہ کرتا ہے ابھی اس کی خبر فرشتوں تک کو نہیں ہوتی۔ تو یہ علم خاص اسی تک ہے جب چاہتا ہے اُس کے بموجب ظاہر کرتا ہے اور کبھی کوئی بات اُس کو ایسی پیش آتی ہے کہ اُس کو ظاہر نہیں کرتا (ملتوی کر دیتا ہے) لیکن وہ علم جس کو اللہ تقدیر کر کے نافذ کر دیتا ہے (فرشتوں تک اُس کا علم آجاتا ہے وہ تو آنحضرتؐ کو پہنچ گیا۔ پھر آپ کے بعد ہم اہل بیت کو پہنچا۔

عَنْ مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ خَمْسَۃُ اَشْیَاءَ لَا یَعْلَمُہَا اِلَّا اللّٰہُ۔ اخیر تک۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا، پانچ باتوں کو (جن کا ذکر ابھی گزرا) اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا (ان میں ایک بات یہ بھی ہے کہ کل کیا ہو گا۔ پس نجومی اور پنڈت سب جھوٹے ہیں جو آئندہ ہونے والی باتیں بتلاتے ہیں)۔

هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَۃُ فَقَالُوْا اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ قِیْلَ اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فَقَدْ بَہَتَّہٗ۔ آنحضرتؐ نے صحابہؓ سے پوچھا تم جانتے ہو غیبت کس کو کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا اللہ اور اُس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا اس طرح ذکر کرے جو اگر وہ حاضر ہوتا تو اُس کو ناگوار ہوتا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میرے بھائی میں عیب کی وہ بات موجود ہو تو کیا جب بھی وہ غیبت ہو گی؟ فرمایا یہی تو غیبت ہے (یعنی واقعی عیب کسی کا اس کے پیٹھ پیچھے بیان کرنا) اگر اُس میں وہ عیب نہ ہو تب تو (غیبت سے بھی زیادہ سخت) افترا اور بہتان ہے۔ (مجمع البحار میں ہے کہ کسی غرض شرعی کے لئے غیبت کرنا درست ہے۔ مثلاً مظلوم کو ظالم کا ظلم بیان کرنا۔ یا حدیث کے راویوں کا حال کھولنا یا نکاح کے مشورے کے وقت کسی کا نسب یا رویہ بیان کرنا یا کوئی مسلمان کسی سے کوئی معاملہ امانت یا شرکت کا کرنا چاہتا ہے تو اس مسلمان کا مال محفوظ رکھنے کے لئے اس کا رویہ بیان کر دینا اور غیبت میں تعریض بھی حرام ہے جیسے تصریح اور یہ بالاجماع حرام ہے۔ بعضوں نے کہا بالاجماع کبیرہ گناہ ہے بعض نے کہا صغیرہ ہے)۔

اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا۔ غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے (کیونکہ غیبت حق العباد ہے اور زنا اکثر حق اللہ ہوتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیبت گناہ کبیرہ ہے کیونکہ زنا بالاتفاق گناہ کبیرہ ہے)۔

لَیْسَ لِفَاسِقٍ غِیْبَۃٌ۔ فاسق (بدکار شخص کی جو علانیہ فسق و فجور کرتا ہو) کی غیبت نہیں ہے (یعنی اُس کا عیب بیان کرنا غیبت میں داخل نہیں ہے)۔

اِغْتَبْتِیْہَا۔ (حضرت عائشہؓ نے کہا ہمارے پاس ایک عورت آئی جب وہ چلی گئی تو میں نے اُس کا ٹھنگنا پن ہاتھ سے اشارہ کر کے بیان کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تو نے اس کی غیبت کی (کیونکہ تعریضاً بھی کسی کا عیب بیان کرنا غیبت میں داخل ہے)۔ البتہ اگر کوئی شخص کسی لقب سے مشہور ہو جیسے اعرج اعمیٰ اعور اعمش وغیرہ تو معرفت کے لئے نہ تحقیر کی نیت سے اس کا لقب بیان کرنا درست ہے۔ اسی طرح گواہ کو گواہی کی حالت میں صحیح واقعہ اور حال کا بیان ضرور ہے گو اس میں کسی کا عیب ہو۔ اسی طرح دینی مسائل میں ایک عالم کی خطا اور لغزش (تہذیب کے ساتھ) بیان کر دینا ضروری ہے تاکہ دوسرے لوگ دھوکہ نہ کھائیں)۔

مَنْ ذَکَرَ رَجُلًا مِّنْ خَلْفِہٖ بِمَا ھُوَ فِیْہِ مِمَّا عَرَفَہُ النَّاسُ لَمْ یَغْتَبْہُ۔ اگر کوئی شخص کسی کے پیٹھ پیچھے اُس کی وہ بات بیان کرے جس سے لوگ اُس کو پہچان لیں (نہ اس کی تحقیر و تذلیل کے لئے) تو یہ غیبت نہ ہو گی۔

Marfat.com

غیابۃ الوادی ۔ وادی کی تہہ۔
غَیث ۔ پانی برسانا یا برسنا بارش، روشن ہونا۔
تَغَیُّث ۔ موٹا ہونا۔
غَیث ۔ چارے اور گھاس کو بھی کہتے ہیں۔
الا فغثتم ما شئتم ۔ تم جتنا چاہتے تھے اتنا تم پر مینہ برسا۔
غِثنا ۔ ہم پر پانی برسا۔
اَغِثنا ۔ ہماری مدد کر۔
انما ھو ذباب غیث ۔ وہ تو شہد کی مکھی ہے (اس کو غیث اس لئے کہا کہ شہد کی مکھی سبزی اور پھولوں کو ڈھونڈھتی رہتی ہے گویا بارش کی طلب گار ہے کیونکہ سبزی اور پھول بارش ہی کے آثار ہیں)۔
اللھم غثنا ۔ یا اللہ ہم پر پانی برسا (بعضوں نے کہا یہ اغاثۃ سے ہے یعنی ہماری فریاد رسی کر پانی دے)۔
اسقنا غیثا مغیثا ۔ ہم کو ایسا پانی پلا جو ہماری فریاد رسی کرے (ہم کو سیراب کرے)۔
کالغیث استدبرتہ الریح ۔ دجال زمین میں ایسا جلد پھرے گا جیسے ابر جس کو آندھی لئے بھاگی جاتی ہے (بظاہر حال ریل گاڑی بھی دجال کی سواری ہوگی جب ریل خوب تیز کرو تو ہوا کی طرح جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔ دوسری روایت میں ہے معہ ماء و نار ۔ دجال کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ۔ ریل میں یہ دونوں چیزیں ہوتی ہیں۔ مگر اس صورت میں حدیث کے اس جملہ کا مطلب نہیں کھلتا کہ اس کا پانی آگ ہوگا اور اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگی۔ اور شاید اس کا مطلب یہ ہو کہ جو کوئی دجال کو نہ مانے گا اور اس کو آگ میں ڈال دے گا تو آخرت میں اس کو ٹھنڈا پانی ملے گا۔ اور جو کوئی اس کو مان کر اس کا پانی پیئے گا وہ آخرت میں دوزخ یعنی آگ میں ڈالا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو اصل مطلب ہے اور ہمارا کام ایمان لانا ہے اللہ اور رسول کے ارشاد پر اور دل سے اس پر یقین کرنا۔
ادع اللہ یغیثنا ۔ اللہ سے دعا کیجئے ہم کو پانی دے۔
الحجامۃ فی الرأس ھی المغیثۃ ۔ سر میں پچھنے لگوانا بڑا فائدہ مند ہے۔
غَیَد ۔ ایک طرف گردن جھکی ہونا، بدن کے جوڑ نرم ہونا۔
اَغیَد ۔ جس مرد کی گردن جھکی ہوئی ہو (غیداء اس کا مؤنث ہے اور جمع غِید ہے)۔
تَغایُد ۔ جھکنا، دہرا ہونا۔
غَید غَید ۔ جلدی کر۔
غَیداء ۔ وہ عورت جس کا بشرہ لطیف اور نرم اور خوبصورت ہو گردن لمبی ہو۔ (غادۃ کا بھی یہی مطلب ہے)۔
عظیم الکرادیس اغید ۔ بڑے جوڑوں والے ایک طرف گردن جھکی ہوئی خواب آلودہ (یہ حضرت علی رضی کی صفت ہے)۔
غَیذی ۔ ابر۔
مرت سحابۃ فنظر الیھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما تسمون ھذہ قالوا السحاب قال والمزن قالوا والمزن قال والغیذی ۔ ایک ابر کا ٹکڑا اوپر سے گزرا آں حضرت ؐ نے اس کو دیکھا اور صحابہ سے فرمایا تم اس کا کیا نام رکھتے ہو؟ انھوں نے کہا "سحاب" آپ نے فرمایا اور "مزن"؟ انھوں نے کہا مزن بھی۔ فرمایا اور "غیذی"؟
غَیذان ۔ جس کا گمان ٹھیک نکلتا ہو۔
مُغتاذ ۔ غصہ ناک۔ غضب ناک۔
غَیر ۔ دیت دینا، بدل جانا، پھیر دینا۔
غِیار ۔ پانی پلانا، دینا، فائدہ کرانا۔
غَیرۃ اور غار اور غیار ۔ رشک کرنا حمیت غیر کی شرکت سے۔

Marfat.com

تَغْیِیْرٌ۔ بدل دینا۔

مُغَایَرَۃٌ اور غِیَارَۃٌ۔ معارضہ کرنا، مخالفت کرنا، اجنبی ہونا۔

اِغَارَۃٌ۔ سوکن لانا غیرت دلانا۔

تَغَیُّرٌ۔ بدل جانا۔

تَغَایُرٌ۔ اختلاف اور تباین۔

اِغْتِیَارٌ۔ ایک شہر سے دوسرے شہر غلہ لے جانا۔

بَنَاتُ غَیْرٍ۔ جھوٹ اور لغو۔

غَیْرٌ۔ سوا۔

لَا اِلٰہَ غَیْرُ اللہِ۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے۔

اَلَا تَقْبَلُ الْغِیَرَ۔ کیا تم دیت منظور نہیں کرتے (اس کی جمع اَغْیَارٌ ہے۔ بعضوں نے کہا غِیَرٌ خود جمع ہے غِیْرَۃٌ کی بمعنی دیت)

اِنِّیْ لَمْ اَجِدْ لِمَا فَعَلَ ھٰذَا فِیْ غُرَّۃِ الْاِسْلَامِ مَثَلًا اِلَّا غَنَمًا وَرَدَتْ فَرُمِیَ اَوَّلُھَا فَنَفَرَ اٰخِرُھَا اُسْنُنِ الْیَوْمَ وَغَیِّرْ غَدًا۔ اُس شخص کی مثال شروع زمانۂ اسلام میں ایسی ہے جیسے بکریوں کا مندہ (گلہ) ہو اور کوئی آگے والی بکریوں کو مارے تو پچھلی بھی ڈر کر بھاگ نکلیں آج ایک طریقہ قائم کرو اور کل اس کو بدل ڈالو (مطلب یہ ہے کہ اگر محلم بن جثامہ کی یہ خواہش قبول کی جائے کہ خون کرے اور اُس سے قصاص نہ لیا جائے دیت پر اکتفاء کی جائے تو لوگ اسلام کے دین سے نفرت کرنے لگیں گے اور کہیں گے اس دین میں خون کا بدلہ خون نہیں ہے بلکہ مال لینا ہے حالانکہ عرب لوگ خون کے بدلے خون کرنے کو پسند کرتے تھے اور دیت لینا ننگ و عار سمجھتے تھے)۔

لَوْ غَیَّرْتَ بِالدِّیَۃِ کَانَ فِیْ ذٰلِکَ وَفَاءٌ لِّھٰذَا الَّذِیْ لَمْ یَعْفُ وَکُنْتَ قَدْ اَتْمَمْتَ لِلْعَافِیْ عَفْوَہٗ (حضرت عمرؓ نے ایک شخص کے باب میں جس نے ایک عورت کو قتل کر ڈالا تھا اور اُس کے کچھ وارثوں نے خون معاف کر دیا تھا کچھ قصاص کے خواستگار تھے۔ یہ حکم دیا کہ قاتل سے قصاص لیا جائے۔ تب عبداللہ بن مسعودؓ نے ان سے کہا) اگر تم خون کے بدلہ دیت دلانے کا حکم دو تو جس نے خون معاف نہیں کیا اس کا بھی حق پورا ہو جاتا ہے اور معاف کرنے والے کی معافی بھی قائم رہتی ہے (یہ سنکر حضرت عمرؓ نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ کیا ہیں ایک تھیلہ ہیں جو علم سے بھرا ہوا ہو بیشک عبداللہ بن مسعودؓ بڑے فقیہ اور عالم تھے اگر مقتول کے ورثہ میں ایک وارث بھی خون معاف کر دے تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے)۔

لَوْلَا اَنْ یَّتَتَابَعَ فِیْہِ الْغَیْرَانُ وَالسَّکْرَانُ۔ اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ غیرت مند اور نشہ باز ایسے کام برابر کرنے لگیں گے (عورتوں کو مار ڈالیں گے اور کہیں گے ہم نے اُن کے پاس غیر مردوں کو پایا)۔

اِنَّہٗ کَرِہَ تَغْیِیْرَ الشَّیْبِ۔ آنحضرتؐ نے بڑھاپا بدلنا مکروہ سمجھا (یعنی سفید بال اُکھیڑنا ورنہ خضاب کا حکم تو دوسری حدیث میں وارد ہے)۔

اِنَّ لِیْ بِنْتًا وَّ اَنَا غَیُوْرٌ۔ میری ایک بیٹی ہے اور میں غیرت مند ہوں۔

غَارَتْ اُمُّکُمْ۔ تمھاری ماں (یعنی حضرت عائشہؓ کو) غیرت آ گئی (انھوں نے اپنی سوکن کا بھیجا ہوا پیالہ گرا دیا)۔

اِنِّیْ امْرَاَۃٌ غَیْرٰی۔ میں ایک غیرت والی عورت ہوں۔

مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْیَرُ مِنَ اللہِ اَنْ یَّزْنِیَ عَبْدُہٗ۔ اللہ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں ہے اس بات پر کہ اس کا بندہ زنا کرے (جیسے آدمیوں کو اس بات پر غیرت آتی ہے کہ ان کا غلام یا لونڈی زنا کرے ویسے ہی اللہ تعالیٰ کو بندے کے زنا کرنے پر غیرت آتی ہے)۔

لَا شَخْصَ اَغْیَرُ مِنَ اللہِ۔ اللہ سے بڑھ کر کوئی

Marfat.com

شخص غیرت دار نہیں ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اللہ
کو شخص کہہ سکتے ہیں)۔

فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهٗ ۔ میں نے ان کی غیرت کا خیال کیا۔

مَا تَدْرِي الْغَيْرَاءُ أَعْلَى الْوَادِي مِنْ أَسْفَلِهٖ ۔ غیرت والی عورت وادی کے بلند حصہ کو نشیبی حصہ سے نہیں جانتی۔

وَاللّٰهُ أَشَدُّ غَيْرًا ۔ اللہ بہت غیرت دار ہے۔

أَغِرْتِ فَقُلْتُ مَا لِي لَا يَغَارُ مِثْلِي عَلٰى مِثْلِكَ ۔ کیا تجھ کو غیرت آگئی، میں نے عرض کیا بھلا میری ایسی عورت کو آپ جیسے مرد پر کیوں نہ غیرت آئے گی۔

امْرَأَةٌ غَيْرٰى ۔ بڑی غیرت والی عورت۔

مَنْ يَكْفُرِ اللّٰهَ يَلْقَ الْغِيَرَ ۔ جو شخص اللہ کو نہ مانے وہ آفت میں پڑے گا (زمانہ کے حوادث اور تغیرات سے اس کے دل پر برا اثر پڑے گا۔ کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ سے سروکار نہیں، برخلاف مومن کے اس کو کیسی ہی مصیبت ہو وہ اللہ کے رحم وکرم پر بھروسا کر کے مطمئن رہتا ہے)۔

بِمُدْرَجَةِ الْغِيَرِ ۔ آفتوں کے رستے میں۔

لَا أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي ۔ میرے باپ نے میرا نام رکھا میں اس کو نہیں بدلوں گا (معلوم ہوا کہ آپ نے تبدیل نام کے لئے فرمایا تھا وہ وجوب کے طور پر نہ تھا ورنہ وہ انکار کیسے کر سکتے۔ اس پر بھی ان کو آنحضرت کے ارشاد کے موافق نام نہ بدلنے کی سزا ملی۔ ہمیشہ ان کے خاندان میں تکلیف اور سختی ہی رہی۔ ارے اس حضرت پر سو باپ تصدق ہیں)۔

بَابُ مَنْ أَمَرَ غَيْرَ الْإِمَامِ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ غَائِبًا عَنْهُ ۔ جو شخص امام کے سوا دوسرے کسی کو حد مارنے کو کہے جب امام وہاں موجود نہ ہو۔

قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ بَعْدَ الْحَدَثِ وَغَيْرِهٖ ۔ بے وضو قرآن پڑھنا وغیرہ (یعنی اس کا لکھنا، پڑھانا)۔

لَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنٌ غَيْرُ وَاحِدٍ ۔ آں حضرت کا ایک ہی موذن تھا (یعنی جمعہ کے دن ایک ہی موذن اذان دیتا کیونکہ آپ کے تین موذن تھے ایک بلال دوسرے ابن ام مکتوم تیسرے سعید۔

أَوَغَيْرَ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ ۔ کیا اور کچھ کہتی ہے اے عائشہ (مطلب آپ کا یہ تھا کہ جلدی سے ایک حکم قطعی بلا دلیل لگا دینا خوب نہیں ہے یا یہ حدیث اس وقت کی ہے جب آپ کو یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ مسلمانوں کے اطفال بہشت میں جائیں گے)۔

غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ ۔ آنکھیں اندر گھسی ہوئیں (یہ صاحب مجمع البحار کی غلطی ہے انھوں نے اس لغت کو اس باب میں بیان کیا حالانکہ غائر غور سے نکلا ہے جس کا بیان اوپر گزر چکا)۔

غِيَارٌ ۔ ذمی کافروں کا نشان جیسے زنار وغیرہ یا دوسرے رنگ کا ایک کپڑا جو اپنے کپڑوں پر سی لیں۔

اَلشُّكْرُ أَمَانٌ مِنَ الْغِيَرِ ۔ شکر تمام آفتوں کا بچاؤ ہے۔

إِذَا لَمْ يَغِرِ الرَّجُلُ فَهُوَ مَنْكُوسُ الْقَلْبِ ۔ بے غیرت آدمی کا دل اوندھا ہے۔

غَيْضٌ ۔ یا مَغَاضٌ ۔ کم ہونا، جذب ہو جانا۔

غَاضَ الْكِرَامُ وَفَاضَ اللِّئَامُ ۔ شریف سخی غریب پرور کم لوگ ہیں اور بخیل بدذات بہت ہیں۔

تَغْيِيضٌ ۔ گھٹ جانا۔

إِغَاضَةٌ ۔ گھٹانا۔

تَغَيُّضٌ ۔ گھٹنا۔

غَيْضَةٌ ۔ پانی کے مقام پر گنجان درخت، اور ایک مقام کا نام ہے موصل کے قریب۔

يَدُ اللّٰهِ مَلْأٰى لَا يَغِيضُهَا شَيْءٌ ۔ اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے اس کو کوئی چیز نہیں گھٹا سکتی (وہ کتنا ہی خرچ کرے لیکن اس کے ہاتھ میں جو جمع ہے وہ کم نہیں ہوتا)

Marfat.com

لَا یَغِیضُ سَحَّاءُ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ۔ کم نہیں ہوتا رات دن عطاؤں اور بخششوں کی بارش کرتا رہتا ہے۔

اِذَا کَانَ الشِّتَاءُ قَیْظًا وَغَاضَتِ الْکِرَامُ غَیْضًا۔ جب جاڑوں میں سخت گرمی ہوگی اور اچھے شریف لوگ فنا ہو جائیں گے (پاجی اور بدذات رہ جائیں گے)

وَغَاضَتْ بُحَیْرَۃُ سَاوَۃَ۔ اور ساوہ کا بحیرہ خشک ہو جائے گا (ساوہ ایک مقام کا نام ہے)۔

وَغَاضَتْ لَھَا الدِّرَّۃُ۔ اور قحط سالی کی وجہ سے جانوروں کا دودھ کم ہو گیا۔

وَغَاضَ نَبْعُ الرِّدَّۃِ۔ ارتداد اور کفر کا چشمہ سوکھ گیا (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا یعنی اُن کی خلافت کی وجہ سے مُرتدوں کا استیصال ہو گیا اب کسی کو اسلام سے پھر جانے کی جرأت نہ رہی)

لَدِرْھَمٌ یُنْفِقُہٗ اَحَدُکُمْ مِنْ جَھْدِہٖ خَیْرٌ مِّنْ عَشَرَۃِ اٰلَافٍ یُنْفِقُھَا اَحَدُنَا غَیْضًا مِّنْ فَیْضٍ۔ اگر کوئی شخص محنت مزدوری کر کے ایک روپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو وہ ہم مالداروں کے دس ہزار روپے خرچ کرنے سے بڑھ کر ہے جن کے پاس دھڑا دھڑ روپیہ چلا آتا ہے۔

لَا تُنْزِلُوا الْمُسْلِمِیْنَ الْغِیَاضَ فَتُضَیِّعُوْھُمْ مسلمانوں کو جھنڈ جھاڑیوں میں اُتار کر تباہ مت کرو (کیونکہ ایسے مقاموں میں اکثر دشمن چھپے رہتے ہیں وہ کمین گاہ سے حملہ کر بیٹھیں گے)۔

مَرَّ رَجُلٌ بِشِعْبٍ فِیْہِ غَیْضَۃٌ مِّنْ مَّاءٍ عَذْبَۃٍ ایک شخص ایک گھاٹی پر سے گزرا جہاں میٹھے پانی سے گنجان درخت تھے۔ مشہور روایت عُیَیْنَۃٌ ہے یعنی ایک چھوٹا چشمہ تھا میٹھے پانی کا۔

مَرَرْتُ بِغَیْضَۃٍ۔ میں ایک گنجان جھاڑی پر گزرا۔

لَا یَغِیضُہٗ سُؤَالُ السَّائِلِیْنَ۔ سائلوں کے سوال کرنے سے اللہ کی درگاہ میں کچھ کمی نہیں ہوتی (اگر وہ اپنے سب بندوں کو سکندر اور سلیمان کی طرح غنی کر دے تب بھی اس کے خزانے میں کچھ کمی نہ ہوگی)۔

غَیْطٌ۔ داخل ہونا۔

مُغَایَطَۃٌ۔ مختلف گفتگو۔

غَیْطَلَۃٌ۔ بیلوں کی تجارت۔ بات چیت میں آواز بلند ہونا۔

غَیْطَلٌ۔ بلا۔

غَیْطُولٌ۔ تاریکی، آوازوں کی ملاوٹ (اس کی جمع غَیَاطِیْلُ ہے)۔

غَیْظٌ۔ غصہ دلانا (جیسے تَغْیِیْظٌ اور اِغَاظَۃٌ ہے)۔

تَغَیُّظٌ اور اِغْتِیَاظٌ۔ غصہ ہونا، دوپہر کو سخت گرمی ہونا۔

اَغْیَظُ الْاَسْمَاءِ عِنْدَ اللہِ رَجُلٌ یُسَمّٰی مَلِکَ الْاَمْلَاکِ۔ اللہ جل جلالہ کو سخت غصہ دلانے والا وہ شخص ہے جو اپنا لقب ملک الاملاک (شہنشاہ امیر) رکھے (کیونکہ شہنشاہی خاص پروردگار کو شایان ہے وہ سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے)۔

اَغْیَظُ رَجُلٍ عَلَی اللہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاَخْبَثُہٗ وَاَغْیَظُ رَجُلٌ یُسَمّٰی بِمَلِکِ الْاَمْلَاکِ۔ اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن سخت ناگوار اور پلید تر اور بہت غصہ دلانے والا وہ شخص ہوگا جو اپنا لقب ملک الاملاک (شہنشاہ امیر) رکھے (اس حدیث میں اَغْیَظُ کا لفظ دوبار وارد ہے۔ بعضوں نے کہا تکرار کی کوئی وجہ نہیں ہے شاید دوسرا لفظ اَغْنَظُ ہو عَنْظٌ سے بمعنی سختی اور کرب یا اَغْیَظُ ہو غَیْظٌ سے)۔

غَیْظُ جَارَتِھَا۔ اپنی سوکن کو غصہ اور رشک دلانے والی (بوجہ اپنے حسن و جمال کے)۔

غَیْفٌ۔ پرندوں کا جھنڈ۔

Marfat.com

غَیُغَانٌ ۔ داہنے بائیں جھکنا۔
تَغَیُّفٌ ۔ بھاگنا، نامردی کرنا۔
غَافٌ ۔ ایک درخت ہے جس کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔
غَیْقَةٌ ۔ ایک موضع کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان بعضوں نے کہا بنی ثعلبہ کے ایک پانی کا۔
اُنْبِئْنَا بِعَدُوٍّ بِغَیْقَةَ ۔ ہم کو یہ خبر پہنچی کہ غیقہ میں ایک دشمن آیا ہے۔
تَغْیِیْقٌ ۔ بگاڑنا، حیران کردینا۔
غَاقٌ ۔ کوّا اور ایک آبی پرندہ۔
غَاقِ ۔ کوّے کی آواز غاق بھی وہی ہے۔
غَیْلٌ ۔ دودھ پلانے کی حالت میں جماع کرانا یا حمل کی حالت میں دودھ پلانا۔
اِغَالَةٌ یا اِغْیَالٌ ۔ یہ دونوں الفاظ غَیْلٌ کے مترادف ہیں۔
اَغَالَ وَلَدَہٗ ۔ عورت سے اُس وقت جماع کیا جب وہ اپنے بچہ کو دودھ پلا رہی تھی۔
اُغْیِلَتِ الْغَنَمُ ۔ بکری سال میں دوبار جنی۔
تَغَیُّلٌ ۔ مالیت یا شمار میں بہت زیادہ ہونا۔
اِغْتِیَالٌ ۔ موٹا ہونا۔
اِسْتِغْیَالٌ ۔ مغیال دگنجان، سایہ دار پتی اور شاخیں خوب لپٹی ہونا۔
غَائِلَةٌ ۔ رنجش، پوشیدہ عداوت۔
غَوَائِلُ ۔ یہ غَائِلَةٌ کی جمع ہے بمعنی آفتیں و شرور۔
اُمُّ غَیْلَانَ ۔ ببول کا درخت جس کو سَمُرَہ بھی کہتے ہیں۔
هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰی عَنِ الْغِیْلَةِ ۔ میں نے قصد کیا کہ لوگوں کو ایام رضاعت میں جماع کرنے سے منع کردوں (ایام حمل میں دودھ پلانے سے (کیونکہ ایسا کرنے سے بچہ بالکل ضعیف اور ناتوان ہوجاتا ہے جس بچہ کو ایسا دودھ پلائیں اُس کو مُغَال کہتے ہیں اور اس دودھ کو بھی غیل کہتے ہیں)۔
فَاِنَّ الْغِیْلَةَ تُدْرِکُ الْفَارِسَ ۔ ایام حمل میں دودھ پینے کا اثر گھوڑے سوار پر ظاہر ہوتا ہے (ایسا سوار اپنے مقابل کا زور کے ساتھ معارضہ نہیں کرسکتا کیونکہ اس کے قویٰ کمزور ہوتے ہیں) (طیبی نے کہا عرب لوگ ایام رضاعت میں جماع کرنے سے پرہیز کرتے تھے تاکہ اولاد کو ضرر نہ ہو آنحضرتؐ نے بھی اس سے منع کرنا چاہا لیکن بعد میں آپ کو معلوم ہوا کہ ایران اور روم کے لوگ ایسا کیا کرتے ہیں اور اُن کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں ہوتا تو آپ نے ممانعت کا ارادہ ترک کردیا)۔
فَاِذَا هُمْ یُغِیْلُوْنَ ۔ فارس اور روم کے لوگ ایام رضاعت میں جماع کیا کرتے ہیں۔
مَا سُقِیَ بِالْغَیْلِ فَفِیْهِ الْعُشْرُ ۔ جو اناج نہروں اور نالوں کے پانی سے پیدا ہو (جس میں خرچہ کم ہوتا ہے اور محنت بھی کم ہوتی ہے) تو اُس میں سے دسواں حصہ زکوٰۃ کا لیا جائے گا۔
اِنَّ مِمَّا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ مَا یَقْتُلُ اَوْ یُغِیْلُ ۔ ربیع جن چیزوں کو اُگاتی ہے اُن میں سے بعض قاتل یا مہلک ہیں (جب جانور حد سے زیادہ کھا جائے تو بدہضمی ہو کر مرجاتا ہے)۔
اِنَّ صَبِیًّا قُتِلَ بِصَنْعَاءَ غِیْلَةً فَقَتَلَ عُمَرُ بِهٖ سَبْعَةً ۔ ایک بچہ صنعا میں (جو یمن کا پائے تخت ہے) پوشیدہ طور سے مار ڈالا گیا۔ تو حضرت عمرؓ نے اس کے بدلے سات شخصوں کو قتل کیا (یہ سب اس کے قتل میں شریک ہونگے)۔
غیلہ اور اِغْتِیَال ۔ پوشیدہ طور پر فریب اور دغا سے مار ڈالنا اس طرح کہ کوئی نہ دیکھے۔
اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ ۔ تیری پناہ اس سے کہ میں نیچے کی طرف سے بیخبری میں ہلاک کیا جاؤں (مثلاً زمین دھنس جائے)۔
اُسْتُطِیْرَ اَوِ اغْتِیْلَ ۔ کوئی آپ کو اڑا کرلے گیا، یا دھوکے سے پوشیدہ مار ڈالا۔

Marfat.com

اُسْدُ غِيْلٍ ۔ گنجان جھاڑ کے شیر ۔

بِبَطْنِ عَثَّرٍ غِيْلٌ دُوْنَهٗ غِيْلٌ ۔ بطن عثر میں انبوہ درخت ہیں ان کے پاس ہلاکتیں ہیں (وہاں جان کا ڈر ہے)

غَيْمٌ ۔ پیاسا ہونا، پیٹ میں گرمی ہونا، ابر آلود ہونا

تَغَيُّمٌ اور تَغْيِيْمٌ اور اِغْيَامٌ اور اِغَامَةٌ ابر محیط ہونا۔

اِغَامَةٌ ۔ اقامت کرنا ۔

اُغِيْمُوْا ۔ پیاسے ہوئے۔

اَغَامَ اللَّيْلُ ۔ رات ابر کی طرح آئی (ایسے ہی غَيَّمَ اللَّيْلُ بھی ہے)۔

غَيْمٌ ۔ ابر ۔ اس کی جمع غُيُوْمٌ ہے ۔

كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْعَيْمَةِ وَالْغَيْمَةِ ۔ آنحضرتؐ دودھ کی خواہش اور پیاس کی شدت سے پناہ مانگتے تھے۔

غَيْنٌ ۔ پیاسا ہونا۔

غِيْنَ عَلٰى قَلْبِهٖ ۔ اُس کے دل پر میل چڑھ گیا یا پردہ پڑ گیا، یا شہوت نے اس کو ڈھانپ لیا۔

تَغْيِيْنٌ ۔ غین لکھنا۔

اَغَانَ الْغَيْنُ ۔ ابر نے گھیر لیا چھپالیا ۔

غِيْنٌ ۔ پیپ جو زخم سے بہتی ہے، زرد آب ۔

اِغْيَانٌ ۔ دل پر خواہش غالب ہونا یا کسی خیال کا دل کو گھیر لینا۔

اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ حَتّٰى اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً ۔ میرے دل پر چھائیں آجاتی ہے (جیسے آئینہ پر چھائیں آتی ہے یعنی انسانی خیالات دنیاوی فکریں) یہاں تک کہ میں ہر روز ستر بار استغفار کرتا ہوں (پیغمبروں کا مرتبہ بہت بلند ہے ذرا سی بھی غفلت ان کے حق میں گناہ سمجھی جاتی ہے جس سے وہ استغفار کرتے ہیں برخلاف اس کے ہم لوگ سارے دن اور ساری رات دنیا میں مشغول اور یاد الٰہی سے غافل رہتے ہیں)

شب چو عقد نماز بربندم ٭ چہ خورد بامداد فرزندم

ہمارے حسب حال ہے)

غَيْنَةٌ ۔ جھنڈ جھاڑی، جہاں پانی نہ ہو تو وہ غَيْضَةٌ ہے

غَايَةٌ ۔ فاصلہ، حد، جھنڈا ۔

تَغْيِيَةٌ اور اِغْيَاءٌ ۔ جھنڈا کھڑا کرنا ۔

اَغْيَى السَّحَابُ ۔ ابر ایک جگہ کھڑا رہ گیا۔

غَايَا الْقَوْمُ مُغَايَاةً ۔ سایہ ڈالا لوگوں نے۔

تَجِيْءُ الْبَقَرَةُ وَاٰلُ عِمْرَانَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَيَايَتَانِ ۔ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران ابر کے دو ٹکڑوں کی طرح یا دو چھتریوں کی طرح سر پر سایہ کئے ہوئے قیامت کے دن آئیں گی ۔

فَاِنْ حَالَتْ دُوْنَهٗ غَيَايَةٌ ۔ اگر چاند پر کوئی آڑ آگئی (ابر یا غبار وغیرہ) ۔

زَوْجِيْ غَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ ۔ میرا خاوند تو گمراہ تاریکی میں پڑا ہوا ہے بات تک نہیں کر سکتا ۔

فَيَسِيْرُوْنَ اِلَيْهِمْ فِيْ ثَمَانِيْنَ غَايَةً ۔ نصاریٰ مسلمانوں پر اسّی جھنڈے لے کر آئیں گے (ہر جھنڈے کے ساتھ ایک بریگیڈ بارہ ہزار فوج کا) ۔

سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَجَعَلَ غَايَةَ الْمُضَمَّرَةِ كَذَ... آنحضرتؐ نے گھوڑ دوڑ کرائی تو جن گھوڑوں کو شرط کے لئے تیار کیا گیا تھا اُن کی حد تو فلاں مقام تک مقرر کی ۔

يُصَلّٰى عَلٰى كُلِّ مَوْلُوْدٍ يُتَوَفّٰى وَاِنْ كَانَ لِغَيَّةٍ ہر بچہ پر جنازے کی نماز پڑھی جائے اگرچہ زنا سے پیدا ہوا ہو (صاحب مجمع البحار نے اس حدیث کو اس باب میں ذکر کیا ہے صرف مناسبت لفظی سے ورنہ اس کا مقام باب الغین مع الواو تھا، کیونکہ غَيٌّ اصل میں غَوْيٌ تھا)

ختم شد

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب "ف"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافۂ لغات و سعیٔ ملا کلام

باہتمام

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب

آرام باغ، کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ مرکز علم وادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الفاء

یہ حرف حروفِ تہجی میں بیسواں حرف ہے حسابِ جمل میں اُس کا عدد اسّی ہے۔

ف۔ حرفِ غیر عامل ہے بعضوں نے اُس کو ناصب، بعضوں نے خافض کہا ہے یہ حرف عطف ہے، ترتیب اور تعقیب کے لئے ثُمَّ کے معنوں میں بھی آتا ہے اور سببیّۃ کے لئے بھی اگر معطوف علیہ محذوف ہو تو اُس کو فاءِ فصیحہ کہتے ہیں۔ فِ بالکسر امر کا صیغہ ہے وَفٰی یَفِیْ سے یعنی پورا کر۔

باب الفاء مع الھمزۃ

فَأْدٌ۔ گرم راکھ میں رکھنا، بھوننا، دل پر مارنا، نامرد کرنا۔

فُئِدَ۔ اس کو دل کی بیماری ہوئی۔

تَفَؤُّدٌ۔ جلنا

اِفْتِئَادٌ۔ آگ جلانا، بھوننا۔

اَفْرَغُ مِنْ فُؤَادِ اُمِّ مُوْسٰی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے دل سے بھی زیادہ فارغ (اس کے دو معنے ہیں ایک یہ کہ دل میں کوئی فکر اور تشویش اور رنج نہ ہو دوسرے یہ کہ بدحال ہو اُس میں کوئی آرزو اور طمع نہ ہو۔)

اِنَّہٗ عَادَ سَعْدًا وَقَالَ اِنَّکَ رَجُلٌ مَفْؤُوْدٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن ابی وقاص رض کی عیادت کی (بیمار پرسی) اور فرمایا تم کو دل کی بیماری ہے (یعنی تمہارے قلب میں کچھ خلل ہو گیا ہے) تم حارث بن کلدہ کے پاس جاؤ۔ (وہ ایک طبیب تھا لیکن کافر تھا معلوم ہوا کافر طبیب اور ڈاکٹر سے علاج کرانا درست ہے)

قِیْلَ لَہٗ رَجُلٌ مَفْؤُوْدٌ یَنْفُثُ دَمًا اَحَدَثٌ ھُوَ قَالَ لَا۔ عطاء رض سے پوچھا

Marfat.com

گیا ایک شخص کو دل کی بیماری ہے وہ خون کی قئے کیا کرتا ہے کیا اُس سے وضو ٹوٹ جائے گا؟ انہوں نے کہا نہیں۔ نہایہ میں ہے کہ فُؤَاد۔ دل یا دل کا بیچا بیچ۔ بعضوں نے کہا فُؤَاد دل کا پردہ اور قلبؔ دل کا دانہ جس کو سویداء کہتے ہیں۔ (اُسکی جمع اَفْئِدَةٌ ہے)

هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَّ اَلْيَنُ قُلُوْبًا۔ یمن کے لوگ رقیق القلب اور نرم دل ہیں۔

اِنَّ الْكَلَامَ عَلَى الْفُؤَادِ دَلِيْلٌ۔ کلام دل کی حالت بتلاتا ہے (یعنی دلی خیالات اُس سے معلوم ہوتے ہیں)

اَهْلُ الْجَنَّةِ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ۔ بہشتیوں کے دل پرندوں کے دل کی طرح (رقیق اور نرم) ہوں گے یا پرندوں کی طرح روٹی رزق میں اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھیں گے۔

فَاذْزَهْر۔ وہ دعا جو زہر کی سمیّت کو دفع کرے۔

فَأْرٌ۔ کھودنا، دفن کرنا، چھپانا، چوہا۔ (اُس کی جمع فِئْرَانٌ اور فِئَرَةٌ اور فُؤْرٌ ہے)

فَارَةٌ۔ مشک کے نافہ کو بھی کہتے ہیں۔

لَبَنٌ فَئِرٌ۔ جس دودھ میں چوہا پڑ گیا ہو۔

مَكَانٌ فَئِرٌ۔ جس جگہ چوہے بہت ہوں۔ (جیسے اَرْضٌ مَفْأَرَةٌ ہے) مترجم کہتا ہے جُرَذٌ بھی چوہے کو کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا جنگلی چوہا جو بڑا ہوتا ہے اُس کی دُم کالی ہوتی ہے۔ جاحظ نے کہا جُرَذ اور فار میں ایسا فرق ہے جیسے بھینس اور گائے میں اُس کی جمع جُرْذَانٌ ہے اب زمانۂ حال میں عرب لوگوں میں یہی لفظ مستعمل ہے)

خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ مِنْهَا الْفَأْرَةُ۔ پانچ بد جانور ہیں جو حل اور حرم میں ہر جگہ مار ڈالے جائیں اُن میں سے ایک چوہا ہے۔

فَارَانُ۔ مکّہ کے پہاڑوں کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ عبرانی ہے۔

اَقْبَلَ اللّٰهُ مِنْ سَيْنَا وَتَجَلّٰى مِنْ سَاعِيْرَ وَظَهَرَ مِنْ جِبَالِ فَارَانَ يَا اِسْتَعْلَنَ مِنْ جِبَالِ فَارَانَ (یہ ۳۳ فصل ۲۔ آیت ہے تورات شریف ۵ سفر کی) یعنی اللہ تعالیٰ طور سینا سے آیا (جہاں حضرت موسیٰؑ سے کلام کیا تھا) اور ساعیر سے اُس نے تجلّی کی (ساعیر ایک مقام ہے ناصرہ میں جہاں حضرت عیسٰی علیہ السلام جاکر رہے تھے) اور فاران سے ظاہر اور بلند ہوا (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت سے)۔

لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ فَارَةِ الْمِسْكِ۔ اگر مشک کا نافہ لئے ہو تو نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہ ہوگا۔ (کیونکہ مشک کا نافہ پاک ہے)

فَأْسٌ۔ چیرنا، کلہاڑی سے مارنا، کھانا

ضَعِ الْفَأْسَ فِي الرَّأْسِ۔ یہ ایک مثل ہے یعنی اپنا کام کر، اپنے دھندے میں لگ جا۔

فَجَعَلَ اِحْدٰى يَدَيْهِ فِيْ فَأْسِ رَأْسِهٖ۔ اپنا ایک ہاتھ کھوپڑی کے آخری حصّہ پر رکھا جو اُوپر اُٹھا ہوتا ہے گردن کے پاس اُس کو بھی فاس کہتے ہیں اور جمع اَفْؤُسٌ اور فُؤُوْسٌ ہے)

Marfat.com

فَلَقَدْ رَاَیْتُ الْفُؤُوْسَ فِیْ اُصُوْلِهَا۔ میں نے اُس کی جڑوں میں کلہاڑیاں دیکھیں۔

خَرَجُوْا بِفُؤُوْسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ۔ خیبر کے یہودی اپنی کلہاڑیاں اور زنبیلیں (ٹوکریاں) لے کر نکلے تھے۔

فَأْفَاْۃٌ۔ ف کا حرف بہت نکالنا، بعضوں نے کہا فَأْفَاْۃٌ یہ ہے کہ آدمی بے تکلف بات نہ کر سکے۔ بلکہ جب بات کرنا چاہے تو شروع میں ف کی طرح آواز نکال کے پھر بات کرے۔

فَأْلٌ۔ اچھی فال لینا۔ بعضوں نے کہا عام ہے اچھی اور بُری دونوں کو کہتے ہیں۔ جیسے طِیَرَہ بد فالی کو کہتے ہیں۔

تَفْئِیْلٌ۔ فال لینا۔ (جیسے تَفَؤُّلٌ اور تَفَاؤُلٌ اور اِفْتِئَالٌ ہے۔)

لَا فَأْلَ عَلَیْكَ۔ کچھ حرج نہیں۔

فِیلُ اللَّحْمِ۔ پُر گوشت۔

اِنَّهٗ كَانَ یَتَفَاءَلُ وَلَا یَتَطَیَّرُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اچھی فال لیتے تھے۔ (جس سے خوشی ہوتی ہے مثلاً بیمار نے ایک آواز سُنی سَالِمٌ یعنی چنگا۔ اور لڑائی کو جاتے وقت ایک شخص ملا جس کا نام ظفر خان تھا یا فتح علی) اور بدشگون نہیں لیتے تھے۔ (نیک فالی میں اوّل تو دل کو اطمینان اور خوشی حاصل ہوتی ہے دوسرے اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم کی اُمیدواری ہوتی ہے یہ اُمیدواری ہر حال میں بندے کے لئے بہتر ہے گو اس کی مراد پوری نہ ہو اور بدفالی اس لئے منع ہوئی کہ اس میں خواہ مخواہ رنج اور تردّد پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدگمانی اور اس کے رحم و کرم کی قطع اُمید ہوتی ہے۔ نہایہ میں نیک فالی کی ایک مثال یہ لکھی ہے کہ مثلاً کوئی چیز گم ہو جائے اُس کی تلاش کر رہا ہو اتنے میں یا واجد کی آواز سُنے تو اُس کو اپنی چیز دستیاب ہو جانے کی اُمید پیدا ہو)

كَانَ یَتَفَاءَلُ وَیُحِبُّ الْاِسْمَ الْحَسَنَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیک فال لیا کرتے اور اچھے نام کو پسند فرماتے (بُرے نام کو بدل دیتے)

قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْفَالُ فَقَالَ اَلْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ۔ لوگوں نے عرض کیا — یا رسول اللہ! فال کیا ہے؟ فرمایا اچھا کلمہ (جس سے اپنی مراد حاصل ہونے کی توقع پیدا ہو)

اَصْدَقُ الطِّیَرَۃِ الْفَالُ۔ سچا شگون نیک فالی ہے۔ ایک روایت میں اَحْسَنُهَا الْفَالُ ہے۔ یعنی عمدہ شگون اچھا فال لینا ہے۔

فَأْءٌ۔ سیراب ہونا، گھاس اور چارے سے منہ بھر لینا، چربی سے بھر جانا۔

فِئَامٌ۔ جماعتیں، گروہ۔ اس کا مفرد نہیں ہے

یَكُوْنُ الرَّجُلُ عَلَى الْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ۔ ایک آدمی لوگوں کی کئی جماعتوں پر مقرر ہوگا۔ ایک روایت میں فِیَامٌ ہے ایک میں فِیَامٌ وہ بطن سے کم ہے اور بطن قبیلہ سے کم ہے۔

مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّشْفَعُ الْفِئَامَ۔ میری اُمّت میں سے بعضے لوگ ایسے ہوں گے جو کئی جماعتوں کی سفارش کریں گے (اور اللہ تعالیٰ اُن کی سفارش قبول کرے گا۔)

Marfat.com

تَکْفِی اَلْفِئَامَ اللِّقْحَۃُ۔ لوگوں کی کئی جماعتوں کو ایک دوہیل اونٹنی کفایت کرے گی (اتنا بہت دودھ دے گی کہ سب کو کافی ہو جائے گا)

قُلْتُ وَمَا الْفِئَامُ قَالَ مِائَۃُ اَلْفٍ۔ میں نے عرض کیا فِئام کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا ایک لاکھ آدمیوں کو

فَاْیٌ۔ یا فَاْوٌ۔ مارنا، چیرنا

اِفْاءٌ۔ چیرنا تلوار سے۔

اِنْفِیَاءٌ۔ کھل جانا، چر جانا۔

فَاْیَۃٌ۔ بلند کشادہ جگہ۔

فَاْوْتُ رَاْسَہٗ۔ میں نے اس کا سر چیر دیا۔

فَاْوِی۔ سرزکر (حشفہ)

اَنَا فِئَتُکُمْ۔ میں تمہارے گروہ میں سے ہوں (اصل میں فِئَۃٌ لشکر کا وہ ٹکڑا جو پیچھے رہتا ہے جس کو ساقہ کہتے ہیں اگر آگے والوں کو کوئی ڈر ہوتا ہے یا شکست ہوتی ہے تو اس میں آکر پناہ لیتے ہیں۔ پھر ہر گروہ اور ہر جماعت کو کہنے لگے۔ اس کی جمع فِئَاتٌ اور فِئُوْن ہے)

لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّصْلِحَ بَیْنَ فِئَتَیْنِ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام حسن علیہ السلام کے حق میں کہ یہ میرا بیٹا سردار ہے) اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دو گروہوں کو ملا دے (جو آپس میں جنگ کرنے پر تلے ہوں گے یہ پیشین گوئی پوری ہوئی)۔

حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوٰھُمَا وَاحِدٌ۔ (قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی) یہاں تک کہ دو گروہ ایک دوسرے سے لڑیں گے اور دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔ ہر ایک فریق یہ کہے گا کہ میں حق پر ہوں اور دوسرا باطل پر ہے مراد معاویہ اور حضرت علی رضؓ کا گروہ دونوں گروہ اپنے اپنے اجتہاد کے موافق یہ دعویٰ کرتے تھے کہ وہ حق پر ہیں)

اَنَا فِئَۃُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ میں مسلمانوں کی پناہ ہوں (جو جنگ میں شکست پاتے ہیں وہ میرے پاس آکر پناہ لیتے ہیں)

اِفَاءَۃٌ۔ پھیر دینا۔ عطا کرنا۔

تَفَیَّأَتِ الظِّلَالُ۔ سایے لوٹ گئے۔

فَیْءٌ۔ وہ سایہ جو سورج ڈھلنے کے بعد پڑتا ہے

تُلْقٰی فِیْہِ الْمِسْکُ وَالْاَفَاوِیْ۔ اس میں مشک اور افاوی ڈالی جاتی ہے (وہ ایک دوا ہے خوشبودار لونگ اور دارچینی کی طرح۔)

فُوَّۃٌ۔ ایک شاخ ہے رنگ کی اس سے کپڑا رنگا جاتا ہے۔

ثَوْبٌ مُّفَوًّی۔ فوہ سے رنگا ہوا کپڑا۔

بَابُ الْفَاءِ مَعَ الْبَاءِ

فَبَاۃٌ۔ وہ مینہ جو بلندی سے برس کر پھر تھم جائے۔ چھینٹا۔

فَبٌّ۔ ایک مقام کا نام ہے کوفہ میں یا ایک قبیلہ کا نام ہے۔

باب الفاء مع التاء

فَتًّا۔ توڑ ڈالنا، بجھا دینا۔

فَتِئَ عَنْہُ۔ بھلا دیا۔ باز رہا۔

مَا فَتَا یا مَا فَتِئَ۔ برابر، ہمیشہ۔

فَتٌّ۔ ریزہ ریزہ کرنا، انگلیوں سے چورا کرنا

Marfat.com

تاواں کرنا۔

تَفْتِیْتٌ۔ پارہ پارہ کرنا۔

تَفَتُّتٌ۔ پارہ پارہ ہونا۔

اِنْفِتَاتٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں (یعنی پارہ پارہ ہونا)

فُتَاتٌ۔ وہ چیز جو ریزہ ریزہ ہوگئی ہو۔

فَتَّہ اور **فُتَّہ**۔ سوکھی مینگنی جس سے آگ سلگائی جاتی ہے۔

فَتِیْتٌ یا **مَفْتُوْتٌ**۔ توڑی ہوئی یا ریزہ ریزہ کی ہوئی۔

اَمِثْلِیْ یُفْتَاتُ عَلَیْہِ فِیْ اَمْرِ بَنَاتِہٖ۔ کیا مجھ جیسے شخص کی بیٹیوں کا مقدمہ مجھ سے پوچھے بغیر طے کر دیا جائے گا (یہ لفظ اس باب میں سے نہیں ہے بلکہ فوت یعنی باب الفاء مع الواؤ سے جیسا آگے آئے گا مگر مناسبت لفظی سے صاحب نہایہ اور مجمع نے اس کو یہاں ذکر کر دیا)

فَتَّتَ کَبِدِیْ۔ میرا کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

فَتْحٌ۔ کھولنا، کشادہ کرنا، بہانا، فیصلہ کرنا حکم دینا، غالب ہونا، مالک ہوجانا، مدد کرنا، بھولنے والے کو بتلانا (یعنی امام کو لقمہ دینا)

تَفْتِیْحٌ۔ کھولنا۔

مُفَاتَحَۃٌ۔ جماع کرنا، محاکمہ کرنا، نرخ چکانا۔

اِفْتَاحٌ یا **اِفْتِتَاحٌ**۔ پستان کا سوراخ کشادہ ہونا

فَتُوْحٌ۔ وہ اونٹنی جس کے پستان کا سوراخ کشادہ ہو۔

اِسْتِفْتَاحٌ۔ کھولنے کی درخواست کرنا، شروع کرنا، فتح و فیروزی اور مدد چاہنا۔

فَاتِحَہ۔ شروع۔

فَوَاتِحُ الْقُرْاٰنِ۔ اوائل سورہ (جیسے الم، حم وغیرہ)

فَتَّاحٌ۔ اللہ تعالیٰ کا نام بھی ہے۔ یعنی روٹی، رزق اور رحم وکرم اپنے بندوں پر کھولنے والا۔ بعضوں نے کہا اُن کے درمیان فیصلہ کرنے والا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں **فَتَحَ الْحَاکِمُ بَیْنَ الْخَصْمَیْنِ**۔ حاکم نے دونوں فریق کا فیصلہ کر دیا بعضوں نے کہا **فَتَّاحٌ** کے معنے مدد کرنے والا)۔

اُوْتِیْتُ مَفَاتِیْحَ الْکَلِمِ یا **مَفَاتِحَ الْکَلِمِ**۔ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے حکمت کے خزانے عطا فرمائے ہیں، مجھ کو اللہ تعالیٰ نے الفاظ کی کنجیاں عنایت فرمائی ہیں (میں مشکل سے مشکل مطالب کو نہایت فصیح اور بلیغ الفاظ میں ادا کرتا ہوں جیسے کسی شخص کے پاس خزانے کی کنجیاں ہوں تو وہ آسانی سے اُس کو نکال سکتا ہے جو خزانہ میں ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام الفاظ اور لُغاتِ عرب کو مجھ پر آسان کر دیا ہے میرے کلمات نہایت فصیح و بلیغ اور جامع اور مانع ہوتے ہیں اس میں کیا شک ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں غور کرے اُس کو روز روشن کی طرح یہ ظاہر ہوجائے گا کہ ایک اُمّی شخص جس نے کسی مدرسہ میں یا کسی اُستاد سے تعلیم نہ پائی ہو اور ایک جاہل اور وحشی قوم میں اُس کی عمر گذری ہو وہ ایسے دقیق اور باریک مضامین اور احکام کو اس خوبی سے بیان کرے کہ بڑے بڑے مقنن اور وکیل اور بارسٹر اُن کے سمجھنے سے قاصر ہوں)

اُوْتِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ۔ مجھ کو زمین کے خزانے کی کنجیاں دی گئیں (یعنی اُن

Marfat.com

ملکوں کے خزانے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ہاتھوں فتح کرائے جیسے ایران، روم، مصر، ہند وغیرہ۔ یا زمین کی کانیں مراد ہیں)۔

كَانَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین میں جو غریب اور نادار شخص تھے اُن سے مدد چاہتے تھے (اُن سے فتح اور فیروزی کی دعاء کراتے تھے جیسے کہتے ہیں دعائے درویشاں مدد خدا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ محتاج اور غریب لوگوں کی دعاء امیر اور مالداروں کی دعاء سے جلد قبول ہوتی ہے)

اَهُوَ فَتْحٌ۔ کیا حدیبیہ کی صلح فتح ہے (جس کو اللہ تعالیٰ نے سورۂ فتح یعنی اِنَّا فَتَحْنَا میں بیان کیا ہے)

وَجَاءَكُمْ بِالْمِفْتَحِ۔ تمہارے پاس کنجی لے کر آیا۔

مِفْتَحٌ اور **مِفْتَاحٌ۔** کھولنے کا آلہ یعنی کنجی۔

فُتِحَ الْيَوْمَ۔ آج آسمان کھولا گیا (کیونکہ آسمان میں اللہ تعالیٰ نے دروازے رکھے ہیں جو کھولے اور موندے جاتے ہیں)۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ۔ یا اللہ ہم کو بتلا دے کیونکر اُس کا فیصلہ کریں۔

فَنَزَلَ الْقُرْآنُ بِالْفَتْحِ۔ قرآن میں سورۂ اِنَّا فَتَحْنَا اُتری (اس صلح کو اللہ تعالیٰ نے فتح فرمایا کیونکہ یہی صلح تقویت اسلام اور فتح مکہ کی باعث ہوئی اور صلح کے بعد ہی لوگوں نے فوج در فوج اسلام لانا شروع کر دیا)۔

اَنْتُمْ تَعُدُّوْنَ الْفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةَ وَقَدْ كَانَ فَتْحًا لٰكِنَّ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ هُوَ الْفَتْحُ الْعَظِيْمُ۔ تم سورہ انا فتحنا میں جو فتح مذکور ہے اُس سے مکہ کی فتح سمجھتے ہو بیشک وہ بھی فتح ہے لیکن بڑی فتح بیعت رضوان تھی (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رض سے ایک ببول کے درخت کے تلے لی تھی جس کا ذکر قرآن میں ہے)

يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ نماز کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے (یعنی دعائے استفتاح اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ سے پڑھتے تھے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بسم اللہ ترک کرتے تھے)

يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو تکبیر تحریمہ سے شروع کرتے اور قرأت کو الحمد للہ سے۔

مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ۔ غیب کی کنجیاں پانچ ہیں (جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ایک روایت میں مَفَاتِيحُ ہے ایک میں مِفْتَاحُ ہے)

فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ یا فُتِّحَتْ (دونوں طرح مروی ہے) آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں (یعنی اللہ کی رحمت اور مہربانی اُترتی ہے اور دوزخ کے دروازے بند ہوتے ہیں یعنی روزے کی وجہ سے لوگ اُن گناہوں سے باز رہتے ہیں جو دوزخ میں پہنچانے والے ہیں)

اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ۔ پیر اور جمعرات کے دن آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْاَمْصَارُ۔ قریب ہے کہ شہر کے شہر مسلمان فتح کریں گے (یہ خوشخبری

Marfat.com

آپ کی پوری ہوئی اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں بڑے
بڑے شہر فتح ہوئے)

اِفْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ
آپ تہجد کی نماز دو ہلکی پھلکی رکعتوں سے شروع
کرتے (یعنی شروع میں دو رکعتیں ہلکی پڑھتے پھر
لمبی لمبی قراءت کرتے اس میں یہ حکمت ہے کہ نفس
کو عبادت کی آمادگی خوشی اور نشاط کے ساتھ ہو)

فَاتِحٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب
ہے کیونکہ آپ نے نور ایمان دنیا میں پھیلایا اور شرک
کی تاریکی اور اشکال کو دفع کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی
مخلوق پر آپ کو حاکم مقرر کیا اور مشکل اور مغلق مسائل
کو آپ نے کھول کر بیان فرما دیا۔

وَجَعَلَنِیْ فَاتِحًا وَّخَاتِمًا۔ مجھ کو اللہ
تعالیٰ نے ابتداء اور انتہا بنایا (ابتداء تو اس طرح
کہ سب پیغمبروں سے پہلے آپؐ کے نور کو اللہ تعالیٰ
نے پیدا کیا اور انتہا اس طرح کہ دنیا میں پیغمبری آپ
پر ختم ہو گئی۔ آپؐ سب پیغمبروں کے اخیر میں آئے
فاتح سے یہ مراد ہے کہ آپؐ نے اُمت کی بصیرت
کو کھول دیا وہ حق کو باطل سے پہچاننے لگے)

فَتَحَهَا عَلَیَّ۔ مجھ کو یہ آیت بتلا دی۔

لَا نَبْرَحُ اَوْ نَفْتَتِحَهَا۔ ہم تو طائف
سے اُس کو فتح کئے تک نہیں جائیں گے۔

مَاسُقِیَ بِالْفَتْحِ فَفِیْهِ الْعُشْرُ۔
جو کھیت ندی یا نالہ کے ذریعہ سے سینچا جائے
(جس میں محنت نہیں ہوتی) تو اُس میں سے دسواں
حصہ زکوٰۃ کا لیا جائے گا۔

لَا یُفْتَحُ عَلَی الْاِمَامِ۔ امام کو بتلایا نہ
جائے (یعنی جب وہ قراءت سے اٹک جائے۔
بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ حاکم وقت
جو حکم دے اُس کی مخالفت نہ کی جائے)

کُنْتُ اِذَا فَاتَحْتُ عُرْوَةَ۔ میں جب
عروہ سے بحث کرتا یا اُن کو کسی مسئلہ میں حاکم بناتا
(اُن سے کسی مسئلہ کا فیصلہ چاہتا)

تَعَالَ اُفَاتِحْكَ۔ آ میں تجھ کو حاکم بناتا
ہوں، تجھ سے بحث کرتا ہوں۔

لَا تُفَاتِحُوْا اَهْلَ الْقَدَرِ۔ قدریہ
لوگوں کو حاکم مت بناؤ (دین کے مسائل کا تصفیہ
اُن کی رائے پر مت رکھو یا اُن سے بحث اور مباحثہ
مت کرو)

مَنْ يَّاْتِ بَابًا مُّغْلَقًا يَجِدْ اِلٰى جَنْبِهٖ
بَابًا فُتُحًا۔ جو شخص ایک بند دروازے پر آئے
تو اُس کے پہلو میں ایک کھلا دروازہ پائے گا (یعنی
اللہ کا رحم و کرم بہت وسیع ہے اگر ایک رنج پیش
آئے گا تو اُس کے بعد ایک خوشی بھی ہوگی۔ یا جو
کوئی کسی کی روٹی بند کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے
لئے دوسرا کوئی ذریعہ رزق کا کھول دے گا جیسے
کہتے ہیں "ایک در بند تو سو در کشادہ")

قَدْرَ شَاةٍ فَتُوْحٍ۔ ایک بکری کا دودھ
دوہنے میں جس کے پستان کا سوراخ کشادہ ہو جتنی
دیر ہوتی ہے۔

لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطٰنِ۔ اگر مگر
شیطان کے کام کو کھولتا ہے (یعنی بے فائدہ سوالات
کرنا اگر ایسا ہو ویسا ہو تو کیا حکم ہے جیسے متاخر
فقہاء کی عادت ہے)۔

یَفْتَحُ اللّٰهُ۔ عرب کا محاورہ ہے۔ اس
وقت کہتے ہیں جب خریدار کی بیان کی ہوئی قیمت
پر بائع راضی نہ ہو۔ یعنی اللہ تجھ کو عطا فرمائے یا تجھ
کو سمجھ دے کہ تو اس چیز کی واجبی قیمت پر راضی ہو

Marfat.com

جائے۔

فُتِحَتْ اَسْمَاعُنَا۔ یا فُتِّحَتْ۔ ہمارے کان کھل گئے (ہم اپنے ٹھکانوں میں رہ کر آپؐ کا کلام سنتے تھے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ تھا)

مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ بہشت کی کنجی توحید کی گواہی ہے (لیکن ہر کنجی میں دندانے ہونا لازم ہیں وہ دندانے اعمالِ صالحہ ہیں جن کی وجہ سے بہشت جلدی کھل جائے گی اگر بے دندانوں کی کنجی ہو تو قفل نہیں کھلے گا)۔

اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ وَفَتْحَهٗ میں تجھ سے اُس دن کی بھلائی اور فتح و فیروزی چاہتا ہوں۔

لَا تُفَاتِحُوْا اَهْلَ الْقَدَرِ تقدیر کے منکروں کے ساتھ مت بیٹھو (اُن سے صحبت مت رکھو)

اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فُتِحَ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاَبْوَابُ الْجِنَانِ۔ جب سورج ڈھلتا ہے تو آسمان کے اور بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں (اور دعا قبول ہوتی ہے)۔

لَمَّا وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فُتِحَ لِاُمَّتِهٖ بَيَاضُ فَارِسَ وَقُصُوْرُ الشَّامِ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو آپ کی اُمت کے لئے ایران کی سفیدیاں اور شام کے محل کھول دیئے گئے۔

مَنْ سَبَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ فَلَا تُفَاتِحُوْهُ جو شخص اولیاء اللہ کو بُرا کہے اُس کے پاس مت بیٹھو (اُس سے بحث و مباحثہ مت کرو)

مَنْ شَكَّ فِيْ مَا نَحْنُ فِيْهِ فَلَا تُفَاتِحُوْهُ۔ جو شخص اُن مسائل میں شک کرے جو ہمارے مذہب کے ہیں اُس کے ساتھ مت بیٹھو۔

مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطَّهُوْرُ۔ نماز کی کنجی طہارت ہے۔

تَزَوَّجُوا الْاَبْكَارَ فَاِنَّهُنَّ اَفْتَحُ شَيْءٍ اَرْحَامًا۔ کنواری عورتوں سے شادی کرو اُن کے رحم کھلے ہوتے ہیں (اُن سے اولاد ہونے کی زیادہ توقع ہے)

دُعَاءِ اِسْتِفْتَاحِ۔ وہ دعاء جو تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان آہستہ پڑھی جاتی ہے جیسے سبحانك اللهم وبحمدك اخیر تک یا الله كبيرا اخیر تک یا اللهم باعد بيني وبين خطاياى اخیر تک یا انی وجهت وجهی اخیر تک)

فَتْخٌ۔ جوڑ اکرنا، ڈھیلا کر دینا، انگلیوں کے سرے قدم کی پشت کی طرف موڑنا، نرم ہونا۔

فَتْخٌ اور تَفْتِيْخٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

اِفْتَاخٌ۔ تھک جانا، سانس بھول جانا، دَم ہو جانا۔

فَتَخَةٌ۔ بڑا چھلا ہاتھ یا پاؤں کی انگلیوں کا جس میں نگینہ نہ ہو اگر نگینہ ہو تو اُس کو خاتم کہیں گے۔

كَانَ اِذَا سَجَدَ جَافٰى عَضُدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَفَتَخَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے بازوؤں کو پسلیوں سے جدا رکھتے اور پاؤں کی انگلیوں کو قدم کی پشت کی طرف موڑ لیتے یا تلوے کی طرف اصل میں فتخ کے معنی نرمی کے ہیں اسی لئے عقاب

Marfat.com

فتخاء کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ جب اُترتا ہے تو اپنی پنکھ
کم کرکے موڑ لیتا ہے۔ بعضوں نے کہا فتخ ہاتھ کی
انگلیوں کو ہتھیلی کی طرف موڑنا اور پاؤں کی انگلیوں کو
ظاہر قدم کی طرف۔

وَفِیْ یَدِهَا فُتْخٌ کَثِیْرَةٌ یا فُتُوْخٌ۔
اس کے ہاتھ میں بڑے بڑے چھلے بہت تھے یا بڑی
بڑی انگوٹھیاں تھیں۔

وَیُلْقِیْنَ الْفُتْخَ۔ اپنے اپنے چھلے بلال رض
کے کپڑے میں ڈال رہی تھیں۔

فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ
اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا قَالَتِ الْقُلْبُ وَ
الْفَتَخَةُ۔ حضرت عائشہ رض نے اس آیت کی تفسیر
میں ولا یبدین زینتھن فرمایا کھلی زینت
سے مراد کنگن اور چھلے ہیں (یعنی یہ ستر نہیں ہیں کیونکہ
ہر عورت کو ہاتھ کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے)

فَتْرٌ۔ انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کے سروں کے
درمیان کی مسافت سے ناپنا۔ فِتْرٌ اس مسافت کو
کہتے ہیں۔

فُتُوْرٌ اور فُتَارٌ۔ تیزی کے بعد تھم جانا، سست
ہوجانا چالاکی کے بعد گرمی کم ہوجانا۔

مَاءٌ فَاتِرٌ۔ کنکنا پانی، نیم گرم۔

اِفْتَارٌ۔ ضعیف کرنا، سست کرنا۔

تَفَتُّرٌ۔ سست ہونا۔

اِسْتِفْتَارٌ۔ جماع چھوڑ دینا۔ (عرب لوگ کہتے
ہیں اِسْتَفْتَرَ الْفَرَسُ یعنی گھوڑے نے
مستی چھوڑ دی اُس کے بدن میں منی جمع ہوگئی)۔

مُفْتَارٌ۔ نشے کی ابتداء۔

فُتُرٌ۔ بوریا جس پر آٹا چھانتے ہیں۔

فُتْرَةٌ۔ ضعف و سستی اور بخار کی باریوں
کے بیچ میں کا وقت جو راحت کا ہوتا ہے۔

نَهٰی عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ وَّ مُفْتِرٍ۔ ہر
نشہ لانے والے اور سستی پیدا کرنے والے چیز سے
منع فرمایا (نشہ لانے والی شراب کا تو قلیل و کثیر سب
حرام ہے۔ اور سستی پیدا کرنے والی وہ چیزیں ہیں
جیسے افیون بھنگ وغیرہ اُن کی وہ مقدار منع ہے
جس سے سستی پیدا ہو) طیبی نے کہا اس حدیث سے
بھنگ وغیرہ کی حرمت پر استدلال ہوسکتا ہے جو
مفتر ہیں نہ کہ مسکر۔

اِنَّهٗ مَرِضَ فَبَکٰی فَقَالَ اِنَّمَا اَبْکِیْ
لِاَنَّهٗ اَصَابَنِیْ عَلٰی حَالِ فَتْرَةٍ وَّلَمْ
یُصِبْنِیْ فِیْ حَالِ اِجْتِهَادٍ۔ عبداللہ بن
مسعود رض اپنے مرض موت میں (جب وہ بوڑھے ہو
گئے تھے) رونے لگے (لوگوں نے وجہ پوچھی وہ سمجھے
کہ شاید دنیا سے جدائی پر روتے ہیں) انہوں نے کہا
میں اس لئے روتا ہوں کہ موت مجھ کو ایسے زمانہ میں
آئی جب میں ضعیف اور ناتوان ہوگیا۔ (عبادت کی
طاقت گھٹ گئی) اور جس وقت عبادت میں خوب
محنت اور مشقت کیا کرتا تھا اُس وقت نہ آئی۔ زمانۂ
فترت اُس زمانہ کو بھی کہتے ہیں جو دو پیغمبروں کے درمیان
خالی زمانہ گذرا ہو جیسے حضرت عیسیٰؑ کے بعد ہمارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور تک۔)

فَتْرَةٌ مَا بَیْنَ عِیْسٰی وَمُحَمَّدٍ
سِتُّمِائَةٍ۔ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے درمیان فترت کا زمانہ چھ سو برس
کا تھا۔

فَتَرَ الْوَحْیُ۔ وحی آنا بند ہوگیا (یعنی ڈھائی
یا تین برس تک سورۂ اقرأ اُترنے کے بعد آپ پر
وحی نہیں آئی پھر جب آنا شروع ہوئی تو برابر پے در پے

Marfat.com

وفات تک آتی رہی)

لِكُلِّ شَيْءٍ شَرَّةٌ وَ فَتْرَةٌ فَمَنْ كَانَتْ إِلَى سُنَّةٍ فَقَدِ اهْتَدَى ہر ایک چیز کی ایک تیزی اور شدّت ہوتی ہے اور ایک سکون اور ٹھہراؤ تو جس کا سکون اور ٹھہراؤ سنّت کے موافق ہوگا اُس نے راہ پائی (مطلب یہ ہے کہ کسی کام میں مبالغہ کرنا اور حد سے بڑھ جانا گو وہ عبادت ہو خوب نہیں ہے ہر بات میں طریقۂ سنّت کی پیروی کرنا یہی سیدھا راستہ ہے)۔

فَتْشٌ۔ ڈھونڈنا، تلاش کرنا۔ (جیسے تَفْتِيْشٌ ہے)

فَتَّاشٌ۔ بڑا کھوج لگانے والا۔

فَتِيْشَةٌ۔ ختنگہ، ہوائی جو ایک قسم کی آتشبازی ہے۔

يَحْرُمُ عَلَيْكُمْ تَفْتِيْشُ مَا وَرَاءَ ذٰلِكَ۔ اس کے آگے تم کو تلاش کرنا، کھوج لگانا منع ہے۔

فَتْقٌ۔ چیرنا، پھاڑنا، اُدھیڑنا، پھوٹ ڈالنا، تفصیل سے بیان کرنا۔ (تَفْتِيْقٌ کے بھی یہی معنے ہیں)

إِفْتَاقٌ۔ پھٹن پانا، جانور موٹے ہونا، خُرما کی ڈالیوں سے مسواک کرنا، سورج یا چاند کا ابر کی پھٹن سے نمودار ہونا۔

إِنْفِتَاقٌ اور **تَفَتُّقٌ**۔ چرنا، پستان اور ناف کے درمیان بیماری ہونا۔

فِي الْجَائِحَةِ أَوِ الْفَتْقِ۔ آفت میں یا فتق میں فتق سے مراد یہاں وہ لڑائی اور دنگہ ہے جو لوگ آپس میں کریں اُس میں کچھ زخمی ہوں خون بہے کبھی فتق عہد شکنی کے معنی میں بھی آتا ہے۔

إِذْهَبْ فَقَدْ كَانَ فَتْقٌ نَحْوَ جُرَشَ۔ جاؤ جرش کے پاس جنگ اور فساد ہے (جُرَش ایک گاؤں کا نام ہے یمن میں)

خَرَجَ حَتَّى أَفْتَقَ بَيْنَ الصَّدَمَتَيْنِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی کی تنگ جگہ سے نکل کر دو پہاڑوں کے درمیان کھلے میدان میں آگئے (عرب لوگ کہتے ہیں أَفْتَقَ السَّحَابُ ابر پھٹ گیا)

كَانَ فِي خَاصِرَتَيْهِ انْفِتَاقٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں کھوکھوں میں کشادگی تھی۔ (یعنی کمر موٹی تھی جو مردوں میں خوبی گنی جاتی ہے اور عورتوں میں برائی۔)

فَمُطِرُوا حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ وَ سَمِنَتِ الْإِبِلُ حَتَّى تَفَتَّقَتْ۔ ایسی بارش ہوئی کہ ہرا چارہ خوب نکلا اور اونٹ موٹے ہوکر اُن کی کھوکھیں پھول گئیں۔

عَامُ الْفَتْقِ۔ وہ سال جس میں خوب بارش اور ارزانی ہو۔

فِي الْفَتْقِ الدِّيَةُ۔ اگر شانہ پھٹ جائے یا پیٹ یا انثیین تو دیت واجب ہوگی (عرب لوگ کہتے ہیں أَفْتَقَ الْحَيُّ جب کسی قوم کے اونٹ موٹے ہوکر اُن کی کھوکھیں پھوٹ جائیں)

فُتُقٌ۔ ایک مقام کا نام ہے تبالہ کے راستہ میں (جو ایک شہر ہے یمن میں) وہاں قطبہ بن عامر گئے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو خثعم پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا تھا)

إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ۔ اُسی دودھ سے رضاعت کی حرمت ہوئی ہے جو آنتوں کو چیرے (یعنی دو برس کے اندر ہو)

مَنْ جَلَسَ وَهُوَ مُتَنَوِّرٌ خِيْفَ

Marfat.com

عَلَیْهِ الْفَتْقُ۔ جو شخص نورہ لگا کر بیٹھ رہے اُس پر مثانہ پھٹ جانے کا ڈر ہوتا ہے (کیونکہ نورہ میں ہڑتال ہوتی ہے جو ایک سخت زہر ہے اگر جلد پر دیر تک لگا رہے تو زخم ہو جانے کا خطرہ ہے)

مُحَمَّدٌ الْفَاتِقُ الرَّاتِقُ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو ظلم کو چیرنے والے اور خلل اور رخنہ کو بند کرنے والے ہیں۔

خَرَجَ حَتّٰی اَفْتَقَ مِنَ الصَّدَّمَیْنِ آپ نکلے یہاں تک کہ پہاڑ کے دونوں کناروں کے پار ہو گئے۔

فَتْکٌ یا فِتْکٌ یا فُتْکٌ یا فُتُوْکٌ۔ اپنے ارادے کو پورا کرنا، غفلت میں پکڑ لینا، یا مار ڈالنا، یا فرصت پا کر زخمی یا قتل کرنا، الحاح کرنا بے باک ہو جانا، مبالغہ کرنا۔

تَفْتِیْکٌ۔ روئی دھننا۔

مُفَاتَکَۃٌ۔ علانیہ جنگ کرنا، سختی سے کسی چیز پر گرنا، ہمیشگی کرنا، بیعانہ دینا۔

مُفَاتَکَۃٌ۔ قیمت چکانا، لیکن بیعانہ کے طور پر کچھ نہ دینا۔

اِفْتِتَاکٌ۔ بمعنے فَتْکٌ ہے

تَفَتُّکٌ۔ ایک کام کو خود رائی سے کئے جانا، کسی سے صلاح نہ لینا۔

فَاتِکٌ۔ جری اور شجاع، بہادر صاحب عزم۔

اَلْاِیْمَانُ قَیَّدَ الْفَتْکَ۔ ایمان نے فتک روک دیا۔ (یعنی کسی کو غفلت میں مار ڈالنے کو مثلاً کوئی شخص غافل بیٹھا ہو یا سو رہا ہو اُس کو مار ڈالے جو کہ بزدلی اور نامردی ہے) غیلہ فریب اور چکمہ دے کر مار ڈالنا۔

اَلْمُؤْمِنُ لَا یَفْتِکُ۔ مومن غفلت میں کسی کو نہیں مارتا۔ (بلکہ اطلاع اور ہوشیار کر کے مقابلہ کرتا ہے جو لازمہ سپاہگری اور شجاعت ہے۔ اب کعب بن اشرف یہودی اور ابورافع کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کر دیا یہ خاص بحکم الٰہی تھا بعضوں نے کہا اس ممانعت سے پہلے کا یہ واقعہ ہوگا)

اَلْفَتْکُ بِاَهْلِ الْحَرْبِ۔ حربی کافروں سے جن سے کوئی عہد نہ ہو فریب کرنا (اُن کو غفلت میں مار ڈالنا)

جَعَلَ یَفْتِکُ۔ وہ غفلت میں لوگوں کو قتل کرنے لگا۔

قَصَدْتُ لِقَتْلِ عَلِیٍّ وَالْفَتْکِ بِهٖ۔ میں نے حضرت علیؓ کو غفلت میں مار ڈالنے کا قصد کیا یا تو نے ایسا قصد کیا۔

مَنْ فَتَکَ بِمُؤْمِنٍ یُرِیْدُ نَفْسَهٗ وَمَالَهٗ فَدَمُهٗ مُبَاحٌ۔ جو شخص کسی مسلمان کو غفلت میں مار ڈالنا چاہے یا اُس کا مال لوٹنا تو اُس کا قتل کرنا درست ہے۔

فَتْلٌ۔ بٹنا، پھیر دینا، آواز کرنا۔

فَتَلَ ذُؤَابَتَهٗ۔ اُس کی رائے پھیر دی۔

مَازَالَ فُلَانٌ یَفْتِلُ فِی الذِّرْوَةِ وَالْغَارِبِ اُس کو فریب دینے کے لئے گھومتا رہا۔

فَتَلٌ۔ کہنی سخت اور باہر نکلی ہونا، یا کہنی اور اُس کے پہلو میں دوری ہونا۔ (اُسی سے ہے نَاقَةٌ فَتْلَاءُ یعنی اونٹنی جس کی کہنی سخت اور نکلی ہوئی ہو)

تَفْتِیْلٌ۔ بٹنا۔

Marfat.com

اِفْتَال۔ دانے کا غلاف نکلنا۔

اِنْفِتَال اور تَفَتُّل۔ بٹ جانا۔

فَتْلَة۔ ایک بار بٹنا اور سلم اور سمر کے دانہ کا غلاف۔

مَا اَغْنٰی عَنْكَ فَتْلَةً یا فَتْلَةً۔ میں تیرے کچھ کام نہیں آسکتا۔

فَتِیْلَة۔ بتی یا جو انگلی سے میل نکالا جائے ایک انگلی پر رگڑ کر۔

فَتِیْل۔ وہ چھلکا جو گٹھلی کے شگاف پر ہوتا ہے۔

فَلَمْ یَزَلْ فِی الذِّرْوَةِ وَالْغَارِبِ حَتّٰی اَجَابَتْهُ۔ زبیرؓ برابر حضرت عائشہؓ کو مٹھارتے رہے۔ (ان کو جنگ کے لئے نکلنے کی ترغیب دیتے رہے آخر وہ عورت تھیں زبیرؓ کے کہنے میں آگئیں اور نکل کھڑی ہوئیں یہاں تک کہ انہوں نے زبیرؓ کا کہنا مان لیا۔ (یہ ایک مثل ہے زبانِ عرب کی جب کوئی کسی کو فریب یا چکمہ دینا ہے اُس کو اپنے مطلب کے لئے مٹھارتا ہے تو کہتے ہیں فتل فی الذروۃ و الغارب اس کا بیان کتاب الذال میں گزر چکا ہے)

اَلَسْتَ تَرْعٰی مَعْوَتَهَا وَفَتْلَتَهَا۔ کیا تو اُس کے پھل اور لپٹے ہوئے پتے نہیں چراتا (فَتْلَة لپٹا ہوا پتہ جیسے جھاؤ وغیرہ کا ہوتا ہے بعضوں نے کہا جنگلی درخت کا شگوفہ یا پھول)

اِفْتَال۔ فتلہ نکالنا۔

یَفْتِلُهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابن عباسؓ کا کان مل رہے تھے (ان کو ادب سکھانے کے لئے کہ جب ایک مقتدی ہو تو امام کے داہنے طرف کھڑا ہو۔ یا اُن کو نیند سے ہوشیار کرنے کے لئے)

کَانَ یَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ۔ آپ صبح کی نماز سے لوٹتے (یا فارغ ہو کر مقتدیوں کی طرف التفات کرتے)

یَنْفَتِلُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَیَسَارِهٖ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر داہنی طرف جاتے اور بائیں طرف بھی (تو خواہ مخواہ داہنے طرف مڑنا ضروری نہیں ہے گو اکثر آپ داہنی ہی طرف نماز پڑھ کر جایا کرتے)

فَضَرَبَ بِهَا رِجْلَهٗ وَفِیْهَا النَّعْلُ فَفَتَلَهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں جوتی تھی آپ نے پاؤں دھونے کے بدلے پانی کا ایک چلو لے کر پاؤں پر پھیر لیا (یعنی سب طرف تو یہ دھونے کی طرح ہو گیا اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو وضو میں مسح رجلین کے قائل ہیں۔ اور بعضوں نے کہا کہ نمازی کو اختیار ہے خواہ وہ وضو میں پاؤں دھوئے یا ان پر مسح کرے امام ابن جریر طبری رح کا یہی قول ہے اور شیخ محی الدین ابن عربی رح بھی جوازِ مسح کے قائل ہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اِس سے استدلال صحیح نہیں ہے اور احتمال ہے کہ یہ چلو پانی کا پاؤں کی پشت اور تلوے سب طرف پہنچ گیا ہو تو وہ دھونا ہوا اور پاؤں دھونے کے دلائل قطعی اور متواتر ہیں۔ دوسرے یہ کہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے وضو کیا اور پاؤں پر مسح کیا پھر فرمایا کہ یہ اُس شخص کا وضو ہے جس کو حدث نہ ہوا ہو بلکہ مزید ثواب کے لئے تازہ وضو کرنا چاہتا ہو۔

فَتَنَ۔ یا فُتُوْن۔ اچھا لگنا، پسند آنا، مائل کرنا، شیفتہ کرنا، اللہ میں

فُتِنَ الرَّجُلُ فِیْ دِیْنِهٖ۔ دین کی خرا

Marfat.com

میں پڑ گیا آزمایا گیا۔

فَتَنٌ۔ گمراہ کرنا، جلانا، روکنا، گلانا۔

تَفْتِیْنٌ۔ اچھا لگنا، فتنہ میں ڈالنا، شیفتہ اور دیوانہ کرنا۔

اِفْتِتَانٌ۔ فتنہ میں ڈالنا۔

اُفْتُتِنَ فِیْ دِیْنِہٖ۔ دین کی خرابی میں پڑ گیا۔

فَاتِنٌ۔ بہکانے والا، چور۔

فَاتُوْن۔ فرعون کا نان پز جو حضرت موسٰی علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا گیا۔

فَتَّان۔ چور، گمراہ کرنے والا، بہکانے والا فتنہ اور خرابی میں ڈالنے والا، گلانے والا شیطان۔

فَتَّانَانِ۔ روپیہ، اشرفی، یا منکر نکیر۔

فَتْنَانِ۔ میٹھا اور کڑوا یا صبح اور شام۔

فِتْنَۃٌ۔ امتحان، ابتلا، گمراہی، گناہ کفر، فضیحت، عذاب، بیماری، جنون، محنت عبرت، مال، اولاد، وغیرہ۔

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ یَتَعَاوَنَانِ عَلَی الْفَتَّانِ یا عَلَی الْفُتَّانِ۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا گمراہ کرنے والے شیطان کے مقابل مددگار ہے (اُس کی مدد کرکے شیطان کے اغوا سے اُس کو محفوظ رکھتا ہے)۔ **فُتَّان** بضمّہ فاء جمع ہے **فَاتِنٌ** کی یعنی گمراہ کرنے والوں کی گمراہی سے اُس کو بچاتا ہے۔

اَفَتَّانٌ اَنْتَ یَا مُعَاذُ۔ کیا معاذ تم لوگوں کو خرابی میں ڈالنا چاہتے ہو (مصیبت اور بلا میں پھنسانا) یعنی لمبی لمبی سورتیں نماز میں پڑھ کر یہ چاہتے ہو کہ لوگ نماز سے نفرت کرنے لگیں۔ جماعت میں شریک ہونا چھوڑ دیں گنہگار ہوں (ایک روایت میں **فَاتِنٌ** ہے معنی وہی ہے)

مَفْتُوْنٌ بِطَلَبِ الدُّنْیَا۔ دنیا کی طلب میں دیوانہ ہو رہا ہے۔

اِنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ۔ تم قبر میں آزمائے جاؤ گے (منکر نکیر آ کر تم سے سوالات کریں گے تم کو جانچیں گے کہ مومن ہو یا کافر)

تُفْتَنُوْنَ کَفِتْنَۃِ الدَّجَّالِ۔ دجال کی آزمائش کی طرح تمہاری آزمائش ہو گی (یعنی سخت امتحان ہو گا جس کو اللہ چاہے گا وہ ثابت قدم رہے گا)

مِثْلَ اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ۔ دجال کے فساد کے برابر یا اُس کے قریب قریب۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَ الْمَمَاتِ۔ تیری پناہ قبر کی آزمائش اور زندگی اور موت کی آفت سے۔

فِیَّ تُفْتَنُوْنَ وَ عَنِّیْ تُسْاَلُوْن۔ تمہارا امتحان میری نسبت کیا جائے گا اور تم سے پوچھا جائے گا کہ میں کون ہوں (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون تھے مومن کہے گا اللہ تعالٰے کے سچے پیغمبر تھے جو دین حق لے کر آئے تھے۔ اور کافر گھبرا کر کہے گا میں نہیں جانتا لوگوں سے کچھ سُنتا تھا معلوم نہیں کون تھے۔ بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک صورت سامنے آ جائے گی اور مومن آپ کو دیکھتے ہی پہچان لے گا۔)

اَلْمُؤْمِنُ خُلِقَ مُفْتَنًا۔ مومن تو امتحان کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ (اللہ تعالٰی بار بار

Marfat.com

اُس کو جا پہنچتا ہے ایک گناہ میں پھنس جاتا ہے پھر اُس سے توبہ کرتا ہے پھر وہی گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے غرض بار بار اس کا امتحان ہوتا رہتا ہے۔ بعضوں نے کہا اللہ تعالیٰ اُس پر تکالیف اور شدائد ڈال کر اُس کا امتحان کرتا ہے کہ وہ ناشکرا تو نہیں بنتا)

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔ جن لوگوں نے مسلمانوں کو تکلیف دی اُن کو آگ میں جلایا یا اور کوئی ایذا دی۔

اِنَّهٗ یُحِبُّ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ۔
اللہ تعالیٰ اُس گنہگار کو پسند کرتا ہے جو بہت توبہ کرتا ہے (یعنی وہ شخص جس سے بار بار گناہ سرزد ہو لیکن ہر بار وہ نادم اور شرمندہ ہو اور بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑا کر توبہ اور استغفار کرے)

اِنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا یَتَعَوَّذُ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ اَتَسْاَلُ رَبَّكَ اَنْ لَّا یَرْزُقَكَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا۔
حضرت عمرؓ نے سُنا ایک شخص فتنہ سے پناہ مانگ رہا تھا تو فرمایا کیا تو اپنے پروردگار سے یہ چاہتا ہے کہ وہ تجھ کو مال اور اولاد نہ دے (کیونکہ مال اور اولاد کو بھی فتنہ کہتے ہیں آدمی اُن کی محبت میں غرق ہو کر پروردگار سے غافل ہو جاتا ہے فتنہ سے یہاں فساد اور جنگ اور دین کی خرابی مراد نہیں ہے)

فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِیْ اَهْلِهٖ وَفِیْ وَلَدِهٖ۔ آدمی کے بیوی بچوں کا فتنہ کیا اس کو پوچھتے ہو؟ نہیں میں بڑا فتنہ پوچھتا ہوں (جس میں جنگ اور فساد اور دین کی خرابی ہوگی)

اَوْ فِتْنَةً فِیْهِمْ۔ یا ان کے لئے فتنہ ہوگا (یعنی اولاد کے لئے جب اُن کی تعلیم اور تادیب برابر نہ کرے)

فَهَمَمْنَا اَنْ نَّفْتَتِنَ۔ ہم نے یہ چاہا کہ فتنہ میں پڑ جائیں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی خوشی میں نماز ہی بھول جائیں)

اِمَامَةُ الْمَفْتُوْنِ۔ بے وقوف اور دیوانہ کی امامت کا بیان (جس کی عقل میں مالی نقصانات کی وجہ سے فتور آ گیا ہو)

یُصَلِّیْ لَهٗ اِمَامُ فِتْنَةٍ۔ فتنہ کا امام نماز پڑھاتا ہے (یعنی عبد الرحمٰن بن عدیس بجری جو مصر کے باغیوں میں ایک سردار تھا جنھوں نے حضرت عثمان رضؓ کا محاصرہ کیا تھا)

یُصَلِّیْ بِنَا اِمَامُ فِتْنَةٍ۔ فتنہ کا امام ہم کو نماز پڑھاتا ہے (نماز میں امامت کرتا ہے حالانکہ اس وقت امام برحق حضرت عثمان رضؓ تھے)

فِتْنَةُ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ۔ زندگی اور موت کے فتنے سے۔ زندگی کا فتنہ یہ ہے کہ آدمی نفسانی اور شہوانی خواہشات میں غرق ہو کر شرعی احکام کی پرواہ چھوڑ دے موت کا فتنہ یہ ہے کہ خاتمہ بُرا ہو اور قبر کے عذاب میں مبتلا ہو۔ بعضوں نے کہا زندگی کا فتنہ آفات میں گرفتار ہونا بے صبری اور ناشکری کے ساتھ یا بُرے کاموں پر اصرار کرنا اور موت کا فتنہ منکر نکیر کے سوالات کا برابر جواب نہ دینا قبر کا عذاب ہول وغیرہ)

فِتْنَةُ الصَّدْرِ۔ سینہ کا فتنہ۔ یعنی حسد بغض عقائد باطلہ میں مبتلا ہونا۔

شَرُّ فِتْنَةِ الْغِنٰی۔ تونگری اور مالداری کا فتنہ (وہ یہ ہے کہ مالداری پر مغرور ہو جائے)

Marfat.com

زکوٰۃ نہ دے غریبوں کی حاجت روائی نہ کرے)
لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ۔ میں دیکھتا ہوں تمہارے گھروں میں پانی کی بوندوں کی طرح فتنے برس رہے ہیں (یعنی ایک کے بعد ایک۔ مراد حضرت عثمانؓ کے قتل کا فتنہ ہے پھر جنگ جمل اور صفین پھر شہادت جناب حضرت امام حسین علیہ السلام پھر واقعہ حرہ مدینہ طیبہ کی خرابی اور بربادی)

هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ۔ وہاں تو یعنی ملک نجد اور عراق میں زلزلے آئیں گے فتنے پیدا ہوں گے۔ (واقعہ جمل اور صفین اور خارجیوں کا ظہور وہیں ہوا)

فَإِنَّا خَشِينَا أَنْ تُفْتَنَ أَبْنَاؤُنَا۔ ہم کو ڈر ہے کہ کہیں ہمارے بچے قرآن سن کر خراب نہ ہو جائیں (باپ دادا کا طریق چھوڑ کر قرآن کی ہدایت پر لگ جائیں۔ یہ مکہ کے مشرکوں نے اس وقت کہا تھا جب حضرت ابو بکر صدیقؓ قرآن بلند آواز سے پڑھا کرتے اور مشرکوں کے بچے عورتیں وغیرہ جمع ہو کر اس کو سنتے)

إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَأَخَافُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا۔ فاطمہؓ میرا ایک ٹکڑا ہے اور مجھ کو ڈر ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو اس کے دین میں خرابی پڑ جائے (یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا تھا جب حضرت علیؓ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ فاطمہؓ بہ مقتضائے بشریت کے جو سوکن کے ساتھ عورتوں کو ہوا کرتا ہے کوئی کام خلاف عدل اور انصاف کر بیٹھیں اور اس کے سبب سے اطاعت الٰہی میں خلل واقع ہو کر ان کو ایذا ہو اور ان کی ایذا سے مجھ کو ایذا ہو۔ مسور بن مخرمہ نے یہ حدیث امام زین العابدینؒ سے اس لئے بیان کی کہ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ کی ایذا اور تکلیف گوارا نہیں کرتے تھے ویسا ہی میں نہیں چاہتا کہ آپ کو بھی دشمنوں سے کوئی تکلیف پہنچے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار آپ سے چھین لیں)

أَتَيَاهُ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ۔ عبداللہ بن زبیر کے فتنے میں (یعنی جب حجاج نے ان کا محاصرہ کیا تھا) ان کے پاس آئے (اس روایت میں آگے یہ ہے **إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَنَعُوا** لوگوں نے ایک کام کیا ایک روایت میں **ضَيَّعُوا** ہے یعنی اپنا دین اور ایمان ضائع کیا)

آمِنَ الْفُتَّانَ۔ جانچنے والوں کے شر سے محفوظ رہے گا (ابوداؤد کی روایت میں **أَمِنَ مِنْ فَتَّانَيِ الْقَبْرِ** ہے یعنی قبر کے دونوں امتحان لینے والوں سے بے ڈر رہے گا)

إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے (یعنی صرف دینداری اور حسن اخلاق پر نظر نہ رکھو گے بلکہ مال و دولت حسن و جمال شرافت نسب چاہو گے) تو بڑی خرابی ہو گی (اکثر عورتیں جو مالدار نہیں ہیں یا حسن و جمال نہیں رکھتیں بے نکاح رہ جائیں گی اور زنا اور حرام کاری کی کثرت ہو گی) یہ حدیث امام مالکؒ کی دلیل ہے وہ کفاءت میں صرف دینداری کا اعتبار کرتے ہیں۔

وَإِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَنَ أُمُّهُ۔

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچہ کا رونا سنتے (جب آپؐ نماز میں ہوتے) تو نماز کو ہلکا کر دیتے (چھوٹی سورتیں پڑھ کر نماز کو ختم کر دیتے) اس ڈر سے کہ کہیں اُس کی ماں فکر میں نہ پڑ جائے (حیران پریشان نہ ہو جائے)

مَنْ دَخَلَ عَلَى السُّلْطَانِ فُتِنَ. جو شخص بادشاہ کے پاس جائے گا وہ خرابی میں پڑے گا (کیونکہ اگر بادشاہ کی ہر بات میں موافقت کرے تو خدا کا گنہگار بنے گا اگر مخالفت کرے تو جان جوکھم ہے۔ از قُرب بادشاہاں پرُحذر بودن کا یہی مطلب ہے)۔

إِذَا أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا. جب یہ مشرک لوگ فساد کا قصد کریں (شرک و کفر لوٹ مار وغیرہ کا) تو ہم اُن کی نہیں سُنتے۔

اَلْمَوْتُ خَيْرٌ مِّنَ الْفِتْنَةِ. فتنے میں پڑنے سے مرجانا بہتر ہے (کیونکہ فتنہ میں گرفتار ہونے سے دین کی بربادی کا اندیشہ ہے)

مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ يَبْلُغُ مَنْ مَّعَهٗ ثَلَاثَ مِائَةٍ. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک جتنے گمراہ کرنے والے اس اُمت میں پیدا ہونے والے تھے جن کے پیرؤوں کا شمار تین ۳۰۰ سو تک بھی پہنچتا تھا اُن کے نام بتلا دیئے۔ (یعنی گمراہ کرنے والے مولوی اور مشائخ اور بادشاہ جن کے تابعدار تین ۳۰۰ سو تک بھی پہنچیں گے اُن کے نام آپ نے بیان فرما دیئے)

فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ. اندھا بہرا فتنہ (یعنی جس میں پڑ کر لوگ اندھے بہرے بن جائیں گے حق راستہ اُن کو نہ سوجھے گا نہ حق بات کان لگا کر سُنیں گے)

إِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَاقْبِضْنِيْ إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ. جب تو اے پروردگار کسی قوم کو فتنہ میں ڈالنا چاہے (اُن کو بداعتقادی اور گمراہی میں ڈالنا) تو مجھ کو فتنہ سے بچا کر اپنے پاس اٹھا لے۔ ایک روایت میں إذا اردت بقوم فتنة فتوفني غَيْرَ مَفْتُوْنٍ ہے معنے وہی ہیں۔

مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ. رات دن کے فتنے کے شر سے (یعنی اُن فتنوں سے جو رات یا دن میں پیدا ہوتے ہیں)

مَا تَرَكْتُ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ. میں نے مردوں پر کوئی فتنہ عورتوں سے زیادہ نقصان پہنچانے والا نہیں چھوڑا (اکثر فساد عورتوں کی وجہ سے واقع ہوں گے جیسے کہتے ہیں دنیا میں تین ۳ چیزیں مادۂ نزاع ہیں زن زر زمین سارے جھگڑے ان ہی تین چیزوں کے لئے ہوا کرتے ہیں اور چوتھا سبب جھگڑے کا نشہ ہے۔ پانچویں کسی کی عزت آبرو پر حملہ کرنا اُس کی توہین کرنا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو اسلام میں حرام کر دیا)

وَيُؤْمَنُ مِنَ الْفَتَّانِ. (اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو چوکی پہرے پر رہے) وہ منکر نکیر کے فتنہ سے بچایا جائے گا (یا تو منکر نکیر اُس کے پاس آئیں گے نہیں یا آئیں گے تو نرمی اور ملائمت کے ساتھ سوالات کر کے چلے جائیں گے)

يُفْتَنُوْنَ فِي الدِّيْنِ كَمَا يُفْتَنُ الذَّهَبُ ثُمَّ يَخْلُصُوْنَ كَمَا يَخْلُصُ الذَّهَبُ. امام ابوالحسنؒ نے اس آیت کی تفسیر میں الٓمّٓ احسب الناس

Marfat.com

ان يتركوا ان يقولوا آمنا و هم لا يفتنون۔ فرمایا لوگوں کی دین میں اس طرح جانچ ہوگی جیسے سونا (گلاکر) جانچا جاتا ہے پھر وہ اس طرح چھٹ جائیں گے جیسے سونا (گلانے سے) چھٹ کر صاف اور پاک ہو جاتا ہے۔

فتیٌ۔ جوان ہونا (جیسے فتوۃٌ اور فتاءٌ ہے)

تفتیۃٌ۔ لڑکی کو پردے میں رکھنا، اس کو لڑکوں کے ساتھ کھیلنے سے روک دینا۔

مفاتاۃٌ۔ جوانی میں مقابلہ کرنا۔

افتاءٌ۔ کسی مسئلہ کا جواب دینا اس میں حکم شرعی بیان کرنا۔

فتوای۔ شریعت کا حکم اور فیصلہ۔

تفتی۔ لڑکی کا جوان ہو کر لڑکوں کے ساتھ کھیل کود سے باز رہنا (جیسے تفاتی ہے)

فتاءٌ۔ جوانی۔

فتیان۔ رات اور دن۔

لا يقولن احدكم عبدي و امتي ولكن فتاي و فتاتي۔ کوئی تم میں سے اپنے غلام لونڈی کو یوں نہ کہے کہ میرا بندہ یا میری بندی (تا کہ شرک کی بو پیدا نہ ہو کیونکہ عبودیت خالص خدا ہی کے لئے ہے سب اسی کے بندے ہیں) بلکہ یوں کہے میرا چھوکرا یا میری چھوکری یا میرا غلام یا میری باندی (یہ نہی تنزیہی ہے اگر عبد کے معنے غلام ہی سمجھے کیونکہ بہت سی احادیث میں غلام اور لونڈی کے لئے عبد اور امۃ کا لفظ بھی وارد ہے اور قرآن شریف میں ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے عزیز مصر کو اپنا رب کہا)

جذعۃ احب الی من هرمۃ الله احق بالفتاء والكرم۔ ایک برس کی بکری یا بھیڑ مجھ کو ایک بوڑھی بکری سے زیادہ پسند ہے اللہ تعالیٰ جوانی اور حسن وجمال کا زیادہ مستحق ہے (یعنی عمدہ اور جوان اور تازہ مال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے لائق ہے)

ان اربعۃ تفاتوا اليه۔ چار آدمی آپ سے مسئلہ پوچھنے گئے۔

الاثم ما حاك في صدرك و ان افتاك الناس عنه و افتوك۔ گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے (اس پر تیرے دل کو اطمینان نہ ہو) گو لوگ تجھ کو اس کے جواز کا فتویٰ دے دیں (مثلاً کوئی قاضی جھوٹے گواہوں کی شہادت پر نکاح کا فتویٰ دے دے اور امرد جانتا ہو کہ یہ شہادت جھوٹ ہے اور میں نے اس عورت سے نکاح نہیں کیا ہے تو گو قاضی کے حکم سے نکاح اس کے لئے جائز کر دیا گیا مگر اس کے دل میں کھٹکا رہے گا کہیں قیامت میں مجھ سے اس کا مواخذہ نہ ہو۔ غرض فتویٰ اور چیز ہے اور تقویٰ اور چیز)

استفت قلبك وان افتاك المفتون۔ تو اپنے دل سے فتوای لے اگرچہ کوئی گمراہ شخص تجھ کو فتوای دیدے (جب بھی اس کے فتوے کو نہ دیکھ اور اپنے دل میں غور کر مومن جب خلوص کے ساتھ خدا کی طرف رجوع ہو تو حق بات کی توفیق اس کو دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ حق بات اس کے دل میں ڈال دے گا۔ بعضوں نے کہا یہ حکم آپ نے خاص وابصہ بن معبد کو دیا تھا یا ان کی طرح جس کا دل صاف اور

Marfat.com

شرور سے پاک ہو واللہ اعلم)

مَنْ اُفْتِیَ بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُہٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاہُ۔ جس شخص کو بے علمی کی وجہ سے کوئی شریعت کا مسئلہ بتایا جائے پھر وہ اس پر عمل کرے تو گناہ اُس شخص پر ہوگا جس نے اُس کو غلط فتوٰی دیا (کیونکہ فتوٰی لینے والا بوجہ بے علمی کے معذور ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو شخص بغیر علم کے فتوٰی دے تو گناہ فتوٰی لینے والے پر ہوگا یعنی جس نے اُس کو مفتی بنایا کیونکہ اُس کو لازم تھا کہ عالم سے مسئلہ پوچھتا اُس سے فتوٰی لیتا اُس نے جاہل سے فتوٰی لیا اس لئے گناہ اسی پر ہوگا)

اِنَّ امْرَأَۃً سَأَلَتْ اُمَّ سَلَمَۃَ اَنْ تُرِیَھَا الْاِنَاءَ الَّذِیْ کَانَ یَتَوَضَّأُ مِنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَتْہُ فَقَالَتِ الْمَرْأَۃُ ھٰذَا مَکُّوْکُ الْمُفْتِیْ۔ ایک عورت نے حضرت اُمّ سلمہؓ سے کہا مجھ کو وہ برتن دکھلائیے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وضو کیا کرتے تھے انہوں نے وہ برتن نکالا تب وہ عورت کہنے لگی یہ تو مفتی کا پیمانہ ہے (مفتی ہشام بن سہیرہ کے پیمانہ کو کہتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَفْتَی الرَّجُلُ۔ مفتی پیمانہ سے پیا۔ یہ شاطروں کا ایک قدح ہے یا شراب پینے والوں کا جس سے شراب ماپتے ہیں)

اَلْحَرْبُ اَوَّلُ مَا تَکُوْنُ فُتَیَّۃٌ یا فَتِیَّۃٌ۔ لڑائی ابتداء میں تو ایک جوان چھوکری کی طرح بھلی اور خوشنما معلوم ہوتی ہے (لیکن اخیر میں جاکر ایک بوڑھی بدشکل عورت کی طرح ناگوار خاطر ہوتی ہے)

نَاقَۃٌ فَتِیَّۃٌ۔ جوان اونٹنی

فِتْیَۃٌ۔ جوان (یہ جمع ہے فتٰی کی۔ حدیث میں ہے کہ اصحاب کہف بوڑھے تھے لیکن اللہ تعالٰی نے ایمان کی وجہ سے اُن کو جوان فرمایا)

تَظُنُّوْنَ اَنَّ الْفُتُوَّۃَ بِالْفِسْقِ وَالْفُجُوْرِ کیا تم سمجھتے ہو کہ جوانمردی فسق وفجور کے بعد ہوتی ہے (جیسے بعضوں لوگوں کا گمان تھا کہ گناہوں کے بعد تائب ہونا یہ اُس سے اچھا ہے کہ شروع ہی سے آدمی زاہد اور متقی ہو)

اَنَا الْفَتٰی اِبْنُ الْفَتٰی اَخُو الْفَتٰی۔ میں جوانمرد ہوں جوانمرد (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کا بیٹا (جن کو اللہ تعالٰی نے قرآن میں فتٰی فرمایا سورۂ انبیاء میں ہے قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًی یَّذْکُرُھُمْ) اور جوانمرد (حضرت علی مرتضٰی رضؓ) کا بھائی (جیسے دوسری حدیث میں ہے لا فتٰی الا علی لا سیف الا ذوالفقار)

باب الفاء مع الثاء

فَثْأٌ۔ تسکین دینا، تیزی توڑ دینا۔

فُثُوْءٌ۔ ہانڈی کا جوش کم کردینا، گرم کرکے سردی کا زور توڑ دینا، روک رکھنا، جوش مار کر پھین اُوپر آکر بیٹھ جانا۔

اِفْثَاءٌ۔ تھک جانا، ساکن ہوجانا، اقامت کرنا۔

اِنْفِثَاءٌ۔ ساکن ہونا، تھم جانا۔

لَھُوَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ رَثِیْئَۃٍ فُثِئَتْ بِسُلَالَۃٍ۔ وہ مجھ کو اُس دودھ سے اچھا معلوم ہوتا ہے جس کا زور صاف اور لطیف پانی سے توڑا گیا ہو۔

فُثَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ۔ پھسکی یا پاد (یہ صاحب مجمع البحار نے توسط شرح سنن ابی داؤد سے نقل

Marfat.com

کیا ہے حالانکہ لغت میں فَشَاءٌ اس معنی میں نہیں آیا بلکہ فُسَاءٌ سین مہملہ سے بمعنے پھُسکی ہے جیسے آگے مذکور ہوگا)

اِفْشَاءٌ۔ پتھر کو گرم کر کے اُس پر پانی ڈال کر درد مند آدمی کو لِٹانا تاکہ اُس کو پسینہ آ ئے۔

یَفْشَا بِہٖ حَدَّ الشَّدَائِدِ۔ اُس کے سبب سے سختیوں کی تیزی توڑے۔

فث پھیلا دینا۔

اِنْفِثَاثٌ۔ ٹوٹ جانا۔

اِفْتِثَاثٌ۔ قہر اور غلبہ۔

فَاثُوْرٌ۔ خوان، طشت، یا جام چاندی یا سونے کا۔

وَتَکُوْنُ الْاَرْضُ کَفَاثُوْرِ الْفِضَّۃِ۔ قیامت کے دن زمین چاندی کے طشت کی طرح (ہموار) ہو جائے گی۔

فَاثُوْرُ الشَّمْسِ۔ سورج کا گردہ یعنی قرص خورشید۔

کَانَ بَیْنَ یَدَیْہِ یَوْمَ عِیْدٍ فَاثُوْرٌ عَلَیْہِ خُبْزُ السَّمْرَاءِ۔ عید کے دن حضرت علیؓ کے سامنے ایک خوان تھا جس پر گیہوں کی روٹی رکھی تھی۔

فَاثُوْرٌ۔ ایک مقام کا بھی نام ہے۔

فجأ فُجَاءَۃٌ یا فَجْأَۃٌ۔ ناگاہ حملہ کرنا، یکایک جب توقع یا شناسائی نہ ہو آجانا، جماع کرنا۔

فَجَاءٌ۔ پیٹ بڑا ہونا۔

مُفَاجَاۃٌ اور اِفْتِجَاءٌ۔ جلدی سے آن پڑنا۔

مَوْتُ الْفُجَاءَۃِ۔ ناگہانی موت جس کے اول بیماری وغیرہ کوئی سبب نہ ہو (ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اس کا سبب دل کی حرکت بند ہونا ہے جیسے گھڑیال چلتے چلتے یکایک رک جاتی ہے کبھی اُس کی وجہ بے انتہا خوشی ہوتی ہے یا بے حد رنج اور صدمہ اور کبھی ضعف قلب)

حَتّٰی فَجِئَہُ الْحَقُّ۔ یہاں تک کہ حق بات یکایک اُس تک آ پہنچی۔

فَلَمْ یَفْجَأْ مُوْسٰی۔ یا لَمْ یَفْجَہْ۔ یعنی موسیٰ علیہ السلام پر یکایک نہیں آئی۔

مَوْتُ الْفُجَاءَۃِ اَخْذَۃُ اَسَفٍ۔ ناگہانی موت اللہ کے غصہ کی پکڑ ہے۔ (کیونکہ اُس میں آدمی کو توبہ اور وصیت وغیرہ کی مہلت نہیں ملتی)

نَظَرُ الْفُجَاءَۃِ یا نَظَرُ الْفُجَاءَۃِ۔ ناگہانی نظر جو بے اختیار اور ارادہ کسی چیز پر پڑ جائے۔

فُجَاءَۃَ نِقْمَتِکَ۔ دفعۃً تیرا عذاب اترنے سے۔

فَمَا فَجِئَہُمْ مِنْہُ اِلَّا وَھُوَ یَنْکُصُ۔ جس پر ناگہاں آن پہنچی وہ اُلٹے پاؤں پھرنے لگا۔

مَوْتُ الْفُجَاءَۃِ رَاحَۃٌ لِلْمُؤْمِنِ وَ اَخْذَۃُ اَسَفٍ عَلَی الْکَافِرِ۔ ناگہانی موت مومن کے لئے تو آسائش ہے درد اور تکلیف سے حق تعالیٰ نے اُس کو بچایا) اور کافر پر غصہ کی پکڑ ہے۔

اِذَا حَمَلَ الْمُؤْمِنَ الْمَیِّتَ فَلَا یُفَاجِئُ بِہِ الْقَبْرَ۔ جب مومن جنازہ اٹھائے تو جلدی سے اُس کو قبر میں نہ گھسیڑ دے (بلکہ تھوڑی دیر قبر کے پاس توقف کر کے پھر اُس کو گاڑے)

فَاجَأَتْنَا الْمَضَایِقُ۔ دفعۃً ہم پر تنگیں ٹوٹ پڑیں۔

مَاتَ دَاوٗدُ النَّبِیُّ مَفْجُوْءًا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی موت ناگہانی ہوئی۔

فجح کمان کا چلہ اٹھانا، کھولنا، دور کرنا۔

Marfat.com

فَجَجٌ۔ دونوں پاؤں میں چلتے وقت کشادگی ہونا۔ ایسے شخص کو اَفَجُّ کہتے ہیں۔

فَجٌّ۔ دونوں پہاڑوں کے درمیان کشادہ راستہ (جیسے شِعْبٌ تنگ راستہ)

فُجَاجٌ۔ کے بھی یہی معنے ہیں۔

اَلْفَجَاجَةُ۔ کچا میوہ۔ جیسے فِجٌّ ہے (فَجَّاءُ مؤنث ہے اَفَجُّ کا)

كُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ مَنْحَرٌ۔ مکہ کے سب راستے قربانی کے مقامات ہیں (جہاں چاہے وہاں قربانی کرے کیونکہ سب حرم کی حد میں ہیں)

مَا سَلَكْتَ فَجًّا اِلَّا سَلَكَ الشَّيْطَانُ فَجًّا غَيْرَهٗ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا) تم جس راستہ چلو گے شیطان اُس کو چھوڑ کر دوسرا راستہ لے گا (اس قدر وہ تم سے کانپتا اور لرزتا ہے کہ تم کو جس راستہ سے آتے دیکھ لے وہ راستہ ہی چھوڑ کر دوسرے راستہ میں چل دے گا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ شیطان عمرؓ کے سایہ سے بھاگتا ہے)۔

تَفَاجَتِ النَّاقَةُ۔ اونٹنی کے پاؤں کھول دیئے۔ (دودھ دوہوانے کے لئے)

كَانَ اِذَا بَالَ تَفَاجَّ حَتّٰى نَاْوِيَ لَهٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے تو دونوں پاؤں کو اتنا کشادہ رکھتے کہ ہم کو ترس آجاتا (آپ کی تکلیف دیکھ کر)۔

فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ۔ اُس بکری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے دونوں پاؤں کھول دیئے اور دودھ بہایا اور جگالی کی۔

فَرَكِبْتُ الْفَحْلَ فَتَفَاجَّ لِلْبَوْلِ۔ میں ایک نر اونٹ پر سوار ہوا اور اُس نے پیشاب کرنے کے لئے

ہلاک ہوگا۔ ایک روایت میں اَوِالْبَجْرُ ہے اُس کا ذکر کتاب الباء میں گزر چکا)

اُعَرِّسُ اِذَا اَفْجَرْتُ وَاَرْتَحِلُ اِذَا اَسْفَرْتُ۔ جب صبح قریب ہوتی ہے تو میں ذرا آرام کرنے کے لئے سفر میں اُتر پڑتا ہوں پھر جب روشنی ہو جاتی ہے تو کوچ کرتا ہوں۔

اِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ۔ سوداگر لوگ قیامت کے دن بدکاروں میں اُٹھیں گے مگر وہ سوداگر جو اللہ سے ڈرتا ہو (سوداگری میں جھوٹ نہ بولتا ہو نہ دغا بازی اور فریب کرتا ہو)

اِنَّ اَمَةً لِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَجَرَتْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کی ایک لونڈی نے حرام کاری کی۔

اِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَاِنَّهٗ مَعَ الْفُجُوْرِ وَهُمَا فِي النَّارِ۔ جھوٹ بولنے سے بچے رہو وہ اور بدکاری ساتھ ہوتے ہیں۔ دونوں کو دوزخ میں لے جائیں گے۔

اَقْسَمَ بِاللّٰهِ اَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ مَا مَسَّهَا مِنْ نَقَبٍ وَلَا دَبَرٍ فَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ فَجَرَ۔ (ایک گنوار نے حضرت عمرؓ سے سواری کا اونٹ مانگا اور کہنے لگا میرے اونٹ کا کھر گھس گیا (یا وہ خارشتی ہوگیا) حضرت عمرؓ نے کہا قسم خدا کی تو جھوٹا ہے اور اس کو اونٹ نہ دیا تب اُس گنوار نے کہا) ابوحفص عمرؓ نے اللہ کی قسم کھائی کہ میرے اونٹ کا نہ تو کھر گھس گیا ہے نہ اس کی پیٹھ لگی ہے یا اللہ اگر اُس نے جھوٹی قسم کھائی ہے تو اُس کا گناہ بخش دے۔

اِنَّ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَهٗ فِي الْجِهَادِ

Marfat.com

فَمَنَعَهُ لِضُعْفِ بَدَنِهٖ فَقَالَ لَهُ إِنْ أَطْلَقْتَنِي وَإِلَّا فَجَرْتُكَ۔ ایک شخص نے حضرت عمر رضؓ سے جہاد میں جانے کی اجازت چاہی آپ نے اُس کے جسم کی کمزوری کی وجہ سے اُس کو اجازت نہ دی تب وہ کہنے لگا یا تو مجھ کو اجازت دیجئے ورنہ میں آپ کی بات نہ مانوں گا (اور جہاد کے لئے روانہ ہو جاؤں گا)

وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ۔ اور ہم اُس سے الگ ہیں اُس کو چھوڑ بیٹھے ہیں جو تیری نافرمانی کرتا ہے۔

يَا لَفُجَرُ۔ اے بدکار نابکار۔

أَسْتَعْمِلُ عَلَيْهِمُ الْقَوِيَّ فَيَفْجُرُ (کوفہ والے بھی عجیب لوگ ہیں) اگر میں اُن پر زبردست شخص کو حاکم مقرر کرتا ہوں تو وہ بُرے کام کرتا ہے۔

فَجَرْتَ بِنَفْسِكَ۔ تو نے اپنے آپ کو بدکار بنا دیا۔

كُنْتُ يَوْمَ الْفِجَارِ أَنْبُلُ عَلَى عُمُومَتِي۔ میں فجار کے دن اپنے چچاؤں کو تیر لا لا کر دیتا (تاکہ وہ دشمنوں پر ماریں۔ فجار ایک جنگ کا نام ہے جو قریش اور قیس قبیلے میں ہوئی تھی جاہلیت کے زمانہ میں۔ اُس کو فجار اس لئے کہا کہ یہ جنگ حرام مہینوں میں ہوئی تھی ان میں لڑنا حرام تھا تو گویا بدکاری اور گنہگاری کی جنگ تھی)

مَثَلُ الْفَاجِرِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ۔ منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے۔ (یہاں فاجر سے منافق مراد ہے کیونکہ اُس کے مقابل مومن کا ذکر ہے)

مِنْهَا تَفْجُرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ۔ اسی میں سے بہشت کی نہریں پھوٹتی ہیں (ایک روایت میں تَفَجَّرُ ہے معنے وہی ہیں)

فَافْجُرْهَا۔ (اگر اس کے بعد اب کوئی لڑائی قریش سے ہونے والی نہیں ہے) تو زخم کو رواں کر دے (اُسی میں میری موت کر۔ تاکہ مجھ کو شہادت کا ثواب حاصل ہو)

تَفْجُرُ یا تَفَجَّرُ دَمًا۔ خون بہا رہی ہو گی۔

لَا تَجْعَلْ لِفَاجِرٍ عَلَيَّ يَدًا وَلَا مِنَّةً۔ یا اللہ کسی بدکار کا مجھ کو احسان مند نہ بنا۔

إِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔ جب کسی سے جھگڑا کرے تو لگے اول فول گالی گلوچ بکنے۔

لَا تَحْمِلُوا الْفُرُوجَ عَلَى السُّرُوجِ فَتُهَيِّجُوهُنَّ لِلْفُجُورِ۔ دیکھو عورتوں کو زین پر سواری مت کراؤ۔ ایسا کرو گے تو اُن کو بدکاری پر اُبھارو گے۔

التَّاجِرُ فَاجِرٌ مَا لَمْ يَتَفَقَّهْ۔ سوداگر بدکار (گنہگار) ہوگا جب تک شریعت کا علم حاصل نہ کرے (کیونکہ بے علم سوداگر ... ایسے معاملات کر بیٹھے گا جو سودی اور حرام ہیں جھوٹ سے پرہیز نہ کرے گا)

فَجْعٌ۔ رنج پہنچانا، دُکھ دینا (جیسے تَفْجِيعٌ ہے)

تَفَجُّعٌ۔ دردناک ہونا۔

اِنْفِجَاعٌ۔ بھوک کا غلبہ ہونا۔

فَجْعَةٌ اور فَجِيعَةٌ۔ مصیبت، درد، دُکھ (جمع فَجَائِعُ ہے جیسے فَاجِعَةٌ اور فَوَاجِعُ ہے)

شِمْ سَيْفَكَ لَا تَفْجَعْنَا يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ۔ رسول کے خلیفہ اپنی تلوار نیام میں کر لیجئے ہم کو دُکھ نہ پہنچائیے (صاحب مجمع البحار نے شِمْ کے بدلے شُمَّ لکھا ہے جو صریح غلطی ہے)

شَيْمٌ۔ کے معنے تلوار کھینچنا اور تلوار نیام

Marfat.com

میں کرنا، دونوں معنے آئے ہیں اُس کا امر شِمْ ہے۔
فَجْفَاجٌ۔ یا فَجْفَجٌ یا فُجُفُجٌ۔ بکّی۔ بہت باتیں کرنے والا، بڑ مارنے والا۔
اِنَّ ھٰذَا الْفَجْفَاجَ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ۔ یہ بڑ بڑیا نہیں جانتا اللہ کہاں ہے (ایک روایت میں بَجْبَاجٌ ہے اُس کے بھی معنے ایسے ہی ہیں یا وہی ہیں)
فَجْوٌ۔ کھولنا، کشادہ کرنا۔
فَجاً۔ دونوں رانوں یا گھٹنوں یا پنڈلیوں کے درمیان کُشادگی۔
تَفَاجِیْ۔ کشادگی ہونا۔
اِنْفِجَاءٌ۔ کھُل جانا۔
کَانَ یَسِیْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَۃً نَصَّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج میں اونٹ کو پویہ چلاتے (آہستہ دُلکی) جب راستہ میں کشادگی پاتے تو دوڑاتے۔
فَجْوَاءٌ۔ کشادہ زمین۔
وَھُمْ فِیْ فَجْوَۃٍ مِّنْہُ۔ وہ دھوپ سے سایہ میں ہیں۔
لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمْ وَبَیْنَہٗ وَ بَیْنَ الْقِبْلَۃِ فَجْوَۃٌ۔ کوئی تم میں سے اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اپنے اور سُترے کے درمیان کشادہ جگہ چھوڑ دے (بلکہ سُترے سے نزدیک رہے تاکہ کوئی سامنے سے نہ گزرنے پائے)

باب الفاء مع الحاء

فَحَجٌ۔ تکبر کرنا، غرور کرنا، قدموں کے سرے چلنے میں نزدیک اور ایڑیوں کو دور رکھنا۔
تَفَحْلُجٌ۔ کے بھی یہی معنے ہیں۔

اِفْحَاجٌ۔ خاموش ہو جانا، بند ہو جانا، پیچھے سرکنا، مُڑ جانا، جانور کے دونوں پاؤں کھولنا دودھ دوہنے کے لئے۔
تَفَحُّجٌ۔ دونوں پاؤں میں کشادگی کرنا۔
اَفْحَجُ۔ وہ شخص یا جانور جس کے پاؤں کے سرے تو نزدیک ہوں مگر دونوں ایڑیوں میں فاصلہ ہو یا دونوں پنڈلیوں میں معمول سے زیادہ فاصلہ ہو۔
اِنَّہٗ بَالَ قَائِمًا فَفَحَّجَ رِجْلَیْہِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کھڑے پیشاب کیا تو دونوں پاؤں کو ایک دوسرے سے دُور رکھا (نہایہ میں ہے کہ
فَحَجٌ۔ دونوں رانوں میں معمول سے زیادہ فاصلہ ہونا)
اِنَّہٗ اَعْوَرُ اَفْحَجُ۔ دجال کانا ہوگا۔ دونوں پاؤں میں اُس کے معمول سے زیادہ کشادگی ہو گی۔
کَاَنِّیْ بِہٖ اَسْوَدُ اَفْحَجُ یَقْلَعُھَا حَجَرًا حَجَرًا۔ جیسے میں اُس حبشی کو دیکھ رہا ہوں (کمبخت) کالا دونوں پاؤں میں اُس کے معمول سے زیادہ فاصلہ ہوگا (چھوٹی چھوٹی پنڈلیاں) وہ کعبہ کو ایک ایک پتھر کرکے کھوڑ ڈالے گا۔
مَنْ اُوْقِظَ مَرَّۃً اَوْ مَرَّتَیْنِ فَاِنْ قَامَ وَاِلَّا فَحَجَ الشَّیْطَانُ فَبَالَ فِیْ اُذُنِہٖ۔ جو شخص صبح کی نماز کے لئے ایک بار یا دو بار جگایا جائے پھر اگر وہ اُٹھ کھڑا ہو تو بہتر ہے ورنہ شیطان پاؤں کھول کر اس کے کان میں پیشاب کر دے گا۔
فُحْشٌ۔ بد ہونا، بُرا ہونا، بہت ہونا۔
اِفْحَاشٌ۔ فحش بکنا، فحش کرنا، فحش کی تہمت لگانا، بخیلی کرنا۔

Marfat.com

غَبْنٌ فَاحِشٌ ۔ قیمت میں حد سے زیادہ زیادتی مثلاً ایک روپیہ کا مال دس روپیہ کو۔

رَجُلٌ فَاحِشٌ ۔ فحش گو مرد۔

فَاحِشَۃٌ ۔ گناہ، بدکاری، چھنال، زانیہ عورت۔ (اُس کی جمع فَوَاحِشُ ہے)

فَحْشَاءُ ۔ بُری، بے شرمی کی بات، زکوٰۃ میں بخیلی۔

فَحَّاشٌ ۔ بڑا فحش گو، یا فحش کام کرنے والا۔

اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ ۔ اللہ تعالیٰ فحش بات کہنے والے یا فحش کام کرنے والے سے دشمنی رکھتا ہے جو عمداً فحش بکتا ہے یا فحش کام کرتا ہے۔ (نہایہ میں ہے کہ فحش اور فاحشہ ہر بُرے بے شرمی کی بات یا کام کو کہتے ہیں اسی طرح ہر سخت بُرے گناہ کو اور کبھی فاحشہ زنا کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے اور ہر ایک بُری اور قبیح خصلت میں قول ہو یا فعل۔ کرمانی نے کہا حدیث میں فاحش سے مراد وہ شخص ہے جو خِلْقَۃً فحش گو ہو اور متفحش وہ جو خواہ مخواہ فحش گو بنے مثلاً مسخرہ بھانڈ وغیرہ۔ مجمع البحار میں ہے کہ اکثر فحش جماع کے متعلق الفاظ میں ہوتا ہے۔ (مثلاً گالی گلوج وغیرہ) جیسے ہندوستان کے شہدے لُچے ماں باپ کی گالیاں دیا کرتے ہیں یا زانی اور بدکار رنڈی باز صریح فحش الفاظ زبان سے نکالتے ہیں اور نیک لوگ ان مطالب کو کنایۃً بیان کرتے ہیں یہاں تک کہ پاخانہ اور پیشاب کو بھی کنایۃً کہتے ہیں مثلاً حاجت کو جاتا ہوں یا استنجا کو یا عرب لوگ اھریق الماء یا اعزک اللہ کہتے ہیں)۔

لَا تَقُوْلِیْ ذٰلِکِ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَاحُشَ ۔ ایسی بات منہ سے مت نکال کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادتی کو پسند نہیں کرتا نہ آپس میں ایک دوسرے سے سخت کلامی کو۔ (یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضہ سے اُس وقت فرمایا تھا جب حضرت عائشہ رض نے یہودیوں کو اُن کے کلام سے بڑھ کر سخت جواب دیا۔ یہاں فحش سے تعدی اور زیادتی مراد ہے نہ کہ گالی گلوج کیونکہ حضرت عائشہ رضہ نے گالیاں نہیں دی تھیں)

اِنْ لَمْ یَکُنْ فَاحِشًا فَلَا بَاْسَ ۔ اگر کھٹملوں کا خون اتنا بہت نہ ہو تو کچھ قباحت نہیں (یعنی اگر ذرا سا کپڑے وغیرہ میں لگ جائے تو اُس کپڑے میں نماز پڑھ سکتے ہیں)

دُوْنَ الْفَاحِشَۃِ ۔ زنا یعنی شرمگاہ میں دخول کرنے سے کم۔

وَاٰتَیْنَا الْفَوَاحِشَ ۔ ہم نے فحش کام کئے (گالی گلوج، زنا، بدکاری)۔

اَوْ تَبْذُوْ عَلٰی اَھْلِھَا بِفَاحِشَۃٍ ۔ اپنے گھر والوں میں فحش کرے (فعل شنیع یا گالی گلوج سخت کلامی)

اِنْ کَانَ الْاِلْتِفَاتُ فَاحِشًا فِی الصَّلٰوۃِ اگر نماز میں بہت حد سے زیادہ اِدھر اُدھر دیکھے۔

فَحْصٌ ۔ کھودنا، کھوج کرنا، ڈھونڈنا، اُلٹ دینا کھولنا، جلدی کرنا۔

مُفَاحَصَۃٌ ۔ ایک دوسرے کی عیب جوئی کرنا۔

اُفْحُوْصٌ اور مَفْحَصٌ ۔ سنگخوار مُرغ جو زمین میں کھود کر انڈے دینے کے لئے ایک گڑھا بناتا ہے (اُن کی جمع اَفَاحِیْصُ اور مَفَاحِیْصُ ہے)

فُحِصَتِ الْاَرْضُ اَفَاحِیْصَ ۔ زمین میں افاحیص کھودے گئے۔ (یعنی گڑھے)

مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا وَلَوْ کَمَفْحَصِ قَطَاۃٍ ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے

Marfat.com

فَحْلٌ فَحِيْلٌ۔ عمدہ نر، خوب لگن کرنے والا۔

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِىْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَحْلٌ مِّنْ تِلْكَ الْفُحُوْلِ فَاَمَرَ بِهٖ فَكُنِسَ وَرُشَّ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے مکان میں تشریف لے گئے گھر کے کونے میں ایک بوریا پڑا تھا آپ نے حکم دیا وہ جھاڑا گیا اور اُس پر پانی چھڑکا گیا پھر آپ نے اُس پر نماز پڑھی (بوریے کو مجازاً فحل کہا چونکہ نر کھجور کے پتوں سے وہ بنایا گیا تھا)

لَا شُفْعَةَ فِىْ بِئْرٍ وَّ لَا فَحْلٍ۔ کنویں اور کھجور کے نر درخت میں شفعہ نہ ہوگا۔ (اس لئے کہ اُنکی تقسیم ممکن نہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ اگر باغ مشترک ہو پھر کوئی شریک اپنا حصہ مع حقوق بیچ ڈالے تو دوسرے شریکوں کو نر درخت میں شفعہ کا حق نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر ایک کنواں مشترک ہو جس میں سے سب شریک اپنے باغ کو پانی دیتے ہوں پھر کوئی شریک اپنے باغ کا حصہ بیچ ڈالے تو دوسرے شریکوں کو کنویں کے حقوق میں شفعہ کا حق نہ ہوگا)

لَبَنُ الْفَحْلِ۔ نر کا دودھ۔ (اس کی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ کتاب اللام میں آئے گی)

لَا يَخْطُرُ فَحْلَانِ فِىْ شَوْلٍ۔ دو نر اونٹ ایک مادہ پر دُم نہیں ہلا سکتے۔ بلکہ ایک نر دوسرے کو دفع کرے گا، مارے گا۔ (یہ عبدالملک نے کہا جب اُس نے عمرو بن سعید کو قتل کیا)

تَقَاوُلَ الْفَحْلَيْنِ۔ دو نر اونٹوں کے حملہ (ہر ایک دوسرے پر غالب ہونا اُس سے ڈر جاتا ہے جو وہ کرے یہ بھی کرتا ہے)

خَرَجُوْا بِسُيُوْفِهِمْ يَتَسَامَوْنَ كَالْفُحُوْلِ۔ اپنی تلواریں لے کر اتراتے ہوئے فخر کرتے ہوئے نر اونٹوں کی طرح نکلے۔

اِشْتَرٰى كَبْشًا فَحِيْلًا۔ ایک اچھا خوب لگن کرنے والا مینڈھا خرید۔ (یعنی قربانی کرنے کے لئے۔ انہوں نے نر جماع کرنے والے مینڈھے کو خصی سے بہتر سمجھا۔ بعضوں نے کہا فحیل سے یہ مراد ہے کہ نر کی طرح تنومند اور جسیم ہو)

لِمَ يَضْرِبُ اَحَدُكُمْ اِمْرَاَتَهٗ ضَرْبَ الْفَحْلِ۔ کوئی تم میں سے اپنی بیوی کو ایسا کیوں مارتا ہے جیسے نر اونٹ کو مارتے ہیں (جب وہ ایک کم ذات یا اپنے سے بڑھ کر نجیب اونٹنی پر چڑھنا چاہتا ہے اُس کی نسل روکنے کو)

يَسْتَحِبُّوْنَ الْفُحُوْلَةَ۔ لوگ مردمی کو (قوت جماعت زیادہ ہونے کو) پسند کرتے تھے۔

لَمَّا قَدِمَ الشَّامَ تَفَحَّلَ لَهٗ اُمَرَاءُ الشَّامِ۔ جب حضرت عمرؓ شام کے ملک میں تشریف لائے تو وہاں کے امیر لوگ سادہ لباس اور سادہ وضع میں آپ سے ملے (حضرت عمرؓ کے ڈر کے مارے فوق البھڑک لباس اور زیب و زینت نہ کر سکے کیونکہ حضرت عمرؓ کو اس سے نفرت تھی کہ مرد عورتوں کی طرح زیب و آراستگی کریں)

كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ۔ جیسے نر اونٹ چباجاتا ہے۔

كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ۔ جیسے نر اونٹ کاٹ لیتا ہے۔

فِحْلٌ۔ بکسرۂ فاء و سکون حاء ایک موضع کا نام ہے ملک شام میں جہاں مسلمانوں اور نصاریٰ میں جنگ ہوئی تھی (اُسی سے ہے يَوْمُ فِحْلٍ یعنی فحل کی جنگ کا دن)

Marfat.com

فِخْاَیْن۔ ایک موضع ہے اُحد پہاڑ میں۔
فَحَلْتُ اِبِلِی۔ میں نے اپنی اونٹنیوں میں نر کو چھوڑا۔
فَحَمَ۔ خاموش ہو جانا، لاجواب ہو جانا۔
فُحُوْمٌ۔ کنوئیں کا پانی تھم جانا۔
فَحْمَۃٌ۔ رات کی تاریکی میں چلنا۔
فُحَامٌ اور فُحُوْمٌ اور فَحْمٌ۔ رونا یہاں تک کہ آواز بند ہو جائے۔
اِفْحَامٌ۔ دلیل اور حجت سے خاموش کر دینا، لاجواب کر دینا۔
فُحُوْمَۃٌ۔ کالک۔
فَحْمٌ۔ کوئلہ۔
تَفْحِیْمٌ۔ کالا کرنا، کوئلہ سے کالا کرنا۔
فَحَّامٌ۔ کوئلہ فروش
فَحْمُ الْحَجَرِ۔ زمین کا کوئلہ، پتھر کا کوئلہ (جو ریل اور جہاز میں جلاتے ہیں)
اَکْفِتُوْا صِبْیَانَکُمْ حَتّٰی تَذْهَبَ فَحْمَۃُ الْعِشَاءِ۔ اپنے بچوں کو اپنے پاس بٹھائے رکھو یہاں تک کہ عشاء کی تاریکی جاتی رہے (شروع رات میں جو تاریکی چھاتی ہے یعنی مغرب اور عشاء کے درمیان اُس کو فحمہ کہتے ہیں اور عشاء کی نماز سے صبح تک جو تاریکی ہوتی ہے اُس کو عسعسہ کہتے ہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ شروع رات کی تاریکی ستاروں وغیرہ کے خوب نکل آنے سے کم ہو جاتی ہے انتہی۔ اُس وقت بچوں کا چھوڑ دینا بُرا نہیں لیکن شروع رات میں جو اُن کو چھوڑنے سے منع فرمایا اُس کی وجہ حدیث میں یہ مذکور ہے کہ اُس وقت شیطان پھیلتے ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سانپ اُس وقت اپنے بلوں سے نکل کر ہوا کھاتے ہیں تو بچوں کو صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہے)
فَلَمْ اَلْبَثْ اَنْ اَفْحَمْتُهَا۔ تھوڑی دیر میں میں نے حضرت زینبؓ کو خاموش کر دیا (وہ لاجواب ہو گئیں)
کَلَّمْتُهٗ حَتّٰی اَفْحَمْتُهٗ۔ میں نے اُس سے گفتگو کی اور خاموش کر دیا۔
رَبِّ اَفْحَمَتْنِیْ ذُنُوْبِیْ۔ پروردگار میرے گناہوں نے تجھ سے کچھ مانگنے کے لئے مُنہ نہیں رکھا (یعنی اس قدر تیرا گنہگار اور قصوروار ہوں کہ دعاء کرنے میں شرم دامنگیر ہوتی ہے۔ اور زبان یاری نہیں دیتی)
فَحْوٌ۔ ایک طرف جانا (جیسے تَفْحِیَۃٌ ہے)
فَحَّی الْقِدْرَ۔ دیگ میں گرم مصالحے ڈالے (جیسے مرچ زیرہ پیاز وغیرہ)
فِحًا اور فَحًی۔ گرم مصالحے، دھنیا، مرچ وغیرہ
فَحْوَی الْکَلَامِ۔ کلام کا مقصود، مضمون جدھر وہ جاتا ہے۔
مَنْ اَکَلَ مِنْ فِحَا اَرْضِنَا لَمْ یَضُرَّهٗ مَاؤُهَا۔ جو شخص ہمارے ملک کے توابل (یعنی مصالحے جیسے دھنیا مرچ، زیرہ وغیرہ) کھائے اُس کو پانی کچھ ضرر نہ کرے گا۔ بعضوں نے کہا فحا سے مراد پیاز ہے (درحقیقت پیاز پانی اور ہوا کے سمی مادے کو دفع کرتی ہے اور وباء اور طاعون کے زمانہ میں پیاز اور سرکہ کا استعمال بہت مفید ہے)
کُلُوْا مِنْ فِحَا اَرْضِنَا فَقَلَّ مَا اَکَلَ قَوْمٌ مِنْ فِحَا اَرْضٍ فَضَرَّهُمْ مَاؤُهَا۔ (معاویہ نے لوگوں سے کہا) تم ہمارے ملک کے توابل کھاؤ جو لوگ کسی ملک کے توابل کھاتے ہیں اُن کو وہاں کا پانی کم نقصان پہنچاتا ہے (توابل یعنی مصالحہ جات)

Marfat.com

باب الفاء مع الخاء

فَخٌّ۔ سوتے میں خرّاٹے لینا، مہکنا، پھنکار مارنا، [...]ک جانا، ڈھیلا ہو جانا۔ (جیسے فَخِیْخٌ ہے)

فَخٌّ۔ جال کو بھی کہتے ہیں جس سے شکار کرتے ہیں [...]اس کی جمع فِخَاخٌ اور فُخُوْخٌ ہے)

اِنَّهٗ نَامَ حَتّٰی سُمِعَ فَخِیْخُهٗ۔ آنحضرت [صـ]لی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ آپ کے خرّاٹے [کـ]ی آواز سُنی گئی۔

اَفْلَحَ مَنْ كَانَ لَهٗ مِزْخَّةٌ يَزُخُّهَا [ثُـ]مَّ يَنَامُ الْفَخَّةَ۔ کامیاب ہوا وہ شخص جس [کـ]ی ایک بیوی ہو وہ اُس سے صحبت کرے پھر سو [کـ]ر خراٹے لگائے (یہ حضرت علی رض کا قول ہے)

اَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً
بِفَخٍّ وَّحَوْلِيْ اِذْخِرٌ وَّجَلِيْلٌ

[...]کاش میں ایک رات فخ میں بسر کرتا۔ (جو ایک مقام [...]کا نام ہے مکہ میں یا ایک وادی ہے جس میں عبداللہ [بـ]ن عمرو دفن کئے گئے اور ایک مقطعہ کا بھی نام ہے [جو] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عُظَیم بن حارث [...]بی کو دیا تھا) اور میرے گرد اذخر اور جلیل کی [بـ]وٹیاں ہوتیں۔

تُجَرَّدُ الصِّبْيَانُ مِنْ فَخٍّ۔ بچے فخ میں [...]سے ننگے کئے جائیں (اُن کو احرام باندھا جائے)

يَوْمُ فَخٍّ۔ فخ کا دن (جس دن امام حسین بن [عـ]لی بن حسنؒ جو امام موسیٰ کاظمؒ کے چچازاد بھائی تھے [او]ر انھوں نے لوگوں کو اپنی امامت کی طرف بُلایا فخ [میـ]ں مارے گئے۔ امام موسیٰ کاظمؒ نے اُن سے فرما دیا [تھـ]ا کہ اے میرے چچا کے بیٹے تم قتل کئے جاؤ گے آخر [ایسا] ہی ہوا)

فَخْذٌ۔ ران پر مارنا۔

تَفْخِيْذٌ۔ کدھیڑنا، جُدا جُدا کر دینا، ایک ایک فخذ کا نام لے کر بلانا۔

مُفَاخَذَةٌ۔ کدھیڑنا، جُدا جدا کرنا۔

تَفَخَّذٌ۔ پیچھے ہٹنا۔

فَخَذَهَا اور تَفَخَّذَهَا اور فَاخَذَهَا۔ عورت کی دونوں رانوں کے درمیان بیٹھا۔

فَخِذٌ اور فَخْذٌ اور فِخْذٌ۔ ران (یعنی گھٹنے اور سرین کا درمیانی حصہ اُس کی جمع اَفْخَاذٌ ہے)

فَخِذٌ۔ قبیلے سے نیچے قریب کے عزیز و اقرباء

لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ بَاتَ يُفَخِّذُ عَشِيْرَتَهٗ

جب یہ آیت اُتری کہ اپنے نزدیک کے کنبے والوں کو ڈرا تو آپ ایک ایک فخذ کا نام لے کر اُن کو پکارنے لگے۔ (نہایہ میں ہے کہ نسب کا انتہائی بالائی حصہ شعب ہے پھر قبیلہ پھر فصیلہ پھر عمارہ پھر بطن پھر فخذ۔ غرض فخذ سب سے قریبی رشتہ داروں کو کہیں گے)

اَلْفَخِذُ عَوْرَةٌ۔ ران ستر ہے (اُس کو چھپانا چاہیئے)

غَطِّ فَخِذَيْكَ فَاِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ
رانوں کو چھپا کیونکہ رانیں ستر ہیں۔

لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰى فَخِذِ حَيٍّ وَّلَا مَيِّتٍ۔ اپنی ران مت کھول اور زندہ یا مُردہ کسی کی ران مت دیکھ۔

وَفَخِذِيْ تَمَسُّ فَخِذَهٗ۔ جنگِ خیبر میں آپ گھوڑے پر سوار تھے آپ کی رانیں کھلی تھیں میری ران آپ کی ران سے چھو جاتی تھی۔ (معلوم ہوا کہ اگر سواری میں ران کھل جائے تو کوئی قباحت

Marfat.com

نہیں ہے)

جَاءَ فَخِذٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ۔ انصار میں سے ایک قبیلہ آیا۔

صَحِیْفَۃٌ مِّثْلُ فَخِذِ الْبَعِیْرِ۔ ایک کتاب اونٹ کی ران کی طرح۔

فَفَخَذْتُ لَهَا۔ میں نے اُس سے جماع کیا۔

فَخْرٌ یا فَخَرٌ یا فَخَارَۃٌ یا فِخِّیْرٰی یا فِخِّیْرَاءُ۔ اترانا، اپنے حسب نسب یا مالداری یا علم یا صفات یا اخلاق پر خواہ یہ صفات اُس کی ذات میں ہوں یا اُس کے باپ دادا میں۔

فَخَرَہٗ عَلَیْهِ۔ اُس نے اُس کو اُس پر فضیلت دی۔

فَاخَرَہٗ فَفَخَرَہٗ۔ ایک نے دوسرے پر فخر کیا پھر وہ اُس پر غالب آیا فخر میں۔

تَفْخِیْرٌ۔ فضیلت دینا۔

مُفَاخَرَۃٌ یا فِخَارٌ۔ ایک دوسرے پر فخر کرنا۔

اِفْخَارٌ۔ فضیلت دینا فخر میں۔

تَفَخُّرٌ۔ بڑا ہونا، متکبر ہونا۔

تَفَاخُرٌ۔ ایک دوسرے پر فخر کرنا۔

اِفْتِخَارٌ۔ بمعنے فخر ہے۔

اِسْتِفْخَارٌ۔ قابلِ فخر سمجھنا، فخر کے ساتھ خرید کرنا۔

فَاخُوْرٌ۔ ایک قسم کی گھاس ہے خوشبودار۔

فَخَّارَۃٌ۔ مٹی کا گھڑا، یا ٹھیکرا، یا پکائی ہوئی مٹی (اگر پکائی ہوئی نہ ہو تو اُس کو خزف یا صلصال کہیں گے)

فَخِیْرٌ۔ اور فَخُوْرٌ۔ بڑا فخر کرنے والا۔ اترانے والا۔

اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ۔ میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں۔ اور کچھ فخر کی راہ سے یہ نہیں کہتا (بلکہ جو واقعی امر ہے وہ اللہ کا فضل اور احسا[ن] بیان کرنے کے لئے اور اُس کا شکر کرنے کے ل[ئے] کہتا ہوں معلوم ہوا اظہارِ نعمت اور فضلِ الٰہی کے لئے کوئی آدمی اپنے مناقب اور فضائل بیان کر سکتا ہے)

لَا اَفْتَخِرُ بِهٖ۔ میں یہ فخر کی راہ سے نہیں کہتا۔

اَلْفَخْرُ فِی الْاَنْسَابِ۔ اپنے نسب (باپ دادا) پر فخر کرنا (یعنی دوسروں کو حقیر جان کر)

اِنَّہٗ خَرَجَ یَتَبَرَّزُ فَاتَّبَعَہٗ عُمَرُ بِاِدَاوَۃٍ وَّفَخَّارَۃٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے لئے نکلے حضرت عمرؓ پانی کا ڈول اور مٹی کا لوٹا لے کر آپ کے پیچھے ہوئے۔

مَا لِابْنِ اٰدَمَ وَالْفَخْرَ۔ بھلا آدم کے بیٹے کو فخر کیا زیب دیتا ہے (اُس کی پیدائش تو ایک قطرۂ ناچیز سے ہے اور نو مہینے تک خونِ حیض گند[ا] اُس کی خوراک رہی ہے اور مرتے ہی ایک بدبودا[ر] مُردار بن جاتا ہے اور جب تک زندہ رہتا ہے ا[س] کے پیٹ میں پاخانہ موت بھرا رہتا ہے)

خُذْ مِنَ الْمَیْتَۃِ الْوَبَرَ وَاجْعَلْ[ہُ] فِیْ فَخَّارَۃٍ۔ مُردار کے بال لے کر ایک مٹی کے گھڑے میں ڈال دے (تاکہ خون وغیرہ جو اُس میں لگا ہو وہ گھڑے میں خشک ہو جائے)

فَخْرٌ۔ اور فَخَرٌ۔ تکبّر و غرور۔ (جیسے تَفَخُّرٌ ہے)

فَیْخَرٌ۔ بڑے ذکر والا۔

فَخْمٌ۔ عالی مرتبت، عالی شان۔

فَخَامَۃٌ۔ موٹا ہونا، ضخیم ہونا۔

تَفْخِیْمٌ۔ تعظیم کرنا، بڑا جاننا، حروف کو

Marfat.com

پڑھنا۔
مُفَخَّمٌ۔ معظم
کَانَ فَخْمًا مُّفَخَّمًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی نگاہ میں بڑے عالی شان معلوم ہوتے تھے (آپ کا رعب اور دبدبہ دلوں پر پڑتا تھا گو آپ جسامت سب لوگوں سے زیادہ نہیں رکھتے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ہیبت تھی جو اس نے آپ کے چہرۂ مبارک پر باوجود حسن وجمال ظاہری کے رکھی تھی)

بَابُ الْفَاءِ مَعَ الدَّالِ

فَدْحٌ۔ گراں کرنا، دشواری میں ڈالنا۔
فَادِحٌ۔ مشکل اور دشوار اور گراں۔
اِفْدَاحٌ۔ گراں کرنا۔
اِسْتِفْدَاحٌ۔ گراں اور سخت پانا۔
وَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ لَّا يَتْرُكُوْا فِى الْاِسْلَامِ مَفْدُوْحًا فِىْ فِدَاءٍ اَوْ عَقْلٍ۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ کسی شخص کو جس پر فدیہ یا دیت کا بوجھ ہو خالی نہ چھوڑیں (اس کی کمک کریں اس بارگراں سے اس کو ہلکا کریں)
لِكَشْفِكَ الْكَرْبَ الَّذِىْ فَدَحَنَا۔ تم نے اس سختی کو جس نے ہم کو بوجھل کر دیا تھا دور کیا۔
اِذَا اَتَيْتَ بِاَخِيْكَ الْمَيِّتِ اِلَى الْقَبْرِ فَلَا تَفْدَحْهُ۔ جب تو اپنے بھائی مسلمان کا جنازہ قبر کے پاس لائے تو اس کو جلدی سے قبر میں مت گھسیڑ دے۔
مَنْ كَانَ لَهٗ اِبْنَةٌ فَهُوَ مَفْدُوْحٌ۔ جس شخص کی ایک بیٹی ہو تو وہ بوجھ میں دبا ہوا ہے۔

فَدِيْدٌ۔ خوب چلّا کر آواز کرنا، یا بکریوں کے دوڑنے کی آواز اور ان کے چرواہوں کی۔
تَفْدِيْدٌ۔ غرور اور تکبر سے چلنا۔
فَدَادَةٌ اور **فَدَّادَةٌ**۔ نامرد، بزدل۔
فُدَادَةٌ۔ ایک پرندہ ہے۔
فَدَّادٌ۔ سخت آواز والا اور دو سو اونٹوں سے ہزار اونٹوں تک کا مالک اور متکبر مغرور اور اونٹ والا۔
اِنَّ الْجَفَاءَ وَالْقَسْوَةَ فِى الْفَدَّادِيْنَ۔ اکھڑپنا اور سخت دلی اونٹ والوں میں ہے یا کھیت اور مولیشی والوں میں یا گائے بیل والوں میں یا گدھے والوں میں۔
هَلَكَ الْفَدَّادُوْنَ اِلَّا مَنْ اَعْطٰى فِىْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا۔ اونٹ والے تباہ ہوئے۔ مگر جو کوئی سختی اور آسانی دونوں حالوں میں اللہ کا حق ادا کرے (یعنی جب اونٹ موٹے تازے ہوں ارزانی کا زمانہ ہو اس وقت بھی لوگوں کے ساتھ سلوک کرے اسی طرح جب قحط اور سختی کا وقت ہو۔ مجمع البحار میں ہے کہ جب کسی کے پاس دو سو اونٹ ہو جاتے تھے تو اس کو فَدَّاد کہتے۔ ایک روایت میں فَدَادُوْنَ ہے بہ تخفیف دال۔ یہ جمع ہے فَدَانٌ کی یا فَدَّانٌ کی یعنی کھیت کا بیل۔ مطلب یہ ہے کہ کسان اور اونٹ والے مولیشی والے یعنی دیہاتی لوگ اکھڑ اور سخت دل والے ہوتے ہیں)۔
مَا لَكُمَا تَفِدَّانِ فَدِيْدَ الْجَمَلِ۔ (حضرت ابوہریرہؓ نے دو شخصوں کو دیکھا جو نماز کے لئے جلدی جلدی بھاگ رہے تھے تو کہا، تم کو کیا ہوا ہے جو اونٹ کے دوڑنے کی طرح آواز نکال رہے ہو۔
اِنَّ الْاَرْضَ تَقُوْلُ لِلْمَيِّتِ رُبَّمَا

Marfat.com

مَشَيْتَ عَلَيَّ فَدَّادًا۔ (جب آدمی زمین میں گاڑا جائے گا تو زمین اُس سے کہے گی) کبھی تو میری پیٹھ پر اکڑتا ہوا، اتراتا ہوا چلا کرتا تھا، یا بڑی بڑی آرزوئیں کرتا ہوا گھمنڈ کے ساتھ (اور اب اس طرح مسکین بنا ہے)۔

فَدَرٌ۔ یا فُدُوْرٌ۔ جماع سے سُست ہو جانا، پکا ہوا گوشت ٹھنڈا ہو جانا۔

فَدَرَ اور اَفْدَرَ بمعنے فَدَرَ ہے۔

حِجَارَةٌ تَفْدَرُ۔ جو پتھر توڑا جاتا ہے بڑا ہو یا چھوٹا۔

فَادِرٌ۔ جو نر جماع میں سُست ہو گیا ہو یا جنگلی بوڑھی بکری یا جوان پوری عمر کی۔ (اُس کی جمع فَوَادِرُ ہے اور فُدْرٌ اور فُدُوْرٌ اور مَفْدَرَةٌ) اور اونٹنی جو دوسرے اونٹوں سے الگ ہو کر اکیلی رہ گئی ہو۔

فَدِرٌ۔ احمق۔

فِدْرَةٌ۔ گوشت کا ایک ٹکڑا۔

فُدُرٌ۔ موٹا لڑکا، یا جوانی کے قریب لڑکا۔

اُهْدِيَتْ لِيْ فِدْرَةٌ مِّنْ لَحْمٍ۔ مجھ کو گوشت کا ایک ٹکڑا تحفہ بھیجا گیا (اُس کی جمع فِدَرٌ ہے)

فَكُنَّا نَقْتَطِعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ۔ ہم اُس میں سے بیل برابر گوشت کے ٹکڑے کاٹتے (ایک روایت میں كَقَدْرِ الثَّوْرِ ہے یعنی بیل برابر)

فِي الْفَادِرِ الْعَظِيْمِ مِنَ الْاَرْوٰى بَقَرَةٌ۔ بڑی جنگلی بوڑھی بکری کا فدیہ ایک گائے دینا ہو گی۔

اُهْدِيَتْ لَهٗ فِدْرَةٌ مِّنْ لَحْمٍ۔ آپ کے پاس گوشت کا ایک ٹکڑا تحفہ بھیجا گیا۔

اِنَّ عُمَرَ كَانَ يَصُوْمُ الدَّهْرَ زَمَانَ قَحْطِ الرَّمَادَةِ وَيُفْطِرُ بِخُبْزٍ ثُرِدَ بِزَيْتٍ فَنَحَرَ جَزُوْرًا مَرَّةً وَّاَطْعَمَهَا النَّاسَ وَغَرَفُوْا لَهٗ فِدَرًا مِّنْ سَنَامٍ وَّكَبِدٍ فَقَالَ بَخٍ بَخٍ بِئْسَ الْوَالِيْ اَنَا اَكَلْتُ طَيِّبَهَا وَاَطْعَمْتُ النَّاسَ كَرَادِيْسَهَا اِعْمَلُوْا اِلٰى اَهْلِ بَيْتٍ بِثَمْغٍ۔ حضرت عمرؓ کی خلافت میں جب رمادہ کا قحط پڑا (اُس کو عام الرمادہ اس لئے کہتے ہیں کہ اُس سال لوگوں کے رنگ خشک سالی اور فاقہ کشی سے راکھ کی طرح ہو گئے تھے) تو آپ ہر روز روزہ رکھتے اور شام کو اُس روٹی پر افطار کرتے جو زیتون کے تیل میں چوری جاتی (بس یہی سالن تھا) ایک بار ایسا ہوا آپ نے ایک اونٹ کاٹا (نحر کیا) اور لوگوں کو اس کا گوشت کھلا دیا اُنہوں نے کچھ ٹکڑے کوہان اور کلیجہ کے (جن کا گوشت بہت مزیدار ہوتا ہے) حضرت عمرؓ کے لئے رکھ لئے (اور شام کو آپ کے سامنے لائے) آپ نے فرمایا واہ واہ میں بُرا حاکم ہوں اگر عمدہ عمدہ گوشت میں کھا جاؤں اور دوسرے لوگوں کو ہڈیاں اور جوڑ کھلاؤں۔ جاؤ یہ گوشت ثمغ میں کچھ گھر بار والے ہیں اُن کے پاس لے جاؤ۔

فَدَعٌ۔ ہاتھ پاؤں کا کج ہونا، یا پاؤں کی پشت پر چلنا، یا چلتے میں تلوہ زمین سے اُٹھا رہنا اتنا کہ اگر اُس کے نیچے چڑیا آ جائے تو اُس کو صدمہ نہ پہنچے۔

تَفْدِيْعٌ۔ افدع کرنا۔

اَفْدَعُ۔ وہ شخص جس کو فدع ہو۔

اِنَّهٗ مَضٰى اِلٰى خَيْبَرَ فَفَدَعَهٗ اَهْلُهَا عبداللہ بن عمرؓ خیبر کی طرف گئے، خیبر والوں نے اُن کے پاؤں اور ہاتھ کج کر دیئے (اُن کو موڑ ڈالا)

كَاَنِّيْ بِهٖ اُفَيْدِعَ اُصَيْلِعَ۔ گویا میں

Marfat.com

اُس حبشی کو دیکھ رہا ہوں (جو کم بخت کعبہ گرائے گا) ہاتھ پاؤں کے جوڑ ٹیڑھے اور کج، سر کے سامنے بال ندارد۔ (مجمع البحار میں ہے کہ اَفْدَعُ وہ شخص جو پاؤں کی پشت پر چلتا ہو)

فَدْغٌ۔ پھوڑ ڈالنا، توڑ ڈالنا، جوف دار چیز کا، گھی کھانے کے اوپر کرنا۔

فَدَغٌ۔ پاؤں کی کجی۔

اِنْفِدَاغٌ۔ خشک ہو کر نرم ہو جانا۔

اِنَّهُ دَعَا عَلٰى عُتَيْبَةَ بْنِ اَبِىْ لَهَبٍ فَضَغَمَهُ الْاَسَدُ ضَغْمَةً فَدَغَهُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتیبہ بن ابی لہب پر بدعا کی۔ آخر شیر نے اُس کو کاٹا توڑ پھوڑ ڈالا۔ (اُس کا سر چبا ڈالا۔ کھوپڑی پھوڑ دی)

اِذًا تَفْدَغُ قُرَيْشُ الرَّاْسَ۔ تب تو قریش کے لوگ سر توڑ ڈالیں گے۔

اِنْ لَمْ يَفْدَغِ الْحُلْقُوْمَ فَكُلْ۔ اگر حلق کو توڑے نہیں (یعنی پتھر بلکہ کاٹ ڈالے) تو اُس جانور کو کھا (کیونکہ وہ ذبح کئے ہوئے جانور کی طرح ہے اگر پتھر حلق کو پھوڑ ڈالے کاٹے نہیں تب وہ موقوذہ کی طرح حرام ہے)

سُئِلَ عَنِ الذَّبِيْحَةِ بِالْعُوْدِ فَقَالَ كُلْ مَا لَمْ يَفْدَغْ۔ ابن سیرینؒ سے پوچھا گیا اگر لکڑی سے جانور ذبح کیا جائے۔ انہوں نے کہا جو چیز بوجھ ڈال کر نہ توڑے (بلکہ دھار سے کاٹے) تو اُس کے ذبیحہ کو کھا اور جو بوجھ ڈال کر جانور کی جان لے اُس کو مت کھا۔

اِذَا وَطِئَ بَيْضَ النَّعَامِ وَفَدَغَهَا۔ اگر شتر مرغ کا انڈا روند کر پھوڑ ڈالے۔

فَدْفَدَةٌ۔ دوڑنا، درندے یا دشمن سے بھاگ کر۔

فَدْفَدٌ۔ بے آب و دانہ میدان یا سخت اور غلیظ جگہ یا ٹیلہ (نہایہ میں ہے کہ فَدْفَدْ وہ مقام جس میں غلظت اور بلندی ہو)

فَلَجَاُوْا اِلٰى فَدْفَدٍ فَاَحَاطُوْا بِهِمْ۔ انہوں نے ایک بلند جگہ (ٹیلے) پر پناہ لی لیکن کافروں نے اُن کو گھیر لیا۔ (کرمانی نے کہا فَدْفَدْ ٹیلہ (ٹبہ) یا غلیظ زمین کا حصہ یا کنکریلی اونچی یا مسطح زمین)

كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ سَفَرٍ فَمَرَّ بِفَدْفَدٍ اَوْ نَشْزٍ فَكَبَّرَ ثَلَاثًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے لوٹ کر آتے پھر کسی اونچی زمین یا ٹیلے پر گزرتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے۔

وَاَرْمُقُ فَدْفَدَهَا۔ میں اُس کے بلند حصہ کو تاک رہا تھا۔

عَدَلَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَاَخَذَتْ بِهٖ فِىْ طَرِيْقٍ لَهَا فَدَافِدُ۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو راستے سے موڑ کر ایک ایسی راہ میں لے گیا جہاں ٹیلے تھے فَدَافِدُ جمع ہے فَدْفَدْ کی۔

فَدْمٌ۔ ڈھانپ لینا، منہ بندھن رکھنا۔ (جیسے تَفْدِيْمٌ اور اِفْدَامٌ ہے)

فِدَامٌ۔ وہ چیتھڑا جو صراحی یا چھاگل کے منہ پر پانی چھاننے کے لئے باندھا جاتا ہے۔ اور عجم کے لوگ پانی پیتے وقت جو کپڑا منہ پر باندھ لیتے ہیں اُس کو فدام کہتے ہیں۔

اِنَّكُمْ مَدْعُوُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُفَدَّمَةً اَفْوَاهُكُمْ بِالْفِدَامِ۔ تم قیامت کے دن بلائے جاؤ گے ایسے حال میں کہ تمہارے منہ فدام سے بند ہونگے (مطلب یہ ہے کہ منہ سے کچھ بات چیت

Marfat.com

نہ کر سکو گے اور ہاتھ پاؤں تمہارے اعمال پر گواہی دیں گے)

یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلَیْهِمِ الْفِدَامُ۔ قیامت کے دن لوگ منہ بندھے ہوئے حشر کئے جائیں گے (مونہوں پر ایک منہ بندھن ایسا چڑھا ہوگا جس کی وجہ سے بات نہ کر سکیں گے)

اَلْحِلْمُ فِدَامُ السَّفِیْهِ۔ تحمل اور بردباری احمق کا منہ بندھن ہے (جب کوئی شخص تحمل اختیار کرے اور احمق بے وقوف کی باتوں کا جواب نہ دے تو آخر وہ خود ہی بک بک کر خاموش ہو جائے گا اُس کا منہ بند ہو جائے گا) (یہ حضرت علی رض کا قول ہے)

اِنَّهٗ نَهٰی عَنِ الثَّوْبِ الْمُفْدَمِ۔ ڈھڈھاتے سُرخ کپڑا پہننے سے منع فرمایا (یعنی جو بہت سُرخ ہو اُس کو مفدم اس لئے کہا کہ وہ شدتِ سُرخی کی وجہ سے دوسرا رنگ چڑھنے سے روک دیا گیا ہے)

نَهٰی عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ الْمُفْدَمِ۔ کسم میں رنگا ہوا خوب سُرخ کپڑا پہننے سے آپ نے منع فرمایا۔

اِنَّهٗ کَرِهَ الْمُفْدَمَ لِلْمُحْرِمِ وَ لَمْ یَرَ بِالْمُضَرَّجِ بَاْسًا۔ عروہ رض نے خوب ڈھڈھاتا سُرخ کپڑا احرام والے کو پہننا مکروہ رکھا لیکن اگر ہلکا سُرخ (یا گلابی رنگ) ہو تو قباحت نہیں (مُضَرَّج جس کی سرخی مفدم سے کم ہو اور مُوَرَّد جو بالکل ہلکا سرخ ہو گلاب کی طرح)

اِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ لِلنَّصَارٰی بِذُلِّ مُفْدَمٍ۔ اللہ تعالیٰ نے نصرانیوں کو سخت ذلت دی۔ (مسلمان اُن پر غالب ہو گئے)

فَدَنٌ۔ سُرخ رنگ اور عالیشان محل۔

فَدَنْکَسٌ۔ شیر

تَفْدِیْنٌ۔ موٹا کرنا، لمبا کرنا۔

فَادِنٌ۔ امام، معماروں کا وہ آلہ جس سے دیوار یا عمارت کا سیدھا پن ناپتے ہیں۔

فَدَّانٌ اور **فَدَانٌ۔** کھیتی کا بیل (اُس کی جمع فَدَادِیْنُ ہے)

فِدًی۔ یا **فَدًی** یا **فِدَاءٌ۔** کچھ مال دے کر چھڑا لینا۔ صدقہ اور قربان ہونا

تَفْدِیَةٌ۔ کسی سے یوں کہنا کہ میں تجھ پر صدقے

مُفَادَاةٌ اور **فِدَاءٌ۔** چھوڑ دینا، فدیہ لینا بعضوں نے کہا مُفَادَاةٌ ایک شخص کو دے کر اُس کے بدلے دوسرے شخص کو لینا اور فِدَاءٌ فدیہ دے کر چھڑانا۔

اِفْدَاءٌ۔ فدیہ قبول کرنا۔

تَفَادِیْ۔ باہم فدیہ دینا۔

اِفْتِدَاءٌ بمعنے فِدَاءٌ ہے۔ (نہایہ میں ہے کہ فِدَاءٌ اور فِدًی قیدی کو چھڑانا، اور مُفَادَاةٌ فدیہ دینا اور تَفْدِیَةٌ یوں کہنا جُعِلْتُ فِدَاکَ)

فَطَالَ عَلَیْنَا الْعُزُوْبَةُ وَرَغِبْنَا فِی الْفِدَاءِ۔ ہم بہت دنوں تک مجرّد رہے اور ہم نے فدیہ لینے میں رغبت کی (مطلب یہ ہے کہ بوجہ مجرّدی کے جماع کی تو ہم کو خواہش ہوئی لیکن اُس کے ساتھ ہی یہ بھی چاہتے تھے کہ قیدی لونڈیوں کو حمل نہ رہے ورنہ جب وہ اُمّ ولد ہو جائیں گی تو اُن کو بیچ کر کوڑے نہ کر سکیں گے)۔

فَاغْفِرْ فِدًی لَّکَ مَا اقْتَفَیْنَا۔ یا اللہ تیرے صدقے ہمارے اُن گناہوں کو بخش دے جن کا ہم نے ارتکاب کیا ہے (اللہ کے صدقے ہونا یہ مجاز ہے بمعنے تعظیم اور تکریم کے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا کہ حقیقۃً صدقہ ہونے

Marfat.com

کے معنی بن سکیں)

جَعَلَنَا اللّٰهُ فِدَاءَكَ ۔ اللہ ہم کو آپؐ پر قربان کرے (آپ پر سے تصدق ہوں)

فِدًی لَّكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ ۔ تم پر سے میرے ماں باپ تصدق ہوں (یہ حضرت بلال رضؓ نے خیرات کرنے والی عورتوں سے کہا تھا)

مَارَاَیْتُهُ یُفَدِّیْ رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ ۔ (حضرت علی رضؓ نے فرمایا) میں نے سعد بن ابی وقاصؓ کے سوا اور کسی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے نہیں دیکھا کہ ماں باپ تجھ پر صدقے (یہ کلمہ آپؐ نے سعد بن ابی وقاصؓ سے اُحد کے دن فرمایا تھا جب وہ کافروں کو تیر مار مار کر گرا رہے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کے لئے بھی ایسا ہی فرمایا شاید حضرت علی رضؓ نے اُس کو نہ سُنا ہوگا۔ مجمع البحار میں ہے کہ اس تفدیہ کے معنے دُعاء تھے۔ بعضوں نے کہا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کفر پر مرے تھے لہٰذا آپؐ نے اُن کو سعدؓ پر سے تصدق کیا جو مومن تھے)۔

اِنَّ الْفِدَاءَ كَانَ اَرْبَعِیْنَ اُوْقِیَةً وَالْاُوْقِیَةُ اَرْبَعُوْنَ مِثْقَالًا اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّ فِدَاءَهٗ كَانَ مِاَةَ اُوْقِیَةٍ ۔ وہ فدیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں پر مقرر کیا تھا ہر شخص کی طرف سے چالیسؔ اوقیہ چاندی تھی ہر اوقیہ چالیسؔ مثقال کا (بعضوں نے کہا چار ہزار درہم بعضوں نے کہا ہزار درہم بعضوں نے کہا بیسؔ اوقیہ چاندی۔ ابن سیرین نے کہا سَو اوقیہ) مگر حضرت عباسؓ کا فدیہ سَو اوقیہ تھا۔

باب الفاء مع الذال

فَذٌّ ۔ اکیلا ہونا، زور سے ہانک دینا۔

اِفْذَاذٌ ۔ ایک ہی بچہ جننا، اگر اُس کی عادت ایسی ہی ہو تو اُس کو مِفْذَاذٌ کہیں گے،

تَفَذُّذٌ اور **اِسْتِفْذَاذٌ** ۔ خودرائی، استقلال۔

فَذَاذٰی یا فُذَاذٰی ۔ متفرق، الگ الگ۔

فَاذٌّ ۔ اکیلا مرد۔

فَاذَّةٌ ۔ اکیلی عورت۔

هٰذِهِ الْاٰیَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ ۔ یہ آیت جو اکیلی بے نظیر اور بہت سی عبادتوں کو جامع ہے (ہر نیک اور بدکام کو شامل ہے یعنی فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۔ اور وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ط اس میں گدھوں کے ساتھ بھی اچھا اور بُرا سلوک کرنا آگیا اور یہ بھی اُس سے نکل سکتا ہے کہ گدھوں کی بھی جو زکوٰۃ دے گا اس کو اجر حاصل ہوگا۔ اکیلی اور بے نظیر سے یہ مطلب ہے کہ یہ آیت ایسی جامع اور حاوی ہے کہ دوسری کوئی آیت اس کے جوڑ کی نہیں ہے)

فَضْلُ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ عَلٰی صَلٰوةِ الْفَذِّ ۔ جماعت سے نماز پڑھنے کی فضیلت اکیلے پڑھنے پر۔ (ایک روایت میں پچیسؔ درجہ دوسری میں ستائیسؔ درجہ زیادہ ہے۔ اسی طرح دوسری حدیث میں ہے کہ ایک مقتدی کے ساتھ نماز بہتر ہے اور دُو کے ساتھ اس سے بھی بہتر ہے اور جتنی جماعت زیادہ ہو اتنی ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے اب اختلاف ہے اس میں کہ یہ فضیلت مسجد میں جماعت کی ہے یا مطلق جماعت کی اگرچہ گھر ہی میں ہو اور عمرو بن عاصؓ نے کہا ہے کہ یہ فضیلت اُس نماز کی ہے جو مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کی جائے)۔

یَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ ۔ اکیلے شخص کی نماز پر فضیلت رکھتی ہے۔

Marfat.com

جگر گوشہ کو پارہ پارہ کیا (لیے جگر گوشہ کو جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم برزخ میں پریشانی ہوئی)

لَوْ تَفَرَّثَتْ کَبِدُہٗ عَطْشًا لَمْ یَسْتَسْقِ مِنْ دَارِ صَیْرَفِیٍّ ۔ اگر پیاس کے مارے جگر پھٹ جائے تب بھی صراف کے گھر کا پانی نہ پیئے۔

اِنْفِرَاثٌ ۔ پھٹ جانا، پھیل جانا۔

لَا تَفْرُثْ ۔ دُبر میں جماع نہ کر۔

اَلدُّبُرُ لَیْسَ بِحَرْثٍ بَلْ ھُوَ فَرْثٌ ۔ دبر کھیتی نہیں ہے (وہاں سے کچھ پیدا نہیں ہوتا) بلکہ وہ غلیظ کا مقام ہے۔ (اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَأْتُوا حَرْثَکُمْ تو اس سے مراد فرج میں جماع کرنا ہے)

فَرَثَ کَبِدَہٗ ۔ اُس کے جگر پر مارا، صدمہ دیا۔

فَرَثٌ ۔ سیر ہونا، متفرق ہونا۔

سَبَقَ الْفَرْثَ ۔ پیٹ کے گوبر سے آگے نکل گیا۔ (یعنی تیر اس طرح تیز صفائی کے ساتھ پار نکل گیا کہ اس کو کچھ نہ لگا۔)

فَرْجٌ ۔ کھول دینا، لے جانا۔

تَفْرِیْجٌ ۔ کھول دینا، بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی جگہ دینا۔

فَرَجٌ ۔ شرمگاہ کھلی رہنا، دونوں سرین نہ ملنا بوجہ کلانی اور ضخامت کے، کشائش، رنج و غم کا دور ہونا۔

فَرْجٌ ۔ شرمگاہ اندام نہانی۔

اِفْرَاجٌ ۔ راستہ کھول دینا، سرک جانا، چھوڑ دینا، بچہ دار ہونا۔

اِنْفِرَاجٌ ۔ کھل جانا۔

فَرْجَانِ ۔ خراسان اور سیستان یا سندھ۔

فِرْجٌ ۔ جو آدمی راز کو نہ چھپائے یعنی بھڑ بھڑیا دل میں ہو وہ کہہ ڈالے۔

فَرِجٌ ۔ جس کی شرمگاہ کھلی رہے۔

فَرَجٌ بَعْدَ الشِّدَّۃِ ۔ ایک مشہور کتاب کا نام ہے یعنی سختی کے بعد آسانی اور راحت۔

اَلْعَقْلُ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ عَامَّۃً فَلَا یُتْرَکُ فِی الْاِسْلَامِ مُفْرَجٌ ۔ دیت تمام مسلمانوں پر ہے اسلام کے ملک میں کسی کا خون بے کار نہیں جا سکتا (کہ نہ دیت ملے نہ قصاص مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی جنگل میں مقتول پایا جائے جہاں قریب میں کوئی آبادی نہ ہو تو اُس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔ بعضوں نے کہا ایک غیر شخص جو کسی قوم میں رہتا ہو تو وہ اُس کی طرف سے دیت ادا کریں گے۔ بعضوں نے کہا مفرج وہ ہے کہ ایک کافر مسلمان ہوا اور کسی سے عقد موالاۃ نہ کرے وہ اگر کوئی جنایت کرے گا تو اس کی دیت بیت المال میں سے دی جائے گی کیونکہ اس کا کوئی عاقلہ نہیں ہے غرض مُفْرَج وہ شخص ہے جس کے کنبے والے اور قوم والے نہ ہوں۔ بعضوں نے کہا جس پر دیت یا فدیہ یا تاوان کا بوجھ ہو)

صَلّٰی وَعَلَیْہِ فَرُّوْجٌ مِّنْ حَرِیْرٍ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور آپ ریشمی قبا پہنے ہوئے تھے (جو پیچھے سے چاک ہوتی ہے یعنی فراک کوٹ معلوم ہوا کہ ریشمی کپڑے میں جب وہ پاک ہو تو نماز درست ہو جائے گی گو مرد کو اُس کا پہننا حرام ہے اور شاید یہ واقعہ حرمت سے پہلے کا ہوگا۔ بعضوں نے کہا حرمت کے بعد کا بھی ہو سکتا ہے آپ کو یہ منظور ہوا کہ جس نے یہ تحفہ بھیجا ہو اُس کے دل کو رنج نہ ہو لیکن پھر آپ نے اُس کو اتار ڈالا کیونکہ اُس کے پہننے میں میں رعونت پیدا ہوتی ہے)

وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتِ الشَّیْطٰنِ ۔ شیطان کی خالی جگہیں نماز کی صف میں مت چھوڑو۔

Marfat.com

(ایک روایت میں فُرَجَ الشَّیٰطِیۡنِ ہے معنی وہی ہیں یہ جمع ہے فُرْجَۃٌ کی مطلب یہ ہے کہ صفوں میں جو خالی جگہیں ہوں اُن کو بھر دو خالی نہ چھوڑو یہ خالی چھوڑ دینا شیطانی کام ہے)

قَدِمَ رَجُلٌ مِّنْ بَعْضِ الْفُرُوْجِ۔ ایک شخص کسی سرحدی گھاٹی سے آیا۔

اِسْتَعْمَلْتُكَ عَلَى الْفَرْجَيْنِ وَالْمِصْرَيْنِ میں نے تجھ کو فرجین اور مصرین کا حاکم بنایا۔(فرجین سے مراد خراسان اور سیستان ہے اور مصرین سے بصرہ اور کوفہ)

فَمَلَأْتُ مَا بَيْنَ فُرُوْجِيْ۔ میں نے اپنے دونوں پاؤں کے درمیان کو بھر لیا۔ یعنی خوب دوڑا (عرب لوگ گھوڑے کے لئے کہتے ہیں مَلَأَ فَرْجَهٗ یا فُرُوْجَهٗ جب وہ دوڑے اور بھاگے اور شرمگاہ کو بھی فرج کہتے ہیں کیونکہ وہ دونوں پاؤں کے درمیان ہے)۔

اِنَّهٗ كَانَ اَجْلَعَ فَرِجًا۔ زبیرؓ کے سامنے کے دانت کھلے رہتے اور بیٹھے میں اُن کا ستر کھل جاتا (یعنی شرمگاہ کھل جاتی)

اَدْرِكُوا الْقَوْمَ عَلٰى فَرْجَتِهِمْ۔ ان لوگوں کو پالو اُن کی شکست اور ہزیمت پر۔

مَنْ رَاٰى فُرْجَةً یا فَرْجَةً۔ جو شخص بیچ میں خالی جگہ دیکھے۔

فُرْجَةٌ۔ بحرکاتِ ثلثہ در فا بمعنی راحت اور تسکین۔

كَانَ اِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ آپ جب نماز پڑھتے تو سجدے میں اپنے ہاتھ بغل سے جدا رکھتے۔

اِنْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ۔ ابر پھٹ گیا اور مدینہ قمیص کے گریبان کی طرح گول دائرہ بن گیا (یعنی گرداگرد ابر اور بیچ میں کھلا ہوا)

فَافْرُجْ یا فَافْرِجْ عَنَّا فُرْجَةً۔ ہم پر ایک روزن کھول دے (جس میں سے ہم باہر نکل جائیں)

فَصَلُّوْا حَتّٰى يُفْرَجَ عَنْكُمْ۔ نماز پڑھو یہاں تک کہ یہ گہن کھل جائے (سورج صاف ہو جائے)

فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِيْ۔ میرے حجرے کی چھت کھولی گئی (فرشتے چھت توڑ کر اوپر سے آئے یہ واقعہ حضرت اُمِّ ہانی کے گھر میں ہوا) دوسری روایت میں جو حطیم کا ذکر ہے یہ اُس کے مخالف نہیں ہے کیونکہ معراج آپ کو دوبارہ ہوا ایک بار سوتے میں ایک بار بیداری میں)

فَفَرَجَ صَدْرِيْ۔ میرا سینہ چاک کیا (یہ دوسرا شق صدر ہے ایمان اور نبوت کا نور داخل کرنے کے لئے اور پہلا شق صدر جو حلیمہ سعدیہ کے پاس ہوا تھا وہ قوای بہیمیہ اور نفسانیہ نکالنے کے لئے)

وَفَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ دونوں ہاتھوں کے درمیان کشادگی رکھی (یعنی سجدے میں ہاتھوں کو پہلو سے جدا رکھا)

حَتّٰى فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ۔ اللہ تعالیٰ اُس کے ہر عضو کو اُس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرے گا) یہاں تک کہ اُس کی شرمگاہ کو بھی اُس کی شرمگاہ کے بدلے

مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً۔ جو شخص کسی مسلمان پر سے کوئی مصیبت اور سختی دور کرے گا اس کی تکلیف رفع کرے گا یا اس کے رفع کرنے میں مدد دے گا)

لَعَنَ اللّٰهُ الْفُرُوْجَ عَلَى السُّرُوْجِ۔ اللہ تعالیٰ نے اُن فرجوں پر (عورتوں پر) لعنت کی

Marfat.com

جو زین پر سواری کریں (یعنی مردوں کی طرح موقع بے موقع ہر وقت گھوڑے پر سواری کیا کریں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ضرورت کے وقت بھی عورتیں گھوڑوں پر سوار نہ ہوں کیونکہ کئی مسلمان سلف کی بیویوں نے گھوڑوں پر سوار ہو کر کافروں سے جہاد کیا ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو زین مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں اُن پر سواری نہ کریں کیونکہ عورتوں کو مردوں کی مشابہت اور مردوں کو عورتوں کی مشابہت کرنا ممنوع ہے)

أُهْدِيَ لَهُ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهُ فَنَزَعَهُ۔ آپؐ کو ایک ریشمی قبا تحفہ گزرانی گئی آپؐ نے اُس کو پہنا پھر اُتار ڈالا (کیونکہ آپؐ کو ایسا کپڑا پسند نہ تھا جس میں شان و شوکت اور رعونت ہو۔ اور پہن اس واسطے لیا کہ تحفہ دینے والے کے دل کو ملال نہ ہو)

اَللّٰهُمَّ مِنْ قِبَلِكَ الرَّوْحُ وَالْفَرَجُ۔ یا اللہ تیری ہی طرف سے راحت اور آسائش ہے (یعنی تو ہی چین اور خوشی دینے والا اور رنج اور مصیبت کو دور کرنے والا ہے)

دُعَاءُ الْفَرَجِ۔ مشکل رفع کرنے کی دعاء۔ (وہ یہ ہے لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب السّمٰوٰت السّبع و ربّ العرش العظیم و الحمد للہ رب العلمین۔ یا یہ دعاء اللہ اللہ ربی لا اشرک به شیئًا۔ یا لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیمؒ

كَانَ النَّاسُ يُفْرِجُوْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ إِذَا انْتَهٰى إِلَى الْحَجَرِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (طواف میں) حجر اسود پر پہنچتے تو لوگ آپ کے لئے جگہ کشادہ کر دیتے (تاکہ آپؐ کو حجر اسود کے استلام میں تکلیف نہ ہو)

اِسْتَفْرَجْتُ النَّاسَ فَأَفْرَجُوْا لِيْ۔ میں نے لوگوں سے یہ چاہا کہ میرے لئے جا ئے کشادہ کریں تو انہوں نے کشادہ کی۔

فَرُّوْجٌ۔ چوزۂ مرغ (اُس کی جمع فَرَارِيْجُ ہے)

رُبَّمَا تَكْرَهُ النُّفُوْسُ مِنَ الْاَمْرِ لَهُ فُرْجَةٌ كَحَلِّ الْعِقَالِ۔ بعضے کاموں کو نفس ناپسند کرتا ہے لیکن اُن میں اتنی خوشی ہوتی ہے جیسے قید سے چھٹنے کی۔

فَرَحٌ۔ خوش ہونا، اترانا۔
تَفْرِيْحٌ اور اِفْرَاحٌ۔ خوش کرنا۔
اِفْرَاحٌ۔ گراں بار اور متفکر کرنا۔
فَارِحٌ۔ اور فَرْحَانٌ۔ خوش مرد
فَرِحَةٌ اور فَرْحٰى اور فَرْحَانَةٌ۔ خوش عورت۔

مُفَرِّحٌ۔ وہ دوا جو نشاط اور خوشی اور سرور پیدا کرے۔

وَلَا يُتْرَكُ فِي الْاِسْلَامِ مُفْرَحٌ۔ اسلام میں کوئی شخص قرضوں اور ڈنڈوں (جرمانوں) کے بوجھ میں دبا ہوا نہ چھوڑا جائے۔ ایک روایت میں مُفْرَجٌ ہے جیم معجمہ سے اُس کا ذکر اوپر گزر چکا)

ذَكَرَتْ اُمُّنَا يُتْمَنَا وَجَعَلَتْ تُفْرِحُ لَهُ (عبد اللہ بن جعفر طیارؓ نے کہا جب اُن کے والد ماجد حضرت جعفر بن ابی طالبؓ جنگ موتہ میں شہید ہو گئے تھے) میری والدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری یتیمی کا حال بیان کرنے لگیں اور اپنے بوجھوں کا حال کہنے لگیں (کہ ایسی قرضداری اور زیر باری اور بال بچوں کا بارِ گراں مجھ پر ہے اور میں مصیبت زدہ

Marfat.com

ہوں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو محتاجی سے ڈرتی ہے حالانکہ میں ان بچوں کا ولی موجود ہوں تجھ کو کیا فکر ہے میں ان کی فکر کروں گا۔ طبرانی نے **جعلت تفرح لہ** کا جملہ اپنی روایت میں سے نکال ڈالا کیونکہ وہ اس کا مطلب نہ سمجھے۔ نہایہ میں ہے کہ **تُفْرِجُ** جیم معجمہ سے بھی ہو سکتا ہے یعنی ــ عبداللہ رضؓ کی والدہ اپنی بے کسی اور بے وارثی کا شکوہ کرنے لگیں۔ یہ **مُفْرَجٌ** سے ہے یعنی وہ شخص جس کے عزیز واقرباء کنبے والے رشتہ دار نہ ہوں)

اَللّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِہٖ۔ اللہ اپنے بندے کے توبہ کرنے پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُھُمَا۔ روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے یا خوش ہوگا ایک تو افطار کی خوشی دوسرے خوشی اس وقت ہوگی جب روزے کا ثواب اپنے پروردگار سے پائے گا)۔

اِذَا رَاَیْتَ الْھِلَالَ فَلَا تَفْرَحْ۔ جب تو چاند دیکھے تو اترا نہیں (بلکہ اللہ کا شکر بجا لا کہ اُس نے تجھ کو اب تک زندہ رکھا)

فَرَخٌ۔ اطمینان ہونا، ڈر اور خوف جاتے رہنا، چپک جانا۔

تَفْرِیخٌ۔ پرندوں کا جوزہ دار ہونا، انڈا پھوٹ کر اُس میں سے بچہ نکلنا، موقوف ہو جانا، ضعیف اور ناتوان ہونا، کھیت میں سے موکے نکلنا۔

اِفْرَاخٌ۔ کے بھی یہی معنے ہیں۔

اَفْرِخْ رَوْعَكَ۔ اپنے دل کو اطمینان سے رکھ۔

اَفْرَخَ الْاَمْرُ۔ اب یہ امر کھل گیا، اشتباہ دور ہو گیا۔

فَرْخٌ۔ پرندے کا چوزہ، اور ناتوان ذلیل آدمی اور شاخ۔

نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْفُرُوْخِ بِالْمَکِیْلِ مِنَ الطَّعَامِ۔ جو غلہ ابھی بالی میں لگا ہوا ہو اُس کو اُترے ہوئے غلّہ کے عوض (اندازے کے ساتھ) بیچنے سے منع فرمایا (کیونکہ اُس میں کمی بیشی کا احتمال ہے) **فُرُوْخٌ** وہ بالی جس میں دانے بندھ گئے ہوں۔ عرب لوگ کہتے ہیں **اَفْرَخَ الزَّرْعُ**۔ جب بالیوں میں دانے پھوٹنے لگیں)۔

اَتَاہُ قَوْمٌ فَاسْتَاْمَرُوْہُ فِیْ قَتْلِ عُثْمَانَ فَنَھَاھُمْ وَقَالَ اِنْ تَفْعَلُوْا فَبَیْضًا فَلْتُفْرِخَنَّہٗ۔ (باغیوں میں سے) کچھ لوگ حضرت علی رضؓ کے پاس آئے اور اُن سے حضرت عثمان رضؓ کے قتل کے باب میں رائے لی (یعنی اگر ہم حضرت عثمانؓ کو مار ڈالیں تو کیسا ہے) حضرت علی رضؓ نے اُن کو اس سے منع کیا اور فرمایا کہ ایسا کرو گے تو انڈے کے بچے نکالو گے (یعنی اب تو ایک ہی فتنہ ہے اگر حضرت عثمانؓ قتل ہوئے تو اس فتنہ کے بہت بچے نکلیں گے مطلب یہ ہے کہ بہت فسادات پیدا ہوں گے۔ عرب لوگ کہتے ہیں **اَفْرَخَتِ الْبَیْضَةُ** جب انڈے میں سے بچہ نکل جائے اور انڈا خالی رہ جائے)

یَا اَھْلَ الشَّامِ تَجَھَّزُوْا لِاَھْلِ الْعِرَاقِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ قَدْ بَاضَ فِیْھِمْ وَفَرَّخَ۔ اے شام والو! عراق والوں سے لڑنے کی تیاری کر لو کیونکہ شیطان نے اُن لوگوں میں انڈے دیئے ہیں اور بچے نکالے ہیں۔

اَفْرِخْ رَوْعَكَ قَدْ وَلَّیْنَاكَ الْکُوْفَةَ وَکَانَ یَخَافُ اَنْ یُّوَلِّیَھَا غَیْرَہٗ۔ (معاویۃ

Marfat.com

...نے عبید اللہ بن زیاد کو لکھا) اپنے دل میں اطمینان ...کہ ہم نے تجھی کو کوفہ کا حاکم مقرر کیا ہے۔ وہ ڈرتا تھا ...کہیں ایسا نہ ہو کسی دوسرے شخص کو کوفہ کا حاکم مقرر ...کر دیں۔

وَلْيُفْرِخْ رَوْعُكَ۔ تیرا دل اطمینان سے رہے ...گھبرا نہیں۔

يَا بَنِيْ فَرُّوْخَ۔ اے فروخ کی اولاد۔ (کہتے ...ہیں کہ فروخ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک بیٹا ...تھا جو حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق کے بعد ...پیدا ہوا تھا اُسی کی اولاد میں ایرانی اور عجمی لوگ ہیں)۔ ...اس کے آگے یہ ہے کہ اگر میں جانتا کہ تم یہاں ہو تو میں ...خود ذکر تا اس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ عالم اور ...مجتہد شخص اگر ضرورت کی وجہ سے کسی رخصت پر ...شاذ قول پر عمل کرے تو عام جاہلوں کے سامنے نہ ...کرے ایسا نہ ہو کہ وہ بغیر ضرورت کے بھی ایسا کرنے لگیں ...فتنہ و فساد مچائیں)

فَجِيْئَ بِنَا كَأَنَّا أَفْرَاخٌ۔ پھر ہم کو آنحضرت ...صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا گویا ہم پرندے ...کے چوزے تھے دبلے بال و پر یعنی بہت کمسن تھے)

فَإِنْ قَتَلَ فَرْخًا۔ اگر پرندے کا چوزہ مار ...لے۔ (یعنی احرام والا شخص)۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ بَاضَ وَفَرَّخَ فِيْ ...صُدُوْرِهِمْ۔ شیطان نے اُن کے سینوں میں ...انڈے بچے دیئے ہیں۔

فَرْدٌ۔ طاق عدد جیسے تین، پانچ وغیرہ اور ...کا نصف اور ایک کنارہ ڈاڑھی کا، اور بے نظیر ...یگانہ اور غریب نادار۔

فُرُوْدٌ۔ فرد ہونا۔

تَفَرُّدٌ۔ کسی کام کو تنہا خود کرنا، یا اکیلے ایک شخص کا حدیث روایت کرنا، جدا ہو جانا، گوشہ گیری کرنا۔

تَفْرِيْدٌ۔ سمجھ دار ہونا، لوگوں سے عزلت کرنا، تیار کرنا۔

إِفْرَادٌ۔ ایک ہی بچہ جننا۔

إِسْتِفْرَادٌ۔ بے نظیر اور یگانہ ہونا، اکیلے آپ ہی ایک کام کرنا، تنہائی کرنا، تنہا شخص کی طرف قصد کرنا، یار دوستوں میں سے نکال دینا۔

فَرْدٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے چونکہ وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی جوڑ اور نظیر نہیں۔

سَبَقَ الْمُفْرِدُوْنَ يَا طُوْبٰى لِلْمُفَرِّدِيْنَ قِيْلَ مَا الْمُفْرِدُوْنَ قَالَ الَّذِيْنَ اهْتَزُّوْا فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَا أُهْتِزُوْا فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مفرد لوگ آگے بڑھ گئے، یا خوشی اور مبارکبادی ہے مفرد لوگوں کے لئے عرض کیا مفرد لوگ کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی یاد میں جھومتے رہتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی یاد پر حریص ہیں۔ (بعضوں نے کہا مفرد لوگ وہ عمر والے لوگ ہیں جن کے ہم سن سب مر گئے اور وہ اکیلے اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے ہوئے رہ گئے۔ حضرات صوفیہ نے فرمایا مفرد وہ لوگ ہیں جن کو خداوند کریم کا عشق ہے ماسوی اللہ سے اُن کو کچھ غرض نہیں)۔

لَأُقَاتِلَنَّهُمْ حَتّٰى يَنْفَرِدَ سَالِفَتِيْ۔ میں تو اُن سے برابر لڑے جاؤں گا یہاں تک کہ مر جاؤں میری گردن اکیلی رہ جائے سارے بدن سے جدا ہو جائے۔ یہ موت سے کنایہ ہے)

لَا تُعَدُّ فَارِدَتُكُمْ۔ نصاب زکوٰۃ سے کچھ زائد ہو وہ معاف ہو گا دوسرے نصاب میں نہ ملایا جائے گا۔

Marfat.com

يَا خَيْرَ مَنْ يَمْشِيْ بِنَعْلٍ فَرْدٍ - اُن لوگوں میں بہتر جو ایک تلے کی جوتی پہن کر چلتے ہیں (تلہ پر تلہ نہیں جوڑتے جیسے عجمیوں کی عادت ہے مراد عرب لوگ ہیں)

فَمِنْكُمُ الْمُزْدَلِفُ صَاحِبُ الْعِمَامَةِ الْفَرْدَةِ - تم میں وہ صاحب ہیں جو نزدیک ہونے والے ہیں (یعنی دشمنوں سے مقابلہ کرنے والے) اکیلا عمامہ باندھے ہوئے (اکیلے عمامے سے مطلب یہ ہے کہ جب وہ سوار ہوتے ہیں تو اُن کے سوا دوسرے لوگ عمامہ نہیں باندھتے اُن کی تعظیم اور بزرگی ظاہر کرنے کو)

فَرْدَة - ایک پہاڑ کا نام ہے طے قبیلے کے ملک میں اُس کو فَرْدَةُ الشَّمُوس بھی کہتے ہیں اور ایک پانی کا بھی نام ہے جو قبیلۂ جرم کا ہے طے کے ملکوں میں اُس کا ذکر زید الخیل کی حدیث میں اور زید بن حارثہ رضؓ کے سریہ میں ہے - بعضوں نے اُس کو ذُو الْقَرْدَة پڑھا ہے۔

تَرْمِي الْغُيُوْبَ بِعَيْنَيْ مُفْرَدٍ لَهِقٍ - (یہ کعب بن زہیر کے قصیدے کا ایک مصرعہ ہے) مُفرد جنگلی نرگاؤ (جس کو ہندی میں نیل گائے کہتے ہیں) اور لہق سفید (اونٹنی کو اُس سے تشبیہ دی ہے)۔

اَفْرَدْتُ الْحَجَّ - صرف حج کی نیت سے میں نے احرام باندھا ایسے حج کو حج مفرد کہتے ہیں اگر حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھے تو اُس کو قران کہتے ہیں)

فَرْدَسَةٌ - پچھاڑنا، زمین پر دے مارنا، کشادگی

رَجُلٌ فُرَادِسٌ - بڑی چوڑی ہڈیوں والا۔

فِرْدَوْسٌ - وہ باغ جس میں انگور ہوں اور دوسرے میوہ دار درخت (جَنَّةٌ بھی انگور کا باغ اگر انگور نہ ہوں دوسرے میوہ کے درخت ہوں تو اُس کو حَدِيْقَه کہیں گے رَوْضَة اور بُسْتَان ہر باغ کو کہیں گے)

فِرْدَوْسٌ - بہشت کا بالائی طبقہ جو بیچوں بیچ میں سب سے بلند ہے۔ (جَنَّةُ الْفِرْدَوْس بھی اسی کا نام ہے)

مِنْهَا تُفَجَّرُ الْاَنْهَارُ - اُسی جنت الفردوس سے سب نہریں پھوٹی ہیں (یعنی سب کا منبع وہیں ہے)

فَرٌّ - یا فِرَارٌ یا مَفَرٌّ یا مَفِرٌّ - بھاگ جانا سرک جانا، جانور کا منہ کھولنا اُس کے دانت دیکھنے کو تاکہ اُس کی عمر معلوم ہو جانا، بحث کرنا۔

فُرَّ الْاَمْرُ جَذَعًا - جیسا شروع میں تھا ویسا ہی ہو گیا۔

اِفْرَارٌ - بھگانا، چیرنا۔

تَفَرُّرٌ - ہنسنا۔

تَفَارٌّ - بھاگنا۔

اِفْتِرَارٌ - تبسم کرنا، ہنسنا، چمکنا۔

فُرَارٌ - بھیڑ یا بکری یا نیل گائے کا بچہ۔

فَرَّارٌ - بھاگنے والا۔

مَا يُفِرُّكَ اِلَّا اَنْ يُقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ - تجھ کو کوئی بھگانے والا نہیں مگر لا الٰہ الا اللہ کہنا۔ (یعنی جب کوئی لا الٰہ الا اللہ کہے تو اُس سے الگ ہو جا اُس کو مت مار) ایک روایت میں مَا يُفَرِّكَ ہے لیکن صحیح نہیں ہے صحیح يُفِرُّكَ ہے۔

اَفَرَّ صِيَاحُ الْقَوْمِ عَزْمَ قُلُوْبِهِمْ
فَهُنَّ هَوَاءٌ وَالْحُلُوْمُ عَوَازِبُ

Marfat.com

لوگوں کی آواز، چیخ پکار نے اُن کے دلوں کی ہمت کو بھگا دیا۔ وہ ہوا ہوگئی اور عقلیں غائب غلّہ ہوئیں۔

کَالْکَارِّ بَعْدَ الْفَارِّ۔ وہ اُس شخص کی طرح ہے جو بھاگ جانے کے بعد لوٹے اور دوبارہ حملہ کرے۔

اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ کَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ۔ طاعون سے ڈر کر (دوسرے ملک کو) بھاگنے والا ایسا ہے جیسے کوئی کافروں کے مقابلہ سے بھاگے (یعنی سخت حرام اور گناہ ہے البتہ یہ منع نہیں ہے کہ جس محلہ یا مکان میں طاعون ہو وہاں سے نقلِ مکان کر کے دوسرے محلہ یا مکان میں چلا جائے یہ جو دوسرے ملک میں جانے سے منع فرمایا اس میں بڑی حکمت یہ ہے کہ طاعون کا مادّہ دوسرے ملک والوں میں نہ پھیلے اور اسی لئے جہاں طاعون ہو وہاں جانے سے بھی منع فرمایا)

کَرَّارًا غَیْرَ فَرَّارٍ۔ حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں (یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضؓ کی صفت بیان فرمائی جب جنگِ خیبر میں لڑائی کے لئے اُن کو سردار بنا کر بھیجا)

هٰذَانِ فَرُّ قُرَيْشٍ اَلَا اَرُدُّ عَلٰی قُرَيْشٍ فَرَّهَا۔ (سراقہ بن مالک بن جعشم نے کہا) یہ دونوں (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضؓ) قریش کے بھاگے ہوئے ہیں کیا میں قریش کو اُن کے بھاگے ہوئے لوگ نہ لوٹا دوں۔ (فَرٌّ بمعنی فَارٌّ کے ہے اور اس کا اطلاق واحد اور تثنیہ اور جمع سب پر ہوتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ فَرٌّ اور رَجُلَانِ فَرٌّ اور رِجَالٌ فَرٌّ یعنی بھاگے ہوئے لوگ)

وَيَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہنستے تھے تو گویا اولے کھولتے تھے (اولہ نہایت سفید اور شفاف اور چمک دار ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ دندان مبارک اولوں کی طرح صاف اور سفید تھے اور آپ ہنسی میں صرف اُن کو کھولتے تھے یعنی تبسم فرماتے تھے قاہ قاہ آواز نہیں نکالتے تھے)

اَرَادَ اَنْ يَّشْتَرِيَ بَدَنَةً فَقَالَ فُرَّهَا۔ ایک اُونٹ خریدنا چاہا تو کہا اُس کے دانت کھول کر دیکھو (تاکہ عمر معلوم ہو یہ فَرَرْتُ الدَّابَّةَ اَفُرُّهَا سے نکلا ہے یعنی میں نے جانور کا ہونٹ کھولا اُس کا سن دریافت کرنے کو)

کَانَ يَبْلُغُنِيْ عَنْكَ اَشْيَاءُ كَرِهْتُ اَنْ اَفُرَّكَ عَنْهَا (حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا) مجھ کو تمہاری طرف سے ایسی باتیں پہنچیں جن کا کھولنا، تم سے بیان کرنا مجھ کو ناپسند ہے۔

لَقَدْ فُرِرْتُ عَنْ ذَكَاءٍ وَّتَجْرِبَةٍ۔ مجھ کو عقلمندی اور تجربہ سے کھول گیا۔

فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا۔ جب طاعون کسی ملک میں آئے اور تم وہاں ہو تو بھاگنے کی نیت سے وہاں سے مت نکلو (اگر بھاگنے کی نیت نہ ہو بلکہ کسی ضرورت سے نکلے تو منع نہیں ہے۔ کیونکہ طاعون اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے وہ بھاگنے سے رفع نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے لئے توبہ اور استغفار ضروری ہے ہر شخص کو چاہئے کہ اپنے آپ کو گنہگار سمجھ کر یہ تصور کرے کہ شاید طاعون اس کی شومئ اعمال کی وجہ سے آیا اور توبہ اور استغفار کرے)

وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ۔ کافروں کے مقابلہ سے (جب وہ دو چند سے زیادہ نہ ہوں) بھاگنا گناہ کبیرہ ہے۔

فَرْفَرَةٌ۔ خفت اور طیش۔

Marfat.com

فَرْزٌ۔ جُدا کرنا، علیحدہ کرنا، ہٹا دینا۔
تَفْرِیْزٌ۔ قطع کرنا۔
مُفَارَزَۃٌ۔ جُدا کرنا، قطع کرنا۔
اِفْرَازٌ۔ جُدا کرنا، تقسیم کرنا، علیحدہ کرنا۔
اِفْتِرَازٌ۔ قطع کرنا۔
کَلَامٌ فَارِزٌ۔ کُھلی ہوئی صاف بات۔
مَنْ اَخَذَ فِرْزًا فَھُوَ لَہٗ۔ جو شخص کوئی حصّہ لے لے تو وہ اُسی کا ہوگا۔ (یعنی تقسیم کے بعد جو شریک کوئی حصّہ پسند کر لے تو وہ اُسی کا ہوگا اب دوسرے شریکوں کو اُس میں مداخلت نہ ہوگی)۔
مَالٌ مُفْرَزٌ۔ جو مال علیحدہ ایک ہی شخص کی ملک ہو یا کئی شخصوں کی مگر چُرانے والے کا اُس میں کوئی حصّہ نہ ہو اگر چور کا بھی اُس میں حصّہ ہو تو اُس کے چُرانے میں اُس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔
فُرْزٌ۔ صحیح سالم غلام یا آزاد تندرست شخص۔
فِرْزَۃٌ۔ ایک ٹکڑا جو علیحدہ کیا گیا۔
اَلتَّخَتُّمُ بِالْفَیْرُوْزَجِ یُقَوِّی الْبَصَرَ وَیَزِیْدُ فِیْ قُوَّۃِ الْقَلْبِ۔ فیروزہ کی انگوٹھی پہننا نگاہ کو قوی کرتا ہے اور دل کو زیادہ قوت دیتا ہے (فیروزہ ایک مشہور سبز پتھر ہے جو ملک ایران کے پہاڑوں میں سے نکلتا ہے)۔
فِیْرُوْزٌ۔ ابو لؤلؤ حضرت عمرؓ کے قاتل کا نام تھا۔
فَرْسٌ۔ گردن توڑ ڈالنا۔
فِرَاسَۃٌ۔ کسی کو دیکھ کر اُس کے باطن کا حال دریافت کر لینا۔
فُرْسٌ۔ ہمیشہ فراس (سیاہ کھجور کھانا)۔
فَرَاسَۃٌ۔ گھوڑے کی سواری میں ماہر ہونا۔ (جیسے فُرُوْسَۃٌ اور فُرُوْسِیَّۃٌ ہے)۔

تَفْرِیْسٌ۔ گھوڑا سوار بنانا، گھوڑے پر چڑھانا، یا چھت پر سفید مٹی لگانا۔
اِفْرَاسٌ۔ کچھ مال لینا، کچھ چھوڑ دینا، غفلت کرنا، کسی کو چھوڑ دینا اِس لئے کہ شیر اُس کو لے جائے اور خود بچ جائے۔
تَفَرُّسٌ۔ نظر جمانا باطن کا حال دریافت کرنے کے لئے۔
اِفْتِرَاسٌ۔ شکار کرنا۔
فَرَسٌ۔ گھوڑا اور گھوڑی (اور نر کو حِصَانٌ اور مادہ کو حِجْرٌ بھی کہتے ہیں)۔
فَرِیْسٌ۔ قتل کیا گیا۔
اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ۔ مومن کی فراست سے ڈرو وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے (اور دلوں کے اندر کی حالت معلوم کر لیتا ہے بعضوں نے کہا فراست سے وہ تجربہ مراد ہے جو مختلف لوگوں کی صورتیں دیکھنے سے آدمی کو حاصل ہوتا ہے یعنی علم قیافہ جس سے انسان کی باطنی خصلتیں دریافت کی جاتی ہیں)
اَفْرَسُ النَّاسِ ثَلٰثَۃٌ۔ تین آدمی سب سے زیادہ فراست رکھتے ہیں (اُن کی فراست سچ نکلتی ہے)
اِنَّہٗ عَرَضَ یَوْمًا الْخَیْلَ وَعِنْدَہٗ عُیَیْنَۃُ بْنُ حِصْنٍ فَقَالَ لَہٗ اَنَا اَعْلَمُ بِالْخَیْلِ مِنْکَ فَقَالَ وَاَنَا اَفْرَسُ بِالرِّجَالِ مِنْکَ۔ ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گھوڑے لائے گئے اُس وقت عُیَیْنَہ بن حصنؓ موجود تھے وہ کہنے لگے میں گھوڑوں کو آپ سے زیادہ پہچانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا میں آدمیوں کو تجھ سے زیادہ پہچانتا ہوں۔ (عرب

Marfat.com

لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ فَارِسٌ بِالْاُمُوْرِ اس کام کو خوب جاننے والا)

عَلِّمُوْا اَوْلَادَکُمُ الْعَوْمَ وَالْفِرَاسَةَ۔ اپنی اولاد کو پانی میں تیرنا اور گھوڑے کی سواری سکھلاؤ۔ (تیرنے میں تمام بحری فنون متعلقۂ جنگ آ گئے اور گھوڑے سواری میں تمام برّی فنونِ حرب۔ مطلب یہ ہے کہ اپنی اولاد کو جنگ بحری اور برّی دونوں کے لئے تیار رکھو)

کَرِہَ الْفَرْسَ فِی الذَّبِیْحِ۔ ذبح کئے ہوئے جانوروں میں اُن کے ٹھنڈے ہونے سے پہلے گردن توڑنا بُرا جانا۔ (جب ذبیحہ ٹھنڈا ہو جائے اُس کی جان بالکل نکل جائے اُس وقت گردن توڑنی چاہیئے)

اَمَرَ مُنَادِیَةً فَنَادٰی اَنْ لَا تَنْخَعُوْا وَلَا تَفْرِسُوْا۔ حضرت عمرؓ نے منادی کو حکم دیا۔ اُس نے یہ ندا کی دیکھو ذبح کئے جانوروں کی گردن نہ کاٹو نہ توڑو۔ (جب تک ٹھنڈے نہ ہو جائیں۔ بعضوں نے کہا نخع یہ ہے کہ چھری یا تلوار کی نوک سے جانور کو مارنا)

یُرْسِلُ اللّٰہُ عَلَیْہِمُ النَّغَفَ فَیُصْبِحُوْنَ فَرْسٰی۔ اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج پر نغف کی بیماری بھیجے گا سب کے سب ایک ہی دن میں مرے پڑے ہوں گے (نغف وہ کیڑے کی بیماری جو اُونٹ یا بکری کی ناک میں ہو جاتی ہے) یہ فَرَسَ الذِّئْبُ الشَّاۃَ سے ماخوذ ہے یعنی بھیڑیئے نے بکری کو مار ڈالا۔ فَتَرَسَ کے بھی یہی معنے ہیں فرسٰی جمع ہے فریس کی بمعنے قَتِیْل)

وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا اَخَذَتْهَا الْفَرْسَةُ۔ اُس کے ساتھ اُس کی ایک بیٹی تھی جس کی گردن بیماری کی وجہ سے ٹوٹنے کو تھی یا پیٹھ میں ریاح کی بیماری تھی جس کی وجہ سے آدمی کبڑا ہو جاتا ہے۔

فِیْ رَجُلٍ اٰلٰی مِنْ اِمْرَأَتِهٖ ثُمَّ طَلَّقَهَا فَقَالَ هُمَا کَفَرَسَیْ رِهَانٍ اَیُّهُمَا سَبَقَ اُخِذَ بِهٖ۔ ایک شخص نے اپنی عورت سے ایلاء کیا پھر اُس کو طلاق دے دی تو ضحاک نے کہا ایلاء اور طلاق دونوں شرط کے گھوڑوں کی طرح چلتے رہیں گے جو آگے نکل جائے گا اسی کے موافق حکم ہوگا (یعنی اگر عدّت تین طہر یا تین حیض ایلاء کی مدّت یعنی چار مہینے سے پیشتر گزر گئے تو عورت بائن ہو جائے گی اب ایلاء کا اُس پر کوئی اثر نہ ہوگا اور اگر ایلاء کی مدّت پیشتر پوری ہوگئی تب وہ عورت ایلاء کی وجہ سے ایک طلاق پاکر بائن ہو جائے گی اور ایک طلاق اور یعنی دو طلاق پڑ جائیں گی)

کُنْتُ شَاکِیًا بِفَارِسَ فَکُنْتُ اُصَلِّیْ قَاعِدًا۔ میں فارس کے ملک میں بیمار ہو گیا تو بیٹھ کر نماز پڑھا کرتا تھا۔ (ایک روایت میں بِنِقْرِسٍ ہے یعنی نقرس کی بیماری میں مبتلا ہو گیا تھا جو ایک مشہور مرض ہے پاؤں کے انگوٹھے میں سخت درد ہوتا ہے)

کَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَمِّی الْاُنْثٰی مِنَ الْخَیْلِ فَرَسًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مادیاں گھوڑی کو بھی فرس کہتے (کیونکہ فرس نر اور مادہ دونوں کو کہتے ہیں اور مادہ کو فرسۃ نہیں کہتے۔ بعضوں نے فَرَسَةٌ کہنا درست رکھا ہے)

فَارِسٌ۔ ایک گروہ ہے آدمیوں کا جو ملکِ ایران میں رہتا ہے وہاں کے باشندوں کو فارس کہتے ہیں (ایرانی۔

Marfat.com

سَلْمَانُ فَارِسِیٌّ۔ اہنی (ایرانی) لوگوں میں سے تھے۔ اصفہان یا مرازم کے رہنے والے اُن کی عمر تین سو پچاس سال یا دو سو پچاس سال کی ہوئی۔

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَاسٌ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی گھوڑے تھے دسّات جن کے نام سکب اور مرتجز اور لزاز اور ظرب اور لحیف اور ورد اور خرش تھے۔ بعضوں نے کہا آپ کے اور گھوڑے بھی تھے جیسے ابلق اور ذو العقال اور ذو اللمہ اور مرتجل اور سرحان اور یعسوب اور بحر اور ادہم وغیرہ)

إِيَّاكَ وَ فَرْبِيَسَةَ الْأَسَدِ۔ تو نماز میں اُس جانور کی طرح مت ہو جس کو شیر داب لیتا ہے (یعنی سجدے میں سینہ وغیرہ زمین سے جُدا رکھ)

أَبُو فِرَاس۔ شیر کی کنیت ہے۔

فَرْسَخَةٌ۔ ٹوٹ جانا، کشادہ ہونا۔ تفرسخ اور افرنساخ۔ ٹوٹ جانا، تیزی موقوف ہو جانا، کھل جانا۔

فَرْسَخٌ۔ سکون اور ساعت اور راحت تین میل کی مسافت یا بارہ ہزار یا دس ہزار ہاتھ اور روزن اور وہ چیز جس میں روزن نہ ہو اور جو چیز بہت ہو ہمیشہ رہے (اُس کی جمع فَرَاسِخُ ہے)

مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ أَنْ يُصَبَّ عَلَيْكُمُ الشَّرُّ فَرَاسِخَ إِلَّا مَوْتُ رَجُلٍ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ۔ (حذیفہ بن یمان نے کہا) تم پر بے حد اور بے حساب مصیبت اور شر آنے میں ایک شخص کی موت صرف حائل ہے (جب تک وہ زندہ ہے یہ بے انتہا مصیبت نہیں آسکتی۔ شخص سے مراد حضرت عمرؓ کو لیا)

فِرْسِكٌ۔ یا فِرْسِكٌ۔ زرد آلو یا اُس کی ایک عمدہ قسم جو سُرخ ہو، بن ریشہ۔

إِنَّ قِبَلَنَا حِيطَانًا فِيهَا مِنَ الْفِرْسِكِ مَا هُوَ أَكْثَرُ غَلَّةً مِنَ الْكُرُومِ (سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے جو طائف کے عامل تھے حضرت عمرؓ کو لکھا) ہمارے ملک میں کچھ باغات ہیں اُن میں زرد آلو اتنے ہیں جن کی آمدنی انگور سے زیادہ ہے۔

فِرْسِكٌ۔ یعنی فِرْسِق جو اوپر گذرا۔

فِرْسِنٌ۔ اُونٹ کا کھر یا بکری کا کھر جس کو ظلف بھی کہتے ہیں۔

فُرَاسٌ۔ شیر۔

فُرَاسِيُونُ۔ جنگلی گندنا (بعضوں نے کہا فِرْسِنٌ صرف اونٹ کے کھر کو کہتے ہیں جیسے قدم انسان کے لئے)۔

لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔ کسی تحفہ یا ہدیہ یا احسان کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ بکری کا ایک کھر ہو جس پر ذرا سا گوشت ہوتا ہے باقی سب ہڈی ہڈی مطلب یہ ہے کہ غریب آدمی بھی کوئی حصہ یا تحفہ بھیجے تو اس کی حقارت نہ کرنا چاہئے ورنہ اس کے دل کو رنج ہو گا بلکہ بڑی خوشی سے اُس کو قبول کرنا اور بھیجنے والے کا دل خوش کرنا چاہئے۔ دل بدست آور کہ حج اکبر است۔)

لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔ کوئی عورت اپنی پڑوسن کے حصہ کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ وہ ایک بکری کا کھر ہی بھیجے

فَرْشٌ۔ یا فِرَاشٌ۔ بچھانا، کشادہ کرنا، اندر حال بیان کر دینا، جھوٹ بولنا۔

تَفْرِيشٌ۔ پنکھ پھیلانا، پھیل جانا۔

إِفْرَاشٌ۔ بہت فرش ہونا، علیحدہ

Marfat.com

ئی بیان کرنا، غیبت کرنا، سواری کا جانور دینا، باریک تیز کرنا، زمین پر لٹانا ذبح کرنے کے لئے، نکاح کرنا۔

تَفَرُّشٌ۔ پنکھ پھیلانا۔

اِفْتِرَاشٌ۔ روندنا، پھیلا دینا، بچھا دینا، لب آنا پچھاڑ دینا، جو چاہے وہ زبان سے نکالنا غصب کرنا، نکاح کرنا۔

فِرَاشٌ۔ خاوند اور بیوی۔

نَهٰی عَنْ اِفْتِرَاشِ السَّبُعِ فِی الصَّلٰوةِ۔ نماز میں درندے کی طرح باہیں زمین پر پھیلا دینے سے منع فرمایا (یعنی سجدے میں باہیں زمین سے اٹھی رکھے گئے اور بھیڑیئے کی طرح زمین پر نہ پھیلا دے)۔

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔ لڑکا خاوند کا یا لونڈی کے مالک کا سمجھا جائے گا اور زنا کرنے والے کے لئے پتھر ہے (یعنی اس کو کچھ نہیں ملے گا)

اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ مَالًا مُفْتَرَشًا۔ مگر جب غصب کا مال ہو۔ (جس پر غاصبوں نے ہاتھ پھیلایا دست درازی کی ہو۔ (یہ اِفْتَرَشَ عِرْضَ فلاں سے ماخوذ ہے یعنی فلاں شخص کی عزت لی اس کو برا بھلا کہا گویا بچھونے کی طرح اس کو پاؤں سے روندا)

لَكُمُ الْفَارِضُ وَالْفَرِيْشُ۔ بوڑھی اونٹنی نئی جنی ہو وہ تم رکھو۔ (یہ دونوں زکوٰۃ میں نہ لی جائیں پہلی اس واسطے کہ خراب اور ناکارہ ہے اور دوسری اس واسطے کہ عمدہ اور بہترین مال ہے اور زکوٰۃ میں اوسط درجہ کا مال لینا چاہئے۔ ایک روایت میں وَ الْعَارِضُ وَالْفَرِيْشُ ہے یعنی بیمار جانور اور فریش سے بعضوں نے وہ سبزی مراد رکھی زمین پر پھیلی ہوئی ہو اور جڑ پر سیدھی نہ کھڑی

وَتَرَكْتُ الْفَرِيْشَ مُسْتَحْلِكًا۔ میں نے گھاس کو اس حال میں چھوڑا کہ جل کر کالی ہو گئی تھی۔

فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ۔ لال کی مادہ آئی اور اپنے پر پھیلانے لگی (زمین پر گر رہی تھی)

فِی الظُّفُرِ فَرْشٌ مِّنَ الْاِبِلِ۔ ناخن میں ایک چھوٹا اونٹ دینا ہو گا۔ بعضوں نے کہا فرش وہ اونٹ یا گائے یا بکری جو کاٹنے کے سوا اور کام میں نہ آئے)

فَرْوَش۔ ایک وادی کا بھی نام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کو جاتے وقت اس میں سے گئے تھے۔

فَتَتَقَادَعُ بِهِمْ جَنَبَتَا الصِّرَاطِ تَقَادُعَ الْفَرَاشِ فِی النَّارِ۔ دونوں کنارے پل صراط کے ان کو دوزخ میں اس طرح گرائیں گے جیسے پروانے آگ پر گرتے ہیں۔

تَقَادُعٌ۔ پے درپے گرنا یا مرنا۔

جَعَلَ الْفَرَاشَ وَهٰذِهِ الدَّوَابَّ تَقَعُ فِيْهَا۔ پروانے اور ان جانوروں کو آگ میں گرانے والا بنایا۔

غَشِيَهَا فَرَاشٌ مِّنْ ذَهَبٍ۔ سونے کے پروانوں نے اس کو ڈھانپ لیا تھا (وہ فرشتے تھے جن کے پر سونے کی طرح چمکتے تھے۔)

زَوْجَتُكَ وَفَرْشَتُكَ۔ تیری بیوی اور تیرا بچھونا۔ (بیوی کو بھی بچھونا کہتے ہیں کیونکہ مرد اس پر سوار ہوتا ہے وہ فرش کی طرح نیچے رہتی ہے)

فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِلْمَرْاَةِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ۔ ایک بچھونا خود مرد کے لئے چاہئے اور دوسرا بیوی کے لئے (اگر کوئی عذر ہو جس کی وجہ سے اس کا الگ سونا

Marfat.com

مناسب ہو اور بے عذر بھی الگ سلانا جائز ہے بعضوں نے کہا مستحب ہے اکثر علماء کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ بیوی اور خاوند دونوں ایک ہی بچھونے پر سوئیں۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا) اور تیسرا بچھونا مہمان کے لئے اور چوتھا شیطان کے لئے ہے (کیونکہ بے ضرورت اور فضول ہے خالی رہے گا تو شیطان اُس پر آرام کرے گا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ بے ضرورت سامان اکٹھا کرنا، اور بے ضرورت فرنیچر وغیرہ سے گھر کو آراستہ کرنا خوب نہیں ہے ضرورت کے موافق فرنیچر وغیرہ رکھے تو قباحت نہیں ہے)۔

فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ۔ بہشت کا ایک فرش اُس کے لئے بچھاؤ۔

كَانَ يَفْرُشُ۔ بچھونا کرتا تھا۔

كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا ایسا ہی تھا جیسا قبر میں آپؐ کے لئے بچھایا گیا تھا۔ (ایک سرخ چادر آپ کی قبر میں بچھا دی گئی تھی) اور آپؐ جب آرام فرماتے تو سر مبارک مسجد کی طرف رہتا (مسجد کی طرف پاؤں نہ کرتے)۔

ضَرْبٌ يَطِيْرُ مِنْهُ فَرَاشُ الْهَامِ۔ تلوار کی ایسی ضرب جس سے سر کی پتلی پتلی ہڈیاں اُڑیں۔

فِرَاشَةُ الْقُفْلِ۔ قفل کے پر۔

فِي الْمُنَقِّلَةِ الَّتِيْ تَطِيْرُ فَرَاشُهَا خَمْسَةَ عَشَرَ۔ اُس زخم میں جو ہڈی کو سرکا دے اُس کی پرتیں اُڑ جائیں پندرہ اونٹ دینا ہوں گے۔ (دیت کے)

اِنَّكُمْ تَتَهَافَتُوْنَ فِي النَّارِ تَهَافُتَ الْفَرَاشِ۔ تم تو آگ میں اس طرح گرے پڑتے ہو جیسے پروانے گرتے ہیں (جل کر مرجاتے ہیں۔ آدمی پروانہ سے بھی بڑھ کر جاہل ہے گناہوں میں مبتلا ہو کر اپنے آپ کو دوزخ کی آگ میں گراتا ہے پھر پروانہ اچھا ہے وہ تو اُسی وقت جل کر خاک ہو جاتا ہے مگر آدمی تو ابدالآباد یا مدتِ دراز تک دوزخ میں جلتا رہے گا۔ نہ مرے گا کہ چین ہو جائے نہ دوزخ سے چھٹے گا۔)

لَا تَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْكَ۔ اپنی بانہیں سجدے میں زمین پر مت بچھا جیسے کتا بچھا دیتا ہے اُس کا ذکر اُوپر گزر چکا)

فَرْشَحَةٌ۔ کودنا، بیٹھنے میں رانوں کو زمین سے لگا دینا، دونوں پاؤں میں فاصلہ رکھنا۔

فِرْشَاحٌ۔ کشادہ عریض زمین۔

فِرْشِيْمٌ۔ ذکر۔

كَانَ لَا يُفَرْشِمُ رِجْلَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ۔ عبداللہ بن عمرؓ نماز میں اپنے دونوں پاؤں کے درمیان فاصلہ نہ کرتے (ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں سے خوب الگ کر کے بیچ میں فاصلہ دے کر نہ کھڑے ہوتے جس کو عربی میں تَفَحُّجٌ کہتے ہیں)

فَرْصٌ۔ کاٹنا، پھاڑنا، چیرنا۔

فَرِيْصَةٌ۔ پر مارنا۔

تَفْرِيْصٌ۔ نقش کرنا۔

مُفَارَصَةٌ۔ باری کرنا۔

اِفْرَاصٌ۔ قدرت دینا۔

تَفَارُصٌ۔ باری باری کرنا۔

اِفْتِرَاصٌ۔ فرصت پانا۔

فِرَاصٌ۔ کپڑا۔

فَرْصَةٌ۔ وہ ہوا جس سے قحط سالی ہوتی ہے۔

فِرْصَةٌ۔ وہ چیتھڑا یا روئی کا ٹکڑا جس سے

Marfat.com

عورتیں حیض کا خون پونچھتی ہیں۔

فُرْصَۃٌ۔ نوبت، وقت، وہ وقت جب آدمی اشغال سے خالی ہو۔

فَرِیْصَۃ۔ گردن کی رگ یا گوشت کا وہ لوتھڑا جو پہلو اور مونڈھے کے درمیان ہوتا ہے، یا چھاتی اور مونڈھے کے درمیان ڈر کے وقت وہ کپکپانے لگتا ہے۔

خُذِیْ فِرْصَۃً مُّمَسَّکَۃً فَتَطَھَّرِیْ بِھَا یا خُذِیْ فِرْصَۃً مِّنْ مِّسْکٍ۔ یعنی مشک لگا ہوا ایک چیتھڑا یا روئی کا پھایہ لے اُس سے پاکی کر (ایک روایت میں قَرْصَۃً ہے یعنی چٹکی برابر مشک لے اور ایک میں قَرْضَۃً ہے یعنی ایک ٹکڑا)

اِنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ اَرَی الرَّجُلَ ثَائِرًا فَرَائِصَ رَقَبَتِہٖ قَائِمًا عَلٰی مُرَیَّتِہٖ یَضْرِبُھَا۔ میں اس بات کو بُرا جانتا ہوں کہ آدمی کی گردن کی رگیں (مارے غصّہ کے) پھولی دیکھوں وہ اپنی چھوٹی عورت کو کھڑا مار رہا ہو (بیوی کو مارنا آپؐ نے مکروہ جانا)۔

فَجِیْئَ بِھِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُھُمَا۔ پھر اُن دونوں آدمیوں کو لایا گیا (ڈر کے مارے) اُن کے فریصے پھڑک رہے تھے۔

تَرْجُفُ فَرَائِصُہٗ یا بَوَادِرُہٗ۔ اُس کے مونڈھے کے گوشت پھڑک رہے تھے۔

رَفَعَ اللّٰہُ الْحَرَجَ اِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مُسْلِمًا ظُلْمًا۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص پر تنگی نہ کرے گا (اُس کا قصور معاف کر دے گا) مگر جس نے کسی مسلمان کی جان یا عزّت کو ظلم کی راہ سے موقع پا کر نقصان پہنچایا ہو (یہ بہت سخت قصور ہے جو معافی کے قابل نہیں ہے جیسے حافظ شیرازیؒ فرماتے ہیں ؎

مباش در پئے آزار و ہرچہ خواہی کن ٭ کہ در شریعت ما غیر ازیں گناہے نیست ٭)

وَمَعَھَا اِبْنَۃٌ لَّھَا اَخَذَتْھَا الْفَرْصَۃُ۔ اُس کے ساتھ اُس کی ایک بچی تھی جس کو ریح کی بیماری نے کبڑا کر دیا تھا (پشت میں ریح کی درد تھا)

اِرْتَعَدَتْ فَرَائِصُہٗ وَاصْطَکَّتْ فَرَائِصُ الْمَلٰئِکَۃِ۔ مونڈھے کے گوشت لرزنے لگے اور فرشتوں کے مونڈھوں کے گوشت رگڑا کھانے لگے۔

فَرْضٌ۔ وقت مقرر کرنا، کاٹنا، واجب کرنا، لازم کرنا، اندازہ کرنا، تصوّر کرنا، معیّن کرنا، ٹھہرانا، سونچنا، بچار کرنا، حکم دینا، ادا کرنا، حصّہ ٹھہرانا، تنخواہ مقرر کرنا۔

فُرُوْضٌ اور فَرَاضَۃٌ۔ معمر ہونا، بوڑھی ہونا۔

تَفْرِیْضٌ۔ فریضہ ہونا، کاٹنا، ایک فرض کے بعد دوسرا فرض بیان کرنا۔

اِفْرَاضٌ۔ نصاب تک پہنچا دینا، عطا کرنا۔

اِفْتِرَاضٌ۔ واجب کرنا، لازم کرنا، گزر جانا اپنی اپنی ماہواریں لے لینا۔

فَارِضٌ۔ بوڑھی عمر والی۔

فَرْضٌ۔ اصطلاح فقہ میں وہ کام جس کا ضروری ہونا آیتِ قرآنی یا حدیثِ نبویؐ سے ثابت ہو وہ دو قسم کا ہے ایک فرض عین جو ہر شخص پر فرض ہے دوسرے فرض کفایہ جو اگر کچھ لوگ کر لیں تو کافی ہے جیسے جہاد، نماز جنازہ وغیرہ۔

ھٰذِہٖ فَرِیْضَۃُ الصَّدَقَۃِ الَّتِیْ فَرَضَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ ۔ یہ زکوٰۃ فرض ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر مقرر کی ہے۔

فَاِنَّ لَهٗ عَلَيْنَا سِتَّ فَرَائِضَ ۔ ہم کو انھیں چھ اونٹ دینا ہے (زکوٰۃ میں جو اونٹ لیا جاتا ہے اُس کو فریضہ کہتے ہیں کیونکہ وہ اونٹ کے مالک پر دینا فرض ہوتا ہے پھر ہر ایک اونٹ کو فریضہ کہنے لگے)۔

مَنْ مَّنَعَ فَرِيْضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ ۔ جو شخص اللہ کے فرضوں میں سے کسی فرض کو روکے (اُس کو ادا نہ کرے)۔

فِى الْفَرِيْضَةِ تَجِبُ عَلَيْهِ وَلَا تُوْجَدُ عِنْدَهٗ ۔ اگر زکوٰۃ کا معینہ جانور (جیسے بنت مخاض یا بنت لبون یا حقہ یا جذعہ) ایک شخص پر دینا ہو لیکن ویسا جانور (اُس عمر کا) اُس کے پاس نہ ہو۔

لَكُمْ فِى الْوَظِيْفَةِ الْفَرِيْضَةُ ۔ نصاب زکوٰۃ میں جو بوڑھا جانور ہو وہ تم ہی رکھو (زکوٰۃ میں نہیں لیا جائے گا۔ ایک روایت میں عَلَيْكُمْ فِى الْوَظِيْفَةِ الْفَرِيْضَةُ ہے یعنی ہر نصاب میں جو زکوٰۃ مقرر ہے وہ تم کو دینا ہوگی)۔

لَكُمُ الْفَارِضُ وَالْفَرِيْضُ ۔ بوڑھا جانور تم ہی رکھو (ایک روایت میں اَلْعَارِضُ ہے اُس کا ذکر اُوپر گزر چکا ہے)

رَكَضَتْنِىْ فَرِيْضَةٌ مِّنَ الْفَرَائِضِ ۔ زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے ایک اُونٹ نے مجھ کو لات ماری۔

اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ ۔ علم دین تین علم ہیں ایک تو انصاف اور عدل کے ساتھ ترکوں کے حصوں کا علم یعنی علم فرائض جو قرآن و حدیث میں صاف مذکور ہے (بعضوں نے کہا فریضہ عادلہ میں ہر وہ حصہ بھی داخل ہے جو قرآن و حدیث سے نکالا گیا ہو گو صاف طور سے اُن میں مذکور نہ ہو۔ بعضوں نے کہا فریضہ عادلہ ہر وہ فرض ہے جس کی فرضیت پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور اس کا منکر کافر ہے مثلاً نماز روزہ حج زکوٰۃ جہاد وغیرہ)

تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْاٰنَ ۔ اسلام کے فرائض اور قرآن سیکھو (کیونکہ میں دنیا سے جانے والا ہوں۔ بعضوں نے فرائض سے علم فرائض یعنی ترکہ کی تقسیم کا علم مراد رکھا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ سب سے پہلے میری اُمت سے علم فرائض اُٹھا لیا جائے گا)۔

عِنْدَ فُرْضَةِ الْمَاءِ ۔ پانی کے اُتار کے پاس۔

طَلَبُ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ ۔ حلال روزی طلب کرنا ایک فرض ہے دوسرے فرضوں کے بعد یا ہمیشہ فرض ہے ایک کے بعد ایک۔

فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِىْ ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ وَّ خَمْسِ مِائَةٍ ۔ (حضرت عمرؓ نے) اُسامہ بن زیدؓ کی سالانہ تنخواہ بیت المال میں سے تین ہزار پانچسو (۳۵۰۰) درہم مقرر کی۔ (اور اپنے فرزند عبداللہ رضؓ کی تین ہزار درہم) اُس پر عبداللہ رضؓ نے شکایت کی کہ خیر دوسرے انصار اور مہاجرین کا تو مرتبہ مجھ سے اعلیٰ ہے جن کی تنخواہیں آپؐ نے زیادہ مقرر کیں مگر اسامہ رضؓ کو مجھ پر کیوں ترجیح دی وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جہاد میں مجھ سے سابق نہیں ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا تمہارا کہنا صحیح ہے لیکن بات یہ ہے کہ اُسامہ رضؓ کے باپ حضرت زید رضؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے باپ سے زیادہ چاہتے تھے

Marfat.com

تو کیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو اپنی محبت پر ترجیح نہ دوں)

إِنَّ لِلْإِيْمَانِ فَرَائِضَ وَشَرَائِعَ وَحُدُوْدًا وَسُنَنًا۔ ایمان کے کچھ فرائض ہیں یعنی وہ اعمال جن کا بجالانا فرض ہے اور کچھ عقائد ہیں اور کچھ ممنوعات (حرام) ہیں اور کچھ سُنن اور آداب ہیں (یہ سب ایمان میں داخل ہیں اسی لئے ایمان کم و زیادہ ہوتا ہے)

فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ۔ مہاجرین کے لئے سالانہ معاش مقرر کی۔

مَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ أَحَبَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ۔ بندہ میری نزدیکی حاصل کرنے کیلئے جو کام کرتا ہے اُن میں فرضوں سے زیادہ کوئی مجھ کو پسند نہیں ہے (تو پہلے انسان کو فرائض کے ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے یعنی سُنن اور آداب کے ساتھ اگر فرضوں سے فرصت اور فراغت ہو تب نوافل ادا کرے یہ نہیں کہ نوافل میں مشغول ہو اور فرض کا خیال نہ رکھے)۔

أَتَيْتُ عُمَرَ فِيْ أُنَاسٍ مِنْ قَوْمِيْ فَجَعَلَ يَفْرِضُ لِلرَّجُلِ مِنْ طَيٍّ فِي الْفَيْنِ وَيُعْرِضُ عَنِّيْ۔ (عدی بن حاتم طائی نے کہا) میں حضرت عمرؓ کے پاس اپنی قوم کے چند لوگوں سمیت آیا وہ قبیلۂ طی کے ایک ایک شخص کے لئے دو دو ہزار درہم (سالانہ) مقرر کر رہے تھے اور میری طرف توجہ ہی نہ کرتے تھے۔

اِتَّخَذَ عَامَ الْجَدْبِ قَدَحًا فِيْهِ فَرْضٌ۔ حضرت عمرؓ نے قحط کے سال میں تیر کی ایک لکڑی رکھی تھی اُس میں کٹاؤ تھا۔

لَمْ يَفْتَرِضْهَا وَلَدٌ۔ حضرت بی بی مریم علیہا السلام کو حضرت عیسٰی علیہ السلام سے پہلے کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی (بلکہ آپ کنواری تھیں پہلی اولاد حضرت عیسٰی علیہ السّلام تھے)۔

اِسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ۔ پہاڑ کے دونوں اُتاروں کی طرف مُنہ کیا۔

فُرْضَةُ الْجَبَلِ۔ پہاڑ کا نشیبی حصہ جو بیچ میں ہو یا کنارے میں (اور فُرْضَةُ النَّهْرِ نہر کا دہانہ۔ کرمانی رح نے کہا فُرْضَةُ الْجَبَلِ پہاڑ پر جانے کا راستہ)

حَتّٰى اَرْفَأَ بِهٖ عِنْدَ فُرْضَةِ النَّهْرِ۔ نہر کے دہانہ کی جانب کشتی ٹھہرائی (اُس کا لنگر ڈالا)

وَاجْعَلُوا السُّيُوْفَ لِلْمَنَايَا فُرَضًا۔ تلواروں کو موت کا دہانہ بناؤ (یعنی شہادت حاصل کرو)۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ۔ علم حاصل کرنا (یعنی بقدر ضرورت دین کا علم حاصل کرنا) ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہے (بقدر ضرورت کی قید اس واسطے لگائی کہ اگر کسی کے پاس مال ہی نہ ہو تو اُس کو زکوٰۃ کے مسائل سیکھنا فرض نہیں ہے اسی طرح جس کو حج کا مقدور نہ ہو اُس کو حج کے ارکان اور آداب کا سیکھنا فرض نہیں ہے باقی ایمان کے ضروری عقائد اور نماز روزے کے ضروری احکام سیکھنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اسی طرح عورتوں کو حیض اور نفاس کے مسائل سیکھنا)۔

إِنَّهَا فَرِيْضَةٌ وَاجِبَةٌ۔ زکوٰۃ فرض ہے اور واجب ہے۔

اَلسُّجُوْدُ عَلَى الْأَرْضِ فَرِيْضَةٌ۔ سجدہ زمین پر کرنا فرض ہے (یعنی بہتر ہے گو اور پاک

Marfat.com

چیزوں پر بھی سجدہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ کھانے اور پہننے کی چیزیں نہ ہوں۔ علمائے امامیہ کا یہی قول ہے)

فَرَضَ اللّٰهُ عَلَى النِّسَاءِ۔ اللہ نے عورتوں کے لئے یہ مقدر کیا ہے۔

فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ وَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ اَوْجُهٍ۔ اللہ تعالیٰ نے نماز کو فرض کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دس قسمیں سنّت ٹھہرائیں (یعنی مقرر کیں اور تفصیل سے بیان کیں جیسے صلوٰۃ السفر، صلوٰۃ الحضر، صلوٰۃ الخوف، صلوٰۃ المسافر، صلوٰۃ المریض، صلوٰۃ الکسوف، صلوٰۃ الخسوف، صلوٰۃ الجنازۃ، صلوٰۃ العیدین، صلوٰۃ الجمعۃ اب جو شخص صرف قرآن کو دیکھے اور حدیث کو نہ مانے وہ گمراہی میں پڑ گیا۔)

فرضخ۔ بچھو۔

فِرْضَاخٌ۔ موٹا بلند آدمی۔

فِرْضَاخَةٌ۔ بڑی چھاتیوں والی عورت۔

اِنَّ اُمَّهٗ كَانَتْ فِرْضَاخِيَّةً۔ دجال کی ماں بڑی موٹی تازی، بڑی چھاتیوں والی ہے۔

اَلْمُفْرَضِخُ۔ ضعیف، ناتوان۔

فرط۔ قصور کرنا، اور ضائع کرنا یہاں تک کہ فوت ہو جائے۔

فُرُوْطٌ۔ آگے بڑھنا، سابق ہونا۔

فَرْطٌ۔ ایک بات منہ سے بن سوچے نکل جانا، ضائع ہونا، فوت ہونا، اسراف کرنا بچوں کا بچپن میں مرجانا، بھیجنا، آگے کرنا، جلدی کرنا زیادتی کرنا، غالب آنا۔

فَرْطٌ اور فَرَاطَةٌ۔ قافلہ سے آگے بڑھ کر پانی اور چارے کا انتظام کرنا۔

تَفْرِيْطٌ۔ کمی کرنا، قصور کرنا، بھیجنا، چھوڑ دینا، جدا کرنا، حد سے زیادہ تعریف یا ہجو کرنا، علیحدہ کرنا۔

مُفَارَطَةٌ اور فِرَاطٌ۔ پانا، سابقت کرنا، بھرنا، یہاں تک کہ پانی بہہ نکلے، بھول جانا، چھوڑ دینا، طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا۔

اِفْرَاطٌ۔ حد سے بڑھ جانا زیادتی اور کمال کی جانب میں۔

تَفْرِيْطٌ۔ جانب نقصان اور تقصیر میں حد سے بڑھ جانا۔

تَفَرُّطٌ۔ آگے بڑھنا۔

تَفَارُطٌ۔ مسابقت کرنا۔

اِنْفِرَاطٌ۔ کھل جانا۔

اِفْتِرَاطٌ۔ بچے کا بچپن میں مرجانا۔

فَارِطٌ اور فَرَطٌ۔ وہ شخص جو لوگوں کے آگے جاکر اُن کے دانہ چارہ کھانے پانی کا انتظام کرتا ہے (بعضوں نے کہا جو حوض اور ڈول رسی وغیرہ کا انتظام کرتا ہے)

اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔ میں حوض پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا (نہایہ میں ہے کہ عرب لوگ کہتے ہیں فَرَطَ يَفْرِطُ فَهُوَ فَارِطٌ اور فرط جب کوئی شخص آگے بڑھ کر لوگوں کے لئے پانی کی [illegible] کرے اور رسیاں ڈول حوض وغیرہ اُن کے لئے [illegible] کرے)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا۔ یا اللہ اس بچے کو ہمارا پیش خیمہ بنادے (یعنی اجر اور ثواب جو ہم نے آگے بھیجا آخرت میں کام آنے کے لئے) ہمارا سفارشی بنادے جیسے دوسری حدیث میں

Marfat.com

کہ صغیر سن بچہ جو گذر گیا ہو اپنے ماں باپ کی سفارش کرے گا)۔

عَلٰی مَا فَرَطَ مِنِّیْ۔ مجھ سے جو قصور سرزد ہوا یا جو کام آگے کرچکا ہوں۔

اَنَا وَ النَّبِیُّوْنَ فُرَّاطُ الْقَاصِفِیْنَ۔ میں اور دوسرے پیغمبر ہجوم کرنے والوں کے پیش خیمہ ہوں گے۔ (اپنی اپنی اُمتوں کی شفاعت اور نجات دلانے کے لئے آگے بڑھیں گے۔ یہ جمع ہے فارِطٌ کی)۔

تَقَدَّمِیْنَ عَلٰی فَرَطِ صِدْقٍ تَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَبَا بَکْرٍ۔ (عبداللہ بن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا اُس بیماری میں جس میں وہ گزر گئیں) تم تو سچے پیش خیموں کے پاس جاتی ہو (جو تمھاری راحت اور آرام کا سب سامان وہاں کرلیں گے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضؓ)

قَالَتْ لِعَائِشَۃَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھَاکِ عَنِ الْفُرْطَۃِ فِی الدِّیْنِ۔ حضرت بی بی اُمّ سلمہؓ نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو دین کے کاموں میں حد سے زیادہ بڑھ جانے سے منع فرمایا ہے (یعنی غلو اور افراط سے وہ یہ ہے کہ مباح کو مستحب یا سنت اور مستحب کو واجب اور لازم یا مکروہ کو حرام کر ڈالے)

مَنْ یَّسْبِقُنَا اِلَی الْاُثَایَۃِ فَیَمْدُرُ حَوْضَھَا وَ یُفْرِطُ فِیْہِ فَیَمْلَؤُہٗ حَتّٰی نَاْتِیَہٗ۔ کون شخص ہم میں سے اُثایہ کی طرف آگے بڑھ کر جاتا ہے (اُثایہ ایک موضع کا نام ہے جحفہ کے راستہ میں) وہاں حوض کو لیپ پوت کر تیار کرتا ہے پھر اُس میں اتنا پانی بھرتا ہے کہ لبالب ہوجائے ہمارے آنے تک۔

اَلَّذِیْ یُفْرِطُ فِیْ حَوْضِہٖ۔ جو شخص اپنے حوض کو پانی سے بھر دے۔

تَنْفِی الرِّیَاحُ الْقَذٰی عَنْہُ وَ اَفْرَطَہٗ۔ ہوائیں اُس پر سے کوڑا (کچرا) اُڑا دیتی ہیں اور اُس نے اُس کو بھر دیا، یا چھوڑ دیا۔

مُلْکُ بَنِیْ سَاسَانَ اَفْرَطَھُمْ۔ سلطنت نے بنی ساسان کو چھوڑ دیا (یعنی اُن کی بادشاہت جاتی رہی ہے)

لَا یُرٰی الْجَاھِلُ اِلَّا مُفْرِطًا اَوْ مُفَرِّطًا۔ (حضرت علی رضؓ نے فرمایا) جاہل کو جب دیکھو گے یا تو ایک کام میں حد سے بڑھ جانے والا پاؤ گے یا کمی کرنے والا پاؤ گے (یعنی ہمیشہ افراط یا تفریط میں مبتلا رہے گا اعتدال کا درجہ کبھی اُس کو نصیب نہ ہوگا ہر کام میں اعتدال کرنا علم اور دانش مندی کی نشانی ہے)

اِنَّہٗ نَامَ عَنِ الْعِشَاءِ حَتّٰی تَفَرَّطَتْ۔ آپؐ عشاء کی نماز نہ پڑھ کر سو گئے یہاں تک کہ قضا ہو گئی (اُس کا وقت گزر گیا)

حَتّٰی اَسْرَعُوْا وَ تَفَارَطَ الْغَزْوُ۔ یہاں تک کہ انہوں نے جلدی کی اور جہاد کا وقت گزر گیا۔ (ایک روایت میں تَفَرَّطَ ہے معنے وہی ہیں۔ مجمع البحار میں ہے یعنی مجاھدین آگے نکل گئے)۔

کَانَ النَّاسُ اِنَّمَا یَذْھَبُوْنَ فَرْطَ الْیَوْمَیْنِ فَیَبْعَرُوْنَ کَمَا تَبْعَرُ الْاِبِلُ۔ لوگ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) دو دو دن کے بعد پاخانہ کو جایا کرتے اور اونٹ کی طرح سوکھی

Marfat.com

مینگنیاں نکالتے۔ (کیونکہ کھانا کم میسر ہوتا دوسرے ملتا بھی تو خشک کھانا اُس میں چکنائی نہ ہوتی۔ عرب لوگ کہتے ہیں اٰتِیْكَ فَرْطَ یَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ۔ میں تیرے پاس ایک دن یا دو دن بعد آیا کروں گا۔ اور تَقِیْتُهٗ الْفَرْطَ بَعْدَ الْفَرْطِ۔ میں اُس سے وقت بہ وقت ملتا رہا)

فَرَّطْنَا فِیْ قَرَارِیْطَ کَثِیْرَةٍ۔ ہم نے تو بہت قیراطوں کا نقصان کیا (یعنی اُن ثوابوں کا جو جنازے کے ساتھ دفن تک شریک رہنے سے ملتے ہیں کیونکہ ہم جنازے پر نماز ادا کرتے ہی اپنے گھر کو لوٹتے رہے دفن میں شریک نہیں ہوئے)

فَرَطَ مِنْهُ اَمْرٌ۔ اُس سے ایک قصور سرزد ہوا (یا ایک کام اُس نے بے سوچے سمجھے کر لیا)

عَلٰی مَا فَرَطَ مِنِّیْ۔ اُن کاموں پر جو میں آگے کر چکا ہوں۔

نَحْنُ اَفْرَاطُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَبْنَاءُ الْاَوْصِیَاءِ ہم اہل بیت پیغمبروں کے نشان ہیں جن سے لوگ راہ پاتے ہیں اور وصی کی اولاد ہیں (یعنی حضرت علیؓ کی جو امامیہ کے اعتقاد کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی تھے)

اَلسِّوَاكُ لَا یَضُرُّكَ تَرْکُهٗ فِیْ فَرْطِ الْاَیَّامِ۔ اگر بعضے اوقات مسواک چھوڑ دے تو تجھ کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔ (ابو عبیدہ نے کہا فرط کی مقدار پندرہ دن سے زائد نہیں ہوتی)۔

فَرْطَمَةٌ۔ اونچا کرنا۔

فُرْطُوْمٌ۔ موزے کی چونچ (اُس کی جمع فَرَاطِیْمُ ہے)

خِفَافُهُمْ مُفَرْطَمَةٌ۔ اُن کے جوتوں کی نوکیں لمبی ہوں گی، چونچ دار (جیسے سلیم شاہی جوتوں کی نوک ہوتی ہے)۔

فَرْعٌ۔ چڑھنا، اُترنا، ازالۂ بکارت کرنا، اوپر اُٹھانا، خوبصورتی یا شرافت میں بلند ہونا، روکنا، حائل ہونا، اصلاح کرنا۔

فَرَعٌ۔ پورے سر پر بال ہونا۔

تَفْرِیْعٌ۔ نیچے اُترنا، اوپر چڑھنا، فرع کا ذبح کرنا، (اُس کا بیان آگے آئے گا) شاخیں کرنا، ایک اصل قاعدۂ کلیہ سے اور باتیں نکالنا۔

اِفْرَاعٌ۔ نیچے اُترنا۔

تَفَرُّعٌ۔ شاخدار ہونا، ایک اصل سے دوسرے مسائل نکلنا۔

اِفْتِرَاعٌ۔ ازالۂ بکارت کرنا۔

اِسْتِفْرَاعٌ۔ فرع کو ذبح کرنا۔

لَا فَرَعَةَ یا لَا فَرَعَ وَلَا عَتِیْرَةَ۔ اسلام میں فرع کوئی چیز نہیں ہے نہ عتیرہ (رجب کی قربانی) (فَرَع کہتے ہیں اونٹنی کے پہلوٹے بچہ کو، مشرک لوگ اُس کو اپنے معبودوں کے نام پر کاٹتے اُن کی نذر کرتے مسلمانوں کو اُس سے منع فرمایا۔ بعضوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں یہ رواج تھا کہ جب سو[100] اونٹ کسی کے پورے ہو جاتے تو وہ ایک جوان اونٹ بت کے نام پر کاٹتا۔ اس کو فَرَع کہتے۔ ابتدائے اسلام میں مسلمان بھی ایسا کیا کرتے[1] پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا)

فَرِّعُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَلٰکِنْ لَا تَذْبَحُوْهُ غَرَاةً حَتّٰی یَکْبُرَ۔ (اگر تم چاہو تو اب بھی فرع کی قربانی کر سکتے ہو) لیکن بالکل بچہ جس کا گوشت سریش کی طرح چپک دار اور ملائم ہوتا ہے اس کو تو جب بڑا

[1] یعنی سو اونٹ پورے ہونے پر ایک اونٹ کی قربانی اللہ کے نام پر کیا کرتے ۱۲ منہ

ہو تو کاٹو۔

فِیْ کُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ۔ ہر چرنے والے جانور (جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، اونٹ) میں فرع کی قربانی ہے (یعنی شتو راس پورے ہونے پر ایک جانور کی قربانی کرنا) مجمع البحار میں ہے کہ مشہور قول یہ ہے کہ فرع اور عتیرہ میں کوئی قباحت نہیں ہے اگر اللہ کے نام پر کی جائے بلکہ مستحب ہے اور لا فرع و لا عتیرۃ کی حدیث سے یہ مراد ہے کہ وہ واجب نہیں ہیں جس کا جی چاہے کرے جس کا جی نہ چاہے نہ کرے اور فقراء اور مساکین کو گوشت بانٹنا صدقہ ہے اور نیک کام ہے۔

اِنَّ جَارِیَتَیْنِ جَاءَتَا تَشْتَدَّانِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَاَخَذَتَا بِرُکْبَتَیْہِ فَفَرَعَ بَیْنَھُمَا۔ دو چھوکریاں دوڑتی ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں آپ نماز پڑھ رہے تھے اُنھوں نے آپ کے گھٹنے تھام لئے آپ نے اُن دونوں کو ایک دوسرے سے جُدا کر دیا (اُن کو لڑائی سے روک دیا)

اِخْتَصَمَ عِنْدَہٗ بَنُوْ اَبِیْ لَھَبٍ فَقَامَ یُفَرِّعُ بَیْنَھُمْ۔ ابولہب کے بیٹے آپس میں ایک دوسرے سے لڑنے لگے آپ کھڑے ہو کر اُن میں بیچ بچاؤ کرنے لگے۔

کَانَ یُفَرِّعُ بَیْنَ الْغَنَمِ۔ آپ بکریوں کو جب وہ ایک دوسرے سے لڑتیں جُدا کر دیتے (زہری نے یُفَرِّعُ قاف سے ذکر کیا ہے ابوموسیٰ رض نے کہا یہ اُن کی غلطی ہے)

یَکَادُ یَفْرَعُ النَّاسَ طُوْلًا۔ آپ لوگوں سے بلند اور دراز معلوم ہوتے۔

کَانَتْ تَفْرَعُ النِّسَاءَ طُوْلًا۔ حضرت ام المومنین سودہؓ کا قد سب عورتوں سے اُونچا تھا۔

تَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمًا لَا تَخْفٰی عَلٰی مَنْ یَّعْرِفُھَا۔ حضرت ام المومنین سودہؓ اپنے بھاری بھر کم جسم اور درازئ قامت سے پہچان لی جاتیں جو شخص اُن کو جانتا ہوتا وہ اُن کو پہچان لیتا اگر کپڑے میں لپٹی ہوئی نکلتیں)۔

کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِلٰی فُرُوْعِ اُذُنَیْہِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں) اپنے ہاتھوں کو کانوں کے بالائی حصہ تک اُٹھاتے۔ (ایک روایت میں مونڈھوں تک ہے اور امام شافعیؒ نے دونوں روایتوں میں یوں جمع کیا ہے کہ انگوٹھے تو کانوں کی لو کے برابر آجاتے اور ہتھیلیاں مونڈھوں تک رہتیں۔ بعضوں نے دونوں طرح جائز رکھا ہے)

فَمَا کُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِیْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ۔ ہم رمضان میں تراویح سے اُس وقت فارغ ہوتے جب صبح کی ابتداء قریب ہوتی۔

اِنَّ لَھُمْ فِرَاعَھَا۔ زمین کا بلند حصہ وہ لے لیں۔

فِرْعٌ۔ اُونچا پہاڑ

سُئِلَ مِنْ اَیْنَ اَرْمِی الْجَمْرَتَیْنِ قَالَ تَفْرَعُھُمَا۔ عطاء رض سے پوچھا گیا ہم دونوں جمروں پر کہاں سے کنکریاں ماریں۔ انھوں نے کہا بلند جانب پر کھڑے ہو کر۔

اَیُّ الشَّجَرَۃِ اَبْعَدُ مِنَ الْخَارِفِ قَالُوْا فَرْعُھَا قَالَ وَکَذٰلِکَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ۔ درخت کا کونسا حصہ میوہ توڑنے والے کو دور پڑتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا اوپر کی شاخیں فرمایا صف اوّل کی یہی مثال ہے۔ (یہ حدیث کتاب الخاء میں گذر چکی ہے)۔

Marfat.com

اَعْطَى الْعَطَايَا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَارِعَةً مِّنَ الْغَنَاءِ بِهِمْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حُنین کی لُوٹ میں سے لوگوں کو عطیات دیئے پانچواں حصہ نکالنے سے پہلے (یعنی اصل مال میں سے خمس علیحدہ کرنے سے پہلے)

كَانَ يَجْعَلُ الْمُدَبَّرَ مِنَ الثُّلُثِ وَكَانَ مَسْرُوْقٌ يَجْعَلُهُ فَارِعًا مِّنَ الْمَالِ۔ شریح قاضی مدبر غلام یا لونڈی کی آزادی تہائی مال میں سے نافذ کرتے (یعنی تہائی مال میں جہاں تک گنجائش ہوتی اتنا حصہ اُس کا آزاد ہوتا) اور مسروق تابعی اُس کو کُل مال سے نافذ کرتے۔

اَلْفُرْعَانُ اَفْضَلُ اَمِ الصُّلْعَانُ فَقَالَ الْفُرْعَانُ قِيْلَ فَاَنْتَ اَصْلَعُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَعَ۔ حضرت عمرؓ سے پوچھا گیا وہ لوگ بہتر ہیں جن کے سر کے بال انبوہ ہوں، سارے سر پر بال ہوں یا جن کے سامنے کا حصہ سر کے بالوں سے صاف ہو (پہلے لوگوں کو افرع کہتے ہیں اور دوسروں کو اصلع) آپؓ نے فرمایا افرع بہتر ہیں۔ لوگوں نے کہا آپ تو اصلع ہیں کہنے لگے (میں اصلع ہوا تو کیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افرع تھے (آپ کے سارے سر مبارک پر گھنے ہوئے بال تھے۔ بعضوں نے کہا افرع وہ شخص جس کے بال مونڈھوں تک ہوں۔ غرض حضرت عمرؓ کی یہ ہے کہ جو صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی وہی افضل ہے)

لَا يَؤُمَّنَّكُمْ اَنْصَرُ وَلَا اَزَنُّ وَلَا اَفْرَعُ۔ جو شخص بے ختنہ ہو یا پاخانہ پیشاب کو روکے ہوئے ہو یا وسواس والا ہو وہ شخص تمہاری امامت نہ کرے۔

فُرُعٌ ایک مقام کا نام ہے حرمین شریفین کے درمیان۔

يَفْتَرِعُهَا۔ اُس کی ازالۂ بکارت کرے (یعنی لونڈی کی تو حاکم اُس سے اس قدر نقصان لونڈی کے مالک کو دلوائے جو ثیبہ کی قیمت میں بہ نسبت باکرہ کے ہے)

مَضَتْ اُصُوْلٌ نَحْنُ فُرُوْعُهَا۔ جڑیں گزر گئیں ہم ان کی شاخیں ہیں (یعنی باپ دادا گزر گئے بیٹے پوتے باقی ہیں)

عَلَيْنَا اَنْ نُلْقِيَ اِلَيْكُمُ الْاُصُوْلَ وَعَلَيْكُمْ اَنْ تُفَرِّعُوْا۔ امام محمد باقرؒ اور امام جعفر صادق علیہما السّلام نے فرمایا ہمارا کام یہ ہے کہ تم کو اصلیں (قواعد کلیہ) بتلائیں پھر تم اُن سے شاخیں نکال لو (جزئی مسائل ایک کلی قاعدے سے نکال لو جیسے تمام فقہاء کی عادت ہے مثلاً امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ شراب اس وجہ سے حرام ہے کہ اُس سے نشہ ہوتا ہے اب سب نشہ لانے والی چیزوں کی حرمت اس سے سمجھ لو)

فَلَمَّا افْتَرَعَهَا غَلَبَ الدَّمُ۔ جب اُس کی ازالۂ بکارت کی تو خون بہت بہنے لگا۔

اِذَا فُرِعَتِ الْمَرْاَةُ ذَهَبَ جُزْءٌ مِّنْ حَيَاهَا۔ جب کسی عورت کی بکارت زائل کی جائے تو اس کی شرم اور حیا کا ایک حصہ جاتا رہے گا (کیونکہ کنواری کو بہ نسبت ثیبہ کے زیادہ شرم ہوتی ہے)

اِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ الْمُفْتَرَعَ قِيْلَ لَهُ وَمَا الْكِذْبُ الْمُفْتَرَعُ قَالَ يُحَدِّثُكَ الرَّجُلُ بِحَدِيْثٍ فَتَتْرُكُهُ فَتَرْوِيْهِ عَنْ غَيْرِ الَّذِيْ حَدَّثَكَ بِهِ۔ مفترع جھوٹ سے بچے رہو۔ لوگوں نے عرض کیا مفترع جھوٹ کیا ہے فرمایا وہ یہ ہے کہ ایک شخص تم سے کوئی بات بیان کرے اور تم اُس کو چھوڑ کر دوسرے شخص سے اُس کو نقل کرو

Marfat.com

(یعنی دوسرے شخص کا نام لو کہ اُس نے تم سے یہ بیان کیا تھا)

فِرْعَوْن ۔ ایک عجمی نام ہے (اُس کی جمع فَرَاعِنَہ ہے) ابن جوزی رح نے کہا فرعون تین گزرے ہیں۔ ایک حضرت ابراہیم ع کا فرعون اُس کا نام سنان تھا۔ دوسرے حضرت موسیٰ ع کا فرعون اُس کا نام ولید بن مصعب تھا۔ تیسرے حضرت یوسف ع کا فرعون اُس کا نام ریان بن ولید تھا اور حضرت یوسف علیہ السلام جب مصر میں گئے تھے اُس دن میں اور جس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں گئے تھے چار سو برس کا فاصلہ تھا اور ہر ایک شریر اور سرکش کو فرعون کہتے ہیں اور سرکشوں کو فَرَاعِنَہ اور عرب لوگ کہتے ہیں۔ تَفَرْعَنَ یا ذُوْ فَرْعَنَةٍ یعنی مکر اور فریب اور شرارت والا۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَعَ وَاَبُوْبَكْرٍ اَفْرَعَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رض دونوں کے سارے سر پر جھنڈ بال تھے (سر کا سامنے کا حصہ بالوں سے خالی نہ تھا یعنی اصلع نہ تھے لیکن حضرت عمر رض اور حضرت علی رض دونوں اصلع تھے)

فُرْعُلٌ ۔ بجو کا بچہ (نر کو فُرْعُلَان کہتے ہیں اور مادہ کو فُرْعُلَةٌ) اُس کی جمع فَرَاعِلُ اور فَرَاعِلَةٌ

سُئِلَ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ اَلْفُرْعُلُ تِلْكَ نَعْجَةٌ مِنَ الْغَنَمِ۔ حضرت ابوہریرہ سے پوچھا گیا کہ بجو کا کھانا کیسا ہے (یعنی حلال ہے یا حرام ہے) انھوں نے کہا بجو تو ایک بھیڑ ہے بکری کی قسم میں سے (یعنی بکری کی طرح وہ حلال ہے)۔

فَرَغٌ ۔ بہہ جانا۔

فُرُوْغٌ اور فَرَاغٌ ۔ خالی ہونا، قصد کرنا، بیکار جانا۔

فَرَاغَةٌ ۔ کشادگی، بے صبری، بے قراری۔

تَفْرِيْغٌ ۔ بہانا، خالی کرنا۔

اِفْرَاغٌ ۔ بہانا، اُتارنا۔

تَفَرُّغٌ ۔ بیکاری، کوشش کرنا۔

اِفْتِرَاغٌ ۔ اپنے اوپر پانی بہانا۔

اِسْتِفْرَاغٌ ۔ قے کرنا، بہت کوشش کرنا۔

كَانَ يُفْرِغُ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثَ اِفْرَاغَاتٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غسل میں تین بار اپنے سارے بدن پر پانی بہاتے تھے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں اَفْرَغْتُ الْاِنَاءَ اِفْرَاغًا یا فَرَّغْتُهٗ تَفْرِيْغًا۔ جب برتن کو اُلٹ کر جو کچھ اُس میں ہے وہ سب بہا دے)

ثُمَّ تَفْرِغَانِهٖ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ ۔ پھر لوگوں کے مونہوں میں اُس کو بہاؤ (یعنی پلاؤ)

فَاَفْرَغَهَا فِيْ صَدْرِيْ ۔ پھر اُس کو میرے سینے میں اُنڈیل دیا (یعنی اُس طشت کو جس میں فرشتے ایمان اور علم بھر کر لائے تھے)

اُفْرُغْ اِلٰى اَضْيَافِكَ ۔ اپنے مہمانوں کی طرف جا، یا دل کھول کر فراغت کے ساتھ اُن کی مہمانی کر۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ حَمَلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ لَّنَا قَطُوْفٍ فَنَزَلَ عَنْهُ فَاِذَا هُوَ فِرَاغٌ لَا يُسَايَرُ۔ ایک انصاری شخص نے بیان کیا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ایک گدھے پر سوار کیا جو مٹھا اور سست دیر میں چلنے والا تھا جب (آپ سواری کر کے) اُس پر سے اُترے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ چالاک اور تیز رو ہو گیا

Marfat.com

ہے کوئی جانور اُس کے برابر چل نہیں سکتا (یہ آپؐ کا ایک معجزہ تھا کہ مٹا جانور آپؐ کی سواری کی برکت سے تیز اور چالاک ہوگیا)۔

وَلَا یَعْجَلَنَّ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهُ۔ جلدی نہ کرے اچھی طرح فراغت کے ساتھ پیٹ بھر کر کھالے۔

مَنِ اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ حَتّٰی یُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهٗ قِیْرَاطَانِ۔ جو شخص جنازے کے ساتھ رہے اخیر تک یعنی دفن سے فراغت تک اُس کو ثواب کے دو قیراط ملیں گے (ان قیراطوں کا وزن اللہ ہی جانتا ہے)

وَدِدْتُ عَمَلًا اَعْمَلُهٗ فَاَفْرُغُ مِنْهُ۔ میں چاہتی ہوں کہ نیک کام ایسا کروں جس سے فراغت کروں (جیسے معیّن کام کی نذر کرنا مثلاً ایک بُردہ آزاد کرنے کی یا ایک مہینہ روزہ رکھنے کی برخلاف غیر معیّن کام کے اُس میں دل کو اطمینان نہیں ہوتا کہ وہ کام پورا ہوا یا نہیں)۔

لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَ لِتَنْكِحَ۔ جس عورت کو پیغام نکاح دیا جائے وہ اپنی سوکن کو طلاق دے ڈالنے کی خواہش نہ کرے تاکہ اُس کی کھانے کی رکابی بھی خود مارلے (یعنی اُس کے حصّہ کا جو نان ونفقہ ہے وہ مجھ ہی کو مل جائے) اور نکاح کرلے۔

فُرِغَ اِلٰی کُلِّ عَبْدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ۔ ہر بندے کی پیدائش میں اُس کی پانچ باتوں سے فراغت ہوجاتی ہے (اُسی وقت لکھ دی جاتی ہیں جن میں تغیّر وتبدل نہیں ہوسکتا)

قَوْسٌ فِرَاغٌ۔ وہ کمان جس سے جلد جلد تیر ماریں یا جس کا تیر دُور تک جائے۔

اِشْرَبَا مِنْهُ وَافْرِغَا۔ اس پانی میں سے پیتے رہو اور بدن پر ڈالتے رہو۔

فَرْغُ الدَّلْوِ۔ ڈول کا وہ حصّہ جہاں سے پانی نکلتا ہے۔

فَرْغَانَه۔ ایک ملک کا نام ہے۔

طَعْنَةٌ فَرْغَاءُ۔ ایسا زخم بھالے کا جو کشادہ اور وسیع ہو۔

ذَهَبَ دَمُهٗ فِرْغًا۔ اس کا خون بیکار گیا (ضائع ہوا نہ دیت نہ قصاص)

وَاَنْ لَّا یَدْعُوَ لِاَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ۔ (دُعاء قبول ہونے کی کئی شرطیں ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے) ایسے امر کی دعاء نہ کرے جس سے فراغت ہو چکی ہے (جو پیدا ہوتے لکھ دیا گیا ہے اُس میں تغیّر و تبدل نہیں ہوسکتا مثلاً یہ کہ میں کبھی نہ مروں ہمیشہ زندہ رہوں یا میرا حشر نہ ہو یا مجھ کو غیب کا علم حاصل ہوجائے)۔ مترجم کہتا ہے کہ رزق او روزی اور سعادت اور شقاوت اور عمر بھی پیدا ہوتے ہی لکھ دی جاتی ہے مگر اُن کے لئے دعاء کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے جیسے اَللّٰهُمَّ اجعلنی طویل العمر کثیر الرزق اور اللّٰهم وسع لی فی رزقی وفی اجلی اللّٰهم اجعلنی سعیدًا تو اس حدیث میں قد فرغ منه سے وہ امر مراد ہیں جن کے خلاف ہونا محال ہے مثلاً ہر آدمی کے لئے ایک دن موت لازمی ہے اب یہ دعاء کرنا کہ میں کبھی نہ مروں سفاہت اور نادانی ہے۔

سَاَفْرُغُ لَكَ۔ یہ تہدید کے لئے کہا جاتا ہے یعنی اب میں سب کام چھوڑ کر تمہاری خبر لوں گا۔

سَنَفْرُغُ لَكُمْ۔ اب ہم تم سے حساب لیں گے۔

Marfat.com

خَلَقَ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ فَلَمَّا فَرَغَ۔ اللہ تعالیٰ نے بہشت پیدا کی جب اُس سے فارغ ہوا۔

اُفٍّ لِرَجُلٍ لَا یَفْرُغُ نَفْسَہٗ بِکُلِّ جُمُعَۃٍ لِاَمْرِ دِیْنِہٖ۔ افسوس ہے اُس شخص پر جو جمعہ کے دن اپنے دین کے کام کے لئے فارغ نہ ہو (جمعہ کے دن بھی دنیا کے کام نہ چھوڑے اور جمعہ کی نماز ادا نہ کرے)

اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ کَثْرَۃَ الْفَرَاغِ۔ اللہ تعالیٰ بہت بیکاری کو بُرا جانتا ہے (یعنی بطالت اور بے شغلی کو۔ آدمی کو چاہیے کہ اپنے اوقات ضائع نہ کرے دنیا اور دین دونوں کے اشغال میں مصروف رہے)

اَفْرَغَ عَلَیْہِ النِّعْمَۃَ۔ اُس پر نعمتوں کو اُنڈیلا۔ یعنی اُس کے ساتھ بہت احسانات کئے۔

اَفْرَغْتُ الدِّمَاءَ۔ مَیں نے خونریزی کی۔

فَرْفَرَۃٌ۔ چیخنا، آمیزش کرنا، بہت کرنا، توڑنا کاٹنا، ہلانا، کسی کی عزت لینا، اپنا بدن جھاڑنا، جلدی کرنا، چھوٹے چھوٹے قدم رکھنا، ہلکا ہونا، پھاڑنا، زبان کو دانتوں پر ملنا، سر ہلانا۔

فَرْفَارٌ۔ ایک کالا درخت ہے آبنوس کی طرح خوشبودار۔

فُرْفُوْرٌ۔ بھیڑ کا بچہ۔

مَا رَاَیْتُ اَحَدًا یُفَرْفِرُ الدُّنْیَا فَرْفَرَۃَ ھٰذَا الْاَعْرَجِ۔ میں نے کسی شخص کو دنیا کی بُرائی کرتے اور پھاڑتے اس لنگڑے سے زیادہ نہیں دیکھا (یعنی ابوحازم رضؓ سے وہ دنیا کی بہت مذمت کرتے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَلذِّئْبُ یُفَرْفِرُ الشَّاۃَ۔ بھیڑیا بکری کو پھاڑ ڈالتا ہے)

فِرْفَارٌ۔ وہ شیر جو اپنے برابر والے شیر کو پھاڑ ڈالے۔

فَرْقٌ۔ جُدا کرنا، بیٹ کرنا، فیصلہ کرنا تفصیل سے بیان کرنا، چیرنا، کھُل جانا، واضح ہونا۔

فَرَقٌ۔ ڈرنا، اور ایک پیمانہ ہے ۱۶ سولہ رطل یا ۳ تین صاع کا۔

تَفْرِیْقٌ اور تَفْرِقَۃٌ۔ جُدا کرنا، پریشان کرنا، ڈرانا۔

مُفَارَقَۃٌ اور فِرَاقٌ۔ جدا ہونا، علیحدہ ہوجانا۔

اِفْرَاقٌ۔ پرندے کا بیٹ کرنا، چنگا ہونا۔

تَفَرُّقٌ۔ جُدا ہونا۔

فَارُوْقٌ۔ جُدا کرنے والا۔ اور حضرت عمرؓ کا لقب ہے کیونکہ انہوں نے حق کو باطل سے اور مسلمان کو منافق سے جُدا کیا۔

یَغْتَسِلُ مِنْ اِنَاءٍ یُقَالُ لَہُ الْفَرَقُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے جس کو فَرَق کہتے (اُس میں ۱۲ بارہ مُد یا ۱۶ سولہ رطل یا ۳ تین صاع پانی آتا ہے بعضوں نے کہا فَرَق ۵ پانچ قسط کا ہوتا ہے ایک قسط نصف صاع کی۔ اور فَرْق بہ سکون راء ایک سو ۱۲۰ بیس رطل کا ہوتا ہے) کرمانی نے کہا یہ اُس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ آپؐ ایک صاع پانی سے غسل کیا کرتے۔ کیونکہ مختلف حالات اور مواقع ہیں کبھی ویسا بھی کرتے ہوں گے۔ بعضوں نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فَرَق بھر پانی سے غسل کرتے بلکہ برتن کا بیان کرنا منظور ہے یعنی غسل کا برتن فَرَق تھا جس میں تین صاع پانی سماتا۔

مَا اَسْکَرَ الْفَرَقُ مِنْہُ فَالْحُسْوَۃُ

Marfat.com

اُس سے لے لیگا۔ اسی طرح اگر کسی شخص کے اونٹ مختلف شہروں میں ہوں اگر اُن سب کو ایک جگہ جمع کر لیں تو زکوٰۃ واجب ہوگی اگر جمع نہ کریں تو اُس کو کچھ نہ دینا ہوگا۔ (کذا فی النہایۃ)

اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا يَا مَالَمْ يَفْتَرِقَا۔ بائع اور مشتری دونوں کو بیع کے فسخ کر ڈالنے کا اختیار رہے گا جب تک ایک دوسرے سے جُدا نہ ہوں (جہاں معاملہ ہوا ہے اُسی مجلس میں رہیں۔ نہایہ میں ہے کہ لوگوں نے اس تفریق کی جس سے بیع لازم ہو جاتی ہے مختلف تفسیریں کی ہیں۔ بعضوں نے کہا تفرق بالابدان مراد ہے اکثر امام اور فقہاء صحابہؓ اور تابعین میں سے اسی طرف گئے ہیں (اہل حدیث کا بھی یہی قول ہے) اور امام شافعی رح اور امام احمدؒ کا یہی مذہب ہے لیکن امام ابوحنیفہ رح اور امام مالکؒ کہتے ہیں کہ جب ایجاب و قبول ہو گیا تو بیع لازم ہو گئی گو ایک دوسرے سے جُدا نہ ہوں اور تفرّق سے تفرق بالاقوال یعنی ایجاب و قبول ہونا مراد ہے اور ظاہر حدیث پہلے قول کی تائید کرتی ہے کیونکہ خود ابن عمرؓ جو اس حدیث کے راوی ہیں وہ جب کسی سے بیع کا معاملہ کرتے تو ایجاب و قبول کے بعد چند قدم اِدھر اُدھر چل دیتے تاکہ تفرق ہو کر بیع لازم ہو جائے دوسرے یہ کہ اگر تفرق سے تفرق بالاقوال مراد ہو یعنی ایجاب و قبول تو اس کلام سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اس لئے کہ جب تک مشتری قبول نہ کرے اُس کو اور نیز بائع کو اختیار ہونا بدیہی ہے اُس کے بیان کی ضرورت کیا تھی)۔

صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ۔ (عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا) میں نے حج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منا میں دو۲ رکعتیں پڑھیں (یعنی قصر کیا) اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ بھی دو۲ رکعتیں پڑھیں پھر اُس کے بعد جُدا جُدا راستے تم لوگوں نے اختیار کر لئے (کوئی تو پوری چار رکعتیں پڑھنے لگا کوئی قصر کرتا رہا غرض لوگوں نے سنّت کی پیروی چھوڑ دی)

فَرِّقُوْا عَنِ الْمَنِيَّةِ وَاجْعَلُوا الرَّأْسَ رَأْسَيْنِ۔ اپنے مال کو موت کے صدمے سے علیحدہ کرو (مہنگے اور بیش قیمت غلام یا جانور نہ خریدو) ایک کے بدلے (اُتنی ہی قیمت سے) دو۲ سستے جانور یا غلام خریدو (اگر ایک مر جائے گا تو ایک تو رہے گا)

كَانَ يُفَرِّقُ بِالشَّكِّ وَيَجْمَعُ بِالْيَقِيْنِ۔ عبداللہ بن عمرؓ جہاں طلاق کے پڑنے اور نہ پڑنے میں شک ہوتا (اُس میں لوگوں کا اختلاف ہوتا) تو اس کی وجہ سے میاں بیوی میں احتیاطاً جدائی کرا دیتے (تاکہ حرام کاری کا گناہ نہ ہو) اور جہاں طلاق نہ پڑنے کا یقین ہوتا تو وہاں میاں بیوی کو ملا دیتے۔

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمِيْتَتُهٗ جَاهِلِيَّةٌ۔ جو شخص جماعت سے جُدا ہو جائے (یعنی اُس جماعت سے جو قرآن اور حدیث کی پیرو ہو اور قرآن و حدیث کے موافق انہوں نے اجماع کیا ہو) تو اُس کی موت جاہلیّت کے زمانہ کی موت کی طرح ہوگی۔ (وہ گمراہی اور جہالت پر مرے گا) دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص مر جائے

اور امام کی بیعت اس کی گردن میں نہ ہو یا جو شخص مرجائے اور اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانے اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ باوجود قدرت کے اور امام شرعی موجود ہونے کے اُس سے بیعت نہ کرے خود سری اور سرکشی اختیار کرے)

مَا اُنْزِلَ فِي التَّوْرٰىةِ وَلَا الْاِنْجِيْلِ وَلَا الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا۔ سورۂ فاتحہ کی طرح کوئی سورت نہ توراۃ میں اُتری نہ انجیل میں نہ زبور میں نہ فرقان میں (یعنی قرآن میں قرآن کا ایک نام فرقان بھی ہے کیونکہ وہ حق کو باطل سے جُدا کرتا ہے یا حلال و حرام کی تمیز پیدا کرتا ہے)

مُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں میں جدائی ڈالنے والے ہیں (مومنوں کو کافروں سے جُدا کرتے ہیں اور مخلصوں کو منافقوں سے اور اچھوں کو بُروں سے اور نیکوں کو بدکاروں سے)۔

اِنَّ اِسْمَهٗ فِي الْكُتُبِ السَّالِفَةِ فَارِقْ لِيْطَا۔ اگلی آسمانی کتابوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام فارق لیطا مذکور ہے یعنی حق اور باطل کو جُدا کرنے والے۔

فَرَقَ لِيْ رَأْيٌ۔ مجھ کو ایک رائے ظاہر ہوئی (ایک تجویز میرے ذہن میں آئی)

قَالَ لِحُبَيْشَانَ كَيْفَ تَرَكْتَ اَفَارِيْقَ الْعَرَبِ۔ تم نے عرب کے فرقوں کو کس حال میں چھوڑا۔ (اَفَارِيْقُ جمع ہے اَفْرَاق کی اور اَفْرَاق جمع ہے فِرْقٌ کی۔ فِرْقٌ اور فَرِيْقٌ اور فِرْقَةٌ سب کے معنے ایک ہیں یعنی گروہ)۔

مَا ذِئْبَانِ عَادِيَانِ اَصَابَا فَرِيْقَةَ غَنَمٍ۔ دو حملہ کرنے والے بھیڑیئے جو بکریوں کے بھٹکے ہوئے مندے پر جا پڑیں (یعنی بکریوں کی اُس ٹکڑی پر جو اپنے گلے سے علیحدہ ہوگئی ہوں یا راستہ بھول گئی ہوں)

سُئِلَ عَنْ مَالِهٖ فَقَالَ فِرْقٌ لَنَا وَذَوْدٌ۔ حضرت ابوذر غفاری رض سے پوچھا گیا تھا تمہارے پاس کیا مال ہے؟ انہوں نے کہا کچھ بکریاں ہیں کچھ اونٹ (ذَوْد دو اونٹوں سے نو اونٹوں تک کو کہتے ہیں۔ حضرت ابوذر رض بڑے متوکل اور درویش صفت تھے جو ملتا وہ اُڑا دیتے اور کھلا دیتے اسی حال میں اُن کی عمر بسر ہوئی)

بَارِكْ لَهُمْ فِي مَذْقِهَا وَفِرْقِهَا۔ یا اللہ اُن کے دودھ میں جو پانی سے ملا ہو اور اُن کے ماپ میں برکت دے۔ (فِرْق یا فَرَق ایک پیمانہ ہے جس سے دودھ ناپ کر دیتے ہیں)

تَاْتِي الْبَقَرَةُ وَاٰلُ عِمْرَانَ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ۔ سورۂ بقر اور سورۂ آل عمران قیامت کے دن جھنڈ پرندوں کی طرح پَرا جمائے ہوئے آئیں گی۔

عُدُّوْا مَنْ اَفْرَقَ مِنَ الْحَيِّ۔ شمار کرو قبیلہ میں سے کتنے آدمی طاعون سے چنگے ہو گئے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں اَفْرَقَ الْمَرِيْضُ۔ جب بیمار کو افاقہ ہو جائے بعضوں نے کہا اِفْرَاق اُسی بیماری میں مستعمل ہوتا ہے جو آدمی کو ایک ہی بار ہوتی ہے۔ جیسے سیتلا چیچک وغیرہ)۔

اِنَّهٗ وَصَفَ لِسَعْدٍ فِي مَرَضِهٖ الْفَرِيْقَةَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد رض کے لئے جب وہ بیمار تھے فریقہ تجویز کیا (فریقہ کھجور کو کہتے ہیں جو میتھی کے ساتھ پکائی جاتی ہے اکثر یہ کھانا زچہ کو دیتے ہیں)۔

Marfat.com

اِجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَ تَفَرَّقَا۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں محبت پر اکٹھا ہوتے ہیں اور جُدا ہوتے ہیں (یعنی ملتے ہیں تو حُبّ فی اللہ کی وجہ سے نہ کہ دنیاوی اغراض سے اور جب ایک دوسرے سے جُدا ہوتے ہیں تب بھی محبّت فی اللہ بدستور قائم رہتی ہے۔ بعضوں نے کہا حُبّ لِلّٰہ پر اجتماع سے یہ مراد ہے کہ ایک دوسرے کو وہ امور بتلائیں جن کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اور تفرق علیہ سے یہ مراد ہے کہ اہلِ حقوق کے حقوق ادا کرنے کے لئے جُدا ہوں جیسے زوجین اور والدین اور اولاد کی خدمت اور پرورش کے لئے)

فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔ جو شخص اس امت کے کام میں پھوٹ ڈالنا چاہے (یعنی اُمّت میں اتحاد ہو اور وہ ایک امام کی بیعت پر متفق ہوں پھر کوئی اُن میں پھُوٹ ڈالنا اور امام سے بغاوت اور سرکشی کرانا چاہے)

خَرَجَ يُفَرِّقُ بَيْنَ اُمَّتِيْ۔ وہ میری اُمّت میں پھوٹ ڈالنا چاہے (حالانکہ وہ سب متفق اور متحد ہوں)۔

تَفَرَّقَ النَّاسُ۔ لوگ ابوہریرہ کے پاس سے جُدا ہو گئے (یعنی چل دیئے پہلے اُن کے پاس جمع ہوئے تھے)۔

فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا اَفْقَرَ مَا كُنَّا اِلَيْهِمْ۔ جس وقت ہم کو دنیا میں اُن سے ملنے کی احتیاج تھی (یعنی کافروں اور مشرکوں سے چونکہ ہمارے دنیا کے کام اُن سے نکلتے تھے) اُس وقت ہم اُن سے الگ ہو گئے (اب آج آخرت میں جب کہ ہم کو اُن کی کوئی احتیاج نہیں ہے اُن سے کیوں ملنے لگے)۔

فَاِنِّيْ قَدْ فُرِقَ لِيْ۔ میرے اوپر کھول دیا گیا۔ (حمیدی نے اُس کو فَرِقَ بمعنے ڈرا نقل کیا ہے یہ غلط ہے)۔

فَتَفَرَّقُ فِيْ جَسَدِهٖ۔ اُس کے جسم میں پھیل جاتی ہے (یعنی کافروں کی روح عذاب سے ڈر کر جسم سے نکلنا نہیں چاہتی)

فَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ۔ دسؔ دسؔ برس کے ہو جائیں تو بھائی بہن کو الگ الگ بستر پر سلاؤ۔ (کیونکہ دسؔ برس کی عمر میں شہوت پیدا ہو جاتی ہے احتمال ہے کہ گناہ میں گرفتار ہوں)۔

فَرَّقَهَا فِيْ رَكْعَتَيْنِ۔ اس سورت کو دُو رکعتوں میں پڑھا (یعنی ایک حصّہ اُس کا ایک رکعت میں دوسرا دوسری رکعت میں)

فَاِنَّ فِي الْفَرَقِ التَّلَفُ۔ وبائی امراض میں بیماری کے مقام میں رہنے سے آدمی کی جان تلف ہوتی ہے (تو جس مقام کی ہوا موافق نہ ہو وہاں سے چلے جانے میں قباحت نہیں ہے۔ طیبی نے کہا یہ عدوٰی نہیں ہے بلکہ طِبًّا اصلاح ہوا صحت کے لئے تمام چیزوں سے زیادہ مفید ہے)۔

لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ۔ دوؔ آدمی ملے بیٹھے ہوں تو اُن کو جُدا نہ کرے اُن کے بیچ میں نہ گھُسے (اس لئے کہ تنگی کی وجہ سے شدّتِ گرما میں اُن کو تکلیف پہنچے گی مطلب یہ ہے کہ جمعہ کی نماز کے لئے سویرے آئے تاکہ اچھی طرح فراغت کی جگہ میں بیٹھ جائے۔ دیر میں آئے گا تو گردنیں پھاندنے کی بیچ میں گھُسنے کی ضرورت ہوگی)۔

لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ۔ (حضرت ابوبکر صدیق رض نے فرمایا) میں تو اُس سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق

Marfat.com

کرے (نماز کو فرض سمجھے اور زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کرے یا امام وقت کو باوجود طلب کے زکوٰۃ نہ دے تو حضرت صدیق رضؓ نے زکوٰۃ کو نماز پر قیاس کیا کیونکہ نماز ترک کرنے والوں پر بالاتفاق جہاد کرنا جائز ہے اور حضرت عمر رضؓ نے جو حدیث سنائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کلمۂ توحید کہے اُس نے اپنا مال بچا لیا مگر کسی حق پر اُس کا مطلب یوں بیان کیا کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے جیسے نماز جسم کی تندرستی اور سلامتی کا حق ہے)

لَا بَاْسَ اَنْ یُّفَرِّقَ۔ کچھ حرج نہیں اگر رمضان کے روزوں کی قضا متفرق طور پر کرے (یعنی لگا تار نہ رکھے)

حِیْنَ فُرْقَۃٍ مِّنَ النَّاسِ۔ جب لوگوں میں پھوٹ پڑ جائے گی (ایک روایت میں خَیْرُ فِرْقَۃٍ ہے یعنی بہتر فرقہ)

فَذَھَبَ فِرْقَۃٌ نَحْوَ الْجَبَلِ۔ چاند کا ایک ٹکڑا تو پہاڑ (حرا) کی طرف چلا گیا (اور ایک ٹکڑا اپنی جگہ رہا) مجمع البحار میں ہے کہ اس حدیث کو انس رضؓ اور ابن عباس رضؓ نے روایت کیا ہے اور شق القمر کے وقت یہ لوگ عاقل بالغ نہ تھے نہ انس رضؓ مکہ میں تھے تو یہ صحابہ رضؓ کی مرسل ہے یعنی اُنہوں نے دوسرے صحابہ رضؓ سے سُنا ہوگا جنہوں نے اس واقعہ کو بحالت بلوغ دیکھا تھا۔

اَمَا اِنِّیْ لَمْ اُفَارِقْہُ۔ دیکھو میں اُن سے جُدا نہیں ہوا (یعنی اکثر اوقات میں ورنہ حبش کی طرف جب ہجرت کی تھی تو جُدا ہوئے تھے)

سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّ سَبْعِیْنَ۔ قریب میں میری اُمّت کے تہتّر فرقے ہو جائیں گے۔

فَرْقُ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ الْعَمَائِمُ عَلَی الْقَلَانِسِ۔ ہم میں اور مشرکوں میں یہ فرق ہے (مابہ الامتیاز) کہ ہم ٹوپی پر عمامہ باندھتے ہیں اور وہ ننگے سر پر پگڑی لپیٹتے ہیں۔

اِیَّاکُمْ وَالتَّفَرُّقَ فَاِنَّ مَعَکُمْ مَّنْ لَّا یُفَارِقُکُمْ۔ تم پھوٹ سے بچے رہو کیونکہ تمہارے ساتھ کچھ ایسے لوگ ہیں جو تم سے جُدا نہیں ہوتے (یعنی کرام کاتبین فرشتے)

کَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَفْرَۃً لَمْ یَبْلُغِ الْفَرْقَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کانوں تک تھے جب آپ اُن کو نہ لٹکاتے اور نہ چھوڑتے۔

مَنِ اتَّخَذَ شَعْرًا فَلَمْ یُفَرِّقْہُ فَرَّقَہُ اللّٰہُ بِمِنْشَارٍ مِّنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ جو شخص سر کے بال رکھے پھر اُس میں مانگ نہ نکالے اس کے دو حصے نہ کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک آرے سے اُس کے بال چیرے گا

اَنَا الْفَارُوْقُ الْاَعْظَمُ۔ حضرت علیؓ نے فرمایا میں بڑا فاروق ہوں۔ یعنی حق اور باطل میں فرق کرنے والا۔

فَارُوْقٌ۔ بہت ڈرنے والا۔

دِیْکٌ اَفْرَقُ۔ سفید مرغ۔

اِفْرِیْقَۃُ۔ دنیا کا ایک حصّہ مصر کے مغرب

تِرْیَاقٌ فَارُوْقٌ۔ مشہور دوا دافع سم

فُرْقُبٌ۔ ایک مقام کا نام ہے وہاں سفید کتان کے کپڑے بُنے جاتے ہیں۔

فَاَقْبَلَ شَیْخٌ عَلَیْہِ جُبَّۃٌ وَّ ثَوْبٌ فُرْقُبِیٌّ۔ ایک بوڑھا شخص آیا وہ

Marfat.com

چادر پہنے ہوئے تھا اور ایک کپڑا فرقب کا (زمخشری نے کہا فُرْقُبِیَّہ اور ثُرْقُبِیَّہ مصر کے سفید کپڑے جو کتان سے بُنے جاتے ہیں۔ ایک روایت میں فُرْقُبِیَّہ ہے یہ نسبت ہے فُرْقُوب کی طرف واو محذوف ہوگئی جیسے سابور کی نسبت میں سَابِرِیٌّ کہتے ہیں)

فَرْقَعَۃٌ۔ زور سے دوڑنا، گردن موڑ دینا، انگلیاں چٹخانا، گوز لگانا۔

تَفَرْقُعٌ اِفْرِنْقَاعٌ۔ چٹخنا، کھل جانا، ہٹ جانا۔

فُرْقُعَۃٌ۔ سرین۔

کَرِہَ اَنْ یُّفَرْقِعَ الرَّجُلُ اَصَابِعَہٗ فِی الصَّلٰوۃِ۔ نماز میں انگلیاں چٹخانا مکروہ رکھا۔

فَافْرَنْقَعُوْا عَنْہُ۔ اُس سے ہٹ گئے۔

فَرْکٌ۔ ملنا، رگڑنا، دشمن رکھنا (جیسے فُرُوْکٌ اور فِرْکَانٌ ہے)

فَرَکٌ۔ لنگ آنا۔

تَفْرِیْکٌ۔ خوب ملنا۔

مُفَارَکَۃٌ۔ چھوڑ دینا۔

اِفْرَاکٌ۔ دانہ تیار ہو جانا۔

تَفَرُّکٌ۔ شکستگی چال میں یا کلام میں۔

اِنْفِرَاکٌ۔ رگڑ جانا۔

اِسْتِفْرَاکٌ۔ موٹا ہونا، سخت ہونا۔

فِرْکٌ۔ بغض۔

نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْحَبِّ حَتّٰی یُفْرِکَ۔ غلہ کے بیچنے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ پختہ نہ ہو جائے (اصل میں اِفْرَاکٌ ملنے کو کہتے ہیں جب غلہ پختہ ہو جاتا ہے تو اُس کی بالی مل کر غلہ نکال لیتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَفْرَکَ

الزَّرْعُ کھیتی ملنے کے قابل ہو گئی)۔

لَایَفْرُکُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَۃً۔ کوئی مسلمان مرد مسلمان عورت سے بُغض نہ رکھے (مطلب یہ ہے کہ اپنی بیوی سے محبّت رکھے اُس کے ساتھ حُسنِ معاشرت کرے)

اَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً شَابَّۃً وَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَفْرُکَنِیْ فَقَالَ اِنَّ الْحُبَّ مِنَ اللّٰہِ وَالْفِرْکُ مِنَ الشَّیْطَانِ۔ عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں نے ایک جوان عورت سے شادی کی ہے اور میں ڈرتا ہوں کہیں وہ مجھ سے بغض نہ رکھے (میری دشمن ہو کر مجھ کو بُرا سمجھے) انہوں نے کہا محبّت تو اللہ کی طرف سے ہے اور بغض شیطان کی طرف سے (یعنی شیطان کے اغوا سے بغض پیدا ہوتا ہے۔ یا شیطان بغض اور عداوت کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ محبّت اور اُلفت کو)

اِنِّیْ لَاَفْرُکُ یا اَفْرُکُ الْمَنِیَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی رگڑ ڈالتی (کھرچ کر پھینک دیتی۔ جب منی گاڑھی ہو تو اُس کا کھرچ ڈالنا کافی ہے دھونا ضروری نہیں اسی طرح جب رقیق ہو تب بھی دھونا واجب نہیں کیونکہ منی پاک ہے اور حنفیہ نے اُس کو نجس اور اُس کا دھونا ضروری کہا ہے)

لہ ایک روایت میں لَایَفْرُکُ ہے اور مشہور بہ سکون کاف ہے کیونکہ بعضے لوگ اپنی بیوی سے سخت بُغض رکھتے ہیں تو یہ خبر کیوں کر صحیح ہوگی اور بہ سکون کاف نہی ہوگی یعنی کوئی اپنی بیوی سے سخت بغض نہ رکھے یعنی بالکل ناپسند نہ کرے اس لئے کہا اگر کوئی بات اُس میں بُری ہوگی تو کوئی اچھی

Marfat.com

اَلْاُلْفَۃُ مِنَ اللّٰہِ وَ الْفَرْکُ مِنَ الشَّیْطَانِ۔ محبت اور اُلفت اللہ کی طرف سے ہے اور بغض اور عداوت شیطان کی طرف سے۔

خُذْ مِنْ اَظْفَارِکَ کُلَّ جُمُعَۃٍ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْھَا شَیْءٌ فَفَرِّکْھَا۔ ہر جمعہ کو اپنے ناخن تراشس اگر اُن میں کچھ میل کچیل نہ ہو تب اُن کو رگڑ ڈال (ایک روایت میں فَرِّکْھَا ہے یعنی اُن کو پاک صاف کر)۔

فَرْمٌ۔ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹنا ایک ٹکڑے کو فَرْمَۃٌ کہیں گے)۔

تَفْرِیْمٌ۔ دانت بدلنا۔

اِفْرَامٌ۔ بھر دینا۔

اِفْتِرَامٌ۔ فرج میں چیتھڑا یا لتہ رکھنا جس کو فِرَامَہ کہتے ہیں۔

اِسْتِفْرَامٌ۔ فرج میں دوا رکھنا اُس کو تنگ کرنے کے لئے۔

فِرَامٌ۔ وہ دوا جس سے فرج تنگ کی جاتی ہے۔

فَرْمَاءُ۔ وہ عورت جو دوا رکھ کر فرج کو تنگ کرے۔

اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ لَھْوٍ وَّ فِرَامٍ۔ ایام تشریق (یعنی گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ) کھیل کود اور جماع کے دن ہیں (حالانکہ فِرام اُس دوا کو کہتے ہیں جو فرج کو تنگ کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے مگر یہاں فِرام سے کنایۃً جماع مراد ہے)

کَتَبَ اِلَی الْحَجَّاجِ لَمَّا شَکَا مِنْہُ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ یَا ابْنَ الْمُسْتَفْرِمَۃِ بِعَجَمِ الزَّبِیْبِ۔ (حضرت انس رضؓ نے عبد الملک بن مروان سے حجاج کے ظلم کی شکایت کی تو عبد الملک نے حجاج کو لکھا، ارے مستفرمہ کے بچے! (مستفرمہ وہ عورت جو فرج کو تنگ کرتی ہے) انگور کے تخم سے (یعنی منقی کے بیج سے جو فرج تنگ کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

اِنَّ الْحُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَیْکَ بِفِرَامِ اُمِّکَ۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے ایک شخص سے (جس کی ماں ثقیف قبیلے کی تھی) فرمایا ارے جا اپنی ماں کا فرام لے (چونکہ ثقیف کی عورتوں کی فرج کشادہ ہوتی ہے اور وہ شخص اسی قبیلہ کا تھا اس لئے اس کی ماں اپنی فرج دواؤں سے تنگ کرتی ہوگی آپ نے فرمایا جا اپنی ماں کی فلاں کی دوا کر)۔

حَتّٰی لَا تَکُوْنُوْا اَذَلَّ مِنْ فِرَامِ الْاَمَۃِ۔ تاکہ لونڈی کی اُس دوا سے بھی زیادہ ذلیل نہ ہو جاؤ جس سے وہ اپنی فرج تنگ کرتی ہے (بعضوں نے کہا فِرَام سے حیض کا لتہ (چیتھڑا) مراد ہے)

فِرِنْدٌ۔ تلوار کا جوہر۔

فَرَۃٌ۔ اترانا، خوشحال ہونا، مغرور ہونا۔

فَرَاھَۃٌ۔ اور فَرَاھِیَۃٌ۔ حاذق ہونا ماہر ہونا، خوش اور ہلکا ہونا۔

فُرُوْھَۃٌ۔ عقل مندی۔

اِفْرَاہٌ اور تَفْرِیْہٌ۔ عقلمند بچہ جننا، عقلمند غلام رکھنا۔

اِسْتِفْرَاہٌ۔ اچھا گھوڑا حاصل کرنا، گھوڑے کی خبر گیری اچھی کرنا۔

فَارِہٌ۔ عقلمند۔

فَارِھَۃٌ۔ نمکین، جوان چھوکری۔

دَابَّۃٌ فَارِھَۃٌ۔ اچھا، چست اور چالاک تیز طاقت دار جانور۔ (عرب لوگ ترکی گھوڑے اور خچر اور گدھے کو فَارِہٌ کہتے ہیں اور عربی گھوڑے کو رَابِعٌ اور جَوَادٌ یعنی تیز اور چالاک خوش مزاج

Marfat.com

اِسْتَفْرِهُوْا ضَحَایَاکُمْ۔ اپنی قربانی کے جانور عمدہ اور چالاک رکھو۔ (ایک روایت میں اِسْتَغْرِمُوْا ہے یعنی قرض لو)

فَارِهِیْنَ۔ اتراتے ہوئے نازو نخرے کے ساتھ گھمنڈ کرتے ہوئے۔

فَرْوٌ۔ پوستین۔

تَفْرِیَۃٌ۔ پوستین پہنانا۔

اِفْتِرَاءٌ۔ پوستین پہننا۔

فَرْوَۃٌ۔ سر کی کھال، امیری، تونگری۔

فَرَّاءٌ۔ پوستین بنانے والا۔

اِنَّ الْخَضِرَ جَلَسَ عَلٰی فَرْوَۃٍ بَیْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهٗ خَضْرَاءَ۔ حضرت خضر علیہ السلام ایک سفید سوکھی زمین پر بیٹھے تو وہ یکایک جھوم کر سرسبز ہوگئی لہلہانے لگی (اسی وجہ سے اُن کا لقب خضر ہوا)

ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَیْهِ فَرْوَۃً۔ پھر میں نے اُس پر ایک کھال بچھائی (بعضوں نے کہا فروہ سے پوستین مراد ہے)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْ مَلِلْتُهُمْ وَمَلُّوْنِیْ وَسَئِمْتُهُمْ وَسَئِمُوْنِیْ فَسَلِّطْ عَلَیْهِمْ فَتٰی ثَقِیْفٍ الذَّیَّالَ الْمَنَّانَ یَلْبَسُ فَرْوَتَهَا وَیَاْکُلُ خَضِرَتَهَا (جب حضرت علی رض کوفہ والوں سے تنگ آگئے تو یوں دُعاء کی) یا اللہ میں ان سے تنگ آگیا اور یہ مجھ سے تنگ آگئے اور میں ان سے بیزار ہوا یہ مجھ سے بیزار ہوئے اب ان پر ثقیف کے ایک اترانے والے احسان جتانے والے جوان کو حاکم بنا جو اس سرزمین کا عمدہ عمدہ کپڑا خود پہنے اور خوش مزہ پاکیزہ کھانا وہاں کا خود کھائے (اور اُن کو غلام بنا کر رکھے۔

ایسا ہی ہوا۔ حضرت علی رض کی دُعاء قبول ہوئی اللہ تعالیٰ نے اُن پر ثقیف کے ایک ظالم بے رحم شخص کو مسلط کیا یعنی حجاج بن یوسف ثقفی کو۔ کہتے ہیں کہ جس سال حضرت علی رض نے یہ دُعاء کی تھی اُسی سال حجاج پیدا ہوا)

سُئِلَ عُمَرُ عَنْ حَدِّ الْاَمَۃِ فَقَالَ اِنَّ الْاَمَۃَ اَلْقَتْ فَرْوَۃَ رَاْسِهَا مِنْ وَّرَاءِ الدَّارِ یا مِنْ وَّرَاءِ الْجِدَارِ۔ حضرت عمر رض سے پوچھا گیا کہ لونڈی کو کتنی حد مارنا چاہیئے۔ فرمایا لونڈی نے تو اپنے سر کی کھال گھر یا دیوار کے پرے سے پھینک دی ہے (اُس کو پردہ کرنا کہاں ممکن ہے وہ تو کام کاج اور خدمت کے لئے ہر جگہ جائے گی۔ کھال سے مراد یہاں سربندھن ہے یا برقع کی چادر)

اِنَّ الْکَافِرَ اِذَا قُرِّبَ الْمُهْلُ مِنْ فِیْهِ سَقَطَتْ فَرْوَۃُ وَجْهِهٖ۔ کافر کے منہ سے جب دوزخ میں پگھلا ہوا تانبا نزدیک کیا جائے گا (اُس کو پلانے کے لئے) تو اس کے منہ کی کھال نکل کر گر پڑے گی۔

اُمُّ فَرْوَۃَ۔ حضرت امام جعفر صادق کی والدہ ماجدہ کا نام ہے۔ بعضوں نے کہا آپ کی صاحبزادی۔

اَلشَّهِیْدُ یُنْزَعُ عَنْهُ الْخُفُّ وَالْفَرْوُ۔ شہید اگر موزہ یا پوستین پہنے ہو تو وہ اُتار لیا جائے (باقی کپڑے ویسے ہی رہنے دیئے جائیں انہی میں دفن کر دیا جائے)

فَرْیٌ - کاٹنا، چیرنا، بہتان لگانا۔

یَفْرِیْ الْفَرِیَّ۔ عجیب عمدہ کام کرتا ہے۔

تَفْرِیَۃٌ اور اِفْرَاءٌ۔ کاٹنا، چیرنا یا

Marfat.com

اصلاح کرنا۔
تَفَرِّی۔ پھٹ جانا (جیسے اِنْفِرَاءٌ ہے)
اِفْتِرَاءٌ۔ طوفان جوڑنا، بہتان لگانا۔
فِرْیَۃٌ۔ طوفان، جھوٹ۔
فَرِیٌّ۔ جھوٹی بنی ہوئی بات یا جھوٹا بنایا ہوا امر۔
فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا یَفْرِیْ فَرِیَّہٗ۔ میں نے ان کا سا سردار نہیں دیکھا جو ان کی طرح کام کرتا ہو۔ (ایک روایت میں یَفْرِیْ فَرْیَہٗ ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کی شان میں فرمایا)
لَاَفْرِیَنَّھُمْ فَرْیَ الْاَدِیْمِ۔ (حسان بن ثابتؓ نے کہا) میں مشرکوں کو (ان کی ہجو کر کے) اس طرح کاٹ ڈالوں گا جیسے چمڑا کاٹ ڈالتے ہیں (یعنی ان کی عزت اور آبرو کو چمڑے کی طرح کاٹ کر رکھدوں گا)
فَجَعَلَ الرُّوْمِیُّ یَفْرِیْ بِالْمُسْلِمِیْنَ۔ رومی کافر (جنگ موتہ میں) مسلمانوں کو کاٹنے لگا۔ (بہتوں کو مارنے لگا)
فَرَاَیْتُ حَمْزَۃَ یَفْرِی النَّاسَ فَرْیًا۔ امیر حمزہؓ کو (جنگِ اُحد میں) میں نے دیکھا کہ کافروں کو خوب کاٹ رہے تھے (جو مقابل ہوتا اس کو صاف کر دیتے آخر دھوکے سے وحشی نے آپ پر حربہ پھینکا جس سے آپ شہید ہوئے)
کُلُّ مَا اَفْرَی الْاَوْدَاجَ۔ جو چیز گردن کی رگوں کو کاٹ دے (دھار دار ہو) تو اس سے کاٹا ہوا جانور کھا لو گو لکڑی یا پتھر ہی ہو)
مِنْ اَفْرَی الْفِرٰی اَنْ یُّرِیَ الرَّجُلُ عَیْنَیْہِ مَا لَمْ تَرَیَا۔ بڑا سخت جھوٹ اور طوفان یہ ہے کہ آدمی خواب میں وہ دیکھنا بیان کرے جو اس کی آنکھوں نے نہ دیکھا ہو (کیونکہ جھوٹا خواب بیان کرنا اللہ تعالیٰ پر طوفان جوڑنا ہے وہی خواب کا فرشتہ بھیجتا ہے۔ بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ سچا خواب نبوت کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنا سخت گناہ ہے گو بیداری میں بھی جھوٹ بولنا اور طوفان جوڑنا گناہ ہے)۔
فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَۃَ عَلَی اللہِ۔ (حضرت عائشہؓ نے فرمایا) جو کوئی یہ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کی کنجیوں کا علم تھا اس نے اللہ تعالیٰ پر سخت طوفان جوڑا (کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل لا یعلم من فی السمٰوٰت و الارض الغیب الا اللہ)۔
وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَہٗ۔ جھوٹ طوفان جوڑ کر نہ لائیں (کہ نطفہ کسی کا ہو اور بچہ دوسرے کا بتلائیں)
لَا دِیْنَ لِمَنْ دَانَ بِفِرْیَۃِ الْبَاطِلِ عَلَی اللہِ۔ اس شخص کا دین ایمان بالکل نہیں ہے جو اللہ پر جھوٹا طوفان جوڑے (کہے میں اللہ کا پیغمبر ہوں یا مجھ پر وحی آتی ہے یا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یوں فرمایا، یا اللہ مجھ سے کلام کرتا ہے یا بے جا بانہ باتیں کرتا ہے یہ سب افترا اور بہتان ہے)
فِرْیَابٌ۔ ایک شہر کا نام ہے ترکستان میں۔ بعضوں نے فِیْرِیَاب کہا ہے۔ فِرْیَابِیْ محدث اسی طرف منسوب ہیں۔

بَابُ الْفَاءِ مَعَ الزَّاءِ

فَزْرٌ۔ چیرنا، پھاڑنا، توڑنا، پیٹھ پر مارنا۔
فَزْوَرٌ۔ پھٹ جانا۔
اِفْزَارٌ۔ ریزہ ریزہ کرنا۔

Marfat.com

نَفَزُّرٌ۔ ریزہ ریزہ ہو جانا۔

فَزَارَۃٌ۔ عرب کا ایک مشہور قبیلہ ہے۔

اِنَّ رَجُلاً مِّنَ الْاَنْصَارِ اَخَذَ لَحْیَ جَزُوْرٍ فَضَرَبَ بِہٖ اَنْفَ سَعْدٍ فَفَزَرَہٗ۔ ایک انصاری مرد نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی لی اور سعدؓ کے ناک پر ماری اُن کی ناک پھوڑ ڈالی۔

خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَاَوْطَأَ رَجُلٌ مِّنَّا رَاحِلَتَہٗ ظَبْیًا فَفَزَرَ ظَہْرَہٗ۔ ہم لوگ حج کی نیت سے نکلے ہم میں سے ایک شخص کی اونٹنی نے ایک ہرن کو روندکر اُس کی پیٹھ توڑ ڈالی (اپنی اونٹنی کو ہرن کی پُشت پر چلا دیا)

فُزْرَۃٌ۔ گرہ جو جسم پر نکل آتی ہے (اس کی جمع فُزَرٌ ہے)

اَفْزَرُ۔ وہ شخص جس کی پیٹھ یا سینہ پر فُزْرَۃٌ ہو۔

فِزْرٌ۔ بکریوں کا گلہ جو دسؔ سے لے کر چالیسؔ تک یا تینؔ سے دسؔ تک ہو۔

فَزٌّ۔ ہٹ جانا، سرک جانا، اکیلا ہونا، گھرا جانا، مٹا دینا، سرکا دینا، بہہ جانا، تر ہونا۔

فَزَازَۃٌ۔ اور فُزُوْزَۃٌ۔ اضطراب، کود۔

اِفْزَازٌ۔ ڈرانا، گھرا دینا، ہٹا دینا۔

تَفَزُّزٌ۔ غالب ہونا۔

تَفَازٌّ۔ ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔

اِفْتِزَازٌ۔ غالب ہونا۔

اِسْتِفْزَازٌ۔ بلانا، نکالنا، ہٹانا۔

فَزٌّ۔ ہلکا پھلکا آدمی، نیل گائے کا بچہ۔

لَا یُغْضِبُہٗ شَیْءٌ وَّلَا یَسْتَفِزُّہٗ۔ کوئی بات آپ کو غصہ نہ دلاتی نہ ہلکا اور سُبک کرتی (کہ بن سوچے سمجھے جو چاہیں مُنہ سے نکالنے لگیں)

اِنَّ قُلُوْبَ الْجُہَّالِ تَسْتَفِزُّہَا الْاَطْمَاعُ۔ جاہلوں کے دلوں کو طمع ہلکا کرتی ہے (وہ طمع میں آکر بیوقوف بن جاتے ہیں)

اِسْتَفَزَّہُ الْخَوْفُ۔ ڈر نے اُسے گھرا دیا۔

قَعَدَ مُسْتَفِزًّا۔ بے اطمینانی سے بیٹھا۔

فَزَعٌ۔ یا فِزْعٌ یا فَزْعٌ۔ ڈرنا، سہمنا، فریاد کرنا، فریاد رسی کرنا، پناہ لینا، جاگنا۔

تَفْزِیْعٌ۔ ڈرانا۔

فُزِّعَ عَنْہُ۔ اُس کا ڈر جاتا رہا۔

اِفْزَاعٌ۔ ڈرانا، مدد کرنا، فریاد رسی کرنا، جگانا، موقوف کرنا۔

اِنَّکُمْ لَتَکْثُرُوْنَ عِنْدَ الْفَزَعِ وَتَقِلُّوْنَ عِنْدَ الطَّمَعِ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری کی شان میں فرمایا) جب کوئی ڈر کا وقت ہوتا ہے تو تم بہت سے اکٹھا ہو جاتے ہو اور جب طمع کا موقع ہوتا ہے (کچھ مال آتا ہے اور روپیہ ملنے کی توقع ہوتی ہے) تو کم آدمی تم میں سے آتے ہیں (تم میں طمع نہیں ہے سراپا ایثار ہو)۔

لَقَدْ فَزِعَ اَہْلُ الْمَدِیْنَۃِ لَیْلاً فَرَکِبَ فَرَسًا لِّاَبِیْ طَلْحَۃَ۔ ایک بار ایسا ہوا کہ مدینہ والوں کو دشمن کا کچھ ڈر ہوا۔ رات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یکہ وتنہا ابوطلحہؓ کے گھوڑے پر سوار ہو کر (جدھر سے دشمن کے آنے کا ڈر تھا اُدھر تشریف لے گئے اور لوٹ کر لوگوں کو اطمینان دلایا کہ ڈر اور گھراہٹ کی کوئی وجہ نہیں ہے)۔

Marfat.com

فَافْزَعُوْا اِلَی الصَّلٰوۃِ۔ جب سورج گہن ہو تو نماز سے مدد چاہو۔ (یعنی نماز کی طرف لپکو اللہ تعالیٰ اُس کی برکت سے بلا کو دفع کرے گا)

فَاِذَا فَزِعَ فَزِعَ اِلٰی ضَرَسٍ حَدِیْدٍ حضرت علیؓ کے پاس جب کوئی ڈر کر یا گھبرا کر پناہ لیتا تو گویا اُس نے ایک سخت آہنی چیز کی پناہ لی (کیا مجال کہ پھر اُس کو کوئی ستا سکے)

فَفَزِعُوْا اِلٰی اُسَامَۃَ۔ آخر اُس مخزومی عورت کے لوگ گھبرا کر اُسامہ بن زیدؓ کے پاس گئے (شاید وہ کچھ سفارش کریں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سُنیں۔ اُسامہؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت چاہتے تھے)

اِنَّہٗ فَزِعَ مِنْ نَوْمِہٖ مُحْمَرًّا وَجْھُہٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر نیند سے چونکے آپؐ کا چہرۂ انور سرخ تھا (آپؐ ہنس رہے تھے) یہ حدیث اُس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ مبارک سوتی تھی دل نہیں سوتا تھا کیونکہ اکثر ایسا ہی ہوتا تھا اور یہ واقعہ نادر ہے کہ دل کو بھی غفلت ہو گئی۔ دوسرے یہ کہ سورج نکلنا دل کی بیداری سے معلوم نہیں ہو سکتا)۔

اَلَا اَفْزَعْتُمُوْنِیْ۔ تم نے مجھ کو کیوں نہیں جگا دیا۔

فَزِّعُوْہُ بِالصَّلٰوۃِ۔ نماز کے لئے اُن کو ہوشیار کرو۔

فَقَالَ اَثَمَّ ھُوَ فَفَزِعْتُ۔ اُنھوں نے کہا کیا وہاں وہ شخص ہے۔ یہ سُنکر میں ڈر گیا۔

فَافْزَعَ ذٰلِکَ اَشْرَافَ قُرَیْشٍ۔ اس امر نے قریش کے شریف لوگوں کو گھبرا دیا (وہ ڈر گئے کہیں حضرت ابوبکرؓ کا قرآن سُن کر ہمارے بچے عورتیں اسلام کی طرف مائل نہ ہو جائیں)

فَقَامَ فَزِعًا۔ گھبرا کر کھڑے ہوئے (یا فَزَعًا معنے وہی ہیں)

لَتُفْزِعَنَّ بِھَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ۔ تم اس حدیث سے ابو ہریرہؓ کو ڈرا دوگے (جو کہتے ہیں کہ اگر کوئی جنابت کی حالت میں صبح تک رہے تو اُس کا روزہ صحیح نہ ہوگا)۔

یَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ۔ بڑی گھبراہٹ سے (جس وقت آخری صور پھونکا جائے گا یا دوزخیوں کو دوزخ کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا یا جس وقت موت ذبح کی جائے گی یا جس وقت دوزخ کا دروازہ کافروں پر بند کر دیا جائے گا وہ بے ڈر ہوگا)۔

فَفَزِعْنَا فَقُمْنَا۔ ہم گھبرا کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔

فَفَزِعَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَصْنَعِیْنَ۔ آپؐ نیند سے چونک پڑے فرمانے لگے یہ کیا کرتی ہو۔

فَفَزِعَ فَاَخْطَأَ۔ گھبرا کر غلطی کی۔

فَقِیْلَ لَہٗ لَمْ یَاْکُلْ فَفَزِعَ۔ لوگوں نے کہا آپ نے نہیں کھایا تب وہ گھبرا گئے (کہ نہ کھانے کا کیا سبب ہے)

لَمْ اَرَکَ فَزِعْتَ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ کَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَیِیٌّ۔ حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے آنے سے اس طرح تیار نہ ہوئے (کپڑے اپنے جسم پر درست نہیں کئے) جیسے حضرت عثمانؓ کے آنے

Marfat.com

پر ہوئے۔ فرمایا کہ عثمان رضؓ بڑے شرم والے آدمی ہیں (اس لئے میں نے بھی اُن سے شرم کی)

قَالَ لَهُ الْاَشْعَثُ لَاُ ضَرِّطَنَّكَ قَالَ كَلَّا اِنَّهَا لَعَزُوْمٌ مُفَزَّعَةٌ۔ اشعث بن قیس نے عمرو بن معدی کرب سے کہا میں تجھ کو پدادوں گا۔ عمرو نے کہا ہرگز نہیں میری سرین ہمت والی بہت ڈر کے موقعے دیکھی ہوئی ہے (یعنی میں بہت جنگیں کر چکا ہوں، خوف اور ہلاک کے مواقع دیکھ چکا ہوں میں تجھ سے پادرینے والا نہیں)

فَاِذَا جَاءَ فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ۔ جب وحی اُتر کر آجاتی ہے اُس وقت اُن کی گھبراہٹ موقوف ہوتی ہے (ایک روایت میں فُرِغَ ہے یعنی جب وحی آچکتی ہے اُس وقت اُن کے دل ڈر سے خالی ہوتے ہیں)

اِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَافْزَعُوْا اِلٰى مَسَاجِدِكُمْ۔ جب سورج میں گہن لگے تو مسجدوں کی پناہ لو وہاں جاکر نماز پڑھو، دُعا مانگو۔

بَابُ الْفَاءِ مَعَ السِّيْنِ

فَسْأٌ۔ پھاڑنا، چیرنا، پیٹھ پر لکڑی مارنا، روکنا۔
تَفْسِيْئٌ۔ پھاڑنا۔
تَفَسُّؤٌ۔ پھٹنا۔
فَسْحٌ۔ کشادگی، جگہ دینا، پروانہ راہداری۔
فَسَاحَةٌ۔ وسعت اور کشادگی۔
تَفْسِيْحٌ۔ جگہ دینا۔
تَفَسُّحٌ۔ کشادہ ہونا۔

فَسِيْحٌ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ہے) دونوں مونڈھوں میں کشادگی تھی (سینہ چوڑا تھا)

مَنْزِلٌ فَسِيْحٌ۔ کشادہ مکان۔

اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهُ مَفْسَحًا فِيْ عَدْلِكَ۔ یا اللہ انصاف کے گھر میں (یعنی قیامت کے دن) اُس کو کشادہ جگہ دے (وہاں کی تنگی اور ضیق سے بچادے)، ایک روایت میں فِيْ عَدْنِكَ ہے یعنی جنت العدن (بہشت) میں)

وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ۔ اُس کا گھر اچھا وسیع اور کشادہ ہے۔

الْكِنْ تَفَسَّحُوْا۔ لیکن کھل کر جگہ دیدو۔

لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ فِيْ فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهٖ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا۔ مسلمان کے دین میں ہمیشہ کشادگی اور وسعت رہتی ہے جب تک وہ ناحق خون نہ کرے (یعنی دوسرے کبیرہ گناہوں سے اُس کے دین میں ایسا خلل نہیں آتا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نااُمیدی ہو جب ناحق خون کیا تو خدا کی رحمت سے مایوس ہوگیا۔ بعضوں نے کہا فسحت سے یہ مراد ہے کہ اُس کو اعمالِ خیر کی توفیق رہتی ہے مگر ناحق خون کرنے والا۔ اُس کی شومی سے دوسرے اعمالِ خیر کی توفیق نہیں پاتا)

يَفْسَحَانِ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ مَدَّ بَصَرِهٖ۔ دونوں فرشتے اُس کی قبر کو جہاں تک نگاہ پہنچتی ہے کشادہ کر دیتے ہیں۔

يُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِيْنَ۔ اُس کی قبر ستر ہاتھ مکستر کشادہ کر دی جاتی ہے۔

فَسْخٌ۔ ضعیف ہونا، جاہل ہونا، خراب ہونا، بگاڑنا، توڑنا، کسی معاملہ کو باطل کرنا، موقوف کرنا، جُدا کرنا، ہٹانا، ڈال دینا پھینک دینا۔

فَسَخٌ۔ فاسد ہونا، بگڑ جانا۔

Marfat.com

تَفْسِیْخٌ۔ خوب بگاڑنا۔
اِنْفِسَاخٌ۔ بھول جانا۔
تَفَسُّخٌ۔ زائل ہو جانا، پھوٹ جانا۔
تَفَاسُخٌ۔ مل جل کر کسی معاملہ کو توڑ ڈالنا۔
کَانَ فَسْخُ الْحَجِّ رُخْصَةً لِاَصْحَابِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ حج کے احرام کو فسخ کر کے عمرہ کر ڈالنا یہ خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لئے ایک رخصت تھی (اور لوگوں کو ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ ائمہ ثلاثہ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن امام احمدؒ اور اہلحدیث کے نزدیک یہ رخصت عام ہے)۔
وَاِنَّ یُوْنُسَ تَفَسَّخَ مِنْهَا تَفَسُّخَ الرُّبَعِ تَحْتَ الْحِمْلِ الثَّقِیْلِ۔ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں ایسے پھٹ گئے جیسے پہلوٹا اونٹ بھاری بوجھ کے تلے بے طاقت ہو جاتا ہے (اس کا پوست پھٹنے لگتا ہے)۔
فَسَادٌ۔ یا فُسُوْدٌ۔ بگڑ جانا
تَفْسِیْدٌ اور اِفْسَادٌ۔ بگاڑنا۔
اِنْفِسَادٌ۔ بگڑنا۔
تَفَاسُدٌ۔ ناطہ توڑنا۔ (فاسد ضد ہے صحیح کی)
کَرِهَ عَشْرَ خِلَالٍ مِنْهَا اِفْسَادُ الصَّبِیِّ غَیْرَ مُحَرِّمِهٖ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس باتوں کو ناپسند کرتے تھے مگر اُن کو حرام نہیں کیا۔ اُن میں سے ایک بچّہ کا خراب کرنا (شیر خوارگی کی حالت میں اس کی ماں سے جماع کرنا جس کو غیلہ بھی کہتے ہیں کیونکہ ایسا کرنے سے کبھی عورت کو حمل رہ جاتا ہے اور بچہ اُس کا دودھ پی کر ناتوان ہو جاتا ہے)۔
اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ غَیْرَ مُفْسِدَةٍ۔ عورت خرچ کرے مگر بگاڑ کی نیت نہ ہو (یعنی معمول سے زیادہ خراب کرنا منظور نہ ہو جس کو خاوند ناپسند کرے)۔
اَمْسِکُوْا عَلَیْکُمْ اَمْوَالَکُمْ وَلَا تُفْسِدُوْهَا۔ اپنے مال و دولت کو محفوظ رکھو تباہ نہ کرو۔

دَمُ الْاِسْتِحَاضَةِ دَمٌ فَاسِدٌ۔ استحاضہ کا خون خراب خون ہے (بے کار۔ برخلاف حیض کے خون کے وہ تو بچہ کی غذا ہے)
بَیْعٌ فَاسِدٌ۔ جو بیع صحیح نہ ہو۔
فَسْرٌ۔ بیان کرنا، کھولنا، واضح کرنا، بیمار کا قارورہ دیکھنا بیماری پہچاننے کے لئے۔
تَفْسِیْرٌ۔ خوب کھول کر بیان کرنا، کھول دینا، واضح کرنا۔
اِسْتِفْسَارٌ۔ پوچھنا، مطلب کو کھول کر بیان کرنے کی درخواست کرنا۔
مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَاْیِهٖ۔ جو شخص اپنی رائے سے (جس کو سلف، صحابہؓ اور تابعین کے اقوال اور لغت کی تائید نہ ہو) قرآن کی تفسیر کرے (وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے)۔
فُسْطَاطٌ۔ خیمہ، ڈیرہ اور پرانے مصر کو بھی فسطاط کہتے ہیں اور ہر شہر کو۔
عَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّ یَدَ اللّٰهِ عَلَی الْفُسْطَاطِ۔ جماعت کے ساتھ رہو اس کو لازم کر لو اللہ تعالی کا ہاتھ شہر پر ہے (یہاں فسطاط سے مراد شہر ہے جہاں لوگ جمع رہتے ہیں۔ اور مصر اور بصرہ کو بھی فسطاط کہتے ہیں)۔
اِنَّهٗ اَتٰی عَلٰی رَجُلٍ قَدْ قُطِعَتْ یَدُهٗ فِیْ سَرِقَةٍ وَهُوَ فِیْ فُسْطَاطٍ فَقَالَ مَنْ اٰوٰی هٰذَا الْمُصَابَ فَقَالُوْا خُرَیْمُ بْنُ فَاتِكٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی اٰلِ فَاتِكٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گزرے جس کا چوری کی علت میں ہاتھ کاٹا گیا تھا وہ ایک ڈیرے میں تھا آپ نے فرمایا اس مصیبت کے مارے کو کس نے ٹھکانا دیا۔ لوگوں نے کہا خریم بن فاتک اسدی نے۔ فرمایا اللہ فاتک کی اولاد پر اپنی برکت اُتارے (گو وہ چور تھا مگر جب اُس کا ہاتھ کاٹا گیا تو سزا کافی ہو گئی اب اُس پر رحم کرنا اور اُس کی دلداری کرنا ضروری ہے)
اِذَا اُخِذَ فِی الْفُسْطَاطِ فَفِیْهِ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ وَاِذَا اُخِذَ خَارِجَ الْفُسْطَاطِ فَفِیْهِ اَرْبَعُوْنَ۔

Marfat.com

بھاگا ہوا غلام شہر کے اندر پکڑا جائے تو جو پکڑ کر
لائے اُس کو دس درہم ملیں گے اگر بستی کے باہر پکڑا جائے
تو اُس کو چالیس درہم ملیں گے۔

ضُرِبَ فُسْطَاطٌ عَلٰی قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔
عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کی قبر پر ایک شامیانہ لگایا گیا۔

جِرْوُ کَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ۔ ڈیرے کے تلے
ایک کتے کا بچہ پایا۔

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ وَّمَنِيْحَةُ
خَادِمٍ۔ بہتر خیرات یہ ہے کہ سایہ کے لئے کسی کو ڈیرہ
یا شامیانہ دے یا خدمت کے لئے لونڈی غلام عاریت
دے۔

حَتّٰى يَصِيْرَ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ اِيْمَانٍ
لَا نِفَاقَ فِيْهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا اِيْمَانَ
فِيْهِ۔ یہاں تک کہ لوگوں کے دو گروہ ہو جائیں گے ایک
گروہ ایمان والوں کا جن میں نفاق اور کفر کا نام نہ ہوگا۔ دوسرا
گروہ منافقوں اور کافروں کا جن میں ایمان کا نام نہ ہوگا۔
(قیامت کے قریب یہ فتنہ ہوگا جس کو فتنۂ احلاس
فرمایا۔ اُس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے)

دَخَلْتُ عَلٰی اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ فُسْطَاطَهٗ۔ امام ابو
عبداللہؒ کے پاس میں اُن کے ڈیرے میں گیا۔ (مجمع البحرین
میں ہے کہ فسطاط بالوں کا گھر جو خباء سے بڑا ہوتا ہے اُس
کی جمع فَسَاطِیْطُ ہے)

فَسْفَاسٌ۔ احمق، بے وقوف، اور ایک بوٹی
ہے بدبودار۔

فِسْقٌ۔ یا فُسُوْقٌ۔ نافرمانی کرنا۔ اللہ کا حکم نہ
ماننا۔ سیدھے راستہ سے مڑ جانا، حق بات کو چھوڑ دینا،
اطاعت سے نکل جانا۔

تَفْسِیْقٌ۔ بدکار بنانا، جھوٹا کہنا۔

اِنْفِسَاقٌ۔ نکلنا۔

فَاسِقٌ۔ بدکار، نافرمان، اللہ کے احکام سے نکل جانے
والا۔ (اُس کی جمع فُسَّاقٌ اور فَسَقَةٌ ہے)۔

خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ
پانچ بدجانور ہیں، یا شریر، یا موذی اُن کو حل میں ہوں یا
حرم میں مار ڈالا جائے۔

اِنَّ الْفُوَیْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَی النَّاسِ۔ چوہیا
لوگوں پر آگ لگا دیتی ہے۔ (بتی لے کر بھاگتی ہے اُس سے
آگ لگ جاتی ہے۔ (چوہیا کو فُوَیْسِقَة فرمایا کیونکہ وہ اپنے
بل سے نکلتی ہے اور لوگوں کو ستاتی ہے فساد مچاتی
ہے)۔

سُئِلَتْ عَنْ اَکْلِ الْغُرَابِ فَقَالَتْ وَمَنْ
یَاْکُلُہٗ بَعْدَ قَوْلِہٖ فَاسِقٌ۔ حضرت عائشہؓ سے کسی
نے پوچھا کوّا کھانا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو فاسق فرمایا تو اب کون اُس
کو کھائے گا (کوّا امام شافعیؒ اور اکثر علماء کے نزدیک حرام ہے
اور امام مالکؒ کے نزدیک حلال ہے مگر چونکہ ایذا دیتا ہے
اس لئے اُس کو فاسق فرمایا)

اُنْظُرُوْا اِلٰی اَمِیْرِنَا یَلْبَسُ ثِیَابَ الْفُسَّاقِ
ہمارے حاکم کو دیکھو فاسقوں کا لباس پہنتا ہے (اُس کا
لباس ریشمی ہوگا جس کا پہننا مردوں کو حرام ہے یا باریک
ہوگا جیسے دنیادار امیروں کا طریق ہے)

وَادْرَأْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔
یا اللہ! بدکار آدمیوں اور جنوں کی ایذا دہی سے مجھ
کو بچا لے۔

فِسِّیْقٌ۔ ہمیشہ بدکاری کرنے والا۔

اَلْفُسُوْقُ الْکَذِبُ۔ قرآن شریف میں جو آیا ہے۔
فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ تو
فسوق سے مراد جھوٹ ہے۔

فُسْکُلٌ۔ کمینہ پن، پیچھے رہنا۔

Marfat.com

معلوم ہوا) رجعت کرلی اور عورت یوں ہی رہی یہاں تک کہ اُس کی عدّت گزر گئی تو اب خاوند کا کوئی حق اُس عورت پر ہوگا یا نہیں۔ شریح نے کہا ایسی صورت میں خاوند کو بجو کی پھسکی ملے گی (یعنی خاوند اب کوئی حق اُس عورت پر نہ رکھے گا اور وہ اپنا نکاح دوسرے شخص سے کرسکتی ہے۔ بجو بہت کھاتا ہے اس لئے پادنا بھی بہت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خاوند کو اُس رجعت کے دعوٰی سے کچھ فائدہ نہ ملے گا۔ بعضوں نے کہا فسوۃ الضبع ایک درخت ہے جس کا پھل کچھ کام نہیں آتا۔ بعضوں نے کہا ایک بھاجی ہے بدبودار)

فُسَاءٌ اَوْضُرَاطٌ۔ پھسکی یا پاد۔

اِذَا فَسَا اَحَدُکُمْ۔ جب کوئی تم میں سے پادے (گوز لگائے)

مَا یَنْقُضُ الْوُضُوْءَ اِلَّا ضَرْطَۃٌ تَسْمَعُ حِسَّھَا اَوْ فَسْوَۃٌ تَشُمُّ رِیْحَھَا۔ وضو اس پاد سے ٹوٹے گا جس کی آواز سُنے یا پھسکی سے جس کی بدبُو سونگھے۔

ھُوَ اَفْحَشُ مِنْ فَاسِیَۃٍ۔ (یہ ایک مثل ہے یعنی) وہ گبریلے سے زیادہ خبیث ہے۔

باب الفاء مع الشّین

فَشَجَ۔ دونوں پاؤں کھول کر رکھنا پیشاب کرنے کے لئے۔

تَفَشَّجَ کے بھی یہی معنے ہیں۔

اِنَّ اَعْرَابِیًّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَفَشَجَ فَبَالَ۔ ایک گنوار مسجد میں آیا اُس نے دونوں پاؤں کشادہ کرکے پیشاب کردیا (نہایہ میں ہے کہ فَشَجَ تَفَاجَّ سے کم ہے اور تَفَشَّجَ زیادہ سخت ہے فَشَجَ سے)

فَفَشَجَتْ ثُمَّ بَالَتْ۔ اونٹنی نے پاؤں کشادہ کئے پھر پیشاب کیا (ایک روایت میں فَشَجَتْ ہے اُس کا بیان کتاب الشین میں گذر چکا)

فَشَحَ۔ چپت لگانا، ظلم کرنا، جھوٹ بولنا، چانٹا مارنا۔

فَشٌّ۔ ہوا نکال دینا، ڈکار لینا، جلدی دوھنا، چغلخوری کرنا، بن کنجی کے قفل کھولنا، مکر اور حیلہ سے تحلیل ہوجانا، سُست ہوجانا

اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَفُشُّ بَیْنَ اَلْیَتَیْ اَحَدِکُمْ حَتّٰی یُخَیَّلَ اِلَیْهِ اَنَّهٗ اَحْدَثَ۔ شیطان تم میں سے کسی کے دونوں چوتڑوں کے درمیان پھونک ماردیتا ہے اُس کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وضو ٹوٹ گیا (حالانکہ ریح نہیں نکلی صرف شیطان کے پھونک دینے سے وہم ہوگیا) عرب لوگ کہتے ہیں فُشَّ السِّقَاءَ۔ جب مشک میں سے ہوا نکال ڈالے)

لَا یَنْصَرِفُ حَتّٰی یَسْمَعَ فَشِیْشَھَا۔ (اگر نماز میں وہم ہوکر حدث ہوگیا تو) نماز نہ چھوڑے جب تک حدث کی آواز نہ سُنے (خواہ بڑی آواز ہو یا ہلکی آواز سرسراہٹ جیسے پھسکی میں ہوتی ہے)

فَشِیْشُ الْاَفْعٰی۔ سانپ کے چلنے کی سرسراہٹ

وَاِنِّیْ لَاَسْمَعُ بَیْنَ فَخِذَیْھَا مِنْ لَفَفِھَا مِثْلَ فَشِیْشِ الْحَرَابِشِ۔ میں اُس چھوکری کے دونوں سُرین ملے ہوئے ہونے کی وجہ سے اُس کی رانوں کے درمیان سے سانپوں کی سی سرسراہٹ کی آواز سُن رہا تھا۔

جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اَتَیْتُكَ مِنْ عِنْدِ رَجُلٍ یَکْتُبُ الْمَصَاحِفَ مِنْ غَیْرِ مُصْحَفٍ فَغَضِبَ حَتّٰی ذَکَرْتُ الزِّقَّ وَانْتِفَاخَهٗ قَالَ مَنْ قَالَ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ فَذَکَرْتُ الزِّقَّ وَانْفِشَاشَهٗ۔ ایک شخص حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں آپ کے پاس ایسے شخص کے پاس سے آرہا ہوں جو مصحف لکھتا ہے (یعنی قرآن شریف) اور اُس کے پاس مصحف نہیں ہوتا جس سے وہ نقل کرے بلکہ اپنی یاد اور حافظہ سے لکھتا ہے) یہ سُن کر حضرت عمرؓ ایسے غصہ ہوئے کہ مجھ کو مشک اور اُس کے پھولنے

Marfat.com

قَدْ فَسَّلْتَنِيْ أُمُّكُمْ۔ (اسماء بنت عمیسؓ نے حضرت علی رضؓ سے کہا تینؓ آدمی جن میں تم سب کے بعد ہو نیک ہیں۔ اسماء رضؓ پہلے حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کے نکاح میں تھیں پھر اُن کی شہادت کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کی زوجیت میں آئیں پھر اُن کے بعد حضرت علی رضؓ سے نکاح کیا۔ اسماءؓ کا مطلب یہ ہے کہ یہ تینوں شخص نیک اور صالح ہیں اور تم اُن کے آخری ہو۔ حضرت علی رضؓ نے اسماء رضؓ کی اولاد سے کہا) تمھاری ماں نے مجھ کو اخیر میں رکھا (یعنی سب کے بعد مجھ سے نکاح کیا۔ اصل میں فُسْکُلٌ اور فِسْکِلٌ اُس گھوڑے کو کہتے ہیں جو شرط میں سب کے پیچھے رہے)

فُسْکُوْلٌ۔ تابع، پیچھے رہنے والا۔

فَسْلٌ۔ دودھ چھڑانا۔

فَسَالَۃٌ۔ اور فُسُوْلَۃٌ۔ بے مروت، ذلیل اور خوار ہونا۔

فَسْلٌ۔ ذلیل، بے مروت۔ (اُس کی جمع فُسْلٌ اور فُسُوْلٌ اور فِسَالٌ اور فُسْلٌ ہے)

فُسُلٌ۔ احمق۔

لَعَنَ اللّٰہُ الْمُفَسِّلَۃَ وَالْمُسَوِّفَۃَ۔ اللہ نے اُس عورت پر لعنت کی جس کو اُس کا خاوند صحبت کے لئے بلائے وہ جھوٹ موٹ بہانہ کرے کہ میں ناپاک ہوں (حائضہ ہوں) اور اُس عورت پر جو ٹال مٹول کرے (اپنے خاوند کو صحبت نہ کرنے دے کہے کل کرنا، پرسوں کرنا۔ نہایہ میں ہے کہ فُسُوْلَۃٌ بمعنی سُستی اور درماندگی۔ جب اُس عورت نے حیض کا بہانہ کیا تو گویا خاوند کی شہوت اور خواہش کو سُست کر دیا)۔

اِشْتَرٰی نَاقَۃً مِّنْ رَجُلَیْنِ وَشَرَطَ لَھُمَا مِنَ النَّقْدِ رِضَاھُمَا فَاَخْرَجَ لَھُمَا کِیْسًا فَاَفْسَلَاہُ ثُمَّ اَخْرَجَ کِیْسًا اٰخَرَ فَاَفْسَلَا عَلَیْہِ۔ [illegible]ر رضؓ نے ایک اونٹنی دو شخصوں سے خریدی اور کہا تم تمھاری پسند کے موافق نقد روپیہ دیں گے۔ پھر ایک تھیلی نکالی لیکن اُن دونوں نے اُس کے روپیوں کو خراب اور کھوٹا کہا۔ آخر دوسری تھیلی نکالی اُس کو بھی خراب اور کھوٹا کہا۔

سِوَی الْحَنْظَلِ الْعَامِیِّ وَالْعِلْھِزِ الْفَسِلِ ایسا قحط پڑا کہ کھانے کو کچھ نہ رہا صرف اندرائن جس کو قحط کے سال میں تیار کرتے ہیں۔ اور خراب علہز رہ گیا۔ (علہز خون جس میں اونٹ کے بال ملاکر بھونتے ہیں اور قحط کے دنوں میں کھاتے ہیں)

کَثْرَۃُ النَّوْمِ دَلِیْلٌ عَلَی الْفُسُوْلَۃِ۔ بہت سونا سُستی اور رذالت کی دلیل ہے۔

وَاَنَا اُعَالِجُ فُسْلَانِیْ۔ میں اپنے کھجور کے پودوں پر کام کر رہا تھا (فَسِیْلَۃٌ کھجور کا پودا جو جڑ سے اُکھیڑ لیا جائے)۔

کَانَ یَسْتَقْرِضُ الدَّرَاھِمَ الْفُسُوْلَۃَ وَیَرُدُّ الْجِیَادَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھوٹے روپیہ قرض لیتے (یعنی جن میں بٹہ لگتا) اور ادائی میں کھرے روپیہ دیتے۔

فُسُوْحٌ۔ یا فُسَاحٌ۔ پُھسکی مارنا (یعنی ایسا پادنا جس میں آواز نہ ہو)۔

تَفَاسِیْ۔ ریح خارج کرنے کے لئے سُرین نکالنا، پادنے کے لئے چوتڑ اُٹھانا۔

فَسَّاءٌ۔ بڑا پُھسکی باز۔

مَفْسٰی۔ گانڈ، دُبر۔

سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ یُطَلِّقُ الْمَرْاَۃَ ثُمَّ یَرْتَجِعُھَا فَیَکْتُمُھَا رَجْعَتَھَا حَتّٰی تَنْقَضِیَ عِدَّتُھَا فَقَالَ لَیْسَ لَہٗ اِلَّا فُسْوَۃُ الضَّبُعِ۔ کسی نے شریح قاضی سے پوچھا ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی پھر چپکے سے (صرف زبان سے جس کو عورت نے نہیں سُنا نہ اُس کو

خیال بندھ گیا۔ پھر انہوں نے پوچھا یہ کون شخص ہے اُس نے کہا ابن اُم عبدؓ (یعنی عبداللہ بن مسعودؓ جو قرآن شریف کے حافظ اور بڑے قاری تھے) بس یہ سُن کر اُن کا غصّہ جاتا رہا یہاں تک کہ مجھ کو مشک اور اُس میں سے ہوا نکل جانے کا خیال بندھا۔ (مطلب یہ ہے کہ پہلے تو حضرت عمرؓ مارے غصّہ کے مشک کی طرح پھول گئے جب عبداللہؓ بن مسعود کا نام سُنا تو غصّہ بالکل جاتا رہا اور مشک میں سے جب ہوا نکل جاتی ہے اُس طرح دب گئے غصّہ جاتے رہنے کی یہ وجہ ہوئی کہ عبداللہ بن مسعودؓ خود حافظِ قرآن اور بڑے عالم اور قاری تھے وہ اگر اپنی یاد سے مصحف لکھیں تو اُن کو سزاوار تھا۔ پہلے حضرت عمرؓ یہ سمجھے کہ کوئی عامی کم علم شخص ایسا کر رہا ہے تو اس خیال سے غصّہ ہوئے کہ کہیں لکھنے میں غلطی نہ کرے اور لوگ اس کے لکھے ہوئے مصحف کو پڑھ کر گنہگار نہ ہوں)۔

فَقُلْتُ لَهُ اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَكَأَنَّهُ كَانَ سِقَاءٌ فُشَّ۔ میں نے ابن صیاد سے کہا ارے کم بخت دُت (دُور ہو) یہ سُن کر وہ اُس مشک کی طرح ہوگیا جس کا دہانہ کھول دیا گیا ہو (جو کچھ اُس میں تھا وہ نکل گیا ہو)

اَعْطِهِمْ صَدَقَتَكَ وَاِنْ اَتَاكَ اَهْدَلُ الشَّفَتَيْنِ مُنْفَشُّ الْمَنْخَرَيْنِ۔ تو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دے اگرچہ تیرے پاس زکوٰۃ تحصیل کرنے کو ایسا شخص آئے جس کے ہونٹ لٹکے ہوئے اور نتھنے کشادہ ہوں (ناک چپٹی جیسے حبشی لوگ ہوتے ہیں مطلب یہ ہے کہ امام کی طرف سے جو شخص سردار بنایا گیا ہو گو وہ ایک حبشی غلام حقیر شخص ہو اُس کی اطاعت کرنا اور زکوٰۃ اُس کے حوالہ کر دینا چاہیئے)

لَيْسَ فِيْهَا عَزُوْزٌ وَّلَا فَشُوْشٌ۔ اُن بکریوں میں کوئی بکری ایسی نہ تھی جس کے تھن کا سوراخ تنگ ہو (کہ اُس میں سے دودھ نہ نکلے) یا کشادہ ہو (کہ اُس میں سے دودھ برابر بہتا رہے)

خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَعَلَيْهِ فَشَاشٌ۔ مسجد کو گئے ایک موٹا کمبل اوڑھے ہوئے۔

لَاَفُشَّنَّكَ فَشَّ الْوَطْبِ۔ میں تیرا غرور ناک کی راہ نکال دوں گا۔

فَشْغٌ۔ اوپر چھا جانا، اُوپر ہونا۔

تَفَشُّغٌ۔ بمعنے فشغ ہے اور غالب ہونا۔

مُفَاشَغَةٌ۔ اُونٹنی کا ایک بچہ کھینچ کر اُس کو نحر کر ڈالنا دوسرا بچہ اُس کے تلے ڈال دینا۔

اِفْشَاغٌ۔ قلیل الخیر ہونا، مارنا۔

تَفَشُّغٌ۔ موٹے جوٹے خراب کپڑے پہننا (بعضوں نے کہا اچھے کپڑے پہننا) پھیل جانا۔

فُشَاغٌ۔ ایک قسم کی بیل ہے جس کے پتے نہیں ہوتے درختوں پر چڑھ کر اُن کو خراب کر دیتی ہے۔

هَلْ تَفَشَّغَ فِيْكُمُ الْوَلَدُ۔ (نجاشی حبش کے بادشاہ نے قریش کے لوگوں سے پوچھا) کیا تم میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کے دس بیٹے ہوں (اُنہوں نے کہا ہاں بعضوں کے اُس سے بھی زیادہ ہوتے ہیں)۔

اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ قَدْ تَفَشَّغَ۔ (مالک اشتر نے حضرت علیؓ سے کہا) یہ بات تو پھیل گئی (مشہور ہوگئی)۔

مَا هٰذِهِ الْفُتْيَا الَّتِيْ تَفَشَّغَتْ فِي النَّاسِ یہ کیا فتویٰ ہے جو لوگوں میں پھیل گیا ہے (ایک روایت میں تَشَغَّفَتْ ایک روایت میں تَشَعَّفَتْ ایک میں تَشَعَّبَتْ ہے اُن کا ذکر اُوپر گزر چکا ہے)

اِنَّ وَفْدَ الْبَصْرَةِ اَتَوْهُ وَقَدْ تَفَشَّغُوْا۔ بصرہ کے لوگ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اپنے موٹے جوٹے کپڑے پہنے ہوئے (زمخشریؒ نے کہا شاید صحیح تَقَشَّفُوْا ہو یعنی انہوں نے کوئی آراستگی نہیں کی)۔

Marfat.com

کَانَ اٰدَمُ ذَا ضَفِیْرَتَیْنِ اَفْشَغَ الثَّنِیَّتَیْنِ۔ حضرت آدم علیہ السلام کے سر پر دو زلفیں تھیں سامنے کے دانت باہر نکلے ہوئے (اوپر اُٹھے ہوئے)

اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ الَّذِیْ قَدْ تَفَشَّغَ فِی النَّاسِ اَھُوَ شَیْءٌ عَھِدَہٗ اِلَیْکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ یہ امر جو لوگوں میں پھیل گیا ہے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو اس کی خبر دی تھی یا تم کو اس بات میں کچھ وصیت کی تھی۔

فَشْفَشَۃٌ۔ ضعیف الرائے ہونا، کم عقل ہونا، بہت جھوٹ بولنا۔ چھڑکنا۔

سَمَّیْتُکَ الْفَشْفَاشَ۔ میں نے تیرا نام (یعنی تلوار کا) فشفاش رکھا (یعنی کُند، خراب جو اچھی طرح نہ بنائی گئی ہو۔ عرب لوگ کہتے ہیں فَشْفَشَ فِی الْقَوْلِ جب کوئی بہت جھوٹ بولے)۔

فَشْلٌ۔ سست ہونا، ناتوان ہونا، بودا ہونا، نامرد ہونا۔

فَشِلٌ۔ بودا، نامرد۔

تَفْشِیْلٌ۔ اور اِفْشَالٌ اور اِفْتِشَالٌ اور تَفَشُّلٌ فِشْل رکھنا، یعنی ہودے کا پردہ یا جو کپڑا عورت ہودے میں اپنے نیچے رکھتی ہے۔

کُنْتَ لِلدِّیْنِ یَعْسُوْبًا اَوَّلًا حِیْنَ نَفَرَ النَّاسُ عَنْہُ وَ اٰخِرًا حِیْنَ فَشِلُوْا۔ (حضرت علیؓ نے حضرت صدیق رضؓ کی تعریف میں کہا، تم تو دین کے سردار اور پیشوا رہے شروع میں جب دوسرے لوگ اس سے بھاگے اور اخیر میں بھی جب لوگوں نے نامردی کی (اسلام سے پھر جانے والوں کے ساتھ لڑنے میں سستی کی لیکن تم لڑائی پر مستعد ہوگئے اور دین کو سنبھال لیا)

فِیْنَا نَزَلَتْ اِذْ ھَمَّتْ طَّائِفَتَانِ مِنْکُمْ اَنْ تَفْشَلَا۔ جابرؓ نے کہا یہ آیت جب تم میں سے دو گروہوں نے نامردی اور بزدلی کا ارادہ کیا ہم لوگوں یعنی انصاریوں کے دو گروہ کے باب میں اُتری۔

سِوَی الْحَنْظَلِ الْعَامِیِّ وَالْعِلْھِزِ الْفَسْلِ۔ (کچھ کھانے کو نہ رہا) سوائے حنظل اور علہز کے جس کا رکھنے والا اور کھانے والا ضعیف اور ناتوان ہوتا ہے۔ (علہز کے معنے اوپر گزر چکے ہیں وہ فسل ہیں)

فَشْوٌ۔ یا فُشُوٌّ یا فُشِیٌّ۔ پھیلنا، مشہور ہونا، ظاہر ہونا

اِفْشَاءٌ۔ پھیلانا، ظاہر کرنا، مشہور کرنا، بہت جانور رکھنا۔

فَوَاشِیْ۔ بمعنے مواشی۔ یعنی گائے، بیل، بکری اونٹ وغیرہ۔

ضُمُّوْا فَوَاشِیَکُمْ۔ اپنے جانوروں کو ملاکر اپنے پاس رکھو۔

لَا تُرْسِلُوْا فَوَاشِیَکُمْ حَتّٰی تَذْھَبَ فَحْمَۃُ الْعِشَاءِ۔ اپنے جانوروں کو اُس وقت تک مت چھوڑو جب تک عشاء کی تاریکی باقی رہے جب تاریکی جاتی رہے اُس وقت چھوڑ دو۔

اَلرَّأْیُ اَنْ نُدْخِلَ فِی الْحِصْنِ مَا قَدَرْنَا عَلَیْہِ مِنْ فَاشِیَتِنَا۔ (جب ہوازن کے لوگوں نے مسلمانوں کے مقابلہ میں شکست پائی تو کیا کہنے لگے) اب رائے یہ ہے کہ جتنے جانور ہم اپنے قلعہ میں لے جاسکیں لے جائیں۔

فَلَمَّا رَاٰہُ اَصْحَابُہٗ قَدْ تَخَتَّمَ بِہٖ فَشَتْ خَوَاتِیْمُ الذَّھَبِ۔ (پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مُہر بنواکر سونے کی انگشتری پہنی تھی) جب آپ کے اصحابؓ نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہے تو سونے کی انگوٹھیاں پھیل گئیں (بہت لوگ اُن کو پہننے لگے)۔

اَفْشَی اللّٰہُ ضَیْعَتَہٗ۔ اللہ تعالیٰ اُس کی معاش میں ترقی دیتا ہے (تاکہ وہ دنیا میں مشغول ہوکر آخرت سے

Marfat.com

غافل ہو جائے۔ ایک روایت میں اَفْسَدَ اللّٰہُ ضَیْعَتَہٗ ہے یعنی اللہ اُس کی معاش بگاڑ دیتا ہے)۔

وَاٰیَۃُ ذٰلِکَ اَنْ یَّفْشُوَ الْفَاقَۃُ۔ اُس کی نشانی یہ ہے کہ محتاجی پھیل جائے گی۔

وَلْیُفْشُوا الْعِلْمَ۔ علم کو ظاہر کریں (لوگوں کو پڑھائیں سکھائیں)۔

کَانَ النَّاسُ فِیْہِ بِجَھْدٍ فَاَرَدْتُ اَنْ یَّفْشُوَ فِیْھِمْ۔ لوگ تکلیف میں تھے (اُن کو کھانا میسر نہ تھا) تو میں نے چاہا کہ قربانی کا گوشت اُن میں پھیلے (اُسی کو کھا کر پیٹ بھریں اور اسی وجہ سے میں نے تین دن سے زیادہ اُس کو جوڑ رکھنے سے منع کیا)۔

اَفْشُوا السَّلَامَ۔ سلام علیک ظاہر کرو (آپس میں جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملے تو سلام علیک کہے نہ کہ آداب اور بندگی اور کورنش جو کافروں کا طریق ہے)

ثُمَّ یَفْشُوْ فِیْھِمُ السِّمَنُ۔ پھر اُن میں مٹاپا پھیلے گا (اکثر لوگ موٹے اور فربہ ہوں گے)

فَشَا خَبَرُہٗ۔ اُس کی خبر تو مشہور ہوگئی۔

اِنْ رَاٰی حَسَنَۃً دَفَنَھَا وَاِنْ رَاٰی سَیِّئَۃً اَفْشَاھَا۔ اگر اچھی بات دیکھے تو اُس کو چھپا رکھے (کسی سے بیان نہ کرے) اگر بُری بات دیکھے تو اُس کو فاش کر دے (لوگوں میں پھیلا دے)

بَابُ الْفَاءِ مَعَ الصَّاد

فَصْحٌ۔ کھل جانا، روشنی غالب ہونا۔

فَصَاحَۃٌ۔ عمدہ اور صحیح اور شیریں کلام کرنا، دودھ پر سے پھین اُتار لینا۔

اِفْصَاحٌ۔ فصاحت کے ساتھ کلام کرنا، صاف ہونا، عید الفصح آنا، ظاہر ہونا، روشنی نمود ہونا۔

تَفَصُّحٌ اور تَفَاصُحٌ۔ فصیح بننا۔

غُفِرَلَہٗ بِعَدَدِ کُلِّ فَصِیْحٍ وَّاَعْجَمَ۔ اُس کی بخشش ہوگی ہر آدمی اور جانور کے شمار پر (نہایہ میں ہے کہ یہاں فصیح سے آدم زاد اور اعجم سے بے زبان جانور مراد ہے اور لغت میں فصیح اُس شخص کو کہتے ہیں جس کی زبان خوب چلتی ہو اور عمدہ اور خراب کلام کی معرفت رکھتا ہو، عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ فَصِیْحٌ اور لِسَانٌ فَصِیْحٌ۔ اور کَلَامٌ فَصِیْحٌ)۔

اِفْصَاحٌ۔ کھولنا، بیان کر دینا۔

اَلْاَذَانُ جَزْمٌ بِاِفْصَاحِ الْاَلِفِ وَالْھَاءِ۔ اذان کے اخیر حرف کو جزم دینا چاہئے (یعنی ہر کلمہ کے اخیر حرف کو) اور اللّٰہ میں الف اور ہاء کو خوب ظاہر کرنا چاہئے۔

مَنْ ذَکَرَ اللّٰہَ فِی الْاَسْوَاقِ غُفِرَلَہٗ بِعَدَدِ مَافِیْھَا مِنْ فَصِیْحٍ وَّاَعْجَمَ۔ جو شخص بازاروں میں اللہ کی یاد کرتا رہے (غافل نہ ہو) اُس کے اتنے گناہ بخشے جائیں گے جتنے وہاں آدمی اور جانور ہوں گے۔

عِیْدُ الْفِصْحِ۔ نصاریٰ کی مشہور عید ہے وہ اڑتالیس دن روزہ رکھتے ہیں پھر جو اتوار کا دن اُن کے بعد آتا ہے اُس میں عید کرتے ہیں اور اُس دن گوشت کھاتے ہیں۔

اَفْصَحَ الْاَعْجَمِیُّ۔ عجمی شخص نے عربی زبان میں بات کی اور غلطی نہیں کی۔

فَصْدٌ۔ یا فِصَادٌ۔ رگ چیر کر خون نکالنا، فصد کھولنا، قطع کرنا، جاری کرنا۔

تَفْصِیْدٌ۔ تھوڑے پانی میں بھگونا۔

اِفْصَادٌ۔ پھٹ جانا۔

تَفَصُّدٌ۔ اور اِنْفِصَادٌ۔ جاری ہونا، بہنا۔

کَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَیْہِ الْوَحْیُ تَفَصَّدَ عَرَقًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اُترتی تو آپؐ کے جسم سے پسینہ بہہ نکلتا (اُس کی شدت اور سختی سے)

Marfat.com

وَاِنَّ جَبِیْنَہٗ لَیَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔ آپ کی پیشانی سے پسینہ بہہ نکلتا۔

وَفَصَدْنَا عَلَیْھَا فَلَا اَنْسٰی تِلْکَ الْاُکْلَۃَ (جب ہم کو خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو قتل کرنا شروع کیا ہے تو ہم بھاگے اور ایک خرگوش کا ٹکڑا زمین میں گڑا ہوا پایا ہم نے اس پر اونٹ کا خون بہایا (یعنی اونٹ کی فصد لے کر پھر اس کو پکایا اور کھایا) میں اس کھانے کو کبھی نہیں بھولوں گا (عرب لوگ ضرورت کے وقت زندہ اونٹ کا خون نکال کر اس کو کھاتے)

لَمْ یُحْرَمْ مَنْ فُصِدَ لَہٗ۔ (یہ ایک مثل ہے یعنی جس کا کچھ تھوڑا سا بھی مطلب پورا ہوگیا تو وہ محروم نہیں ہوا گو پورا مطلب حاصل نہ ہو (جیسے انگریزی میں کہتے ہیں سم تھنگ از بیٹر دین نو تھنگ

SOMETHING IS BETTER THAN NOTHING

محیط میں ہے کہ دو شخص ایک شخص کے پاس رات کو جاکر مہمان رہے تھے جب صبح ہوئی تو دونوں مہمان ملے اور ایک نے دوسرے سے پوچھا کہو تم کو کیا مہمانی ملی یعنی ضیافت میں کیا کھایا اس نے کہا مَا قُرِیْتُ وَلٰکِنْ فُصِدَ لِیْ میری تو کچھ ضیافت نہیں ہوئی لیکن اونٹ کی فصد کھولی گئی اور اس کا خون میں نے کھایا پھر یہ ایک مثل ہوگئی جو اس وقت کہی جاتی ہے جب آدمی کی کل احتیاج پوری نہ ہو لیکن کسی قدر حصہ مل جائے)۔

فَصٌّ۔ نگینہ جو انگشتری میں جمایا جاتا ہے، حقیقت اور اصل جوڑ۔

فَصِیْصٌ۔ تر ہونا، بہنا، آہستہ رونا، حاصل ہونا، الگ کرنا، نکالنا۔

تَفْصِیْصٌ۔ انگشتری میں نگ لگانا۔

اِنْفِصَاصٌ۔ جدا ہونا۔

اِفْتِصَاصٌ۔ جدا کرنا۔

اِسْتِفْصَاصٌ۔ نکالنا۔

وَجَعَلَ فَصَّہٗ مِمَّا یَلِی الْکَفَّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشتری کا نگینہ، ہتھیلی کی طرف رکھا (گو اوپر بھی رکھنا جائز ہے جیسے ابن عباسؓ کیا کرتے تھے)

کَانَ فَصُّہٗ مِنْہُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نگینہ بھی چاندی کا تھا جیسے انگوٹھی چاندی کی تھی۔ ایک روایت میں فَصٌّ حَبَشِیٌّ ہے یعنی نگینہ عقیق کا تھا۔ کیونکہ عقیق حبش اور یمن میں پیدا ہوتا ہے)

اَلْفَصُّ یُتَّخَذُ مِنْ اَحْجَارِ زَمْزَمَ۔ زمزم کے کنویں سے جو پتھر نکلیں اُن کا نگینہ بنایا جائے (کیونکہ وہ متبرک ہیں۔ مراد وہ پتھر ہیں جو زمزم کے کنویں کو صاف کرنے پر اس کے اندر سے نکلیں)۔

فَصْعٌ۔ نچوڑنا، یا پوست میں سے نکالنا، انگلیوں سے ملنا نرم کرنے کے لئے، عطا کرنا، اُتارنا۔

تَفْصِیْعٌ۔ گوز یا پھسکی مارنا، عطا کرنا۔

اِنْفِصَاعٌ۔ نکلنا۔

اِفْتِصَاعٌ۔ بمعنے فَصْعٌ ہے۔

اَجْلَعُ اَفْصَعُ۔ ننگا، ستر کھلا ہوا، برہنہ۔

نَھٰی عَنْ فَصْعِ الرُّطَبَۃِ۔ کھجور کا پوست نکالنے سے منع کیا۔ (اس غرض سے کہ جلد پک جائے۔ عرب لوگ کہتے ہیں فَصَعْتُ الشَّیْءَ مِنَ الشَّیْءِ یعنی میں نے اس چیز کو اس چیز میں سے نکال لیا)

فَصْفَصَۃٌ۔ جلدی کرنا، سچی خبر لانا، جدا کرنا۔

تَفَصْفُصٌ۔ جدا ہونا۔

فُصَافِصٌ۔ مضبوط، سخت آدمی۔

فُصَافِصَۃٌ۔ شیر۔

فِصْفِصَۃٌ۔ ایک گھاس ہے۔ (اس کی جمع فَصَافِصُ ہے)۔

Marfat.com

لَيْسَ فِي الْفُصَافِصِ صَدَقَةٌ۔ ہرے چارے میں (جو جانور کھلاتے ہیں) زکوٰۃ نہیں ہے (جس کو قَتٌّ کہتے ہیں سوکھ جائے تو اُس کو قَضْبٌ کہیں گے)۔

فَصْلٌ۔ نکل جانا، چھوٹا دانہ نکلنا، کاٹنا، جُدا کرنا، فیصلہ کرنا، آڑ کرنا، دودھ چھڑانا، جس کو فِصَال بھی کہتے ہیں۔

تَفْصِيْلٌ۔ جدا جدا فصلیں مقرر کرنا، کھول کر بیان کرنا۔ (یہ ضد ہے اِجْمَالٌ کی) جُدا کرنا۔

اِفْصَالٌ۔ دودھ چھڑانے کا وقت آنا۔

اِنْفِصَالٌ۔ جُدا ہونا، کٹ جانا، فیصل ہونا۔

اِفْتِصَالٌ۔ دودھ چھڑانا۔

فَوَاصِلُ۔ قرآن مجید کی آیتوں کے اخیر جملے (جیسے اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وغیرہ)

فَصْلٌ لَا نَزْرٌ وَّلَا هَذْرٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام کھلا ہوا صاف صاف تھا، یا حق اور باطل میں جُدا کرنے والا تھا نہ تو ضرورت سے کم تھا اور نہ فضول تھا (بے ضرورت)۔

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ۔ قرآن ایک فیصلہ کرنے والا کلام ہے۔

فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ۔ ہم کو ایسا حکم دیجئے جو قطعی ہو پلٹ نہ سکے۔

هُوَ الْفَصْلُ۔ قرآن حق اور باطل میں جُدائی کرنے والا ہے۔

فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتٰبِ اَكْلَةُ السَّحُوْرِ۔ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں یہی فرق ہے کہ ہم سحری کھاتے ہیں وہ سحری نہیں کھاتے۔

مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فَاصِلَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبِسَبْعِمِائَةٍ۔ جو شخص اللہ کی راہ میں ایسا خرچ کرے جو اُس کے ایمان اور کفر میں جدائی کر دے یا اپنے مال میں سے اُس کو علیحدہ اور جُدا کر دے تو اُس کو سات سو گنا اجر ملے گا۔

مَنْ فَصَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمَاتَ اَوْ قُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔ جو شخص اللہ کی راہ میں اپنے شہر یا مکان سے جُدا ہو پھر وہ مر جائے یا مارا جائے تو وہ شہید ہے۔ (یعنی جہاد کے لئے جب گھر سے نکل چکا تو اگر اپنی موت سے بھی مر جائے تو وہ شہید ہوگا)۔

لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِصَالٍ۔ دودھ چھٹنے کے بعد (یعنی دو برس کے بعد) پھر دودھ پینے سے رضاعت کی حُرمت نہ ہوگی۔

فَصِيْلٌ۔ اونٹ کا وہ بچہ جو اپنی ماں سے جُدا کر دیا جائے اُس کا دودھ چھٹ گیا ہو اور کبھی گائے کے بچے کو بھی فَصِيْلٌ کہتے ہیں (جیسے فَاشْتَرَيْتُ بِهٖ فَصِيْلًا مِّنَ الْبَقَرِ میں۔ ایک روایت میں فَصِيْلَةٌ ہے یعنی گائے کا وہ بچھڑا جس کا دودھ چھٹ گیا ہو)

اِنَّ الْعَبَّاسَ كَانَ فَصِيْلَةَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔ حضرت عباسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت نزدیک کے رشتہ دار تھے (یہ فَصِيْلَةٌ سے ماخوذ ہے یعنی ران کے گوشت کا ایک ٹکڑا)۔

كَانَ عَلٰى بَطْنِهٖ فَصِيْلٌ مِّنْ حَجَرٍ۔ اُن کے پیٹ پر پتھر کا ایک ٹکڑا تھا۔

فِيْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِّنَ الْاِنْسَانِ ثُلُثُ دِيَةِ الْاِصْبَعِ۔ انگلی کی ہر پور کی دیت ایک تہائی ہے انگلی کی دیت کی (کیونکہ ہر انگلی میں تین پوریں ہوتی ہیں)۔

كَانَتِ الْفَيْصَلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ۔ میرے اور اُن کے درمیان قطع تعلق ہوتا۔

فَلَوْ عَلِمَ بِهَا لَكَانَتِ الْفَيْصَلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ اگر وہ اُس کو جان لیتے تو میری اور اُن کی ترکِ ملاقات ہو جاتی۔

Marfat.com

لَمْ يَسْجُدْ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مفصّل کی کسی سورت میں سجدہ نہیں کیا (مُفَصَّل قرآن شریف کی اُس منزل کو کہتے ہیں جو سورۂ حجرات[1] سے لے کر اخیر تک ہے)

لَا تُبَاعُ حَتّٰى يُفَصَّلَ. اگر جڑاؤ زیور ہو تو جب تک اُس کے نگ سونے یا چاندی سے جُدا نہ کئے جائیں اُس کو نہ بیچا جائے (یعنی اگر وہ زیور سونے کا ہو تو سونے کے بدلے اگر چاندی کا ہو تو چاندی کے بدلے اُس کا بیچنا درست نہیں کیونکہ کمی بیشی کا احتمال ہے)

اِنْ مَاتَا وَكَانَتْ فُصِلَتِ الْهَدِيَّةُ. اگر تحفہ بھیجنے والا اور جس کو تحفہ دیا گیا دونوں مر گئے اور تحفہ بھیجنے والے سے تحفہ جُدا ہو گیا (یعنی اُس نے روانہ کر دیا)

يَفْصِلُ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ. کُلّی اور ناک کے اندر پانی ڈالنے میں جُدائی کرتے (یعنی کُلّی کے لئے علیحدہ چلّو لیتے اور ناک کے لئے علیحدہ مگر صحیح روایت یہ ہے کہ ایک ہی چلّو لے کر آدھے سے کُلّی کرتے اور آدھا ناک میں ڈالتے)

هُمْ اَصْلِيْ وَفَصْلِيْ. وہ میرے اصل ہیں (یعنی خاندان) اور میری زبان ہیں۔

فَصْلٌ. موسم کو بھی کہتے ہیں (وہ چار ہیں ربیع (بہار) اور خریف (خزاں) اور شتا (سرما) اور صیف (گرما)

فَاصَلْتُ شَرِيْكِيْ. میں اپنے ساجھی سے جُدا ہو گیا۔

فَصْمٌ. توڑنا بن الگ کئے ہوئے (اگر الگ کر دیا جائے تو اُس کو قَصْمٌ کہتے ہیں) کاٹنا۔

فُصِمَ الْبَيْتُ. گھر گر گیا۔

اِنْفِصَامٌ. موقوف ہو جانا، دور ہونا۔

تَفَصُّمٌ اور **اِنْفِصَامٌ.** ٹوٹ جانا، کٹ جانا۔

دُرَّةٌ بَيْضَاءُ لَيْسَ فِيْهَا وَصْمٌ وَّلَا فَصْمٌ. سفید چمکدار موتی ہے بے داغ بے پھٹن۔

اِنِّيْ وَجَدْتُ فِيْ ظَهْرِيْ اِنْفِصَامًا. میں نے اپنی پشت میں ٹوٹن پائی (یعنی پیٹھ ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے ٹوٹ گئی، پھٹ گئی۔ ایک روایت میں اِنْقِصَامًا ہے قاف سے معنی قریب وہی ہیں)

اِسْتَغْنُوْا عَنِ النَّاسِ وَلَوْ عَنْ فَصْمَةِ السِّوَاكِ. لوگوں سے بے پرواہ رہو (اُن کی طرف اپنی احتیاج نہ لے جاؤ) اگرچہ مسواک کا ایک ٹوٹا ہوا ٹکڑا تم کو درکار ہو (جب بھی اُن سے نہ مانگو۔ جب آدمی کسی سے اپنی حاجت پیش نہ کرے گا تو سب اُس کے دوست ہوں گے اُس سے ملاقات کرنے میں خوش ہوں گے)

فَيُفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ. پھر وحی کا سلسلہ موقوف ہو جاتا ہے (کٹ جاتا ہے) اور میں وحی کو یاد کر چکتا ہوں (اُس کا مضمون میرے دل میں جم جاتا ہے)

فَيُفْصِمُ عَنْهُ الْوَحْيُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا. پھر وحی آپ پر سے بند ہو جاتی ہے (اُس کا سلسلہ کٹ جاتا ہے) اور آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ پھوٹ نکلتا ہے (وحی کی سختی اور شدت سے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَفْصَمَ الْمَطَرُ. یعنی پانی برسنا موقوف ہوا، اَبر کھل گیا۔ بعضوں نے يَفْصِمُ باب ضَرَبَ سے روایت کیا ہے)۔

فَصْيٌ. جُدا کرنا، دور کرنا۔

تَفْصِيَةٌ. چھڑانا، جُدا کرنا۔

مُفَاصَاةٌ. جُدا ہونا۔

اِفْصَاءٌ. خلاصی پانا، گزر جانا، موقوف ہو جانا، جُدا ہونا۔

اِنْفِصَاءٌ. خلاصی پانا، نکل جانا۔

فَصًى. انگور کا دانہ۔

---

[1] یا والصّٰفّٰت سے اخیر تک یا جاثیہ سے یا قتال (محمد) سے یا الفتح سے یا قٓ سے یا صف سے یا تبارک سے یا سبّح سے یا والضحٰی سے اخیر تک ۱۲ منہ

Marfat.com

لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ قُلُوْبِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا. قرآن شریف لوگوں کے دلوں سے اُس سے بھی جلد نکل جاتا ہے جتنا جلد جانور اپنے بندھنوں سے نکل بھاگتے ہیں (اُن کی رسّی ٹوٹ جائے یا کھل جائے تو فوراً نکل بھاگتے ہیں. ایسا ہی قرآن کو نہ پڑھتے رہو تو بالکل بھول جاتا ہے دل سے نکل جاتا ہے.
عرب لوگ کہتے ہیں تَفَصَّيْتُ مِنَ الْاَمْرِ تَفَصِّيًا میں نے اُس کام سے مخلصی پائی).

اَلْفَصِيَّةُ وَاللّٰهِ لَا يَزَالُ كَعْبُكَ عَالِيًا. قسم خدا کی اب تو فراغت اور چین ہے خدا کرے تمہارا مرتبہ ہمیشہ بلند رہے (یعنی اب تنگی اور تکلیف سے نجات مل گئی).

بَابُ الفاء مع الضّاد

فَضِيخٌ. پسینہ.

تَفَضُّخٌ. بالوں کی جڑیں پسینہ سے تر ہونا لیکن بہنا نہیں، کشادہ ہونا.

اِنْفِضَاجٌ. کے بھی وہی معنے ہیں. اور ناتوان ضعیف ہونا، بہت موٹا ہونا.

لَقَدْ تَلَافَيْتُ اَمْرَكَ وَهُوَ اَشَدُّ اِنْفِضَاجًا مِنْ حَقِّ الْكَهُوْلِ. (عمرو بن عاصؓ نے معاویہ سے کہا میں نے تمہارا کام اُس وقت درست کیا جب وہ مکڑی کے جالے سے بھی زیادہ بودا تھا. (حقیقت میں اگر عمرو بن عاصؓ جو تدبیر اور رائے اور مکر و فریب میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے معاویہ کی مدد نہ کرتے تو کبھی اُن کو حکومت اور خلافت نصیب نہ ہوتی. معاویہ نے بھی عمرو بن عاصؓ کے اس احسان کا یہ بدلہ دیا کہ اُن کو مصر کا حاکم بنا دیا).

فَضْحٌ. ذلیل کرنا، رسوا کرنا، عیب کھولنا.

فَضِيْحَةٌ. ذلت، رسوائی. (جیسے فُضُوْحٌ اور فُضُوْحَةٌ اور فَضَاحَةٌ اور فِضَاحٌ ہے) اور ظاہر ہونا، روشنی غالب ہونا.

فَضَائِحُ. عیوب. (یہ جمع ہے فَضِيْحَةٌ کی).

اِنَّ بِلَالًا اَتٰی لِيُؤْذِنَهٗ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَشَغَلَتْ عَائِشَةُ بِلَالًا حَتّٰی فَضَحَهُ الصُّبْحُ. حضرت بلالؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز کی خبر دینے کو آئے حضرت عائشہؓ نے اُن کو کسی کام میں لگا دیا یہاں تک کہ صبح کی روشنی آدھمکی یا نمودار ہو گئی.

فَضَحْتِ النِّسَاءَ. تم نے عورتوں کو فضیحت (رسوا) کیا (ایسی بات بیان کی جس سے عورتوں کا پُرشہوت ہونا نکلتا ہے).

فَنَفْضَحُهَا عَلٰی اَعْيُنِ النَّاسِ. ہم لوگوں کی آنکھوں کے سامنے اُس کو فضیحت کریں گے.

خَشِيْتُ اَنْ اَفْتَضِحَ. مجھ کو رسوائی کا ڈر ہوگا.

مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرٰةِ قَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے پوچھا تمہاری توراۃ میں زنا کی کیا سزا ہے؟ انہوں نے کہا یہی کہ زنا کرنے والوں کو فضیحت کریں اور اُن کو کوڑے لگائیں.

اَللّٰهُمَّ لَا تَفْضَحْنَا بَيْنَ خَلْقِكَ. یا اللہ اپنی مخلوق کے سامنے ہم کو فضیحت مت کر (قیامت کے دن اپنے بندوں کے سامنے ہمارے عیب اور گناہ مت کھول).

صِفْ لِيْ بَغْلَةً فَضْحَاءَ. میرے لئے ایک فضحاء خچر تلاش کر. (میں نے عرض کیا فضحاء کیا؟ فرمایا کالے رنگ کا سفید پیٹ سفید پاؤں سفید تھوتنی).

فَضْخٌ. جوف دار چیز کو توڑنا. (جیسے خربوزہ، انار، تربوز کوٹ وغیرہ، سر توڑنے میں بھی فَضَخَ رَاْسَهٗ کہتے ہیں، پھوڑنا. (جیسے فَضَخَ عَيْنَهٗ اُس کی آنکھ پھوڑ دی

Marfat.com

اِفْضَاخٌ۔ پھوڑنے اور توڑنے کا وقت آپہنچا۔

اِنْفِضَاخٌ۔ ٹوٹنا پھوٹنا، کشادہ ہونا، کھل جانا، خوب رونا۔

اِفْتِضَاخٌ۔ توڑنا، پھوڑنا۔

تَفْضِیْخٌ۔ پھوڑنا۔

اِذَا رَاَیْتَ فَضْخَ الْمَاءِ فَاغْتَسِلْ۔ جب پانی کودنا دیکھے (یعنی منی نکلنا) تو غسل کر۔

فَضِیْخٌ۔ وہ شراب جو گدر کھجور سے توڑ کر بنائی جائے اُس کو آگ نہ دکھائی جائے۔ اگر اس میں پختہ سوکھی کھجور ملا دی جائے تو اُس کو خلیط کہیں گے۔

نَعْمَدُ اِلَی الْحُلْقَانَةِ فَنَفْتَضِخُهٗ۔ ہم گدر کھجور کو لیتے اُس کو توڑتے۔

سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْفَضِیْخِ فَقَالَ لَیْسَ بِالْفَضِیْخِ وَلٰکِنْ هُوَ الْفَضُوْخُ۔ عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا فضیخ پینا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا وہ فضیخ نہیں ہے بلکہ فضیحت کرنے والا ہے (جو پیئے گا وہ ذلیل اور رسوا ہو گا)۔

اِنْ قَرِبْتَهَا فَضَخَتْ رَاْسَكَ بِالْحِجَارَةِ۔ اگر تو اُس کے نزدیک جائے تو پتھر سے تیرا سر پھوڑ ڈالے گی۔

مَسْجِدُ الْفَضِیْخِ۔ مدینہ کی ایک مسجد ہے۔

فَضٌّ۔ توڑنا، جُدا کرنا، ازالۂ بکارت کرنا، سوراخ کرنا، بہانا، تقسیم کرنا، دانت توڑنا۔

تَفْضِیْضٌ۔ آراستہ کرنا، چاندی کا ملمع کرنا یا چاندی جوڑنا۔

تَفَضُّضٌ۔ اور اِنْفِضَاضٌ۔ متفرق ہونا۔

اِنْفِضَاضٌ۔ ٹوٹنا، بہنا۔

اِفْتِضَاضٌ۔ ازالۂ بکارت کرنا، عدت توڑنا، خوشبو لگا کر یا پرندے کو فرج پر پھیر کر جیسے جاہلیت کے زمانہ کی رسم تھی۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ امْتَدَحْتُكَ فَقَالَ قُلْ لَا یَفْضُضِ اللّٰهُ فَاكَ۔ حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے آپؐ کی مدح کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہو اللہ تمہارا منہ نہ توڑے (یعنی تمہارے دانت نہ ٹوٹیں)۔ (اور نابغہ جعدی نے جب اپنا رائی قصیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا اور اس شعر پر پہنچا ؎

بلغنا السماء مجدا وفخرا وسوددا
وانا لنرجو فوق ذلك مظهرا

یعنی ہم بزرگی اور فخر اور سرداری میں آسمان تک پہنچ گئے اور اب اُمید ہے کہ اُس سے بھی اُوپر چڑھیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو لیلےٰ اب کہاں جانا چاہتے ہو یعنی آسمان سے بھی اوپر کیا چیز ہے؟ نابغہ نے عرض کیا بہشت یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تیرے دانت نہ توڑے۔ پھر وہ ایک سو بیس (۱۲۰) برس جیئے اُن کا ایک دانت بھی نہ گرا)

ثُمَّ جِئْتَ بِهِمْ لِبَیْضَتِكَ لِتَفُضَّهَا۔ پھر آپ اُن کو اپنے انڈے کے پاس لے کر آئے تاکہ اُس کو توڑ ڈالیں۔

حَتّٰی یَفُضَّ كُلَّ شَیْءٍ مِّنْهُ۔ یہاں تک کہ ہر چیز اُس کی توڑ ڈالے گا۔

لَا یَحِلُّ لَكَ اَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ۔ تجھ کو مُہر توڑنا (یعنی ازالۂ بکارت کرنا) حلال نہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّ خَدَمَتَكُمْ۔ شکر اللہ کا جس نے تمہارا جتھا توڑ ڈالا۔

فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ فَضَضِ الْحَصٰی اَقْبَلَ عَلٰی سَلْمَانَ بْنِ رَبِیْعَةَ فَكَلَّمَهٗ۔ جب کنکریوں کے پھیلاؤ سے پار ہو گئے تو سلمان بن ربیعہ کی طرف متوجہ ہوئے اُن سے بات کی۔

Marfat.com

قَالَتْ لِمَرْوَانَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اَبَاكَ وَاَنْتَ فَضَضٌ مِّنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ۔ حضرت عائشہؓ نے مروان سے کہا (جب اُس نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے بدزبانی کی اور کہا کہ یہ آیت وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَا اخیر تک تمہاری ہی شان میں اُتری ہے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے باپ (حکم) پر لعنت کی ہے اور تو اللہ کی لعنت کا ایک ٹکڑا ہے (ملعون کا نطفہ ہے تو تو بھی ملعون ہوا۔ ایک روایت میں فُظَاظَةٌ مِّنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ ہے۔ یعنی اللہ کی لعنت سے بچڑا ہوا ہے یعنی ملعون کا نطفہ ہے)

لَوْ اَنَّ اُحُدًا اِنْفَضَّ مِمَّا صُنِعَ بِابْنِ عَفَّانَ لَحَقَّ لَهٗ اَنْ يَّنْفَضَّ۔ حضرت عثمان رض کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اگر کوہِ اُحد اُس سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے تو واجبی ہے۔

فَجَاءَ رَجُلٌ بِنُطْفَةٍ فِیْ اِدَاوَةٍ فَافْتَضَّهَا۔ پھر ایک شخص تھوڑا سا پانی ایک ڈول میں لے کر آیا اور اُس کو بہا دیا۔ (ایک روایت میں فَانْقَضَّهَا ہے قاف سے یعنی اُس کا دہانہ کھول دیا)

كَانَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَّلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتٰى بِدَابَّةٍ شَاةٍ اَوْ طَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهٖ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَیْءٍ اِلَّا مَاتَ۔ جاہلیت کے زمانہ میں جب عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ ایک کھنڈر میں چلی جاتی اور خراب کپڑے پہن لیتی ایک سال تک وہیں پڑی رہتی اس کے بعد ایک جانور لے کر آتے بکری یا پرندہ وہ اُس کو اپنی شرمگاہ سے رگڑتی پھر کم ایسا ہوتا کہ جس جانور سے وہ شرمگاہ رگڑتی وہ زندہ رہتا بلکہ مر جاتا۔

كَانَتِ الْمُعْتَدَّةُ لَا تَمَسُّ طِيْبًا وَّلَا تَغْتَسِلُ وَلَا تُقَلِّمُ ظُفْرًا وَّلَا تَقْرَبُ شَيْئًا مِّنْ اُمُوْرِ التَّنْظِيْفِ ثُمَّ تَخْرُجُ بَعْدَ الْحَوْلِ بِاَقْبَحِ مَنْظَرٍ فَتَفْتَضُّ عِدَّتَهَا بِطَائِرٍ۔ جاہلیت کے زمانہ میں عدت والی عورت نہ خوشبو لگاتی نہ غسل کرتی نہ ناخن تراشتی غرض کوئی کام صفائی اور پاکی کا نہ کرتی سال بھر تک اسی حال میں رہتی پھر سال کے بعد ایک بھیانک شکل میں باہر نکلتی اور اپنی عدت ایک پرندے سے توڑتی (اُس کو شرمگاہ پر رگڑ کر عدت ختم کرتی)

جَمَعُوا الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ عُثْمَانَ وَفَضَّضُوا الْمَصَاحِفَ۔ لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں قرآن کو جمع کیا اور دوسرے تمام مصحفوں کو چاک کر ڈالا (جو پہلے لکھے گئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ دوسرے سب مصحف جلا دیئے گئے)

هِیَ طَالِقٌ اِنْ نَّكَحْتُهَا حَتّٰى اٰكُلَ الْفَضِيْضَ جب تک میں فضیض نہ کھاؤں اور اُس سے نکاح کروں تو اُس کو طلاق ہے (فضیض کہتے ہیں کھجور کے خوشہ کو جو شروع میں نکلے اور متفرق اور پریشان اور خوش اور رواں پانی اور ریزہ اور پراگندہ کو بھی کہتے ہیں)

فَقَبَضَ ثَلٰثَةَ اَصَابِعَ مِنْ فِضَّةٍ فِيْهَا مِنْ شَعْرٍ۔ یہاں فضہ سے چاندی کی بنی ہوئی چیز مراد ہے جس میں بال چھوڑ دیئے گئے ہوں ایک روایت میں مِنْ قُصَّةٍ ہے یعنی بالوں کا گچھا)۔

اِنْفَضَّتْ اَوْصَالُهٗ۔ اُس کے جوڑ جدا ہو گئے۔

فَضَّ الْمَاءَ يَا اِفْتَضَّهٗ۔ پانی بہایا۔

اَقْبَلَ عِيْرٌ وَّنَحْنُ نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ فَانْفَضَّ النَّاسُ اِلَيْهَا فَمَا بَقِیَ غَيْرُ اِثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا وَّاَنَا مِنْهُمْ۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی

Marfat.com

ہیں تھے (یعنی خطبہ سُن رہے تھے) اتنے میں غلہ کا ایک قافلہ آیا لوگ جُدا ہو کر اُدھر چل دیئے (قافلہ دیکھنے کو) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے اُن میں ایک میں تھا۔

لِجَامٌ مُفَضَّضٌ۔ چاندی جڑی ہوئی لگام۔

فَضْفَضَةٌ۔ کشادہ ہونا، فارغ ہونا۔

فَضْفَاضٌ۔ وسیع اور کشادہ۔

فَضْفَاضَةٌ۔ موٹی۔ لمبی جسیم عورت۔

اَبْيَضُ فَضْفَاضُ الرِّدَاءِ وَالْبُدْنِ سفید رنگ کشادہ سینہ کشادہ ہاتھ۔ (رِدَاء سے سینہ اور بُدْن سے ہاتھ مراد ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ بہت دینے والے سخی تھے)۔

كُنْتُ مَعَ اَنَسٍ فِىْ يَوْمٍ مَّطِيْرٍ وَّالْاَرْضُ فَضْفَاضٌ۔ ابن سیرین رضؓ نے کہا میں ایک بارش کے دن انس رضؓ کے ساتھ تھا اور زمین پر پانی ہی پانی تھا اس قدر بارش زور سے ہوئی تھی)۔

اَلْحَوْضُ مَلْاٰنٌ يَتَفَضْفَضُ۔ حوض بھرا ہوا ہے چھلک رہا ہے۔

اَلثَّوْبُ فَضْفَاضٌ۔ کپڑا کشادہ ہے۔

فَضْلٌ۔ باقی رہنا، بچنا، زیادہ ہونا۔

مُفَاضَلَةٌ۔ ایک دوسرے پر فضیلت جتانا۔

تَفْضِيْلٌ۔ فضیلت دینا، افضل کہنا، افضل بنانا

اِفْضَالٌ۔ احسان کرنا، افضل ہونا، زائد ہونا۔

تَفَضُّلٌ۔ احسان کرنا، یا فضیلت کا دعویٰ کرنا۔ توشح کرنا، کام کاج اور محنت کے کپڑے پہننا، یا صرف ایک ہی کپڑا بدن پر رکھنا، جیسے سونے وقت کرتے ہیں۔

تَفَضَّلْ یا تَفَضَّلُوْا۔ بصیغۂ امر آجکل کے محاورہ میں اس مطلب میں مستعمل ہوتا ہے کہ آئیے، بیٹھئے یا کھائیے یا ملاقات کو آیا کیجئے۔

تَفَاضُلٌ۔ ایک دوسرے پر فضیلت کا دعویٰ کرنا یا زیادتی کا۔

اِسْتِفْضَالٌ۔ کچھ باقی چھوڑنا یا حاجت سے زیادہ مال رکھنا۔

لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ۔ بچا ہوا پانی جو اپنی ضرورت سے زیادہ ہو اُس کو نہ روکا جائے (بلکہ مفت اور بلا قیمت دوسرے مسلمان بھائی کو دیا جائے یہ اُس حالت میں ہے جب وہ پانی اُس کی ملک نہ ہو یا اُس شخص کے مذہب پر ہے جو کہتا ہے پانی پر ملک نہیں ہو سکتی۔ نہایہ میں ہے کہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جب پانی سے اپنا کھیت سیراب ہو گیا ہو اور پانی بچ رہا ہو تو اب اُس کا بیچنا یا کسی کو استعمال سے روکنا درست نہیں)۔

لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ۔ بچا ہوا پانی (اپنی ضرورت سے زیادہ) اس لئے نہ روکا جائے کہ اُس کی وجہ سے گھاس کی روک ہو گی (یعنی ایک کنواں ہے جنگل میں جو ہر ایک کے لئے مباح ہے اب کوئی شخص اُس کے اطراف کی گھاس بچانے کے لئے اُس کا پانی روک دے کیونکہ جب پانی نہ ملے گا تو کوئی اپنے جانوروں کو وہاں چرانے بھی نہیں لائے گا یہ درست نہیں)

فَضْلُ الْاِزَارِ فِى النَّارِ۔ جو شخص اپنی ازار (غرور اور تکبر کی راہ سے) لٹکائے (ٹخنوں سے نیچے رکھے) تو وہ دوزخ میں جائے گا۔

اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّارَةً فُضْلًا۔ اللہ جل جلالہٗ کے کچھ فرشتے ہیں جو سیر کرتے پھرتے ہیں وہ فاضل فرشتے ہیں (یعنی اُن فرشتوں کے سوا ہیں جو مخلوقات پر متعین ہیں یہ جمع ہے فَاضِلٌ کی۔ اور بعضوں نے فُضُلًا اور فَضْلًا بھی روایت کیا ہے)۔

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ سَالِمًا مَوْلَى اَبِىْ حُذَيْفَةَ يَرَانِىْ فُضُلًا۔ (ابو حذیفہ رضؓ کی بیوی نے کہا، یارسول اللہ

Marfat.com

سالم جو ابو حذیفہ رض کا غلام ہے وہ مجھ کو کام کاج محنت کے لباس میں دیکھتا ہے یا ایک ہی کپڑے میں۔

فضل ج ضَبَاتٌ۔ کپڑا اٹکانے والی مکارہ ہے گویا وہ بُغاث ہے (جو ایک شریر حیلہ باز پرندہ ہے[1])۔

شَهِدْتُ فِي دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُدْعَانَ حِلْفًا لَوْ دُعِيتُ إِلَىٰ مِثْلِهِ فِي الْإِسْلَامِ لَأَجَبْتُ يَعْنِي حِلْفَ الْفُضُولِ۔ عبداللہ بن جُدعان کے گھر میں جو قسم کے ساتھ ایک عہد کیا گیا تھا اگر ویسے عہد کے لئے میں اسلام کے زمانہ میں بھی بُلایا جاتا تو ضرور جاتا یعنی حِلف فضول (جو جرہم قبیلے کے لوگوں نے کیا تھا۔ چونکہ اُن کے لوگوں میں ہر ایک کا نام فضل تھا کوئی فضل بن حارث کوئی فضل بن وداعہ کوئی فضل بن فضالہ تو اُس کو حِلف فضول کہنے لگے۔ وہ عہد یہ تھا کہ ہر حال میں انصاف پر قائم رہیں گے۔ کمزور کا حق زورآور سے دلوائیں گے۔ اسی طرح غریب الوطن پردیسی کا شہر کے باشندے اور رئیس سے)

إِنَّ اسْمَ دِرْعِهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَانَتْ ذَاتَ الْفُضُولِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ کا نام ذات الفضول تھا کیونکہ وہ کشادہ اور وسیع تھی)۔

إِذَا عَزَبَ الْمَالُ قَلَّتْ فَوَاضِلُهُ۔ جب جائداد دور جگہ پر واقع ہو تو اُس کے منافع بھی کم ہوں گے۔

مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنْهَا فِي هٰذَا الْعَشْرِ۔ ان دس دنوں میں نیک عمل جو کیا جائے اُس سے کوئی نیک عمل افضل نہیں ہے جو اور دنوں میں کیا جائے۔ (مراد ذی الحجہ کے دس دن ہیں۔ ایک روایت میں فِي هٰذِهِ ہے یعنی ایام تشریق میں نیک عمل سب سے افضل ہے اس لئے کہ وہ کھیل کود اور غفلت اور عیش و عشرت کے دن ہوتے ہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ جمعہ کا دن سب دنوں سے افضل ہے مگر ذی الحجہ کے دس دنوں سے تو ذی الحجہ کے دس دن جمعہ سے بھی افضل ہوئے۔ بعضوں نے کہا هٰذَا الْعَشْرِ سے صرف دن مراد ہیں یعنی ذی الحجہ کے دس دن رمضان کے اخیر دس دنوں سے افضل ہیں نہ یہ کہ اُن کی راتیں رمضان کی راتوں سے افضل ہیں کیونکہ رمضان کی اخیر کی دس راتیں تمام راتوں سے افضل ہیں اُن میں شب قدر ہے اور صحیح یہ ہے کہ هٰذَا الْعَشْرِ میں اُن کی راتیں بھی داخل ہیں تو ذی الحجہ کی دس راتیں رمضان کی راتوں سے بھی افضل ہیں۔ اور دلیل اس کی ترمذی کی روایت ہے کہ ذی الحجہ کی راتوں میں ایک رات عبادت کرنا شب قدر کی عبادت کے برابر ہے بعضوں نے کہا ذی الحجہ کی دس راتیں رمضان کی دسوں راتوں سے افضل ہیں یعنی ایک مجموعہ دوسرے مجموعہ سے گو رمضان میں جو شب قدر ہے وہ سب راتوں سے افضل ہے اسی طرح رمضان کا روزہ تمام دنوں کے روزوں سے افضل ہے)

بَابُ اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوْءِ النَّاسِ۔ اس باب میں یہ بیان ہے کہ لوگوں کے وضو سے بچا ہوا پانی استعمال کرنا اُس کا پینا یا اُس سے طہارت کرنا یا آٹا گوندھنا) کیسا ہے (اہلحدیث کے نزدیک جو پانی برتن میں وضو یا غسل کے بعد بچ رہے اسی طرح جو پانی وضو یا غسل میں اعضاء سے بہے بشرطیکہ اعضاء پر کوئی نجاست ظاہری نہ ہو پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے۔ اور امام شافعی رح کے نزدیک پاک ہے لیکن پاک کرنے والا نہیں ہے اور حنفیہ کے نزدیک نجس ہے اور بعضے حنفیہ شافعی رح کے قول سے متفق ہیں)۔

فَأَخَذَ فَضْلَ وَضُوْئِهِ فَشَرِبَهُ۔ وضو سے بچا ہوا

---

[1] سبزی مائل سفید رنگ کا ہوتا ہے، گدھ سے چھوٹا اور اُڑنے میں سُست ہوتا ہے ۱۲ مص

Marfat.com

پانی لیا اور اُس کو پی گئے۔

فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ۔ اگر کچھ بچ رہے (یہ لفظ نصر ینصر اور ضرب یضرب اور سمع یسمع اور کرم یکرم سب بابوں سے آیا ہے)۔

لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔ اس سے بڑھ کر فضیلت میں کوئی روزہ نہیں ہے (یعنی صومِ داؤدی سے ایک روز روزہ رکھنا دوسرے روز افطار کرنا کیونکہ اس میں آدمی کو زیادہ مشقت ہوتی ہے نہ روزے کی عادت ہوتی ہے نہ افطار کی)۔

أَلَمْ أُعْطِكَ وَأُفْضِلْ۔ کیا میں نے تجھ کو نہیں دیا تیرے اوپر احسان نہیں کیا۔

فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ۔ دوزخ کی آگ دنیا کی آگوں سے بڑھ کر ہے (یعنی حرارت اور تپش میں)۔

ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ۔ پھر حضرت عثمانؓ کے بعد ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کو چھوڑ دیتے تھے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے (یہ عبد اللہ بن عمرؓ کا قول ہے۔ بعضوں نے کہا لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ سے یہ مراد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان تینوں کے سوا اور لوگوں میں کوئی تخصیص نہیں کرتے تھے بلکہ بوڑھے اور جوان سب کو برابر رکھ کر ضرورت کے وقت ہر ایک سے صلاح اور مشورہ لیتے تھے)۔

مَسَحَ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ۔ ہاتھوں میں جو تری بچی ہوتی تھی اُس کے سوا نیا پانی لے کر اُس سے مسح کرتے۔

بِمَا أَفْضَلَتْهُ الْحُمُرُ۔ جس پانی کو گدھے پی کر کچھ بچا ہوا چھوڑ گئے ہوں۔

فَضْلُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ۔ تین دن کی فضیلت

يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهٗ عَلٰى غَيْرِهٖ۔ کسی دن روزہ رکھنے کا قصد کرتے اُس کو دوسرے دنوں پر فضیلت دیتے (ایک روایت میں فَضْلُهٗ عَلٰى غَيْرِهٖ ہے یعنی اُس دن کی فضیلت کا دوسرے دنوں پر قصد کرتے)

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا أَبْوَابَ فَضْلِكَ۔ یا اللہ اپنے فضل (روٹی رزق) کے دروازے ہم پر کھول دے (یہ مسجد سے نکلتے وقت کہے کیونکہ مسجد سے نکلنے پر آدمی اپنے اشغال میں مصروف ہو کر روٹی کمانا چاہتا ہے اور مسجد میں جاتے وقت أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ کہے)

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ یہ (یعنی غنا اور تونگری) اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عنایت فرماتا ہے (معلوم ہوا کہ شکر کرنے والا مالدار صبر کرنے والے فقیر سے افضل ہے لیکن مالدار کو کئی قسم کے خطر در پیش ہیں جن سے فقیر کو کوئی ڈر نہیں ہے)۔

إِلَّا رَجُلٌ بِفَضْلِهٖ يَقُوْلُ أَفْضَلَ۔ مگر جو شخص اس سے بھی زیادہ اس دعاء کو کہے۔

فَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ۔ بلالؓ کو بہشت میں جو روزی ملے گی وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔

اَلصَّدَقَةُ أَفْضَلُ۔ صدقہ فضیلت میں زیادہ ہے (یعنی سب عملوں سے بڑھ کر ہے۔ دوسری حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ روزہ افضل ہے)۔

أَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ۔ سب سے زیادہ فائدہ مند اللہ کو یاد کرنے والی زبان ہے۔

أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ۔ چار کلام سب میں افضل ہیں (یعنی بشر کے کلاموں میں ورنہ اللہ کا کلام سب سے افضل ہے)۔

مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ۔ مجھ پر احسان کیا اور بہت احسان کیا۔

Marfat.com

فَضْلُ ظَهْرٍ۔ ضرورت سے زیادہ کوئی سواری ہو۔

اِنَّ لَهٗ فَضْلًا فَقَالَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ۔ وہ تو بزرگی اور فضیلت والا شخص ہے آپؐ نے فرمایا تم کو انہی لوگوں کی وجہ سے مدد ملتی ہے جو ضعیف اور ناتوان ہیں (غریبوں ہی کی دعاء کی برکت سے یا انہی کے طفیل سے اُس کو یہ شجاعت اور سخاوت حاصل ہوئی ہے)

لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ۔ پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت مت دو (یعنی اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبر کی اہانت یا تحقیر نکلے بلکہ سب پیغمبروں کی تعظیم اور تکریم شرطِ ایمان ہے)

بِهٰذَا فَضَلَكُمْ۔ اسی وجہ سے اُس کو تم پر فضیلت ہوئی۔

فَعَرَفْتُ فَضْلَ عِلْمِهٖ بِاللّٰهِ عَلَيَّ۔ میں نے پہچانا کہ جبرئیل علیہ السّلام کو مجھ سے زیادہ اللہ کی معرفت ہے (بعضوں نے کہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تواضع اور انکسار کی راہ سے فرمایا ورنہ اللہ کی معرفت آپ سب سے زیادہ رکھتے تھے)۔

لَا يَزَالُ الْجَنَّةُ تَفْضُلُ۔ بہشت میں برابر خالی مقامات رہیں گے (یعنی گنجائش بہت ہوگی بہشتیوں کے اُترنے کے بعد بھی بہت سے مکانات اور مقامات خالی رہیں گے۔ ایک روایت میں یَفْضُلُ ہے)۔

اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔ کیا میں تم کو اس سے بہتر عطا نہ کروں (یعنی اُس عطاء سے بہتر جو میں کر چکا ہوں)۔

مُوْسٰى فِي السَّابِعَةِ بِتَفْضِيْلِ كَلَامِ اللّٰهِ۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام ساتویں آسمان پر ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اُن سے کلام کیا تھا اس لئے اُن کو یہ بزرگی ملی (کہ سب سے بلند آسمان پر اُن کا ٹھکانا ہے)۔

اِذَا نَظَرَ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْخَلْقِ۔ جب اُس کو دیکھے جو صورت اور مال یا اولاد میں اُس سے بڑھ کر ہے (یعنی دنیاوی سامان میں لیکن دینداری اور تقویٰ اور پرہیزگاری میں اپنے سے بڑھ کر شخص کو دیکھنا اچھا ہے)

لَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ۔ تم سے کوئی شخص افضل نہ ہوگا۔ (نہ تمہارے برابر ہوگا) مگر جو کوئی ایسا کرے جو تم کرتے ہو۔

مَا رَاَيْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضْلٌ عَلٰى غَيْرِهٖ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِيْ شَهْرَ رَمَضَانَ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ کسی دن خاص روزہ رکھنے کا قصد کرتے اُس کو دوسرے دنوں پر افضل سمجھ کر مگر اُس دن یعنی عاشوراء کے دن اور اس مہینے یعنی رمضان میں (یعنی عاشورا اور رمضان کے دنوں کا روزہ دوسرے دنوں کے روزے سے افضل سمجھتے)

اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْجِهَادُ۔ سب عملوں میں افضل جہاد ہے۔ (دوسری روایت میں ہے کہ کھانا کھلانا سب سے افضل ہے۔ ایک روایت میں نماز کو سب اعمال میں افضل فرمایا ہے اور اُن میں تطبیق یوں دی ہے کہ باعتبار احوال اور اشخاص اور وجوہ اور اوقات کے ہر ایک دوسرے سے افضل ہے یعنی موقع بموقع۔ مثلاً جب غرباء بھوک سے مر رہے ہوں تو کھانا کھلانا سب سے افضل ہوگا۔ جب مخالفین کا ظلم ہو رہا ہو تو جہاد سب سے افضل ہوگا جب نماز کا وقت آ جائے تو نماز پڑھنا سب سے افضل ہوگا۔

اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ بڑی فضیلت والا جہاد یہ ہے کہ ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہی جائے (اور اس کی ناراضی کا کچھ خیال نہ کیا جائے)

Marfat.com

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهٖ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کھانا لایا جاتا تو آپ اُس میں سے کچھ کھالیتے اور جو بچتا اُس کو دوسروں کے پاس بھیج دیتے دکیونکہ آپ کا جوٹھا لوگ تبرک سمجھ کر کھاتے بلکہ اُس کے لئے لڑائیاں ہوتیں)۔

اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ مُجَاهِدٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ۔ لوگوں نے عرض کیا کون شخص افضل ہے؟ فرمایا جو مسلمان اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہے پھر اُس کے بعد وہ مسلمان (جو بستی سے الگ ہو کر) پہاڑ کی ایک گلی میں اللہ کی عبادت کر رہا ہے۔

فَاُوْحِيَ اِلَيْهِ فِي فَضْلِ السِّوَاكِ اَنْ كَبِّرْ۔ آپ کو یہ وحی آئی کہ پہلے مسواک اُس کو دے جو بڑا ہے۔

اَلْعُقَلَاءُ تَرَكُوْا فُضُوْلَ الدُّنْيَا۔ عقلمند لوگ دنیا کی بے ضرورت چیزیں ترک کر دیتے ہیں (گو وہ مباح ہوں تو گناہ کیونکر کریں گے)۔

اِنْ خَرَجَ لِطَلَبِ الْفُضُوْلِ فَلَا وَلَا كَرَامَةَ۔ اگر مسافر کھیل کود فضول کاموں کے لئے نکلے تو نماز کا قصر نہ کرے اُس کی کوئی عزت نہیں۔

عُوْدُوْا بِالْفَضْلِ عَلٰى مَنْ حَرَمَكُمْ۔ جو شخص تم کو محروم کرے تم اُس کے ساتھ سلوک کرو (احسان کرو اُس کو دو)

اِنَّ الصِّبْيَانَ فَضْلًا عَنِ الرِّجَالِ۔ مرد تو کیا بچے تک (جانتے ہیں کہ میں زکوٰۃ دیتا ہوں)

اَلْبَوْلُ يَخْرُجُ مِنْ فَضْلِ الشَّرَابِ الَّذِيْ يَشْرَبُهُ الْاِنْسَانُ۔ پیشاب اُن چیزوں کا فضلہ ہے جو آدمی پیتا ہے (پانی شربت وغیرہ)

اَلْغَائِطُ يَخْرُجُ مِنْ فَضْلِ الطَّعَامِ۔ پائخانہ کھانے کا فضلہ ہے۔

فَضْلُ الْاِزَارِ۔ ازار کا وہ حصہ جو ٹخنوں سے نیچا زمین پر گھسٹتا جائے۔

يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْحَائِضِ۔ حائضہ عورت کے غسل سے جو پانی بچ رہا ہو مرد اُس سے وضو کر سکتا ہے۔

فَضُوٌّ۔ یا فَضَاءٌ۔ کشادہ ہونا جیسے اِفْضَاءٌ ہے۔

اِفْضَاءٌ۔ عورت کے دونوں رستوں کو ایک کر دینا اور جماع کرنا، خلوت کرنا، ہتھیلی سے چھونا، میدان میں نکلنا، اطلاع دینا، پہنچ جانا۔

تَفَضِّيْ۔ فارغ ہونا۔

فَضَاءٌ۔ میدان، کشادہ زمین۔

فِضَاءٌ۔ پانی جو زمین پر بہتا ہو، پائخانہ۔

بَقِيْتُ فَضًا۔ میں اکیلا رہ گیا۔

اَمْرُهُمْ فَضًا بَيْنَهُمْ۔ اُن کا کوئی سردار نہیں ہے۔

لَا يُفْضِي اللّٰهُ فَاكَ۔ اللہ تعالیٰ تیرا منہ کھوکھلا نہ کرے (یعنی دانت گر کر)

ضَرَبَهُ بِمِرْضَافَةٍ وَسْطَ رَاْسِهٖ حَتّٰى يُفْضِيَ مِنْهُ كُلُّ شَيْءٍ۔ ایک گرم پتھر اُس کی چندیا پر مارے گا اُس مار سے ہر چیز اُس کی کھل جائے گی۔

لَا يُفْضِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي ثَوْبٍ وَلَا الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ۔ دو مرد ایک دوسرے سے ایک کپڑے میں نہ لگیں نہ دو عورتیں ایک دوسرے سے (مطلب یہ ہے کہ دونوں ننگے ہوں اور ایک کپڑے میں ایک دوسرے سے لپٹیں یہ تو حرام ہے اگر بیچ میں کپڑا حائل ہو تو نہی تنزیہی ہے)۔ اور جو ایسا کرے اُس کو سزا دی جائے۔

اِذَا اَفْضٰى اَحَدُكُمْ بِيَدِهٖ۔ جب کوئی تم میں سے اپنا ہاتھ پہنچائے۔

اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِيْ۔ بڑی امانت جس میں اللہ کے نزدیک

Marfat.com

خیانت کرنا قیامت کے دن بڑا گناہ ہوگا یہ ہے کہ ایک شخص اپنے جماع کے حالات بیان کرے (جماع کے وقت وہ جو باتیں کرتا ہے یا کام کرتا ہے، لیکن ضرورت کے وقت جماع کا ذکر منع نہیں)

اَفضٰی بِوَرِکِہٖ۔ اپنی سُرین زمین سے لگا دی۔
لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّھُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا۔ مُردوں کو بُرا مت کہو وہ اپنے کئے تک پہنچ گئے (جو اعمال اُنھوں نے آگے بھیجے تھے اُس کا نتیجہ دیکھ لیا اب اُن کو بُرا کہنے سے کیا حاصل)
اَلْقُلُوْبُ لَکَ مُفْضِیَۃٌ۔ تیرے واسطے دل کشادہ اور خوش ہیں۔
ثُمَّ خَرَجُوْا اِلَی الْفَضَاءِ۔ پھر فضا کی طرف نکلے (جو ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں)
اَلْمَیِّتُ یُغْسَلُ فِی الْفَضَاءِ۔ مُردے کو آسمان کے تلے نہلانا چاہئے (یعنی کھُلی جگہ میں نہ کہ چھت کے نیچے، اگر غسل دیتے وقت آڑ کرلیں تو وہ مستحب ہے)
مُفْضَاۃٌ۔ وہ عورت جس کے پیشاب اور پاخانہ کا مقام ایک ہوگیا ہو۔

بَابُ الْفَاءِ مَعَ الطَّاءِ

فَطْءٌ۔ پھوڑنا، پُشت بوجھ کی وجہ سے ہموار ہوجانا اور اندر گھس جانا، پُشت پر مارنا، جماع کرنا، ڈال دینا۔
فَطَاءٌ۔ پیٹھ اندر گھس جانا اور سینہ باہر نکل آنا۔
مُفَاطَاۃٌ۔ دے مارنا۔
اِفْطَاءٌ۔ فراغت ہونا، نیک خُلقی کے بعد بدخُلق ہوجانا، بہت جماع کرنا۔
تَفَاطُؤ۔ پیچھے ہٹ جانا، لوٹ جانا شکست پانا۔
اِنَّہٗ رَاٰی مُسَیْلِمَۃَ اَصْفَرَ الْوَجْہِ اَفْطَأَ الْاَنْفِ دَقِیْقَ السَّاقَیْنِ۔ اُنھوں نے مسیلمہ کذاب کو

دیکھا اُس کا مُنہ زرد تھا اور ناک پھیلی ہوئی پنڈلیاں پتلی اور باریک۔ (اَفْطَأُ بمعنے اَفْطَسَ۔ پھیلی ناک والا، چپٹی ناک والا)۔
فَطْحٌ۔ چوڑا کرنا، لکڑی سے مارنا۔
فَطَحٌ۔ چوڑا ہونا۔
فِطَحْلٌ۔ وہ زمانہ جب آدمی پیدا نہیں ہوئے تھے یا حضرت نوح علیہ السّلام کا زمانہ۔
فَطَاحِلُ۔ بڑے عالم۔
فَطْرٌ۔ چیرنا، کلمہ کی انگلی اور انگوٹھے سے دودھ دوہنا، یا انگلیوں کے سروں سے تازہ آٹا گوندھنا اس کو خمیر نہ کرنا۔
فَطْرٌ اور فُطُوْرٌ۔ نکلنا، پیدا کرنا، اختراع کرنا، کھانا پینا۔ (جیسے فِطْرٌ ہے)۔
تَفْطِیْرٌ۔ افطاری دینا۔
اِفْطَارٌ۔ روزہ کھُلانا، روزہ کھولنے کا وقت آنا۔
تَفَطُّرٌ اور اِنْفِطَارٌ۔ پھٹ جانا، چِر جانا۔
کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ۔ ہر بچہ اپنی خلقی اور پیدائشی حالت (صحیح فطرت) پر پیدا ہوتا ہے۔ (اگر اُس کو اُسی حالت پر چھوڑ دیا جائے تو گمراہ نہ ہو لیکن باپ دادا کی تقلید سے وہ یہودی یا نصرانی بن جاتا ہے۔ کوئی مشرک ہوجاتا ہے طلوع ستاروں اور دیگر اشیاء کو پُوجا کرنے لگتا ہے۔ اگر اصلی اور فطری حالت پر قائم رہے تو ان خلافِ عقل باتوں میں کبھی نہ پھنسے اور صرف خدائے واحد کی پرستش کرتا رہے)
عَلٰی غَیْرِ فِطْرَۃِ مُحَمَّدٍ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے سوا دوسرے دین پر۔
مُتَّ عَلٰی غَیْرِ الْفِطْرَۃِ۔ تو جو پیدائشی (فطری) دین ہے یعنی دینِ اسلام اُس کے سوا دوسرے دین پر مرے گا (معاذ اللہ تیرا خاتمہ کفر اور شرک پر ہوگا۔ اس حدیث میں بڑی تہدید ہے اُن لوگوں کے لئے جو نماز

Marfat.com

ارکان اچھی طرح اطمینان سے ادا نہیں کرتے)

عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ۔ دس باتیں اگلے پیغمبروں کی سُنّت ہیں (جن کی پیروی کا ہم کو حکم ہوا۔ کرمانی نے کہا یعنی یہ باتیں قدیم سُنّت ہیں جن پر اگلے پیغمبر چلتے رہے اور تمام شریعتیں اُن پر متفق ہیں۔ گویا وہ فطری اور خلقی باتیں ہو گئی ہیں۔ ایک روایت میں پانچ باتیں مذکور ہیں لیکن یہ روایت جس میں دس باتیں ہیں اُن کے خلاف نہیں ہے)

اِخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ۔ تم نے پیدائشی غذا کو لیا (یعنی دودھ کو جس سے آدمی کی پیدائش ہوتے ہی پرورش ہوتی ہے برخلاف شراب کے وہ نہ غذا ہے نہ دوا ہے اُس کا یہ مطلب نہیں کہ شراب حرام تھی اس لئے تم نے اُس کو نہ لیا کیونکہ شراب کی حرمت اُس وقت تک نہیں ہوئی تھی دوسرے بہشت کی شراب حرام نہیں ہے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ۔ سب تعریف اُس خدا کو ہے جس نے تم کو پیدائشی حالت پر چلنے کی راہ بتلائی۔ (تم نے دودھ کو اختیار کیا جو ہر طرح فائدہ مند ہے نہ کہ شراب کو جو مضر اور عقل کو خراب کرنے والی اور انسان کی فطرت کو بدل دینے والی ہے)۔

هُدِیْتَ الْفِطْرَةَ۔ تم کو فطرت کی ہدایت دی گئی (دودھ کا پیالہ تم نے لیا)۔

عَلَى الْفِطْرَةِ لِمَنْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ مُؤَذِّنًا۔ ایک شخص نے اذان دیتے ہوئے اللہ اکبر کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو فطرت پر ہے (سچے دین پر تیرے ماں باپ نے تجھ کو یہودی نہیں بنایا)

مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ۔ تیرا خاتمہ اسلام پر ہو گا۔

وَجَبَّارُ الْقُلُوْبِ عَلٰى فِطَرَاتِهَا۔ اور دلوں کو اُن کی اصل خلقتوں پر لانے والا (یہ جمع ہے فِطَرٌ کی جو جمع ہے فِطْرَةٌ کی یا خود فِطْرَةٌ کی جمع ہے جیسے کِسَرَاتٌ جمع ہے کِسْرَةٌ کی)۔

مَا كُنْتُ اَدْرِیْ مَا فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى اخْتَصَمَ اِلَیَّ اَعْرَابِیَّانِ فِیْ بِئْرٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اَنَا فَطَرْتُهَا۔ عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں) مجھ کو فاطر السمٰوٰت والارض کے معنے معلوم نہ تھے پھر ایسا ہوا کہ دو عرب کے گنوار ایک کنوئیں کا مقدمہ میرے پاس لائے کہ میں اس کا فیصلہ کروں اُن میں سے ایک کہنے لگا اَنَا فَطَرْتُهَا یعنی میں نے اُس کا کھودنا شروع کیا تھا۔ (اس گنوار کے کہنے سے ابن عباسؓ کو فطر کے معنے معلوم ہو گئے یعنی ابتداءً کسی چیز کو بنانا، ایجاد کرنا، کسی چیز کو بالکل نئے سرے سے بنانا)

اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ۔ جب رات ادھر سے (یعنی مغرب کی طرف سے) بیٹھ موڑ کر چل دے تو روزہ دار کا روزہ کھولنے کا وقت آ گیا (اُس کو افطار کرنا درست ہوا) یا روزہ دار اُس وقت افطار کرنے والوں کی طرح ہو گیا گو کچھ کھائے پیئے نہیں یا روزہ دار کو اُس وقت روزہ افطار کرنا چاہیئے (یہ نہیں کہ طے کا روزہ رکھے یعنی وصال کرے جو منع ہے)۔

اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔ پچھنے لگانے والا اور لگوانے والا دونوں روزہ ٹوٹنے کے قریب ہو گئے یا اُن کو روزہ افطار کرنے کا وقت آ گیا۔ بعضوں نے کہا یہ بد دُعاء ہے اُن کے لئے اور امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا قول یہ ہے کہ ظاہر حدیث کے بموجب دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے)

كَانَ یَاْمُرُ بِالْفِطْرِ لِمَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا۔ جو شخص جنابت کی حالت میں صبح کرتا (یعنی غسل سے پہلے صبح صادق نمودار ہو جاتی) تو اُس کو افطار کا حکم کرتے (یعنی اُس کا روزہ درست نہیں ہوا۔ یہ حدیث اتنی صحیح نہیں ہے جتنی دوسری حدیث امہات المومنینؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم جنابت کی حالت میں صبح کرتے اور روزہ دار ہوتے یعنی صبح ہونے کے بعد غسل کر لیتے روزے میں کچھ خلل نہ آتا)

قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَفَطَّرَتْ قَدَمَاهُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اتنی اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ آپ کے پاؤں مبارک پھٹ گئے (ایک روایت میں یوں ہے کہ سوج گئے)

سُئِلَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ هُوَ الْفَطْرُ - حضرت عمرؓ سے پوچھا گیا مذی کیا ہے؟ فرمایا وہ ایک قطرہ ہے (جو نعوظ کے وقت ذکر پر نمودار ہوتا ہے اس کی مقدار بہت کم ہوتی ہے۔ ایک روایت میں هُوَ الْفُطْرُ ہے۔ فَطْر بہ فتحۂ فا مصدر ہے فَطَرْتُ النَّاقَةَ أَفْطُرُهَا کا، یعنی میں نے انگلیوں کے سروں سے اونٹنی کا دودھ دوہا۔ ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں دودھ بہت کم نکلتا ہے تو مذی کو اس سے مشابہت دی وہ بھی بہت کم مقدار میں نکلتی ہے اور فُطْر بہ ضمۂ فا اس دودھ کے قطرے کو کہتے ہیں جو چھاتی کی یا تھن کی بھٹنی پر نمودار ہوتا ہے)۔

مَا زِلْتُ أَفْطُرُ النَّاقَةَ حَتّٰى سَعِدْتُ - میں اونٹنی کا دودھ انگلیوں سے برابر دوہتا رہا یہاں تک کہ میری بانہہ تھک گئی۔

كَيْفَ تَحْلُبُهَا مَصْرًا أَمْ فَطْرًا - تم کس طرح اس کا دودھ دوہتے ہو تینوں انگلیوں سے یا دو انگلیوں سے۔

مَاءٌ نَمِيرٌ وَحَيْسٌ فَطِيرٌ - خوشگوار شیرین پانی اور تازہ حیس (حیس وہ کھانا جو کھجور اور پنیر اور گھی سے ملا کر بنایا جاتا ہے)

أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ - تمہارے پاس روزہ داروں نے روزہ کھولا اور تمہارا کھانا نیک آدمیوں نے کھایا۔

فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ - کھجور پر روزہ افطار کرے وہ باعث برکت (ثواب) ہے۔ (کیونکہ کھجور پیغمبروں کی خوراک ہے)۔

فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُوْرٌ اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے روزہ کھول لے وہ پاکیزہ ہے۔ (حلال مال ہے)

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ - جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ کھلوائے اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا روزہ دار کو ملے گا۔

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ سُئِلَ عَنِ الْحَنِيْفِيَّةِ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ الَّتِي فَطَرَ اللّٰهُ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ قَالَ فَطَرَهُمُ اللّٰهُ عَلَى الْمَعْرِفَةِ - امام محمد باقرؒ سے پوچھا گیا حنفاء للّٰہ میں حنیفیہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا حنیفیہ وہ فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا اور اللہ کی خلقت بدل نہیں سکتی فرمایا کہ اللہ نے آدمیوں کی فطرت میں اپنی معرفت رکھی ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ النَّاسَ كُلَّهُمْ عَلَى الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَهُمْ عَلَيْهَا لَا يَعْرِفُوْنَ إِيْمَانًا بِشَرِيْعَةٍ وَلَا كُفْرًا بِجُحُوْدٍ ثُمَّ بَعَثَ اللّٰهُ الرُّسُلَ تَدْعُوا الْعِبَادَ إِلَى الْإِيْمَانِ - اللہ نے سب لوگوں کو ان کی اصل فطرت پر پیدا کیا وہ کسی شریعت سے ایمان کو نہیں جانتے تھے اور نہ انکار کر کے کفر کو پہچانتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھیجا وہ بندوں کو ایمان کے طرف بلاتے ہیں۔

أَفْضَلُ مَا يَتَوَسَّلُ بِهِ الْمُتَوَسِّلُوْنَ كَلِمَةُ الْإِخْلَاصِ فَإِنَّهَا الْفِطْرَةُ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ فَإِنَّهَا الْمِلَّةُ - جن چیزوں سے وسیلہ کرنے والے وسیلہ کرتے ہیں ان میں سب میں افضل کلمۂ اخلاص ہے یعنی لا الٰہ الا اللہ) یہ تو فطرت ہے اور نماز قائم کرنا یہ ملت ہے۔

إِنَّمَا أَفْطَرَ لِأَنَّهُمَا تَسَابَّا وَكَذَبَا فِي سَبِّهِمَا

Marfat.com

عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ لَا لِلْحَجَامَۃِ۔ (ابن بابویہ نے معانی الاخبار میں روایت کی کہ عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ کیا روزہ دار کو رمضان میں پچھنے لگانا درست ہے؟ انہوں نے کہا ہاں بشرطیکہ ضعف اور ناطاقتی محسوس نہ کرے۔ میں نے کہا کیا پچھنے لگانے سے اُس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اُنہوں نے کہا نہیں تب میں نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رمضان میں ایک شخص کو پچھنے لگاتے دیکھا تو فرمایا افطر الحاجم والمحجوم۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا، اُن کا روزہ اُس وجہ سے جاتا رہا کہ انھوں نے گالی گلوچ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گالی گلوچ میں جھوٹ باندھا اس وجہ سے کہ انہوں نے پچھنے لگائے۔ (ابن بابویہ نے کہا میں نے نیشاپور میں بعضے مشائخ سے سُنا وہ کہتے تھے افطر الحاجم والمحجوم کے معنے یہ ہیں کہ دونوں میری فطرت اور سنّت میں داخل ہوئے اس لئے کہ پچھنے لگانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق ہے)۔

نَحْنُ نَحُتُّ الشَّوَارِبَ وَنُعْفِي اللُّحٰی وَھِیَ الْفِطْرَۃُ۔ ہم لوگ (یعنی اہل بیت) مونچھوں کو کترتے ہیں اور داڑھیوں کو چھوڑ دیتے ہیں یہی فطرت ہے (یعنی دین اور سنّت)

قَصُّ الْاَظْفَارِ مِنَ الْفِطْرَۃِ۔ ناخن کترنا، فطرت میں داخل ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ اَعْطٰی مُحَمَّدًا الْفِطْرَۃَ الْحَنِیْفِیَّۃَ السَّھْلَۃَ لَا رَھْبَانِیَّۃَ وَلَا سِیَاحَۃَ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدھی سچی آسان شریعت فطرت کے موافق عنایت کی نہ اُس میں درویشی ہے اور نہ رہبانیت ہے نہ سیاحی (ملکوں میں مارے مارے پھرنا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ میری اُمّت کی سیاحت جہاد ہے)۔

زَکٰوۃُ الْفِطْرَۃِ۔ صدقۂ فطر۔

فَطَسٌ۔ ناک پھیلی ہوئی ہونا، ناک چپٹی ہونا۔

فُطُوْسٌ۔ مرجانا۔

تَفْطِیْسٌ۔ مار ڈالنا۔

فِطِّیْسَۃٌ۔ سور کی ناک۔

تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا فُطْسَ الْاُنُوْفِ۔ تم قیامت کے قریب ایسے لوگوں سے لڑوگے جن کے ناک کے بانسے جھکے ہوئے اور پھیلے ہوئے ہوں گے (مراد تُرک لوگ ہیں)۔

فُطْسٌ خُنْسٌ۔ یہ کھجوریں ٹھوس اور چپٹی ہیں اُن کی گٹھلیاں چھوٹی ہیں۔

اَفْطَسُ۔ چوڑی ناک والا، اور جس کی ناک کا بانسہ پست ہو، چپٹی ناک والا۔

حَسَنُ اَفْطَسُ۔ حسن بن علی بن حسین جو چوڑی ناک رکھتے تھے۔ اور اَفْطَسُ لقب ہے عبداللہ بن امام جعفر صادقؑ کا۔

فَطْمٌ۔ کاٹنا، دودھ چھڑانا

اِفْطَامٌ۔ دودھ چھڑائی کا وقت آنا۔

اِنْفِطَامٌ۔ دودھ چھوٹ جانا۔

اِنَّہٗ اَعْطٰی عَلِیًّا حُلَّۃً سِیَرَاءَ وَقَالَ شَقِّقْھَا خُمُرًا بَیْنَ الْفَوَاطِمِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضؓ کو ایک ریشمی کپڑے کا جوڑا دیا اور فرمایا اُس کو پھاڑ کر تینوں فاطمہؓ کو بانٹ دو (یعنی فاطمۃ الزہرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی جو حضرت علی رضؓ کی زوجہ تھیں، ایک فاطمہ بنت اسد جو اُن کی والدہ تھیں ایک فاطمہ بنت حمزہ جو اُن کی چچازاد بہن تھیں۔ محیط میں ہے کہ فاطمہ بیسؓ صحابیہ عورتوں کا نام ہے)۔

قِیْلَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اِبْنَا الْفَوَاطِمِ۔ امام حسن اور امام حسین علیہما السّلام کو فاطموں کے بیٹے کہا

Marfat.com

کرتے تھے (کیونکہ اُن کی والدہ حضرت فاطمہؓ زہرا تھیں اور دادی فاطمہ بنتِ اسد تھیں اور فاطمہ بنتِ عبداللہ بن عمرو بن عمران بن مخزوم نانا کی دادی تھیں)۔

بَلَغَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَقْرَعَ بَیْنَ الْفُطُمِ فَقَالَ مَا اَرٰی هٰذَا اِلَّا مِنَ الْاِسْتِقْسَامِ بِالْاَزْلَامِ۔ ابن سیرینؒ کو یہ خبر پہنچی کہ عمر بن عبدالعزیز مسلمانوں کے بچوں میں قرعہ ڈالتے ہیں (قرعہ میں جس کا حصہ زیادہ نکلتا ہے وہ اُس کو دیتے ہیں جس کا کم نکلتا ہے اُس کو کم ملتا ہے) تو کہنے لگے یہ تو پانسے ڈال کر بانٹنا ٹھہرا (جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں حرام کیا فرمایا وَ اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ)

اِبْنَتِیْ وَهِیَ فَطِیْمٌ۔ میری بیٹی جس کا دودھ چھٹ گیا ہے۔

بِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔ جب حکومت جاتی رہتی ہے تو اُس کا جانا کیسا بُرا ہوتا ہے (حکومت سے معزول ہونے کو فطم یعنی دودھ چھٹنے سے تعبیر کیا)

لَا رِضَاعَ بَعْدَ الْفِطَامِ۔ دودھ چھڑائی یعنی دو برس کے بعد پھر رضاعت کا کوئی اثر نہیں (یعنی اُس سے حُرمت ثابت نہیں ہوتی جیسے کوئی بڑا آدمی کسی عورت کا دودھ پی لے)۔

اِنَّمَا سُمِّیَتْ فَاطِمَةُ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی فَطَمَهَا وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ النَّارِ۔ حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا نام فاطمہ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اور اُن کی اولاد کو دوزخ سے چھڑا دیا ہے (یعنی اُن کی اولاد میں جو دینِ اسلام پر مرے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کو دوزخ سے نجات دے گا۔ اگر اُن کی اولاد میں کوئی کفر یا شرک پر مرے تو اُس کو ہرگز نجات نہ ہوگی گویا وہ آپ کی اولاد ہی نہیں ہے جیسے حضرت نوح علیہ السلام کے کافر بیٹے کے باب میں ارشاد ہوا۔ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ)۔

وَلَدَ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِیَّةِ ثَلَاثُ فَوَاطِمَ۔ محمد بن حنفیہ کو تینؔ فاطمہ نے جنا۔ (یعنی فاطمہ بنتِ عمران بن عائذ اور فاطمہ بنت اسد اور فاطمہ بنت زائد بن اصم)۔

فَطِیْمٌ۔ وہ بچہ جس کی رضاعت کی مدت ختم ہوگئی ہو (اُس کی جمع فُطُمٌ ہے)

فَطِنٌ۔ سمجھ دار ہونا۔ (جیسے فَطَانَةٌ ہے)

بابُ الفاء مع الظّاء

فَظٌّ۔ نچوڑنا، پی جانا۔

فَظَاظَةٌ اور فِظَاظٌ اور فَظَظٌ۔ سخت گو سخت مزاج ہونا۔

اِفْتِظَاظٌ۔ نچوڑنا، پینا۔

فَظَاظَةٌ۔ ٹکڑا اور نطفہ۔

اَنْتَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ تم سخت مزاج اور درشت خصلت ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو نرم مزاج اور خلیق تھے۔ (بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سخت مزاج ہو کیونکہ آپؐ صرف کافروں پر سخت تھے مسلمانوں پر بڑے شفیق اور رحم دل تھے تم ہر ایک پر سخت ہو)

اِنَّ صِفَتَهٗ فِی التَّوْرٰىةِ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت تورٰۃ شریف میں یہ لکھی ہے کہ آپ نہ سخت گو ہوں گے نہ درشت خو (بلکہ نہایت شفیق اور مہربان اور ملنسار ہوں گے)۔

اَنْتَ فُظَاظَةٌ مِّنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ۔ تو تو اللہ کی لعنت کا ایک ٹکڑا ہے (یہ حضرت عائشہ رضؓ نے مروان سے کہا یعنی تیرے باپ حکم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی تھی تو اُسی کے نطفہ سے پیدا ہوا۔ اس کا بیان پہلے بھی

Marfat.com

گذر چکا ہے ملاحظہ ہو مادہ فضح۔

فَظِعَ۔ ایک کام کو بڑا سمجھ کر اُس سے عاجز ہونا، بھر جانا، دل تنگ ہونا۔

فَظَاعَةٌ۔ شناعت اور قباحت حد سے بڑھ جانا۔

تَفْظِیْعٌ۔ قبیح کرنا۔

اِفْظَاعٌ۔ قبیح ہونا، قبیح پانا۔

اُفْظِعَ بِہٖ۔ ایک بڑے خراب کام میں پھنس گیا۔

تَفَظُّعٌ اور اِسْتِفْظَاعٌ۔ بڑا سمجھنا، خراب سمجھنا۔

فَظِیْعٌ۔ حد سے زیادہ خراب کام۔

لَا تَحِلُّ الْمَسْئَلَةُ اِلَّا لِذِیْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ سوال کرنا اُسی کو درست ہے جو سخت قرضداری میں پھنس جائے (اور بن مانگے چارہ نہ ہو)

لَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ مَنْظَرًا اَفْظَعَ۔ آج کے دن کا سا قبیح اور ہولناک منظر میں نے نہیں دیکھا (یعنی آج بہت سخت اور ہولناک چیز میں نے دیکھی)۔

لَمَّا اُسْرِیَ بِیْ وَ اَصْبَحْتُ بِمَکَّةَ فَظِعْتُ بِاَمْرِیْ۔ جب مجھ کو معراج ہوا تو صبح کو مکہ میں میں ڈر گیا (معلوم نہیں میرا کیا حال ہوتا ہے)۔

اُرِیْتُ اَنَّہٗ وُضِعَ فِیْ یَدِیْ سِوَارَانِ مِنْ ذَھَبٍ فَفَظِعْتُھُمَا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن رکھے گئے میں گھبرا گیا (اُن کے بوجھ سے)

مَا وَضَعْنَا سُیُوْفَنَا عَلٰی عَوَاتِقِنَا اِلٰی اَمْرٍ یُفْظِعُنَا اِلَّا اَسْھَلَ بِنَا۔ ہم نے جب کسی کام کے لئے جس نے ہم کو ڈرا دیا تھا (اُس کو بڑا اہم سمجھتے تھے) تلواریں اپنے کاندھے پر رکھیں تو وہ سہل اور آسان ہو گیا (اللہ نے اُس سے نجات دی مگر یہ کام یعنی معاویہ کے ساتھ جنگ روز بروز مشکل ہوتی جاتی ہے اور اُس سے مخلصی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

بابُ الفاء مع العین

فَعَلَ۔ کرنا۔

فِعْلٌ۔ کام۔

اِنْفِعَالٌ۔ فعل قبول کرنا۔

اِفْتِعَالٌ۔ جھوٹ بنانا، بٹ لینا

اَللّٰھُمَّ اِفْعَلْ بِھٰذَا الشَّیْخِ۔ یا اللہ اس بوڑھے سے سمجھ لے (اُن پر بددعاء کی کیونکہ گھوڑے کو پکڑنے کے لئے نماز چھوڑ کر چل دیئے)۔

اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔ اب کر لے کچھ حرج نہیں (کیونکہ ترتیب فرض نہیں ہے آگے پیچھے ہو جائیں تو قباحت نہیں یعنی حج کے افعال جیسے رمی جمار حلق وغیرہ ہے)

اَکْثَرَ النَّاسُ فِیْمَا فَعَلَ بِہٖ۔ حضرت عثمانؓ نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے ساتھ جو کیا (اُس کو شراب کی حد مارنے میں دیر کی)، تو اس باب میں لوگ بہت باتیں بنانے لگے (اُن کو مطعون کرنے لگے)۔

اِنْ کِدْتُمْ تَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ۔ تم تو ایرانی لوگوں کی طرح کرنے کو تھے (کہ وہ بیٹھے رہتے ہیں اور نوکر چاکر خدمت گار غلام اُن کے سامنے کھڑے رہتے ہیں یہ منع اور مکروہ ہے)۔

لَا یَمْنَعُنِی الَّذِیْ فُعِلَ فِیْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ محمد بن ابی بکرؓ کے ساتھ جو کیا گیا (کہ مردہ گدھے کے اندر اُن کو ڈال کر جلا دیا گیا) وہ بھی مجھ کو روک نہیں سکتا۔ (معاویہ بن خدیج اور عمرو بن عاصؓ نے جو معاویہ بن ابی سفیان کی طرف سے مصر پر چڑھ کر آئے تھے محمد بن ابی بکر کو جو حضرت علیؓ کی طرف سے مصر کے حاکم تھے ایک مردہ گدھے کی کھال میں ڈال کر اُن کو جلا دیا تھا)

مَا فَعَلَ السِّتَّةُ اَوِ السَّبْعَةُ۔ وہ چھ یا سات دینار کیا ہوئے۔ (تو نے اُن کو خرچ کیا یا نہیں)۔

Marfat.com

لَا بَأْسَ لِلْمُحْرِمِ بِقَتْلِ الْاَفْعَوْ۔ اگر احرام والا شخص افعی کو مار ڈالے تو کچھ قباحت نہیں (کیونکہ وہ موذی ہے اُس کے کاٹے کا نہ ہے نہ علاج ہے)

تَفَعَّى الرَّجُلُ۔ آدمی سانپ کی طرح ضرر دینے والا ہوگیا (یہ ایک محاورہ ہے)۔

بابُ الفاء مع الغین

فَغْرٌ۔ کھولنا، کھل جانا۔

اِفْغَارٌ۔ کھولنا۔

اِنْفِغَارٌ۔ کھل جانا۔

مَفْغَرَةٌ۔ کشادہ زمین

فُغْرَةٌ۔ وادی کا دہانہ۔ (اس کی جمع فُغَرٌ ہے)

فَيَفْغَرُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا۔ وہ اپنا منہ کھولتا ہے تو ایک پتھر اُس کے منہ میں ڈال دیتا ہے (لقمہ کے طور پر)۔

اَخَذَ تَمَرَاتٍ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَا الصَّبِيِّ وَتَرَكَهَا فِيهِ۔ آپ نے کچھ کھجوریں لیں اُن کو چبایا پھر بچہ کا منہ کھول کر اُس میں چھوڑ دیں۔

فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ عَظِيمَةٌ فَاغِرَةٌ فَاهَا۔ (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی کو پھینکا) وہ یکایک ایک بڑا سانپ بن گئی جو اپنا منہ کھولے ہوئے تھا۔

كُلَّمَا سَقَطَتْ لَهُ سِنٌّ فَغَرَتْ سِنٌّ (نابغہ جعدی جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء دی تھی) جب کوئی دانت اُن کا گرتا تو دوسرا اُس کے بدلے نکل آتا ہے۔ (مرتے دم تک اُن کے منہ میں دانت رہے)۔

اِنِّي لَاُبْغِضُ الرَّجُلَ فَاغِرًا فَاهُ اِلَى رَبِّهِ يَقُولُ يَا رَبِّ ارْزُقْنِي۔ میں اُس شخص کو اچھا نہیں سمجھتا جو اپنا منہ کھولے ہوئے پروردگار سے کہہ رہا ہو پروردگار مجھ کو روٹی دے۔

فَغْمٌ۔ یا فُغُومٌ۔ ناک بند کر دینا یا کھول دینا، بوسہ لینا، دودھ پینا، کھل جانا۔

فَغَمٌ۔ کسی چیز کے پیچھے لگ جانا، حرص کرنا، اقامت کرنا، لازم کر لینا۔

مُفَاغَمَةٌ۔ بوسہ بازی

اِفْغَامٌ۔ خوشبو یا بدبو پھیلا دینا، بھر دینا۔

تَفَغُّمٌ۔ کھل جانا۔

اِنْفِغَامٌ۔ کشادہ ہونا، بو پھیل جانا۔

تَفَاغُمٌ۔ ایک دوسرے کا بوسہ لینا۔

فَغْمٌ۔ جو زبان چلا کر دانتوں سے نکالا جائے۔

كُلُوا الْوَغْمَ وَاطْرَحُوا الْفَغْمَ۔ کھاتے میں جو ہاتھ سے گر جائے اُس کو کھالو اور جو دانتوں کے درمیان سے نکلے (خلال کرنے سے یا زبان چلانے سے) اُس کو پھینک دو۔

لَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ اَشْرَفَتْ لَاَفْغَمَتْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ رِيْحَ الْمِسْكِ۔ اگر بہشت کی بڑی آنکھ والی حوروں میں سے کوئی جھانکے تو آسمان اور زمین کے درمیان مشک کی خوشبو سے بھر دے (عرب لوگ کہتے ہیں فَغَمَتْنِي رِيحُ الطِّيبِ۔ خوشبو نے میری ناک بھر دی۔ نتھنے بند کر دیئے۔ ایک روایت میں لَاَفْعَمَتْ ہے)

فَغْوٌ۔ فاش ہونا، پھیلنا، سوکھ جانا۔

اِفْغَاءٌ۔ کلیاں نکلنا۔

سَيِّدُ رَيَاحِيْنِ الْجَنَّةِ الْفَاغِيَةُ۔ بہشت کے سبزوں کی سردار فاغیہ ہے (یعنی مہندی (حنا) کا پھول یا ریحان کا یا ہر ایک جنگلی درخت کا پھول۔ بعضوں نے کہا فاغیہ وہ پھول جو مہندی کی شاخ کو اُلٹا گاڑ دینے سے نکلتا ہے اور وہ حنا کے پھول سے اچھا اور خوشبودار ہوتا ہے)۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

تُعْجِبُہُ الْفَاغِیَۃُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فاغیہ (حنا یا رات کی رانی) بہت پسند تھی (حقیقت میں اُس کی بھینی بھینی خوشبو خصوصاً چاندنی رات میں نہایت بھلی اور دلکش معلوم ہوتی ہے)

سُئِلَ عَنِ السَّلَفِ فِی الزَّعْفَرَانِ فَقَالَ اِذَا فَغَا۔ امام حسن بصریؒ سے پوچھا گیا زعفران میں بیع سَلَم کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا اُس وقت درست ہے جب اُس کا پھول نکل آئے (اُس کی خوشبو پھیل جائے۔ نہایہ میں ہے کہ پھول نکلنے کو اَفْغٰی کہتے ہیں نہ کہ فَغَا اور فَغَتِ الرَّائِحَۃُ فَغْوًا کے معنے یہ ہیں کہ اسکی بو پھیل گئی)

فَغْوَۃُ الطِّیْبِ۔ خوشبو کی بھڑک۔

بابُ الفاءِ معَ القاف

فَقْأٌ۔ توڑنا، اُکھیڑنا، پھوڑنا، چیرنا، غصہ بجھانا، مٹی مل جانا۔

تَفْقِئَۃٌ۔ پھوڑنا، توڑنا۔

تَفَقُّأٌ۔ پھوٹ جانا، پھٹ جانا، بھر جانا

لَوْ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ فِیْ بَیْتِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِھِمْ فَفَقَؤُا عَیْنَہٗ لَمْ یَکُنْ عَلَیْھِمْ شَیْءٌ۔ اگر کوئی شخص لوگوں کے گھر میں بغیر اُن کے اذن کے جھانکے وہ اُس کی آنکھ پھوڑ دیں تو ان پر کچھ الزام نہ ہوگا۔

اِنَّہٗ فَقَأَ عَیْنَ مَلَکِ الْمَوْتِ۔ حضرت موسٰی علیہ السّلام نے ملک الموت یعنی حضرت عزرائیل علیہ السلام کی آنکھ پھوڑ دی (ایک طمانچہ اُن کو مارا اُن کی آنکھ پھوٹ گئی وہ آدمی کے لباس میں اُن کے پاس آئے تھے انہوں نے نہیں پہچانا کہ یہ ملک الموت ہیں)۔

کَاَنَّمَا فُقِیَٔ فِیْ وَجْھِہٖ حَبُّ الرُّمَّانِ۔ گویا آپ کے منہ پر انار کا دانہ پھوڑا گیا (ایسا چہرہ سُرخ ہوگیا)

تَفَقَّأَتْ۔ پھوٹ گئی، چِر گئی، نکلی۔

نَحْنُ عِتْرَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَیْضَتُہُ الَّتِیْ تَفَقَّأَتْ عَنْھُمْ (یہ حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کا قول ہے)، ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کے لوگ ہیں اور وہ انڈا ہیں جو انہی میں سے پھوٹا ہے (یعنی قریشی ہیں)۔

وَاللّٰہِ مَاھِیَ بِکَذَا وَکَذَا وَلَا ھِیَ بِفَقِیْءٍ فَتَشْتَرِقُ۔ خدا کی قسم یہ اونٹنی نہ ایسی ہے نہ ویسی نہ اُس کا پاخانہ پیشاب رُکا ہے کہ خون اُبل آتا (فَقِیْءٌ وہ اونٹنی جس کے پیٹ میں بیماری ہو کر پاخانہ پیشاب بند ہو جائے کبھی اُس کی رگوں اور گوشت میں خون بھر جاتا ہے اور کبھی اس کا معدہ پھول کر پھٹ جاتا ہے اب اگر اُس کو کاٹیں اور اُس کا گوشت پکائیں تو ساری ہانڈی میں خون بھر جاتا ہے)۔

اِفْقَأْ عَنِّیْ عُیُوْنَ الْکَفَرَۃِ الْفَجَرَۃِ۔ یا اللہ کافر اور فاسقوں کی آنکھیں میری طرف سے اندھی کر دے (وہ مجھ کو نہ دیکھ سکیں)۔

کَاَنَّمَا الرُّمَّانُ تَفَقَّأَ فِیْ وَجْھِہٖ۔ گویا انار آپ کے منہ پر پھوٹا ہے۔

تَفَقَّأَتِ السَّحَابَۃُ عَنْ مَائِھَا۔ ابر پانی سے پھوٹ گیا۔

فَقْحٌ۔ پہلے پہل (کسی جانور کے) بچہ کا آنکھیں کھولنا، دُبر پسارنا۔

فَقْحَۃٌ۔ دُبر کا حلقہ۔

تَفْقِیْحٌ۔ بمعنے فَقْحٌ ہے۔

فَقَّحْنَا وَصَاْصَاْتُمْ۔ ہم نے آنکھیں کھولیں اور تم آنکھیں ملا کر رہ گئے (اُن کو کھولا نہیں مطلب یہ ہے کہ ہم نے سیدھی راہ دین کی دیکھ لی اور تم اندھے رہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں فَقَّحَ الْجِرْوُ۔ کُتے کے پلے نے آنکھیں کھولیں)۔

Marfat.com

تَفَاقُمٌ۔ ایک دوسرے کی طرف پیٹھ کرنا۔
فَقَاحَةٌ۔ ہتھیلی۔
فُقَّاحٌ۔ کلی، عنبر یا اذخر یا ہر پھول، خوبصورت عورت۔
تَفَقُّحٌ۔ تیار ہونا، آمادہ ہونا۔
فَقَحَ النَّوْرُ۔ کلی کھل گئی۔
تَفَقَّحَتِ الْوَرْدَةُ۔ گلاب کی کلی کھل گئی۔
فَقْخٌ۔ یا فِقَاخٌ۔ سر پر مارنا یا خولدار چیز پر۔
فَقْدٌ۔ یا فِقْدَانٌ یا فُقْدَانٌ یا فُقُودٌ۔ گم ہوجانا، غائب ہوجانا، کھو جانا۔
اِفْقَادٌ۔ گم کرنا، کھو دینا، غائب کر دینا۔
تَفَقُّدٌ۔ گمی ہوئی چیز کو ڈھونڈنا، گم شدہ کی تلاش کرنا۔
تَفَاقُدٌ۔ ایک دوسرے سے گم ہوجانا۔
اِفْتِقَادٌ۔ غائب ہوئے پر طلب کرنا۔
فَاقِدٌ۔ جس کی چیز گم ہوگئی ہو یا جس عورت کا خاوند مرگیا ہو یا جس نے اپنے خاوند کے مرجانے پر دوسرا نکاح کیا ہو یا جس گائے کا بچہ درندہ لے گیا ہو۔
فَقِيدٌ۔ گمی ہوئی چیز۔ (جیسے مَفْقُودٌ ہے)
عَاشَ غَيْرَ حَمِيدٍ وَّمَاتَ غَيْرَ فَقِيدٍ۔ برے حال میں جیا اور مرا تو کسی کو اس پر افسوس نہ ہوا۔
اِفْتَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً۔ ایک رات میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا (آپ غائب ہوگئے) میں نے آپ کی تلاش کی)۔
مَنْ يَّتَفَقَّدْ يَفْقِدْ۔ جو شخص تجسس کرے گا (لوگوں کے حالات کی کھوج کرے گا) وہ گم کرے گا (کوئی شخص اچھا نہ پائے گا ہر ایک شخص میں کچھ نہ کچھ برائی نکلے گی)۔
أُغَيْلِمَةَ حَيَارَى تَفَاقَدُوْا۔ ارے حیران لڑکو!

خدا کرے تم مرو۔
تُفْقِدُ الْحُوْتَ۔ جہاں مچھلی کو گم کرے۔
مَا فُقِدَ يَا فَقَدْتُ جَسَدَ مُحَمَّدٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ اَسْرٰى بِرُوْحِهٖ۔ (حضرت عائشہؓ نے کہا) معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم غائب نہیں ہوا تھا (اپنے مقام پر موجود تھا) لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو سیر کرائی۔ (یہ روایت گو موضوع نہیں ہے لیکن منقطع ہے مراد وہ معراج ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں ہوا تھا کیونکہ معراج کئی بار ہوا ہے)
فَقْرٌ۔ کھودنا، سوراخ کرنا، پیٹھ کی ہڈیاں توڑنا، محتاج ہونا۔
فَقَارَةٌ۔ محتاجی۔
اِفْتِقَارٌ۔ محتاج ہونا۔
تَفْقِيرٌ۔ کھودنا، سوراخ کرنا۔
اِفْقَارٌ۔ فقیر کرنا، سواری کے لئے جانور مانگے دینا۔
فَقِيرٌ۔ غریب، محتاج۔ (حدیث شریف میں فَقْرٌ اور فَقِيرٌ اور فُقَرَاءُ متعدد مقاموں میں مذکور ہیں بعضوں نے کہا فقیر وہ ہے جس کے پاس کوئی چیز نہ ہو اور مسکین وہ ہے جس کے پاس بقدر کفایت کچھ ہو۔ بعضوں نے بالعکس کہا ہے)۔
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ۔ تیری پناہ محتاجی سے۔ (یعنی جب ضروری حاجتوں کے لئے بھی مال نہ ہو اور نفس مال کی خواہش اور حرص رکھتا ہو کیونکہ ایسی محتاجی آدمی کو گناہوں میں ڈالتی ہے۔ بعضوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ غناء اور تونگری فقر سے افضل ہے مگر وہی غنا افضل ہے جو مال حلال سے ادائے حقوق کے ساتھ ہو اور خداوند کریم کی یاد سے غافل نہ کرے ورنہ ایسی غنا سے بھی دوسری حدیث میں پناہ مانگی ہے)
كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا۔ محتاجی قریب ہے کہ

Marfat.com

آدمی کو کافر بنا دے (دنیا کمانے کے لئے وہ کفر اختیار کرے اسلام کو چھوڑ دے)۔

اَغْلَقَ اللّٰہُ بَابَہٗ اَفْقَرَ مَا یَکُوْنُ۔ اللہ تعالیٰ اُس کے رزق کا دروازہ اُس کی سخت محتاجی کے وقت میں بند کر دیتا ہے۔

مَا اَفْقَرَ بَیْتٌ مِّنْ اُدْمٍ۔ وہ گھر سالن کا محتاج نہ ہوگا (جس میں سرکہ موجود ہو)۔

مَا یَمْنَعُ اَحَدَکُمْ اَنْ یُّفْقِرَ الْبَعِیْرَ مِنْ اِبِلِہٖ۔ اپنے اونٹوں میں سے ایک اونٹ کی پیٹھ سواری کے لئے دینے سے کونسی چیز روکتی ہے۔ (یہ اَفْقَرَ الْبَعِیْرَ سے نکلا ہے یعنی اونٹ کی پیٹھ مانگے پر سواری کے لئے دی)

مِنْ حَقِّہَا اِفْقَارُ ظَہْرِہَا۔ جانوروں میں ایک حق یہ بھی ہے کہ اُن کو سواری کے لئے دے (یعنی کوئی تھکا ماندہ ہو تو اُس کو سوار کرے)۔

اِنَّہٗ اشْتَرٰی مِنْہُ بَعِیْرًا وَّ اَفْقَرَہٗ ظَہْرَہٗ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے ایک اونٹ خریدا اور مدینہ تک اُس کی پیٹھ سواری کے لئے اُن کو دی (یعنی اُن کو اجازت دی کہ مدینہ تک اُس پر سوار رہیں)۔

عَلٰی اَنَّ لِیْ فَقَارَ ظَہْرِہٖ۔ اس شرط پر کہ میں اُس کی پیٹھ پر سواری کروں گا۔

اَفْقَرْنَاکَ ظَہْرَہٗ۔ ہم نے اس کی پیٹھ سواری کے لئے تجھ کو دی۔

حَتّٰی یَعُوْدَ کُلُّ فَقَارٍ مَکَانَہٗ۔ یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے مقام پر آجائے (یعنی پیٹھ کے جوڑ)۔

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اِسْتَقْرَضَ مِنْ رَجُلٍ دَرَاہِمَ ثُمَّ اِنَّہٗ اَفْقَرَ الْمُقْرِضَ دَابَّتَہٗ فَقَالَ مَا اَصَابَ مِنْ ظَہْرِ دَابَّتِہٖ فَہُوَ رِبًا۔ عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے زید سے کچھ روپیہ قرض لئے پھر زید کو اپنا جانور (مفت) سواری کے لئے دیا۔ اُنھوں نے کہا زید نے جتنا اُس کے جانور سے سواری کا فائدہ لیا وہ سب سود میں داخل ہے (کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَۃً فَہُوَ رِبًا گو یہ حدیث ضعیف ہے مگر اُس کی تائید صحابہؓ کے اقوال سے ہوتی ہے)۔

اَفْقِرْہَا اَخَاکَ۔ اپنے بھائی مسلمان کو یوں ہی زمین مانگے پر دے (اُس سے مزارعت کرنا یعنی پیداوار کا ایک حصہ ٹھہرانا کیا ضروری ہے گو اکثر علماء نے اُس کو جائز رکھا ہے مگر جو زمین اپنی ضرورت سے زیادہ ہو اُس کو بلا کرایہ عاریت کے طور پر مسلمان بھائی کو دینا عمدہ اور ثواب کی بات ہے)۔

ثُمَّ جَمَعْنَا الْمَفَاتِیْحَ وَتَرَکْنَاہَا فِیْ فَقِیْرٍ مِّنْ فُقُرِ خَیْبَرَ۔ پھر ہم نے کنجیوں کو اکٹھا کیا اور خیبر کے کنوؤں میں سے ایک کنوئیں میں ڈال دیں۔

اِنَّہٗ کَانَ یَشْرَبُ وَہُوَ مَحْصُوْرٌ مِّنْ فَقِیْرٍ فِیْ دَارِہٖ۔ حضرت عثمانؓ کو جب باغیوں نے گھیر لیا تھا (اور پانی بند کر دیا تھا) تو آپ اپنے گھر کے ایک کنوئیں کا پانی پیتے۔ (بعضوں نے کہا فَقِیْر وہ کنواں جس میں پانی کم ہو)۔

اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ سَہْلٍ قُتِلَ وَطُرِحَ فِیْ عَیْنٍ اَوْ فَقِیْرٍ۔ عبداللہ بن سہلؓ (خیبر کے یہودیوں کے ہاتھ سے) مارے گئے اور ایک چشمے یا کنوئیں میں ڈال دیئے گئے۔ (فَقِیْر کاریز کے دہانہ کو بھی کہتے ہیں اور اُس گڑھے کو جو کھجور کے پودے کے لئے علیحدہ کھودتے ہیں تاکہ اُس میں گاڑا جائے۔ بعضوں نے کہا فَقِیْر وہ کنواں جس کا منہ کشادہ ہو اور گہراؤ کم ہو)۔

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ۔ فقیری تو میرا فخر ہے (یہاں فقیری سے محتاجی مراد نہیں ہے بلکہ دنیا سے بے پرواہی اور

عاجزی اور تواضع جو فقیروں کی خصلت ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ یہ جو فرمایا کہ الفقر فخری تو اس سے فقر الی اللہ مراد ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں پیش کرنا۔

قَالَ لِسَلْمَانَ اِذْهَبْ فَفَقِّرْ لِلْفَسِيْلِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسیؓ سے فرمایا جا کھجور کے پودے کے لئے ایک گڑھا کھود۔ (اس گڑھے کو فقرہ اور فقیر کہتے ہیں)۔

اَلْمَرْكُوْبُ مِنْهُ الْفُقَرُ الْاَرْبَعُ یا اَلْفِقَرُ الْاَرْبَعُ۔ (حضرت عائشہؓ نے فرمایا حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کے بارے میں) یہ لوگ چار جوڑوں پر بیٹھ کے یا چار بڑے کاموں پر سوار ہوئے (ان کے مرتکب ہوئے ایک تو مدینہ طیبہ کی ہتک حرمت کی وہاں ناحق خون کیا، دوسرے خلافت کی توہین کی۔ تیسرے ماہ حرام کی۔ چوتھے صحبت رسول اور داماد رسول کی)۔

اِسْتَحَلُّوْا فِيْهِ الْفُقَرَ الثَّلٰثَ۔ (حضرت عثمانؓ کے قتل میں) انھوں نے تین حرمتوں کو حلال بنالیا (ایک تو ماہ حرام کی حرمت کو دوسرے مدینہ طیبہ کی حرمت کو تیسرے خلافت کی حرمت کو۔ ان تینوں میں سے ایک کا بھی خیال نہ کیا)۔

فُقَرَاتُ ابْنِ اٰدَمَ ثَلٰثٌ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا۔ آدمی کے تین بڑے اہم دن ہیں (بڑے فکر اور اندیشہ کے دن) ایک جس دن پیدا ہوا دوسرے جس دن مرے گا تیسرے جس دن مرنے کے بعد پھر زندہ ہوگا (یعنی قیامت کا دن)۔

مَا بَيْنَ عَجْبِ الذَّنَبِ اِلٰى فُقْرَةِ الْقَفَا ثِنْتَانِ وَثَلٰثُوْنَ فُقْرَةً فِىْ كُلِّ فُقْرَةٍ اَحَدٌ وَّثَلٰثُوْنَ دِيْنَارًا۔ ریڑھ کی ہڈی سے لے کر گردن کے جوڑ تک بتیس جوڑ ہیں پسلیوں کے ہر جوڑ کی دیت اکتیس دینار ہیں کل جوڑوں کی دیت نوسو بانوے دینار ہوئے یعنی

قریب قریب ہزار دینار کے جو اس زمانہ میں دس ہزار درم کے مساوی تھے)۔

عَادَ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ فِىْ فَقَارَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ۔ براء بن مالک لوٹ کر اپنے لوگوں میں اس وقت آئے جب وہ محتاجی میں مبتلا تھے۔

ثَلَاثٌ مِّنَ الْفَوَاقِرِ۔ تین باتیں آفت ہیں (گویا پشت کے جوڑ توڑ ڈالتی ہیں)۔

لَمَالُ الْمَرْءِ يُصْلِحُهٗ فَيُغْنِىْ مَفَاقِرَهٗ اَعَفُّ مِنَ الْقُنُوْعِ

(یہ معاویہ کا شعر ہے)۔ آدمی کا مال اس کو درست کرتا ہے اس کی احتیاجوں کو قناعت سے زیادہ بے پرواہ کر دیتا ہے (یعنی گو قناعت سے بھی آدمی بے پرواہ ہوتا ہے۔ مگر مالداری اس سے بھی زیادہ احتیاجوں کو رفع کر کے آدمی کو بے پرواہ کر دیتی ہے)۔

فَاَشَارَ اِلٰى فَقْرٍ فِىْ اَنْفِهٖ۔ اس کی ناک میں کچھ چراؤ تھا اس کی طرف اشارہ کیا۔

سَيْفٌ مُّفَقَّرٌ۔ وہ تلوار جس میں رخنے ہوں (دندانے پڑے ہوں)

عَلٰى فَقِيْرٍ مِّنْ خَشَبٍ۔ لکڑی کی ایک سیڑھی پر (مشہور روایت نقیر ہے یعنی کھدی ہوئی لکڑی پر)۔

اِفْتَقَرَ عَنْ مَّعَانٍ عُوْرٍ۔ (امرؤالقیس شاعر نے باریک مضامین کو کھود کر نکالا۔ (ان کو کھولا)۔

قِبَلَنَا نَاسٌ يَّتَفَقَّرُوْنَ الْعِلْمَ۔ ہماری طرف کچھ لوگ ہیں جو علم کی بال کی کھال نکالتے ہیں (مراد قدریہ لوگ ہیں جو باریک باریک تاویلیں کیا کرتے تھے۔ مشکل مضامین کی تفسیر اور تشریح میں مصروف رہتے تھے۔ ایک روایت میں يتقفرون بہ تقدیم قاف ہے)۔

اَفْقَرَ بَعْدَ مَسْلَمَةَ الصَّيْدُ لِمَنْ رَمٰى۔ مسلمہ کے بعد شکار کے جانور نے اپنی پیٹھ تیر مارنے والے کے لئے

Marfat.com

سامنے کردی (یعنی تیر انداز کو موقع دے دیا کہ اُس کو فراغت سے مارے شکار کے جانور سے مراد دین اسلام ہے یعنی مسلمہ بن عبد الملک جو ولید کا چچا تھا بڑا غازی اور مجاہد تھا جب سے وہ مرگیا اب اسلام کا کوئی حامی نہ رہا ہر ایک اُس پر اعتراض کرنے لگا۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَفْقَرَكَ الصَّيْدُ فَارْمِهِ۔ جانور نے تجھ کو موقع دے دیا اب اُس کو تیر مار)

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ۔ تیری پناہ محتاجی سے (یعنی نفس کی محتاجی اور بے صبری سے یہ حدیث اُس کے مخالف نہیں ہے جو فرمایا اَحْيِنِىْ مِسْكِيْنًا کیونکہ مسکنت سے مراد عاجزی اور تواضع ہے اور اگر مسکنت سے محتاجی مراد ہو تو لازم آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعاء قبول نہیں ہوئی کیونکہ آپ کی وفات حالتِ غناء اور تونگری میں ہوئی اگرچہ آپ نے نقد ایک درم بھی اپنے پاس نہیں رکھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَوَجَدَكَ عَائِلاً فَاَغْنٰى (خدا نے تجھے محتاج غریب پایا تو مالدار کر دیا) تو مالداری کو اپنا احسان فرمایا۔ اسی طرح یہ حدیث اَلْفَقْرُ فَخْرِىْ کے بھی مخالف نہیں جیسا کہ پہلے گزرا)۔

اِنَّ الْفَقْرَ بِالْمُؤْمِنِ اَحْسَنُ مِنَ الْعِذَارِ (یا الْعِذَارِ) الْحَسَنِ عَلٰى خَدِّ الْفَرَسِ مسلمان کے لئے فقیر ہونا اُس خوبصورت پوزی کے نشان سے اچھا ہے جو گھوڑے کے رخسارے پر ہوتا ہے (اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر فقیری مسلمان پر آجائے اور وہ اُس پر صبر کرے تو بڑے اجر اور ثواب کا مستحق ہو گا۔ اور ہم کسی پیغمبر یا صحابی کو نہیں جانتے کہ اُس نے فقیری اور بلا کی درخواست کی ہو بلکہ اُن دونوں سے پناہ مانگی ہے۔ اور مطرف بن عبد اللہ رض نے کہا اگر میں تندرست رہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاؤں تو اس سے بہتر ہے کہ بلا میں مبتلا ہوں اور صبر کروں)۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ غِنًى مُبْطِرٍ وَّ فَقْرٍ مُتْرِبٍ یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسی تونگری سے جو شیخی اور تکبر پیدا کر دے اور ناشکر گزار بنا دے اور ایسی فقیری سے جو خاک آلود اور محتاج کر دے۔ (اس میں آپ نے اُس تونگری سے پناہ مانگی ہے جو آدمی کو شیخی اور تکبر میں ڈال دے اور اگر محتاجی تونگری سے افضل ہوتی تو پیغمبر اور صحابہ سب فقیر اور محتاج ہوتے۔ حالانکہ پیغمبروں میں سوائے حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے کوئی فقیر نہیں گزرا۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رض نے باغات چھوڑے اور جو مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا اُس سے بڑے درجے پائے اور حضرت عمر رض نے بھی جائداد چھوڑی اور حضرت ابوذر غفاری رض جن سے فقیری کو افضل کہنے والے دلیل لیتے ہیں اُن کے پاس بھی اونٹ اور بکریوں کے گلّے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر اور حضرت طلحہ رض اور حضرت عبد الرحمن بن عوف تو ہزاروں لاکھوں روپیہ چھوڑ کر مرے اور حضرت ابن عباس رض نے کہا کہ میرے پاس اسّی برس کا خرچ ہے ہر دن ہزار درہم صرف کرنے پر اور حضرت سعید بن مسیّب نے کہا کہ اُس شخص میں کچھ بھلائی نہیں جو مال جمع نہیں کرتا اور مال سے اپنا قرض ادا نہیں کرتا اپنے ناطے والوں سے سلوک نہیں کرتا اپنی عزت اور آبرو کو نہیں بچاتا۔ اور جب سفیان رض مرے تو اُن کے پاس ایک سو پچاس دینار بطور بضاعت کے تھے۔ کذا فی مجمع البحار)

اِنَّ فُقَرَاءَ اُمَّتِىْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ عَامٍ۔ میری امت کے محتاج لوگ امیر اور مالداروں سے پچاس ہزار برس پہلے بہشت میں جائیں گے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فقیروں کا درجہ مالداروں سے بڑھ کر ہے۔ اور اُس میں علماء نے بہت اختلاف کیا ہے کہ فقر افضل ہے یا غنا اور حق یہ ہے کہ غنا اگر شکر اور ادائے حقوق کے ساتھ ہو تو وہ افضل ہے ورنہ فقر افضل ہے)۔

Marfat.com

اَلْفَقِیْرُ الَّذِیْ لَا یَسْئَلُ النَّاسَ وَالْمِسْکِیْنُ اَجْهَدُ مِنْهُ وَالْبَائِسُ اَجْهَدُهُمْ. فقیر وہ ہے جو لوگوں سے سوال نہ کرتا ہو اور مسکین وہ ہے جو اس سے زیادہ تکلیف میں ہو اور بائس وہ ہے جو اس سے بھی زیادہ تکلیف میں ہو۔

نَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ. تیری پناہ محتاجی اور کمی سے۔

ذُوالْفِقَار. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا نام ہے جو آپ نے حضرت علی رض کو دی تھی اس میں چھوٹے چھوٹے خوبصورت گڑھے تھے یا پشت کی ہڈیوں کی طرح جوڑ تھے اس کا حلقہ چاندی کا تھا۔ بعضوں نے کہا یہ تلوار منبہ بن حجاج کی تھی جو بدر کے دن اُس کے بیٹے عاص کے پاس تھی حضرت علی رض نے اُس کو قتل کیا اور یہ تلوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے آپ نے وہ انہی کو دیدی اور حضرت علی رض نے اُحد کے دن اُسی سے کافروں کو دفع کیا۔ بعضوں نے کہا اُس کا لوہا جرہم قبیلہ کے زمانہ میں کعبہ کے پاس ملا تھا یہ تلوار اسی سے بنائی گئی تھی۔

فَقْسٌ. توڑنا، بگاڑنا۔

فُقُوْسٌ. مرجانا۔ (فَقْشٌ کے معنے بھی توڑنا ہاتھ سے)

فَقْصٌ. توڑنا۔

فَقُّوْصٌ. کچا خربزہ (خربوزہ)، بڑا کھیرا۔

فَقَصَ الْبَیْضَةَ. یا فَقَسَهَا. انڈا پھوڑ ڈالا۔

فَقَطْ. مشہور کلمہ ہے جو تحریر کو ختم کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے۔ یہ فا اور قط سے مرکب ہے اور معنے لاغیر کے ہیں یعنی صرف، بس۔

تَفْقِیْط. فقط لکھنا۔

فَقْعٌ. رنگ زرد ہونا، ہلاک کرنا، گرمی سے مرجانا، گوز لگانا، چڑانا، پھٹ کر آواز نکلنا۔

تَفْقِیْعٌ. منہ کھول کر باتیں کرنا، چٹخانا، پھٹ کر آواز نکلنا، سرخ کرنا۔

اِفْقَاعٌ. بدحال ہونا، محتاج ہونا۔

تَفَاقُعٌ. سفید ہونا۔

اِنْفِقَاعٌ. پھٹ جانا۔

فَاقِعٌ. ڈہڈہاتا سُرخ یا زرد رنگ۔ (اور مشہور یہ ہے کہ فاقع زرد ڈہڈہاتا۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَصْفَرُ فَاقِعٌ اور اَحْمَرُ قَانٍ یا قَرَّاصٌ اور اَخْضَرُ حَانٍ اور اَبْیَضُ یَقَقٌ اور اَسْوَدُ حَالِكٌ وغیرہ

فُقَّاعٌ. سخت خبیث۔

اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ نَهٰی عَنِ التَّفْقِیْعِ فِی الصَّلٰوةِ. عبداللہ بن عباس رض نے نماز میں انگلیاں چٹخانے اور اُن کو دبانے سے (تاکہ آواز دیں) منع فرمایا۔

وَاِنْ تَفَاقَعَتْ عَیْنَاكَ. اگرچہ تیری آنکھیں چرک آلودہ یا سفید ہو جائیں۔

یَا ابْنَ فَقْعِ الْقَرْدَدِ. (عائشہ نے ابن جرموز سے کہا جس نے حضرت زبیر رض کا سر سوتے میں کاٹ لیا تھا) ارے قردد کی کھمبی کے بیٹے (فقع ایک قسم کی خراب کھمبی اور قردد ٹیلہ جو پست زمین کے بازو ہو)۔

فُقَّاعٌ. جو کی شراب یا کچی شراب جو منقی وغیرہ سے بنائیں۔

وَعَلَیْهِمْ خِفَافٌ لَهَا فُقَعٌ. اُن کے جوتوں میں کچھ نوکیں ہوں گی۔

خُفٌّ مُفَقَّعٌ. جوتا یا موزہ نوک دار جو کج ہو۔

فَقٌّ. کھولنا۔

اِنْفِقَاقٌ. چر جانا۔

فَقَاقٌ. یاوہ گو، بے وقوف۔

فَقْفَقَةٌ. احمق عورت۔

فَقْمٌ. جبڑے سے پکڑنا، جماع کرنا، بھر جانا۔

فَقَمٌ. سامنے کے اوپر کے دانت باہر نکلے ہوئے ہونا

Marfat.com

جو نیچے کے دانتوں پر نہ پڑیں ایسے شخص کو اَفْقَم کہتے ہیں۔
فَقَامَةٌ۔ بڑا ہونا۔
مُفَاقَمَةٌ۔ جماع کرنا۔
تَفَقُّمٌ۔ جبڑے سے پکڑنا۔
تَفَاقُمٌ۔ بڑا ہونا، سخت ہونا۔
مَنْ حَفِظَ مَا بَيْنَ فُقْمَيْهِ وَرِجْلَيْهِ۔ جو شخص اُن چیزوں کو محفوظ رکھے گا جو اُس کے دو جبڑوں اور پاؤں کے درمیان ہیں (یعنی زبان اور شرمگاہ کو) وہ بہشت میں جائے گا۔
لَمَّا صَارَتْ عَصَاهُ حَيَّةً وَضَعَتْ فُقْمًا لَهَا اَسْفَلَ وَفُقْمًا لَهَا فَوْقَ۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی سانپ بن گئی تو اُس نے (مُنہ کھولا) ایک جبڑا نیچے رکھا اور ایک جبڑا اُوپر۔
فَاَخَذَتْ بِفُقْمَيْهِ۔ اُس نے اُس کے دونوں جبڑے تھامے۔
يَصِفُ امْرَأَةً فَقْمَاءَ سَلْفَعَ۔ وہ ایک عورت کا حال بیان کرتے تھے جس کا تالو ایک طرف جھکا ہوا تھا اور مردوں پر دلیر (یعنی بدزبان) تھی۔ (بعضوں نے کہا فَقْمَاء وہ عورت جس کے نیچے کے دانت باہر نکلے ہوئے ہوں اوپر کے دانت اُن پر نہ بیٹھتے ہوں۔ ایسے مرد کو اَفْقَم کہیں گے)
حَرَمُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذُبَابٍ اِلٰى فَاقِمٍ۔ مدینہ کا حرم ذباب سے فاقم تک ہے (جو ایک موضع کا نام ہے)
فَقْهٌ۔ علم میں غالب ہونا۔
فِقْهٌ۔ سمجھنا۔
لَا يَفْقَهُ وَلَا يَنْقَهُ۔ نہ سمجھتا ہے نہ شعور رکھتا ہے
فَقَاهَةٌ۔ علم رکھنا۔
فَقِيْهٌ۔ سمجھدار عالم (اُس کی جمع فُقَهَاء ہے)۔
تَفْقِيْهٌ اور اِفْقَاهٌ۔ سکھانا، سمجھانا۔

مُفَاقَهَةٌ۔ علم میں ایک دوسرے پر غلبہ ڈھونڈھنا
فِقْهٌ۔ مشہور علم ہے۔ یعنی مسائل شرعیہ عملیہ کا اُن کے دلائل تفصیلی سے معلوم کرنا، اور کبھی فقہ کہتے ہیں نفس کی مفید اور مضر باتیں معلوم کرنا تو وہ علم کلام اور عقائد کو بھی شامل ہوگا۔
اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِى الدِّيْنِ۔ یا اللہ ابن عباسؓ کو دین کی سمجھ دے (اُن کو دین کا عالم بنا دے۔ یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبول ہوئی ابن عباسؓ اس اُمت کے بڑے عالم ہوئے)
وَدَعَا لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنْ يُّفَقِّهَهُ فِى التَّاوِيْلِ۔ اور ابن عباسؓ کے لئے آپ نے یہ دعاء کی کہ اللہ تعالیٰ اُن کو تاویل یعنی قرآن کی تفسیر کا علم دے (یہ دعاء بھی آپ کی قبول ہوئی ابن عباسؓ بڑے مفسر القرآن ہوئے)
اِنَّهٗ نَزَلَ عَلٰى نَبَطِيَّةٍ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ لَهَا هَلْ هٰهُنَا مَكَانٌ نَظِيْفٌ اُصَلِّىْ فِيْهِ فَقَالَتْ طَهِّرْ قَلْبَكَ وَصَلِّ حَيْثُ شِئْتَ فَقَالَ فَقِهَتْ۔ حضرت سلمان فارسیؓ ایک نبطی عورت کے پاس ملک عراق میں جا کر اُترے اُس سے پوچھا یہاں کوئی پاک صاف جگہ ہے جہاں میں نماز پڑھوں اُس عورت نے کہا تم اپنا دل پاک کرو اور جہاں چاہو وہاں نماز پڑھ لو تب سلمانؓ کہنے لگے میں حق بات سمجھ گیا۔
لَعَنَ اللّٰهُ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَفْقِهَةَ۔ اللہ نے اُس عورت پر لعنت کی جو نوحہ کرتی ہے اور جو اُس کو جواب دیتی جاتی ہے۔
مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِى الدِّيْنِ۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ بھلائی پہنچانا چاہتا ہے اُس کو دین کی سمجھ دیتا ہے (دین کا علم اس کو عنایت کرتا ہے)۔
مَثَلُ مَنْ فَقُهَ۔ جو شخص دین کا عالم ہو گیا اُس کی مثال۔

Marfat.com

سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ يَقُوْلُوْنَ نَأْتِي الْأُمَرَاءَ۔ کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو دین کے عالم ہونے کا دعویٰ کریں گے (اور دنیاداروں کے پاس آمدو رفت رکھیں گے حالانکہ یہ دونوں امر ایک دوسرے کے منافی ہیں۔ جب اُن سے اُس کا سبب پوچھا جائے گا تو کیا کہیں گے) ہم ان امیروں کے پاس آمدورفت رکھتے ہیں (ان سے دنیا حاصل کرتے ہیں اور اپنے دین کو اُن سے جدا رکھتے ہیں حالانکہ یہ امر ممکن نہیں جب دین کا عالم دنیاداروں کی صحبت اختیار کرے تو اُس کے دین میں ضرور خلل آئے گا)

لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ۔ جو شخص تین دن سے کم میں قرآن کا ختم کرے وہ قرآن کو نہیں سمجھا۔

دَعْهُ فَإِنَّهُ فَقِيْهٌ۔ معاویہ کو چھوڑ دے وہ فقیہ ہے (یعنی دین کا علم رکھتا ہے یہ ابن عباسؓ کا قول ہے)

اٰفَةُ الدِّيْنِ ثَلٰثَةٌ فَقِيْهٌ فَاجِرٌ وَ اِمَامٌ جَائِرٌ وَمُجْتَهِدٌ جَاهِلٌ۔ دین کی آفت تین شخص ہیں ایک تو فقیہ یعنی دین کا عالم بدکار (جو خلاف شرع کاموں سے پرہیز نہ کرتا ہو) دوسرے ظالم حاکم، تیسرے جاہل درویش عبادت کرنے والا۔

فَقِيْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطٰنِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ۔ ایک دین کا عالم شیطان پر ہزار جاہل درویشوں سے زیادہ بھاری ہے۔

مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا عَالِمًا۔ جو شخص میری اُمت میں سے چالیس حدیثیں یاد کرلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو فقیہ عالم کرکے اُٹھائے گا۔

اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ۔ یا اللہ علیؓ کو دین کی سمجھ دے (یہ آپ نے اُس وقت فرمایا جب اُن کو یمن کی طرف بھیجا)۔

لَا يَفْقَهُ الْعَبْدُ كُلَّ الْفِقْهِ حَتّٰى يَمْقُتَ النَّاسَ فِي ذَاتِ اللّٰهِ۔ بندہ پورا سمجھدار اُس وقت تک نہیں ہوتا یہاں تک کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے لئے بُرا سمجھے (یعنی حُبّ اور بُغض للہ اختیار کرے)

تَفَقَّهْ يَا بُنَيَّ فِي الدِّيْنِ۔ (حضرت علیؓ نے امام حسنؓ سے فرمایا) بیٹا دین کی سمجھ حاصل کر۔

فَقْوٌ۔ پیچھے ہونا، تابع ہونا۔ (یہ مقلوب ہے قَفْوٌ کا)

فَاَخَذْتُ بِفَقْوَيْهِ۔ میں نے اُس کے دونوں جبڑے پکڑے (ایک روایت میں ایسا ہی ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ لغت سے اُس کی تائید نہیں ہوتی۔ اور صحیح بِفُقْمَيْهِ ہے جیسے اوپر گزر چکا۔ مادہ فقم ہیں)۔

باب الفاء مع الکاف

فِكْرٌ یا فِكْرٌ۔ سوچنا، تامّل کرنا، بچارنا۔

تَفْكِيْرٌ اور اِفْكَارٌ اور تَفَكُّرٌ اور اِفْتِكَارٌ کے بھی یہی معنے ہیں۔

فَاكُوْرَةٌ۔ وہ آڑی لکڑی جو دروازے پر نہ کھلنے کے لئے لگائی جاتی ہے اردو میں اسے بلّی کہتے ہیں۔

تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً۔ ایک ساعت فکر کرنا، سوچنا اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اُس کے عجائب مخلوقات اور انتظامات میں غور کرنا، ساٹھ برس کی عبادت سے بہتر ہے (کیونکہ عبادت اعضاء کا فعل ہے اور فکر قلب کا اور قلب جوارح سے اشرف ہے یا اس وجہ سے کہ فکر موصل الی اللہ ہے اور عبادت موصل الی الثواب ہے)۔

تَفَكَّرُوْا فِيْ آلَاءِ اللّٰهِ وَلَا تَتَفَكَّرُوْا فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ۔ اللہ کی نعمتوں میں فکر کرو اور اُس کی ذات میں فکر نہ کرو (کیونکہ اُس کی ذات کی کُنہ کوئی نہیں معلوم

Marfat.com

کر سکتا تو اُس میں فکر کرنا لاحاصل ہے بقول شاعر ؎
تواں در بلاغت بہ سحبان رسید ؛ نہ در کنہ بیچون سبحان رسید۔

مَنْ تَفَکَّرَ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ تَزَنْدَقَ۔ جس نے اللہ کی ذات میں فکر کی وہ زندیق (بے دین ملحد) ہوگیا

کُلَّمَا قَدَّمَ فِکْرِیْ فِیْكَ شِبْرًا فَرَّ مِیْلًا۔ پروردگار جب میرا فکر تجھ میں ایک بالشت آگے بڑھتا ہے تو ایک میل پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

لَیْسَ لِیْ فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ نُکْرٌ۔ مجھ کو اس کام سے کوئی غرض یا احتیاج نہیں ہے۔

فَكٌّ۔ جُدا کرنا، کھولنا، چھڑانا، ہٹا دینا، توڑنا چھوڑ دینا (جیسے فَکَاكٌ اور فِکَاكٌ ہے) آزاد کر دینا، دوا مُنہ میں ڈالنا، ادغام نہ کرنا، بوڑھا ہونا۔ (جیسے فُکُوْكٌ ہے) احمق ہونا۔

فَکَكٌ۔ موچ آجانا، اپنی جگہ سے سرک جانا، بوجھل

تَفْکِیْكٌ۔ چھڑانا، جُدا کرنا۔

اِفْکَاكٌ اور تَفَکُّكٌ۔ سُرین لٹک جانا، چھاتیاں بڑھ جانا، جننے کے قریب ہونا۔

اِنْفِکَاكٌ۔ سرکھجانا، اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔

مَا انْفَكَّ۔ ہمیشہ۔

اَعْتِقِ النَّسَمَۃَ وَفُكَّ الرَّقَبَۃَ۔ جان کو آزاد کردے (یعنی پورا بُردہ آزاد کردے) اور گردن چھڑا دے (یعنی آزاد کرانے میں مدد کر)۔

عُوْدُوا الْمَرِیْضَ وَفُکُّوا الْعَانِیَ۔ بیمار کو پوچھنے کے لئے جاؤ اور بندی (قیدی) کو چھڑاؤ۔ (بندی سے مراد ہر شخص ہے جو مصیبت میں گرفتار ہو یا قید ہو یا لونڈی یا غلام)

اِنَّہٗ رَکِبَ فَرَسًا فَصَرَعَہٗ عَلٰی جِذْمِ نَخْلَۃٍ فَانْفَکَّتْ قَدَمُہٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے اُس نے آپؐ کو کھجور کے ایک ٹُنڈ پر گرا دیا آپؐ کے پاؤں کا جوڑ سرک گیا (موچ آگئی)

فِکَاكُ الْاَسِیْرِ۔ قیدی کو چھڑانا۔ (یعنی اُس کے احکام اور فضائل اُس میں مذکور ہیں)۔

ھٰذَا فِکَاکُكَ۔ یہ شخص دوزخ سے تیری چھڑائی ہے (یعنی کافر جو مسلمان کے بدلے دوزخ میں جگہ لیگا)۔

وَفُكَّ رِھَانِیْ۔ میری گردیاں چھڑا دے (یعنی اُن کے حقوق سے مجھ کو سبکدوش کردے جو تیرے مجھ پر ہیں، مطلب یہ ہے کہ جو حق میں نے ادا نہ کیا ہو وہ معاف کردے)۔

فَکَّانِ۔ مُنہ کے دونوں جانب جہاں دونوں گلپھڑے ملے ہیں)۔

اَفْکَلٌ۔ لرزہ، کپکپی۔ (اس کا فعل نہیں آیا بعضوں نے کہا آیا ہے جیسے حدیث میں ہے)۔

وَجَدَتْنِیْ اَفْکَلَ۔ انھوں نے مجھ کو کپکپاتا ہوا پایا۔

اَوْحَی اللّٰہُ اِلَی الْبَحْرِ اَنَّ مُوْسٰی یَضْرِبُكَ فَاَطِعْہُ فَبَاتَ وَلَہٗ اَفْکَلٌ۔ اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم بھیجا کہ موسیٰ علیہ السلام تجھ کو (لاٹھی سے) ماریں گے اُن کی اطاعت کیجیو۔ وہ ساری رات ڈر سے کپکپاتا رہا۔

فَاَخَذَنِیْ اَفْکَلٌ وَارْتَعَدْتُ۔ مجھ کو لرزہ چڑھ آیا اور کانپنے لگی (غیرت اور غصہ سے)۔

فَکَنٌ۔ شرمندہ ہونا، گھننا، چل دینا۔

تَفَکُّنٌ۔ تعجب کرنا، نادم ہونا، افسوس کرنا۔

فُکْنَۃٌ۔ ندامت اور شرمندگی۔

حَتّٰی اِذَا غَاضَ مَاؤُھَا بَقِیَ قَوْمٌ یَتَفَکَّنُوْنَ۔ جب اُس کا پانی جذب ہوگیا تو کچھ لوگ رہ گئے جو نادم اور شرمندہ تھے۔

فَکِہَ۔ یا فَکَاھَۃٌ۔ دل لگی، خوش طبعی، مذاق، ہنس مکھ ہونا، خندہ پیشانی ہونا، لوگوں کو ہنسانا، تعجب کرنا

Marfat.com

تَفْكِيْهٌ۔ میوہ لانا، احباب کو نادر کلام سے خوش کرنا۔
فَكِيْهَةٌ۔ اور فُكَاهَةٌ۔ مزاح، دل لگی۔
اِفْكَاهٌ۔ دوھیل ہونا، ہری گھاس کھاکر مویشی کا دودھ والا ہونا۔
تَفَكُّهٌ۔ ندامت، شرمندگی، میوہ کھانا، میوے سے پرہیز کرنا، تعجب کرنا، مزہ اٹھانا۔
تَفَاكُهٌ۔ ایک دوسرے سے مزاح اور دل لگی کرنا۔
فَاكِهَانِيٌّ۔ میوہ فروش۔
فِكْهٌ۔ خوش خلق، میوہ خوار، اترانے والا۔
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَفْكَهِ النَّاسِ مَعَ صَبِيٍّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے ساتھ سب سے زیادہ مزاح کرنے والے تھے۔
كَانَ مِنْ اَفْكَهِ النَّاسِ اِذَا خَلَا مَعَ اَهْلِهٖ۔ جب آپ اپنے گھروالوں کے ساتھ اکیلے ہوتے تو سب لوگوں سے زیادہ خوش مزاج ہوتے (اپنے گھروالوں، بیوی بچوں سے ہنسی خوشی دل لگی کے ساتھ صحبت رکھتے)۔
اَرْبَعٌ لَيْسَ غِيْبَتُهُنَّ بِغِيْبَةٍ مِّنْهُمْ الْمُتَفَكِّهُوْنَ بِالْاُمَّهَاتِ۔ چار شخصوں کی برائی کرنا غیبت نہیں ہے اُن میں ایک وہ لوگ ہیں جو ماں باپ کو گالی دیا کرتے ہیں (ہنسی اور ٹھٹھے کی راہ سے)۔
فَاكِهُوْنَ۔ خوش وخرم مزے اُڑاتے۔
فَاكِهَةٌ۔ میوہ۔ (اُس کی جمع فَوَاكِه ہے تر ہویا خشک کھجور اور انار بھی اُس میں داخل ہیں)۔

باب الفاء مع اللّام

فَلْتٌ۔ چھوڑ دینا، چھوٹ جانا۔
فِلَاتٌ۔ ناگاہ آپڑنا۔
اِفْلَاتٌ۔ چھوڑ دینا۔
تَفَلُّتٌ۔ چھوٹ جانا، کودنا۔
اِنْفِلَاتٌ۔ نجات پانا، چھوٹ جانا۔
اِفْتِلَاتٌ۔ فی البدیہہ کہنا، ناگاہ موت آنا۔
اِنَّ اللّٰهَ يُمْلِيْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ۔ اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے (ایک مدت تک وہ لوگوں پر ظلم کرتا رہتا ہے) پھر جب اُس کو پکڑتا ہے تو وہ اُس کی پکڑ سے چھوٹ نہیں سکتا یا پھر اُس کو نہیں چھوڑتا (اس کا کام تمام کر دیتا ہے)۔
اِنَّ رَجُلًا شَرِبَ خَمْرًا فَسَكِرَ فَانْطُلِقَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَاذٰى دَارَ الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَذُكِرَ لَهٗ ذٰلِكَ فَضَحِكَ وَقَالَ اَفَعَلَهَا وَلَمْ يَاْمُرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ۔ ایک شخص نے شراب پی اُس کو نشہ ہوگیا لوگ اُس کو (پکڑکر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لانے لگے جب وہ حضرت عباسؓ کے گھر کے برابر پہنچا تو چھڑا کر بھاگ نکلا اور اُن کے پاس پہنچ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کا ذکر کیا گیا تو آپؐ ہنس دیئے اور فرمانے لگے کیا اُس نے ایسا کیا (حضرت عباسؓ کی پناہ لی) پھر اُس کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا (کہ اُس کو پکڑ کر لاؤ اور حد لگاؤ بلکہ درگزر کی اور خاموش ہو رہے)۔
فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَاَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ يَّدِيْ۔ میں تو تمہاری کمریں تھام رہا ہوں (پیچھے سے) اور تم میرے ہاتھ سے چھٹے جاتے ہو (آگ میں گرے پڑتے ہو نفس کی خواہشوں پر چل کر)
اِنَّ اُمِّيْ اُفْتُلِتَتْ نَفْسُهَا۔ میری ماں یکایک مرگئی (اُس کو بات کرنے کی اور وصیت کرنے کی مہلت نہ ملی) یا اللہ تعالیٰ نے یکایک اُس کی جان لے لی۔
تَدَارَسُوا الْقُرْاٰنَ فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا مِّنَ الْاِبِلِ مِنْ عُقُلِهَا۔ قرآن کو پڑھتے پڑھاتے رہو وہ تو اُس اونٹ سے بھی جلدی بھاگ نکلنے والا ہے جو

اپنے پاؤں کی رسی چھڑا کر بھاگ نکلتا ہے (یعنی اگر قرآن کو پڑھتے نہ رہو گے تو بھول جاؤ گے)۔

اِنَّ عِفْرِیْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَیَّ الْبَارِحَۃَ ایک بھوت جنوں میں سے مجھ پر کود پڑا (میری نماز میں خلل ڈالنا چاہا)۔

فَاَفْلَتَ الرَّجُلَانِ۔ دو آدمی نکل بھاگے (انہوں نے قسم نہیں کھائی)۔

اِنَّ بَیْعَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ کَانَتْ فَلْتَۃً وَّقَی اللّٰہُ شَرَّھَا۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) ابوبکر صدیقؓ کی بیعت تو ناگہانی بیک بیک (بغیر غور و فکر کئے) ہو گئی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس قسم کی بیعت سے جو شر اور فساد پیدا ہوتا ہے اُس سے اپنے بندوں کو محفوظ رکھا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ابوبکر صدیقؓ کی امامت گویا لوگوں سے چھین اور اُچک کر ہوئی تھی کیونکہ دوسرے کئی شخص اُس کے طلبگار تھے۔ بعضوں نے کہا فلتہ کہتے ہیں حرام مہینوں کی آخری رات کو اُس میں لوگوں کا اختلاف ہوتا ہے کوئی کہتا ہے وہ بھی حرام ہے کوئی کہتا ہے وہ حلال ہے اور اُس میں شر اور فساد اور خونریزی کو جائز سمجھتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے دنوں کو حرام مہینہ سے تشبیہ دی اور آپؐ کی وفات کے دن کو فلتہ سے کیونکہ آپ کی وفات ہوتے ہی بعضے عرب اسلام سے پھر گئے۔ بعضوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا۔

لَا تُنْثٰی فَلَتَاتُہٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کی کوئی غلطی بیان نہیں کی جاتی (یعنی آپؐ کی مجلس غلطیوں اور بیہودگیوں سے پاک رہتی)۔

وَھُوَ فِیْ بُرْدَۃٍ لَّہٗ فَلْتَۃٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک چھوٹی چادر اوڑھے ہوئے تھے (چھوٹی ہونے کی وجہ سے اُس کے دونوں کنارے نہ ملتے سامنے سے کھل جاتی ہاتھ سے چھٹ جاتی)۔

وَعَلَیْہِ بُرْدَۃٌ فَلُوْتٌ۔ وہ ایک چھوٹی چادر اوڑھے ہوئے تھے (بعضوں نے کہا فلوت وہ چادر جو آدمی کے جسم پر نہ جمے سختی یا نرمی کی وجہ سے)۔

شِیْعَتُنَا یَنْطِقُوْنَ بِنُوْرِ اللّٰہِ وَمَنْ یُّخَالِفُوْنَہُمْ یَنْطِقُوْنَ بِتَفَلُّتٍ۔ ہمارے گروہ کے لوگ اللہ کے نور سے بات کرتے ہیں اور مخالفین بن سوچے سمجھے بکا کرتے ہیں۔

قَلَّ مَنْ یُّفْلِتُ مِنْ ضَغْطَۃِ الْقَبْرِ۔ قبر کے بھینچنے سے کم لوگ بچ نکلتے ہیں (ورنہ اکثر لوگوں کو یہ ضغطہ ہوتا ہے یعنی قبر اُن کو دبوچتی ہے)۔

فَلْجٌ۔ یا فُلُوْجٌ۔ مراد کو پہنچنا، فتح پانا، غالب ہونا، ثابت کرنا، تقسیم کرنا، چیرنا، آدھوآدھ، ناگر کرنا، مقرر کرنا

فُلِجَ الرَّجُلُ۔ اُس کو فالج ہو گیا۔

اِفْلَاجٌ۔ فتح پانا، بامراد ہونا، فتح دینا آگے کرنا، ظاہر کرنا، پیش کرنا،

تَفَلُّجٌ۔ پھٹ جانا۔

فَالِجٌ۔ ایک مشہور بیماری ہے جس میں جسم کا ایک جانب بے حس و حرکت ہو جاتا ہے۔

اِنَّہٗ کَانَ مُفَلَّجَ الْاَسْنَانِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دانتوں کے درمیان کشادگی تھی۔ (یہ فلج سے نکلا ہے بمعنے وہ کشادگی جو سامنے کے دانتوں اور کچلیوں کے درمیان ہوتی ہے۔ اور فَرَقٌ اُس کشادگی کو کہتے ہیں جو دونوں سامنے کے دانتوں کے درمیان ہو)

اَفْلَجُ الثَّنِیَّتَیْنِ۔ دونوں سامنے کے دانتوں کے درمیان کشادگی تھی (یہاں فلج بمعنے فَرَقٌ ہے)۔

لَعَنَ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ۔ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو حسن اور خوبصورتی کے لئے اپنے دانتوں میں کشادگی کرائیں (اکثر بوڑھی عورتیں کم سن بننے کے لئے دانتوں کو رگڑ کر سوہن چلا کر ایسا کرتی ہیں کیونکہ بڑھاپے

ہیں دانت بڑے ہو کر مل جاتے ہیں ان کے درمیان دراڑ نہیں رہتی)۔

اِنَّ الْمُسْلِمَ مَالَمْ يَغْشَ دَنَاءَةً يَّخْشَعُ لَهَا اِذَا ذُكِرَتْ وَتُغْرِيْ بِهَا لِئَامُ النَّاسِ كَانَ يَاسِرِ الْفَالِجِ۔ جس مسلمان نے کوئی ایسا خراب کام نہ کیا ہو جس کے ذکر ہونے پر وہ سر جھکا لے (شرمندہ ہو جائے) اور جس میں ذلیل کمینے لوگ پھنس جاتے ہیں وہ اُس جوا کھیلنے والے کی طرح ہے جو کھیل میں غالب ہو (سب کو ہرا دے۔ یہ فُلج بضمۂ فاء سے نکلا ہے بمعنی غلبہ اور جیت)۔

اَيُّنَا فَلَجَ فَلَجَ اَصْحَابُهٗ۔ ہم میں جو غالب ہوا اُس کے ساتھی بھی غالب ہوئے۔

فَاَخَذْتُ سَهْمِيَ الْفَالِجَ۔ میں نے اپنا جیتنے والا حصہ لے لیا یا آگے بڑھا ہوا تیر۔

بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَاصَمْتُ اِلَيْهِ فَافْلَجَنِيْ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپؐ کے پاس اپنا جھگڑا لے گیا (مقدمہ پیش کیا)، آپؐ نے مجھ کو جتایا (غالب کیا)۔

اِنَّهٗ بَعَثَ حُذَيْفَةَ وَعُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ اِلَى السَّوَادِ فَفَلَجَا الْجِزْيَةَ عَلٰى اَهْلِهٖ۔ حضرت عمرؓ نے حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کو سواد کی طرف بھیجا انھوں نے وہاں کے لوگوں پر جزیہ کی تقسیم کی (یعنی جزیہ کی مقدار ہر شخص پر مقرر کی۔ اصل میں فَلج اور فالج ایک مشہور پیمانہ ہے اُس سے غلّہ ماپتے ہیں اب تقسیم جزیہ کو بھی فلج کہنے لگے۔ کیونکہ جزیہ میں غلّہ ہی دیا کرتے تھے۔

فَلج۔ ایک موضع کا نام ہے یمامہ کی طرف اور یمن میں بھی ایک موضع ہے جہاں قوم عاد کے لوگ رہا کرتے تھے۔

فَلْجٌ۔ ایک وادی ہے بصرہ اور حمی ضریہ کے درمیان۔

اِنَّ فَالِجًا تَرَدّٰى فِيْ بِئْرٍ۔ دو کوہان والا ایک اونٹ کنوئیں میں گر گیا۔

اَلْفَالِجُ دَاءُ الْاَنْبِيَاءِ۔ فالج پیغمبروں کی بیماری ہے۔

لَا يَؤُمُّ صَاحِبُ الْفَالِجِ الْاَصِحَّاءَ۔ جو شخص فالج کی بیماری میں مبتلا ہو وہ تندرست لوگوں کی امامت نہ کرے۔

مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّفْشُوَ الْفَالِجُ۔ قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ فالج کی بیماری پھیلے گی۔ (اکثر لوگ اسی عارضہ سے ناگہانی مریں گے اس بیماری میں سات دن کے اندر آدمی مر جاتا ہے بعضے فوراً مر جاتے ہیں اگر دل پر فالج گرتا ہے سات دن کے بعد اس کی تیزی جاتی رہتی ہے اور سترہ دن کے بعد تو مزمن ہو جاتا ہے)۔

اَعْطَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنَ ثَلٰثَ خِصَالٍ مِّنْهَا الْفَلْجُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کو تین باتیں عطا فرمائی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ دنیا اور آخرت میں بامراد ہونا، فتحیاب ہونا۔

يَا مَعْشَرَ الشِّيْعَةِ خَاصِمُوْا بِسُوْرَةِ الْقَدْرِ تَفْلُجُوْا۔ شیعہ لوگو! تم سورۃ قدر (انا انزلناہ) پڑھ کر لوگوں سے جھگڑا کرو تم غالب ہو گے اپنی مراد کو پہنچو گے۔

وَاَسْاَلُكَ الْفَلْجَ بِالصَّوَابِ۔ میں چاہتا ہوں کہ ٹھیک راستہ پاؤں (اس پر فائز ہوں)۔

هِيَ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْ عَرْضِ الْاَدِيْمِ مِثْلَ فَخِذِ الْفَالِجِ۔ جامعہ یعنی صحیفہ حضرت فاطمہؓ ستر ہاتھ طول میں تھا اور عرض اتنا جتنے دو کوہان والے اونٹ کی ران کے چمڑے کا ہوتا ہے۔

فَلَّاحٌ۔ کاشتکار۔

Marfat.com

فَلْحٌ۔ چیرنا، کاٹنا، مکر کرنا، نقصان اٹھانا۔
فَلَاحَةٌ۔ زمین کھودنا، کھیتی کرنا۔
تَفْلِیحٌ۔ ٹھٹا کرنا، مکر کرنا۔
اِفْلَاحٌ۔ مراد کو پہنچنا، فائز ہونا، زندگی حاصل کرنا، کوشش میں کامیاب ہونا۔
اِسْتِفْلَاحٌ۔ فائز ہونا، ظفر پانا۔
اِسْتَفْلِحِیْ بِاَمْرِكِ (طلاق کا کنایہ ہے یعنی) اپنی فکر آپ کرلے اب میں تجھ سے الگ ہوا۔
فَلَاحٌ۔ نجات، فوز، خیر میں باقی رہنا، سحری کھانا۔
فَلَّاحٌ۔ کاشتکار۔
فُلُوحٌ۔ پھٹنیں، شگاف (یہ جمع ہے فَلْحٌ کی بمعنے پھٹن)۔
اَفْلَحُ۔ جس کا نیچے کا ہونٹ پھٹا ہوا ہو۔
حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ یعنی نجات اور بقاء اور فتح و فیروزی کی طرف آؤ (مطلب یہ ہے کہ جماعت سے نماز پڑھنا بہشت پر فائز کرے گا ہمیشہ کا چین اور آرام دے گا)۔
مَنْ رَبَطَهَا عُدَّةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ شِبَعَهَا وَجُوْعَهَا وَرِیَّهَا وَظَمَاهَا وَاَرْوَاثَهَا وَاَبْوَالَهَا فَلَاحٌ فِیْ مَوَازِیْنِهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ جو شخص گھوڑوں کو جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری کر کے باندھے تو اُن کا پیٹ بھرنا، بھوکا رہنا، سیراب ہونا، پیاسا رہنا، لید کرنا، پیشاب کرنا یہ سب اُس کے ترازوئے اعمال میں قیامت کے دن باعث نجات اور کامیابی ہوں گے (یعنی اُن گھوڑوں کا ہر ایک کام اس کے لئے باعث اجر ہوگا)۔
حَتّٰی خَشِیْنَا اَنْ یَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ۔ یہاں تک کہ ہم کو ڈر ہوا کہ کہیں سحری کھانے کا وقت فوت ہو جائے۔
بَشَّرَكَ اللّٰهُ بِخَیْرٍ وَّفَلْحٍ۔ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو بھلائی اور کامیابی کی خوشخبری دی (یا دے)۔
اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِامْرَاَتِهٖ اِسْتَفْلِحِیْ بِاَمْرِكِ فَقَبِلَتْهُ فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ۔ جب کوئی شخص اپنی عورت سے (کہے) اب تو اپنا کام آپ دیکھ لے اپنے لئے دوسرا راستہ نکال لے پھر عورت خاوند کی یہ بات منظور کرے تو ایک طلاق بائن پڑ جائے گی۔
کُلُّ قَوْمٍ عَلٰی مُفْلِحَةٍ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ۔ ہر قوم اپنے خیال اور اعتقاد پر خوش ہے (وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم حق دین پر ہیں اور آخرت میں ہم ہی اچھے رہیں گے)۔
لَوْلَا شَیْءٌ یَسُوْءُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَضَرَبْتُ فَلْحَتَكَ۔ اگر مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضی اور برا ماننے کا خیال نہ ہوتا تو میں تیرا ہونٹ چیر ڈالتا (اُس پر تلوار کی مار لگاتا)۔
اِتَّقُوا اللّٰهَ فِی الْفَلَّاحِیْنَ۔ کاشتکاروں کے باب میں اللہ سے ڈرتے رہو (اُن پر ظلم نہ کرو حد سے زیادہ اُن پر محصول نہ لگاؤ)۔
اَلْمَرْاَةُ اِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا تَفَلَّحَتْ وَتَنَكَّبَتِ الزِّیْنَةَ۔ جب کسی عورت کا خاوند غائب ہو تو سادے طور سے رہے (میلے کچیلے پھٹے پرانے کپڑے استعمال میں رکھے) زینت اور آرائش اور سنگار سے الگ رہے (ایک روایت میں تَفَلَّحَتْ ہے یعنی دانتوں کو میلا اور زرد رہنے دے)۔
اَفْلَحْتَ کُلَّ الْفَلَاحِ۔ جب تو تو پورا کامیاب ہوگا (اگر قید ہونے سے پہلے مسلمان ہو جائے)
اَقْلِبْنِیْ مُفْلِحًا مُنْجِحًا۔ مجھ کو کامیابی اور بامراد موقع بدل دے۔
اَلدُّعَاءُ مَقَالِیْدُ الْفَلَاحِ۔ دعاء کامیابی کی کنجی ہے۔
فَلْذٌ۔ عطاء کرنا، بلا ذرہ دینا، یا بہت دینا، یا یکمشت دینا

Marfat.com

تَفْلِیْذٌ ۔ کاٹنا۔
مُفَالَذَۃٌ ۔ گفتگو کرنا، بات پہ بات کرنا۔
اِفْتِلَاذٌ ۔ مال میں سے ایک حصّہ لے لینا۔
فَالُوْذٌ ۔ فالودہ جو آٹے اور پانی اور شہد سے بنایا جاتا ہے۔ عرب لوگ سب مٹھائیوں سے زیادہ اُس کو عمدہ سمجھتے ہیں۔
وَتَقِیْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ کَبِدِھَا۔ زمین اپنے جگر کے ٹکڑے قے کر دے گی (یعنی سونے چاندی کے خزانے جو اُس میں ہیں سب باہر آجائیں گے اُن کو اُگل دے گی۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانی بتلائی شاید یہ مطلب ہو کہ معدنیات کا کام بڑے زور و شور سے جاری ہوگا۔ ہر ملک کی کانیں نکالی جائیں گی)۔
ھٰذِہٖ مَکَّۃُ قَدْ رَمَتْکُمْ بِاَفْلَاذِ کَبِدِھَا۔ یہ مکہ ہے اُس نے اپنے جگر کے ٹکڑے (یعنی رئیس اور امیر) تمہاری طرف پھینک دیئے (وہ سب اس جنگ میں حاضر ہیں یعنی جنگ بدر میں)۔
اِنَّ الْفَرَقَ مِنَ النَّارِ فَلَذَ کَبِدَہٗ۔ (ایک انصاری جوان کو دوزخ کا ڈر ہوا، اس ڈر اور خوف نے اُس کو اپنے گھر میں سے نکلنے نہ دیا آخر مر گیا۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) آگ کے ڈر نے اُس کا جگر کاٹ ڈالا۔ (مومنوں کے احوال مختلف ہوتے ہیں بعضوں پر خوف کا غلبہ ہوتا ہے۔ بعضوں پر اُمید اور رجاء کا۔ بعضوں پر عشق و محبت کا اور سب اپنے اپنے مقام پر اچھے ہیں)۔
اَفْلَاذٌ کَثِیْرَۃٌ مِّنْ لَطَائِفِ اللَّذَّاتِ۔ طرح طرح کی لذتیں، بہت قسم کے مزے۔
فِلِزٌّ ۔ سفید تانبا، یا پتھر، یا جواہر، یا ہر معدنی چیز جو بھٹی میں گل جاتی ہے، جیسے سونا، چاندی، پیتل، تانبا وغیرہ۔
کُلُّ فِلِزٍّ اُذِیْبَ۔ ہر فلز جو گلائی جائے۔

مِنْ فِلِزِّ اللُّجَیْنِ وَالْعِقْیَانِ ۔ چاندی اور سونے کے فلزات میں سے۔
فَلْسٌ ۔ تانبے کا پیسہ۔ (اُس کی جمع فُلُوْسٌ اور اَفْلُسٌ ہے)۔
فَلَسٌ ۔ مفلس ہونا، محتاج ہونا۔
تَفْلِیْسٌ ۔ کسی کو مفلس قرار دینا۔
اِفْلَاسٌ ۔ نادار ہونا، محتاج ہونا۔
مَنْ اَدْرَکَ مَالَہٗ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ اَفْلَسَ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ۔ اگر کسی شخص کا مال بجنسہٖ (جس طرح اُس نے دیا تھا) اُس شخص کے پاس ملے جو مفلس ہوگیا۔ (قاضی نے عدالت سے اُس کو مفلس قرار دے دیا یعنی دیوالیہ) تو وہ دوسرے قرض خواہوں کی بہ نسبت اُس کا زیادہ حقدار ہے (مثلاً کسی نے ایک گھوڑا زید کے ہاتھ بیچا ابھی قیمت وصول نہیں ہوئی تھی کہ زید دیوالیہ ہوگیا تو گھوڑے کا بائع اُس گھوڑے کو لے لے گا دوسرے قرضخواہ اُس میں شریک نہ ہو سکیں گے)۔
فُلْسٌ ۔ ایک بُت تھا طے قبیلہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض کو اُس کے توڑنے کے لئے ۹ھ میں بھیجا تھا۔
مَا الْمُفْلِسُ ۔ حقیقت میں مفلس کون ہے؟ (غالباً تم اُسی کو مفلس سمجھتے ہو جس کے پاس پیسہ نہ ہو حالانکہ وہ دم بھر میں مالدار ہو سکتا ہے)۔
فَلَّاسٌ ۔ صراف۔
فِلَسْطِیْنُ ۔ بحر روم کے مشرقی ساحل پر ایک ملک ہے جو اُردن اور ممالکِ مصر کے درمیان واقع ہے۔ پہلے یہ ملک شام کا ایک حصّہ تھا۔ اس کا بڑا شہر بیت المقدس ہے۔
(فِلَسْطُوْنُ بھی اسی کو کہتے ہیں)۔
قَطَعَ لَھُمْ قِطْعَۃً مِّنْ فِلَسْطِیْنَ۔ (جب حضرت

Marfat.com

ابراہیم علیہ السّلام نے یہ دعا کی کہ مکہ والوں کو میوے کھلا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا) انھوں نے فلسطین میں سے (جو ملک شام کا بڑا سرسبز اور شاداب اور میوہ دار قطعہ ہے) ایک ٹکڑا زمین کا اکھیڑا اور کعبہ کے گرد اُس کو سات بار پھرایا پھر مکہ کے قریب رکھ دیا اسی لئے اُس کو طائف کہتے ہیں)۔

فَلْسَفَۃٌ۔ یونانی لفظ ہے اُس کے معنے حکمت کی محبت

فَیْلَسُوْفٌ۔ حکمت کا محبّ، فلسفہ کا عالم، حکیم اور ارسطو طالیس کا لقب ہے۔

تَفَلْسُفٌ۔ فلسفہ پر چلنا، اُس کی پیروی کرنا، مجمع البحرین میں ہے کہ قَدْ جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ صِفَةُ الْمُتَفَلْسِفِیْنَ (حدیث میں فلسفیوں کی صفت آئی ہے)

فَلْطٌ۔ وحشت پانا۔

اِفْلَاطٌ۔ ناگاہ آپڑنا (جیسے اِفْتِلَاطٌ ہے)

فِلَاطٌ۔ فی البدیہہ۔

فَلَطًا۔ ناگاہ۔

اُضْرِبْ فِلَاطًا۔ ناگہانی مارو۔ (یہ ہذیل قبیلہ کا محاورہ ہے)۔

فَلَاطُوْنُ۔ مشہور حکیم تھا ارسطو طالیس کا اُستاد۔

فَلْطَحَۃٌ۔ پھیلانا، عریض کرنا۔

رَأْسٌ فِلْطَاحٌ یا مُفَلْطَحٌ۔ چوڑا سر۔

عَلَیْهِ حَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ لَهَا شَوْكَةٌ عَقِیْفَةٌ۔ ایک چوڑا کانٹا ہے اُس پر ایک بل کھایا ہوا چھوٹا کانٹا۔

اِذَا ضَنُّوْا عَلَیْهِ بِالْمُفَلْطَحَةِ۔ جب اُس پر پھیلی ہوئی چپاتی کی بخیلی کی۔ بعضوں نے کہا مُفَلْطَحَةٌ سے روپیہ مراد ہیں۔ ایک روایت میں مُطَلْفَحَةٌ ہے)۔

فَلْعٌ۔ چیرنا یا کاٹنا۔ (تَفْلِیْعٌ کے بھی یہی معنے ہیں)۔

تَفَلُّعٌ۔ پھٹ جانا۔ (جیسے اِنْفِلَاعٌ ہے)۔

فَالِعَةٌ۔ آفت (فَوَالِعُ اس کی جمع ہے)۔

سَیْفٌ فَلُوْعٌ۔ کاٹنے والی تلوار۔

فَلْغٌ۔ پھوڑنا۔

اِنْ اٰتِهِمْ یَفْلَغُوْا رَأْسِیْ كَمَا تُفْلَغُ الْعِتْرَةُ اگر میں اُن کے پاس جاؤں تو میرا سر اس طرح پھوڑ دیا جائے گا جیسے عترت (ایک ترکاری ہے) پھوڑی جاتی ہے۔

كَانَ یُخْرِجُ یَدَیْهِ فِی السُّجُوْدِ وَهُمَا مُتَفَلِّغَتَانِ حضرت عمرؓ اپنے دونوں ہاتھوں کو سجدے میں باہر نکالتے وہ (سردی سے) پھٹے ہوئے تھے۔

فَلْفَلَةٌ۔ چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا، اتراتا، ملنا کھانے میں مرچ ڈالنا، لوٹ جانا۔ (تَفَلْفُلٌ کے بھی یہی معنے ہیں)۔

فُلْفُلٌ اور فِلْفِلٌ۔ مرچ، عقلمند، خدمت گار۔

رُزٌّ مُفَلْفَلٌ۔ پھریرے چاول جس کے دانے خوب نہ گلے ہوں۔

فَاِذَا هُوَ یَتَفَلْفَلُ۔ (عبد خیر نے کہا میں سحر کے وقت نکلا اور جلدی چلا اس لئے کہ حضرت علیؓ سے وتر کا وقت پوچھوں) دیکھا تو وہ مسواک دانتوں پر مل رہے ہیں یا اتراتے ہوئے آرہے ہیں یعنی چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے (قتیبی نے کہا میں نے یَتَفَلْفَلُ کے معنے مسواک کرتے ہوئے نہیں سُنے شاید صحیح یَتَتَفَّلُ ہوگا یعنی تھوتھو کر رہے ہیں کیونکہ مسواک کرنے والا تھوکتا ہے)۔

فَلْقٌ۔ چیرنا، کھال اُتارنا۔ (تَفْلِیْقٌ کے بھی یہی معنے ہیں)۔

اِفْلَاقٌ۔ ایک عجیب امر لانا۔

تَفَلُّقٌ۔ پھٹ جانا، خوب دوڑنا کہ لوگ اُس پر تعجب کریں۔

اِنْفِلَاقٌ۔ پھٹ جانا۔

اِفْتِلَاقٌ۔ عجیب بات لانا۔

Marfat.com

فَكَانَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شروع زمانۂ نبوت میں جب کوئی خواب دیکھتے تو وہ صبح کی روشنی کی طرح نمودار ہوتا (یعنی سچا ہوتا۔ جیسا خواب میں دیکھتے ویسا ہی بیداری میں ظاہر ہوتا)۔

فَلَقٌ۔ صبح کی روشنی یا خود صبح۔

يَا فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى۔ اے چیرنے والے (یعنی اگانے والے) دانے اور گٹھلی کے (اے بیج اور گٹھلی کے پھاڑنے والے)۔

وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ۔ قسم اُس کی (یعنی پروردگار کی) جس نے دانہ چیرا اور جان پیدا کی (حضرت علی رض اکثر یوں ہی قسم کھایا کرتے تھے)

إِنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي۔ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔

كَانَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ فِي السُّجُودِ وَهُمَا مُتَفَلِّقَتَانِ قَدْ شَرَقَ بَيْنَهُمَا الدَّمُ۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ سجدے میں باہر نکالتے جو سردی سے پھٹے ہوئے اور اُن پر خون چمکتا ہوتا

جَمَعَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ۔ آپ نے ٹوٹی ہوئی رکابی کے ٹکڑوں کو اکٹھا کیا۔

فَأَخْرَجَ إِلَيْنَا فِلَقًا۔ ٹوٹے ہوئے ٹکڑے ہمارے پاس لائے۔

فَعَلَّقَ هَامَ الْمُشْرِكِينَ۔ مشرکوں کے سر چیرے (یعنی تلوار سے)

فَإِذَا فِلَقُ خُبْزٍ۔ ناگاہ روٹی کے چند ٹکڑے نظر آئے۔

أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَنْفَلِقُ الْأَرْضُ عَنْ جُمْجُمَتِهِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے دن) سب سے پہلے زمین میرے سر پر سے پھٹے گی (یعنی میں سب سے پہلے قبر سے اُٹھوں گا)۔

فَأَشْرَفَ عَلَى فَلَقٍ مِنْ أَفْلَاقِ الْحَرَّةِ۔ پھر دجال مدینہ کی پتھریلی زمین کے دو ٹیلوں کے درمیان ہموار مقام پر کھڑا ہوگا۔ فَلَقٌ وہ ہموار قطعہ جو دو ٹیلوں کے درمیان ہو (اس کی جمع فُلْقَانٌ بھی آتی ہے)۔

صَنَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَقَةً يُسَمِّيهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ الْفَلِيقَةَ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک شوربا تیار کیا مدینہ کے لوگ اُس کو فلیقہ کہتے ہیں (بعضوں نے کہا فلیقہ وہ ہانڈی گوشت کی جس میں روٹی کے ٹکڑے توڑ کر ڈالے جاتے ہیں)۔

مَا يَقُولُ فِيهَا هٰؤُلَاءِ الْمَفَالِيقُ (امام شعبی سے ایک مسئلہ پوچھا گیا انہوں نے کہا) یہ قلاش مفلس لوگ اس میں کیا کہتے ہیں (قلاش مفلس لوگوں سے کم علم مراد ہیں یعنی جن کے پاس علم کی دولت نہیں ہے)۔

رَأَيْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ فَيْلَقٌ أَعْوَرُ۔ میں نے دجال کو دیکھا وہ ایک بڑا موٹا تازہ کانا آدمی ہے (فیلق کہتے ہیں بڑے لشکر کو پھر موٹے بھاری بھر کم آدمی کو بھی کہنے لگے۔ قتیبی نے کہا شاید صحیح عَيْلَمٌ ہو یعنی بڑے قد و قامت کا آدمی)۔

فَلَقٌ۔ دوزخ کے ایک شگاف کا نام ہے، صبح، کل مخلوق، دو ٹیلوں کے درمیان ہموار زمین، پہاڑ کا شگاف۔

هِيَ صَحِيفَةٌ مِنْ فَلَقٍ فِيهِ۔ وہ ایک کتاب ہے جو اُس کے شگاف سے نکلی ہے۔

يَا فَالِقَةُ مِنْ حَيْثُ لَا أَرَى۔ اے پھاڑنے والا جہاں سے میں نہیں دیکھتا۔

فَلَكٌ۔ چھاتی اور پستان کا گول ہونا جیسے تَفْلِيكٌ ہے۔

تَفَلُّكٌ۔ کے بھی یہی معنے ہیں۔

تَفْلِيكٌ اور تَفَلُّكٌ۔ آسمان کی خبر دینا، غیب کی خبر دینا۔

فَالِكٌ۔ گول پستان والی۔

فُلْكٌ۔ کشتی (اس کی جمع بھی فُلْكٌ ہے)۔

Marfat.com

فِلْکَۃُ الْمِغْزَلِ۔ چرخہ کا چرخ جس کے بیچ میں تکلہ (صنّارہ) لگایا جاتا ہے۔

فَلَکٌ۔ گول دائرہ، دریا کی موج (اُس کی جمع فِلَاکٌ اور اَفْلَاکٌ ہے)۔

تَرَکْتُ فَرَسَکَ کَاَنَّہٗ یَدُوْرُ فِیْ فَلَکٍ۔ میں نے تیرا گھوڑا اس حال میں چھوڑا گویا وہ دائرے میں گھوم رہا تھا یا سمندر کی موج کی طرح بے قرار تھا۔

اِنَّ الْفَلَکَ دَوَرَانُ السَّمَاءِ۔ فلک آسمان کی گردش ہے (یعنی تاروں کا مدار جیسے قرآن شریف میں ہے کُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ)۔

فَلٌّ۔ کند کر دینا، روزن کر دینا، دھار جھڑ جانا، دندانے ہو جانا، توڑنا، ہزیمت دینا، باندھ دینا، جا کر پھر لوٹنا۔ (تَفْلِیْلٌ کے بھی یہی معنے ہیں)۔

اِفْلَالٌ۔ دولت چلی جانا۔

اِفْتِلَالٌ۔ اور تَفَلُّلٌ اور اِنْفِلَالٌ۔ روزن پڑنا، دھار جھڑ جانا، دندانے پڑ جانا، شکست پانا۔

اِسْتِفْلَالٌ۔ ایک ادنیٰ حصہ مثلاً دسواں حصہ لینا۔

فَلٌّ۔ شکست یافتہ۔

شَجَّکِ اَوْ فَلَّکِ اَوْ جَمَعَ کُلًّا لَّکِ۔ وہ تجھ کو زخمی کرے (تیرا سر پھوڑے یا تیرا کوئی عضو توڑے یا دونوں باتیں کرے (بعضوں نے فَلَّکِ کا ترجمہ یوں کیا ہے کہ تجھ سے لڑے جھگڑے)۔

فِیْہِ فَلَّۃٌ فُلَّہَا یَوْمَ بَدْرٍ۔ حضرت زبیرؓ کی تلوار میں کچھ شکستگی تھی جو بدر کی جنگ میں ہو گئی تھی (کافروں کو مارتے مارتے تلوار ٹوٹ گئی تھی اس کی دھار جھڑ گئی تھی)۔

بِھِنَّ فُلُوْلٌ مِّنْ قِرَاعِ الْکَتَائِبِ۔ ان میں کوئی عیب نہیں ہے صرف یہی عیب ہے کہ لشکروں سے لڑتے لڑتے اُن کی تلواروں میں ٹوٹن ہو گئی ہے (جو سراسر فضیلت ہے)۔

وَلَا تَفُلُّوا الْمُدٰی بِالْاِخْتِلَافِ بَیْنَکُمْ۔ آپس میں پھوٹ کر کے اپنی چھریوں کو کند نہ کرو (جب تمہاری تلواریں اور چھریاں کند اور شکستہ ہوں گی تو دشمن تم پر غالب ہو جائیں گے۔ اسلام کا شیوہ یہ ہے کہ تلواریں تیز اور باروت خشک رہے)۔

وَلَا فَلُّوْا لَہٗ صَفَاۃً۔ اُن کے کسی پتھر کو لوگوں نے نہیں توڑا۔ (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا۔ مطلب یہ ہے کہ اُن کی قوت اور طاقت کا کوئی مقابلہ نہ کر سکا)۔

یَسْتَزِلُّ لُبَّکَ وَیَسْتَفِلُّ غَرْبَکَ۔ تیری عقل کو ڈگمگا دے اور تیری دھار کو کند کر دے۔

لَعَلِّیْ اُصِیْبُ مِنْ فَلِّ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِہٖ۔ شاید میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کی شکست سے کچھ فائدہ اٹھاؤں (اُن کا لٹا ہوا مال و اسباب مول لے کر اُس سے نفع کماؤں)۔

فَلَّ مِنَ الْقَوْمِ ھَارِبٌ۔ بھاگنے والا شکست پا گیا۔

اَنْ یَّتْرُکَ الْقِرْنَ اِلَّا وَھُوَ مَفْلُوْلٌ۔ اپنے حریف کو شکست دے کر چھوڑ دے۔

اِنَّہٗ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَفِیْ یَدِہٖ فَلِیْلَۃٌ وَّطَرِیْدَۃٌ۔ معاویہ منبر پر چڑھے اُن کے ہاتھ میں ایک بالوں کا گچھا اور ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا تھا۔

اَیْ فُلُ اَلَمْ اُکْرِمْکَ وَاُسَوِّدْکَ۔ ارے فلانے کیا میں نے (دنیا میں) تجھ کو عزت نہیں دی تھی تجھ کو سردار نہیں بنایا تھا (تو فُل تخفیف ہے فُلَانٌ کی جو اکثر پکارتے وقت کہتے ہیں)۔

فِی الْوَالِی الْجَائِرِ یُلْقٰی فِی النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُہٗ فَیُقَالُ اَیْ فُلُ اَیْنَ مَا کُنْتَ تَصِفُ۔ ظالم حاکم دوزخ میں ڈالا جائے گا اُس کی آنتیں باہر نکل پڑیں گی

Marfat.com

پھر اُس سے کہا جائے گا ارے فلانے اب وہ کہاں گیا جو تو بیان کیا کرتا تھا۔

فَیْلَمٌ۔ بڑا موٹا، بھاری بھر کم۔

اَقْمَرُ فَیْلَمٌ۔ دجّال گورے رنگ کا بڑے تن و توش کا آدمی ہوگا۔ (ایک روایت میں فَیْلَمَانِیًّا ہے معنے وہی ہیں)

اِفْتِلَامٌ۔ کاٹنا۔

فُلَانٌ۔ فلاں آدمی۔ یہ کنایہ ہے مرد سے، جیسے فُلَانَۃٌ عورت سے اور اس صورت میں اُس پر الف لام لانا جائز نہ ہوگا لیکن اگر غیر عاقل سے کنایہ ہو تو اُس پر الف لام آسکتا ہے مثلاً رَکِبْتُ الْفُلَانَ کہہ سکتے ہیں جب کہ فلان سے مراد ایک خاص اونٹ ہے۔ اسی طرح حَلَبْتُ الْفُلَانَۃَ جب اُس سے ایک خاص اونٹنی مراد ہو۔

لَوْ اَتَیْتَ فُلَانًا فَکَلَّمْتَہٗ۔ کاش تم فلاں (یعنی حضرت عثمانؓ) کے پاس جاتے اُن سے کہتے۔

اِنَّ اٰلَ بَنِیْ فُلَانٍ۔ فلاں شخص کی اولاد۔ (مجھ سے کچھ علاقہ نہیں رکھتی گو نسبًا اُس سے قرابت اور رشتہ داری ہے۔ مراد حکم بن العاص ہے جس کی اولاد مروان وغیرہ نے وہ ظلم اہل بیت رسالت پر کیا کہ معاذ اللہ۔ اس حدیث سے علوم ہوا کہ قرابتِ نسبی بغیر صلاح اور تقویٰ کے کچھ کام نہیں آتی)

هٰذَا فُلَانٌ لِاَمِیْرِ الْمَدِیْنَۃِ۔ یہ فلاں شخص ہیں یعنی امیر المومنینؓ۔

لَا یَخْدِمُنِیْ فُلَانٌ وَّ فُلَانَۃٌ۔ میری خدمت نہ غلام کرے نہ لونڈی۔

قُلْتَ لِفُلَانٍ وَّ قَدْ کَانَ لِفُلَانٍ (مرتے وقت دینے سے کیا فائدہ) تو کہتا ہے یہ فلانے وارث کو دینا وہ تو اس کی ہو چکی (تو کہے یا نہ کہے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ وارث کے لئے وصیّت کرنا درست نہیں ہے خصوصًا جب دوسرے وارثوں کی اُس میں حق تلفی ہو تو وہ ایسی ناجائز وصیّت کو باطل کرسکتے ہیں)۔

فَلْهَمٌ۔ فرج، عورت کی شرمگاہ، کشادہ کنواں۔

اِفْتَقَدُوْا سِخَابَ فَتَاتِهِمْ فَاتَّهَمُوْا امْرَاَۃً فَجَاءَتْ عَجُوْزٌ فَفَتَّشَتْ فَلْهَمَهَا۔ اُن کی ایک لڑکی کا ہار گم گیا۔ انھوں نے ایک عورت پر گمان رکھا۔ ایک بڑھیا آئی۔ اُس نے اُس عورت کی تلاشی لی اُس کی شرمگاہ بھی ٹٹولی (بعضوں نے قَلْهَمَهَا قاف سے روایت کیا ہے)۔

فَلْوٌ۔ یا فِلَاءٌ۔ دودھ چھڑا دینا، پالنا، مارنا، سفر کرنا نادانی کے بعد دانا ہونا۔

اِفْلَاءٌ۔ کے بھی یہی معنے ہیں، اور جنگل میدان میں جانا، دودھ چھڑائی کی عمر تک پہنچنا۔

اِفْتِلَاءٌ۔ بمعنے فَلَاءٌ ہے۔

فَلُوٌّ یا فُلُوٌّ یا فِلْوٌ۔ بچھڑا، یا اونٹ کا بچہ جو دودھ چھڑانے کے قابل ہو یا دودھ چھڑا دیا ہو۔

کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّہٗ۔ جیسے کوئی تم میں سے اپنے بچھڑے کو پالتا ہے۔

وَالْفَلُوُّ الضَّبِیْسُ۔ سخت اور سرکش بچھیرا جو سواری میں رام نہ ہوا ہو جس کو تعلیم نہ دی گئی ہو۔

فَلَاۃٌ۔ جنگلی میدان یا جس میدان میں پانی نہ ہو، وسیع بیابان۔

فَاُرَبِّیْهَا کَمَا یُرَبِّی الرَّجُلُ فَلُوَّہٗ وَ فَصِیْلَہٗ۔ (آدمی ایک کھجور یا آدھی کھجور خیرات کرتا ہے) پھر میں اُس کو پالتا ہوں جیسے کوئی تم میں سے اپنے گھوڑے کے بچھیرے یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے (یہ حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ ایسا فرماتا ہے)

فَلْیٌ۔ جوئیں دیکھنا، جوئیں نکالنا، سوچنا، باریکیاں نکالنا، انجام دیکھنا، مارنا۔

فَلْیٌ۔ کٹ جانا۔

Marfat.com

تَفْلِیَۃٌ۔ جوئیں نکالنا۔
تَفَلِّیْ۔ جوؤں سے صاف کرنا، سر کو یا کپڑے کو۔
تَفَالِیْ اور اِسْتِفْلَاءٌ۔ جوئیں نکالنے کی خواہش کرنا۔
اَمِرَّ الدَّمَ بِمَا کَانَ قَاطِعًا مِّنْ لِّیْطَۃٍ فَالِیَۃٍ
کسی چیز سے خون بہادے جیسے کاٹنے والی کھپچی نرکل (بانس) وغیرہ سے۔ (چھری کو بھی فَالِیَہ کہتے ہیں یعنی کاٹنے والی)
دَعْہُ عَنْکَ فَقَدْ فَلَیْتُہٗ فَلْیَ الصَّلَعِ۔ اب اس کو چھوڑ دے میں نے اس کو جوؤں سے ایسا صاف کر دیا ہے جیسے گنجا صاف ہوتا ہے (گنجے کے سر پر بال ہی نہیں ہوتے تو جوئیں کہاں سے آئیں۔ یہ معاویہ نے سعید بن عاص سے کہا)۔
تَفْلِیْ رَأْسَہٗ۔ آپ کے سر کی جوئیں نکالتی تھی۔
فَلَتْ رَأْسِیْ۔ میرے سر کی جوئیں نکالیں۔ (معلوم ہوا کہ سر کی جوں کا مارنا درست ہے اور ام حرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محرم رشتہ دار تھیں)۔

بابُ الفاء مع المیم

فَمٌ۔ منہ۔
فُمَّ۔ بمعنے ثُمَّ۔ یعنی پھر۔

بابُ الفاء مع النون

فِنْجَانٌ۔ پیالی جس میں چائے یا قہوہ پیتے ہیں۔ (اس کی جمع فَنَاجِیْنُ ہے)۔
فَنْخٌ۔ غالب ہونا، ذلیل کرنا، ریزہ ریزہ کرنا۔
تَفْنِیْخٌ کے بھی وہی معنے ہیں۔
فَنِیْخٌ۔ نرم، ناتوان۔
مِفْنَخٌ۔ جو دشمنوں کا سر توڑے ان کو ذلیل کرے۔
فَفَنَخَ الْکَفَرَۃَ۔ حضرت عمرؓ نے کافروں کا زور توڑ دیا، ان کو ذلیل و خوار کیا۔

بُرْدٌ غَیْرُ مَفْنُوْخٍ۔ ایک چادر جو پھٹی پرانی کمزور نہیں ہے۔ فَنَخْتُ رَأْسَہٗ۔ میں نے اس کا سر پھوڑ ڈالا۔
فَنَدٌ۔ سٹھیا جانا، بوڑھا ہو کر بے وقوف ہو جانا، بہکنے لگنا، بھوسٹ ہونا، پیر فرتوت ہونا، غلطی کرنا، خطا کرنا، جھوٹ بولنا۔
تَفْنِیْدٌ۔ جھٹلانا، جاہل بنانا، ملامت کرنا، خطاکار ٹھہرانا، ضعیف کرنا، ارادہ کرنا، جھک پڑنا، گھوڑدوڑ کے لئے تیار کرنا، تفصیل کرنا، بے فائدہ شاخیں کاٹ ڈالنا، چھٹائی کرنا، گھوڑے کو چھریرا اور دبلا کرنا۔
مُفَانَدَۃٌ۔ ارادہ کرنا۔
اِفْنَادٌ۔ خطا کرنا کلام یا رائے میں، خطاکار ٹھہرانا۔
فَنَدٌ۔ عاجزی، کفرانِ نعمت۔
فَنْدٌ۔ بڑا پہاڑ۔
فِنْدٌ۔ بڑا پہاڑ، ٹہنی، نوع، پہاڑ کی بینی، جمع شدہ قوم، گروہ، زمین جس پر بارش نہ ہوئی ہو۔ (اس کی جمع فُنُوْدٌ اور اَفْنَادٌ ہے)۔
تَفَنُّدٌ۔ شرمندہ ہونا۔
مَا یَنْتَظِرُ اَحَدُکُمْ اِلَّا ہَرَمًا مُّفْنِدًا اَوْ مَرَضًا مُّفْسِدًا۔ تم میں کوئی کسی بات کا منتظر نہیں مگر بڑھاپے کا جو اس کی عقل کو خراب کر دے یا بیماری کا جو اس کی صحت بگاڑ دے (مطلب یہ ہے کہ جس وقت آدمی جوان طاقتور صحیح سالم ہوتا ہے اور اس کو روزی بھی بقدر ضرورت ملتی ہے تو اس کو چاہیئے کہ عبادتِ الٰہی میں خوب معروف رہے اور اس موقع کو غنیمت جانے ایسا نہ ہو کہ بالکل محتاجی آ جائے پیٹ کی فکر میں عبادت نہ ہو سکے یا بہت مالدار ہو کر خدا سے غافل ہو جائے یا بوڑھا ہو کر سٹھیا جائے عقل میں خرابی آ جائے، یا بیمار ہو جائے اور بیماری کی وجہ سے عبادت نہ کر سکے)۔

Marfat.com

اَفْنَدَ۔ بیہودہ بکنے لگا۔
لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِیْ۔ اگر تم یہ نہ کہو کہ بوڑھا سٹھیا گیا ہے، لغو بکتا ہے (یعنی مجھ کو دیوانہ بیوقوف نہ بناؤ)
وَکَانَ شَیْخًا کَبِیْرًا قَدْ بَلَغَ الْفَنَدَ۔ وہ بڑا بوڑھا آدمی تھا جو سٹھیا گیا تھا یا سٹھیانے کے قریب ہو گیا تھا۔
لَاعَابِسٌ وَّلَا مُفْنِدٌ۔ نہ ترش رو، نہ بیہودہ بکنے والے۔
اَلَا اِنِّیْ مِنْ اَوَّلِکُمْ وَفَاۃً تَتَّبِعُوْنِیْ اَفْنَادًا اَفْنَادًا یُهْلِکُ بَعْضُکُمْ بَعْضًا۔ میں تم سب سے پہلے مرنے والا ہوں تم میرے پیچھے گروہ گروہ ہو کر آؤ گے ایک گروہ دوسرے گروہ کو مارے گا۔ (ایک کا ایک دشمن جان ہو گا)۔
اَسْرَعُ النَّاسِ بِیْ لُحُوْقًا قَوْمِیْ وَیَعِیْشُ النَّاسُ بَعْدَهُمْ اَفْنَادًا یَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔ سب سے پہلے میری قوم کے لوگ (قریش مہاجرین اور انصار) مجھ سے مل جائیں گے۔ (دنیا سے گذر جائیں گے) اُن کے بعد لوگوں کے الگ الگ گروہ زندگی گزاریں گے ایک گروہ دوسرے گروہ کو قتل کرے گا۔ (یعنی میری امت میں مختلف فرقے پیدا ہو جائیں گے ایک کا ایک دشمن ہو گا)۔
لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی عَلَیْهِ النَّاسُ اَفْنَادًا اَفْنَادًا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو لوگوں نے الگ الگ گروہ ہو کر آپ پر نماز پڑھی (یعنی ایک امام کے پیچھے سب نے مل کر جنازے کی نماز ادا نہیں کی بلکہ ایک ایک گروہ آتا اور آپ پر نماز پڑھ کر چلا جاتا پھر دوسرا گروہ آتا)۔
اُرِیْدُ اَنْ اُفَنِّدَ فَرَسًا۔ میں چاہتا ہوں کہ ایک گھوڑے کو اپنی پناہ بناؤں۔ (ضرورت کے وقت اُس سے بچاؤ کروں۔ یہ فِنْدُ الْجَبَلِ سے نکلا ہے یعنی پہاڑ کی ٹینی۔ بعضوں نے کہا تَفْنِیْد سے یعنی گھوڑے کا دُبلا کرنا اور اُس کو دوڑ کے لئے تیار کرنا مراد ہے)۔
لَوْکَانَ جَبَلًا لَکَانَ فِنْدًا۔ اگر وہ پہاڑ ہوتے تو پہاڑ کی ٹینی ہوتے یا سب پہاڑوں سے الگ اکیلے ہوتے۔
فَنَعٌ۔ بہت مالدار ہونا، مال بڑھنا، بہت بخشش، فیاضی مشک کی بھڑک، خیر اور کرم اور فضل اور زیادت اور حسن ذکر (معاویہ نے ابن ابی محجن ثقفی سے کہا تیرے باپ کا یہ شعر ہے
؎ اِذَا مِتُّ فَادْفِنِّیْ اِلٰی جَنْبِ کَرْمَةٍ ؛ تُرَوِّیْ عِظَامِیْ فِی التُّرَابِ عُرُوْقُهَا ؛ وَلَا تَدْفِنَنِّیْ فِی الْفَلَاةِ فَاِنَّنِیْ ؛ اَخَافُ اِذَا مَامِتُّ اَنْ لَّا اَذُوْقَهَا
یعنی جب میں مر جاؤں تو مجھ کو انگور کی بیل کے پاس گاڑنا، اُس کی شاخیں مٹی میں میری ہڈیوں کو سیراب کرتی رہیں گی، اور مجھ کو سپاٹ میدان میں مت گاڑنا، وہاں ڈر ہے کہ انگور چکھنے کے لئے مجھ کو نہ ملے گا۔ یہ سنکر ابن ابی محجن نے جواب دیا میرے باپ نے یہ شعر بھی تو کہا ہے ؎ وَقَدْ اَجُوْدُ وَمَا مَالِیْ بِذِیْ فَنَعٍ ؛ وَاَکْتُمُ السِّرَّ فِیْهِ ضَرْبَةُ الْعُنُقِ ؛ میرا مال بہت نہیں ہوتا نہ اُس میں ترقی ہوتی ہے۔ جب بھی سخاوت کرتا ہوں۔ (یعنی باوجود قلت مال کے میں جود اور کرم کرتا رہتا ہوں اور راز کی بات کو میں چھپاتا ہوں گو اس میں گردن ماری جائے۔ (ابن ابی محجن نے اپنے باپ کا یہ شعر سنا کر معاویہ کو اپنے باپ کی فضیلت بتلائی کہ جہاں اُس میں یہ عیب تھا کہ شراب خوری کا عاشق تھا وہاں یہ ہنر بھی تھا کہ سخی اور راز دار تھا)۔
فَنِیْعٌ۔ بہت مالدار۔
فَنَقٌ۔ اور فَانِقٌ۔ ناز و نعمت سے پالا۔
تَفَنُّقٌ۔ ناز و نعمت سے زندگی بسر کرنا، مبالغہ کرنا۔
فَنِیْقٌ۔ وہ عمدہ اونٹ جس پر عرب لوگ نہ سواری کرتے ہیں نہ بوجھ لادتے ہیں۔ اُس کی شرافت اور عمدگی

Marfat.com

کی وجہ ہے۔
کَالْفَحْلِ الْفَنِیْقِ۔ نر عمدہ اونٹ کی طرح ہے (اُس کی جمع فُنُقٌ اور اَفْنَاقٌ آئی ہے)۔
خَطَّارَةٌ کَالْجَمَلِ الْفَنِیْقِ۔ بڑے خطرے والی عمدہ نر اونٹ کی طرح (یہ حجاج ظالم نے اپنی منجنیق کے بارے میں کہا جو اُس نے کعبہ پر لگائی تھی)۔
تَفْنِیْقٌ۔ چین میں رکھنا، آسائش میں رکھنا۔
اَفْنَقَ۔ اور تَفَنَّقَ۔ تکلیف کے بعد آسائش میں آیا۔
جَارِیَةٌ فُنُقٌ۔ عمدہ لونڈی، ناز و نعمت میں پلی ہوئی لڑکی۔ (جیسے مِفْنَاقٌ ہے)۔
عَیْشٌ مُفَانِقٌ۔ آرام کی زندگی، خوش عیش زندگی۔
فَنْكٌ۔ زیادتی کرنا، غالب ہونا۔
فُنُوْكٌ۔ اقامت کرنا، ہمیشہ کرنا، گھس جانا، داخل ہونا، جھوٹ بولنا، بیہودہ بکنا۔
مُفَانَکَةٌ۔ داخل ہونا۔
اِفْنَاكٌ۔ جھوٹ بولنا، مواظبت کرنا، اصرار کرنا۔
فِنْكٌ۔ دروازہ، رات کا ایک حصہ (جیسے فَنَكٌ ہے)۔
اَمَرَنِیْ جِبْرَئِیْلُ اَنْ اَتَعَاهَدَ فَنِیْکَیَّ عِنْدَ الْوُضُوْءِ۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھ کو حکم دیا کہ وضو میں مَیں اُن دونوں ہڈیوں کا خیال رکھوں جو کانوں کے نیچے کنپٹی اور گال کے بیچ میں ہیں۔ (بعضوں نے کہا فَنِیْکَیْنِ وہ دو ہڈیاں جو چبانے کے وقت کنپٹی کے پاس ہلتی ہیں)۔
اِذَا تَوَضَّأْتَ فَلَا تَنْسَ الْفَنِیْکَیْنِ۔ جب تو وضو کرے تو فنیکین کو مت بھول (اُن کو اچھی طرح دھو۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ داڑھی کے نیچے بالوں کی جڑوں میں خلال کر)۔
اُصَلِّیْ فِی الْفَنَكِ۔ میں فنک کی پوستین میں نماز پڑھتا ہوں۔ (فَنَكٌ ایک جانور ہے لومڑی کی جنس سے، اُس سے قدرے چھوٹا۔ اس کی کھال سے پوستین بناتے ہیں۔ اُس کی کھال نہایت لطیف اور ملائم اور سمور سے بھی زیادہ ٹھنڈی ہوتی ہے)۔
فَنٌّ۔ ہانک دینا، معاملہ میں دھوکا اور نقصان دینا، ادائی میں ٹال مٹول کرنا، آراستہ کرنا۔
تَفْنِیْنٌ۔ لوگوں کو فن دار کرنا، ملانا، کئی قسم کی چیزیں کرنا۔
تَفَنُّنٌ۔ کئی طرح کرنا، مختلف طور سے باتیں کرنا۔
اِفْتِنَانٌ۔ کے بھی یہی معنے ہیں۔
اِسْتِفْنَانٌ۔ کئی طرح پر چلانا۔
فَنٌّ۔ حال، قسم، پیشہ، ہُنر، علم۔ (اُس کی جمع فُنُوْنٌ اور اَفْنَانٌ ہے)۔
اَفَانِیْنُ الْکَلَامِ۔ گفتگو کے طرز اور طریقے اور اقسام
فَنَنٌ۔ شاخ۔ (اُس کی جمع اَفْنَانٌ اور اَفَانِیْنُ ہے)۔
اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ مُکَحَّلُوْنَ اُولُوْا اَفَانِیْنَ۔ بہشتی لوگ اُن کے بدن پر بال نہ ہوں گے بے ریش و بروت ہوں گے۔ سُرمگیں آنکھیں سر پر چوٹیاں (بالوں کے پٹے)۔
یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ۔ بہشت میں اتنے بڑے بڑے درخت ہوں گے کہ سوار اُس کی ایک ڈالی (شاخ) کے سایہ میں سَو برس تک چلتا رہے گا۔
مَثَلُ اللَّحْنِ فِی السَّرِیِّ مَثَلُ التَّفْنِیْنِ فِی الثَّوْبِ۔ عمدہ اور شریف آدمی کی خطا کی مثال ایسی ہے جیسے مضبوط کپڑے میں کوئی ٹکڑا باریک اور جھرجھرا بودا ہوتا ہے۔ (محیط میں ہے کہ تَفْنِیْنٌ کپڑے کا گل جانا بن پھٹے

Marfat.com

یا جوڑ لگائے یا اُس کی بناوٹ کا اختلاف کہ کہیں مضبوط ہو اور کہیں بودا جھر جھرا۔

رَجُلٌ مُتَفَنِّنٌ۔ فنون والا شخص۔

فَنَاةٌ۔ بیلگنی۔ (اُس کی جمع فَنَوَاتٌ ہے) اور مکوہ (عنب الثعلب)۔

فَنْوَاءُ۔ بہت بالوں والی عورت اور بہت شاخوں والا درخت۔

فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْفَنَا۔ مکوہ (کامونی) کی طرح اُگ آئیں گے (اُس کا درخت جلد اُگ آتا اور بڑھ جاتا ہے)۔

فَنَاءٌ۔ مٹ جانا، نیست ہو جانا، بوڑھا پھونس ہو جانا۔

مُفَانَاةٌ۔ خاطرداری کرنا، مداراۃ کرنا۔

تَفَانِيْ۔ ایک دوسرے کو فنا کرنا۔

رَجُلٌ مِّنْ اَفْنَاءِ النَّاسِ۔ ایک شخص جس کا خاندان اور قبیلہ معلوم نہ تھا (مجہول النسب)۔

فِنَاءٌ۔ گھر کے سامنے جو آنگن ہو صحن۔ (اُس کی جمع اَفْنِيَةٌ اور فُنِيٌّ ہے)۔

بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ فِيْ اَفْنَاءِ الْاَنْصَارِ۔ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو اُن انصاریوں کے پاس بھیجا جن کے خاندان نامعلوم تھے۔ (ایک روایت میں اَمْصَارِ ہے یعنی نامعلوم شہروں میں)۔

حَتّٰى اَلْقٰى بِفِنَاءِ دَارِهٖ۔ یہاں تک کہ اپنے گھر کے سامنے کے آنگن میں ڈال دیا۔

بَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ۔ اپنے گھر کے سامنے کے آنگن میں مسجد بنائی۔

فِنَاءُ الْكَعْبَةِ۔ کعبہ کا صحن۔

فَنَزَلَ بِفِنَائِهٖ۔ وہ اُس کے صحن میں اُتری (ایک روایت میں بِقَنَاةٍ ہے وہ مدینہ میں ایک وادی کا نام ہے)

كُنَّا قُعُوْدًا بِالْاَفْنِيَةِ۔ ہم آنگنوں میں بیٹھے ہوئے تھے۔

لَوْ كُنْتُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ بِعْتُ الْفَانِيَةَ وَاشْتَرَيْتُ النَّامِيَةَ۔ (معاویہ نے کہا) اگر میں دیہات والوں میں ہوتا (گنوار) تو عمر والے (بوڑھے) جانوروں کو بیچ ڈالتا اور جوان بڑھنے والے جانور خرید لیتا۔

شَيْخٌ فَانٍ۔ بوڑھا پھونس۔

اَكْنِسُوْا اَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ۔ اپنے مکانوں کے صحن جھاڑ پونچھ کر صاف رکھو اور یہودیوں کی طرح میلے کچیلے غلیظ مت رکھو۔

نَازِلٌ بِفِنَائِكَ۔ تیرے صحن میں اُترا ہوں (یعنی تیری بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں)۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ قَرَعِ الْفِنَاءِ وَصِفْرِ الْاِنَاءِ۔ اللہ کی پناہ مکان اُجاڑ ہونے سے اور برتن چھوٹا ہونے سے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ۔ تیری پناہ ان گناہوں سے جو آدمی کو جلد فنا کر دیتے ہیں۔ (جھوٹ، زنا، شراب خواری، ناطا توڑنا، جھوٹی قسم کھانا، راستہ بند کرنا وغیرہ۔ یہ وہ گناہ ہیں جو انسان کی عمر گھٹا دیتے ہیں)۔

باب الفاء مع الواو

فَوْتٌ۔ یا فَوَاتٌ۔ وقت گزر جانا، مرجانا، چل دینا، آگے بڑھ جانا۔

اِفَاتَةٌ۔ فوت کرانا۔

تَفَوُّتٌ۔ غلبہ کرنا، سبقت لے جانا۔

تَفَاوُتٌ۔ فرق ہونا، دوری ہونا، اختلاف ہونا۔

اِفْتِيَاتٌ۔ ایجاد کرنا، حکومت کرنا۔

لَا يُفْتَاتُ عَلَيْهِ۔ اُس کے بغیر حکم کوئی کام نہیں کیا جاتا۔

Marfat.com

تَفْوِیْتٌ ۔ فوت کرانا، گزر جانا۔
مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مَائِلٍ فَاَسْرَعَ وَقَالَ اَخَافُ مَوْتَ الْفَوَاتِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیوار کے نیچے سے گزرے جو جھک گئی تھی (گر جانے کے قریب تھی) آپ وہاں سے جلد نکل گئے (لوگوں نے عرض کیا آپ جلدی چلے اُس کی وجہ کیا ہے؟) فرمایا میں ناگہانی موت سے ڈرتا ہوں۔ (کیونکہ اُس میں توبہ اور وصیت وغیرہ کی مہلت نہیں ملتی)۔
فَاتَنِیْ فُلَانٌ بِکَذَا۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے یعنی) فلاں شخص اُس کام میں مجھ سے آگے نکل گیا۔
اِنَّ رَجُلًا تَفَوَّتَ عَلٰی اَبِیْهِ فِیْ مَالِهٖ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اُرْدُدْ عَلٰی اِبْنِكَ مَالَهٗ فَاِنَّمَا هُوَ سَهْمٌ مِّنْ کِنَانَتِكَ۔ ایک شخص نے اپنے باپ سے پوچھے بغیر اپنے مال میں (صرف اپنی رائے سے) تصرف کیا (کسی کو اپنا مال ہبہ کر دیا باپ سے نہ پوچھا) آخر باپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ نے فرمایا تیرے بیٹے نے جس کو مال دیا ہے اُس سے واپس لے کر پھر وہ مال اپنے بیٹے کو دیدے تیرا بیٹا تیرے ہی ترکش کا ایک تیر ہے (خود وہ اور اس کا مال تیری ملک ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں تَفَوَّتَ فُلَانٌ عَلٰی فُلَانٍ فِیْ کَذَا یا اِفْتَاتَ عَلَیْهِ جب اپنی خودرائی سے کوئی کام کرے)۔
اَمِثْلِیْ یُفْتَاتُ عَلَیْهِ فِیْ بَنَاتِهٖ۔ (عبدالرحمٰن بن ابی بکر رض نے کہا جب حضرت عائشہ رض نے اُن سے پوچھے بغیر اُن کی بیٹی کا نکاح کر دیا) کیا میں ایسا ہوں کہ میری بیٹیوں میں کوئی مجھ سے پوچھے بغیر تصرف کرے۔
لَا تَفْتَاتُوْا۔ اللہ تعالیٰ پر پیش قدمی مت کرو۔
لَا تُفَوِّتْنِیْ بِاٰمِیْنَ۔ میری آمین فوت نہ کرا (یعنی ایسا مت کر کہ میرے نماز میں شریک ہونے سے پہلے تو وَلَا الضَّآلِّیْنَ پڑھ جائے۔ ہوا یہ تھا کہ ابو ہریرہ رض مروان کی طرف سے تکبیر کہنے اور صفوں کے برابر کرنے پر مامور تھے اور مروان اُن کے فارغ ہونے سے پیشتر نماز شروع کر دیتا تھا تو ابو ہریرہ رض کو ڈر ہوا کہ کہیں میرے شریک ہونے سے پہلے سورہ فاتحہ سے فارغ نہ ہو جائے اور میری آمین کا موقع ضائع ہو جائے)۔
اَتَخَوَّفُ مِنَ الْفَوْتِ قُلْتُ وَمَا الْفَوْتُ قَالَ الْمَوْتُ۔ میں فوت سے ڈرتا ہوں عرض کیا فوت کیا ہے؟ فرمایا موت۔
اِنَّمَا یُعَجِّلُ مَنْ یَّخَافُ الْفَوْتَ۔ وہ شخص کار خیر میں جلدی کرتا ہے جو موت سے ڈرتا ہے۔
مَوْتُ الْفَوَاتِ۔ مرگ ناگہانی۔
فَاتَتِ الصَّلٰوۃُ۔ نماز کا وقت گزر گیا۔
فَوْجٌ۔ بو پھیلنا، ٹھنڈا ہونا۔
تَفْوِیْجٌ۔ ٹھنڈا ہونا۔
اِفَاجَةٌ۔ جلدی کرنا۔
اِسْتِفَاجَةٌ۔ جلدی چاہنا۔
فَوْجٌ۔ ایک جماعت جو جلدی گزرنے والی ہو اور گروہ۔
یَتَلَقَّانِی النَّاسُ فَوْجًا۔ لوگ گروہ گروہ مجھ سے ملتے جاتے تھے (مجھ کو توبہ کے قبول کی مبارک بادی دیتے جاتے تھے۔ یہ کعب بن مالک رض نے کہا)۔
فَیْجٌ۔ بھی بمعنے فَوْجٌ ہے۔
وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا۔ اور تم دیکھو کہ لوگ گروہ درگروہ خدا کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔
فَوْحٌ۔ خوشبو پھیلنا۔ (اور بدبو پھیلنے کو فَوْبٌ کہیں گے۔ بعضوں نے کہا فَوْحٌ خوشبو اور بدبو دونوں کے پھیلنے میں مستعمل ہوتا ہے)

Marfat.com

جوش مارنا۔
اِفَاحَةٌ۔ جوش دینا، بہا دینا۔
شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَوْحِ جَهَنَّمَ۔ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش مارنے سے ہے (ایک روایت میں مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ہے)۔
كَانَ يَأْمُرُنَا فِيْ فَوْحِ حَيْضِنَا۔ آپ ہم کو شروع حیض میں جب اُس کا زور ہوتا یہ حکم کرتے۔
فَوْخٌ۔ آواز کے ساتھ گوز نکلنا، پادنا۔
اِفَاخَةٌ۔ گوز لگانا۔
تَنَحَّ عَنِّيْ فَاِنَّ كُلَّ بَائِلَةٍ تَفِيْخُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے لئے نکلے آپ کے ساتھ صحابہؓ میں سے کوئی گیا آپ نے اُس سے فرمایا، سرک جا دور ہٹ جا اس لئے کہ ہر ایک پیشاب کرنے والا گوز لگاتا ہے (لہٰذا مناسب نہیں کہ تم قریب ہو اور اس کی آواز سنو)۔
فَوْدٌ۔ مرجانا، ہلا دینا، چلا دینا۔
فَائِدَةٌ۔ نفع۔
اِفَادَةٌ۔ ہلاک کرنا، مار ڈالنا، مال کمانا۔
فَوْدٌ۔ سر کا کونا، سر کے دونوں طرف کی چوٹیاں، پٹی، کنپٹی کے بال، بڑا تھیلا، بوری، فوج، گروہ، کنارہ۔
كَانَ اَكْثَرُ شَيْبِهٖ فِيْ فَوْدَيْ رَاْسِهٖ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑھاپا آپ کے سر کے دونوں کناروں پر زیادہ معلوم ہوتا تھا (یعنی زیادہ سفیدی سر کے دونوں جانب تھی۔ بعضوں نے کہا فَوْدٌ کہتے ہیں سر کے زیادہ بالوں کو)۔
مَا بَالُ الْعِلَاوَةِ بَيْنَ الْفَوْدَيْنِ۔ (معاویہ نے کہا) دونوں کونوں کے درمیان یہ گھٹا جو اونٹ کی پیٹھ کے بیچ میں رکھ دیا جاتا ہے) کیسا ہے۔
اُمِرَ فَادَ فَازَ نَمَرَبِهٖ شَأْوُ الْعَنَنِ۔ یا مرگیا ت

کے قدم لے اُس کو پالیا (جلدی سے ملا لیا)۔
بَدَا الشَّيْبُ بِفَوْدَيْهِ۔ اس کے سر کے دونوں جانب میں سفیدی آگئی۔
فَوْرٌ۔ یا فُؤُوْرٌ یا فَوَرَانٌ۔ جوش مارنا، خوشبو کا بھڑکنا، اُبلنا، پھوٹ نکلنا، جاری ہونا، پھیلنا۔
تَفْرِيْرٌ۔ عورتوں کے لئے ادرار کی دوا (فِيْرَة) بنانا۔
فُوَارَةٌ۔ جو ہانڈی کے جوش میں اُبل آئے۔
فَوَّارَةٌ۔ پانی کا منبع۔
فَوْرٌ۔ جلدی، ہر چیز کا اوّل۔
فَوْرَةٌ۔ شدت، تیزی، ابتداء، آغاز، اجتماع گاہ۔
فَيُّوْرٌ۔ سریع الغضب، جلد غصہ ہونے والا تیز مزاج۔
فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُوْرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ۔ پانی آپ کی انگلیوں میں سے پھوٹ کر نکل رہا تھا۔
كَلَّا بَلْ هِيَ حُمّٰى تَثُوْرُ اَوْ تَفُوْرُ۔ ہرگز نہیں یہ بخار ہے جو پھوٹ رہا ہے یا جوش مار رہا ہے۔
اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ۔ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش مارنے سے ہوتی ہے۔
مَا لَمْ يَسْقُطْ فَوْرُ الشَّفَقِ۔ جب تک شفق کی سرخی گر نہ جائے۔ (ایک روایت میں ثَوْرُ الشَّفَقِ ہے اُس کا ذکر پہلے گزر چکا)۔
قَالُوْا اَخْرِجْنَا مِنْ فَوْرَةِ النَّاسِ۔ انہوں نے کہا کہ ہم کو لوگوں کے جماؤ میں سے نکالو (یعنی بازاروں سے جہاں لوگوں کا جماؤ ہوتا ہے، لوگ جمع ہوتے ہیں)۔
نُعْطِيْكُمْ خَمْسِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فِيْ فَوْرِنَا۔ تم کو شروع ہی میں ہم پچاس اونٹ دیں گے۔
فِيْ فَوْرِ حَيْضِهَا۔ حیض کے جوش اور زور میں (ایک روایت میں فِيْ فَوْحِ حَيْضِهَا ہے)۔
حَتّٰى يَذْهَبَ فَوْرُهٗ۔ یہاں تک کہ اُس کا جوش

Marfat.com

مٹ جائے (یعنی دھواں نکلنا)۔

اَلْحُمّٰی فَوْرَۃٌ مِّنَ النَّارِ۔ بخار آگ کا جوش ہے (بدن کی حرارت جوش مارتی ہے جیسے ہانڈی میں اُبال آتا ہے)۔

جَاءَ مِنْ فَوْرِہٖ۔ فوراً آ گیا، جلدی آ گیا، اُسی وقت آ گیا۔

فَارَ فَائِرُہٗ۔ اُس کا اُبلنے والا اُبل آیا (یعنی اُس کو سخت غصہ آیا، پارہ چڑھ گیا)۔

فَوْزٌ مر جانا، ہلاک ہو جانا، نجات پانا، کامیاب ہونا۔

تَفْوِیْزٌ مر جانا، ظاہر ہونا، گذر جانا، طے کرنا

اِفَازَۃٌ کامیاب کرانا۔

مَفَازَۃٌ وہ جنگل بیابان جہاں پانی نہ ہو، ہلاکت کا مقام، یا نجات کا مقام، کامیابی، ہلاکت، نجات، سعادت۔

اَمْ فَازَ لَمْ بِہٖ شَأْوُ الْعَنَقِ۔ یا مر گیا موت کے قدم نے اُس کو پالیا۔ (ایک روایت میں فَادَ ہے اُس کا ذکر گزر چکا)۔

وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِیْدًا وَّمَفَازًا۔ وہ دور دراز سفر کے لئے چلا اور ایسے جنگل کو جہاں پانی نہیں (ہلاکت کا مقام اُس کی جمع مَفَاوِزُ ہے)۔

فِیْ فَازَۃٍ۔ ایک راوٹی میں (جو دو ستونوں کے درمیان لگائی جاتی ہے سایہ کے لئے) دو کھمبوں والے خیمہ میں۔

فَوْضٌ سپرد کر دینا، بغیر مہر کے نکاح کرنا۔

تَفَاوُضٌ۔ برابر ہونا، شریک ہونا، گفتگو کرنا آپس میں۔

فَوْضٰی۔ برابر والے، جن کا کوئی سردار نہ ہو، ہم رتبہ ایسی قوم جس میں سب برابر ہوں، یا متفرق یا ملے جلے۔

تَفْوِیْضٌ۔ پھیر دینا، سپرد کرنا، سونپنا، بن مہر کے بیاہ دینا۔

مُفَاوَضَۃٌ۔ برابری کرنا، ہمسری کرنا، بحث کرنا، مقابلہ کرنا، شرکت کرنا، ساجھا کرنا۔

فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ۔ میں نے اپنا کام تجھ کو سونپ دیا (تو جیسا چاہے ویسا حکم دے)۔

فَوَّضَ اِلَیَّ عَبْدِیْ۔ میرے بندے نے اپنا کام مجھ کو سونپ دیا۔ (یا اپنے آپ کو میرے حوالے کر دیا)۔

بِمَ ضَبَطْتَ مَا اَرٰی قَالَ بِمُفَاوَضَۃِ الْعُلَمَاءِ (معاویہ نے دغفل بن حنظلہ سے کہا) تم نے اتنا علم جو میں دیکھ رہا ہوں کیسے حاصل کیا؟ انھوں نے کہا عالموں کے ساتھ معاملہ کرنے سے۔ (معاویہ نے کہا کہ عالموں کے ساتھ معاملہ کیا معنے؟ اُنھوں نے کہا میں جس عالم سے ملا تو جو علم اُس کے پاس تھا اُس سے حاصل کیا اور جو میرے پاس تھا وہ اُس کو دیا)۔

وَلَا مُفَاوِضَ الْبَطْنِ۔ نہ بڑے پیٹ والے تھے۔

اِنَّ اللّٰہَ فَوَّضَ اِلَی الْمُؤْمِنِ اُمُوْرَہٗ کُلَّھَا۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کو اُس کے سب کام سپرد کر دیئے۔ (یعنی مباح امور میں اُس کو اختیار رہے جو چاہے کرے اُن پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا)۔

مُفَوِّضَۃٌ۔ ایک گمراہ فرقہ ہے جو کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کر کے دنیا کا سب کام اُن کے سپرد کر دیا۔ یا حضرت علی رضؓ کے سپرد کر دیا۔

مَنْ قَالَ بِالتَّفْوِیْضِ فَقَدْ اَخْرَجَ اللّٰہَ عَنْ سُلْطَانِہٖ۔ جس نے یہ کہا کہ اللہ نے دنیا کے کام کسی کو سپرد کر دیئے ہیں (وہ جو چاہے کرے) اُس نے اللہ کو حکومت سے خارج کیا۔ (اس کی حاکمیت کو ختم کر دیا، اسے وجود معطل بنا دیا)۔

لَا جَبْرَ وَلَا تَفْوِیْضَ وَلٰکِنْ اَمْرٌ بَیْنَ اَمْرَیْنِ اسلام میں نہ جبر ہے (یعنی یہ کہ بندہ بالکل مجبور ہے جمادات کی طرح) اور نہ یہ کہ سب کام بندے کو سپرد کر دیئے گئے ہیں (وہ اپنے افعال میں بالکل مختار ہے) بلکہ دونوں کے بیچوں بیچ ایک امر ہے۔ (جو سچا اسلام ہے یعنی نہ بندہ بالکل

مجبور ہے نہ بالکل قادر اور مختار ہے بلکہ ظاہراً ایک طرح کی قدرت اُس کو دی گئی ہے اُس پر بھی وہ کوئی کام بغیر ارادہ اور مشیت اور تقدیر خداوندی کے نہیں کر سکتا۔

فُوطَۃٌ۔ ایک قسم کا کپڑا جو ممالکِ سندھ سے آتا ہے، اور رومال یا تولیہ، ازار جس کو خدام استعمال کرتے ہیں۔

فَوْظٌ۔ مر جانا۔

حَانَ فَوْظُہٗ۔ یعنی اس کی موت کا وقت آگیا۔

فَوْعٌ۔ خوشبو کی پہلی مہک، تیزی، شروع، بہت نکلنا۔

تَفَوُّعٌ۔ قے کرنا۔

اِحْبِسُوْا صِبْیَانَکُمْ حَتّٰی تَذْھَبَ فَوْعَۃُ الْعِشَاءِ اپنے بچوں کو بچا رکھو (اُن کو باہر مت پھرنے دو) یہاں تک کہ تاریکی کا شروع گزر جائے۔

فَوْعَۃُ الطِّیْبِ۔ خوشبو کی پہلی مہک (ایک روایت میں فَوْغَۃ ہے)۔

فَوْغٌ۔ بو مہکنا۔

فَائِغَۃٌ۔ جو بو ناک کی جڑ تک پہنچے۔

فَوْغَۃُ الْعِشَاءِ۔ عشاء کی تیزی، ابتداء۔ (یعنی تاریکی کے شروع میں کا زمانہ)۔

فَمٌ اَفْوَغُ۔ بڑا دلدار، موٹا منہ۔

رَجُلٌ اَفْوَغُ۔ ضخیم آدمی، موٹے منہ والا۔

فُوْفٌ۔ انگوٹھے کا ناخن، کلمہ کی انگلی کے ناخن پر رکھ کر سائل کو کچھ نہ دینے کا اشارہ کرنا۔

فُوْفٌ یا فُوْفٌ۔ گائے بیل کا شانہ، جوانوں کے ناخنوں کی سفیدی۔

فُوْفٌ یا فُوْفَۃٌ۔ دانہ یا گٹھلی کا چھلکا۔

خَرَجَ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ اَفْوَافٌ۔ حضرت عثمانؓ نکلے وہ روئی کے کپڑے کا ایک جوڑا پہنے ہوئے تھے۔ اَفْوَافٌ جمع ہے فُوْفٌ کی بمعنے روئی۔ اصل میں فُوْفَۃٌ کہتے ہیں اُس چھلکے کو جو گٹھلی یا دانہ پر ہوتا ہے عرب لوگ کہتے ہیں بُرْدٌ اَفْوَافٌ اور حُلَّۃٌ اَفْوَافٌ جو یمن کی ایک قسم کی چادر ہے)۔

بُرْدٌ مُفَوَّفٌ۔ جس چادر میں سفید دھاریاں ہوں۔

تُرْفَعُ لِلْعَبْدِ غُرْفَۃٌ مُفَوَّفَۃٌ۔ بندے کے لئے ایک بالاخانہ اُٹھایا جائے گا جس کی ایک اینٹ سونے کی ہوگی ایک چاندی کی۔

فَوْقٌ۔ اور فَوَاقٌ۔ بلند ہونا، غالب ہونا، رجح ہونا، برتر ہونا۔

فُوَاقٌ۔ ہچکی، سانس پھولنا۔

فُؤُوْقٌ۔ دم نکلنے کے قریب ہونا، یا مر جانا۔

تَفْوِیْقٌ۔ تیر میں فوق (سوفار) لگانا۔

فُوْقٌ۔ تیر کا وہ مقام جو چلہ سے لگا کر مارتے ہیں یعنی سوفار۔

اِفَاقَۃٌ۔ تیر کا فوق (سوفار) چلہ پر رکھنا مارنے کے لئے، بیماری سے چنگا ہونا، دو دفعہ دودھ دوہنے کے بیچ میں آرام لینا، وقفہ کرنا، تھن میں دودھ جمع ہونا، ہوش میں آنا، بیدار ہونا، ہوشیار ہونا، تنگی کے بعد فراخی آنا، چوکنا ہونا۔

تَفَوُّقٌ۔ برتر ہونا، بالا ہونا۔

اِنْفِیَاقٌ۔ تیر کا فوق (سوفار) ٹوٹ جانا۔

اِفْتِیَاقٌ۔ محتاج ہونا، یا ہچکی کی کثرت سے ہلاک ہونا۔

اِنَّہٗ قَسَمَ الْغَنَائِمَ یَوْمَ بَدْرٍ عَنْ فُوَاقٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن لوٹ کے مالوں کو اتنی دیر میں بانٹ دیا جتنی دیر میں دوسری بار دودھ دوہا جاتا ہے (دونوں دوہنے میں جتنا وقت ٹھہرتے ہیں)، بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ لوٹ کے مالوں میں کمی اور بیشی کی یعنی کسی کو زیادہ دیا کسی کو کم ہر ایک کو اُس کی حالت اور محنت کے موافق۔

Marfat.com

عِیَادَةُ الْمَرِیْضِ قَدْرَ فُوَاقِ النَّاقَةِ - بیمار پرسی اتنی دیر تک ہو سکتی ہے جتنی دیر اونٹنی کے دوسری بار دودھ دوہنے میں کرتے ہیں (ایک بار دودھ دوہ کر پھر اُس کے بچہ کو چھوڑ دیتے ہیں جب دودھ اُتر آتا ہے تو پھر دوہتے ہیں یا ایک ظرف بھر جاتا ہے تو دوسرا ظرف لانے میں جتنی دیر لگتی ہے)۔

اَنْظِرْنِیْ فُوَاقَ نَاقَةٍ - (اشترؒ نے حضرت علیؓ سے صفین کی جنگ میں کہا) مجھ کو اتنی مہلت دو جتنی مُہلت اونٹنی کے دونوں بار دودھ دوہنے کے درمیان ہوتی ہے (اتنی دیر میں مَیں دشمن کو پسپا کر دوں گا اُس کا کام تمام کر دوں گا مگر خود حضرت علیؓ کے ساتھیوں نے نہ مانا اور فوراً جنگ موقوف کرنے پر اصرار کیا آخر حضرت علیؓ کو بادلِ ناخواستہ منظور کرنا پڑا اور آپ نے مالک اشترؒ کو میدانِ جنگ سے واپس بُلا لیا)۔

اَمَّا اَنَا فَاَتَفَوَّقُهٗ تَفَوُّقًا - میں تو اپنا ورد (وظیفہ) تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھتا ہوں (کچھ رات کو کچھ دن کو ایک بارگی سب نہیں پڑھ لیتا)۔

اِنَّ بَنِیْ اُمَیَّةَ لَیُفَوِّقُوْنَنِیْ تُرَاثَ مُحَمَّدٍ تَفْوِیْقًا - بنی اُمیہ مجھ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تھوڑی تھوڑی کر کے دیتے ہیں۔

مَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا یُعْطِهٖ - (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے زکوٰۃ کی مقدار معین کر دی اور فرمایا) اگر کوئی تحصیلدار اس سے زیادہ مانگے تو ہرگز نہ دینا اُس کی بات نہ ماننا کیونکہ وہ خائن ہے)۔

حُبِّبَ اِلَیَّ الْجَمَالُ حَتّٰی مَا اُحِبُّ اَنْ یَّفُوْقَنِیْ اَحَدٌ بِشِرَاکِ نَعْلٍ - مجھ کو حُسن اور خوبصورتی پسند ہے یہاں تک کہ میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ کسی کی جوتی کا تسمہ بھی میری جوتی کے تسمے سے اچھا ہو۔ (عرب لوگ کہتے ہیں فُقْتُ فُلَانًا اَفُوْقُهٗ میں فلاں شخص سے بہتر اور برتر یا عالی رتبہ ہوں)۔

اَلشَّیْءُ الْفَائِقُ - اچھی عمدہ چیز۔

فَمَا کَانَ حِصْنٌ وَّلَا حَابِسٌ
یَفُوْقَانِ مِرْدَاسَ فِیْ مَجْمَعٍ

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حُنین کی لُوٹ کے مال میں سے حصنؓ اور حالبسؓ کو زیادہ دیا اور مرداس کو کم دیا تو اُس نے یہ شعر پڑھا) یعنی حصن اور حالبس کسی مجمع میں بھی مرداس پر نہیں بڑھے۔

كُنْتَ اَخْفَضَهُمْ صَوْتًا وَّاَعْلَاهُمْ فُوْقًا - (حضرت علیؓ نے ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں کہا) تم تو سب لوگوں میں پست آواز تھے لیکن دینداری میں سب سے بلند رتبہ تھے۔

اِجْتَمَعْنَا فَاَمَّرْنَا عُثْمَانَ وَلَمْ نَاْلُ عَنْ خَیْرِنَا ذَا فُوْقٍ - ہم سب نے جمع ہو کر اتفاق رائے سے حضرت عثمانؓ کو سردار بنایا اور جو شخص ہم سب میں بہتر اور بلند رتبہ تھا اُس کے باب میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔

وَجَدْتُهَا حَارِقَةً طَارِقَةً فَائِقَةً - میں نے اُس کو تنگ فرج والی یا مغلوب الشہوۃ عالی خاندان بلند رُتبہ پایا۔

حَتّٰی یَعُوْدَ السَّهْمُ اِلٰی فُوْقِهٖ - یہاں تک کہ تیر جس مقام سے نکلا تھا وہاں پھر لوٹ آئے۔

مَنْ رَمٰی بِکُمْ فَقَدْ رَمٰی بِاَفْوَقَ نَاصِلٍ - جس شخص نے تم میں سے تیر مارا وہ ٹوٹا ہوا بے پیکان۔

وَیَتَمَارٰی فِی الْفُوْقِ - اور شک کرے تیر کے فوق (سوفار) میں (کہ اُس میں بھی جانور کا کچھ خون وغیرہ لگا ہے یا نہیں بلکہ صاف نکل گیا آر پار اُس میں کچھ نہ لگا)۔

حَتّٰی یَرْتَدَّ عَلٰی فُوْقِهٖ - یہاں تک کہ تیر اپنے مقام پر پھر لوٹ آئے (جیسے یہ محال ہے ویسے ہی اُن کا دوبارہ دین میں داخل ہونا محال ہے)۔

Marfat.com

مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا۔ جو شخص چڑیا کو قتل کرے یا اُس سے بڑے جانور کو یا اُس سے بھی چھوٹے جانور کو (اور اُس کی نیت کھانے کی نہ ہو نہ وہ جانور موذی ہو تو قیامت کے دن اُس سے پرسش ہوگی کہ تو نے ایک جاندار کو ناحق اور بے فائدہ کیوں مارا)۔

مِنْ فَوَاقٍ۔ راحت سے یا افاقہ سے۔

اَذًی فَمَا فَوْقَهَا۔ ایذا ہو یا اُس سے بھی زیادہ یا کم۔

وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ۔ اُس کے اوپر پروردگار کا تخت ہے۔

وَكَانُوْا اَهْلَ بَيْتِ فَاقَةٍ۔ وہ گھر والے محتاج تھے۔

فَاسْتَفَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ الصَّبِيُّ۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوش آیا (وحی کی حالت جاتی رہی) فرمایا ہائیں بچہ کہاں گیا۔

اِفَاقَةُ الْمَرِيْضِ وَالْمَجْنُوْنِ وَالْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ وَالنَّائِمِ۔ بیمار اور دیوانے اور غشی والے اور سونے والے کا افاقہ (یعنی اُن کا ہوشیار اور بیدار ہونا)۔

فَلَا اَدْرِيْ اَفَاقَ قَبْلِيْ اَمْ قَامَ مِنْ غَشْيَتِهٖ میں جب حشر میں اٹھوں گا تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایہ تھامے کھڑے ہیں) اب مجھ کو معلوم نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام مجھ سے پہلے ہوش میں آئیں گے یا وہ اُس غشی کی وجہ سے جو اُن کو کوہ طور پر ہوئی تھی کھڑے رہیں گے (بیہوش ہی نہ ہوں گے)۔

اَسْرَعُهُمْ اِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيْبَةٍ۔ مصیبت کے بعد جلدی سے تسلی پانے والا۔

اَفَاقَ الْمَرِيْضُ۔ بیمار کو آرام ہوا (بیماری میں کمی ہوئی) یا چنگا ہوگیا۔

فَكَتَمَنَا مَخِيْطًا فَمَا فَوْقَهٗ۔ پھر ہم سے ایک سوئی یا اُس سے بھی کم یا زیادہ چھپالے (یعنی مالِ غنیمت میں سے)۔

فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ۔ تیرے اوپر کوئی چیز نہیں ہے (بلکہ تو سب سے بلند اور بالا ہے)۔

مَنْ كَتَبَهُ اللّٰهُ سَعِيْدًا اِنْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا كَفُوَاقِ نَاقَةٍ خُتِمَ لَهٗ بِالسَّعَادَةِ۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے (لوحِ محفوظ میں) نیک بخت لکھا ہے اُس کا خاتمہ نیکی ہی پر ہوگا گو دنیا کا زمانہ اتنا باقی رہ گیا ہو جتنا دوبار دودھ دوہنے میں وقفہ ہوتا ہے۔

فُوْلٌ۔ باقلا کا دانہ، لوبیا۔

فَوَّالٌ۔ باقلا بیچنے والا یا پکانے والا۔

مَا كَانَ طَعَامُ الْجِنِّ قَالَ الْفُوْلُ۔ (حضرت عمرؓ نے مفقود سے پوچھا) جنات کیا کھاتے ہیں؟ اُس نے کہا باقلا۔ (لوبیا)۔

فُوْمٌ۔ گیہوں، یا روٹی، لہسن، چنا، بڑا لقمہ، وہ تمام غلے جن کی روٹی پک سکے۔

فُوْمُوْا لَنَا۔ ہمارے لئے روٹی بناؤ۔

فَوْهٌ۔ بولنا، مُنہ کھولنا۔

فَوَهٌ۔ کشادہ مُنہ ہونا۔

تَفْوِيْهٌ۔ کشادہ منہ کرنا۔

مُفَاوَهَةٌ۔ ایک دوسرے کے ساتھ مُنہ کھولنا، باتیں کرنا، مفاخرت کرنا۔

تَفَاوُهٌ۔ ایک دوسرے سے بات کرنا۔

اِسْتِيْفَاهٌ۔ کمی کے بعد خوب کھانا پینا، یا پانی کر پیاس بجھ جانا۔

فَاهٌ اور فُوْهٌ اور فِيْهٌ اور فَمٌ۔ منہ۔ (جمع اَفْوَاهٌ اور اَفْمَامٌ ہے)۔

فَلَمَّا تَفَوَّهَ الْبَقِيْعَ۔ جب بقیع کے دہانہ پر (یعنی ابتدائی

Marfat.com

حصہ پر) پہنچے۔

فُوْهَةُ النَّهْرِ۔ نہر کا دہانہ۔ (یعنی شروع)۔

فُوْهَةُ الزُّقَاقِ۔ گلی کا دہانہ۔

خَشِيْتُ اَنْ تَكُوْنَ مُفَوَّهًا۔ مجھ کو ڈر ہے کہیں تو بڑا بات کرنے والا فصیح و بلیغ ہو جائے۔

اَقْرَأَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ اِلٰى فِيَّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ سورت مُنہ در مُنہ پڑھائی۔ (یعنی بالمشافہ آپ کا مُنہ میرے مُنہ کے سامنے تھا۔ عرب لوگ کہتے ہیں كَلَّمَنِيْ فُوْهُ اِلٰى فِيَّ۔ اُس نے مجھ سے مُنہ در مُنہ باتیں کیں)۔

اَفْوَاهُ السِّكَكِ۔ گلیوں کے دہانے۔

فِيْ نَهْرٍ فِيْ اَفْوَاهِ الْجَنَّةِ۔ ایک نہر میں جو بہشت کے ابتدائی راستوں میں ہے۔

اِنْ جَامَعْتَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَكَانَ بَيْنَكُمَا وَلَدٌ فَاِنَّهٗ يَكُوْنُ خَطِيْبًا قَوَّالًا مُفَوَّهًا۔ اگر تو جمعہ کی رات کو جماع کرے اور تم خاوند بیوی میں ایک لڑکا پیدا ہو تو وہ بڑا بات کرنے والا فصیح اور بلیغ ہوگا۔

بَابُ الْفَاءِ مَعَ الْهَاءِ

فَهْدٌ۔ پیٹھ پیچھے کسی کے ساتھ احسان کرنا۔

فَهْدٌ۔ سو جانا، اپنے کام میں غفلت کرنا۔ (گویا فَهْدٌ چیتے کی طرح سو جانا)۔

فَهْدٌ۔ چیتا، تیندوا۔ (اُس کی جمع فُهُوْدٌ اور اَفْهُدٌ ہے)۔

فَهَّادٌ۔ چیتے کو شکار سکھلانے والا۔

فَوْهَدٌ۔ موٹا، تازہ، قریب البلوغ لڑکا۔

فَهْدَتَا الْبَعِيْرِ۔ اونٹ کی دونوں ہڈیاں جو کانوں کے پیچھے اُٹھی ہوئی ہوتی ہیں۔

مُفَاهَدَةٌ۔ جھگڑا کرنا۔

اِنْ دَخَلَ فَهِدَ۔ جب گھر میں آتا ہے تو چیتے کی طرح پڑ کر سو جاتا ہے (یعنی گھر کے کاموں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ چیتے کی طرح مجھ پر کود پڑتا ہے، ایک بارگی جماع کرنے لگتا ہے)۔

فَاَرْسَلَ الْفُهُوْدَ عَلٰى صَيْدٍ فَتَبِعَتِ الصَّيْدَ اِلٰى مَكَانِ قَبْرِهٖ فَوَقَفَتْ۔ ہارون رشید نے چیتوں کو ایک جانور پر چھوڑا وہ اُس کے پیچھے لگے یہاں تک کہ وہ جانور اُس جگہ پہنچ گیا جہاں حضرت علی رضؓ کی قبر شریف تھی تو چیتے تھم گئے اور اُس جانور کو پکڑ نہ سکے۔ (رشید نے اُس پر تعجب کیا تب ایک شخص حیرہ والوں میں سے آیا اور رشید کو بتلایا کہ یہاں اُس کے چچازاد بھائی حضرت علی رضؓ کی قبر ہے)۔

كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ اَفْهَدَ فَتًى۔ عبد اللہ رضؓ بڑے نیکوکار جوان تھے یا بڑے سونے والے جوان۔

فَهْرٌ۔ یا فُهْرٌ۔ جماع کرنا اس طرح سے کہ ایک عورت سے دخول کیا اور انزال سے پہلے عضو کو نکال کر دوسری عورت سے دخول کیا اور وہاں انزال کیا۔

اِفْهَارٌ۔ کے بھی یہی معنے ہیں۔ یہودیوں کی عید میں شریک ہونا، موٹائی کی وجہ سے سلوٹ والا ہونا۔

تَفْهِيْرٌ۔ سانس پھول جانا۔

تَفَهُّرٌ۔ ورخرچی، مال یا کلام میں وسعت ہونا۔

فِهْرٌ۔ دوا پیسنے کا پتھر، چھوٹا پتھر جس سے بادام ٹوٹ جائے یا جو ہتھیلی کو بھر دے۔

فُهْرٌ۔ یہودیوں کا مدرسہ۔

نَهٰى عَنِ الْفَهْرِ۔ فہر سے منع کیا۔ (اُس کے معنے گزر چکے بعضوں نے کہا فہر یہ ہے کہ ایک لونڈی سے دوسری لونڈی کے سامنے یا اس طرح کہ وہ جماع کی حرکات سنتی ہو جماع کرنا۔

وَفِيْ يَدِهَا فِهْرٌ۔ ابولہب کی بیوی جب سورۂ تبت

Marfat.com

کیا تم لوگ مجھ سے بیعت کرتے ہو اور تم میں حضرت صدیق اکبرؓ موجود ہیں (جو سب سے زیادہ خلافت اور امامت کے مستحق ہیں)۔

باب الفاء مع الیاء

فِی ۔ حرفِ جر ہے جو ظرفیۃ زمان اور مکان اور مصاحبت اور تعلیل اور استعلاء وغیرہ معانی میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور فِیْ کے معنے مُنہ کے بھی آتے ہیں (حالتِ جر میں) جیسے سَمِعْتُ مِنْ فِیْہِ اُس کے مُنہ سے سُنا۔

فَیْءٌ ۔ رجوع کرنا، لوٹنا، پھر جانا، سرک جانا، سمت بدلنا، لے لینا، لوٹ حاصل کرنا۔

تَفْیِیْءٌ ۔ سایہ کرنا۔

اِفَاءَۃٌ ۔ لوٹنا، لوٹ کا مال کما دینا، دلا دینا۔

تَفَیُّءٌ ۔ پلٹ جانا۔

اِسْتِفَاءَۃٌ ۔ لوٹنا، مالِ غنیمت حاصل کرنا۔

فِئَۃٌ ۔ گروہ، جماعت

فَیْءٌ ۔ مالِ غنیمت، تراج، جو مال مسلمانوں کو بدون جنگ کے ہاتھ آئے، سایہ جو لوٹ کر آئے یعنی زوال سے غروب تک (جیسے ظِلٌّ وہ سایہ جو طلوع سے زوال تک ہو)۔

تَفَیُّئَۃٌ ۔ پیچھے، اُس کے قریب۔ (نہایہ میں ہے کہ فَیْءٌ وہ مال جو مسلمانوں کو کافروں سے بدونِ جنگ اور جہاد کے ملے۔ اصل میں یہ فَاءَ یَفِیْءُ فِیْئَۃً سے نکلا ہے گویا یہ مال پہلے سے مسلمانوں کا تھا پھر لوٹ کر اُن کے پاس آگیا اور اسی لئے فَیْءٌ اُس سایہ کو کہتے ہیں جو زوال کے بعد ہوتا ہے وہ بھی مغرب سے لوٹ کر مشرق کی طرف آجاتا ہے۔ بعضوں نے کہا ظِلٌّ عام ہے ہر سایہ کو کہتے ہیں)۔

وَالشَّمْسُ فِیْ حُجْرَتِھَا لَمْ تَفِیْءِ الْفَیْءُ اَبھی دھوپ اُن کے حجرے کے اندر تھی مشرقی دیوار پر سایہ نہیں چڑھا تھا۔ (یعنی عصر کی نماز بہت سویرے اوّل وقت پڑھی جب سایہ ایک مثل ہوگیا تھا۔ شاید وہ حجرہ تنگ ہوگا اور دیواریں چھوٹی ہوں گی)۔

وَقَدِ اسْتَفَاءَ عَمُّھُمَا مَالَھُمَا وَمِیْرَاثَھُمَا (ایک انصاری عورت اپنی دو لڑکیاں لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان لڑکیوں کا باپ جنگِ اُحد میں آپ کے ساتھ شہید ہوگیا) اور اُن کے چچا (یعنی شہید کے بھائی نے) اُن کا کل مال اور متروکہ لیا ہے جو اُن کے باپ نے چھوڑا تھا۔

فَلَقَدْ رَاَیْتُنَا نَسْتَفِیْءُ سُھْمَانَھُمَا۔ ہم نے اپنے آپ کو دیکھا ہم اُن کے حصے اپنے لئے لیتے تھے اُن کو تقسیم کر لیتے تھے۔

اَلْفَیْءُ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ۔ اپنے ناطہ والے پر احسان کرنا چاہئے (وہ غیر محتاجوں پر مقدم ہے)۔

لَا یَلِیَنَّ مُفَاءٌ عَلٰی مُفِیْءٍ۔ مفتوح شخص فاتح پر حکم نہ کیا جائے (یعنی جس ملک کو صحابہؓ اور تابعین نے جنگ کر کے بزورِ شمشیر فتح کیا ہے اُس ملک والے صحابہؓ اور تابعین پر حاکم نہ بنائے جائیں)۔

مَاعَدَا سَوْرَۃً مِّنْ حَدٍّ تُسْرِعُ مِنْھَا الْفَیْئَۃَ (حضرت زینبؓ ام المومنین میں سب خوبیاں ہی خوبیاں تھیں)، ایک ذرا غصہ کی تیزی تھی اُن کو جلد غصہ آجاتا تھا مگر جلد فرو ہو جاتا تھا۔ (جھٹ غصہ دور کر کے راضی ہو جاتیں)۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ کَالْخَامَۃِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَیْثُ اَتَتْھَا الرِّیْحُ تُفَیِّئُھَا۔ مومن کی مثال اُس پودے کی سی ہے جو تازہ ہرا بھرا کھیتی میں نکلا ہو جدھر سے ہوا آئی اُدھر سے مُڑ گیا۔ (ہوا اُس کو دائیں بائیں ہر طرف جھکاتی رہتی ہے لیکن پھر سیدھا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح

Marfat.com

مومن پر ہزاروں مصیبتیں آتی ہیں لیکن وہ صبر کر کے پھر مضبوط اور درست ہو جاتا ہے برخلاف کافر اور منافق کے وہ دنیا میں بڑے آرام سے رہتا ہے لیکن جب مصیبت آتی ہے تو ایمان نہ ہونے کی وجہ سے اُس پر صبر نہیں کرتا اور جان کھو بیٹھتا ہے)۔

كَيْفَ اَنْتُمْ وَاَئِمَّةٌ مِّنْ بَعْدِي يَسْتَأْثِرُوْنَ بِهٰذَا الْفَيْءِ۔ تم اُس وقت کیا کرو گے (لڑو گے یا صبر کرو گے) جب میرے بعد تمہارے حاکم ایسے لوگ ہوں گے جو کافروں کا مال (جو جنگ ختم ہونے کے بعد اُن سے وصول ہو اُس میں سب مسلمانوں کا حق ہے برخلاف مالِ غنیمت کے یعنی جو جنگ میں ہاتھ لگے وہ تو لڑنے والوں کا ہے) خود اپنے لئے رکھ لیں گے، اپنے عیش و آرام میں اُڑائیں گے غیر مستحقوں کو ہزاروں، لاکھوں روپے دیں گے اور مستحق محروم اور تکلیف اُٹھاتے رہیں گے)۔

اِذَا رَأَيْتُمُ الْفَيْءَ عَلٰى رُؤُوْسِهِنَّ۔ جب تم بالوں کا جوڑا عورتوں کے سروں پر بختی اونٹوں کوہانوں کی طرح دیکھو تو اُن سے کہہ دو اللہ تعالیٰ اُن کی نماز قبول نہیں کرے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ اپنے بالوں میں اور بال ملا کر سر پر بڑے بڑے جوڑے رکھیں گی فخر اور تکبر کی راہ سے اُن کو ہلائیں گی)۔

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهٗ ثُمَّ دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى تَفِيْئَةِ ذٰلِكَ۔ حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بات کی اُن کے بعد ہی ابوبکرؓ آئے یعنی اُن کے پیچھے ہی۔ (ایک روایت میں تَئِيْفَةِ ذٰلِكَ ہے یہ مقلوب ہے معنے وہی ہیں)۔

لَوِ انْهَزَمْتُمْ فِئْتُمْ اِلَيْنَا۔ اگر تم کو شکست ہوتی تو ہمارے پاس لوٹ آتے۔

وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةٍ بہشت میں لوگوں میں اور پروردگار کے دیدار میں کوئی چیز حائل نہ ہوگی مگر ایک عظمت کی چادر جو پروردگار کے مُنہ پر ہوگی۔

اِنَّ امْرَأَةً دَخَلَتِ النَّارَ فِيْ هِرَّةٍ۔ ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے دوزخ میں گئی۔

فِيْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ۔ چالیس بکریاں پوری ہونے کے سبب سے ایک بکری زکوٰۃ کی دینا ہوگی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا فِيْ جَائِعِيْنَ۔ شکر اُس خدا کا کہ جب ہم بھوکوں میں تھے تو ہم کو کھانا کھلایا۔

فَيْجٌ۔ جلد چلنے والا ہرکارہ جو بادشاہی پیغام لے کر جاتا ہوا جاتا ہے، گروہ، جماعت، پست ہموار زمین۔ (اس کی جمع فُيُوْجٌ ہے)۔

فَيْحٌ۔ یا فَيَحَانٌ۔ جوش مارنا، بھاپ دینا، پھوٹ نکلنا مہکنا، کھل جانا۔

فَيْحٌ۔ کشادہ ہونا، وسیع ہونا، منتشر ہونا۔

اِفَاحَةٌ۔ ٹھنڈا کرنا

فَيَاحٌ۔ اسم ہے غارت کا، لٹیروں کی جماعت

فَيْحٌ۔ کشادگی۔

فَيَّاحَةٌ۔ وہ اونٹنی جس کے تھن بڑے بڑے ہوں اور بہت ڈھیل ہو۔

تَفَيُّحٌ۔ بکھرنا، متفرق کرنا۔

بَحْرٌ فَيَّاحٌ۔ کشادہ دریا۔

اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش مارنے سے ہے۔

اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔ بخار بھی دوزخ کے جوش سے آتا ہے (اُس کو نہا کر پانی سے ٹھنڈا کرنا چاہئے)

وَبَيْتُهَا فَيَّاحٌ يَا فَيَاحٌ۔ اُس کا گھر کشادہ اور وسیع ہے

Marfat.com

لوگ تیروں پر جوا کھیلتے تھے)۔

ثُمَّ اَفِضْهَا فِیْ مَالِكَ۔ پھر اس پڑی ہوئی چیز کو جو تو نے پائی اپنے مال میں شریک کر دے (ملا دے)۔

مُفَاضُ الْبَطْنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیٹ سینہ کے برابر تھا (یعنی توندنہ تھی پیٹ باہر نکلا ہوا نہ تھا۔ بعضوں نے کہا مفاض کے یہ معنے ہیں کہ بھرا ہوا تھا)۔

ثُمَّ یَکُوْنُ عَلٰی اَثَرِ ذٰلِكَ الْفَیْضُ۔ پھر اس کے ساتھ ہی موت ہو گی (اصل میں فیض وہ لعاب ہے جو مرتے وقت ہونٹوں پر آجاتا ہے۔ عرب لوگ فَاضَ الْمَیِّتُ اور فَاظَ الْمَیِّتُ ضاد اور ظا دونوں سے کہتے ہیں سیوطیؒ نے کہا فیض اور فیظ اور فوظ سب کے معنے موت ہیں)۔

اَمَّا اَنَا فَاُفِیْضُ عَلٰی رَاْسِیْ ثَلٰثًا۔ میں تو اپنے سر پر تین بار پانی لنڈھاتا ہوں (یعنی غسل میں)۔

وَالنَّاسُ یُفِیْضُوْنَ۔ لوگ باتوں میں لگے تھے۔

اَلَمْ تَکُنْ اَفَاضَتْ۔ کیا اس نے طواف الافاضہ نہیں کیا تھا۔

بِیَدِہِ الْفَیْضُ۔ اس کے ہاتھ میں بہانا یعنی دینا ہے (ایک روایت میں اَلْقَبْضُ ہے یعنی روکنا)۔

فَمَا اَتٰی عَلَیْهِ یَوْمٌ اِلَّا وَهُوَ مُفِیْضٌ عَلَیْهِ نُطْفَةً۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ آپ نے اپنے اوپر تھوڑا سا پانی نہ بہایا ہو (یعنی ہر روز غسل کرتے)۔

فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ۔ آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔

فَاَفَاضَتْ۔ پھر انہوں نے طواف الافاضہ کیا۔

فَاضَ الْخَبَرُ۔ بات پھیل گئی، مشہور ہو گئی۔

اَفِضْ عَلٰی رَاْسِكَ الْمَآءَ۔ اپنے سر پر پانی بہا۔

اَثَرٌ مُسْتَفِیْضٌ۔ مشہور حدیث جس کو دو یا دو سے زیادہ شخص نے روایت کیا ہو۔

فَیْظٌ۔ یا فَیْظُوْظَةٌ یا فَیَظَانٌ یا فُیُوْظٌ۔ مرجانا، قے کرنا، اُگل دینا۔

اِفَاظَةٌ۔ مار ڈالنا۔

تَفْیِیْظٌ۔ اُگل دینا۔

حَانَ فَیْظُهٗ۔ اس کی موت کا وقت آپہنچا۔

اِنَّهٗ اَقْطَعَ الزُّبَیْرَ حُضْرَ فَرَسِهٖ فَاَجْرَی الْفَرَسَ حَتّٰی فَاظَ ثُمَّ رَمٰی بِسَوْطِهٖ فَقَالَ اَعْطُوْہُ حَیْثُ بَلَغَ السَّوْطُ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ کو جہاں تک ان کا گھوڑا دوڑ سکے اتنی زمین مقطعہ کے طور پر دی وہ گھوڑے پر چڑھے اس کو یہاں تک دوڑایا کہ وہ مر گیا۔ پھر اپنا کوڑا پھینک مارا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک ان کا کوڑا پہنچا اتنی زمین ان کو دیدو۔

فَاظَ وَالِدُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ۔ بنی اسرائیل کا دلوانہ مر گیا۔

اَرَاَیْتَ الْمَرِیْضَ اِذَا حَانَ فَوْظُهٗ۔ بیمار کے مرنے کا وقت آ لگے (مشہور روایت فَیْظُهٗ ہے)۔

فَیْفٌ۔ ہموار جگہ، یا وہ میدان جہاں پانی نہ ہو (اس کی جمع اَفْیَافٌ اور فُیُوْفٌ ہے)۔

فَیْفٰی اور فَیْفَاءٌ اور فَیْفَاۃٌ ہموار جگہ یا وہ میدان جہاں پانی نہ ہو (اس کی جمع فَیَافِیْ ہے)۔

یُصَبُّ عَلَیْکُمُ الشَّرُّ حَتّٰی یَبْلُغَ الْفَیَافِیْ۔ تم پر شر اور فساد ڈالا جائے گا یہاں تک کہ (بستیوں کو گھیر کر) جنگلوں اور میدانوں تک پہنچے گا۔

فَیْفُ الْخَبَارِ۔ ایک موضع ہے مدینہ کے قریب وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرینہ والوں کو اتارا تھا۔ (خبار کہتے ہیں نرم زمین کو۔ بعضوں نے حبار روایت کیا ہے)۔

فَیْفَا غُمْدَانَ۔ مدان کا جنگل (مجمع البحرین میں ہے کہ فیف چکنی چٹان کو کہتے ہیں اس کی جمع فَیَافِیْ جیسے

Marfat.com

صَحْرَا کی صَحَارِیْ ہے)۔

فَیْقٌ۔ جان دینا، اور مرغی کی آواز۔

فَیْنَقٌ۔ وہ پہاڑ جو دنیا کو گھیرے ہوئے ہے اور لمبا آدمی۔

تُرْوِیْہِ فِیْقَةُ الْبَقَرَةِ۔ (وہ اتنا کم خوراک ہے کہ اُس کو گائے کے تھن میں بچا ہوا دودھ سیراب کر دیتا ہے (اُس کی جمع فِیَقٌ اور فَوَاقٌ ہے)۔

فَیْلٌ یا فَیْلَةٌ یا فُیُوْلَةٌ۔ کم عقل ہونا، خطا کرنا، کوتہ اندیش ہونا۔

تَفْیِیْلٌ۔ خطا کار ٹھہرانا، بُرا ٹھہرانا، ضعیف الرائی ٹھہرانا۔

تَفَیُّلٌ۔ ضعیف الرائے ہونا، زیادہ ہونا، موٹا ہونا۔

اِسْتِفْیَالٌ۔ ہاتھی کی طرح ہونا۔

فَائِلُ الرَّأْيِ۔ ضعیف العقل، بیوقوف۔

فَیَالَةٌ۔ کم عقلی۔

فِیْلٌ۔ ہاتھی۔ (اُس کی جمع اَفْیَالٌ اور فُیُوْلٌ اور فِیَلَةٌ ہے)۔

كُنْتَ لِلدِّيْنِ يَعْسُوْبًا اَوَّلًا حِيْنَ نَفَرَ النَّاسُ عَنْهُ وَآخِرًا حِيْنَ فَيَّلُوْا۔ (حضرت علیؓ نے ابوبکر صدیق رضہ کی تعریف میں کہا، تم تو دین کے سردار تھے اُس وقت جب لوگ دین سے بھاگ گئے تھے (اُس کو بُرا سمجھتے تھے یعنی شروع زمانۂ اسلام میں) اور اخیر زمانہ میں بھی جب اُن کی عقل پر پتھر پڑ گئے (حق بات کو نہ سمجھے خطا میں مبتلا ہوئے یعنی زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کیا۔ عرب لوگ کہتے ہیں فَالَ الرَّجُلُ اور فَیَّلَ جب ٹھیک رائے نہ ہو بلکہ غلطی اور خطا کرے۔ ایک روایت میں ہے حِیْنَ فَشِلُوْا جب وہ نامرد بن گئے جہاد کرنے میں سستی کی)۔

لہ یعنی فیقہ کی ۱۲ منہ

اِنْ يَتِمُّوْا عَلٰى فَيَالَةِ هٰذَا الرَّأْيِ انْقَطَعَ نِظَامُ الْمُسْلِمِيْنَ۔ اگر اس رائے کی بیہودگی پر قائم رہے تو مسلمانوں کا رشتۂ انتظام کٹ جائے گا۔

اِجْعَلُوْهُ عَلَى الشَّكِّ الْفِيْلِ اَوِ الْقَتْلِ۔ اس حدیث میں یہ لفظ مشکوک رکھو یعنی فیل ہے یا قتل (یعنی راوی کو شک ہے کہ فیل کہا یا قتل لیکن ابونعیم کے سوا اور لوگوں نے فیل روایت کیا ہے اور بعضوں نے فَتْكٌ جس کے معنی ناگہانی مار ڈالنا)۔

اٰذَانُ الْفِيَلَةِ۔ جیسے ہاتھیوں کے کان۔

حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ۔ اُس کو اُسی پروردگار نے روک دیا جس نے ابرہہ کے ہاتھی کو روک دیا تھا (جو کعبہ گرانے کی نیت سے آ رہا تھا)۔

بَابُ الْفِيْلِ۔ کوفہ کی مسجد کے ایک دروازہ کا نام تھا۔

كَانَ الْفِيْلُ مَلِكًا زَانِيًا فَمُسِخَ۔ ہاتھی ایک زانی بادشاہ تھا جو مسخ ہو گیا (اُس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر ایک ہاتھی اُسی کی اولاد ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہاتھی کی صورت ایک بادشاہ زانی کی ہو گئی تھی)۔

فَیْنٌ۔ آنا۔

فَیْنَانٌ۔ اچھے لمبے بال، خوبصورت لمبے بالوں والا۔

فَیْنَةٌ۔ ساعت، وقت، بخل، نامردی۔

مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا وَلَهٗ ذَنْبٌ قَدِ اعْتَادَهُ الْفَيْنَةَ بَعْدَ الْفَيْنَةِ۔ ہر آدمی میں جو پیدا ہوتا ہے ایک گناہ رہتا ہے اُس کی عادت کر لیتا ہے جس کو وہ وقت بوقت کیا کرتا ہے (مطلب یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کی طبیعت کسی نہ کسی گناہ کی طرف مائل رہتی ہے جو اُس سے چھوٹ نہیں سکتا)۔

فِيْ فَيْنَةِ الْاِرْتِيَادِ وَرَاحَةِ الْاَجْسَادِ۔ طلب اور صحتِ جسمانی کے زمانہ میں۔

Marfat.com

جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ تَشْكُوْ زَوْجَهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَتَزَوَّجِيْ ذَا جُمَّةٍ فِيْنَانَةٍ عَلٰى كُلِّ خُصْلَةٍ مِنْهَا شَيْطٰنٌ۔ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اپنے خاوند کی شکایت کرتی تھی۔ آپ نے فرمایا کیا تو چاہتی ہے کہ ایک ایسے مرد سے نکاح کرے جس کے بال بڑے بڑے خوبصورت ہوں اور بالوں کی ہر لٹ پر ایک شیطان بیٹھا ہو۔

فِیْ۔ حرف جر ہے جیسے اوپر گزر چکا۔ فِ امر کا صیغہ ہے وَفٰی یَفِیْ سے جیسے قِ، وَقٰی یَقِیْ سے۔

فَفِیَالَہٗ[1] اُس سے وفا کرو۔

فِیْ رِجَالٍ۔ سعدؓ اور عروہؓ نے اور کئی آدمیوں نے اُن سے یہ بیان کیا یا سعدؓ اور عروہؓ نے اُس حالت میں بیان کیا جب اور لوگ بھی وہاں موجود تھے سُن رہے تھے۔

مَاتَتْ فِیْ بَطْنٍ۔ زچگی میں مرگئی۔

فِی السَّبْعِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ۔ اخیر دہے کی اخیر سات راتوں میں۔

فِیْ خَمْسٍ لَّا یَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ۔ قیامت کا علم اُن پانچ باتوں میں ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (اُن کو مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ کہتے ہیں یہ علم حق تعالیٰ سے مخصوص ہے نہ کسی نبی کو ہے نہ ولی کو البتہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو غیب کی کوئی بات کسی نبی یا ولی کو بتلا دیتا ہے مگر بن اللہ کے بتلائے اُن کو ذاتی طور سے غیب کا علم نہیں ہے)۔

یَتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّةِ فِیْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا۔ ایک درخت کے کاٹنے کی وجہ سے جنت میں لوٹ پوٹ کر رہا ہے (وہاں کے مزے اُٹھا رہا ہے)۔

قَالَتْ فِی السَّمَاءِ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لونڈی سے پوچھا اللہ کہاں ہے؟) اُس نے کہا آسمان پر (یہاں فِیْ بمعنے عَلٰی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس کو آزاد کر دے یہ مومنہ ہے۔

وَیَتَوَضَّأُ فِیْهَا۔ آپ وضو بھی اُن میں کر لیتے تھے (یعنی اُن کو پہنے پہنے پاؤں دھو لیتے تھے یا پاؤں دھو کر اُن کو پہن لیتے ابھی پاؤں گیلے ہوتے)۔

فِیْمَ اُطَهِّرُكِ۔ کس وجہ سے میں تجھ کو پاک کروں۔

حَدِیْثٌ فِی الْجَاهِلِیَّةِ۔ جاہلیت کی بات ہے۔

یَخْرُجُ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔ اس اُمت میں ایک گروہ پیدا ہوگا۔ (جو اُمت میں داخل نہ ہوگا اسی لئے یوں نہ فرمایا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ جس کا مطلب یہ ہوتا کہ وہ اُمتِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں داخل ہے یعنی مسلمان ہے)۔

یَاْتِیْهَا فِیْ۔ (اتنا کہہ کر امام بخاریؒ نے چھوڑ دیا اور شاید اُس کے بعد مَا تِیْ ہے) یعنی کھیتی کے مقام میں یعنی فرج میں جماع کرے۔

---

[1] یہ لفظ صاحب مجمع نے یہاں ذکر کر دیا حالانکہ اس کا محل کتاب الواؤ تھا ۱۲ منہ

تمت

Marfat.com

تیسیر الباری

ترجمہ وشرح

صحیح بخاری

از حضرت علامہ وحید الزمانؒ

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ میں مطالب کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے۔
ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے لکھی گئی ہے اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیے گئے ہیں۔ صحیح بخاری کا یہ ترجمہ اپنی نظیر آپ ہے۔

ناشر

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

صحیح احادیث سے ثابت ادعیہ و اوراد اور اذکار کا عدیم النظیر مجموعہ

حصن حصین مترجم

مؤلفہ علامہ محمد ابن جزریؒ (۷۵۱-۸۳۳ھ)

مترجمہ مولانا عبد العلیم ندویؒ

مؤلف نے یہ کتاب اثنائے محاصرہ دمشق میں مرتب فرمائی تھی، یہ تیموری یورش کا زمانہ تھا، دمشق کے تمام دروازے بند تھے بالآخر جب یہ مجموعہ مرتب ہو گیا تو خواب میں رسول اللہ کی بشارت ہوئی اور محصورین کو فتح حاصل ہوئی۔

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوت و خلوت کی مناجات کا سب سے صحیح ترین و جامع مجموعہ ہے جس میں عبد و معبود کے صحیح راز و نیاز ہیں۔ فی الحقیقت ایک بندہ جس قدر بھی اظہار عجز و عبودیت اپنے مالک حقیقی کے سامنے کر سکتا ہے وہ جامع کلمات اس میں مرتب ہیں۔

مؤلف نے اس امر کی بھی ذمہ داری لی ہے کہ اس میں کوئی حدیث غیر صحیح یا غیر مستند نہیں ہے ایک عرصہ سے جملہ اطراف عالم میں ادعیہ کا یہ مجموعہ خواص و عوام میں مقبول اور ہر طبقہ کا معمول ہے اس کی منازل ایام پر منقسم ہیں تاکہ ورد میں بھی سہولت رہے۔

میر محمد کتب خانہ کے زیر اہتمام یہ متبرک مجموعہ نہایت دیدہ زیب صورت میں شائع ہوا ہے عربی متن کے ساتھ ترجمہ اور تشریحی فوائد اس مناسبت سے قائم کئے گئے ہیں کہ آج تک اس خوبی سے ان ادعیہ مبارکہ کی طباعت کا حق ادا نہ ہوا ہوگا۔

Marfat.com

دینی احکام پر مشتمل احادیث کا انمول ذخیرہ

بلوغ المرام مترجم

مترجم۔ مولانا امجد العلی صاحب

اس عظیم القدر کتاب کے مؤلف علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی ڈیڑھ سو سے زائد کتب کے مصنف ہیں شارح احادیث نبویہ کی حیثیت سے جس قدر آپکا درجہ امت میں بلند ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ بلوغ المرام میں آپ نے دینی احکام پر مشتمل احادیث نبوی مسند احمد، صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، صحیح ابن حبان، مستدرک للحاکم، مسند ابی عوانہ، دارقطنی، مسند بزار، سنن بیہقی، المنتقی لابن جارود، اور موطا امام مالک وغیرہ کتب احادیث سے منتخب فرما کر جمع کی ہیں، مختصر ہونے کے باوجود اتنا بڑا ذخیرہ اور اس طرز پر تالیف کی گئی ہے کہ مطالعہ کرنیوالا نہایت عمدگی کیساتھ شرعی احکام پر عبور حاصل کر لیتا ہے حتیٰ کہ ابتدائی معلومات کا انسان بھی مستفیض ہو جاتا ہے اور منتہی شخص بھی اس مجموعہ سے بے نیاز نہیں رہ سکتا۔

احادیث نبوی کی یہ بے بہا کتاب شائقین علم حدیث کے لئے ایک نہایت عجیب تحفہ ہے اور اعتقادات و اعمال کو پاکیزہ تر بنانے کے لئے بہترین مددگار و معاون ثابت ہوگی۔ اس میں ۱۵۹۶ احادیث جمع ہیں۔ اصل عربی اور اردو ترجمہ بالمقابل درج ہیں۔ مع فوائد ضروریہ۔

ملنے کا پتہ میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب "ق"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماںؒ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی ما لا کلام

باہتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب، آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

ایک ڈیرہ لگا ہوا دیکھا۔

قُبَّةٌ مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ وَّ زَبَرْجَدٍ۔ موتی اور زمرد کا قبہ۔

كَانَ إِذَا أَحْرَمَ أَبُوْ جَعْفَرٍ أَمَرَ بِقَلْعِ الْقُبَّةِ وَالْحَاجِبَيْنِ۔ امام محمد باقر جب احرام باندھتے تو حکم دیتے کہ ہودے پر کا قبہ نکال ڈالو اسی طرح دونوں طرف کے پردے

يَا عَلِيُّ الْعَيْشُ فِي ثَلَاثَةٍ دَارٍ قَوْرَاءَ وَجَارِيَةٍ حَسْنَاءَ وَفَرَسٍ قَبَّاءَ۔ اے علی زندگی کا مزہ تین چیزوں میں ہے، روشن گھر اور خوبصورت لونڈی اور پتلے پیٹ کا گھوڑا (دُبلا پتلی کمر کا)۔

هَلَاكُ الْمَرْءِ فِي ثَلَاثٍ قَبْقَبَةٍ وَّ ذَبْذَبَةٍ وَّ لَقْلَقَةٍ۔ آدمی کی تباہی تین چیزوں سے ہوتی ہے، پیٹ سے اور ذکر سے اور زبان سے (پیٹ کے لیے پرایا مال مارتا ہے چوری کرتا ہے بے حد یا مضر غذائیں کھا لیتا ہے اور ذکر سے زنا اور حرام کاری اور لواطت میں گرفتار رہتا ہے۔ زبان سے جھوٹ، غیبت، گالی گلوج، افترا بہتان وغیرہ صدہا گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے)۔

قِبٌّ۔ وہ ہڈی جو دونوں سرینوں کے درمیان ہے اور قوم کا بزرگ اور سردار۔

قَبُحَ۔ بھلائی سے دور کرنا چھوڑنا۔

قُبْحٌ اور قُبَاحٌ اور قُبُوْحٌ اور قَبَاحَةٌ اور قُبُوْحَةٌ خرابی اور برائی۔

تَقْبِيْحٌ۔ برائی بیان کرنا، برا ٹھہرانا۔

مُقَابَحَةٌ۔ گالی گلوج کرنا۔

إِقْبَاحٌ۔ برا کام کرنا۔

إِسْتِقْبَاحٌ۔ برا سمجھنا۔

قَبِيْحٌ۔ برا۔

أَقْبَحُ الْأَسْمَاءِ حَرْبٌ وَّمُرَّةٌ۔ سب میں برے نام حرب اور مرہ ہیں (کیونکہ حرب جنگ اور لڑائی کو کہتے ہیں اور جنگ بڑی خراب چیز ہے اس میں کشت و خون اور فساد اور بربادی ہے اور مرّہ بمعنی تلخی جو طبیعت کو ناپسند ہے۔ بعضوں نے کہا ابلیس کی کنیت "ابو مرہ" ہے اس وجہ سے یہ نام قبیح ہوا)۔

فَعِنْدَهُ أَقُوْلُ فَلَا أُقَبَّحُ۔ میں اس کے پاس باتیں کرتی ہوں تو بری نہیں ٹھہرتی (وہ مجھ کو کسی بات پر ملامت نہیں کرتا، کیونکہ میری عزت کرتا ہے، مجھ سے محبت رکھتا ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

قَبَحْتُ فُلَانًا۔ میں نے اس سے کہا اللہ تجھ کو بھلائی سے دور رکھے خراب کرے)۔

لَا تُقَبِّحُوا الْوَجْهَ۔ یوں مت کہو، اللہ فلانے کا منہ قبیح کرے یا کسی کو قبیح خراب صورت نہ کہو (کیونکہ سب صورتیں اللہ کی بنائی ہوئی ہیں)۔

اُسْكُتْ مَقْبُوْحًا مَشْقُوْحًا مَنْبُوْحًا۔ (ایک شخص نے حضرت عمار کے سامنے حضرت عائشہ رضؓ کو برا کہا۔ وہ سمجھا کہ حضرت عمار چونکہ جنگ جمل میں حضرت علیؓ کے طرفدار تھے تو حضرت عائشہ رضؓ کی برائی سے خوش ہوں گے) حضرت عمارؓ نے کہا، ارے کمبخت بدبخت گالی خور چپ رہ (تو محبوبۂ رسول اللہؐ اور امّ المومنین رضؓ کی برائی کرتا ہے۔ ان کے فضائل بے شمار ہیں اگر ایک غلطی ان سے ہو گئی جس سے وہ نادم ہوئیں اور توبہ اور استغفار کیا تو کیا اس سے ان کی قدر و منزلت اور فضیلت جاتی رہی)۔

إِنْ مُنِعَ قَبَّحَ وَكَلَحَ۔ اگر کسی نے اس کو نہ دیا تو اس کو برا کہنے لگا منہ بگاڑا۔

مَا أَقْبَحَ بِالرَّجُلِ مِنْكُمُ الْعَذْيُوْتُ۔ تم میں سے کسی شخص کی بات کیسی قبیح ہوتی ہے۔

إِشْتَرُوْا مِنَ الْإِبِلِ الْقِبَاحَ فَإِنَّهَا أَطْوَلُ الْإِبِلِ أَعْمَارًا۔ بدصورت اور بدشکل اونٹ خریدا کرو (ان کی عمر زیادہ ہوتی ہے (بہ نسبت خوبصورت اونٹوں کے، کیونکہ خوبصورت جانور پر نظر لگتی ہے)۔

Marfat.com

قَبْرٌ۔ یا مَقْبَرٌ۔ زمین میں گاڑ دینا۔

اِقْبَارٌ۔ قبر بنانا، گاڑنے کا حکم دینا، مُردے کو گاڑنے کے لئے حوالہ کرنا۔

نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی الْمَقْبُرَۃِ۔ قبرستان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا (یعنی جہاں مُردے گاڑے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہاں کی مٹی نجاست یعنی مُردوں کے خون اور پیپ سے مخلوط ہوتی ہے لیکن اگر مقبرہ میں پاک جگہ پر نماز پڑھے تو نماز صحیح ہو جائے گی اسی طرح اگر حمام میں ایک پاکیزہ مقام پر پڑھے اور بعضوں کے نزدیک صحیح نہ ہوگی۔ بعضوں کے نزدیک مکروہ ہوگی اگرچہ وہاں کی مٹی پاک ہو۔ اگر قبروں سے علیحدہ کوئی مقام ہو تو اس میں بالاتفاق نماز درست ہوگی۔ اکثر علماء کہتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قبر کی طرف مُنہ کرکے نماز پڑھے یا قبر کو سجدہ کرے یہ بالاتفاق حرام بلکہ شرک ہے)۔

لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا یا مَقَابِرَ۔ اپنے گھروں کو قبر مت بناؤ (جیسے مُردہ قبر میں نماز نہیں پڑھتا۔ ایسے ہی تم گھر کو مت کرو بلکہ گھر میں نماز پڑھا کرو۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ گھر کو قبرستان کی طرح مت کرو جہاں نماز جائز نہیں ہے)۔

اِجْعَلُوْا مِنْ صَلٰوتِکُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْھَا قُبُوْرًا۔ اپنی کچھ نماز گھر میں بھی پڑھا کرو (مثلاً نفل نماز جیسے سُنت وتر تراویح تہجد وغیرہ) اور گھروں کو قبر مت بناؤ (جیسے قبر میں نماز نہیں ہوتی اس طرح گھر کو مت کرو یا جو اللہ کی یاد نہ کرے وہ مُردہ ہے اور اس کا گھر گویا قبر ہے)۔

لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا۔ میری قبر کو عید نہ بناؤ (وہاں عید کی طرح اجتماع نہ کرنا، ہر سال میلہ نہ لگانا جیسے عیدگاہ میں ہوتا ہے)۔

نَھٰی عَنْ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَلَعَنَ الْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ۔ آں حضرتؐ نے عورتوں کو قبروں کی زیارت سے منع فرمایا اور ان لوگوں پر لعنت کی جو قبروں کو مسجد بنالیں اور اُن پر چراغاں کریں (روشنی تماشا عُرس میلہ وغیرہ۔ مجمع البحار میں ہے کہ عورتوں کو زیارتِ قبور کی پہلے ممانعت ہوئی تھی پھر جب مَردوں کو اس کی اجازت ہوئی تو عورتوں کو بھی اجازت ہوگئی اور ممانعت کا حکم منسوخ ہوگیا۔ بعضوں نے کہا عورتوں کے لئے ممانعت کا حکم بدستور باقی ہے، منسوخ نہیں ہوا اِس لئے کہ عورتیں بے صبر ہوتی ہیں بہت روتی پیٹتی ہیں، اور قبروں پر چراغاں کرنا اس لئے منع ہوا کہ وہ بے فائدہ مال کا ضائع کرنا ہے۔ دوسرے یہ مقصود ہے کہ مسجدوں کی طرح کہیں لوگ قبروں کی تعظیم نہ کرنے لگیں)۔

لَعَنَ اللّٰہُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ۔ اللہ تعالےٰ نے اُن عورتوں پر لعنت کی جو قبروں کی بہت زیارت کیا کرتی ہیں (اکثر قبروں پر گھومتی رہتی ہیں)۔

لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ۔ اللہ تعالےٰ نے یہود اور نصاریٰ پر لعنت کی، انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا (قبروں کی طرف ان کو قبلہ بنا کر نماز پڑھنے لگے)۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ۔ یا اللہ میری قبر کو بُت کی طرح مت کر دیجو کہ لوگ اس کی پُوجا کریں (جیسے بُت کی طرف بار بار آتے ہیں، اس کے سامنے جھکتے ہیں، ڈنڈوت کرتے ہیں اس کو سجدہ کرتے ہیں یا اس کی طرف مُنہ کرکے عبادت کرتے ہیں، ایسا حال میری قبر کا مت کیجیو)۔

اَنْ نَقْبُرَ فِیْھِنَّ۔ کہ ان وقتوں میں ہم اپنے مردوں کو دفن کریں (بعضوں نے کہا نَقْبُرَ سے یہاں جنازے کی نماز مُراد ہے)۔

قَالُوْا لِلْحَجَّاجِ وَکَانَ قَدْ صَلَبَ صَالِحَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَقْبِرْنَا صَالِحًا۔ لوگوں نے ظالم حجاج بن یوسف سے کہا جس نے صالح بن عبد الرحمٰن کو سُولی پر چڑھایا تھا کہ ہم کو صالح کی لاش گاڑنے دے۔

اِنَّ الدَّجَّالَ وُلِدَ مَقْبُوْرًا۔ دجال کمبخت جب

Marfat.com

پیدا ہوا تھا تو ایک جھلی میں ڈھنپا ہوا تھا جس میں کہیں سوراخ نہ تھا (دایہ کہنے لگی یہ تو ایک جوڑی ہے، اس کی ماں نے کہا نہیں اس کھال کے اندر ایک بچہ ہے۔ آخر اس کو چیرا جب وہ رویا اس کے اندر سے زندہ نکلا۔ غرض اس کی پیدائش بھی عجیب تھی)۔

جَاءَتْ عَمَّتِیْ بِاَبِیْ لِتَدْفِنَهٗ فِیْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰی اِلٰی مَضَاجِعِهَا۔ (جابر بن عبد اللہ انصاری رض کہتے ہیں) میری پھوپی میرے باپ کی لاش اپنے قبرستان میں گاڑنے کے لئے (احد پہاڑ سے) لے کر آئی (جہاں وہ شہید ہوئے تھے) اتنے میں آں حضرت نے منادی کی کہ جو لوگ اس جنگ میں مارے گئے ہیں ان کو اپنے ٹھکانوں میں (جہاں وہ شہید ہوئے مر کر گرے) لوٹا دو (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کو ایک مقام سے دوسرے شہر میں لیجانا درست نہیں۔ بعضوں نے کہا مرنے کے بعد ہی ایسا کرنا درست نہیں لیکن کچھ مدت کے بعد درست ہے کیونکہ جابر رض اپنے باپ کی لاش چھ مہینے بعد احد سے لے کر آئے اور بقیع میں ان کو دفن کیا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر ضرورت ہو تو نقل میت درست ہے بے ضرورت منع ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ عمرو بن جموح اور عبد اللہ بن عمرو دونوں ایک قبر میں دفن ہوئے تھے۔ پھر پانی کا بہاؤ ان کی قبر پر آیا تو ان کی لاشیں نکالی گئیں اور دوسرے مقام پر گاڑی گئیں)

نَهٰی اَنْ یُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ یُّکْتَبَ عَلَیْهَا وَاَنْ یُّبْنٰی عَلَیْهَا۔ آں حضرت نے قبروں پر گچ کرانے سے اور عمارت بنانے سے (جیسے گنبد چوکھنڈی وغیرہ) منع فرمایا (اسی طرح قبر پر شامیانہ یا خیمہ لگانا بھی منع ہے)۔

نَهٰی اَنْ تُوْطَاَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ یُّجْلَسَ عَلَیْهَا۔ قبروں کو پاؤں سے روندنے سے اور ان پر بیٹھنے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں مومنین کی قبروں کی اہانت ہے اور وہ جائز نہیں البتہ مشرکوں یا کافروں کی قبریں روندنا یا ان کی لاشیں کسی ضرورت سے اکھیڑ کر پھنکوا دینا درست ہے۔ جیسے آنحضرت نے مسجد نبوی بناتے وقت کیا تھا)۔

نَهٰی اَنْ تَمْشِیَ بِالنِّعَالِ بَیْنَ الْقُبُوْرِ۔ جوتیوں سمیت (مومنین کی) قبروں پر سے گزرنے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں اہانت ہے۔ مومنین کی قبور کی غرض یہ ہے کہ ہمارے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مومنوں کی قبروں کی اہانت بھی جائز نہیں رکھی، جیسے بتوں اور مورتوں کی اہانت کا حکم دیا کہ توڑ پھوڑ کر جلا کر پھینک دیئے جائیں اور نہ حد سے زیادہ ان کی تعظیم درست رکھی کہ ان کو چومنے چاٹنے سجدہ کرنے لگے)۔

اَلْقَبْرُ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ الْاٰخِرَةِ۔ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔

لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَیْهَا۔ قبروں پر بیٹھو نہیں نہ ان کی طرف نماز پڑھو (بعضوں نے حاجت کے لئے بیٹھنے سے مراد لیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نہ تو قبروں کو حد سے زیادہ ذلیل کرو نہ حد سے زیادہ ان کی تعظیم کرو کہ نماز میں ان کو قبلہ کر لو، بلکہ اعتدال پر چلو جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے کیا کہ جب کسی مومن کی قبر پر جاتے تو اس کے لئے دعا و استغفار کرتے)۔

طِیْنُ الْقَبْرِ سے مراد امام حسین کی قبر کی مٹی ہے۔

خُلُوْقُ الْقِبْرِ یَکُوْنُ فِیْ ثَوْبِ الْاِحْرَامِ۔ اگر احرام کے کپڑے میں قبر کی خوشبو ہو (قِبْر بکسرۂ قاف اگر کی لکڑی کا وہ مقام جس کو کیڑا کھا گیا ہو۔ بعضوں نے غلطی سے اس کو قَبْر بفتحہ قاف پڑھا ہے یعنی آں حضرت کی قبر شریف کی خوشبو)

قُبَّرَةٌ۔ چنڈول، چکاوک (ایک قسم کی چڑیا ہے)۔

اَلْقُبَّرَةُ کَثِیْرَةُ التَّسْبِیْحِ لِلّٰهِ وَتَسْبِیْحُهَا لَعَنَ اللّٰهُ مُبْغِضِیْ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ قبرہ اللہ کی بہت تسبیح کرتی ہے، اس کی تسبیح یہ ہے اللہ حضرت محمد کے

Marfat.com

آں کی دشمنوں پر لعنت کرے (حیوۃ الحیوان میں کعب احبار سے ایسا ہی منقول ہے)۔

قَنْبَرٌ۔ حضرت علی رضؓ کا غلام تھا۔

لَمَّا رَأَيْتُ الْاَمْرَ اَمْرًا مُنْكَرًا
اَجَّجْتُ نَارِيْ وَ دَعَوْتُ قَنْبَرًا

(یہ حضرت علی رضؓ کا شعر ہے آپ نے اُن لوگوں کو جو معاذاللہ آپ کو خدا قرار دیتے تھے آگ میں جلوا دیا۔ ترجمہ یہ ہے) جب میں نے ایک بڑا خلافِ شرع کام دیکھا تو آگ سُلگوائی اور قنبر کو بُلایا۔

قُبْرُسٌ۔ ایک مشہور جزیرہ ہے بحیرۂ رُوم میں انگریزی میں اس کو سائپرس کہتے ہیں پہلے یہ جزیرہ سلطان رُوم کے قبضہ میں تھا اب سلطنتِ برطانیہ نے اس پر قبضہ کیا ہے۔

قَبَسٌ۔ آگ کا شعلہ لینا، سیکھنا، استفادہ کرنا، سکھانا۔

قَبْسٌ۔ نر جانور کا مادہ کو جلد حاملہ کر دینا۔

قَبَاسَۃٌ۔ یہ قَبْسٌ کا مترادف ہے۔

اِقْبَاسٌ۔ سکھانا، آگ کا شعلہ دینا، آگ کا شعلہ کسی کے لئے طلب کرنا۔

اِقْتِبَاسٌ۔ آگ کا شعلہ لینا، روشنی حاصل کرنا، استفادہ کرنا، نظم یا نثر میں آیتِ قرآنی یا حدیث کا مضمون لانا۔

قَابُوْسٌ۔ خوبرو آدمی خوش رنگ۔

اَبُوْ قُبَيْسٍ۔ مشہور پہاڑ ہے مکہ کے مشرقی جانب۔

مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ اِقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ۔ جس نے نجوم کا علم حاصل کیا (آئندہ کی باتیں بتلانے کے لئے) اس نے جادو کی ایک شاخ حاصل کی (جیسے جادو سیکھنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے ویسے ہی اس علمِ نجوم کا حاصل کرنا جس سے آئندہ ہونے والی باتیں بتلاتے ہیں، حرام ہے لیکن نجوم کا وہ علم جس سے دریا اور خشکی کے راستے اور جہاز رانی کے طریقے معلوم ہوتے ہیں یعنی علمِ ہیئت، اس کا سیکھنا اور سکھانا درست بلکہ ضروری ہے)۔

حَتّٰی اَوْرٰی قَبَسًا لِّقَابِسٍ۔ یہاں تک کہ روشنی کے طلب گار کے لئے روشنی کا ایک شعلہ سُلگا دیا (یعنی حق کے طلب گار کو راہِ حق بتا دی)۔

اَتَيْنَاكَ زَائِرِيْنَ وَمُقْتَبِسِيْنَ۔ ہم تو آپ سے ملنے اور آپ سے علم حاصل کرنے کو آئے ہیں۔

فَاِذَا رَاحَ اَقْبَسْنَاهُ مَا سَمِعْنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ جب وہ چلے جاتے تو جو دین کی باتیں ہم آں حضرت سے سنتے وہ ان کو بتلا دیتے۔

قِبَاسٌ اور مِقْبَاسٌ۔ وہ لکڑی جس پر آگ لگی ہو (یعنی جلتی ہوئی)۔

اَبُوْ قَابُوْسٍ۔ نعمان بن منذر کی کنیت ہے۔

قَبْصٌ۔ انگلیوں کے سروں سے لینا سیراب ہونے سے پہلے پانی موقوف کر دینا نیفہ ازار کے سوراخ میں ڈال کر کھینچنا، مادہ پر کودنا، ہلکا پھلکا، چالاک ہونا۔

قَبَصٌ۔ سر بڑا ہونا، ملجانا۔

تَقْبِيْصٌ۔ چپک جانا، لگ جانا۔

اِنْقِبَاصٌ۔ اندر گھس کر چھوٹی ہو جانا۔

قَبْصٌ۔ اُس مقام کو بھی کہتے ہیں جہاں بہت ریت ہو۔

قَبِصٌ۔ ہلکا، چالاک۔

اِنَّ عُمَرَ اَتَاهُ وَعِنْدَهٗ قَبْصٌ مِّنَ النَّاسِ۔ حضرت عمر رضؓ آپ کے پاس آئے اُس وقت بہت سے لوگ آپ کے پاس جمع تھے (عرب لوگ کہتے ہیں: اِنَّهُمْ لَفِيْ قَبْصِ الْحَصٰى وہ تو کنکریوں کے بے شمار ڈھیر میں ہیں)۔

فَتَخْرُجُ عَلَيْهِمْ قَوَابِصُ۔ اُن پر گروہ در گروہ لوگ نکلیں گے۔

اَنَّهٗ دَعَا بِتَمْرٍ فَجَعَلَ بِلَالٌ يَّجِيْءُ بِهٖ قُبَصًا قُبَصًا۔ آں حضرت نے کھجور منگوائی تو بلال انگلیوں

Marfat.com

کے سروں سے پکڑ کر مٹھے کے مٹھے لانے لگے (یہ قُبَصَۃٌ کی جمع ہے جیسے غُرَفٌ، غُرْفَۃٌ کی)۔

قَبَصٌ۔ انگلیوں کے سرے سے پکڑنا (جیسے قَبَضٌ ساری ہتھیلی سے پکڑنا)۔

یَعْنِی الْقَبَصَ الَّتِی نُعْطِی الْفُقَرَاءَ عِنْدَ الْحَصَادِ (مجاہدؒ نے اس آیت کی تفسیر "وآتو احقہ یوم حصادہ" میں کہا) مراد وہ مٹھے ہیں اناج کے یا میوے کے جو محتاجوں کو کاٹتے یا توڑتے وقت دیئے جاتے ہیں (ایک روایت میں قُبَضٌ ہے ضاد معجمہ سے، معنی وہی ہیں یعنی مٹھیاں)

اِنْطَلَقْتُ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ فَفَتَحَ بَابًا فَجَعَلَ یَقْبِصُ لِیْ مِنْ زَبِیْبِ الطَّائِفِ۔ (ابوذرؓ نے کہا) میں ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ گیا انھوں نے (کوٹھری کا) ایک دروازہ کھولا اور اُس میں سے طائف کے خشک انگور انگلیوں کے سروں سے پکڑ پکڑ کر مجھ کو دینے لگے۔

مِنْ حِیْنَ قَبِصَ۔ جب سے جوان ہوئے اور سر بڑا ہوا یا بلند ہوا۔

رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ فَسَاَلَنِیْ کَیْفَ بَنُوْكِ قُلْتُ یُقْبَصُوْنَ قَبْصًا شَدِیْدًا فَاَعْطَانِیْ حَبَّۃً سَوْدَاءَ کَالشُّوْنِیْزِ شِفَاءً لَّھُمْ وَقَالَ اَمَّا السَّامُ فَلَا اَشْفِیْ مِنْہُ۔ (اسماء بنتِ ابی بکرؓ کہتی ہیں) میں نے خواب میں آں حضرتؐ کو دیکھا، آپ نے مجھ سے پوچھا تمھارے بیٹے کیسے ہیں؟ میں نے عرض کیا سخت بخار میں سمٹے جا رہے ہیں (منقبض ہو رہے ہیں) یہ سن کر آپ نے ایک کالا دانہ کلونجی کی طرح ان کی تندرستی کے لئے مجھ کو دیا اور فرمایا موت کا تو علاج نہیں ہے لیکن اور بیماریوں کے لئے اس سے بڑھ کر تندرست کرنے والی کوئی دوا نہیں ہے۔

فَعَمِلَتْ بِاُذُنَیْھَا وَقَبَصَتْ۔ براق نے اپنے کان ہلائے اور دوڑنے لگا۔

ثُمَّ تُؤْتٰی بِدَابَّۃٍ شَاۃٍ اَوْ طَیْرٍ فَتَقْبِصُ بِہٖ۔ پھر ایک جانور بکری یا پرندہ کو لے کر آتے (اس عورت کے پاس جو خاوند کی وفات کے بعد عدت میں ہوتی) وہ اس کو لے کر اپنے ماں باپ کے گھر کی طرف بھاگتی (لوگوں سے اس کو شرم آتی کیونکہ اس کی صورت بگڑی ہوئی ہوتی۔ ایک روایت میں فَتَفْتَضُّ بِہٖ ہے، اس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

وَیُطْعِمُ مَکَانَھَا قَبْصَۃً۔ اس کے بدلے ایک مٹھی کھانا کھلادے (ایک روایت میں قَبْضَۃً ہے اور قرآن شریف میں ایک قرأت یوں بھی ہے: فَقَبَصْتُ قَبْصَۃً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ ایک چٹکی رسول کے قدم کے نشان پر سے اٹھائی۔ صاد مہملہ سے اور مشہور قرأت ضاد معجمہ سے ہے)۔

قَبِیْصَۃُ۔ ایک مشہور تابعی ہیں یا صحابی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے ان پر دُرّہ اٹھایا تھا مارنے کو۔

قَبْضٌ۔ لے لینا، پکڑ لینا، تھام لینا، باز رہنا، مار ڈالنا روزی تنگ کرنا، پاخانہ رک جانا، سمیٹ لینا۔

تَقْبِیْضٌ۔ قبضہ میں دیدینا، قابض کرانا، جمع کرنا علیحدہ رکھنا۔

اِقْبَاضٌ۔ تلوار کا قبضہ بنانا۔

تَقَبُّضٌ۔ تشنج، سمٹ جانا، کود جانا۔

اِنْقِبَاضٌ۔ رل جانا، سمٹ جانا، اندر گھس کر چھوٹا ہو جانا۔

اِقْتِبَاضٌ۔ قبضہ کرنا۔

قَابِضٌ۔ وہ دوا جو پاخانہ روک دے۔

قَابِضٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے، یعنی روزی روکنے والا یا ارواح کو قبض کرنے والا۔

یَقْبِضُ اللّٰہُ الْاَرْضَ وَیَقْبِضُ السَّمَاءَ۔ اللہ تعالیٰ زمین کو سمیٹ لے گا اور آسمان کو سمیٹ لے گا (اپنی مٹھی میں لے لیگا)۔

فَاَرْسَلَتْ اِلَیْہِ اَنَّ اِبْنًا لِیْ قُبِضَ۔ انھوں نے

Marfat.com

آں حضرت کو کہلا بھیجا کہ میرا ایک بیٹا مر رہا ہے (آپ تشریف لائیے۔ کہتے ہیں کہ یہ پیغام حضرت زینبؓ نے آں حضرت ﷺ کی خدمت میں کہلا بھیجا تھا ان کا بیٹا علی بن ابی العاص مرنے کے قریب ہو رہا تھا۔ بعضوں نے کہا حضرت رقیہؓ نے یہ پیغام دیا تھا ان کے بیٹے عبد اللہ بن عثمان رضؓ قریب الوفات تھے بعضوں نے کہا حضرت فاطمہؓ نے ان کے صاحبزادے حضرت محسن مرنے کے قریب تھے)۔

اِنَّ سَعْدًا یَوْمَ بَدْرٍ قَتَلَ قَتِیْلًا وَّ اَخَذَ سَیْفَہٗ فَقَالَ لَہٗ اَلْقِہٖ فِی الْقَبَضِ۔ سعد بن ابی وقاص نے بدر کے دن ایک کافر کو مار ڈالا اس کی تلوار لے لی، آں حضرت ﷺ نے ان سے فرمایا، اس کو لوٹ کے جمع شدہ مال میں ڈال دے۔

کَانَ سَلْمَانُ عَلٰی قَبَضٍ مِّنْ قَبَضِ الْمُھَاجِرِیْنَ۔ حضرت سلمان فارسی رضؓ مہاجرین نے جو ایک مال لوٹ کر جمع کیا تھا، اس کی محافظت پر مقرر تھے۔

فَاَخَذَ قَبْضَۃً مِّنَ التُّرَابِ۔ ایک مٹھی مٹی کی لی (قُبْضَۃٌ بضمہ قاف بمعنی مقبوض اور قَبْضَۃٌ بفتحہ قاف ایک مٹھی لینا)۔

فَجَعَلَ یَجِیْءُ بِہٖ قُبَضًا قُبَضًا۔ بلال مٹھی بھر بھر کر کھجور لانے لگے۔

ھِیَ الْقُبَضُ الَّتِیْ تُعْطٰی عِنْدَ الْحَصَادِ۔ مجاہد نے اس آیت کی تفسیر میں "وآتوا حقہ یوم حصادہ" کہا۔ مراد وہ مٹھیاں ہیں جو غلہ کاٹتے وقت محتاجوں کو دی جاتی ہیں۔

فَاطِمَۃُ بَضْعَۃٌ مِّنِّیْ یَقْبِضُنِیْ مَا قَبَضَھَا۔ فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے جو اس کو برا لگتا ہے وہ مجھ کو برا لگتا ہے اور جس چیز سے وہ منقبض ہوتی ہے اس سے میں بھی منقبض ہوتا ہوں۔

غَیْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِھِمَا۔ نہ تو ہاتھوں کو (سجدے میں) زمین پر بچھایا نہ ان کو سمیٹ کر پہلو سے ملا دیا۔

قَبْضَۃَ شَعِیْرٍ۔ جو کی ایک مٹھی (اور قُبْضَۃَ شَعِیْرٍ بھی ہو سکتا ہے)۔

فَاَخَذَ قَبْضَۃً۔ پھر ایک مٹھی لی (ایک روایت میں قُبْضَۃً بضمہ قاف ہے)۔

اِنَّ اللّٰہَ یَقْبِضُ الْعِلْمَ۔ اللہ تعالیٰ علم اٹھا لے گا (یعنی دین کا علم، اس طرح کہ دین کے عالم دنیا سے گزر جائیں گے)۔

لٰکِنْ یَّنْزِعُہٗ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِھِمْ۔ لیکن علم کو اٹھا لے گا اس طرح کہ عالم اور علم دونوں کو قبض کر لے گا (یا علم سے مراد علم کی کتابیں ہیں اس طرح کہ کتاب پر سے حروف مٹ جائیں گے)۔

فَقَبَضَتِ امْرَاَۃٌ یَدَھَا۔ ایک عورت نے آنحضرت ﷺ سے بیعت کرتے وقت اپنا ہاتھ کھینچ لیا (حالانکہ آنحضرت ﷺ عورتوں سے صرف زبان سے بیعت لیتے اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ سے نہ ملاتے۔ تو اس حدیث میں ہاتھ کھینچ لینے سے یہ مراد ہے کہ دوسری عورتوں کی طرح اس نے اپنا ہاتھ نہیں بڑھایا بلکہ ہاتھ سمیٹ لیا)۔

کَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ قَبَضَ عَلٰی لِحْیَتِہٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَہٗ۔ عبد اللہ بن عمر جب حج کرتے اور حج سے فارغ ہو کر احرام کھولتے تو اپنی ڈاڑھی کو مٹھی میں لیتے اور جتنی مٹھی سے زیادہ ہوتی اس کو کتر ڈالتے۔ (شاید ان کے نزدیک احرام کھولتے وقت سر اور ڈاڑھی دونوں کا قصر کرنا ضروری ہوگا اور دوسری حدیث میں جو ہے کہ ڈاڑھیوں کو چھوڑ دو اس کو انہوں نے حج کے سوا اور حالتوں سے خاص رکھا ہوگا یا یہ کہ ڈاڑھی کا قصر جائز ہے اور منع یہ ہے کہ بالکل کترا کر چھوڑ دے، یعنی ایک مٹھی سے کم کر دے۔ خس خسی۔ بعض علمائے امامیہ سے منقول ہے کہ ڈاڑھی اتنی رکھنا واجب ہے کہ اس کو ڈاڑھی کہیں اور امام مالک سے منقول ہے کہ وہ ڈاڑھی کو جو ایک مٹھی سے زائد ہوتی کتر ڈالتے)۔

Marfat.com

مَا زَادَ بِقَبْضَةٍ فَفِي النَّارِ. جتنی ڈاڑھی ایک مٹھی سے زائد ہو وہ آگ میں پڑے گی (یہ حدیث امامیہ سے منقول ہے اس سے یہ نکلتا ہے کہ ڈاڑھی کو بہت لمبا کرنا بھی عمدہ نہیں۔ لیکن اعفوا اللحی کی حدیث سے اس کا جواز بلکہ وجوب نکلتا ہے)۔

وَقَبَضَ اِسْرَائِیْلُ ثَلٰثَ اَصَابِعَ۔ اسرائیل نے جو اس حدیث کو عثمان سے روایت کرتا ہے تین انگلیوں کو بند کرلیا (یعنی تین بار ان کو سمجھایا تھا)۔

اَنَا اللّٰهُ وَيَقْبِضُ اَصَابِعَهٗ وَيَبْسُطُهَا۔ میں اللہ ہوں اور آں حضرتؐ نے اللہ تعالیٰ کے قبض و بسط کو اپنی انگلیاں بند کرکے اور کھول کر بتلایا (مطلب یہ ہے کہ قبض و بسط اپنی ظاہری معنی پر محمول ہے، اس میں تاویل کی ضرورت نہیں جیسے دوسری صفات ہیں۔ لیکن کیفیت اس کی اللہ ہی جانتا ہے۔ بعضوں نے کہا آنحضرتؐ نے انگلیاں بند کرکے اور کھول کر مقبوض کی صفت بیان کی، یعنی آسمان اور زمین کی نہ کہ قابض اور باسط کی، جو اللہ تعالیٰ ہے اور یہ تاویل بعید ہے)۔

فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ النَّارِ۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک مٹھی دوزخ والوں میں سے لے لیگا (اور جن کو چاہے گا اس مٹھی میں لے کر دوزخ سے نکال لے گا)۔

اِذَا قُبِضَتْ۔ جب روح قبض کی جاتی ہے (معلوم ہوا کہ روح ایک جسم لطیف ہے جو اس جسم کثیف میں سمائی ہوئی ہے اور مرنے سے آدمی کا جسم فنا ہو جاتا ہے، لیکن روح اپنے حال پر باقی رہتی ہے صرف اس کی کیفیت بدل جاتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ روح خود ایک جوہر قائم بالذات ہے نہ کہ عرض اور خون)۔

بِيَدِهِ الْاُخْرٰى الْقَبْضُ۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں مارنا ہے (ایک روایت میں اَلْفَيْضُ ہے یعنی احسان اور جود و کرم۔ ایک روایت میں ہے، ایک ہاتھ

میں اس کے ترازو ہے)۔

خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ مِّنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ۔ اللہ تعالیٰ نے ساری زمین سے ایک مٹھی لے کر اس سے آدمؑ کو پیدا کیا (یعنی ہر طرح کی مٹی ان کے پتلے میں لی، نرم اور سخت پاکیزہ اور خبیث، نرم سے خوش اخلاق لوگ نکلے، اور سخت سے بدخلق اور پاکیزہ سے مومن اور خبیث سے کافر)۔

مَنْ قَبَضَ يَتِيْمًا مِّنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ جو شخص مسلمان یتیم لے لے (اس کی پرورش اپنے ذمہ کرلے)۔

يَاْخُذُ الْجَبَّارُ سَمٰوٰتِهٖ وَاَرْضِهٖ بِيَدِهٖ فَجَعَلَ يَقْبِضُهَا وَيَبْسُطُهَا۔ پروردگار جل شانہ اپنے آسمانوں اور زمین کو اپنے ہاتھ میں لے لیگا، آں حضرت صلعم انگلیوں کو بند اور کھولنے لگے (اللہ تعالیٰ کے قبض اور بسط کی طرف اشارہ کیا، یعنی حقیقتہً قبض اور بسط مراد ہے اس میں تاویل کی ضرورت نہیں)۔

لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا وَلٰكِنْ يَنْتَزِعُهٗ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے قریب علم کو دلوں سے نہیں چھین لے گا بلکہ عالموں کو اٹھا کر علم اٹھالیگا (یعنی دین کے عالم مرجائیں گے، جاہل رہ جائیں گے۔ ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب عمل اٹھ جائے گا۔ یعنی عالم تو رہیں گے پر بے عمل۔ عبادہ بن صامت نے کہا خشوع اٹھ جائے گا۔ تو جامع مسجد میں جاکر دیکھے گا، ہزاروں آدمی جمع ہوں گے پر خشوع کے ساتھ نماز پڑھنے والا ان میں ایک بھی نہ ہوگا)۔

فَقَبَضَ عَلَيْهِنَّ۔ ان کلموں کو انگلیاں بند کرکے شمار کیا۔

اَلْاِنْقِبَاضُ عَنِ النَّاسِ مَكْسَبَةٌ لِّلْعَدَاوَةِ۔ کھلنے کے بعد پھر لوگوں سے رک جانا دشمنی پیدا کرتا ہے (یعنی پہلے پہل تو کھل کر خوشی کے ساتھ ملا کرتا تھا اب رک کر ملنے لگا تو اس سے عداوت پیدا ہوگی، وضعداری یہ ہے کہ جو وضع

Marfat.com

شروع کرے اسی کو قائم رکھے جس سے عمل کرلیتا تھا اس سے ہمیشہ عمل کرلیتا رہے)۔

تَقَبَّضَتِ الْجِلْدَةُ فِی النَّارِ۔ کھال آگ میں سمٹ گئی۔

كُلَّمَا انْقَبَضَ اللَّحْمُ عَلَى النَّارِ فَهُوَ ذَكِيٌّ وَكُلَّمَا انْبَسَطَ فَهُوَ مَيِّتَةٌ۔ جو گوشت آگ پر رکھنے سے سمٹ جائے تو وہ پاکیزہ گوشت ہے اگر پھیل جائے تو وہ مُردار ہے۔

مَا مِنْ قَبْضٍ وَلَا بَسْطٍ اِلَّا وَلِلّٰهِ فِيْهِ مَشِيَّةٌ وَابْتِلَاءٌ۔ جو قبض اور بسط ہے وہ اللہ تعالٰے کی مشیت اور اس کی آزمائش سے ہوتا ہے (یہاں قبض سے دل کی تنگی اور کدورت اور بسط سے خوشی اور کشادہ دلی مُراد ہے یہ دونوں آدمی کے اختیار میں نہیں ہیں۔ خداوند کریم کی طرف سے ہوتے ہیں)۔

قُبِضَ فُلَانٌ۔ وہ مرگیا۔

مَقْبَضُ السَّيْفِ۔ تلوار کا قبضہ

قَبَضَ قَبْضَةً فَقَالَ اِلَى الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِيْ وَقَبَضَ قَبْضَةً وَقَالَ اِلَى النَّارِ وَلَا اُبَالِيْ۔ اللہ تعالٰی نے بنی آدم کی ارواح میں سے ایک مٹھی لی اور فرمایا بہشت میں جانے والے ہیں مجھ کو کچھ پرواہ نہیں ہے اور ایک مٹھی اور لی اور فرمایا یہ دوزخ میں جانے والے ہیں مجھ کو کچھ پرواہ نہیں۔

قَبْطٌ۔ ہاتھ سے اکٹھا کرنا۔

تَقْبِيْطٌ۔ (یہ مقلوب ہے تَقْطِيْبٌ کا) ترش رُو کرنا، مُنہ بنانا۔

كَسَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبْطِيَّةً۔ آں حضرت نے مجھ کو قبطی کپڑا پہنایا (وہ ایک سفید مہین کپڑا ہوتا ہے جو مصر میں بنا کرتا تھا اس کے بنانے والے قبطی تھے یعنی مصر والے اس لئے اس کو قُبطی کہنے لگے بضمہ قاف اور مصر والوں کو قِبط بکسرۂ قاف کہتے ہیں)۔

مَا دَلَّنَا عَلَيْهِ اِلَّا بَيَاضُهُ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ كَاَنَّهُ قُبْطِيَّةٌ۔ ابن ابی الحقیق یہودی کو رات کی سیاہی میں اس کے رنگ کی سفیدی نے ہم کو دکھلا دیا گویا وہ ایک قبطی کپڑا تھا۔

اِنَّهُ كَسَا امْرَأَةً قُبْطِيَّةً فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَتَّخِذْ تَحْتَهَا غِلَالَةً لَا تَصِفُ حَجْمَ عِظَامِهَا۔ آنحضرت نے ایک عورت کو قبطی کپڑا (جو مہین اور باریک ہوتا ہے) دیا اور فرمایا اس عورت سے کہو کہ اس کے نیچے ایک زیر جامہ موٹے کپڑے کا پہنے جس سے اس کی ہڈیوں کا حال معلوم نہ ہو (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو ایسے باریک کپڑے جن میں سے ان کا بدن نظر آئے پہننا درست نہیں البتہ اگر موٹا کپڑا نیچے رکھ کر اوپر سے باریک کپڑا پہنیں تو درست ہے)۔

لَا تُلْبِسُوْا نِسَاءَكُمُ الْقَبَاطِيَّ فَاِنَّهُ اِنْ لَا يَشِفَّ فَاِنَّهُ يَصِفُ۔ اپنی عورتوں کو قباطی (مصر کے باریک کپڑے) مت پہناؤ اگرچہ ان میں صاف نظر نہیں آتا لیکن بدن کا حال (عضو کی مقدار) تو معلوم ہوتا ہے۔

اِنَّهُ كَانَ يُجَلِّلُ بُدْنَهُ الْقَبَاطِيَّ وَالْاَنْمَاطَ عبداللہ بن عمرؓ اپنے قربانی کے اونٹوں پر قباطی اور سوزنیوں کے جھولیں ڈالتے۔

اَتٰى بِقَبَاطِيَّ۔ قباطی کپڑا لے کر آئے۔

فَاَعْطَانِيْ قُبْطِيَّةً۔ مجھ کو ایک قبطی کپڑا دیا۔

فَسُمِّمَتْ بِالْقَبَاطِيِّ وَالْمَطَارِفِ حَتّٰى نَزَعُوْهَا۔ پھر قباطی اور مطارف سے بھرا گیا یہاں تک کہ اس کا سب پانی کھینچ ڈالا۔

قَبْعٌ۔ آواز، فریاد، ہاتھی کی آواز چنگھاڑ، چھپ جانا، چیخنا، سر جھکانا، اُتار ڈالنا۔

قُبُوْعٌ۔ سر اپنی کھال میں گھسیڑنا یا گریبان میں سر ڈالنا۔

اِنْقِبَاعٌ۔ جو جھ (گھونسلہ) میں گھس جانا۔

Marfat.com

اِقْتِبَاعٌ۔ مشک کا مُنہ منہ میں لے کر پینا۔
یَا ابْنَ قَابِعَاءَ۔ گالی ہے یعنی اے احمق۔
قُبَاعٌ۔ احمق
قُبَاعِیْ۔ بڑے سر والا مرد۔
کَانَتْ قَبِیْعَةُ سَیْفِهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ۔ آں حضرتؐ کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔
قَبِیْعَةٌ۔ بندشمشیر یا جو قبضہ کے سرپر ہو یا تلوار کے دونوں چھلوں کے تلے (طیبی نے کہا قَبِیْعَةٌ۔ وہ جو قبضہ کے اس جانب ہو جو دھار کی طرف ہوتا ہے، چاندی ہو یا لوہا)
قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا ضَبَحَ ضَبْحَةَ الثَّعْلَبِ وَقَبَعَ قَبْعَةَ الْقُنْفُذِ۔ اللہ فلاں شخص کو تباہ کرے لومڑی کی طرح چلایا اور سیہی کی طرح (یعنی سیہہ کی طرح) کھال میں سر گھسیڑ لیا۔ (چھپ گیا)۔
اِنْ وَلِیَکُمْ وَالٍ رَؤُفٌ بِکُمْ قُلْتُمْ قُبَاعُ بْنُ ضَبَّةَ۔ اگر تم پر کوئی ایسا حاکم مقرر کیا جاتا ہے جو تم پر مہربان ہو (نرمی سے پیش آئے تو تم کہتے ہو یہ تو قباع بن ضبہ ہے۔ (جو ایک احمق شخص تھا عرب میں، پھر جو شخص احمق اور بیوقوف ہو اس کو کہنے لگے اور حارث بن عبد اللہ کو جو قُباع کہتے ہیں تو اِس وجہ سے کہ انھوں نے لوگوں کے ماپ بدل دیئے تھے اور ایک پیانہ کو جو چھوٹا تھا لیکن اس میں آٹا بہت سما گیا تھا کہنے لگے تمہارا یہ پیانہ تو قباع ہے، اُس روز سے خود حارث کا لقب قباع ہو گیا۔) (عرب لوگ کہتے ہیں،
قَبَعَتِ الْجَوَالِقَ۔ جب اس کے کناروں کو اندر یا باہر موڑ دے، مطلب یہ ہے کہ وہ گہرا ہے)۔
فَذَکَرُوْا لَهُ الْقُبْعَ۔ صحابہؓ نے آنحضرتؐ سے نرسنگے کا ذکر کیا (یعنی بوق کا کہ اذان کے وقت اس کو بجا دیا کرو)۔
قَبَعْثَرِیٌّ۔ بڑے تن و توش کا اونٹ۔
فَجَاءَنِیْ طَائِرٌ کَاَنَّهُ جَمَلٌ قَبَعْثَرِیٌّ۔ ایک پرندہ میرے پاس آیا گویا وہ ایک بڑا اونٹ تھا۔
قَبْقَبٌ۔ آواز کرنا اور پیٹ کو بھی کہتے ہیں جو کہ وہ آواز کرتا ہے۔
قَبْقَابٌ۔ جھوٹا، کذاب، بہت بڑبڑانے والا اونٹ فرج، گھڑاؤں، بکی، کثیر الکلام۔
مَنْ وُقِیَ شَرَّ قَبْقَبِهٖ وَذَبْذَبِهٖ وَلَقْلَقِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جو شخص پیٹ اور شرم گاہ اور زبان کے شر سے بچایا جائے (حرام مال سے پرہیز رکھے زنا اور حرام کاری نہ کرے، جھوٹ غیبت افترا گالی گلوج سے باز رہے) وہ بہشت میں جائے گا (اکثر گناہ انہی تین اعضاء سے ہوتے ہیں)۔
قَبْلٌ یا قَبُوْلٌ یا قُبُوْلٌ۔ چلنا، لازم کرنا، شروع کرنا
قَبَالَةٌ۔ ضمانت۔
قَبْلٌ۔ جوتی میں تسمے لگانا۔
قَبُوْلٌ اور قُبُوْلٌ۔ لے لینا، تصدیق کرنا مان لینا۔
تَقْبِیْلٌ۔ چومنا، بوسہ دینا۔
تَقَبُّلٌ۔ لازم کر لینا، قبول کرنا۔
مُقَابَلَةٌ۔ مواجہ ایک کتاب کو دوسری کتاب سے مطابق کرنا، جوتی میں تسمے لگانا (جیسے اِقْبَالٌ ہے)۔
اِقْبَالٌ۔ آنا، سامنے مُنہ کرنا، بیوقوفی کے بعد عقلمند ہونا، لازم کرنا، شروع کرنا۔
تَقَابُلٌ۔ ایک دوسرے کے سامنے ہونا۔
اِسْتِقْبَالٌ۔ مُنہ قبلہ کی طرف کرنا (عرب میں استقبال کہتے ہیں پیش روی کو، یعنی آگے جا کر کسی کو لانا)۔
اِقْتِبَالٌ۔ شروع کرنا، فی البدیہہ کہنا۔
قَابِلٌ۔ آئندہ۔
قَابِلَةٌ۔ آئندہ شب، دائی، جنائی۔
اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ بِیَدِهٖ ثُمَّ سَوَّاهُ قَبَلًا۔ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کا پُتلہ اپنے ہاتھ سے بنایا (ان کو زیادہ عزت دینے کو ورنہ صرف کُن فرما دینا کافی تھا جس طرح اور چیزوں کو بنایا) پھر اپنے سامنے ہی اس کو ٹھیک کیا (اسی طرح توراۃ شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور جنۃ العدن کے درخت اپنے ہاتھ سے گاڑے)۔

اِنَّ اللّٰہَ کَلَّمَہٗ قِبَلًا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ سے بالمشافہ بات کی (بغیر حجاب اور بغیر توسط ملائکہ)۔

کَانَ لِنَعْلِہٖ قِبَالَانِ۔ آں حضرتؐ کی نعل مبارک (جوتی) میں دو تسمہ تھے (جو انگلیوں کے بیچ میں ہوتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اَقْبَلَ نَعْلَہٗ یا قَابَلَ نَعْلَہٗ۔ اپنی جوتی میں تسمہ لگایا ــــ طیبی نے کہا آں حضرت صلعم کے کفش مبارک میں دو تسمے تھے، ایک میں بیچ کی انگلی اور انگوٹھا ڈالتے اور دوسرے میں دوسری انگلیاں)۔

قَابِلُوا النِّعَالَ۔ جوتیوں میں تسمے لگاؤ۔

نَعْلٌ مُقْبَلَۃٌ۔ تسمہ دار جوتی۔

نَعْلٌ مَقْبُوْلَۃٌ۔ تسمہ بندھی ہوئی جوتی۔

نَھٰی اَنْ یُّضَحّٰی بِمُقَابَلَۃٍ اَوْ مُدَابَرَۃٍ۔ آنحضرت صلعم نے اُس بکری کی قربانی کرنے سے منع فرمایا جس کا کان سامنے سے کاٹ لیا گیا ہو اور کچھ لٹکتا چھوڑ دیا گیا ہو یا پیچھے سے کچھ کاٹ لیا گیا ہو اور سامنے کچھ لٹکتا چھوڑ دیا گیا ہو۔ (اس نشان کو عرب لوگ قبلہ اور اقبالہ کہتے ہیں)۔

اَرْضٌ مُقْبِلَۃٌ وَّ اَرْضٌ مُدْبِرَۃٌ۔ وہ زمین جس میں کہیں کہیں پانی پڑے اور سب جگہ عام نہ ہو۔

ثُمَّ یُوْضَعُ لَہُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ۔ پھر زمین کے لوگوں کے دلوں میں اس کی اُلفت اور محبت ڈال دی جاتی ہے (زمین والوں کے دل اس کی طرف مائل ہو جاتے ہیں، اس کی محبت ان کے دلوں میں سما جاتی ہے اُس کی تعظیم اور تکریم کرنے لگتے ہیں کرمانی نے کہا اللہ

کے بندے جس سے محبت کریں تو یہ نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت رکھتا ہے اور ما رآہ المسلمون حسنا فھو عند اللّٰہ حسن کا یہی مضمون ہے۔ مترجم کہتا ہے بندوں سے مراد نیک اور دیندار اور خدا پرست بندے ہیں ورنہ فساق اور فجار اور بدعتی تو کبھی نیک بندے سے محبت نہیں رکھتے بلکہ طرح طرح کے اتہامات اس پر کرکے اس کی ایذا دہی کے درپے رہتے ہیں)۔

قَبُوْلٌ۔ صبا (یعنی مشرقی ہوا) کو بھی کہتے ہیں (جیسے دَبُوْرٌ مغربی ہوا کو)۔

وَرَاٰی دَابَّۃً یُّوَارِیْ شَعْرُھَا اَھْدَبَ الْقُبَالِ۔ اور ایک جانور دیکھا جس کے بال اس کو ڈھانپ رہے تھے اس کی پیشانی پر لمبے بال تھے۔

قُبَال۔ ہر چیز کا سامنے کا حصہ جو پہلے دکھائی دیتا ہے۔

وَاَنْ تُرَی الْہِلَالُ قَبَلًا۔ اور ایک نشانی قیامت کی یہ ہے کہ چاند نکلتے ہی دکھائی دے (کیونکہ خوب بڑا اور خوب روشن ہوگا اس کے ڈھونڈنے کی ضرورت نہ رہے گی)۔

اِنَّ الْحَقَّ قَبَلٌ۔ حق بات کھلی اور واضح ہوتی ہے، (اس کے لئے ایچ پیچ اور تکلف کی ضرورت نہیں ہوتی)۔

فِیْ عَیْنَیْہِ قَبَلٌ۔ حضرت ہارون کی دونوں آنکھوں کی سیاہی ناک پر رہتی (یعنی ایسا معلوم ہوتا کہ ناک کا کنارہ دیکھ رہے ہیں یا ترچھا پن تھا (ایک طرف مائل جیسے اَحول یعنی بھینگا ہوتا ہے)۔

اِنِّیْ لَاَجِدُ فِیْ بَعْضِ مَا اُنْزِلَ مِنَ الْکُتُبِ اَلْاَقْبَلَ الْقَصِیْرَ الْقَصَرَۃِ صَاحِبَ الْعِرَاقَیْنِ مُبَدِّلَ السُّنَّۃِ یَلْعَنُہٗ اَھْلُ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَیْلٌ لَّہٗ ثُمَّ وَیْلٌ لَّہٗ۔ میں بعض آسمانی کتابوں میں اس اقبل کا حال پاتا ہوں جو چھوٹی گردن والا دونوں عراقوں (یعنی عراق عجم اور عراق عرب) کا حاکم ہے،

Marfat.com

سنتِ نبوی کو بدلنے والا اُس پر آسمان اور زمین والے سب لعنت کرتے ہیں، اس کی خرابی ہو خرابی ہو۔

آقبل۔ وہ شخص جس کی آنکھوں میں قبل ہو یعنی ایسا معلوم ہوتا ہو کہ اپنی ناک کو دیکھ رہا ہے۔ بعض نے کہا آقبل ۔ افحج کو کہتے ہیں جس کے دونوں پاؤں کے سرے تو نزدیک ہوں اور ایڑیاں دُور دُور (شاید مراد حجاج بن یوسف ہے جو بڑا ظالم سفاک اور عبدالملک کی طرف سے دونوں عراق کا والی تھا)۔

رَأَیْتُ عَقِیْلًا یَقْبَلُ غَرْبَ زَمْزَمَ۔ میں نے عقیل بن ابی طالب کو دیکھا وہ زمزم کے ڈول کو تھام لیتے (یعنی پانی پلانے کے وقت)۔

فَزَنَجَ شَیْءٌ اَقْبَلُ طَوِیْلُ الْعُنُقِ۔ پھر ایک شخص ترچھا بھینگا لمبی گردن والا نمودار ہوا۔

قَبِلَتِ الْقَابِلَۃُ الْوَلَدَ۔ دایہ نے بچہ کو پیدا ہوتے وقت تھام لیا۔

طَلِّقُوا النِّسَاءَ لِقُبُلِ عِدَّتِهِنَّ۔ عورتوں کو اُس وقت طلاق دو جب ان کی عدت شروع ہو سکے (یعنی اس طہر کے شروع میں جس میں صحبت نہ کی ہو تاکہ عدت گزارنے میں ان کو آسانی ہو۔ ایک روایت میں فِی قُبُلِ طُهْرِهِنَّ ہے اس کا مطلب بھی یہی ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں: فِی قُبُلِ الشِّتَاءِ۔ جاڑے کی آمد میں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مطلقہ عورت کی عدت تین طہر ہیں۔ کیونکہ جب طہر میں طلاق دے گا تو یہ طہر بھی عدت میں محسوب ہو جائے گا اور عدت اسی وقت سے شروع ہو جائے گی برخلاف اس کے اگر حیض میں طلاق دی یا اس طہر میں جس میں صحبت کر چکا تو حیض سے پاک ہونے تک یا دوسرا طہر آنے تک عدت شروع نہ ہوگی)۔

فِی قُبُلِ هٰذَا الْجِدَارِ۔ اس دیوار کے سامنے۔

فَتَشُوْا قُبُلَهَا۔ اس کی فرج تک ٹٹولی دیکھیں اس میں نہ چھپائی ہو)۔

عَلٰی رَکْعَتَیْنِ قُبُلَ الْکَعْبَۃِ۔ کعبہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں (یعنی باب کعبہ کی طرف منہ کر کے امام کو یہیں کھڑا ہونا بہتر ہے گو اور جوانب میں بھی کھڑا ہو سکتا ہے)۔

یُسْتَثْنٰی مَا عَلَی الْمَاذِیَانَاتِ وَاَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ جو نہروں اور نالیوں کے سروں پر اوگے وہ مستثنیٰ کر لیا جائے۔

اَقْبَال جمع ہے قُبُلٌ کی جو پہاڑ یا ٹیلہ کی چوٹی کو بھی کہتے ہیں۔ اور قَبَلٌ کی جمع بھی ہو سکتی ہے جو بمعنی گھاس ہے۔ اور قَبَلٌ اس کو بھی کہتے ہیں جو سامنے آئے۔

قُلْتُ لِعَطَاءٍ مُحْرِمٌ قَبَضَ عَلٰی قُبُلِ امْرَاَتِهٖ فَقَالَ اِذَا وَغَلَ اِلٰی مَا هُنَالِكَ فَعَلَیْهِ دَمٌ۔ میں نے عطاء سے پوچھا اگر احرام والا شخص اپنی عورت کی فرج تھام لے؟ انھوں نے کہا اگر دخول کر دے تو اس کو دم (قربانی) دینا ہوگی۔

قُبُلٌ۔ سامنے کی شرمگاہ، دُبر، پیچھے کی شرمگاہ (یعنی سرین)۔

نَسْاَلُكَ مِنْ خَیْرِ هٰذَا الْیَوْمِ وَخَیْرِ مَا قَبْلَهٗ وَخَیْرِ مَا بَعْدَهٗ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْیَوْمِ وَشَرِّ مَا قَبْلَهٗ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ۔ یا اللہ ہم تجھ سے آج کے دن کی بھلائی چاہتے ہیں اور اس دن کی جو اس سے پہلے گزر گیا (یعنی گزشتہ دن کی نیکیاں قبول کر) اور اس دن کی جو اس کے بعد آنے والا ہے اور تیری پناہ چاہتے ہیں آج کے دن کی برائی سے اور اس دن کی برائی سے جو اس سے پہلے گزر گیا (یعنی اس کی برائیاں معاف کر دے) اور اس دن کی برائی سے جو اس کے بعد آنے والا ہے۔

اِیَّاكُمْ وَالْقَبَالَاتِ فَاِنَّهَا صَغَارٌ وَفَضْلُهَا رِبًا۔ ابن عباسؓ نے کہا تم ذمہ داریوں ضمانتوں سے بچتے رہو یہ چھوٹی باتیں ہیں ان میں جو زیادتی ملے وہ سود ہے

Marfat.com

(یعنی کوئی محصول یا سرکاری مطالبہ کی ضمانت لی اور ضمانت میں جتنا دیا اس سے زیادہ لیا تو یہ سود ہوگا اگر ضمانت کرکے خود اس زمین میں کھیتی کرے تو جائز ہوگی)۔

مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ۔ پورب اور پچھم کے درمیان قبلہ ہے (یعنی ان لوگوں کے لئے جن کا قبلہ جنوب یا شمال میں ہو۔ بعضوں نے کہا یہ مکّہ والوں کے لئے فرمایا جن کا قبلہ جنوب یا شمال میں ہو، بعضوں نے کہا یہ مدینہ والوں کے لئے فرمایا جن کا قبلہ جنوب کی طرف ہے مطلب یہ ہے کہ جہت کعبہ کی طرف مُنہ کرنا کافی ہے ان لوگوں کے لئے جو کعبہ نہ دیکھتے ہوں کیونکہ عین کعبہ کی طرف مُنہ کرنا باہر والوں کو دشوار ہے)۔

مَنْ جَلَسَ یَبُوْلُ قُبَالَ الْقِبْلَةِ فَتَذَكَّرَ وَانْحَرَفَ اِجْلَالًا لَّهَا غُفِرَ لَهٗ۔ جو شخص قبلہ کی طرف مُنہ کرکے پیشاب کرتا ہوا بیٹھے پھر اس کو خیال آئے قبلہ کی بزرگی کا اور اُدھر سے مُڑ جائے تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے (معلوم ہوا کہ پیشاب اور پاخانہ دونوں میں قبلہ کی طرف مُنہ کرنا منع ہے، اب اس میں اختلاف ہے کہ یہ ممانعت صحرا اور میدان میں ہے یا مکانوں میں بھی اسی طرح اس میں بھی اختلاف ہے کہ جماع کے لئے کشف عورت قبلہ کی طرف منع ہے یا نہیں؟ بعضوں نے پیشاب کرنے میں قبلہ کی طرف مُنہ کرنا منع نہیں رکھا اور صحیح یہ ہے کہ پیشاب اور پاخانہ دونوں میں منع ہے)۔

اَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ آں حضرتؐ نے بلال بن حارث کو "قبل" کی کانوں کا ٹھیکہ دیا

قَبَل۔ ایک مقام کا نام ہے ساحلِ سمندر کے قریب مدینہ سے پانچ دن کی مسافت پر (بعضوں نے کہا وہ "فرع" میں ہے جو نخلہ اور مدینہ کے درمیان ایک موضع ہے۔ بعضوں نے مَعَادِنَ الْقِبَلِيَّةِ روایت کیا ہے)۔

لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ۔ اگر پہلے سے مجھ کو یہ خیال آتا جو بعد کو آیا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا (یعنی اگر قربانی میں ساتھ نہ لایا ہوتا تو میں بھی حج کا احرام فسخ کرکے اس کو عُمرہ کر ڈالتا اور عمرہ کرکے احرام کھول ڈالتا جیسے میں نے تم کو حکم دیا ہے لیکن اب جب قربانی کا جانور میرے ساتھ ہے تو میں بغیر اس کے کہ حج پورا کروں اور دسویں تاریخ قربانی کا جانور کاٹوں احرام نہیں کھول سکتا)۔

سُئِلَ عَنْ مُقْبَلِهٖ مِنَ الْعِرَاقِ۔ جب وہ عراق سے آئے تو ان سے پوچھا گیا۔

هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ هٰهُنَا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ میرا مُنہ اس طرف ہے (میں پیٹھ کے پیچھے کچھ نہیں دیکھتا نہیں تمہارا رکوع اور خشوع کچھ مجھ پر پوشیدہ نہیں ہے۔ میں پیٹھ کے پیچھے سے بھی تم کو اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے سامنے سے)۔

اِذَا صَلّٰی اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ۔ آپ جب نماز پڑھا چکتے تو ہماری طرف مُنہ کرتے (کیونکہ پیٹھ کرنا امامت کی وجہ سے تھا اب پیٹھ کرنے میں تکبّر اور غرور کا احتمال ہوگا۔ بعضوں نے کہا آپ اس لئے مقتدیوں کی طرف مُنہ کرتے کہ اب جو لوگ آئیں ان کو معلوم ہو جائے کہ نماز ہو گئی)۔

لَا يُقْبَلُ اِلَّا الْحَدِيْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے اور کسی کی بات قبول نہ ہوگی (کیونکہ آنحضرتؐ کے سوا اور کسی کا قول و فعل شرعی حجت نہیں ہو سکتا نہ وہ خطا سے معصوم ہے۔ ایک روایت میں لَا تَقْبَلْ ہے، یعنی حدیثِ نبوی کے سوا اور کسی کی بات قبول نہ کر)۔

لَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ۔ پاخانہ میں قبلہ کی طرف مُنہ نہ کرے (مکان میں ہو یا جنگل میں۔ بعضوں نے کہا مکان میں درست ہے یا جب اس کے اور قبلہ کے درمیان کوئی آڑ ہو، جیسے دیوار وستون وغیرہ۔ ایک روایت میں لَا یُسْتَقْبَلُ الْقِبْلَةُ ہے یعنی پاخانہ پھرتے وقت قبلہ کی طرف مُنہ نہ کیا جائے)۔

لَمْ یَرَ الْوُضُوْءَ اِلَّا مِنَ الْمَخْرَجَیْنِ الْقُبُلِ

Marfat.com

وَ لِذَکَرِہٖ۔ وضو اسی چیز سے لازم ہے جو قبل یا دبر سے نکلے (یعنی ذکر یا فرج یا مقعد سے)۔

حَتّٰی اِذَا انْتَصَفَ اللَّیْلُ اَوْ قَبْلَہٗ۔ آدھی رات کے وقت یا اس سے پہلے۔

اِذَا انْظُرْ قِبَلَ یَمِیْنِہٖ۔ جب اپنی داہنی طرف دیکھے

فَلَا یَبْصُقُ قِبَلَ وَجْھِہٖ۔ اپنے منہ کی جانب نہ تھوکے (یعنی نماز میں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سامنے سے آتی ہے)۔

وَکَذَا مِنْ قِبَلِ اَنَسٍ اَصَبْنَاہُ۔ ہم نے انس رض کے ذریعہ سے آنحضرتؐ کا بال حاصل کیا۔

فَاِنَّ اللّٰہَ قِبَلَ وَجْھِہٖ۔ اللہ تعالیٰ نمازی کے منہ کے سامنے ہے (اس وجہ سے اُدھر تھوکنا بے ادبی ہے اللہ تعالیٰ تو اپنے عرش پر ہے نمازی کے منہ کے سامنے ہونے سے یہ مطلب ہے کہ اس کا قبلہ یا اس کا ثواب یا اس کی رحمت یا اس کی جہت جس کی تعظیم کا اس نے حکم دیا ہے (یعنی کعبہ سامنے ہے)

مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ قِبَلِ نَفْسِہٖ۔ جو شخص اپنے دل سے (اپنی خوشی اور رغبت سے یا صدق دل سے) لا الٰہ الا اللہ کہے۔

وَکَذَا السَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ قِبَلِ عِبَادِہٖ۔ اللہ کو سلام کرنا بندوں کی طرف سے ایسا ہی ہے۔

اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ مِنْ ھٰھُنَا وَاَدْبَرَ النَّھَارُ مِنْ ھٰھُنَا۔ جب اُدھر سے یعنی پورب کی طرف سے رات آن پہنچے اور اِدھر سے یعنی پچھم کی طرف سے دن اپنی پیٹھ موڑے۔

اَلْقَبِیْلُ فِی السَّلَفِ۔ بیع سلم میں مال وقت پر دینے کی کوئی ضمانت کرے تو یہ درست ہے (یعنی مسلم الیہ کا کوئی ضامن ہو)۔

تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ۔ وہ چار بٹیں لے کر سامنے آتی ہے (موٹاپے سے اس کے پیٹ پر چار بٹیں ہیں۔ جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو یہی چار بٹیں دونوں طرف سے آٹھ معلوم ہوتی ہیں۔ اس عورت کا نام بادیہ تھا، غیلان کی بیٹی تھی۔

قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوۃُ۔ نماز فرض ہونے سے پہلے کپڑوں کو پاک رکھنے کا حکم ہوا تھا۔

وَکَانَ قَبْلَ ذٰلِکَ صَالِحًا۔ سعد بن عبادہ حضرت عائشہ رض کو تہمت لگنے سے پہلے اچھے نیک بخت آدمی تھے (ایماندار تھے مگر ان کو اپنی قوم کی پچ آگئی چونکہ عبداللہ بن ابی منافق جو اس تہمت کا بانی مبانی تھا، انہی کے قبیلہ کا تھا)۔

جَاءَ ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ یُّوْحٰی اِلَیْہِ۔ آنحضرتؐ پر وحی اُترنے سے پہلے تین فرشتے آپ کے پاس آئے (یہ معراج کا قصہ ہے لیکن اس کے راوی شریک نے اس میں کئی غلطیاں کی ہیں، ان میں سے ایک غلطی یہ بھی ہے کہ معراج کو وحی اُترنے سے پہلے بیان کیا حالانکہ معراج نبوت کے بعد ہوئی تھی اور اسی رات کو نمازیں فرض ہوئی تھیں)۔

بَیْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقِبْلَۃِ۔ منبر اور قبلہ کی دیوار کے درمیان۔

حَتّٰی لَا یَقْبَلَہٗ اَحَدٌ۔ یہاں تک کہ اس کے مال کو کوئی نہ لے گا (کیونکہ لوگوں کی تعداد بہت کم ہوگی اور مال کی کثرت اور قیامت کے قرب کی وجہ سے خواہش نہ رہے گی)

یُصَلِّیْھِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ۔ ان دو رکعتوں کو عصر سے پہلے پڑھ لیتے (یعنی ظہر کے بعد کے دوگانہ کو)

قُبَیْلَ الصُّبْحِ۔ صبح ہونے سے کچھ ہی پہلے۔

فَلَیْسَ اَحَدٌ یَقْبَلُنَا۔ ہماری مفلسی کی وجہ سے کوئی اپنے پاس ہم کو نہ رکھتا۔

لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ صَلٰوتَہٗ۔ اللہ تعالیٰ شراب پینے والے کی نماز قبول نہیں کرتا۔

فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ مُقْبِلًا عَلَیْھِمَا بِقَلْبِہٖ۔ دو رکعتیں دل لگا کر پڑھے۔

Marfat.com

فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِحَجَرٍ پھر خالد بن ولید ایک پتھر لے کر آئے۔

اِنْ اَنْتَ تَجِيئُ بِهٖ فَلَنْ اَقْبَلَهٗ۔ اگر تو اس کو (یعنی جو لوٹ کے مال میں سے چرایا ہے) لے کر آئے گا تو بھی میں قبول نہیں کرنے کا (یہ بطریق تغلیظ اور تشدد کے فرمایا، نہ قبول کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مالِ غنیمت بٹ گیا اور لوگ اپنا اپنا حصہ لے کر چلدیئے اب اس مال کا پھر سب کو تقسیم کرنا مشکل ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ چوری کی توبہ قبول نہ ہوگی کیونکہ ہر ایک گناہ سے توبہ قبول ہوتی ہے)۔

لَا يَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِيْ اَرْضٍ وَّاحِدَةٍ۔ ایک ملک میں دو دین برابری کے ساتھ نہیں رہ سکتے (بلکہ ایک دن غالب ہوگا دوسرا مغلوب، جیسے دار الاسلام میں اسلام غالب ہوتا ہے اور دار الکفر میں کفر۔ بعضوں نے کہا ارض سے مراد مدینہ ہے یا عرب کا ملک اور مطلب یہ ہے کہ مدینہ سے کافر نکالدیئے جائیں یا سارے ملک عرب میں سے۔ اِس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جس ملک میں اسلام کا دین غالب نہیں ہے گو مسلمان وہاں امن سے رہتے ہوں، اس کو دار الاسلام نہیں کہیں گے، جیسے کافر اگر جزیہ دے کر دار الاسلام میں رہیں تو وہ دار الکفر نہیں کہلاتا)۔

اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا۔ یا اللہ یمن والوں کے دل مدینہ کی طرف مائل کر دے (وہ ہجرت کر کے مدینہ چلے آئیں) اور ہمارے صاع میں برکت دے (کہ دوسرے ملک سے آنے والوں کو کھانے کی اور اس ملک والوں کو ان کے کھلانے کی تکلیف نہ ہو، ان پر شاق نہ گزرے)

حِيْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِيْ سُفْيَانَ۔ جب ہم کو خبر پہنچی کہ ابوسفیان شام کا قافلہ لے کر آرہا ہے (اس میں غلہ اور سوداگری کا بہت مال تھا)۔

فَصَامُوْا اِلَى الْقَابِلَةِ۔ اور آنے والی رات تک روزہ رکھا یا آنے والے سال تک۔

نَهٰى اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ۔ ہم کو دونوں قبلوں کی طرف پاخانہ میں منہ کرنے سے منع کیا (یعنی کعبہ اور بیت المقدس دونوں کی طرف اگر یہ حکم مدینہ والوں کے لئے ہو تو اس کی وجہ یہ ہوگی کہ بیت المقدس کی طرف وہاں منہ کرنے سے کعبہ کی طرف پشت ہوتی ہے)۔

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِّنْ غُلُوْلٍ وَّلَا صَلٰوةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ۔ اللہ تعالےٰ چوری کے مال میں سے (یا حرام مال میں سے) جو خیرات کی جائے اس کو قبول نہیں کرتا اور نہ نماز بغیر طہارت کے قبول کرتا ہے (تو طہارت صحتِ نماز کی شرط ہے۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث اشتراط پر دلالت نہیں کرتی، جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ بھاگے ہوئے غلام کی نماز قبول نہیں ہوتی حالانکہ اس کی نماز صحیح ہو جاتی ہے اور حق یہ ہے کہ صحت باعتبار شرائط اور ارکان کے اور چیز ہے اور قبول ہونا دوسری چیز اور صحت قبول کو مستلزم نہیں ہے نہ قبول صحت کو بلکہ قبول اللہ تعالےٰ کی مرضی اور اس کی پسند پر منحصر ہے)۔

فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ۔ دونوں ہاتھوں کو سر کے مسح میں سامنے سے لے گئے (گردن تک) اور پیچھے سے لے کر آئے۔

قَبِيْلٌ۔ جماعت اور گروہ جو ایک باپ کی اولاد نہ ہوں۔ اور قَبِيْلَةٌ وہ جماعت جو ایک باپ کی اولاد ہو۔

قَبِلْتُ الدَّلْوَ۔ میں نے ڈول کو سنبھال لیا۔

ثُمَّ كَلَّمَهٗ قُبُلًا۔ پھر منہ در منہ ان سے کلام کیا۔ (یعنی بلا ذریعہ بلا واسطہ)۔

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ اِلٰى وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ۔ اللہ تعالےٰ نے سورۂ مدثر والرجز فاھجر تک نماز فرض ہونے سے

پہلے اُتاری (مطلب یہ ہے کہ نماز فرض ہونے سے پہلے کپڑوں کو پاک رکھنے کا حکم ہوا تھا)۔

یَلْزَمُہُ الدِّیْنَارُ اِنْ وَطِیَ فِیْ اِقْبَالِہٖ وَنِصْفُہٗ اِنْ وَطِیَ فِیْ اِدْبَارِہٖ۔ اگر حیض کی تیزی میں صحبت کی تو ایک دینار خیرات کرے اور اگر حیض کے ختم ہونے کے قریب صحبت کرے تو آدھا دینار خیرات کرے (اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ یہ حکم استحبابًا ہے اور صرف توبہ اور استغفار کافی ہے اگر عورت یہ کہے کہ میں حیض سے ہوں اور اس پر جھوٹ بولنے کی تہمت نہ ہو تو اس سے وطی کرنا حرام ہوگا اور اگر معلوم ہو کہ وہ جھوٹ بولتی ہے تو وطی جائز ہوگی)۔

وَیُقْتَلُ مِنَّا قَابِلًا۔ آئندہ سال ہم میں سے لوگ قتل کئے جائیں (ہم اس پر راضی ہیں، اس سال ہم کو فدیہ دلایا جائے۔ یہ صحابہؓ نے اس وقت کہا جب حضرت جبرئیلؑ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ آپ اپنے اصحاب سے پوچھئے یا تو وہ بدر کے قیدیوں کو قتل کریں یا اگر ان سے فدیہ لیتے ہیں تو اتنے ہی لوگ اپنے شہید ہونے پر رضامند ہوں۔ آنحضرتؐ کے اصحاب تنگی میں تھے انھوں نے فدیہ لینا قبول کیا۔ آخر ان کے ستر آدمی جنگِ اُحد میں شہید ہوئے)۔

نَظَرَ قِبَلَ الْیَمَنِ۔ یمن کی طرف آپ نے دیکھا۔

لَسَلَّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ قُبُلًا۔ البتہ فرشتے تم کو سامنے آکر سلام کرتے۔

کُلُّ وَاعِظٍ قِبْلَۃٌ لِلْمَوْعُوْظِ وَکُلُّ مَوْعُوْظٍ قِبْلَۃٌ لِلْوَاعِظِ۔ ہر وعظ کرنے والا جس کو وعظ کرتا ہے، اس کا قبلہ ہے اور جس کو وعظ کرتا ہے وہ وعظ کرنے والے کا قبلہ ہے (کیونکہ ہر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوتا ہے)۔

اِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ الطَّلَاقَ طَلَّقَھَا فِیْ قُبُلِ عِدَّتِھَا مِنْ غَیْرِ جِمَاعٍ۔ جب کوئی اپنی عورت کو طلاق دینا چاہے تو ایسے وقت میں دے کہ اس کی عدت شروع ہو جائے یعنی اس طہر میں طلاق دے جس میں جماع نہ کیا ہو۔

اَلرَّجُلُ یَاْتِیْ عَلَیْہِ سِتُّوْنَ وَسَبْعُوْنَ سَنَۃً مَا قَبِلَ اللّٰہُ مِنْہُ صَلٰوۃً۔ بعض آدمی ساٹھ یا ستر برس کی عمر تک پہنچ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی ایک نماز بھی نہیں قبول کی ہوتی (اس طرح بے احتیاطی اور بدتمیزی سے نماز پڑھتا رہا کہ کوئی نماز قبول نہیں ہوئی)۔

لَا بَاْسَ بِمَسْحِ الْوُضُوْءِ مُقْبِلًا وَّمُدْبِرًا۔ وضو میں مسح کرنے میں ہاتھوں کو سامنے سے پیچھے لے جائے یا پیچھے سے سامنے لائے دونوں طرح درست ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ۔ اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا کیا تو اس سے فرمایا حق بات کو قبول کر، اس نے قبول کیا۔

ھُوَ قَبْلٌ بِلَا قَبْلٍ۔ پروردگار کی قبلیۃ ہماری قبلیۃ کی طرح نہیں ہے (ہماری قبلیۃ تو زمانی ہوتی ہے اور وہ زمان سے پاک ہے)۔

لَا تُقْبَلُ الْاَرْضُ بِحِنْطَۃٍ مُسَمَّاۃٍ وَلٰکِنْ بِالنِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالْخُمُسِ۔ زمین کا ایک معین مقدار کے گیہوں پر لینا درست نہیں (مثلاً دس من گیہوں اس کی پیداوار میں سے دیں گے۔ البتہ پیداوار کے آدھے یا تہائی یا چوتھائی یا پانچویں حصے پر لینا درست ہے)۔

قَبَالَۃٌ۔ وہ لکھا ہوا کاغذ جس میں آدمی اپنے اوپر کوئی حق یا دین یا معاملہ قبول کرے۔ اب عرف میں قبالہ زمین یا مکان کی دستاویز کو کہتے ہیں جو سرکار سے ملے یا کسی شخص سے)۔

تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنْکَ وَمِنَّا۔ اللہ تیری عبادت قبول کرے اور ہماری بھی (یہ عید الفطر میں فرمایا۔ اور عید الاضحٰی میں فرمایا تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَمِنْکَ۔ چونکہ قربانی ہر شخص نہیں کرتا بلکہ امام اور حاکم اور مقدور والے لوگ کرتے ہیں اس لئے کہ پہلے امام قربانی کرتا ہے پھر دوسرے

Marfat.com

لوگ کرتے ہیں)۔

قَبْوٌ۔ انگلیوں سے اکٹھا کرنا، بلند کرنا، چُننا، خم کرنا، کمان کی طرح بنانا۔

تَقْبِیَۃٌ۔ قبا بنانا، زیادتی کرنا، اوپر اٹھانا۔

تَقَبِّیْ۔ گنبد کی طرح کر دینا، قبا پہننا، پیچھے سے آنا۔

اِنْقِبَاءٌ۔ پوشیدہ ہو جانا۔

اِقْتِبَاءٌ۔ قبا بنانا۔

قَبَاءٌ۔ ایک قسم کا لباس جو دوسرے کپڑوں پر پہنا جاتا ہے۔ یا قمیص یا شیروانی

قِبَاءٌ۔ مقدار۔

قَبَا۔ ضخیم کثیف۔

یُکْرَہُ اَنْ یَدْخُلَ الْمُعْتَکِفُ قَبْوًا مَقْبُوًّا اعتکاف والے شخص کو طاق میں داخل ہونا مکروہ ہے (عرب لوگ کہتے ہیں: قَبَوْتُ الْبِنَاءَ۔ میں نے عمارت کو بلند کر دیا۔

اَیَمُرُّ الْمُعْتَکِفُ تَحْتَ قَبْوٍ مَقْبُوٍّ۔ کیا اعتکاف کرنے والا بندھے ہوئے طاق کے نیچے سے گزر سکتا ہے۔

قُبَاء۔ ایک موضع مدینہ سے دو یا تین میل پر وہاں کی مسجد مشہور ہے۔ آں حضرت نے وہاں نماز پڑھی ہے اور قرآن میں اسی کا ذکر ہے آیت یہ ہے لمسجد اسس علی التقویٰ تا آخر آیت۔

کَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ قُبَاءَ کُلَّ سَبْتٍ۔ آنحضرت مسجد قبا میں ہر ہفتے کے دن آیا کرتے۔

کَانَ یَاْتِیْ قُبَاءَ رَاکِبًا وَّمَاشِیًا۔ آنحضرت مسجد قبا میں سوار ہو کر اور پا پیادہ آتے۔

اَوَّلُ مَنْ لَبِسَ الْقَبَاءَ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ سب سے پہلے قبا حضرت سلیمان بن داود ؑ نے پہنی۔

باب القاف مع التاء

قَتَبٌ۔ آنتیں کھلانا۔

اِقْتَابٌ۔ پالان باندھنا، غلیظ اور سخت کرنا۔

قِتْبٌ۔ گول آنت (اس کی جمع اَقْتَابٌ ہے لمبی آنت کو قُصْبٌ کہتے ہیں اس کی جمع اَقْصَابٌ ہے)۔

قَتِبٌ۔ تنگ سریع الغضب۔

قِتْبَۃٌ۔ آنت۔

قَتَبٌ۔ پالان، کاٹھی۔

قَتُوْبَہ۔ پالان لگایا ہوا اونٹ۔

قُتَیْبَہ۔ ایک قبیلے کے باپ کا نام ہے۔

قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ۔ مشہور محدث ہیں جو بخاری اور مسلم اور اصحاب سنن کے شیخ ہیں۔

لَاصَدَقَۃَ فِی الْاِبِلِ الْقَتُوْبَۃِ۔ ان اونٹوں پر زکوٰۃ نہیں ہے جن پر پالان لگائی جاتی ہے یعنی جو محنت، کام کاج کرنے والے اونٹ ہوں)۔

لَا تَمْنَعُ الْمَرْاَۃُ نَفْسَھَا مِنْ زَوْجِھَا وَ اِنْ کَانَتْ عَلٰی ظَھْرِ قَتَبٍ۔ عورت اپنے خاوند کو صحبت کرنے سے نہ روکے اگرچہ کاٹھی کی پشت پر ہو یعنی اونٹ پر سوار جا رہی ہو۔ بعضوں نے کہا عرب کی عورتیں جب زچگی کا وقت قریب آتا تو اونٹ کی کاٹھی پر بیٹھتیں تاکہ بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہو جائے۔ مطلب یہ ہے کہ عورت کو کسی حال میں بھی خاوند کو وطی سے روکنا جائز نہیں ہر وقت اس کی اطاعت کرنی چاہئے)۔

وَاَتَاھُمْ قِیْمَۃَ مَا کَانَ لَھُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَّ اِبِلًا وَّ عُرُوْضًا مِنْ اَقْتَابٍ وَّحِبَالٍ۔ ان کا جو حصہ کھجور میں تھا اس کی قیمت میں ان کو نقد پیسہ اور اونٹ اور سامان جیسے کاٹھیاں رسیاں ملا۔ (کیوں کہ زمین میں ان کا کوئی حق نہ تھا، صرف پیداوار میں تھا)۔

فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِہٖ۔ اس کے پیٹ کی

Marfat.com

آتیں باہر نکل آئیں گی (نہایہ میں ہے کہ اَقْتَابٌ جمع ہے قِتْبٌ کی بہ کسرۂ قاف۔ بعضوں نے کہا قِتْبٌ بھی جمع ہے قِتْبَۃٌ کی بمعنی آنت)

قَتٌّ۔ پھیلانا، چغل خوری کرنا، جھوٹ بولنا، چپکے سے پیچھے پیچھے جانا، مطلب معلوم کرنے کے لئے بیمار اونٹ کا پیشاب سونگھنا، پھاڑنا، کم جاننا، تیار کرنا، تھوڑا تھوڑا جمع کرنا۔

تَقْتِیْتٌ۔ پھیلانا، مشہور کرنا، جمع کر کے پکانا۔

زَیْتٌ مُقَتَّتٌ۔ وہ تیل جس میں خوشبودار پھول یا بیج پکائے گئے ہوں۔

قَوْلٌ مَقْتُوْتٌ۔ جھوٹی بات۔

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ۔ چغل خور (لگانے بجھانیوالا) بہشت میں نہیں جائے گا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

قَتَّ الْحَدِیْثَ۔ بات بٹ لی گھڑلی) (بعضوں نے کہا نمام وہ شخص جو لوگوں کے ساتھ ہو ان کی باتیں سن کر دوسروں سے لگائے)۔

قَتَّاتٌ۔ وہ جو پوشیدہ ہو کر لوگوں کی بات سنے، اور دوسروں کو مطلع کرے۔ اور قَتَّاس وہ جو خبریں پوچھ پوچھ کر دوسروں کو جا کر سنائے۔ مجمع البحار میں اس کو فَتَّاشٌ لکھا ہے)

اِنَّہٗ اَدَّھَنَ بِدُھْنٍ غَیْرِ مُقَتَّتٍ وَّھُوَ مُحْرِمٌ آں حضرتؐ نے احرام کی حالت میں سادہ تیل لگایا (جس میں خوشبو نہ تھی)۔

فَاِنْ اَھْدٰی اِلَیْکَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَاِنَّہٗ رِبًا۔ اگر قرض لینے والا تجھ کو گھانس کا ایک گٹھا یا "قَتٌّ" کا ایک گٹھا تحفہ بھیجے (اور تو لے لے) تو وہ بھی سود میں داخل ہے (گو وہ اپنی رضامندی سے دیتا ہے)۔

قَتٌّ۔ ایک قسم کا جنگلی ہرا چارہ جس کو جانور کھاتے ہیں (بعضوں نے کہا قَتٌّ ایک دانہ ہے خودرو جو جنگل میں اگتا ہے قحط سالی میں لوگ اس کو پکا کر کھاتے ہیں۔

مترجم کہتا ہے اگر قرض لینے والا بلا شرط اپنی خوشی سے کچھ زیادہ دے تو اس کا لے لینا درست ہے۔ شاید عبداللہ بن سلام نے جو اس کو بھی سود میں داخل کیا تو ان کا مطلب یہ ہوگا کہ جب کسی ملک میں ایسے تحفے بھیجنے کا رواج ہو تو یہ رواج بھی شرط کرنے کے مثل ہوگا اور اس صورت میں اس کا لینا ناجائز ہوگا)

اَلْجَنَّۃُ مُحَرَّمَۃٌ عَلَی الْقَتَّاتِ۔ چغل خور پر بہشت حرام ہے۔

قَتَّاتٌ۔ قت بیچنے والے کو بھی کہتے ہیں۔

قَتَدٌ۔ قتاد کھانے سے پیٹ میں درد ہونا۔

تَقْتِیْدٌ۔ قتاد کاٹ کر جلا کر اونٹ کا چارہ بنانا۔

قَتَادٌ۔ ایک جنگلی درخت ہے سخت کانٹے دار اس کے کانٹے سوئیوں کی طرح ہوتے ہیں۔

خَرْطُ الْقَتَادِ۔ قتاد کا سونتنا (یہ سخت مشکل کام کو کہتے ہیں)

لَا یُجْتَنٰی مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْکُ۔ قتاد سے سوائے کانٹوں کے اور کیا چن سکتا ہے (اس کو آگ میں جلائیں بس اسی کام کا ہے)۔

اِنَّ لِصَاحِبِ ھٰذَا الْاَمْرِ غَیْبَۃً اَلْمُتَمَسِّکُ فِیْھَا بِدِیْنِہٖ کَالْخَارِطِ لِلْقَتَادِ۔ اس امامت کا صاحب ایک زمانہ میں غائب رہے گا (یعنی بارھواں امام) اس زمانہ میں اپنے دین پر قائم رہنے والا ایسا ہوگا جیسے قتاد کو سونتنے والا (مطلب یہ ہے کہ سچے طریق پر قائم رہنا اس زمانہ میں ایسا دشوار ہوگا جیسے قتاد کو سونتنا، اس کی وجہ یہ ہوگی کہ شرک و بدعت کا غلبہ ہوگا اور مسلمان موحد کو مخالفین سے سخت ایذائیں پہنچیں گی۔ یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

اَبُوْ قَتَادَۃَ (رض)۔ مشہور صحابی ہیں جو سواری میں ماہر تھے۔

Marfat.com

قَتَادَۃُ۔ مشہور تابعی ہیں۔

قَتَدٌ۔ زین کی لکڑی (اس کی جمع اَقْتَادٌ اور قُتُوْدٌ ہے)

قَتْرٌ یا قُتُوْرٌ۔ تنگی کرنا، بوچھلنا، ملانا، لازم کرلینا، اندازہ کرنا، تخمینہ کرنا۔

تَقْتِیْرٌ۔ گھٹانا، کم کرنا، تنگ کرنا۔

اِقْتَارٌ۔ یہ تَقْتِیْرٌ کا مترادف ہے۔

اِقْتِتَارٌ۔ عود کی خوشبو لینا۔

تَقَتُّرٌ۔ غصہ ہونا، تیار رہنا، فریب دینا، الگ ہوجانا۔

تَقَاتُرٌ۔ ایک دوسرے کو فریب دینا۔

قَتُوْرٌ۔ جو اہل وعیال پر تنگی کرے۔

كَانَ اَبُو طَلْحَةَ يَرْمِي وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَتِّرُ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ ابوطلحہؓ کافروں پر تیر چلاتے تھے اور آں حضرت صلعم ان کے لئے تیر اکٹھا کرتے جاتے تھے (ان کے پاس رکھتے جاتے تھے یا پیکان تیروں میں لگاتے جاتے تھے)۔

اِنَّهُ اَهْدٰى لَهُ يَكْسُوْمُ سِلَاحًا فِيْهِ سَهْمٌ فَقَوَّمَ فُوْقَهُ وَسَمَّاهُ قِتْرَ الْغِلَاءِ ـــــ یکسوم نے آں حضرت کو کچھ ہتھیار بھیجے ان میں ایک تیر بھی تھا آپ نے اس کا فوق (سوفار) سیدھا کیا اور اس کا نام قتر الغلاء رکھا (غلاء مصدر ہے غَالٰی بِالسَّهْمِ کا۔ یعنی ایک تیر کی مار تک تیر پہنچایا)۔

تَعَوَّذُوْا بِاللهِ مِنْ قِتْرَةٍ وَمَا وَلَدَ۔ اللہ کی پناہ مانگو شیطان اور اس کی اولاد سے۔

قِتْرَةٌ۔ ابلیس کا ایک نام ہے۔

اِبْنُ قِتْرَةَ۔ ایک قسم کا خبیث سانپ۔

يَسْتَقِيْمُ فِيْ بَدَنِهِ وَاِقْتَارٍ فِيْ رِزْقِهِ۔ جسم کی بیماری اور روزی کی تنگی۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

اَقْتَرَ اللهُ رِزْقَهُ۔ اللہ اس کی روزی تنگ کرے)۔

اَقْتَرَ الرَّجُلُ یا قُتِرَ۔ وہ تنگدست ہوگیا۔

مُقْتِرٌ۔ محتاج تنگدست۔

مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَمَقْتُوْرٌ عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرَةِ۔ دنیا میں تو اس کو کشادگی اور فراغت ہے اور آخرت میں تنگی۔

فَاَقْتَرَ اَبَوَاهُ حَتّٰى جَلَسَا مَعَ الْاَوْفَاضِ۔ اس کے ماں باپ تنگدست ہوگئے یہاں تک کہ فقیروں کے ساتھ بیٹھے۔

وَقَدْ خَلَفَتْهُمْ قَتَرَةُ رَسُوْلِ اللهِ۔ ان کے پیچھے ہی آں حضرت کے لشکر کا غبار آپہنچا۔

فَاِذَا هُمْ بِقَتَرَةِ الْجَيْشِ۔ یکایک وہ لشکر کے گرد وغبار میں تھے۔

عَلٰى وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَسَوَادٌ۔ قیامت کے دن آزر حضرت ابراہیمؑ کے والد آئیں گے ان کے منہ پر گرد اور سیاہی ہوگی۔

مَنِ اطَّلَعَ مِنْ قُتْرَةٍ فَفُقِئَتْ عَيْنُهُ فَهِيَ هَدَرٌ۔ جو شخص موکھے روشندان یا سوراخ میں سے جھانکے پھر اس کی آنکھ پھوڑ دی جائے (دوسرا گھر والا جس کو وہ جھانکتا ہے اس کی آنکھ پھوڑ دے) تو اس کی آنکھ مفت جائے گی (پھوڑنے والے سے کوئی بدلہ نہیں لیا جائے گا نہ قصاص نہ دیت)۔

لَا تُؤْذِ جَارَكَ بِقُتَارِ قِدْرِكَ۔ اپنی ہانڈی کی بو سے ہمسایہ کو مت ستا (ایسی چیزیں مت پکا جن کی بو سے پڑوسیوں کو تکلیف ہو)۔

سَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ امْرَاَةٍ اَرَادَ نِكَاحَهَا قَالَ وَبِقَدَرِ اَيِّ النِّسَاءِ هِيَ قَالَ قَدْ رَاَتِ الْقَتِيْرَ قَالَ دَعْهَا۔ ایک شخص نے آنحضرت صلعم سے

Marfat.com

پوچھا کیا میں فلاں عورت سے نکاح کروں؟ آپ نے فرمایا وہ کس انداز کی عورت ہے (یعنی اس کی عمر کیا ہے) اس نے کہا بڑھاپا دیکھ رہی ہے (اس کے بال سفید ہو گئے ہیں) فرمایا جانے بھی دے (یعنی اس سے نکاح مت کر۔ ہوا یہ تھا کہ اُس عورت کے باپ نے کچھ وعدہ کیا تھا جس کا ایفا اس نے نہیں کیا تھا اور یہ شخص اس وعدے کے پورا کرنے پر مُصر تھا تو آں حضرتؐ کو یہ خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو دونوں میں جھگڑا اور نزاع پیدا ہو اس لئے آپ نے ایک حکمت عملی سے یہ عقد ملتوی کرا دیا۔ عورت سے اس کو نفرت دلادی کہ وہ بوڑھی ہے اس کے نکاح سے تجھ کو کچھ حظ نہ ہوگا)۔

فَاِذَا اقْتَرَتْ۔ جب وہ روشن ہو گئی اس میں سے شعلے نکلنے لگے (اکثر روایتوں میں فَاِذَا اقْتَرَبَ ہے اور ایک روایت میں فَاِذَا فَتَرَتْ ہے یعنی جب آگ کمزور ہو گئی۔ مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کے بعد خَمَدَتْ ہے یعنی جب وہ بجھ گئی۔ اور حمیدی کی روایت میں فَاِذَا ارْتَفَعَتْ ہے یعنی جب آگ بلند ہو گئی اور چڑھ گئی)۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ قِتْرَةٍ وَّمَا وَلَدَ۔ ابلیس اور اس کی اولاد سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

قَتْلٌ یا تَقْتَالٌ۔ مار ڈالنا، پانی ملا کر تیزی کھو دینا، لعنت کرنا۔

تَقْتِیْلٌ۔ خوب قتل کرنا۔

مُقَاتَلَةٌ اور قِتَالٌ اور قِیْتَالٌ۔ لڑائی، جنگ ایک دوسرے کو مار ڈالنا، لعنت کرنا، دشمن رکھنا۔

اِقْتَالٌ۔ قتل کے لئے پیش کرنا۔

تَقَتُّلٌ۔ دیر کرنا، اعضا کو موڑ کر دُہرا کرنا، ناز و نخرے کے ساتھ چلنا۔

تَقَاتُلٌ۔ ایک دوسرے سے لڑنا جنگ کرنا۔

اِقْتِتَالٌ۔ یہ تَقَاتُلٌ کا مترادف ہے۔

اِسْتِقْتَالٌ۔ قتل کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا۔

قَتَّالٌ۔ جان، نفس، قوت، بہت قتل کرنے والا اور آں حضرتؐ کا ایک نام ہے۔

قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ۔ اللہ یہودیوں کو ہلاک کرے یا لعنت کرے یا ان کا دشمن بنے۔

قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ۔ اللہ سمرہ بن جندب سے سمجھے (انہوں نے شراب بیچی تھی۔ جب حضرت عمرؓ نے ان کی نسبت یہ فرمایا۔ نہایہ میں ہے کہ یہاں قَاتَلَ سے اس کے مشہور معنی مُراد نہیں ہیں بلکہ محض تعجب کے لئے بھی یہ لفظ مستعمل ہوتا ہے)۔

قَاتِلْهُ فَاِنَّهٗ شَیْطَانٌ۔ (نماز میں سامنے سے گزرنے والا اگر اشارہ سے بھی نہ مانے اور ہٹانے سے بھی نہ ہٹے) تو پھر اس سے لڑ وہ شریر ہے (یہاں لڑنے سے قتال مُراد نہیں ہے بلکہ زور سے دھکیل دینا دفع کرنا)۔

قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدًا فَاِنَّهٗ صَاحِبُ فِتْنَةٍ وَّشَرٍّ۔ اللہ تعالیٰ سعد بن عبادہ کو قتل کرے وہ تو فسادی اور شریر ہے (اس نے چاہا تھا کہ مسلمانوں میں نااتفاقی پھیل جائے اور طوائف الملوکی ہو۔ سعد نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے بیعت نہ کی اور یہ رائے دی کہ مسلمانوں میں دو امیر رہیں ایک قریشی ایک انصاری۔ بھلا ایک نیام میں دو تلواریں کیسے رہ سکتی ہیں)۔

اُقْتُلُوْا سَعْدًا قَتَلَهُ اللّٰهُ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) سعد بن عبادہ کو یہ سمجھو کہ مر گیا ہے اللہ اس کو تباہ کرے (اس کی بات مت سنو اُقْتُلُوْا سَعْدًا[1] کے یہی معنی ہیں اور یہ مطلب نہیں ہے کہ سعد کو مار ڈالو۔ کیونکہ مومن کا قتل بدوں تین باتوں کے نہیں ہو سکتا اور ممکن ہے کہ قتل سے مشہور معنی ہی مُراد ہوں کیونکہ سعد نے وہ تجویز کی تھی جس سے مسلمانوں میں پھوٹ پڑ جائے اور ہزاروں

[1] اس کو ہم اُردو میں یُوں ادا کر سکتے ہیں کہ سعد کو کوئی الا خدا اسے تباہ کرے ۱۲ مصحح

Marfat.com

آدمی مارے جائیں تو ایک شخص کا مار ڈالنا ہزاروں کی جان بچانے اور دین کو قائم رکھنے کے لئے کچھ برا نہیں ہو سکتا)۔

قَتَلْتُمْ سَعْدًا۔ تم نے سعد بن عبادہ کو مار ڈالا (اُن کی بات نہیں سُنی آخر وہ خفا ہو کر شام کے ملک کو چلے گئے وہاں ایک حمام میں مُردہ پائے گئے۔ ایک آواز آئی کہ ہم نے سعد کو مار ڈالا جو خزرج قبیلے کا سردار تھا دو تیر اس کے دل پر لگائے جو خطا نہیں ہوئے۔ حضرت عمرؓ کا یہ کہنا قَتَلَہُ اللّٰہُ پورا ہوا)

مَنْ دَعَا اِلٰی اِمَارَۃِ نَفْسِہٖ اَوْ غَیْرِہٖ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاقْتُلُوْہُ۔ جو شخص لوگوں کو اپنی امامت کی طرف بلائے یا کسی دوسرے مسلمان کی امامت کی طرف (حالانکہ ایک اور شخص باتفاق یا بہ غلبہ آراءِ اہل حل وعقد خلیفہ اور امام ہو چکا ہو) تو اس کو قتل کر ڈالو (یعنی اس کی بات مت سنو اس کا کہا مت مانو اس کو مُردہ اور مقتول سمجھو اگر اس سے فساد اور نااتفاقی کا ڈر ہو تو اس کو مار ڈالنا بھی درست ہے)۔

اِذَا بُوْیِعَ لِخَلِیْفَتَیْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخِرَ مِنْهُمَا۔ جب دو خلفاء سے بیعت کی جائے تو (جس سے پہلے بیعت ہو چکے اس کو قائم رکھو اور) جس سے بعد میں ہوئی اس کو قتل کرو (اس لئے کہ ایک خلیفہ کے موجود ہوتے ہوئے دوسرے کی بیعت اور خلافت صحیح نہیں ہو سکتی)۔

اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِیًّا اَوْ قَتَلَہٗ نَبِیٌّ۔ سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن اس شخص کو ہوگا جس نے اللہ کے پیغمبر کو مار ڈالا یا پیغمبر نے اس کو مار ڈالا (وہ کافر تھا اور کفر پر مارا گیا۔ جیسے ابی بن خلف، جس کو آں حضرتؐ نے ایک برچھی سے مار دیا تھا وہ تڑپ تڑپ کر واصلِ جہنم ہوا)۔

لَا یُقْتَلُ قُرَشِیٌّ بَعْدَ الْیَوْمِ صَبْرًا۔ آج کے دن (یعنی فتح کے) بعد قریش کا کوئی شخص روک کر (بے قابو کرنے کے بعد) نہ مارا جائے گا یا نہ مارا جائے (مطلب یہ ہے کہ آج کے بعد قریش کا کوئی شخص اسلام سے نہیں پھرے گا تاکہ اس کو پکڑ کر مارنے کی ضرورت ہو یا مطلب یہ ہے کہ آج کے بعد قریش کا کوئی شخص اس طرح بے دست و پا کر کے نہ مارا جائے جیسے میں نے ابن خطل وغیرہ کو مارا ہے (انگریزی میں اس کو کولڈ بلڈ کہتے ہیں)، یعنی ایک شخص کو پکڑ کر بے قابو کر کے مار ڈالنا)

اَعَفُّ النَّاسِ قِتْلَةً اَهْلُ الْاِیْمَانِ۔ قتل سے بہت بچنے والے ایماندار لوگ ہیں (وہ خونِ ناحق سے سخت پرہیز کرتے ہیں)۔

اَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ۔ جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو (اس طرح کہ جانور کو تکلیف نہ ہو چھری کو خوب تیز کر لو اور جلدی سے گلے پر پھیر دو اور دوسرے ذبح کئے ہوئے جانور کو اُس کے سامنے نہ لاؤ، بُری طرح اُس کو کھینچتے ہوئے نہ لے جاؤ۔ پانی پہلے پلا دو، پیاسا ذبح نہ کرو، ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے تک چھوڑ دو، یہ نہیں کہ ابھی جان باقی ہو اور پوست نکالنا یا اعضاء کاٹنا شروع کر دو)

مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ۔ جو شخص اپنے غلام کو مار ڈالے گا ہم اس کو (قصاص میں) مار ڈالیں گے اور جو شخص اپنے غلام کا کوئی عضو کاٹ ڈالے گا (ناک کان وغیرہ) ہم اس کا وہی عضو (قصاص میں) کاٹ ڈالیں گے (اکثر علماء کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے وہ کہتے ہیں آزاد شخص غلام کے عوض قتل نہ کیا جائے گا اور دلیل اس کی آیتِ قرآنی ہے اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ۔ اور یوں نہیں فرمایا الحر بالعبد اور اس حدیث کو زجر اور تشدد اور تخویف پر محمول کیا ہے۔ تاکہ لوگ غلاموں کو قتل کرنے سے باز رہیں)۔

لہ یہ حدیث منسوخ نہیں بلکہ آیت قرآنی کے بالکل مطابق ہے الحر بالحر والعبد بالعبد کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی آزاد شخص نے قتل کیا ہے تو اس کے بدلے کوئی غلام نہیں بلکہ وہی آزاد شخص قتل کیا جائے گا اسی طرح اگر کسی غلام نے کسی کو قتل کیا ہے تو اس کے بدلے کوئی آزاد شخص نہیں بلکہ وہی غلام قتل کیا جائے گا یعنی قاتل کے بدلے قاتل ہی قتل کیا جائے گا یہی اس حدیث کا مضمون ہے ۱۲

Marfat.com

إِلَى أَنْ جِيْءَ بِهِ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ اُقْتُلُوْهُ فَقَتَلْنَاهُ. (ایک شخص نے چوری کی، اس کا داہنا ہاتھ کاٹا گیا، پھر چوری کی تو بایاں پاؤں کاٹا گیا۔ پھر چوری کی تو بایاں ہاتھ کاٹا گیا پھر چوری کی تو داہنا پاؤں کاٹا گیا) پھر پانچویں بار چوری کی علت میں لے کر آئے تو فرمایا اس کو مار ڈالو آخر ہم نے اس کو مار ڈالا (یہ حدیث دوسری حدیث سے منسوخ ہے اور چور کے قتل کا کوئی قائل نہیں ہوا)۔

فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ (ہر بار شراب پینے میں کوڑے لگاؤ) اگر چوتھی بار پیے تو اس کو قتل کرو۔ (یہ حدیث بھی منسوخ ہے دوسری حدیث سے خود اسی روایت میں ہے کہ ایک شخص چوتھی بار شراب خواری کی علت میں لایا گیا تو آں حضرتؐ نے اس کو کوڑے مارے لیکن قتل نہیں کیا)۔

أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ۔ (بڑے گناہوں میں یہ بھی ہے) کہ تو اپنی اولاد کو مار ڈالے۔ اس خیال سے کہ وہ تیرے کھانوں میں شریک ہوگی۔

وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ۔ (بڑے گناہوں میں) اس شخص کا قتل کرنا ہے جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کیا اگر حق پر قتل کرے تو یہ اور بات ہے (مثلاً حد یا قصاص میں)

عَلَى الْمُقْتَتِلِيْنَ أَنْ يَنْحَجِزُوْا الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَإِنْ كَانَتْ اِمْرَأَةً۔ قاتل کے وارثوں کو چاہیے کہ قتل سے باز رہیں (یعنی مقتول کے وارث جب قاتل کو قصاص کے لئے طلب کریں تو فوراً اس کو حوالہ کردیں یہ نہیں کہ اس کو روکیں اور خون خرابہ کرائیں یا مقتول کے وارثوں کو لازم ہے کہ جب ایک وارث بھی ان میں سے قصاص معاف کردے تو قاتل کو قتل کرنے سے باز آجائیں) نزدیک والا وارث ہو پھر جو نزدیک ہو اگرچہ عورت ہو (مثلاً مقتول کی دختر خون معاف کردے تو اب اس کے بیٹے بھی قصاص نہیں لے سکتے بعضوں نے مُقْتَتِلِيْنَ بنج تائیں روایت کیا ہے)۔

أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُوْبَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ جب یمامہ کے مرتد لوگ قتل کئے جا رہے تھے (یعنی مسیلمہ کذاب کے ساتھی) تو حضرت ابوبکرؓ نے مجھ کو بلا بھیجا۔

إِنَّ مَالِكَ بْنَ نُوَيْرَةَ قَالَ لِامْرَأَتِهِ يَوْمَ قَتَلَهُ خَالِدٌ أَقْتَلْتِنِيْ۔ مالک بن نویرہ نے (جن کی بیوی بہت خوبصورت تھی) اپنی بیوی سے جس دن خالد نے ان کو قتل کیا ہے یہ کہا تو نے مجھ کو قتل کرایا (یعنی تیرے بچانے میں مارا جاتا ہوں یا تیری وجہ سے مارا جاتا ہوں۔ آخر خالد نے مالک کو قتل کرکے ان کی بیوی سے نکاح کرلیا)

فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ۔ (جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں تو) قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہوں گے (یہ اس حالت میں ہے جب بلا وجہ شرعی خواہ مخواہ تعصب یا دنیاوی عداوت اور دشمنی سے ایک دوسرے کو قتل کرنے کے لئے اٹھیں صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ قاتل تو خیر دوزخ میں جائے گا، مگر مقتول کیوں دوزخی ہوگا، فرمایا وہ اپنے مقابل کو قتل کرنا چاہتا تھا گو قتل نہ کر سکا مگر اس کی نیت تو قتل کی تھی)۔

يُقَاتِلَانِ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ۔ خوب لڑ رہے تھے دونوں سخت جنگ کر رہے تھے۔

فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ۔ جو شخص مارا جائے اس کے وارثوں کو دو باتوں میں سے جو بات بھلی لگے وہ کر سکتے ہیں یا تو دیت لیں یا قاتل کو قصاصاً قتل کریں۔

اُقْتُلُوْهُ قَالَهُ لِابْنِ خَطَلٍ۔ (جس دن مکہ فتح ہوا تو آپ نے سب کے خون معاف کر دیئے مگر ابن خطل کے لئے جو کعبہ کے پردے پکڑ کر لٹک رہا تھا یہ فرمایا کہ اس کو وہیں مار ڈالو (وہ مردود اسلام لاکر پھر مرتد ہو گیا تھا اور آں حضرتؐ کی

Marfat.com

ہو گیا کرتا تھا اور دو گانے والیاں رکھی تھیں، وہ مسلمانوں کی ہجو گایا کرتیں، اس کے علاوہ ایک مسلمان خادم کا اس نے ناحق خون کیا تھا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ حرم میں حد اور قصاص قائم کر سکتے ہیں)۔

وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ۔ (حضرت عیسیٰؑ جب قیامت کے قریب اتریں گے تو) سور کو قتل کر ڈالیں گے (مطلب یہ ہے کہ سور پالنا حرام کر دیں گے اسی طرح اس کا کھانا بھی، اور اس کا مار ڈالنا جائز کر دیں گے یہاں تک کہ لوگ سب سوروں کو مار کر فنا کر دیں گے)

تُقَاتِلُوْنَ الْيَهُوْدَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ وَرَائِي الْيَهُوْدِيُّ۔ تم قیامت کے قریب یہودیوں کو (جو دجال کے ساتھی ہوں گے) قتل کرو گے اس وقت پتھر بول اٹھے گا کہے گا (اے مسلمان ادھر آ دیکھ) میرے پیچھے ایک یہودی ہے (اس کو مار ڈال)

كِلَاكُمَا قَتَلَهٗ۔ تم دونوں نے اس کو قتل کیا۔ (یعنی ابوجہل ملعون کو، یہ آپ نے عفرا کے دونوں بیٹوں سے فرمایا، پھر اس کا سامان معاذ بڑے بیٹے کو دلایا کیونکہ اس کی تلوار دیکھ کر آپ کو معلوم ہو گیا کہ اصل قاتل وہی ہے گو تلواریں دونوں بھائیوں یعنی معاذ اور معوذ نے چلائی تھیں اور عبداللہ بن مسعودؓ تو جب وہ مر رہا تھا اس کا سر کاٹ کر لائے تھے)

اِنَّ مُحَمَّدًا اَخْبَرَهُمْ اَنَّهُمْ قَاتِلِيْ۔ حضرت محمد صلعم نے اپنے اصحاب سے بیان کیا کہ ابوجہل اور اس کے ساتھی (ایک دن) مجھ کو قتل کرائیں گے (یہ امیہ بن خلف نے کہا اس کا دل نہیں چاہتا تھا کہ میں لڑنے کے لئے جاؤں مگر ابوجہل وغیرہ زبردستی اس کو غیرت دلا کر اپنے ساتھ لائے آخر بدر میں مارا گیا)۔

لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ اِلَّا ظَالِمٌ اَوْ مَظْلُوْمٌ۔ آج ظالم مارا جائے گا یا مظلوم (جو ناحق پر ہے وہ ظالم ہے اور جو حق پر ہے وہ مظلوم ہے)۔

لَا اَرَانِيْ اِلَّا سَاُقْتَلُ مَظْلُوْمًا۔ (یہ حضرت زبیرؓ نے جنگ جمل میں فرمایا) میں تو سمجھتا ہوں کہ میں مظلوم مارا جاؤں گا (ایسا ہی ہوا کہ جنگ جمل میں حضرت زبیرؓ تھوڑی دیر تک لڑے پھر حضرت علیؓ نے ان کو پکارا اور تنہائی میں آں حضرتؐ کی حدیث یاد دلائی یعنی آں حضرتؐ نے زبیرؓ سے فرمایا تھا۔ تم ایک دن علی سے لڑو گے اور تم ظالم ہو گے یہ حدیث یاد کر کے زبیرؓ میدانِ جنگ سے لوٹ کر مدینہ کی طرف چلے، راستہ میں ابن جرموز نے ان کو سوتا پا کر قتل کر ڈالا اور ان کی تلوار حضرت علیؓ کے پاس بامید حصول انعام لے کر آیا حضرت علیؓ نے کہا اس کو دوزخ کی خوشخبری سنا دو، کیونکہ آں حضرت نے فرمایا ہے: بَشِّرْ قَاتِلَ ابْنِ صَفِيَّةَ بِالنَّارِ۔ یعنی صفیہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے یعنی زبیرؓ کے قاتل کو دوزخ کی خوشخبری دے)۔

لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ میں ان کو اس طرح ماروں گا جیسے عاد کی قوم کے لوگ مارے گئے (کہ کوئی ان میں سے باقی نہ رہا سب ہلاک ہو گئے۔ مراد خارجی لوگ ہیں جو امام برحق کی اطاعت سے نکل جائیں گے)۔

يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ۔ وہ لوگ (یعنی خارجی) مسلمانوں کو قتل کریں گے (ذرا ذرا سی باتوں میں ان کی تکفیر کر کے) اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔

فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ۔ اگر وہ سامنے سے گزرنا نہ چھوڑے اور منع کرنے سے بھی نہ مانے تو اس سے لڑے (اس کو خوب مارے) وہ شیطان ہے (آدمی کاہے کو ہے اچھی بات نہیں سنتا)۔

اِنْ قَتَلَهٗ فَهُوَ مِثْلُهٗ۔ اگر مقتول کا وارث قاتل کو قتل کرے (اس سے قصاص لے معاف نہ کرے) تو وہ بھی قاتل کی طرح ہو گا (یعنی اس کو کوئی فضیلت حاصل

Marfat.com

زہو گی، گو قصاص لینا مباح ہے حرام نہیں ہے اور مسلمان کو قتل کرنا حرام ہے)

فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ۔ اگر تو کسی شخص کو اسلام کا کلمہ پڑھنے کے بعد قتل کرے تو اس کا وہ درجہ ہوگا جو اس کے قتل کرنے سے پہلے تیرا تھا (یعنی معصوم الدم مسلمان) اور تیرا اس کے قتل کرنے کے بعد وہ درجہ ہوگا جو کلمہ اسلام پڑھنے سے پہلے اس کا تھا (یعنی مباح الدم گو تو کافر نہ ہوگا)

أَقِتَالًا أَيْ سَعْدُ۔ سعد کیا تم لڑنا چاہتے۔

أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ۔ کتوں کے قتل کا آپ نے حکم دیا (جب کتے بہت ہو جائیں اور ان سے ایذا کا ڈر ہو تو ان کا قتل کرنا جائز ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ پہلے آپ نے ایسا حکم دیا تھا پھر ان کے قتل سے منع فرمایا تو بہتر یہ ہے کہ جو کتا کاٹتا ہو یا ایذا دیتا ہو اس کو قتل کر ڈالے ورنہ چھوڑ دے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک امت ہے)۔

يَقْتَتِلَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ۔ ایک اینٹ کی جگہ پر ایک دوسرے سے لڑیں گے۔

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ دو بڑے گروہ آپس میں لڑیں اور دونوں کو مسلمانی کا دعوٰی ہو (مراد معاویہ اور حضرت علی کے گروہ ہیں)

اِسْتَحِقُّوا قَتِيلَكُمْ۔ اپنے مقتول کی دیت یا قصاص لینے کا حق حاصل کرلو (ایک روایت میں صاحبکم ہے)

لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا فَإِنَّ لَهُ قَاتِلًا۔ بدکار پر رشک مت کر اس کو تو دوزخ کی آگ قتل کرنے والی ہے)۔

قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوْهُ۔ انھوں نے سات کافروں کو مارا پھر کافروں نے ان کو مار ڈالا

فَقِتْلَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ۔ اس کا قتل ہونا جاہلیت کی موت ہے (نہ کہ شہادت)۔

قَتَلْتُ الشَّرَابَ۔ میں نے شراب کی تیزی توڑ دی۔

أَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ۔ ذمی کافروں کو بچانے کے لیے ان کے دشمنوں سے لڑائی کی جائے (کیونکہ ذمی اسلام کی رعیت ہیں اور ہر ایک بادشاہ پر اپنی رعیت کی حفاظت لازم ہے)۔

حَتَّى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الدَّجَّالَ۔ میری امت میں جہاد باقی رہے گا قیامت تک یہاں تک کہ میری امت کا آخری گروہ دجال سے لڑے گا (یعنی حضرت عیسیٰ کے ساتھ ہو کر مسلمان دجال والوں سے مقابلہ کریں گے اور حضرت عیسیٰ خود دجال کو قتل کریں گے)۔

مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ وَقَعَ عَلَى بَهِيمَةٍ فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ

یعنی جو شخص چارپایہ جانور سے جماع کرے تو اس کو مار ڈالو اور اس جانور کو بھی مار ڈالو (اہل حدیث اور امام اسحٰق بن راہویہ کا یہی قول ہے اور زہری کہتے ہیں اگر وہ محصن ہو تو اس کو سو کوڑے لگائیں گے اور ائمہ اربعہ کے نزدیک اس کو تعزیر دی جائے گی یعنی جو سزا حاکم مناسب سمجھے)۔

اُقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ۔ لواطت میں فاعل اور مفعول دونوں کو مار ڈالو (اگر مفعول اپنی رضامندی سے یہ کام کرا رہا ہو۔ حضرت علی رضؓ نے لوطیوں کو جلوا دیا تھا)۔

مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ۔ جو شخص جہاد میں کسی کافر کو قتل کرے اس کے ہتھیار اور سامان وہی لے لے (دوسرے مجاہدین کا اس میں حصہ نہ ہوگا البتہ لوٹ کا مال سب میں تقسیم ہوگا)۔

أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ مجھ کو لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم ہوا یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں (دوسری روایت میں ہے

Marfat.com

یہاں تک کہ وہ گواہی دیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور محمد رسول اللہ کی اور نماز پڑھیں زکوٰۃ ادا کریں اور شاید یہ روایت حضرت صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کو نہیں پہنچی ورنہ مانعین زکوٰۃ سے لڑنے میں بحث کی ضرورت نہ ہوتی۔ اِس روایت سے پہلی روایت کی تشریح ہو جاتی ہے اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ صرف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا کافی نہیں بلکہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے ساتھ نبوت کا اقرار اور نماز، زکوٰۃ وغیرہ تمام فرائض اور ارکانِ اسلام کا ادا کرنا ضروری ہے اگر ایک رکن سے بھی انکار کریں تو ان سے جہاد کرنا درست ہے)۔

اِنَّہٗ قَتَلَہٗ عَلٰی دِیْنِہٖ وَاِیْمَانِہٖ (امام جعفر صادقؓ نے اس آیت وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا کی تفسیر میں فرمایا) مراد وہ شخص ہے جو کسی مومن کو اس کے دین اور ایمان کی وجہ سے مار ڈالے (ایسا مارنے والا تو کافر ہی ہوگا وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا)۔

کَیْفَ نَقْتُلُ اَنْفُسَنَا (جب بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ اپنے تئیں آپ مار ڈالو تو انہوں نے عرض کیا) ہم کیونکر اپنے تئیں آپ ماریں (حضرت موسیٰؑ نے کہا تم ایسا کرو، صبح کو ہر شخص تلوار یا چھری لے کر بیت المقدس میں ڈھاٹا باندھے ہوئے آئے جب میں ممبر پر چڑھوں تو ایک دوسرے کو مارنا شروع کر دو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا ستر ہزار آدمی قتل ہوئے، اس وقت حضرت جبرئیل اترے، اور یہ پیغام لائے کہ اللہ تعالیٰ نے باقی لوگوں کو معاف کر دیا)

مَقَاتِلُ الْاِنْسَانِ۔ آدمی کے جسم کے وہ مقامات جن پر ضرب لگانے سے موت ہوتی ہے۔

قَتَمٌ یا قُتُوْمٌ۔ بلند ہونا۔

اِقْتِمَامٌ۔ کالا ہونا۔

قَتَامٌ۔ کالا غبار، سیاہی، تاریکی۔

اُنْظُرْ اَیْنَ تَرٰی عَلِیًّا قَالَ اَرَاہُ فِیْ تِلْکَ الْکَتِیْبَۃِ الْقَتْمَاءِ فَقَالَ لِلّٰہِ دَرُّ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَالِکٍ فَقَالَ لَہٗ اَیْ اَبَتِ فَمَا یَمْنَعُکَ اِذْ اَغْبَطْتَہُمْ اَنْ تَرْجِعَ فَقَالَ یَا بُنَیَّ اَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ اِذَا حَکَکْتُ قُرْحَۃً دَمَّیْتُہَا۔ (جب صفین کی جنگ ہو رہی تھی تو عمرو بن عاصؓ نے اپنے بیٹے عبد اللہ بن عمرو سے پوچھا) علیؓ اس فوج میں کہاں ہیں انہوں نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ وہ اِس غبار آلود لشکر میں ہیں۔ پھر عمرو نے کہا۔ عبد اللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص کی فضیلت کا کیا کہنا (یہ دونوں صاحب فریقین سے علیحدہ ہو کر اپنے گھر میں بیٹھ رہے تھے) تب عبد اللہ نے اپنے باپ سے کہا، باوا جب تم اِن دونوں صاحبوں پر رشک کرتے ہو (ان کے کام کو اچھا سمجھتے ہو) تو پھر لوٹ کیوں نہیں جاتے؟ انہوں نے کہا، بیٹا میری کنیت ابو عبد اللہ ہے میں کسی پھنسی کو کھجاتا ہوں تو جب تک خون نہیں نکال لیتا اس کو نہیں چھوڑتا (یہ ایک مثل ہے یعنی میں جب کسی کام کو شروع کرتا ہوں تو اس کو تمام کئے بغیر نہیں چھوڑتا۔ عمرو بن عاصؓ نے ایسا ہی کیا برابر معاویہ کے ساتھ ہو کر حضرت علیؓ سے لڑتے رہے اور اِس صلہ میں معاویہؓ سے مصر کی حکومت حاصل کی)۔

قَتَنٌ۔ چوڑی مچھلی جو ہتھیلی کے برابر ہوتی ہے۔

قُتُوْنٌ۔ سوکھ جانا، تری دُور ہو جانا۔

قَتَانَۃٌ۔ ذلیل ہونا۔

قَتِیْنٌ۔ بے مزہ۔

تَزَوَّجْتَ بِکْرًا قَتِیْنًا۔ (ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے فلاں عورت سے نکاح کیا ہے فرمایا) واہ وا تو نے کنواری عورت کی جو کم مزے والی ہوتی ہے (یعنی جماع کی بہت خواہشمند نہیں ہوتی)

اِنَّہَا ضَنِیْنَۃٌ قَتِیْنٌ۔ وہ تو گوری خوبصورت جماع کی کم خواہش کرنے والی ہے۔

قَتْوٌ یا قَتًا یا قِتِیٌّ یا قُتِیٌّ یا مَقْتًی۔ اچھی طرح خدمت کرنا۔

Marfat.com

اِقْتِوَاءٌ۔ خدمت لینا۔

قَتْوَۃٌ۔ چغل خوری۔

سُئِلَ عَنْ اِمْرَأَۃٍ کَانَ زَوْجُهَا مَمْلُوْکًا فَاشْتَرَتْهُ فَقَالَ اِنِ اقْتَوَتْهُ فُرِّقَ بَیْنَهُمَا وَاِنْ اَعْتَقَتْهُ فَهُمَا عَلَی النِّکَاحِ۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے پوچھا گیا ایک عورت کا خاوند غلام تھا، اس نے اپنے خاوند کو خرید کر لیا تو کیا حکم ہے؟ انھوں نے کہا اگر وہ اپنے خاوند سے خدمت لینے لگی (اس کو اپنا غلام رکھا تب تو دونوں میں جُدائی کر دی جائے گی (کیونکہ اپنے غلام یا لونڈی سے نکاح درست نہیں بلکہ غلام اپنی مالکہ کا محرم ہوتا ہے) اور اگر اس نے خریدتے ہی اس کو آزاد کر دیا تب نکاح بدستور قائم رہے گا)۔

باب القاف مع الثاء

قَثٌّ۔ کھینچنا، ہنکانا، اُکھیڑنا، جمع کرنا۔

اِقْتِثَاثٌ۔ اُکھیڑنا۔

قَثَاثَۃٌ۔ جماعت۔

قُثَاثٌ۔ سامان، متاع۔

قَثَاثٌ۔ چُغل خور۔

قَثِیْثَۃٌ۔ جماعت۔

حَثَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا عَلَی الصَّدَقَۃِ فَجَاءَ اَبُوْبَکْرٍ بِمَالِهٖ کُلِّهٖ یَقُثُّهٗ۔ ایک دن آں حضرتؐ نے خیرات کرنے کی لوگوں کو ترغیب دلائی تو ابوبکر صدیقؓ اپنا سارا مال کھینچتے ہوئے یا ہنکاتے ہوئے لے کر آئے (گھر والوں کے لئے کچھ نہ چھوڑا) اور حضرت عمرؓ آدھا مال لے کر آئے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

قَثَّ السَّیْلُ الْغُثَاءَ۔ بہا (سیلاب) کچرے کو کھینچ لایا یا اکٹھا کر لایا۔

قَثْدٌ۔ کھیرا کھانا یا ککڑی کھانا۔

قَثَدٌ۔ کھیرا یا ککڑی یا دوسری کوئی ترکاری جو ککڑی کے مشابہ ہوتی ہے۔

کَانَ یَاْکُلُ الْقِثَّاءَ وَالْقَثَدَ بِالْمُجَاجِ۔ آنحضرتؐ ککڑی، کھیرا شہد کے ساتھ لگا کر کھاتے (شہد ککڑی کی سردی کو روکتا ہے اس کی اصلاح کرتا ہے)

قَثْمٌ۔ ایک دفعہ دیدینا، اکٹھا کرنا، سوکھا گو لتھیڑنا۔

قُثْمَۃٌ اور قَثْمٌ۔ سوکھا گوہ لتھڑ جانا۔

قَثْمٌ اور قَثَامَۃٌ۔ گرد آلود ہونا۔

اِقْتِثَامٌ۔ جڑ سے اُکھیڑ لینا، جمع کرنا۔

اَنْتَ قُثَمٌ وَخَلْقُكَ قَیِّمٌ۔ (ایک فرشتہ آنحضرتؐ کے پاس آیا کہنے لگا) آپ "قثم" ہیں۔ یعنی مجتمع الخلق یا جامع کامل یا خیر کو جمع کرنے والے یا تمام صفاتِ حسنہ کے جامع۔

قُثَمٌ۔ آنحضرتؐ کا ایک نام ہے (بعضوں نے کہا یہ قَاثِمٌ سے نکلا ہے۔ یعنی بہت دینے والے)۔

اَنْتَ قُثَمٌ اَنْتَ الْمُقَفّٰی اَنْتَ الْحَاشِرُ۔ آپ "قثم" ہیں اور "مقفّیٰ" یعنی متبوع، لوگ آپ کی پیروی کرنے والے ہیں اور آپ "حاشر" ہیں یعنی لوگ آپ کے پیچھے حشر کئے جائیں گے۔

باب القاف مع الحاء

قُحٌّ۔ خالص، پٹ، اکل کھرا، اکھڑ، کچا خربوزہ۔

قُحُوْحَۃٌ اور قَحَاحَۃٌ۔ خالص ہونا۔

اَعْرَابِیٌّ قُحٌّ۔ گنوار ہے اکھڑ یا نرا گنوار ہے یا ابد گنوار ہے۔

عَرَبِیٌّ قُحٌّ۔ خالص عربی ہے (اَقْحَاحٌ جمع ہے)۔

قَحْدٌ۔ کوہان بڑا ہونا۔

قَحَدَۃٌ۔ کوہان یا کوہان کی جڑ۔

فَقُمْتُ اِلٰی بَکْرَۃٍ قَحِدَۃٍ اُرِیْدُ اَنْ اَعْقِرَهَا۔ میں ایک جوان اونٹ کی طرف اُٹھا جو بڑے کوہان والا تھا میں نے چاہا اس کی کونچیں کاٹ ڈالوں۔

Marfat.com

قَحْرٌ۔ بوڑھا پھونس، بوڑھا اونٹ۔
قَحَارَةٌ۔ بڑھاپا۔
زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ قَحْرٍ۔ میرا خاوند بوڑھے اونٹ کا گوشت ہے (یعنی دُبلا سوکھا مفلس ہے)۔
قَحْزٌ۔ کودنا، بے قرار ہونا، مارنا پچھاڑنا، تیر کا سامنے گر پڑنا۔
تَقْحِيْزٌ۔ سخت کلامی کرنا، کُدانا۔
دَعَاهُ الْحَجَّاجُ فَقَالَ لَهُ اَحْسِبُنَا قَدْ رَوَّعْنَاكَ فَقَالَ اَمَا اِنِّي بِتُّ اُقَحِّزُ الْبَارِحَةَ۔ حجاج ظالم نے ابو وائل کو بلا بھیجا (جب وہ گئے تو) حجاج ان سے کہنے لگا ہم سمجھتے ہیں ہم نے تم کو خوف زدہ کر دیا (شریر اور ظالم حاکم سے سب ہی ڈرتے ہیں) ابو وائل نے کہا میں تو گزشتہ رات کو بے قرار اور پریشان رہا۔
وَقَدْ بَلَغَهُ عَنِ الْحَجَّاجِ شَيْءٌ فَقَالَ مَا زِلْتُ اللَّيْلَةَ اُقَحِّزُ كَاَنِّي عَلَى الْجَمْرِ۔ امام حسن بصریؒ کو حجاج کوئی بات پہنچی تو وہ کہنے لگے میری رات ایسی گزری جیسے کوئی انگارے پر لوٹ رہا ہو (بے قرار ہو)۔
قَحْطٌ۔ کال پڑنا، پانی رُک جانا، سخت مارنا۔
تَقْحِيْطٌ۔ پیوند لگانا، حاملہ کر دینا۔
اِقْحَاطٌ۔ قحط پڑنا، جماع کر کے انزال نہ ہونے دینا، قحط ڈالنا۔
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُحِطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّ الشَّجَرُ۔ یارسول اللہ بارش رُک گئی اور درخت سرخ ہو گئے (خشکی سے ان کی سبزی جاتی رہی۔ ایک روایت میں قَحَطَ الْمَطَرُ ہے)
سُؤَالُ النَّاسِ اِذَا قُحِطُوْا۔ لوگوں کا امام سے پانی برسنے کی دُعا چاہنا جب پانی رُک جائے۔
اُعْجِلْتَ اَوْ قُحِطْتَ۔ تم کو جلدی میں ڈال دیا گیا یا تم انزال نہ کر سکے۔
شَكَى النَّاسُ الْقُحُوْطَ۔ لوگوں نے بارش رُک جانے کی شکایت کی۔

عَامٌ قَاحِطٌ وَسَنَةٌ قَحِيْطَةٌ۔ قحط کا سال۔
اِذَا اَتَى الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَقَالُوْا قَحْطًا فَقَحْطًا لَهُ يَوْمَ يَلْقٰى رَبَّهُ۔ جب کوئی شخص ایک قوم کے پاس جائے وہ قحط قحط پکاریں (یعنی تجھ سے بھلائی کی کوئی امید نہیں ہے)، تو قیامت کے دن جب وہ اپنے مالک سے ملے گا اس وقت بھی قحط ہی پائے گا (کوئی بھلائی اس کو حاصل نہ ہوگی)
مَنْ جَامَعَ فَاَقْحَطَ فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ۔ جو شخص دخول کرے پھر انزال نہ ہو (انزال سے پہلے ذکر باہر نکال لے) تو اس پر غسل واجب نہ ہوگا (گو غسل کر لینے میں زیادہ احتیاط ہے امام بخاری اور بعض علماء کا یہی قول ہے اور اکثر ائمہ اور فقہاء کا یہ مذہب ہے کہ دخول ہوتے ہی غسل واجب ہو جاتا ہے اور اس حدیث کو منسوخ کہتے ہیں جیسے اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کی حدیث کو وہ کہتے ہیں یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر آں حضرتؐ نے فرمایا اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ اس سے سابق کا حکم منسوخ ہو گیا)۔
قَحْطَانُ۔ یمن والوں کا جدِ اعلیٰ تھا۔
سَيَكُوْنُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ قَحْطَانَ کا ایک بادشاہ عنقریب پیدا ہوگا جو لوگوں کو ہانک لے جائے گا
قَحْفٌ۔ کھوپری کاٹنا یا توڑنا یا کھوپری پر مارنا، سب پی جانا نکالنا، پھیلانا۔
اِقْحَافٌ اپنے گھر میں پتھر جمع کرنا، اس پر سامان رکھنا۔
اِقْتِحَافٌ۔ سب پی جانا۔
قِحَافٌ۔ خوب پینا۔
اَلْيَوْمَ قِحَافٌ وَغَدًا اِنْقِافٌ۔ آج تو خوب پینا ہے اور کل جنگ ہے۔
قُحَافٌ۔ زور کی بہیا (سیلاب)
قُحَافَہ۔ جو چیز تولی جائے۔

Marfat.com

قِحْفٌ۔ کھوپری۔
تَأْکُلُ الْعِصَابَةُ یَوْمَئِذٍ مِّنَ الرُّمَّانَةِ وَیَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا۔ اس دن ایک جماعت ایک انار کھائے گی (اتنا بڑا انار ہوگا) اور اس کے چھلکے کا سایہ لے گی (چھتر کی طرح)۔
نَذَرَتْ لَتَشْرَبَنَّ فِیْ قِحْفِ عَاصِمٍ الْخَمْرَ۔ اس نے منت مانی تھی کہ عاصم کی کھوپری میں شراب پیوں گی (عاصم نے اس کے دونوں بیٹوں کو قتل کیا تھا)
فَمَا رُءِیَ مَوْطِنٌ اَکْثَرَ قِحْفًا سَاقِطًا۔ یرموک سے زیادہ کسی مقام میں گری ہوئی کھوپریاں نہیں دیکھی گئیں (وہاں مسلمانوں اور نصاریٰ میں سخت جنگ ہوئی تھی)۔
سُئِلَ عَنْ قُبْلَةِ الصَّائِمِ فَقَالَ اُقَبِّلُهَا وَاَقْحَفُهَا۔ ابوہریرہؓ سے پوچھا گیا، روزہ دار کو بوسہ لینا درست ہے یا نہیں انھوں نے کہا میں تو اپنی عورت کا بوسہ لیتا ہوں اس کا تھوک چوستا ہوں۔
اَبُوْ قُحَافَةَ۔ ابوبکر صدیق رض کے والد کا نام ہے۔
(قِحْفٌ کی جمع اَقْحَافٌ ہے)۔
قَحَلَ یا قَحِلَ۔ سوکھ جانا یا کھال کا ہڈیوں پر سوکھ جانا بوڑھا پھونس ہونا، بہت عمر ہونا۔
مُقَاحَلَةٌ۔ لازم کرلینا۔
اِقْحَالٌ۔ ہڈی پر کھال سکھا دینا۔
تَقَحُّلٌ۔ سوکھ جانا۔
قَحِلَ النَّاسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ لوگ آں حضرت کے زمانہ میں خشک سالی اور قحط کی وجہ سے) سوکھ گئے (دبلے ہوگئے کھال ہڈیوں سے چپک گئی، گوشت بالکل نہ رہا)۔
شَیْخٌ قَحْلٌ۔ بوڑھا پھونس، جس کی کھال سوکھ کر ہڈیوں سے لگ گئی ہو۔
قُحُوْلٌ۔ سوکھ جانا۔

تَتَابَعَتْ عَلٰی قُرَیْشٍ سِنُوْجَدْبٍ قَدْ اَقْحَلَتِ الظِّلْفَ۔ قریش کے لوگوں پر کئی سال پے در پے قحط کے آئے انھوں نے کھر والے جانوروں کو سکھا دیا (چارہ نہ ملنے کی وجہ سے)۔
اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا نُقْحِلَ اَیْدِیَنَا مِنْ خِضَابٍ۔ آں حضرت نے ہم کو یہ حکم دیا کہ خضاب لگا کر اپنے ہاتھوں کو نہ سکھائیں۔
لَاَنْ یَّعْصِبَهٗ اَحَدُکُمْ بِقِدٍّ حَتّٰی یَقْحَلَ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یَّسْئَلَ النَّاسَ فِیْ نِکَاحٍ۔ اگر تم میں سے کوئی اپنے عضو مخصوص کو ایک تسمہ سے باندھے رکھے یہاں تک کہ سوکھ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے نکاح کا سوال کرے (یعنی نکاح کے لئے ان سے امداد کا طالب ہو)۔
کَیْفَ نَرُدُّ شَیْخَکُمْ وَقَدْ قَحَلَ۔ ہم تمہارے شیخ کو کہاں سے پھیر کر دیں، وہ تو سوکھ گیا ہے (یعنی مر کر سوکھ گیا ہے۔ یہ بنی ضبہ کے جواب میں کہا گیا تھا جو جنگ جمل میں پڑھ رہے تھے: نحن بنو ضبة اصحاب الجمل — الموت احلی عندنا من العسل — ردوا علینا شیخنا ثم بجل — یعنی ہم ضبہ کے بیٹے ہیں جو جمل کے ساتھ ہیں (جمل وہ اونٹ جس پر حضرت عائشہ رض سوار تھیں) ہم کو مرنا شہد سے بھی زیادہ شیریں معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے شیخ کو جو عزت والا ہے پھیر دو (یعنی حضرت عثمان رض کو جو شہید ہوچکے تھے)۔
قَحْمٌ۔ طے کرنا نزدیک ہونا۔
قُحُوْمٌ۔ کسی کام میں بغیر سوچے سمجھے گر پڑنا۔
تَقْحِیْمٌ۔ بغیر سوچے کسی کو ایک کام میں ڈال دینا، اوندھے منہ گرانا۔
اِقْحَامٌ۔ بغیر سوچے سمجھے ایک کام میں گھسیڑ دینا گرا دینا، زور سے داخل کرنا، خواہ مخواہ ایک لفظ کو دو کلام

Marfat.com

لغلوں میں یا ایک حرف کو دو حرفوں کے درمیان گھسیڑنا۔

أُقْحِمُوْا۔ خشک سالی میں پڑ گئے

تَقَحُّمٌ۔ داخل ہونا، اوندھے منہ گرانا۔

اِنْقِحَامٌ۔ گھس جانا۔

اِقْتِحَامٌ۔ گھس جانا، حقیر جاننا، غائب ہو جانا زور سے اپنے تئیں ڈال دینا۔

اَسْوَدُ قَاحِمٌ۔ کالا بھجنگ۔

قَحَامَةٌ اور قُحُوْمَةٌ۔ بڑھاپا۔

قَحْمٌ۔ بوڑھا، دُبلا۔

قُحْمَةٌ۔ شاق اور ہلاکت اور سخت قحط (اس کی جمع قُحَمٌ ہے)۔

اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقْتَحِمُوْنَ فِيْهَا۔ میں تو پیچھے سے تمہاری کمریں آگ میں گرنے سے تھام رہا ہوں اور تم ہو کہ آگ میں گرے پڑتے ہو (اس میں گھسے جاتے ہو نہ سوچتے ہو نہ سمجھتے ہو)۔

وَهُمْ يَقْتَحِمُوْنَهَا۔ وہ اس میں گھسے جاتے ہیں گرے پڑتے ہیں۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّتَقَحَّمَ جَرَاثِيْمَ جَهَنَّمَ فَلْيَقْضِ فِي الْجَدِّ۔ جس شخص کو دوزخ کے سخت اور اصلی مقاموں میں گھسنا منظور ہو وہ دادا کے باب میں (قطعی) فیصلہ کرے۔

تَقَحَّمَتْ بِيَ النَّاقَةُ اللَّيْلَةَ۔ آج رات کو سانڈنی نے مجھ کو ایک ہلاکت کے مقام میں گرا دیا (کسی گڑھے یا گڑھے میں۔ مطلب یہ ہے کہ میں اس کا سر تھام نہ سکا وہ ایک خوفناک مقام میں مجھ کو لے کر گھس پڑی)

مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا غَفَرَ لَهُ الْمُقْحِمَاتِ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس نے شرک نہ کیا ہو تو اس کے بڑے بڑے گناہ جو دوزخ میں پھینک دینے والے ہیں وہ معاف کر دے گا (گویا توحید جب کامل ہو تو دوسرے تمام گناہوں کے بخشے جانے کی امید ہے)۔

اِنَّ لِلْخُصُوْمَةِ قُحَمًا۔ جھگڑے میں بڑے شاق اور دشوار امور پیش آتے ہیں۔

اَقْبَلَتْ زَيْنَبُ تَقَحَّمُ لَهَا۔ حضرت اُمّ المومنین زینبؓ بے تحاشا حضرت عائشہؓ کو برا بھلا کہتی ہوئی گھس آئیں

اَبْغِنِيْ خَادِمًا لَا يَكُوْنُ قَحْمًا فَانِيًا وَلَا صَغِيْرًا ضَرَعًا۔ میرے لئے ایک ایسا خدمت گار تلاش کرو جو نہ بوڑھا پھونس ہو اور نہ بالکل بچہ ناتوان۔

اَقْحَمَتِ السَّنَةُ نَابِغَةَ بَنِيْ جَعْدَةَ۔ قحط سالی نے بنی جعدۃ کے لوگوں کو (جنگل سے) نکالا (وہ شہر میں آگئے)

لَا تَقْتَحِمُهٗ عَيْنٌ مِّنْ قِصَرٍ۔ کوئی آنکھ ان کو ٹھنگنے پن کی وجہ سے حقیر نہیں جانتی۔

اَتَقَحَّمُ فِيْهِ۔ میں اس میں ڈوب جاتی (یعنی آب زن میں جو ایک ظرف ہے اس کا سرپوش ہوتا ہے بیمار کو اس میں بٹھا کر سر باہر رکھ کر باقی تمام بدن گرم پانی سے سینکتے ہیں اور صاحب مجمع البحار سے سہو ہوا جو آبزن میں زن کے معنی عورت بیان کئے حالانکہ یہ زن زدن سے ہے اور اب آبزن ایک لفظ ہو گیا ہے صاحب مجمع البحار یہ بھی کہتے ہیں کہ چونکہ اس ظرف کو اکثر عورتیں استعمال کرتی ہیں لہٰذا اس کا نام آبزن رکھا گیا یہ دوسرا سہو ہے برہان میں ہے کہ آبزن چھوٹے حوض کو بھی کہتے ہیں)۔

فَاقْتَحَمَ اَبُوْ طَلْحَةَ عَنْ بَعِيْرِهٖ۔ ابو طلحہؓ نے جلدی سے اپنے تئیں اپنے اونٹ پر سے گرا دیا (وہ آنحضرتؐ کو دیکھنے دوڑے کہیں آپ کو چوٹ تو نہیں آئی)

فَاطِمَةُ يُقْتَحَمُ عَلَيْهَا۔ فاطمہ کے پاس لوگ گھس پڑتے ہیں (یعنی چور بدمعاش وغیرہ)۔

لَا سَهْمَ لِلْقَحْمِ۔ بوڑھے پھونس کو جو لڑائی میں

Marfat.com

کوئی کام نہ کرسکے لوٹ کے مال میں سے حصہ نہ ملے گا۔

باب القاف مع الدال

قَدْ۔ اسمیہ بمعنی بس اور جب حرف ہوتا ہے تو توقع کے لئے آتا ہے اور ماضی کو حال سے قریب کرنے کے لئے۔

قَدْ قَامَ۔ یعنی ابھی کھڑا ہوا۔

قَدْ قَدْ۔ (دوزخ سے پوچھا جائے گا تو بھر گئی؟ وہ کہے گی، اور کچھ ہے۔ جب سب اس میں اکٹھا کر دیئے جائیں گے تو کہے گی) بس بس (ایک روایت میں قَطْ قَطْ ہے معنی وہی ہیں)۔

فَيَقُوْلُ قَدْ قَدْ۔ پھر کہے بس بس۔

قَدْنِيْ۔ مجھ کو بس ہے۔

قَدْكَ۔ تجھ کو بس ہے۔

قَدْحٌ۔ طعنہ دینا، عیب بیان کرنا، اعتراض کرنا، پانی نکالنا آنکھ سے یا کیڑا دانت یا درخت سے سوراخ کرنا۔

تَقْدِيْحٌ۔ گھوڑے کو شرط کے لئے دبلا کرنا، اندر گھس جانا۔

قَدْحٌ اور اِقْتِدَاحٌ چقماق سے آگ نکالنا، چلو بھر کر دینا، تدبیر کرنا۔

لَا تَجْعَلُوْنِيْ كَقَدَحِ الرَّاكِبِ۔ مجھ کو سوار کے پیالہ کی طرح مت بناؤ (سوار کھانے کا پیالہ اپنے پیچھے لٹکا لیتا ہے مطلب یہ ہے کہ میرا ذکر سب سے آخر میں مت رکھو)۔

كَمَا يُنَاطُ خَلْفَ الرَّاكِبِ الْقَدَحُ الْفَرْدُ جیسے سوار کے پیچھے اکیلا پیالہ لٹکا دیا جاتا ہے۔

كُنْتُ اَعْمَلُ الْاَقْدَاحَ۔ میں پیالے بناتا تھا (تو قَدَحٌ کی جمع ہوگی) یا تیر (تو قِدْحٌ کی جمع ہوگی نہایہ میں ہے کہ تیر کو کاٹتے ہی قِطْعٌ کہتے ہیں پھر تراش کر چھیل کر صاف کریں تب قِطْعٌ کہتے ہیں پھر تراش کر چھیل کر صاف کریں تب بَرِيٌّ کہتے ہیں پھر سیدھا کریں تو قِدْحٌ کہتے ہیں۔ پھر پر اور پیکان لگا دیں تو سَهْمٌ کہتے ہیں)

دَعَا بِقَدَحٍ۔ ایک پیالہ منگایا۔

كَانَ يُسَوِّي الصُّفُوْفَ حَتّٰى يَدَعَهَا مِثْلَ الْقِدْحِ اَوِ الرَّقِيْمِ۔ آں حضرتؐ صفوں کو سیدھا کرتے ان کو تیر کی طرح یا کتاب کی سطر کی طرح کر دیتے۔

كَانَ يُقَوِّمُهُمْ فِي الصَّفِّ كَمَا يُقَوِّمُ الْقَدَّاحُ۔ حضرت عمرؓ لوگوں کو صف میں اس طرح برابر کرتے جیسے تیر بنانے والا تیر کو سیدھا کرتا ہے۔

فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوٰى بَطْنِيْ فَصَارَ كَالْقِدْحِ میں نے خوب دودھ پیا، یہاں تک کہ میرا پیٹ جو بھوک سے خالی ہو کر اندر گھس گیا تھا تیر کی طرح برابر ہو گیا۔

اِنَّهٗ كَانَ يُطْعِمُ النَّاسَ عَامَ الرَّمَادَةِ فَاتَّخَذَ قِدْحًا فِيْهِ فَرْضٌ۔ حضرت عمرؓ لوگوں کو جس سال قحط تھا کھانا کھلاتے، آپ نے ایک تیر بنایا تھا اس میں نشان کر دیا تھا (اس تیر کو کھانے کے پیالہ میں ڈال کر دیکھتے کہ کتنا کھانا ہے)۔

كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ۔ گویا صف کو تیر سے برابر کرتے (اسی طرح آں حضرتؐ برابر کرتے رہے یہاں تک کہ ہم خود صف کو برابر کرنا سمجھ گئے)۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ قَدَحٌ مِّنْ عِيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ يَبُوْلُ فِيْهِ بِاللَّيْلِ آنحضرتؐ کے پلنگ کے تلے ایک پیالہ لکڑی کا تھا جس میں رات کے وقت آپ پیشاب کیا کرتے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ گھر میں کسی ظرف میں پیشاب کرنا درست ہے اور یہ اس حدیث کے خلاف نہیں کہ اپنی پھوپی کھجور کی عزت کرو کیونکہ عزت کرنے سے یہ مراد ہے کہ اس کو پانی دو، اس کا پیوند لگاؤ، پھر جب اس کی لکڑی کاٹ لی تو اب اس کو کھجور نہیں کہیں گے۔ بعض لوگوں نے اس کوٹھری میں جس میں نماز پڑھی جاتی ہے پیشاب کا ظرف رکھنا مکروہ رکھا ہے اور شاید یہ

Marfat.com

وافعہ اس وقت کا ہو جب گھروں میں پاخانے نہ تھے تو رات کو دور جانا آپ کو دشوار ہوتا ہو گا۔ لیکن جب سے پاخانے گھروں میں بنائے گئے تو رات اور دن آپ ان ہی میں قضائے حاجت کیا کرتے۔ اب اختلاف اس میں ہے کہ پیشاب کی طرح پاخانہ کا ظرف بھی گھر میں رکھنا درست ہے یا نہیں۔ بعضوں نے کہا پاخانہ کا بھی وہی حکم ہے، بعضوں نے اس کو مکروہ رکھا ہے کیونکہ پاخانہ کثیف اور غلیظ اور بدبودار ہوتا ہے اب رات اور دن دونوں کا ایک ہی حکم ہے گو ظاہرا امام بخاری رح کی تبویب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رات ہی کے لئے یہ جواز خاص ہے گو دن کے وقت بے ضرورت اس سے باز رہنا بہتر ہے۔ دوسری حدیث میں جو ہے کہ فرشتے اس کوٹھری میں نہیں جاتے جس میں پیشاب ہو، وہ اس کے خلاف نہیں ہے۔ اس کے پیشاب ہونے سے اس حدیث میں یہ مراد ہے کہ دیر تک پیشاب دان رکھا رہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ پلنگ یا تخت کا رکھنا، اس پر سونا تواضع کے خلاف نہیں ہے)۔

لَوْشَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَ لِلنَّاسِ قِدْحَةَ ظُلْمَةٍ جَعَلَ لَهُمْ قِدْحَةَ نُوْرٍ۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو لوگوں کے لئے تاریکی نکالنے کی ایک چیز پیدا کرتا جیسے روشنی پیدا کرنے کے لئے ایک چیز ان کے لئے بنائی (یعنی چقماق جس سے آگ نکالتے ہیں عرب لوگ چقماق کے لوہے کو مِقْدَح اور مِقْدَحَة اور قَدَّاح اور قَدَّاحَة کہتے ہیں اور اس کے پتھر کو قَدَّاح اور صَوَّانَة کہتے ہیں)۔

قُدْحَة۔ ایک چلو۔

مِقْدَح۔ چمچہ اور برمہ جس سے لکڑی میں سوراخ کرتے ہیں (اس کو مِثْقَب بھی کہتے ہیں)۔

مِقْدَاح۔ وہ شخص جو لوگوں میں چغل خوری کرتا پھرے۔

قَدِيْح۔ شوربا جو دیگچی کے تلے رہ جائے اور شکل سے نکالا جائے۔

قَاتَلَ اللّٰهُ وَرْدَانًا وَقِدْحَتَهُ۔ اللہ وردان کو تباہ کرے اور اس کے دل کی بات نکالنے کو (جیسے چقماق سے آگ نکالتے ہیں یہ عمرو بن عاص رض نے کہا۔ انھوں نے اپنے غلام وَرْدَان سے رائے لی کہ میں کس کا ساتھ دوں معاویہ رض کا یا حضرت علی رض کا؟ وردان نے کہا اگر تم آخرت کی بھلائی چاہتے ہو تو علی رض کے ساتھ رہو اگر دنیا چاہتے ہو تو معاویہ رض کے ساتھ رہو اور میں سمجھتا ہوں کہ تم دنیا پر آخرت کو اختیار نہ کروگے۔ وردان نے جیسا کہا تھا وہی ہوا عمرو بن عاص نے دنیا کی خواہش کو آخرت کی بھلائی پر مقدم رکھا، معاویہ کی رفاقت اختیار کی اور مصر کی حکومت حاصل کی)۔

يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اَمِيْرٌ لَوْ قَدَحْتُمُوْهُ بِشَعْرَةٍ اَوْرَيْتُمُوْهُ۔ تم پر ایک ایسا شخص حاکم ہوگا اگر ایک بال تم اس پر مارو تو وہ سلگ اٹھے گا (اپنے دل کی بات ظاہر کردے گا۔ اس قدر ضعیف القلب اور کمزور ہوگا)۔

يَقْدَحُ قِدْرًا وَيَنْصِبُ اُخْرٰى۔ ایک دیگچی میں سے نکالے گا اور دوسری چڑھائے گا۔

قَدَحَ الْقِدْرَ۔ دیگچی میں سے نکال لیا (یعنی چمچے سے)۔

مِقْدَحَة۔ چمچہ۔

اِقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكِ۔ اپنی ہانڈی میں سے ایک چمچہ بھر کر دے۔

اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَقْدَحَ عَيْنِيْ۔ میں چاہتا ہوں آنکھ میں قدح کراؤں (نزول کا پانی اس میں سے نکلوا ڈالوں)

اَتَقَلْقَلُ تَقَلْقُلَ الْقِدْحِ فِي الْجَفِيْرِ الْفَارِغِ وَاِنَّمَا قُطْبُ الرَّحٰى تَدُوْرُ عَلَيَّ۔ اس طرح خل خل کر رہے ہو جیسے ایک اکیلا تیر خالی ترکش میں خل خل کرتا رہتا ہے اور چکی کا پاٹ تو مجھ پر گھوم رہا ہے (یعنی

Marfat.com

اسلام کی چکی میں چلا رہا ہوں، یہ حضرت علیؓ نے فرمایا، جب لوگوں کو جنگ کے لئے اٹھنے کی ترغیب دی اور انھوں نے سستی کی)۔

وَرَجُلٌ حَفِظَ حُرُوفَهٗ وَضَيَّعَ حُدُوْدَهٗ وَاَقَامَهٗ اِقَامَةَ الْقِدْحِ۔ اور ایک وہ شخص جس نے قرآن کے لفظ تو یاد کر لئے لیکن اس کے احکام پر عمل نہ کیا اور کھیل کے تیر کی طرح اس کو رکھا۔

كَاَنَّهُمُ الْقِدَاحُ قَدْ بَرَاهُمُ الْخَوْفُ۔ وہ زاہد لوگ تیروں کی طرح ہیں جن کو خوفِ الٰہی نے تراش ڈالا ہے (یعنی دُبلے اور لاغر ہیں)۔

قَدٌّ۔ کاٹنا لمبا پھاڑنا طے کرنا۔

تَقْدِيْدٌ کے بھی یہی معنے ہیں۔ اور ٹکڑے ٹکڑے کرنا سکھانے کے لئے۔

قَدِيْدٌ۔ وہ گوشت جو ٹکڑے ٹکڑے کر کے سکھانے کے لئے رکھا جائے۔

اِنْقِدَادٌ۔ پھٹ جانا۔

تَقَدُّدٌ۔ گروہ گروہ ہو جانا الگ الگ رائے الگ الگ خواہش والے، سوکھ جانا، متفرق ہو جانا، دُبلا ہو جانا۔

اِقْتِدَادٌ۔ چیرنا، پھاڑنا، تدبیر، تمیز۔

اِسْتِقْدَادٌ۔ ہمیشگی، استقامت۔

قَدٌّ۔ بکری کے بچہ کی کھال، آدمی کی قامت، تقطیع کوڑا، مقدار۔

مَوْضِعُ قِدِّهٖ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ جتنی جگہ میں کوڑا رکھا جاتا ہے اتنی جگہ بہشت کی ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

قِدٌّ۔ بکسرۂ قاف کوڑا اور چمڑے کا تسمہ جس سے جوتی ٹانکتے ہیں اور قیدی کو باندھتے ہیں۔ اگر بہ فتحۂ قاف پڑھیں تو ترجمہ یہ بھی ہوگا کہ اس کی قامت کے برابر جگہ بہشت میں دنیا و مافیہا سے بہتر ہے)۔

كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ شَدِيْدَ الْقِدِّ۔ ابوطلحہ کی کمان کا چلّہ بہت سخت ہوتا (یہ جب ہے کہ قِدّ بکسرۂ قاف ہو) یا ابوطلحہ کمان بہت زور سے کھینچتے (بڑی قوت سے تو ان کا تیر بہت دُور جاتا یہ جب ہے کہ قَدّ بہ فتحۂ قاف پڑھیں)۔

نَهٰى اَنْ يُّقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ۔ تسمہ کو دو انگلیوں کے بیچ میں رکھ کر کاٹنے سے منع فرمایا (ایسا نہ ہو چمڑا کاٹنے کی نہرنی انگلیوں میں لگ جائے)۔

اَلْاَمْرُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كَقَدِّ الْاُبْلُمَةِ۔ حکومت اور خلافت ہم میں تم میں اس طرح ہے جیسے کھجور کے پتے کو لمبا چیر کر دو ٹکڑے کریں (تو دونوں طرف آدھوں آدھ رہتا ہے مطلب یہ ہے کہ خلافت میں ہمارا تمہارا حصہ برابر رہے)۔

كَانَ اِذَا تَطَاوَلَ قَدَّ وَاِذَا تَقَاصَرَ قَطَّ۔ حضرت علی رضؓ جب طول میں ضرب لگاتے تو دو ٹکڑے کر دیتے اور جب عرض میں مارتے تو بھی کاٹ دیتے۔

قَدَّدَ لَحْمًا۔ گوشت کاٹا۔

اِنَّ امْرَاَةً اَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَدْيَيْنِ مَرْضُوْفَيْنِ وَقَدٍّ۔ ایک عورت نے آنحضرتؐ کو دو بکری کے بچے گرم پتھر پر بھونے ہوئے اور ایک مشکیزہ (دودھ کا) بھیجا۔

كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ الْقَدَّ۔ بکری کے بچہ کی کھال کھا لیتے تھے (جب زمانۂ قحط میں کچھ کھانے کو نہ ملتا)۔

اُتِيَ بِالْعَبَّاسِ يَوْمَ بَدْرٍ اَسِيْرًا وَّلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فَنَظَرَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيْصًا فَوَجَدُوْا قَمِيْصَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ يُقَدُّ عَلَيْهِ فَكَسَاهُ اِيَّاهُ۔ بدر کی جنگ میں حضرت عباس کو گرفتار کر کے لائے وہ بالکل ننگے تھے (انگ پر کرتہ نہ تھا) آں حضرتؐ نے ان کے لئے ایک کرتہ تلاش کیا (جو ان کے بدن پر ٹھیک اُترے) لوگوں نے عبداللہ بن ابی منافق

Marfat.com

کا کرتہ اُن کے جسم کے موافق پایا، آں حضرتؐ نے وہی کرتہ اُن کو پہنا دیا (پھر جب عبد اللہ بن اُبی مر گیا تو آنحضرتؐ نے اس کا احسان اُتارنے کے لئے اپنا کرتا اس کو پہنا دیا)۔

كَانَ يَتَزَوَّدُ قَدِيْدَ الظِّبَاءِ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ ہرن کا سُکھایا ہوا گوشت وہ توشہ میں رکھتے تھے حالانکہ احرام باندھے ہوئے تھے (معلوم ہوا کہ محرم کو جنگلی جانور کا گوشت کھانا منع نہیں ہے البتہ شکار کرنا منع ہے)

رُبَّ اٰكِلِ عَبِيْطٍ سَيُقْدُّ عَلَيْهِ وَشَارِبٍ صَفْوٍ سَيَغَصُّ کبھی اچھا تندرست جانور کا تازہ گوشت کھانے والا پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کبھی صاف سُتھرا پانی پینے والے کو بھی اُچھو ہو جاتا ہے۔

قُدَاد۔ پیٹ کی بیماری۔

فَجَعَلَهُ اللّٰهُ حَبَنًا وَقُدَادًا۔ اللہ تعالےٰ نے اُس کو استسقا اور پیٹ کی بیماری کر دی۔

لَا يُسْهِمُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ لِلْعَبْدِ وَلَا الْاَجِيْرِ وَلَا الْقَدِيْدِيِّيْنَ۔ لوٹ کے مال میں غلام اور مزدور اور کام کاج کرنے والوں کا (جیسے لوہار، بڑھئی اور معمار وغیرہ ہیں) حصہ لگایا جائے گا (انعام کے طور پر اگر ان کو کچھ دیدیا جائے تو یہ اور بات ہے باقی حصہ اُن ہی لوگوں کا لگایا جائے گا جو مجاہدین ہیں (یہ قُدَيْد سے نکلا ہے یا قَدِيْد سے یعنی چھوٹی کملی۔ اور عرب لوگ کسی کو گالی دیتے ہیں تو کہتے ہیں یا قَدِيْدِيُّ یا قُدَيْدِيُّ۔ بعضوں نے کہا یہ تَقَدُّدٌ سے نکلا ہے بمعنی کٹ جانے اور جُدا ہونے کے چونکہ یہ لوگ ملکوں میں متفرق رہتے ہیں ان کے کپڑے ٹکڑے ٹکڑے پھٹے پُرانے ہوتے ہیں)

قُدَيْد۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان۔

مَقَدِّيٌّ۔ وہ شراب جو پکاتے پکاتے آدھی رہ جائے (اس کو مُنَصَّفْ بھی کہتے ہیں)۔

مَا يَجْعَلُ قَدَّكَ اِلٰى اَدِيْمِكَ (یہ ایک مثل ہے اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی اپنے اندازے سے باہر ہو جائے اور ایک چھوٹی سی بات کو بڑی کر لے۔

اَكْلُ الْقَدِيْدِ الْغَابِّ يُهْدِمُ الْبَدَنَ سُکھائے ہوئے بدبودار گوشت کھانے سے جسم ناتوان ہو جاتا ہے

مِقْدَاد۔ مشہور صحابی ہیں، ان کے باپ کا نام اَسْوَد تھا۔ حبشہ کی طرف ہجرت کی، غزوۂ بدر میں شریک ہوئے، مصر کی فتح میں بھی شریک تھے۔

قَدْرٌ۔ اور قَدَرٌ۔ فیصلہ کرنا، حکم کرنا، تقسیم کرنا، تنگ کرنا، جمع کرنا، روک رکھنا، تعظیم کرنا۔

قَدْرٌ اور قُدْرَةٌ اور مَقْدِرَةٌ اور مِقْدَارٌ اور قَدَارَةٌ اور قُدُوْرَةٌ اور قُدُوْرٌ اور قِدْرَانٌ اور قُدَارٌ اور قِدَارٌ۔ توانا ہونا، کر سکنا، قیاس کرنا، اندازہ کرنا۔

تَقْدِيْرٌ۔ اندازہ کرنا، قیاس کرنا، قادر بنانا، روزی کا تنگ کرنا، فکر کرنا، سوچنا، فیصلہ کرنا، حکم دینا ٹھہرا لینا۔

مُقَادَرَةٌ۔ قیاس کرنا۔

اِقْدَارٌ۔ قادر بنانا۔

تَقَدُّرٌ۔ تیار ہونا۔

اِنْقِدَارٌ۔ اندازے کے موافق آنا۔

اِسْتِقْدَارٌ۔ تقدیر کی درخواست کرنا۔

اِقْتِدَارٌ۔ قادر ہونا، کر سکنا۔

قَادِرٌ اور مُقْتَدِرٌ اور قَدِيْرٌ۔ یہ سب اللہ تعالےٰ کے نام ہیں۔

قَدَرٌ یا قَدْرٌ۔ اللہ تعالیٰ کا حکم اور فیصلہ۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ۔ یعنی وہ رات جس میں روزی کا فیصلہ ہوتا ہے اور موت و زیست اور دوسری باتوں کا۔ یہ رات ہر سال میں ایک بار آتی ہے کبھی کسی مہینہ میں

Marfat.com

کبھی کسی مہینہ میں یا رمضان کی اخیر دس راتوں میں یا بیچ کے دے ہے میں یا طاق راتوں میں۔

فَاقْدُرُوْا وَبَیِّنُوْہُ۔ اس کو میری تقدیر میں کر دے میری قسمت میں لکھ دے اور اس کو آسان کر دے۔

فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَہٗ۔ اگر ابر آ جائے یا چاند چھپ جائے (کسی وجہ سے نظر نہ آسکے) تو شمار پورا کرلو (یعنی تیس دن کا مہینہ سمجھ لو۔ اس سے زیادہ والا مہینہ نہیں ہو سکتا۔ بعضوں نے کہا چاند کی منزلوں کا حساب کر کے معلوم کر لو کہ مہینہ ۲۹ دن کا ہے یا ۳۰ دن کا۔ مگر یہ اُن لوگوں کے لئے خاص حکم ہوگا جو علمِ نجوم رکھتے ہیں، اور عام آدمیوں کے لئے یہ حکم ہے کہ تیس دن پورے کرلیں، اور صحیح یہ ہے کہ عام اور خاص سب کے لئے یہ حکم ہے کہ تیس دن پورے کرلیں تو شرع میں رویت کا اعتبار ہے علم نجوم سے کوئی غرض نہیں ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ دوسری روایت میں یوں ہے۔ شعبان کے ۳۰ دن پورے کرو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ چاند کو ابر کے تلے فرض کر کے اس دن روزہ رکھو حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ دوسری حدیث میں شک کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے)۔

فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِیَۃِ الْحَدِیْثَۃِ السِّنِّ اب غور کرو کہ نو عمر چھوکری کتنی دیر تک کھیل تماشا دیکھنا چاہے گی۔

کَانَ یَتَقَدَّرُ فِیْ مَرَضِہٖ اَیْنَ اَنَا الْیَوْمَ آخِرَتْ اپنی بیماری میں حساب لگاتے تھے آج میں کس بیوی کے پاس رہوں گا (آپ کی مرضی یہ تھی کہ میں حضرت عائشہ رضؓ کے پاس رہوں آخر دوسری بیویوں نے اس کو سمجھ کر آپ کو اجازت دی کہ بیماری بھر آپ حضرت عائشہ رضؓ کے پاس رہیں)۔

اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ۔ میں تجھ سے یہ چاہتا ہوں کہ تو اس کی قدرت مجھ کو عطا فرمائے، یا چونکہ تو ہر شے پر قادر ہے اس لئے مجھ کو بھی اس کام پر قدرت عطا فرما۔

اِنَّ الذَّکٰوۃَ فِی الْحَلْقِ وَاللَّبَّۃِ لِمَنْ قَدَرَ۔ ذبح کرنا حلق اور دگدگی کے درمیان ہے اس شخص کے لئے جو ایسا کرنے پر قادر ہو (اگر کوئی جانور بھاگ نکلے اور پکڑا نہ جا سکے یا کنویں میں گر پڑا ہو تو جہاں ہو سکے بسم اللہ کہہ کر اس کو زخمی کر دے یہی کافی ہے)۔

اَمَرَنِیْ مَوْلَایَ اَنْ اُقَدِّرَ لَحْمًا۔ مجھ کو میرے مالک نے یہ حکم دیا کہ میں گوشت کی ایک ہانڈی پکاؤں۔

فَوَجَدُوْا قَمِیْصَ ابْنِ اُبَیٍّ یَقْدُرُ عَلَی الْعَبَّاسِ یا یُقَدَّرُ عَلَی الْعَبَّاسِ۔ دیکھا تو عبد اللہ بن اُبی (منافق) کا کرتہ حضرت عباس کے ٹھیک آتا ہے (حضرت عباس رضؓ بہت دراز قامت آدمی تھے اسی طرح عبد المطلب ان کے والد اسی طرح حضرت عبد اللہ آں حضرتؐ کے والد ماجد)۔

یَقْدُرُ عَلَیْہِ۔ اُن پر ٹھیک آتا تھا (یعنی طول اور عرض میں)۔

لَئِنْ قَدَرَ عَلَیَّ لَیُعَذِّبَنِّیْ یا قَدَّرَ عَلَیَّ۔ اگر کہیں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تنگ پکڑ لیا مجھ پر قدرت پائی تو ضرور مجھ کو عذاب کرے گا (اس کو اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شک نہ تھا کیونکہ ایسا شک تو کفر ہے اور کافر کی مغفرت نہیں ہو سکتی، بلکہ سخت دہشت اور خوف کی حالت میں اس کی زبان سے یہ کلمہ نکل گیا جب عقل ٹھکانے نہ تھی اس لئے مغفرت کے قابل ہوا۔ بعضوں نے کہا اس کو اللہ تعالیٰ کی ایسی قدرت کا علم نہ تھا کہ اُڑائی ہوئی راکھ کے ذروں کو پھر اکٹھا کر دے سکتا ہے تو وہ جاہل تھا نہ منکر، اور جاہل کافر نہیں ہوتا بلکہ منکر کافر ہوتا ہے۔

مترجم کہتا ہے اس کی مثال وہ قصہ ہے جو حضرت مولانائے رُوم نے مثنوی میں نقل کیا ہے کہ ایک گڈریا اپنے جھونپڑے میں یوں کہہ رہا تھا "یا اللہ! اگر تو میرے پاس آئے تو میں تجھ کو اچھا اچھا دودھ پلاؤں تیرے لئے

Marfat.com

اچھے سے اچھا بچھونا کروں، تیرے پاؤں دباؤں، تیرے
سر کی جوئیں دیکھتا رہوں۔ حضرت موسیٰؑ نے یہ سنکر اس کو ڈانٹا
ہائیں یہ کیا کفر بکتا ہے؟ بارگاہِ الٰہی سے حضرت موسیٰؑ پر وحی
آئی، موسیٰ تم نے اس کو ایسا کہنے کیوں نہ دیا ہم اس کی محبت
کی باتیں سن سن کر خوش ہو رہے تھے تو یہ گویا جاہل تھا
وہ اپنے علم کے موافق پروردگار کو ایسا ہی سمجھا جب اس کو
علم حاصل ہوا ہوگا تو توبہ کی ہوگی۔ بعضوں نے کہا یہ واقعہ
اُس زمانہ کا ہے جب پیغمبروں کے آنے کا سلسلہ کٹ گیا تھا اور
عام لوگوں کو نجات کے لئے صرف توحید کافی تھی)

لَا یَقْدِرُ عَلَى السُّجُوْدِ یَسْجُدُ لِلرَّکْعَةِ الْاٰخِرَةِ سَجْدَتَیْنِ۔ سجدہ نہ کر سکے ہجوم کی وجہ سے تو اخیر رکعت کے بعد دو سجدے کرلے۔

لَیْسَ فِیْهِ حُجَّةٌ لِاَهْلِ الْقَدَرِ۔ یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ۔ اس میں معتزلہ کی کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے سعید اور نیک بخت کیا ہے ان کو اپنی عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے۔

عَلٰی اَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِیْنَ سَنَةً۔ تم اس کام پر مجھ کو ملامت کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے چالیس برس پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا (یعنی لوح محفوظ میں یا توراۃ میں کیونکہ علم الٰہی میں تو ازل سے یہ موجود تھا۔ یہ حضرت آدمؑ نے حضرت موسیٰؑ کو جواب دیا تھا۔ جب حضرت موسیٰؑ نے ان کو ملامت کی، کہ تمہاری نافرمانی کی وجہ سے ہم سب مصیبت میں پڑ گئے بہشت سے نکلنا پڑا۔

مترجم کہتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی ملامت صحیح اور درست تھی اور حضرت آدمؑ کا جواب بھی صحیح اور مُسکت تھا لیکن صرف ٹالنا تھا کیونکہ علم اور تقدیر الٰہی سے بندے کو کیا واسطہ، بندہ جو کام کرتا ہے وہ ظاہرا اپنے اختیار سے کرتا ہے اسی لئے مدح وثنا یا ذم وہجا کا مستحق ہوتا ہے۔ اگر حضرت آدمؑ کے جواب کے موافق ہر ایک زانی اور شرابی اور چور کہے کہ مجھ پر کیا ملامت کرتے ہو یہ تو خداوند تعالیٰ نے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا تو پھر کسی بندے کو نہ برا بھلا کہہ سکتے ہیں نہ شرعی سزا دے سکتے ہیں وفی ذالک ابطال الدین وتعطیل الشرع المتین۔

اَوَّلُ مَنْ قَالَ بِالْقَدَرِ۔ پہلے جس نے تقدیر کا انکار کیا (انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ کو ازل میں یہ علم نہ تھا کہ ایسا ہوگا ایسا ہوگا بلکہ ہر بات کا علم اُس کے وقوع کے بعد ہوا۔ اس قسم کے قدریہ گزر گئے اب نہیں رہے لیکن بعد کے قدریہ اور معتزلہ تقدیر کے تو قائل ہیں پر خیر کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور شر کو بندے کی مخلوق جانتے ہیں اور بندے کو اپنے افعال میں پورا قادر اور اپنے افعال کا خالق سمجھتے ہیں ان کو مجوس سے تشبیہ دی، جیسے مجوسی کہتے ہیں کہ خیر کا خالق یزدان ہے اور شر کا اہرمن یعنی شیطان)۔

نَتَنَازَعُ فِی الْقَدَرِ۔ ہم تقدیر میں جھگڑ رہے تھے

اَلْاِیْمَانُ بِالْاَقْدَارِ۔ تقدیروں پر ایمان لانا۔

کُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْکَیْسُ ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی (بیوقوفی کم عقلی) اور دانائی (ہوشیاری عقلمندی)۔

لِشَیْءٍ قُضِیَ عَلَیْهِمْ مِنْ قَدَرٍ سَبَقَ اَوْ فِیْمَا یَسْتَقْبِلُوْنَ بِهٖ مِمَّا اَتَاهُمْ نَبِیُّهُمْ۔ کیا یہ کسی تقدیر کی وجہ سے ہے جس کا فیصلہ پہلے ہی کر دیا گیا تھا یا یہ باتیں آئندہ ہوتی ہیں جو اُن کے پیغمبر نے ان کو بتلائیں

اُقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ۔ دجال کے دن کا اندازہ کر لو (اس کا ایک دن ایک برس کا ہوگا تو اس دن ساتوں کا حساب کرکے نماز پڑھ لو۔ مثلاً طلوع فجر کے آٹھ گھنٹے کے بعد ظہر پڑھ لو پھر تین گھنٹے بعد عصر پڑھ لو پھر تین گھنٹے بعد مغرب پڑھ لو پھر دو گھنٹے بعد عشاء پڑھ لو پھر آٹھ گھنٹے

Marfat.com

بعد دوسری فجر کی نماز ادا کرو۔ اسی طرح سال بھر کی نمازیں ساعتوں کا حساب کر کے اس دن پڑھو۔ کل نمازیں اس دن تقریباً اٹھارہ سو ہوں گی اور چونکہ آج کل گھڑیاں معرفت اوقات کے لئے نکل آئی ہیں اس لئے عوام کو بھی وقت پہچاننے میں دقت نہ ہوگی۔ البتہ اگر کوئی شخص اکیلا جنگل میں ہوگا یا دیہات میں اور وہاں گھڑی نہ ہوگی تو اوقات کے پہچاننے میں بڑی دقت کا سامنا ہوگا اور ترتیب بھول جانے کا بھی اندیشہ رہے گا۔ مگر مقصود اللہ جل جلالہ کی عبادت ہے بندہ جس وقت اس کو ادا کرے وہ اپنے کرم و رحم سے قبول کر لے گا۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا۔ بعضوں نے کہا: سال بھر کا دن ہونے سے یہ مطلب ہے کہ وہ ایسی مصیبت اور تکلیف کا دن ہوگا گویا ایک دن سال بھر کی طرح معلوم ہوگا مگر یہ تاویل خود حدیث سے رد ہوتی ہے۔ جب صحابہ نے پوچھا کیا اس دن ہم پانچ ہی نمازیں پڑھیں، تو آپ نے فرمایا نہیں وقت کا حساب کر کے پڑھو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن علاقوں میں چھ ماہ کا دن اور چھ ماہ کی رات ہوتی ہے مثلاً سائبیریا وغیرہ وہاں بھی اسی طرح نماز کے اوقات معین کر لینے چاہئیں)۔

یتطیب ما قدر علیہ۔ جو ہو سکے وہ خوشبو لگائے۔

ترکتم قدرکم لا شیء فیھا وقدر القوم حامیۃ تفور۔ اے اوس کے لوگو تم نے اپنی ہانڈی خالی چھوڑ دی اس میں کچھ نہیں ہے (اپنے حلیفوں بنی قریظہ کی کچھ سفارش نہ کی) اور دوسری قوم خزرج والوں کی ہانڈی گرم ہے جوش مار رہی ہے (خزرج والوں میں سے عبد اللہ بن ابی نے بنی قینقاع یہودیوں کی سفارش کی، آنحضرتؐ نے ان کو چھوڑ دیا)۔

واقدر بذرعک۔ اپنی طاقت کے موافق اندازہ کر۔

لا یقدر قدرہ۔ اس کی مرتبہ کے موافق قدر نہیں ہوتی۔

بقدر المصطفی۔ آں حضرتؐ کی شان اور مرتبہ کے موافق۔

یقدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم حق قدرہ۔ آں حضرتؐ کی تعظیم جیسی شایان ہے ویسی کی جائے گی۔

التمسوا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر من رمضان۔ شب قدر کو رمضان کے اخیر دہے میں تلاش کرو (اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ شب قدر رمضان کی اخیر دس راتوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ بعضوں نے کہا سال بھر میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ تو جو شخص ایک سال پورے ہر شب کو عبادت کرے اس کو شب قدر یقیناً ملے گی)

لا اقدرہ اللہ۔ اللہ اس کو قدرت نہ دے۔

تسحرنا معہ ثم قمنا الی الصلوۃ قلت کم کان قدر ذلک قال قدر خمسین آیۃ۔ ہم نے آنحضرتؐ کے ساتھ سحری کھائی۔ اس کے بعد صبح کی نماز کے لئے اٹھے، میں نے پوچھا سحری اور نماز میں کتنا فاصلہ تھا انہوں نے کہا اتنا جتنی دیر میں کوئی پچاس آیتیں پڑھے (پچاس آیتیں پانچ منٹ میں پڑھی جاتی ہیں، معلوم ہوا کہ سحری صبح کے قریب کھانا سنت ہے نہ یہ کہ بہت رات رہے اور جس شخص کو صبح کی معرفت اچھی طرح نہ ہو اس کے لئے یہ حدیث نہیں ہے اس کو احتیاطاً ایسے وقت میں سحری کھا لینا چاہئے جب صبح طلوع ہونے کا گمان نہ ہو۔

مترجم کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الآیۃ۔ تو ہر شخص کو اس وقت تک سحری کھانا درست ہے جب تک اس کی نظر میں صبح نہ کھلے اگر حقیقت میں صبح ہو بھی گئی ہو لیکن اس کی نظر میں یہ معلوم ہو کہ ابھی رات ہے اور صبح نہیں ہوئی اور وہ کچھ کھا پی لے تو اس کا روزہ صحیح ہو جائے گا اور مؤید ہے

Marfat.com

اس کے وہ حدیث کہ اگر کسی کے ہاتھ میں کھانے کا پیالہ ہو اور صبح کی اذان ہو تو اپنی حاجت پوری کرے یعنی کھا کر روزہ رکھ لے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر ہر طرح آسانی رکھی ہے)۔

وَلٰكِنْ لِيَقُلْ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ۔ (جب کوئی مصیبت آئے تو یوں نہ کہے، اگر میں ایسا کرتا تو یہ مصیبت نہ آتی) بلکہ یوں کہے ہر کام اللہ کی تقدیر اور اس کے حکم سے ہے اس نے جو چاہا سو کیا۔

وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَدْرَ مَا يَسِيرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ۔ (آنحضرتؐ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے) جب سورج بلند اور صاف ہوتا اور غروب تک سوار آدمی چھ میل تک جا سکتا۔

اَلْقَدَرُ سِرٌّ مِّنَ الْاَسْرَارِ۔ تقدیر اللہ کا ایک راز ہے (جس کا سمجھنا دشوار ہے اور اس میں سوالات اور بحث کرنا منع ہے)۔

قَدَرْتُ الشَّيْءَ یا قَدِرْتُ الشَّيْءَ فَهُوَ قَدْرٌ میں اس چیز پر قادر ہوں وہ میری قدرت میں ہے۔

اَللّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ۔ اللہ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے (یعنی اس سے زیادہ جتنی قدرت تو اس پر رکھتا ہے)۔

اَهْلُ الْقَدَرِ۔ قدریہ لوگ (معتزلہ)۔

اَنْزَلَ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ جُمْلَةً وَّاحِدَةً مِّنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ۔ اللہ تعالیٰ نے سارا قرآن لوح محفوظ سے نزدیک والے آسمان پر اتارا شب قدر میں (جیسے فرمایا اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ) پھر حضرت جبرئیلؑ اس میں سے تھوڑا تھوڑا لے کر آنحضرتؐ پر اتارتے تھے (جو ۲۳ سال میں پورا ہوا)۔

اَلْعَالِمُ مَنْ عَرَفَ قَدْرَهٗ وَكَفٰى بِالْمَرْءِ جَهْلًا اَنْ لَّا يَعْرِفَ قَدْرَهٗ۔ عالم وہ شخص ہے جو اپنا درجہ اور مرتبہ پہچانتا ہو اور جاہل ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ آدمی اپنا مرتبہ نہ پہچانے (اور جو واقعی اس کا مرتبہ ہو اس سے اپنے آپ کو بڑھ کر سمجھے)۔

اَللّٰهُ قَادِرٌ اَنْ يُّدْخِلَ الدُّنْيَا كُلَّهَا فِي الْبَيْضَةِ وَلَا تَصْغُرُ الدُّنْيَا وَلَا تَكْبُرُ الْبَيْضَةُ (ایک شخص نے امام جعفر صادق رضؓ سے پوچھا) کیا اللہ تعالیٰ اس امر پر قادر ہے کہ ساری دنیا کو ایک انڈے کے اندر کر دے اور پھر نہ دنیا چھوٹی کی جائے نہ انڈا بڑا کیا جائے۔ (مطلب یہ ہے کہ محال سے بھی اس کی قدرت متعلق ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ لیکن امام نے فرمایا کہ اللہ کی قدرت سے یہ امر ممتنع نہیں ہے حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف عجز کی نسبت کرنا بے ادبی ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ وہ ہر شے پر قادر ہے جیسے اس نے قرآن میں فرمایا محال اگر کوئی شے ہے تو وہ اس پر بھی قادر ہے اور جو شے ہی نہیں (مثلاً شریک باری یا ایک ہی عدد زوج و فرد ہونا اجتماع نقیضین یا ارتفاع نقیضین وغیرہ) تو اس پر قادر ہونے کا سوال کرنا خود ایک بے وقوفی اور نادانی کی نشانی ہے۔ بعضوں نے کہا وہ ہر محال پر بھی قادر ہے مگر اپنی طرح دوسرا خدا پیدا کرنے پر۔ بس ایک یہی مستثنیٰ ہے)۔

لَمَّا سَاقَنِي الْقَضَاءُ اِلٰى بِلَادِ الْغُرْبَةِ وَحَصَّلَنِي الْقَدَرُ فِيْهَا۔ جب قضائے الٰہی مجھ کو پردیس میں لے گئی اور تقدیر نے مجھ کو وہاں پہنچایا۔

اِنَّ اللّٰهَ قَدَّرَ التَّقَادِيْرَ وَدَبَّرَ التَّدَابِيْرَ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ اٰدَمَ بِاَلْفَيْ عَامٍ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے تقدیریں کر دی تھیں اور تدبیریں۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَدَرِيٌّ۔ تقدیر کا منکر بہشت میں نہیں جائے گا۔

اَلتَّقْدِيْرُ وَاقِعٌ عَلَى الْقَضَاءِ بِالْاِمْضَاءِ جو

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے ازل میں فیصلہ کر دیا ہے تقدیر اسی کے موافق ظاہر ہو گی۔

سُئِلَ عَنِ الْقَدَرِ فَقَالَ طَرِيقٌ مُظْلِمٌ فَلَا تَسْلُكُوهُ وَبَحْرٌ عَمِيقٌ فَلَا تَلِجُوهُ وَسِرُّ اللهِ فَلَا تَتَكَلَّفُوهُ۔ ایک شخص نے آپ سے تقدیر کو پوچھا فرمایا اندھیرا راستہ ہے اس میں مت چلو اور گہرا سمندر ہے اس میں مت گھسو اور اللہ کا ایک راز ہے اس کو دریافت کرنے کے لئے تکلیف مت اٹھاؤ۔

سُئِلَ عَنِ الْقَدَرِ فَقَالَ هُوَ تَقْدِيرُ الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ قَضَاهَا وَفَصَّلَهَا۔ ابن عباس رضؓ سے سوال ہوا، تقدیر کیا ہے؟ فرمایا پہلی بار اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں کا اندازہ کیا پھر ان کا فیصلہ کیا اور جدا جدا کیا (یعنی اجمالاً پہلے ایک نقشہ قرار دیا وہ قدر ہے پھر تفصیل کے ساتھ ہر ایک چیز کا جدا جدا وہ قضا ہے)۔

النَّاسُ فِي الْقَدَرِ عَلَى ثَلٰثَةِ مَنَازِلَ۔ (امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا) تقدیر میں لوگوں کے تین طریق ہیں (جو شخص بندوں کا بالکل اختیار سمجھے، اس نے اللہ تعالیٰ کو نقصان پہنچانا چاہا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف ایسے کام کی نسبت دے جس سے وہ پاک ہے (مثلاً برے کام کو اس کی طرف منسوب کرے اگرچہ خالق خیر و شر کا وہی ہے) اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور جو شخص یوں کہے اگر میں نجات پاؤں تو یہ اللہ کا فضل و کرم ہے اور اگر عذاب دیا جاؤں تو یہ اس کا عدل و انصاف ہے ظلم نہیں ہے اس نے اپنے دین و دنیا کو تباہی سے بچا لیا۔

قَدْرُ الرَّجُلِ عَلَى قَدْرِ هِمَّتِهِ۔ آدمی کا مرتبہ اس کی ہمت کے موافق ہوتا ہے (جتنی بلند ہمت ہو اور مقصد عالی ہو اتنا ہی اس کا درجہ لوگوں کی نظر میں بلند ہوتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی کو صرف اپنے پیٹ کی فکر ہو دوسروں سے کوئی غرض نہ ہو تو اس کا مرتبہ نہایت حقیر ہو گا بنسبت اس آدمی کے جو اپنے ساتھ دوسروں کی پرورش کی بھی فکر کرتا ہو۔ اسی طرح جو آدمی اپنے گھر کی اصلاح چاہتا ہے وہ اس سے کم درجہ ہے جو ایک محلہ کی اصلاح چاہتا ہے، پھر وہ اس سے کم ہے جو ایک شہر کی اصلاح چاہتا ہے علیٰ ہذا القیاس)۔

بَيْنَ الْجَبْرِ وَالْقَدَرِ مَنْزِلَةٌ بَيْنَ الْمَنْزِلَتَيْنِ (نہ بندہ بالکل مجبور ہے نہ بالکل قادر ہے، بیچ بیچ میں ایک درجہ ہے (جو اہل سنت اور اہل حق کا مذہب ہے۔ قدریہ کہتے ہیں بندہ بالکل اپنے افعال میں قادر ہے اور جبریہ کہتے ہیں بندہ جمادات کی طرح بالکل مجبور ہے دونوں فرقے گمراہ ہیں)

قُدْسٌ یا قُدُسٌ پاک ہونا، برکت والا ہونا۔

تَقْدِيسٌ۔ پاک کرنا، متبرک قرار دینا، پاکی بیان کرنا۔

تَقَدُّسٌ۔ پاک ہونا۔

قَادِسِيَّةٌ۔ ایک موضع ہے کوفہ کے قریب۔

قُدُّوسٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ اکثر استعمال بضمہ قاف ہے اور بفتحہ کم الفاظ اس وزن پر آئے ہیں۔

اَلْاَرْضُ الْمُقَدَّسَةُ۔ شام کا ملک۔

بَيْتُ الْمَقْدِسِ یا اَلْبَيْتُ الْمُقَدَّسُ یا بَيْتُ الْقُدُسِ۔ شام کے ملک کی وہ مسجد جو حضرت سلیمانؑ نے بنوائی تھی، اب تو ایک شہر کا نام ہو گیا ہے جہاں یہ مسجد واقع ہے اس کو مدینۃ القدس بھی کہتے ہیں۔

فَاَخْرَجَنِي اِلٰى اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ۔ مجھ کو پاک اور برکت والی زمین میں لے چل (یا لے گیا اگر فَاَخْرَجَنِي ہو)

حَدِيثٌ قُدْسِيٌّ۔ اللہ کا وہ ارشاد جو آنحضرتؐ کو خواب میں بتلایا گیا یا الہام ہوا بغیر فرشتہ کے توسط کے اور آپ نے طبع زاد الفاظ میں اپنی امت سے بیان فرمایا اس میں اور قرآن میں یہ فرق ہے کہ قرآن کے الفاظ اور معانی

Marfat.com

دونوں اللہ کی طرف سے آئے ہیں اور اللہ کا کلام ہیں اور حدیث قدسی کا صرف مضمون اللہ کی طرف سے ہوتا ہے ان میں الفاظ کی خصوصیت نہیں دیکھی جاتی۔

اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ۔ پاک روح (یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام) نے میرے دل میں پھونکا۔

لَا قُدِّسَتْ اُمَّۃٌ لَا یُؤْخَذُ لِضَعِیْفِھَا مِنْ قَوِیِّھَا۔ وہ امت کبھی پاکیزہ نہیں ہو سکتی (یا پاکیزہ نہ ہو) بددعا ہے اس کے لئے جس میں کمزور کا حق زبردست سے نہیں دلایا جاتا (اس میں عدالت اور انصاف نہیں۔ زبردست جتنا چاہے غریبوں پر ظلم کرے کوئی اس کو روکنے والا اور سزا دینے والا نہ ہو)۔

اِنَّہٗ اَقْطَعَہٗ حَیْثُ یَصْلُحُ لِلزَّرْعِ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ یُعْطِہٖ حَقَّ مُسْلِمٍ۔ قدس پہاڑ کی وہ زمین آپ نے ان کو مقطعہ کے طور پر دی جو زراعت کے لائق ہو لیکن کسی دوسرے مسلمان کا حق ان کو نہیں دلایا۔

قُدْس۔ ایک پہاڑ ہے مشہور جس کو قدیس بھی کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا صحیح قُرس ہے اور قریس دو پہاڑ ہیں مدینہ کے قریب۔ بعضوں نے کہا قُدْس زمین کا وہ حصہ جو بلند ہو اور زراعت کے لائق ہو)

قَدَس۔ ایک موضع کا نام ہے شام کے ملک میں، جس کو شرجیل بن حسنہ نے فتح کیا تھا۔

اَلسَّطْلُ قُدُسٌ۔ سطل (نہانے کا بادستہ) پاک ہے اس سے وضو کر سکتے ہیں۔

تَقَدُّسًا لَا عُدْمًا۔ پاکیزگی سے نہ کہ ناداری اور نہ ہونے سے۔

مَا مِنْ مُؤْمِنٍ یَکُوْنُ فِیْ بَیْتِہٖ عَنْزٌ حَلُوْبٌ اِلَّا قُدِّسَ لِاَھْلِ ذٰلِکَ الْمَنْزِلِ فَاِنْ کَانَتَا اثْنَتَیْنِ قُدِّسُوْا کُلَّ یَوْمٍ مَرَّتَیْنِ قُلْتُ کَیْفَ یُقَدَّسُوْنَ قَالَ یَقُوْلُ لَھُمْ بُوْرِکَ عَلَیْکُمْ وَطِبْتُمْ وَطَابَ

اِدَامُکُمْ۔ جس مسلمان کے گھر ایک دودھ والی بکری ہو تو اس گھر والوں کی تقدیس کی جائے گی اگر دو بکریاں ہوں تو دوبار تقدیس کی جائے گی۔ راوی نے کہا میں نے پوچھا تقدیس سے کیا مراد ہے، فرمایا ان سے کہا جائے گا تم کو برکت ہو اور تم خوش رہو تمہارا سالن عمدہ اور پاکیزہ ہے۔

مَا مِنْ اَرْضٍ فِیْھَا اسْمُ مُحَمَّدٍ اِلَّا تُقَدَّسَتْ جس زمین میں محمد نام والا کوئی شخص ہو وہ پاکیزہ اور برکت والی ہوگی

قَدْعٌ۔ روکنا، باز رکھنا، جاری کرنا، برچھے سے ناک پر مارنا، تھوڑا تھوڑا کرکے پینا۔

اِقْدَاعٌ۔ روکنا۔

تَقَدُّعٌ۔ تیار ہونا، مستعد ہونا۔

تَقَادُعٌ۔ ایک دوسرے کو دھکیلنا، ایک کے بعد مرنا۔

اِنْقِدَاعٌ۔ باز رہنا۔

مَاءٌ قَدِعٌ۔ کھاری پانی۔

رَجُلٌ قَدِعٌ۔ بڑا رونے والا آدمی۔

اِمْرَاَۃٌ قَدِعَۃٌ۔ شرمگیں کم گو عورت۔

فَتَتَقَادَعُ بِھِمْ جَنْبَتَا الصِّرَاطِ تَقَادُعَ الْفَرَاشِ فِی النَّارِ۔ پل صراط کے دونوں کنارے ان کو اس طرح گرائیں گے جیسے پروانے (تیتر پنکھیاں) آگ پر گرتی ہیں (ایک کے پیچھے ایک)۔

فَذَھَبْتُ اُقَبِّلُ بَیْنَ عَیْنَیْہِ فَقَدَعَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِہٖ۔ میں آپ کے دونوں آنکھوں کے درمیان چومنے لگا۔ لیکن آپ کے بعض اصحاب نے مجھ کو روکا (اس سے باز رکھا)

مُحَمَّدٌ یَخْطُبُ خَدِیْجَۃَ ھُوَ الْفَحْلُ لَا یُقْدَعُ اَنْفُہٗ۔ (ورقہ بن نوفل نے کہا، محمد خدیجہ کو نکاح کا پیغام دیتے ہیں بے شک محمدؐ ایسے نر ہیں جس کی ناک پر مارا نہیں جاتا (عرب کا دستور تھا کہ جب بد ذات نر اونٹ کسی ذات والی شریف اونٹنی پر چڑھنا چاہتا تو اس کی ناک پر برچھے

Marfat.com

یا لکڑی سے مارتے اس کو ہٹانے کے لئے ورقہ کا یہ مطلب ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ کے جوڑ کے ہیں یعنی شرافتِ خاندانی اور عزت میں اور وہ ایسے نہیں ہیں کہ ان کا پیغام امنظور کیا جائے)۔

فَاِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّقْدَعَهٗ بِهَا قَدَعَهٗ۔ اگر اللہ چاہے گا اس سے باز رکھنا تو باز رکھے گا۔

فَجَعَلْتُ اَجِدُنِیْ قَدَعًا مِنْ مَسْاَلَتِهٖ۔ میں نے اس کے پوچھنے میں اپنے تئیں سست اور بزدل پایا (ایک روایت میں اَجِدُنِیْ قَدَعْتُ عَنْ مَسْاَلَتِهٖ ہے ترجمہ وہی ہے)۔

اِقْدَعُوْا هٰذِهِ النُّفُوْسَ فَاِنَّهَا طُلَعَةٌ۔ اپنے نفسوں کو روکے رہو وہ خواہشوں کی طرف چل پڑنے والے ہیں (جتنی خواہش نفس کی پوری کروگے وہ مزید خواہش کرے گا، اس لئے اس کو پہلے ہی سے روک دو، گربہ کشتن روزِ اول)۔

اِقْدَعُوْا هٰذِهِ الْاَنْفُسَ فَاِنَّهَا اَسْاَلُ شَیْءٍ اِذَا اُعْطِیَتْ وَاَمْنَعُ شَیْءٍ اِذَا سُئِلَتْ ان نفسوں کو روک کر رکھو، نفس کا قاعدہ ہے جتنا اس کو دیتے جاؤ اور مانگتا جاتا ہے اور جب اس سے کوئی مانگے تو دینا نہیں چاہتا (بخل کرتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے لوگ مجھ کو سب کچھ دیتے چلے جائیں اور میں کسی کو کچھ نہ دوں سارا مال وزر دھر لوں)

کَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَدِعًا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روتے روتے بینائی ضعیف ہو گئی تھی (آپ خوفِ الٰہی سے بہت رویا کرتے اور شب و روز عبادت میں مصروف رہتے۔ اتباعِ سنت کا یہ حال تھا کہ ہر بات میں آں حضرتؐ کی پیروی کرتے یہاں تک کہ راستہ میں جہاں آپ نے نماز پڑھی اسی مقام پر نماز پڑھتے اگرچہ اس کے متصل مسجد بن گئی ہو)۔

قَدْفٌ۔ کھینچ لینا بہا دینا۔

قُدَافٌ۔ مٹی کا گھڑا۔

قُدْمٌ یا قُدُوْمٌ آگے بڑھ جانا، بہادری کرنا، جرأت کرنا، راضی ہونا۔

قُدُوْمٌ اور قِدْمَانٌ اور مَقْدَمٌ۔ آنا۔

قِدَمٌ اور قَدَامَةٌ۔ پرانا ہونا، ہمیشہ سے ہونا (اس کی ضد حُدُوْثٌ ہے)۔

تَقْدِیْمٌ۔ آگے ہونا، آگے کرنا۔

اِقْدَامٌ۔ جرأت کرنا، راضی ہونا، آگے کرنا، مستعد ہونا

تَقَدُّمٌ۔ آگے ہونا۔

تَقَادُمٌ۔ پرانا ہونا۔

اِسْتِقْدَامٌ۔ بہادر، جری ہونا۔

قَدُوْمٌ۔ شجاع، بہادر۔

قَدِیْمٌ۔ پرانا، اگلا جو ہمیشہ سے ہو (اس کی ضد حادث ہے)

اَلْبَارِیْ قَدِیْمٌ وَالْعَالَمُ حَادِثٌ۔ پروردگار جو پیدا کرنے والا ہے وہ قدیم ہے اور عالم (ساری دنیا ماسوائے اللہ) حادث ہے (یعنی ہمیشہ سے نہیں بلکہ جب سے اللہ نے اس کو بنایا)۔

مُقَدِّمٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی ہر ایک چیز کو اپنے مقام میں رکھنے والا، آگے کرنے والا۔

اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ۔ تو آگے کرنے والا ہے یعنی آخرت میں ہم کو پہلے اٹھائے گا اور دنیا میں ہم کو اخیر میں بھیجا یا کسی کو تو نیکیوں کی توفیق دے کر آگے کر دیتا ہے اور کسی کو پیچھے۔

حَتّٰی یَضَعَ الْجَبَّارُ فِیْهَا قَدَمَهٗ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا پاؤں دوزخ پر رکھ دے گا (تب وہ کہے گی بس بس میں بھر گئی (سلفِ اہلِ حدیث نے اس حدیث کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے اور تاویل نہیں کی ہے لیکن

Marfat.com

متاخرین تاویل کرتے ہیں کہ قَدَمَ سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے دوزخ کے لئے بنایا، جیسے مسلمانوں کو بہشت کے لئے۔ بعضوں نے کہا قدم رکھنے سے ڈانٹنا مراد ہے یا دبانا یا اس کی تیزی بجھا دینا جیسے محاورہ میں کہتے ہیں وَضَعْتُہٗ تَحْتَ قَدَمِیْ یعنی میں نے اس کو باطل اور خراب کر دیا۔ اور ایک حدیث میں ہے رِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ. جاہلیت کے زمانہ کا سُود میرے اِن دونوں پاؤں کے تلے ہے یعنی لغو ہے اور باطل وہ کسی کو نہ دلایا جائے گا مگر یہ تاویلیں دوسری روایت سے رَدّ ہوتی ہیں جس میں رِجْلَهٗ ہے اس کا بیان کتاب الراء میں گزر چکا)۔

اَلَا اِنَّ كُلَّ دَمٍ وَّمَاثُرَةٍ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ. دیکھو (جاہلیت کے زمانہ کا) ہر خون اور فخر و افتخار میرے اِن دونوں پاؤں کے تلے ہے (یعنی لغو ہے اب اس کا کوئی لحاظ یا حساب نہ ہو گا)۔

ثَلَاثَةٌ فِي الْمَنْسٰى تَحْتَ قَدَمِ الرَّحْمٰنِ تین آدمی پروردگار کے قدم کے تلے بھلا دیئے جائیں گے۔ (ان کا کوئی ذکر تک نہیں کرے گا)۔

اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ میں حاشر ہوں یعنی لوگوں کا حشر میرے قدم پر ہو گا (مطلب یہ ہے کہ میں ان کے آگے ہوں گا وہ سب میرے پیچھے حشر کئے جائیں گے)۔

اِنَّا عَلٰى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ وَالرَّجُلُ وَقِدَمُهٗ وَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُهٗ. ہم لوگ اللہ کی کتاب یعنی قرآن اور حدیث کے علم کے لحاظ سے اپنے اپنے مرتبہ پر ہیں ایک آدمی ہے اس کی قدامت اسلام کا لحاظ ہے دوسرے آدمی کی تکلیفات کا (جو اللہ کی راہ میں اُس نے اٹھائیں) باقی دنیا کے مال میں سب کا حق برابر ہے (مطلب حضرت عمرؓ کا یہ ہے کہ دین کے لحاظ سے ہم لوگوں میں فرق مراتب ہے لیکن فئ میں (یعنی اس مال میں جو کافروں سے حاصل ہو سب کا حصہ برابر ہے)۔

لَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رِجْلَيْهِ رُكْبَتَيْهِ. آں حضرتؐ کو کبھی اپنے پاؤں گھٹنوں سے بڑھائے ہوئے نہیں دیکھا (یعنی کسی کے سامنے پاؤں لمبے نہیں کرتے تھے ہر ایک کی تعظیم کا لحاظ رکھتے تھے)۔

كَانَ قَدْرُ صَلٰوتِهِ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ ثَلٰثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ. گرمی کے دنوں میں آں حضرتؐ ظہر کی نماز اُس وقت پڑھتے تھے جب ہر ایک آدمی کا سایہ تین قدم سے لے کر پانچ قدم تک ہوتا۔ (یہ اقلیم ثانی سے متعلق ہے جس میں مکہ اور مدینہ واقع ہیں مطلب یہ ہے کہ گرمیوں میں جب سایہ چھوٹا پڑتا ہے تین قدم سے پانچ قدم سایہ تک ظہر کی نماز ادا کرتے اور جاڑے کے دنوں میں جب سایہ لمبا پڑتا ہے پانچ قدم سے سات قدم تک)۔

غَيْرُ نِكْلٍ فِيْ قَدَمٍ وَّلَا وَاهِنًا فِيْ عَزْمٍ. نہ تو جنگ میں) آگے بڑھنے سے انکار کرنے والے تھے اور نہ عزم اور ارادہ میں سُست تھے (بلکہ جنگ میں سب سے آگے رہنے کو مستعد تھے اور جس امر کا عزم کرتے اس کو پورا کر ڈالتے (عرب لوگ کہتے ہیں: رَجُلٌ قَدَمٌ یعنی بہادر اور دلیر آدمی)۔

اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ. اے حیزوم (یہ فرشتہ کے گھوڑے کا نام تھا) آگے بڑھ بہادری کر (بعضوں نے اِقْدَمْ بکسر ہمزہ پڑھا ہے)

طُوْبٰى لِعَبْدٍ مُغْبَرٍّ قَدَمُهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ خوشی ہے اور مبارکبادی ہے اس بندے کے لئے جو اللہ کی راہ میں گرد آلود ہو اور بہادری کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہو۔

Marfat.com

مَضٰی قُدُمًا۔ سیدھا چلا گیا اِدھر اُدھر نہیں مُڑا۔

قُدُمًا ھَا۔ ارے لوگو آگے بڑھو جنگ کرو (ھا لفظ تنبیہ ہے)۔

نَظَرَ قُدُمًا اَمَامَہٗ۔ سیدھ پر اپنے سامنے دیکھا (بعضوں نے قُدْمًا بسکون دال پڑھا ہے)

اِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ سَلَّمَ عَلَیْہِ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ قَالَ فَاَخَذَنِیْ مَا قَدُمَ وَمَا حَدُثَ۔ عبد اللہ بن مسعودؓ نے آں حضرتؐ کو سلام کیا آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے جواب نہ دیا تو عبد اللہؓ کہتے ہیں میں پُرانی اور نئی فکروں میں پھنس گیا (ان کو یہ فکر پیدا ہوئی کہ آں حضرتؐ نے میرے سلام کا جواب کیوں نہیں دیا پُرانی اور نئی باتوں کا خیال آیا۔ یعنی میری کونسی بات آنحضرتؐ کو ناگوار گزری، سوچنے لگے)۔

اِنَّ ابْنَ اَبِی الْعَاصِ مَشٰی الْقُدَمِیَّۃَ یا مَشٰی التَّقْدُمِیَّۃَ یا مَشٰی الْیَقْدُمِیَّۃَ ابو العاص کا بیٹا تو شرافت اور فضیلت میں آگے بڑھ گیا یا اپنی سبقت پر اتراتا ہے۔

یَمْشِی الْقُدَمِیَّۃَ یا یَمْشِی الْیَقْدُمِیَّۃَ وہ تو انتہا تک پہنچ جاتا ہے آگے بڑھ جاتا ہے اپنے مطلب کو حاصل کر لیتا ہے۔

لَاَکُوْنَنَّ مُقَدِّمَتَہٗ اِلَیْکَ۔ (جب معاویہ حضرت علی سے لڑنے کے لئے نکلے تو قیصر روم نے موقع پاکر شام پر حملہ کرنے کا قصد کیا معاویہ نے اس کو لکھا اگر تو ایسا قصد کرے گا تو میں اپنے ساتھی یعنی حضرت علی کے ساتھ صلح کر لوں گا اور) ان کا مقدمۃ الجیش بن کر تجھ سے لڑنے کو آؤں گا قسطنطنیہ کو جلا کر کوئلہ کر دوں گا۔ قیصر کو جب معاویہ کا یہ خط پہنچا تو وہ اپنے ارادے سے باز آگیا)۔

قَدَرُ اللّٰہِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ۔ اللہ کی تقدیر ایسی ہی تھی اُس نے جو چاہا کیا۔

حَتّٰی اِنَّ ذِفْرَاھَا لَتَکَادُ تُصِیْبُ قَادِمَۃَ الرَّحْلِ۔ یہاں تک کہ اس کے کانوں کی جڑیں زین کے سامنے کی لکڑی تک پہنچنے کو تھیں۔

وَبْرٌ تَدَلّٰی مِنْ قَدُوْمِ ضَانٍ۔ ایک بلا ہی جو ابھی قدوم ضان سے اُترا ہے (وَبْرٌ ایک جانور ہے بلی کے برابر خاکی یا سفید رنگ کا اس کی آنکھیں اچھی ہوتی ہیں اور بڑا شرمگیں ہوتا ہے کہتے ہیں اس کی دُم نہیں ہوتی۔ یہ عرب کے پہاڑوں میں رہتا ہے۔ یہ اَبان بن سعید نے ابوہریرہ کی نسبت کہا۔ جب ابوہریرہ رضؓ نے آں حضرتؐ سے عرض کیا کہ اَبان کو خیبر کے مال میں سے کوئی حصہ نہ ملنا چاہئے۔ قَدُوْمُ ضَانٍ ایک گھاٹی یا پہاڑ کا نام ہے۔ بعضوں نے کہا بھیڑ کا سر مراد ہے مطلب ابوہریرہؓ کی تحقیر اور توہین ہے)۔

اِنَّ زَوْجَ فُرَیْعَۃَ قُتِلَ بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ فریعہ کا خاوند قدوم کے کنارے پر مارا گیا۔

قَدُوْم یا قَدُّوْم۔ ایک موضع کا نام ہے مدینہ سے چھ میل پر۔

اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ اِخْتَتَنَ بِالْقَدُوْمِ۔ حضرت ابراہیم نے بسولے سے اپنا ختنہ آپ کر لیا (بعضوں نے کہا قدوم ایک بستی کا نام ہے ملک شام میں یعنی وہاں آپ نے وہاں ختنہ کیا۔ ایک روایت میں قَدُّوْم ہے بتشدید دال، جب تو موضع ہی مراد ہوگا)۔

فَفِیْنَا الشِّعْرُ وَالْمُلْکُ الْقُدُمُ۔ ہم میں شاعری ہے اور پُرانی بادشاہت۔

اِنَّکَ تَقْدَمُ عَلٰی اَھْلِ کِتَابٍ۔ تم کتاب والوں کے پاس پہنچو گے (یعنی یہود اور نصاریٰ تم کو ملیں گے)

قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَأَلْنَا جَابِرًا فَقَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ۔ (حرمین الملک

ے بکسرۂ دال اور بفتحہ دال۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

بن مروان کی طرف سے) حجاج مدینہ کا امیر ہو کر آیا (اور نماز میں دیر کرنے لگا) تو ہم نے جابر رضؓ سے پوچھا کہ آنحضرتؐ کن اوقات پر نماز پڑھا کرتے تھے، انھوں نے کہا اخیر تک۔

فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ أَوْ أُخِّرَ۔ آپ سے جس چیز کا سوال ہوا جو اپنے وقت سے پہلے کی گئی یا وقت کے بعد کی گئی (یعنی حج کے اعمال میں سے کوئی عمل آگے یا پیچھے کیا گیا)

ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ۔ پھر مسجد کے سامنے کے رُخ میں یعنی قبلہ کی جانب جو ایک لکڑی لگی تھی آپ اس طرف گئے۔

لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ۔ کوئی تم میں سے رمضان کا استقبال نہ کرے (اس کے آنے سے پہلے روزے رکھنا شروع نہ کرے۔ اِس سے یہ مطلب ہے کہ رمضان کے روزوں کی خوب طاقت رہے یا یہ کہ فرض روزے نفل روزو سے نہ مل جائیں)۔

لَوْ تَقَدَّمْتُ إِلَيْكَ لَأَوْجَعْتُكِ۔ اگر پہلے سے میں نے تجھ کو بتلا دیا ہوتا کہ باجا بجانے کا پیشہ حرام ہے تو میں تجھ کو سزا دیتا (لیکن چونکہ تو جاہل تھی اس لئے معذور تھی میں نے تجھ کو معاف کر دیا)۔

كَانَ لَكَ مِنَ الْقِدَمِ فِي الْإِسْلَامِ یا مِنَ الْقَدَمِ۔ تم کو اسلام میں سبقت یا فضیلت ہوئی۔

فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بِمِنًى لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ۔ ان میں کوئی فجر کی نماز کے وقت منا میں آجاتا۔

بَابُ اسْتِقْبَالِ الْحَاجِّ الْقَادِمِيْنَ۔ جو لوگ حج سے فارغ ہو کر واپس آئیں ان کا استقبال کرنے کا بیان۔

إِذَا سَمِعْتُمْ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهَا یا فَلَا تُقْدِمُوا عَلَيْهَا۔ جب تم سنو کہ کسی ملک میں طاعون پھیلا ہے تو وہاں نہ جاؤ (ایسا نہ ہو وہاں جا کر تم بیمار ہو اور یہ سمجھو کہ دوسروں کی بیماری ہم کو لگ گئی اگر ہم یہاں نہ آتے تو بیمار نہ ہوتے کیونکہ ایسا خیال اور اعتقاد اسلامی اصول کے خلاف ہے، دُکھ اور بیماری سب اللہ کے حکم اور تقدیر سے ہوتی ہے چھوت چھات کوئی چیز نہیں ہے)

فَبَدَتْ لَهُمْ قَدَمٌ فَفَزِعُوْا۔ (ان) پر ایک پاؤں نمودار ہوا وہ ڈر گئے (کہ شاید آنحضرتؐ کا پاؤں ہے حالانکہ وہ حضرت عمر رضؓ کا پاؤں تھا)۔

إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ يَعْنِي الْقَدِيْمَةَ۔ عاد سے پُرا عاد مُراد ہے کیونکہ دو عاد گزرے ہیں، ایک پہلا دوسرا پچھلا۔

لَا يَنْوِيْ أَنْ تَقَدَّمَهُمْ۔ اُن پر آگے بڑھنے کی نیت نہ ہو۔

تَقَدَّمْتُ إِلَيْهَا فِيْ أَذَاهُ۔ آں حضرتؐ کی بیویوں نے جو آپ کو ستایا تھا۔ اِس مقدمہ میں سب سے پہلے میں حفصہ رضؓ کے پاس گیا (کہ اُس کو ڈراؤں دھمکاؤں چونکہ اُمّ المومنین حفصہ رضؓ حضرت عمر رضؓ کی بیٹی تھیں اُن پر زور چلتا تھا اِس لئے پہلے انہی کے پاس گئے)۔

ثَبَّتَ اللّٰهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے پاؤں (پُل صراط پر) جمائے رکھے۔

قَدِّمُوْا قُرَيْشًا وَلَا تَقَدَّمُوْهَا۔ امامت کے لئے قریش کے شخص کو آگے کرو اور اس کے آگے مت ہو (یعنی تم اس کے امام نہ بن جاؤ)۔

وَلَا قَدَّمَ قَدَّمُوْهُ۔ نہ کوئی نیکی انھوں نے آگے بھیجی۔

فَشَرٌّ تُقَدِّمُوْنَهَا۔ بُرے کو جلدی سے آگے لیجاتے ہو (اپنا پنڈ اس سے چھڑاتے ہو۔ ایک روایت میں تُقَدِّمُوْنَهَا ہے اگر نیک ہے تو اس کو آرام کی جگہ جلدی لیجاتے ہو، دونوں حال میں جنازہ کو جلدی لیجانا بہتر ہے)

حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِيْ أَتَقَدَّمُ یا أَقْدَمُ۔ جب تم نے مجھ کو دیکھا، میں نماز میں آگے بڑھ رہا تھا۔

Marfat.com

قَدِّمُوْا اَکْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا۔ جس شخص کو قرآن زیادہ یاد ہو اُس کو قبر میں آگے رکھو (یعنی قبلہ سے نزدیک رکھو)۔

اِذَا صَلَّی الْجُمُعَةَ بِمَکَّةَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ۔ جب جمعہ کی نماز مکہ میں پڑھتے تو فرض پڑھ کر آگے بڑھ جاتے (اس جگہ سے جہاں فرض نماز پڑھی ہے سرک جاتے) پھر دو رکعتیں نفل پڑھتے۔

تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران اس کے آگے ہوں گی (قیامت میں یہ سورتیں ایک شکل پکڑ لیں گی جن کو لوگ دیکھیں گے)۔

حَتّٰی یَضَعَ قَدَمَهٗ فِیْهَا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ اپنا قدم دوزخ پر رکھ دے گا (پاؤں سے اس کو دبادے گا (اس کو ذلیل اور خاموش کرنے کو اس کی حرص دبانے کو کہ اور چاہیئے اور چاہیئے)۔

سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِیْنَةَ لَیْلَةً فَقَالَ لَیْتَ رَجُلًا صَالِحًا یَحْرُسُنِی اللَّیْلَةَ۔ جب آں حضرتؐ مدینہ میں تشریف لائے تو ایک رات آپ کو نیند نہ آئی (دشمنوں کے ڈر سے) آپ نے فرمایا کاش کوئی نیک آدمی آج کی رات میری چوکیداری کرتا (پہرہ دیتا میری نگہبانی کرتا)۔

خَرَجَ مَعَ الْمُؤْمِنِ مِثَالٌ یَقْدُمُهٗ۔ جب مومن مرتا ہے تو اس کی روح کے ساتھ ایک صورت مثالی بھی نکلتی ہے جو اس کو ہمت اور جرأت دلاتی رہتی ہے (ایک روایت میں یَقْدُمُهٗ ہے یعنی اس کے آگے آگے رہتی ہے)۔

اَثْبِتْ لِیْ قَدَمَ صِدْقٍ۔ میری سچائی کا قدم جمادے۔

مَاضٍ عَلٰی نُصْرَتِهِمْ قُدُمًا غَیْرَ مُوَلٍّ دُبُرًا برابر سیدھے ہو کر ان کی مدد کرتا رہے پیٹھ نہ پھیرے۔

قَدُوَ یا قَدِیَ یا قَدَاوَةٌ۔ خوشبودار خوش مزہ ہونا، نزدیک ہونا، سفر سے آنا۔

اِقْتِدَاءٌ۔ عمر رسیدہ ہونا، موت تک پہنچ جانا دین کے طریق اور خیر میں مستقیم ہونا، خوشبو پھیلنا، سفر سے آنا، خوش مزہ اور عمدہ ہونا۔

تَقَدِّیْ۔ رستوں کے نشان پر چلنا۔

اِقْتِدَاءٌ۔ پیروی کرنا۔

قِدْوَةٌ (بحرکات ثلثہ در قاف) پیروی۔

قَدِیٌّ۔ عمدہ، خوش مزہ، خوشبودار۔

قَدْوٌ۔ استقامت۔

وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ۔ نمازِ جماعت میں ناتوان شخص کی پیروی کر (ہلکی پھلکی نماز پڑھ تاکہ ناتوان اور کمزور لوگ بھی تیرے پیچھے نماز پڑھ سکیں البتہ جب اکیلے نماز پڑھے تو جتنا چاہے لمبا کرے)۔

وَالنَّاسُ مُقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِیْ بَکْرٍ۔ (ابوبکرؓ تو آں حضرتؐ کی اقتدا کر رہے تھے جو مرض موت میں ابوبکرؓ کے بازو بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے) اور لوگ حضرت ابوبکرؓ کی اقتدا کر رہے تھے (مطلب یہ ہے کہ ابوبکرؓ لوگوں کو آں حضرتؐ کی تکبیر کی آواز سناتے تھے تو گویا لوگ ان کے مقتدی تھے اگرچہ حقیقت میں امام ایک ہی تھے یعنی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، اس لئے کہ ایک نماز میں دو امام ایک ہی وقت میں نہیں ہو سکتے)۔

اُمِرَ نَبِیُّکُمْ بِالْاِقْتِدَاءِ بِهِمْ۔ تمہارے پیغمبر کو اگلے پیغمبروں کی پیروی کا حکم ہوا (اس آیت میں فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ دوسرے پیغمبر آں حضرتؐ سے افضل ہوں کیونکہ اس آیت میں یہ حکم ہے کہ ان کے طریق پر چل یعنی توحید وغیرہ اصول اور عقائد میں جو سب پیغمبروں کے ایک ہی ہیں)۔

Marfat.com

باب القاف مع الذال

قَذْذٌ - تیر میں پر لگانا اس کو چھیل چھال کر گول کرنا، کترنا۔

اِقْذَاذٌ - پر لگانا۔

قُذَّةٌ - تیر کا پر۔

قُذَاذَةٌ - سونے کا چورہ جو کاٹنے میں گرے۔

فَيَنْظُرُ فِيْ قُذَذِهٖ فَلَا يَرٰى شَيْئًا۔ پھر اس کے پروں کو دیکھے اس میں بھی کچھ نہ پائے (خون گوشت وغیرہ)

لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَذْوَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ۔ تم لوگ اگلے لوگوں کے رستوں پر چلوگے جیسے تیر کا ایک پر دوسرے پر کے برابر ہوتا ہے۔

وَتَرْكَبُوْنَ قُذَّتَهُمْ۔ تم ان کے راستے پر چلوگے

قَذَرٌ یا قَذَارَةٌ - پلید ہونا، پلید کرنا، مکروہ جاننا میلے پن کی وجہ سے گھن کرنا۔

تَقْذِيْرٌ - پلید کرنا۔

اِقْذَارٌ - پلید پانا، بہت باتیں کرنا۔

تَقَذُّرٌ اور اِسْتِقْذَارٌ - گھن کرنا پلید دیکھ کر۔

قَاذُوْرٌ - جو بدخلقی کی وجہ سے لوگوں سے میل جول نہ کرے۔

قَاذُوْرَةٌ - بہت گھن کرنے والا، بدخلق، فاحشہ۔

وَيَبْقٰى فِي الْاَرْضِ شِرَارُ اَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ اَرَضُوْهُمْ وَتَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ زمین میں اس کے بدترین لوگ رہ جائیں گے (اچھے اور نیک لوگ سب گزر جائیں گے) ان کے ملک ان کو نکال کر پھینک دیں گے اور اللہ کا نفس ان کو پلید سمجھے گا (یعنی شام کے ملک میں ان کو آنے کی توفیق نہ دے گا)۔

رَاَيْتُهٗ يَاْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهٗ۔ میں نے اس کو (مرغی) کو ایک چیز کھاتے دیکھا جو مجھ کو پلید معلوم ہوئی (کیونکہ مرغی پلیدی وغیرہ کھا لیتی ہے)۔

اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَاذُوْرَةً لَا يَاْكُلُ الدَّجَاجَ حَتّٰى يُعْلَفَ۔ آں حضرتؐ بہت گھن کرنے والے تھے کیونکہ آپ بڑے نفیس مزاج تھے بدبو اور پلیدی سے سخت نفرت رکھتے) آپ مرغی کو اس وقت تک نہ کھاتے جب تک اس کو (پلیدی کھانے سے روک کر) پاک چارہ نہ دیا جائے۔

اِجْتَنِبُوْا هٰذِهِ الْقَاذُوْرَةَ الَّتِيْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا۔ اس پلید بات یا پلید کام سے باز رہو جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔

فَمَنْ اَصَابَ مِنْ هٰذِهِ الْقَاذُوْرَاتِ شَيْئًا فَلْيَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ۔ جو شخص ان پلید کاموں میں سے (زنا شراب خواری) کوئی کام کر بیٹھے تو اللہ کے پردے میں چھپا رہے (جب تک اللہ تعالیٰ اس کا پردہ چھپائے رکھے وہ بھی اپنا عیب چھپائے رہے اور توبہ اور استغفار کرتا رہے)۔

هَلَكَ الْمُتَقَذِّرُوْنَ۔ پلید کام کرنے والے تباہ ہوئے۔

اِذَا اُلْقِيَ عَلٰى ظَهْرِ الْمُصَلِّيْ قَذَرٌ۔ اگر نمازی کی پیٹھ پر کوئی پلیدی ڈال دی جائے (یعنی کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور دوسرا شخص اس کے بدن یا کپڑے پر پلیدی پھینک دے تو نمازی کی نماز میں خلل نہ آئے گا اگر اس کو جدا کر سکے تو فوراً جدا کر ڈالے)۔

اِنِّيْ اُطِيْلُ الذَّيْلَ وَاَمْشِيْ فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ۔ میں اپنا پلو لمبا رکھتی ہوں (جو زمین پر گرتا رہتا ہے) اور پلید مقام میں جاتی ہوں (وہاں اس کو نجاست لگ جاتی ہے۔ آں حضرتؐ نے فرمایا اس کے بعد جو مقام آتا ہے وہ اس کو پاک کر دیتا ہے)۔

لَاَهَبَنَّ سَبْيَكِ لِبَنِيْ قَاذِرٍ۔ اللہ تعالیٰ نے رومیہ کے لوگوں سے فرمایا میں تیرے قیدی قاذر کی

Marfat.com

اولاد کو دوں گا (قاذر اور قیذر اور قیذار حضرت اسمٰعیلؑ کے فرزند کا نام تھا۔ مطلب یہ ہے کہ عرب لوگوں کو تم پر غالب کروں گا وہ تم کو قید کر کے لے جائیں گے اور لونڈی غلام بنائیں گے)۔

اَلْمَاءُ طَاهِرٌ اِلَّا مَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ قَذِرٌ۔ ہر پانی پاک سمجھا جائے گا مگر جب تجھ کو یقیناً معلوم ہو جائے کہ وہ ناپاک ہے۔

بِئْسَ الْعَبْدُ الْقَاذُوْرَةُ۔ وہ بندہ برا ہے جس کو کسی کام یا بات کی پرواہ نہ ہو (جو دل میں آئے کر بیٹھے زبان سے کہہ ڈالے)۔

اِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ الْعَبْدَ الْقَاذُوْرَةَ۔ اللہ تعالیٰ بدخلق بدکار بندے کو ناپسند کرتا ہے

لَا یَغْسِلُ رِجْلَیْهِ اِلَّا اَنْ یَّقْذِرَهَا۔ وضو میں اپنے پاؤں نہ دھوئے (بلکہ مسح کرنا کافی ہے) مگر جب ان کو پلید دیکھے (نجاست یا میل کچیل میں آلودہ ہوں تو ان کو دھو سکتا ہے (یہ امامیہ کی روایت ہے)

قَذْعٌ۔ گالی دینا، برا کہنا، مارنا۔

تَقْذِیْعٌ۔ پلید کرنا۔

مُقَاذَعَةٌ۔ گالی گلوج کرنا۔

اِقْذَاعٌ۔ گالی دینا، برا کہنا، مارنا، فحش کام کرنا۔

تَقَذُّعٌ۔ تیار ہونا۔

قَذَعٌ۔ فحش بیہودہ بات۔

مَنْ قَالَ فِي الْاِسْلَامِ شِعْرًا مُقْذِعًا فَلِسَانُهٗ هَدَرٌ۔ جو شخص مسلمان ہو کر فحش اشعار کہے اس کی زبان کی نہ دیت دینا ہوگی نہ قصاص (بلکہ اس کی زبان کوئی کاٹ ڈالے تو اس پر کچھ تاوان نہ ہوگا)۔

مَنْ رَوٰی هِجَاءً مُقْذِعًا فَهُوَ اَحَدُ الشَّاتِمَیْنِ جو شخص فحش ہجو کی نقل کرے (دوسرے کا فحش کلام پڑھے لوگوں کو سنائے گو اس کی تالیف نہ ہو) وہ بھی دو گالی بازوں میں کا ایک گالی باز ہے (ایک گالی باز تو وہ تھا جس نے یہ فحش شعر یا مضمون بنایا، دوسرا وہ جس نے اس کو نقل کیا، پڑھ کر سنایا)

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ یُعْطِیْ غَیْرَهُ الزَّكٰوةَ اَیُخْبِرُهٗ بِهٖ فَقَالَ یُرِیْدُ اَنْ یُّقْذِعَهٗ۔ ان سے پوچھا گیا ایک شخص دوسرے کو زکوٰۃ کا پیسہ دے، کیا اس سے کہہ دے کہ یہ زکوٰۃ کا پیسہ ہے؟ انہوں نے کہا اس سے کیا مطلب، کیا اس کو وہ بات سنانا چاہتا ہے جو ناگوار ہو (گویا گالی دیتا ہے)۔

قَذْفٌ۔ قے کرنا، پھینک مارنا، تہمت لگانا، بدکاری کی بے سوچے بات کہہ دینا، ڈولی سے کشتی چلانا۔

مُقَاذَفَةٌ اور تَقَاذُفٌ ایک دوسرے کو پھینک مارنا۔

اِسْتِقْذَافٌ۔ تہمت لگانا۔

مِقْذَافٌ۔ کشتی چلانے کی ڈولی۔

قَذَّافٌ۔ گوپھن۔

هُمْ بَیْنَ حَاذِفٍ وَّ قَاذِفٍ۔ کوئی لاٹھی سے مارتا ہے کوئی پتھر پھینکتا ہے۔

اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یَّقْذِفَ فِیْ قُلُوْبِكُمَا شَیْئًا میں ڈرا کہیں شیطان تمہارے دلوں میں برا خیال نہ ڈالے (تم میری نسبت یہ خیال کرو کہ آں حضرتؐ اتنی رات کو جو ایک عورت کے ساتھ جا رہے ہیں تو ضرور کچھ نہ کچھ تو ہے دال میں کالا ہے اور ایسا خیال پیغمبر کی نسبت کرنا اپنا ایمان تباہ کرنا ہے)۔

فِیْهِ خَسْفٌ اَوْ مَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ۔ وہاں زمین کا دھنسنا یا صورت کا بدل دینا یا پتھراؤ ہوگا۔

فَاِنَّهٗ یَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ فِی الْاَرْضِ وَقَذْفٌ وہاں زمین میں دھنسنا اور سخت سرد آندھی آنا ہوگا یا مردوں کو باہر پھینک دینا (زمین ان کو باہر پھینک دے گی

یا پتھر برسنا ہوگا)۔
وَكَانَتْ عَيْنِي تُقْذَفُ یا تَقْذِفُ. میری آنکھ پر چیپڑ آر اجاتا (یعنی آنکھ دُکھ رہی تھی)۔
فَيَتَقَذَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ. مشرکوں کی عورتیں ایک پر ایک اُن پر گری پڑتی تھیں۔ (ایک روایت میں فَتَتَقَذَّفُ ہے اور مشہور روایت فَتَتَقَصَّفُ ہے)
اِنَّهُ قَذَفَ اِمْرَأَتَهُ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ۔ اس نے اپنی عورت کو شریک بن سحمار سے متہم کیا (بدنام کیا یعنی شریک سے زنا کرایا ہے)۔
وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاذَفَتْ بِهِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ. اُن کے پاس دو لونڈیاں گانیوالیاں تھیں جو انصاری تھیں وہ شعر گا رہی تھیں جو انھوں نے بُعاث کے دن ایک دوسرے کو گالیاں دینے میں کہے تھے (جنگِ بُعاث مشہور ہے جو انصار کے دو قبیلوں اوس اور خزرج میں ہوئی تھی)
كَانَ لَا يُصَلِّي فِي مَسْجِدٍ فِيهِ قِذَافٌ. حضرت عبد اللہ بن عمرؓ اس مسجد میں نماز نہیں پڑھتے تھے جس میں کنگورے ہوتے (مسجد میں اونچے مینار اور کنگورے بنانا ایک بدعت ہے جو آں حضرتؐ کے عہد مبارک میں نہ تھی عبد اللہ بن عمرؓ کو اتباعِ سنت میں نہایت تشدد تھا۔ آپ ایسی مسجد میں نماز تک نہ پڑھتے۔ اسی طرح مسجد میں محراب بنانا یا چونہ گچی پتھر کا منبر بنانا، یہ بھی بدعت ہے اور بہتر یہ ہے کہ مسجد سنت کے موافق بغیر محراب اور منبر اور کنگوروں اور گنبدوں وغیرہ کے سادے طور پر بنائی جائے۔ جیسے جہدیوں کے عبادت خانے (سجدیں ہوتی ہیں۔ اور خطبہ پڑھتے وقت لکڑی کا منبر رکھ لیا جائے، پھر اٹھا دیا جائے)۔
قِذَافٌ. جمع ہے قُذْفَةٌ کی بمعنی کنگورہ۔
وَاُقْذِفُ فِي قَلْبِي رَجَاءَكَ. میرے دل میں اپنی اُمید ڈال دے (یعنی تیرے رحم و کرم اور بخشش کی اُمید

رکھوں)۔
كَانَ يَقْذِفُ الْغُرَابَ. کوّے کو پتھر مارتے تھے
الْمُبْتَلَى رُبَّمَا قَذَفَتِ الدَّمَ. کبھی حاملہ عورت کو بھی خون آجاتا ہے (یعنی تھوڑا سا خون، اگر بہت خون بہے تو اسقاط کا ڈر ہے)۔
قَذْلٌ. گدی پر مارنا، مائل ہونا، ظلم کرنا۔
قَذَالٌ. گدی (یعنی سر کے پیچھے کا حصہ جو گردن سے ملا ہوا ہے)۔
مَسَحَ رَأْسَهُ حَتَّى بَلَغَ الْقَذَالَ. آں حضرتؐ نے سارے سر پر مسح کیا (یعنی وضو میں) یہاں تک کہ گدی تک پہنچ گئے (یعنی سر کے مسح میں ہاتھ کو گدی تک پہنچایا اس کا یہ مطلب نہیں کہ سر کے مسح کے بعد گردن کا مسح کیا)
قَذًى یا قَذَيَانٌ یا قُذِيٌّ یا قَذًى۔ کچرا، کوڑہ جو آنکھ میں ہو یا پانی میں یا شربت میں۔ آنکھ میں کچرا کوڑہ پڑجانا، آنکھ سے چیپڑ پانی نکلنا۔
تَقْذِيَةٌ۔ آنکھ میں کچرہ کوڑہ ڈالنا یا آنکھ سے کچرا کوڑہ نکالنا، صاف کرنا۔
اِقْذَاءٌ۔ دیکھنا پھر آنکھ بند کرلینا۔
مُقَاذَاةٌ۔ بدلہ دینا۔
هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلَى اَقْذَاءٍ۔ ایک صلح ہوگی لیکن اختلاف اور بدنیتی کے ساتھ، اور جماعت ہوگی لیکن دلوں کے فساد کے ساتھ (ظاہر میں مل جائیں گے مگر دلوں میں کھوٹ رہے گا)۔
اَقْذَاءٌ جمع ہے قَذًى کی، اور قَذًى جمع ہے قَذَاةٌ کی بمعنی) کچرا اور کوڑہ جو آنکھ میں پڑجائے
يُبْصِرُ اَحَدُكُمُ الْقَذَى فِي عَيْنِ اَخِيهِ وَيَعْمَى عَنِ الْجِذْعِ فِي عَيْنِهِ۔ تم میں کوئی اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکہ دیکھتا ہے (اور اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتا (یعنی دوسرے کا تو ذرا سا عیب بھی بیان کرتا ہے اس پر ملامت

بکرتا ہے اور اپنے سخت عیبوں کو بھی نہیں دیکھتا دل میں شرمندہ نہیں ہوتا۔ یہ مضمون انجیل شریف میں بھی ہے۔

عُرِضَتْ عَلَیَّ اُجُوْرُ اُمَّتِیْ حَتَّی الْقَذَاۃُ یُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ۔ میری امت کے ثواب مجھ پر پیش کئے گئے۔ یہاں تک کہ مسجد سے کوڑا نکالنے کا بھی ثواب۔

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْقَذٰی وَالْاَذٰی۔ یا اللہ مجھ سے فضلہ اور پلیدی دور کر (یہ پاخانہ میں جانے کے وقت کی دعا ہے)

صَرْفُ الْقَذٰی عَنِ الْمُؤْمِنِ حَسَنَۃٌ۔ مومن کی کوئی بھی فکر دور کرنا ایک نیکی ہے۔

غَسْلُ الرَّاْسِ بِالْخِطْمِیِّ یَنْفِی الْاَقْذَاءَ۔ خطمی سے سر دھونا میل کچیل کو دور کر دیتا ہے۔ (سر کو صاف کر دیتا ہے)۔

بابُ القاف مع الرّاء

قَرْأً یا قِرَاءَۃً یا قُرْاٰنًا۔ پڑھنا، پہنچا دینا، جمع کرنا، حاملہ ہونا، جننا، حائضہ ہونا، حیض سے پاک ہونا، لوٹنا،

مُقَارَاَۃٌ اور قِرَاءٌ۔ درس میں شریک ہونا۔

اِقْرَاءٌ۔ پڑھانا، پہنچانا، حائضہ ہونا، حیض سے پاک ہونا، لوٹنا، نزدیک ہونا، دیر لگانا، غائب ہونا۔

اِقْتِرَاءٌ۔ پڑھنا

اِسْتِقْرَاءٌ۔ پڑھنے کی درخواست کرنا، تلاش کرنا ڈھونڈھنا (نہایہ میں ہے کہ قِرَاءَۃٌ اور اِقْتِرَاءٌ اور قَارِیٌ اور قُرْاٰنٌ۔ یہ سب الفاظ احادیث میں مکرر سہ کرر وارد ہیں۔ اصل میں "قراءت" کے معنی جمع کرنا ہیں اور قرآن شریف کو قرآن اسی لئے کہتے ہیں کہ اس میں امر اور نہی اور قصص اور وعد اور وعید اور آیات اور سُوَر اکٹھا ہیں۔ اصل میں قُرْاٰنٌ مصدر ہے، جیسے غُفْرَانٌ اور کُفْرَانٌ ہیں۔ اور کبھی نماز کو بھی قرآن کہتے ہیں)۔

اَکْثَرُ مُنَافِقِیْ اُمَّتِیْ قُرَّاؤُھَا۔ میری امت کے اکثر منافق قاری ہوں گے (جو ظاہر میں قرآن بڑی عمدگی سے اور تجوید کے ساتھ پڑھیں گے تاکہ لوگ ان کو مخلص اور سچا مسلمان سمجھیں مگر دلوں پر قرآن کا ذرا اثر نہ ہوگا۔ نہایہ میں ہے کہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں منافقوں کی یہی صفت تھی)۔

اِنْ کَانَتْ لَتُقَارِیْ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ اَوْ ھِیَ اَطْوَلُ۔ سورۂ احزاب سورۂ بقرہ کے برابر تھی یا اس سے بھی لمبی تھی (مگر اس کی بہت سی آیتیں منسوخ التلاوۃ ہو گئیں اکثر روایتوں میں لَتُوَازِیْ ہے)۔

اَقْرَأُکُمْ اُبَیٌّ۔ تم میں بڑھ کر قاری ابی بن کعب ہیں (شاید یہ خطاب چند مخصوص صحابہ سے ہوگا، ورنہ بعض صحابہ ابی بن کعب سے بھی قراءت میں افضل تھے بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ، تم سب میں ابی بن کعب قرآن کو زیادہ پڑھا کرتے ہیں۔ بعضوں نے کہا: واقعی ابی بن کعب رضؓ قراءت میں سب صحابہ سے بڑھ کر تھے)۔

اِنَّہٗ کَانَ لَا یَقْرَأُ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ قَالَ فِیْ اٰخِرِہٖ وَمَا کَانَ رَبُّکَ نَسِیًّا۔ عبداللہ بن عباسؓ ظہر اور عصر میں پکار کر قراءت نہیں کرتے تھے۔ (بلکہ آہستہ چپکے قراءت کرتے) اخیر میں یہ کہا تیرا رب بھولنے والا نہیں (یعنی جب کوئی آہستہ چپکے، دل میں پڑھے تو لکھنے والے فرشتوں کو گو اس کی خبر نہیں ہوتی، وہ نہیں لکھتے مگر اللہ تعالیٰ کو تو سب معلوم ہے وہ بھولنے والا نہیں اس کا اجر ضرور دے گا۔ نہایہ میں ہے کہ عبداللہ بن عباس نے بعضے لوگوں کو دیکھا وہ ظہر اور عصر میں اس طرح قراءت کرتے تھے کہ خود بھی سنتے اور پاس والے شخص کو بھی سناتے، اس وقت یہ کہا)۔

اِنَّ الرَّبَّ عَزَّ وَجَلَّ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ۔ اللہ جل جلالہ نے آپ کو سلام کہا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں: اَقْرِئْ فُلَانًا

Marfat.com

السَّلَامَ یا اِقْرَأْ عَلَیْهِ السَّلَامَ۔ یعنی میرا سلام فلاں
شخص کو پہنچا دے (اور جب کوئی شخص قرآن یا حدیث اپنے
استاد کے سامنے پڑھے تو کہتا ہے، اَقْرَأَنِیْ فُلَانٌ یعنی فلاں
شخص نے مجھ کو پڑھایا)۔
تَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَعَلٰی مَنْ لَمْ تَعْرِفْ
تو ہر مسلمان کو سلام کرے خواہ اس سے معرفت (شناسائی)
ہو یا نہ ہو۔
فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ مِثْلَ قِرَاءَةِ الْعَامَّةِ۔ آنحضرت
نے سورۂ قمر میں فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھا جیسے اکثر لوگ
پڑھتے ہیں (اور ایک قرات میں فَهَلْ مِنْ مُذَّكِرٍ اور
فَهَلْ مِن مذکر ذال معجمہ سے بھی ہے)۔
خُفِّفَ عَلٰی دَاؤُدَ الْقُرْاٰنُ۔ حضرت داؤدؑ پر قرآن
پڑھنا آسان کر دیا گیا تھا (یہاں قرآن سے مراد توریت شریف
یا زبور شریف ہے اور آسانی سے یہ مراد ہے کہ بہت جلد
پڑھ لیتے یا ان پر پڑھنے میں کوئی بار نہ ہوتا)۔
كَانَ يَقْرَأُ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى۔ وہ
سورۂ واللیل میں وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى پڑھتے تھے
(پہلے اسی طرح اترا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے یوں اتارا وَمَا
خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى جیسے مشہور قرات ہے لیکن ابو الدرداء
اور ابن مسعودؓ کو دوسری قرات کی خبر نہیں ہوئی وہ یونہی
پڑھتے رہے وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى جیسے عبد اللہ بن مسعودؓ
کو یہ بھی گمان تھا کہ معوذتین قرآن میں داخل نہیں ہیں)۔
اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ۔ اللہ نے مجھ کو یہ حکم دیا
کہ میں یہ سورت تجھ کو پڑھ کر سناؤں (حالانکہ آں حضرت صلعم
سب سے بڑھے قاری تھے۔ مگر اس حکم سے اُبی کا مرتبہ
بڑھانا منظور تھا۔ بعضوں نے کہا اُبی کی قرات درست کرنا
مطلوب تھا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ افضل شخص مفضول کو پڑھ کر
سنا سکتا ہے)۔
اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ۔ بھلا میں آپ کے
سامنے کیا پڑھوں، قرآن تو آپ پر اترا ہے (تو آپ سے
بہتر کون پڑھ سکتا ہے)۔
اَقْرَأَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيْ اِمْرَةِ عُثْمَانَ
حَتّٰى كَانَ الْحَجَّاجُ۔ ابو عبد الرحمن لوگوں کو قرآن پڑھاتے رہے
حضرت عثمانؓ کی خلافت میں یہاں تک کہ حجاج کا زمانہ آگیا۔
اِنَّا سَمِعْنَا الْقِرَاءَةَ۔ ہم نے پڑھنا سنا (ایک روایت
میں اِنَّا سَمِعْنَا الْقُرَّاءَ ہے یعنی ہم نے قاریوں سے سنا)
اِقْرَأُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ۔ قرآن
اس وقت تک پڑھو جب تک تمہارے دل لگیں (جب دل
برخاستہ ہو اور ملال ہونے لگے تو موقوف کرو)
فَاسْتَقْرَيْتُهٗ۔ میں نے ان سے کہا فلاں آیت
تو پڑھو (عربوں کا دستور تھا۔ ان میں جب کوئی بھوکا ہوتا
تو دوسرے کسی شخص سے ایک آیت پڑھنے کی درخواست
کرتا وہ اس کو اپنے گھر لے جا کر جو میسر ہوتا تو وہ کھلاتا اسی
امید پر حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ سے ایک آیت پڑھنے کی درخواست
حضرت ابو ہریرہؓ نے کی۔ مگر وہ بتا کر چل دیئے۔ ابو ہریرہ رضؓ کا
مطلب پورا نہیں کیا۔ آخر میں آنحضرتؐ تشریف لائے اور
ابو ہریرہ رضؓ کو اپنے ساتھ لے گئے)۔
لَاسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْاٰيَةَ۔ میں ایک شخص سے
درخواست کرتا ہوں کہ وہ ایک آیت پڑھے حالانکہ وہ آیت
مجھ کو یاد ہوتی ہے (میرا مطلب دوسرا ہوتا ہے یعنی یہ کہ
وہ مجھ کو کھانا کھلائے)۔
اَلَّذِيْ يَقْرَأُهٗ يُعَرِّضُهٗ۔ جو رات کو پڑھنا چاہے
وہ دن کو کسی کو سنا لے۔
يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيْمُوْا۔ اے قاریوں
(عالموں) کے گروہ حق کے رستہ پر (یعنی قرآن و حدیث
کی پیروی پر) مضبوط رہو۔
كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ۔ آں حضرتؐ کے اخلاق
قرآن کے موافق تھے (جو شخص آپ کا اخلاق طرز معاشرت

Marfat.com

معلوم کرنا چاہیے وہ قرآن دیکھے، جتنی باتوں کا قرآن میں حکم ہے ان پر آپ عمل کرے اور جن جن باتوں کی ممانعت ہے ان سے باز رہتے)۔

اِقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ۔ اُسید بن حضیر تو ہمیشہ قرآن پڑھا کر (تاکہ سکینت تجھ پر اترتی رہے)۔

اِقْرَأْ فُلَانُ۔ اے فلانے تو پڑھتا رہ۔

يَرْضٰى بِرِضَاءِ الْقُرْاٰنِ وَيَسْخَطُ بِسَخَطِهٖ۔ قرآن ہی کے رو سے راضی ہو اور قرآن ہی کے رو سے غصہ کرے (جو شخص قرآن کا تابع ہو اس سے خوش ہو اور جو قرآن کے خلاف کرے اس سے ناراض رہے)۔

اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ۔ ہر مہینہ میں قرآن کا ایک ختم کیا کرو (کم سے کم ایک پارہ روز پڑھتے رہو ورنہ ڈر ہے کہ قرآن بھول جاؤ گے۔ یہ حکم قرآن کے حافظوں کے لئے ہے اور ناظرہ خواں کو اختیار ہے جتنا ہو سکے غور اور فکر کے ساتھ سمجھ کر پڑھے اور اکثر کی کوئی حد نہیں۔ بعضوں نے دن رات میں آٹھ ختم قرآن کے کئے ہیں اور مختار یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ سات دن میں ختم کرے۔ روز ایک منزل پڑھے یا تین دن میں ختم کرے اس سے کم میں ختم کرنا بعضوں نے ناپسند رکھا ہے)۔

وَهُنَّ فِيْمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ یہ پانچ بار دودھ پینا قرآن میں پڑھا جاتا تھا (لیکن بعد کو ان کی تلاوت منسوخ ہو گئی)۔

قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ۔ میں نے قرآن پڑھ کر آں حضرتؐ کی نبوت کا یقین کیا (قرآن کی فصاحت و بلاغت کو دیکھ کر عربی زبان والا شخص معلوم کر لیتا ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے بشر کا کلام نہیں۔ خصوصاً ایسے بشر کا جس نے تعلیم بھی نہ پائی ہو۔ جب اللہ کا کلام ہوا تو اس میں آں حضرتؐ کی نبوت کا ذکر ہے اس کا بھی یقین آ جائے گا)۔

اَقْرَأَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً۔ آں حضرتؐ نے سارے قرآن میں پندرہ جگہ سجدۂ تلاوت مجھ کو پڑھایا (سورۂ حج میں دو سجدے اور باقی وہی جو مشہور ہیں)۔

يَؤُمُّكُمْ اَقْرَؤُكُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ۔ تم میں امامت نماز کی وہ شخص کرے جو اللہ کی کتاب یعنی قرآن کا زیادہ قاری ہو (یعنی قرآن کو اچھی طرح تجوید کے ساتھ پڑھتا ہو یا جس کو قرآن زیادہ یاد ہو۔ بعضوں نے کہا یہ حکم صحابہؓ سے خاص تھا لوگ بڑی عمر میں مسلمان ہوئے تھے تو قرات سے پہلے دین کے مسائل جان لیتے تھے لیکن بعد والے لوگ چھوٹی عمر میں قرآن پڑھ لیتے ہیں اور فقہ بڑے ہو کر حاصل کرتے ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ان لوگوں نے امامت کے لئے مقدم اس کو سمجھا ہے جو فقہ کا علم زیادہ رکھتا ہو۔ لیکن اگر اس کے ساتھ قرات بھی عمدہ کرتا ہو تو نور علیٰ نور وہ بالاتفاق سب پر مقدم ہوگا)

اَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ۔ ان میں امامت کا زیادہ حقدار وہ شخص ہے جو زیادہ قاری ہو۔

اِنَّكُمْ تَقْرَؤُنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يُوْصٰى بِهَا اَوْ دَيْنٍ۔ تم اِس آیت کو یوں پڑھتے ہو کہ وصیت اور دین کی ادائی کے بعد (تو آیت میں وصیت کو پہلے ذکر کیا مالانکہ میت کے ترکہ میں سے پہلے دین کی ادائی کریں گے اس کے بعد جو بچے گا اس کے تہائی میں سے وصیت نافذ کریں گے اور باقی دو تہائی وارثوں کا حق ہے)۔

وَلَمْ يَقْرَأْ بِشْرٌ بِالْمُطَّوِّعِيْنَ۔ بشر نے مطوعین کا لفظ نہیں پڑھا (یعنی سورۂ براۃ میں یوں پڑھا اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ آخر تک)۔

اِنَّ اللّٰهَ قَرَأَ طٰهٰ وَيٰسٓ قَبْلَ اَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کرنے سے پہلے سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰسین پڑھ کر فرشتوں کو سنائیں (معلوم ہوا کہ قرآن کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ کے کلام ہیں اور اللہ

Marfat.com

تعالیٰ آواز کے ساتھ کلام کرتا ہے ورنہ فرشتے کیونکر سنتے بعضوں نے تاویل کی ہے اور یہ کہا ہے کہ ان سورتوں کا مطلب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے دلوں پر ڈالا)۔

اَقْرَأُ سُوْرَةَ هُوْدَ اَوْ يُوْسُفَ۔ میں سورۂ ہود پڑھوں یا سورۂ یوسف۔

اِقْرَءُوْا الٓمّٓ تَنْزِيْلُ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُهَا وَمَا يَقْرَأُ غَيْرَهَا۔ سورۂ الٓم تنزیل السجدہ پڑھا کرو ایک شخص صرف یہی سورت پڑھا کرتا تھا اور کوئی سورت نہیں پڑھتا تھا۔

كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَأَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ۔ نماز میں کیا پڑھتے ہو؟ انھوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی۔

اِسْتَقْرِئُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ۔ چار آدمیوں سے قرآن پڑھو (ان سے حاصل کرو کیونکہ صحابہ میں یہ چار بڑے قاری تھے)۔

اِقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ اپنی قوم والوں کو سلام کہو جہاں تک میں جانتا ہوں وہ پاکیزہ اور پرہیزگار لوگ ہیں (کسی سے سوال نہیں کرتے اور جنگ اور جہاد میں صابر رہتے ہیں)۔

فَلَمَّا اقْتَرَأَهَا الْقَوْمُ جب لوگوں نے اس کو پڑھا۔

نَحْنُ نَقْتَرِئُ۔ ہم پڑھتے ہیں۔

قَامَ ثُمَّ اقْتَرَأَ۔ کھڑے ہوئے پھر پڑھا۔

اَاَقْرَأُ التَّوْرَاةَ۔ کیا میں نے توراۃ شریف پڑھی ہے (کعب احبار کی طرح کہ میں اس کی باتیں بیان کروں۔ میں نے تو سب باتیں آں حضرت ہی سے سنی ہیں)

لَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهٗ عَلٰى اَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَلَا يَلْتَئِمُ عَلٰى لِسَانِ اَحَدٍ۔ میں نے قرآن کو شعر کے تمام بحروں پر رکھا لیکن وہ کسی کی زبان پر نہیں جمتا (کسی شعر کی کسی بحر پر موزوں نہیں ہوتا)۔

دَعِي الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِكِ۔ تیرے حیض کے جو دن (عادت کے موافق) ٹھہریں اُن دنوں میں نماز چھوڑ دے (یعنی قرء سے حیض مراد ہے)۔

تَرَى الدَّمَ بَعْدَ قُرْئِهَا بِخَمْسَةِ اَيَّامٍ۔ حیض سے پاک ہونے پر پانچ دن کے بعد پھر خون دیکھے۔

كَانَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْاَعْرَافِ وَالطُّوْرِ وَالْمُرْسَلَاتِ۔ آں حضرتؐ مغرب کی نماز میں سورۂ اعراف اور سورۂ طور اور سورۂ والمرسلات پڑھتے (یہی سنت ہے اور مغرب میں ہمیشہ چھوٹی سورتوں کا التزام مروانیوں کا طریق ہے)۔

تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ۔ تم لوگ اس آیت کو پڑھتے ہو مسلمانو! تم اپنے آپ کو سنبھالو، دوسرے کی گمراہی سے تم کو نقصان نہ ہوگا (اور اس آیت کو پڑھ کر تم امر بالمعروف میں کوتاہی کرتے ہو حالانکہ میں نے آں حضرتؐ سے سنا ہے کہ لوگ جب ظالم کو اس کے ظلم سے نہ روکیں گے تو اللہ تعالیٰ سب کو عذاب کرے گا تو مطلب آیت کا یہ ہے کہ جب تم اپنا کام پورا کر دو یعنی نیک بات کا حکم کر دو اور بری بات سے منع کر دو پھر وہ تمھاری بات نہ سنے تو اب اپنے آپ سے کام رکھو، اب اس کی بدکاری اور گمراہی سے تم کو نقصان نہ ہوگا اور یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی بدین خود اور عیسیٰ بدین خود پر عمل کر کے صلح کل بن جاؤ اور کسی کو نیک بد نہ سمجھاؤ یہ تو منافقوں اور بے ایمانوں کا طریق ہے)

مَنْ يَدْخُلُ جُبَّ الْحُزْنِ الْقُرَّاءُ الْمُرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ۔ دوزخ میں جو ایک مقام جب الحزن ہے یعنی رنج و غم کا کنواں، اس میں وہ عابد لوگ جائیں گے جو لوگوں کو دکھانے کے لئے نیک کام کیا کرتے تھے (نہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے)۔

يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ۔ صبح کی نماز میں سورۂ قاف پڑھتے تھے۔

Marfat.com

مَنْ قَرَأَ بِعَشْرِ اٰیَاتٍ مِّنْ اٰخِرِهَا۔ جو کوئی سورۃ کہف کی آخری دس آیتیں پڑھے (یعنی وعرضنا جہنم سے)

قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِیْ غَیْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ۔ قرآن یونہی حفظ پڑھنا ہزار درجہ کا ثواب رکھتا ہے اور مصحف میں دیکھ کر دو ہزار درجہ کا۔

لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ اِلَّا اُعْطِیْتَهٗ۔ تو جو کوئی حرف پڑھے گا ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں دیا جائے گا۔

اَلْقُرْاٰنُ جُمْلَةُ الْکِتَابِ وَالْفُرْقَانُ الْمُحْکَمُ الْوَاجِبُ الْعَمَلُ بِهٖ۔ قرآن ساری کتاب کا نام ہے اور فرقان وہ آیتیں جو محکم اور واجب العمل ہیں۔

نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اَرْبَعَ اَرْبَاعٍ رُبُعٌ فِیْنَا وَرُبُعٌ فِیْ عَدُوِّنَا وَرُبُعٌ سُنَنٌ وَاَمْثَالٌ وَرُبُعٌ فَرَائِضُ وَاَحْکَامٌ۔ قرآن چار حصوں پر اترا۔ ایک چوتھائی تو ہمارے باب میں (یعنی مومنین کے صفات اور احوال میں) اور ایک چوتھائی ہمارے دشمنوں (کافروں اور منافقوں) کے باب میں۔ اور ایک چوتھائی سنتوں اور امثال میں اور ایک چوتھائی فرائض اور احکام میں۔

کَمْ مِنْ قَارِئٍ لِلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُهٗ۔ کتنے قرآن پڑھنے والے (قاری) ایسے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت کرتا ہے (جو قرأت کا حق ادا نہیں کرتے یا قرآن پر عمل نہیں کرتے۔ فاتحہ اور سویم، دہم اور چہلم ان الفاظ کو رٹ لیتے ہیں اور غور و فکر سے اس کو نہیں پڑھتے نہ عمل کی نیت سے)

قَرْبٌ۔ نیام میں داخل کرنا۔ کمر کا گوشت کھلانا، رات کو لے جانا صبح کو پانی پلانے کے لئے۔

قُرْبٌ اور قُرْبَانٌ اور قِرْبَانٌ۔ نزدیک ہونا، جماع کے لئے پاؤں اٹھانا، بیچ کی راہ پر چلنا۔

اِقْتِرَابٌ۔ نزدیکی نزدیک ہونا۔

تَقَرُّبٌ۔ نزدیکی چاہنا، کمر پہ ہاتھ رکھنا، جلدی کرنا۔

تَقَارُبٌ۔ نزدیک ہونا، کم ہونا، آخر ہونا۔

قِرَابٌ۔ نیام یا غلاف تلوار کا۔

مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا۔ جو شخص مجھ سے ایک بالشت نزدیک ہو، میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ (نہایہ میں ہے کہ بندے کا اللہ سے نزدیک ہونا یہ ہے کہ یادِ الٰہی اور اعمالِ صالحہ میں معروف رہے نہ کہ قرب ذاتی اور مکانی کیونکہ یہ جسم کی صفت ہے اور اللہ تعالیٰ جسمیت سے پاک ہے اور اللہ کا بندے سے نزدیک ہونا یہ ہے کہ اس کی نعمتیں اور مہربانیاں بندے کے شاملِ حال ہوں)

قُرْبَانُهُمْ دِمَاؤُهُمْ۔ ان کی قربانی اپنا خون بہانا ہوگی (یعنی کافروں سے جہاد کریں گے، شہید ہوں گے جیسے اگلی امتوں کی قربانی گائے بکری، اونٹ کاٹنا تھی، یہ امتِ محمدی کی صفت توراۃ شریف میں بیان ہوئی ہے)۔

اَلصَّلٰوةُ قُرْبَانُ کُلِّ تَقِیٍّ۔ نماز ہر پرہیزگار شخص کی نزدیکی کا وسیلہ ہے (یعنی پروردگار کا تقرب نماز پڑھ کر حاصل کرتے ہیں)۔

مَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الْاُوْلٰی فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً۔ جو شخص جمعہ کی نماز کے لئے پہلی ہی ساعت میں جائے (یعنی اذان ہوتے ہی) اس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے ایک اونٹ مکہ میں قربانی کے لئے بھیجا۔

وَاِنْ نَتَقَارَبُ بِذٰلِكَ اِلَّا اَنْ نَحْمَدَ اللّٰهَ تَعَالٰی۔ (عبداللہ بن عمرؓ نے کہا۔ ہم دن میں کئی بار ایک دوسرے سے ملا کرتے تھے اور ہر ایک دوسرے کا حال پوچھتا رہتا) اس سے ہمارا کوئی مقصد نہ تھا مگر اللہ تعالیٰ کا شکر (تقارب بمعنی تطلب ہے)۔

لَیْلَةُ الْقَرَبِ۔ وہ رات جس کی صبح کو پانی کے مقام پر پہنچے اور اونٹوں کو پانی پلائے۔ پھر مطلق طلب کو کہنے لگے (عرب لوگ کہتے ہیں، فُلَانٌ یَقْرُبُ حَاجَتَهٗ فلاں شخص اپنی حاجت کا طالب ہے)۔

Marfat.com

مَالِیْ هَادِبٌ وَّلَا قَادِبٌ۔ نہ میرے پاس کوئی ایسا جانور ہے جو پانی پی کر لوٹتا ہے نہ پانی کو جانے والا۔ (یعنی میں نادار ہوں سوائے اس اونٹنی کے اور کوئی جانور نہیں رکھتا)۔

وَمَاکُنْتُ اِلَّا کَقَادِبٍ وَّرَدَ وَطَالِبٍ وَّجَدَ میں تو اس شخص کی طرح تھا جو پانی کی تلاش میں پانی تک پہنچ گیا ہو یا جو کسی چیز کا طالب ہو اور اُس کو پالے۔

اِذَا تَقَارَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَکَدْ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ تَکْذِبُ۔ جب زمانہ آخر ہوگا یعنی قیامت کے قریب تو مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا (کیونکہ قیامت کے قریب کفر پھیلے گا اور مومن وُہی شخص ہوگا جو کامل الایمان ہے اس کا خواب اکثر سچا ہوگا۔ بعضوں نے اِس طرح ترجمہ کیا ہے جب موسم اعتدال پر ہوگا رات دن برابر برابر ہوں گے تو مومن کا خواب بہت کم جھوٹا ہوگا کیونکہ ایسے موسم میں مزاج صحیح اور تندرست ہوتا ہے)۔

یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّنَةُ کَالشَّهْرِ اخیر زمانہ میں وقت جلدی گزرے گا ایک برس ایسا معلوم ہوگا جیسے ایک مہینہ (کیونکہ لوگ عیش و عشرت اور راحت و غفلت میں بسر کریں گے اور آرام اور غفلت کا زمانہ جلد گزر جاتا ہے اور ریاضت اور عبادت کا زمانہ جو نفس پر شاق ہوتا ہے دیر میں گزرتا ہے، دیکھو! دنوں میں دن کھاتے پیتے کیسی جلدی گزر جاتا ہے اور روزے میں دن پہاڑ معلوم ہوتا ہے کسی طرح شام نہیں ہوتی۔ بعضوں نے کہا، مطلب یہ ہے کہ زمانہ میں برکت نہ رہے گی عمریں چھوٹی ہو جائیں گی یا زمانہ کے لوگ ایک دوسرے کے قریب ہوں گے۔ شر اور بُرائی میں یا خود زمانہ کے اجزا ایک دوسرے سے مشابہ ہوں گے۔ ایک زمانہ بُرا آئے گا دوسرا بھی اسی طرح کا یا دولتیں اور حکومتیں ویران ہوں گی۔ جلدی جلدی حکومتوں کا انقلاب ہوگا۔ کرمانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ لوگوں پر ایسی فکریں اور سختیاں ہوں گی اور فتنوں کا ایسا ہجوم ہوگا کہ ہوش و حواس قائم نہ رہیں گے ان کو نہ سال معلوم ہوگا نہ مہینہ اور صحیح یہ ہے کہ برکت اُٹھ جائے گی، ہر چیز کی برکت جاتی رہے گی یہاں تک کہ زمانہ کی بھی)

سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا۔ ٹھیک رستہ پر چلو اور میانہ روی اختیار کرو (نہ افراط نہ تفریط)۔

فَاَخَذَنِیْ مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ۔ (عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا میں نے آں حضرتؐ کو سلام کیا آپؐ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے جواب نہ دیا) مجھ کو نزدیک اور دور گزری ہوئی فکریں آلگیں (یہ تشویش لاحق ہوئی کہ آنحضرتؐ نے میری کونسی بات ایسی دیکھی جس سے آپ رنجیدہ ہو گئے کہ سلام کا جواب تک نہیں دیا)۔

لَاُقَرِّبَنَّ بِکُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ میں آں حضرت کی سی نماز پڑھ کر تم کو دکھاؤں گا۔

اِنِّیْ لَاَقْرَبُکُمْ شَبَهًا بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ تم لوگوں میں سب سے زیادہ میری نماز آنحضرت کی نماز کے مشابہ ہے۔

فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا۔ وہ ہماری مسجد میں نہ آئے (یعنی ہمارے ساتھ جماعت میں شریک نہ ہو)۔

مَنْ لَّمْ یَقْرَبِ الْکَعْبَةَ وَلَمْ یَطُفْ حَتّٰی یَخْرُجَ اِلٰی عَرَفَةَ۔ جو شخص کعبہ کے پاس نہ پھٹکے نہ طواف کرے، (یعنی طواف قدوم) اور (جلدی سے) عرفات کو چلا جائے (کیونکہ حج فوت ہونے کا ڈر ہو) مجمع البحار میں ہے یعنی طواف قدوم کے بعد دوسرا کوئی نفل طواف نہ کرے)۔

فَرَحٌ اَقْرَبُ مِنْ حُزْنٍ۔ خوشی رنج سے زیادہ نزدیک ہے۔

لَمْ اَرَاهُ قَرِبَ بِكَ۔ میں نے اُس کو آپ کے نزدیک ہوتے نہیں دیکھا۔

Marfat.com

إِنْ وَصَلُوْنِي مِنْ قَرِيْبٍ. بنی امیہ اگر مجھ سے
عمدہ سلوک کریں گے تو وہ میرے نزدیک کے رشتہ دار ہیں
(بہ نسبت عبد اللہ بن زبیر کے، کیونکہ بنی امیہ عبد مناف کی اولاد
میں تھے اور عبد اللہ بن عباس بھی اُنہی کی اولاد تھے برخلاف
عبد اللہ بن زبیر کے وہ بنی اسد میں سے تھے)۔

مَنْ غَيَّرَ الْمَطْرَبَةَ وَالْمَقْرَبَةَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ
اللّٰهِ جو چھوٹے رستوں اور پگڈنڈیوں کو (جو بڑے راستہ
سے جا کر ملتی ہیں) بدل ڈالے (ان کو خراب کر دے میٹ دے
یا روک دے) اس پر اللہ کی پھٹکار (بعضوں نے کہا
مقربہ پانی کا راستہ)۔

ثَلَاثٌ لَعِيْنَاتٌ رَجُلٌ عَوَّرَ طَرِيْقَ الْمَقْرَبَةِ
تین شخص ملعون ہیں ان میں ایک وہ ہے جو پانی تک جانے کا
راستہ (یا چھوٹا راستہ) میٹ دے۔

مَا هٰذِهِ الْإِبِلُ الْمُقْرِبَةُ يَا الْمُقْرَبَةُ (بفتح
اور بکسرہ را دونوں طرح مروی ہے) یہ تنگ بندھے ہوئے
اونٹ کیسے ہیں (سواری کے اونٹوں کے پیٹ پر گھوڑوں
کی طرح زین اور تنگ باندھتے ہیں۔ بعضوں نے کہا مقربہ
وہ اونٹ جس پر چمڑے سے منڈھے ہوئے زین لگائے
جاتے ہیں، ان پر بادشاہ اور امراء سوار ہوتے ہیں)

لِكُلِّ عَشَرَةٍ مِنَ السَّرَايَا مَا يَحْمِلُ الْقِرَابُ
مِنَ التَّمْرِ. جو ٹکڑیاں فوج کی جہاد کو جائیں، ان میں ہر دس
آدمیوں کے لئے ایک تھیلہ کھجور کا ہونا چاہئے (قراب وہ
تھیلہ ہے جس میں سوار اپنی تلوار اور کوڑا وغیرہ سامان رکھ
لیتا ہے۔ کبھی توشہ بھی اس میں رکھا جاتا ہے۔ خطابی نے کہا
میں سمجھتا ہوں صحیح فِرَاف ہے جو جمع ہے فَرْفٌ کی۔
یعنی چمڑے کا تھیلہ جس میں مسافر اپنا توشہ رکھتا ہے اس
کی جمع فُرُوْفٌ بھی آئی ہے)

إِلَّا مَا كَانَ فِي قِرَابِ سَيْفِي (حضرت
علی نے فرمایا آں حضرت نے مجھ کو کوئی خاص باتیں نہیں
بتلائیں جو اوروں کو نہ بتلائی ہوں) البتہ یہ چند باتیں ہیں جو
میرے تلوار کے غلاف میں لکھی ہوئی رکھی ہیں (اس میں زکوٰۃ
کے مسائل تھے اور دیت کے اور یہ کہ مسلمان کافر کے بدلے
قتل نہ کیا جائے۔ بس یہی وہ باتیں تھیں جو خاص حضرت علی
کے پاس لکھی ہوئی تھیں۔ باقی سب روایتیں شیعوں کی
اہل سنت کے نزدیک صحیح نہیں ہیں کہ آنحضرتؐ نے بہت
سے علم اور آئندہ کی باتیں حضرت علی کو بتلائی تھیں، جو
دوسرے صحابہؓ کو نہیں بتلائیں، یا دو کتابیں ایک
جفر ایک جامعہ آپ کو دی تھیں۔ جو نسلاً بعد نسلٍ ائمہ اہل
بیت علیہم السلام کو ترکہ میں ملتی رہیں)۔

إِنْ لَقِيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيْئَةً. اگر
تو زمین بھر کر گناہ میرے پاس لے کر آئے (لیکن شرک نہ
کرتا ہو) تو میں زمین بھر کر بخشش تجھ کو دوں گا (تیرے
سب گناہ بخش دوں گا۔ یہ حدیث قدسی ہے)۔

اِتَّقُوْا قُرَابَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ
اللّٰهِ (ایک روایت میں قُرَابَةَ الْمُؤْمِنِ ہے ایک میں
فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ۔ یعنی مومن کی فراست، دانائی
اور پہچان سے بچو وہ اللہ کے دیئے ہوئے نور سے دیکھتا
ہے (اس کا گمان اکثر سچ نکلتا ہے جو وہ ہر شخص کا چہرہ دیکھ
اس کے باطن کا حال دریافت کر لیتا ہے۔ عرب لوگ کہتے
ہیں: مَا هُوَ بِعَالِمٍ وَلَا قُرَابِ عَالِمٍ وَلَا قُرَابَةِ
عَالِمٍ وَلَا قَرِيْبِ عَالِمٍ۔ نہ وہ عالم ہے نہ عالم کے قریب۔

خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ أَبُو النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مُتَقَرِّبًا مُتَخَصِّرًا حَتّٰى جَلَسَ
بِالْبَطْحَاءِ عبد اللہ آں حضرتؐ کے والد ماجد ایک دن کمر پر کوکھ پر ہاتھ رکھے ہوئے
نکلے یہاں تک کہ بطحا میں بیٹھے (قُرْبٌ: وہ نرم مقام جو ناف کے نیچے ہے۔
بعضوں نے کہا مُتَقَرِّبًا کے معنی یہ ہیں کہ جلدی بھاگتے ہوئے)

يَمْشِي الْقُرَادُ عَلَيْهَا ثُمَّ يُزْلِقُهُ
عَنْهَا لَبَانٌ وَأَقْرَابٌ زَهَالِيْلُ

Marfat.com

اس پرگو چڑی (وچڑی) یا جوں چلتی ہے پھر اُس کا چکنا سینہ اور چکنی کو کہیں اس کو پھسلا دیتی ہیں۔
اَتَیْتُ فَرَسِیْ فَرَکِبْتُھَا فَرَفَعْتُھَا تَقْرِیْبًا۔ میں اپنی گھوڑی کے پاس آیا، اس پر سوار ہوگیا پھر اس کو پوپہ چلایا (یعنی سرپٹ سے کم)۔
فَجَلَسُوْا فِیْ اَقْرُبِ السَّفِیْنَۃِ۔ پھر جہاز کی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ گئے (جن کو لائف بوٹ کہتے ہیں جو بڑے جہاز کے دونوں کناروں پر لگی رہتی ہیں۔ اس کا مفرد قارِبٌ ہے اور جمع قَوَارِبُ لیکن اَقْرُبٌ غیر مشہور ہے۔ بعضوں نے کہا اَقْرُبُ کشتی کے وہ حصے جو زمین کے قریب رہتے ہیں)۔
اِلَّا حَامٍ عَلٰی قَرَابَتِہٖ اپنے عزیزوں کی پٹی لینے لگا
مُقَارِبُ الْحَدِیْثِ۔ وہ اوسط درجہ کا ہے یا دوسرے راوی کے قریب قریب ہے حافظہ میں (یا اس کی روایت بڑے درجے کی تو معتبر نہیں ہے مگر اس کے قریب قریب ہے یعنی ایک درجہ کم مگر قبول کے لائق ہے)۔
لَا یَقْرَبُ الْمَلَائِکَۃُ جُنُبًا۔ جنب شخص کے (جس کو نہانا فرض ہو) فرشتے نزدیک نہیں آتے (مراد وہ جنب ہے جو نہانے میں دیر کرے یہاں تک کہ نماز کا وقت اخیر ہو جائے یا فوت ہو جائے)
کَانَ رُکُوْعُہٗ وَسُجُوْدُہٗ قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَاءِ۔ آں حضرت کا رکوع اور سجدہ، اسی طرح رکوع کے بعد قومہ اور دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ) یہ سب برابر سرابر ہوتے (صرف قرأت کا قیام اور تشہد کا قعود یہ بڑے ہوتے۔ بخاری کی روایت میں اس جلسہ کا بھی ذکر ہے، جو سلام کے بعد ہوتا ہے اس سے یہ نکلتا ہے کہ آپ سلام پھیر کر تھوڑی دیر مصلے پر ٹھہرے رہتے)۔
اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ۔ سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے پروردگار سے بہت قریب ہوتا ہے (مجمع البحار میں ہے یعنی پروردگار کی رحمت اور فضل سے بہت قریب)۔
حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ۔ جو بندے اللہ کے مقرب ہیں ان کے حق میں نیک لوگوں کی نیکیاں برائیاں ہیں (مطلب یہ ہے کہ عام نیکبخت لوگوں کے واسطے ایک کام صغیرہ گناہ ہوتا ہے جس کی وہ چنداں پرواہ نہیں کرتے، مگر مقربین کے حق میں وہ سخت گناہ سمجھا جاتا ہے اسی طرح بعض کام عام لوگوں کے حق میں مباح ہوتے ہیں لیکن مقربانِ بارگاہِ الٰہی ان سے پرہیز رکھتے ہیں، ان کو برا سمجھتے ہیں۔ جیسے عمدہ عمدہ مزیدار چرب اور شیریں کھانے عیش و عشرت کے سامان جن میں پڑ کر آدمی خدا سے غافل ہو جائے مگر اس پر اعتراض ہوتا ہے کہ صغیرہ گناہ یا مباح کو حسنہ نہیں کہہ سکتے۔ میرے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض نیکی جو عام لوگوں کے لئے نیکی ہے مقربین کے لئے برائی ہے۔ مثلاً مال میں سے چالیسواں حصہ زکوٰۃ کا دینا عام لوگوں کے حق میں نیکی ہے مگر مقربین کے لئے برائی ہے وہ سارا مال اللہ کی راہ میں دیدیتے ہیں ایک پیسہ بھی جوڑ کر نہیں رکھتے یا پھٹا پرانا کپڑا اللہ کی راہ میں دے ڈالنا عام لوگوں کے حق میں نیکی ہے مگر مقربین کے حق میں برائی ہے۔ وہ عمدہ سے عمدہ مال اللہ تعالیٰ کے لئے نکالتے ہیں، عمدہ سے عمدہ کھانے اللہ کے نام پر کھلاتے ہیں۔ وقس علیٰ ہذا)
قَارِبُوْا بَیْنَ اَوْلَادِکُمْ۔ اپنی سب اولاد کو برابر برابر حصہ دو (یہ نہیں کہ ایک کو زیادہ دو اور دوسرے کو کم جو ظلم ہے)۔
اُحْتُمِلَ قُرَیْبَۃٌ۔ قریبہ کو اٹھا لیا (یہ تصغیر ہے قربہ کی، ایک روایت میں قُرْبَۃٌ ہے یعنی سنت)
یُقَرِّبُ وَضُوْءَہٗ۔ وضو کا پانی ان کے نزدیک کرتے تھے۔
اَقِیْمُوا الْحُدُوْدَ فِی الْقَرِیْبِ وَالْبَعِیْدِ۔ اللہ تم

Marfat.com

کی مقرر کی ہوئی سزائیں (حد زنا، حد قذف وغیرہ) نزدیک رشتہ دار اور دور رشتہ دار سب پر قائم کرو (یہ نہیں کہ نزدیک کے رشتہ داروں کو بچادو اور دور والوں پر قائم کرو)

ثُمَّ ذَکَرَ فِتْنَۃً فَقَرَّبَھَا۔ پھر آپ نے ایک فتنہ کا بیان کیا اس کو نزدیک کر دیا (یعنی ایسا بیان کیا گویا وہ فتنہ سامنے آگیا)۔

تُفْتَنُوْنَ قَرِیْبًا مِّنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ۔ تم قبروں میں آزمائے جاؤ گے قریب قریب اس آزمائش کے جو دجال سے ہوگی

اَلْجَنَّۃُ اَقْرَبُ مِنْ شِرَاکِ نَعْلِہٖ۔ بہشت جوتی کے تسمے بھی زیادہ اس سے نزدیک ہے (اگر اعتقاد اور عمل درست اور شریعت کے مطابق ہو)۔

اَنْزَلَہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ۔ اس کو قرب کے مقام میں اتارے گا۔

کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَکَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ آخر تک قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَاءِ۔ آں حضرتؐ کی نماز میں رکوع اور رکوع کے بعد قومہ اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ یہ سب برابر سرابر ہوتے۔

قَرَابَۃٌ۔ رشتہ داری نسب کی ہو یا سبب کی۔

قِرْبَۃٌ مشک (اس کی جمع قِرَبٌ اور قِرْبَاتٌ ہے)

فَقَرَّبَ ھَابِیْلُ کَبْشًا۔ ہابیل نے ایک مینڈھا قربانی کے لئے رکھا اور قابیل نے ایک خراب گیہوں کی بالی (کمبخت نے ایک بالی رکھی وہ بھی خراب اور ناکارہ)۔

قَرْثَعٌ۔ جری بیباک بے شرم عورت یا بھولی بھالی بیوقوف

ھِیَ کَالْقَرْثَعِ۔ وہ بھولی بیوقوف کی طرح ہے (ایک اعرابی سے پوچھا قرثع کس کو کہتے ہیں، اس نے کہا وہ عورت جو ایک آنکھ میں سرمہ لگائے دوسری آنکھ یونہی چھوڑ دے اور کرتا الٹا پہنے یعنی خبطی بدسلیقہ بدتمیز پھوہڑ)۔

قَرْحٌ۔ زخم کرنا، چیرنا، پھاڑنا، ایسی جگہ کنواں کھودنا جہاں پانی نہ ہو۔

قُرُوْحٌ۔ پوری عمر کو پہنچ جانا

قَرَحٌ۔ پوری عمر کو پہنچنا۔

تَقْرِیْحٌ۔ زخمی کرنا، چیرنا، برانگیختہ کرنا ابھارنا۔

مُقَارَحَۃٌ۔ مواجہہ کرنا۔

اِقْرَاحٌ۔ پوری عمر کو پہنچ جانا، اونٹوں کا زخمی ہونا خارشت سے زخمی کرنا۔

تَقَرُّحٌ۔ زخمی ہونا، تیار رہنا۔

اِقْتِرَاحٌ۔ فی البدیہہ ایجاد کرنا، بغیر سنے کوئی بات نکال لینا، چننا، اختیار کرنا، ایجاد کرنا، سواری کے لائق ہونے سے پیشتر جانور پر سوار ہونا، ایسی جگہ کنواں کھودنا جہاں پانی نہ ہو، دیگار دستی کرنا، شاعر سے قصیدہ نظم کرنے کی درخواست کرنا، یا کسی سے کوئی شے تیار کرنے کی

قَرْحٌ اور قُرْحٌ۔ زخم اور تکلیف۔

بَعْدَ مَا اَصَابَھُمُ الْقَرْحُ۔ زخمی ہو چکنے کے بعد۔

اِنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ قَدِمُوا الْمَدِیْنَۃَ وَ ھُمْ قُرْحَانٌ۔ آں حضرتؐ کے اصحاب (جنگ احد سے) لوٹ کر مدینہ میں آئے وہ زخمی تھے۔

اِنَّ مَعَکَ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ قُرْحَانٌ یا قُرْحَانُوْنَ۔ (جب حضرت عمرؓ ملک شام کو جانے لگے وہاں طاعون پھیلا ہوا تھا تو لوگوں نے کہا) آپ کے ساتھ حضرت محمد صلعم کے بے داغ صحابہ ہیں (جن کو کوئی بیماری نہیں لگی)۔

قُرْحَانٌ۔ وہ شخص جس کے چیچک نہ نکلی ہو اور وہ اونٹ جس کو خارشت نہ ہوئی ہو (یہاں یہ مراد ہے کہ صحابہ جن کو طاعون کا کچھ اثر نہیں ہوا پاک اور صاف ہیں)۔

Marfat.com

كُنَّا نَخْتَبِطُ بِقِسِيِّنَا وَنَأْكُلُ حَتّٰى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا
ہم اپنی کمانوں سے درختوں کے پتے جھاڑتے اور کھاتے یہاں تک کہ ہمارے جبڑے (مسوڑھے) زخمی ہو گئے (پتے چباتے چباتے)۔

جِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ الْقَرَاحِ۔ روکھی روٹی اور خالص پانی (جس میں اور کوئی چیز جیسے دودھ یا شہد یا شکر یا کھجور نہ ملائی گئی ہو)۔

خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ۔ بہتر گھوڑا وہ ہے جس کی پیشانی پر سفیدی ہو اور ہاتھ پاؤں پر بھی۔

قَارِحٌ۔ وہ گھوڑا جو پانچویں برس میں لگ گیا ہو یعنی پوری عمر کا جوان (اس کی جمع قُرَّحٌ ہے) (گھوڑا تین چار برس تک بچھیرا ہے، پانچ برس کا جوان، دس برس تک۔ دس کے بعد بوڑھا پندرہ برس تک، پندرہ کے بعد بیس سال تک بوڑھا کھونس)۔

وَعَلَيْهِمْ فِيْهِ الصَّالِغُ وَالْقَارِحُ۔ ان کو پوری عمر کے جانور دینا ہوں گے (صالغ، پانچ برس کی بکری یا گائے)

قُزَحُ۔ وادی القریٰ میں ایک بازار تھا وہاں آں حضرتؐ نے نماز پڑھی ہے اور ایک مسجد بھی وہاں بنائی گئی۔

خَرَجَتْ بِرِجْلِهِ قُرْحَةٌ۔ ان کے پاؤں میں ایک پھوڑا نکلا۔

لَا تُسْلِمْ فِي قَرَاحٍ حَتّٰى يُسْبِلَ۔ صاف چٹیل زمین میں (جہاں کھیت نہ ہو) بیع سلم مت کر جب تک اُس میں غلہ کی بالی نہ نکلے۔

أَفْوَاهُهُمْ ضَامِزَةٌ وَقُلُوبُهُمْ قَرِحَةٌ۔ ان کے منہ تو بند ہیں اور دل زخم خوردہ۔

مَنْ بِهِ قَرْحَةٌ۔ جس کو زخم لگا ہو۔

سُئِلَ الرَّجُلُ يَكُونُ فِيْهِ الْقَرْحَةُ۔ آپ سے پوچھا گیا اگر کسی شخص کو زخم لگا ہو۔

الْمَيِّتُ يَغْسِلُهُ بِمَاءِ الْقَرَاحِ۔ مردے کو خالص پانی سے نہلائے۔

أُنْثُرْ فِي الْقَرَاحِ بَذْرَكَ۔ خالی زمین میں اپنا تخم ڈال۔

إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْتَرِحُ عَلٰى رَبِّهِ فِي شَيْءٍ يَأْمُرُهُ بِهِ۔ جب جب اللہ تعالیٰ آں حضرتؐ کو کسی بات کا حکم کرتا، تو آپ بے سوچے سمجھے اُس میں سوالات کرتے۔

قَرِيْحَةٌ جَيِّدَةٌ۔ تیز طبیعت اچھا ذہن۔

قَرْدٌ۔ جمع کرنا، کمانا۔

قَرَدٌ۔ گھونگھر ہونا بات سے عاجز ہو کر، سکوت کرنا زرد ہو جانا، چھوٹا ہونا، مزہ خراب ہونا۔

تَقْرِيْدٌ۔ بات سے عاجز ہو کر خاموش رہ جانا، جوئیں نکالنا، ذلیل کرنا، فریب دینا، ذلیل ہونا، عاجزی کرنا۔

إِقْرَادٌ۔ بات سے عاجز ہو کر چپ رہ جانا، ساکن ہونا، ٹھہر جانا، جوئیں نکالنا۔

تَقَرُّدٌ۔ گھونگر ہونا۔

قُرَادٌ۔ بھٹنی، گوچڑی (چچڑی) جو اونٹ اور گھوڑے اور کتے کے بدن میں ہوتی ہے (جیسے جوں اور قمل انسان کے بدن میں)۔

قِرْدٌ۔ بندر (اس کی جمع أَقْرَادٌ اور قُرُوْدٌ اور قِرَادٌ اور قِرَدَةٌ ہے)۔

إِيَّاكُمْ وَالْإِقْرَادَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْإِقْرَادُ قَالَ الرَّجُلُ يَكُوْنُ مِنْكُمْ أَمِيْرًا أَوْ عَامِلًا فَيَأْتِيْهِ الْمِسْكِيْنُ وَالْأَرْمَلَةُ فَيَقُوْلُ لَهُمْ مَكَانَكُمْ حَتّٰى أَنْظُرَ فِي حَوَائِجِكُمْ وَيَأْتِيْهِ الشَّرِيْفُ وَالْغَنِيُّ فَيُدْنِيْهِ وَيَقُوْلُ عَجِّلُوْا قَضَاءَ حَاجَتِهِ وَيُتْرَكُ الْآخَرُوْنَ مُقْرِدِيْنَ
آں حضرتؐ نے فرمایا تم اقراد سے بچے رہو۔ لوگوں نے

Marfat.com

عرض کیا یا رسول اللہ صلعم اقراد کیا ہے؟ فرمایا اقراد یہ ہے کہ تم میں سے کوئی شخص حاکم یا عہدے دار ہو پھر اس کے پاس کوئی مسکین یا بیوہ آئے (کچھ حاجت لے کر) وہ اُن سے کہے ٹھہرو میں کچھ فکر کروں گا (ابھی اور جلدی میں تمہاری حاجت پوری نہیں کرسکتا) اور کوئی عزت والا شخص یا مالدار آجائے تو اس کو جھٹ اپنے پاس بلالے، اور اپنے کارکنوں سے کہے ان کا کام جلدی پورا کرو ان کا مطلب تو فوراً پورا ہو جائے اور دوسرے (غریب درمسکین بے وسیلہ حاجتمند) یوں ہی پڑے رہیں، ذلت کے ساتھ ان کو کوئی نہ پوچھے۔

كَانَ لَنَا وَحْشٌ فَإِذَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْعَرَنَا قَفْزًا فَإِذَا حَضَرَ مَجِيْئُهُ أَقْرَدَ۔ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں، ہمارے گھر میں ایک جنگلی وحشی جانور تھا۔ جب آں حضرتؐ گھر کے باہر کہیں تشریف لیجاتے تو وہ کود پھاند کرکے ہم کو پریشان کردیتا پھر جب آں حضرتؐ تشریف لاتے تو غریب ہو کر بیٹھ جاتا (ساری شرارت چھوڑ دیتا)۔

لَمْ يَرَ بِتَقْرِيْدِ الْمُحْرِمِ الْبَعِيْرَ بَأْسًا (ابن عباسؓ نے کہا) اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر احرام والا شخص اونٹ کی گرچڑیاں نکال ڈالے۔

قَالَ لِعِكْرِمَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قُمْ فَقَرِّدْ هٰذَا الْبَعِيْرَ فَقَالَ إِنِّيْ مُحْرِمٌ فَقَالَ قُمْ فَانْحَرْهُ فَقَالَ كَمْ تَرَاكَ الْآنَ قَتَلْتَ مِنْ قُرَادٍ وَحَمْنَانَةٍ عبداللہ بن عباس نے عکرمہ سے کہا وہ احرام باندھے ہوئے تھے، اُٹھ اس اونٹ کی گوچڑیاں نکال ڈال۔ عکرمہ نے کہا میں احرام باندھے ہوں (گوچڑیوں کو نہیں مار سکتا) تب عبداللہ نے کہا، اچھا اٹھ اور اس اونٹ کو نحر کر ڈال عکرمہ نے اس کو نحر کردیا۔ تو عبداللہ نے کہا اب ذرا غور کر تو نے کتنی گوچڑیاں اور مار ڈالیں (جو اونٹ کو لگی ہوئی تھیں۔ جب اونٹ نحر ہو گیا تو وہ بھی سب مرگئیں)۔

ذُرِّي الدَّقِيْقَ وَأَنَا أُحَرِّكُ لَكِ لِئَلَّا يَتَقَرَّدَ تو آٹا چھڑک میں حریرہ بناؤں تیرے لئے (اس کو ہلاتا جاؤں) ایسا نہ ہو کہ ایک پر ایک چڑھ کر گولہ گولہ ہو جائے (نہایہ اور مجمع میں وَأَنَا أُحَوِّطُ لَكِ ہے یعنی میں اس کو ہلاتا جاؤں تو اوپر سے ہانڈی میں آٹا چھڑکتی جا)۔

إِنَّهُ صَلَّى إِلَى بَعِيْرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا انْفَتَلَ تَنَاوَلَ قَرَدَةً مِنْ وَبَرِ الْبَعِيْرِ۔ آں حضرتؐ نے لوٹ کے مال میں سے ایک اونٹ کی آڑ میں نماز پڑھی، جب نماز سے لوٹے تو اونٹ کے خراب بالوں کا ایک گچھا نوچ لیا۔

إِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ۔ بندر اور سور تو اس کے پہلے سے تھے (یعنی جب بنی اسرائیل کے کچھ لوگ بندر اور سور بنا دیئے گئے تو یہ نہیں کہ بندر اور سور دنیا میں انہی کے نسل سے شروع ہوئے بلکہ دونوں قسم کے جانور دنیا میں پہلے سے موجود تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ بنی اسرائیل کے جو لوگ بندر اور سور کی صورتوں میں مسخ کئے گئے تھے وہ سب تین دن میں مر گئے، ان کی نسل نہیں چلی)۔

قُرْدُوْدَةُ الظَّهْرِ۔ پشت کا بلند حصہ۔

لَجَأُوْا إِلَى قَرْدَدٍ۔ ایک اونچی یا ہموار زمین میں پناہ لی۔

قَطَعْتُ قَرْدَدًا۔ ایک بلند زمین کو میں نے طے کیا۔

جَاءَ بِالْحَدِيْثِ عَلَى قَرْدَدِهٖ۔ بات ٹھکانے کی کہی (اس کی جمع قَرَادِدُ اور قَرَادِيْدُ ہے)۔

قَرْدِيْدَةٌ۔ پہاڑ کی چوٹی، آدمی کا سر، پشت کے درمیان کی لکیر۔

غَزْوَةُ ذِيْ قَرَدٍ۔ ذی قرد کی جنگ (ذی قرد یہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے دو منزل پر، اس کو ذو القرد بھی کہتے ہیں اور ذی قَارَدَہ بھی)۔

Marfat.com

لوٹ جانے کا حکم ہوگا اور پھر مغرب سے نکلے گا۔ اُس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا)۔

حِرَّۃٌ تَحْتَ قِرَّۃٍ۔ گرمی ہے سردی کے تلے (یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص کچھ بات کھولتا ہے کچھ چھپاتا ہے)

قِرَّۃٌ۔ وہ وقت جب بیماری آتی ہے۔

قَرَّتَان۔ صبح اور شام۔

قَرُوْر۔ ٹھنڈا پانی۔

وَقَعْتُ بِقُرِّكَ۔ میں نے تیرا بدلہ لے لیا۔

قَرْقَر۔ عورت کا لباس۔

قُرْقُوْر۔ بڑی یا چھوٹی یا لمبی کشتی (اس کی جمع قَرَاقِیْر ہے)۔

فَاَقَرَّ بِہٖ عَلَیَّ۔ اُس نے میری بات کا اقرار کیا۔

تَمَّ قَرِیْرَ الْعَیْنِ۔ ٹھنڈی آنکھ سو جا (یعنی آرام و راحت کے ساتھ)۔

مَنْ بِہٖ قُرُوْحٌ اَقِرُّوْہُ حَتّٰی تَبْرَأَ۔ اگر کسی شخص کو زخم لگے ہوں (یا پھوڑے پھنسیاں ہوں) تو اس کو رہنے دو (حد نہ لگاؤ) جب تک وہ اچھے نہ ہو جائیں۔

اَقْرَرْتُ الْعَامِلَ عَلٰی عَمَلِہٖ۔ میں نے کارندہ کو اس کے کام پر بحال رکھا (علیحدہ نہیں کیا)۔

اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَقِرَّ۔ اگر چاہے تو اپنے خاوند کے پاس رہ جائے۔

وَاجْعَلْ عَیْشِیْ قَارًّا وَحَالِیْ سَارًّا۔ میری زندگی آنکھوں کی ٹھنڈک کر اور میرا حال خوشی اور سرور کا کر۔

وَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَ قَبْرِ رَسُوْلِكَ مُسْتَقَرًّا وَّقَرَارًا۔ اپنے پیغمبر کی قبر کے پاس میرا جاؤ اور میرا ٹھکانا کر دے (وہیں رہوں اور وہیں گاڑا جاؤں)۔

اِلَّا اَنْ تَخَافَ عَلٰی نَفْسِہِ الْقَرَّ۔ مگر یہ کہ سردی ہو جانے کا ڈر ہو۔

قَرِّیْ کَعْبَۃُ۔ کعبہ ٹھہرا رہ۔

تَعْتَرِیْنِیْ قَرًّا قُرًّا فِیْ بَطْنِیْ۔ میرے پیٹ میں قرا قر ہو جاتا ہے (یعنی ریاح کی آواز جو پیٹ سے نکلتی ہے)۔

بِقَاعٍ قَرْقَرٍ۔ ایک صاف چٹیل میدان میں۔ (چکنا میدان جہاں روئیدگی نہ ہو)۔

قَرْسٌ۔ جم جانا، سرد ہونا، سخت ہونا۔

تَقْرِیْسٌ اور اِقْرَاسٌ۔ جما دینا، غلبہ کرنا۔

قَارِسٌ۔ قدیم۔

قَرِّسُوا الْمَاءَ فِی الشِّنَانِ وَصُبُّوْہُ عَلَیْہِمْ فِیْمَا بَیْنَ الْاَذَانَیْنِ۔ پرانی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کرو اور دونوں اذانوں کے درمیان اوپر بہاؤ۔

یَوْمٌ قَارِسٌ۔ سردی کا دن۔

قَرْشٌ۔ کاٹنا، جمع کرنا، ملانا، کمانا (اور ایک پیسہ ہے عرب کا مشہور سکہ۔ اس کی جمع قُرُوْشٌ ہے)

تَقْرِیْشٌ۔ لبھانا، بہکانا، اُبھارنا، کمانا، قرضوں کا حساب کرنا۔

مُقَارَشَۃٌ۔ لڑنا، معترض ہونا۔

اِقْرَاشٌ۔ بھٹ جانا، غیبت کرنا، عیب بیان کرنا۔

تَقَرُّشٌ۔ جمع ہونا، بُری باتوں سے پاک رہنا۔

تَقَارُشٌ۔ ایک میں ایک گھس جانا۔

اِقْتِرَاشٌ۔ کمانا۔

قُرَیْشٌ۔ ایک دریائی جانور ہے جو دوسرے دریائی جانوروں کو کھا لیتا ہے۔ اور قبیلہ کا نام ہے عرب میں جو مکہ میں رہتا تھا اور عرب کے تمام قبیلوں کا سردار گنا جاتا تھا اس قبیلہ کا جدِ اعلیٰ نضر بن کنانہ تھا آنحضرت

Marfat.com

اسی قبیلہ میں سے تھے اس کو قریش اس لئے کہا کہ وہ سب دوسرے قبیلوں سے زیادہ قوی، طاقتور اور ان پر غالب تھا بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ متفرق مقاموں کو چھوڑ کر مکہ میں آکر اکٹھا ہوا تھا۔ عرب لوگ کہتے ہیں: فُلَانٌ یَتَقَرَّشُ مَالًا فلاں شخص مال اکٹھا کر رہا تھا۔ مجمع البحرین میں ہے کہ قریش کے جدِ اعلیٰ نضر بن کنانہ دریائے ہند میں جہاز پر سوار جا رہے تھے اتنے میں قریش جو ایک دریائی بڑا قوی جانور ہے اس نے جہاز کو توڑنا چاہا نضر نے اس کو مار ڈالا اور اس کا سر کاٹ کر لا کر جبل بوقبیس پر رکھا۔ لوگ اس کو دیکھ کر تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے نضر نے قریش کو مار ڈالا۔ آخر ان کی اولاد کا نام قریش ہو گیا۔

قَرْصٌ۔ پکڑ لینا، انگلیوں سے مل ڈالنا یا ناخن سے چھیل ڈالنا یا انگلیوں کے سروں سے مل کر دھونا، آٹے کی روٹیاں بنانا، ڈنک مارنا۔

قَرَصٌ۔ منتفر اور غائب رہنا۔

تَقْرِیْصٌ۔ آٹے کو پھیلا کر کاٹ کر روٹیاں بنانا۔

قَارِصَۃٌ۔ وہ کلام جو رنج دے، منغص کرے۔

قُرْصٌ۔ گول روٹی۔

قُرْصَانٌ۔ دریائی چور، ڈاکو۔

اُقْرُصِیْهِ بِالْمَاءِ۔ ایک عورت نے آں حضرتؐ سے پوچھا، میں حیض کے خون میں کیا کروں اگر وہ کپڑے سے لگ جائے؟ آپ نے فرمایا اس انگلیوں سے رگڑ کر پانی بہا کر دھو ڈال (ایک روایت میں قَرِّصِیْهِ ہے معنی وہی ہیں)۔

فَلْتَقْرُصْهُ۔ اس کو انگلیوں سے رگڑ کر دھو ڈالے۔

تَقْرُصُ الدَّمَ۔ خون انگلیوں سے رگڑ کر دھو ڈالے۔

حُتِّیْهِ بِضِلَعٍ وَاقْرُصِیْهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ۔ ایک لکڑی سے اس کو چھیل ڈالے پھر انگلیوں سے رگڑ کر پانی اور بیری سے دھو ڈالے۔

اِلَّا کَمَا یَجِدُ اَلَمَ الْقَرْصَۃِ۔ شہید کو اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جیسے کسی چیونٹی نے کاٹا وہ تو اللہ کی محبت میں غرق رہتا ہے زخمی ہونے میں اس کو کچھ تکلیف نہیں ہوتی بلکہ بعضوں کو لذت آتی ہے اگر تکلیف ہو بھی تو خفیف جیسے چیونٹی یا بھڑ دڈ کوری نے کاٹا)۔

قَرَصَتْکَ نَمْلَۃٌ اَحْرَقْتَ اُمَّۃً۔ تجھ کو تو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا تو نے ایک گروہ کو (سارے چھتے کو جس میں ہزاروں چیونٹیاں تھیں) جلا دیا (یہ اللہ تعالیٰ نے اُن پیغمبر سے فرمایا جنہوں نے اعتراض کیا تھا یا پروردگار گناہ تو خاص خاص لوگ کرتے ہیں اور تو تمام ملک یا بستی کو تباہ کر دیتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے)۔

فَاُتِیَ بِثَلٰثَۃِ قِرَصَۃٍ مِّنْ شَعِیْرٍ۔ جو کی تین روٹیاں آپ کے پاس لائی گئیں (یہ جمع ہے قُرْصٌ کی جیسے بِحَرَۃٌ جمع ہے بُحْرٌ کی)۔

قَضٰی فِی الْقَارِصَۃِ وَالْقَامِصَۃِ وَالْوَاقِصَۃِ بِالدِّیَۃِ اَثْلَاثًا۔ حضرت علیؓ نے ان تین چھوکریوں میں جن میں ایک کاٹنے والی دوسری لاتیں مارنے والی، تیسری گردن ٹوٹ کر مر جانے والی تھی، یہ فیصلہ کیا کہ کاٹنے والی اور لاتیں مارنے والی کے لوگ تہائی تہائی دیت اس چھوکری کی دیں جو مر گئی (اور ایک تہائی دیت ساقط کر دی۔ کیونکہ مرنے والی چھوکری اپنی رضامندی سے اوپر چڑھی تھی۔ ہوا یہ کہ تین چھوکریاں کھیل رہی تھیں، ایک پر ایک سوار ہوئیں سب نیچے والی نے بیچ والی کو کاٹا، وہ تڑپی تو اوپر والی گر پڑی اور گردن ٹوٹ کر مر گئی)۔

لَقَارِصٌ قُمَارِصٌ۔ یہ دودھ تو کھٹے پن سے زبان کو کاٹتا ہے (قُمَارِصٌ اس کی تاکید ہے اور میم اس میں زائد ہے)۔

Marfat.com

لٰكِنْ غَذَاهَا اللَّبَنُ الْخَرِيْفُ الْمَخِيْضُ وَالْقَارِصُ وَالصَّرِيْفُ - اس کی غذا میں فصلِ خریف کا دودھ (جو چکنا اور گاڑھا ہوتا ہے) دیا گیا ہے اور وہ دودھ جس میں سے مکھن نکال لیا گیا ہو اور ترش زبان کو کاٹنے والا دودھ اور گرم گرم تازہ دُوہا ہوا دودھ

قَرْصَفٌ - چادر یا کملی۔

خَرَجَ عَلٰى اَتَانٍ وَّعَلَيْهَا قَرْصَفٌ لَمْ يَبْقَ مِنْهُ اِلَّا قَرْقَرُهَا - ایک گدھی پر سوار ہو کر نکلے اس پر ایک کملی پڑی تھی، اس میں سے کچھ باقی نہ رہا تھا۔ مگر اس کی پشت رہ گئی تھی۔

قَرْصُوْفٌ - کاٹنے والا۔

مُقْرَنْصِفٌ - شیر۔

قَرْضٌ - کاٹنا، تجاوز کرنا، کھا جانا، بدلہ دینا، شعر کہنا، اِدھر اُدھر چلنے میں مُڑنا، چھوڑ دینا، ٹل جانا، سرک جانا۔

قَرِضَ - مر جانا۔

تَقْرِيْضٌ - تعریف کرنا، بُرائی کرنا۔

مُقَارَضَةٌ اور قِرَاضٌ - بدلہ دینا، مضاربت کرنا۔

اِقْرَاضٌ - قرض دینا۔

تَقَارُضٌ - ایک دوسرے کو قرض دینا، ایک دوسرے کو گھورنا، مشاعرہ کرنا۔

اِنْقِرَاضٌ - گزر جانا۔

اِقْتِرَاضٌ - غیبت کرنا، قرض لینا (جیسے اِسْتِقْرَاضٌ ہے)۔

قُرَاضَه - کاٹنے میں جو چُور اگرے۔

قَرْضٌ - اُدھار دینا۔

وَضَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ اِلَّا امْرَءًا اقْتَرَضَ امْرَءًا مُسْلِمًا - اللہ تعالیٰ سب گناہ معاف کر دے گا مگر جس شخص نے ایک مسلمان کی ناحق عزت ریزی کی ہو (اس کی غیبت کی ہو یا اس پر طوفان جوڑا ہو)۔

اِنْ قَارَضْتَ النَّاسَ قَارَضُوْكَ - اگر لوگوں سے گالی گلوچ کرے گا تو وہ بھی تجھ کو گالی دیں گے، یا تو ان کی بُرائی کرے گا تو وہ بھی تیری بُرائی کریں گے۔

اَقْرِضْ مِنْ عِرْضِكَ لِيَوْمِ فَقْرِكَ - اپنی عزت میں سے لوگوں پر قرضہ رکھ تاکہ احتیاج کے دن (قیامت کے دن) تیرے کام آئے (یعنی جو لوگ پیٹھ پیچھے تیری بُرائی کریں تجھ کو بُرا کہیں، تو صبر کر (بلکہ خوش ہو جا) گویا یہ ایک قرضہ ہے جو ان کے ذمہ رہنے دے تاکہ حشر کے دن تیرے کام آئے اُن کی نیکیاں تجھ کو ملیں اور تیری بُرائیاں اُن پر ڈالی جائیں

اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُكُمْ قَرْضًا فَاُهْدِيَ اِلَيْهِ اَوْ حَمَلَهٗ عَلٰى دَابَّةٍ فَلَا يَرْكَبْهَا وَلَا يَقْبَلْهَا - جب کوئی تم میں سے کسی کو قرض دے پھر اس کو قرض دار کی طرف سے) کچھ تحفہ بھیجا جائے یا قرض دار اپنا جانور سواری کے لئے اس کے پاس بھیجے تو وہ تحفہ ہرگز قبول نہ کرے نہ اس جانور پر سوار ہو (کیونکہ قرض خواہ کو قرض کے بدلے اپنی اصل رقم کے سوا اور کسی طرح کا نفع قرض دار سے حاصل کرنا منع ہے البتہ ادائی کے وقت اگر قرض دار اپنی خوشی سے کچھ زیادہ یا اس کے مال سے عمدہ مال دے تو اس کا لے لینا درست ہے)۔

اَحْسَنْتَ قَرْضِيْ - تو نے مجھ پر احسان کیا۔

اِجْعَلْهُ قِرَاضًا - اس کو مضاربت کر دے (یعنی ایک شخص کا روپیہ ہو دوسرے کی محنت، نفع میں دونوں شریک ہوں)۔

لَا تَصْلُحُ مُقَارَضَةُ مَنْ طُعْمَتُهُ الْحَرَامُ - جس کا روپیہ حرام کا ہو اس سے مضاربت کرنا درست نہیں۔

اَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْزَحُوْنَ قَالَ نَعَمْ وَيَتَقَارَضُوْنَ - کیا آں حضرت صلعم کے اصحاب دل لگی اور مزاح کیا کرتے تھے، انھوں نے کہا ہاں، اور بیت بازی بھی کرتے تھے (ایک نے

Marfat.com

پھر شعر پڑھے دوسرے نے کچھ)۔

اَلْقَرْضُ مِقْرَاضُ الْمَحَبَّةِ۔ قرض دوستی اور محبت کو کاٹنے والا ہے (اس کی قینچی ہے۔ جہاں قرض لے لیا اور وعدہ خلافی ہوئی، دوستی کٹ گئی)۔

اِذَا اَصَابَ اَحَدَهُمْ قَطْرَةُ بَوْلٍ قَرَضُوا لُحُوْمَهُمْ بِالْمَقَارِيْضِ۔ بنی اسرائیل کے لوگ جب ان میں سے کسی کے جسم پر پیشاب کا قطرہ پڑجاتا تو اتنا گوشت قینچیوں سے کاٹ ڈالتے (اللہ تعالےٰ نے یہ سخت حکم مسلمانوں پر سے اٹھالیا اور صرف پانی سے دھوڈالنا کافی کردیا)

يَتَقَارَضُوْنَ الثَّنَاءَ۔ ایک دوسرے کی تعریف کرتے تھے۔

قَرْطٌ۔ ہانڈی میں کاٹنا۔

تَقْرِيْطٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔ اور (کان میں) بالی پہنانا، خوب کاٹنا، لگام دینا یا باگوں کو کانوں کے پیچھے کرنا یا باگ کو ڈھیلا کرنا، بتی کا گل کتر دینا تاکہ چراغ روشن ہو تھوڑا تھوڑا دینا۔

تَقَرُّطٌ۔ بالی پہننا۔

قُرَاطَةٌ۔ کترنے میں جو چورا گرے۔

مَا يَمْنَعُ اِحْدٰكُنَّ اَنْ تَصْنَعَ قُرْطَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ۔ تم میں سے کوئی عورت کو چاندی کی دو بالیاں بنالینے سے کونسا امر روکتا ہے۔

قُرْطٌ۔ کان کی بالی، آگ کا شعلہ، بچہ کی پھنور (ذکر)، پستان۔ (اس کی جمع اَقْرَاطٌ اور قِرَطَةٌ اور اَقْرِطَةٌ آئی ہے)۔

تُلْقِي الْقُرْطَ۔ بالی ڈالتی۔

مِنْ اَقْرُطِهِنَّ۔ اپنی بالیوں میں سے۔

فَلْتَثِبِ الرِّجَالُ اِلٰى خُيُوْلِهَا فَيُقَرِّطُوْهَا اَعِنَّتَهَا لوگ اپنے گھوڑوں کی طرف لپکیں اور اُن کو لگام لگائیں یا ان کی باگ ڈھیلی کردیں تاکہ خوب دوڑیں (بعضوں نے کہا تَقْرِيْطٌ یہ ہے کہ سوار اپنا ہاتھ بڑھا کر گھوڑے کی گردن پر رکھے (ایال پر) جب وہ دوڑ رہا ہو)۔

سَتَفْتَحُوْنَ اَرْضًا يُذْكَرُ فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاسْتَوْصُوْا بِاَهْلِهَا خَيْرًا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحِمًا۔ تم ایک ملک کو فتح کروگے جہاں قیراط کا رواج ہوگا، ان لوگوں سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ وہ ذمی ہوں گے اور ان سے رشتہ بھی ہے۔ (تم ان کی حفاظت کا ذمہ لوگے دوسرے ان سے ناطہ بھی ہے مُراد مصر کے لوگ ہیں جو اس وقت قبطی کافر تھے۔ وہاں قیراط کا رواج دوسرے ملکوں کی بہ نسبت بہت زیادہ تھا اور رشتہ ان سے اس لئے ہوا کہ عرب لوگ حضرت ہاجرہ کی اولاد ہیں جو حضرت اسماعیلؑ کی والدہ تھیں وہ قبطی تھیں بعضوں نے کہا مصر والے اکثر کہا کرتے ہیں: اَعْطَيْتُ فُلَانًا قَرَارِيْطَ یعنی میں نے اس کو گالیاں دیں اور اِذْهَبْ لَا اُعْطِيْكَ قَرَارِيْطَكَ ارے جا کر میں تیرے قیراط تجھ کو دوں (یعنی تجھ کو گالیاں سناؤں اور قیراط ان معنوں میں خاص مصر والوں کا محاورہ ہے اصل میں قیراط دینار کے بیسویں حصہ یا چوبیسویں حصہ کو کہتے ہیں)۔

كُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ۔ میں چند قیراط کی اُجرت پر ان کی بکریاں چرایا کرتا۔

فَلَهٗ قِيْرَاطٌ۔ اس کو ایک قیراط برابر ثواب ملے گا (جس کا وزن اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے (بعضوں نے قیراط کی یہاں یہ تفسیر کی ہے کہ ایک بڑے پہاڑ کے برابر)۔

نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ۔ جو شخص بلا ضرورت کتا پالے اس کا ثواب ہر روز ایک قیراط برابر کم ہوتا رہے گا۔

حِيْنَ اَرَادَ ذِبْحَ اِبْنِهٖ فَوَضَعَ لَهٗ قُرْطَاطَ الْحِمَارِ فَاَضْجَعَهٗ عَلَيْهِ۔ حضرت ابراہیمؑ نے جب اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو گدھے کا زین پوش بچھایا، اس پر اس کو لٹایا (بعضوں نے کہا قُرْطَاط کمبل کا وہ

Marfat.com

نمدا یا نمدہ جو جانور کی پیٹھ پر زین کے نیچے رکھا جاتا ہے۔
قِرْطِیطٌ اور قِرْطَاطٌ آفت اور مصیبت کو بھی کہتے ہیں)

قَرْطَسَةٌ: نشان پر مارنا

تَقَرْطُسٌ۔ ہلاک ہونا۔

قِرْطَاسٌ۔ (بحرکات ثلثہ در قاف) یا قِرْطَسٌ کاغذ یا لکھا ہوا کاغذ (اور سادے کاغذ کو طرس کہیں گے بعضوں نے برعکس کہا ہے)۔

كَاَنَّهُمُ الْقَرَاطِيْسُ۔ گویا وہ سفید کاغذ ہیں (سفیدی میں کاغذ سے تشبیہ دی)۔

اِيْتُوْنِىْ بِدَوَاةٍ وَقِرْطَاسٍ۔ (آں حضرتؐ نے مرض موت میں فرمایا) دوات اور کاغذ میرے پاس لاؤ (میں ایک ایسی تحریر تم کو لکھوا دوں کہ تم میرے بعد اگر اس پر چلو تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ اس وقت حجرے میں بہت سے صحابہؓ تھے کسی نے کہا لاؤ کسی نے کہا آپ پر بیماری کی شدت ہے ایسے وقت میں آپ کو تحریر لکھوانے سے اور زیادہ تکلیف ہوگی، غرض رائے میں اختلاف ہونے لگا آخر آں حضرتؐ نے فرمایا چلو جاؤ پیغمبر کے پاس جھگڑا کرنا مناسب نہیں، غرض یہ تحریر نہ لکھی گئی۔ عبد اللہ بن عباس ساری عمر اس پر افسوس کرتے رہے)۔

قَرْطَفٌ۔ کملی۔ بعضوں نے کہا وہ اہل عجم کا ایک لباس ہے جو قبا کے مشابہ ہوتا ہے اور ایک قسم کی بھاجی۔

كَانَ مُتَدَثِّرًا فِىْ قَرْطَفٍ۔ جب سورۂ مدثر اتری تو آں حضرتؐ ایک کمل اوڑھے ہوئے تھے (نہایہ میں ہے قرطف وہ کملی جس میں سرا ہو یعنی حاشیہ)

قُرْطَقٌ۔ کرتا یا قبا۔

قَرْطَقَةٌ۔ کرتہ پہنانا۔

تَقَرْطُقٌ۔ کرتہ پہننا۔

جَاءَ الْغُلَامُ وَعَلَيْهِ قُرْطَقٌ اَبْيَضُ۔ لڑکا آیا وہ سفید کرتہ پہنے ہوئے تھا۔

كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ حَبَشِىٌّ عَلَيْهِ قُرَيْطِقٌ۔ گویا میں اس کو دیکھ رہا ہوں، ایک حبشی ہے چھوٹا کرتا پہنے ہوئے

قُرْطُمٌ۔ کڑ یعنی کسم کا بیج۔

فَلْتَلْقُطُ الْمُنَافِقِيْنَ لَقْطَ الْحَمَامَةِ الْقُرْطُمَ وہ منافقوں کو اس طرح سے چن لے گی جیسے کبوتر کسم کے دانے چن لیتا ہے۔

قُرْطَانٌ۔ نمدہ، زین پوش۔

اِنَّهُ دَخَلَ عَلٰى سَلْمَانَ فَاِذَا اِكَافٌ وَقُرْطَانٌ وہ حضرت سلمان فارسیؓ کے پاس گئے، دیکھا تو ایک پالان ہے جو گدھے کی پشت پر رکھتے ہیں اور ایک نمدہ ہے (جو پالان کے نیچے گدھے کی پیٹھ پر رکھا جاتا ہے۔ ایک روایت میں قرطاط اور ایک میں قرطاق ہے معنی وہی ہیں)۔

قَرْظٌ۔ چننا، جمع کرنا۔

تَقْرِيْظٌ۔ چمڑا صاف کرنا (قرظ ایک درخت ہے جس کے پتوں سے چمڑے کی دباغت کرتے ہیں) اور ذلت کے بعد پھر سردار بننا۔

تَقْرِيْظٌ۔ زندگی میں کسی کی تعریف کرنا (جیسے تَابِيْنٌ مرنے کے بعد تعریف کرنا۔ اب عرف میں تقریظ اس تحریر کو کہتے ہیں جو کسی کتاب کی تعریف میں لکھی جائے)

قَرَظٌ یمن کے ملک کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہاں قرظ بہت پیدا ہوتا ہے۔

بَنِىْ قُرَيْظَةَ۔ یہودیوں کا ایک مشہور خاندان تھا مدینہ میں۔

لَا تُقَرِّظُوْنِىْ كَمَا قَرَّظَتِ النَّصَارٰى عِيْسٰى تم میری ایسی تعریف مت کرو جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ کی تعریف کی (ان کو بشریت و خداوند کریم کی عبودیت سے چڑھا کر خدا بنا دیا)۔

وَلَا هُوَ اَهْلٌ لِمَا قُرِّظَ بِهٖ۔ نہ جو تعریف اس کی کی گئی وہ اس کے لائق ہے۔

Marfat.com

يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَآنِي عَلٰى اَنْ يَبْهَتَنِي
(حضرت علی رضؓ نے فرمایا میرے باب میں دو شخص تباہ ہوں گے (ان کا ایمان جاتا رہے گا) ایک تو وہ جو میری محبت میں اتنا مبالغہ کرے کہ مجھ میں وہ باتیں بتلائے جو مجھ میں نہیں ہیں (جیسے عالم الغیب ہونا، مشکل کشا ہونا، ہر جگہ ہر شخص کی فریاد سُن لینا اس کی مدد کرنا، پیغمبر کے برابر یا ان سے بھی بڑھ کر ہونا۔ جیسے نصیری فرقے والے حضرت علی کو خدا کہتے ہیں)۔ دوسرا وہ جو مجھ سے دشمنی رکھتا ہو اور دشمنی کی وجہ سے مجھ پر طوفان جوڑے (جیسے خارجی اور ناصبی، جو حضرت علی کی برائیاں بیان کرتے ہیں اور اللہ اور رسول سے نہیں شرماتے)۔

اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ عَلَيْهِ وَاِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَصْبُوْرًا۔ حضرت عمرؓ آں حضرتؐ کے پاس گئے۔ آپ کے پاؤں کے پاس قرظ کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔

اُتِيَ بِذُهَيْبَةٍ فِيْ اَدِيْمٍ مَقْرُوْظٍ۔ آنحضرتؐ کے پاس کچھ سونا ایک چمڑے میں جو قرظ سے صاف کیا تھا لایا گیا۔

سَعْدُ الْقَرَظِ۔ آنحضرتؐ کے مشہور موذن ہیں۔

يُطَهِّرُهُ الْمَاءُ وَالْقَرَظُ۔ اس کو پانی اور قرظ پاک کر دے گا (یعنی پانی میں قرظ ملا کر اس سے دباغت کرنا)۔

كَبْشٌ قُرَظِيٌّ۔ یمن کا مینڈھا۔

قَرْعٌ۔ قرعہ میں غالب ہونا۔ ٹھونگا مارنا، عیب کرنا، جفتی کرنا

قَرَعٌ۔ سر کے بال اُڑ جانا۔

تَقْرِيْعٌ۔ ڈانٹنا۔ زجر کرنا۔

مُقَارَعَةٌ۔ قرعہ ڈالنا، ایک دوسرے کو مارنا۔

اِقْرَاعٌ۔ بہتر مال دینا، مارنا باز رہنا، رجوع کرنا قرعہ ڈالنا۔

تَقَرُّعٌ۔ پلٹ جانا۔

تَقَارُعٌ۔ قرعہ ڈالنا۔

اِنْقِرَاعٌ۔ باز رہنا۔ کروٹیں لینا۔

اِقْتِرَاعٌ۔ اختیار کرنا، سلگانا، ازالۂ بکارت کرنا، قرعہ ڈالنا۔

اِسْتِقْرَاعٌ۔ نر جانور مانگنا۔

لَمَّا اَتٰى عَلٰى مُحَسِّرٍ قَرَعَ نَاقَتَهٗ۔ آں حضرتؐ جب وادی محسر میں آئے تو اپنی اونٹنی پر کوڑا جھکارا (اس کو تیز لیا تاکہ جلد وہاں سے گزر جائیں)

هُوَ الْفَحْلُ لَا يُقْرَعُ اَنْفُهٗ۔ (جب آنحضرتؐ نے ام المومنین خدیجہ رضؓ کو نکاح کا پیغام دیا تو انھوں نے اپنے عزیز ورقہ بن نوفل سے رائے لی۔ ورقہ نے کہا)[1] محمد صلعم ایسے نر (مرد) ہیں جس کی ناک پر مار نہیں لگائی جاتی (یعنی بڑے شریف اور عالی خاندان اور تمہارے لائق ہیں۔ عرب کا دستور ہے کہ کم ذات اونٹ جب ذات والی اونٹنی پر چڑھنا چاہتا ہے تو اس کی ناک پر مار کر اس کو ہٹا دیتے ہیں)۔

اَخَذَ قَدَحَ سَوِيْقٍ فَشَرِبَهٗ حَتّٰى قَرَعَ الْقَدَحُ جَبِيْنَهٗ۔ حضرت عمرؓ نے ستو کا پیالہ لے کر اس کو پینا شروع کیا یہاں تک کہ پیالہ نے ان کی پیشانی پر ٹکر لگائی (یعنی سب پی گئے پیالہ کا کنارہ پیشانی سے لگ گیا)۔

اَقْسَمَ لَتَقْرَعَنَّ بِهَا اَبَا هُرَيْرَةَ۔ قسم دی کہ ابوہریرہؓ پر یہ بات پھینک مارنا (یعنی ان کو زور سے سنا دینا)۔

بِهِنَّ فُلُوْلٌ مِّنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ (اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے وَلَا عَيْبَ فِيْهِمْ غَيْرَ اَنَّ سُيُوْفَهُمْ۔

[1] بعض کہتے ہیں کہ یہ جملہ ورقہ نے خطبۂ نکاح میں کہا تھا۔ ۱۲

Marfat.com

یعنی ان میں اور کوئی عیب تو نہیں ہے صرف یہ ہے کہ ان کی تلواروں
میں (کہیں کہیں شکستگی ہے (دھار ٹوٹ گئی ہے) کیونکہ دشمنوں سے
مقابلہ کرتے ہیں ان سے لڑنے میں، ان کو مارنے میں، یہ مدح
ہے بصورت ذم، مطلب یہ ہے کہ وہ بڑے بہادر اور جنگی ہیں)

اِنَّهٗ کَانَ یُقْرِعُ غَنَمَهٗ وَیَحْلِبُ وَیَعْلِفُ وہ
اپنی بکریوں پر نر کو کداتے تھے ان کا دودھ دوہتے تھے،
ان کے لئے چارہ تیار کرتے تھے (ابو موسیٰؓ نے کہا یُقرع
قاف سے نقل کرنے میں ہروی اور زمخشری نے غلطی کی ہے
اور صحیح یُفرِع ہے فائے موحدہ سے نہایہ میں ہے کہ
لغت کی رو سے یُقرع غلط نہیں ہو سکتا)۔

اِنَّهَا لَمِقْرَاعٌ۔ یہ اونٹنی ایسی ہے کہ پہلی ہی بار
جہاں اس پر نر چڑھا وہ حاملہ ہو جاتی ہے (یعنی ایک ہی
جفتی میں گابھن ہو جاتی ہے)۔

اِنَّهٗ رَکِبَ حِمَارَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَکَانَ
قَطُوْفًا فَرَدَّهٗ وَهُوَ هِمْلَاجٌ قَرِیْعٌ مَا یُسَایَرُ۔
آں حضرتؐ سعد بن عبادہ کے گدھے پر سوار ہوئے وہ تھا
(سست) جب آپ نے اس کو (سواری کے بعد)
پھیرا تو وہ تیز رو عمدہ چیدہ ہو گیا ایسا کہ دوسرا گدھا
اس کے برابر چل نہ سکتا (یہ آپ کی سواری کی برکت تھی)
زمخشری نے کہا اگر حدیث میں فَرِیْغٌ ہو تو اس کے معنی یہ
ہوں گے کہ چال میں کشادہ یعنی اچھا چلنے والا اور کیا عجب
ہے کہ قَرِیْعٌ غلط ہو)۔

اِنَّکَ قَرِیْعُ الْقُرَّاءِ۔ تم قاریوں کے سردار
اور رئیس ہو۔

قَرِیْع۔ برگزیدہ اور منتخب (عرب لوگ کہتے ہیں:
اِقْتَرَعْتُ الْاِبِلَ۔ میں نے اونٹ چن لئے اور نر اونٹ
کو بھی "قریع" کہتے ہیں)

یُقْتَرَعُ مِنْکُمْ وَکُلُّکُمْ مُنْتَهًی۔ کیا تم میں سے
لوگ چنے جائیں گے حالانکہ تم سب کامل ہو۔

یَجِیْءُ کَنْزُ اَحَدِهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شُجَاعًا
اَقْرَعَ۔ قیامت کے دن اس کا خزانہ (جس کی زکوٰۃ نہ دی
ہو) ایک گنجا سانپ بن کر آئے گا (جس کے سر اور بدن پر
بڑھاپے کی وجہ سے بال نہ رہے ہوں وہ سخت زہریلا ہوتا ہے)

قَرِعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ حِیْنَ اُصِیْبَ اَصْحَابُ
النَّهْرِ۔ جب نہروالے شہید ہوئے تو مسجد کے لوگ کم رہ
گئے۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ قَرَعِ الْفِنَاءِ وَصَفَرِ الْاِنَاءِ
اللہ کی پناہ میدان خالی ہونے سے (جہاں رہنے والے ہوں
باشندے ہلاک ہو گئے ہوں) اور برتن خالی ہونے سے
(مفلسی اور محتاجی سے)۔

اِنِ اعْتَمَرْتُمْ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ قَرِعَ حَجُّکُمْ
اگر تم حج کے دنوں میں عمرہ کرتے رہو تو تمہارا حج سونا
ہو گا (اس میں بہت کم لوگ ہوں گے۔ اکثر لوگ عمرہ کر کے
چل دیں گے)۔

لَا تُحْدِثُوْا فِی الْقَرَعِ فَاِنَّهٗ مُصَلَّی الْخَافِیْنَ
سبزہ زار زمین میں جو خالی مقام ہوتا ہے (جہاں گھاس اور سبزہ
نہیں ہوتا) اس میں پاخانہ پیشاب نہ کرو (وہاں جن نماز پڑھتے
ہیں)

سُئِلَ عَنِ الصُّلَیْعَاءِ وَالْقُرَیْعَاءِ۔ آں حضرتؐ
سے پوچھا گیا صلیعا اور قریعا زمین کیسی ہے؟ (قریعا وہ زمین
جس کے کناروں پر کچھ پیداوار ہو اور بیچ میں سب خالی رہے
ایسی زمین پر اللہ نے لعنت کی اور صلیعاء کے معنی بیابان بنجر زمین)۔

نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ عَلٰی قَارِعَةِ الطَّرِیْقِ۔ آں حضرتؐ
نے بیچ رستہ میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

نَهٰی عَنِ الْبَرَازِ فِی الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِیْقِ۔
اترنے کی جگہوں میں اور بیچ رستہ میں پاخانہ کرنے سے
منع فرمایا۔

مَنْ لَّمْ یَغْزُ وَلَمْ یُجَهِّزْ غَازِیًا اَصَابَهُ اللّٰهُ

Marfat.com

یقادِعٌ۔ جو شخص نہ خود جہاد کرے نہ کسی جہاد کرنے والے کا سامان تیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو کسی آفت میں مبتلا کرے گا (اس پر دنیا ہی میں کوئی مصیبت آن پڑے گی)۔

قَوَارِعُ الْقُرْاٰنِ۔ قرآن شریف کی وہ آیتیں کہلاتی ہیں جن کے پڑھنے سے شیطان کے شر سے بچاؤ ہوتا ہے (جیسے آیت الکرسی وغیرہ)۔

یَقْرَعُہٗ بِقَضِیْبٍ۔ ایک چھڑی سے اس کو مارتے تھے۔

اُقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ قُرْعَةً۔ مہاجرین قرعہ ڈال کر انصار میں بانٹ دیئے گئے (جو مہاجر جس انصاری کے حصے میں آیا وہ اس کے پاس رہنے لگا۔ اس کا بھائی بن گیا)۔

فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِحَفْصَةَ وَعَائِشَةَ۔ قرعہ حضرت ام المومنین حفصہؓ اور حضرت ام المومنین عائشہ کو ساتھ لے جانے پر نکلا۔

اِقْتَرَعُوْا فَجَرَتِ الْاَقْلَامُ۔ بنی اسرائیل نے حضرت مریمؑ کی پرورش کرنے کے لئے قرعہ ڈالا سب کے قلم بہہ گئے (لیکن حضرت زکریاؑ کا قلم اوپر آگیا آخر حضرت مریم کی پرورش انھیں سے متعلق ہوئی)۔

قَارِعَہ۔ قیامت (کیونکہ وہ ایک سخت گھبرانے والی چیز ہے۔)

کُلُّ مَجْهُوْلٍ فَفِیْهِ الْقُرْعَةُ۔ ہر مجہول بات کے لئے قرعہ ڈالنا چاہیے۔

قَرْعٌ اور قَرْعَةٌ۔ کدو کو بھی کہتے ہیں۔

اَرْضٌ قَرْعَاءُ۔ جس زمین میں سبزی نہ ہو۔

لَیْسَ فِیْ حَبِّ الْقَرْعِ وُضُوْءٌ۔ کدو دانہ نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

قَارِعٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے

کَاَنِّیْ قَارِعٌ وَّهَادِمُہٗ یُقْطَعُ اِرْبًا اِرْبًا۔ قارع کا بنانے والا اور اس کا ڈھانے والا اس کے جوڑ جوڑ کاٹے جائیں گے۔ وہ مارا جائے گا (مراد جعفر بن یحییٰ برمکی ہے جو خلیفہ ہارون رشید کا وزیر تھا اس نے ایک اونچا مقام اپنے بیٹھنے کے لئے بنایا پھر اس کو گروا دیا)۔

قَرِیْعَةُ الْبَیْتِ۔ گھر کا اچھا مقام۔

قَرْفٌ۔ بناوٹ کرنا چھیلنا، عیب کرنا، متہم کرنا، کمانا، ملانا، جھوٹ بولنا۔

قَرَفٌ۔ نزدیک ہونا۔

تَقَرُّفٌ۔ چھیلنا۔

مُقَارَفَةٌ اور قِرَافٌ۔ نزدیک ہونا۔ جماع کرنا۔ (جیسے مُقَارَبَةٌ ہے) برائی بیان کرنا، تہمت لگانا۔

تَقَرُّفٌ۔ چل جانا۔

اِقْتِرَافٌ۔ کمانا، جماع کرنا، مرتکب ہونا، عیب لگ جانا۔

رَجُلٌ قَرَفَ عَلٰی نَفْسِهٖ ذُنُوْبًا۔ ایک شخص نے اپنی جان پر کئی گناہ کئے (عرب لوگ کہتے ہیں: قَرَفَ الذَّنْبَ اور اِقْتَرَفَہٗ یعنی گناہ کیا اور قَارَفَ الذَّنْبَ جب گناہ سے لگ گیا قَرَفَہٗ بِکَذَا اس پر فلاں کام کی تہمت لگائی)۔

قَارَفَ امْرَاَتَہٗ۔ اپنی بیوی سے صحبت کی۔

اِنَّہٗ کَانَ یُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ قِرَافٍ غَیْرِ اِحْتِلَامٍ ثُمَّ یَصُوْمُ۔ آنحضرت ﷺ رات کو جماع کر کے صبح کو جنب اٹھتے پھر روزہ رکھتے یہ جنابت احتلام سے نہ ہوتی، بلکہ جماع سے (معلوم ہوا اگر کوئی شخص صبح صادق ہونے سے پہلے جماع کرے اور غسل نہ کرے یہاں تک کہ صبح ہو جائے تو اس کے روزے میں خلل نہیں آتا)۔

مَنْ کَانَ مِنْکُمْ لَمْ یُقَارِفْ اَهْلَهُ اللَّیْلَةَ فَیَدْخُلْ قَبْرَهَا۔ آں حضرت ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضہ کے دفن کے وقت فرمایا! جس شخص نے تم میں

Marfat.com

آج کی رات اپنی بیوی سے صحبت نہ کی ہو وہ ان کی قبر میں اُترے (ان کی نعش اُتارے۔ ایسا فرمانے سے حضرت عثمانؓ پر اپنی ناخوشی کا اظہار منظور تھا چونکہ انھوں نے اس رات کو جس میں حضرت امّ کلثومؓ نے انتقال کیا، اپنی ایک لونڈی سے صحبت کی تھی۔ یہ امر آں حضرتؐ کو ناپسند ہوا۔ شاید حضرت ام کلثوم کے مدت تک بیمار رہنے کی وجہ سے حضرت عثمان سے صبر نہ ہوسکا یا ان کو یہ گمان نہ ہوگا کہ اسی رات کو وہ گزر جائیں گی)

بِقَرْفِ اَحَدٍ۔ کسی کے گناہ کی وجہ سے۔

اٰمِنْتَ اَنْ تَكُوْنَ اُمُّكَ قَارَفَتْ بَعْضَ مَا يُقَارِفُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ۔ تجھ کو یہ اطمینان ہے کہ تیری ماں نے بعض وہ گناہ کے کام نہ کئے ہوں جو جاہلیت کے لوگ کیا کرتے تھے (یعنی زنا حرام کاری وغیرہ)۔

اِنْ كُنْتِ قَارَفْتِ ذَنْبًا فَتُوْبِيْ اِلَى اللّٰهِ (آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا جب بدمعاشوں نے ان پر تہمت لگائی تھی) عائشہ اگر تجھ سے کوئی گناہ ہوگیا ہے تو اللہ سے توبہ کر۔

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَاْخُذُ بِالْقَرَفِ۔ آنحضرتؐ تہمت پر سزا نہیں دیتے تھے (جب تک جرم کا ثبوت اچھی طرح نہ ہو جاتا۔ یہ حدیث ایک بڑی اصل ہے۔ قانونِ فوجداری میں شبہ کا فائدہ ہمیشہ مجرم کو ملنا چاہئے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مجرم کا سزا سے بچ جانا اتنا قبیح نہیں ہے، جتنا بے گناہ کا سزا پانا)۔

اَدَلَمَ يَنْتَهِ اُمَيَّةُ عِلْمُهَا بِيْ عَنْ قِرَافِيْ۔ حضرت علیؓ نے فرمایا بنی امیہ کو اس بات کے علم نے کہ میں حضرت عثمان کے قتل میں شریک نہ تھا (بلکہ اس کے برخلاف حضرت عثمان کی جان بچانے میں کوشش کر رہا تھا) ان کو میرے ساتھ لڑنے سے نہ روکا (مطلب یہ ہے کہ بنی امیہ خوب جانتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضؓ کے قتل میں کسی طرح کا شریک یا معین اور مددگار نہ تھا مگر پھر بھی جھوٹ اور افترا پردازی کے طور پر لوگوں کو بہکانے کے لئے ظاہر کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضؓ کو قتل کرایا)

اِنَّهٗ رَكِبَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ مُقْرِفًا۔ آں حضرتؐ ابو طلحہ رضؓ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے جو مجنس تھا (یعنی باپ اس کا عرب اور ماں ترکی، یا بالعکس، یا جو گھوڑی عربی گھوڑے کے برابر تھی اس پر سوار ہوئے)۔

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنْ اَرْضٍ وَبِيْئَةٍ فَقَالَ دَعْهَا فَاِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ۔ آں حضرتؐ سے پوچھا گیا وبائی سرزمین میں رہنا کیسا ہے۔ فرمایا اس سرزمین کو چھوڑ دے، بیماری کے نزدیک جانے سے ہلاکت ہوتی ہے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو متعدی ہوتی ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے لَا عَدْوٰى بلکہ مطلب یہ ہے کہ جو ملک بدآب و ہوا ہو وہاں اکثر وبا رہتی ہو، ایسے ملک سے دُور رہنا بہتر ہے آب و ہوا کا صاف ہونا صحت کے ضروری اسباب میں سے ہے اور ہوا کی یا پانی کی خرابی اکثر اوقات بمشیتِ خداوندی بیماری کا سبب بنتی ہے)۔

كَتَبَ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى فِي الْبَرَاذِيْنِ مَا قَارَفَ الْعِتَاقَ مِنْهَا فَاجْعَلْ لَهٗ سَهْمًا وَاحِدًا۔ حضرت عمرؓ نے ابو موسیٰ اشعری رضؓ کو لکھا، ترکی گھوڑے جو عرب کے عمدہ گھوڑوں کے قریب ہوں ان کو بھی ایک حصہ دلا۔

جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ رَجُلٌ مِقْرَافٌ لِلذُّنُوْبِ۔ ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہؐ میں بہت گناہ کرنے والا آدمی ہوں (بڑا گناہ گار ہوں)۔

لِكُلِّ عَشَرَةٍ مِّنَ السَّرَايَا مَا يَحْمِلُ الْقِرَافُ مِنَ التَّمْرِ۔ فوج کی ٹکڑیوں میں ہر دس آدمیوں کے لئے ایک قراف کھجور ہونی چاہئے (قِرَاف جمع ہے قَرْفٌ کی وہ ایک چمڑے کا تھیلا ہوتا ہے جس کی دباغت قرف یعنی پوست

اتارے کی جاتی ہے)۔
إِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاقْرِفُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ۔ جب تم خارجیوں کو دیکھو تو ان کو چھیل ڈالو اور مار ڈالو (عرب لوگ کہتے ہیں: قَرَفْتُ الشَّجَرَةَ۔ میں نے درخت کا پوست چھیل ڈالا۔ اور قَرَفْتُ جِلْدَ الرَّجُلِ۔ میں نے اس کی کھال اتار دی)۔
قَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْبَادِيَةِ مَتَى تَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ إِذَا وَجَدْتَ قِرَافَ الْأَرْضِ فَلَا تَقْرَبْهَا۔ حضرت عمرؓ سے ایک گنوار جنگل کے رہنے والے نے پوچھا ہم کو مردار کھانا کب حلال ہے؟ انھوں نے کہا جب تک تو زمین سے جو ترکاریاں نکالی جاتی ہیں ان کو پاسکے تو مردار کے پاس مت پھٹک (ان ترکاری بھاجیوں سے پیٹ بھرلے۔ جب وہ بھی نہ ملیں اور اضطرار کی حالت ہو تو مردار کھا سکتا ہے)۔
أَرَاكَ أَحْمَرَ قَرِفًا۔ میں تو تجھ کو سُرخ خوب سُرخ پاتا ہوں۔
قِرْفُ السِّدْرِ۔ بیری کا پوست۔
مَا عَلَى أَحَدِكُمْ إِذَا أَتَى الْمَسْجِدَ أَنْ يُخْرِجَ قِرْفَةَ أَنْفِهِ۔ تم میں کسی کو کیا مشکل ہے۔ جب مسجد میں آئے تو ناک کا سوکھا رینٹ نکال کر آئے (جو پوست کی طرح نتھنوں پر جم جاتا ہے)۔
لَكِنَّهُمْ يَقْتَرِفُونَ فِيهِ۔ وہ اس میں جھوٹ ملاتے ہیں (ایک روایت میں يُقَرِّفُونَ ایک میں يَرْقُونَ ہے یعنی بڑھا دیتے ہیں)۔
هُمْ يَقْتَرِفُونَ وَيَقْرِفُونَ۔ وہ ڈرپوک ہیں اور جھوٹے بھی ہیں۔
قَرْفَصَةٌ۔ جمع کرنا، دونوں پاؤں کے تلے ہاتھ باندھ لینا، جما کر کرنا۔
فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسُ الْقُرْفُصَاءِ۔ ناگاہ دیکھا تو آں حضرتؐ قرفصاء کے طور پر بیٹھے ہوئے تھے۔ (محیط میں ہے کہ عرب لوگ کہتے ہیں: قَرْفَصَ الرَّجُلُ۔ اپنے پاؤں پر بیٹھا اور رانوں کو پنڈلیوں سے ملا دیا۔ اسی کو اِسْتِيفَاز بھی کہتے ہیں یعنی اکڑوں بیٹھنا جو جلدی اور ضرورت کی حالت میں ہوتا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ قرفصاء احتباء ہے یعنی دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر بیٹھنا)۔
قِرَافِصَه۔ چور۔
تَقَرْفُصٌ۔ لپٹ جانا۔
قُرَافِصٌ۔ موٹا، مضبوط۔
قَرْقٌ۔ فریب دینا، آواز کرنا۔
قِرْقٌ۔ ایک کھیل ہے جس میں چوبیس ۲۴ لکیریں کھینچ کر اُن کے مربع بناتے ہیں ایک مربع دوسرے مربع کے اندر ہوتا ہے ان کے بیچ میں کنکریاں ایک مخصوص طریقہ سے رکھتے ہیں۔
قِرْقٌ اور قَرْقٌ۔ ہموار مقام۔
وَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرِقٍ۔ ایک ہموار مقام میں اوندھا گرایا جائے گا (جانور اس کو روندیں گے۔ ایک روایت میں بِقَاعٍ قَرْقَرٍ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا)۔
إِنَّهُ كَانَ يَرَى رِبَارًا أُمَّتَهُمْ يَلْعَبُونَ بِالْقِرْقِ فَلَا يَنْهَاهُمْ۔ ابوہریرہؓ کبھی دیکھتے لوگ قرق کھیل رہے ہیں، تو اُن کو منع نہیں کرتے تھے (نہایہ میں ہے کہ "قرق" ایک کھیل ہے جس کو حجاز کے لوگ کھیلتے ہیں۔ یعنی ایک مربع بنایا اس کے بیچ میں ایک اور مربع اس کے بیچ میں ایک اور مربع پھر ہر ایک گوشہ پر ایک خط کھینچا تو چوبیس خط ہوگئے، قاموس میں اس کی صورت کھینچ دی گئی ہے اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ جس کھیل میں اسراف اور اضاعت مال نہ ہو نہ اس میں ایسی مشغولی ہو کر عبادات ضروری سے غافل رہے تو تفریح طبع یا رفع وحشت کے لئے اس کا کھیلنا منع

Marfat.com

نہیں۔ بعضوں نے شطرنج کو بھی اسی شرط سے مباح رکھا ہے۔ اکثر نے منع کیا ہے)

قُرْقُبٌ یا قَرْقَبٌ یا قُرْقُبٌ۔ پیٹ، ایک چھوٹا پرندہ۔

فَاَقْبَلَ شَیْخٌ عَلَیْہِ قَمِیْصٌ قُرْقُبِیٌّ۔ ایک بڈھا آیا قرقبی کرتا پہنے ہوئے (یہ منسوب ہے قرقوب کی طرف جو ایک شخص کا نام ہے۔ بعضوں نے کہا قرقبی کتاں کا سفید کپڑا)

قَرْقَرَۃٌ۔ آواز کرنا، دوبارہ آواز نکالنا۔

قُرَاقِرٌ۔ خوش آواز حادی اور ایک چشمہ کا نام ہے۔

بُطِحَ لَہَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ۔ ایک ہموار مقام یا میدان میں لٹایا جائے گا۔

رَکِبَ اَتَانًا عَلَیْہَا قَرْصَفٌ لَمْ یَبْقَ مِنْہُ اِلَّا قَرْقَرُہَا۔ ایک گدھے پر سوار ہوئے اس پر ایک کملی پڑی تھی جس کی صرف پشت باقی تھی۔

فَاِذَا قُرِّبَ الْمُہْلُ مِنْہُ سَقَطَتْ قَرْقَرَۃُ وَجْہِہٖ جب وہ پگھلا ہوا تانبا اس کے نزدیک لایا جائے گا تو منہ کی کھال اس کی گرمی سے نکل کر گر پڑے گی (قرقر عورتوں کا لباس، منہ کی کھال کو اس سے تشبیہ دی۔ بعضوں نے کہا قرقرہ سے اس کے منہ کی خوبصورتی مراد ہے۔ ایک روایت میں فَرْوَۃُ وَجْہِہٖ یعنی منہ کی کھال۔ زمخشری نے کہا مراد منہ کا نمایاں حصہ ہے۔ کھلے جنگل یا میدان کو بھی قرقر کہتے ہیں)۔

لَا بَأْسَ بِالتَّبَسُّمِ مَا لَمْ یُقَرْقِرْ۔ بغیر آواز کی ہنسی میں قباحت نہیں لیکن قاہ قاہ نہ کرے (بلند آواز سے ٹھٹھے نہ مارے یہ سنت اور تہذیب کے خلاف ہے)۔

اِذْہَبُوْا فَاحْمِلُوْہُ فِیْ قُرْقُوْرٍ۔ جاؤ اس کو ایک بڑی کشتی میں سوار کراؤ (بعضوں نے کہا قرقور چھوٹی کشتی۔ اس کی جمع قَرَاقِیْرُ ہے

فَاِذَا دَخَلَ اَہْلُ الْجَنَّۃِ رَکِبَ شُہَدَاءُ الْبَحْرِ فِیْ قَرَاقِیْرَ مِنْ دُرٍّ۔ جب بہشتی لوگ بہشت میں جا چکیں گے تو سمندر میں ڈوب کر جو لوگ شہید ہوئے ہیں وہ موتی کی کشتیوں میں سوار ہوں گے۔

رَکِبُوا الْقَرَاقِیْرَ حَتّٰی اَتَوْا اٰسِیَۃَ امْرَاَۃَ فِرْعَوْنَ بِتَابُوْتِ مُوْسٰی۔ وہ کشتیوں پر سوار ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جس صندوق میں تھے اس صندوق کو بی بی آسیہ کے پاس لے کر آئے جو فرعون کی بیوی تھی۔

کُنْتُ زَمِیْلَہٗ فِیْ غَزْوَۃِ قَرْقَرَۃِ الْکُدْرِ۔ میں قرقرۃ الکدر کے جہاد میں آپ کا رفیق تھا (زمیل کہتے ہیں سفر کے ساتھی کو، جس کا کھانا پینا سواری ایک جگہ ہو۔ کُدْر قبیلہ سلیم کا ایک چشمہ ہے اور قَرْقَرَۃ ہموار مقام۔ بعضوں نے کہا کُدْر اصل میں ایک خاکی رنگ کا پرندہ ہے پھر اس مقام یا چشمہ کا نام رکھدیا گیا)۔

قُرَاقِرُ ایک جنگل ہے یمامہ کے راستے میں جو خالد بن ولید رض کا متعلقہ تھا۔

قَرَاقِرٌ۔ ایک موضع کا نام ہے مدینہ کے قرب میں وہاں امام حسن رض کی اولاد رہا کرتی تھی۔

قَرَاقِرُ۔ پیٹ میں ریاح کی آواز۔

قِرِلّٰی۔ ایک ہوشیار پرندہ جو پانی میں سے شکار کرتا ہے۔ ایک آنکھ شکار کی طرف اور ایک آنکھ دشمن کی طرف رکھتا ہے۔

ھُوَ اَحْزَمُ مِنْ قِرِلّٰی اِنْ رَاٰی خَیْرًا تَدَلّٰی وَاِنْ رَاٰی شَرًّا تَوَلّٰی۔ وہ قرلی سے بھی زیادہ چترا ہے فائدہ دیکھے تو اتر آئے نقصان دیکھے تو پیٹھ موڑ کر چلدے۔

قَرْمٌ۔ چھیلنا، دانت سے کاٹنا، گالی دینا، کھانا قید کرنا۔

قَرَمٌ۔ بہت خواہش کرنا۔

Marfat.com

تَقْرِیْمٌ۔ کھانا سکھانا۔
اِقْرَامٌ۔ سردار بنانا۔
تَقَرُّمٌ۔ بمعنی قَرْمٌ ہے۔
اِسْتِقْرَامٌ۔ سردار بننا۔
قَرْمٌ۔ سردار، اور وہ اونٹ جس کو نسل کے لئے رکھیں
اِنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی عَائِشَۃَ وَعَلَی الْبَابِ قِرَامُ سِتْرٍ۔ آں حضرت ؐ حضرت عائشہ ؓ کے پاس تشریف لے گئے دیکھا تو دروازہ پر ایک باریک یا کئی رنگ کپڑے کا ایک پردہ پڑا ہے (ایک روایت میں یوں ہے: وَعَلٰی بَابِ الْبَیْتِ قِرَامٌ فِیْہِ تَمَاثِیْلُ۔ کوٹھری کے دروازے پر ایک پردہ پڑا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ نہایہ میں ہے کہ قِرام باریک پردہ جو سنگین پردہ کے بعد ہو)۔
ھٰذَا یَوْمٌ اَللَّحْمُ فِیْہِ مَقْرُوْمٌ۔ یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی سخت خواہش ہوتی ہے۔
اِنَّہٗ کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْقَرَمِ۔ آں حضرت ؐ گوشت کی سخت خواہش سے (ایسی کہ بغیر گوشت کے صبر نہ ہو سکے) پناہ مانگتے تھے کیونکہ بعض اوقات اور جنگلوں میں گوشت میسر نہیں آتا تو اگر گوشت کھانے کی ایسی حرص ہوگی تو مشکل پڑے گی)۔
قَرِمْنَا اِلَی اللَّحْمِ فَاشْتَرَیْتُ بِدِرْھَمٍ لَحْمًا۔ ہم کو گوشت کا شوق ہوا تو ایک درم کا گوشت خریدا۔
لِنَرُدَّ بِھَا قَرَمَنَا۔ تاکہ ہم اس سے گوشت کا شوق بجھائیں۔
بَلَغَہٗ اَنَّ رَجُلًا یَغْتَابُہٗ فَقَالَ عُثَیْثَۃٌ تَقْرِمُ جِلْدًا اَمْلَسَ۔ احنف بن قیس سے کسی نے کہا کہ فلاں شخص تمہاری غیبت کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کپڑوں کا کیڑا ہے جو چکنا صاف چمڑا کاٹنا چاہتا ہے۔ (حالانکہ چمڑا کاٹنے کی اس کو طاقت نہیں وہ تو ادنیٰ اد ریشمی کپڑے جو ملائم ہوتے ہیں ان کو کھا سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس کی غیبت بے حقیقت ہے، اس کا کوئی اثر مجھ پر نہیں ہو سکتا)۔
اَنَا اَبُو الْحَسَنِ الْقَرْمُ۔ (حضرت علی ؓ نے فرمایا) میں ابو الحسن ہوں، لوگوں میں جہاں دیدہ تجربہ کار سردار (ایک روایت میں اَلْقَوْمُ ہے واؤ سے اس کے معنی نہیں بنتے۔ بعضوں نے کہا اس صورت میں یہ معنی ہوں گے۔ اے میری قوم کے لوگو! میں ابو الحسن ہوں)۔
قَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُمْ فَزَوِّدْھُمْ لِجَمَاعَۃٍ قَدِمُوْا عَلَیْہِ مَعَ النُّعْمَانِ ابْنِ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِیِّ فَقَامَ فَفَتَحَ غُرْفَۃً فِیْھَا تَمْرٌ کَالْبَعِیْرِ الْاَقْرَمِ۔ آں حضرت ؐ نے حضرت عمر ؓ سے کہا۔ اٹھ اور ان لوگوں کو توشہ دے جو نعمان بن مقرن مزنی کے ساتھ آئے تھے۔ یہ سن کر حضرت عمر ؓ اٹھے اور ایک دریچہ کھولا اس میں عمدہ ذات والے نر اونٹ کی طرح کھجور رکھی تھی۔ (ابو عبید نے کہا صحیح کَالْبَعِیْرِ الْمُقْرَمِ ہے یعنی اس بڑے اونٹ کی طرح جو نسل کے لئے رکھا جاتا ہے اور سردار اور رئیس کو بھی مُقْرَم کہتے ہیں۔ لیکن اقرم کے معنی مجھ کو معلوم نہیں ہیں۔ زمخشری نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں:
قَرِمَ الْبَعِیْرُ فَھُوَ قَرِمٌ۔ جب وہ عمدہ شریف ہو جائے اِسْتَقْرَمَ کے بھی یہی معنی ہیں۔ اور اَقْرَمَہٗ فَھُوَ مُقْرَمٌ یعنی اس کو نسل کے لئے رکھا)
اَلْبَیْضُ یَذْھَبُ بِقَرَمِ اللَّحْمِ۔ انڈا گوشت کی خواہش کو مٹا دیتا ہے۔
مَرِضْتُ فَقَرِمْتُ اِلَی اللَّحْمِ۔ بیمار ہو کر مجھ کو گوشت کی خواہش ہوئی۔
قِرْمِزٌ۔ ایک رنگ ہے سرخ جو ایک کیڑے میں سے نکلتا ہے۔ بعضوں نے کہا وہ ایک دانہ کی طرح مارچ کے

Marfat.com

مہینہ میں بلوط کے درخت پر گرتا ہے اگر اس کو اکٹھا نہ کریں تو پرندہ بن کر اُڑ جاتا ہے۔

قَرْمِیْزٌ۔ ضعیف، ناتوان۔

فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ فِیْ زِیْنَتِهٖ قَالَ کَالْقِرْمِزِ

قارون اپنا جلوس زیب و زینت کا سامان لے کر نکلا، یعنی قرمز کی طرح جو ایک سرخ رنگ ہے۔

قَرْمَصَةٌ۔ اس گڑھے میں گھس جانا جس کا منہ چھوٹا ہوتا ہے اور اندر سے کشادہ۔

قُرْمُوْصٌ۔ اس گڑھے کو کہتے ہیں جس میں لوگ سردی سے بچنے کے لئے گھس کر بیٹھ جاتے ہیں اور درندے جانور اس میں چھپ کر شکار کرتے ہیں۔

مَا تَقَرْمَصَ سَبُعٌ قُرْمُوْصًا اِلَّا بِقَضَاءٍ [illegible]

درندہ قرموص میں نہیں جاتا مگر تقدیر الٰہی سے۔

قَرْمَطَةٌ۔ باریک لکھنا یا چھوٹے چھوٹے حروف لکھنا یا سطریں نزدیک کر کے لکھنا یا چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا۔

اِقْرِمَّاطٌ۔ غصہ ہونا۔

قَرَامِطَه۔ ایک مشہور فرقہ گزرا ہے ملحدین اور بے دینوں کا، جن کا سردار حمدان نامی ایک شخص تھا۔ اس کا لقب قرمط تھا۔ ان کا ظہور ۲۷۸ھ میں ہوا تھا ان لوگوں نے کعبہ کو جلا دیا تھا اور حاجیوں کو عین حرم محترم میں بلا قصور قتل کیا تھا، حجر اسود کو اکھاڑ کر لے گئے تھے۔

فَرِّجْ مَا بَیْنَ السُّطُوْرِ وَقَرْمِطْ بَیْنَ الْحُرُوْفِ

سطریں کشادہ رکھ اور حرفوں کو ایک دوسرے سے نزدیک رکھ۔

قَرْمَطْتَ قَالَ لَا۔ معاویہ نے عمرو بن عاص سے کہا تم بوڑھے ہو گئے (چھوٹے چھوٹے قدم رکھنے لگے۔ جو بڑھاپے کی نشانی ہے) انھوں نے کہا نہیں۔

قَرْمَلٌ۔ ایک کمزور بے کانٹے دار درخت ہے جو روندتے ہی پھٹ جاتا ہے۔

قِرْمِلٌ۔ بختی اونٹ کا بچہ یا دو کوہان والا اونٹ یا چھوٹا اونٹ بہت بال والا۔

اِنَّ قِرْمِلِیًّا تَرَدّٰی فِیْ بِئْرٍ۔ ایک چھوٹا اونٹ بہت بال والا یا دو کوہان والا کنویں میں گر گیا۔

تَرَدّٰی قِرْمِلٌ فِیْ بِئْرٍ فَلَمْ یَقْدِرُوْا عَلٰی نَحْرِهٖ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ جُوْفُوْهُ ثُمَّ اقْطَعُوْا اَعْضَاءَهٗ

ایک چھوٹا اونٹ بہت بال والا یا دو کوہان والا ایک کنویں میں گر گیا۔ لوگوں نے مسروق سے پوچھا اب کیا کریں اس کو نحر نہیں کر سکتے۔ انھوں نے کہا اس کے پیٹ میں (بسم اللہ کہہ کر) برچھا مار (پھر اس کے اعضاء کاٹ کر نکال لو۔

اِنَّهٗ رَخَّصَ فِی الْقَرَامِلِ۔ انھوں نے قرامل کی اجازت دی (یعنی ریشم یا اُون یا بالوں کے دھاگوں کی جن سے عورتیں اپنے سر کے بال جوڑ لیتی ہیں یہ جمع ہے قَرْمَلٌ کی،

قَرْنٌ۔ باندھنا جوڑنا، ایک رسی میں دو اونٹوں کو باندھنا۔ حج اور عمرہ کی ایک ساتھ نیت کرنا۔

قِرَانٌ۔ حج اور عمرے کو جمع کرنا، گدر اور پکی کھجور ملا کر کھانا، دو دو کھجوریں ایک ساتھ اٹھا کر کھانا۔

تَقْرِیْنٌ۔ جوڑ کر باندھنا۔

مُقَارَنَةٌ۔ نزدیک ہونا، ہم صحبت ہونا۔

اِقْتِرَانٌ۔ نزدیک ہونا۔

اِقْرَانٌ۔ حج اور عمرے کو جمع کرنا۔ دو تیر ایک بارگی مارنا۔ سینگ دار جانور کا ٹنا یا اس کا دودھ دوہنا، طاقت رکھنا، قادر ہونا۔ عاجز ہونا۔ تجاوز کرنا، عدول کرنا۔ رسی بیچنا۔ دو قیدیوں کو ایک رسی میں باندھ کر لانا، دو دو کھجوریں ملا کر ایک ساتھ کھانا۔

قَرْنٌ۔ سینگ، چوٹی، دھکڑا۔

قَرْنَانٌ۔ دیوث۔

Marfat.com

قَرْنٌ۔ چالیس برس کا زمانہ یا اسی برس کا یا سو برس کا، یا جو امت تباہ ہو گئی ہو اور ان میں سے کوئی باقی نہ رہا ہو۔ عمر میں برابر والا۔

قِرْنٌ۔ جوڑ برابر والا شجاعت یا علم یا قوت وغیرہ میں (اس کی جمع اَقْرَانٌ ہے)۔

خَیْرُکُمْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ۔ تم میں بہتر میرے قرن کے لوگ ہیں (یعنی صحابہ پھر تابعین پھر تبع تابعین۔ ان تینوں زمانوں کو خیر القرون کہتے ہیں)

وَقَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ۔ ایک قرن کے بعد دوسرا قرن

بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ حَتّٰی کُنْتُ۔ بنی آدم کے بہتر فرقوں میں بھیجا گیا میرے قرن تک (یعنی آدمی سے لے کر میری نبوت تک یا ظہورِ اسلام تک بہتر طبقوں میں منتقل ہوتا رہا)۔

لَا یَکْبُرُ سِنِّیْ یَا قَرْنِیْ۔ میری عمر بڑی نہ ہوگی یا میرے جوڑ والا بوڑھا نہ ہوگا (کیونکہ جب اس کا ہم عمر بوڑھا ہو جائے تو وہ بھی بوڑھا ہوگا۔ مجمع البحار میں ہے کہ آں حضرتؐ کے قرن سے صحابہ کا قرن مراد ہے۔ یعنی جب تک ایک صحابی بھی دنیا میں باقی رہا یعنی سنہ ۱۲۰ھ تک پھر دوسرا قرن جب تک ایک تابعی بھی دنیا میں باقی رہا سنہ ۱۷۰ھ تک۔ پھر تیسرا قرن جب تک ایک تبع تابعی بھی باقی رہا یعنی سنہ ۲۲۰ھ تک۔ اس کے بعد بدعتیں ظاہر ہوئیں)۔

اِنَّہٗ مَسَحَ رَاْسَ غُلَامٍ وَقَالَ عِشْ قَرْنًا فَعَاشَ مِائَۃَ سَنَۃٍ۔ آں حضرتؐ نے ایک لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا ایک قرن تک جیتا رہ، وہ سو برس تک زندہ رہا۔

فَارِسُ نَطْحَۃٌ اَوْ نَطْحَتَیْنِ ثُمَّ لَا فَارِسَ بَعْدَھَا اَبَدًا وَالرُّوْمُ ذَاتُ الْقُرُوْنِ کُلَّمَا ھَلَکَ قَرْنٌ خَلَفَہٗ قَرْنٌ۔ ایران تو مسلمانوں سے ایک یا دو جنگ کرے گا۔ پھر اس کے بعد کبھی ایرانیوں (یا رسول) کی حکومت (ایران میں) نہ ہوگی۔ لیکن نصاریٰ تو قرنوں تک قائم رہیں گے ایک قرن گزر جائے گا تو ان کا دوسرا قرن اس کے بعد آئے گا۔ (قیامت تک ان کی حکومت قائم رہے گی۔ اور وہ مسلمانوں سے جنگ کرتے رہیں گے)۔

ثُمَّ اَمَا کَالْیَوْمِ طَاعَۃَ قَوْمٍ وَلَا فَارِسَ الْاَکَارِمِ وَلَا الرُّوْمِ ذَاتِ الْقُرُوْنِ۔ میں نے تو آج کی طرح کسی قوم کو اتنی اطاعت کرتے نہیں دیکھا نہ ایران کے عزت والے لوگوں کو نہ نصاریٰ کو جو سر پر چوٹیاں رکھتے ہیں۔

وَمَشَطْنَاھَا ثَلٰثَۃَ قُرُوْنٍ۔ ہم نے کنگھی کر کے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں کر دیں (دو تو سر کے دونوں جانب اور ایک پیشانی پر ڈال دی)۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورت کو غسل دینے کا حق عورتیں بہ نسبت خاوند کے زیادہ رکھتی ہیں۔ اہلِ کوفہ کا یہی قول ہے لیکن اکثر علمائے کے نزدیک خاوند اپنی بیوی کو غسل دینے کا حق زیادہ رکھتا ہے چنانچہ آں حضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا اگر تو میرے سامنے مر جائے تو میں تجھ کو غسل دوں گا اور حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کو غسل دیا۔ انھوں نے یہی وصیت کی تھی)۔

لَتَاْتِیَنِّیْ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْکِ مَنْ یَسْحَبُکِ بِقُرُوْنِکِ۔ (حجاج بن یوسف نے جب حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کو شہید کر دیا تو ان کی والدہ اسماء بنتِ ابوبکر سے جو حضرت عائشہ کی بہن تھیں کہلا بھیجا کہ) تم میرے پاس حاضر ہو ورنہ میں اس شخص کو تمہارے پاس بھیجوں گا جو تمہاری چوٹیاں کھینچ کر تم کو لائے (جب بھی اسماءؓ نہ گئیں اور یہ کہلا بھیجا کہ میں ہرگز آنے والی نہیں جب تک تو میری چوٹی کھنچوا کر مجھ کو نہ بلوائے۔ آخر حجاج خود اتراتا ہوا، فخر کرتا ہوا اکڑتا ہوا ان کے پاس گیا اور کہنے لگا، دیکھ میں نے تیرے بیٹے کا کیا حال کیا۔ اسماءؓ نے جواب دیا۔ تو نے اس کی دنیا بگاڑی اس نے تیری آخرت بگاڑ دی

فَاَصَابَتْ ظُبَتُهٗ طَائِفَةً مِّنْ قُرُوْنِ رَاْسِیْهٖ۔ تلوار کا ایک کنارہ میرے سر کے کونے میں لگا۔

اِنَّ لَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَاِنَّکَ ذُوْ قَرْنَیْهَا۔ آنحضرتؐ نے حضرت علی رضؓ سے فرمایا) تم کو بہشت میں ایک گھر ملے گا تم تو بہشت کے دونوں کنارے لوگے (اتنا وسیع گھر ہوگا. بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، تم تو امتِ محمدی میں دو زخم والے ہو. یعنی تمہارے سر پر دو زخم لگیں گے۔ حضرت علیؓ نے سر پر دو زخم کھائے تھے۔ ایک تو جنگِ خندق میں عمرو بن عبدود کے ہاتھ سے دوسرا وفات کے وقت ابن ملجم ملعون کے ہاتھ سے۔ بعضوں نے کہا قرنین سے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام مُراد ہیں)۔

ذَکَرَ قِصَّةَ ذِی الْقَرْنَیْنِ ثُمَّ قَالَ وَفِیْکُمْ مِثْلُهٗ. حضرت علیؓ نے ذی القرنین بادشاہ کا قصہ بیان کیا۔ پھر فرمایا تم لوگوں میں بھی ایک شخص ان کی طرح کا موجود ہے (اپنے آپ کو مُراد لیا۔ ذوالقرنین ایک بادشاہ کا لقب تھا جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ بعضوں نے کہا ذوالقرنین وہی سکندر بن فیلقوس مقدونی تھا جو دارا بادشاہِ ایران سے لڑا تھا۔ لیکن اکثر علماء اس کے خلاف ہیں اور ذوالقرنین ایک دوسرے بادشاہ کو قرار دیتے ہیں چوں کہ اس کے سر پر دو زخموں کے نشان تھے یا سینگ کی طرح دو چیزیں تھیں۔ یا اس لئے کہ اس کے سر پر بالوں کی دو چوٹیاں تھیں۔ یا اس لئے کہ وہ مشرق اور مغرب دونوں کا مالک ہوگیا تھا۔ یا اس لئے کہ اس نے خواب میں دیکھا تھا کہ سورج کے دونوں کنارے اس نے تھام لئے یا اس لئے کہ اس کے سر کے دونوں کنارے تانبے کے تھے)۔

فَمَسَحَ مِنْ قَرْنِ الرَّاْسِ اِلٰی کُلِّ نَاحِیَةٍ لِمُنْصَبِّ الشَّعْرِ لَا یُحَرِّکُ الشَّعْرَ عَنْ هَیْئَتِهٖ. سر کی مانگ کے جانب سے ہر طرف مسح شروع کیا بالوں کی لٹکنے اخیر تک اور بالوں کی وضع نہیں بدلی (ان کو اُلٹ پلٹ نہیں کیا)۔

اَلشَّمْسُ تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ. سورج شیطان کے سر کے دونوں کونوں کے درمیان نکلتا ہے (طلوع کے وقت شیطان اپنا سر سورج کے قریب کر دیتا ہے تاکہ سورج پرستوں کا سجدہ اسی کے لئے ہو جائے۔ بعضوں نے کہا طلوع کے وقت شیطان حرکت کرتا ہے اور چست و چالاک خوش و خرم ہوتا ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ شیطان کی اگلی اور پچھلی امتوں کے درمیان سورج نکلتا ہے۔ غرض یہ سب تمثیلات ہیں جن کا مطلب یہ ہے کہ سورج کو سجدہ کرنے والے شیطان کے بہکائے میں آگئے ہیں جب وہ سورج کو سجدہ کرتے ہیں تو گویا شیطان کو سجدہ کرتے ہیں)۔

قَرْنَا الشَّیْطَانِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ. پورب کی طرف شیطان کے سر کے دونوں کونے ہیں یا اس کے دونوں بڑے گروہ اسی طرف ہیں (کہ کے مشرقی جانب ہند اور چین اور تاتار اور جاپان کے ملک ہیں، یہیں سے بڑے بڑے فتنے نمودار ہوئے)

هُنَاکَ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ. نجد ہی سے شیطان کے سر کا کونا نمودار ہوگا۔

اِلٰی اَنْ یَّطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ. یہاں تک کہ سورج کا سرا نکلے (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صبح کی نماز کا وقت سورج نکلنے تک رہتا ہے نہ کہ اسفار تک جیسے بعض لوگوں کا قول ہے)۔

وَیَسْقُطُ قَرْنُهَا الْاَوَّلُ. اس کا پہلا سرا ڈوب جائے۔

وَاِذَا لَهَا قَرْنَانِ. ناگاہ دیکھا تو اس کے دو گوشے ہیں۔

وَیَمْسَحُ نَاصِیَتَهَا وَقَرْنَیْهَا. اس کی پیشانی

Marfat.com

اور سر کے دونوں کناروں پر ہاتھ پھیرے۔

فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهٗ۔ اپنے سر کا کونا ہم کو دکھلائے (ہمارے سامنے آئے)۔

هٰذَا قَرْنٌ قَدْ طَلَعَ۔ یہ تو ایک نیا امر ایجاد ہوا ہے (یعنی بدعت ہے جو آں حضرتؐ کے زمانہ میں نہ تھا مراد قصہ خوانی ہے جو واعظوں نے شروع کی تھی۔ جھوٹی اور غلط نقلیں اور حکایتیں بیان کرنا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے ایسے واعظوں کو مسجد سے نکال دینے کا حکم دیا)۔

يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ۔ کنویں کے دونوں کناروں کے درمیان غسل کر رہے تھے۔

"قرنان" کنویں کے دونوں طرف جو پتھر وغیرہ سے بناتے ہیں تاکہ پانی نکلنے میں آسانی ہو۔ اگر لکڑی سے بنائیں تو ان کو "زُرْنُوقَان" کہتے ہیں۔

كَقُرُوْنِ الْبِئْرِ۔ کنویں کے دونوں سینگوں کی طرح۔

لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ۔ اس کے دو سینگ تھے کنویں کے سینگوں کی طرح ("قرنان" وہ دو لکڑیاں جو کنویں کے دونوں طرف لگاتے ہیں۔ ان میں سوراخ کر کے ایک سلاخ لوہے کی ڈالتے ہیں، اس پر گرّی (چھرکی) گھومتی ہے)۔

اِنَّهٗ قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔ آنحضرتؐ نے حج اور عمرہ میں قران کیا (یعنی احرام باندھتے وقت دونوں کی ایک ساتھ نیت کی، یوں کہا لبیک بحجۃ وعمرۃ نہایہ میں ہے کہ قران میں ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی حج اور عمرہ دونوں کے لئے کافی ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک قران تمتع اور افراد سے افضل ہے)۔

نَهٰى عَنِ الْقِرَانِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ اَحَدُكُمْ صَاحِبَهٗ۔ (ایک روایت میں نَهٰى عَنِ الْاِقْرَانِ ہے یعنی) دو دو کھجوریں ایک ساتھ اٹھا کر کھانے سے منع فرمایا۔ مگر جب اپنے ساتھی کی اجازت سے کرے تو قباحت نہیں (یہ ممانعت اس لئے کی کہ کھانے میں سب کا تھوڑا تھوڑا حصہ ہے تو دو دو کھجوریں ایک ساتھ یا بڑے بڑے لقمے کھانے سے دوسرے ساتھی کو نقصان پہنچے گا۔ یہ جلدی سے اپنا پیٹ بھر لے گا وہ بھوکا رہے گا۔ اس کے علاوہ ایسا کرنا حرص و ہوا کی نشانی ہے۔ اب یہ ممانعت بعضوں کے نزدیک تحریم کے لئے ہے، بعضوں نے کہا کراہت کے لئے۔ اور اگر کھانا وافر ہو یعنی کثرت سے ہو تو اجازت لینے کی ضرورت نہیں، اس پر بھی ادب کا مقتضیٰ یہ ہے کہ ایسا نہ کرے)۔

وَيَقْرُنُ یا يَقْرِنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ۔ دو انگلیوں کو ملا کر رکھتے۔

كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ بَعْثِ الْعِرَاقِ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ فَيَقُوْلُ لَا تُقَارِنُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ۔ ہم عراق کے لشکر میں مدینہ میں تھے، عبداللہ بن زبیرؓ کھانے کے لئے ہم کو کھجوریں دیتے اور عبداللہ بن عمرؓ ہمارے سامنے سے گزرتے اور کہتے، دو دو کھجوریں ایک ساتھ مت کھاؤ مگر اپنے ساتھی کی اجازت سے۔

قَارِنُوْا بَيْنَ اَبْنَائِكُمْ۔ اپنے بیٹوں میں برابری کرو (سب کو انصاف سے برابر دو۔ یہ نہیں کہ ایک کو کم دوسرے کو زیادہ۔ ایک روایت میں قَارِبُوْا ہے بائے موحدہ سے)۔

اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلَيْنِ مُقْتَرِنَيْنِ فَقَالَ مَا بَالُ الْقِرَانِ قَالَ نَذَرْنَا۔ آں حضرتؐ نے دو شخصوں کو دیکھا ایک رسی میں جڑے ہوئے (یعنی دونوں ایک رسی میں بندھے ہوئے) آپ نے پوچھا ایسا کیوں کیا؟ وہ کہنے لگے کہ ہم نے نذر مانی تھی (کہ اس طرح ایک رسی میں بندھ کر بیت اللہ کو جائیں گے)۔

Marfat.com

اَلْحَیَاءُ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قَرَنٍ۔ حیا اور ایمان دونوں ایک ساتھ بندھے ہوئے ہیں (ایمان دار شخص کو حیا اور شرم لازم ہے)۔

اَنْ یَاْتِیَ بِعِقَالَیْھِمَا وَقِرَانِھِمَا۔ ان کے پاؤں کی رسّیاں اور جوڑ کر باندھنے کی رسّی لے کر آئے۔

اِذَا کَتَمَھَا اَخَذَ فِیْھَا قَرِیْنَتَھَا مِثْلَھَا اگر کوئی شخص گمی ہوئی چیز کو پا کر چھپا رکھے (لوگوں سے پہچنوائے نہیں) پھر وہ چیز اس کے پاس سے نکلے تو وہ چیز بھی مالک کو دے اور ایک ویسی ہی چیز (جرمانہ کے طور پر، یہ اس کے چھپا رکھنے کی سزا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ حکم ابتدائے اسلام میں ہوا تھا پھر منسوخ کر دیا گیا۔ بعضوں نے کہا تادیب کے طور پر اب بھی امام ایسا حکم دے سکتا ہے جیسے مانع زکوٰۃ سے زکوٰۃ اور آدھا مال جرمانہ کے طور پر لئے جانے کا۔ ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ مالی سزا دینا شریعتِ اسلامی میں درست ہے اور جنھوں نے نادرست رکھا ہے ان کا قول صحیح نہیں ہے)۔

فَلَمَّا اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ ھٰذَیْنِ الْقَرِیْنَیْنِ۔ جب میں آں حضرت کے پاس آیا آپ نے فرمایا یہ دونوں اونٹ جو ایک رسّی سے بندھے ہوئے ہیں لیجا (یہ ابو موسیٰ اشعری رض نے کہا)۔

اِنَّ اَبَا بَکْرٍ وَّ طَلْحَۃَ یُقَالُ لَھُمَا الْقَرِیْنَانِ۔ حضرت ابو بکر صدیق اور طلحہ دونوں کو قرینان کہتے تھے۔ (کیونکہ طلحہ کے بھائی عثمان نے دونوں کو پکڑ کر ایک رسّی سے باندھ دیا تھا)۔

مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وُکِّلَ بِہٖ قَرِیْنُہٗ۔ کوئی شخص ایسا نہیں جس پر اس کا ہمزاد معین نہ ہو (ہر شخص پر ایک فرشتہ معین ہے، ایک شیطان دونوں اس کے ہمزاد ہیں۔ فرشتہ اس کو اچھی باتوں کا حکم کرتا رہتا ہے، اور شیطان بری باتوں کا)۔

فَقَاتِلْہُ فَاِنَّ مَعَہُ الْقَرِیْنَ۔ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا منع کرنے سے بھی نہ مانے) تو اس سے لڑ اس کے ساتھ شیطان ہے (جو اس کو بری صلاح دیتا ہے (قرین کہتے ہیں رفیق اور ساتھی کو برا ہو یا اچھا)۔

اِنَّہٗ قُرِنَ بِنُبُوَّتِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِسْرَافِیْلُ ثَلٰثَ سِنِیْنَ ثُمَّ قُرِنَ بِہٖ جِبْرَئِیْلُ آں حضرت کے ساتھ شروع زمانہ نبوت میں تین برس تک حضرت اسرافیل رفیق رہے پھر حضرت جبرئیل (جو آپ پر وحی لایا کرتے)۔

سَوَابِغُ فِیْ غَیْرِ قَرَنٍ۔ آنحضرت کی ابرو خوب بھری ہوئی، لیکن دونوں ملی ہوئی نہ تھیں (بلکہ بیچ میں فاصلہ تھا۔ یہ امِ معبد کی روایت کے خلاف ہے، جس میں آپ کی صفت کمان ابرو اور دونوں ابرو ملی ہوئی بیان کی گئی ہے اور پہلی روایت زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے یا امِ معبد نے دور سے دیکھا ہوگا، تو ان کو دونوں ابرو ملی ہوئی معلوم ہوئیں یا آخر عمر میں آپ کی دونوں ابرو مل گئی ہوں گی۔ مجمع البحار میں ہے کہ ابروؤں کا مل جانا عرب لوگ عیب سمجھتے ہیں تو آں حضرت اس سے پاک ہوں گے)۔

قُرَنَاءُ۔ وہ سورتیں جو طول یا اختصار میں ایک دوسرے کے مثل ہیں۔

اِنَّہٗ وَقَّتَ لِاَھْلِ نَجْدٍ قَرْنًا۔ آنحضرت نے نجد والوں کے لئے قرن کو میقات مقرر کیا (جو ایک مقام کا نام ہے جہاں سے نجد کے حاجی احرام باندھتے ہیں۔ اس کو قَرْنُ الْمَنَازِلِ اور قَرْنُ الثَّعَالِبِ بھی کہتے ہیں۔ بعضوں نے قَرَن بہ فتحِ را کہا ہے، لیکن یہ صحیح نہیں ہے)

وَلِاَھْلِ النَّجْدِ قَرْنٌ۔ نجد والوں کا میقات

Marfat.com

قرن ہے۔

فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ۔ میں ایسے رنج و غم میں تھا کہ مجھ کو ہوش نہ تھا جب قرنِ ثعالب میں پہنچا تو ہوش آیا۔

اِحْتَجَمَ عَلٰی رَاْسِہٖ بِقَرْنٍ حِیْنَ طُبَّ۔ آپ نے علاج کے لئے قرن میں سر پر پچھنے لگوائے، جب آپ پر جادو کیا گیا تھا (قرن مقام کا نام ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ایک سینگ سے (جو نوک دار نشتر کی طرح بنایا گیا ہوگا۔

مترجم کہتا ہے، یہ ظاہر ہے کہ نشتر الگ ہوگا اور پچھنا خون چوسنے والا سینگ کا ہوگا)

اِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْاَۃَ وَبِہَا قَرْنٌ فَاِنْ شَاءَ اَمْسَکَ وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَ۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے، لیکن اس کی شرم گاہ میں قرن ہو (ہڈی کی طرح ایک سخت چیز جس کے سبب سے جماع نہ ہو سکے۔ عرب لوگ اس کو عفلہ بھی کہتے ہیں) تو خاوند کو اختیار ہوگا خواہ اس عورت کو رہنے دے یا طلاق دیدے۔

اَقْعِدُوْہَا فَاِنْ اَصَابَ الْاَرْضَ فَہُوَ عَیْبٌ وَّاِنْ لَّمْ یُصِبْہَا فَلَیْسَ بِعَیْبٍ۔ (قاضی شریح نے ایک لونڈی کے باب میں جس کی شرم گاہ میں قرن تھا یہ فیصلہ کیا) اس کو بٹھاؤ اگر زمین سے وہ ہڈی (جو اس کی فرج میں ہے) لگ جائے تب تو عیب ہے (خریدار اس کو واپس کر سکتا ہے) اگر زمین سے نہ لگے تب عیب نہیں ہے۔

اِنَّہٗ وَقَفَ عَلٰی طَرَفِ الْقَرْنِ الْاَسْوَدِ۔ وہ قرن اسود کے کنارے پر ٹھہرے (قرنِ اسود ایک چھوٹے پہاڑ کا نام ہے)۔

جَلَسْتُ عَلٰی رَاْسِ قَرْنٍ۔ میں قرن کی چوٹی پر بیٹھا۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاہُ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً ثُمَّ اَتَاہُ عِنْدَ قَرْنِ الْحَوْلِ۔ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو ایک دعا سکھلائیے پھر جب سال آخر ہوا اور دوسرا سال شروع ہونے لگا) تو دوبارہ آیا۔

اَجِدُکَ قَرْنًا قَالَ قَرْنٌ مَہْ قَالَ قَرْنٌ مِّنْ حَدِیْدٍ۔ (حضرت عمرؓ سے ایک پادری نے کہا، میں اگلی کتابوں میں) تمہارا ذکر قرن کے لفظ سے پاتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا، کاہے کا قرن؟ کہنے لگا لوہے کا قرن (یہاں "قرن" کے معنی قلعہ ہے۔ اس کی جمع "قُرُوْنٌ" ہے۔ حضرت عمرؓ کی ذات بابرکات گویا ایک فولادی قلعہ تھی۔ جو تمام آفتوں اور خرابیوں کی روک تھی)۔

اِذَا ایسَاوِرُ قِرْنًا لَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَّتْرُکَ الْقِرْنَ اِلَّا وَہُوَ مُجَدَّلٌ۔ جب وہ کسی حریف برابر والے پر حملہ کرتا ہے تو اس کو اس کا چھوڑ دینا درست نہیں۔ جب تک اس کو زمین پر نہ لٹا دے (اس کو مار کر نہ گرا دے)

قِرْن (بہ کسرۂ قاف) برابر والا (اس کی جمع اَقْرَان ہے)۔

بِئْسَ مَا عَوَّدْتُمْ اَقْرَانَکُمْ۔ تم نے لڑائی میں اپنے برابر والوں (حریفوں) کو بری عادت ڈلوا دی۔

سُئِلَ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی الْقَوْسِ وَالْقَرَنِ فَقَالَ صَلِّ فِی الْقَوْسِ وَاطْرَحِ الْقَرَنَ۔ سلمہ بن اکوعؓ نے آں حضرتؐ سے پوچھا کمان اور ترکش لئے ہوئے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا کمان لگائے ہوئے نماز پڑھ لے لیکن ترکش (تیردان) کو علیحدہ کر دے (کیونکہ ان کا تیردان ایسے چمڑہ کا تھا جس کی دباغت نہیں ہوئی تھی نہ اس جانور کا چمڑہ تھا جو اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو)۔

اَلنَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کَالنَّبْلِ فِی الْقَرَنِ۔ لوگ قیامت کے دن اس طرح اکٹھا ہوں گے جیسے تیر ترکش میں ہوتے ہیں (ایک دوسرے سے ملے ہوئے یعنی بڑا ہجوم ہوگا)۔

فَاَخْرَجَ تَمَرًا مِّنْ قَرَنِہٖ۔ عمیر بن حمامؓ نے کچھ کھجوریں اپنے تیردان میں سے نکالیں (ان کو کھانے لگے پھر خیال آیا کہ ان کے کھانے میں تو دیر لگے گی اور باقی

Marfat.com

کھوریں پھینک کر دشمن پر حملہ کیا اور شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ
(نہایہ میں ہے کہ قرنٌ کی جمع اَقْرُنٌ اور اَقْرَانٌ آتی
ہے، جیسے جَبَلٌ کی اَجْبُلٌ اور اَجْبَالٌ آتی ہے)۔
تَعَاهَدُوْا اَقْرَانَكُمْ۔ اپنے تیر دانوں کا خیال
رکھو (اگر وہ پاکیزہ چمڑے کے ہوں تو خیر ورنہ نماز پڑھتے
وقت ان کو الگ رکھ دو)۔
مَا مَالُكَ قَالَ اَقْرُنٌ لِّيْ وَآدِمَةٌ فِي الْمَنِيْئَةِ
فَقَالَ قَوِّمْهَا وَزَكِّهَا۔ (حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے
پوچھا) تیرے پاس کیا مال ہے، اس نے کہا کچھ تیر دان ہیں
اور کچھ چمڑے ہیں جو بھگو کر دباغت کے لئے رکھے گئے ہیں
فرمایا اچھا ان کو درست اور پاک صاف کرلے۔
اَمَّا اَنَا فَاِنِّيْ لِهٰذِهٖ مُقْرِنٌ۔ میں تو اس پر قادر
ہوں۔
وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ۔ ہم کو اس پر قدرت نہ تھی
(اگر اللہ تعالےٰ اس کو ہمارا تابعدار نہ کر دیتا)۔
كَبْشٌ اَقْرَنُ۔ سینگ دار مینڈھا
قَرْنَاءُ۔ سینگ والی۔
حَجَمَهٗ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ۔ سینگی اور چھری سے
پچھنے لگائے (چھری بجائے نشتر کے اور سینگی خون چوسنے
کے لئے)
اِخْتَلَفُوْا اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
قَارِنًا اَوْ مُتَمَتِّعًا اَوْ مُفْرِدًا۔ اس میں علماء کا اختلاف
ہے کہ آں حضرتؐ نے قران کیا تھا یا تمتع یا افراد۔ لیکن صحیح
یہ ہے کہ آپ نے افراد کیا تھا پھر قران کی نیت کرلی۔)
شَعَبَةٌ قَرْنِيَّةٌ مِلْحَةٌ بَجْمِيٌّ قَفْطِيٌّ۔ یہ ایک منتر ہے
اور ان الفاظ کے معنی معلوم نہیں ہیں۔
وَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ۔ ایسے لوگ میرے
بعد کے قرنوں میں بھی ہوں گے (جو اکل حلال اور عمل بالسنۃ
کریں گے کسی کو نقصان نہ پہنچائیں گے)۔

اَلْمَرْاَةُ تُرَدُّ مِنْ اَرْبَعَةِ اَشْيَاءَ مِنْهَا الْقَرْنُ
وَالْعَفَلُ۔ عورت چار عیبوں کی وجہ سے واپس ہو سکتی ہے ان
میں ایک قرن ہے اور ایک عفل (یہ امام جعفر صادقؓ سے مروی
ہے اس کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ عفل اور ہے اور قرن اور، اوپر
گزر چکا کہ دونوں ایک ہیں۔ ابن درید نے کہا قرناء وہ عورت
ہے جس کے رحم سے ہڈی نکل آئی ہو۔ اور عفلاء وہ جس کا
رحم سخت ہو گیا ہو۔)
اُوَيْسٌ قَرَنِيٌّ۔ مشہور بزرگ ہیں ان کا درجہ سب تابعین
میں بڑھ کر ہے۔ یہ قرن کے رہنے والے تھے جو نجد والوں
کا میقات ہے اور جنگ صفین میں حضرت علی رضؓ کے ساتھ تھے۔
قَرَنْفُلٌ۔ لونگ قَرَنْفُوْلٌ بھی لونگ کو کہتے ہیں۔
قِرًى۔ ضیافت
قَرْدٌ۔ قصد کرنا، پیچھے لگنا، کوچنا۔
اِقْرَاءٌ۔ پیٹ میں بیماری ہونا، ضیافت چاہنا، گاؤں
کی سکونت لازم کرلینا۔
اِقْتِرَاءٌ اور اِسْتِقْرَاءٌ۔ ڈھونڈھنا، پیچھے لگنا
جزئیات کی تلاش کرنا۔
قِرًى اور قِرَاءٌ۔ ضیافت کرنا۔
قَرْيٌ۔ جمع کرنا، ایک ملک سے دوسرے ملک جانا۔
اِقْتِرَاءٌ۔ ضیافت کرنا۔
قَرْيَةٌ۔ گاؤں، شہر، بستی۔
اَلنَّاسُ قَوَارِيُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ۔ لوگ اللہ تعالیٰ
کے گواہ ہیں زمین میں (جس کی وہ تعریف کریں، تو اللہ کے
نزدیک بھی وہ اچھا ہے اور جس کی برائی کریں وہ برا ہے،
جیسے کہتے ہیں دنیا پرکھتا ہے کھوٹا کھرا پہچان لیتی ہے۔ یہ
جمع ہے قَارٍ کی۔ عرب لوگ کہتے ہیں قَرَوْتُ النَّاسَ
اور تَقَرَّيْتُهُمْ اور اِقْتَرَيْتُهُمْ اور
اِسْتَقْرَيْتُهُمْ سب کے ایک معنی ہیں۔ یعنی میں نے
لوگوں کو جانچا ان کا حال دریافت کیا)

Marfat.com

فَتَقَرَّی حُجَرَ نِسَائِهٖ - آپ اپنی بیویوں کے حجروں میں ایک کے بعد ایک میں جانے لگے۔ (آپ کا مطلب یہ تھا کہ کسی طرح یہ لوگ جو حضرت زینبؓ کے حجرے میں باتیں بناتے بیٹھے تھے اُٹھ جائیں تو میں حضرت زینبؓ سے خلوت کروں)۔

فَمَا زَالَ عُثْمَانُ يَتَقَرَّاهُمْ وَيَقُوْلُ لَهُمْ ذٰلِكَ - حضرت عثمان رضؓ اُن میں ہر ایک سے ایک کے بعد دوسرے سے یہی کہتے رہے۔

بَلَغَنِيْ عَنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ شَيْءٌ ـــــ فَاسْتَقْرَيْتُهُنَّ اَقُوْلُ لَتَكُفُّنَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَوْ لَيُبْدِلَنَّهُ اللّٰهُ خَيْرًا مِّنْكُنَّ - (حضرت عمرؓ کہتے ہیں) مجھ کو اُمّہات المومنین یعنی آں حضرتؐ کی بیویوں کی کچھ خبر پہنچی (کہ وہ آپ کو تنگ کرتی ہیں آپ سے کیا کیا چیزیں مانگتی ہیں) تو میں ان میں سے ہر ایک کے پاس گیا اور یہی کہتا رہا دیکھو تم آں حضرتؐ کو تنگ کرنے سے باز آؤ، ورنہ اللہ تعالیٰ تم سے بہتر بیویاں آپ کو عنایت کرے گا (پھر قرآن میں بھی یہی مضمون اُترا)۔

فَجَعَلَ يَسْتَقْرِي الرِّقَاقَ - وہ چپاتیوں کو ایک کے بعد ایک دیکھنے لگے۔

مَا وَلِيَ اَحَدٌ اِلَّا حَامٰى عَلٰى قَرَابَتِهٖ وَقَرٰى فِيْ عَيْبَتِهٖ - جب کوئی حاکم بنایا گیا تو اس نے اپنے ناطہ والوں کی طرفداری کی اور اپنی گٹھری میں روپیہ جوڑا (یعنی خیانت کی)۔

حِيْنَ فَجَّرَ اللّٰهُ لَهَا زَمْزَمَ فَقَرَتْ فِيْ سِقَاءٍ اَوْ شَنَّةٍ كَانَتْ مَعَهَا - جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ہاجرہ کے لئے زمزم کا چشمہ جاری کر دیا تو انہوں نے ایک ڈولچی یا پرانی مشک میں جو اُن کے پاس تھی اس کا پانی جمع کیا۔

اِنَّهٗ عُوْتِبَ فِيْ تَرْكِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اِنَّ بِيْ جُرْحًا يَقْرِيْ وَرُبَّمَا ارْفَضَّ فِيْ اِزَارِيْ - کسی نے ان پر غصہ کیا کہ تم جمعہ کی نماز میں کیوں نہیں آتے۔ انہوں نے کہا میرے بدن میں ایک زخم ہے جو پیپ اور خون جمع کرتا رہتا ہے اور کبھی میرے تہبند میں بہہ نکلتا ہے (یعنی میں معذوروں اور معذور پر جمعہ فرض نہیں ہے)۔

قَامَ اِلٰى مَقْرًى بُسْتَانٍ فَقَعَدَ يَتَوَضَّأُ - باغ کے ایک حوض پر گئے وہاں بیٹھ کر وضو کرنے لگے۔ مَقْرًى اور مَقْرَاةٌ حوض کو کہتے ہیں جس میں پانی جمع ہوتا ہے۔

رَعَوْا قُرْيَانَهٗ - پانی بہنے کے مقاموں میں چرایا۔ (قُرْيَان جمع ہے قَرِيٌّ کی)۔

وَرَوْضَةٍ ذَاتِ قُرْيَانٍ - ایک چمن جس میں پانی بہہ رہا ہو۔

اِنَّ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ اَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ هِيَ مَسْكَنُهَا وَبَيْتُهَا - پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے حکم دیا چیونٹیوں کا چھتہ جلا دیا گیا (یہی ان کا گھر اور رہنے کا مقام تھا)۔

اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى - مجھ کو ایسے شہر میں جانے کا حکم ہوا جو دوسرے شہروں کو کھا جائے گا (مراد مدینہ طیبہ ہے اور کھا جانے سے یہ مطلب ہے کہ دوسرے شہروں کو فتح کرے گا۔ ان کا مال و دولت سمیٹ لے گا)

اِنَّهٗ اُتِيَ بِضَبٍّ فَلَمْ يَاْكُلْهُ وَقَالَ اِنَّهٗ قَرَوِيٌّ - حضرت علی رضؓ کے پاس گوہ پھوڑ (سوسمار) لایا گیا۔ اُس کو انہوں نے نہیں کھایا اور فرمایا یہ گنواروں کا کھانا ہے (نہ کہ شہر والوں کا۔ آں حضرتؐ نے بھی گوہ پھوڑ (سوسمار) نہیں کھایا اور فرمایا میرے شہر میں اس کو نہیں کھاتے اس لئے مجھ کو نفرت آتی ہے۔ اِن حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ گوہ پھوڑ (سوسمار) حلال ہے۔ دوسرے صحابہؓ نے آنحضرتؐ کے دسترخوان پر اس کو کھایا اگر حرام ہوتا تو آپ کسی کو نہ کھانے دیتے)

Marfat.com

لَوْكُنْتَ مِنْ هَاتَيْنِ الْقَرْيَتَيْنِ۔ اگر تو مکہ یا مدینہ کا رہنے والا ہوتا (تو میں تجھ کو سزا دیتا مگر تو باہر والا ہے شاید تجھ کو معلوم نہ ہوگا کہ آنحضرت ؐ کی مسجد میں آواز بلند کرنا منع ہے)۔

وَضَعْتُ قَوْلَهٗ عَلٰٓى اَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَلَيْسَ هُوَ بِشِعْرٍ۔ (ابوذر غفاری رضؓ کہتے ہیں) میں نے قرآن کو جو آنحضرت ؐ سُناتے تھے شعر کی تمام قسموں اور بحروں پر لگانا چاہا مگر وہ شعر نہیں ہے (معلوم ہوا کہ مشرکوں کا یہ کہنا کہ آپ شاعر ہیں غلط ہے)۔

اَقْرَاءٌ جمع ہے قَرْوٌ اور قَرْیٌ اور قَرِیٌّ کی اور ہروی نے اس کو مہموز اللام سمجھا ہے، اس کا ذکر اوپر ہو چکا۔

فَقَالَتْ لَهٗ قُرَيْشٌ هُوَ شِعْرٌ قَالَ لَا لِاَنِّيْ عَرَضْتُهٗ عَلٰٓى اَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَلَيْسَ هُوَ بِشِعْرٍ۔ (عتبہ بن ربیعہ آں حضرت ؐ کے پاس آیا۔ آپ نے اس کو قرآن سُنایا۔ اُس نے قرآن کی تعریف کی جب لوٹ کر کفارانِ قریش کے پاس گیا)، تو قریش کے لوگ اس سے کہنے لگے، کیا قرآن شعر ہے؟ اس نے کہا نہیں میں نے قرآن کو شعر کے تمام بحروں پر لگایا (وہ کسی بحر پر نہیں لگتا) تو وہ شعر نہیں ہے۔

لَا تَرْجِعُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ عَلٰى قَرْوَاهَا يَا عَلٰى قَرْوَائِهَا۔ یہ امت اپنی اگلی حالت پر جس حالت پر شروع ہوئی تھی آنے والی نہیں۔

اَرْسَلَتْ اِلَيْهِ بِشَاةٍ وَّشَفْرَةٍ فَقَالَ اُرْدُدِ الشَّفْرَةَ وَهَاتِ لِيْ قَرْوًا۔ اُمّ معبد نے آنحضرت ؐ کے پاس ایک بکری (جس میں مطلق دودھ نہ تھا) اور ایک چھری بھیجی (تاکہ چھری سے اس کو کاٹ کر اُس کا گوشت کھائیں۔ آپ نے اس شخص سے جو چھری اور بکری لے کر آیا تھا یہ فرمایا۔ چھری جا کر پھیر دے اور ایک لکڑی کا قدح لے کر آ۔

قَرْوٌ۔ کہتے ہیں کھجور کے درخت کے نیچے کے حصے کو اس کو کھود کر پیالہ کی طرح بنا لیتے ہیں، اس میں نبیذ بھگوتے ہیں بعضوں نے کہا وہ ایک چھوٹا برتن ہے جو کام کاج کے لئے پھرایا جاتا ہے۔

تَقْرِى الضَّيْفَ يا تُقْرِى الضَّيْفَ۔ آپ مہمان کی مہمان داری کرتے ہیں (اس کو کھانا پانی ضروریات دیتے ہیں)۔

فَنَزَلَ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُوْنَنَا۔ ایسے لوگوں کے پاس جا کر اُترے جو ہماری ضیافت نہیں کرتے۔

جِئْنَاهُمْ بِقِرَاهُمْ۔ ہم ان کی ضیافت کا سامان لے کر آئے۔

قُرَاءٌ۔ ضیافت کا کھانا۔

اَقْرِيْهِ اَمْ اَجْزِيْهِ۔ میں اس کی ضیافت کروں یا اس کا بدلہ لوں (کہ اس نے میری ضیافت نہیں کی تھی میں بھی نہ کروں)۔

لَيُقْرَوْنَ فِيْ اَرْضِ غَطَفَانَ۔ ان کی تو اب غطفان کی سرزمین میں ضیافت ہو رہی ہے۔

وَاَعَدَّ الْقِرٰى لِيَوْمِهِ النَّازِلِ بِهٖ۔ جو دن اُس پر آنے والا ہے اس کے لئے مہمانی کا سامان تیار رکھا (یعنی آخرت کا توشہ دنیا میں تیار کر لیا)۔

بابُ القاف مع الزاء

قَزْحٌ۔ مصالح ڈالنا بلند ہونا، بار بار پیشاب کی دھار مارنا (جیسے قُزُوْحٌ ہے)۔

تَقْزِيْحٌ۔ مصالح ڈالنا، زینت دینا۔ چھینٹیں اُڑانا

تَقَزُّحٌ۔ بہت شاخ دار ہونا۔

لَا تَقُوْلُوْا قَوْسَ قُزَحٍ وَّلٰكِنْ قُوْلُوْا قَوْسَ اللّٰهِ۔ (یہ جو کمان ابر میں نکلتی ہے) اس کو قوسِ قزح مت کہو (کیونکہ قزح شیطان کا ایک نام ہے اس وجہ سے

Marfat.com

کردہ لوگوں کو گناہ کی بات اچھی کر دکھاتا ہے تو قوس قزح کے معنی یہ ہوں گے کہ شیطان کی کمان، حالانکہ وہ اللہ کی کمان ہے۔ لہٰذا اُسے اللہ کی کمان کہو)۔

إِنَّهُ أَتَى عَلَى قُزَحٍ وَهُوَ يَخْرِشُ بَعِيرَهُ بِمِحْجَنِهِ
ابوبکر صدیق رضہ قزح پہاڑ پر آئے (جو عرفات میں ہے۔ امام شام کے وقت وہاں کھڑے ہو کر خطبہ سناتا ہے) اپنے اونٹ کو چھڑی سے مار رہے تھے۔

إِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ مَطْعَمَ ابْنِ آدَمَ لِلدُّنْيَا مَثَلًا
وَضَرَبَ الدُّنْيَا لِمَطْعَمِ ابْنِ آدَمَ مَثَلًا وَإِنْ قَزَّحَهُ وَمَلَّحَهُ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مثال آدمی کے کھانے سے دی اور آدمی کے کھانے کی مثال دنیا سے دی۔ کھانے کو کتنا ہی مصالح اور نمک سے بامزہ اور آراستہ کرو آخر وہ پیٹ میں جا کر گوہ اور غلیظ بن جاتا ہے (اسی طرح دنیا کا حال ہے کیسی ہی مزین اور آراستہ ہو لیکن ایک روز خراب اور ویران ہوگی۔ عرب لوگ کہتے ہیں: قَزَّحْتُ الْقِدْرَ۔ میں نے ہانڈی میں مصالح ڈالے۔ (یعنی نمک، مرچ، پیاز، لہسن، لونگ، الائچی، دھنیا، زیرہ وغیرہ)۔

كَرِهَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ إِلَى الشَّجَرَةِ الْمُقَزَّحَةِ
اس درخت کی طرف نماز پڑھنا جس کی شاخیں بہت پھیلی ہوں مکروہ سمجھا (بعضوں نے کہا "مُقَزَّحَة" وہ درخت ہے جو انجیر کے درخت کے مشابہ ہوتا ہے اس کی چھوٹی چھوٹی شاخوں کے سرے کتے کے پنجہ کی طرح ہوتے ہیں۔ بعضوں نے کہا مراد وہ درخت ہے جس پر کتوں اور درندوں نے ٹانگ اٹھا کر پیشاب مارا ہو)۔

قَفْز۔ کودنا، کودنے کے لئے سمٹنا، انکار کرنا، نفرت کرنا۔
قَزٌّ۔ دور ہونا (جیسے تَقَزُّزٌ ہے)۔
قَزٌّ۔ ریشم یا کچا ریشم۔

قَالَ مُوسٰى لِجِبْرِيلَ هَلْ يَنَامُ رَبُّكَ فَقَالَ اللّٰهُ قُلْ لَهُ فَلْيَأْخُذْ قَارُورَتَيْنِ يَا قَازُوزَتَيْنِ وَلْيَقُمْ عَلَى الْجَبَلِ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ حَتّٰى يُصْبِحَ۔ حضرت موسیٰ ؑ نے حضرت جبرئیل ؑ سے پوچھا۔ کیا تمہارا پروردگار سوتا ہے (آرام کرتا ہے) تب اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو حکم دیا موسیٰ ؑ سے کہو دو صراحیاں یا دو شیشے دونوں ہاتھوں میں لیں اور ایک پہاڑ پر ان کو لئے ہوئے شام سے صبح تک کھڑے رہیں (حضرت موسیٰ ؑ نے ایسا ہی کیا۔ آخر اونگھ گئے اور شیشے ہاتھوں سے چھوٹ کر پھوٹ گئے۔ تب ان کو معلوم ہو گیا کہ اگر اللہ تعالیٰ سوئے تو پھر آسمان زمین کو کون سنبھالے۔

قَازُوزَةٌ۔ پانی پینے کا کوزہ (اس کی جمع قَوَازِيزُ ہے) اور قَارُورَةٌ شیشی (اس کی جمع قَوَارِيرُ ہے)

إِنَّ إِبْلِيسَ لَيَقْفِزُ الْقَفْزَةَ مِنَ الْمَشْرِقِ فَتَبْلُغُ الْمَغْرِبَ۔ شیطان ایک جست مشرق سے لگاتا ہے تو مغرب تک پہنچ جاتی ہے (اتنی دور دم بھر میں کود جاتا ہے)۔

دُودُ الْقَزِّ۔ ریشم کا کیڑا۔

تَقَزَّزَ مِنْ أَكْلِ الضَّبِّ۔ گھوڑپھوڑ (سوسمار) کھانے سے ہٹ گئے نفرت کی۔

إِنَّمَا الْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ وَلٰكِنَّ الْأَنْفُسَ تَتَقَزَّزُ مِنْ كَثِيرٍ مِنْ ذٰلِكَ تَقَزُّزًا۔ حرام تو وہی جانور ہیں جو اللہ نے قرآن میں بیان فرما دیئے (یا حدیث میں)، لیکن بہت سے جانور ایسے ہیں (جن کو اللہ اور رسول ؐ نے حرام نہیں کیا) مگر نفس ان سے دور رہنا چاہتا ہے ان کے کھانے سے نفرت کرتا ہے (جیسے گھوڑپھوڑ بجو، چوہا، گھونس وغیرہ)۔

قَزَعٌ۔ چھوٹے اونٹ کا بچہ سر اس طرح مونڈنا کہ جا بجا بال چھوڑ دیئے جائیں، نالہ کا کچرا۔

قُزُوعٌ۔ جلد چلنا، ہلکا ہونا، دیر میں چلنا۔

تَقْزِيعٌ۔ خوب دوڑانا، ایک کام کے لئے کسی کو خاص کرنا، پیغام بھیجنا، دوڑ کے لئے تیار کرنا۔

Marfat.com

تَقَزُّعٌ ۔ دوڑ کے لئے تیار ہونا۔
قُزْعَةٌ ۔ بالوں کی چوٹی جو بچوں کے سروں پر رکھی جاتی ہے۔
وَمَا فِی السَّمَاءِ قَزَعَةٌ ۔ آسمان پر ابر کا ایک ٹکڑا بھی نہ تھا۔
فَیَجْتَمِعُوْنَ اِلَیْهِ کَمَا یَجْتَمِعُ قَزَعُ الْخَرِیْفِ پھر اُن کے پاس اِس طرح اکٹھے ہوں گے جیسے فصلِ خریف کے ابر کے ٹکڑے (جو جدا جدا ہوتے ہیں پھر اکٹھا ہو جاتے ہیں)۔
نَهٰی عَنِ الْقَزَعِ ۔ آں حضرتؐ نے قزع منع فرمایا۔ (نہایہ میں ہے کہ قزع یہ ہے کہ بچہ کا سر مونڈا جائے اور جا بجا کچھ مقامات بن مونڈے چھوڑ دیئے جائیں گویا اس کو متفرق ابر کے ٹکڑوں سے تشبیہ دی۔ طیبی نے کہا اس کی کراہت پر اجماع ہے اگر یہ چھوڑ دینا کئی مواضع پر ہو، کیونکہ کافروں کی رسم ہے دوسرے دیکھنے میں بدنما معلوم ہوتا ہے اگر دوا یا معالجہ کے لئے (یا کسی عذر سے) ایسا کیا جائے تو اس میں قباحت نہیں۔ میں کہتا ہوں اگر کسی کے دماغ میں حرارت ہو یا ضعف اور وہ سارے سر پر بال رکھ کر چندیا پر سے منڈوا دے یا گول گول چھلّے کے یا بیچا بیچ کا حصہ منڈا کر تین طرف بال رکھے تو وہ اس ممانعت میں داخل نہ ہوگا کیونکہ یہ قزع نہیں ہے۔ اور بعضوں نے اس کو بھی مکروہ رکھا ہے اگر بلا عذر ہو، کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ سارا سر منڈاؤ یا سارے سر پر بال چھوڑ دو)
کَانَتِ السَّمَاءُ کَالزُّجَاجَةِ لَیْسَ فِیْهَا قَزَعَةٌ آسمان شیشہ کی طرح صاف تھا اس میں ابر کا کوئی ٹکڑا نہ تھا۔
قَزَلٌ یا قَزَلَانٌ ۔ لنگڑے کی طرح چلنا کودنا۔
قَزَلٌ ۔ لنگڑاپن، اترانا، پنڈلی باریک ہونا۔
اَقْزَلُ ۔ لنگڑا۔

وَکَانَ فِیْهِ قَزَلٌ فَاَوْسَعُوْا لَهٗ ۔ اس میں لنگڑاپن تھا تو لوگوں نے اس کے لئے جگہ کشادہ کر دی۔ (نہایہ میں ہے قَزَلٌ سخت لنگڑاپن اور بُرا)
قَزْمٌ ۔ عیب کرنا۔
قَزَمٌ ۔ کم ذات، بدخلق ہونا، کمینہ ہونا، بُری قسم کا مال۔
کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْقَزَمِ ۔ بخیلی اور لالچ سے پناہ مانگتے تھے (ایک روایت میں قرم ہے رائے مہملہ سے، اس ذکر اوپر گزر چکا)۔
جُفَاةٌ طَغَامٌ عَبِیْدٌ اَقْزَامٌ (حضرت علیؓ نے شام والوں کی مذمت میں فرمایا) کمبخت لٹھ ہیں، شریر غلام ہیں بدذات لالچی۔

باب القاف مع السین

قَسْبٌ ۔ جاری ہونا، ڈوبنے کے قریب ہونا۔
قُسُوْبَةٌ ۔ سختی۔
قُسَابَةٌ ۔ خراب کھجور۔
قَسْبٌ ۔ خشک اور سخت کھجور جو گٹھلی کی طرح منہ میں ٹوٹے۔
اَهْدَیْتُ اِلٰی عَائِشَةَ جِرَابًا مِّنْ قَسْبِ عَنْبَرَ میں نے حضرت عائشہ کو عنبر کے سخت اور خشک کھجور کا ایک تھیلا تحفہ بھیجا۔
قَسْرٌ ۔ زبردستی کرنا، جبر کرنا۔
اِقْتِسَارٌ کے بھی یہی معنی ہیں (یعنی قسر کا مترادف ہے)
مَرْبُوْبُوْنَ اِقْتِسَارًا ۔ زبردستی پالے جاتے ہیں (بچپن سے لے کر بڑھاپے تک، ان کو کوئی اختیار نہیں، پروردگار پالتا ہے)۔
اَخَذْتُهٗ قَسْرًا ۔ میں نے جبرًا اس کو لے لیا۔
قَسْرٌ ۔ ایک قبیلہ کا بھی نام ہے اسی میں سے خالد بن

Marfat.com

عبداللہ قسری ہیں۔
قِنَّسْرِیْنَ۔ ملک شام میں ایک شہر کا نام ہے۔ اس کی نسبت قِنَّسْرِیٌّ ہے۔
قَسٌّ۔ (بحرکاتِ ثلثہ در قاف) چغل خوری کرنا، تلاش کرنا، اچھی طرح چرانا، ہنکانا، بدگوئی کرکے سنانا۔ ہڈی پر کا گوشت اس کا مغز سب کھا جانا۔ اکیلا چرنا۔
تَقْسِیْسٌ۔ اچھی طرح چرانا۔
تَقَسُّسٌ۔ طلب کرنا، پیچھے لگنا۔
قَسٌّ۔ پادری۔
قُسُّ بْنُ سَاعِدَۃَ۔ عرب کا مشہور عالم اور خطیب
قِسِّیْسٌ۔ پادری (یہ اُسْقُفٌ سے کم درجہ کا ہوتا ہے)۔
یَرْحَمُ اللّٰہُ قُسًّا اِنِّیْ لَاَرْجُوْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَنْ یُّبْعَثَ اُمَّۃً وَّحْدَہٗ۔ اللہ تعالیٰ قس بن ساعدہ پر رحم کرے مجھ کو امید ہے کہ قیامت کے دن وہ اکیلا ایک اُمت ہو کر اُٹھایا جائے گا۔ (کہتے ہیں کہ یہ شخص عرب میں بڑا فصیح اور بلیغ گزرا ہے فصاحت اور بلاغت میں اس کی مثال دی جاتی ہے۔ سب سے پہلے بلندی پر چڑھ کر اسی نے خطبہ سنایا اور خطبہ میں اما بعد کا لفظ کہا اور تلوار یا لاٹھی پر ٹیکا دیا۔ اور خطوں میں من فلان الی فلان لکھا۔ اور قیامت اور حشر ونشر کا اقرار کیا اور مدعی پر گواہ لانے کا اور مدعی علیہ کو قسم دینے کا قاعدہ اسی نے مقرر کیا)۔
قَسَّاسٌ۔ چغل خور۔
نَھٰی عَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ۔ قسی کپڑا پہننے سے منع فرمایا (وہ ایک کپڑا ہے کتان کا جس میں ریشم ملا ہوتا ہے مصر سے آتا ہے ایک گاؤں کی طرف منسوب ہے جس کا نام قس ہے۔ بعضوں نے کہا یہ لفظ اصل میں قزّی تھا یعنی ریشمی کپڑا، زا کو سین سے بدل دیا۔ بعضوں نے کہا منسوب ہے قَسٌّ کی طرف یعنی شبنم کی طرح سفید۔ مجمع میں ہے کہ قس ایک موضع ہے ملک مصر میں عریش اور فرما کے درمیان)۔
مَا الْقَسِّیَّۃُ قَالَ ثِیَابٌ تَاْتِیْنَا مِنَ الشَّامِ اَوْ مِنْ مِصْرَ مُضَلَّعَۃٌ فِیْھَا اَمْثَالُ الْاُتْرُنْجِ۔ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا قسی کونسا کپڑا ہے فرمایا وہ کپڑے جو شام کے ملک سے ہمارے پاس آتے ہیں یا مصر سے ان میں خانے بنے ہوتے ہیں اور ترنج کی شکلیں۔
قِسْطٌ۔ عدل اور انصاف کرنا۔
قَسْطٌ اور قُسُوْطٌ۔ ظلم کرنا، جور کرنا، جدا کرنا۔
قَسَطٌ۔ خشک ہونا۔
تَقْسِیْطٌ۔ قسطیں مقرر کرنا، تنگی کرنا، درخت برابر فاصلہ پر گاڑنا۔
اِقْسَاطٌ۔ عدل اور انصاف کرنا۔
تَقَسُّطٌ اور اِقْتِسَاطٌ برابر بانٹ لینا۔
فُلَانٌ لَا یُفَرِّقُ بَیْنَ الْقِسْطِ وَالْقَسْطِ۔ اس کو اتنی بھی تمیز نہیں کہ قِسط اور قَسط میں جو فرق ہے اس کو سمجھے۔
مُقْسِطٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے، یعنی عادل اور منصف (نہایہ میں ہے کہ اَقْسَطَ یُقْسِطُ فَھُوَ مُقْسِطٌ کے معنی عدل اور انصاف ہے اور قَسَطَ یَقْسِطُ فَھُوَ قَاسِطٌ کے معنی جور اور ظلم ہے تو ہمزہ باب افعال کا بیان سلب کے لئے ہے جیسے شکی اور اشکی میں ہے)۔
اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنَامُ وَلَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَّنَامَ یَخْفِضُ الْقِسْطَ وَیَرْفَعُہٗ۔ اللہ تعالیٰ کبھی سوتا نہیں اور سونا اس کی شان کے لائق نہیں ہے وہ ترازو کو جھکاتا ہے اور اُٹھاتا ہے (بندوں کے اعمال تولتا ہے ان کے رزق روزی کے لئے تلے اور بھاری کرتا ہے کسی کا مرتبہ بڑھاتا ہے کسی کا گھٹاتا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ قسط کا جھکانا روزی کا

Marfat.com

حصہ کم کرنا ہے اور اس کا اُٹھانا بہت کرنا تو قسط سے مُراد روزی کا حصہ ہے)۔

اِنَّ الْمُقْسِطِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ جو لوگ عدل اور انصاف کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے پاس نور کے منبروں پر ہوں گے (پروردگار کے داہنے جانب)

قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسْمًا مُقْسِطًا آں حضرتؐ نے انصاف کے ساتھ ایک تقسیم کی۔

اِذَا قَسَمُوْا اَقْسَطُوْا جب تقسیم کرتے ہیں تو انصاف کے ساتھ (کسی کا حق تلف نہیں کرتے)۔

اُمِرْتُ بِقِتَالِ النَّاکِثِیْنَ وَالْقَاسِطِیْنَ وَالْمَارِقِیْنَ (حضرت علیؓ نے فرمایا) مجھ کو حکم ہوا بیعت توڑنے والوں اور بے انصاف ظالموں اور دین سے باہر ہو جانے والوں سے لڑنے کا ناکثین یعنی بیعت توڑنے والے اصحاب الجمل تھے جو حضرت علیؓ سے بیعت کر کے پھر پھر گئے اور لڑنے کو مستعد ہوئے۔ طلحہ اور زبیر اور حضرت عائشہ بھی اُن لوگوں میں تھے مگر ان تینوں صاحبوں نے بعد کو توبہ کی اور اپنے قصور پر نادم ہوئے اور قاسطین معاویہ اور ان کے ساتھ والے تھے جو ظالم اور باغی اور خلیفۂ برحق سے مقابلہ کرنے والے تھے۔ اور مارقین سے مُراد دین سے باہر ہو جانے والے خارجی تھے جو مومنوں کے سردار اور عموماً تمام مسلمانوں کو کافر کہہ کر خود کافر بن گئے اگرچہ بڑے نمازی اور تہجد گزار اور قاریٔ قرآن تھے۔ مگر جب تک دل میں ایمان اور خدا اور رسول کی محبت نہ ہو یہ سب بے کار ہے۔)

اِنَّ النِّسَاءَ مِنْ اَسْفَہِ السُّفَہَاءِ اِلَّا صَاحِبَۃَ الْقِسْطِ وَالسِّرَاجِ۔ عورتیں احمقوں کی احمق (کم عقل اور بیوقوف) ہیں مگر جو عورت اپنے خاوند کے وضو کا برتن اور چراغ لئے رہتی ہے (یعنی خاوند کی اطاعت اور خدمت گزاری کرتی ہے وہی عورت عقلمند ہے کیونکہ اس کو آخرت کی بہبودی کا خیال ہے جو خاوند کی اطاعت اور تابعداری پر منحصر ہے۔

نہایہ میں ہے قِسط آدھے صاع کو کہتے ہیں اور اصل میں قِسط کے معنی حصہ کے ہیں اور یہاں مُراد وہ برتن ہے جس سے عورت اپنے خاوند کو وضو کراتی ہے)۔

اِنَّہٗ اَجْرٰی لِلنَّاسِ الْمُدْیَیْنِ وَالْقِسْطَیْنِ حضرت علیؓ نے لوگوں کے لئے اناج کے دو مُد دیئے اور تیل کے دو قسط مقرر کئے (مُدیہ اور قسط دونوں پیمانے ہیں۔ قسط تو نصف صاع کا ہوتا ہے اور مُدیہ پندرہ مکوک کا)۔

لَا تَمَسُّ طِیْبًا اِلَّا نُبْذَۃً مِّنْ قُسْطٍ وَّ اَظْفَارٍ جو عورت خاوند کے سوگ میں ہو وہ خوشبو نہ لگائے۔ مگر حیض سے پاک ہوتے وقت تھوڑا سا قسط یا اظفار استعمال کرے تو قباحت نہیں (قسط اور اظفار دونوں ایک قسم کی خوشبو ہیں۔ قسط یعنی عود کی عورتیں اور بچے دھونی کیا کرتے ہیں اور اظفار ایک قسم کا عطر ہے۔ یا اظفار ایک مقام کا نام ہے اگر اضافت یعنی قُسْطِ اَظْفَارٍ کی روایت صحیح ہو بعض نے کہا صحیح قسط ظفار ہے۔ جیسے کتاب الظاء میں گزر چکا — کرمانی نے کہا قسط عودِ ہندی کو کہتے ہیں یعنی اگر یا کوٹ)

فُسْطَاطٌ اور فُسْطَاطٌ۔ قنات اور خیمہ۔

قُسْطَاسٌ۔ ترازو۔

لِیُنْفِقِ الرَّجُلُ بِالْقِسْطِ۔ آدمی کو چاہئے انصاف کے ساتھ خرچ کرے۔

وَاللّٰہِ اِنَّ قِبْلَتَہٗ لَقَاسِطَۃٌ۔ قسم خدا کی اس مسجد کا قبلہ درست ہے (یعنی صحیح ہے)

قَسْطَلٌ یا قَسْطَالٌ یا قَسْطَلَانٌ یا قُسْطُوْلٌ۔ گرد اور غبار یا لڑائی میں جو غبار اٹھتا ہے۔

اُمُّ قَسْطَلٍ۔ آفت۔

قُسْطَلَانِیَّہ۔ قوسِ قزح، شفق کی سرخی اور ایک کپڑا ہے جو ایک شخص کی طرف منسوب ہے جس کا نام قسطلان تھا۔

قَسْطَلَۃ۔ ایک شہر کا نام ہے اندلس میں۔

Marfat.com

لَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْفُرْسُ غَشِيَتْهُمْ رِيْحٌ قَسْطَلَانِيَّةٌ جب (نہاوند ملک ایران میں) مسلمان اور پارسیوں کی مڈبھیڑ ہوئی (جنگ میں ایک دوسرے سے بھڑ گئے) تو ایک گرد کی آندھی نے ان کو چھپا لیا۔

قُسْطَنْطِيْنَةُ یا قُسْطَنْطِيْنِيَّةُ. ترکی کا مشہور شہر ہے باسفورس کے کنارے۔ یہ شہر منسوب ہے قسطنطین بادشاہ کی طرف جس نے اس کو ۳۳۰ء میں رومی سلطنت کا پایۂ تخت بنایا تھا۔ اور رومی زبان میں اس کو بیزنطیا کہتے ہیں۔ اب اسلامبول (استنبول) اور آستانۂ عالیہ بھی کہتے ہیں۔ اسے عثمانی ترکوں نے ۱۴۵۳ء میں فتح کیا تھا۔

فَتْحُ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ اٰيَةُ السَّاعَةِ. قسطنطنیہ کا فتح ہونا (یعنی مسلمانوں کی حکومت اس پر ہونا) قیامت کی نشانی ہے (مگر سلطان محمد فاتح نے کئی صدی کا زمانہ گزرا کہ اس کو فتح کیا اور اب تک مسلمان اس پر قابض ہیں تو حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نصاریٰ اس شہر کو دوبارہ لے لیں گے پھر امام مہدی کے ساتھ مسلمان اس کو دوبارہ فتح کریں گے۔ یہ قیامت کے قریب ہوگا اور دجال اسی وقت نکلے گا۔ جیسے دوسری روایت میں ہے کہ بڑی جنگ اور قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا خروج یہ سب سات مہینوں میں ہوں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ سات برس میں ہوں گے اور یہ زیادہ صحیح ہے)

قَسْقَسَةٌ. جلدی کرنا، برابر چلے جانا۔ ہڈی کا گوشت اس کا مغز کھا جانا، ہلانا، کتے کو قوس قوس کہہ کر ہنکانا۔

تَقَسْقُسٌ. سننا۔

قُسَاقِسٌ اور قَسْقَسٌ. شیر۔

قَسْقَاس. جلد باز راہ بتانے والا۔ سردی اور بھوک کی شدت۔ تاریک رات۔ شیر۔

قَسْقَاسَةٌ. لکڑی۔ لاٹھی۔

اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَاَخَافُ عَلَيْكِ قَسْقَاسَتَهٗ (آں حضرت صلعم نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا) ابوجہم کی لاٹھی کا مجھ کو ڈر ہے (کہیں لاٹھی سے تجھ کو نہ مارے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ اکثر سفر میں رہتا ہے چونکہ سفر میں لاٹھی مونڈھے پر رکھ لیتے ہیں۔ ایک روایت میں قَسْقَاسَةُ الْعَصَا ہے۔ یعنی اس کی لاٹھی ہلانے کا مجھ کو ڈر ہے۔ یا عصا تفسیر ہے قسقاسہ کی۔ یعنی اس کی لاٹھی کا ڈر ہے۔ اگلی صورت میں قسقاسہ بمعنی قَسْقَسَة ہوگا)۔

قَسْمٌ. بانٹنا، حصے حصے کرنا، جدا کرنا، اندازہ کرنا، سوچنا۔

قَسَامَةٌ. خوبرو ہونا۔

تَقْسِيْمٌ. بانٹنا، جدا کرنا

مُقَاسَمَةٌ. مشترک مال کو بانٹ لینا، حلف دلانا

اِقْسَامٌ. قسم کھانا۔

تَقَسُّمٌ. جدا ہو جانا، بٹ جانا۔

تَقَاسُمٌ. ایک دوسرے سے قسم کھانا۔

اِقْتِسَامٌ. اپنا اپنا حصہ لے لینا۔

اِسْتِقْسَامٌ. تقسیم چاہنا۔

قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ. میں نے نماز کو اپنے میں اور اپنے بندے میں آدھوں آدھ بانٹ لیا ہے (یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیونکہ سورۂ فاتحہ کے آدھے حصہ میں اللہ کی تعریف ہے اور آدھے میں دعا اور سوال ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ تک ثنا کا خاتمہ ہے اور اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ بندے اور خداوند کریم دونوں سے متعلق ہے۔ اس کے بعد اِهْدِنَا سے اخیر تک دعا ہے)

اَنَا قَسِيْمُ النَّارِ (حضرت علی رض نے فرمایا) میں دوزخ والوں کو جدا کرنے والا ہوں (مطلب یہ ہے کہ میرے زمانہ میں لوگوں کے دو فریق ہو گئے ہیں ایک فریق تو میرے ساتھ ہے وہ تو ہدایت پر ہے اور بہشتی ہے۔ دوسرا فریق وہ ہے جو مجھ سے لڑتا ہے میرا مقابلہ کرتا ہے وہ گمراہ ہے

Marfat.com

اور دوزخی ہے کہتے ہیں فریق مقابل سے آپ کی مراد خارجیوں کی ہے یا ان سب لوگوں کی جو آپ سے لڑے۔ کذا فی النہایہ)

اِیَّاکُمْ وَ الْقُسَامَۃَ۔ تم تقسیم کی اُجرت لینے سے بچے رہو (مراد وہ اجرت ہے جو تقسیم کرنے والا اصل مال سے بغیر رضامندی مالکین کے بطور دستور کے وضع کرلیتا ہے نہ کہ وہ اجرت جو مالکان مال اپنی خوشی سے اس کو دیں)

قِسَامَۃٌ (بکسرۂ قاف) تقسیم کرنے والے کا کام اور پیشہ۔

مَثَلُ الَّذِیْ یَاْکُلُ الْقُسَامَۃَ کَمَثَلِ جَدْیٍ بَطْنُہٗ مَمْلُوْءٌ رَضْفًا۔ اس شخص کی مثال جو تقسیم کی اُجرت کھاتا ہے اس بکری کے بچہ کی طرح ہے جس کا پیٹ گرم پتھروں سے بھرا ہو۔

اِنَّہٗ اسْتَحْلَفَ خَمْسَۃَ نَفَرٍ فِیْ قَسَامَۃٍ مَعَھُمْ رَجُلٌ مِّنْ غَیْرِھِمْ فَقَالَ رُدُّوا الْاَیْمَانَ عَلٰی اَجَالِدِھِمْ۔ انہوں نے قسامت میں پانچ آدمیوں کو قسم دلائی اتفاق سے ایک غیر شخص بھی ان میں شریک ہوگیا تھا۔ تو فرمایا انہی لوگوں کو قسم دلاؤ جن پر قسم آتی ہے (غیر لوگوں سے قسم لینا ضروری نہیں قسامت کا رواج عربوں میں جاہلیت کے زمانہ سے تھا۔ اسلام نے بھی اس کو قائم رکھا اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کی نعش کسی محلہ یا کسی جماعت میں ملی جو قتل کیا گیا ہو لیکن قاتل کا پتہ نہ ہو تو مقتول کے وارثوں کو پچاس قسمیں دلائیں گے کہ اس کے قاتل یہی لوگ ہیں اگر ان کا شمار پچاس سے کم ہو تو ایک ایک شخص سے کئی کئی بار قسمیں لے کر پچاس کا عدد پورا کرلیں گے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ ان وارثوں میں کوئی بچہ یا عورت یا دیوانہ نہ ہو پھر جب وہ قسمیں کھالیں گے تو ان کو دیت کا حق حاصل ہو جائے گا۔ بعضوں نے کہا اس محلہ یا جماعت والوں میں سے پچاس آدمی منتخب کرکے ان کو قسم دلائیں گے کہ ہم نے اس کو قتل نہیں کیا نہ ہم یہ جانتے ہیں کہ اس کا قاتل کون ہے اگر قسم کھالیں تو بری ہو جائیں گے ورنہ اُن کو دیت دینا ہوگی)۔

اَلْقَسَامَۃُ جَاھِلِیَّۃٌ۔ قسامت میں قتل کرنا یعنی قصاص لینا جاہلیت کی رسم ہے (جو سراسر حماقت ہے کیونکہ جب تک یقیناً قاتل معلوم نہ ہو کسی اور کو شبہ پر قتل کرنا سخت ظلم ہے)۔

اَلْقَسَامَۃُ تُوْجِبُ الْعَقْلَ۔ قسامت سے دیت واجب ہوتی ہے نہ کہ قصاص۔

نَحْنُ نَازِلُوْنَ بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَۃَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا ہم بنی کنانہ کے اوتار میں ٹھہریں گے (جس کو محصب کہتے ہیں) جہاں بنی ہاشم کو نکال دینے کے لئے قریش کے کافروں نے قسمیں کھائی تھیں (آنحضرتؐ کو ابو طالب سے مانگتے تھے کہ ہمارے سپرد کردو ہم ان کو قتل کریں یا قید کریں۔ ابو طالب نے نہ مانا۔ تب قریش کے تمام قبیلوں نے قسمیں کھا کر معاہدہ کیا کہ بنی ہاشم سے کوئی معاملہ نہ کریں گے نہ بیاہ شادی، آخر ابو طالب مع تمام بنی ہاشم کے مکہ سے نکل کر بنی کنانہ کے اوتار میں ٹھہرے اور ایک مدت تک سخت تکلیف اٹھائی آنحضرتؐ حج سے فارغ ہو کر اس مقام میں اُتر پڑے۔ اللہ جل جلالہٗ کا شکر کرنے کو کہ ایک دن وہ تھا جب ہم ایسے مغلوب تھے اور آج مکہ کے حاکم ہم خود ہیں)۔

دَخَلَ الْبَیْتَ فَرَاٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ بِاَیْدِیْھِمَا الْاَزْلَامُ فَقَالَ قَاتَلَھُمُ اللّٰہُ وَاللّٰہِ لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّھُمَا لَمْ یَسْتَقْسِمَا بِھَا قَطُّ آنحضرتؐ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے (اندر گئے) وہاں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی مورتیں دیکھیں۔ ان کے ہاتھوں میں فال کے پانسے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ ان مشرکوں کو غارت کرے، قسم خدا کی (یہ کمبخت) خوب جانتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے پانسوں پر فال نہیں کھولی نہ پانسے ڈال کر گوشت بانٹا۔ مشرک لوگ جب سفر میں جاتے یا شادی کرنا چاہتے یا اور کوئی

Marfat.com

بڑا کام تو ایک پانسے پر لکھتے اللہ نے مجھ کو اس کام کا حکم دیا۔ ایک پر لکھتے اللہ نے مجھ کو اس سے منع کیا۔ ایک پانسہ خالی رکھتے اب اگر فال میں حکم کا پانسہ نکلتا تو اس کام کو کرتے اگر ممانعت کا پانسہ نکلتا تو اس کام کو نہ کرتے۔ اگر خالی پانسہ نکلتا تو پھر فال کھولتے یہاں تک کہ حکم یا ممانعت کا پانسہ نکلے۔ بعضوں نے کہا مشرک لوگ قربانی کے جانور کا گوشت پانسے ڈال کر بانٹتے کسی کے حصہ میں کم آتا کسی کو زیادہ مل جاتا۔ اسلام نے اس سے منع کیا)

قَسِيمٌ وَسِيمٌ۔ خوب صورت، خوش رنگ (یہ آنحضرتؐ کی صفت ہے)۔

إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي۔ میں تو صرف بانٹنے والا ہوں، دینے والا اللہ ہے (جو مال وہ دیتا ہے میں اس کے بندوں کو تقسیم کر دیتا ہوں۔ بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو وحی اللہ تعالیٰ میری طرف بھیجتا ہے میں سب لوگوں کو برابر سنا دیتا ہوں۔ اب بعضوں کو اللہ تعالیٰ نے عمدہ سمجھ دی ہے وہ ظاہری معنی کے علاوہ اس سے بہت مسائل اور احکام مستنبط کرتے ہیں۔ بعضے صرف ظاہری مطلب پر قناعت کرتے ہیں)۔

لَا أَدَعُ فِيهَا صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهُ میں چاہتا تھا کہ کعبہ میں نہ زرد (سونے کو) چھوڑوں نہ سفید (چاندی) کو بلکہ سب مسلمانوں میں تقسیم کر دوں (یہ آں حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب مکہ فتح ہوا۔ جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا کہ جو کچھ نقد روپیہ اشرفی لوگ لا کر کعبہ پر چڑھاتے، اس کو متولی لوگ ایک صندوق میں رکھتے جاتے۔ وہ خانہ کعبہ کا خزانہ کہلاتا۔ آں حضرتؐ نے اس کو تقسیم کر دینے کا ارادہ فرمایا پھر اہل قریش کی خاطر سے اس کا بانٹنا موقوف رکھا ویسا ہی رہنے دیا۔ ابوبکر صدیقؓ نے بھی اپنی خلافت میں اس کو ویسا ہی رہنے دیا۔ حضرت عمرؓ نے اس کی تقسیم کا ارادہ کیا لیکن پھر اس خیال سے کہ آں حضرتؐ اور حضرت ابوبکرؓ نے اس کو تقسیم نہیں کیا اپنے ارادہ سے باز آ گئے۔ ہمارے زمانہ میں تو کعبہ کے خزانہ میں نقد ایک پیسہ بھی محفوظ نہیں رکھا جاتا۔ بلکہ شیبی اور خادم سب بانٹ لیتے ہیں۔ اسی لئے حاکم اسلام کو جائز ہے کہ عام ضرورتوں کے لئے جو مسلمانوں کو لاحق ہوں اس خزانہ کو صرف کرے لیکن جو زیور اور جواہر وغیرہ کعبہ پر نصب ہو وہ وقف ہے۔ اس کا لے لینا درست نہیں)

أَيْ لَهُ قَسْمُ ذٰلِكَ۔ (مال غنیمت میں سے جو پانچواں حصہ اللہ اور رسول کا قرآن میں قرار دیا گیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تقسیم آنحضرتؐ سے متعلق ہے (نہ یہ کہ وہ آپؐ کی ملک ہے)۔

فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ قَسَمَ خَيْبَرَ۔ جب حضرت عمرؓ کی خلافت ہوئی (اور یہودی خیبر سے نکالے گئے) تو حضرت عمرؓ نے خیبر کی زمین (مسلمانوں میں) تقسیم کر دی۔

إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ۔ اللہ کے بعضے بندے ایسے ہیں کہ اگر اللہ کے بھروسے پر کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم سچی کر دے۔

وَإِبْرَارُ الْقَسَمِ۔ قسم کا سچا کرنا۔

فَقَسَمَهَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا۔ آپ نے لوٹ کے مال کے اٹھارہ سو حصے کئے (ان میں سے چھ سو حصے سواروں کو دیئے جو تین سو تھے ہر ایک سوار کو دو دو حصے اور باقی بارہ سو حصے پیدلوں کو دیئے ہر ایک پیادہ کو ایک حصہ، کل تعداد لشکر کی ایک ہزار پانچ سو تھی)۔

حَلَقَ رَأْسَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَسَمَهُ۔ آنحضرتؐ نے (حج الوداع میں) اپنا سر منڈایا اور بال سب ابو طلحہ کو دیئے انہوں نے صحابہ میں تقسیم کر دیئے (تاکہ لوگ تبرک کے طور پر ان کو رکھیں)

فِي مَغْنَمِ السَّعَادَةِ قِسْمًا۔ سعادت کی لوٹ میں ایک حصہ

Marfat.com

اَلْقَسْمُ بَیْنَ النِّسَاءِ۔ اگر کسی کی کئی بیویاں ہوں تو باری باری ہر ایک کے پاس رہنا چاہیئے (اگر کسی کی باری ناغہ ہو جائے تو اس کو ادا کرے اور ایک کی باری میں دوسرے کے پاس رات کو رہنا درست نہیں نہ بغیر ان کی خواہش کے ایک ہی رات میں دونوں کو جمع کرنا۔ اب یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ آں حضرتؐ ایک ہی رات میں سب عورتوں کے پاس ہو آتے تو یہ واقعہ اس وقت کا ہوگا جب باری باری ہر ایک عورت کے پاس رہنے کا حکم نہ ہوا ہوگا یا ان کی اجازت سے آپ نے ایسا کیا ہوگا۔ اگر خاوند سفر کو جانے لگے تو قرعہ ڈالے اور جس عورت کے نام پر قرعہ نکلے اس کو ساتھ لے جائے۔ اب سفر کے دنوں کا بدلہ دوسری بیوی کو دینا لازم نہ ہوگا۔ البتہ اگر بغیر قرعہ ڈالے ایک کو ساتھ لیجائے تو اسی قدر دن دوسری بیوی کو بھی دینا لازم ہوں گے۔ اگر دو کے نام پر قرعہ نکلے تو دونوں کو ساتھ لے جائے اور سفر میں ہر ایک کے پاس باری باری رہے یہ باری رات کو رہنے کے لئے ہے مگر دن کو دوسری بیوی کے پاس جانا منع نہیں)۔ (مجمع البحار ملخصًا)

اَلْمَلَائِکَۃُ تُقَسِّمُ اَرْزَاقَ بَنِیْ اٰدَمَ مَا بَیْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلٰی طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَمَنْ نَامَ فِیْمَا بَیْنَهُمَا نَامَ عَنْ رِزْقِهٖ۔ فرشتے آدمیوں کی روزی صبح صادق کے نکلنے سے طلوع آفتاب تک تقسیم کرتے ہیں جو اس وقت سوتا رہے وہ اپنی روزی سے سو جائے گا (اس کو برکت یا کشائش رزق نہ ہوگی۔ مطلب یہ ہے کہ جو کشائش یا فراخ دستی اللہ تعالٰے نے صبح سویرے اُٹھنے پر معلق رکھی ہے وہ اس کو نصیب نہ ہوگی)۔

تَقْسِیْمُ الْاُمُوْرِ مِنَ الْاَمْطَارِ وَالْاَرْزَاقِ وَغَیْرِهَا۔ فرشتے بحکمِ الٰہی کاموں کی تقسیم کرتے ہیں جیسے بارش روزی وغیرہ۔

اِنَّهٗ قَاسَمَ رَبَّهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ حَتّٰی نَعْلًا وَّ نَعْلًا۔ جناب امام حسن علیہ السلام نے تین بار اپنے مال کو اپنے اور پروردگار کے درمیان آدھوں آدھ تقسیم کیا یہاں تک کہ جوتی کا جوڑہ بھی تقسیم کر دیا (ایک فرد اپنے لئے رکھی اور ایک فرد اللہ کی راہ میں دیدی۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے تین بار اپنا کل مال و اسباب گھر کا سامان وغیرہ اللہ کی راہ میں دیدیا۔ صرف تن کے کپڑوں سے باہر نکل کھڑے ہوئے اور فقیروں سے فرمایا سب لُوٹ لو)۔

فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ رِجْلَاكَ فَقَالَ اَقْسَمْتُ اَقْسَمْتُ اَقْسَمْتُ وَبَقِیَ شَیْءٌ وَبَقِیَ شَیْءٌ وَبَقِیَ شَیْءٌ۔ اے میں آپ کے صدقے ذرا اپنے قدم دیجئے کہ میں ان کو چوموں۔ فرمایا نہیں پاؤں نہ دونگا قسم ہے قسم ہے قسم البتہ ایک چیز باقی رہ گئی ایک رہ گئی ایک رہ گئی۔

وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تَحْبِسُ الْقِسَمَ۔ تیری پناہ ان گناہوں سے جو روزی کا حصہ روک دیتے ہیں (دوسری روایت میں ان گناہوں کا بیان ہے پروردگار کی ناشکری۔ اپنی محتاجی کا اظہار۔ عشا کی نماز پڑھے بغیر سو جانا۔ صبح کی نماز کے وقت سوتے رہنا۔ اللہ کی نعمت کو حقیر جاننا۔ پروردگار کا شکوہ کرنا)

قَسْوَرَةٌ۔ بہت ہونا، بوڑھا ہونا۔

قَسْوَرٌ یا قَسْوَرَةٌ۔ شیر یا عزیز یا آدمی رات یا رات کا ایک حصّہ یا بڑا حصہ۔ جوان زور دار بعضوں نے کہا تیر انداز شکاری۔

قَسْوٌ یا قَسْوَةٌ یا قَسَاوَةٌ یا قَسَاءَةٌ۔ سختی، سنگ دلی، بے رحمی۔

فَهُوَ كَالدِّرْهَمِ الْقَسِیِّ وَالسَّرَابِ الْخَادِعِ۔ وہ تو کھوٹے روپیہ کی طرح ہے یا سراب (ریتی چمکتی ہوئی) کی طرح جو آدمی کو فریب دیتی ہے (دور سے اس

کو پانی سمجھا ہے وہ چمکتی ریتی نکلتی ہے)۔

مَا لَیْسَ فِیْ دِیْنِ الَّذِیْ یَاْتِی الْعَرَّافَ بِدِرْهَمٍ قَسِیٍّ۔ جو شخص نجومی یا فال کھولنے والے کے پاس جاتا ہے اُس کا دین ایک کھوٹے روپے کے بدلے بھی مجھ کو پسند نہیں آتا۔

کَیْفَ یَدْرُسُ الْعِلْمُ قَالُوْا کَمَا یَخْلُقُ الثَّوْبُ اَوْ کَمَا تَقْسُو الدَّرَاهِمُ۔ علم کس طرح پرانا ہو جاتا؟ انھوں نے کہا جیسے کپڑا پرانا ہو جاتا ہے یا جیسے روپے کھوٹے ہو جاتے ہیں۔

بَاعَ نُفَایَةَ بَیْتِ الْمَالِ وَکَانَتْ زُیُوْفًا وَقِسْیَانًا بِدُوْنِ وَزْنِهَا فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِعُمَرَ فَنَهَاهُ وَاَمَرَهُ اَنْ یَرُدَّهَا۔ عبد اللہ بن مسعودؓ نے بیت المال میں جو مال نکما تھا اس کو بیچ ڈالا۔ وہ کچھ کھوٹے اور خراب روپے تھے جو وزن میں کم کھرے روپیوں کے بدلے بیچے گئے پھر انھوں نے حضرت عمرؓ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے منع کیا اور فرمایا ان کھوٹے روپیوں کو پھیر لو (بیع فسخ کر دو کیونکہ جنس کو ہم جنس کے ساتھ زیادہ اور کم بیچنا سود ہے)۔

قِسْیَانٌ جمع ہے قَسِیٌّ کی جیسے صِبْیَانٌ جمع ہے صَبِیٌّ کی۔

تَاْتِیْنَا بِهٰذِهِ الْاَحَادِیْثِ قَسِیَّةً وَتَاْخُذُهَا مِنَّا طَازَجَةً۔ (امام شعبی نے ابو الزناد سے کہا) تم ہمارے پاس کھوٹی اور خراب حدیثیں لاتے ہو اور ہم سے تازی اور کھری لے جاتے ہو (کھوٹی حدیثوں سے مراد وہ حدیثیں ہیں جن کے راوی ضعیف ہوں یا ان کی سند متصل نہ ہو یا اور کوئی عیب اُن میں ہو)۔

اَبْعَدُ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِیْ۔ اللہ سے بہت دور سب لوگوں میں وہ ہے جو سخت دل ہو (اس کو بندگانِ خدا پر رحم نہ آئے یا قرآن کی تلاوت یا نماز میں اس کا جی نہ لگے)

کَثْرَةُ الْکَلَامِ قَسْوَةٌ۔ بہت باتیں کرنے سے دل سخت ہو جاتا ہے۔

ثَلَاثٌ یُقَسِّیْنَ الْقَلْبَ وَعَدَّ مِنْهَا اِتْیَانَ بَابِ السُّلْطَانِ۔ تین باتوں سے دل سخت ہو جاتا ہے ان میں سے ایک بادشاہوں کے در پر آتے جاتے رہنا۔ (بادشاہ پر کیا منحصر ہے دنیاداروں سے صحبت رکھنا دل کو سخت کر دیتا ہے جیسے اولیاء اللہ اور فقراء سے صحبت رکھنا نرم کر دیتا ہے)۔

باب القاف مع الشین

قَشْبٌ۔ زہر دینا، ملانا، بلانا، بہتان کرنا، تعریف یا برائی کمانا، بگاڑ دینا، عیب کرنا، ملامت کرنا، صیقل کرنا۔

قَشَابَةٌ۔ پرانا ہونا یا نیا ہونا۔

تَقْشِیْبٌ۔ ملانا، تکلیف دینا، پہنچانا۔

تَقَشُّبٌ۔ زنگ آلود ہونا یا جلادار ہونا (مصفّٰی بے زنگ)۔

اِقْتِشَابٌ۔ تعریف یا برائی کمانا۔

قِشْبٌ۔ نفس اور زہر اور جس شخص میں بھلائی نہ ہو

قَشَبٌ۔ زہر، سردی سے ہونٹوں اور ہاتھوں کا سخت ہونا اور پھٹ جانا۔

قِشْبَةٌ۔ کمینہ، خسیس، بندر کا بچہ۔

قَشِیْبٌ۔ نیا یا پرانا۔

اِنَّ رَجُلًا یَمُرُّ عَلٰی جِسْرِ جَهَنَّمَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ قَشَبَنِیْ یَا قَشَّبَنِیْ رِیْحُهَا۔ ایک شخص دوزخ کے پل پر سے گزرے گا اور کہے گا پروردگار! مجھ کو اس کی بدبو نے زہر ملا کر دیا۔

قَشِیْبٌ۔ جس کو زہر دیا جائے۔

اِنَّهٗ وَجَدَ مِنْ مُعَاوِیَةَ رِیْحَ طِیْبٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ مَنْ قَشَبَنَا یَا قَشَّبَنَا۔ حضرت عمرؓ نے معاویہؓ میں سے خوشبو پائی حالانکہ وہ احرام

Marfat.com

باندھے تھے۔ تو فرمایا کس نے ہم کو تکلیف پہنچائی (حالت احرام میں خوشبو سونگھا کر) (عرب لوگ کہتے ہیں مَا أَقْشَبَ بَيْتَهُمْ ان کا گھر کیسا پلید اور تکلیف دہ ہے)

قَشْبٌ۔ کھانے میں جو زہر ملایا جائے۔

قَشَبَكَ الْمَالُ۔ (حضرت عمرؓ نے اپنے ایک بیٹے سے فرمایا) تجھ کو مال و دولت نے بگاڑ دیا (تیری عقل جاتی رہی)۔

اِغْفِرْ لِلْأَقْشَابِ۔ پروردگار اُن لوگوں کو بخش دے جن میں بھلائی نہیں ہے (یہ جمع ہے قِشْبٌ کی بکسرۂ قاف۔ عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ قِشْبٌ خِشْبٌ ایک بے فیض سوکھا لکڑی کی طرح ہے (اس سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچتا)

اِنَّهٗ مَرَّ وَعَلَيْهِ قُشْبَانِيَّتَانِ۔ آنحضرتؐ گزرے اور آپ دو پرانی باسی چادریں پہنے ہوئے تھے۔

لَا أَقُوْلُ كَمَا يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ الْأَقْشَابُ میں وہ نہیں کہتا جو یہ بے فیض لوگ کہتے ہیں۔

قَشْرٌ۔ چھیلنا، پوست نکالنا (جیسے تَقْشِيْرٌ ہے)۔

اِنْقِشَارٌ۔ چھل جانا۔

اَشْأَمُ مِنْ قَاشِرٍ: قاشر سے بھی زیادہ منحوس ہے (یہ ایک مثل ہے عرب لوگوں کی۔ کچھ اونٹنیاں ہمیشہ نر جنتی تھیں۔ انھوں نے قاشر (ایک نر اونٹ کا نام تھا) سے جفتی کرائی۔ اس امید سے کہ مادہ پیدا ہوں گی۔ تو اونٹنیاں مر گئیں اور نسل ہی جاتی رہی)

تَقَشُّرٌ۔ چھل جانا۔

قِشْرٌ۔ لباس پوست۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْقَاشِرَةَ وَالْمَقْشُوْرَةَ۔ اللہ نے لعنت کی اس عورت پر جو منہ کو چھیلتی ہے اور جو چھیلاتی ہے (گویا اوپر کی کھال اتارتی ہے رنگ صاف کرنے کو)۔

فَكُنْتُ اِذَا رَأَيْتُ رَجُلًا ذَا رُوَاءٍ وَّ ذَا قِشْرٍ۔ میں جب کسی مرد کو خوش رنگ، تر و تازہ اور لباس پہنے ہوئے دیکھتی۔

اِنَّ الْمَلَكَ يَقُوْلُ لِلصَّبِيِّ الْمَنْفُوْسِ خَرَجْتَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَيْسَ عَلَيْكَ قِشْرٌ۔ فرشتہ جس بچہ میں جان پھونکتا ہے اس سے کہتا ہے تو اب دنیا میں جاتا ہے لیکن ننگ دھڑنگ (تیرے بدن پر ایک چیتھڑا بھی نہیں ہے)۔

لَا اَرٰى عَوْرَةً وَّلَا قِشْرًا (عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں لیلۃ الجن میں میں نے جنوں کو دیکھا) مگر ان کا ستر نظر نہیں آتا تھا نہ اُن پر لباس دکھائی دیتا تھا۔

اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ بِحُلَّةٍ فَبَاعَهَا وَاشْتَرٰى بِهَا خَمْسَةَ اَرْؤُسٍ مِّنَ الرَّقِيْقِ فَاَعْتَقَهُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اٰثَرَ قِشْرَتَيْنِ يَلْبَسُهُمَا عَلٰى عِتْقِ هٰؤُلَاءِ لَغَبِيْنُ الرَّاْيِ۔ حضرت عمرؓ نے معاذ بن عفراء کے پاس کپڑوں کا ایک جوڑا بھیجا۔ انھوں نے وہ جوڑا بیچ کر پانچ غلام خریدے پھر ان کو آزاد کر دیا۔ اس کے بعد کہنے لگے جو شخص ان دو کپڑوں (یعنی چادر اور ازار کو جن کو حُلّہ جوڑا کہتے ہیں) اِن پانچ غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ پسند کرے، اس کی عقل میں فتور ہے۔ (احمق اور نادان ہے)۔

قُرْصٌ بِلَبَنٍ قِشْرِيٍّ۔ ایک روٹی اس دودھ کے ساتھ جس پر ملائی کی جھلی جم گئی ہو۔ (بعضوں نے کہا اس دودھ کے ساتھ جو اُس چارہ سے بنا ہو جس کو زور کا مینہ اُگاتا ہے)۔

اِذَا اَنَا حَرَّكْتُهٗ ثَارَ لَهٗ قُشَارٌ۔ جب میں اس کو ہلاتا تو اس کا کچرا اُڑ کر آتا۔ قُشَارٌ وہ کچرا جو چھلنے میں نکلتا ہے۔

قُشَيْرٌ۔ ایک قبیلہ کا نام ہے۔ ابو القاسم قشیری مشہور بزرگ اسی میں سے ہیں۔

قَشٌّ۔ اِدھر اُدھر سے کھانا، جمع کرنا، جلدی دودھ

Marfat.com

دوہنا، ہاتھ سے رگڑنا، کچرے کوڑے پر جو پڑا ہو اس کو کھانا، مدر کے ٹکڑے کھانا، سُوکھ جانا، جھاڑ دوینا۔

قُشُوشٌ۔ دُبلا ہونے کے بعد پھر چنگا ہونا۔

تَقْشِیْشٌ۔ اِدھر اُدھر سے کھانا، زمین کانٹوں وغیرہ سے صاف کرنا۔

اِقْتِشَاشٌ۔ تندرست ہونا۔

اِنْقِشَاشٌ۔ بھاگ جانا۔

قُشٌّ۔ جھونپڑا۔

قَشَّاشٌ۔ قُشاشی کا جمع کرنے والا۔

قُشَاشِیْ۔ پڑی ہوئی چیز۔

قِشَّةٌ۔ بندر۔ یا بندر کا بچہ یا ایک کیڑا جو گبریلے کی طرح ہوتا ہے (گبریلا وہ کیڑا جو گُوہ اٹھا کر گولیاں بنا کر لیجاتا ہے)۔

کُوْنُوْا قِشَشًا۔ (امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا) بندر ہو جاؤ (یہ جمع ہے قِشَّةٌ کی)۔

قَشْعٌ۔ جُدا کرنا، کھول دینا، دُوہنا، ہلکا ہونا، سُوکھ جانا۔

اِقْتِشَاعٌ۔ جُدا ہو جانا، کھول دینا۔

اِنْقِشَاعٌ۔ کھل جانا، ہٹ جانا۔

قِشَاعٌ۔ چھترا۔

قُشَاعَه۔ بلغم جو سینہ سے نکلے۔

قَشْعٌ۔ پُرانی پوستین، حمام کا کچرا، احمق بیوقوف۔

قَشِعٌ۔ خشک، غیر مستقل مزاج، دُبلا پتلا۔

لَا اُعْرِفَنَّ اَحَدَکُمْ یَحْمِلُ قَشْعًا مِّنْ اٰدَمٍ فَیُنَادِیْ یَا مُحَمَّدُ۔ دیکھو ایسا نہ ہو میں قیامت کے دن تم میں سے کسی کو ایک سوکھی کھال یا پُرانی مشک اٹھائے ہوئے دیکھوں وہ پکار رہا ہو "یا محمد" (مطلب یہ ہے کہ لُوٹ کے مال میں سے ایک کھال یا پُرانی مشک چُرا رکھے تو قیامت کے دن اس کو لے کر آئے گا اور مجھ سے بچانے کے لئے فریاد کریگا)۔

غَزَوْنَا مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَّلَنِیْ جَارِیَةً عَلَیْهَا قَشْعٌ لَّهَا۔ ہم نے ابوبکر صدیق رض کے ساتھ جہاد کیا آنحضرت کے زمانہ میں انھوں نے مجھ کو ایک لونڈی دی لوٹ کے مال میں سے جو ایک پُرانی کھال پہنے ہوئے تھی۔

نَفَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَارِیَةً عَلَیْهَا قَشْعٌ۔ (ابوبکر صدیق رض نے کہا) آنحضرت نے لوٹ کے مال میں سے مجھ کو ایک لونڈی دی جو ایک پُرانی کھال اوڑھے تھی۔

لَوْ حَدَّثْتُکُمْ بِکُلِّ مَا اَعْلَمُ لَرَمَیْتُمُوْنِیْ بِالْقَشْعِ۔ اگر تم سے میں وہ سب حدیثیں بیان کروں جو مجھ کو معلوم ہیں تو تم مجھ کو پُرانی مشکوں سے مارو گے یا ڈھیلے پتھروں سے یا بلغم سے (یعنی میرے اوپر تھوکو گے مجھ کو ذلیل کرنے کو جھوٹا سمجھ کر یا مجھ کو احمق بناؤ گے۔ دوسری روایت میں ابوہریرہ رض سے اس طرح بیان ہوا ہے کہ میں نے آنحضرت سے علم کے دو تھیلے حاصل کئے، ایک تھیلا تو تم میں پھیلا دیا دوسرا تھیلا اگر پھیلاؤں تو یہ نرخرہ کاٹ دیا جائے)۔

فَتَقَشَّعَ السَّحَابُ۔ ابر پھٹ گیا۔

قُشَعْرِیْرَةٌ۔ کپکپی، لرزہ جو بخار کی آمد کے وقت ہو۔

اِقْشِعْرَارٌ۔ کپکپانا، قحط ہونا۔

اِنَّ الْاَرْضَ اِذَا لَمْ یَنْزِلْ عَلَیْهَا الْمَطَرُ اِرْبَدَّتْ وَاقْشَعَرَّتْ۔ زمین پر جب بارش نہ ہو تو تیرہ ہو کر سمٹ جاتی ہے۔

قَالَتْ لَهٗ هِنْدٌ لَمَّا ضَرَبَ اَبَا سُفْیَانَ بِالدِّرَّةِ لَرُبَّ یَوْمٍ لَوْ ضَرَبْتَهٗ لَاقْشَعَرَّ بَطْنُ مَکَّةَ فَقَالَ اَجَلْ۔ حضرت عمر رض نے ابو سفیان کو کوڑے سے مارا تو اس کی بیوی ہندہ کہنے لگی کئی دن ایسے گزرے ہیں کہ اگر تم اس کو مارتے تو مکہ کے پیٹ میں لرزہ پڑ جاتا۔ حضرت عمر رض نے کہا ہاں سچ ہے (یعنی جب ابو سفیان مکہ کا حاکم اور رئیس تھا)۔

Marfat.com

قَشَفٌ یا قَشَافَةٌ۔ کمال پلید ہونا، میلا کچیلا رہنا، تنگ رہنا، دھوپ یا محتاجی سے رنگ بدل جانا۔

تَقَشُّفٌ۔ یہ قَشَفٌ کا مترادف اور ہم معنی ہے۔

مُتَقَشِّفٌ۔ زاہد خشک مزاج تنگدست (اس کی ضد مُتَنَعِّمٌ ہے)۔

رَاٰی رَجُلًا قَشِفَ الْهَيْئَةِ۔ ایک شخص کو بھٹے حال میں میلا کچیلا دیکھا۔

اَلدُّهْنُ يُسَهِّلُ مَجَارِيَ الْمَاءِ وَيُذْهِبُ الْقَشَفَ۔ تیل پانی بہنے کی جگہوں کو نرم کر دیتا ہے اور جسم کی بے رونقی کو دور کر دیتا ہے۔

قَشْقَشَةٌ۔ چیچک یا خارشت سے اچھا کرنا۔

تَقَشْقُشٌ۔ چیچک یا خارشت سے اچھا ہونا۔

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ الْمُقَشْقِشَتَانِ۔ سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص تندرست کرنے والی ہیں (شرک و نفاق سے چنگا کرنے والی ہیں)۔

تَقَشْقَشَ۔ چنگا ہو گیا۔

قَشْمٌ۔ کھانا، بہت کھا جانا، یا اچھا اچھا ہپ ہپ اور کڑوا کڑوا تھو تھو، مر جانا، گھس جانا۔ پانی کی نالی۔

فَإِذَا جَاءَ الْمُتَقَاضِيْ قَالَ لَهُ أَصَابَ الثَّمَرَ الْقُشَامُ۔ جب مانگنے والا آئے تو کہتا ہے آپ کے میوہ خراب ہو گیا ہے۔

قُشَامٌ۔ میوہ کا پکنے سے پہلے جھڑ جانا کم ہو جانا۔

قَشْوٌ۔ چھیلنا، سونتنا، مسح کرنا، کینچلی اتارنا۔

تَقْشِيَةٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں اور مراد پھیر دینا۔

إِقْشَاءٌ۔ تونگری کے بعد محتاج ہونا۔

قَشِيٌّ بمعنی قَسِيٌّ۔ کھوٹا۔

وَمَعَهُ عَسِيْبُ نَخْلَةٍ مَقْشُوٌّ۔ آپ کے ہاتھ میں کھجور کے پتے نکالی ہوئی ایک ڈالی تھی (عرب لوگ کہتے ہیں) قَشَرْتُ الْعُوْدَ۔ میں نے چھڑی کو چھیل ڈالا۔

إِنَّهُ أَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَدَّانَ لِيَاءً مُقَشًّى۔ اسید بن ابی اسیدؓ نے ودان میں آں حضرت کو چھلے ہوئے چنے بھیجے (پوست اتارے ہوئے)۔ نہایہ میں ہے کہ لیاء ایک دانہ ہے چنے کی طرح۔

كَانَ يَأْكُلُ لِيَاءً مُقَشًّى۔ معاویہؓ چھلے ہوئے چنے کھاتے تھے۔

بابُ القاف مع الصّاد

قَصْبٌ۔ کاٹنا۔

قَصَّابٌ۔ گوشت کاٹنے والا۔

قُصُوْبٌ۔ پانی نہ پینا، اپنا سر پانی سے اٹھا لینا عیب کرنا، گالی دینا۔

تَقْصِيْبٌ۔ گالی دینا، بال گھونگھر کرنا، ہاتھوں کو گردن سے باندھ دینا۔

إِقْصَابٌ۔ مکان میں قصب ہو جانا۔

قَصَبٌ۔ بانس اور نرکل اور وہ نبات جس میں جوف اور گرہیں ہوں۔

قَصَبُ السُّكَّرِ۔ گنا نیشکر۔

سَبْطُ الْقَصَبِ۔ آں حضرت کی ہڈیاں صاف اور برابر تھیں۔

قَصَبٌ۔ وہ ہڈی جس میں جوف اور مغز ہو یا چوڑی صاف ہموار ہڈی۔

بَشِّرْ خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ فِي الْجَنَّةِ۔ حضرت خدیجہؓ کو بہشت میں ایک گھر کی خوشخبری سنا جو خولدار موتی کا ہو گا۔ (محیط میں ہے کہ قصب لمبا جواہر اور باریک ملائم کپڑے کتان کے اور تازہ شاداب موتی اور زمرد تازہ مرصع بہ یاقوت)

سَبَكْتُ شَانًا مِنْ قَصَبٍ۔ میں جواہر کے ایک

Marfat.com

شان پر سوار ہوا۔
اِنَّہٗ سَبَّقَ بَیْنَ الْخَیْلِ فَجَعَلَھَا مِأَۃَ قَصَبَۃٍ۔
انھوں نے گھوڑ دوڑ کرائی تو سو قصب (بانس) کا دائرہ رکھا۔
(بعضوں نے کہا یہ بانس دوڑ کے آخری مقام پر گاڑا جاتا ہے جو گھوڑا پہلے اس کے پاس پہنچ جائے وہ جیت گیا۔ عرب لوگ کہتے ہیں: حَازَ قَصَبَ السَّبَقِ وَ اسْتَوْلیٰ عَلَی الْاَمَدِ سبقت کے بانس پر پہنچ گیا اور انتہائی مقام پر قابض ہو گیا)
رَاَیْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَیٍّ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ۔ میں نے عمرو بن لحی کو دیکھا (جس نے عرب میں بت پرستی کی بنا قائم کی) وہ اپنی آنت دوزخ میں کھینچ رہا تھا۔
قُصْبٌ۔ آنت یا نیچے کی بڑی آنت جس کو معاء مستقیم کہتے ہیں (اس کی جمع اَقْصَابٌ ہے)۔
مَنْ یَّتَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَالْجَارِّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ۔ جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھاندے اس کی وہ حالت ہوگی جو دوزخ میں اپنی آنت کھینچنے والے کی۔
قَالَ لِعُرْوَۃَ ھَلْ سَمِعْتَ اَخَاکَ یَقْصِبُ نِسَاءَنَا قَالَ لَا۔ عبدالملک بن مروان نے عروہ بن زبیر سے پوچھا کیا تم نے اپنے بھائی (عبداللہ بن زبیر) کو ہماری عورتوں پر عیب لگاتے سنا ہے؟ انھوں نے کہا نہیں (قَصَّابٌ قَصَّابَۃٌ اس کو بھی کہتے ہیں جو لوگوں پر عیب لگائے ان کی برائی کرے)۔
مَنْ صَلّٰی مِنَ اللَّیْلِ عَشَرَۃً کُتِبَ لَہٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ کُلِّ قَصَبَۃٍ۔ جو شخص رات کو دس رکعتیں (تہجد کی) پڑھے اس کے لئے اتنی نیکیاں لکھی جائیں گی جتنی دنیا میں نلوا بانس یا چھڑیاں ہیں۔
لَا تُسَلِّمْ اِبْنَکَ قَصَّابًا فَاِنَّہٗ یَذْبَحُ حَتّٰی تَذْھَبَ الرَّحْمَۃُ مِنْ قَلْبِہٖ۔ اپنے بچہ کو قصاب کے سپرد مت کر۔ (اس کو قصائی کا پیشہ مت سکھا) کیونکہ قصاب کے دل میں جانور کاٹتے کاٹتے رحم نہیں رہتا۔
قُصَبَانِیٌّ۔ حدیث کا ایک راوی ہے۔
قَصْدٌ۔ ارادہ کرنا، طلب کرنا متوجہ ہونا، اعتماد کرنا، اعتدال (میانہ روی) کرنا، عدل کرنا، توڑنا، مجبور کرنا۔
قَصَادَۃٌ۔ موٹا ہونا۔
تَقْصِیْدٌ۔ توڑنا۔
اِقْصَادٌ۔ تیر نشان پر پڑنا، ڈنک لگا کر مار ڈالنا۔
تَقَصُّدٌ۔ ٹوٹ جانا، مر جانا۔
اِقْتِصَادٌ۔ قصیدہ بنانا، اعتدال کرنا۔
اِنْقِصَادٌ۔ ٹوٹ جانا۔
قَصْدُ السَّبِیْلِ۔ سیدھی مستقیم راہ جو حق کی طرف پہنچا دے۔
کَانَ اَبْیَضَ مُقَصَّدًا۔ آں حضرتؐ سفید رنگ میانہ قامت تھے (نہ لمبے نہ ٹھنگنے نہ بہت موٹے نہ دُبلے)۔
اَلْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا۔ میانہ روی (اعتدال) اختیار کرو، تم اپنی مراد کو پہنچو گے (یہ حدیث تمام علم اخلاق کو جامع ہے بڑی بڑی پوٹ کتابوں کا خلاصہ ہے۔ ہر ایک امر میں اعتدال یعنی توسط کی راہ چلنا نہ افراط کرنا نہ تفریط کرنا یہی کمال ہے جو انسان کو اپنے مقاصد تک پہنچا دیتا ہے۔ بہت دوڑ کر چلنے والا تھک کر گر پڑتا ہے۔ کھانا پینا حرکت سکون، سونا جاگنا، کلام خاموشی، محنت ریاضت کرنا سب میں اعتدال کی ضرورت ہے اور افراط اور تفریط دونوں مُضر ہیں)۔
کَانَتْ صَلٰوتُہٗ قَصْدًا وَّخُطْبَتُہٗ قَصْدًا۔ آں حضرتؐ کی نماز متوسط ہوتی اور خطبہ بھی متوسط ہوتا (نہ بہت لمبا نہ بہت مختصر اور نماز خطبہ سے زیادہ لمبی ہوتی)
عَلَیْکُمْ ھَدْیًا قَاصِدًا۔ تم اپنے اوپر اعتدال کا راستہ لازم کر لو۔
مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ وَلَا یَعِیْلُ۔ جو شخص خرچ

Marfat.com

کرنے میں میانہ روی کرے گا (یعنی جادر ہے اُتنے ہی پاؤں پھیلائے گا) وہ کبھی محتاج نہ ہوگا (اس کو دوسروں سے مانگنے کی اُن کے سامنے ہاتھ پھیلانے اور گڑگڑانے کی ضرورت نہ ہوگی)۔

لَوْ قَصَدَ فِیْ قَوْلِہٖ لَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ۔ اگر وہ اپنے کلام میں میانہ روی کرتا تو اس کے لئے اچھا ہوتا۔

اَلْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ۔ میانہ روی (بیچ کی چال چلنا) نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے (مجمع البحار میں ہے کہ میانہ روی دو قسم کی ہے۔ ایک تو وہ جو اچھے اور بُرے کام کے درمیان ہے جیسے ظلم اور عدل، اور بخل اور سخاوت کے درمیان، اللہ تعالے نے جو فرمایا: فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ، (میں) اِس اقتصاد سے یہی مُراد ہے یعنی جس کے کچھ کام اچھے ہوں کچھ بُرے، دوسرے وہ جو دو بُرے کاموں کے درمیان ہو، جیسے اسراف اور بخل یا تہوّر اور جُبن کے درمیان یہ سراسر اچھا ہے اور ہر طرح محمود ہے)

وَاَقْصَدَتْ بِاَسْهُمِهَا۔ اس نے اپنے تیر نشانے پر لگائے (شاعر کہتا ہے ؎

اَصْبَحَ قَلْبِیْ مِنْ سُلَیْمٰی مُقْصَدًا
اِنْ خَطَأً مِّنْهَا وَاِنْ تَعَمُّدًا

یعنی سلیمٰی کی طرف سے میرا دل نشانہ ہوگیا ہے، اس کا ہر ایک تیر نظر میرے دل پر پڑتا ہے پار ہو جاتا ہے، میرا قاتل ہے خواہ وہ جان بوجھ کر لگائے یا بھول چوک سے

کَانَتِ الْمُدَاعَسَةُ بِالرِّمَاحِ حَتّٰی تَقَصَّدَتْ نیزہ بازی یہاں تک ہوئی کہ نیزے ٹوٹ گئے (ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے)۔

اِقْتَصِدْ فِیْ عِبَادَتِكَ۔ عبادت میں میانہ روی کر (تاکہ ہمیشہ کے لئے نبھ جائے، مبالغہ کرے گا تو چند روز میں چھوٹ جائے گی)۔

اَلْقَصْدُ مِنَ الْکَافُوْرِ اَرْبَعَةُ مَثَاقِیْلَ۔ کافور کی اعتدالی مقدار چار مثقال ہے۔

اَسْئَلُكَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنَاءِ۔ یا اللہ میں تجھ سے محتاجی اور تونگری کے بیچ بیچ کا حصہ مانگتا ہوں (نہ اتنا مالدار کر کہ تجھ سے غافل ہو جاؤں، عیش و عشرت میں پڑ جاؤں، نہ اتنا محتاج کر کہ ضروری حاجتیں پوری نہ کرسکوں۔ لوگوں کے سامنے دستِ سوال پھیلاؤں)

مَا عَالَ امْرَءٌ فِی اقْتِصَادٍ۔ کوئی آدمی میانہ روی کرنے والا محتاج نہیں ہوا۔

قَصِیْدَةٌ۔ وہ نظم جس میں سات شعروں سے زیادہ ہوں یا دس شعروں سے۔ اور وہ عورت جس کے پاس لوگ بدکاری کے لئے جائیں۔ اور موٹی اونٹنی۔

رُمْحٌ اَقْصَادٌ۔ ٹوٹے نیزے۔

قَصْرٌ یا قُصُوْرٌ۔ باز رہنا، عاجز ہونا، تیر نشانہ پر نہ لگنا، غصہ تھم جانا، مہنگا ہونا، پست قد ہونا، گھٹ جانا، تنگ کرنا، چھوٹا کرنا، نماز کی صرف دو رکعتیں پڑھنا، کپڑا کوٹ کر دھو کر سفید کرنا، قید کرنا۔

قَصَّارٌ۔ دھوبی۔

قِصَارَةٌ۔ دھوبی کا پیشہ۔

قَصَرٌ۔ گردن سوکھ جانا۔

تَقْصِیْرٌ۔ چھوٹا کرنا، کوٹ کر سفید کرنا، باز رہنا (قدرت کے ساتھ) ٹھٹگنا بچہ جننا۔

تَقَصُّرٌ۔ قاصر رہنا۔

تَقَاصُرٌ۔ باز رہنا، قصور ظاہر کرنا۔

اِقْتِصَارٌ۔ بس کرنا، قناعت کرنا، اکتفا کرنا۔

اِسْتِقْصَارٌ۔ قاصر یا مقصر سمجھنا۔

مَقْصُوْرَةٌ۔ محل یا محل کے اندر جو حجرہ ہو۔

قَیْصَرٌ۔ بادشاہ روم کا لقب ہے۔

قَصْرٌ۔ محل۔

Marfat.com

فَاِذَا هُمْ رَكْبٌ قَدْ قَصَرَ بِهِمُ اللَّيْلُ۔ دیکھا تو وہ چند سوار لوگ ہیں جن کو رات نے روک رکھا ہے (رات ہو جانے کی وجہ سے اتر پڑے ہیں آگے نہیں جا سکتے)۔

قُصِرَ الرِّجَالُ عَلٰى اَرْبَعٍ مِّنْ اَجْلِ اَمْوَالِ الْيَتَامٰى مردوں کو یتیموں کا مال محفوظ رکھنے کے لئے چار عورتوں پر روک دیا گیا (چار بیویوں سے زیادہ نکاح نہیں کر سکتے۔ اگر چار کی قید نہ ہوتی تو ہر ایک یتیم لڑکی کو نکاح میں لا کر اس کا مال دبا لیتے)۔

اِنَّهٗ مَرَّ بِرَجُلٍ قَدْ قَصَّ الشَّعْرَ فِي السُّوْقِ فَعَاقَبَهٗ۔ حضرت عمرؓ ایک شخص پر سے گزرے جس نے عین بازار میں بال کترائے تھے۔ آپ نے اس کو سزا دی (کیونکہ بازار یا مجمع میں بال کترانے سے بال اڑ کر ہوا میں جائیں گے اور لوگوں پر گریں گے، کھانے کی چیزوں میں پڑیں گے)

نَزَلَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى بَعْدَ الطُّوْلٰى چھوٹی سورۂ نساء (یعنی سورۂ طلاق) بڑی سورۂ نساء (یعنی سورۂ بقرہ) کے بعد اتری ہے (تو سورۂ طلاق کی آیت وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔ مخصص اور ناسخ ہے سورۂ بقرہ کی اس آیت کی وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا)۔

اِنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ عَمَلًا يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَةَ۔ آں حضرتؐ کے پاس ایک گنوار آیا کہنے لگا مجھ کو کوئی ایسا کام بتلائیے جو بہشت میں لے جائے۔ آپ نے فرمایا تو نے بات تو مختصر کہی لیکن سوال بہت بڑا ہے (کیونکہ بہشت میں جانے کے لئے بہت سے عقائد اور اعمال کی ضرورت ہے جن کی تفصیل بہت طویل ہے)۔

اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ يَا اَقَصَرْتَ الصَّلٰوةَ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ (ذوالیدین نے عرض کیا) یا رسول اللہ صلعم کیا نماز گھٹا دی گئی یا گھٹ گئی یا آپ بھول گئے (یہ اس وقت کا ذکر ہے جب آپ نے بھولے سے دو ہی رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا تھا اور وہ نماز چار رکعتی تھی۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ بھول کر بات کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی کیونکہ آں حضرتؐ اور ذوالیدین دونوں نے باتیں کیں اور باوجود اس کے آں حضرتؐ نے صرف دو ہی رکعتیں پڑھ کر نماز کو پورا کر دیا اور اگلی دو رکعتیں قائم رکھیں ان کا اعادہ نہیں کیا بعضوں نے کہا یہ اس وقت کا ذکر ہے جب نماز میں بات کرنا منع نہیں ہوا تھا۔ مگر اس پر کوئی دلیل نہیں ہے)۔

قُلْتُ لِعُمَرَ اِقْصَارُ الصَّلٰوةِ الْيَوْمَ۔ میں نے حضرت عمرؓ سے کہا۔ آج کل سفر میں نماز کا قصر کرنا کیسا ہے (حالانکہ قرآن میں نماز کا قصر اس وقت بتلایا گیا ہے جب کافروں کی ایذا رسانی کا ڈر ہو)۔

كَانَ اِذَا خَطَبَ فِيْ نِكَاحٍ قَصَّرَ دُوْنَ اَهْلِهٖ جب وہ نکاح کا پیغام کہیں بھیجتے تو اپنے سے کم درجہ والوں کے پاس (اور جو اپنے سے بڑھ کر ہوتے ان سے نکاح کا پیغام نہیں کرتے)۔

اِنَّ اَحَدَهُمْ كَانَ يَشْتَرِطُ ثَلٰثَةَ جَدَاوِلَ وَالْقُصَارَةَ۔ بٹائی میں کوئی یہ شرط کرتا کہ تین نالیوں کا غلہ ہم لیں گے۔ اسی طرح روندنے کے بعد جو غلہ بالیوں میں رہ جائے گا (جس کو شام کے لوگ قِصْرِی کہتے ہیں)۔

نُصِيْبُ مِنَ الْقِصْرِيِّ۔ ہم قصری غلہ لیا کرتے۔

كُنَّا نُخَابِرُ مِنَ الْقِصْرِيِّ۔ ہم قصری غلہ لینے پر بٹائی کرتے۔

اَسْئَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَّمِيْنِ الْجَنَّةِ۔ میں بہشت کے داہنے جانب سفید محل (موتی محل) تجھ سے مانگتا ہوں۔

اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ يَا يُقَصِّرُ۔ آں حضرتؐ انیس دن تک ٹھہرے

Marfat.com

رہے اور نماز کا قصر کرتے رہے۔

إِنَّ قَوْمَكِ قَصُرَتْ یا قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ۔ (آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ رضؓ سے فرمایا۔ تمہاری قوم (قریش والوں) کے پاس خرچ کی کمی پڑ گئی (تو انہوں نے حطیم کو خانۂ کعبہ کے باہر چھوڑ دیا۔ کمی پڑنے کی وجہ یہ ہوئی کہ کعبہ کی تعمیر میں حلال مال لگانا ٹھہرا تھا جو زنا کی خرچی یا سُود یا ظلم کا روپیہ نہ ہوا)۔

إِسْتَقْصَرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ۔ (وہی معنی ہیں)۔

يَقْصُرُ بِهَا الْخُطَا۔ چھوٹے چھوٹے قدم وہاں رکھتے۔

فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ۔ خطبہ کو چھوٹا اور مختصر کر۔

فَأَطِيلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ۔ نماز کو لمبا کرو (یعنی جمعہ کی نماز کو، اس میں لمبی لمبی سورتیں پڑھو) اور خطبہ مختصر کرو)۔

لَا يُقْصِرُ وَلَا يَبْطِشُ۔ نہ تو آپ ہاتھ میں بالوں کو لے کر ان کو نچوڑتے تھے نہ ہاتھ سے تھامتے تھے (بلکہ صرف انگلیاں ان پر رکھ کر پانی نکال رہے تھے۔ ایک روایت میں لَا يَعْصِرُ ہے یعنی نچوڑتے نہ تھے)۔

وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ۔ عمرے کا احرام کھول کر بال کترا ڈالے (اگرچہ سر منڈانا افضل ہے مگر چونکہ ابھی حج کرنا ہے لہذا حج کے بعد سر منڈانا بہتر ہے)

يُقَصِّرُ عَلَى الْمَرْوَةِ بِالْمِشْقَصِ۔ مروہ پہاڑ پر تیر کی نوک سے بال کترا رہے تھے (بعضوں نے کہا قصر سے یہاں مُونڈنا مُراد ہے)۔

وَالْمُقَصِّرِينَ۔ (آں حضرتؐ نے تین بار یوں فرمایا، یا اللہ سر مُنڈانے والوں کو بخش دے۔ جن کو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالنے کا حکم دیا تھا۔ اور تیسری بار میں یوں فرمایا اور بال کتروانے والوں کو (آپؐ نے حجۃ الوداع میں یا حدیبیہ میں صحابہ کو یہ حکم دیا تھا کہ احرام کھول ڈالو بعضوں نے اس میں تامل کیا۔ آخر کھول ڈالا۔ لیکن چونکہ بالوں کا کترانا مُنڈانے سے کم درجہ ہے اس لئے بعضوں نے بال کترانے پر اکتفا کی اور بعضوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو مقدم سمجھ کر سر منڈوا ڈالا۔ آپ نے ان کے لئے تین بار دُعا کی اور کترانے والوں کے لئے ایک بار)

ثُمَّ أَقْصِرُ عَنِ الصَّلٰوةِ۔ پھر نماز پڑھنے سے باز رہ (مجمع البحار میں ہے کہ "اِقْصَار" قدرت کے ساتھ باز رہنا اور قَصْر عاجزی کے ساتھ باز رہنا۔

قَالَ لِصَاحِبِ الْجُشَاءِ أَقْصِرْ۔ آپ نے اس شخص سے فرمایا جو زور زور سے ڈکاریں لے رہا تھا۔ ارے ڈکار لینا چھوڑ (یعنی کم کھا۔ اتنا کھانا کیا ضرور کہ زور زور سے ڈکاریں آئیں)۔

يَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ۔ ارے گناہ کا قصد کرنے والے گناہ کرنا چھوڑ (توبہ کر)

هٰذِهِ الْمَقَاصِيرُ إِنَّمَا أَحْدَثَهَا الْجَبَّارُونَ ان حجروں یا محلوں کو تو ظالم بادشاہوں نے نکالا ہے (جو کوئی ان کے باہر رہ کر اس شخص کی اقتدا کرے جو ان کے اندر ہو تو اس کی نماز درست نہ ہوگی)۔

كَانَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ عِنْدَ قَصْرِ النُّجُومِ عشاء کی نماز اس وقت پڑھتے جب تارے گھن جاتے (یعنی خوب نمایاں ہو جاتے)۔

قَوْصَرَة۔ کھجور کا تھیلہ۔

قَصٌّ یا قَصَصٌ۔ پیچھے لگنا، اطلاع دینا، اچھی طرح ٹھیک حدیث بیان کرنا، کاٹنا، کترنا، حمل ظاہر ہونا، نزدیک کرنا۔

تَقْصِيصٌ۔ گچ کرنا (جیسے تَجْصِيصٌ ہے)، کاٹنا۔

مُقَاصَّةٌ۔ مجرائی کرنا۔

إِقْصَاصٌ۔ (بمعنی قَصٌّ ہے)، دُبلا ہونا اس قدر کہ اُٹھ نہ سکے، بدلہ لینا، اپنے آپ کو قصاص کے لئے سُپرد کر دینا، نزدیک ہونا۔

تَقَصُّصٌ۔ پیچھے لگنا، یاد کرنا۔

تَقَاصٌّ۔ مجرا لینا۔

Marfat.com

اِقْتِصَاصٌ (بمعنی قَصٌّ ہے) قصاص لینا، حدیث کی ٹھیک روایت کرنا۔

اِسْتِقْصَاصٌ۔ قصاص کی درخواست کرنا۔

قَاصٌّ۔ داستان گو، حکایتیں بیان کرنے والا کہانیاں کہنے والا۔

قُصَاصُ الشَّعْرِ۔ بال اُگنے کی جگہ جہاں ختم ہوتی ہے۔

قُصَامَۃٌ کترا ہوا ناخن، بال کپڑا وغیرہ۔

لَا تَقُصَّھَا اِلَّا عَلٰی وَادٍّ۔ اپنا خواب اسی سے بیان کر جو تیرا دوست ہو (کیونکہ دشمن بُری تعبیر دیدے گا اور پھر شاید ایسا ہی ظہور ہو)۔

لَا یَقُصُّ اِلَّا اَمِیْرٌ اَوْ مَامُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ۔ اَگلے تاریخی واقعات اور فسانے وہی بیان کرتا ہے جو حاکم ہو یا حاکم کی طرف سے مقرر ہو (تاکہ لوگ ان واقعات اور حکایات سے عبرت لیں اور ان اُمور سے پرہیز کریں جن سے حکومت میں خلل آتا ہے) یا مغرور اور گھمنڈی ہو، ریاکار ہو (لوگوں میں اپنا زہد اور تقویٰ اور پرہیزگاری جتانے کو اگلے بزرگوں کی نقلیں سُنایا کرے، جیسے حافظ صاحب فرماتے ہیں ؎

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر می کنند
چوں بخلوت میروند آں کارِ دیگری کنند

بعضوں نے کہا یہاں قَصٌّ سے خطبہ سُنانا منظور ہے کیونکہ اگلے زمانے میں خود حاکم اور امیر یا ان کے قائم مقام خطبہ سنایا کرتے تھے اور لوگوں کو نصیحت کیا کرتے تھے۔ اگلے تاریخی واقعات بیان کیا کرتے تھے۔)

لَا یَسْجُدُ سُجُوْدَ الْقَاصِّ۔ قصہ خواں کی طرح سجدہ نہ کرے (کیونکہ اس کا قصد تلاوت کا نہیں ہوتا)۔

وَقَاصٌّ یَقْرَأُ۔ ایک قصہ خواں قرآن پڑھتا ہے (اور قرآن پڑھ کر ظاہر میں وعظ کا نام کرکے اِدھر اُدھر کی ڑٹلیات، حکایات وخرافات بیان کرتا ہے۔ انھوں نے یہ حال سُنکر اِنَّا لِلّٰہ کہا، کیونکہ یہ قیامت کی نشانی ہے)۔

اَلْقَاصُّ یَنْتَظِرُ الْمَقْتَ۔ قصہ خواں واعظ اللہ کے غضب کا انتظار کرتا رہے (جھوٹی نقلیں بیان کرنے پر غضب الٰہی کا منتظر رہے)۔

اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ لَمَّا قَصُّوْا ھَلَکُوْا یا لَمَّا ھَلَکُوْا قَصُّوْا۔ بنی اسرائیل کے لوگ جب قصے اور نقلیں بیان کرنے لگے (عمل کرنا چھوڑ دیا) تو تباہ ہوگئے یا جب بنی اسرائیل تباہ ہوئے تو لگے قصے بیان کرنے (بس قصوں کے بھروسے پر فرائض اور واجبات کے ادا کرنے میں سُستی شروع کی)

اَحْسَنُ اِقْتِصَاصًا۔ حدیث کو اچھی طرح بیان کرتے ہیں۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسٍ قَاصِّ عُمَرَ۔ محمد بن قیس سے جو عمر کے قصہ خواں تھے۔

فَقَالُوْا کَذَا وَکَذَا قِصَّۃً۔ انھوں نے ایسا ایسا کہا ایک قصہ بیان کیا۔

سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ فِیْ قَصَصِہٖ۔ ابوہریرہ رضہ سے ان کے قصوں میں سُنا۔

قِصَّۃُ الْمَوْجُوْمِ۔ یہ قصہ ہے کہ حضرت داؤد پیغمبر نے ایک عورت کو سنگسار کرنے کا حکم دیا جس پر چار گواہوں نے زنا کی گواہی دی تھی۔ حضرت سلیمان نے جب ان گواہوں کو جانچا تو ان کے بیان میں اختلاف پایا۔ آپ نے ان کو جھوٹا قرار دیا۔

قِصَّۃُ الصَّبِیِّ۔ یہ قصہ ہے کہ دو عورتیں ایک بچہ میں جھگڑ رہی تھیں (وہ کہتی تھی یہ میرا بچہ ہے دوسری کہتی تھی میرا ہے۔ حضرت داؤد ع نے وہ بچہ اس عورت کو دلا دیا جو عمر میں بڑی تھی۔ پھر یہ مقدمہ حضرت سلیمان ع کے سامنے پیش ہوا۔ آپ نے فرمایا: ”چھری لاؤ“ اس بچہ کے دو ٹکڑے کرکے آدھوں آدھ دونوں کو بانٹ دو۔ یہ سُنکر

Marfat.com

بڑی عمر والی عورت خاموش رہی اور چھوٹی نے کہا نہیں، آپ بچہ کو نہ کاٹیے، بڑی کو دیدیجئے۔ تب حضرت سلیمانؑ نے وہ بچہ چھوٹی کو دلادیا)۔

أَتَانِي آتٍ فَقَدَّ مِنْ قَصِّي إِلَى شِعْرَتِي۔ ایک فرشتہ آیا اُس نے اس نے سینہ سے لے کر پیڑو تک میرا پیٹ چیر ڈالا۔

كَرِهَ أَنْ تُذْبَحَ الشَّاةُ مِنْ قَصِّهَا یا مِنْ قَصَصِهَا بکری کو سینہ پر سے ذبح کرنا مکروہ رکھا۔

كَانَ يَبْكِي حَتَّى يُرَى أَنَّهُ قَدِ انْدَقَّ قَصَصُ زَوْرِهِ وہ اتنا روتے تھے (کہ لوگ سمجھتے تھے ان کے سینہ کی ہڈی پس گئی یا ٹوٹ گئی۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ عَلَىٰ قُصَاصِ الشَّعْرِ۔ آں حضرتؐ سجدہ میں پیشانی کے اُس مقام کو لگاتے، جہاں تک سر کے بال ختم ہوتے ہیں۔

وَرَأَيْتُهُ مُقَصَّصًا۔ میں نے ان کے سر پر بالوں کا چٹلہ دیکھا۔

وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَكَ قَرْنَانِ أَوْ قُصَّتَانِ تم تو اُن دنوں میں بچے تھے، تمہارے سر پر دو چوٹیاں تھیں یا دو زلفیں۔

تَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ معاویہؓ نے بالوں کا ایک گچھا لیا جو ایک چوکیدار کے ہاتھ میں تھا (اور اہل مدینہ سے کہا، تمہارے عالم لوگ کہاں گئے، جو ایسی بات یعنی دوسرے کے بال اپنے بالوں میں جوڑنے سے منع نہیں کرتے، جس سے آں حضرتؐ نے منع فرمایا ہے)

فَتَنَاوَلَ قُصَّةً۔ بالوں کا ایک گچھا لیا۔

أَمَّا حَلْقُ الْقُصَّةِ وَشَعْرِ الْقَفَا لِلْغُلَامِ فَلَا بَأْسَ بِهِمَا وَلٰكِنَّ الْقَزَعَ غَيْرُ ذٰلِكَ۔ لیکن لڑکوں کے لئے پیشانی اور گدی کے بال مونڈنا، اس میں کچھ قباحت نہیں، اور قزع (جس سے آں حضرت صلعم نے منع کیا ہے) وہ اور چیز ہے (قزع کی تفسیر اوپر گزر چکی ہے)۔

قَصَّ اللّٰهُ بِهَا خَطَايَاهُ۔ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ کم کردے گا (معاف کردے گا)۔

نَهَىٰ عَنْ تَقْصِيصِ الْقُبُوْرِ۔ قبروں پر گچی کرنے سے منع فرمایا (یعنی پختہ قبر بنانے سے)۔

قَصَّہ کہتے ہیں چونے گچی کو (جب قبروں کو گچ کرنا منع ہوا تو اُن پر عمارتیں جیسے گنبد چوکھنڈی وغیرہ بنانا کب درست ہوگا)۔

لَا تَغْتَسِلْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ حَتّٰى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ — الْبَيْضَاءَ۔ اے عورتو! تم حیض کا غسل اُس وقت تک مت کرو جب تک وہ کپڑا یا روئی کا ٹکڑا جو شرمگاہ میں رکھا جاتا ہے سفید صاف چونے کی طرح نہ دیکھ لو (اس پر خون کی زردی یا سُرخی نہ ہو۔ بعضوں نے کہا قَصَّہ سے مُراد یہاں وہ سفید سفید مادّہ ہے جو سفید دھاگے کی طرح حیض ختم ہو جانے پر عورتوں کی شرم گاہ سے نکلتا ہے۔ کرمانی نے کہا قَصَّہ وہ سفید پانی ہے جو حیض کے اختتام پر نکلتا ہے، وہ رحم کی صفائی پر دلالت کرتا ہے)

بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوْشَةِ وَالْقَصَّةِ۔ نقشی پتھر اور گچ سے یا قَصَّةً عَلَىٰ مَلْحُوْدَةٍ۔ اے گچ جو قبر میں گاڑی ہوئی پر لگا ہے (ان کے جسم کو قبر سے تشبیہ دی جو گچ کی گئی ہو اور ان کی جانوں کو مُردوں کے جسم سے جو قبر کے اندر ڈھنپے ہوتے ہیں)۔

إِنَّهُ خَرَجَ زَمَنَ الرِّدَّةِ إِلَىٰ ذِي الْقَصَّةِ حضرت ابوبکرؓ جب عرب کے بعض لوگ اسلام سے پھر گئے ذوالقصہ کی طرف گئے (ذوالقصہ ایک موضع کا نام ہے مدینہ کے قریب وہاں جوار رہتا تھا۔ ایک نسخہ میں كَانَ بِهٖ حَصًى ہے یعنی وہاں کنکریاں تھیں)۔

فَتَقَصَّصَهُ بِرِيْقِهَا۔ پھر اپنے تھوک سے (یعنی مُنہ لگا کر دانتوں سے) اس کو کاٹے (عرب لوگ کہتے ہیں: قَصَّ الْأَثَرَ یا اقْتَصَّهٗ نشان پر لگا نشان پر چلتا رہا)

Marfat.com

فَجَاءَ وَاقْتَصَّ اَثَرَ الدَّمِ۔ پھر وہ آیا اور خون کے نشانوں پر چلا۔

فَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ۔ حضرت موسیٰ ؑ کی والدہ نے اُن کی بہن سے کہا تو اس کے پیچھے پیچھے جا (دیکھ یہ صندوق کہاں جاتا ہے، کون اُس کو لیتا ہے)۔

رَاَيْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِصُّ مِنْ نَّفْسِهٖ میں نے آں حضرت ؐ کو دیکھا، آپؐ لوگوں کو اپنے سے بدلہ لینے دیتے (اگر کسی کو کوئی صدمہ پہنچاتے تو فرماتے تو بھی مجھ کو اُتنا ہی صدمہ پہنچا، بدلہ لے لے۔ ایک بار ایسا ہوا کہ لڑائی کی صف آپ سیدھی کر رہے تھے، ایک شخص اپنا سینہ باہر نکالے ہوئے تھا آپ نے اس کو کونچا دیا کہ صف کے برابر ہو جا۔ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے مجھ کو صدمہ پہنچایا، مجھے بدلہ دلایئے۔ آپ نے فرمایا اچھا بدلہ لے لے اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ ؐ آپ قمیص پہنے ہیں میں ننگا تھا۔ آپ نے یہ سُنکر قمیص اوپر اٹھا لیا پیٹ کھول دیا تب اُس شخص نے آپ کے پیٹ کا بوسہ لیا۔ آں حضرت ؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ ؐ یہ میدانِ جنگ ہے معلوم نہیں میں مارا جاتا ہوں یا زندہ رہتا ہوں۔ تو میں نے چاہا کہ آخری وقت میں آپ کے جسم مبارک کو چھو لوں)۔

اُتِيَ بِشَارِبٍ فَقَالَ لِمُطِيْعِ بْنِ الْاَسْوَدِ اِضْرِبْهُ الْحَدَّ فَرَاٰهُ عُمَرُ وَهُوَ يَضْرِبُهٗ ضَرْبًا شَدِيْدًا فَقَالَ قَتَلْتَ الرَّجُلَ كَمْ ضَرَبْتَهٗ قَالَ سِتِّيْنَ فَقَالَ عُمَرُ اَقِصَّ مِنْهُ بِعِشْرِيْنَ۔ ایک شخص نے شراب پی تھی۔ وہ حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے مطیع بن اسود سے کہا، اِس کو حد لگا (اسّی کوڑے) مطیع نے مارنا شروع کیا۔ حضرت عمرؓ نے جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ بہت زور زور سے مار رہا ہے۔ فرمایا تو نے اس کو مار ڈالا، اچھا کتنے کوڑے مارے؟ مطیع نے کہا ساٹھ کوڑے۔ حضرت عمرؓ نے کہا بس کر، اب بیس کوڑے جو باقی ہیں وہ زور زور سے مارنے کا بدل ہو گئے (معلوم ہوا کہ شرابی کو ہلکے ہلکے مارنا چاہئے بعضوں نے تو جوتے یا کپڑے سے بھی مارنا کافی رکھا ہے اور آں حضرت ؐ نے شراب خواری کی کوئی حد مقرر نہیں کی۔ لیکن حضرت عمرؓ نے بہ مشورۂ صحابہ حدِ قذف کی طرح اس میں اسّی کوڑے مقرر کئے)۔

فَيَتَقَاصُّوْنَ۔ پھر دوزخ سے نکلنے کے بعد ان لوگوں کا انصاف ہو گا (مظلوم کو ظالم سے بدلہ دلایا جائے گا۔ مہلب نے کہا یہ بدلہ خفیف مظالم میں ہو گا جیسے طمانچہ مارنے یا گالی دینے میں۔ بعضوں نے کہا مالی مظالم میں اس طرح بدلہ لیا جائے گا کہ ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دلائی جائیں گی تو مظلوم کی نیکیاں زیادہ ہو کر اس کو بہشت میں بلند درجہ ملے گا اور ظالم کی نیکیاں کم ہو کر اس کو کم درجہ ملے گا)۔

اَلْقِصَاصَ اَلْقِصَاصَ۔ قصاص لیا جائے گا قصاص لیا جائے گا۔

وَاللّٰهِ لَا تُقْتَصَّ۔ اللہ کی قسم کبھی اس سے قصاص نہ لیا جائے گا (اس سے یہ مطلب نہیں کہ اللہ کے حکم کو میں نہیں مانتے کا، کیونکہ یہ تو کفر ہے اور صحابہؓ سے اس کا صادر ہونا بعید ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور میری خواہش پوری کرے گا اور قصاص نہ ہو گا۔ ایسا ہی ہوا کہ مستغیثہ عورت کے وارث دیت پر راضی ہو گئے۔ اور آں حضرت ؐ نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں اگر اس کے بھروسہ پر قسم کھا بیٹھیں تو وہ ان کی قسم سچی کر دے گا)

فَلْيَرْفَعْهُ اِلٰى اَقَصِّهٖ مِنْهُ۔ تو اُس شخص کے پاس لے جائے جو اس سے بدلہ لے سکتا ہو۔

وَلَكَ قَرْنَانِ اَوْ قُصَّتَانِ۔ تیری دو زلفیں یا پیشانی پر دو چوٹیاں تھیں۔

قَصُّ الشَّارِبِ۔ ان دس سُنّتوں میں ایک مونچھ کترنا ہے (اتنی کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جائے لیکن مونچھ بالکل مونڈ ڈالنا یہ خوب نہیں ہے اور اَحْفُوا الشَّوَارِبَ

Marfat.com

کے معنی یہ ہیں کہ ہونٹ سے جو بال بڑھ گئے ہوں اُن کو دُور کر ڈالو۔ لیکن بعض اہلِ کوفہ اور اہلِ ظاہر نے یہ کہا ہے کہ: مُونچھوں کو جڑ سے کتر ڈالنا بہتر ہے اور دوسرے علماء نے اِس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مُثلہ ہے اور انسانی صورت بگاڑنا ہے۔ اور بعضے حنفیوں نے مجاہدین اور غازیوں کے لئے مونچھوں کا بڑھانا جائز رکھا ہے تاکہ دشمن پر رُعب پڑے)۔

مَا بَیْنَ قُصَاصِ الشَّعْرِ اِلٰی طَرَفِ الْاَنْفِ مَسْجِدٌ پیشانی پر جہاں بال اُگتے ہیں وہاں سے ناک کے کونے تک سجدے میں زمین پر لگانا چاہئے۔

نَھٰی عَنِ الْقَنَازِعِ وَالْقُصَصِ۔ پٹے اور چوٹیاں رکھنے سے منع فرمایا (قَنْزَعَۃٌ یہ ہے کہ سارا سر مُونڈا جائے اور تھوڑا سا حصہ یعنی چندیا پر بال چھوڑ دیئے جائیں جو ہند کے مشرکوں کا طریق ہے۔ قَنَازِع اس کی جمع ہے)

قَنْزَعٌ۔ دیوث کو بھی کہتے ہیں۔

لَا یَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ حَائِضٍ اَنْ تَتَّخِذَ قُصَّۃً وَّلَا جُمَّۃً۔ جو عورت حائضہ ہو جائے وہ پیشانی پر چوٹی یا سر پر پٹے نہ رکھے (بلکہ سارے سر پر بال رکھے)۔

قُصُّوا الْاَظْفَارَ فَاِنَّھَا مَقِیْلُ الشَّیْطَانِ ناخن کتراتے رہو کیونکہ شیطان وہاں ہوتا ہے (یعنی گندگی وہاں جمع رہتی ہے)۔

وَمِنْہُ یَکُوْنُ النِّسْیَانُ۔ ناخن بڑھانے سے نسیان پیدا ہوتا ہے (حافظہ کم ہوجاتا ہے)۔

اِنَّہٗ رَاٰی قَاصًّا فِی الْمَسْجِدِ فَضَرَبَہٗ۔ انہوں نے مسجد میں ایک قصے بیان کرنے والے (واعظ) کو دیکھا تو اس کو مارا (یعنی اس واعظ کو جو وعظ میں بے اصل حکایات بیان کرتا ہے)۔

قَصْعٌ۔ پانی کے گھونٹ نگلنا، جگالی کو باہر نکالنا، پیٹ کے اندر لے جانا، چبانا، لازم کر لینا، تسکین دینا، بھر جانا، مار ڈالنا، چھوٹا سمجھنا، حقیر جاننا، سر پر چپت لگانا۔

قَصْعٌ اور قَصَاعَۃٌ۔ دیر میں جوانی آنا۔

تَقْصِیْعٌ۔ لازم کر لینا، تسکین دینا، بل میں سے مٹی نکالنا، زمین سے نکلنا، نمود ہونا، لپیٹ جانا۔

تَقَصُّعٌ۔ بھر جانا۔

قَاصِعَاءُ۔ جنگلی چوہے کا وہ بل جس میں سے اندر جاتا ہے۔

خَطَبَھُمْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ وَاِنَّھَا لَتَقْصَعُ بِجِرَّتِھَا آں حضرتؐ نے لوگوں کو اپنی سانڈنی پر سوار رہ کر خطبہ سُنایا وہ اپنی جگالی چبا رہی تھی (پیٹ سے نکال کر منہ میں لاتی پھر اندر لے جاتی۔ اونٹ اطمینان کے وقت ایسا کرتا ہے اور خوف اور ڈر کی حالت میں جگالی نہیں کرتا یہ تَقْصِیْعُ الْیَرْبُوْعِ سے ماخوذ ہے۔ یعنی جنگلی چوہے کا اپنے سوراخ میں سے مٹی نکالنا)۔

مَا کَانَ لِاِحْدٰنَا اِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ تَحِیْضُ فِیْہِ فَاِذَا اَصَابَہٗ شَیْءٌ مِّنْ دَمٍ قَالَتْ بِرِیْقِھَا فَقَصَعَتْہُ (حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں) ہم میں سے کسی کے پاس ایک ہی کپڑا ہوتا، حیض کی حالت میں بھی اسی کو پہنے رہتی اگر اس میں کچھ خون لگ جاتا تو تھوک لگا کر ناخن سے اس کو رگڑ ڈالتی (ایک روایت میں مَصَعَتْہُ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

نَھٰی اَنْ تُقْصَعَ الْقَمْلَۃُ بِالنَّوَاۃِ۔ جوں کو کھجور کی گٹھلی سے دبا کر مارنے سے منع فرمایا (کیونکہ کھجور کی گٹھلی جانوروں کی خوراک ہے اور کبھی ضرورت کے وقت عرب لوگ بھی اس کو کھایا کرتے تھے۔

وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِہٖ فَاَقْصَعَتْہُ یا فَاَقْعَصَتْہُ اونٹنی پر سے گر پڑا اس نے اسی وقت اس کو مار ڈالا۔

کَانَ نَفْسُ اٰدَمَ قَدْ اٰذَی اَھْلَ السَّمَاءِ فَقَصَعَہُ اللہُ قَصْعَۃً فَاطْمَاَنَّ۔ پہلے حضرت آدمؑ کے

Marfat.com

سانس لینے سے آسمان والوں (فرشتوں) کو تکلیف ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو دبا دیا اس کا زور توڑ دیا، وہ ٹھہر گیا۔

قَصَعَ عَطَشَهٗ۔ پانی نے اس کی پیاس توڑ دی۔

اَبْغَضُ صِبْيَانِنَا اِلَيْنَا الْاُقَيْصِعُ الْكَمَرَةِ۔ سب بچوں میں وہ بچہ ہم کو ناپسند ہوتا ہے جس کے حشفہ کی کھال چھوٹی ہوتی اور اس کا بھنڈو (ذکر) کھلا رہتا (جب سپاری پر کی کھال چھوٹی ہوگی تو ذکر کا سرا کھلا رہے گا)۔

قَصْعَةٌ۔ پیالہ، کونڈا (اس کی جمع قَصَعَاتٌ اور قِصَعٌ اور قِصَاعٌ ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ قَصْعَةٌ وہ پیالہ جس سے دس آدمی سیر ہو جائیں۔ اور قُعَيْصَةٌ وہ جس سے پانچ آدمی سیر ہوں۔ بعضوں نے کہا دونوں برابر ہیں۔ کسائی نے کہا سب سے بڑا پیالہ (یعنی کٹرہ) جَفْنَہ ہے اس سے چھوٹا قصعہ جو دس آدمیوں کو کافی ہو۔ اس سے چھوٹا صَحْفَہ جو پانچ آدمیوں کو کافی ہو۔ اس سے چھوٹا مِكْيَلَہ جو دو آدمیوں کو کافی ہو، اس سے چھوٹا صُحَيْفَہ جو ایک آدمی کو کافی ہو۔)

قَصْفٌ۔ توڑ ڈالنا، سخت آواز ہونا۔

قُصُوْفٌ۔ کھیل کود کھانے پینے میں بسر کرنا۔

قَصَفٌ۔ لمبا ہو کر جھک جانا، عرض میں پھٹ جانا، آدھا ٹوٹ جانا، یا ٹوٹ جانا مگر جدا نہ ہونا۔

اِقْصَافٌ۔ پتلا ہونا۔

تَقَصُّفٌ۔ ڈٹنا، جمع ہونا، لہو و لعب کرنا، بیچ کھانا۔

تَقَاصُفٌ۔ جمع ہونا، مزاحمت کرنا۔

اِنْقِصَافٌ۔ ٹوٹ جانا، ہٹ جانا، چھوڑ کر چل دینا۔

رَعْدٌ قَاصِفٌ۔ سخت کڑک۔

رِيْحٌ قَاصِفٌ۔ سخت آندھی۔

اَقْصَفُ جس کا سامنے کا دانت آدھا ٹوٹ گیا ہو۔

اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ فُرَّاطُ الْقَاصِفِيْنَ۔ میں اور دوسرے پیغمبر بہشت میں جانے والوں کے پیش خیمہ ہوں گے جو دھکم دھکا کرتے ہوئے ایک دوسرے کو دھکیلتے ہٹاتے ہمارے پیچھے ہوں گے۔

لَمَا يُهِمُّنِيْ مِنِ انْقِصَافِهِمْ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ اَهَمُّ عِنْدِيْ مِنْ تَمَامِ شَفَاعَتِيْ۔ مجھ کو اپنی شفاعت پوری ہونے سے اس کی زیادہ فکر ہے کہ بہشت کے دروازہ پر کہیں یہ ہٹا نہ دیئے جائیں۔ میرا بڑا مقصد یہ ہے کہ کسی طرح یہ بہشت میں داخل ہو جائیں (یعنی شفاعت کا درجہ جو ایک بڑا درجہ ہے اس کے حاصل ہونے کی مجھ کو اتنی خوشی نہیں ہے جتنی خوشی اس سے ہوگی جب میری امت کے لوگ بہشت میں پہنچ جائیں۔ یہ آپ کا کمال شفقت ہے ہمارے اوپر)۔

كَانَ يُصَلِّيْ وَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَاؤُهُمْ۔ ابوبکر صدیق رض نماز پڑھتے تھے اور قرآن کی قرأت کرتے تھے (بلند آواز سے) تو مشرکوں کی عورتیں بچے ان پر ہجوم کرتے (قرآن سنتے اور تعجب کرتے)۔

تَرَكْتُ ابْنِيْ يَا اَبْنَاءَ قَيْلَةَ يَتَقَاصَفُوْنَ عَلٰى رَجُلٍ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ۔ میں نے قیلہ کے لڑکوں کو دیکھا وہ ایک شخص پر ہجوم کر رہے تھے جو اپنے آپ کو پیغمبر کہتا تھا (یہ ایک یہودی نے اس وقت کہا جب آنحضرت مدینہ میں داخل ہوئے اور وہاں کے لوگ آپ کے گرد جمع تھے)۔

شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَاَخَوَاتُهَا قَصَّفْنَ عَلَيَّ الْاُمَمَ۔ مجھ کو سورۂ ہود اور اس کے ہم مطلب سورتوں نے (جن میں اگلی امتوں کی تباہی کا ذکر ہے) بوڑھا کر دیا۔ ان سورتوں نے امتوں کے حالات کا مجھ پر ہجوم کر دیا۔

وَلَا قَصَفُوْا لَهٗ قَنَاةً۔ نہ ان کا کوئی نیزہ توڑا (یہ حضرت عائشہ رض نے اپنے والد کی صفت بیان کی یعنی ان کا انتظام برابر قائم رہا)۔

اِنَّ رِفَاقِيْ تَقَصَّفُ تَمْرًا مِنْ عَجْوَةٍ۔ میرے

Marfat.com

مجان عجوہ کھجور کے بوجھ سے ٹوٹ رہے ہیں۔

فَانْتَهَىٰ اِلَيْهِ وَلَهٗ قَصِيْفٌ مَخَافَةَ اَنْ يَّضْرِبَهٗ بِعَصَاهُ۔ حضرت موسیٰؑ (بنی اسرائیل کو لے کر) جب بحر قلزم پر پہنچے تو وہ ایک ڈراؤنی آواز کر رہا تھا اس ڈر سے کہ حضرت موسیٰؑ کہیں اس کو لکڑی سے نہ ماریں۔

رَاَيْتُ النَّاسَ مُتَقَصِّفِيْنَ۔ میں نے لوگوں کو دیکھا ایک پر ایک گر رہے تھے، دھکم دھکا۔

لَهَا قَصِيْفٌ هَائِلٌ۔ اس کی یعنی دوزخ کی ہولناک آواز ہوگی۔

يَاْتِيْهِ الْمَوْتُ فَيَقْصِفُهٗ۔ موت آکر اس کو توڑ ڈالتی ہے۔

قَصْنَاء۔ ایک جانور کا نام ہے۔

قَصْلٌ۔ کاٹنا، روندنا، مارنا۔

تَقَصُّلٌ اور اِنْقِصَالٌ اور اِقْتِصَالٌ۔ کٹ جانا۔

اُغْمِیَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ جُهَيْنَةَ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ مَا فَعَلَ الْقُصَلُ۔ جہینہ قبیلہ کا ایک شخص بیہوش ہوگیا جب ہوش آیا تو پوچھنے لگا قصل کیا ہے (قصل ایک شخص کا نام تھا)۔

قَصْمٌ۔ توڑنا، ذلیل کرنا، خوار کرنا، مرنے کے قریب کردینا۔

تَقَصُّمٌ اور اِنْقِصَامٌ۔ ٹوٹ جانا۔

لَيْسَ فِيْهَا قَصْمٌ وَّلَا فَصْمٌ۔ بہشت میں نہ کوئی چیز ٹوٹی ہوئی ہے نہ اس میں پھٹن ہے (قصم توڑ کر جدا کردینا فصم توڑنا مگر جدا نہ کرنا۔ قصم اور فصم میں بعضوں نے یہ فرق کیا ہے کہ قصم لمبے کو توڑنا اور فصم گول کو توڑنا۔ مثلاً گنے کو توڑے تو کہیں گے قصم قصب السکر اور کنڈے یا چھلے یا حلقے کو توڑے تو کہیں گے فصمہ۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا)۔

اَلْفَاجِرُ كَالْاَرْزَةِ صَمَّاءُ مُعْتَدِلَةٌ حَتّٰى يَقْصِمَهَا اللّٰهُ۔ بدکار آدمی صنوبر کے درخت کی طرح ٹھوس اور سیدھا ہوتا ہے یہاں تک کہ اللہ اس کو توڑ دے۔ (مطلب یہ ہے کہ مومن پر مختلف آفتیں آتی رہتی ہیں جن کی وجہ سے جھکتا ہے پھر سیدھا ہو جاتا ہے۔ لیکن فاسق فاجر بدکار آدمی اکثر دنیا ساز ہوتا ہے وہ ہمیشہ صدموں سے بچا رہتا ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ ایک بارگی اس کو پکڑ کر جڑ سے توڑ ڈالتا ہے ایسا کہ پھر کبھی اٹھ نہیں سکتا)۔

وَلَا قَصَمُوْا لَهٗ قَنَاةً۔ اور نہ ان کا کوئی برچھا توڑا۔

فَوَجَدْتُ انْقِصَامًا فِيْ ظَهْرِيْ۔ میں نے اپنی پیٹھ میں شکستگی پائی (ایک روایت میں فصموا اور انفصاما ہے فائے موحدہ سے اس کا ذکر پہلے گزر چکا)

اِسْتَغْنُوْا عَنِ النَّاسِ وَلَوْ عَنْ قِصْمَةِ السِّوَاكِ لوگوں سے بے پرواہ رہو (ان سے کچھ نہ مانگو) اگرچہ مسواک کا ٹوٹا ہوا ٹکڑا ہو (جو مسواک کرنے میں ٹوٹ اور پھٹ جاتا ہے۔ ایک روایت میں فصمۃ ہے فائے موحدہ سے، معنی وہی ہیں)۔

فَمَا تَرْتَفِعُ فِي السَّمَاءِ مِنْ قَصْمَةٍ اِلَّا فُتِحَ لَهَا بَابٌ مِّنَ النَّارِ۔ جتنا سورج ایک ایک درجہ آسمان میں بلند ہوتا جاتا ہے اس کے لئے آگ کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے (اسی لئے اس کی گرمی زیادہ ہوتی جاتی ہے)

فَاَعْطَانِيْهِ فَقَصِمْتُهٗ۔ آنحضرتؐ نے وہ مسواک (جو عبدالرحمن بن ابی بکرؓ لائے تھے) مجھ کو دی، میں نے اس کو توڑ کر نرم کر دیا۔ (ایک روایت میں فقضمتہ ہے ضاد معجمہ سے)۔

قَصَمَ لِحِيْنِهٖ۔ اسی وقت توڑ ڈالا۔

مَنْ تَرَكَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ۔ جو شخص غرور اور تکبر کی راہ سے قرآن کو چھوڑ دے گا (قرآن کو حقیر جان کر)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اس کی کمر توڑ دے گا (اس کو غارت کرے گا۔ اس کا غرور ناک کی راہ نکل جائے گا)۔

مِنَ الْفَوَاصِمِ الْفَوَاقِرِ الَّتِيْ تَقْصِمُ الظَّهْرَ جَارُ السُّوْءِ۔ سخت آفتوں میں سے جو پیٹھ توڑ ڈالتی ہیں برا ہمسایہ ہے (بدکار، شریر اور ظالم پڑوسی جو تکلیف پہنچتی ہے وہ نہایت سخت ہوتی ہے۔ اسی لئے آنحضرتؐ نے فرمایا اعوذ بك من جار السؤ فی دار المقامة فان جار البادية يتحول۔ یعنی سکونت کے مقام میں بُرے ہمسایہ سے خدا کی پناہ۔ جنگل کا ہمسایہ تو الگ ہو جاتا ہے وہ اگر برا بھی ہو تو چنداں ضرر نہیں ہوتا کیونکہ چند روز کا ساتھ ہے، جیسے سفر ریل کا ساتھی)۔

قَاصِمُ الْجَبَّارِيْنَ۔ ظالموں کو ہلاک کرنے والا، اُن کی کمر توڑنے والا۔

قَيْصُوْمٌ۔ ایک بھاجی ہے۔

قَصْوٌ یا قُصُوٌّ یا قَصًا یا قَصَاءً۔ دور ہونا، کان کا کنارہ کاٹ لینا۔

تَقْصِيَةٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

قَصَّى الْاَظْفَارَ۔ ناخن تراشے۔

مُقَاصَاةٌ۔ دور کرنا (جیسے اِقْصَاءٌ ہے) انتہا کو پہنچنا۔

تَقَصِّيْ اور اِسْتِقْصَاءٌ۔ انتہا کو پہنچنا۔

قَصْوَاء۔ وہ بکری یا اونٹنی جس کے کان کا کنارہ کترا گیا ہو۔

قُصْوٰی۔ پرلا پرا (جیسے دُنْيَا درلا سرا یعنی نزدیک کا)

قَصِيٌّ۔ دُور

قُصَيٌّ۔ قریش کا دادا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلۂ نسب پانچویں پشت سے اس سے ملتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا نام زید تھا۔ پھر "قصیّ" لقب پڑ گیا کیونکہ اس نے اپنی شروع جوانی کے دن گھر سے دور شام کی سرزمین میں گزارے۔ پھر مکہ آکر اس پر قابض ہوا، اپنے گرد قریش کو جمع کیا۔ کعبہ کے پاس اپنا گھر بنایا، کعبہ کو دار الندوہ کے لئے کھولا۔ یہ کعبہ کا متولی تھا۔ اس کے بعد اُس کا بیٹا عبد مناف ابو ہاشم متولی بنا۔)

اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ۔ مسلمانوں کے خون ایک دوسرے کے برابر ہیں (یعنی ہر ایک مسلمان کا قصاص دوسرے مسلمان سے لیا جائے گا یہ نہیں کہ بڑے درجہ والے کو چھوٹے درجے والے کے بدلے قتل نہ کریں) اور اُن میں کا ایک ادنیٰ شخص بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے اور جو لشکر ان کا آگے بڑھے دُور چلا جائے، وہ پچھلے لوگوں کو لوٹ کے مال میں سے حصّہ دے گا (گو وہ لُوٹ میں شریک نہ ہوں، کیونکہ میدانِ جنگ میں سب نکلے تھے اور پیچھے والے آگے والوں کے مددگار تھے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ اگر دُور والا مسلمان کسی کافر کو امان دے تو قریب کے مسلمان اس کی امان کو توڑ نہیں سکتے)۔

اِذَا رَاَيْتُهٗ تَقَصَّيْتُهَا۔ (وحشی کہتا ہے) میں جب حضرت امیر حمزہ رضؓ کو دیکھتا تو دُور بھاگ جاتا (ان کے قریب یا مقابل ہونا کیسا)۔

اِنَّهٗ خَطَبَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ۔ آں حضرتؐ نے اپنی اونٹنی پر جس کا نام قصواء تھا سوار رہ کر خطبہ دیا (اصل میں قصواء اُس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کے کان کا کنارہ کتر دیا گیا ہو۔ اس کو جدعاء بھی کہیں گے لیکن اگر چوتھائی کان کاٹ ڈالا گیا ہو تو اس کو قَصْعَۃٌ کہتے ہیں اگر اس سے بھی زیادہ کاٹیں تو عَضْبَۃٌ، اگر سب کاٹ ڈالیں تو صَلْمَۃٌ کہیں گے آنحضرتؐ کی اونٹنی کا کان کٹا ہوا تھا، قصواء صرف اس کا نام تھا بعضوں نے کہا کٹا ہوا تھا ایک روایت میں ہے کہ آں حضرتؐ کی ایک اونٹنی کا نام عضباء تھا ایک کا جدعاء ایک کا صلحاء ایک کا مخضرمہ، تو ممکن ہے کہ یہ علیحدہ علیحدہ اونٹنیاں ہوں

اور احتمال ہے کہ ایک ہی اونٹنی کو بعضے قصواء بعضے جدعاء، بعضے عضباء کہتے ہوں، چنانچہ آں حضرت ؐ نے جب حضرت علیؓ کو سورۂ براءۃ سنانے بھیجا تو ابن عباس رضؓ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضؓ قصواء پر سوار ہوئے اور جابر رضؓ کی روایت ہے کہ عضباء پر سوار ہوئے اور دوسروں کی روایت میں جدعاء مذکور ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تینوں لقب ایک ہی اونٹنی کے تھے۔ لیکن انس رضؓ کی روایت کہ آں حضرت ؐ نے جدعاء پر خطبہ دیا اور وہ عضباء نہ تھی، اس کی اسناد ضعیف ہے)۔

اِنَّ عِنْدِیْ نَاقَتَیْنِ فَاَعْلٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْدٰھُمَا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا میرے پاس دو سانڈنیاں تھیں، پھر ایک سانڈنی انھوں نے آنحضرت ؐ کو دیدی۔ (اس کا نام جدعاء تھا)۔

اِنَّ الشَّیْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ یَاْخُذُ الْقَاصِیَۃَ وَالشَّاذَّۃَ۔ شیطان انسان کا بھیڑیا ہے، جیسے بھیڑیا دور پڑی ہوئی بکری اور گلہ سے الگ بکری کو پکڑ لیتا ہے (اسی طرح شیطان اس آدمی کو گمراہ کر دیتا ہے جو مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے)

قُصْوٰھَا۔ اس کی انتہا۔

مَسْجِدُ الْاَقْصٰی۔ بیت المقدس کی مسجد (اس کو اقصٰی اس لئے کہتے ہیں کہ کعبہ سے بہت دور ہے۔ یا پلیدی اور ناپاکی سے دور ہے۔

بابُ القاف مع الضاد

قَضْأٌ۔ بگڑ جانا، بدبودار ہونا، سرخ ہونا، پرانا ہونا۔

اِقْضَاءٌ۔ کھلانا۔

تَقَضُّأٌ۔ کمینہ سمجھنا۔

قَضَاءَۃٌ اور قُضْأَۃٌ۔ عیب۔

اِنْ جَاءَتْ بِہٖ قَضِیْءَ الْعَیْنِ فَھُوَ لِھِلَالٍ۔ اگر اس کا لڑکا خراب آنکھ والا پیدا ہو (اس میں سے پانی بہہ رہا ہو یا سرخی ہو) تو وہ ہلال بن امیہ کا نطفہ ہے، (اپنے باپ پر پڑا ہے) عرب لوگ کہتے ہیں: قَضِئَ الثَّوْبُ یَقْضَاُ فَھُوَ قَضِیْءٌ۔ یعنی کپڑا خراب ہو گیا پھٹ گیا، کرنید یا ہو گیا، جھری جھری ہو گیا۔

تَقَضَّاَ الثَّوْبُ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

مَنِ اسْتُقْضِیَ تَقَضَّاَ۔ جو شخص قاضی بنایا گیا وہ خراب ہوا۔

قَضِئَ السِّقَاءُ۔ مشک خراب بدبودار ہو گئی سڑ گئی

قَضْبٌ۔ کاٹنا، چھڑی سے مارنا، جانور پر سدھانے سے پہلے سوار ہونا۔

تَقْضِیْبٌ۔ کاٹنا شاخیں کترنا، ربیع سے پہلے شعاع دور تک جانا۔

اِقْضَابٌ۔ زمین میں بہت بھاجیاں اگنا۔

تَقَضُّبٌ۔ کٹ جانا۔

اِنْقِضَابٌ۔ کٹ جانا، اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔

اِقْتِضَابٌ۔ کاٹنا، تعلیم سے پہلے جانور پر سوار ہونا، فی البدیہہ کہنا، بلا مناسبت مقصود کی طرف منتقل ہو جانا۔

رَاَتْ ثَوْبًا مُصَلَّبًا فَقَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰہُ فِیْ ثَوْبٍ قَضَبَہٗ حضرت عائشہ رضؓ نے ایک کپڑے میں صلیب (تر سول) بنی دیکھی تو کہنے لگیں، آں حضرت ؐ جب کسی کپڑے میں اس کو دیکھتے تو اس کو کتر ڈالتے (کیونکہ صلیب عیسائیوں کی نشانی ہے)۔

فَجَعَلَ ابْنُ زِیَادٍ یَقْرَعُ فَمَہٗ بِقَضِیْبٍ۔ عبید اللہ بن زیاد جناب امام حسینؓ کے مبارک منہ پر ایک باریک تلوار سے کونچیں دینے لگا یا چھڑی سے (یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب امام حسینؓ کا سر مبارک شہادت کے بعد اس کے پاس لایا گیا)۔

Marfat.com

وَاِنْ قَضِيْبٌ مِّنْ اَرَاكٍ۔ اگرچہ پیلو کی ایک ڈالی ہو (اِنْ قَضِيْبًا بھی ہو سکتا ہے تو یہ خبر ہوگی کان کی جو محذوف ہے)۔

لَيْسَ فِي الْقَضْبِ زَكٰوةٌ۔ بھاجی ترکاری میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

قُضْبَانٌ جمع ہے قَضِيْبٌ کی، بہ معنی ڈالی۔

قَضِيْبُ الْحِمَارِ۔ گدھے کا لوڑا (ذکر)۔

سَيْفٌ قَاضِبٌ۔ کاٹنے والی تلوار۔

هُوَ اَلْهَفُ مِنْ قَضِيْبٍ۔ وہ قضیب سے بھی زیادہ رنج میں ہے (یہ ایک مثل ہے اس کا قصہ یہ ہے کہ قضیب نامی ایک شخص نے کھجور کا ایک تھیلہ مول لیا جس میں روپوں کی ایک تھیلی رکھی ہوئی تھی، جس کا مالک اس کو بھول گیا تھا پھر اس کو یاد آیا تو لوٹا اور ایک چھری اپنے ساتھ لایا کہ اگر وہ تھیلی نہ ملی تو اپنے تئیں اس سے مار لوں گا آخر قضیب کو اس نے پالیا اور کھجور کا تھیلہ قضیب سے واپس لے کر اپنی تھیلی اس میں سے نکال لی قضیب یہ حال دیکھ کر بہت مغموم ہوا کہنے لگا کاش میں یہ تھیلہ واپس نہ دیتا — اور رنج میں اس چھری سے جو تھیلی کا مالک اپنے ساتھ لایا تھا اپنے تئیں مار لیا، اس روز سے یہ مثل زبان زدِ خلائق ہو گئی)۔

قَضٌّ۔ سوراخ کرنا، چھیدنا، کوٹنا، اکھیڑنا کوئی خشک چیز جیسے قند یا شکر ڈالنا، پھیلانا۔

قَضَضٌ۔ کنکر یا مٹی ہونا، دانتوں میں کنکر یا مٹی آجانا۔

اِقْضَاضٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

اِنْقِضَاضٌ۔ ٹوٹ جانا، پھٹ جانا، پھیل جانا، پرندے کا نیچے اترنا یا گر پڑنا۔

اِقْتِضَاضٌ۔ ازالہ بکارت کرنا جیسے اِفْتِضَاضٌ اور اِبْتِكَارٌ اور اِخْتِضَارٌ اور اِبْتِسَارٌ ہے بعضوں نے کہا اخیر کے تینوں الفاظ بلوغ سے پہلے ازالہ بکارت کو کہتے ہیں)۔

اِسْتِقْضَاضٌ بمعنی قَضٌّ ہے اور سخت پانا۔

قَضُّهُمْ وَقَضِيْضُهُمْ۔ سب کے سب یا بڑے اور چھوٹے سب۔

يُؤْتٰى بِالدُّنْيَا بِقَضِّهَا وَقَضِيْضِهَا۔ دنیا سب کی سب لائی جائے گی (یعنی جو کچھ اس میں ہے مال و متاع وغیرہ اس کے سب لوگ اگلے پچھلے)۔

جَاءُوْا بِقَضِّهِمْ وَقَضِيْضِهِمْ۔ وہ سب آئے بڑے اور چھوٹے سب کے سب (قَضٌّ بڑے کنکر اور قَضِيْضٌ چھوٹے)۔

دَخَلَتِ الْجَنَّةَ اُمَّةٌ بِقَضِّهَا وَقَضِيْضِهَا۔ ایک امت کے لوگ سب کے سب بڑے اور چھوٹے بہشت میں گئے۔

وَارْتَحِلِيْ بِالْقَضِّ وَالْاَوْلَادِ۔ اپنے متعلقین (نوکر چاکر، غلام، لونڈی) اور اولاد سمیت چلی جا۔

كَانَ اِذَا قَرَاَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ بَكٰى حَتّٰى يُرٰى لَقَدِ انْقَدَّ قَضِيْضُ زَوْرِهٖ۔ جب وہ یہ آیت پڑھتے "عنقریب ظالم لوگ جان لیں گے، وہ کہاں لوٹ کر جاتے ہیں، کونسی کروٹ بدلتے ہیں" تو روتے، یہاں تک کہ دیکھنے والا کہتا ان کے سینہ کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ (ایک روایت اسی طرح ہے قتیبی نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے اور صحیح قَصَصُ زَوْرِهٖ ہے جیسے پہلے گزر چکا۔ نہایہ میں ہے کہ اگر یہ روایت صحیح ہو تو قَضِيْضٌ سے چھوٹی ہڈیاں مراد ہوں گی۔ گویا ان کو چھوٹی کنکریوں سے تشبیہ دی)۔

فَاَخَذَ ابْنُ مُطِيْعٍ الْعَتَلَةَ فَعَتَلَ نَاحِيَةً مِّنَ الرُّبْضِ فَاَقَضَّهُ۔ (حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے جب کعبہ کو گرانا چاہا، اس کو آں حضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق بنانے کے لئے) تو ابن مطیع نے کُدال (گرز) لیا

Marfat.com

اور پایہ کے ایک کنارے کو ریزہ ریزہ کر دیا (گرا دیا)۔
فَاقْتَضَّ الْإِدَاوَةَ۔ چھاگل کا منہ کھولا (ایک روایت میں فَافْتَضَّ ہے فائے موحدہ سے)
حَتّٰی اقْتَضَّهَا۔ یہاں تک کہ اس کی بکارت زائل کر دی۔ (یہ قَضَّ اللُّؤْلُؤَ سے نکلا ہے۔ یعنی موتی میں سوراخ کیا اس کو چھید ڈالا)۔
اِنْقَضَّ الْجِدَارُ۔ دیوار گر پڑی یا پھٹ گئی لیکن گری نہیں (گری تو اِنْهَادَ کہیں گے)۔
قَضْعٌ۔ زبردستی کرنا مغلوب کرنا۔
تَقَضُّعٌ۔ کٹ جانا، جدا ہونا۔
اِنْقِضَاعٌ۔ کٹ جانا، دور ہو جانا۔
قُضَاعٌ۔ آنتے کا غبار۔
قُضَاعَہ۔ ایک مشہور قبیلہ ہے یمن کا حجاز کے شمال میں عراق شام اور مصر کے درمیان پھیلے ہوئے قبائل کا بطن ہے بنو کلب، ملیح، غسان، تنوخ، جرم، بلی اور جہینہ وغیرہ اسی کی شاخیں ہیں۔
قَضَفٌ یا قَضَافَةٌ یا قِضَفٌ۔ نحافت، دبلاپن۔
قَضِيفٌ۔ نحیف (جیسے ضَعِيفٌ ہے)۔
قَضَفٌ۔ ٹیلے۔
قَضَفَةٌ۔ ایک پرندہ ہے۔
اِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ لَيْسَ عَلٰى قِلَّةٍ وَّ قَضَافَةٍ اللّٰہ تعالیٰ لطیف ہے پر اس میں کمی اور نحافت نہیں ہے (جو اجسام مخلوق کا خاصہ ہے)
قَضْقَضَةٌ۔ ہڈیاں توڑنے کی آواز۔
تَقَضْقُضٌ۔ متفرق ہونا، جدا ہونا۔
قُضَاقِضٌ۔ شیر۔
اَسَدٌ قَضْقَاضٌ۔ شیر ہڈیاں چبانے والا۔
قُضْقَاضٌ۔ شیر۔
قِضْقَاضٌ۔ ہموار زمین۔

يُمَثَّلُ لَهٗ كَنْزُهٗ شُجَاعًا فَيُلْقِمُهٗ يَدَهٗ فَيُقَضْقِضُهَا اس کا خزانہ ایک اژدہے کی صورت میں بن کر آئے گا وہ (ڈر کی وجہ سے) اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دیدے گا، تب اژدہا کڑ کڑ اس کی ہڈیاں چبالے گا۔)
فَاَطَلَّ عَلَيْنَا يَهُوْدِيٌّ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَضَرَبْتُ رَاْسَهٗ بِالسَّيْفِ ثُمَّ رَمَيْتُ بِهٖ عَلَيْهِمْ فَتَقَضْقَضُوْا (حضرت صفیہؓ بنت عبد المطلب آں حضرتؐ کی پھوپی فرماتی ہیں کہ جنگِ خندق میں) ایک یہودی ہمارے مکان (قلعہ) پر چڑھ آیا (جس میں آں حضرتؐ بچوں و عورتوں کو چھوڑ گئے تھے اور حسانؓ بن ثابت کو ان کی حفاظت کے لئے مقرر فرما گئے تھے، لیکن بزدل یہودیوں نے عورتوں پر حملہ کرنا چاہا ایک یہودی مکان کی دیوار پر چڑھ آیا۔ حضرت صفیہ رضؓ نے حسان رضؓ سے کہا کہ اس یہودی کو مار دو، لیکن وہ ایک کبیر سن اور بوڑھے آدمی تھے اس وجہ سے معذرت کی۔ آخر حضرت صفیہ رضؓ تلوار لے کر خود مقابل ہوئیں، وہ حضرت حمزہ رضؓ کی بہن تھیں خاندانی شجاعت اور بہادری کہیں مٹ سکتی ہے) میں نے اس (یہودی) کے سر پر تلوار کا وار کیا اور مار کر اس کو نیچے یہودیوں میں پھینک دیا۔ تب دوسرے یہودی (ڈر کر) متفرق ہو گئے۔
قَضْمٌ۔ کھانا، چبانا، دانتوں سے توڑنا، کاٹنا، سوکھی چیز کھانا۔
قَضَمٌ۔ پھٹ جانا، کنارے سے ٹوٹ جانا، کند ہو جانا
مُقَاضَمَةٌ۔ تھوڑا تھوڑا کر کے لینا۔
اِقْضَامٌ اور اِسْتِقْضَامٌ۔ تھلا میں تھوڑا تھوڑا غلہ لانا، قضیم کھلانا۔
قَضِيمٌ۔ جانور کا دانہ، جیسے جو، چنے، جوار، مکئی، کلہتی، راگی وغیرہ۔
قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْاٰنُ فِي الْعُسُبِ وَالْقُضُمِ۔ آنحضرتؐ کی جس وقت وفات ہوئی

Marfat.com

اس وقت تک قرآن شریف کھجور کی چھالوں اور سفید کھالوں پر لکھا ہوا تھا (یعنی متفرق تھا سارا قرآن ایک صحیفہ میں جمع نہیں ہوا تھا)۔

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی عَائِشَةَ وَھِیَ تَلْعَبُ بِبِنْتٍ مُّقَضَّمَةٍ۔ آں حضرت حضرت عائشہ رض کے پاس گئے، وہ ایک گڑیا سے کھیل رہی تھیں، جو سفید چمڑے سے بنائی گئی تھی (یعنی جس وقت آں حضرت نے حضرت عائشہؓ سے صحبت کی اس وقت وہ بہت کم عمر تھیں (نو سال کی)

بِنْتُ قُضَامَةَ

اُبْنُوْا شَدِیْدًا وَاَمِّلُوْا بَعِیْدًا وَاخْضِمُوْا فَسَنَقْضِمُ (مروان بڑی بڑی عمارتیں بنا رہا تھا ابو ہریرہ کا اس طرف گزر ہوا تو کہا، خوب مضبوط عمارتیں بناؤ دور دور کی امید رکھو اور پیٹ بھر کر تروتازہ مال کھاؤ، قریب ہے کہ ہم کو سوکھی چیز دانتوں سے چبانا ہوگی۔

تَاْکُلُوْنَ خَضْمًا وَّ نَاْکُلُ قَضْمًا۔ تم تو نرم نرم تروتازہ غذا کھاتے ہو اور ہم سوکھی غذا دانتوں سے توڑ کر کھاتے ہیں۔

یُبْلَغُ الْخَضْمُ بِالْقَضْمِ۔ پیٹ جب ہی بھرتا ہے جب دانتوں سے چبانے کی محنت اٹھائیں (یعنی محنت اور مشقت کے بعد راحت حاصل ہوتی ہے)۔

هٰذِهٖ بِلَادُ مَقْضَمٍ وَلَیْسَتْ بِبِلَادِ مَخْضَمٍ یہ تو خشک اور سوکھے ملک ہیں، تروتازہ اور شاداب ملک نہیں ہیں۔

فَاَخَذْتُ السِّوَاکَ فَقَضَمْتُهٗ وَطَیَّبْتُهٗ۔ میں نے مسواک لے لی اس کو چبایا اور نرم کیا، اس کو درست اور پاکیزہ کیا۔

کَانَتْ قُرَیْشٌ اِذَا رَاَتْهُ قَالَتْ اِحْذَرُوْا الْحُطَمَ اِحْذَرُوْا الْقُضَمَ۔ قریش کے لوگ جب حضرت علی رض کو دیکھتے تو کہتے، اس ہلاک کرنے والے چبا جانے والے سے بچو (حضرت علی رض سپاہ گری اور شجاعت اور فنونِ جنگ میں بے نظیر تھے بڑے بڑے بہادروں کو آپ نے آسانی سے مار لیا کسی کو آپ کے ساتھ مقابلہ کرنے کی جرأت نہ ہوتی)۔

تَقْضِمُهَا کَمَا یَقْضِمُ الْفَحْلُ (کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں رہنے دیتا اور) تو اس کو اس طرح چباتا جیسے اونٹ چبا ڈالتا ہے (یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا۔ اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو کاٹنے والے کے دانت نکل پڑے اس نے دیت چاہی، آپ نے اس کو دیت نہیں دلائی اور یہ حدیث فرمائی، مجمع البحار میں ہے اسی طرح اگر کوئی بیگانہ مرد کسی عورت سے حرام کاری کرنا چاہے اور وہ اپنے بچاؤ کے لئے اس کو مار ڈالے، تو عورت پر کوئی الزام نہ ہوگا)۔

فَقَضِمْتُهٗ۔ میں نے اس کو چبا ڈالا۔

قَضٰی یا قَضَاءٌ یا قَضِیَّةٌ۔ حکم کرنا، فیصلہ کرنا، مضبوطی سے بنانا، اندازہ کرنا، لازم کرنا، واجب کرنا، بیان کرنا، آگاہ کرنا۔

قُضِیَ فُلَانٌ۔ وہ مر گیا۔

قَضٰی وَطَرَهٗ۔ اپنی حاجت پوری کی۔

قَضٰی دَیْنَهٗ۔ اپنا قرض ادا کیا۔

قَضَی الصَّلٰوةَ۔ نماز ادا کی۔

قَضٰی عَهْدًا۔ وصیت کی یا نافذ کیا۔

قَضٰی اِلَیْهِ۔ اس کو پہنچا دیا۔

قَضٰی مِنْهُ الْعَجَبَ۔ اس سے بے انتہا تعجب ہوا۔

تَقْضِیَةٌ اور قِضَاءٌ۔ جاری کرنا، قاضی بنانا۔

مُقَاضَاةٌ۔ قاضی کے پاس مقدمہ رجوع کرنا، ایک فیصلہ ٹھہرانا۔

تَقَضِّیْ۔ فنا ہو جانا، ختم ہو جانا، جانور کا پر پھیلا کر نیچے گرنا۔

Marfat.com

تَقَاضِی۔ فریقین کا قاضی کے پاس رُجوع ہونا، قرضہ کا مطالبہ کرنا، وصول کرنا۔

اِنْقِضَاءٌ۔ گزر جانا۔

اِقْتِضَاءٌ۔ اپنا حق طلب کرنا وصول کرنا، مستوجب کرنا لازم کرنا۔

اِسْتِقْضَاءٌ۔ قرضہ کا مطالبہ کرنا۔ قاضی بنائے جانا۔

قَاضِی۔ جج، حاکم عدالت۔

هٰذَا مَا قَاضٰی عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ وہ قرارداد یا فیصلہ ہے جس پر حضرت محمد صلعم اور قریش کے لوگ بالاتفاق راضی ہوئے (یعنی صلحنامہ حدیبیہ)۔

اَلْقَضَاءُ الْمَقْرُوْنُ بِالْقَدَرِ۔ قضا اور قدر دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہوتے ہیں (لیکن ایک پایہ کی طرح ہے اور دوسری عمارت کی طرح۔ قدر پہلے ہوتی ہے پھر قضا۔ تو قضا سے پیدا کرنا مراد ہے۔ بعضوں نے کہا قضا اس حکم کلی کا نام ہے جو ازل میں اللہ تعالیٰ نے دیا اور قدر اس کی جزئیات تفصیلی۔ اس صورت میں قضا پہلے ہوگی پھر قدر واللہ اعلم)

دَارُ الْقَضَاءِ۔ حکومت کا گھر یا عدالت کا مکان۔ اور حضرت عمرؓ کے ایک مکان کا نام تھا۔ جو مدینہ طیبہ میں تھا اور ان کی وفات کے بعد بیچا گیا۔ اس میں سے وہ کل روپیہ ادا کر دیا گیا جو آپ نے خلافت کے زمانہ میں بیت المال سے تنخواہ کے طور پر لیا تھا۔ معاویہؓ نے اس کو چھیاسی ہزار میں خریدا۔ پھر مروان کے قبضہ و تصرف میں آگیا۔

عُمْرَةُ الْقَضَاءِ۔ وہ عمرہ جو آں حضرتؐ نے حدیبیہ کے دوسرے سال مکہ میں جا کر ادا کیا۔ اس کو عمرۂ قضا اس وجہ سے کہتے ہیں کہ صلحنامہ میں جو قاضی کا لفظ تھا یہ عمرہ اسی پر مبنی تھا نہ یہ کہ اگلے عمرے کی قضا تھی۔

عَلٰى قَضِيَّةِ الْمُدَّةِ۔ مدت مصالحت تک۔

يُقَاضِي۔ صلح کرلے۔

تَقَاضٰى ابْنُ اَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا۔ ابن ابی حدرد نے اپنے ایک قرضہ کا تقاضا کیا (مطالبہ کیا، مانگا)۔

فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ۔ حاجی جو جو کام کرتے ہیں، وہ تو بھی کرتی جا (یعنی حیض کی حالت میں) صرف طواف نہ کر جب تک پاک نہ ہولے)۔

قَضٰى طَوَافُهُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ۔ ایک ہی طواف، حج اور عمرہ دونوں کے لئے کافی ہو گیا (یعنی قران میں دو طواف کی ضرورت نہیں، جیسے حنفیہ کا قول ہے)۔

سَمْحًا اِذَا اقْتَضٰى۔ جب قرضہ مانگے تو نرمی سے مانگے۔ (قرض دار پر سختی نہ کرے)۔

فَصُنِعَ لَهٗ مِنْبَرًا فَلَمَّا قَضَاهُ۔ ایک منبر آپؐ کے لئے بنایا، جب اس کو بنا چکا (پورا تیار ہو گیا)

فَقَضٰى۔ اس نے اپنا حق مانگا۔

فَقَضٰى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهِ۔ مروان نے صرف عبداللہ بن عمرؓ کی گواہی پر فیصلہ کر دیا (حالانکہ ایک گواہ سے حق ثابت نہیں ہو سکتا۔ مگر شاید مروان نے مدعی سے قسم لے لی ہوگی، اور ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ ہو سکتا ہے۔ اہل حدیث کا یہی مذہب ہے)۔

لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ۔ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کا فیصلہ کیا (تو ایک کتاب لکھی وہ کتاب اسی کے پاس ہے عرش کے اوپر، اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ میری رحمت اور مہربانی میرے غضب سے آگے بڑھ گئی ہے)

حَتّٰى انْقَضَتْ۔ یہاں تک کہ آیت ختم ہوگئی۔

اِسْتِقْضَاءُ الْمَوَالِيْ۔ موالی کا تقاضا۔

مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔ یا اللہ تیری پناہ بری قسمت سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔

وَقَضٰى سَلَبَهٗ لِمُعَاذٍ۔ آں حضرتؐ نے ابوجہل کا سامان ہتھیار وغیرہ معاذ بن عمرو بن جموح کو دلایا (کیونکہ اصل قاتل وہی تھے گو معوذ بھی اس کے قتل میں شریک تھے اور عبداللہ

Marfat.com

بن مسعودؓ اُس کا سر کاٹ کر لائے تھے، جب وہ زخموں سے چُور ہو کر گرا پڑا تھا اور اَدھ موا ہو رہا تھا، مرنے کے قریب تھا)۔

اَوْ قَدْ قُضِیَ۔ کیا وہ تمام ہو گئے (مر گئے)۔

فَقَضٰی بِهٖ دَاؤُدُ لِلْكُبْرٰی۔ حضرت داؤدؑ نے وہ بچہ جس کا دو عورتیں دعوے کرتی تھیں، بڑی عمر والی کو دلا دیا (شاید انھوں نے بچہ کی مشابہت اس کے ساتھ پائی ہوگی، یا بچہ اس کے قبضہ میں ہو گا۔ لیکن حضرت سلیمانؑ نے بڑی دانائی اور عقلمندی کے ساتھ اس کا فیصلہ کیا اور یہ معلوم کر لیا کہ درحقیقت وہ چھوٹی عمر والی کا بچہ ہے۔ ان کی شریعت میں ایک حاکم دوسرے حاکم کے فیصلہ کو منسوخ کرنے کا اختیار ہوگا یا حضرت داؤدؑ نے صرف یہ فتویٰ دیا ہو گا کہ بچہ بڑی عمر والی کو ملنا چاہیے اور حضرت سلیمان نے حاکمانہ فیصلہ کیا ہو گا)۔

قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضٰی حَاجَتَهٗ۔ رات کو اُٹھے اپنی حاجت سے فارغ ہوئے۔

قَضٰی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْقَاضِيْ۔ آں حضرتؐ نے یہ حکم دیا ہے کہ فریقین (مدعی اور مدعی علیہ) دونوں قاضی کے سامنے برابر بیٹھیں (قاضی اور حاکم کو لازم ہے کہ دونوں کو برابر بٹھلائے نہ یہ کہ ایک کو اعلیٰ جگہ پر اور دوسرے کو پست مقام پر۔ اور دونوں کی طرف برابر توجہ کرے، عدل اور انصاف کا مقتضیٰ یہی ہے)۔

قَضٰی بِشَاهِدٍ وَّيَمِيْنٍ۔ آں حضرتؐ نے ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ کر دیا (دعوے کی ڈگری دیدی اہل حدیث اور اکثر ائمہ کا یہی قول ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہؒ نے اس صحیح حدیث کے خلاف کیا ہے)۔

لَيَاْتِيَنَّ عَلَى الْقَاضِي الْعَدْلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَتَمَنّٰی اِنَّهٗ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ۔ جو قاضی انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے وہ بھی قیامت کے دن یہ آرزو کرے گا کاش وہ کسی دو فریق کا فیصلہ نہ کرتا۔ (یعنی دنیا میں قاضی نہ بنا ہوتا اور قضا کا کام اس نے نہ کیا ہوتا۔ ایسی آرزو وہ قاضی کرے گا جو عدل اور انصاف اور سچائی اور راست بازی کے ساتھ اپنا کام کرتا ہے۔ لیکن جو قاضی ظلم اور ناانصافی اور ایک فریق کی بیجا رعایت کرتا ہے، اس کا تو معاذ اللہ قیامت کے دن کیا حال ہوتا ہے)۔

مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا فَكَاَنَّمَا ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ۔ جو شخص قاضی بنایا گیا وہ گویا بن چھری کے ذبح کیا گیا (ظاہر ہے کہ کند چھری سے ذبح کرنے میں کتنی تکلیف ہوگی)۔

مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ۔ جو شخص بغیر عذر کے (جیسے بیماری ہو یا سفر ہو) رمضان کے ایک دن بھی افطار کرے (روزہ نہ رکھے) تو ساری عمر کے روزے بھی اس کے بدلے کافی نہ ہوں گے (یعنی اتنا ثواب نہ ملے گا جتنا رمضان کے اس ایک دن روزہ رکھنے میں ثواب ملتا۔ اگرچہ ظاہر شریعت کی رُو سے ایک دن کا روزہ اس کا بدلہ ہو جائے گا)۔

اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ۔ میں آں حضرتؐ کی نماز کا خاتمہ اُس تکبیر سے معلوم کر لیتا جو نماز کے بعد کہی جاتی (ابن عباسؓ کا قول ہے) آں حضرتؐ کے زمانہ میں وہ بہت کم سن تھے اس لئے جماعت میں سب صفوں کے پیچھے دُور کھڑے ہوتے ہوں گے اور آں حضرتؐ کے تکبیر کی آواز نہ سنتے ہوں گے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ نماز میں ایک رکن کا خاتمہ اور دوسرے رکن کا شروع صرف تکبیر کی آواز سے معلوم کرتا آنحضرتؐ کو دیکھ نہ سکتا)۔

اَكُنْتِ تَقْضِيْنَ شَيْئًا۔ کیا یہ روزہ قضا کا روزہ تھا؟

وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ۔ تو نے میری تقدیر میں جو

فیصلہ کیا ہے اُس کی بُرائی سے بچا (حالانکہ تقدیر کا لکھا ٹل نہیں سکتا مگر جس نے تقدیر کی وہی ٹال بھی سکتا ہے)۔

اَلْقُضَاةُ ثَلٰثٌ قَاضٍ فِي الْجَنَّةِ وَ اِثْنَانِ فِي النَّارِ تین طرح کے قاضی ہوتے ہیں۔ دُو تو دوزخ میں جائیں گے۔ (ایک تو وہ جو جان بوجھ کر حق کے خلاف فیصلہ کرے۔ دوسرا جو بے علم ہو قرآن و حدیث سے ناواقف اور پھر قضا کا عہدہ قبول کرلے اور) ایک بہشت میں جائے گا (جو قاضی مجتہد ہو قرآن اور حدیث کا عالم ہو اور حق سمجھ کر فیصلہ کرے، اگر وہ خطا بھی کرے جب بھی اُس کو ایک اجر ملے گا)۔

لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ۔ قضا کا پھیرنے والا دُعا کے سوا اور کوئی نہیں ہے (مُراد قضائے معلّق ہے وہ دعا اور استغفار سے پھر جاتی ہے۔ لیکن قضائے مبرم وہ تو کسی طرح ٹل نہیں سکتی)۔

اِذَا قَضَى اللّٰهُ اَمْرًا فِي السَّمَاءِ۔ جب اللہ تعالیٰ عرش پر سے کوئی فرمان صادر کرتا ہے۔

وَلٰكِنِ انْظُرُوا اِلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ يَعْلَمُ شَيْئًا مِّنْ قَضَايَانَا فَاجْعَلُوْهُ بَيْنَكُمْ فَاِنِّي جَعَلْتُهٗ قَاضِيًا۔ تم اپنے لوگوں میں ایک شخص کو تلاش کرو جو ہمارے معاملوں سے کچھ واقف ہو، اس کو میں نے تم پر قاضی مقرر کیا۔

وَلَقَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ اَلْفَ دِيْنَارٍ بَعْدَ اَنْ اَشْفٰى عَلٰى طَلَاقِ نِسَائِهٖ وَعِتْقِ مَمَالِيْكِهٖ۔ میں نے اس کی طرف سے ہزار دینار کا قرضہ ادا کیا جب وہ (قرض خواہوں کے ڈر سے) اپنی عورتوں کو طلاق دینے اور اپنے غلاموں کو آزاد کرنے کے قریب ہوگیا تھا۔

اَتٰى رَجُلٌ اِلٰى اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ يَقْتَضِيْهِ بِدَيْنٍ۔ ایک شخص امام جعفر صادق رض کے پاس آیا اپنے قرض کا تقاضا کرتا تھا۔

اَلْقَضَاءُ الْاِبْرَامُ۔ قضا قطعی حکم دینا ہے۔

وَاِذَا قَضٰى اَمْضٰى۔ پروردگار جب کوئی فیصلہ کرتا ہے تو اس کو نافذ کر دیتا ہے (اس کا فیصلہ ٹل نہیں سکتا)

اَخْبِرْنَا عَنْ مَسِيْرِنَا اِلَى الشَّامِ اَبِقَضَاءٍ مِّنَ اللّٰهِ وَقَدَرٍ فَقَالَ لَهٗ مَا عَلَوْتُمْ تَلْعَةً وَّلَا هَبَطْتُمْ بَطْنَ وَادٍ اِلَّا بِقَضَاءٍ وَّقَدَرٍ۔ ایک شخص نے حضرت علی رض سے پوچھا۔ ہم جو شام کے ملک (معاویہ رض سے لڑنے کے لئے) جا رہے ہیں کیا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے قضا و قدر سے ہے؟ فرمایا تم جس ٹیلہ (ٹیلہ) پر چڑھتے ہو یا جس نالے میں اُترتے ہو، یہ سب اللہ تعالیٰ کے قضا و قدر سے ہیں۔

اَلْاَعْمَالُ ثَلٰثَةٌ فَرَائِضُ وَفَضَائِلُ وَمَعَاصِيْ فَاَمَّا الْفَرَائِضُ فَبِاَمْرِ اللّٰهِ وَرِضَى اللّٰهِ وَبِقَضَاءِ اللّٰهِ وَتَقْدِيْرِهٖ وَمَشِيَّتِهٖ وَعِلْمِهٖ وَاَمَّا الْفَضَائِلُ فَلَيْسَ بِاَمْرِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ بِرِضَى اللّٰهِ وَبِقَضَاءِ اللّٰهِ وَمَشِيَّتِهٖ وَعِلْمِهٖ وَاَمَّا الْمَعَاصِيْ فَلَيْسَتْ بِاَمْرِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ بِقَضَاءِ اللّٰهِ وَمَشِيَّتِهٖ وَعِلْمِهٖ ثُمَّ يُعَاقِبُ عَلَيْهَا۔ حضرت علی رض نے فرمایا۔ بندوں کے کام تین طرح کے ہیں۔ ایک تو فرائض، وہ تو اللہ کے حکم اور اس کی رضامندی اور قضا اور تقدیر اور مشیت اور علم سے ہیں دوسرے وہ اچھے کام جو فرض نہیں ہیں (مستحبات اور سنن اور نوافل اور تبرعات اور خیرات مبرات وغیرہ) وہ اللہ کے حکم سے نہیں ہیں مگر اس کی رضامندی اور قضا اور مشیت اور علم سے ہیں تیسرے گناہ کے کام وہ اللہ کے حکم سے نہیں ہیں نہ اس کی رضامندی سے مگر اس کی قضا اور مشیت اور علم سے ہوتے ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ اُن کاموں کی سزا دے گا (کیونکہ اُن کا وقوع بظاہر بندہ کے اختیار سے ہوا ہے، اگرچہ بہ قضائے الٰہی واقع ہوئے لیکن قضائے الٰہی امر باطنی ہے بندے کو اُس پر اطلاع نہیں ہے اور صورتاً وہ مختار ہے گو حقیقۃً نہ ہو، اس لئے اسے اختیار صوری پر عذاب ہوگا)

سَاَلْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ قَالَ هُمَا خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ

Marfat.com

مَا يَشَاءُ ۔ میں نے امام جعفر صادق رضؓ سے قضا و قدر کو پوچھا، فرمایا وہ اللہ کے مخلوق ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے مخلوق میں جتنا چاہے اضافہ کر سکتا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدْ كَانَ قَدَّرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَضَاهُ وَحَتَمَهُ إِلٰى اٰخِرِهٖ (حمران نے امام محمد باقرؒ سے پوچھا یہ حضرت علی رضؓ اور جناب امام حسنؓ اور جناب امام حسینؓ خلافت کے لئے اُٹھے اور اللہ کا دین قائم کرنا چاہا، پھر مخالفوں کا اُن پر غلبہ ہوا اور وہ مارے گئے اور قتل کئے گئے، تو کیا یہ سب اللہ کے حکم سے تھا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اے حمران!) یہ سب اللہ تعالیٰ نے ان کی تقدیر میں لکھ دیا تھا، اس کا فیصلہ کر دیا تھا وہ ضرور ہونے والا تھا (اور آنحضرتؐ کو ان کا حال پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا اور اے حمران اگر یہ لوگ چاہتے اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے کہ یہ بلا اُن پر سے پھیر دے تو اللہ تعالیٰ اُن کی دُعا قبول کرتا اور مخالفوں کی حکومت میٹ دیتا اور یہ جو سب بلائیں ان پر آئیں یہ کسی گناہ کی وجہ سے نہ تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کے درجے اور مرتبے بڑھانا منظور تھے)۔

بَابُ القاف مع الطاء

قَطْ ۔ بس بس۔

حَتّٰى يَضَعَ الْجَبَّارُ فِيهَا قَدَمَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ ۔ (آنحضرتؐ نے دوزخ کا ذکر کیا کہ، وہ برابر کہتی رہے گی" اور کچھ ہے اور کچھ ہے؟) یہاں تک کہ پروردگار اپنا مبارک قدم اس میں رکھ دے گا۔ تب کہے گی، بس بس (میں بھر گئی اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے۔ ایک روایت میں قَطْنِيْ قَطْنِيْ ہے یعنی مجھ کو بس ہے، مجھ کو بس ہے)۔

فَتَحَامَلَ عَلَيْهِ بِسَيْفِهٖ فِيْ بَطْنِهٖ حَتّٰى اَنْفَذَهٗ فَجَعَلَ يَقُوْلُ قَطْنِيْ قَطْنِيْ ۔ انھوں نے ابن ابی الحقیق (یہودی) پر اپنی تلوار سے حملہ کیا تلوار اُس کے پیٹ میں گھسیڑ دی یہاں تک کہ اُس پار نکل گئی۔ وہ کہنے لگا بس بس (یعنی میرا کام ہو گیا)۔

وَسَأَلَ زِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ عَنْ عَدَدِ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ فَقَالَ اِمَّا ثَلَاثًا وَسَبْعِيْنَ اَوْ اَرْبَعًا وَسَبْعِيْنَ فَقَالَ اَقَطْ ۔ زر بن حبیش سے سورۂ احزاب کی آیتوں کی تعداد پوچھی۔ انھوں نے کہا تہتّر یا چوہتّر آیتیں ہیں تب اُبی بن کعبؓ نے کہا کیا بس اتنی ہی آیتیں۔

لَقِيْتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ فَقُلْتُ لَهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ حَدَّثْتَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ قَالَ اَقَطْ قُلْتُ نَعَمْ ۔ حیوۃ بن شریح نے کہا۔ میں عقبہ بن مسلم سے ملا اور اُن سے کہا مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تم نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضؓ سے یہ حدیث روایت کی کہ آں حضرتؐ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یوں فرماتے" اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۔ انھوں نے کہا بس اتنا ہی، میں نے کہا۔ ہاں۔

اِلْاَجَاءَتْ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ قَطْ ۔ جب بہت تھی، اس طرح آئے گی۔

مَا قَالَ لِيْ قَطُّ اُفٍّ ۔ آں حضرتؐ نے کبھی مجھ کو اُف تک نہیں کہا (اُف ایک کلمہ ہے جو عرب لوگ جھڑکی اور خفگی کے وقت کہتے ہیں جیسے ہندی لوگ یہ کلمہ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی صدمہ یا تکلیف پہنچے)۔

قَطُّ ۔ بہ فتحہ قاف اور تشدید طاء، بمعنی کبھی، جو ماضی کے بعد آیا کرتا ہے (جیسے مَا رَاَيْتُهٗ قَطُّ ۔ میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا۔ اِس میں اور کئی لغت ہیں جیسے قُطُّ اور قَطُ اور قُطُ اور قَطٍّ ایک روایت میں ہے: فَتَقُوْلُ قَطٍ قَطٍ یعنی دوزخ کہے گی بس بس)۔

Marfat.com

قِطٌّ ۔ حساب کا کاغذ، دستاویز، تمسک، حصہ (اس کی جمع قُطُوطٌ ہے)۔

قِطٌّ اور قِطَّۃٌ بلی (اس کی جمع قِطَاطٌ اور قِطَطَۃٌ اور قِطَطٌ ہے)۔

مَا فَعَلَتْہُ امْرَأَۃٌ قَطُّ اِلَّا عُوْفِیَتْ ۔ کسی عورت نے اس کو نہیں کیا مگر وہ چنگی ہوگئی۔

فَقَطْ ۔ یعنی بس (جیسے رَاَیْتُہٗ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً فَقَطْ ۔ میں نے اس کو ایک ہی بار دیکھا بس)۔

کَاَیِّنْ تَقْرَاُ سُوْرَۃَ الْاَحْزَابِ فَقَالَ ثَلٰثًا وَّسَبْعِیْنَ اٰیَۃً فَقَالَ قَطُّ ۔ اُبی بن کعب رضؓ نے عبداللہ بن مسعود رضؓ سے کہا۔ تم سورۂ احزاب کی کتنی آیتیں پڑھتے ہو۔ انھوں نے کہا تہتر آیتیں۔ انھوں نے کہا یہ سورت اتنی کبھی نہ تھی (یعنی بہت بڑی تھی۔ کہتے ہیں سورۂ بقرہ کے برابر تھی، پھر اس کی کئی آیتیں متروک القراۃ ہوگئیں)۔

قَصَرْنَا الصَّلٰوۃَ فِی السَّفَرِ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثَرَ مَا کُنَّا قَطُّ وَاٰمَنَہٗ ۔ ہم نے سفر میں آں حضرتؐ کے ساتھ نماز کا قصر اس وقت کیا جب ہماری تعداد دوسرے سب وقتوں سے زیادہ تھی اور سب وقتوں سے زیادہ امون (محفوظ اور بے خوف تھے (مطلب یہ ہے کہ گو قرآن میں نماز کا قصر اس وقت مذکور ہے جب کافروں کا ڈر ہو، لیکن آں حضرتؐ نے ہر ایک سفر میں قصر کیا اگرچہ اُس وقت پورا امن تھا۔ تو حدیث سے قصر کا جواز مطلقاً ہر سفر میں ثابت ہوا خواہ ڈر ہو یا نہ ہو)۔

قَطْبٌ یا قُطُوْبٌ ۔ ترش رُو ہونا، دونوں آنکھوں کے درمیان سکیڑ لینا، کاٹنا، جمع کرنا، ملانا، غصہ دلانا، بھرد ینا، جمع ہونا، ٹانکنا۔

تَقْطِیْبٌ اور اِقْطَابٌ بمعنی قطب ہے۔

اِنْقِطَابٌ ۔ ترش رو ہونا، کم ہونا، ٹانکا جانا (کپڑا)۔

تَقَطَّبَ عَلَیْہِ فِی الْکَلَامِ ۔ جلدی سے بات کی اس کو اپنا کلام تمام کرنے کی مہلت نہ دی۔

قَاطِبَۃٌ ۔ سب کے سب۔

قُطْبٌ ۔ مشہور ستارہ قطبی، جس سے قبلہ دریافت کرتے ہیں اور جہاز چلاتے ہیں۔

قُطْبَانِ ۔ دونوں قطب شمالی اور جنوبی۔

اُتِیَ بِنَبِیْذٍ فَشَمَّہٗ فَقَطَّبَ ۔ آں حضرتؐ کے پاس کھجور کا شربت لایا گیا۔ آپ نے اُس کو سونگھا اور منہ بنایا (اُس میں تیزی آگئی ہوگی، اِس لئے آپ نے اس کو ناپسند کیا اور ترش رُو ہوئے)۔

مَا بَالُ قُرَیْشٍ یَلْقَوْنَنَا بِوُجُوْہٍ قَاطِبَۃٍ (حضرت عباس رضؓ نے آں حضرتؐ سے عرض کیا) قریش کے لوگوں کو کیا ہوا ہے ہم سے ترش روئی کے ساتھ ملتے ہیں (صفائی اور خندہ پیشانی سے نہیں ملتے (ان کے دلوں میں اُس وقت تک وہ رنج باقی تھا کہ آں حضرتؐ نے ان کے عمائد کو جنگ بدر میں قتل کیا تھا اور ان کا سارا غرور ناک کی راہ نکال دیا تھا)۔

دَائِمَۃُ الْقُطُوْبِ ۔ ہمیشہ ترش رو۔

وَفِیْ یَدِہَا اَثَرُ قُطْبِ الرَّحٰی ۔ حضرت فاطمہ رضؓ کے ہاتھ میں چکی کے قطب کا نشان تھا (چکی کا قطب وہ لوہے کا کیلہ ہے جو نیچے کے پاٹ میں بیچا بیچ میں گڑا ہوتا ہے اوپر کا پاٹ اُسی کے گرد گھومتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رضؓ اپنے ہاتھ سے چکی پیسا کرتیں، یہاں تک کہ آپ کے مبارک ہاتھوں میں اُس کا نشان پڑ گیا تھا)۔

اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَطَّبَ وَتَشَزَّنَ لَہٗ ۔ ایک دن حضرت عمر رضؓ آنحضرتؐ کے پاس گئے۔ آپ نے منہ بنالیا اور تیار ہوگئے اُن سے ملنے کے لئے۔

وَرَمٰی بِسَہْمٍ فِیْ ثُنْدُوَتِہٖ اِنْ شِئْتَ نَزَعْتَ السَّہْمَ وَتَرَکْتَ الْقُطْبَۃَ وَشَہِدْتُ لَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

Marfat.com

اِنَّکَ شَہِیْدُ الْقُطْبَۃِ۔ رافع بن خدیج کی چھاتی میں ایک تیر لگا، آں حضرت ﷺ نے اُن سے فرمایا اگر تو چاہے تو میں تیر نکال لیتا ہوں اور اس کی بھال (پیکان) چھاتی ہی میں لگی چھوڑ دیتا ہوں، قیامت کے دن میں یہ گواہی دوں گا کہ تو تیر کی پیکان سے شہید ہوا ہے۔

فَیَاْخُذُ سَہْمَہٗ فَیَنْظُرُ اِلٰی قُطْبِہٖ فَلَا یَرٰی عَلَیْہِ دَمًا۔ اپنا تیر لے کر اس کی پیکان کو دیکھتا ہے لیکن خون اُس پر نہیں پاتا۔

لَمَّا قُبِضَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِرْتَدَّتِ الْعَرَبُ قَاطِبَۃً۔ جب آں حضرت ﷺ کی وفات ہو گئی تو عرب کے تمام قبیلے اسلام سے پھر گئے (اُدھر مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی اور سجاح نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ہزاروں آدمی اُن کے پیرو ہو گئے۔ اُدھر اسامہ بن زید کے ساتھ ایک لشکرِ جرار دے کر ان کو روانہ کرنا پڑا، غرض ایسی سخت مشکلات کے وقت میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ ہی کی ہمتِ مردانہ اور جرأت اور سیاست اور دور اندیشی تھی کہ از سرِ نو اسلام کو قائم کیا اور تمام مخالفین کو زیر کیا)۔

فَقَطَّبَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ۔ امام ابو عبد اللہ نے مُنہ بنایا۔

قَطْرٌ یا قُطُوْرٌ یا قَطَرٌ۔ بہنا، ٹپکنا، قطرہ قطرہ گرنا۔

قَطْرٌ۔ گرانا (جیسے اِقْطَارٌ ہے)۔

قَطْرٌ۔ قطار باندھنا۔

قُطُوْرٌ۔ چل دینا، جلدی بھاگ جانا۔

قَطْرٌ۔ پچھاڑ دینا، سینا پکڑ لینا، اونٹ پر قطران ملنا۔

تَقْطِیْرٌ۔ قطرہ قطرہ ٹپکانا، قطار لگانا۔

اِقْطِرَارٌ۔ مُرجھانا، سوکھنا، شروع کرنا، غصہ ہونا۔

قُطْرٌ۔ جانب ناحیہ اور دائرہ کا وہ خط جو آدھوں آدھ اس کے دو حصے کر دے۔

قَطِرَانٌ۔ ڈامر، وہ تیل جو خارشتی اونٹ پر ملا جاتا ہے۔

قُطْرُبٌ۔ ایک قسم کا خللِ دماغ، جنون کی ایک قسم اور چور چوہا، بھیڑیا، چھوٹا کتا۔

کَانَ مُتَوَشِّحًا بِثَوْبٍ قِطْرِیٍّ۔ آنحضرت ﷺ قطری کپڑا اوڑھے لپیٹے ہوئے تھے (قطری ایک قسم کی چادر ہے جس میں سرخ سرخ کاڑیاں (لکیریں دھاریاں) ہوتی ہیں اور اس میں نقش بھی ہوتے ہیں اس کا کپڑا ذرا کھرکھرا ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا قطری کپڑے کے عمدہ جوڑے جو بحرین کے ملک سے آتے ہیں۔ ازہری نے کہا بحرین میں ایک بستی ہے جس کا نام قطر ہے قطری اس کی طرف منسوب ہے۔ پھر قاف کو زیر دیدیا اور طا کو تخفیف کے لئے ساکن کر دیا)۔

دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ وَعَلَیْہَا دِرْعٌ قِطْرِیٌّ ثَمَنُ خَمْسَۃِ دَرَاہِمَ۔ ایمن نے کہا میں اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضؓ کے پاس گیا وہ ایک قطری کرتہ پہنے ہوئے تھیں جس کی قیمت پانچ درہم ہوگی (پانچ درہم کا تقریباً سوا روپیہ ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آپ کا لباس ایسا سادہ اور کم قیمت تھا۔ ایک روایت میں دِرْعٌ قُطْنِیٌّ ہے یعنی سوتی کپڑے کا کرتہ)۔

تَوَضَّأَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ قِطْرِیَّۃٌ۔ آں حضرت ﷺ نے وضو کیا سر پر ایک قطری عمامہ تھا (سرخ رنگ کا معلوم ہوا کہ سرخ رنگ کا عمامہ باندھنا درست ہے بعضوں نے اس کو مکروہ سمجھا ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ وضو میں عمامہ کا سر سے اُتارنا ضروری نہیں بلکہ عمامہ پر مسح کر لینا کافی ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ یہ اُمر بہت سے وسوسہ کرنے والوں کا رد کرتا ہے جو وضو میں عمامہ کا اُتارنا ضروری جانتے ہیں اور یہ تعمق ہے یعنی غلو جس سے ممانعت وارد ہوئی ہے اور ساری بھلائی آں حضرت ﷺ کی پیروی میں ہے اور ساری خرابی نئی بات نکالنے میں ہے)

نَفَرَتْ نَقَدَۃٌ فَقَطَّرَتِ الرَّجُلَ فِی الْفُرَاتِ فَغَرِقَ۔ ایک چھوٹی بکری بھاگ نکلی، اس نے اس مرد کو ایک پہلو پر دریائے فرات میں گرا دیا وہ ڈوب گیا (عرب لوگ کہتے ہیں طَعَنَہٗ فَقَطَّرَہٗ اس کو برچھے سے مار کر ایک

Marfat.com

کروٹ پر گرا دیا)۔

إِنَّ رَجُلًا رَمَى امْرَأَةً يَوْمَ الطَّائِفِ فَمَا أَخْطَأَهَا أَنْ قَطَرَهَا۔ ایک شخص نے طائف کی جنگ میں ایک عورت پر تیر چلایا، تیر نے خطا نہیں کی اس کو گرا دیا۔

لَا يُعْجِبَنَّكَ مَا تَرَى مِنَ الْمَرْءِ حَتَّى تَنْظُرَ عَلَى أَيِّ قُطْرَيْهِ يَقَعُ۔ تو کسی آدمی کے اعمال کو دیکھ کر فریفتہ نہ ہو جا (اس کو بہشتی یا دوزخی مت خیال کرلے، جب تک یہ نہ دیکھے کہ وہ (اخیر وقت میں) کس کروٹ پر گرتا ہے (یعنی اس کا خاتمہ اسلام پر ہوتا ہے یا کفر پر۔ چونکہ ہر حال میں خاتمہ کا اعتبار ہے اگر ساری عمر اچھے کام کئے لیکن خاتمہ برے کام پر ہوا تو وہ بروں ہی میں حشر کیا جائے گا)۔

قَدْ جَمَعَ حَاشِيَتَهُ وَضَمَّ قُطْرَيْهِ۔ ابوبکر صدیق رض نے اسلام کا حاشیہ جمع کر دیا اور اس کے دونوں کناروں کو ملا دیا (یہ حضرت عائشہ رض نے اپنے والد کی تعریف میں فرمایا یعنی انھوں نے مسلمانوں میں پھوٹ نہ ہونے دی، مسلمانوں کو ملا کر رکھا)۔

إِنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْقَطْرَ۔ ابن سیرین قطر کو ناپسند کرتے تھے (نہایہ میں ہے کہ قطر اس کو کہتے ہیں کہ آدمی ایک بورہ یا ایک تھیلہ کھجور یا غلہ کا تول لے اور باقی بورے اور تھیلے اتنے ہی سمجھ کر بغیر تولے اسی حساب سے لے لے۔ بعضوں نے کہا قطر یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے جا کر کہے کہ تیرے گھر میں جو کھجور یا غلہ وغیرہ ہے اس کے ڈھیر کے ڈھیر یونہی ملا تولے اور بغیر ناپے مجھ کو دیدے۔ یہ قِطَارُ الْإِبِلِ سے ماخوذ ہے یعنی اونٹوں کی قطار۔ عرب لوگ کہتے ہیں أَقْطَرْتُ الْإِبِلَ اور قَطَّرْتُهَا یعنی میں نے اونٹوں کی قطار لگائی)

إِنَّهُ مَرَّتْ بِهِ قِطَارَةُ جِمَالٍ۔ اونٹوں کی ایک قطار ان کے سامنے سے گزری۔

يَقْطُرُ مَاءً۔ بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے (یعنی پانی لگا کر بالوں میں ابھی کنگھی کی ہے۔ بعضوں نے کہا پانی ٹپکنے سے مراد ہے کہ بال تر و تازہ اور شاداب ہیں گویا پانی سے تر ہیں)

وَذَكَرُنَا يَقْطُرُ مَنِيًّا۔ ہمارے ذکر (عضو تناسل) سے منی بہہ رہی ہو (یعنی ابھی ابھی جماع سے فارغ ہوئے ہوں اور حج کا احرام باندھیں۔ بعضے صحابہ رض نے اپنے نزدیک اس کو نامناسب سمجھا لیکن یہ خیال نہ کیا کہ آں حضرت کا جو حکم ہے اسی میں سراسر مصلحت ہے اور دنیا اور دین دونوں کی بھلائی اسی میں ہے)۔

مَوَاقِعُ الْقَطْرِ۔ پانی کے قطرے برسنے کے مقامات۔

عَيْنُ الْقِطْرِ۔ تانبے کا چشمہ۔

فِي أَقْطَارٍ مُتَبَايِنَةٍ۔ مختلف سمتوں میں۔

مَسَحَ رَأْسَهُ حَتَّى لَمَّا يَقْطُرْ۔ سر پر ایسا مسح کیا کہ پانی ٹپکنے کو تھا۔

قِنْطَارٌ۔ ایک وزن ہے بارہ سو اوقیہ کا یا ایک سو بیس رطل کا یا بیل کی کھال بھر کر سونا یا چار ہزار دینار۔

الْقِنْطَارُ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفَ مِثْقَالٍ مِنَ الذَّهَبِ قنطار پندرہ ہزار مثقال سونا (ایک مثقال چوبیس قیراط کا ہوگا۔ ان میں چھوٹا قیراط احد پہاڑ کے برابر اور بڑا تو اتنا جتنا فاصلہ زمین اور آسمان کے درمیان ہے)۔

يُجْزِئُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ أَنْ تَقُومَ تَحْتَ الْقَطْرِ غسل جنابت اس سے ادا ہو سکتا ہے کہ تو برسات میں مینہ میں کھڑا ہو جائے (تیرا سارا بدن بھیگ جائے اور مضمضہ اور استنشاق کرلے تو غسل ادا ہو جائے گا)۔

مُنْتَفٍ عَنْهُ الْأَقْطَارُ۔ اللہ تعالیٰ کناروں اور حدوں سے پاک ہے۔

نَهَى أَنْ يَتَخَطَّى الْقِطَارَ۔ اونٹوں کی قطار کو پھاند کر جانے سے منع فرمایا (صحابہ رض نے اس کی وجہ پوچھی، تو فرمایا کہ اونٹوں کی قطار میں ایک اونٹ اور دوسرے اونٹ کے درمیان شیطان ہوتا ہے[1])

[1] یعنی ممکن ہے کوئی اونٹ لات مار دے یا پچھلا اونٹ کاٹ لے یا آگے پیچھے بڑھے تو تم کو نقصان ہو اور ایذا پہنچے۔ (مترجم)

Marfat.com

قَنْطَرَةٌ۔ پل۔

قَطْرَبَةٌ۔ جلدی بھاگنا پچھاڑنا۔

تَقَطْرُبٌ۔ سر ہلانا۔

قُطْرُبٌ۔ چور، چوہا، بھیڑیا، جاہل، نامرد، بیوقوف، ایک قسم کا خللِ دماغ، جگنو جو رات بھر چمکتا پھرتا رہتا ہے، ایک قسم کی بھاجی، خفیف چھوٹا جن غول چھوٹا کتا۔

لَا اَعْرِفَنَّ اَحَدَكُمْ جِيفَةَ لَيْلٍ قُطْرُبَ نَهَارٍ۔ میں تم میں سے کسی کو رات کا مُردہ دن کا قطرب نہ دیکھوں (یعنی دن بھر تو دنیا کے دھندوں میں گھومتا رہے جیسے قطرب (جگنو) رات بھر گھومتا رہتا ہے ذرا آرام نہیں لیتا اور رات کو مُردے کی طرح پڑ جائے، رات بھر سوتا رہے)۔

قُصْرُنَابٌ۔ ایک موضع کا نام ہے ملک عراق میں، وہاں شراب بنتی ہے (اور صَرَاط ایک نہر کا نام ہے اسی ملک میں)

قَطٌّ۔ کاٹنا۔

قُطُوطٌ۔ مہنگا ہونا۔

قَطَطٌ اور قَطَاطَةٌ۔ بہت گھونگر بال ہونا۔

تَقْطِيطٌ اور اِقْتِطَاطٌ۔ کاٹنا۔

جَاءَتِ الْخَيْلُ قَطَائِطَ۔ گھوڑوں کی ٹکڑیاں ٹکڑیاں آئیں۔

قَطُّ الشَّعْرِ۔ سخت گھونگر چھوٹے چھوٹے بال والا۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ جَعْدًا قَطَطًا فَهُوَ لِفُلَانٍ۔ اگر بچہ سخت گھونگر بال والا پیدا ہو تو وہ فلاں شخص کا نطفہ ہے۔

كَانَ اِذَا عَلَا قَدَّ وَاِذَا تَوَسَّطَ قَطَّ۔ حضرت علیؓ جب اوپر سے ضرب لگاتے تو سر سے لے کر نیچے تک دو ٹکڑے برابر کر دیتے اور جب بیچ میں (عرض میں) ضرب لگاتے تو بھی دو ٹکڑے کر دیتے۔

لَا يَرَيَانِ بِبَيْعِ الْقُطُوطِ بَاْسًا اِذَا خَرَجَتْ۔ زید بن ثابتؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ سرکاری دستاویزات کے بیچنے میں جب وہ نکلتیں کچھ قباحت نہیں دیکھتے تھے، یہ دستاویزات سالانہ یا ششماہی پر امیر اور رئیس نکالا کرتے کہ فلاں شخص کو خزانہ سے اتنا روپیہ دیا جائے (یعنی خزانہ کے چک) تو زید بن ثابتؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ نے ان کا روپیہ وصول کرنے سے پہلے اُن کو کسی اور شخص کے ہاتھ بیچ ڈالنا جائز رکھا ہے اور دوسرے فقہا نے جب تک ان کا روپیہ یا مال صاحبِ مال کو وصول نہ ہو لے، ان کی بیع ناجائز رکھی ہے)۔

قَطْعٌ یا مَقْطَعٌ یا تِقِطَاعٌ۔ کاٹنا، جدا کر دینا، روکنا، باطل کرنا، توڑ دینا۔

قَطْعٌ فِي الْقَوْلِ۔ جزم اور قطعی طور سے کوئی بات کہنا ڈرانا، منع کرنا، عبور کرنا، چیر ڈالنا، مارنا، خاموش کر دینا۔

قُطُوعٌ اور قِطَاعٌ اور قَطَاعٌ۔ کٹ جانا، موقوف ہو جانا، سرد ملک سے گرم ملک میں جانا۔

قَطْعٌ اور قَطِيعَةٌ۔ ناطہ رشتہ کاٹ دینا، گلا گھونٹنا، بیچنا، جدا کرنا، بات نہ کر سکنا۔

قَطَعٌ اور قَطْعَةٌ اور قُطْعٌ اور قُطَاعٌ۔ جدا ہو جانا۔

تَقْطِيعٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا، کپڑا کترنا، کافی ہونا، آگے نکل جانا، ملانا۔

مُقَاطَعَةٌ۔ ترکِ ملاقات (اس کی ضد مُوَاصَلَةٌ ہے۔ نیز تلواروں کو دیکھنا کون زیادہ کاٹتی ہے، ایک معین اُجرت پر کام دینا، مقطعہ دینا۔)

اِقْطَاعٌ۔ کاٹنے کی اجازت دینا، خاموش کر دینا، کپڑے کا کافی ہونا، کاٹنے کے وقت آ جانا، غائب ہو جانا، خاموش رہ جانا۔

تَقَطُّعٌ۔ لپٹنا، خلط ہو جانا، بانٹ لینا۔

تَقَاطُعٌ۔ ترکِ ملاقات کرنا۔

اِنْقِطَاعٌ۔ کٹ جانا، ٹوٹ جانا، موقوف ہو جانا، رُک جانا، سوکھ جانا۔

لَبَنٌ قَاطِعٌ۔ کھٹا دودھ۔

بُرْهَانٌ قَاطِعٌ۔ مضبوط اور قطعی دلیل۔

Marfat.com

قَاطِعُ الطَّرِيْقِ. ڈاکو جو مسافروں کو لوٹتا ہے راہزن۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاهُ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ لَهٗ. ایک شخص آں حضرتؐ کے پاس آیا وہ چھوٹے چھوٹے کپڑے پہنے تھا۔ (جو اس کے بدن کے موافق پورے نہ تھے۔ بعضوں نے کہا مُقَطَّعَات وہ کپڑے جو کاٹ کر سیئے جاتے ہیں جیسے قمیص وغیرہ یا جو کاٹے نہیں جاتے جیسے تہہ بند چادر وغیرہ)

اِذَا انْقَطَعَتِ الظِّلَالُ. چاشت کی نماز کا وقت وہ ہے جب سائے چھوٹے ہو جائیں (یعنی دن چڑھ جائے، کیونکہ صبح کو سایہ بہت لمبا پڑتا ہے۔ جوں جوں سورج بلند ہوتا جاتا ہے سایہ چھوٹا ہوتا جاتا ہے)۔

مِنْهَا مُقَطَّعَاتُهُمْ وَحُلَلُهُمْ. بہشت کے درختوں سے بہشتیوں کے کپڑے اور زیورات بنائے جائیں گے (بعضوں نے کہا مُقَطَّعَات کا واحد مستعمل نہیں ہوتا تو ایک چھوٹے جُبّہ یا قمیص کو مُقَطَّعَہ نہیں کہیں گے بلکہ کئی چھوٹے کپڑوں کو مُقَطَّعَات کہیں گے اور ایک کپڑے کو ثوب کہیں گے)

نَهٰى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا. سونے کے پہننے سے آپ نے منع فرمایا مگر جب تھوڑا سا ہو (جیسے چھلا بالی وغیرہ۔ یہ ممانعت عورتوں کے لئے ہے کیونکہ مردوں کو تو مطلقاً سونا پہننا حرام ہے، قلیل ہو یا کثیر۔ بعضوں نے قلیل سونا مردوں کے لئے بھی جائز رکھا ہے جیسے سونے کی ناک بنوا لینا یا ٹوٹا ہوا دانت سونے سے جڑا لینا کیونکہ چاندی بدبودار ہو جاتی ہے۔ نہایہ میں ہے کہ قلیل وہ ہے جو نصاب سے کم ہو۔ اس میں زکوٰۃ واجب نہ ہو اور کثیر کا استعمال شاید اس وجہ سے ناجائز ہوا ایسا نہ ہو آدمی بخیلی کر کے اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اور گنہگار ہو یہ توجیہ ان لوگوں کے مذہب پر ہو سکتی ہے جو زیور کی زکوٰۃ کے قائل ہیں)۔

اِسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ الَّذِيْ بِمَأْرِبَ. ابیض بن حمال نے آں حضرتؐ سے یہ درخواست کی کہ ان کو مارب (ایک مقام کا نام ہے) کے نمک کا ٹھیکہ (اجارہ داری) دیدیا جائے (مقطعہ کے طور پر ان کے حوالہ کر دیا جائے کہ کوئی اور وہاں کا نمک نہ لے سکے)

لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اَقْطَعَ النَّاسَ الدُّوْرَ. جب آنحضرتؐ مدینہ میں تشریف لائے تو لوگوں کے لئے گھروں کو معین کیا (ان کو انصار کے گھروں میں اتار دیا۔ بطور مستعار ان کو دلائے)۔

اِنَّهٗ اَقْطَعَ الزُّبَيْرَ نَخْلًا. آں حضرتؐ نے زبیرؓ کو کھجور کے درخت مقطعہ کے طور پر دیئے (شاید یہ مقطعہ خمس میں سے دیا ہوگا جو آپ کا حصہ تھا بعضوں نے یہ مقطعہ اس زمین میں سے آپ نے دیا تھا جو مدینہ میں تشریف لانے پر انصار نے آں حضرتؐ کے لئے مقرر کی تھی۔ بعضوں نے کہا بنی نضیر یہودیوں کے باغات میں سے یہ مقطعہ دیا گیا تھا)

اِسْتَقْطَعَ الْاِمَامَ قَطِيْعَةً. امام سے مقطعہ کی درخواست کی۔

كَانُوْا اَهْلَ دِيْوَانٍ اَوْ مُقْطَعِيْنَ. مسلمانوں کے لشکر کے لوگ یا تو تنخواہ دار ہوتے (جن کی تنخواہیں دفتر میں لکھی جاتیں) یا مقطعہ دار ہوتے (جن کو تنخواہ کے بدلہ مقطعہ یا جاگیر دی جاتی۔ ایک روایت میں مُقْتَطِعِيْنَ ہے معنی وہی ہیں۔)

لَا حَتّٰى يُقْطَعَ. جب تک ہمارے بھائیوں کو مقطعہ نہ دیا جائے ہم کو بھی نہ دیا جائے۔

اَوْ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ. یا جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال مار لے۔

نَخْشٰيْنَا اَنْ يُقْتَطَعَ دُوْنَنَا. ہم ڈرے ایسا نہ ہو کوئی آں حضرتؐ کو اکیلا پا کر جب ہم آپ کے پاس نہ ہوں، آپ کو پکڑ لے یا مار ڈالے۔

لَا يُقْتَطَعُوْكَ. ایسا نہ ہو تم کو اکیلا پا کر مار ڈالیں

وَلَوْ شِئْنَا لَاقْتَطَعْنَاهُمْ. اگر ہم چاہتے تو ان کو مار لیتے (کیونکہ موقع مل گیا تھا وہ اپنے لوگوں سے علیحدہ ہو گئے تھے)۔

Marfat.com

كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا۔ آں حضرت جب لشکر کی کوئی ٹکڑی کسی مقام پر بھیجنا چاہتے (جہاد کے لئے)۔

هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ۔ یہ اُس شخص کا مقام ہے جو ناطہ توڑنے سے تیری پناہ لیتا ہے

إِنْ يَتَنَدَّدُوا قَطِيعَتِي۔ اگر مجھ سے ناطہ توڑنے کی منت مانیں۔

لَيْسَ فِيكُمْ مَنْ تَنْقَطِعُ دُونَهُ الْأَعْنَاقُ مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ۔ تم میں کوئی ابوبکر صدیق رض کی طرح نہیں ہے جن کے پاس پہنچنے کے ملئے گردنیں کٹ جاتی ہیں (یعنی فضائل اور مناقب میں کوئی ان کا ہمسر نہیں ہو سکتا۔ جیسے گھوڑ دوڑ میں عمدہ گھوڑے سے ملنے کے لئے دوسرے گھوڑوں کی دوڑتے وقت گردنیں ٹوٹ جاتی ہیں پر اُس تک نہیں پہنچ سکتے۔ عرب لوگ کہتے ہیں: تَقَطَّعَتْ أَعْنَاقُ الْخَيْلِ عَلَيْهِ فَلَمْ تَلْحَقْهُ۔ یعنی گھوڑوں کی گردنیں اس پر کٹ گئیں پر اس تک نہ پہنچ سکے)

فَإِذَا هِيَ تَنْقَطِعُ دُونَهَا السَّرَابُ۔ وہ اس قدر جلد بھاگی کہ چمکتی ریتی جو دُور سے جنگل میں پانی معلوم ہوتی ہے اس کے پیچھے دکھلائی دینے لگی (یعنی بہت دور نکل گئی) ایک روایت میں تَقَطَّعَ ہے بہ صیغہ ماضی)۔

إِنَّهُ أَصَابَهُ قُطْعٌ۔ اُن کا دم رک گیا (ضیق النفس ہو گیا)

كَانَتْ يَهُودُ قَوْمًا لَهُمْ ثِمَادٌ لَا يُصِيبُهَا قُطْعَةٌ۔ یہودیوں کے میوے میں کبھی پانی کی کمی نہیں ہوتی تھی (ان کے کنوؤں میں ہمیشہ پانی افراط سے رہتا تھا)۔

إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ۔ قیامت کے قریب ایسے فتنے ہوں گے جیسے اندھیری رات کا ایک ٹکڑا (یعنی نہایت تاریک اور اندھا دُھند فسادات ہوں گے جن میں حق کی تمیز باطل سے دشوار ہو گی)۔

مترجم کہتا ہے میں نے اس حدیث کو یوں پڑھا ہے كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ۔ یعنی اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح بہ صیغہ جمع)۔

فَجَاءَ وَهُوَ عَلَى الْقِطْعِ فَنَفَضَهُ۔ پھر وہ آیا اس وقت وہ قطع پر تھے اس کو جھٹکا (قِطْعٌ وہ کملی کا ٹکڑا یا نمدہ جو زین کے تلے اونٹ کے دونوں مونڈوں پر ڈالا جاتا ہے)

اِقْطَعُوا عَنِّي لِسَانَهُ۔ عباس بن مرداس کو دے دلا کر اس کی زبان بند کرو (اُس کو اتنا دو کہ وہ راضی ہو جائے اور آئندہ اور شعر نہ کہے)۔

أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي شَاعِرٌ فَقَالَ يَا بِلَالُ اقْطَعْ لِسَانَهُ فَأَعْطَاهُ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا۔ ایک شخص آں حضرت کے پاس آیا کہنے لگا۔ میں شاعر ہوں۔ آپ نے بلال رض سے فرمایا اس کی زبان روک (کچھ دے کر ٹال!) انھوں نے اس کو چالیس درم دیئے (شاید وہ مسافر یا محتاج ہو گا۔ جن کا حق بیت المال میں ہوتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے اپنے خمس میں سے یہ دلایا ہو جیسے ایک روایت میں ہے کہ آں حضرت ص نے کعب بن زہیر کو قصیدہ بانت سعاد کے صلہ میں اپنی چادر عنایت فرمائی۔ بہرحال شاعروں کو کچھ دے کر ان کی زبان درازی سے بچنا ہماری شریعت میں منع نہیں ہے البتہ دوسرے مسلمانوں کا مال ان کو دے ڈالنا اور اصحاب حقوق کو محروم رکھنا، جیسے دُنیادار بادشاہوں کا طریق ہے کہ ہزاروں لاکھوں روپے شاعروں کو دیدیتے ہیں اور اللہ کے نام پر محتاجوں کو یا دین دار عالموں کو ایک روپیہ نہیں دیتے، ناجائز اور گناہ ہے۔ جناب امام حسن رض سے منقول ہے کہ آپ نے ایک شاعر کے ساتھ بہت سلوک کیا۔ لوگوں نے اس پر اعتراض کیا تو فرمایا کہ خیر المال ما وقی بہ العرض یعنی بہتر مال وہ ہے جس کی وجہ سے آدمی اپنی عزت بچائے)۔

سَارِقٌ سَرَقَ فَقُطِعَ فَكَانَ يَسْرِقُ بِقَطَعَتِهِ یا بِقُطْعَتِهِ۔ ایک شخص نے چوری کی، اس کا ہاتھ کاٹا گیا

پھر وہ کٹے ہاتھ سے چرایا کرتا پھر بھی اس نے چوری نہ چھوڑی۔

خوئے بد در طبیعتے کہ نشست
نہ رود جز بوقت مرگ از دست

یَقْذِفُوْنَ فِیْهِ مِنَ الْقُطَیْعَاءِ۔ اس میں قطیعا ڈال رہے تھے (جو ایک قسم کی کھجور ہے۔ بعضوں نے کہا گدر کھجور جو ابھی خوب پختہ نہ ہوئی ہو)۔

لَاَرْقِیْ عَلٰی قَطِیْعٍ۔ میں تو بکریوں کے ایک منڈے (ریوڑ، گلہ) کے بدلے منتر پڑھوں گا۔

قَطِیْعٌ۔ بکریوں کا گلہ جس میں دس سے لے کر چالیس تک بکریاں ہوں۔

فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنْ نَارٍ۔ اگر میں ظاہر پر فیصلہ کر دوں (یعنی مقدمہ کی روئداد اور ظاہری شہادت پر اور مدعی کو معلوم ہو کہ وہ جھوٹا ہے، اس کا کوئی حق نہیں ہے تب بھی میں اس کو ڈگری دلا دوں) تو میں اس کو دوزخ کی آگ کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں (وہ یہ نہ سمجھے کہ میرے فیصلے کی وجہ سے اس کے لئے وہ مال حلال ہو گیا۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آں حضرتؐ کو علم غیب نہ تھا آپ بھی دوسرے قاضیوں کی طرح ظاہری روئداد پر فیصلہ کیا کرتے تھے۔ البتہ اگر آپ چاہتے تو اللہ تعالیٰ ہر مقدمہ میں اصل حال پر مطلع کر دیتا۔ مگر آپ نے اسی روش پر چلنا چاہا جس پر اپنی امت کے قاضیوں کو چلانا منظور تھا یعنی وہ ظاہری روئداد مقدمہ اور شہادت پر فیصلہ کر دیا کریں، اس حدیث میں جمہور علماء کے قول کی دلیل ہے کہ قاضی کے فیصلے سے کوئی حرام حلال نہیں ہو جاتا۔ اور قاضی کی قضا صرف ظاہراً نافذ ہوتی ہے نہ کہ باطناً یعنی فِیْمَا بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ اللّٰهِ اور امام ابوحنیفہؒ نے اس حدیث کا اور اجماع کا خلاف کیا ہے)۔

کَاَنَّهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ۔ گویا وہ چاند کا ایک ٹکڑا ہے

اِنَّمَا مُقَطَّعَةً اَوْ مُنَجَّمَةً۔ قسط قسط کر کے (یہ راوی کا شک ہے کہ مُقَطَّعَةً کہا یا مُنَجَّمَةً) یعنی تھوڑا تھوڑا بہ اقساط۔

قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ۔ تو نے اپنے یار کی گردن کاٹ ڈالی (اس کی تعریف کر کے مراد وہ تعریف ہے جو بیجا ہو، حد سے زیادہ ہو یا کسی دنیاوی غرض سے بطور خوشامد اور چاپلوسی کے ہو یا ایسا ہو کہ جس کی تعریف کی جاتی ہے اس کے مغرور ہو جانے کا اندیشہ ہو، لیکن متقی اور پرہیزگار اور خداترس اور دیندار کی واجبی تعریف کرنا منع نہیں ہے اور کئی صحابہ سے منقول ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ ایک شخص کے اعمال خیر کی تعریف کرنا اس نیت سے کہ دوسرے لوگوں کو بھی رغبت ہو اور خوشی کے ساتھ اعمال خیر بجا لائیں جائز بلکہ مستحب ہے)

یَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ۔ نمازی کی نماز گدھا سامنے سے نکل جانے سے ٹوٹ جاتی ہے۔

تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْاَةُ۔ عورت کا سامنے سے نکل جانا بھی نماز کو توڑ ڈالتا ہے۔

لَا یَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَیْءٌ وَّادْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ۔ نماز کسی چیز کے سامنے سے نکل جانے سے نہیں ٹوٹتی لیکن جہاں تک تم سے ہو سکے سامنے نکلنے والے کو روکو (سامنے سے نکلنے نہ دو)

اَلْبَیْعُ اِلٰی اَجَلٍ وَّالْمُقَاطَعَةُ۔ ایک میعاد پر مال بیچنا اور مقاطعہ کرنا (یعنی مضاربت)

فَقُمْتُ اِلٰی فِیْهَا فَقَطَعْتُهٗ۔ میں اٹھا اور میں نے اس مشک کا منہ کاٹ لیا (تاکہ بطور تبرک کے اس کو اپنے پاس رکھوں کیونکہ آں حضرتؐ کا دہن مبارک اس کو لگا تھا)

فَقُمْتُ اِلٰی فِیْهَا فَقَطَعْتُ فَمَهَا وَحَفِظْتُهٗ فِیْ بَیْتِیْ۔ میں اس مشک کے دہانہ کی طرف گیا اس کو کاٹ لیا اور اپنے گھر میں رکھ چھوڑا (اس کو مریضوں کی شفا کا آلہ بنایا)۔

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اقْطَعْ دَابِرَهُمْ۔ یا اللہ اُنکی جڑ کاٹ ڈال۔
اَللّٰهُمَّ اقْطَعْ اَثَرَهٗ۔ یا اللہ اس کا نشان میٹ دے (وہ زمین پر چل نہ سکے لنجا ہو کر پڑا رہے)۔
تَقَاطَعَ مُكَاتَبَتَهَا بِالذَّهَبِ۔ اس کا خراج سونا ٹھہرا۔
قَطَعُوْا مَا اَصَابَهُ الْبَوْلُ۔ جس چیز میں پیشاب لگ جاتا (کپڑے یا کھال میں) اس کو کاٹ ڈالتے (بنی اسرائیل میں یہی طہارت تھی جو نہایت سخت اور دشوار تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اس امت پر آسانی کر دی کہ پانی سے دھونا کافی کر دیا)
يَمُرُّ بِاَخِيْهِ وَقَدِ انْقَطَعَ بِهٖ۔ شیطانی اونٹ وہ ہے کہ کوئی اپنے بھائی مسلمان کو دیکھے وہ چلنے سے عاجز ہو گیا ہے (بیمار ہو گیا ہے یا پاؤں میں درد ہے یا سواری کا جانور گر گیا) مگر اس کو اپنے اونٹ پر سوار نہ کرے اور یوں ہی چھوڑ کر چلدے۔
يُقْطَعُ فِيْهَا بُعُوْثٌ۔ اس وقت مجاہدین کی ٹکڑیاں کٹ جائیں گی (دوسرے مسلمان ان کی مدد نہ کریں گے)۔
قَطَعَ عَيْنًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ مشرکوں کی ایک جاسوسی ٹکڑی کو کاٹ دیا۔
فَاَمَرَ بِقَطْعِ يَدِهَا۔ ایک عورت مانگے پر چیز لے کر پھر مکر جاتی (اس طرح پرایا مال مار لیتی) آں حضرتؐ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا (اہلِ حدیث کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے لیکن جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ عاریت لینے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا وہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ آں حضرتؐ نے اس عورت کو ڈرانے کے لئے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ مگر کاٹا نہ ہوگا)۔
لَا يَمِيْنَ فِيْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ۔ ناطہ کاٹنے میں قسم پوری نہ ہوگی (مثلاً کوئی قسم کھالے کہ اپنے باپ یا ماں سے بات نہ کروں گا تو ایسی قسم توڑ ڈالنا چاہیے۔ اسی طرح ہر گناہ کی بات پر جو قسم کھائے اس کو توڑ ڈالے اور کفارہ دیدے)
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُقَطَّعَاتِ النِّيْرَانِ۔ تیری پناہ آگ کے کپڑوں سے (جو دوزخیوں کو پہنائے جائیں گے)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ تَقْطَعُ الرَّجَاءَ۔ تیری پناہ ان گناہوں سے جو اُمید قطع کر دیتے ہیں (جن کی وجہ سے آدمی کو مغفرت کی اُمید نہیں رہتی)
قَطِيْعَه۔ بغداد کا ایک محلہ جو خلیفہ منصور عباسی نے لوگوں کو آباد کرنے کو دیا تھا۔
خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰدَمَ وَاَقْطَعَهُ الدُّنْيَا قَطِيْعَةً۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا اور دنیا مقطعہ کے طور پر ان کو دی۔
قَطَائِعُ الْمُلُوْكِ كُلُّهَا لِلْاِمَامِ۔ بادشاہوں کی ذاتی جائدادیں (جیسے مقطعہ گاؤں برج قلعے وغیرہ) سب امام کو ملیں گے (یعنی جو مسلمانوں کا امام یعنی سالارِ لشکر ہو)۔
قَطَعَ عَلٰى يَدَيْهِ نَحْوًا مِّنْ اَرْبَعِمِائَةِ اِنْسَانٍ قريب چار سو آدمیوں نے اُن سے بیعت کی (ان کی امامت کے قائل ہوئے)۔
مِقْطَعٌ۔ کاٹنے کا آلہ (جیسے قینچی چھری چاقو وغیرہ)
اَرْضٌ مُنْقَطِعَةٌ۔ وہ زمین جو آبادی سے دُور اور الگ ہو
قُطَّاعُ الطَّرِيْقِ۔ ڈاکو، راہزن لوگ، بٹ مار۔
قَطْفٌ۔ چننا، جمع کرنا، جلدی سے اوچک لیجانا، کوبخارنا
قِطَافٌ اور قُطُوْفٌ۔ دیر میں چلنا یا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر جلدی چلنا۔
تَقْطِيْفٌ بمعنی قَطْفٌ ہے۔
اِقْطَافٌ۔ دیر میں چلنے والے جانور کا مالک ہونا، انگور کے کاٹنے کا وقت آجانا (جیسے اِقْتِطَافٌ) چننا اوچک لیجانا، خلاصہ لینا۔
قُطَافَه۔ جو انگور زمین پر گر جائیں۔
وَكَانَ جَمَلِيْ فِيْهِ قِطَافٌ۔ میرا اونٹ چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر تیز چلتا تھا۔
عَلٰى جَمَلٍ لِّيْ قَطُوْفٍ۔ میں اپنے ایک اونٹ پر سوار تھا جو دیر میں چلتا تھا (صحاح میں ہے قطوف وہ جانور جو

سست چلتا ہو)۔

اِنَّہٗ رَکِبَ عَلٰی فَرَسٍ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ یَقْطِفُ۔ آنحضرتؐ ابو طلحہؓ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے جو سست اور مٹھا تھا۔

اَقْطَفَ الْقَوْمُ دَابَّۃَ اَمِیْرِھِمْ۔ لوگ اپنے سردار کے جانور کی چال چل رہے تھے (اپنے جانوروں کو اس کے جانور کے پیچھے چلا رہے تھے)

کَانَ قَطُوْفًا۔ وہ جانور سست تھا۔

یَجْتَمِعُ النَّفَرُ عَلَی الْقِطْفِ فَیُشْبِعُھُمْ۔ کئی آدمی انگور کے ایک خوشے پر جمع ہوں گے (سب مل کر اس میں سے کھائیں گے وہ سب کا پیٹ بھر دے گا)

قِطْفٌ۔ بہ کسرۂ قاف خوشہ (بعضوں نے بہ فتحۂ قاف روایت کیا ہے۔ اس کی جمع قِطَافٌ اور قُطُوْفٌ ہے)

اَرٰی رُءُوْسًا قَدْ اَیْنَعَتْ وَحَانَ قِطَافُھَا (حجاج ظالم نے کہا) میں چند سر دیکھتا ہوں جو پک گئے ہیں ان کے کاٹنے کا وقت آپہنچا ہے۔

یَقْذِفُوْنَ فِیْہِ مِنَ الْقَطِیْفِ۔ اس میں کٹا ہوا میوہ ڈال رہے ہیں (ایک روایت میں یُذِیْبُوْنَ فِیْہِ مِنَ الْقَطِیْفِ ہے)۔

بِقِطَافٍ مِّنْ قِطَافِھَا۔ اس کے خوشوں میں سے ایک خوشہ۔

اَنْ اٰخُذَ قِطْفًا۔ میں ایک خوشہ لے لوں۔

تَعِسَ عَبْدُ الْقَطِیْفَۃِ۔ چادر کا بندہ تباہ ہوا۔ (قطیفہ وہ کملی جس کا حاشیہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ جو کوئی دنیا کی طمع سے نیک کام کرے یعنی بندۂ شکم اور رکابی مذہب)

جُعِلَ فِیْ قَبْرِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطِیْفَۃٌ حَمْرَاءُ۔ آں حضرتؐ کی قبر شریف میں ایک سرخ چادر بچھائی گئی تھی (وہ چادر آپ کے غلام شقران نے بچھا دی تھی انہوں نے کہا اب مجھ کو یہ اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ اس چادر کو دوسرا کوئی شخص اوڑھے۔ علماء نے کہا ہے کہ یہ امر خاص آں حضرتؐ کے لئے تھا اور دوسرے کسی کے لئے قبر میں کپڑا بچھانا یا تکیہ رکھنا مکروہ ہے)۔

تَحْتَہٗ قَطِیْفَۃٌ فَدَکِیَّۃٌ۔ آپ کے نیچے فدک کی ایک چادر تھی۔

قَطِیْئٌ۔ بصرہ کے عقب میں چند مواضع ہیں۔

قَطْلٌ۔ کاٹنا گردن مارنا۔

تَقْطِیْلٌ۔ کاٹنا۔

تَقَطُّلٌ۔ کٹ جانا۔

قَطْمٌ۔ دانت کاٹنا۔

قَطَمٌ۔ جماع کی خواہش ہونا۔

قَطَامِ۔ ایک عورت کا نام ہے۔

قُطَامِیٌّ۔ باز۔

قَطِیْمَۃٌ۔ بدمزہ دودھ، مٹھی بھر اناج۔

مِقْطَمٌ۔ پنجہ۔

قَطْنٌ۔ جھکنا۔

قُطُوْنٌ۔ اقامت کرنا، رہنا، خدمت کرنا۔

تَقْطِیْنٌ۔ ٹھہرانا، بدبودار ہونا۔

قُطْنٌ یا قُطُنٌ۔ روئی

قَطَنَ عَبْدَ اللّٰہِ دِرْھَمٌ۔ عبد اللہ کو ایک درم (روزانہ) کافی ہے (درم ۵ رکلدار کا ہوتا ہے)

قَالَتْ اُمُّہٗ لَمَّا حَمَلَتْ بِہٖ وَاللّٰہِ مَا وَجَدْتُّہٗ فِیْ قَطَنٍ وَّلَا ثُنَّۃٍ۔ جب حضرت آمنہ کو آں حضرتؐ کا حمل رہا تو وہ کہنے لگیں خدا کی قسم مجھ کو کچھ بوجھ معلوم نہیں ہوا نہ پشت میں نہ پیڑو میں (قطن پیٹھ کا نیچے کا حصہ اور ثنّہ پیٹ کا نیچے کا حصہ)۔

حَتّٰی اٰتِیَ عَارِیَ الْجَانِبِ وَالْقَطَنِ۔ یہاں تک کہ میں سینہ اور پیڑو کھلا ننگا ہو کر آؤں گا (بعضوں نے کہا صحیح قِطَنٌ ہے بہ کسرۂ طا جو جمع ہے قِطْنَۃٌ کی یعنی دونوں

Marfat.com

رانوں کا درمیانی مقام)۔
حَتّٰی کُنْتُ قَطِنَ النَّارِ۔ حضرت سلمان فارسیؓ نے کہا میں آتش پرست تھا اور آگ کی پوجا کیا کرتا تھا یہاں تک کہ آگ کا مجاور بن گیا (یعنی آتش خانہ کا خادم اور متولی، ایک روایت میں قَطَنَ النَّارِ ہے جمع ہے قَاطِنٌ کی یعنی آگ میں رہنے والا۔ یا مفرد ہے بمعنی قَاطِنٌ جیسے فَرَطٌ بمعنی فَارِطٌ ہے)
نَحْنُ قُطَّانُ اللّٰہِ۔ ہم اللہ کے حرم کے رہنے والے ہیں (یعنی مکہ معظمہ کے)
فَاِنِّیْ قَطِیْنُ الْبَیْتِ عِنْدَ الْمَشَاعِرِ۔ میں بیت اللہ کا رہنے والا ہوں حرمت والے مقاموں کے پاس۔
کَانَ یَاْخُذُ مِنَ الْقُطْنِیَّۃِ الْعُشْرَ۔ حضرت عمرؓ دالوں میں سے دسواں حصہ زکوٰۃ کا لیا کرتے تھے، جیسے مونگ، مسور، چنا، لوبیا، ماش وغیرہ سے، ان سب میں سے عشر وصول کرتے)
یَقْطِیْنٌ۔ کدو یا ہر بیل والا درخت یا انجیر یا موز (اور ابو علی بن یقطین اور علی بن یقطین شیعہ راویوں میں سے ہیں)۔
قَطْوٌ۔ دیر میں چلنا بھاری ہو کر۔
قَطَا۔ مشہور پرندہ ہے
تَقَطِّیْ۔ دیر لگانا۔
اِقْطِیْطَاءٌ۔ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر چلنا یا خوشی اور بانکپن کے ساتھ۔
قَطْوَانٌ۔ کوفہ میں ایک مقام کا نام ہے (اسی کی طرف منسوب ہے عَبَاءٌ قَطْوَانِیَّۃٌ قطوان کی عبا)۔
قُطَیٌّ۔ تصغیر ہے قطا کی۔
لَیْسَ قَطًا مِثْلَ قُطَیٍّ۔ (یہ ایک مثل ہے) یعنی چھوٹے بڑے برابر نہیں ہیں۔
ھُوَ اَھْدٰی مِنَ الْقَطَا۔ وہ قطا سے زیادہ رستہ پہچاننے والا ہے (کہتے ہیں یہ پرندہ کوسوں پانی کی تلاش میں نکل جاتا ہے پھر اپنے گھونسلے میں چلا آتا ہے اور اپنے چوزے کو پانی پلاتا ہے)۔
ھُوَ اَصْدَقُ مِنَ الْقَطَا۔ وہ قطا سے زیادہ سچا ہے (قطا وہیں رہتا ہے جہاں پانی اور گھانس ہو، تو اس کی آواز سے عرب لوگ پہچان لیتے ہیں کہ یہاں پانی ہے۔ عرب لوگ اس کو صدوق بھی کہتے ہیں)۔
کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی بْنِ عِمْرَانَ فِیْ ھٰذَا الْوَادِیْ مُحْرِمًا بَیْنَ قَطْوَانِیَّتَیْنِ۔ جیسے میں حضرت موسیٰؑ کو اس میدان میں دیکھ رہا ہوں وہ دو سفید قطوان کی چادروں میں احرام باندھے ہوئے جا رہے تھے (دوسری روایت ہے کہ لبیک پکارتے ہوئے جا رہے ہیں)۔
تَحَارُ فِیْہِ الْقَطَا۔ وہاں قطا حیران رہ جاتا ہے (حالانکہ قطا سب پرندوں سے زیادہ اپنا گھونسلہ پہچانتا ہے اور کوسوں کی مسافت پر جا کر پھر وہاں سے چلا آتا ہے راستہ نہیں بھولتا)۔
مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا کَمَفْحَصِ قَطَاۃٍ۔ جو شخص قطا کے گھونسلے کے برابر مسجد بنائے۔

باب القاف مع العین

قَعْبٌ۔ پیالہ۔ (اس کی جمع اَقْعُبٌ اور قِعَابٌ اور قِعَبَۃٌ ہے)۔
قَعْبُ الْکَلَامِ۔ کلام کی تہہ۔
قَعِیْبٌ۔ عدد کثیر۔
تَقْعِیْبٌ۔ تہ دار کرنا، بات کو حلق سے نکالنا۔
قَاعِبٌ۔ چلانے والا بھیڑیا۔
حَلَبَ فِیْ قَعْبٍ۔ ایک لکڑی کے پیالہ میں دودھ دوہا۔
قَعْبَرِیٌّ۔ بدخلق، بخیل، بے مروت، سخت مزاج۔

Marfat.com

إِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَنْ أَهْلُ النَّارِ قَالَ كُلُّ شَدِيْدٍ قَعْبَرِيٍّ۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ دوزخی کون ہوگا؟ فرمایا ہر ایک بدمزاج قعبری۔ (لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قعبری کسے کہتے ہیں؟ فرمایا جو اپنے بال بچوں عزیزوں دوستوں پر سختی کرتا ہو ہروی نے کہا میں نے ازہری سے قعبری کے معنی پوچھے۔ انھوں نے کہا مجھے معلوم نہیں زمخشری نے کہا شاید یہ عبقری کا قلب ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ عَبْقَرِيٌّ اور ظُلْمٌ عَبْقَرِيٌّ یعنی سخت آدمی اور سخت ظلم اور کلام عرب میں قلب بہت شائع ہے)

قَعْدَةٌ۔ ایک بار بیٹھنا بیٹھنے میں جتنی جگہ لے، اور سرین۔

قُعُوْدٌ اور مَقْعَدٌ۔ بیٹھنا یا کھڑے سے بیٹھ جانا، یا لیٹنے سے اور سجدہ سے بیٹھ جانا۔ بعضوں نے کہا قعود اوپر سے نیچے کی طرف اور جلوس نیچے سے اوپر کی طرف۔

تَقْعِيْدٌ۔ خدمت کرنا خود محنت مزدوری کر کے کسی کو آرام سے بٹھا رکھنا۔

مُقَاعَدَةٌ۔ ساتھ بیٹھنا۔

إِقْعَادٌ۔ کھڑا کرنا، بٹھانا۔

أُقْعِدَ فُلَانٌ۔ وہ معذور ہوگیا (چل پھر نہیں سکتا)

تَقَعُّدٌ۔ کسی کا کام کرنا، دیر لگانا، اور چھوڑ کر بیٹھ جانا۔

إِقْتِعَادٌ۔ رات دن جانور پر سواری کرنا۔

قَاعِدَةُ الْبِلَادِ۔ پائے تخت۔

نَهٰى أَنْ يُقْعَدَ عَلَى الْقَبْرِ۔ قبر پر بیٹھنے یا پاخانہ پھرنے سے منع فرمایا (بعضوں نے کہا اس پر سوگ کر کے برابر بیٹھے رہنے سے منع فرمایا۔ بعضوں نے کہا میت کا احترام اور ادب منظور ہے اس لئے قبر پر بیٹھنے سے منع فرمایا کیونکہ اس میں میت کی تذلیل اور توہین ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آں حضرت ﷺ نے ایک شخص کو قبر پر ٹیکا دیئے دیکھا تو فرمایا صاحب قبر کو ایذا مت دے۔ مجمع البحار میں ہے کہ امام مالک نے قعود سے اس حدیث میں یہ مراد لیا ہے کہ اس پر پاخانہ یا پیشاب کرنا۔ کیونکہ حضرت علی رضؓ سے منقول ہے کہ آپ قبر پر بیٹھتے تھے اور ہمارے اصحاب نے اس کو جس طرح اس پر تکیہ دینے کو حرام رکھا ہے اسی طرح قبر کو گچ سے بنانا بھی ناجائز رکھا ہے)۔

أُتِيَ بِامْرَأَةٍ قَدْ زَنَتْ فَقَالَ مِمَّنْ قَالَتْ مِنَ الْمُقْعَدِ الَّذِيْ فِيْ حَائِطِ سَعْدٍ۔ ایک عورت کو آنحضرت کے پاس لے کر آئے اس نے زنا کرایا تھا۔ آپ نے پوچھا تو نے کس سے زنا کرایا ہے؟ وہ بولی اس اپاہج (معذور) سے جو سعد کے باغ میں رہتا ہے۔

لَا يَمْنَعُهُ ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ أَكِيْلَهُ وَشَرِيْبَهُ وَقَعِيْدَهُ۔ اس کو یہ امر اس کے ساتھ کھانے اور پینے اور بیٹھنے سے نہ روکے۔

إِنَّا مَعْشَرَ النِّسَاءِ مَحْصُوْرَاتٌ مَقْصُوْرَاتٌ قَوَاعِدُ بُيُوْتِكُمْ وَحَوَامِلُ أَوْلَادِكُمْ۔ ہم تو عورتیں ہیں جو روکی گئی ہیں، محلوں میں رکھی گئی ہیں۔ گھروں میں بیٹھنے والیاں تمہاری اولاد کو اٹھانے والیاں (نہایہ میں ہے کہ قواعد اگر قاعد کی جمع ہو تو اس سے مراد بوڑھی عورتیں ہیں۔ اگر قاعدۃ کی جمع ہو تو وہ اسم فاعل ہے قعود سے یعنی بیٹھنے والی)۔

كَيْفَ تَرَوْنَ قَوَاعِدَهَا وَبَوَاسِقَهَا۔ تم لوگ ابر کے نیچے کے چوڑے ٹکڑوں کو اور اوپر کے لمبے لمبے ٹکڑوں کو کیسے دیکھ رہے ہو (ابر کے نیچے کے ٹکڑوں کو قواعد عورتوں سے تشبیہ دی جو ایک مقام میں تھمی رہتی ہیں)

أَبُوْ سُلَيْمَانَ وَرِيْشُ الْمُقْعَدِ وَضَالَةٌ مِثْلُ الْجَحِيْمِ الْمُوْقَدِ۔ میں ابو سلیمان ہوں میرے پاس وہ تیر ہیں جن میں مقعد نے پر لگایا ہے ان کو تراشا ہے اور بیر کی لکڑی ہے جو سلگتے ہوئے جہنم کی طرح ہے۔

Marfat.com

مُقعَد یا مُعقَد۔ ایک شخص کا نام ہے جو تیر سازی میں کمال رکھتا تھا اور بیر کی لکڑی سے تیر بنائے جاتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ میرے پاس جنگ کا عمدہ سامان موجود ہے پھر میں کیوں جنگ نہ کروں۔ بعضوں نے کہا مُقعد گرگٹ کے پٹھے کو کہتے ہیں اس کا پر نہایت عمدہ ہوتا ہے)

مِنَ النَّاسِ مَنْ یُذِلُّہُ الشَّیْطَانُ کَمَا یُذِلُّ الرَّجُلُ قَعُوْدَہٗ۔ بعضے آدمی ایسے ہیں جن کو شیطان اس طرح رام کر لیتا ہے (اپنا تابعدار بنا لیتا ہے) جیسے آدمی اپنی سواری اور بوجھ کے اونٹ کو یا نوجوان اونٹ کو سدھا لیتا ہے (قَعُوْد اونٹ کا پاٹھا پٹھا) جو سواری کے لائق ہو جائے دو برس سے چھ برس تک کا، پھر اس کو جَمَل کہتے ہیں)۔

لَا یَکُوْنُ الرَّجُلُ مُتَّقِیًا حَتّٰی یَکُوْنَ اَذَلَّ مِنْ قَعُوْدٍ کُلٌّ مَنْ اَتٰی عَلَیْہِ اَرْغَاہُ۔ آدمی اس وقت تک متقی اور پرہیزگار نہیں ہوتا جب تک سواری کے اونٹ سے زیادہ نرم اور رام نہ ہو جائے، جو شخص اس پر چڑھ بیٹھے وہ آواز کرنے لگتا ہے (اونٹ کا قاعدہ ہے جب وہ مغلوب اور رام ہو جاتا ہے تو آواز کرتا ہے مطلب یہ ہے کہ تقوے اور پرہیزگاری اس وقت پوری ہوتی ہے جب آدمی غرور اور سرکشی اور شیخی کو بالکل چھوڑ دے اور سواری اور لدو اونٹ کی طرح ہر شخص سے عاجزی اور فروتنی کرے اگر وہ زیادتی کرے تب بھی صبر اور تحمل سے کام لے)

جَاءَ اَعْرَابِیٌّ عَلٰی قَعُوْدٍ۔ ایک گنوار نوجوان نر اونٹ پر سوار ہو کر آیا (اُس کا اونٹ دوڑ میں قصوا سے آگے نکل گیا جو آں حضرتؐ کی سواری کی اونٹنی تھی یہ اَمر صحابہ پر شاق ہوا)۔

اِقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاہِیْمَ۔ انھوں نے بیت اللہ کو حضرت ابراہیم کے پایوں سے کم کر دیا (یعنی چھوٹا کر دیا اور حطیم کو باہر چھوڑ دیا)۔

قَعَدَتْ عَنِ الْمَحِیْضِ۔ حیض سے ناامید ہو گئی ہوں (یعنی بوڑھی ہوں)۔

تَوَضَّأَ عُثْمَانُ بِالْمَقَاعِدِ۔ حضرت عثمانؓ نے مقاعد میں وضو کیا ("مقاعد" وہ دوکانیں جو حضرت عثمان کے گھر کے پاس تھیں۔ بعضوں نے کہا سیڑھیاں، بعضوں نے کہا "مقاعد" مسجد کے پاس ایک مقام تھا۔ جہاں لوگ حاجت یا طہارت کے لئے بیٹھا کرتے تھے)۔

وَھُوَ جَالِسٌ عَلَی الْمَقَاعِدِ۔ وہ مقاعد میں بیٹھے تھے

ذُوالْقَعْدَۃِ۔ مشہور مہینہ ہے (بہ فتحہ قاف اور کسرۂ قاف بھی منقول ہے)۔

فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِیْ اٰدَمَ۔ شیطان آدمیوں کے پاخانوں میں کھیلتا رہتا ہے (وہاں اکثر موجود رہتا ہے، کیونکہ وہاں ذکرِ الٰہی نہیں ہوتا تو لوگوں کا کشفِ ستر کراتا ہے کبھی کپڑا یا بدن نجس کرا دیتا ہے غرض طرح طرح کے فساد کرتا ہے۔ بعضوں نے کہا مقاعد سے آدمیوں کی سرین مُراد ہے، شیطان اس سے کھیلتا ہے)۔

مَقْعَدُہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ۔ بہشت یا دوزخ میں اپنا ٹھکانا۔

لَا یَقْعُدُ اِلَّا بِقَدْرِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ۔ آں حضرتؐ فرض نماز ادا کرنے کے بعد اس جگہ نہیں بیٹھتے، مگر اتنی دیر جتنی دیر میں اللھم انت السلام و منک السلام تبارکت و تعالیت یا ذاالجلال و الاکرام فرماتے (یہ اس نماز میں ہے جس کے بعد سنتیں ہوتی ہیں۔ جیسے ظہر اور مغرب اور عشاء کی نماز۔ کیونکہ دوسری روایت میں آپ کا فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اُسی جگہ بیٹھا رہنا منقول ہے اور عصر اور فجر کے بعد ذکرِ الٰہی مستحب ہے۔)

مترجم کہتا ہے کہ آنحضرتؐ کی اکثر عادت شریفہ یہ تھی کہ فرض ادا کرنے کے بعد اس جگہ سے سرک جاتے اگر

Marfat.com

کچھ ٹھہرتے بھی تو اتنا جتنی دیر میں اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ اخیر تک کہیں اب یہ جو ہمارے زمانہ میں ناواقفوں اور کم علم والوں نے التزام کر لیا ہے کہ فرض پڑھ چکنے کے بعد دیر تک وہیں بیٹھے رہتے ہیں اور لمبی لمبی دعائیں ہاتھ اٹھا کر کیا کرتے ہیں یہ سنت کے موافق نہیں ہے

يُرَدُّ قَعِيدُهُمْ عَلٰى سَرَايَاهُمْ - مجاہدین میں جو لوگ پیچھے بیٹھے ہوں وہ اپنی ٹکڑیوں سے بلائے جائیں گے، (لوٹ کے مال میں ان کو بھی حصہ ملے گا۔ کیونکہ اگرچہ وہ جنگ میں شریک نہ تھے، مگر مجاہدین کے مددگار رہتے)۔

اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ. جب تو نماز میں بیٹھے (یعنی سلام سے پہلے) تو اللہ کی تعریف کر (التحیات پڑھ) پھر مجھ پر درود بھیج پھر اللہ سے دُعا کر، اپنا مطلب مانگ (جو تیرا جی چاہے وہ دُعا کر خواہ دنیا سے متعلق ہو یا دین سے)۔

اِنَّمَا يَقْعُدُ لَكَ وَلِاَصْحَابِكَ وَاَمَّا الْاٰخَرُوْنَ فَقَدْ فَرَغَ مِنْهُمْ - (امام محمد باقرؒ نے زرارہ بن اعین سے فرمایا جو آپ کے اصحاب میں سے تھا) شیطان تیرے اور تیرے یاروں کے لئے رستہ پر بیٹھتا ہے (گمراہ کرنے کے لئے) دوسروں سے تو فارغ ہو چکا۔

اَلْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ مَنْ قَعَدْنَ عَنِ النِّكَاحِ قرآن شریف میں جو القواعد من النساء آیا ہے اس سے مُراد وہ عورتیں ہیں جن کو اب نکاح کی خواہش نہیں (کیونکہ بوڑھی ہو گئیں، اب ان کو کوئی پسند نہیں کرتا)۔

مَا مِنْ قَلْبٍ اِلَّا وَلَهٗ اُذُنَانِ عَلٰى اِحْدٰهُمَا مَلَكٌ مُرْشِدٌ وَعَلَى الْاُخْرٰى شَيْطَانٌ مُفْتِنٌ هٰذَا يَاْمُرُهٗ وَهٰذَا يَزْجُرُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ. یہ جو اللہ تعالٰے نے فرمایا داہنے اور بائیں ایک ایک بیٹھا ہوا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر دل میں دو کان ہیں ایک کان پر تو ایک فرشتہ ہے جو اچھا رستہ بتلاتا ہے دوسرے کان پر ایک شیطان ہے جو بہکاتا ہے۔ شیطان کہتا ہے یہ بُرا کام کر ڈال۔ فرشتہ اس کو ڈانٹتا ہے منع کرتا ہے (کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے)۔

قَعِيْدُ الْقَبْرِ مُنْكَرٌ وَّنَكِيْرٌ - قبر میں ساتھ بیٹھنے والے منکر اور نکیر دو فرشتے ہیں (جو ہر آدمی سے سوالات کرتے ہیں)

اِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ يُقْعِدَانِهٖ. جب مُردہ قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ دونوں فرشتے (منکر و نکیر) اس کو بٹھاتے ہیں (یعنی حقیقتاً بٹھاتے ہیں تاویل کی ضرورت نہیں یا اس مُردے کو برزخ میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کو بٹھایا گیا، گو دوسرے دُنیا میں رہنے والوں کو اس کا بیٹھنا معلوم نہ ہو۔ بعضوں نے کہا بٹھانے سے یہ مُراد ہے کہ اس کو ہوشیار کرتے ہیں۔ اب جو شخص پانی میں ڈوب جائے یا آگ میں جل جائے یا جانور کے پیٹ میں چلا جائے، اس کی قبر وہیں ہے جہاں اس کے جسم کے اجزاء ہوں)۔

اَرْهِفْ شَفْرَتَهٗ حَتّٰى قَعَدَتْ كَاَنَّهَا حَرْبَةٌ. چھری کو اتنا تیز کیا کہ وہ ایک ہتھیار کی طرح ہو گئی (قَعَدَتْ بمعنی صَارَتْ ہے اور کبھی صَارَ بھی بمعنی قَعَدَ آتا ہے)

اَلْحَائِضُ تَقْعُدُ عَنِ الصَّلٰوةِ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا - حیض والی عورت حیض کے دنوں میں نماز سے بیٹھ رہے، (نماز روزہ نہ کرے)۔

يَجُوْزُ الْمُقْعَدُ فِي الْعِتَاقِ - لنجا معذور بردہ آزاد کرنا کافی ہے یعنی کفارہ میں۔

قَاعِدَةٌ. قانون، امرکلی، رسم و رواج۔

قَعْرٌ - تہہ تک اُترنا کسی ظرف کا سب پانی پی جانا یا سب کھانا کھا لینا، پچھاڑنا، جڑ سے کاٹنا۔

تَقَعُّرٌ. گہرا ہونا۔

تَقْعِيْرٌ. گہرا کرنا، حلق سے حروف نکالنا، چیخنا۔

اِقْعَادٌ. گہرا کرنا۔

Marfat.com

تَقَعُّرٌ۔ گہرا ہونا۔
اِنْقِعَارٌ۔ جڑ سے نکل جانا، گر جانا۔
قَعْرٌ۔ تھل، بیڑا، تہہ۔
قَعَرٌ۔ عقل۔
اِنَّ رَجُلًا اِنْقَعَرَ عَنْ مَالٍ لَّهُ۔ ایک شخص اپنا مال چھوڑ کر مرا (ایک روایت میں تَقَعَّرَ ہے معنی وہی ہیں)۔
اِنَّ عُمَرَ لَقِیَ شَیْطَانًا فَصَارَعَهُ فَقَعَرَهُ۔ حضرت عمرؓ ایک شیطان سے بھڑ گئے، اس سے کشتی کی اس کو پچھاڑ دیا۔
مِنْ قَعْرَةِ عَدَنٍ۔ عدن کے انتہائی مقام سے۔
فَاَتَاهُ اَبُوْبَکْرٍ بِصَخْرَةٍ مُنْقَعِرَةٍ فَحَلَبَ فِیْهَا ابوبکر صدیقؓ ایک گڑھے دار پتھر لے کر آئے اس میں دودھ دوہا (بعضوں نے کہا صحیح مُتَقَعِّرَةٍ ہے یعنی جوفدار)
وَلَا بَحْرٌ مَا فِیْ قَعْرِهٖ۔ نہ سمندر جو اس کی تہہ میں ہے۔
جَلَسَ فِیْ قَعْرِ بَیْتِهٖ۔ ہمیشہ اپنے گھر میں رہنے لگا
مَا فِیْ هٰذَا الْقَعْرِ مِثْلُهٗ۔ اس شہر میں اس جیسا کوئی نہیں ہے۔
قَعْبٌ مِقْعَارٌ۔ زیادہ گہرا بڑا پیالہ۔
اَلْقَعْقُوْرُ۔ گہرا کنواں۔
قَعَسٌ۔ سینہ باہر نکلنا اور پشت اندر گھس جانا (اس کی ضد حَدَبٌ ہے یعنی کبڑا پن)۔
اِقْعَاسٌ۔ مالدار ہونا۔
تَقَاعُسٌ۔ پیچھے ہٹنا (جیسے اِقْعِنْسَاسٌ ہے)۔
اَقْعَسُ۔ پائدار، مضبوط، لمبی رات، سر اور گردن جھکا ہوا اونٹ۔
اَقْعَسَانِ۔ ضمضم کے دونوں بیٹے۔ ایک کا نام "اقعس" تھا ایک کا ہبیرہ (یہ تغلیب ہے جیسے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو عُمَرَیْن کہتے ہیں)۔

اِنَّهٗ مَدَّ یَدَهٗ اِلٰی حُذَیْفَةَ فَتَقَاعَسَ عَنْهُ یا تَقَعَّسَ عَنْهُ۔ آں حضرتؐ نے اپنا ہاتھ حذیفہ کی طرف بڑھایا (اُن سے بیعت لینے کو) انہوں نے ہاتھ پیچھے ہٹا لیا
فَتَقَاعَسْتُ اَنْ تَقَعَ فِیْهَا۔ وہ اس خندق میں کرنے سے پیچھے ہٹی۔
حَتّٰی تَاْتِیْ فَتَیَاتٍ قُعْسًا۔ تو ایسی جوان عورتوں کو پائے گا جن کے سینے اُبھرے ہوں گے (یہ جمع ہے قَعْسَاءُ کی۔ یعنی وہ عورت جس کا سینہ نکلا ہوا ہو)۔
اَبْغَضُ صِبْیَانِنَا اِلَیْنَا الْاُقَیْعِسُ الذَّکَرِ سب میں ناپسند بچوں میں ہم کو وہ بچہ ہوتا ہے جس کا ذکر باہر نکلا ہو۔
لَا یَنْبَغِیْ لِلَّذِیْ یُدْعٰی اِلٰی شَهَادَةٍ اَنْ یَتَقَاعَسَ عَنْهَا۔ جو شخص گواہی دینے کے لئے بلایا جائے اس کو پیچھے ہٹنا نہیں چاہیے (بلکہ گواہی ادا کرنی چاہیے)
قَعْصٌ۔ ایسا مارنا کہ اسی جگہ مر جائے (فوراً مر جائے دیر
قُعِصَتِ الشَّاةُ۔ بکری کو قعاص کی بیماری ہوئی (وہ ایک بیماری ہے جس سے بکری فوراً ہلاک ہو جاتی ہے یہ بیماری سینہ میں ہوتی ہے اور گردن کو توڑ دیتی ہے)
مَنْ قُتِلَ قَعْصًا فَقَدِ اسْتَوْجَبَ الْمَاٰبَ۔ جو شخص فوراً قتل کیا جائے (اس پر ایسی ضرب پڑے کہ فوراً اسی مقام میں ہلاک ہو جائے) تو اس نے اچھا ٹھکانا لازم کر لیا (آخرت میں اس کی بازگشت عمدہ ہوگی)۔
کَانَ یَقْعَصُ الْخَیْلَ بِالرُّمْحِ قَعْصًا یَوْمَ الْجَمَلِ۔ حضرت زبیرؓ جنگ جمل میں گھوڑوں کو برچھ مار کر اسی جگہ گرا دیتے (مار ڈالتے)۔
اَقْعَصَ ابْنَا عَفْرَاءَ اَبَا جَهْلٍ۔ عفراء کے دو بیٹے (معاذ اور معوذ) نے ابوجہل کو وہیں مار کر گرا دیا۔
مَوْتَانٌ کَقُعَاصِ الْغَنَمِ۔ (قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ) لوگوں میں ایسی موت پڑے گی جیسے بکریوں

Marfat.com

میں قعاص کی بیماری آتی ہے (یہ ہزاروں لاکھوں مرنا شروع
ہوں گے۔ جیسے قعاص کی بیماری میں شاذ و نادر کوئی بکری
بچ رہتی ہے سب ہی مرجاتی ہیں وہ بھی جلدی جلدی)۔
اَللّٰهُمَّ اقْعِصِ الزُّبَيْرَ بِشَرِّ قِتْلَةٍ۔ یا اللہ زبیر کو
بری طرح فوراً قتل کرادے (یہ حدیث امامیہ نے روایت
کی ہے اور مجھ کو تو صحیح معلوم نہیں ہوتی کیونکہ آں حضرتؐ
تو زبیرؓ کو بہت چاہتے تھے اپنا حواری فرماتے تھے وہ آپ
کے اور خود حضرت علیؓ کے پھوپی زاد بھائی تھے اور خود
حضرت علیؓ نے زبیرؓ کے قاتل سے فرمایا کہ تو دوزخی
ہے اور حضرت زبیر جنگِ جمل سے اس وقت لوٹ گئے جب
حضرت علیؓ نے ان کو آں حضرتؐ کی حدیث یاد دلائی کہ
تم ایک دن علی سے لڑوگے۔ اس کے بعد ابن جرموز نے
ان کو غفلت میں سوتا پاکر شہید کیا رضی اللہ عنہ وغفرلہ)
مَنْ مَاتَ قَعْصًا۔ جو شخص کسی مار سے فوراً مر جائے۔
مِقْعَصٌ اور مِقْعَاصٌ۔ شیر جو فوراً آدمی کو مار ڈالے
مَقْعُوْصٌ۔ جس کو قعاص کی بیماری ہو
اَلْقَعُوْصُ۔ وہ بکری جو دودھنے والے کو مارے اور
دودھنے نہ دے۔
قَعْطٌ۔ نامرد ہونا، بزدل ہونا، زور سے چیخنا، سوکھ
جانا، ہانک دینا، پچھاڑنا، زور سے جانور کو ہانکنا، باندھنا
غصہ ہونا، کھولنا، تنگ کرنا، ذلیل ہونا۔
تَقْعِيْطٌ۔ زور سے ہانکنا، فحش بکنا، تنگ کرنا۔
اِقْعَاطٌ۔ زور سے چیخنا، الگ ہو جانا، ذلیل کرنا،
فحش بکنا۔
اِقْتِعَاطٌ۔ عمامہ باندھنا اور اس کو ٹھڈی کے نیچے
نہ پھرانا (اگر ٹھڈی کے تلے لیجائے تو اس کو تلحی کہتے ہیں)
مِقْعَطٌ یا مِقْعَطَةٌ۔ پگڑی، عمامہ۔
نَهٰی عَنِ الْاِقْتِعَاطِ وَاَمَرَ بِالتَّلَحِّيْ۔ آنحضرتؐ
نے اقتعاط سے منع فرمایا اور تلحی کا حکم دیا (ان کی تفسیر اوپر
گزر چکی۔ دوسری روایت میں ہے کہ اقتعاط شیطان کا
عمامہ ہے (ہمارے زمانہ میں اکثر لوگ اقتعاط کیا کرتے
ہیں اور اس حدیث سے غافل ہیں۔ سنت یہ ہے کہ عمامہ کا
ایک پھیر ٹھڈی کے تلے سے لیجائے)۔
قَعْقَعَةٌ۔ آواز کرنا، خصوصاً ہتھیاروں کی کھڑکھڑاہٹ،
ہانکنا، گھمانا، چلدینا، کوچ کرنا۔
تَقَعْقُعٌ۔ اضطراب، حرکت، آواز کے ساتھ
کوچ کرنا۔
قَعْقَاعُ بْنُ شَوْرٍ۔ ایک شخص کا نام تھا جو بہت
خوش صحبت یار باش تھا۔
قُعَيْقِعَانُ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے (یہ پہاڑ مکہ میں
ہے جبل ابوقبیس کے سامنے۔ قبیلہ جرہم جب وہاں لڑے
تھے تو ان کے ہتھیاروں کی کھڑکھڑاہٹ وہاں ہوتی تھی)
اٰخُذُ بِحَلْقَةِ الْجَنَّةِ فَاُقَعْقِعُهَا۔ میں بہشت کے
دروازہ کا کڑہ پکڑ کر ہلاؤں گا (کھٹکھٹاؤں گا دروازہ
کھلوانے کو)۔
شَرُّ النِّسَاءِ السَّلْفَعَةُ الَّتِيْ تُسْمَعُ
لِاَسْنَانِهَا قَعْقَعَةٌ۔ بدترین عورت وہ ہے جو مردوں
پر دلیر ہو (ان سے شرم و حیا نہ کرے زبان دراز ہو) اور
اور اس کے دانتوں کی آواز سنائی دے۔
فَقَعْقَعُوْا اِلَيْكَ السِّلَاحَ فَطَارَ سِلَاحُكَ۔
انہوں نے اپنے ہتھیاروں کی کھڑکھڑاہٹ سنائی تو تمہارے
ہتھیار اڑ گئے۔
قَعَاقِعُ۔ ہتھیاروں کی آوازیں اور بجلی کے کڑاکے
اِذْ سَمِعْتُ قَعْقَعَةَ السِّلَاحِ۔ یکایک میں نے
ہتھیاروں کے کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنی۔
فَجِيْءَ بِالصَّبِيِّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ۔ اس بچہ کو
لے کر آئے اس کا دم نکل رہا تھا (غرغرا نہ جاری تھا) بہت
لَوْلَا قَعْقَعَةُ الْبُرُدِ۔ اگر قاصدوں کی کھڑکھڑ

Marfat.com

نہ ہوتی۔
مَنْ يَجْتَمِعُ تَتَقَعْقَعُ عُمُدُهٗ۔ جہاں طاپ ہوگا وہاں ایک دن پھوٹ بھی ہوگی جہاں شمار بہت ہوگا وہاں ایک دن کمی بھی ہوگی (یہ ایک مثل ہے یعنی ہر کمالے را زوالے)
مَا يُقَعْقَعُ لَهٗ بِالشِّنَانِ۔ وہ برچھے سے نہیں گھبراتا (یعنی دنیا کے حوادث سے پریشان نہیں ہوتا)۔
طَرِيْقٌ قَعْقَاعٌ۔ دشوار گزار راستہ۔
قَعْقَعٌ۔ ایک پرندہ ہے لمبی چونچ کا۔
قَيْنُقَاعٌ۔ ایک قبیلہ تھا مدینہ کے یہودیوں کا۔
شِعَارُنَا يَوْمَ قَيْنُقَاعَ يَا رَبَّنَا لَا نَغْلِبَنَّكَ بنی قینقاع کی جنگ میں ہمارا اشعار یا ربنا لا نغلبنک تھا)
قَعْنَبٌ۔ لومڑی۔
قُعْنُبٌ۔ ٹیڑھی ناک۔
قَعْنَبَةٌ۔ ناک کی کجی۔
اَقْبَلْتُ مُجْرَمِزًّا حَتّٰى اقْعَنْبَيْتُ بَيْنَ يَدَيِ الْحَسَنِ۔ میں ہاتھ پاؤں سمیٹے ہوئے آیا اور حسن بصریؒ کے سامنے بیٹھ گیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر۔
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ۔ حدیث کے مشہور امام ہیں۔
قَعْوٌ۔ نر کا کودنا مادہ پر (جیسے قَعْوٌ ہے)
قَعًا۔ ناک کا بانسہ ذرا اٹھا ہونا۔
اِقْعَاءٌ۔ ٹیکا دیکر بیٹھنا یا سرین کے بل بیٹھنا رانوں کو اٹھا کر جیسے کتا بیٹھتا ہے (مجمع البحار میں ہے کہ اِقْعَاء نماز میں یہ ہے کہ آدمی اپنے چوتڑ زمین پر لگادے اور رانوں اور پنڈلیوں کو کھڑا کرے اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھے کتے کی طرح۔ بعضوں نے کہا: اِقْعَاء یہ ہے کہ دونوں سجدوں کے درمیان چوتڑ اپنی ایڑیوں پر رکھے، پہلے قسم کا اقعاء نماز میں منع ہے بلکہ اس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے اور دوسری قسم کا اقعاء جائز اور صحابہ سے ثابت ہے)۔
نَهٰى عَنِ الْاِقْعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ یا نَهٰى اَنْ يُّقْعِيَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ۔ نماز میں اقعاء سے منع فرمایا
اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَكَلَ مُقْعِيًا۔ آں حضرتؐ نے اِقعاء کر کے کھانا کھایا (یعنی اکڑوں بیٹھ کر جیسے کوئی جلدی کی حالت میں کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آپ چارزانو بیٹھ کر آرام کے ساتھ کھانا نہیں کھاتے تھے، جیسے دنیادار پرخواروں کی عادت ہے بلکہ اکڑوں بیٹھ کر جلدی سے کچھ کھالیتے اور باقی وقت عبادت اور ذکرِ الٰہی اور مہماتِ دین میں صرف کرتے)۔
هِيَ السُّنَّةُ۔ اقعاء تو سنت ہے (یہاں وہی اقعاء مراد ہے کہ آدمی دونوں سجدوں کے درمیان اپنی سُرین ایڑیوں پر رکھ کر بیٹھے یہ جائز ہے اور منع وہ اِقعاء ہے جو پہلی قسم کا اوپر گزر چکا (یعنی کتے کی نشست)۔
لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔ دونوں سجدوں کے درمیان اِقعاء مت کر۔
يُؤْخَذُ التَّمْرُ فَيُنْقٰى وَيُلْقٰى عَلَيْهِ الْقَعْوَةُ۔ نبیذ اِس طرح بنائی جاتی ہے کہ کھجور کو صاف کر کے بھگوئیں اس پر دازی ڈالیں (جو ایک دانہ ہے بصرہ سے آتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ دَاذِيْ کھجور کا ثفل ہے)

بابُ القاف مع الفاء

قَفْأٌ۔ پانی برس کر زمین کی پیداوار خراب ہوجانا۔
قَفْحٌ۔ ناپسند کرنا باز آنا۔
قَفْخٌ۔ مارنا۔
قُفَاخٌ۔ خوش خلق، چالاک عورت۔
قَفِيْخَةٌ۔ ایک قسم کا کھانا جو کھجور اور چربی سے بنتا ہے۔
قَفْدٌ۔ کام کرنا، ہتھیلی سے چپت لگانا۔

Marfat.com

قَفَدٌ۔ اقفد ہونا۔

اَقْفَدُ۔ جس کی گردن لٹکی ہوئی ہو یا موٹی ہو، اور جو انگلیوں کی نوکوں پر چلے اس کی ایڑیاں زمین سے نہ لگیں۔

قَفَدَنِیْ قَفْدَۃً۔ پیچھے سے ایک چپت مجھ کو لگایا ہتھیلی پھیلا کر۔

قَفَدَانٌ۔ عطار کا تھیلا۔

قَفْرٌ۔ پیروی کرنا، پیچھے جانا۔

قَفَرٌ۔ کم ہونا، دبلا ہونا۔

تَقْفِیْرٌ۔ جمع کرنا۔

اِقْفَارٌ۔ پانی اور گھاس اور آدمیوں سے خالی ہونا، بھوکا ہونا، سالن نہ ہونا۔

قَفْرٌ۔ خالی، نہ آباد۔

تَقَفُّرٌ اور اِقْتِفَارٌ۔ پیروی کرنا، پیچھے جانا، کھوس لینا۔

مَا اَقْفَرَ بَیْتٌ فِیْہِ خَلٌّ۔ جس گھر میں سرکہ موجود ہے وہ سالن سے خالی نہیں ہے (کیونکہ سرکا ایک عمدہ سالن ہے روٹی اس سے لگا کر کھا سکتے ہیں)۔

قَفَارٌ۔ روکھا کھانا یعنی بغیر سالن کے۔

اَقْفَرَ الرَّجُلُ۔ اس نے روکھی روٹی کھائی۔

قِفَارٌ۔ جمع ہے قَفْرٌ کی یعنی وہ مقامات جہاں نہ پانی ہو نہ چارہ نہ آبادی۔

مَا اَقْفَرَ بَیْتٌ مِنْ اُدْمٍ فِیْہِ خَلٌّ۔ جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں ہے۔

اَرْضٌ قَفْرٌ۔ وہ زمین جہاں نہ پانی ہو نہ گھاس نہ درخت۔

فَاِنِّیْ لَمَّا اٰتِھِمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَّ اَحْسِبُھُمْ مُقْفِرِیْنَ۔ میں تین دن سے ان کے پاس نہیں آیا میں سمجھتا ہوں ان کے پاس کھانے کو کچھ نہ ہوگا۔

کَاَنَّکَ مُقْفِرٌ۔ ایک گنوار نے حضرت عمرؓ کے ساتھ کھانا کھایا۔ آپ نے اس سے فرمایا شاید تجھ کو کچھ میسر نہیں (تو فاقہ مست ہے)۔

سُئِلَ عَمَّنْ یَرْمِی الصَّیْدَ فَیَقْتَفِرُ اَثَرَہٗ۔ ایک شخص جانور کو تیر مارے (وہ بھاگ جائے) یہ اس کے پیچھے لگے (اس کو ڈھونڈنے کو)۔

ظَھَرَ قِبَلَنَا اُنَاسٌ یَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ یا یَقْتَفِرُوْنَ الْعِلْمَ۔ ہماری طرف کچھ لوگ ایسے نکلے ہیں جو علم کے پیچھے لگ گئے ہیں (ہر بات کو کھود کھود کر پوچھتے ہیں، اس کی حقیقت دریافت کرتے ہیں۔ ایک روایت میں یَتَقَعَّرُوْنَ)

اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانُوْا یَجِدُوْنَ مُحَمَّدًا مَنْعُوْتًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرَاۃِ وَاِنَّہٗ یَخْرُجُ مِنْ بَعْضِ ھٰذِہِ الْقُرَی الْعَرَبِیَّۃِ۔ بنی اسرائیل لوگ آنحضرت کے صفات توراۃ شریف میں اپنے پاس پاتے تھے اور یہ بھی ان میں تھا کہ آں حضرت عرب کی ایک بستی سے نکلیں گے۔

لَا یَسْجُدُ عَلَی الْقَفْرِ۔ تفر پر سجدہ نہ کرے (قعنر سے یہاں مراد خراب قسم کا قیر ہے یعنی ڈامر تار کول بعضوں نے کہا قعنر ایک روغن ہے اس کی بو ڈامر کی طرح ہوتی ہے)

قَفْزٌ۔ کودنا، مرجانا۔

تَقْفِیْزٌ۔ گدانا۔

تَقَفُّزٌ۔ نقش کرنا۔

تَقَافُزٌ۔ باہم کودنا۔

لَا تَتَنَقَّبُ الْمُحْرِمَۃُ وَلَا تَلْبَسُ قُفَّازًا۔ احرام والی عورت منہ پر نقاب نہ ڈالے (بلکہ منہ کھلا رہنے دے یا منہ پر پنکھا وغیرہ رکھ کر کپڑا منہ سے الگ رکھے) اور دستانے نہ پہنے

قُفَّاز۔ دستانہ جو عورت ہاتھ میں پہنتی ہے اس سے انگلیاں اور کف دست اور کلائیاں چھپی رہتی ہیں سردی سے بچنے کے لئے یا ہاتھ کی لطافت اور نرمی باقی رکھنے کے لئے

Marfat.com

بعضوں نے کہا اس کے اندر رُوئی بھری ہوتی ہے۔ بعضوں نے کہا وہ ایک قسم کا زیور ہے جو عورتیں ہاتھوں میں پہنتی ہیں۔

لَا تَنْتَقِبُ وَلَا تَتَبَرْقَعُ وَلَا تَقَفَّزُ۔ احرام والی عورت نہ منہ پر نقاب ڈالے نہ برقع نہ دستانے پہنے (ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ عورت کا منہ اور دونوں ہاتھوں کے پہنچے پر ستر نہیں ہیں۔ اس پر تمام فقہاء کا بھی اتفاق ہے)۔

اِنَّهٗ كَرِهَ لِلْمُحْرِمَةِ لُبْسَ الْقُفَّازَيْنِ۔ عبداللہ بن عمرؓ نے احرام والی عورت کے لئے دستانے پہننا مکروہ رکھا۔

اِنَّهَا رَخَّصَتْ لَهَا فِيْ لُبْسِ الْقُفَّازَيْنِ۔ انھوں نے اس کو دستانے پہننے کی اجازت دی۔

نَهٰى عَنْ قَفِيْزِ الطَّحَّانِ۔ آں حضرتؐ نے آٹا پیسنے والے کے قفیز سے منع فرمایا (قفیز ایک پیمانہ ہے آٹھ مکوک کا، حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آٹا پیسنے کی اُجرت علیحدہ دینی چاہئے اور اس طرح پر آٹا پسوانا کہ پیسنے والا اس میں سے کسی قدر آٹا اپنی اُجرت میں نکال لے یہ منع ہے۔ کیونکہ اس میں نزاع کا احتمال ہے)۔

تَقَفَّزَتْ يَدَاهُ بِالْحِنَّاءِ۔ مہندی سے اُس کے دونوں ہاتھوں پر نقش کیا تھا۔

فَتَقَفَّزَ فَاَصَابَ ثَوْبَ يُوْنُسَ۔ وہ کود کر یونسؑ کے کپڑے پر لگا۔

اَنْتَ وَالْاَحْوَلُ قُفَّازَانِ۔ تو اور احول گویا دو دستانے ہیں (اس طرح ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، مشابہ ہیں)۔

اَسْعَيْنَا قَفَزًا۔ کود پھاند کر ہم کو ستاتا پھر جب آں حضرتؐ گھر میں تشریف لاتے تو آپ کو دیکھ کر خاموش بیٹھ جاتا (یعنی غپ چپ سکون اور وقار کے ساتھ)

قَفْسٌ یا قُفُوْسٌ۔ مر جانا، ہاتھ پاؤں باندھ دینا، بال پکڑنا، غصہ سے چھین لینا۔

قُفَاسٌ۔ اینٹھنا

تَقَفُّسٌ اور تَقَافُسٌ۔ کود کر ایک دوسرے کے بال پکڑ لینا

قَفَاسٌ اور قَفْسَاءُ۔ خراب عورت اور معدہ اور شکم۔

قُفْسٌ۔ ایک قبیلہ ہے کرمان میں۔

بُيُوْتُ الْقَافِسَةِ۔ کمینوں کے گھر۔

قَفْشٌ۔ بہت کھانا، بہت جماع کرنا، جلدی دُودھ دُوہ لینا جمع کرنا، مارنا۔

اِنْقِفَاشٌ۔ سمٹ جانا۔

قَفْشٌ۔ چھوٹا موزہ یا جوتہ (یہ معرب ہے کفش کا)

قَفْشٌ۔ چور۔

اِنَّهٗ لَمْ يُخَلِّفْ اِلَّا قَفْشَيْنِ وَمِخْذَفَةً۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کوئی اسباب نہیں چھوڑا مگر ایک جوڑا کفش کا اور ایک گوپھن (جس سے ڈھیلہ یا پتھر پھینک کر مارتے ہیں۔ بس یہی دو چیزیں آپ کی دنیا میں رہیں۔ آپ نے بالکل فقیرانہ زندگی بسر کی یہاں تک کہ تکیہ بھی نہیں رکھا۔ کوئی پتھر سرہانے رکھ کر سو جاتے)

قَفْصٌ۔ ہاتھ پاؤں باندھ دینا، نزدیک نزدیک رکھنا، دکھ دینا، چڑھ جانا، بلند ہونا۔

تَقَفُّصٌ۔ ہلکا ہونا، نشاط کے ساتھ اکڑ جانا، حلق میں گرمی پیٹ میں ترشی ہونا۔

اِقْفَاصٌ۔ پنجرے والا ہونا۔

تَقَفُّصٌ۔ جمع ہونا۔

تَقَافُصٌ۔ ایک میں ایک گھس جانا۔

قَفَصٌ۔ پنجرہ جس میں پرندہ رکھا جاتا ہے (اس کی جمع اَقْفَاصٌ ہے)۔

وَاَنْ تَعْلُوا التُّحُوْتُ الْوُعُوْلَ قِيْلَ مَا التُّحُوْتُ قَالَ بُيُوْتُ الْقَافِصَةِ يُرْفَعُوْنَ فَوْقَ صَالِحِيْهِمْ (قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے) کہ نیچے والے اوپر ہو جائیں گے (یعنی کم ذات اور کمینے لوگ اشراف لوگوں سے بڑھ کر اونچے گھر بنائیں گے)۔

Marfat.com

حَجَجْتُ فَلَقِيَنِي رَجُلٌ مُقْفِصٌ ظَبْيًا فَاتَّبَعْتُهُ فَذَبَحْتُهُ وَ اَنَا نَاسٍ لِاِحْرَامِي. میں حج کے لئے گیا راستہ میں ایک شخص ملا جس نے ہرن کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے تھے، میں اس کے پیچھے لگا اور ہرن کو ذبح کر ڈالا مجھ کو احرام کا خیال ہی نہ رہا۔

قَفِصٌ۔ منقبض، سمٹا ہوا۔

اِلَّا هٰذِهِ الْاَقْفَاصُ۔ مگر یہ پنجرے۔

اَلْجِسْمُ قَفَصُ الرُّوْحِ۔ جسم کیا ہے رُوح کا پنجرہ ہے (جہاں آدمی مرا تو رُوح کا پرندہ پنجرے سے نکل بھاگا)۔

قَفْطٌ۔ جمع کرنا، جفتی کرنا، بدلہ کرنا۔

تَقَافُطٌ۔ اقتفاط میں ایک دوسرے کی مدد کرنا۔

اِقْتِفَاطٌ۔ مادہ کا نر سے اپنا پچھلا حصہ بدن کا ملا دینا۔ (جیسے اِقْفِطَاطٌ ہے)

رَجُلٌ قَفَطِيٌّ۔ بہت نکاح کرنے والا مرد (قَيْفَطٌ کے بھی یہی معنی ہیں)۔

شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مِلْحَةٌ بَحْيَا قَفْطَى۔ یہ بخار کا منتر ہے اس کے معنی معلوم نہیں ہیں جیسے کتاب الشین میں گزر چکا۔

قَفْعٌ۔ مقفعہ سے مارنا (مقفعہ وہ لکڑی جس سے انگلیوں پر مار لگاتے ہیں) روکنا۔

قَفَعٌ۔ تنگی، درماندگی۔

قَفْعٌ۔ لکڑی کی ڈھال، جس کی آڑ کر کے لوگ قلعوں کے پاس جاتے ہیں، ان کی دیواروں میں سوراخ کرنے کو، یا گرانے کو۔

قَفْعَةٌ۔ بٹی ٹوکری جس میں کھجور وغیرہ رکھتے ہیں اوپر سے اس کا منہ تنگ ہوتا ہے اور نیچے سے کشادہ زنبیل کی طرح۔

وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدَ نَامِنْهُ قَفْعَةً اَوْ قَفْعَتَيْنِ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) کاش میرے پاس ٹڈیوں کا ایک تھیلہ یا دو تھیلے ہوتے۔

اِنَّ غُلَامًا مَرَّبِهٖ فَعَبَثَ بِهٖ فَتَنَاوَلَهُ الْقَاسِمُ فَقَفَعَهُ قَفْعَةً شَدِيْدَةً۔ ایک لڑکا قاسم بن مخیمرہ کے پاس سے گزرا اس نے ان کو چھیڑا، قاسم نے اس کو پکڑ لیا اور ایک سخت مار لگائی۔

قَفَعَهُ عَمَّا اَرَادَ۔ اس نے جو قصد کیا اس سے اس کو روک دیا۔

اِبْنُ مُقَفَّعٍ۔ ایک دہریہ شخص تھا جیسے ابن ابی العوجا اس کے باپ کی انگلیاں پیچھے کی طرف ٹیڑھی ہو گئی تھیں اس لئے وہ "مقفع" کہلاتا تھا۔ یہ فارسی النسل ہے۔ مشہور عربی ادیب ہے، پہلوی زبان سے عربی میں کلیلہ ودمنہ کا ترجمہ کیا۔ ایک دسویں صدی عیسوی کے مصری اسقف کا نام بھی یہی ہے۔

اِقْفِعْلَالٌ۔ منقبض ہو جانا، اینٹھ جانا۔

يَدٌ مُقْفَعِلَّةٌ۔ سکڑا ہوا ہاتھ اینٹھا ہوا۔

قَفٌّ۔ خشک، سوکھا۔

قُفُوْفٌ۔ سوکھنا، خشک ہو جانا۔

قَفَّ الشَّعْرُ۔ بال ڈر کے مارے کھڑے ہو گئے۔

قُفٌّ۔ بلند زمین (اسی سے کنویں کی مینڈ کو قُفُّ الْبِئْرِ کہتے ہیں کیونکہ وہ بلند ہوتی ہے یا خشک ہوتی ہے)۔

قُفٌّ۔ ایک وادی کا بھی نام ہے مدینہ میں۔

دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰى رَاْسِ الْبِئْرِ وَقَدْ تَوَسَّطَ قُفَّهَا۔ میں آپ کے پاس پہنچا دیکھا تو آپ کنویں کی مینڈ پر بیٹھے ہیں اس کو بیچ میں کر لیا ہے۔

اِقْفَافٌ۔ انڈے موقوف ہو جانا، مرغی کا کڑک ہو جانا آنکھوں سے آنسو نہ نکلنا۔

اِسْتِقْفَافٌ۔ اینٹھ جانا، مل جانا، سکڑ جانا۔

اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ اَنْ تَنْزِلَ وَادِيًا فَتَدَعَ اَوَّلَهٗ يَرِفُّ وَاٰخِرَهٗ يَقِفُّ۔ میں تجھ کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں کہ تو ایسی وادی (میدان) میں جا کر اترے جس کا

شروع حصہ تو سرسبز اور آخری حصہ خشک اور سوکھا۔

فَاَصْبَحْتُ مِنْهُ عُوْدًا وَقَدْ قَفَّ جِلْدِیْ۔ میں صبح کو سہمی ہوئی (ڈری ہوئی) اٹھی، میری کھال ڈر کے مارے سوکھ گئی تھی یا میرے رونئیں کھڑے ہو گئے تھے۔

لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَیْءٍ قَفَّ لَهٗ شَعْرِیْ۔ تو نے ایسی بات کہی جس کو سنکر میرے رونئیں کھڑے ہو گئے۔

ضَعِیْ قُفَّتَكِ۔ اپنی زنبیل (ٹوکری) تو رکھدے۔

یَاْتُوْنَنِیْ فَیَحْمِلُوْنَنِیْ كَاَنِّیْ قُفَّةٌ حَتّٰی یَضَعُوْنِیْ فِیْ مَقَامِ الْاِمَامِ فَاَقْرَأُ بِهِمُ الثَّلٰثِیْنَ وَالْاَرْبَعِیْنَ فِیْ رَكْعَةٍ۔ لوگ میرے پاس آتے اور ایک تھیلے کی طرح مجھ کو اٹھا کر امام کی جگہ رکھ دیتے ہیں ہر رکعت میں تیس اور چالیس آیتیں پڑھتا (بعضوں نے کہا قفہ سے یہاں سوکھا درخت مراد ہے ازہری نے کہا قَفَّہ بفتحہ قاف درخت اور قُفَّہ بضمہ قاف زنبیل)

اِنَّ قَفَّافًا ذَهَبَ اِلٰی صَیْرَفِیٍّ بِدَرَاهِمَ۔ ایک قفاف روپیہ لے کر صراف کے پاس گیا (قفاف روپیوں کا چور جو پرکھتے وقت روپیہ اپنی ہتھیلی میں چرا لیتا ہے)

اِنَّكَ تَسْتَعِیْنُ (مُسْتَعِیْنٌ) بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ فَقَالَ اِنِّیْ لَاَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ لِقُوَّتِهٖ ثُمَّ اَكُوْنُ عَلٰی قَفَّانِهٖ (حذیفہ رض نے حضرت عمر رض سے کہا) تم تو بدکار آدمی کو کام پر لگاتے ہو (اس کو عہدہ اور خدمت دیتے ہو) حضرت عمر رض نے کہا میں ایک زبردست شخص سے اس کی قوت سے کام لیتا ہوں پھر اس کے پیچھے لگا رہتا ہوں (اس کی خبر رکھتا ہوں تو وہ چوری اور خیانت نہیں کرسکتا اور میرا کام نکلجاتا ہے۔ یہ حضرت عمر رض کی کمال دانائی اور دانشمندی اور پالیسی تھی۔ بہت سے لوگ نیک اور ایمان دار ہوتے ہیں لیکن ان کی نرمی اور رحم اور سادہ دلی کی وجہ سے حکومت کے نظم ونسق میں خرابی پیدا ہو سکتی ہے یعنی ان سے عمدہ انتظام ملک کا نہیں ہو سکتا۔ اور بعضے لوگ فاسق اور فاجر ہوتے ہیں مگر صاحب رعب اور صاحب قوت انتظامی صلاحیت رکھنے والے ہوتے ہیں وہ دنیا کے کام خوب چلاتے ہیں)۔

اَتَیْتُهٗ عَلٰی قَفَّانِ ذٰلِكَ یا قَافِیَةِ ذٰلِكَ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) میں اس کے پیچھے ہی آپہنچا (اور کہتے ہیں فُلَانٌ قَبَّانٌ عَلٰی فُلَانٍ یا قَفَّانٌ عَلَیْهِ یعنی وہ اس کا نگراں ہے اس کا محافظ ہے اس کی چوکسی اور خبرگیری کرتا رہتا ہے اس سے حساب وکتاب سمجھتا ہے۔

تَقَفْقُفَةٌ۔ سوکھ جانا، لرزنا، دانت کٹ کٹ کرنا۔

فَاَخَذَتْهُ قَفْقَفَةٌ۔ اس کو کپکپی لگ گئی (کانپنے لگا۔ عرب لوگ کہتے ہیں تَقَفْقَفَ مِنَ الْبَرْدِ سردی سے کانپنے لگا)۔

قَفْلٌ۔ اندازہ لگانا۔

قُفُوْلٌ۔ سوکھنا، سفر سے لوٹنا، مذکر کو جفتی کی خواہش ہونا

قَفْلٌ۔ روک رکھنا، جمع کرنا۔

قَفَلٌ۔ سوکھ جانا (جیسے تَقْفِیْلٌ) بند کرنا سر کاٹنا۔

اِقْفَالٌ۔ قفل لگانا، نگاہ پیچھے رکھنا، لوٹانا، جمع کرنا۔

تَقَفُّلٌ اور اِنْقِفَالٌ اور اِقْتِفَالٌ۔ بند ہونا

اِسْتِقْفَالٌ۔ بخیلی کرنا۔

قُفْلٌ۔ ایک درخت ہے اور مشہور لوہے کا آلہ جس سے دروازہ بند کیا جاتا ہے، تالہ۔

بَیْنَا هُوَ یَسِیْرُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهٗ مِنْ حُنَیْنٍ۔ وہ آنحضرت ص کے ساتھ چل رہے تھے جب آپ حنین سے لوٹ کر آرہے تھے (نہایہ میں ہے کہ کبھی قُفُوْلٌ سفر میں جانے اور وہاں سے لوٹنے دونوں کو کہتے ہیں اور اکثر لوٹنے کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اور اَقْفَلَ بھی بمعنی قَفَلَ آتا ہے)۔

مَقْفَلَهٗ عَنْ عُثْمَانَ یا مُقْفَلَهٗ عَنْ عُسْفَانَ۔ عسفان سے لوٹتے وقت۔

قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ۔ جہاد سے لوٹنا (گھر بار کی طرف)

Marfat.com

جہاد کا ثواب رکھتا ہے (یعنی مجاہد اور غازی جب جہاد سے فارغ ہوکر آرام لینے کے لئے گھر کو لوٹتا ہے تو اس کو لوٹنے میں بھی اتنا ہی اجر ملتا رہتا ہے جتنا جہاد کرنے میں۔ کیونکہ اس کی نیت یہ ہوتی ہے کہ اپنے گھر بار کا انتظام کرکے چندے راحت لے کر پھر جہاد کی طاقت اور قوت پیدا کرے۔ بعضوں نے کہا، قَفْلَۃٌ سے یہاں یہ مُراد ہے کہ دشمن کی طرف پھر لوٹنے میں پھر وہی ثواب ملتا ہے جو پہلی بار دشمن کی طرف جانے میں ملا تھا، گو جنگ کا موقع نہ ملے۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث اُس وقت آپ نے فرمائی جب مجاہدین کی ایک جماعت دشمنوں کی طرف سے اس لئے لوٹ کر آئی کہ دشمنوں کی تعداد زیادہ تھی وہ اپنے ساتھ اور کمک لیجانے کے لئے لوٹ کر آئے تھے بعضوں نے کہا جب مجاہدین لوٹ جاتے ہیں تو کافر لوگ بیخوف ہوکر محفوظ مقاموں سے نکل آتے ہیں، اب مجاہدین کو موقع ملتا ہے کہ پھر لوٹ کر کافروں کو گھیر لیں، اُن کو ماریں تو اُن لوٹنے والوں کو اُتنا ہی ثواب ملے گا جتنا پہلی بار جہاد کرنے والوں کو ملا تھا)۔

اَرْبَعٌ مُقْفَلَاتٌ اَلنَّذْرُ وَالطَّلَاقُ وَالْعِتَاقُ وَالنِّکَاحُ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) چار باتیں گویا قفل دی ہوئی ہیں (یعنی زبان سے نکلتے ہی لازم ہوجاتی ہیں اُن سے مخلصی کی کوئی صورت نہیں) ایک تو نذر دوسرے طلاق تیسرے آزاد کرنا چوتھے نکاح (اگر یہ باتیں ہنسی اور مزاح کے طور پر کہی ہیں جب بھی ان کا حکم لازم ہوجاتا ہے)۔

اَقْفَلْتُ الْبَابَ فَھُوَ مُقْفَلٌ —— (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) میں نے دروازے پر قفل لگا دیا وہ مقفل ہے۔

حَتّٰی اَقْفَلَ عَنْ غَزْوَتِیْ۔ یہاں تک کہ میں اپنے جہاد سے لوٹ کر آؤں۔

فَلَمَّا اَرَدْنَا الْاِقْفَالَ۔ جب ہم نے یہ چاہا کہ ہم کو لوٹنے کی اجازت ملے (عرب لوگ کہتے ہیں اَقْفَلَھُمْ الْاَمِیْرُ۔ اُن کو سردار نے لوٹ جانے کی اجازت دی)

قَافِلَۃ۔ لوٹنے والوں کا گروہ۔

قَفْنٌ۔ لکڑی یا کوڑے سے مارنا، گدی پر مارنا، گدی کی طرف سے ذبح کرنا، چپڑ چپڑ کرنا۔

قُفُوْنٌ۔ مرجانا۔

تَقْفِیْنٌ۔ کاٹنا۔

اِقْفَانٌ اور اِقْتِفَانٌ۔ اتنا ذبح کرنا کہ سر کٹ جائے جُدا ہوجائے۔

قِفَّانٌ۔ کسی کے کاموں کا نگراں رہنا اُس کو تکتے رہنا، مجموعہ خوب جانچنا۔

تِلْکَ الْقَفِیْنَۃُ لَا بَاْسَ بِھَا۔ (ابراہیم نخعیؒ سے کسی نے پوچھا اگر بکری کو کوئی اتنے زور سے ذبح کرے کہ اُس کا سر کٹ کر الگ ہوجائے؟ انھوں نے کہا) ایسی بکری کو قفینہ کہتے ہیں اس کے کھانے میں کوئی قباحت نہیں (بعضوں نے کہا قَفِیْنَہ وہ بکری جو گردن کی پشت کی طرف سے ذبح کی جائے۔ عرب لوگ کہتے ہیں قَفَنَ الشَّاۃَ اور اِقْتَفَنَھَا یعنی بکری کو ایسا ذبح کیا کہ اس کا سر الگ ہوگیا)۔

ثُمَّ اَکُوْنُ عَلٰی قِفَّانِہٖ۔ پھر میں اس کی گدی پر رہتا ہوں (اس کے کاموں کا نگراں رہتا ہوں، یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے جیسے اوپر اسی باب میں گزر چکا)۔

قَفْوٌ اور قُفُوٌّ پیچھے رہنا، پیروی کرنا، گدی پر مارنا، بدکاری کی تہمت لگانا، میٹ دینا۔

تَقْفِیَۃٌ۔ پیچھے لگانا۔

اِقْفَاءٌ۔ ایثار کرنا، فضیلت دینا، پشت گردن سے ذبح کی ہوئی بکری کھانا۔

تَقَفِّیْ۔ پیروی کرنا، گدی پر مارنا۔

اِقْتِفَاءٌ۔ قدم بہ قدم جانا، پیروی کرنا، ایثار کرنا خاص کرنا، اختیار کرنا۔

Marfat.com

قَافِیَۃ۔ گدی، پیچھے اور بیت کا آخری کلمہ یا آخری حرف ساکن (اس کی جمع قَوَافِی) اور کبھی قصیدے کو بھی قافیہ کہتے ہیں۔

مُقَفِّیْ۔ آں حضرتؐ کا ایک نام بھی ہے۔ یعنی سب پیغمبروں کے آخر میں آنے والے۔

فَاِذَا قَفّٰی فَلَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ۔ جب آں حضرتؐ مُقَفِّی ہیں تو اب آپ کے بعد دنیا میں کوئی نیا پیغمبر آنے والا نہیں (بعضوں نے مُقَفّٰی بہ فتحہ فا روایت کیا ہے یعنی کریم)

فَلَمَّا قَفّٰی۔ جب پیٹھ موڑ کر چلا۔

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَشَدَّ حَرًّا مِنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ هٰذَیْنِكَ الرَّجُلَیْنِ الْمُقَفِّیَیْنِ۔ میں تم کو وہ شخص بتلاؤں جو اس سے بھی زیادہ قیامت کے دن گرم ہوں گے یہ دو شخص جو پیٹھ موڑے جا رہے ہیں۔

فَوَضَعُوا اللُّجَّ عَلٰی قَفَیَّ۔ تلوار میری گدی پر رکھی (یہ بنی طی کا محاورہ ہے وہ یائے متکلم کو مشدد کرتے ہیں اصل میں عَلٰی قَفَایَ تھا)

فَمَا قُلُصٌ وُجِدْنَ مُعَقَّلَاتٍ
قَفَا سَلْعٍ بِمُخْتَلِفِ التِّجَارِ

یہ شعر کتاب العین میں گزر چکا ہے (قَفَا سَلْعٍ یعنی سلع پہاڑ کے پیچھے)۔

اَخَذَ الْمِسْحَاۃَ فَاسْتَقْفَاہُ فَضَرَبَہٗ حَتّٰی قَتَلَہٗ۔ انھوں نے کلہاڑی لی اور اس کے پیچھے گئے پیچھے سے جا کر اس کو کلہاڑی سے مارا یہاں تک کہ مار ڈالا۔

یَعْقِدُ الشَّیْطَانُ عَلٰی قَافِیَۃِ اَحَدِکُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ۔ شیطان تم میں سے ایک کے گدی پر یا سر کے پیچھے کے حصہ پر تین گرہیں لگاتا ہے (اس کو کہتا ہے سوتا رہ ابھی رات بہت ہے یہاں تک کہ صبح کی نماز قضا کرا دیتا ہے) تین گرہیں جب لگا دی جائیں تو وہ خوب بندش کرتی ہیں مشکل سے کھلتی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ شیطان اس کو نیند میں غرق کر دیتا ہے، آنکھ کھلنے نہیں دیتا)۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتَقَرَّبُ اِلَیْكَ بِعَمِّ نَبِیِّكَ وَقَفِیَّۃِ اٰبَائِهٖ وَكُبْرِ رِجَالِهٖ۔ (حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد یوں دعا کی) یا اللہ! ہم تیرے پیغمبرؐ کے چچا کے وسیلے سے تیرا تقرب چاہتے ہیں جو آں حضرتؐ کے بزرگوں میں سے باقی رہ گئے ہیں اور آں حضرتؐ کے عزیزوں میں سب سے زیادہ عمر والے ہیں۔

نَحْنُ بَنُو النَّضْرِ بْنِ كِنَانَۃَ لَا نَنْتَفِیْ مِنْ اَبِیْنَا وَلَا نَقْفُوْ اُمَّنَا۔ ہم لوگ نضر بن کنانہ کی اولاد میں ہیں ہم اپنے باپ سے الگ نہیں ہوتے اور اپنی ماں پر اتہام نہیں رکھتے (یعنی ماں کی نسبت یہ گمان نہیں کرتے کہ اس نے نضر کے سوا اور کسی سے نطفہ لیا ہو۔ یہ قَفَاہُ سے نکلا ہے یعنی اس کو تہمت لگائی بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم اپنی ماؤں کے ساتھ نسب لگانا نہیں چھوڑتے اور ماؤں سے نسب نہیں لگاتے)۔

لَا حَدَّ اِلَّا فِی الْقَفْوِ الْبَیِّنِ۔ حد قذف اسی وقت پڑے گی جب کھلم کھلا زنا کی تہمت لگائی جائے۔

مَنْ قَفَا مُؤْمِنًا بِمَا لَیْسَ فِیْهِ وَقَفَهُ اللّٰهُ فِیْ رَدْغَۃِ الْخَبَالِ۔ جو شخص کسی مسلمان پر اس بات کی تہمت لگائے جو اس میں نہ ہو (یعنی جھوٹا اتہام کرے) تو (قیامت کے دن) اللہ تعالٰی اس کو دوزخیوں کی پیپ اور لہو کی کیچڑ میں ٹھہرائے گا۔

فَاغْفِرْ مَا اقْتَفَیْنَا۔ جو گناہ ہم نے کیے ہیں ان کو بخش دے۔

فَلَمَّا قَفّٰی قَالَ اِنَّ اَبِیْ وَاَبَاكَ فِی النَّارِ۔ (ایک شخص نے جس کا باپ مشرک رہ کر مرا تھا۔ آں حضرتؐ سے پوچھا میرا باپ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا، دوزخ میں جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے اس کو تسلی دینے کے لئے فرمایا۔ میرا باپ اور تیرا باپ دونوں دوزخ میں ہیں۔

Marfat.com

(کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ قانون بدل نہیں سکتا کہ مشرک ضرور دوزخ میں جائے گا)۔

وَهُوَ مُقَفٍّ۔ وہ پیٹھ موڑ کر جا رہا تھا۔

ثُمَّ قَفَّىٰ اِبْرَاهِيمُ مُنْطَلِقًا۔ پھر ابراہیم پیٹھ موڑ کر چلے۔

بابُ القاف مع القاف

قَقَّةٌ یا قُقَّةٌ۔ بچے کا گوہ یا جب بچہ گوہ میں ہاتھ ڈالتا ہے تو ماں کہتی ہے قَقَّہ جیسے ہندوستان میں چھی چھی کہتے ہیں (محیط میں ہے کہ قَقَّةٌ کمر لو کوتے اور بچہ کا گوہ)

وَقَعَ فِي قَقَّةٍ۔ بری رائے میں گرفتار ہوا یعنی تدبیر میں خطا کی۔ (ہروی نے کہا زبان عرب میں تین حرف ایک جنس کے کسی کلمہ میں جمع نہیں ہوتے مگر اس قول میں قَعَدَ الصَّبِيُّ عَلَىٰ قَقَّةٍ وَصَصَصِهِ۔ خطابی نے کہا قَقَّہ بچے کی پہلی بات جو وہ تتلا کر نکالتا ہے۔ بعضوں نے کہا قَقَّہ وہ پلیدی جو پیدا ہوتے وقت بچہ کے پیٹ میں سے نکلتی ہے)

قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ اَلَا تُبَايِعُ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا شَبَّهْتُ بَيْعَتَهُمْ اِلَّا بِقَقَّةٍ۔ عبد اللہ بن عمرؓ سے کسی نے کہا تم امیر المومنین عبد اللہ بن زبیرؓ سے کیوں بیعت نہیں کر لیتے؟ انھوں نے کہا قسم خدا کی یہ بیعت تو قَقَّہ کے مشابہ ہے (یعنی بچوں اور کم عمروں نے اس کو اختیار کیا ہے بوڑھے اور تجربہ کار لوگ ابھی تامل کر رہے ہیں دیکھتے ہیں کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے، کیونکہ یہ بیعت تمام ہوتی نہیں معلوم ہوتی۔ عبد اللہ بن عمر کا یہ خیال صحیح نکلا اور چند ہی سال میں عبد الملک بن مروان سے لوگوں نے بیعت کی اور عبد اللہ بن زبیر شہید ہوئے تب عبد اللہ بن عمر نے عبد الملک بن مروان سے بیعت کر لی، عبد اللہ بن عمر کا یہ مذہب تھا کہ جب سب مسلمان کسی کی خلافت پر اتفاق کر لیں۔ اس وقت اس سے بیعت کر لینا چاہئے اور جب اختلاف ہو تو خاموش رہ کر واقعات اور نتائج کا انتظار کرنا چاہئے۔ چنانچہ اسی وجہ سے انھوں نے حضرت علی رضؓ سے بھی بیعت نہ کی اور نہ امام حسنؓ سے۔ جب سب لوگوں کا اتفاق معاویہؓ پر ہو گیا تو انھوں نے معاویہؓ سے بیعت کر لی اور یزید سے بھی بیعت کر لی تھی)۔

اِنَّ اَخِي وَضَعَ يَدَهُ فِي قَقَّةٍ۔ میرے بھائی (یعنی عبد اللہ بن زبیرؓ) نے تو اپنا ہاتھ پلیدی میں ڈال دیا (خلافت کے گڑھے میں کود پڑے، جس کا انجام اچھا معلوم نہیں ہوتا)۔

بابُ القاف مع اللام

قَلْبٌ۔ پھیر دینا، الٹ دینا، اندر باہر ٹٹولنا، خریدتے وقت آزمانا، بل (ناگر) سے زمین الٹنا، مار ڈالنا، دل نکال لینا، سرخ ہو جانا، دل پر مار لگانا، قلاب کی بیماری ہونا (جو اونٹ کے دل کی بیماری ہے اس سے ایک ہی دن میں مر جاتا ہے)۔

قَلْبٌ۔ ایک گوشت کا ٹکڑا ہے آدمی کے بیچا بیچ سینہ میں اور عقل کو بھی کہتے ہیں۔

تَقْلِيبٌ بمعنی قَلْبٌ ہے۔

اِقْلَابٌ۔ پھیر دینا، مار ڈالنا۔

تَقَلُّبٌ۔ پھر جانا۔

اِنْقِلَابٌ۔ بدل جانا، پھر جانا، اوندھا ہونا اور لوٹ جانا۔

قَالِبٌ۔ سانچہ، بدن کا ڈھانچہ۔

قُلَّبٌ۔ زمانہ کے ساتھ بدلنے والا جیسے حُوَّلٌ ہے۔

قَلَبَةٌ۔ بیماری، عیب۔

قَلِيبٌ۔ پرانا کنواں۔

اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ قُلُوبًا وَ

Marfat.com

اَلْیَمَنُ اَفْئِدَۃً. تمہارے پاس یمن کے لوگ آئے، اُن کے دل نرم ہیں۔

قَلْب. خالص اور مغز کو بھی کہتے ہیں۔

اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ قَلْبًا وَ قَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰسٓ

ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورہ یٰسٓ ہے۔ (دل سے مُراد یہاں مغز اور عمدہ ترین حصہ ہے۔ سورۂ یٰسٓ اوّل تو قرآن کے بیچ میں ہے جیسے دل بیچ میں ہوتا ہے دوسرے اِس سورہ میں دلائل قاطعہ اور براہینِ ساطعہ اور علوم مکنونہ اور مواعید اور زواجر سب مذکور ہیں اور عبارت نہایت مختصر اور بلیغ ہے۔ بعضوں نے کہا اِس لئے کہ اُس میں ایک لفظ کُلٌّ فِیْ فَلَکٍ ایسا مذکور ہے جس کا قلب یعنی اُلٹا بھی یہی ہوتا ہے)

اِنَّ یَحْیٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ یَاْکُلُ الْجَرَادَ وَقُلُوْبَ الشَّجَرِ. حضرت یحییٰؑ ٹڈے اور درختوں کے مغز (جو نرم ہوتے ہیں کھا کر گزر کرتے)۔

کَانَ عَلِیٌّ قُرَشِیًّا قَلْبًا. حضرت علی رض خالص قریشی تھے (آپ کے والد اور والدہ دونوں قریش کے عالی خاندان میں سے تھے. عرب لوگ کہتے ہیں، ھُوَ عَرَبِیٌّ قَلْبٌ وہ تو خالص عربی ہے، یعنی اس میں کوئی آمیزش غیر قوم کی نہیں ہے. بعضوں نے کہا قَلْبٌ سے یہاں یہ مُراد ہے کہ بڑے سمجھدار ذہین تھے جیسے اس آیت میں ہے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ یعنی جس کو عقل اور سمجھ ہے، اس کے لئے قرآن میں نصیحت ہے)۔

اَعُوْذُبِکَ مِنْ کَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ. یا اللہ تیری پناہ اِس سے کہ سفر سے لوٹتے وقت کوئی خرابی دیکھوں، (گھر بار کی جس سے دل کو رنج ہو)۔

اَعُوْذُبِکَ مِنْ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ کے بھی یہی معنی ہیں

ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِیَ لِیَقْلِبَنِیْ (حضرت صفیہ رض نے کہا) پھر میں اپنے گھر کو لوٹ جانے کے لئے کھڑی ہوئی۔ آنحضرتؐ بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے مجھ کو گھر تک پہنچا دینے کو. (اس حدیث سے یہ مسئلہ نکلتا ہے کہ اعتکاف والا شخص چل پھر سکتا ہے بشرطیکہ بے ضرورت مسجد کے باہر نہ جائے)۔

فَاَقْلِبُوْہُ فَقَالُوْا اَقْلَبْنَاہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اس کو پلٹاؤ. اصحاب رض نے کہا یا رسول اللہؐ ہم نے اس کو پلٹاؤ (صحیح مسلم کی روایت میں ایسا ہی ہے، لیکن صحیح فَقَلَبْنَاہُ ہے)۔

كَانَ يَقُوْلُ لِمُعَلِّمِ الصِّبْيَانِ اَقْلِبْهُمْ. ابوہریرہ رض بچوں کے معلم سے کہتے ان بچوں کو اپنے گھر جانے دو۔

بَیْنَا یُکَلِّمُ اِنْسَانًا اِذَا اَنْدَفَعَ جَرِیْرٌ یُطْرِیْہِ وَیُطْنِبُ فَقَالَ مَا تَقُوْلُ یَا جَرِیْرُ وَعَرَفَ الْغَضَبَ فِیْ وَجْہِہٖ فَقَالَ ذَکَرْتُ اَبَا بَکْرٍ وَفَضْلَہٗ فَقَالَ عُمَرُ اِقْلِبْ قَلَّابُ وَسَکَتَ. حضرت عمر رض ایک شخص سے باتیں کر رہے تھے اتنے میں جریر آن پہنچا اور لگا حضرت عمر کی لمبی چوڑی تعریف کرنے، حضرت عمر رض نے کہا اے جریر تو کیا کہتا ہے، اُس نے دیکھا کہ حضرت عمر رض کے چہرے پر غصہ معلوم ہوتا ہے (تو بات بنالی) کہنے لگا میں حضرت ابوبکر صدیق رض کا ذکر کر رہا تھا اُن کی تعریف کر رہا تھا تب حضرت عمر رض نے کہا، ارے بات پلٹنے والے پلٹ جا اور خاموش ہو رہے. (قلّاب اس کو کہتے ہیں جو ایک ایسی بات مُنہ سے نکالے جس میں غلطی یا خرابی ہو پھر اپنے اوپر سے الزام دُور کرنے کے لئے اس کا دوسرا مطلب بیان کرے یا اس بات سے پلٹ جائے)۔

لَکَ مِنْ غَنَمِیْ مَا جَاءَتْ بِہٖ قَالِبَ لَوْنٍ. حضرت شعیب نے حضرت موسیٰؑ سے کہا جو بکری کا بچہ اپنی ماں کے رنگ پر نہ ہو دوسرے رنگ کا پیدا ہو وہ تم لے لو.

فِیْہَا مَغْمُوْسٌ فِیْ قَالِبِ لَوْنٍ لَا یَشُوْبُہٗ غَیْرُ لَوْنٍ مَا غُمِسَ فِیْہِ. بعضے پرندے ایک رنگ میں

Marfat.com

ڈبائے گئے ہیں، ان میں وُہی رنگ ہے جس میں ڈبائے
گئے، دوسرا رنگ نہیں ہے۔
لَمَّا احْتُضِرَ وَكَانَ يُقَلَّبُ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَقَالَ
اِنَّكُمْ لَتُقَلِّبُوْنَ حُوَّلًا قُلَّبًا اِنْ وُقِيَ كَيَّةَ النَّارِ
معاویہ رض جب مرنے لگے تو لوگ بچھونے پر ان کو کروٹ دلاتے
تھے معاویہ رض کہنے لگے تم ایسے شخص کو پلٹتے ہو جو بڑا پلٹنے
والا بڑا صاحب تدبیر ہے بشرطیکہ آگ سے داغ دیئے
جانے سے بچایا جائے (معاویہ بڑے عقلمند اور دنیاوی تدابیر
اور مصالح ملک رانی میں بڑے ہوشیار تھے۔ ان کا مطلب
یہ تھا کہ میں نے دنیا کے بہت سے انقلابات دیکھے ہیں اور
ہر انقلاب میں، میں غالب رہا۔ لیکن اب یہ عقل کس کام آئے
گا۔ اگر میں دوزخ کی آگ سے داغا جاؤں اگر دوزخ کی
آگ سے بچ جاؤں تب ہی میری عقلمندی سمجھو کچھ کام آئی)
اِنَّ فَاطِمَةَ حَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ بِقُلْبَيْنِ
مِنْ فِضَّةٍ۔ حضرت فاطمہ رض نے حضرت امام حسن اور جناب
امام حسین علیہما السلام کو چاندی کے دو کنگن پہنائے،
(جیسے بچوں کو پہناتے ہیں خوبصورتی کے لئے کیونکہ چاندی
کا استعمال مردوں کو جائز ہے)
اِنَّهٗ رَاٰى فِيْ يَدِ عَائِشَةَ قُلْبَيْنِ۔ آں حضرت
نے حضرت عائشہ رض کے ہاتھ میں دو کنگن دیکھے۔
تُلْقِي الْقُلْبَ۔ کنگن ڈالتی تھی۔
وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا۔ کی
تفسیر میں کنگن اور بالی کو قرار دیا (یعنی اگر یہ چیزیں کھل
جائیں تو قباحت نہیں کیونکہ چہرہ اور ہاتھ کے پنجے ستر نہیں
ہیں)۔
فَانْطَلَقَ يَمْشِيْ مَا بِهٖ قَلَبَةٌ۔ وہ چلنے لگے ان کو
کوئی تکلیف نہ تھی۔
اِنَّهٗ وَقَفَ عَلٰى قَلِيْبِ بَدْرٍ۔ آنحضرت بدر کے
کنویں پر کھڑے ہوئے۔

كَانَ نِسَاءُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ يَلْبَسْنَ الْقَوَالِبَ
بنی اسرائیل کی عورتیں کھڑاویں پہنا کرتی تھیں (قوالب
جمع ہے قالب کی یعنی لکڑی کا جوتہ جس کو کھڑاوں کہتے
ہیں اور قبقاب بھی)
كَانَتِ الْمَرْاَةُ تَلْبَسُ الْقَالِبَيْنِ تَطَاوَلُ
بِهِمَا۔ ایک عورت کھڑاویں پہنتی تھی تا کہ لمبی معلوم ہو۔
لَا يُقَلِّبُهٗ اِلَّا كَذٰلِكَ۔ اس کو اتنا ہی اُلٹے (کر
چھولے نہ اس کو پھیلائے نہ اندر سے دیکھے)۔
مَثَلُ الْقَلْبِ كَرِيْشَةٍ۔ دل کی مثال ایک پر کی
سی ہے۔
مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ۔ ایک نام ہے اللہ تعالیٰ کا یعنی
دلوں کے ارادوں کو پلٹنے والا یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ
قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ۔ اے دلوں کو پھیرنے والے میرا
دل اپنے (سچے) دین پر قائم رکھ (گمراہی اور کفر سے بچا)
اِنَّ الْقُلُوْبَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ
اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ۔ تمام دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں
میں سے دو انگلیوں کے بیچ میں ہیں وہ جس طرح چاہتا
ہے ان کو پھیر دیتا ہے۔
اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔ (آدمی کے بدن میں گوشت
کا ایک مضغہ (لوتھڑا) ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا
بدن درست رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو
سارا بدن خراب ہو جاتا ہے) سن لو وہ دل ہے۔
نُكِتَ فِيْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ (گناہ کرنے
سے) دل پر سیاہ ٹپکا پڑ جاتا ہے (پھر اگر توبہ اور
استغفار کرے تو وہ سیاہ دھبہ دور ہو جاتا ہے اگر
پھر گناہ کرے تو ایک اور سیاہ ٹپکا پڑتا ہے یہاں
تک کہ سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے)۔
اَلْقَلْبُ الْقَاسِيْ۔ سیاہ دل، سخت دل۔
وَقُلُوْبُهُمْ قَلْبُ وَاحِدٍ یا قَلْبٌ وَاحِدٌ۔

Marfat.com

ان کے دل ایک ہوں گے (یعنی سب متفق اور ملے جلے ہوں گے)

حَتّٰی تَصِیْرَ عَلٰی قَلْبَیْنِ۔ یہاں تک کہ دل دو طرح کے ہو جائیں گے۔

فَقَلَبُوْہُ فَاسْتَفَاقَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ انھوں نے بچہ کو اپنے مقام پر لوٹا دیا اور آں حضرت ہوشیار ہو گئے (چونک پڑے)

لَیَکَادُ اَنْ یَّنْقَلِبَ الْبَعْضُ۔ بعضے لوگ تو پھر جانے کے قریب ہو گئے۔

یَتَقَلَّبُ فِیْ شَجَرَۃٍ۔ ایک درخت کے بدلے جس کو رستہ پر سے کاٹ ڈالا تھا (لوگوں کے آرام کے لئے) بہشت میں مٹک (تڑپ) رہا تھا۔

یُفْرَغُ فِیْ قَالَبِہٖ۔ اس کے بدن میں ڈالا جائے گا۔

فَقَامَ مَعِیْ یَقْلِبُنِیْ۔ میرے ساتھ کھڑے ہوئے مجھ کو لوٹا دینے کو (گھر تک پہنچا دینے کو۔ کیونکہ رات کا وقت تھا، آپ کو اندیشہ ہوا کوئی نادانستگی میں بیوی صاحبہ کو چھیڑے)۔

قُلُوْبُھُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَّاحِدٍ۔ ان کے دل ایک آدمی کے دل ہوں گے (یعنی سب یکدل اور متفق ہوں گے پھوٹ کا نام نہ ہوگا)

مَا قَلْبُکَ مَعَکَ۔ تیری عقل تیرے ساتھ نہیں ہے

قَلْبُ الْاِنْسَانِ مُضْغَۃٌ مِّنْ جَسَدِہٖ۔ انسان کا دل اس کے جسم کا ایک ٹکڑا ہے گوشت کا ایک لوتھڑا ہے۔

اَلْقَلْبُ مَا فِیْہِ اِیْمَانٌ۔ دل وہ ہے جس میں ایمان ہوتا ہے۔

اَلْقُلُوْبُ اَرْبَعَۃٌ۔ دل چار طرح کے ہیں (ایک تو وہ دل جس میں ایمان اور نفاق دونوں ہوتے ہیں اگر موت کے وقت نفاق ہوا تو وہ تباہ ہو گیا اگر ایمان ہوا تو نجات پائی۔ دوسرا منکوس یعنی مشرک کا دل تیسرا مطبوع یعنی منافق کا دل چوتھا روشن اور صاف وہ مومن کا دل ہے جو چراغ کی طرح ہوتا ہے، اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو دیا تو شکر کرتا ہے اگر نہ دیا تو صبر کرتا ہے)۔

تَنْزِعُ الْمَرْاَۃُ حِجْلَھَا وَقُلْبَھَا۔ عورت اپنی پازیب اور کنگن اتار رہی تھی۔

رُوْحُ الْمُؤْمِنِ بَعْدَ الْمَوْتِ فِیْ قَالَبٍ کَقَالَبِہٖ فِی الدُّنْیَا۔ مومن کی روح مرنے کے بعد ایک قالب میں رکھی جاتی ہے جو اسی صورت کا ہوتا ہے، جیسے دنیا میں اس کا قالب تھا (صرف فرق یہ ہوتا ہے کہ دنیا کا قالب کثیف تھا وہ لطیف اور نورانی ہوتا ہے۔ اگر مرنے کے بعد ارواح کو قالب نہ ملیں تو ان کی شناخت کیونکر ہو۔ دوسری حدیث میں ہے کہ شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے قالب میں بہشت میں چگتی پھرتی ہیں اور عرش کے تلے قندیلوں میں رہتی ہیں)۔

ثُمَّ جَمَعَھُمْ فِیْ قَلِیْبٍ۔ پھر ان سب مشرکوں کی نعشوں کو (جو جنگ بدر میں مارے گئے تھے) ایک پرانے کنویں میں ڈال دیا۔

اَتٰی قَلِیْبَ بَدْرٍ۔ آں حضرت بدر کے کنویں پر آئے (جس میں مشرکوں کی لاشیں ڈال دی گئی تھیں اور فرمایا "اے کنویں والو! اب تو تم نے وہ پایا جس کا تم سے وعدہ تھا" حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ایسے دھڑوں سے بات کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہے؟ "فرمایا۔ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے (صرف تم میں اور ان میں یہ فرق ہے کہ تم بات کا جواب دے سکتے ہو، وہ جواب نہیں دیتے)۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ خَیْبَۃِ الْمُنْقَلَبِ۔ تیری پناہ ناکامیاب ہو کر لوٹنے سے (یعنی قیامت کے دن جب تیرے پاس لوٹ کر آنا ہو)۔

فِیْ مُنْقَلَبِیْ وَمَثْوَایَ۔ میرا لوٹنے اور اقامت کرنے میں یا میری حرکت اور سکون۔

Marfat.com

ابُو قِلَابَہ۔ حدیث کے مشہور راوی اور فقیہ ہیں:

قَلْتٌ۔ ہلاک ہونا۔

اِقْلَاتٌ۔ ہلاک کرنا یا ہلاکت میں ڈالنا۔

مِقْلَاتٌ۔ وہ عورت جس کا بچہ نہ جیتا ہو یا وہ اونٹنی جو ایک بچہ جن کر پھر حاملہ نہ ہو۔

مَقْلَتَہٌ۔ ہلاکت کا مقام۔

قَلْتٌ اور قَلِتٌ کم گوشت۔

قَلْتُ الْاِبْهَامِ۔ انگوٹھے کے نیچے کا گڑھا۔

اِنَّ الْمُسَافِرَ وَمَالَهٗ لَعَلٰی قَلَتٍ اِلَّا مَا وَقَی اللّٰہُ۔ مسافر اور اس کا مال و اسباب دونوں کے تلف ہونے کا سفر میں گمان رہتا ہے مگر جس کو اللہ تعالٰی بچائے (سفر سے محفوظ اور کامیاب واپس آئے)۔

لَوْ قُلْتَ لِرَجُلٍ وَهُوَ عَلٰی مَقْلَتَةٍ اِتَّقِ رُعْنَهٗ فَصُرِعَ غَرِمْتَهٗ۔ اگر ایک شخص ہلاکت کے مقام میں ہو اور تو اس سے کہے دیکھ بچ پھر وہ گر جائے تو تجھ کو اس کی دیت دینا ہوگی (کیونکہ تو نے اس کو ہلاکت سے پہلے گھبرا کر ہلاک کیا)۔

تَكُوْنُ الْمَرْأَةُ مِقْلَاتًا فَتَجْعَلُ عَلٰی نَفْسِهَا اِنْ عَاشَ لَهَا وَلَدٌ اَنْ تُهَوِّدَهٗ۔ ایک عورت کا بچہ نہ جیتا ہو وہ یہ منت مانے اگر اس کا بچہ زندہ رہے تو وہ اس کو یہودی کرے گی (عرب لوگوں کا خیال تھا کہ اگر مقلاۃ عورت ایک ایسے شریف شخص کی نعش کو روندے جو دغا سے مارا گیا ہو تو اس کی اولاد زندہ رہے گی)۔

تَشْتَرِیْهَا اَكَايِسُ النِّسَاءِ لِلْخَافِيَةِ وَالْاِقْلَاتِ اس کو چتری عورتیں آسیب (بھوت پریت جن شیطان) اور اولاد زندہ نہ رہنے میں خریدتی ہیں

قِلَاتُ السَّيْلِ۔ بہیا (سیلاب) کے گڑھے جہاں پانی جمع ہو کر صاف ہوتا ہے۔

قِلَاتٌ۔ ایک ملک ہے ہندوستان کے شمال مغرب میں جہاں بلوچ قوم آباد ہے۔

قَلَحٌ۔ دانتوں کا زرد یا سبز ہونا۔

تَقْلِيْحٌ۔ دانتوں کو صاف کرنا۔

تَقَلُّحٌ۔ کمانا۔

مَالِیْ اَرَاكُمْ تَدْخُلُوْنَ عَلَیَّ قُلْحًا۔ مجھ کو کیا ہوا ہے میں دیکھتا ہوں تم میرے پاس زرد دانت رکھ کر آتے ہو ان پر میل کچیل ہوتا ہے مسواک سے صاف کر کے کیوں نہیں آتے)۔

قُلْحٌ جمع ہے اَقْلَحَ کی۔ یعنی جس کے دانت میلے اور زرد ہوں۔

اِذَا غَابَ زَوْجُهَا تَقَلَّحَتْ۔ جب اس کا خاوند غائب ہوتا ہے (سفر میں گیا ہوتا ہے) تو وہ میلی کچیلی رہتی ہے (بناؤ سنگار اور کپڑوں کی صفائی نہیں کرتی)۔

قَلْدٌ۔ جمع کرنا، لپیٹنا، ہر روز آنا، پانی دینا۔

تَقْلِيْدٌ۔ گلے میں ہار لٹکانا یا اونٹ کے گلے میں رسی ڈالنا، اس کو کھینچنے کے لئے، کوئی خدمت یا عہدہ سپرد کرانا، قربانی کے جانور کے گلے میں کوئی چیز کپڑا یا کھال لٹکا دینا اس امر کو بتلانے کے لئے کہ وہ قربانی کا جانور ہے جو مکہ کو جاتا ہے کوئی اس کو نہ لوٹے۔ کسی کی بات بغیر دلیل کے مان لینا۔

قُلِّدَ حَبْلَهٗ۔ وہ آزاد کر دیا گیا۔

اِقْلَادٌ۔ ڈبو دینا۔

تَقَلُّدٌ۔ ہار پہننا، عہدہ قبول کرنا، کوئی چیز اٹھا لینا، گلے میں ڈال لینا۔

تَقَالُدٌ۔ باری باری پانی پر آنا۔

اِقْتِلَادٌ۔ چلو چلو لینا۔

اِقْلِوَّادٌ۔ ڈھانپ لینا۔

قِلَادَةٌ۔ گلے کا ہار (اس کی جمع قَلَائِدُ ہے)۔

مِقْلَادٌ۔ کنجی (مَقَالِيْدُ اس کی جمع ہے)۔

مُقَلِّدٌ۔ اصطلاح شرع میں وہ شخص جو دوسرے کی رائے کو بغیر دلیل کے مان لے اس کے مقابل مجتہد ہے

Marfat.com

جو خود دلائل شرعیہ میں غور کر کے اپنا مذہب قائم کرتا ہے اور بن دلیل کے کسی کی رائے نہیں مانتا۔ دلیل کیا ہے قرآن وحدیث تو قیاس صحیح کرنا جو شروط کے موافق ہو وہ مجتہد کا کام ہے نہ کہ مقلد کا۔ مقلد کا تو مذہب وہی ہے جو مجتہد اس کو بتلائے اور یہ ممکن ہے کہ آدمی بعض مسائل میں مقلد ہو اور بعض میں مجتہد اور جن لوگوں نے اس کو ناجائز رکھا ہے اُن کا قول بلا دلیل ہے۔ جیسے یہ قول کہ ہر شخص کو تمام مسائل میں کسی خاص مجتہد کی تقلید ضروری ہے بلا دلیل ہے جو شخص خود اجتہاد نہ کر سکے اس کو اختیار ہے کہ جس مجتہد کا قول چاہے اختیار کرے اور جس عالم سے چاہے دین کا مسئلہ پوچھ لے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بندہ کو یہ تکلیف نہیں دی ہے کہ وہ کسی خاص شخص کی تقلید کرے)

قَلِّدُوا الْخَيْلَ وَلَا تُقَلِّدُوهَا الْأَوْتَارَ۔ گھوڑوں کو باندھو یعنی رکھو اس لئے کہ ان پر سوار ہو کر دین کے دشمنوں کو دفع کریں گے اور ان کے گلوں میں تانت نہ باندھو (کیونکہ کبھی یہ تانت اٹک کر ان کا گلا گھونٹ دیتی ہے۔ بعضوں نے کہا عربوں کا جاہلیت کے زمانہ میں یہ اعتقاد تھا کہ گھوڑے کے گلے میں تانت ڈالنے سے اس کو نظر نہیں لگتی تو اعتقاد کو غلط کرنے کے لئے اس سے منع فرمایا۔ اِس لئے کہ تانت نہ نفع پہنچا سکتی ہے نہ نقصان، دونوں اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں بعضوں نے کہا قَلِّدُوا الْخَيْلَ کے یہ معنی ہیں کہ خوبصورتی کے لئے گھوڑے کے گلے میں ہار پہنا سکتے ہو مگر تانت اس کے گلے میں نہ ڈالو)۔

قِلَادَةً مِّنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَةً۔ یہ راوی کا شک ہے کہ تانت کا ہار کہا یا صرف ہار۔

قَلَّدْتُ هَدْيِي۔ میں نے اپنے قربانی کے جانور کے گلے میں کچھ ڈالا (درخت کی چھال وغیرہ تاکہ معلوم ہو کہ یہ قربانی کا جانور ہے)

فَقَلَّدَتْنَا السَّمَاءُ قِلْدًا كُلَّ خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً۔ پھر ہم پر پندرہ دن برابر اپنی معین وقت پر پانی برستا رہا (یہ ماخوذ ہے قِلْدُ الْحُمّٰى سے یعنی بخار کی نوبت کا دن۔ عرب لوگ کہتے ہیں قَلَدْتُ الزَّرْعَ میں نے کھیتی کو پانی پلایا)۔

اِذَا اَقْمَتَ قِلْدَكَ مِنَ الْمَاءِ فَاسْقِ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ۔ جب تو زمین کو پانی دے اس کے مقررہ دن میں تو پہلے نزدیک والی زمین کو دے پھر جو اس سے نزدیک ہو

فَقُمْتُ اِلَى الْاَقَالِيْدِ فَاَخَذْتُهَا۔ میں کنجیوں کی طرف اٹھا، اُن کو لے لیا (تاکہ بھاگتے وقت دروازے کھول کر نکل جاؤں)۔

مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ آسمانوں اور زمین کے خزانے اُن کی کنجیاں۔

يَتَقَالَدُوْنَ وَيَتَغَادَطُوْنَ بِيُرْهُمْ۔ اپنے کنوئیں پر باری باری آرہے تھے۔

لَا تُبْغِيَنَّ قِلَادَةً مِّنْ وَتَرٍ وَلَا قِلَادَةً۔ تانت کا کوئی ہار جانور کے گلے میں باقی نہ رہے نہ اور کوئی ہار (کیونکہ اکثر ان میں گھونگرو ہوتے ہیں جن کی آواز سے دشمن ہوشیار ہو جاتا ہے)

يُقَلِّدُهَا بِنَعْلٍ قَدْ صُلِّيَ فِيْهِ۔ قربانی کے جانور کے گلے میں وہ جوتی لٹکائے جس کو پہن کر نماز پڑھی گئی ہو (معلوم ہوا کہ جوتی پہنے ہوئے نماز پڑھنا بہتر ہے)۔

فَقَلَّدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا۔ آں حضرتؐ نے خلافت حضرت علی کو دی (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے)

قَلْزٌ۔ مارنا، تیر چلانا، کودنا، چڑھ جانا، لکڑی سے زمین پر کٹ کٹ کرنا، خوش ہونا، ہلکا ہونا، گھونٹ گھونٹ پینا۔

اِقْتِلَازٌ۔ گھونٹ گھونٹ پی جانا۔

رَجُلٌ قِلْزٌ۔ ضعیف ناتوان آدمی۔

Marfat.com

قَلَسٌ ۔ پیٹ میں سے کھانا پانی منہ میں آجانا خواہ اس کو باہر نکالے یا پھر نگل جائے، منہ بھر کر ہو یا اس سے کم (اگر دوبارہ پھر نکلے یا غلبہ کرے تو اس کو قَےْ کہیں گے) گانے میں ناچنا، جیسا گانا، بہت شراب پینا۔

تَقْلِيْسٌ۔ دف بجانا، گانا۔

تَقَلُّسٌ۔ ٹوپی پہننا۔

مَنْ قَاءَ اَوْ قَلَسَ فَلْيَتَوَضَّأْ ۔ جو شخص قے کرے یا اس کے منہ میں کھانا پانی آجائے تو وہ وضو کرے۔ (یعنی استفراغ ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے)۔

لَمَّا قَدِمَ الشَّامَ لَقِيَهُ الْمُقَلِّسُوْنَ بِالسُّيُوْفِ وَ الرَّيْحَانِ۔ جب حضرت عمرؓ ملک شام میں تشریف لائے تو تلواروں اور پھولوں سے کھیل کرنے والے (جو بادشاہ اور امرا کی سواری کے آگے چلتے ہیں) آپ سے ملے۔

لَمَّا رَاَوْهُ قَلَّسُوْا لَهٗ۔ جب آپ کو دیکھا (یعنی شام والوں نے) تو سینہ پر ہاتھ رکھا اور جھک گئے (آداب بجالائے)۔

قَالِسٌ۔ ایک موضع کا نام ہے جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقطعہ کے طور پر دیا تھا۔

قَلْصٌ۔ اٹھ جانا، موقوف ہونا، مزاج خراب ہونا۔

قُلُوْصٌ۔ کودنا، بدمزاج ہونا، اٹھ جانا، بلند ہونا۔

تَقَلُّصٌ۔ مل جانا، سمٹ جانا۔

قَلُوْصٌ۔ جوان اونٹنی یا لمبے ہاتھ پاؤں کی (اس کی جمع قَلَائِصُ ہے)۔

فَقَلَصَ دَمْعِيْ۔ میرے آنسو بند ہو گئے (آنکھ خشک ہوگئی)۔

قَالَ لِلضَّرْعِ اِقْلِصْ فَقَلَصَ۔ تھن سے کہا جمع ہو جا وہ جمع ہوگیا (سکڑ جا وہ سکڑ گیا)۔

اِنَّهٗ رَاٰى عَلٰى سَعْدٍ دِرْعًا مُقَلِّصَةً ۔ حضرت عائشہؓ نے سعد بن ابی وقاص کو ایک تنگ زرہ یا ملی ہوئی پہنے دیکھا (جو بدن سے مل گئی تھی۔ عرب لوگ کہتے ہیں: قَلَّصَتِ الدِّرْعُ وَتَقَلَّصَتْ ۔ یعنی زرہ چمٹ گئی تنگ ہوگئی یا چھوٹی ہوئی)۔

قَلَائِصَنَا هَدَاكَ اللّٰهُ اِنَّا شُغِلْنَا عَنْكُمْ زَمَنَ الْحِصَادِ۔ ہماری اونٹنیوں کی خبر لیجیے (یعنی عورتوں کی)

مُحُوْقُهَابُ الْقَلَائِصِ۔ یعنی ان کا بھاگ جانا اور نفرت کرنا

لَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا۔ جوان اونٹنیاں خالی چھوڑ دی جائیں گی، ان کی زکوٰۃ کوئی نہ مانگے گا یا کوئی ان سے کام نہیں لے گا۔

فِلُوَّهٗ اَوْ قَلُوْصَهٗ۔ اپنے بچھیرے یا اپنی سانڈنی کو، (قِلَاصٌ اور قُلُصٌ جمع ہے قَلُوْصٌ کی)۔

تَقَلَّصَ عَنِّيْ۔ سرک گیا، پیچھے ہٹ گیا۔

كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ۔ بخیل کی مثال ایسی ہے جو ایک تنگ زرہ پہنے ہو، جب خیرات دینا چاہتا ہے تو وہ زرہ سمٹ کر جڑ جاتی ہے، ایک حلقہ دوسرے حلقہ سے مل جاتا ہے (مطلب یہ ہے کہ بخیل صدقہ دیتے وقت تنگدلی سے دیتا ہے زچ ہو کر اس کا دل نہیں چاہتا)۔

اَنْ يَّاْخُذَ عَلٰى قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ۔ اگر کسی کے پاس سواری کا اونٹ نہ ہو تو وہ قرض لے سکتا ہے اس وعدے پر کہ جب زکوٰۃ کی اونٹنیاں آئیں گی تو قرض ادا کر دوں گا (اس جانور کے بدلے ایک جانور دیدوں گا)۔

اِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّيْ۔ جب میں سجدہ کرتا تھا تو وہ چھوٹی پڑ جاتی (پیچھے سے ستر کھل جاتا)۔

قَلَصَتْ عَنْ يَدَيْهِ۔ ان کے ہاتھوں پر تنگ ہوتی (آستینیں چڑھ نہ سکتیں)

اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ۔ اگر تم میں سے کوئی سایہ میں بیٹھا ہو پھر سایہ ہٹ جائے (دھوپ آجائے) تو وہاں سے اٹھ جائے ایسا نہ کرے کہ کچھ جسم اس کا سایہ میں ہو کچھ دھوپ میں، کیونکہ یہ صحت کو نقصان پہنچاتا ہے)۔

Marfat.com

تَتَقَلَّصُ شَفَتُهٗ۔ اُس کا ہونٹ سمٹ جائے گا (اوپر سمٹ کر چڑھ جائے گا)

اَتَوْكَ عَلٰى قُلُصٍ نَوَاجٍ۔ آواز کرنے والی اونٹنیوں پر سوار ہو کر آئے۔

اِنَّهٗ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ قَدْ قَلَصَ عَنْ نِصْفِ سَاقِهٖ۔ (جناب امام حسین علیہ السلام نے ایسے کپڑے میں نماز پڑھی جو نصف ساق سے بھی اونچا تھا (گھٹنوں کے قریب)

مِنْ عَلَامَاتِ الْمَيِّتِ اَنْ تَتَقَلَّصَ شَفَتَاهُ۔ موت کی نشانیوں میں سے ہونٹوں کا سکڑ جانا ہے۔

اِنَّهَا عِنْدَ ذَوِي الْعُقُوْلِ كَفَيْئِ الظِّلِّ بَيْنَا تَرَاهُ سَابِغًا حَتّٰى قَلَصَ۔ دنیا کی مثال عقلمندوں کے نزدیک سایہ کی سی ہے ابھی دیکھتا ہے خوب پھیلا ہوا تھا ابھی سمٹ گیا (دھوپ آگئی)۔

اِنْكَسَرَ قَلُوْصٌ مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ۔ زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹنی سقط ہوگئی

قَلُّوْصٌ۔ جاری نہر جس میں گندگی وغیرہ بہہ کر جاتی ہو۔

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْقَلُّوْصِ اَيُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ مَالَمْ يَتَغَيَّرْ۔ مکحول سے پوچھا گیا، ناپاک نالے میں سے جس کا پانی بہہ رہا ہو وضو کرسکتے ہیں؟ انھوں نے کہا، ہاں اگر پانی کا کوئی وصف نہ بدلا ہو، لیکن اگر رنگ یا بو یا مزہ نجاست سے بدل گیا ہو تب اس سے وضو درست نہیں گو اس کا پانی جاری ہو۔ نہایہ میں ہے کہ دمشق کے لوگ اس نالہ کو جس میں کوڑا کچرہ گندگی ڈالتے ہیں قَلْدُوط کہتے ہیں)۔

قَلْعٌ۔ جڑ سے اکھیڑنا یا دوسری جگہ لے جانا، معزول کرنا، زمین پر نہ جمنا، کشتی میں پاؤں نہ جمنا، بات نہ سمجھنا (کند ذہنی کی وجہ سے)، اُتارنا۔

تَقْلِيْعٌ بمعنی قَلْعٌ ہے۔

اِقْلَاعٌ۔ باز رہنا، چھوڑ دینا، کشتی کا بادبان اٹھانا قلعہ بنانا۔

مُقَالَعَةٌ۔ ایک دوسرے کو اکھیڑنا

اِنْقِلَاعٌ اور اِقْتِلَاعٌ۔ اکھڑ جانا۔

قِلَاعَةٌ۔ کشتی کا بادبان جس کو شِرَاعٌ بھی کہتے ہیں

قَلْعَةٌ۔ مشہور ہے یعنی حصن جو پہاڑ پر ہو (اس کی جمع قِلَاعٌ اور قِلَعٌ ہے)۔

مِقْلَاعٌ۔ گوپھن۔

مَقْلَعٌ۔ وہ جگہ جہاں سے عمارت کے لئے پتھر نکالے جائیں۔

مَقْلُوْعٌ۔ معزول۔

اِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ۔ آنحضرتؐ جب چلتے تو زمین پر سے پاؤں زور کے ساتھ اٹھاتے (جیسے مستعد اور مضبوط لوگوں کی چال ہے یہ نہیں کہ چھوٹے چھوٹے قدم مغروروں یا عورتوں کی طرح رکھتے)۔

اِذَا زَالَ زَالَ قَلْعًا يا قُلْعًا۔ آں حضرت جب چلتے تو زور سے پاؤں اٹھا کر (ایک روایت میں قَلِعًا ہے بفتحہ قاف اور کسرۂ لام یعنی ایسا معلوم ہوتا جیسے نشیب میں اتر رہے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ پاؤں جما کر رکھتے اور تیز چلتے پر دیکھنے والے کو یہ نہ معلوم ہوتا کہ آپ جلدی بھاگ رہے ہیں)۔

جَاءَ يَتَقَلَّعُ۔ آگے کو جھکتے ہوئے آئے (جیسے کشتی روانی میں آگے کو جھکتی جاتی ہے)۔

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ قِلْعٌ فَادْعُ اللّٰهَ لِيْ۔ جریر بن عبداللہ بجلی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں زمین پر نہیں جمتا تو میرے لئے دعا فرمایئے کہ اللہ مجھ کو زمین پر جما دے (عرب لوگ کہتے ہیں: قِلْعُ الْقَدَمِ جس کا پاؤں کشتی میں نہ جمے)۔

فُلَانٌ قُلْعَةٌ۔ وہ زمین پر سے اکھڑ جاتا ہے (اس کی ران زین پر اچھی طرح نہیں جمتی)۔

بِئْسَ الْمَالُ الْقُلْعَةُ۔ مانگے کی چیز کیا بری ہے (دیکھو مگر وہ پرائی چیز ہے کب تک اپنے پاس رہے گی (جیسے

Marfat.com

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں "کہن جامۂ خویش آراستن بہ از جامۂ عاریت خواستن"

اُحَذِّرُکُمُ الدُّنْیَا فَاِنَّھَا مَنْزِلُ قُلْعَۃٍ۔ میں تم کو دنیا سے ڈراتا ہوں (اس سے محبت اور الفت نہ رکھنا) وہ تو کوچ کی منزل ہے (ایک دن وہاں سے رخصت ہونا ضروری ہے) یا چلد بینے والی ہے (آج ایک کے ہاتھ میں ہے کل دوسرے کے ہاتھ میں)۔

لَمَّا نُوْدِیَ لِیَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ اِلَّا اٰلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاٰلُ عَلِیٍّ خَرَجْنَا مِنَ الْمَسْجِدِ نَجُرُّ قِلَاعَنَا۔ جب یہ منادی کی گئی کہ مسجد نبوی میں سے سب لوگ نکل جائیں (اور جگہ جا کر رہیں) مگر آں حضرتؐ اور حضرت علی رضؓ کی اولاد رہ جائے تو ہم لوگ اپنے تھیلے (سامان کے) گھسیٹتے ہوئے نکلے (یہ جمع ہے قُلْعٌ کی یعنی وہ تھیلا جس میں چرواہا اپنا سامان رکھتا ہے)

وَلَہُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِی الْبَحْرِ کَالْاَعْلَامِ مَا رُفِعَ قِلْعُہٗ۔ مجاہد نے "جوار المنشآت" کی تفسیر یوں بیان کی، وہ کشتیاں جن کے بادبان اٹھے ہوں، جو دور سے پہاڑوں کی طرح دکھائی دیتی ہیں۔

سُیُوْفُنَا قَلَعِیَّۃٌ۔ ہماری تلواریں قلعہ کی بنی ہوئی ہیں (جو ایک مقام کا نام ہے وہاں تلواریں بنا کرتی تھیں)

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَلَّاعٌ وَلَا دَیُّوْثٌ۔ بہشت میں وہ نہیں جائے گا جو حاکم وقت سے لوگوں کی چغلی کھائے (ان پر جھوٹی تہمت لگا کر حاکم کے دل سے ان کی وفاداری کی امید نکلوادے) اور نہ وہ شخص جو کٹنا پا کرے فاحشہ کی دلالی کرے (فاحشہ عورتوں کو مردوں کے پاس لے کر آئے۔ بعضوں نے کہا قَلَّاع کو توال جو ناحق لوگوں پر ظلم کرتا ہو۔ بعضوں نے کہا کفن چور)۔

لَاَقْلَعَنَّکَ قَلْعَ الصَّمْغَۃِ۔ (حجاج نے انس رضؓ سے کہا) میں تجھ کو گوند کی طرح اکھیڑ کر پھینک دوں گا (گوند جب اکھڑتا ہے تو سب اکھڑ آتا ہے یہاں تک کہ درخت کی چھال کا بھی کچھ حصہ نکال لاتا ہے۔ حجاج کا یہ مطلب تھا کہ میں بالکل تجھ کو تباہ و برباد کر دوں گا)۔

تَرَکْتُھُمْ عَلٰی مِثْلِ مَقْلَعِ الصَّمْغَۃِ۔ میں نے ان کو ایسا صاف کر دیا (ان کے پاس کچھ نہیں چھوڑا) جیسے وہ مقام صاف ہو جاتا ہے جہاں سے گوند اکھاڑ لیا جاتا ہے)۔

لَقَدْ اَقْلَعَ عَنْھَا۔ پھر اس کو چھوڑ دیا (یہ اَقْلَعَ الْمَطَرُ سے ماخوذ ہے یعنی پانی رک گیا)۔

اَقْلَعَتْ عَنْہُ الْحُمّٰی۔ بخار اتر گیا۔

اِذَا اُقْلِعَ عَنْہُ رَفَعَ عَقِیْرَتَہٗ۔ بلال رضؓ کا بخار جب اتر جاتا تو وہ اپنی آواز بلند کرتے (ایک روایت میں اَقْلَعَ عَنْہُ ہے مطلب وہی ہے)۔

فَاقْتَلَعَہٗ۔ حضرت خضر نے اس بچہ کا سر اکھیڑ لیا (دوسری روایت میں یوں ہے کہ چھری سے ذبح کر ڈالا دونوں میں موافقت اس طرح سے کی گئی ہے کہ شاید کچھ گلا کاٹا ہو، اس کے بعد سر اکھیڑ لیا ہو)۔

اَلْاِقْلَاعُ مِنَ الذُّنُوْبِ۔ گناہوں سے باز آجانا۔

کَاَنَّہٗ قِلْعُ دَارِیٍّ عَنَجَہٗ نُوْتِیُّہٗ۔ گویا وہ دارین کا بادبان ہے جس کو ملاح نے جھکا دیا ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ دَارِیّ منسوب ہے دارین کی طرف جو ایک موضع ہے ساحل سمندر پر بحرین کے پاس)۔

قَلْفٌ۔ حشفہ پر جو کھال ہوتی ہے اس کو کاٹنا یعنی ختنہ کرنا درخت کی چھال نکالنا، ذکر کو جڑ سے کاٹ ڈالنا، مشہور کی مہر توڑنا، الٹنا، چھین اٹھانا۔

قَلَفٌ۔ ختنہ نہ ہونا۔

اَقْلَفُ۔ جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

قُلْفَۃٌ۔ وہ پوست جو ذکر کے سرے پر ہوتا ہے۔

تَقْلِیْفٌ۔ بمعنی قَلْفٌ ہے۔

Marfat.com

قُلْفَتَانِ۔ مونچھ کے دونوں کنارے۔
کَانَ یَشْرَبُ الْعَصِیْرَ مَالَمْ یُقْلِفْ۔ شیرہ اس وقت تک پیتے جب تک وہ جھاگ نہ اٹھاتا (کف نہ مارتا)، جب کف مارنے لگتا تو چھوڑ دیتے کیونکہ نشہ لانے کا ڈر ہوتا۔
عرب لوگ کہتے ہیں:
قَلَفْتُ الدَّنَّ۔ میں نے مٹھور کی مہر توڑی (جو مٹی سے اس پر لگا دیتے ہیں)۔
فِی الْاَقْلَفِ یَمُوْتُ۔ بے ختنہ والا شخص مر جائے۔
قَلَقٌ۔ بے قرار ہونا، گھبرانا، نیند نہ آنا۔
اِقْلَاقٌ۔ بے قرار کرنا، پریشان کر دینا۔
اِلَیْکَ تَعْدُوْ قَلِقًا وَضِیْنُهَا مُخَالِفًا دِیْنَ النَّصَارٰی دِیْنُهَا۔ تیری طرف بے قرار ہو کر اس کا تسمہ چلا آرہا ہے، اس کا دین نصاریٰ کے دین کے خلاف ہے (طبرانی نے معجم میں سالم بن عبداللہ بن عمر سے نکالا انھوں نے اپنے باپ سے کہ آں حضرت عرفات سے لوٹتے وقت یہ شعر پڑھتے جاتے تھے۔ نہایہ میں ہے کہ یہ حدیث ابن عمر پر موقوفاً مشہور ہے)
اَقْلِقُوا السُّیُوْفَ فِی الْغُمُدِ۔ تلواروں کو نیام میں ہلایا کرو (تاکہ ضرورت کے وقت تلوار فوراً نکل آئے، اگر بہت دن تک نیام میں یوں ہی رکھی رہے تو زنگ لگ کر نیام میں چپک جاتی ہے اور دشمن کے مقابلہ میں فوراً نکل نہیں سکتی)۔
قَلْقَلَةٌ۔ آواز کرنا، ہلانا، حرکت دینا۔
تَقَلْقُلٌ۔ حرکت کرنا۔
قُلْقَالٌ۔ ہمیشہ سفر کرنے والا۔
قِلْقِلٌ۔ ایک درخت ہے مشہور انار کے درخت کی طرح اس کا دانہ سیاہ گول ہوتا ہے۔
قَلَاقِلُ۔ جمع ہے قَلْقَلٌ کی یعنی اضطراب اور تشویش جو آدمی کو ہلا دیتی ہے۔
خَرَجَ عَلِیٌّ وَهُوَ یَتَقَلْقَلُ۔ حضرت علی رض نکلے بھاگ رہے تھے (جلدی چل رہے تھے)
وَنَفْسُهٗ تَقَلْقَلُ فِیْ صَدْرِهٖ۔ ان کی سانس سینہ میں آواز دے رہی تھی۔
قَلْقِلُوا السُّیُوْفَ فِیْ اَغْمَادِهَا۔ تلواروں کو نیام میں ہلایا کرو (تاکہ ضرورت کے وقت جلد نکل آئیں)۔
قِلٌّ یا قُلٌّ یا قِلَّةٌ۔ کم ہونا، محتاج ہونا۔
قَلٌّ۔ اٹھانا۔
تَقْلِیْلٌ۔ کم کرنا۔
مُقَالَّةٌ اور اِقْلَالٌ کے بھی وہی معنی ہیں۔
اِسْتِقْلَالٌ۔ اٹھانا، کم سمجھنا، اپنی رائے پر اصرار کرنا، تنہا ہونا، کسی کو شریک نہ کرنا، چلا دینا، غصہ ہونا، شمار کرنا۔
قِلٌّ۔ چھوٹی دیوار۔
قُلّی۔ چھوٹی چھوکری۔
اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَالصَّلٰوةُ مَحْظُوْرَةٌ حَتّٰی یَسْتَقِلَّ الرُّمْحُ بِالظِّلِّ۔ جب سورج بلند ہو جائے تو نماز نہ پڑھے، یہاں تک کہ نیزے کا سایہ کم ہو جائے (کم سے کم جس کے بعد پھر سایہ بڑھنا شروع ہوتا ہے، اس کو زوال کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ٹھیک دوپہر کے وقت نماز پڑھنا ممنوع ہے تو بلند ہونے سے سر پر آجانا مراد ہے یعنی دوپہر کا وقت بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، یہاں تک کہ نیزے کا سایہ اس کے برابر ہو جائے یہ زوال کے بعد ہوتا ہے، جو ظہر کا وقت ہے۔ ایک روایت میں حَتّٰی یَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ہے بعضوں نے کہا یہ تحریف ہے)
اِنَّ نَفَرًا سَأَلُوْا عَنْ عِبَادَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا کَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا۔ کچھ لوگوں نے پوچھا کہ آں حضرت کتنی عبادت کرتے تھے جب ان کو بتلائی گئی تو انھوں نے اس کو کم سمجھا۔
کَانَ الرَّجُلُ تَقَالَّهَا۔ جیسے اس نے اس کو کم سمجھا

Marfat.com

كَانَ يُقِلُّ اللَّغْوَ۔ آں حضرت بیہودہ بات بالکل نہیں کہتے تھے یا دل لگی اور مزاح کی باتیں کم کرتے تھے۔ (شاذ و نادر کبھی مزاح کے طور پر کوئی بات فرماتے)۔

اَلرِّبَا وَاِنْ كَثُرَ فَهُوَ اِلٰى قُلٍّ۔ سود سے اگرچہ (پہلے پہل) مال بڑھتا ہے۔ لیکن اس کا انجام نقصان ہے دنیا تو دنیا ہی میں نقصان ہوتا ہے سود کا روپیہ ڈوب جاتا ہے اگر دنیا میں نقصان نہ ہو تو آخرت میں نقصان ہوگا۔

اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا یا نَجَسًا۔ جب پانی دو بھال ہو تو نجاست پڑنے سے وہ نجس نہ ہوگا۔

قُلَّة۔ بڑا مٹکا جس میں پانچ سو رطل پانی آتا ہے یعنی اڑھائی مشک (اس حدیث میں بڑی گفتگو ہے جس کی تفصیل حدیث کے شروح کی کتابوں میں مذکور ہے)۔

نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ۔ سدرۃ المنتہیٰ کے بیر اتنے اتنے بڑے ہیں جیسے ہجر کے مٹکے (ہجر ایک گاؤں کا نام ہے مدینہ کے قریب اور وہ ہجر مراد نہیں ہے جو بحرین میں ہے۔ بعضوں نے کہا ہجر شام کے ملک میں ایک مقام ہے جہاں بڑے بڑے مٹکے بنتے ہیں ایک مٹکے میں ایک پکھال پانی آجاتا ہے)

قُلَّةُ الْحَزْنِ۔ ایک مقام کا نام ہے۔

فَحَثَا فِي ثَوْبِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهٗ فَلَمْ يَسْتَطِعْ۔ حضرت عباس نے مٹھیوں سے روپیہ لے کر اپنے کپڑے میں ڈال لئے پھر اس کو اٹھانے لگے تو اٹھا نہ سکے اتنا بوجھ ہوگیا کہ وہ اٹھا نہ سکا (عرب لوگ کہتے ہیں اَقَلَّهٗ اور اِسْتَقَلَّهٗ اس کو اٹھایا)۔

حَتّٰى تَقَالَّتِ الشَّمْسُ۔ یہاں تک کہ سورج بلند ہوگیا

مَا هٰذَا الْقَلَقُ الَّذِيْ اَرَاهُ بِكَ۔ یہ تمہارے بدن میں کپکپی کیسی جو میں دیکھ رہا ہوں (یہ حضرت عمرؓ نے اپنے بھائی زید بن خطاب سے فرمایا جب ان کو یمامہ کی طرف جانے کے لئے رخصت کرنے لگے)۔

اَلنَّاسُ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّوْنَ۔ سب خاندانوں کے لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار کم ہوتے جائیں گے۔ (ایسا ہی ہوا قریش اور مہاجرین کی اولاد بہت پھیلی اور انصاری دنیا میں بہت کم ہیں۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دوسرے لوگ تعداد میں بڑھتے جائیں گے کیوں کہ ان کی اولاد بھی باپ دادا کی طرح ہوگی۔ مگر انصار میں سے جو کوئی مرے گا اس کی اولاد اس کے مثل نہ ہوگی)۔

يَقِلُّ الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ الْجَهْلُ۔ اخیر زمانہ میں دین کا علم کم ہو جائے گا اور جہالت بہت پھیلے گی (بعضوں نے کہا يَقِلُّ الْعِلْمُ سے یہ مراد ہے کہ دین کا علم دنیا سے بالکل اٹھ جائے گا یہ قیامت کے قریب ہوگا)۔

فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا تَقَالُّوْهَا۔ جب اُن لوگوں سے آنحضرتؐ کی عبادت کا حال بیان کیا گیا تو انھوں نے اس کو کم سمجھا (وہ کہنے لگے آں حضرتؐ کی بات اور ہے آپ کے تو اگلے پچھلے سب قصور بخشدیئے گئے ہیں اور ہم گنہگار لوگ ہیں ہم کو اس سے زیادہ عبادت کرنی چاہیئے۔ کسی نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا کسی نے کہا میں کبھی عورتوں کے پاس نہیں پھٹکوں گا)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ۔ تیری پناہ محتاجی اور کمی سے (مراد ایسی کمی ہے جو ضروریات کے لئے بھی کافی نہ ہو مثلاً عیال والمقال بہت ہوں اور آمدنی بالکل کم ہو بعضوں نے کہا کمی سے مراد نیکیوں کی کمی ہے کیونکہ دنیا کی کمی تو آنحضرتؐ پسند کرتے تھے) اور ذلت اور خواری سے (لوگوں کی نظروں میں ذلیل اور حقیر ہونے سے)۔

رَبَّ الْاَرْضِيْنَ وَمَا اَقْلَلْنَ۔ تمام زمینوں کے مالک اور ان چیزوں کے جن کو زمینیں اٹھائے ہوتے ہیں۔

مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ۔ بہشت میں ناخون برابر جگہ میں جو زیب و زینت ہے اس کو ساری زمین نہیں اٹھا سکتی

فَلَمَّا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ۔ جب آں حضرت کی سانڈنی آپ کو لے کر اٹھی۔

جُهْدُ الْمُقِلِّ۔ نادار کم مال والے کی کوشش۔

Marfat.com

لَا تَسْتَقِلُّ تَحْمِلُ اَزْوَادَنَا۔ ہمارے توشے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتی۔

تَقَادَلُوْا فِي الْقُلِّ وَالْكُثْرِ۔ کم وبیش سب میں گفتگو کی۔

اِذَا اسْتَقَلَّ اَهْلُ الْجَنَازَةِ جَزَّاَهُمْ ثَلٰثَةَ صُفُوْفٍ۔ جب جنازہ میں دیکھتے کہ آدمی کم ہیں تو ان کی تین صفیں کر لیتے۔

مَا يُقِلُّ ظُفُرُهٗ۔ جتنے کو ناخون اٹھا سکتا ہے

سَيَاْتِيْ قَوْمٌ مِّنْ بَعْدِيْ يَسْتَقِلُّوْنَ ذٰلِكَ۔ کچھ لوگ میرے بعد آئیں گے جو اس کو کم سمجھیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الْقِلِّ وَالْكُثْرِ۔ اللہ کا شکر ہے کمی اور بیشی دونوں حالوں میں۔

قُلَّةُ الْجَبَلِ۔ پہاڑ کی چوٹی۔

قَلْمٌ۔ کاٹنا۔

تَقْلِيْمٌ۔ کے بھی وہی معنی ہیں۔

قُلَامَةٌ۔ کاٹنے میں جو ریزے زمین پر گریں۔

قُلَامَةُ الظُّفُرِ۔ حقیر چیز کو کہتے ہیں یا ناخون کا ٹکڑا جو تراشا گیا ہو۔

قَلَمٌ۔ مشہور ہے جس سے لکھتے ہیں (اس کو یراع بھی کہتے ہیں[۵] اور تراشنے سے پہلے اس کو قصبہ اور یراعہ کہتے ہیں اس کی جمع اَقْلَامٌ ہے)۔

اِقْلِيْمٌ۔ ولایت جیسے اقلیم ہند اقلیم روم شام مصر یونان وغیرہ۔

اَقَالِيْمُ سَبْعَة۔ ہفت کشور یہ زمین کی سات قاشیں ہیں جو اگلے حکیموں نے خط استوا سے ربع معمور پر کی تھیں، خربزہ کی قاشوں کی طرح۔ ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ ربع سے زیادہ زمین معمور ہے دوسرے امریکہ کی مطلق خبر نہ تھی۔

اِقْلِيْمَاء۔ حضرت آدمؑ کی بیٹی کا نام تھا۔

اَقْلَكْتُ مُقَلَّمَاتٍ (آنحضرتؐ چند عورتوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا) میں تم کو آزاد پاتا ہوں (کوئی تمہارا محافظ اور نگہبان نہیں ہے)

عَالَ قَلَمُ زَكَرِيَّا۔ حضرت زکریا علیہ السلام کا قلم (یعنی پانسہ جس سے فال کھولتے تھے قرعہ ڈالتے تھے) ابر تیر آیا (دوسروں کے قلم بہہ گئے)

اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم قدرت کو پیدا کیا (اس سے فرمایا قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب لکھ)

تَقْلِيْمُ الظُّفُرِ۔ ناخن تراشنا۔

فَجَرَتِ الْاَقْلَامُ۔ قلم بہنے لگے (حضرت زکریاؑ کا قلم ابر تیر آیا)۔

كَتَبَ اللّٰهُ بِكُلِّ قُلَامَةٍ عِتْقَ رَقَبَةٍ۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہر ناخن کے ٹکڑے کے بدلے جو تراشا جاتا ہے ایک بردے کی آزادی کا ثواب اس کے لئے لکھے گا۔

قَالُوْن۔ ایک رومی لفظ ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ تم نے ٹھیک کہا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رض نے قاضی شریح سے پوچھا، ایک عورت کو طلاق دی گئی اس نے بیان کیا کہ، مجھ کو ایک ہی مہینے میں تین حیض آ گئے، کیا اس کی بات کا اعتبار کریں گے اور اس کی عدت پوری ہو جائے گی؟ شریح نے کہا اگر اس کے کنبے کی تین عورتیں یہ گواہی دیں کہ طلاق سے پہلے اس عورت کی یہی عادت تھی کہ ہر مہینہ میں تین بار اس کو حیض آیا کرتا تھا تب اس کی بات مان لیں گے۔ حضرت علیؓ نے یہ سنکر فرمایا قَالُوْن یعنی تمہارا فتویٰ ٹھیک ہے۔

قَلْنَسَة۔ ٹوپی پہنانا۔

تَقَلْنُسٌ۔ ٹوپی پہننا۔

قَلَنْسُوَةٌ اور قُلَنْسِيَةٌ۔ ٹوپی (اس کی جمع قَلَانِسُ اور قَلَانِيْس ہے اور تصغیر قُلَيْنِسَةٌ ہے)

فَوَضَعَ اَبُو اِسْحَاقَ قَلَنْسُوَتَهٗ۔ ابو اسحاق نے اپنی ٹوپی رکھی۔

۵؎ بعضوں نے کہا تراشے ہوئے کو قلم کہتے ہیں۔

Marfat.com

اِجْعَلُوا الْقَلَانِسَ تَحْتَ الْعَمَائِمِ. عماموں کے تلے ٹوپیاں رکھو (پہنو)۔

قَلْهَمَةٌ. جلدی کرنا۔

اِنَّ قَوْمًا اَفْتَقَدُوْا سِخَابَ فَتَاتِهِمْ فَاتَّهَمُوْا اِمْرَأَةً فَجَاءَتْ عَجُوْزٌ فَفَتَّشَتْ قَلْهَمَهَا. ایک عورت کا ہار کھو گیا اس کی قوم والوں نے ایک دوسری عورت پر تہمت لگائی (کہ اس نے ہار چرا لیا ہے) آخر ایک بڑھیا آئی اور اس نے اس عورت کی شرمگاہ بھی ٹٹولی (کہ کہیں اس میں نہ رکھ لی ہو۔ صحیح فَلْهَمَهَا ہے فائے موحدہ سے جیسے پہلے گزر چکا ہے)۔

قَلْوٌ. پھینک مارنا، ہانکنا، زور سے ہنکانا، پکانا۔

قِلًا اور قَلَاءٌ. دشمنی رکھنا (جیسے مُقَالَاةٌ ہے)۔

تَقَالِیْ. بغض اور عداوت۔

قَلْیٌ. پکانا، بھوننا، سر پر مارنا۔

قِلًی اور قَلَاءٌ اور مَقْلِیَةٌ. برا جاننا، دشمنی رکھنا۔

مِقْلَاةٌ. وہ ظرف جس میں کھانا پکایا جائے تانبے کا ہو یا مٹی کا (اس کی جمع مَقَالِی۔

لَمَّا صَالَحَ نَصَارٰی اَهْلِ الشَّامِ كَتَبُوْا لَهٗ كِتَابًا اِنَّا لَا نُحْدِثُ فِیْ مَدِیْنَتِنَا كَنِیْسَةً وَّلَا قَلِیَّةً وَّلَا نُخْرِجُ سَعَانِیْنَ وَلَا بَاعُوْثًا. جب حضرت عمرؓ نے شام کے نصاریٰ سے صلح کی تو انھوں نے ایک اقرار نامہ لکھ دیا یعنی نصاریٰ نے کہ ہم اپنے شہر میں کوئی نیا گرجا یا صومعہ (عبادت خانہ) نہیں بنائیں گے نہ سعانینؔ[1] کی عید نکالیں گے نہ پانی مانگنے کا میلہ (قَلِیَّةً اس روایت میں ہے اور صحیح قَلَّایَةٌ ہے جو معرب ہے کَلَّادَہ کا یعنی نصاریٰ کا عبادت خانہ)۔

قَلِیَّةٌ. جو گوشت کے ساتھ ملا کر پکایا جاتا ہے اس کو مزیدار کرنے کے لئے۔

لَوْ رَاَیْتَ ابْنَ عُمَرَ سَاجِدًا لَرَاَیْتَهٗ مُقْلَوْلِیًا. اگر تم عبداللہ بن عمر کو سجدے میں دیکھتے تو ان کو متجافی پاتے یعنی جلدی کرتے ہوئے دونوں بازو پہلو سے الگ اور جدا رکھے ہوئے (ایک روایت میں ہے کَانَ لَا یُرٰی اِلَّا مُقْلَوْلِیًا عرب لوگ کہتے ہیں: فُلَانٌ یَتَقَلّٰی عَلٰی فِرَاشِهٖ وہ اپنے بچھونے پر تڑپتا رہتا ہے)

مَا اَكَلْتُ اَطْیَبَ مِنْ قَلِیَّةِ الْعَصَائِصِ. میں نے ریڑھ کے قلیہ سے کوئی قلیہ خوش مزہ نہیں کھایا۔

اُخْبُرْ تَقْلِهٖ. آدمی کو آزما دیکھو تو اس کو چھوڑ دو گے دشمن رکھو گے (کیونکہ آزمائش سے اس کی بری صفات اور خصائل جو پوشیدہ ہوتے ہیں وہ ظاہر ہوں گے)۔

باب القاف مع المیم

قَمْأٌ. میٹھ دینا، اقامت کرنا، موافق ہونا، موٹا ہونا (جیسے قَمَاءٌ اور قُمُوءَةٌ اور قَمَاءَةٌ ہے)

مُقَامَأَةٌ. موافقت۔

اِقْمَاءٌ. موٹا ہونا، ذلیل کرنا، حقیر جاننا۔

تَقَمُّؤٌ. تھوڑا تھوڑا جمع کرنا۔ موافق ہو کر اقامت کرنا۔

مَقْمَأَةٌ. وہ مکان جہاں دھوپ نہ آئے۔

اِنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ كَانَ یَتَقَمَّأُ اِلٰی مَنْزِلِ عَائِشَةَ كَثِیْرًا. آں حضرتؐ حضرت عائشہ کے مکان میں

[1] سعانین نصاریٰ کی پہلی عید ہوتی جو عید فصح سے ایک ہفتہ قبل آتی ہے اس میں صلیبیں لے کر نکلتے ہیں۔ اور باعوث ان کے استسقاء دعوت ہوا اس میں صلیبیں لیکر صحرا کی طرف استسقا کے لئے نکلتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے "باخوت" یہ بھی ان کی عید ہے۔ یہ معاہدہ صلح اس لئے کیا گیا کہ وہ مسلمانوں کو اپنی شان و شوکت و دیگر مذہبی مظاہرے دکھا کر فتنے میں نہ ڈالیں۔ (مصحح)

Marfat.com

بہت جایا کرتے یا وہاں اکثر ٹھہرا کرتے (کیونکہ آپ کو حضرت عائشہ رضہ سے بہت محبت تھی)۔

اِقْتَمَأَ الشَّیْءَ۔ اس کو جمع کیا۔

قَمَاءٌ۔ حقارت، ذلت۔

ذُلِّلَتْ بِالصَّغَارِ وَالْقَمَاءَةِ۔ ذلت اور خواری سے نرم کیا گیا۔

رَکِبَ بَغْلَةً تَطَأْطَأَتْ عَنْ سَوَاءِ الْخَیْلِ وَتَجَاوَزَتْ قَمِیْئَ الْعَیْرِ۔ حضرت علی رضہ ایک خچر پر سوار ہوئے جو گھوڑوں سے بلندی میں کم تھا اور ذلیل گدھے سے اونچا تھا۔

قَمْحٌ۔ گیہوں (اُس کو "بُرّ" اور "حنطہ" بھی کہتے ہیں)

قُمُوْحٌ۔ پیتے وقت سر اوپر اٹھانا سیر ہو کر۔

تَقْمِیْحٌ۔ تھوڑا دے کر دفع کرنا (یعنی اس سے کم جو اس کا حق ہے)۔

مُقَامَحَةٌ۔ پانی اچھی طرح نہ پینا سردی یا بیماری کی وجہ سے۔

اِقْمَاحٌ۔ سر اٹھانا اور آنکھیں نیچی رکھنا، نبیذ پینا۔

تَقَمُّحٌ اور اِنْقِمَاحٌ بمعنی قُمُوْحٌ اور پھانک لینا ہے

اِقْتِمَاحٌ۔ گیہوں پختہ ہو جانا۔

فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِّنْ قَمْحٍ۔ آنحضرتؐ نے صدقۂ فطر میں ایک صاع بر کا یا قمح کا مقرر کیا (یہ راوی کا شک ہے کہ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ فرمایا یا صَاعًا مِّنْ قَمْحٍ دونوں گیہوں کو کہتے ہیں)۔

وَاَشْرَبُ فَاَتَقَمَّحُ۔ اور میں پی کر آخر سر اوپر اٹھاتی ہوں (کیونکہ خوب چھک کر پی لیتی ہوں۔ عرب لوگ کہتے ہیں؛
قَمَحَ الْبَعِیْرُ یَقْمَحُ۔ جب پانی پی کر اونٹ اپنا سر اٹھائے یعنی سیر ہو کر)

سَتَقْدِمُ عَلَى اللّٰهِ اَنْتَ وَشِيْعَتُكَ رَاضِيْنَ مَرْضِيِّيْنَ وَيَقْدِمُ عَلَيْهِ عَدُوُّكَ غِضَابًا مُّقْمَحِيْنَ ثُمَّ جَمَعَ يَدَهُ اِلٰى عُنُقِهِ يُرِيْهِمْ كَيْفَ الْاِقْمَاحُ۔ (آں حضرتؐ نے حضرت علی مرتضیٰ رضہ سے فرمایا) قریب ہے کہ تم اور تمہارے گروہ والے خوش خوش اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہوں گے اور تمہارے دشمن غضبناک سر اوپر اٹھائے ہوئے آئیں گے (قاعدہ ہے کہ جب گردن میں طوق پڑا ہوا ہو اور وہ تنگ ہو تو سر اوپر اٹھ جاتا ہے) پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو گردن پر رکھ کر بتایا (یعنی اقماح کے معنی سمجھائے کہ اس طرح اوپر اٹھائے ہوں گے۔ اُن کے سر اُلل رہے ہوں گے (جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ہم نے ان کے گلوں میں ٹھوڑیوں تک طوق پہنائے اب ان کے سر اُلل رہے ہیں یعنی اوپر اٹھے ہوئے ہیں)۔

كَانَ اِذَا اشْتَكٰى تَقَمَّحَ كَفًّا مِّنْ شُوْنِيْزٍ۔ آنحضرتؐ کو جب کوئی شکایت ہوتی تو آپ ایک مٹھی کلونجی کی پھانک لیتے (کلونجی ہر بیماری کی دوا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں: تَقَمَّحْتُ السَّوِيْقَ میں نے ستو پھانک لیا)۔

مَنْ لَّمْ يَجِدِ الْحِنْطَةَ وَالشَّعِيْرَ اَجْزَاَ عَنْهُ الْقَمْحُ وَالسُّلْتُ وَالْعَلَسُ وَالذُّرَةُ۔ (جو شخص (صدقۂ فطر کے لئے) گیہوں اور جو نہ پائے تو اس کو قمح اور سلت اور علس اور ذرہ دینا کافی ہے (اوپر جو حدیث گزری اس سے یہ معلوم ہوا تھا کہ بُر اور حنطہ اور قمح یہ تینوں ایک ہی چیز ہیں یعنی گیہوں مگر اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ قمح اور حنطہ میں فرق ہے۔ کہتے ہیں قمح ایک خاص قسم کا خراب گیہوں ہے جس کو نبطی بھی کہتے ہیں اور سلت بن پوست کا جو جو گیہوں کے مشابہ ہوتا ہے اور علس دوسرا گیہوں یعنی جڑواں جو ایک پوست میں دو ہوتے ہیں بعضوں

Marfat.com

بعضوں نے کہا وہ ایک کالا دانہ ہے جس کو قحط کے زمانے میں کھاتے ہیں۔ بعضوں نے کہا سُور اور ذُرّہ جوار کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر عمدہ گیہوں اور جَو نہ مل سکیں تو کسی غلہ میں سے ایک صاع دیدے، صدقہ فطر ادا ہو جائے گا)۔

قَمْدٌ۔ انکار کرنا، باز رہنا، نیکی یا بدی میں جمے رہنا۔

قَمَدٌ۔ لمبی گردن ہونا۔

قُمَادٌ یا قُمَادِیٌّ۔ لمبی گردن والا (جیسے اَقْمَدُ ہے)

تَجَدَا الْحَقَّ وَ قَمَدَ۔ حق کو نہ مانا انکار کیا۔

قَمْرٌ۔ جُوا کھیلنا، شرط لگانا۔ (جیسے مُقَامَرَۃٌ) باہم جوا کھیلنا، جوئے سے مال جوڑنا۔

قَمَرٌ۔ چاند۔

اِقْمَارٌ۔ چاند نکلنا، روشن ہونا۔

تَقَمُّرٌ۔ جوئے پر بڑنا، چاندنی میں نکلنا، بیاہ کرنا، چاندنی رات میں جماع کرنا۔

تَقَامُرٌ۔ باہم جُوا کھیلنا۔

قِمَارٌ۔ جُوا (جیسے مَیْسِرٌ ہے)۔

هِجَانٌ اَقْمَرُ۔ دجال سفید رنگ خوب گورا ہوگا۔

وَمَعَهَا اَتَانٌ قَمْرَاءُ۔ ان کے ساتھ ایک سفید گدھی تھی۔

مَنْ قَالَ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔ جو شخص دوسرے کو کہے آؤ ہم تم جُوا کھیلیں تو وہ صدقہ دے (اتنا ہی روپیہ جس پر جُوا کھیلنا چاہتا تھا اللہ کی راہ میں خیرات کرے گویا وہ اس گناہ کی بات کا کفارہ ہے)

مترجم کہتا ہے جس کھیل کی ہار جیت میں کچھ مال کی شرط ہو وہ قمار ہے یعنی میسر جو بنصِ قرآنی حرام ہے اور ہمارے زمانہ میں جس کو لاٹری کہتے ہیں وہ صریح جوا ہے اور اس میں شریک ہونا حرام ہے اور جو مال اس کے ذریعے حاصل کیا جائے وہ بھی مالِ حرام ہے)۔

عُودٌ قِمَارِیٌّ۔ ہندوستان کا ستار۔

قُمْرِیٌّ۔ ایک مشہور پرندہ ہے (اس کی جمع قَمَارِی ہے۔ کہتے ہیں جب قمری کا نر مر جاتا ہے تو اس کی مادہ دوسرے نر سے جوڑ نہیں لگاتی بلکہ روتے روتے مر جاتی ہے)۔

قَمْرَصٌ یا قَمْرَصَۃٌ۔ بادام کھانا۔

لَبَنٌ قُمَارِصٌ۔ بہت کھٹا دودھ جس کے پینے سے چرپراہٹ ہو۔

قَارِصٌ قُمَارِصٌ۔ کھٹا چوک جس کے پینے سے پیشاب قطرہ قطرہ آنے لگے (قُمَارِص تابع ہے قَارِص کا جیسے روٹی ووٹی یعنی حرف مہمل ہے۔ قَارِص مچھر کی مانند ایک جانور کو بھی کہتے ہیں)۔

قَمْزٌ۔ جمع کرنا، انگلیوں کی نوک سے تھامنا۔

قَمَزٌ۔ رذیل، بیکار مال، ذلیل۔

قُمْزَۃٌ۔ کھجور کی ایک مٹھی، نباتات کا شگوفہ جس میں دانہ ہو

قَمْسٌ۔ غوطہ لگانا، پانی میں ڈوبنا یا ڈُبانا، بے قرار ہونا۔

مُقَامَسَۃٌ۔ غوطہ بازی کرنا، بحث مباحثہ کرنا۔

هُوَ يُقَامِسُ حُوْتًا۔ (ایک مثل ہے یعنی) اس سے بحث کرتا ہے جو اس سے زیادہ عالم ہے۔

اِقْمَاسٌ۔ ڈبونا۔

اِنْقِمَاسٌ۔ غائب ہونا، پانی میں ڈوب جانا۔

قَامُوْس۔ سمندر یا بیچا بیچ سمندر، یا بہت گہرا مقام سمندر کا اور ایک مشہور عربی لغت کی کتاب ہے۔

قَوَامِیس۔ لغت کی کتابیں۔

قَمَّاسٌ۔ غوطہ باز۔

قَوَامِسُ۔ آفتیں۔

قَوْمَسٌ۔ امیر سمندر کا گہرا پانی۔

اِنَّهٗ رَجَمَ رَجُلًا ثُمَّ صَلّٰی عَلَيْهِ وَقَالَ اِنَّهُ الْاٰنَ لَيَنْقَمِسُ فِيْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ يا فِيْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ۔ آں حضرتؐ نے ایک شخص (ماعز اسلمی) کو زنا کی علت

میں سنگسار کیا (پتھر مار مار کر مار ڈالا) پھر مرنے کے بعد اُس پر جنازہ کی نماز پڑھی اور فرمایا اب تو وہ بہشت کی کیاریوں میں یا بہشت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے (معلوم ہوا کہ حد شرعی لگنے کے بعد گناہ معاف ہو جاتا ہے) (عرب لوگ کہتے ہیں قَمَسْتُهٗ فِي الْمَاءِ فَانْقَمَسَ. اس کو پانی میں ڈبایا وہ ڈوب گیا، ایک روایت میں لَيَنْقَمِصُ ہے صاد مہملہ سے معنی وہی ہیں)۔

تُضْحِيْ أَعْلَامُهَا قَامِسًا وَتُمْسِيْ سَرَابُهَا طَامِسًا وہاں کے پہاڑ کبھی دکھلائی دیتے ہیں کبھی غائب ہو جاتے ہیں اور وہاں کا سراب بھی کبھی نمودار ہوتا ہے کبھی چھپ جاتا ہے (قَامِسًا صیغہ مفرد کا لائے حالانکہ أَعْلَام جمع ہے اس لئے کہ مراد ہر ایک فرد ہے اعلام کا بعضوں نے کہا أَفْعَال کا وزن واحد کے لئے بھی آتا ہے۔ بعضے عرب کہتے ہیں: هُوَ الْأَنْعَامُ اور قرآن شریف میں ہے وان لكم في الانعام لعبرة نسقيكم مما في بطونه، تو واحد مذکر غائب کی ضمیر انعام کی طرف پھیری)۔

لَقَدْ بَلَغَتْ كَلِمَاتُكَ قَامُوْسَ الْبَحْرِ. تیرے کلمے سمندر کے بڑے گہرے پانی تک پہنچے ہیں (ایک روایت میں نَاعُوْسًا ہے، اس کے بھی وہی معنی ہیں یا غلط ہے)۔

سُئِلَ عَنِ الْمَدِّ وَالْجَزْرِ فَقَالَ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِقَامُوْسِ الْبَحْرِ كُلَّمَا وَضَعَ رِجْلَهٗ فَاضَ فَإِذَا رَفَعَهَا غَاضَ. ابن عباس رضؓ سے پوچھا گیا، یہ سمندر کے اُتار چڑھاؤ کا کیا سبب ہے؟ انھوں نے کہا ایک فرشتہ سمندر کے عین وسط میں تعینات ہے جب وہ اپنا پاؤں سمندر میں ڈالتا ہے تو سمندر بڑھ جاتا ہے۔ جب پاؤں نکال لیتا ہے تو گھٹ جاتا ہے۔ (فرشتہ اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی مخلوق اور قوت کا نام ہے جس کی حقیقت دریافت کرنا ہماری فہم سے باہر ہے اِن قوائے رُوحانیہ اور فلکیہ کا نام بزبانِ شرع فرشتہ ہے پس اگر مد و جزر کا سبب درحقیقت جذب قمر ہے تو ابن عباس کا یہ قول اس کے خلاف نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے چاند میں جو ایک قوت یا نفس کو رکھا ہے وہی اللہ کا ایک فرشتہ ہے اور پاؤں ڈالنے سے یہ مُراد ہے کہ اس کو جذب کرنا اور اپنی طرف کھینچنا اور پاؤں اُٹھا لینے سے یہ مُراد ہے کہ اس جذب کو چھوڑ دینا ایسا ہی جو ایک روایت میں ہے کہ گرج ایک فرشتہ ہے جو ابر پر تعینات ہے۔ اس سے بھی مُراد وہ قوت ہے جو ابر کو ادھر سے اُدھر لے جاتی ہے اور اس وقت کے استعمال سے جو آواز پیدا ہوتی ہے وہ گویا اسی فرشتہ کی آواز ہے)

أَشْهَدُ أَنَّكَ قَامُوْسُ مُوْسٰى. (ایک یہودی نے حضرت علی رضؓ سے کہا) میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ حضرت موسیٰؑ کے راز دار ہیں (قاموس" اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو راز دار ہو اور اندرونی حال جانتا ہو)

قَمْشٌ. اِدھر اُدھر سے جمع کرنا۔

تَقَمُّشٌ. جو ملے سو کھا جانا۔

قُمَاشٌ. سامان، ذلیل، ریزہ، ذلیل آدمی کپڑے کا تھان۔

قَمْشَةٌ. چمڑے کا کوڑا، ہنٹر، تازیانہ، قمچی اور دُرّہ۔

قَمَشَ عِلْمًا غَارًّا بِأَغْبَاشِ الْفِتْنَةِ. دھوکا دینے والا علم فتنوں کی تاریکیوں میں فراہم کیا۔

قَمْصٌ یا قِمَاصٌ. دونوں ہاتھ ایک ساتھ اُٹھانا اور ایک ساتھ گرانا۔

تَقْمِيْصٌ. قمیص پہنانا۔

تَقَمُّصٌ. قمیص پہننا۔

قِمَاصٌ. قلق اور اضطراب۔

مَا بِالْعَيْرِ مِنْ قِمَاصٍ. (ایک مثل ہے یعنی) ناتوان ہے حرکت نہیں کر سکتا یا عزت کے بعد اس کو ذلت نصیب ہوئی۔

إِنَّ اللّٰهَ سَيُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا وَإِنَّكَ تُلَاصُ

عَلٰى خَلْعِهٖ فَإِيَّاكَ وَخَلْعَهٗ. (آں حضرت نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا) عنقریب اللہ تعالیٰ تجھ کو ایک قمیص پہنائے گا (مراد خلافت ہے) لوگ چاہیں گے کہ تو اس کو اتار ڈالے لیکن ایسا نہ کرنا ہرگز نہ اتارنا (حضرت عثمان رضؓ نے اسی حدیث پر عمل کر کے مارا جانا قبول کیا، لیکن خلافت نہ چھوڑی)

وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ. وہ ایک قمیص پہنے ہے۔

مُتَقَمِّصِيْنَ. قمیص پہنے ہوئے۔

يَتَقَمَّصُ فِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ. بہشت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔

فَقَمَصَ مِنْهَا قَمْصًا. وہ دونوں ہاتھ ایک ساتھ اٹھاتا ہوا بھاگا (جیسے گھوڑا بھاگتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اعراض کر کے چل دیا)۔

إِنَّهٗ قَضٰى فِي الْقَارِصَةِ وَالْقَامِصَةِ وَالْوَاقِصَةِ بِالدِّيَةِ أَثْلَاثًا۔ جو چھوکری پاؤں اٹھا کر بھاگی (یعنی قامصہ) اس سے تہائی دیت دلائی (قارصہ اور واقصہ کے معنی اوپر گزر چکے ہیں یعنی تین چھوکریوں کا قصہ جو ایک پر ایک سوار ہوئی تھیں)۔

قَمَصَتْ بِأَرْجُلِهَا وَقَنَصَتْ بِأَحْبُلِهَا۔ دونوں پاؤں اٹھائے اور اپنی رسیوں سے شکار کیا۔

لَتَقْمِصَنَّ بِكُمُ الْأَرْضُ قِمَاصَ الْبَغْلِ۔ زمین تم کو لے کر اس طرح ہلے گی جیسے گائے دونوں پاؤں اٹھا کر بھاگتی ہے (یعنی سخت زلزلہ آئے گا)

فَقَمَصَتْ بِهٖ فَصَرَعَتْهُ۔ اس کو لے کر کودی اور گرا دیا

تَقَمَّصَ الْخِلَافَةَ۔ خلافت کی قمیص پہن لی (خلیفہ ہو گیا)۔

وَلَقَدْ تَقَمَّصَهَا فُلَانٌ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ مَحَلِّيْ مِنْهَا مَحَلُّ الْقُطْبِ مِنَ الرَّحٰى۔ (حضرت علی رضؓ نے فرمایا) خلافت کی قمیص فلاں شخص (یعنی حضرت ابو بکر صدیقؓ) نے پہن لی، حالانکہ وہ جانتے تھے کہ میں خلافت کے باب میں اس مرتبہ پر ہوں جس مرتبہ پر چکّی میں آہن کا بیچ کا کھونٹا ہوتا ہے (چکی اسی کے بل پر چلتی ہے مطلب یہ ہے کہ ابو بکر صدیقؓ جانتے تھے کہ خلافت کا میں زیادہ مستحق ہوں مگر اس پر بھی انھوں نے میری حق تلفی کی اور خود خلیفہ بن بیٹھے۔ یہ روایت شیعہ امامیہ کی ہے اور ہم کو اس کا یقین نہیں ہے کہ حضرت علی نے ایسا فرمایا ہو)۔

وَلَئِنْ تَقَمَّصَهَا دُوْنِيَ الْأَشْقِيَانِ فَلَبِسَنَّهَا عَلَيْهِ وَرَدَا وَلَبِسْتُ مَا لَا يَتَغَيَّرُ مَا مَهَّدَا۔ (حضرت علی نے فرمایا) اگر مجھ کو چھوڑ کر ان دو بدبختوں نے خلافت کی قمیص پہن لی، تو جس مقام پر وہ وارد ہوئے برا ہے اور جس کی اُنھوں نے اپنے لئے تیاری کی وہ بھی بری ہے (یہ بھی شیعوں کی روایت ہے اور محض افترا معلوم ہوتی ہے حاشا وکلا کہ جس کو اللہ تعالیٰ قرآن میں "اتقیٰ" فرمائے اس کو حضرت علی اشقی کہیں۔ حضرت علی رضؓ حضرت ابوبکر رضؓ و حضرت عمر رضؓ کی ہمیشہ تعریف اور توصیف اور عظمت کرتے رہے یہاں تک کہ فرمایا کہ جو کوئی مجھ کو حضرت ابوبکر رضؓ اور حضرت عمر رضؓ پر فضیلت دے گا میں اس کو مفتری کی سزا دوں گا یعنی حد قذف کی طرح اس کو کوڑے لگاؤں گا۔ اور جب حضرت عمر رضؓ کا جنازہ نکلا تو حضرت علی نے فرمایا کسی شخص کے اعمال پر مجھ کو خداوند کریم سے ملنا اتنا پسند نہیں ہے جتنا تمہارے اعمال پر)

قَمْطٌ. ہاتھ پاؤں باندھ دینا، جماع کرنا، چکھنا، لینا۔

تَقْمِيْطٌ. کے بھی یہی معنی ہیں۔

قِمَاطٌ. وہ رسّی جس سے قیدی کو باندھتے ہیں، اور ایک چوڑا چیتھڑا جو بچہ پر باندھ دیا جاتا ہے۔ جب اس کو نہالچہ پر رکھتے ہیں اور وہ رسّی جس سے ذبح کے وقت بکری کے ہاتھ پاؤں باندھ دیتے ہیں۔

قُمُطٌ اور قِمْطٌ۔ وہ رسیاں جن سے جھونپڑے کی لکڑیاں باندھتے ہیں (یہ جمع ہے قِمَاطٌ کی)۔

Marfat.com

اِخْتَصَمَ اِلَیْهِ رَجُلَانِ فِیْ خُصٍّ فَقَضٰی بِالْخُصِّ لِلَّذِیْ تَلِیْهِ مَعَاقِدُ الْقُمُطِ۔ قاضی شریح کے پاس دو شخص ایک جھونپڑی کا دعویٰ کرتے ہوئے آئے انھوں نے وہ جھونپڑا اس کو دلایا جس کے مکان سے اس کی رسّیاں بندھی ہوئی تھیں (رسیوں کی بندھن جس کے قریب تھی اسی کو جھونپڑے کا مالک قرار دیا)۔

فَمَا زَالَ یَسْأَلُهٗ شَهْرًا قَمِیْطًا۔ پورے ایک مہینے تک ان سے پوچھتے رہے

حَوْلٌ قَمِیْطٌ۔ پورا سال۔

اِذَا اشْتَرَیْتَ اُضْحِیَّتَكَ وَقَمَطْتَهَا۔ جب تو نے قربانی کا جانور خریدا اور اس کو رسی سے باندھ دیا۔

قُمْطَرَةٌ۔ جمع ہونا، جماع کرنا، ڈانٹ لگانا

اِقْمَطَرَّ۔ سخت ہونا۔

قُمَاطِرٌ۔ سخت۔

قِمَطْرٌ۔ زبردست موٹا اونٹ، ٹھگنا آدمی، کتابوں کی الماری

قَمْطَرِیْرٌ۔ سخت۔

اِقْمَطَّ۔ بگڑ گیا۔

قَمْعٌ۔ گرز سے مارنا، ڈانٹنا، میٹنا، ذلیل کرنا، مغلوب کرنا زور زبردستی سے سر پر مارنا، بگڑ جانا۔

قِمَعٌ۔ قیف (اس کی جمع اَقْمَاعٌ ہے)۔

تَقْمِیْعٌ۔ کھجور کو صاف کرنا (اس کے نیچے جو لگا ہوتا ہے اس کو نکال ڈالنا)۔

اِقْمَاعٌ۔ ذلیل کرنا، مغلوب کرنا، پھیر دینا۔

اِقْتِمَاعٌ۔ چن لینا، پسند کرنا۔

قَمَعَةٌ۔ بہترین مال۔

بَعِیْرٌ قَمِعٌ۔ بڑے کوہان والا اونٹ۔

قَمَعٌ۔ کوہان کی چوٹی۔

وَیْلٌ لِاَقْمَاعِ الْقَوْلِ وَیْلٌ لِلْمُصِرِّیْنَ۔ خرابی ہے ان لوگوں کی جو قیف کی طرح ہیں (علم کی بات سنتے ہیں لیکن نہ اس کو یاد رکھتے ہیں نہ اس پر عمل کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو قیف سے تشبیہ دی جس میں سے تیل یا شربت یا عرق گزر کر دوسرے برتن میں چلا جاتا ہے اس میں کچھ نہیں رہتا) اور خرابی ہے ہٹ کرنے والوں کی اصرار کرنے والوں کی (جو صغیرہ گناہوں کو حقیر سمجھ کر برابر ان کو کئے جاتے ہیں ان سے توبہ نہیں لیتے۔ اصرار کرنے سے صغیرہ بھی کبیرہ بن جاتا ہے)۔

وَیْلٌ لِاَقْمَاعِ الْاٰذَانِ۔ جو کان قیف کی طرح ہیں ان کی خرابی ہے (حق بات سنتے ہیں لیکن ایک کان سن کر دوسرے کان اڑا دیتے ہیں، نہ اس کو یاد رکھتے ہیں نہ اس پر عمل کرتے ہیں)۔

اَوَّلُ مَنْ یُّسَاقُ اِلَی النَّارِ الْاَقْمَاعُ الَّذِیْنَ اِذَا اَکَلُوْا لَمْ یَشْبَعُوْا وَاِذَا جَمَعُوْا لَمْ یَسْتَغْنُوْا۔ سب لوگوں سے پہلے جو دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے، وہ لوگ ہوں گے جو قیف کی طرح ہیں کھاتے ہیں پر سیر نہیں ہوتے (ان کی حرص نہیں مٹتی اور کھانا چاہتے ہیں) اور مال جوڑتے ہیں مگر بے پرواہ نہیں ہوتے (جتنا مال زیادہ جمع کرتے جاتے ہیں اتنی ہی ان کی احتیاج بڑھتی جاتی ہے

"آنانکہ غنی تر اند محتاج ترند"

بعضوں نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو بطالت اور بے کاری میں اپنی عمر گزارتے ہیں نہ دین کا کام کرتے ہیں نہ دنیا کا، ایسے لوگ بدترین خلق اللہ اور جانوروں سے بدتر ہیں)

فَاِذَا رَاَیْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْقَمَعْنَ۔ (حضرت عائشہؓ کے ساتھ چھوکریاں کھیلا کرتیں) جب آں حضرتؐ کو آتے دیکھتیں تو چھپ جاتیں (ادھر ادھر کسی پردے یا آڑ میں گھس جاتیں۔ یہ قِمَعٌ سے ماخوذ ہے یعنی کھجور یا دوسرے میوے کا غلاف جو اس کے سر پر ہوتا ہے)

فَلَمَّا اَنْ بَصُرَ بِهٖ اِنْقَمَعَ۔ جب آں حضرتؐ نے اس کو دیکھ پایا (جو دروازے کی دراڑ سے جھانک رہا تھا) تو وہ جھانکنے سے باز آگیا (اپنی نگاہ پھیر لی لوٹ گیا)

Marfat.com

فَيَنْتَقِمُ الْعَذَابُ عِنْدَ ذٰلِكَ. اس وقت عذاب
لوٹ جائے گا۔

ثُمَّ لَقِیَنِیْ مَلَكٌ فِیْ یَدِہٖ مِقْمَعَةٌ مِّنْ حَدِیْدٍ
پھر ایک فرشتہ مجھ کو ملا اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک گرز
تھا (مِقْمَعَةٌ کی جمع مَقَامِعُ ہے یعنی لوہے کے کوڑے
(آنکڑے) جن کے منہ ٹیڑھے ہوتے ہیں۔ کذا فی النہایہ)

مِنَ النِّسَاءِ كَرْبٌ مُقْمِعٌ. بعض عورتیں بلا
ہیں ذلت دینے والیاں۔

وَھُمْ بَیْنَ شَرِیْدٍ نَادٍّ وَخَائِفٍ مَقْمُوْعٍ
اولیاء اللہ اکثر ان لوگوں میں ہوتے ہیں جو دنیا داروں
کے گھروں سے نکالے ہوئے بے یار و مددگار ہوتے ہیں
اور ڈرے ہوئے ذلیل خوار (جن کو سگانِ دنیا بہ نظرِ
حقارت دیکھتے ہیں ؎

خاکسارانِ جہاں را بحقارت منگر
تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

قَمْقَمَةٌ. جمع کرنا، قابض ہونا، دسترخوان پر جو باقی ہو
اس کو لے لینا۔

تَقَمْقُمٌ. پانی میں گھس جانا، ڈوب جانا، اونچا کرنا
نر کا مادہ پر بلند ہونا، غصہ ہونا۔

قَمَاقِمٌ. سمندر یا سمندر کا بڑا حصہ۔

قَمْقَامٌ یا قُمْقَامٌ. سردار بہت دینے والا یا
سمندر یا چھوٹی جوئیں (لیکھیں) اور ایک قسم کی چیچڑی جو
بالوں کی جڑ سے چپک جاتی ہے۔

قُمْقُمٌ. ٹھلیا حلق عطار کا برتن جس میں خوشبوئیں
رکھتا ہے، تانبے کی کیتلی جس میں پانی گرم کیا جاتا ہے خوشبو
چھڑکنے کا ظرف جس کو غَلَّابِیَّة اور قِنِّیْنَة بھی کہتے ہیں،
یعنی گلاب پاش۔

یَحْمِلُهَا الْاَخْضَرُ الْمُثْعَنْجِرُ وَ الْقَمْقَامُ
الْمُسَجَّرُ. اس کو وہ اٹھائے گا جو سبز سمندر کی طرح اور
بھرپور دریا کی طرح ہو (عرب لوگ کہتے ہیں: وَقَعَ فِیْ
قَمْقَامٍ مِّنَ الْاَرْضِ. جب کوئی سختی اور مصیبت
میں گرفتار ہو)۔

لَاَنْ اَشْرَبَ قُمْقُمًا اَحْرَقَ مَا اَحْرَقَ اَحَبُّ
اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَشْرَبَ نَبِیْذَ جَرٍّ. اگر میں جلتی کیتلی کا پانی پیجاؤں
جو جلائے اس کو جو جلا دے، تو یہ مجھ کو اچھا لگتا ہے ٹھلیا کی نبیذ
پینے سے (جس میں نشہ پیدا ہو جاتا ہے)

كَمَا یَغْلِی الْمِرْجَلُ بِالْقُمْقُمِ. جیسے پتیلی یا ہانڈی
قمقم کو جوش دیتی ہے۔ (ایک روایت میں
ـــ كَمَا یَغْلِی الْمِرْجَلُ وَالْقُمْقُمُ ہے اس کا ترجمہ
صاف ہے) یعنی جیسے ہانڈی اور کیتلی جوش مارتی ہے۔

قَمَلٌ. جوئیں پڑ جانا، جوئیں بہت ہونا، لاغری کے بعد
موٹا ہو جانا، بہت ہونا، ضخیم ہونا۔

تَقْمِیْلٌ. جوئیں پیدا ہو جانا۔

اِقْمَالٌ. کونپل نکلنا

تَقَمُّلٌ. موٹا ہونا، نمودار ہونا۔

قَمَالٌ اور قَمْلٌ. جوں جوئیں (جیل لیکھ سے
آدمی کے بدن میں پیدا ہوتی ہے اور وہ کئی رنگ کی ہوتی
ہیں سیاہ اور سفید اور سرخ۔

مِنْھُنَّ غُلٌّ قَمِلٌ. بعض عورتیں جوئیں دار طوق کی
طرح ایذا دیتی ہیں (عرب لوگ قیدی کی گردن کو چمڑے کے
تسمے سے باندھتے تھے جس پر بال ہوتے اس میں جوئیں پڑ جاتیں
بیچارہ قیدی ہاتھ پاؤں بندھے ہونے کی وجہ سے ان جوؤں
کو نکال نہ سکتا اور سخت تکلیف اٹھاتا بدخلق، زبان دراز
عورت کی یہی مثال ہے جو گلے کا جوئیں دار طوق ہوتی ہے نہ
اس کو چھوڑتے بنتی ہے نہ رکھتے)

مِنَ النِّسَاءِ غُلٌّ قَمِلٌ یَقْذِفُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی
فِیْ عُنُقِ مَنْ یَّشَاءُ ثُمَّ لَا یُخْرِجُهَا اِلَّا ھُوَ. بعض عورتیں
جوئیں بھرا طوق ہیں اللہ تعالیٰ جس بندے کی گردن میں

Marfat.com

چاہتا ہے اس کو ڈال دیتا ہے، پھر اس کے سوا کوئی اس کو نکال نہیں سکتا۔

قَمَّلٌ۔ چچڑی یا بڑی جُوں (جس کو کلّا کہتے ہیں) یا چھوٹی جُوں (لیکھ)۔

قُمَّلَۃٌ۔ پست قد عورت۔

فَلَمْ یُصَابُوْا بِبَلَاءٍ اَشَدَّ عَلَیْهِمْ مِنَ الْقُمَّلِ فرعون والوں پر کوئی عذاب جوؤں کے عذاب سے زیادہ سخت نہیں آیا (یہ جُوئیں ان کے بال کھا گئیں، خون پی گئیں پلکیں ابروئیں چٹ کر گئیں، ان کو سونا آرام لینا مشکل ہو گیا بعضوں نے کہا قُمَّلٌ سوسن کو کہتے ہیں یعنی وہ چھوٹا کیڑا جو اناج میں پیدا ہوتا ہے)۔

قَمِلُ الرَّاْسِ۔ جس کے سر میں جوئیں ہوں، جوؤں والا۔

قَمٌّ۔ جھاڑ دینا۔ (جیسے کَنْسٌ ہے)۔

قَمَّامٌ۔ جاروب کش۔

قَمٌّ۔ زمین پر جو کچھ ہو وہ کھا لینا، خوان پر جو کچھ ہو وہ کھا لینا، سُوکھ جانا، حاملہ کر دینا۔

تَقْمِیْمٌ۔ سُکھا دینا۔

اِقْمَامٌ۔ حاملہ کر دینا۔

تَقَمُّمٌ۔ کوڑا کچرہ ڈھونڈھنا

اِقْتِمَامٌ۔ خوان پر جو کچھ ہو وہ سب کھا لینا۔

قُمَامَہ۔ کوڑا کچرہ۔

قِمَّۃٌ۔ سر کا بالائی حصّہ، بلندی، جماعت، چربی فربہی، قامت۔

قُمَّہ۔ جو شیر منہ سے پکڑے۔

مِقَمَّہ۔ جھاڑو (جسے مِکْنَسَہ بھی کہتے ہیں)۔

اِنَّہٗ حَضَّ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَقَامَ رَجُلٌ صَغِیْرُ الْقِمَّۃِ۔ آنحضرتؐ نے خیرات کرنے کی ترغیب دی تو ایک پست قامت شخص کھڑا ہوا (چھوٹے قد والا)۔

اِنَّهَا قَمَّتِ الْبَیْتَ حَتّٰی اغْبَرَّتْ ثِیَابُهَا۔ حضرت فاطمہ زہرا نے گھر میں جھاڑو دی یہاں تک کہ آپ کے کپڑے گرد آلود ہو گئے (آپ چکی بھی اپنے ہاتھ سے پیستیں یہاں تک کہ ہاتھ ورم کر گئے ان میں گھٹے پڑ گئے پانی بھی خود بھر لیتیں جھاڑو جھٹکا بھی خود کرتیں کھانا بھی خود پکاتیں)۔

قَدِمَ مَکَّۃَ فَکَانَ یَطُوْفُ فِیْ سِکَکِهَا فَیَمُرُّ بِالْقَوْمِ فَیَقُوْلُ قُمُّوْا فِنَاءَکُمْ حَتّٰی مَرَّ بِدَارِ اَبِیْ سُفْیَانَ فَقَالَ قُمُّوْا فِنَاءَکُمْ فَقَالَ نَعَمْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ حَتّٰی یَجِیْئَ مُهَّانُنَا الْاٰنَ ثُمَّ مَرَّ بِهٖ فَلَمْ یَصْنَعْ شَیْئًا ثُمَّ مَرَّ ثَالِثًا فَلَمْ یَصْنَعْ شَیْئًا فَوَضَعَ الدِّرَّۃَ بَیْنَ اُذُنَیْهِ ضَرْبًا فَجَاءَتْ هِنْدُ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَرُبَّ یَوْمٍ لَوْضَرَبْتَهٗ لَاقْشَعَرَّ بَطْنُ مَکَّۃَ فَقَالَ اَجَلْ۔ حضرت عمرؓ مکہ میں تشریف لائے اور وہاں کے گلی کوچوں میں پھرنے لگے، آپ کچھ لوگوں پر سے گزرتے اور فرماتے، دیکھو اپنے مکان کے سامنے صحن کو جھاڑو دے کر صاف رکھو (جو حفظِ صحت کے لئے نہایت ضروری ہے) یہاں تک کہ ابوسفیان کے گھر پر سے گزرے (جو ایک زمانہ میں مکہ کا رئیس تھا) آپ نے اس سے بھی فرمایا "اپنا صحن جھاڑو" اس نے کہا بہت خوب یا امیر المومنین ہمارے خدمت گار آجائیں تو جھڑواتا ہوں، پھر دوسری بار اس کے مکان پر سے گزرے دیکھا تو وہی حال ہے اس نے کچھ صفائی نہیں کرائی۔ پھر تیسری بار وہاں سے گزرے دیکھا تو وہی حال ہے اس نے کچھ نہیں کیا (کچرا کوڑا ویسا ہی پڑا ہے) آخر حضرت عمرؓ نے اس کے دونوں کانوں کے درمیان دُرّہ مارا (ایک کوڑہ اس کے رسید کیا) تب ہندہ اس کی بیوی (معاویہ کی ماں) نکل آئی اور کہنے لگی۔ کوئی دن ایسے بھی گزرے ہیں کہ اگر تم ابوسفیان کو مارتے تو مکہ کا پیٹ تڑپ جاتا (سارے مکہ والے بگڑ جاتے۔ چونکہ وہ ان کا رئیس تھا) حضرت عمرؓ نے

Marfat.com

کہا معاں یہ ہے کہ وہ دن گزر گئے اب ابوسفیان کی حکومت نہیں ہے خلافت فاروقی کا زمانہ ہے۔ ابوسفیان بھی دوسرے لوگوں کی طرح امیر المومنین کی رعیت ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ صفائی کا حکم حاکم دے سکتا ہے اور جو شخص صفائی کے احکام سے سرتابی کرے اس کو سزا دی جا سکتی ہے)۔

كَانُوْا يَشْتَرِطُوْنَ لِرَبِّ الْمَاءِ قُمَامَةَ الْجُرْنِ۔ (ابن سیرین نے صحابہ رض سے پوچھا محاقلہ کرنا کیسا ہے یعنی زمین گیہوں بونے کے لئے دینا پیداوار کا ایک حصہ ٹھہرا کر) انھوں نے کہا لوگ کیا کرتے، جس کا پانی کھیت میں دیا جاتا اس کو کھلیانوں کا کوڑا کچرہ (جو اناج اٹھانے کے بعد نیچے رہ جاتا ہے) دیا کرتے اس کی شرط لگاتے (چونکہ اس میں نزع ہوا کرتی تھی اور معاوضہ مجہول تھا اس لئے محاقلہ سے ممانعت کر دی گئی تھی)۔

جُرن جمع ہے جَرِین کی، بمعنی کھلیان جس کو بیدر بھی کہتے ہیں۔

اِنَّ جَمَاعَةً مِّنَ الصَّحَابَةِ كَانُوْا يُقَمُّوْنَ شَوَارِبَهُمْ صحابہ رض میں ایک جماعت اپنی مونچھیں کتراتے تھے، جڑ سے صاف کر دیتے تھے، جیسے جھاڑو سے گھر صاف ہو جاتا ہے۔

يَقُمُّ الْبَيْتَ۔ گھر میں جھاڑو دیتا تھا۔

تَقُمُّ الْمَسْجِدَ۔ مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔

قَمَنٌ۔ طریقہ، لائق، قابل، قریب۔

تَقَمُّنٌ۔ موافقت چاہنا۔

قَمِنٌ۔ لائق، قابل، سزاوار۔

رَائِحَةٌ قَمِنَةٌ۔ بدبو۔

قَمْنَانَةٌ۔ لیکھ چھوٹی جوں جب پیدا ہوتی ہے (پھر اور بڑی ہو تو اس کو حَمْنَانَةٌ کہیں گے اور بڑی ہو تو قُرَادٌ اس سے اور بڑی ہو تو حَلَمَةٌ کہیں گے)۔

قَمِيْنٌ۔ جلد باز، لائق، سزاوار (اس کی جمع قُمَنَاءُ ہے)

اَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا الرَّبَّ فِيْهِ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاَكْثِرُوْا فِيْهِ مِنَ الدُّعَاءِ فَاِنَّهُ قَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ۔ رکوع میں تو اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کرو اور سجدے میں بہت دعا کیا کرو کیونکہ سجدے میں دعا قبول ہونے کے لائق ہوتی ہے (اس میں قبول ہونے کی زیادہ امید ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ یا سبحانک اللھم و بحمدك کہہ کر دعا بھی کر سکتے ہیں جیسے دوسری روایت میں ہے کہ آپ سجدہ میں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ فرماتے)۔

مَنْ بَاعَ دَارًا اَوْ عَقَارًا قَمِنٌ اَنْ لَّا يُبَارَكَ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَّجْعَلَهٗ فِيْ مِثْلِهٖ۔ جو شخص اپنا گھر یا کوئی جائداد غیر منقولہ (مثلاً باغ یا کھیت یا مقطعہ یا جاگیر) بیچ ڈالے (اس کے کوڑے کر لے) تو اس کو برکت نہ ہوگی مگر جب اس کو بیچ کر ویسی ہی کوئی دوسری جائداد غیر منقولہ خرید کرے (اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جائداد غیر منقولہ کا بیچنا بغیر شدید ضرورت یا مجبوری کے بہتر نہیں کیونکہ نقد روپیہ پیسہ خرچ ہو جاتا ہے اور کبھی چوری جاتا ہے مگر جائداد غیر منقولہ میں یہ ڈر نہیں اس سے آدمی کی ہمیشہ روٹی چلتی ہے)۔

بابُ القاف مع النون

قَنَأٌ۔ ملانا، خلط کرنا، قتل کرنا یا کرانا، دباغت کرنا، کالا کرنا، مر جانا، بگڑ جانا۔

قُنُوْءٌ۔ بہت سرخ ہونا۔

قَانِئٌ۔ بہت سرخ۔

تَقْنِئَةٌ۔ خوب سرخ کرنا، کالا کرنا خضاب سے۔

اِقْنَاءٌ۔ قتل کرنا یا قتل پر آمادہ کرنا۔

مَقْنَأَةٌ۔ وہ جگہ جہاں دھوپ نہ آئے۔

Marfat.com

مَرَرْتُ بِاَبِیْ بَکْرٍ فَاِذَا لِحْیَتُہٗ قَانِئَۃٌ۔ (ایک روایت میں ہے قَدْ قَنَا کو نُھَا یعنی) ابوبکر صدیق رضہ پر سے میں گزرا دیکھا تو ان کی ڈاڑھی خوب سُرخ تھی (وہ صرف مہندی کا خضاب کرتے جو سنت ہے اور سب کے نزدیک جائز ہے، لیکن سیاہ خضاب میں اختلاف ہے)

قَنَا یَقْنُوْ بترک ہمزہ بھی مستعمل ہے۔

قَانٍ۔ خوب سرخ۔

اِنَّہٗ جَلَسَ فِیْ مَقْنُوْءَۃٍ لَہٗ۔ وہ ایسے مقام میں بیٹھے جہاں دھوپ نہیں آتی تھی۔

قَنْبٌ۔ کلی پھوٹنا اس میں سے پھول نکلنا۔

قُنُوْبٌ۔ غائب ہونا۔

تَقْنِیْبٌ۔ پتے دار ہونا۔

اِقْنَابٌ۔ رُوپوش ہو جانا۔

قِنَّبٌ۔ بھنگ، سن، جوٹ، ورق الخیال۔

مِقْنَابٌ شیر کا پنجہ۔

مَقَانِبُ۔ حملہ کرنے والے بھیڑیے، سواروں کے دستے۔

ذٰلِكَ اِنَّمَا یَکُوْنُ فِیْ مِقْنَبٍ مِّنْ مَّقَانِبِ کُمْ۔ حضرت عمر رضہ سے سعد بن ابی وقاص کا ذکر کیا گیا (کہ وہ خلافت کے لائق ہیں یا نہیں) انھوں نے کہا سعد تو تمہارے سواروں کے دستوں میں سے کسی دستے میں رہیں گے۔ (یعنی وہ فوجی آدمی ہیں سپاہ میں افسر ہو سکتے ہیں خلافت کی قابلیت ان میں نہیں ہے مَقَانِبُ جمع ہے مِقْنَبٌ کی یعنی سواروں کا دستہ (اسکواڈرن) بعضوں نے کہا جس میں سو سے کم سوار ہوں)

کَیْفَ بِطَیٍّ وَّمَقَانِبِھَا۔ طے قبیلہ اور اس کے سواروں کا کیا حال ہوگا۔

یَا رَبِّ اَمَّا تُغْزِیَنَّ بِطَالِبٍ فِیْ مِقْنَبٍ مِّنْ ھٰذِہِ الْمَقَانِبِ۔ (طالب بن ابی طالب نے بدر کے دن یہ رجز پڑھا) پروردگار تو طالب بن ابی طالب کو سواروں کے ان دستوں میں سے کسی دستہ میں غالب نہیں کرتا۔

قَنْبَعَۃٌ۔ غصہ سے پھول جانا چھپ جانا۔

قُنْبُعَۃٌ۔ پست قد عورت۔

قَنْبَرٌ۔ حضرت علی رضہ کے غلام کا نام تھا۔

اَجَّجْتُ نَارِیْ وَدَعَوْتُ قَنْبَرًا۔ میں نے آگ سلگائی اور قنبر کو بلایا (اس کے شروع کا مصرعہ یہ ہے لما رأیت الامر امرا منکرا)۔

قُنْبُرَاءُ۔ ایک پرندہ ہے (اس کی تسبیح یہ ہے لعن اللہ مبغضی آل محمد یعنی اللہ تعالیٰ آل محمد ص کے دشمنوں پر لعنت کرے)۔

قَنْبَلٌ۔ ایک گروہ سواروں کا دستہ جو پچاس سے زیادہ ہو (اس کی جمع قَنَابِلُ ہے)۔

قُنَابِلُ۔ گدھے کا نام ہے اور غلیظ آدمی۔

قُنْبُلٌ۔ غلیظ آدمی، اکرم سر والا چھوکرہ، خفیف الروح۔

قُنُوْتٌ۔ اطاعت کرنا، خاموش رہنا، دعا کرنا، نماز میں کھڑے رہنا، خاموشی کے ساتھ عبادت کرنا۔

قَنَاتَۃٌ۔ کم خوراکی۔

اِقْنَاتٌ۔ دشمن پر بد دعا کرنا، نماز میں لمبا قیام کرنا ہمیشہ حج کرنا یا جہاد کرنا، تواضع کرنا۔

تَفَکُّرُ سَاعَۃٍ خَیْرٌ مِّنْ قُنُوْتِ لَیْلَۃٍ۔ ایک ساعت فکر کرنا (اپنے کاموں میں غور کرنا یا اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کی مخلوقات میں) رات بھر عبادت کرنے یا نماز میں کھڑے رہنے سے بہتر ہے۔

کُنَّا نَتَکَلَّمُ فِی الصَّلٰوۃِ حَتّٰی نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ۔ ہم پہلے نماز میں بات کیا کرتے یہاں تک کہ یہ آیت اتری، اللہ تعالیٰ کے لئے خاموش کھڑے رہو (اس وقت سے نماز میں بات کرنا منع ہو گیا۔ مجمع البحار)

Marfat.com

ہیں ہے کہ قُومُوْا لِلّٰهِ قَانِتِیْنَ کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ کھڑے رہ کر اللہ سے دعا کرو۔ تو قنوت کے معنی دعا کرنے کے ہیں اب راوی کا یہ کہنا کہ اس وقت سے ہم کو خاموشی کا حکم ہوا قنوت کی تفسیر نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب نماز کے قیام میں ذکرِ الٰہی اور دعا کا حکم ہوا تو کلام کرنا گویا منع ہوگیا)

اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔ بہتر نماز وہ ہے جس میں قیام لمبا ہو (یعنی قرأت طویل ہو دیر تک کھڑا رہے)۔

اَلْقَانِتُ بِاٰیَاتِ اللّٰهِ۔ اللہ کی آیتوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کے لئے کوشش کرنے والا یا نماز میں دیر تک کھڑے رہنے والا بہت آیتیں پڑھنے والا (ابن انباری نے کہا قنوت کے چار معنی ہیں نماز پڑھنا، لمبا قیام کرنا، اطاعت کرنا، خاموش رہنا)۔

قَنْحٌ۔ موڑنا، کج کرنا، سیراب ہوکر سر اوپر اٹھانا۔

تَقْنِیْحٌ۔ قناصر درست کرنا۔

قُنَاحًا۔ ٹیڑھے منہ کی کنگھی لمبی۔

اِقْنَاحٌ۔ اوپر اٹھانا۔

تَقَنُّحٌ۔ سیراب ہوکر پھر زبردستی پینا (یعنی دل نہ چاہ رہا ہو مگر پینا)۔

وَاَشْرَبُ فَاَتَقَنَّحُ۔ اور میں پیتے پیتے ٹھہر جاتی ہو (اس قدر کثرت سے دودھ یا شربت ہوتا ہے کہ ایکبارگی پیا نہیں جاتا، یا سیراب ہوکر زبردستی پیتی ہوں دل نہیں چاہتا یہ اپنے خاوند کی تعریف کرتی ہے کہ وہ اتنا بہت کھانے پینے کو دیتا ہے)۔

قُنْذُعٌ۔ دیّوث جس کو اپنی بیوی پر غیرت نہ آئے۔

قَنَاذِع۔ آفات اور مصائب، قبیح اور فحش کلام۔

مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُمْرَضُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَایَاهُ وَاِنْ بَلَغَتْ قُنْذُعَةَ رَاْسِهٖ۔ جو کوئی مسلمان اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) بیمار پڑ جائے تو اللہ اس کے سب گناہ میٹ دے گا گو وہ گناہ اس کے سر کی چوٹی (چٹلے) تک پہنچ گئے ہوں۔

قُنْذُعَة۔ وہ متفرق بال جو سر کے گوشوں میں رہ جاتے ہیں۔

ذٰلِكَ الْقُنْذُعُ۔ وہ دیّوث۔

قَنْزَعَةٌ یا قُنْزُعَةٌ یا قِنْزِعَةٌ یا قُنْزَعَةٌ یا قُنْزُعٌ بالوں کا چٹلا جو بچوں کے سروں پر چھوڑ دیا جاتا ہے (اس کی جمع قَنَازِع اور قُنْزُعَاتٌ ہے)

قَنَازِعُ۔ آفات کو بھی کہتے ہیں۔

اِنَّهٗ قَالَ لِاُمِّ سُلَیْمٍ خَضِّلِیْ قَنَازِعَكِ۔ آں حضرت نے ام سلیم سے فرمایا اپنی زلفوں کو تر کر (تیل ڈال)۔

اِنَّهٗ نَهٰی عَنِ الْقَنَازِعِ۔ آں حضرت نے قنازع سے منع فرمایا (یعنی سر کے کچھ بال مونڈنے اور جابجا چٹلے چھوڑنے سے جس کو قزع بھی کہتے ہیں (اس کا بیان اوپر گزر چکا)۔

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَقَدْ لَبَّدَ وَهُوَ یُرِیْدُ الْحَجَّ فَقَالَ خُذْ مِنْ قَنَازِعِ رَاْسِكَ عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا۔ ایک شخص نے عمرے کا احرام باندھا اور بالوں کو جما لیا، اب اس نے حج کا قصد کیا (تو کیا کرے؟) انھوں نے کہا اپنے سر کے بڑھے ہوئے بال کتر ڈالے (تو عمرے کا احرام ٹوٹ گیا اب حج کا احرام باندھ لے)۔

قَنْصٌ۔ شکار کرنا۔

تَقَنُّصٌ اور اِقْتِنَاصٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

تَخْرُجُ النَّارُ عَلَیْهِمْ قَوَانِصَ۔ دوزخ کی آگ کے ٹکڑے ان کا شکار کرتے ہوئے نکلیں گے (ان کو پکڑ کر گھسیٹ لیں گے جیسے شکاری پرندہ چڑیا وغیرہ کو اچک لیتا ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، آگ کے شعلے اور شرارے ان پر اس طرح گریں گے، جیسے پرندوں کے پوٹے)۔

قَمَصَتْ بِاَرْجُلِهَا وَقَنَصَتْ بِاَحْبُلِهَا۔ اپنے پاؤں اٹھائے اور اپنی رسیوں سے شکار کیا۔

وَاَنْ تَعْلُوَ التُّحُوْتُ الْوُعُوْلَ فَقِیْلَ مَا التُّحُوْتُ

Marfat.com

قَالَ بُيُوْتُ الْقَانِصَةِ۔ اور تحوت جنگلی بکریوں سے اونچے ہو جائیں گے۔ لوگوں نے پوچھا تحوت کس کو کہتے ہیں انھوں نے کہا پاژدی (شکار کرنے والوں) کے گھر (جنگلی بکریاں بہت بلند مقاموں میں جیسے پہاڑ کی چوٹیاں وغیرہ ہیں، رہا کرتی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ کمینہ اور ذلیل لوگ بڑے بڑے شریف لوگوں سے بڑھ جائیں گے اُن پر حکومت کریں گے)۔

مِمَّنْ كَانَ النُّعْمَانُ بْنُ الْمُنْذِرِ فَقَالَ مِنْ اَشْلَاءِ قَنَصِ بْنِ مَعَدٍّ۔ (حضرت عمرؓ نے جبیر بن مطعم سے پوچھا جو عرب لوگوں کے نسب کو خوب جانتے تھے کہ) نعمان بن منذر کس کی اولاد میں سے گزرا ہے؟ انھوں نے کہا قنص بن معد کی اولاد میں۔ (یعنی اس کی اولاد میں سے جو باقی رہے تھے)۔

اَلطَّيْرُ كُلُّ مَا لَهُ قَانِصَةٌ۔ پرندہ وہ جانور ہے جس کا پوٹا ہو۔

قَنَطٌ یا قُنُوْطٌ یا قَنَاطَةٌ۔ ناامید ہونا، مایوس ہونا۔

قَنْطٌ۔ روکنا۔

تَقْنِيْطٌ اور اِقْنَاطٌ۔ ناامید کرنا۔

قَنُوْطٌ۔ ناامید۔

وَقُطَّتِ الْقَنَطَةُ قُطَّتْ۔ (اس روایت میں راوی نے غلطی کی ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا مجھ کو قَنَطَہ کے معنی معلوم نہیں اگر یہ لفظ قَطَنَہ ہو بہ تقدیم طا تو وہ اُس تھوڑے کو کہتے ہیں جو دونوں سرین کے درمیان ہوتا ہے۔

قَنْطَرَةٌ۔ شہر میں سکونت اختیار کرنا دیہات کی سکونت چھوڑ دینا، ایک قنطار مال کا مالک ہونا، جماع کرنا، برابر بجے رہنا۔

تَقَنْطُرٌ اوندھا گرنا۔

قِنْطَارٌ۔ چالیس اوقیہ سونا یا بارہ سو دینار یا ایک ہزار دو سو اوقیہ یا ستر ہزار دینار یا اسّی ہزار درم یا سو رطل سونا یا چاندی یا ہزار دینار یا بیل کی کھال بھر کر سونا اور چاندی یا بہت مال (اس کی جمع قَنَاطِيْرُ ہے)۔

قَنْطَرَة۔ پُل کو بھی کہتے ہیں اور بلند عمارت کو (قناطیر) آفت۔

فَيَجْلِسُوْنَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ۔ بہشت میں ایک پُل پر بیٹھیں گے (یہ پُل صراط نہیں ہے جو دوزخ پر بندھا ہوا ہے بلکہ دوسرا پل ہے)۔

مَنْ قَامَ بِاَلْفِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ جو شخص نماز میں ہزار آیتیں پڑھے کھڑا رہ کر وہ ان لوگوں میں لکھا جائے گا جن کو قنطار برابر ثواب ملے گا۔

اِنَّ صَفْوَانَ ابْنَ اُمَيَّةَ قَنْطَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَقَنْطَرَ اَبُوْهُ۔ جاہلیت کے زمانہ میں صفوان بن امیہ قنطار والے ہو گئے تھے ان کے باپ بھی قنطار والے تھے (یعنی ایک قنطار مال دولت رکھتے تھے)۔

يُوْشِكُ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ اَنْ يُخْرِجُوْا اَهْلَ الْعِرَاقِ مِنْ عِرَاقِهِمْ۔ وہ زمانہ قریب ہے جب قنطورا کی اولاد (یعنی ترک لوگ) عراق میں سے عراق والوں کو نکال دیں گے۔ (اور خود وہاں کے حاکم بن جائیں گے۔ یہ حدیث پوری ہو گئی ترکوں نے خلافت عباسیہ کو تباہ کر دیا اور بغداد اور عراق کے حاکم ترک ہو گئے۔ کہتے ہیں قنطورا ایک چھوکری تھی حضرت ابراہیمؑ کی اُسی کی اولاد میں سے چین والے اور ترک ہیں مگر یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا کیونکہ ترک اور چین والے اسی طرح روس یافث بن نوح کی اولاد ہیں، بعضوں نے کہا قنطورا ترکوں کے جدِ اعلیٰ کا نام تھا ایک روایت میں ہے: يُوْشِكُ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ اَنْ يُخْرِجُوْا اَهْلَ الْبَصْرَةِ مِنْهَا كَاَنِّيْ بِهِمْ خُنْسَ الْاُنُوْفِ خُزْرَ الْعُيُوْنِ عِرَاضَ الْوُجُوْهِ۔ یعنی وہ زمانہ قریب ہے جب ترک لوگ قنطورا کی اولاد بصرے والوں کو بصرہ سے نکال دیں گے گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں، ان کی ناکیں چپٹی آنکھیں چھوٹی منہ چوڑے چوڑے)۔

يُوْشِكُ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ اَنْ يُخْرِجُوْكُمْ مِنْ

Marfat.com

اَدْمِن اَلْبَصْرَةِ۔ قریب ہے کہ بنو قنطورا، (ترک لوگ) تم کو بصرہ سے نکال دیں گے (وہاں کے حاکم بن جائیں گے چنانچہ کئی سو برس تک ترکوں کا قبضہ بصرے پر رہا)۔

اِذَا کَانَ اٰخِرُ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ۔ جب زمانہ آخر ہوگا تو ترک لوگ آئیں گے (ترکوں کا غلبہ ہوگا سارے ملک عرب پر قبضہ کرلیں گے تاتاری اور مغل یہ سب ترک ہیں۔ اسی طرح بخارا اور خیوا والے یہاں تک کہ روسی فوج کے سپاہی کا سک وہ بھی ترک ہیں)۔

اِنْ تَمَنَّانِیْ قَنَطَنِیْ۔ جب مجھ کو کوئی آرزو دلاتا ہے تو ناامید کردیتا ہے (وعدہ خلافی کرکے، یہ شیطان کی صفت ہے)۔

قَنْعٌ۔ اپنے ٹھکانے کی طرف مڑنا، اپنے لوگوں کی طرف جانا بلند ہونا، منہ موڑنا۔

قُنُوْعٌ۔ مانگنا، عاجزی کرنا، چڑھنا، اوپر ہونا۔

قَنَاعَۃٌ اور قَنَعٌ اور قُنْعَانٌ۔ جو قسمت میں آئے اس پر راضی رہنا زیادہ کی طمع اور حرص نہ کرنا۔

تَقْنِیْعٌ اور اِقْنَاعٌ۔ راضی کرنا۔

قِنَاعٌ۔ پہنانا، ڈھانپ لینا۔

اِقْنَاعٌ۔ محتاج کرنا، بلند کرنا، منہ سیدھا رکھنا اِدھر اُدھر نہ دیکھنا۔

تَقَنُّعٌ۔ قناعت کرنا، قناع پہننا۔

اِقْتِنَاعٌ۔ قناعت کرنا۔

قِنَاعٌ۔ گھونگھٹ یا سربندھن یا اوڑھنی جس سے عورتیں سر اور چہرہ چھپاتی ہیں۔

قِنْعٌ۔ ہتھیار، سلاح۔

کَانَ اِذَا رَکَعَ لَا یُصَوِّبُ رَاْسَہٗ وَلَا یُقْنِعُہٗ آں حضرتؐ جب رکوع کرتے تو اپنے سر کو نہ جھکاتے نہ اونچا رکھتے (یعنی پشت سے ملا کر پشت اور سر برابر رکھتے)۔

وَتُقْنِعُ یَدَیْکَ۔ اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے (یعنی دعا کے لئے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نماز میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا درست ہے اور جس نے اس کو مکروہ رکھا ہے اس کا قول غلط ہے۔ ائمہ اہل بیت علیہ السلام سے بھی نماز میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا منقول ہے)۔

لَا تَجُوْزُ شَہَادَۃُ الْقَانِعِ مِنْ اَھْلِ الْبَیْتِ۔ اس شخص کی گواہی قبول نہ ہوگی جو کسی گھر کا خادم اور تابع ہو (یعنی اس گھر والوں کے فائدے کے لئے کیونکہ وہ ان کا محتاج ہے اس کا گزر انہی کے دینے پر ہوتا ہے وہیں کھاتا پیتا ہے کیونکہ احتمال ہے کہ وہ اپنی محتاجی کی وجہ سے گھر والوں کی طرفداری کرے اور سچی بات نہ کہے البتہ گھر والوں کے خلاف اس کی گواہی قبول ہوگی، تو قانع سے سائل مراد ہے جس کو گھر والے کھلاتے ہوں یا جو کسی گھر کا ہو رہا ہو۔ مثلاً ان کا نوکر ہو یا وکیل ہو البتہ اجیر مشترک کی گواہی قبول ہوگی۔ یعنی جو اجرت لے کر متعدد گھروں کا کام کرتا ہو، جیسے دھوبی، سقا، بھنگی حجام وغیرہ)۔

فَاَکَلَ وَاَطْعَمَ الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔ اس نے کھایا اور قناعت کرنے والے اور مانگنے والے فقیر کو کھلایا (قنع قناعت کی قنع مانگا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے "اور مانگنے والے اور نہ مانگنے والے فقیر کو کھلایا مجمع البحار میں ہے کہ مُعْتَرّ وہ فقیر جو سامنے آئے اس کی صورت سوالی ہو، لیکن سوال نہ کرے۔)

اَلْقَنَاعَۃُ مَالٌ لَا یَنْفَدُ۔ (ایک روایت میں کَنْزٌ لَا یَنْفَدُ ہے یعنی قناعت ایسا خزانہ ہے جو تمام نہیں ہوتا (کیونکہ جو شخص قانع ہے اس کو جتنا ملے گا اسی پر خوش رہے گا تو اس کا خزانہ ہمیشہ معمور ہے برخلاف حریص اور لالچی کے اس کو کتنا ہی بہت ملے لیکن محتاج رہتا ہے، اور زیادہ مانگتا ہے)۔

عَزَّ مَنْ قَنِعَ وَذَلَّ مَنْ طَمِعَ۔ جو شخص قناعت کرے وہ عزت دار ہوگا اور جو طمع رکھے وہ ذلیل و خوا

Marfat.com

ہوگا (کیونکہ قانع آدمی جو اس کو ملتا ہے اسی پر اکتفا کرکے کسی کے سامنے دستِ سوال نہیں پھیلاتا، اپنی عزت محفوظ رکھتا ہے اور طامع آدمی ہمیشہ مانگتا رہتا ہے لوگوں کی نگاہ میں ذلیل اور خوار ہوتا رہتا ہے)۔

لَا یُصَبِّیْ رَأْسَہٗ فِی الرُّکُوْعِ وَلَا یُقْنِعُہٗ۔ آں حضرتؐ رکوع میں نہ سر کو بہت نیچا رکھتے نہ اونچا (بلکہ برابر سُرین سے لے کر سر تک سب ایک ہموار تختے کی طرح)

کَانَ الْمَقَانِعُ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُوْنَ کَذَا۔ آں حضرتؐ کے اصحاب میں سے جو علم میں پسندیدہ تھے ایسا کہتے تھے (یہ جمع ہے مَقْنَعٌ کی، یعنی جس کا علم و فضل لوگوں میں مسلّم اور پسندیدہ ہو)۔

اَتَاہُ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِیْدِ۔ ایک شخص آں حضرتؐ کے پاس آیا جو ہتھیاروں سے ڈھنپا ہوا تھا (یعنی خوب مسلح تھا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، اس کا سر خود سے ڈھنکا ہوا تھا جو لوہے کا ہوتا ہے)۔

شَاہِدٌ مَقْنَعٌ۔ وہ گواہ جس کی گواہی پسندیدہ اور مقبول ہو۔

فَیُغْنِیْ مَفَاقِرَہٗ اَعَفَّ مِنَ الْقُنُوْعِ۔ مال آدمی کو اس کی احتیاجوں سے قانع سے بھی زیادہ بے پرواہ کر دیتا ہے (مال دار آدمی کسی سے سوال نہیں کرتا۔ قانع سے بھی زیادہ بے پرواہ رہتا ہے کیونکہ قانع اپنے نفس پر زور ڈالتا ہے اور مال دار کو اس کی بھی ضرورت نہیں پڑتی)۔

اِنَّہٗ زَارَ قَبْرَ اُمِّہٖ فِیْ اَلْفِ مُقَنَّعٍ۔ آں حضرتؐ نے اپنی والدہ ماجدہ (حضرت آمنہ) کی قبر کی زیارت کی ہزار سواروں میں جو ہتھیار بند تھے (یعنی ایسی شان اور جلوس کے ساتھ)۔

فَانْکَشَفَ قِنَاعُ قَلْبِہٖ۔ ان کے دل کا گھونگھٹ (پردہ) اٹھ گیا (دل کو عورت سے تشبیہ دی اور اس پر جو غفلت کا پردہ پڑا رہتا ہے اس کو عورت کے قناع یعنی گھونگھٹ سے۔

نہایہ میں ہے کہ قناع مِقنعۃ سے بڑا ہوتا ہے)۔

اِنَّہٗ رَاٰی جَارِیَۃً عَلَیْہَا قِنَاعٌ فَضَرَبَہَا بِالدِّرَّۃِ حضرت عمرؓ نے ایک لونڈی کو دیکھا آزاد عورتوں کی طرح گھونگھٹ نکالے (بڑے مقنعے سے) جا رہی ہے۔ آپ نے اس کو درہ سے مارا (اور فرمایا آزاد بیویوں کی مشابہت کرتی ہے)۔

اَتَیْتُہٗ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ۔ میں تازہ کھجور کا ایک طباق لے کر آپ کے پاس آئی۔

قِنَاعٌ۔ طباق جس پر کھانا کھاتے ہیں (اس کو قُنْع بھی کہتے ہیں)

اِنْ کَانَ لَیُہْدٰی لَنَا الْقِنَاعُ فِیْہِ کَعْبٌ مِنْ اِہَالَۃٍ فَنَفْرَحُ بِہٖ۔ (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں) کوئی ہم کو ایک طباق چربی کے گھی کا تحفہ بھیجتا تو ہم خوش ہو جاتے۔

مَنْ لَّا یَزَالُ دَمْعُہٗ مُقَنَّعًا لَا بُدَّ یَوْمًا اَنَّہٗ یُہْرَاقُ یا وَمَنْ لَّا یَزَالُ الدَّمْعُ فِیْہِ مُقَنَّعًا فَلَا بُدَّ یَوْمًا اَنَّہٗ مُہْرَاقُ۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ وفات کے قریب بے ہوش ہو گئے تو حضرت عائشہؓ نے یہ شعر پڑھا) جس کے آنسو پیٹ میں یا آنکھوں میں چھپے ہوئے ہوں تو ایک نہ ایک دن ضرور بہہ نکلیں گے۔

فَذُکِرَ لَہُ الْقُنْعُ فَلَمْ یُعْجِبْہُ ذٰلِکَ۔ آں حضرتؐ سے لوگوں کو نماز کے لئے جمع کرنے کے واسطے قنع کا ذکر کیا گیا آپ کو وہ پسند نہ آیا (قُنْع شبور یعنی بوق (نرسنگا) کو کہتے ہیں جس کو یہودی لوگ بجاتے ہیں تاکہ لوگ نماز کے لئے آ جائیں۔ (ایک روایت میں قُبْع ہے ایک میں قُبُع ہے ایک میں قُثْع ہے ثائے مثلثہ سے، ایک میں قَنَع ہے، مطلب وہی ہے لیکن مشہور روایت قُنْع ہے نون کے ساتھ)۔

لَمْ اَرَ عُمَرَ قَنِعَ بِقَوْلِ عَمَّارٍ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حضرت عمرؓ نے جنب کو تیمم جائز ہونے میں صرف حضرت عمارؓ کے قول پر قناعت نہیں کی (حالانکہ حضرت عمارؓ نے آں حضرتؐ کی حدیث بیان کی جس سے جنب کو تیمم جائز ہونا ثابت ہوتا ہے مگر حضرت

Marfat.com

عمرؓ کو اس وجہ سے شبہ رہا کہ وہ بھی اس سفر میں آں حضرتؐ کے ساتھ تھے اور ان کو اس واقعہ کی مطلق خبر نہیں ہوئی تھی تو حضرت عمرؓ کو شبہ رہا مگر دوسرے تمام علماء اور مجتہدین نے حضرت عمار کی حدیث پر عمل کیا اور جنب کو اگر پانی نہ ملے تو اس کے لئے تیمم جائز رکھا ہے)۔

قَنَّعَهُ اللّٰهُ۔ اللہ اس کو قناعت نصیب کرے۔

هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مُقْبِلًا مُقَنِّعًا۔ یہ سامنے اللہ کے رسول آرہے ہیں جو سر یا منہ پر کپڑا ڈالے ہیں (دھوپ کی حرارت سے بچنے کے لئے)۔

تَقَنَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهٗ وَاَسْرَعَ آں حضرتؐ نے اپنے سر پر کپڑا ڈال لیا اور جلدی سے نکل گئے۔

ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهٗ۔ پھر اپنا سر چھپالیا یا جھکالیا (ادھر اُدھر نہیں دیکھا کیونکہ اس مقام والوں پر اللہ کا عذاب اترا تھا)

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ دُهْنَ رَأْسِهٖ وَیُکْثِرُ الْقِنَاعَ کَاَنَّهٗ ثَوْبُ زَیَّاتٍ۔ آنحضرتؐ سر میں تیل بہت ڈالا کرتے اور سر پر اکثر ایک کپڑا رکھتے تاکہ تیل کی چکنائی سے عمامہ خراب نہ ہو۔ آپ کے سر کا کپڑا ایسا معلوم ہوتا جیسے تیلی کا کپڑا چکنا، تیل لگا ہوا)

تَقَنَّعْتُ اِزَارِیْ۔ میں نے ازار پہن لی۔

عَادُ الْمُقَنَّعُ۔ قوم عاد کا شخص جو سر پر خود رکھتا تھا۔

ثُمَّ تُقْنِعُ یَدَیْكَ۔ پھر (جب نماز سے فارغ ہو اور سلام پھیرے) تو دونوں ہاتھ اٹھا (دعا کے لئے) (معلوم ہوا کہ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے گو آں حضرت سے یہ منقول نہیں ہے کہ آپ ہمیشہ ایسا کرتے تھے اس لئے چاہے تو نماز کے بعد دعا کرے چاہے نہ کرے سلام پھیرتے ہی اٹھ کر چلا جائے اور جس نے نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کو لازم قرار دیا ہے، وہ غلطی پر ہے اور جس نے اس کو مکروہ کہا ہے اس کا قول بھی غلط ہے)۔

اَلْقَانِعُ غَنِیٌّ وَاِنْ جَاعَ وَعَرٰی۔ قناعت کرنے والا شخص غنی ہے گو وہ بھوکا اور ننگا ہو۔

مَنْ قَنَعَ اِسْتَرَاحَ مِنْ اَهْلِ زَمَانِهٖ وَاسْتَطَالَ عَلٰی اَقْرَانِهٖ وَمَنْ قَنَعَ فَقَدِ اخْتَارَ الْغِنٰی عَلَی الذُّلِّ وَالرَّاحَةَ عَلَی التَّعَبِ۔ جو شخص قناعت اختیار کرے، وہ زمانہ کے لوگوں سے راحت میں رہے گا اور اپنے برابر والوں پر عزت دار اور غالب رہے گا اور جو شخص قناعت اختیار کرے اس نے بے پرواہی کمائی ذلت کے بدلے اور راحت تکلیف کے بدلے۔

اَلدُّنْیَا اِنَّمَا تُرَادُ لِثَلٰثٍ اَلْعِزِّ وَالْغِنٰی وَالرَّاحَةِ فَمَنْ قَنَعَ عَزَّ وَاسْتَغْنٰی وَاسْتَرَاحَ۔ آدمی دنیا تین ہی غرض سے کماتا ہے، عزت اور تونگری اور راحت کے لئے پھر جس نے قناعت کی اس نے عزت بھی پائی تونگر بھی ہوا، آرام بھی پایا (تو تینوں چیزیں قناعت سے حاصل ہوتی ہیں)

خَیْرُ الْغِنَی الْقُنُوْعُ۔ بہترین تونگری قناعت ہے۔

اَمْرُنَا مَسْتُوْرٌ مُقَنَّعٌ بِالْمِیْثَاقِ۔ (ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم نے فرمایا) ہماری حکومت پوشیدہ ہے عہد و پیمان سے ڈھکی ہوئی ہے (جو لوگ سچے مومن تھے وہ ائمہ اہل بیت سے خفیہ بیعت کرتے اور انہی کو امام وقت سمجھتے۔ خلفائے بنی امیہ اور عباسیہ کے ڈر سے علانیہ بیعت نہ کرسکتے)

مُقْنِعٌ۔ ایک کتاب ہے سید مرتضیٰ کی غیبت امام کے بیان میں۔

قَنَفٌ۔ پھٹ جانا۔

تَقْنِیْفٌ۔ کاٹنا۔

اِقْنَافٌ۔ کان لٹک آنا، لشکر بہت ہونا، رائے قرار پانا (جیسے اِسْتِنْقَافٌ ہے)۔

قِنَافٌ۔ بڑی ناک والا، گھنی ڈاڑھی والا، لمبا، غلیظ

قُنْفُذٌ یا قُنْفَذٌ۔ خارپشت ایک مشہور جانور ہے جس کے بدن پر نوکدار کانٹے ہوتے ہیں ہندی میں اس کو سیہی کہتے ہیں (اس کی جمع قَنَافِذُ ہے)۔

هَلْ یَاْکُلُ الْقُنْفُذَ اَحَدٌ۔ سیہی کو کوئی کھاتا ہے؟

قَنٌّ۔ لوہ لگانا، ڈھونڈھنا، لکڑی سے مارنا۔

Marfat.com

اِقْتِنَانٌ. سیدھا ہونا، غلام رکھنا، خاموش رہنا۔
اِسْتِقْنَانٌ۔ اپنی بکریوں میں رہ کر ان کا دودھ پیتے رہنا
قَانُوْنٌ۔ اصل، معیار، قاعدہ اور ایک قسم کا باجا ہے۔
قِنٌّ. غلام
قُنٌّ۔ چھوٹا پہاڑ۔
قَنَنٌ. طریقہ، روش (جیسے سَنَنٌ ہے)۔
اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الْکُوْبَۃَ وَ الْقِنِّیْنَ۔ اللہ نے طبلہ اور طنبورہ کو حرام کیا ہے یعنی ان کا بجانا (بعضوں نے کہا قِنِّیْن ایک کھیل ہے رومیوں کا جس پر جوا کرتے ہیں)
تَقْنِیْنٌ۔ قنین بجانا۔
لَمْ نَکُنْ عَبِیْدَ قِنٍّ اِنَّمَا کُنَّا عَبِیْدَ مَمْلَکَۃٍ۔ ہم قن (نسلی غلام۔ غلام ابن غلام) نہ تھے لیکن عبد مملکت تھے (قِنٌّ۔ وہ غلام جو خود بھی مملوک ہو اور اس کے ماں باپ بھی مملوک ہوں اور عبد مملکت وہ کہ خود غلام بن گیا ہو جنگ میں گرفتار ہو کر) لیکن ماں باپ غلام نہ ہوں۔ (قِنٌّ کی جمع اَقْنَانٌ اور اَقِنَّۃٌ ہے)۔
قُنَّۃٌ. پہاڑ کی چوٹی۔
کُنْتُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ کَہْفًا وَ قُنَّۃً رَاسِیًا وَحِصْنًا (حضرت علی نے فرمایا) میں تو مسلمانوں کی پناہ اور مضبوط چوٹی پہاڑ کی اور قلعہ تھا (مسلمان میری پناہ میں رہتے تھے)۔
قَوَانِیْنُ۔ اصول اور قواعد اور ایک کتاب ہے اصول کی امامیہ مذہب میں۔
قَنْوٌ۔ جمع کرنا، کمانا، پیدا کرنا، لازم کرنا۔
قَنًا. بلند ہونا۔
قَنَاوَۃٌ. بدلہ۔
اِقْنَاءٌ۔ بارش موقوف ہو جانا، لازم کرنا، عطا کرنا۔
تَقَنِّیْ. اکتفا کرنا اور کچھ بچے تو رکھ چھوڑنا۔
اِقْتِنَاءٌ. کمانا لازم کرنا۔
قِنْوٌ اور قُنْوٌ۔ خوشہ۔

قَنَاۃٌ. برچھا، نیزہ۔
قَنَاءٌ۔ برچھہ والا اور جو زمین میں پانی کی جگہ پہچانتا ہو۔
کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْنَی الْعِرْنِیْنِ آنحضرت بلند بینی تھے۔ (نہایہ میں ہے کہ قنا کہتے ہیں ناک لمبی ہونا اور نرمہ بینی باریک ہونا اور درمیان میں احدداب ہونا۔ محیط میں ہے کہ قَنَا فِی الْاَنْفِ یہ ہے کہ ناک کا اوپر کا حصہ بلند اور درمیانی حصہ محدب ہو۔ مرد کو اَقْنَی الْاَنْفِ اور عورت کو قَنْوَاء

قَنْوَاءُ فِیْ حُرَّتَیْہَا لِلْبَصِیْرِ بِہَا
عِتْقٌ مُّبِیْنٌ وَّ فِی الْخَدَّیْنِ تَسْہِیْلٌ

(یہ شعر کعب بن زہیر کے قصیدے کا ہے) لمبی ناک والی، اس کے دیکھنے والے کو آزادی اور شرافت معلوم ہوتی ہے اس کے رخسار بھرے ہوئے ہیں (یعنی برابر ہموار نہ کہ پھولے ہوئے گویا قَنْوَاء کے معنی لمبی ناک والی)۔
اِنَّہٗ خَرَجَ فَرَاٰی اَقْنَاءً مُعَلَّقَۃً قِنْوٌ مِّنْہَا حَشَفٌ آں حضرت برآمد ہوئے آپ نے کھجور کے چند خوشے لٹکے ہوئے دیکھے ایک خوشہ اس میں خراب کھجور کا تھا (قِنْوَانٌ اور اَقْنَاءٌ جمع ہے)۔
اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا اِقْتَنَاہُ فَلَمْ یَتْرُکْ لَہٗ مَالًا وَّلَا وَلَدًا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو اپنے لئے چن لیتا ہے نہ اس کا مال رہنے دیتا ہے نہ اولاد (تاکہ وہ مال اور اولاد کی محبت میں اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہو جائے تو بلا شرکت اپنی محبت میں غرق کرنے کو اس کا مال اور اولاد سلب کر لیتا ہے)۔
فَاقْنُوْہُمْ۔ ان کو روٹی کمانے کے لئے کوئی علم (یا ہنر) سکھاؤ۔
قُنْیَۃٌ۔ (بہ ضمہ و کسرۂ قاف) کمائی اور ایک کتاب کا نام ہے فقہ حنفی میں۔
نَہٰی عَنْ ذَبْحِ قَنِیِّ الْغَنَمِ۔ جو بکری دودھ یا نسل

Marfat.com

کے پالتو ہو اس کے کاٹنے سے منع فرمایا۔

لَوْ شِئْتَ اَمَرْتُ بِقَنِيَّةٍ سَمِيْنَةٍ فَاُلْقِيَ عَنْهَا شَعْرَهَا۔ اگر آپ چاہیں تو میں ایک پالتو موٹی بکری کٹواؤں اس کے بال نکلوا ڈالوں۔

فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْقُنِيُّ الْعُشُوْرُ۔ جو کھیتی آسمان کے پانی اور کاریزوں کے پانی سے ہو اس میں سے دسواں حصہ لیا جائے (قُنِيٌّ جمع ہے قنا کی اور وہ قَنَاةٌ کی یعنی جو کنویں ایک کے بعد ایک برابر کھودے جاتے ہیں تاکہ ان کا پانی اوپر آجائے، ایسی کھیتیوں میں دسواں حصہ پیداوار کا حاکم لے سکتا ہے۔ لیکن جو ڈول سے کھینچ کر سینچا جائے اس میں بیسواں حصہ لیا جائے)۔

فَنَزَلْنَا بِقَنَاةٍ۔ پھر ہم قناۃ میں اترے (جو مدینہ طیبہ کی ایک وادی کا نام ہے اس میں کھیتی باڑی ہے)

سَالَ الْوَادِيْ قَنَاةً یا قَنَاةٌ۔ قناۃ کی وادی بہنے لگی (اتنا زور کا مینہ برسا کہ اس میں سیلاب آگیا یا قناۃ کی وادی کی طرح زمین پر پانی بہنے لگا)۔

فَغَلَّفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ حَتّٰى قَنَا لَوْنُهَا۔ ابوبکر صدیقؓ نے اپنی ڈاڑھی پر مہندی اور وسمہ کا غلاف چڑھایا یہاں تک کہ اس کا رنگ سرخ ہوگیا (اسی سے ہے اَحْمَرُ قَانٍ یعنی ڈھڈھاتا سرخ رنگ)۔

وَالْاِثْمُ مَاحَاكَ فِيْ صَدْرِكَ۔ (ایک روایت میں مَاحَاكَ فِيْ صَدْرِكَ ہے)

وَاِنْ اَفْنَاكَ النَّاسُ عَنْهُ یا اَفْتُوْكَ۔ گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے اگرچہ لوگ اس پر تجھ سے رضامند ہوں (ایک روایت میں اسی طرح ہے لیکن زمخشری نے فائق میں کہا کہ محفوظ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ وَاِنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ ہے فائے موحدہ سے یعنی گو قاضی اور مفتی تجھ کو ظاہری روئداد پر فتویٰ بھی دیدیں جب بھی ان کے فتوے سے کچھ نہ ہوگا۔ جب تو جانتا ہے کہ یہ کام برا ہے اور وہ تیرے دل میں کھٹکتا ہے)۔

قنا۔ رضامندی۔

اَقْنَاهُ۔ اس کو راضی کیا۔

اَقْنٰى بِالْحِنَّاءِ۔ مہندی سے اپنی ڈاڑھی سرخ کی۔ (جیسے قناہُ ہے)۔

مُقَنِّيَة۔ خضاب لگانے والی عورت یا مغلانی نشاطہ جو عورتوں کا سنگار کرتی ہے۔

اِذَا اَقْنَيْتِ الْجَارِيَةَ فَلَا تَغْسِلِيْ وَجْهَهَا بِالْخَزَفِ۔ جب تو چھوکری کو سنوارے تو اس کا منہ ٹھیکرے سے رگڑ کر مت دھو (دوسری روایت میں ہے کہ ٹھیکری سے رگڑنا جسم کو گلا دیتا ہے)۔

باب القاف مع الواو

قَوْبٌ۔ زمین کھودنا انڈا چرجانا، بھاگ جانا، نزدیک ہونا۔

تَقْوِيْبٌ۔ زمین کھودنا، اوکھاڑنا، نشان ڈالنا۔

تَقَوُّبٌ۔ جڑ سے اکھڑ جانا، پوست اتر جانا۔

اِنْقِيَابٌ۔ چر جانا، کھد جانا۔

اِقْتِيَابٌ۔ اختیار کرنا۔

تَخَلَّصَتْ قَائِبَةٌ مِّنْ قُوْبٍ۔ بچہ انڈے سے چھوٹ گیا (یہ ایک مثل ہے جو جدائی کے وقت کہی جاتی ہے)۔

قُوْبَاءٌ۔ ایک مشہور جلدی بیماری ہے۔

لَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ اَوْ مَوْضِعُ قِدِّهٖ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ تم میں سے کسی کے کمان برابر جگہ یا تسمہ یا کوڑا رکھنے کی جگہ جو بہشت میں اس کی ہو دنیا وما فیہا سے بہتر ہے (یعنی بہشت میں اتنی ذرا سی جگہ جس میں کوڑا رکھا جا سکے ساری دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے وجہ ظاہر ہے کیونکہ دنیا اور دنیا کی سب چیزیں فانی اور متغیر ہیں کسی حال میں دنیا میں ہمیشہ سکھ نہیں ہوسکتا کوئی

Marfat.com

نکولی درد اور رنج ضرور ہوگا برخلاف بہشت کے وہاں ہمیشہ راحت اور صحت ہے۔ دکھ بیماری ناخوشی کا نام نہیں)۔

قَابَ قَوْسَيْنِ۔ دو کمانوں کے برابر (بعضوں نے کہا اس میں قلب ہے اور اصل میں قَابَيْ قَوْسٍ تھا۔ یعنی کمان کے دونوں قاب برابر۔ قاب کہتے ہیں چلّہ کے اس مقام سے لے کر جہاں سے تیر مارتے ہیں چلّے کے سرے تک کو تو ہر ایک کمان میں دو قاب ہوئے)۔

إِنِ اعْتَمَرْتُمْ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مَا أَيْتُمُوهُ مُجْزِئَةً مِّنْ حَجِّكُمْ فَكَانَتْ قَائِبَةَ قُوبٍ عَامِهَا۔ اگر تم حج کے مہینوں میں عمرہ کرکے اس کو حج کے بدلے کافی سمجھ لوگے تو اس سال مکہ (حاجیوں سے اس طرح خالی رہے گا جیسے انڈے کا پوست جب بچہ اس میں سے نکل جاتا ہے)۔

مَا قَابَ قَوْسَيْنِ قَالَ مَا بَيْنَ سِيَتِهَا إِلَى رَأْسِهَا قاب قوسین مقبض (مٹھی) سے لے کر چلّے کے سرے تک ہے۔

قَوْتٌ۔ یا قُوْتٌ یا قِيَاتَةٌ۔ روزی دینا۔

إِقَاتَةٌ۔ توانا کرنا، قادر کرنا، اللہ تعالیٰ کا ایک نام اَلْمُقِيْتُ ہے یعنی طاقت دینے والا، حفاظت کرنے والا، روزی دینے والا۔

أَقَاتَهٗ۔ اس کو روزی دی (جیسے قَاتَهٗ اس کے بھی یہی معنی ہیں)۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا۔ یا اللہ محمدؐ کی آل کو قوت کے موافق روزی دے (یعنی بقدرِ کفاف جس سے زندگی محفوظ رہے بہت مال داری اور روزی کی کثرت آپ نے اپنی اولاد کے لئے پسند نہ رکھی کیونکہ ایسی حالت میں اکثر خدا سے غفلت ہو جاتی ہے)

كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُّضَيِّعَ مَنْ يَّقُوْتُ۔ (ایک روایت میں مَنْ يَّقِيْتُ ہے یہ بھی ایک لغت ہے یعنی) آدمی کے لئے یہ گناہ بس کرتا ہے (اس کی ہلاکت اور تباہی کے لئے کافی ہے) کہ جن لوگوں کا کھلانا اس کے ذمہ ہے (مثلاً اولاد، بیوی، بچے، غلام، لونڈی، نوکر چاکر، اسی طرح گائے بکری، بھینس، گھوڑا، بیل، پرندے اور بلی وغیرہ جن کو پال رکھا ہو) ان کو تلف ہونے دے (ان کے دانے پانی گھانس چارے کی خبر نہ لے، وہ بھوک پیاس سے ہلاک ہوتے رہیں یا تکلیف اٹھاتے رہیں)۔

يَقُوْتُنَا كُلَّ يَوْمٍ۔ ہر دن ہم کو کھانے پینے کو دیتے۔

قُوْتُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ۔ اپنے کھانے کی جنس کو ماپ لیا کرو، اس میں برکت ہوگی (بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ، آٹے کی چھوٹی چھوٹی روٹیاں بناؤ، بعضوں نے یوں کیا ہے کہ ہر ایک آدمی کو بقدرِ کفاف کھانا کھلاؤ۔ یعنی ضرورت کے موافق جتنے سے زندگی قائم رہے، بغیر اسراف اور شکم پری کے اس صورت میں برکت ہونا ظاہر ہے، دو آدمیوں کا کھانا چار کو کفایت کرے گا اور پھر چاروں صحیح اور تندرست رہیں گے۔ ساری بیماریوں کی جڑ پرخواری ہے)۔

وَجَعَلَ لِكُلٍّ مِّنْهُمْ قِسْمَةً مَّقْسُوْمَةً مِّنْ رِزْقِهِمْ۔ ہر ایک آدمی کے لئے اس کی روزی میں سے بٹا ہوا حصہ قوت کا مقرر کیا (وہ آدمی کو خواہ مخواہ پہنچے گا جب تک وہ زندہ ہے پھر اس کے لئے نالائق اور جاہل نوابوں اور ساہوکاروں اور دنیا داروں کی خوشامد کرنا، اپنے اوپر گناہ مول لینا، فریب اور دغابازی کرنا کیا ضرور ہے، مولانا روم فرماتے ہیں ؎ رزق تو بر تو ز تو عاشق تر است "

قَوْحٌ۔ پیپ پڑ جانا جھاڑو دینا۔

تَقْوِيْحٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

إِقَاحَةٌ۔ سوال کے بعد نہ دینے کا ارادہ مضبوط کرنا۔

تَقَوُّحٌ۔ پیپ پڑنا۔

قَاحَةٌ۔ صحن جیسے سَاحَةٌ اس کی جمع قُوْحٌ (جیسے سُوْحٌ ہے۔

إِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ

دَخُوَصَاَئِمٌ۔ آں حضرتؐ نے قاحہ میں پچھنے لگائے اور آپ روزہ دار تھے (قاحہ ایک مقام کا نام ہے کہ اور مدینہ کے درمیان یہ قَاحَۃُ الدَّارِ سے ماخوذ ہے یعنی گھر کے سامنے جو کھلا ہوا صحن ہوتا ہے اس کو سَاحَہ اور بَاحَہ بھی کہتے ہیں)۔

مَنْ مَلأَ عَيْنَيْهِ مِنْ قَاحَةِ بَيْتٍ قَبْلَ اَنْ يُؤْذَنَ لَهٗ فَقَدْ فَجَرَ۔ جو شخص آنکھیں بھر کر کسی گھر کے صحن میں اذن ہونے سے پہلے دیکھ لے، اس نے بُرا کام کیا (وہ فاسق اور فاجر ہو گیا اس لئے کہ بدوں اجازت کسی کے گھر میں جھانکنا تک درست نہیں چہ جائے کہ آنکھ بھر کر دیکھنا)۔

قَوْدٌ یا قِيَادَةٌ یا مَقَادَةٌ یا تَقْوَادَةٌ۔ آگے سے کھینچنا۔

اِقْتِيَادٌ۔ آگے سے کھینچنا۔

قَوَدٌ۔ پشت اور گردن لمبی ہونا۔

تَقْوِيْدٌ۔ (بمعنی قَوْدٌ ہے)۔

اِقَادَةٌ۔ کھینچنے کے لئے دینا، کشادہ ہونا، آگے بڑھ چلنا قصاص لینا۔

قَوَدٌ۔ قصاص۔

اِسْتِقَادَةٌ۔ قصاص کی درخواست کرنا۔

اِنْقِيَادٌ۔ اطاعت کرنا، تابعداری کرنا، رام ہونا، واضح ہونا۔

قِيْدٌ۔ مقدار، اندازہ۔

فَرَسٌ قَيْدٌ۔ خوب تابعدار گھوڑا۔

قَوَّادٌ۔ کٹنہ جو فاحشہ عورتوں کو مردوں کے پاس لے کر آئے، دلال۔

مَنْ قَتَلَ عَمَدًا فَهُوَ قَوَدٌ۔ جو شخص جان بوجھ کر مار ڈالے (خون کرے) تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔

اَقَادَتْ بِهِ الْخُلَفَاءُ۔ خلیفوں نے اس میں قصاص لیا ہے۔

يُقَادُ الْمَرْاَةُ مِنَ الرَّجُلِ۔ عورت کا قصاص مرد سے لیا جائے گا (یعنی عورت کو اگر مرد مار ڈالے یا اس کا کوئی عضو کاٹ ڈالے تو مرد سے قصاص لے سکتے ہیں)۔

فَلَا قَوَدَ وَلَا قِصَاصَ۔ اس میں قصاص نہیں (قَوَدْ اور قِصَاص دونوں کے معنی ایک ہیں۔ بعضوں نے کہا قَوَدْ جان کے بدلے جان لینا اور قصاص مطلق بدلہ لینا اس صورت میں تکرار نہ ہوگی)

اِمَّا اَنْ يُّفْدِيَ اَوْ يُقِيْدَ۔ یا تو فدیہ دے یا قصاص لینے دے (یہ ابو جعفر منصور نے اپنے بھائی جعفر کے حق میں کہا جب اس نے امام مالکؒ کو کوڑوں سے مارا اور ان کا ہاتھ کھنچوایا، یہاں تک کہ کندھے سے اکھڑ گیا یہ سارا ظلم اس لئے کیا کہ امام مالکؒ کا مذہب یہ تھا کہ جس شخص پر زبردستی کی جائے اور وہ قسم کھالے جان سے ڈر کر تو ایسی قسم کا پورا کرنا ضروری نہیں' اہل حدیث کا بھی یہی قول ہے کہ مکرہ کی (جس پر زبردستی کریں) نہ طلاق واقع ہوتی ہے نہ عتاق نہ یمین کیونکہ وہ مجبور ہوتا ہے)۔

لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ۔ قصاص ہمیشہ تلوار سے لیا جائے گا (گو قاتل نے کسی اور طرح مقتول کو مارا ہو مگر قاتل سے قصاص اس طرح لیں گے کہ اس کی گردن تلوار سے اُڑا دیں گے۔ بعضوں نے اس حدیث کے یہ معنی کئے ہیں کہ قصاص اسی صورت میں لازم آتا ہے جب قاتل نے تلوار یعنی آلہ جارحہ سے مقتول کو مارا ہو)۔

لَا يُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ۔ بچہ کے قصاص میں اس کے باپ کو قتل نہ کریں گے (یعنی اگر کوئی اپنی اولاد کو مار ڈالے تو اُس سے قصاص نہ لیا جائے گا لیکن دوسری جو سزا حاکم وقت مناسب سمجھے اس کو دے سکتا ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ بیٹے پر اگر قصاص لازم ہو تو اس کے بدلے باپ کو قتل نہ کریں گے جیسے جاہلیت کے زمانہ کی رسم تھی باپ کا بدلہ بیٹے سے اور بیٹے کا باپ سے لیتے تھے)۔

نَهٰى اَنْ يُّسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ۔ مسجد میں قصاص لینے سے منع فرمایا (کیونکہ وہاں خون وغیرہ گر کر مسجد آلودہ

Marfat.com

ہوگی)۔

اِقْتَادُوْا رَوَاحِلَهُمْ۔ اپنے اونٹوں کو کھینچ کر لے گئے۔

اِقْتَادُوْا الرَّوَاحِلَ۔ اونٹوں کو اِس مقام سے بڑھالے جاؤ (کیونکہ یہاں شیطان کا اثر ہے جس نے نماز قضا کرادی)۔

عَجِبَ مِنْ قَوْمٍ یُقَادُوْنَ اِلَی الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر تعجب کرتا ہے جو بہشت کی طرف زنجیروں میں جکڑے ہوئے کھینچے جاتے ہیں (یعنی دنیا میں بادلِ ناخواستہ مسلمانوں کے ہاتھ گرفتار ہوتے ہیں پھر خوشی سے مسلمان ہو جاتے ہیں تو گویا زنجیروں میں جکڑ کر ان کو بہشت میں جانا ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا زنجیروں سے جذباتِ الٰہیہ مُراد ہیں جو اُن کو گمراہیوں سے نکال کر ہدایت کی طرف لے جاتے ہیں۔ بہت لوگوں کو دیکھا ہے کہ کفر اور ضلالت میں نہایت مضبوط اور سخت تھے پھر اللہ تعالیٰ کے جذبات شاملِ حال ہوئے تو یکایک اسلام میں داخل ہوگئے)۔

یَقُوْدُکُمْ بِکِتَابِ اللّٰهِ۔ اللہ کی کتاب کے موافق تم کو چلائے (اصولِ اسلام پر قائم رہے)۔

اِنَّ قُرَیْشًا قَادَةٌ ذَادَةٌ۔ قریش کے لوگ لشکر کو چلانے والے اور ہانکنے والے ہیں (لشکر کی سرداری اُن کا حق ہے، کہتے ہیں قصی نے جو قریش کا جدِ اعلیٰ تھا اپنے کاموں کو بانٹ دیا تو لشکر کی سرداری عبدِ مناف کو دی، اس کے بعد عبد شمس کو ملی، اس کے بعد امیہ کو، اس کے بعد حرب کو، اس کے بعد ابوسفیان کو اِسی وجہ سے ابوسفیان قریش کا سردار سمجھا جاتا تھا)۔

اِنَّ اِخْوَانَنَا بَنُوْ اُمَیَّةَ قَادَةٌ ذَادَةٌ۔ ہمارے بھائی بنی امیہ لشکروں کو چلانے والے ہانکنے والے ہیں (یعنی فوجی افسری ان کا کام ہے)۔

فَانْطَلَقَ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ یَتَقَاوَدَانِ حَتّٰی اَتَوْهُمْ۔ (آں حضرتؐ کی وفات کے بعد یہ خبر جو سُنی کہ انصاری لوگ سقیفہ میں جمع ہو کر خلافت کا مشورہ کر رہے ہیں) تو ابوبکرؓ اور عمرؓ بے تحاشا لپکے گویا ایک دوسرے کو کھینچ رہے تھے یہاں تک کہ ان کے پاس پہنچ گئے۔

وَعَمُّهَا خَالُهَا قَوْدَاءُ شِمْلِیْلٌ۔ اس کا چچا اُس کا ماموں ہے لمبی تڑنگی ہلکی پھلکی بھاگنے والی ہے (یہ اونٹنی کی تعریف میں کہا)۔

رَمْلٌ مُنْقَادٌ۔ لمبی ریتی ہے۔

لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِی الْقَوَدِ۔ قصاص کے مقدمات میں عورتوں کی گواہی قبول نہ ہوگی۔

اَلْمُجْتَهِدُوْنَ قُوَّادُ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ جو لوگ قرآن سکھانے اور سیکھنے میں کوشش کرتے ہیں وہ بہشتوں کے کھینچنے والے ہوں گے (سردار ہوں گے دوسرے بہشتی ان کے پیچھے پیچھے بہشت میں جائیں گے)

اُنْظُرُوْا اِلٰی عَرَمَاتِ مَنْ اَقَادَهُ اللّٰهُ بِعِلْمِهٖ۔ اس شخص کے مقاموں کو دیکھو جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کا قائد یعنی سردار بنایا ہو (مجمع البحرین میں ہے کہ صحیح اَفَادَهُ معلوم ہوتا ہے، فائے موحدہ سے)

وَاسْتَنْظَمْنَا لِعَوَادِخِ الْقَوْدِ۔ چلانے والے گھوڑوں کی آوازوں سے پیاسے ہوگئے۔

سَلِسُ الْقِیَادِ۔ تابع فرمان، رام غریب، اطاعت گزار۔

تَعِزَّ وَلَا تُمَکِّنِ النَّاسَ مِنْ قِیَادِكَ۔ اپنی عزت قائم رکھ اور لوگوں کے ہاتھ میں اپنی رسّی نہ دے (کہ وہ جس طرف چاہیں تجھے کھینچ کر لے جائیں، یعنی خاموشی اختیار کر، اتنا ذلیل بھی مت بن اپنا برا بھلا خود سمجھ)۔

مَنْ سَیَّبَ عِذَارَهٗ قَادَهٗ اِلٰی کُلِّ کَرِیْهَةٍ۔ جو شخص اپنے رخسار کو چھوڑ دے گا (ہر شخص کے سامنے جو چاہے گا بک دے گا ذلت اختیار کرے گا) وہ اس کو ہر بلا میں کھینچ کر لے جائے گا۔

قَوْدٌ۔ پاؤں کی نوک پر چلنا تاکہ چلنے کی آواز نہ سُنائی

Marfat.com

دے، دھوکا دینا، گول کاٹنا، ختنہ کرنا۔

قَوَرٌ۔ کانا ہونا۔

تَقْوِیْرٌ۔ گول کاٹنا۔

تَقَوُّرٌ۔ گزر جانا، کنڈلی ارنا (سانپ کا)۔

اِنْقِیَارٌ۔ واقع ہونا، گر جانا۔

اِقْتِیَادٌ اور اِقْتِوَارٌ۔ گول کاٹنا، محتاج ہونا۔

اِقْوِرَارٌ۔ دُبلا ہونا، بدل جانا، تشنج ہونا، موٹا ہونا

قُوَارَۃٌ۔ کٹا ہوا ٹکڑا۔

قَار۔ ایک کڑوا درخت ہے۔

قَارَۃٌ۔ چھوٹی پہاڑی دوسرے پہاڑوں سے الگ یا بڑا پتھر۔

اَقْوَرِیَاتٌ۔ آفتیں۔

فَتَقَوَّرَ السَّحَابُ۔ ابر کے گول گول ٹکڑے پھٹ کر ہو گئے۔

قُوَارَۃُ الْجَیْبِ۔ جیب کا گول دائرہ۔

وَفِیْ فِنَائِهٖ اَعْنُزٌ دَرُّهُنَّ غُبْرٌ یُحْلَبْنَ فِیْ مِثْلِ قُوَارَۃِ حَافِرِ الْبَعِیْرِ۔ اُس کے آنگن میں چند بکریاں ہیں ان کا دودھ خاکی رنگ کا گدلا اور نچوڑنے کا ہے میں ہیں، چھوٹے چھوٹے برتنوں میں جو اونٹ کے سُم کے برابر ہیں (مطلب یہ ہے کہ وہ محتاج اور بخیل ہے)۔

وَلَا مُقَوَّرَۃُ الْاَلْیَاطِ۔ نہ پوست لٹکی ہوئی (یعنی دُبلی سوکھی)

کَجِلْدِ الْبَعِیْرِ الْمُقَوَّرِ۔ جیسے اونٹ کی کھال جو لٹکی ہوئی ہو۔

قَلَۃٌ مِثْلُ قُوْرِ حِسْمٰی۔ اس کو حسمیٰ کی پہاڑی کی طرح ملے گا (حسمیٰ ایک مقام کا نام ہے)

صَعِدَ قَارَۃَ الْجَبَلِ۔ پہاڑ پر جو پہاڑی تھی اُس پر چڑھ گیا (جیسے صَعِدَ قُنَّۃَ الْجَبَلِ اس کے بھی یہی معنی ہیں یعنی پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا)۔

وَقَدْ تَلَفَّعَ بِالْقُوْرِ الْعَسَاقِیْلُ۔ بگولوں کو سراب نے ڈھانپ لیا تھا۔

زَوْجِیْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰی رَأْسِ قُوْرٍ وَعْثٍ میرا خاوند کیا ہے گویا دُبلے اونٹ کا گوشت جو ایک رتیلی پہاڑی یا ٹیکرے پر رکھا ہو (جہاں پر پہنچنا دُشوار ہو۔ وَعْث وہ مقام جو رتیلا اور نرم ہو اس پر چلنا دشوار ہو، پاؤں اندر گھس جائیں وہاں وحشی جانور کثرت سے ہوں)۔

وَهُوَ سَیِّدُ الْقَارَۃِ۔ وہ (یعنی ابن دغنہ) قارہ کا سردار تھا۔ (قارہ ایک مشہور قبیلہ ہے نجد کی طرف جس کے لوگ بڑے تیرانداز تھے)

اَلْعَیْشُ فِیْ ثَلٰثَةٍ دَارٍ قَوْرَاءَ وَجَارِیَةٍ حَسْنَاءَ وَفَرَسٍ قَبَّاءَ۔ زندگی کا مزہ تین چیزوں میں ہے۔ ایک تو گھر میں جو کشادہ ہو اور وسیع ہو، دوسرے چھوکری میں جو خوبصورت اور حسین ہو، تیسرے باریک کمر والے گھوڑے میں (جو خالص عربی گھوڑے کی علامت ہے)۔

یَوْمُ ذِیْ قَارٍ۔ ذی قار کا دن (جس دن عربوں نے عجم والوں پر فتح پائی تھی)۔

ذُوْ قَارٍ۔ ایک مقام کا بھی نام ہے بصرے کے قریب جہاں حضرت علی رض نے خطبہ سنایا تھا۔

دَخَلْتُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِذِیْ قَارٍ وَهُوَ یَخْصِفُ نَعْلًا فَقَالَ لِیْ مَا قِیْمَةُ هٰذَا النَّعْلِ فَقُلْتُ لَهٗ لَا قِیْمَةَ لَهَا قَالَ وَاللّٰهِ لَهِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اِمْرَتِکُمْ اِلَّا اَنْ اُقِیْمَ حَقًّا اَوْ اَدْفَعَ بَاطِلًا۔ (عبداللہ بن عباس رض نے کہا) میں امیر المومنین حضرت علی رض کے پاس گیا آپ ایک (پرانی) جوتی ٹانک رہے تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا عبداللہ اس جوتی کی قیمت کیا ہوگی؟ میں نے کہا اس کی کچھ قیمت ہی نہیں (پرانی جوتی کچھ مال ہی نہیں، ایک دمڑی کو بھی کوئی نہ لے گا) فرمایا دیکھو یہ جوتی مجھ کو تمہاری سرداری سے زیادہ پسند ہے (خلافت اور سرداری میرے نزدیک

Marfat.com

اِس سے بھی زیادہ حقیر ہے) مگر جب میں کسی حق بات کو قائم کروں
اور ناحق بات کو دفع کروں دینی اصل مقصود خلافت اور
سرداری سے یہ ہے کہ حق داروں کا حق دلایا جائے اور جو
لوگ ظالم ہوں اور ناحق پر ہوں ان کو سزا دی جائے،
توحید اور اتباعِ شریعت کی اشاعت ہو، شرک و بدعت
کی سرکوبی اور اماتت ہو اگر یہ امور خلافت اور سرداری
میں نہ ہوں تب وہ ایک پرانی جوتی سے بھی زیادہ بے قدر
اور بے وقعت ہے)۔

قَوْزٌ ریتی کا گول ٹیکرہ (اس کی جمع اَقْوَاز اور
قِیْزَان اور اَقَاوِیْز اور اَقَاوِز ہے)۔

قُوَیْزَۃٌ ٹیلہ چھوٹی بھیڑ۔

تَقْوِیْزٌ بہت ہونا یا گول ٹبہ بنانا۔

تَقَوُّزٌ گر جانا۔

اِقْتِیَازٌ کھا جانا۔

زَوْجِیْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰی رَأْسِ قَوْزٍ وَعْثٍ
میرا خاوند ایک دُبلے اونٹ کے گوشت کا ٹکڑا ہے جو ایک
دشوار گزار ریتلے پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو۔

مُحَمَّدٌ فِی الدَّهْمِ بِهٰذَا الْقَوْزِ۔ حضرت محمد لوگوں
کے اِس جھنڈ میں ہیں ریتی کے اِس ٹیلہ پر۔

قَوْسٌ۔ آگے بڑھ جانا، مثال پر اندازہ کرنا۔

قَوَسٌ۔ پشت خم ہونا (جیسے تَقَوُّسٌ اور تَقْوِیْسٌ
ہے)۔

قَوْسٌ۔ کمان کو بھی کہتے ہیں۔

رَمَوْهُمْ عَنْ قَوْسٍ وَّاحِدٍ۔ سب نے بالاتفاق
اُن پر حملہ کیا۔

اَطْعِمْنَا مِنْ بَقِيَّةِ الْقَوْسِ الَّذِيْ فِيْ نَوْطِكَ
تمہاری زنبیل میں اس کے نیچے مراد میں جو بچی ہوئی کھجور
ہے اس میں سے ہم کو کھلاؤ (آخر میں جو کھجور بوری میں
رہ جاتی ہے تو وہ مڑ کر کمان کی طرح ہو جاتی ہے)۔

تَضَيَّفْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ فَاَتَانِيْ بِقَوْسٍ وَّ
كَعْبٍ وَّ ثَوْرٍ۔ میں خالد بن ولید کا مہمان ہوا وہ تھیلے میں
بچی ہوئی کھجور اور گھی اور پنیر لے کر آئے۔

قَوْسٌ۔ ایک برج کا بھی نام ہے آسمان کے بارہ برجوں
میں سے۔

قَوْصَرَّةٌ۔ کھجور کا تھیلہ۔

اَفْلَحَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ قَوْصَرَّةٌ۔ جس کے پاس کھجور کا
ایک تھیلہ ہو وہ کامیاب ہوا (اس کو کھانے میں کسی کی محتاجی
نہ ہوگی)۔

قَوْصَفٌ۔ کملی، چادر۔

اِنَّهٗ خَرَجَ عَلٰی صَعْدَةٍ عَلَيْهَا قَوْصَفٌ۔ ایک لمبی
گدھی پر سوار ہو کر نکلے اُس پر ایک حاشیہ دار چادر پڑی
تھی۔

قَوْضٌ۔ گرانا، منہدم کرنا، توڑنا۔

تَقَوُّضٌ۔ آنا جانا، متفرق ہونا۔

قَوْضٌ بِقَوْضٍ۔ اَدَل بَدَل عوض معاوضہ۔

فَاَمَرَ بِبِنَائِهٖ تَقُوِّضَ۔ (اعتکاف کے قصہ میں
ہے کہ) آنحضرتؐ نے جو خیمہ کھڑا کروایا تھا اُس توڑ ڈالنے کا
حکم دیا وہ اُٹھا دیا گیا۔

تَقْوِيْضُ الْخِيَامِ۔ خیموں کا کھول ڈالنا۔

مَرَرْنَا بِشَجَرَةٍ وَّفِيْهَا فَرْخَا حُمَّرَةٍ فَاَخَذْنَا
هُمَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ وَهِيَ تَقَوَّضُ۔ ہم ایک درخت
پر سے گزرے دیکھا تو اُس پر لال کے دو بچے بیٹھے ہوئے ہیں
ہم نے ان کو پکڑ لیا اب اُن کی ماں لال کی مادہ بار بار ہمارے
پاس آتی اور جاتی تھی (اپنے بچوں کے لئے تڑپ رہی تھی)۔

قَوْفٌ۔ پیچھے جانا، بات سکھلانا کہ اس طرح کہہ۔

تَقَوُّفٌ۔ روکنا۔

اِقْتِيَافٌ۔ قیافہ دیکھنا۔

قَائِفٌ۔ جو علم قیافہ جانتا ہو، ہاتھ، پاؤں، چہرہ

Marfat.com

اعضاء کو دیکھ کر آدمی کے باطنی اخلاق دریافت کر لے یا یہ معلوم کر لے .... کہ وہ فلاں کا بیٹا ہے یا بھائی ہے یا باپ اور بیٹے میں مشابہت دیکھ کر (اس کی جمع قَافَۃٌ)

اِنَّ مُجَزِّزًا کَانَ قَائِفًا۔ مجزز علم قیافہ رکھتا تھا (ایک روایت میں مُجَزِّز ہے)۔

جَبَلُ قَافٍ۔ مشہور پہاڑ ہے۔

لَا اٰخُذُ بِقَوْلِ قَائِفٍ۔ میں تو قائف کی بات نہیں مانتا (یعنی اس کا قول کوئی شرعی سند نہیں ہے۔ یہ امامیہ کی روایت ہے لیکن شافعیہ نے ضرورت کے وقت قائف کا قول مسلم رکھا ہے اور آں حضرتؐ مجزز کے قول پر خوش ہوئے تھے، جب اس نے اسامہؓ اور زیدؓ کے پاؤں دیکھ کر کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے نکلے ہیں کہتے ہیں امام شافعی رح کو علم قیافہ میں بڑا دخل تھا بہر حال یہ علم یقینی نہیں ہے بلکہ غلبۂ ظن اس سے حاصل ہوتا ہے)۔

قُوْقٌ۔ آواز کرنا۔

قَاقٌ۔ احمق اور طویل القامت۔

قُوْقٌ۔ ایک پرندہ ہے لمبی گردن والا اور عورت کی شرمگاہ۔

قُوْقِیَّۃٌ۔ قیصر روم کا سکہ۔

قَوْقَاۃٌ۔ مرغی کا آواز کرنا

اَجِئْتُمْ بِهَا قِلِیَّۃً قُوْقِیَّۃً۔ (جب معاویہؓ نے چاہا کہ لوگوں سے یزید کی بیعت کرا دیں تو عبدالرحمان بن ابی بکر نے کہا) یہ تو تم رومیوں کی قوقی بیعت لے کر آئے (قُوْق روم کے ایک بادشاہ کا نام تھا۔ بعضوں نے کہا ہر قیصر کو قُوْق کہتے ہیں۔ عبدالرحمان کا مطلب یہ تھا کہ معاویہؓ کے بعد ان کے بیٹے یزید سے بیعت کرانا رومی کافروں کا طریق ہے، اسلام کا یہ شیوہ نہیں کہ باپ کے بعد خواہ مخواہ اس کا بیٹا خلیفہ ہو)۔

قُوْقِیٌّ۔ ایک قسم کی مچھلی ہے اس کے سر پر ایک کانٹا ہوتا ہے جس سے وہ ارتی ہے۔ بعضوں نے کہا شارک مچھلی جو کشتیوں کو توڑ دیتی ہے۔

قَوْلٌ یا قَالٌ یا قِیْلٌ یا قَوْلَۃٌ یا مَقَالَۃٌ یا مَقَالٌ۔ زبان سے کوئی لفظ نکالنا، اعتقاد رکھنا، حکم دینا، غالب ہونا، گر پڑنا، روایت کرنا، خطاب کرنا، بہتان کرنا، اشارہ کرنا، جھکانا، چلنا اٹھنا، مارنا، قتل کرنا، کلام کرنا، مرجانا، آرام کرنا، گمان کرنا تیار ہونا۔

تَقْوِیْلٌ۔ جو بات کسی نے نہ کہی ہو اس کا جھوٹا دعویٰ اس پر کرنا کہ اس نے یہ بات کہی تھی۔

مُقَاوَلَۃٌ۔ آپس میں گفتگو کرنا بحث کرنا۔

اِقْوَالٌ بمعنی تَقْوِیْلٌ ہے۔

تَقَوُّلٌ۔ بات بٹ لینا، جھوٹی تراش لینا۔

تَقَاوُلٌ۔ بحث کرنا۔

اِقْتِیَالٌ۔ اختیار کرنا۔

اِقَالَۃٌ۔ معاملہ فسخ کرنا۔

اِنَّہٗ کَتَبَ لِوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اِلَی الْاَقْوَالِ الْعَبَاهِلَةِ یا اِلَی الْاَقْیَالِ الْعَبَاهِلَةِ۔ آں حضرتؐ نے وائل بن حجر کو یوں لکھا بادشاہ جس کا فرمان نافذ ہو اپنی سلطنت پر بحال اور قائم رہ تو وائل بن حجر اپنی قوم کے بادشاہ اور رئیس تھے، اور بعضے لوگوں نے جو ان کو ایک اعرابی بدوی قرار دیا ہے یہ ان کی غلطی ہے)۔

اَقْوَالٌ اور اَقْیَالٌ جمع ہے قَیْلٌ کی، بمعنی بادشاہ جس کا حکم نافذ ہو۔

اِنَّہٗ نَھٰی عَنْ قِیْلَ وَ قَالَ۔ بے فائدہ بک بک کرنے سے آں حضرتؐ نے منع فرمایا (کہ فلاں نے ایسا کہا فلاں نے اس کا جواب یوں دیا، مراد فضول باتیں ہیں جس کو ہمارے عرف میں گپ شپ کہتے ہیں جن میں نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا بلکہ وقت جیسی قابل قدر شے کو ضائع کرنا ہو)۔

اَلَا اُنَبِّئُکُمْ مَا الْعَضْهُ هِیَ النَّمِیْمَةُ الْقَالَةُ

Marfat.com

بَیْنَ النَّاسِ. تم جانتے ہو بہتان اور افترا کیا ہے، لوگوں میں چغل خوری کرنا (ایک کی بات دوسرے سے لگانا آپس میں عداوت اور فساد ڈالنا)۔

فَفَشَتِ الْقَالَۃُ بَیْنَ النَّاسِ. پھر وہ بات لوگوں میں پھیل گئی۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ تَعَطَّفَ بِالْعِزِّ وَقَالَ بِہٖ. پاک ہے وہ ذات جس نے عزت کو پسند کیا اور اُس کو اپنے لئے اختیار فرمایا یا اُس عزت کی وجہ سے غالب ہوا۔

اَلْعَرُوْسُ تَکْتَحِلُ وَ تَقْتَالُ وَ تَحْتَفِلُ. دُلہن کو سُرمہ لگانا اور اپنے خاوند پر غالب آنا اور اُس کے لئے تیار رہنا چاہئے (یعنی بناؤ سنگار کرکے خاوند کا دل اپنی طرف مائل کرنا چاہئے)۔

قُوْلُوْا بِقَوْلِکُمْ اَوْ بِبَعْضِ قَوْلِکُمْ وَ لَا یَسْتَجْرِیَنَّکُمُ الشَّیْطَانُ. جیسا تم کہا کرتے ہو یا جیسے کچھ کہتے ہو وہی کہو ایسا نہ ہو کہ شیطان تم کو دلیر کردے (حد سے زیادہ تم کو بڑھا دے اور تم میری تعریف اور منقبت میں وہ الفاظ کہنے لگو جو شرک اور کفر ہیں۔ یہ حدیث آپ نے اُس وقت فرمائی جب صحابہ رضؓ نے آپؐ کو سید کہا جس کے معنی سردار اور مالک کے ہیں)۔

سَمِعَ امْرَاَۃً تَنْدُبُ عُمَرَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰہِ مَا قَالَتْہُ وَلٰکِنْ قُوِّلَتْہُ. حضرت علی رضؓ نے ایک عورت کو سُنا جو حضرت عمر رضؓ پر رو رو کر آپ کے اوصاف بیان کررہی تھی، تو فرمایا یہ اس کی خود کی بات نہیں ہے کوئی اس سے کہلوا رہا ہے (پروردگار اُس کے دل میں ڈال رہا ہے وہ سچے اوصاف حضرت عمر رضؓ کے بیان کررہی ہے)۔

قِیْلَ لَہٗ مَا تَقُوْلُ فِیْ عُثْمَانَ وَعَلِیٍّ فَقَالَ اَقُوْلُ مَا قَوَّلَنِیَ اللّٰہُ ثُمَّ قَرَاَ وَالَّذِیْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ. سعید بن مسیبؒ سے پوچھا (جو سب سے بڑے درجے کے تابعی تھے) تم حضرت عثمان اور حضرت علی کے باب میں کیا کہتے ہو انھوں نے کہا وہی کہتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کہلوایا ہے پروردگار ہم کو بخشدے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں (سعید بن مسیب کا مطلب یہ ہے کہ ہم حضرت عثمان اور حضرت علی دونوں کو مومنین سابقین بالایمان میں سے سمجھتے ہیں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ شاید یہ پوچھنے والا خارجی ہوگا جو ان دونوں بزرگوں کو اچھا نہیں سمجھتا)۔

اِنَّہٗ سَمِعَ صَوْتَ رَجُلٍ یَقْرَأُ بِاللَّیْلِ فَقَالَ اَتَقُوْلُہٗ مُرَائِیًا. رات کو ایک شخص کے قرآن پڑھنے کی آواز سُنی تو فرمایا کیا تو اس کو ریاکار سمجھتا ہے۔

اَلْبِرَّ تَقُوْلُوْنَ بِھِنَّ. (آں حضرتؐ نے مسجد میں اعتکاف کرنے کا ارادہ کیا خیمہ لگوایا۔ دیکھا تو آپ کی بیویوں نے بھی مسجد میں تمام ڈیرے لگوائے ہیں، فرمایا کیا تم سمجھتے ہو کہ انھوں نے ثواب کی نیت سے ایسا کیا ہے (نہیں بلکہ ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی اور ریجھ سے۔ نہایہ میں ہے کہ جب قول کلام کے معنی میں آتا ہے تو اپنے مابعد میں کچھ عمل نہیں کرتا۔ چنانچہ کہتے ہیں قُلْتُ زَیْدٌ قَائِمٌ اور اَقُوْلُ عَمْرٌو مُنْطَلِقٌ اور بعضے عرب لوگ عمل دیتے ہیں وہ کہتے ہیں قُلْتُ زَیْدًا قَائِمًا. لیکن اگر قول ظن اور گمان کے معنی میں ہو تو استفہام کے ساتھ عمل کرتا ہے)۔

فَقَالَ بِالْمَاءِ عَلٰی یَدِہٖ. پانی کو اپنے ہاتھ پر بہایا (عرب لوگ قول کو تمام افعال کے لئے استعمال کرتے ہیں، جیسے کلام لسانی کے لئے۔ کبھی کہتے ہیں قَالَ بِیَدِہٖ ہاتھ سے پکڑا قَالَ بِرِجْلِہٖ پاؤں سے چلا)۔

قَالَتْ لَہُ الْعَیْنَانِ سَمْعًا وَّطَاعَۃً. آنکھوں نے اشارہ کیا کہ جو ارشاد ہوگا سنوں گا اور مانوں گا۔

فَقَالَ مَاذَا یَقُوْلُ ذُوالْیَدَیْنِ قَالُوْا صَدَقَ. آں حضرتؐ نے صحابہ سے پوچھا ذوالیدین کیا کہتا ہے (کہ میں نے

Marfat.com

دو ہی رکعتیں پڑھیں) انھوں نے کہا (یعنی اشارہ کیا نہ یہ کہ زبان سے کہا) وہ سچ کہتا ہے (آپ نے دو ہی رکعتیں پڑھیں)۔ نہایہ میں ہے کہ قَالَ بمعنی اَقْبَلَ اور مَالَ اور اِسْتَرَاحَ اور ضَرَبَ اور غَلَبَ بھی آتا ہے)۔

وَقَالَ بِاَصَابِعِهٖ۔ اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا۔

فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ۔ آں حضرت ؐ نے پردہ ڈال لیا۔

ثُمَّ قَالَ بِیَدِهٖ هٰكَذَا۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ اس طرح مارا۔

فَاسْرَعَتِ الْقَوْلِیَّةُ اِلٰی صَوْمَعَتِهٖ۔ بدمعاش اور عام لوگ اس کے عبادت خانہ کی طرف لپکے (یہودی لوگ عام لوگوں کو یعنی بازاری اور جاہل آدمیوں کو قولیّہ کہتے ہیں دوسرے عرب لوگ غوغا کہتے ہیں)

بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ۔ جو انصاری لوگوں نے ایک دوسرے کے مقابلہ میں کہا تھا (فخر اور بیہودہ کلام)

مَرَّ بِشَاةٍ فَقَالَ عَنْ جِلْدِهَا۔ ایک بکری پر سے گذرے اس کی کھال کو پکڑا۔

وَیَقُوْلُ لِلسَّائِبِ وَکَانَ السَّائِبُ یَقُوْلُ۔ اور سائب کی نسبت یہ کہتے تھے کہ سائب کہتا تھا۔

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْوٰی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ؐ مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے۔

قَالَ لِیْ اِبْرَاهِیْمُ۔ مجھ سے ابراہیم نے کہا (محدثین خصوصاً امام بخاری ؒ یہ لفظ اس مقام پر کہتے ہیں جہاں شیخ نے برسبیلِ تذکرہ کوئی بات یا روایت کی ہو، نہ کہ بطریقِ تحدیث اور تحمیل)۔

فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا یَقُوْلُهٗ۔ عبداللہ بن عباس ؓ تفاضل کو ربوا نہیں کہتے تھے جب دونوں طرف نقدا نقد ہوں (ان کے نزدیک ربوا اسی وقت ہوتا ہے جب ایک طرف اُدھار ہو، مثلاً سیر بھر گیہوں کے بدلے کوئی دو سیر گیہوں ایک میعاد پر دینا قبول کرلے لیکن اگر نقدا نقد سیر بھر گیہوں کے بدلے دو سیر گیہوں لے تو وہ ربوا نہ ہوگا مگر اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ جب جنس ایک ہو تو نقدا نقد بھی تفاضل درست نہیں ہے گو ایک طرف کھرا اور عمدہ مال ہو اور دوسری طرف خراب)۔

فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوٰی اُجِرَ وَاِنْ قَالَ بِغَیْرِهٖ۔ اگر اچھی بات کا حکم دے تو اس کو اجر اور ثواب ہوگا اگر بُری بات کا حکم دے (تو اُس پر وبال ہوگا)۔

فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَیَّ مَکَانٍ نَزَلَ۔ حضرت عمر ؓ نے یہودیوں کے جواب میں کہا میں خوب جانتا ہوں جہاں یہ آیت (الیوم اکملت لکم دینکم) اُتری ہے (یہود نے کہا تھا کہ اگر ہم پر کوئی آیت اِس مضمون کی اُترتی تو ہم اُس دن کو عید اور خوشی کا دن مقرر کر لیتے حضرت عمر ؓ کا جواب، سوال کے مطابق اِس وجہ سے ہوا کہ حضرت عمر ؓ نے کہا، میں جانتا ہوں جہاں یہ آیت اُتری ہے یعنی عرفات میں عرفہ کے دن اور مسلمانوں نے اس کو عید مقرر کیا ہے کیونکہ عرفہ کے بعد عید ہی کا دن ہوتا ہے)

قُلْتُ اَنَا مَنْ مَّاتَ وَهُوَ لَا یَدْعُوْا نِدًّا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جو شخص اس حالت میں مرجائے کہ وہ اللہ کا ہمسر کسی کو نہ کرتا ہو (تو وہ بہشت میں جائے گا گو یہ حدیث میں نہیں ہے یعنی اس حدیث میں جس کو ابنِ مسعود ؓ نے روایت کیا مگر دوسری حدیث میں اس کی تصریح ہے، مطلب یہ ہے کہ جس کا خاتمہ توحید پر ہو شرک میں مبتلا نہ ہو اس کی نجات کی اُمید ہے)۔

قُلْتُ اَنَا وَمَنْ مَّاتَ لَا یُشْرِكُ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جو شخص شرک سے پاک رہ کر مرے۔

اِئْذَنْ فِیْمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ جس شخص نے لا اِلٰہ اِلّا اللہ کہا ہو (توحید کا قائل ہو) اس کو دوزخ سے نکالنے کی اجازت دے۔

Marfat.com

کو یقل یوما رب اغفر لی۔ اس نے تو ساری عمر میں ایک دن بھی یوں نہ کہا، پروردگار مجھ کو بخش دے (گویا قیامت کا قائل ہی نہ تھا تو آج اس کو نجات کیونکر ہو سکتی ہے)۔

فذکر وافقال۔ انھوں نے ذکر کیا تب حاضرین میں سے ایک شخص بولا۔

وقال لاصحاب الحجر۔ اصحاب حجر کی شان میں فرمایا

الرجل الذی قلت لہ انفا۔ میں نے جس شخص کا ابھی ذکر کیا۔

قولی السلام علی اھل الدار۔ جب تو مسلمانوں کے قبرستان میں جائے تو یوں کہو سلام ہے اس گھر والوں پر (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورتوں کو قبور کی زیارت کرنا درست ہے، اس میں علماء کے تین قول ہیں ایک ممانعت ایک جواز ایک کراہت۔ مجمع البحار میں ہے کہ ان تینوں قولوں میں اصح قول ممانعت کا ہے۔

مترجم کہتا ہے میرے نزدیک اصح یہ ہے جن عورتوں سے رونے پیٹنے چلانے کا ڈر ہو، ان کو تو قبرستان میں لیجانا منع ہے اور جہاں یہ ڈر نہ ہو، مثلاً کوئی مسلمان عورت مومنین کے قبرستان پر سے گزرے یا آں حضرت یا صحابہ رض کے قبور کی زیارت کرے تو اس میں کوئی قباحت معلوم نہیں ہوتی)۔

فقالت ھذہ زینب۔ انھوں نے کہا یہ زینب ہیں آنحضرت ان کو عائشہ رض سمجھے جن کی باری تھی اور ان دونوں گھروں میں چراغ کی روشنی نہ تھی)۔

فقال ابن جبیر۔ انھوں نے کہا کیا تم جبیر کے فرزند ہو۔

یقول لنا فیما استطعت۔ (صحابہ بلا شرط بیعت میں کہتے تھے ہم آپ کی اطاعت کریں گے) آپ اتنا اور بڑھا دیا کرتے کہ یوں کہو جہاں تک ہم سے ہو سکے گا (یہ آپ کی کمال شفقت اور مرحمت تھی اپنی امت پر)۔

ائذن فلاقل۔ مجھ کو اجازت دیجیے میں کعب بن

اشرف کے سامنے جو چاہوں وہ آپ کی نسبت کہوں (تاکہ اس کے دل میں میری طرف سے وہم نہ رہے وہ یہ یقین کرلے کہ میں آپ سے پھرا ہوا ہوں اور میں اس کے قتل کا موقع حاصل کرلوں)۔

وبلال قائل بثوبہ۔ بلال رض اپنا کپڑا کھولے ہوئے تھے (اس میں خیرات لیتے جاتے تھے)

الا قیل لی اھکذا کنت۔ (جب مجھ کو وہ کوئی میرا وصف بیان کرکے روتے تھے۔ مثلاً کہتے تھے واجبلاہ یعنی ائے وہ شخص جو ایک پہاڑ تھا) تو فرشتے کہتے تھے کیا تو ایسا ہی تھا (پہاڑ کی طرح مضبوط اور محفوظ تھا، گویا مجھ سے ٹھٹھا کرتے تھے)۔

اذا دخل بیتہ قال بالسواک۔ جب آنحضرت گھر میں داخل ہوتے تو مسواک کرتے (کیونکہ خاموش رہنے سے منہ میں تغیر آجاتا ہے اور آپ راستے میں اکثر خاموش رہتے)۔

فقولوا مثل ما یقول المؤذن۔ جب موذن اذان دے تو تم بھی وہی کہتے جاؤ جو موذن کہتا جاتا ہو (گو بے وضو ہو یا حائض ہو یا جنب ہو سب کو اذان کا جواب دینا سنت ہے صرف حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے جواب میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے، البتہ جو شخص پاخانہ یا پیشاب کر رہا ہو یا جماع میں معروف ہو وہ جواب نہ دے اب اس میں اختلاف ہے کہ ہر موذن کی اذان کا جواب دے یا صرف پہلے موذن کا)

صل فی ھذا الوادی المبارک وقل عمرۃ فی حجۃ۔ اس برکت والے میدان میں نماز پڑھ اور عمرے کو حج میں شامل کردے (یعنی اس نماز کا ثواب حج اور عمرے کے برابر ہے)۔

ھم الاخسرون الا من قال ھکذا۔ وہی لوگ ٹوٹا پانے والے ہیں مگر وہ شخص پھر آپ نے اس طرح اشارہ کیا داہنے بائیں آگے پیچھے یعنی ہر طرف سے خیرات کرے اللہ کا

Marfat.com

راہ میں اپنا مال خرچ کرے تو ایسے دولتمند کو ٹوٹا نہ ہوگا)۔

ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا پھر آں حضرت نے اپنے ہاتھ سے ایسا اشارہ کیا گویا ان کتابوں کو ڈال دیا۔

أُتِيَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ لِتَنَمْ عَيْنُكَ وَلِتَسْمَعْ أُذُنُكَ وَلْيَعْقِلْ قَلْبُكَ۔ آنحضرت صلعم کے پاس ایک فرشتہ آیا کہنے لگا (ظاہر میں) آپ کی آنکھ سوتی ہے لیکن آپ کا کان سنتا ہے اور آپ کا دل بیدار اور ہوشیار ہے۔

فَقِيلَ لَهُ هَلْ عَلِمْتَ خَيْرًا۔ پھر اس سے کہا جائے گا تجھے کوئی اپنی نیکی معلوم ہے (یہ سوال قبر میں ہوگا۔ بعضوں نے کہا قیامت میں)۔

أَتَقُولُ هٰذَا مُرَائِيْ قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ۔ کیا تم اس کو ریاکار (منافق) سمجھتے ہو، نہیں وہ مومن ہے (یہ ابوموسیٰ اشعریؓ کی نسبت فرمایا جب وہ رات کو پکار کر قرآن پڑھ رہے تھے)۔

بَايِعْنَا تَعْنِيْ صَافِحْنَا قَالَ قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِيْ لِوَاحِدَةٍ۔ عورتوں نے آں حضرتؐ سے درخواست کی ہم سے بیعت لیجئے (یعنی ہاتھ ملائیے اور جُدا جُدا ایک ایک عورت سے اقرار لیجئے) آپ نے فرمایا میرا زبان سے کہہ دینا کافی ہے (ہاتھ ملانا ضروری نہیں) اور جیسے ایک عورت سے کہدینا ویسے ہی سَو عورتوں سے کہدینا (یعنی علیحدہ علیحدہ ہر ایک عورت سے بیعت لینے کی ضرورت نہیں)۔

فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَمِدَ اللهَ بِإِذْنِهِ۔ اللہ کی تعریف کرنی چاہی، پھر اس کے حکم سے اس کی توفیق سے اس کی تعریف کی۔

أَتَقُولُوْنَ هُوَ أَضَلُّ أَمْ بَعِيْرُهُ۔ کیا تمہارے دل میں یہ گمان گزرتا ہے کہ وہ زیادہ نادان ہے یا اس کا اونٹ زیادہ نادان ہے (دونوں میں کون زیادہ ناسمجھ ہے یہ آں حضرتؐ نے اُس شخص کی نسبت فرمایا جس نے یوں ۱۶۴

دُعا کی تھی، یا اللہ مجھ پر اور حضرت محمدؐ پر رحم کر بس اور کسی پر نہ کر)۔

تَلَا قَوْلَ اللهِ وَقَالَ عِيْسٰى إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَقَالَ أُمَّتِيْ۔ آں حضرتؐ نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ حضرت عیسیٰؑ نے یوں دُعا کی، خداوندا اگر تو ان کو عذاب کرے تو تیرے بندے ہیں اخیر تک یاد کیا اور فرمایا پروردگار میری امت پر بھی رحم فرما۔

لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ مَا شَاءَ اللهُ وَشَاءَ فُلَانٌ۔ کوئی تم میں یوں نہ کہے کہ جو اللہ چاہے اور فلاں شخص چاہے۔ (کیونکہ ایسا کہنے سے گویا وہ شخص اللہ کے برابر والا کردیا جاتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے جو اللہ تعالےٰ چاہے پھر فلاں شخص چاہے)

جَعَلْتَنِيْ لِلّٰهِ نِدًّا قُلْ مَا شَاءَ اللهُ وَحْدَهٗ۔ تو نے مجھ کو اللہ کے برابر کردیا، یوں کہہ جو اللہ تعالےٰ چاہے بس (اس کا اکیلا چاہنا کافی ہے دوسرا چاہے یا نہ چاہے۔ یہ آنحضرتؐ نے اس شخص سے فرمایا جس نے یوں کہا تھا جو اللہ تعالیٰ اور محمدؐ چاہیں، معلوم ہوا ایسا کہنے میں شرک کی بو ہے اس لئے آپ نے اس سے منع فرمایا)

مَنْ قَالَ فِيْ كِتَابِ اللهِ بِرَأْيِهٖ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ جس شخص نے اللہ کی کتاب یعنی قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا (جس رائے کی تائید احادیث اور اقوالِ صحابہ اور سلف صالحین سے نہیں ہوتی) پھر اس کی رائے ٹھیک نکلی تب بھی اُس نے غلطی کی (کیونکہ وہ قرآن کی تفسیر میں اصولِ مسلّمہ کے خلاف چلا۔ اصل مسلّم یہ ہے کہ قرآن آنحضرتؐ پر اُترا تھا پس جو معنی آنحضرتؐ نے قرآن کے سمجھے ہیں اور دوسروں کو سمجھائے ہیں وہ تو سب پر مقدم ہیں اس کے بعد وہ معنی ہیں جو صحابہؓ نے سمجھے اس لئے کہ انھوں نے آں حضرتؐ کی صحبت اُٹھائی تھی، اور جس وقت قرآن اُتر رہا تھا وہ اس وقت موجود اور حاضر تھے دوسرے اہلِ زبان تھے۔ اس کے بعد وہ معنی ہیں جو تابعینؒ اور سلف صالحینؒ نے سمجھے ہیں اس لئے کہ انھوں نے صحابہ کی صحبت اُٹھائی تھی۔ یہ تینوں قسم کے معانی اور مطالب

Marfat.com

قرآنی مستند ہیں اس کے جو معانی اور مطالب اور نکات متاخرین نے اپنی رائے سے نکالے ہیں وہ سند نہیں ہو سکتے۔ خصوصاً اس صورت میں جب کہ لغت اور قواعدِ عربیت کے بھی خلاف ہوں۔

قَالَ کَذٰلِکَ یُصْبِحُ جُنُبًا۔ اسی طرح مطلق کہا جب جنابت کی حالت میں صبح کرے۔

قِیْلَ لِیْ اَنْتَ مِنْهُمْ۔ مجھ سے کہا گیا تو بھی ان لوگوں میں سے ہے (کہنے والے حضرت جبرئیل تھے)۔

مَنْ تَقَوَّلَ عَلَیَّ۔ جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے (جو بات میں نے نہ کہی ہو وہ مجھ پر چیپ دے)۔

یُقَوِّلُ الْاَنْبِیَاءَ۔ پیغمبروں پر جھوٹ باندھے۔

قَوْلُ الْحَقِّ۔ سچی بات۔

قَالَ بِهٖ۔ اس کو مار ڈالا۔

قُلْتُ مَا اَقُوْلُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ الْمُعَوِّذَتَیْنِ یَکْفِیْکَ۔ میں نے عرض کیا، کیا کہوں؟ فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ لے۔ بس یہ تینوں سورتیں تجھ کو کافی ہیں (ہر برائی اور آفت کو دفع کرنے کے لئے)۔

لَوْ قُلْتَهَا وَ اَنْتَ تَمْلِکُ۔ اگر تو یہ بات (کہ میں مسلمان ہوں) اس وقت کہتا جب تو اپنا خود مالک تھا آزاد تھا قید نہیں ہوا تھا)۔

وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ۔ جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا (یعنی قیامت کے دن تو قَالَ یہاں یَقُوْلُ کے معنی میں ہے)۔

قِیْلَ لِیْ فَقُلْتُ۔ مجھ کو یہ سورتیں یعنی معوذتین پڑھائی گئیں حضرت جبرئیل نے پڑھائیں تو میں نے پڑھیں (اس سے عبداللہ بن مسعودؓ کا قول رد ہو گیا جو معوذتین کو قرآن میں داخل نہ کرتے تھے)۔

وَ لَیْسَ اَنْ تَقُوْلَ کَاَنَّهٗ یَعْنِی الْفَجْرَ۔ صبح صادق اس طرح نہیں ہے یعنی لمبی اوپر سے نیچے تک وہ تو صبح کاذب ہے بلکہ صبح صادق وہ روشنی ہے جو آسمان کے کنارے میں مشرق کی طرف عرض میں پھیلتی ہے۔

حَتّٰی یَقُوْلَ هٰکَذَا۔ یہاں تک کہ اس طرح لمبی ہو کر آسمان کے کنارے میں پھیلے داہنے اور بائیں طرف۔

حَتّٰی قَالَتِ السَّمَاءُ۔ یہاں تک کہ آسمان پانی برسانے لگا۔

فَقَالَ بِرَاْسِهٖ هٰکَذَا یَمِیْنًا وَ شِمَالًا۔ آنحضرتؐ نے حاجت سے فارغ ہو کر ان دونوں درختوں کو سر سے اشارہ کیا کہ داہنے بائیں اپنے اصلی مقام پر چلے جاؤ (وہ چلے گئے یہ آپ کا ایک کھلا معجزہ تھا جو درحقیقت اللہ تعالیٰ کا فعل تھا نہ کہ پیغمبر صاحب کا فعل اور جن لوگوں نے یہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو کائناتِ عالم پر اختیار دے دیا تھا کہ اس میں جس طرح چاہیں تصرف کریں، ان کا خیال غلط اور مشرکانہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بندہ کو ایسا کوئی اختیار نہیں دیا ہے وما کان لرسول ان یاتی بآیة الا باذن اللہ اس پر شاہد عادل ہے بلکہ جب وہ چاہتا ہے تو اپنے کسی بندے کے ہاتھ پر اپنی قدرت ظاہر کرتا ہے۔)

فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِیٍّ فِیْ ذٰلِکَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ۔ عاصم بن عدی نے اس باب میں ایک بات کہی پھر اس سے رجوع کیا۔

وَلَمْ یَقُلْ قَوْلَ السُّفَهَاءِ۔ بیوقوفوں کی سی بات نہیں کہی۔

قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدِّثْنَا۔ میں نے ابن عباسؓ سے کہا مجھ سے حدیث بیان کرو۔

قَالَ لِعَائِشَةَ۔ حضرت عائشہؓ سے نقل کیا یا ان سے پوچھا۔

مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ۔ انھوں نے کہا ہاں۔

اَلَا تَقُوْلُوْهُ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ کیا تم یہ نہیں سمجھتے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے (اصل میں تقولونہ تھا نون کو تخفیف کر دیا یا یہ واحد مخاطب کا صیغہ ہے اور واؤ اشباع ضمہ کی ہے)۔

Marfat.com

لَوْشِئْتُ لَقُلْتُ فِيْهِ۔ اگر میں چاہوں تو اُس کی قباحتیں بیان کروں۔

فَلْيَقُلْ اِنِّیْ اَحْسِبُ كَذَا اِنْ كَانَ يَرٰى اَنَّهٗ كَذٰلِكَ وَحَسِيْبُهُ اللّٰهُ وَلَا يُزَكِّیْ عَلَی اللّٰهِ اَحَدًا۔ (کسی شخص کی نسبت قطعی طور سے یوں نہ کہے کہ وہ بہشتی ہے یا اللہ کا مقبول اور محبوب ہے) بلکہ یوں کہے میں سمجھتا ہوں یا گمان کرتا ہوں کہ وہ ایسا ہے یعنی نیک بندہ ہے اگر واقعی ایسا سمجھتا ہے لیکن درباطن تو اللہ تعالے اس کے اعمال کا حساب لینے والا ہے (اسی کو اس کا اصل حال معلوم ہے) اور اللہ کے نزدیک کسی کو قطعی طور سے پاک قرار نہ دے (کیونکہ ہم کو معلوم نہیں کہ اس کے اعمال کیسے ہیں اور وہ مخلص ہے یا ریاکار ہے اور اللہ کے نزدیک اس کا واقعی مرتبہ کیا ہے اور آیا فی الحقیقت وہ بہشتی ہے یا نہیں البتہ جن لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ یا اس کے رسولؐ نے خبر دیدی کہ وہ بہشتی ہیں جیسے عشرۂ مبشرہ اور بلالؓ اور خدیجہؓ اور امام حسنؓ اور امام حسینؓ اِن کو ہم قطعی بہشتی کہہ سکتے ہیں)۔

فَلْيَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ۔ (جب کوئی تم میں سے کھانے کو بلایا جائے اور وہ روزہ دار ہو) تو کہدے میں روزہ دار ہوں (تاکہ صاحبِ خانہ کو رنج نہ ہو)۔

فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ۔ وہ دونوں کہنے لگے سُبحان اللہ (کیا ہم آپ کی نسبت ایسا بدگمان کر سکتے ہیں)۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا قَالَ نَعَمْ۔ پروردگار ہمارے ہم کو مت پکڑ (جب بندہ یہ دُعا کرتا ہے) تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اچھا۔

كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ۔ آپ روزے رکھنا شروع کرتے یہاں تک کہ ہم کہنے لگے (ایک روایت میں حَتّٰی تَقُوْلَ ہے یہاں تک کہ تو کہنے لگے اگر تو آپ کو دیکھتا)۔

مَا اَظُنُّ اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاقُلْتَ میں نہیں سمجھتا کہ آں حضرتؐ نے وہ فرمایا ہو جو تو نے کہا۔

مَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ يُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهٖ۔ تم کیا کہتے ہو یہ اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رکھیگا۔

فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا۔ (اللہ تعالےٰ نے جب زمین کو پیدا کیا، وہ ہلنے لگی۔ جھکولے کھانے لگی گھومنے میں تو پہاڑوں کو بنایا پھر پہاڑوں کو اُس پر ڈال دیا (تاکہ بوجھل ہوجائے اور حرکت کرنے میں اِدھر اُدھر نہ جھکے، جھکولے نہ کھائے)۔

اَلْاٰخَرُ يَقُوْلُ مُذْنِبٌ۔ دوسرا کہتا ہے میں گنہگار ہوں۔

اَوْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ اُجَبْ۔ یا یوں کہنے لگے میں نے دُعا کی، لیکن قبول نہیں ہوئی۔

فَاَمَرَنَا اَنْ نُحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ حِلُّوْا وَاَصِيْبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ۔ ہم کو آنحضرتؐ نے حکم دیا کہ احرام کھول ڈالیں (حج کا) عطاء نے کہا، پھر صحابہ نے احرام کھول ڈالا، عورتوں سے صحبت کی عطاء نے کہا مگر یہ حکم آپ کا بطور وجوب کے نہ تھا)۔

يَقُوْلُ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِیٌّ۔ یہاں تک کہ پتھر (جس کی آڑ میں یہودی چھپا ہوگا) بول اُٹھے گا کہے گا او مسلمان اِدھر آ یہ یہودی ہے اِس کو قتل کر)

رَجُلٌ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ ایک شخص کو چھینک آئی۔ وہ کہنے لگا الحمد للہ والسلام علیٰ رسول اللہ (اس نے اپنی طرف سے والسلام علیٰ رسول اللہ بڑھادیا) تب عبداللہ بن عمرؓ نے کہا۔ میں بھی اَلحمدُ للہ وَالسَّلَامُ علیٰ رسول اللہ کہتا ہوں۔ مگر یہ موقع اس کے کہنے کا نہیں ہے۔ چھینک کے بعد ہم کو آں حضرتؐ نے صرف الحمدُ للہ یا الحمد للہ علی کل حال کہنا تعلیم فرمایا ہے اَب اپنی طرف سے کوئی عبارت بڑھانا گو اس کا مضمون صحیح اور عمدہ ہو، خوب نہیں ہے بلکہ بدعت ہے)۔

قَالَ سُلَيْمَانُ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَذَا وَكَذَا ۔ سلیمان نے کہا، میں تو نہیں جانتا مگر یہ کہ آں حضرت نے ایسا فرمایا (یعنی کیا) آپ دو رکعتوں میں فلاں فلاں سورتیں پڑھتے۔

قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ۔ (جو شخص اللہ تعالیٰ سے بہشت مانگے) تو بہشت کہتی ہے یا اللہ اس کو بہشت میں داخل کر۔ (بہشت کا بات کرنا کئی حدیثوں سے ثابت ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے)۔

وَقَدْ قَالَتْ بِالْمِلْحَفَةِ عَلٰى وَجْهِهٖ مَيِّتًا۔ اس کے منہ پر چادر ڈال دی وہ مرگیا تھا۔

قَوَّالٌ۔ باتونی، بڑا بات کرنے والا۔

مِقْوَلٌ۔ زبان۔

قَوْمٌ یا قَوْمَةٌ یا قِيَامٌ یا قَامَةٌ۔ کھڑا ہونا، معتدل ہونا، جم جانا، تھک جانا، رائج ہونا، ظاہر ہونا، ثابت ہونا، قیمت لگنا، متولی ہونا، خروج کرنا، شروع کرنا۔

تَقْوِيْمٌ۔ سیدھا کرنا، جنتری جس سے تاریخ معلوم کرتے ہیں۔ اس کی جمع تَقَاوِيْمُ ہے۔

مُقَاوَمَةٌ۔ مقابلہ کرنا ایک دوسرے کے ساتھ کھڑا ہونا قائم مقام ہونا۔

اِقَامَةٌ۔ سکونت کرنا، ٹھہرنا، کھڑا کرنا، کجی رفع کرنا، ظاہر کرنا، قائم کرنا، نماز کے لئے پکارنا۔

تَقَاوُمٌ۔ ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔

تَقَوُّمٌ۔ سیدھا ہو جانا۔

اِقْتِيَامٌ۔ کاٹنا۔

اِسْتِقَامَةٌ۔ اعتدال، ایک حالت پر قائم رہنا، درست ہونا۔

قِوَامٌ۔ وہ مال و متاع جس سے آدمی زندگی بسر کرتا ہے، گھر کا چلانے والا۔

قَوْمٌ۔ جماعت مردوں اور عورتوں کی یا صرف مردوں کی۔

اَوْ لِذِيْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ۔ یا اس شخص کے لئے جس کو محتاجی نے مٹی میں ملا دیا ہو یہاں تک کہ گزر کے موافق کچھ مال کما لے۔

قِوَامُ الشَّيْءِ۔ اس کا ستون جس کے بل وہ کھڑی ہو (عرب لوگ کہتے ہیں: فُلَانٌ قِوَامُ اَهْلِ بَيْتِهٖ فلاں شخص اپنے گھر والوں کا قوام ہے یعنی سب کا پالنے والا اور سنبھالنے والا)

قِوَامُ الْاَمْرِ کسی کام کا بڑا رکن اور اہم ترین جز۔

اِنْ نَسَّانِيَ الشَّيْطَانُ شَيْئًا مِّنْ صَلٰوتِيْ فَلْيُسَبِّحِ الْقَوْمُ وَلْيُصَفِّقِ النِّسَاءُ۔ اگر شیطان مجھ کو نماز میں کچھ بھلا دے تو مرد لوگ سبحان اللہ کہیں اور عورتیں دستک دیں (اس حدیث سے نکلتا ہے کہ "قوم" مردوں کی جماعت کو کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ عورتوں کے کام چلانے والے ہیں)

مَنْ جَالَسَهٗ اَوْ قَاوَمَهٗ فِيْ حَاجَتِهٖ صَابَرَهٗ۔ جو شخص اس کے ساتھ بیٹھے یا کھڑا ہو اس کی حاجت پوری کرنے کو تو حاجت پوری ہونے تک صبر کرے۔

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ قَوَّمْتَ لَنَا فَقَالَ اللّٰهُ هُوَ الْمُقَوِّمُ۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ ہمارے لئے نرخ ٹھہرا دیجئے (یعنی غلے اور کھانے پینے کی چیزوں کا نرخ مقرر کر دیجئے کہ سوداگر اور بنئے اس سے کم نرخ بیچ سکیں) آپ نے فرمایا نرخ ٹھہرانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے (جب وہ اپنے بندوں پر مہربان ہوتا ہے تو موسم عمدہ ہوتا ہے ہر ایک چیز بکثرت پیدا ہوتی ہے ورنہ گراں ہوتی ہے۔ غرض یہ کہ ارزانی اور گرانی اس کے ہاتھ میں ہے اس میں حکومت کو دخل نہ دینا چاہئے البتہ اگر بنئے لوگ غلہ وغیرہ ضروری سامان کو روک کر رکھیں کہ جب گراں ہوگا اس وقت بیچیں گے تو حکومت ان کو فروخت پر مجبور کر سکتی ہے)

اِذَا اسْتَقَمْتَ بِنَقْدٍ فَبِعْتَ بِنَقْدٍ فَلَا بَاْسَ بِهٖ وَاِذَا اسْتَقَمْتَ بِنَقْدٍ فَبِعْتَ بِنَسِيْئَةٍ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ۔ جب تو کسی مال کی

Marfat.com

نقد قیمت ٹھہرائے پھر اس کو نقد قیمت پر بیچے تو کچھ قباحت نہیں اور اگر نقد قیمت ٹھہرا کر اس کو اُدھار بیچے تو وہ اچھا نہیں (نہایہ میں ہے) اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو ایک کپڑا دے وہ اس کی قیمت تیس ۳۰ روپے لگائے اب کپڑے کا مالک اس سے کہے، اچھا اس قیمت پر بیچ ڈال اگر زیادہ کو بکے تو جتنی زیادتی ہو وہ تو لے۔ پھر اگر وہ تیس سے زیادہ کو نقد بیچے تو بیع جائز ہوگی اور زیادتی کو وہ لے سکتا ہے اگر اُدھار بیچے تو بیع ناجائز ہوگی)

حِیْنَ قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ۔ جب ٹھیک دوپہر کا وقت ہو یعنی سایہ ایسا معلوم ہو گویا ٹھہر گیا ہے۔

بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اَخِرَّ اِلَّا قَائِمًا۔ (حکیم بن حزام رضؓ نے کہا) میں نے آنحضرتؐ سے اس بات پر بیعت کی کہ مرتے وقت اسلام ہی پر مروں گا (مرنے تک اسلام پر قائم رہوں گا)۔

اِسْتَقِيْمُوْا لِقُرَيْشٍ مَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلُوْا فَضَعُوْا سُيُوْفَكُمْ عَلٰى عَوَاتِقِكُمْ فَاَبِيْدُوْا خَضْرَاءَهُمْ۔ دیکھو قریش کے لوگ جب تک تم سے سیدھے رہیں (شریعت کے موافق تم پر حکومت کریں) تو تم بھی ان سے سیدھے رہو (ان کی اطاعت کرو) اگر وہ ایسا نہ کریں (شریعت کے خلاف چلنے لگیں، نماز چھوڑ دیں، بیت المال کو اپنے باوا کا مال سمجھیں، صلاح و مشورہ لینا چھوڑ دیں، استبداد اور خود رائی اختیار کریں) تب اپنی تلواریں اپنے کاندھوں پر رکھو اور ان کے جماؤ کو فنا کر دو

اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ اٰيَةٌ مُّحْكَمَةٌ اَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ۔ علم دین تین چیزوں سے عبارت ہے ایک تو قرآن شریف کی محکم آیت، دوسرے وہ حدیث جس پر برابر عمل ہوتا چلا آیا ہو (یعنی صحیح اور ثابت اور مشہور اور معمول بہ حدیث ہو) تیسرے انصاف کے موافق ترکے کا حصہ (مطلب یہ ہے کہ قرآن اور حدیث اور علم فرائض بس یہی دینی علوم ہیں باقی سب فضول۔ اب قرآن اور حدیث اور علم فرائض کے سمجھنے کے لئے جس قدر صرف و نحو اور لغت اور حساب کی ضرورت ہو وہ بھی دینی علوم کے تابع ہوں گے۔ ان کا حاصل کرنا بھی دین میں داخل ہے۔ لیکن ضرورت سے زیادہ منطق اور پرانا فلسفہ الٰہیات اور طبیعیات وغیرہ محض بے کار ہے) بعضوں نے فریضۂ عادلہ سے قیاس مُراد رکھا ہے۔ یعنی جو کتاب و سنت سے مستنبط ہو اور طب اور علم اخلاق قرآن و حدیث سے ثابت ہیں وہ بے کار نہیں بلکہ مفید ہیں)۔

لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَقَامَ لَكُمْ۔ اگر تم اس پر بھروسا نہ کرتے تو وہ ہمیشہ تمہارے لئے قائم رہتا۔

لَوْ تَرَكْتَهٗ مَا زَالَ قَائِمًا۔ اگر تم اس کو چھوڑ دیتے تو برابر قائم رہتا۔

مَا زَالَ يُقِيْمُ لَهَا اُدْمَهَا۔ برابر اُس کی نانخورش قائم رکھی۔

تَسْوِيَةُ الصَّفِّ یا تَسْوِيَةُ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ۔ صف (یا صفوں) کا برابر اور سیدھا کرنا نماز قائم کرنے میں داخل ہے (یعنی یہ بھی نماز کی تکمیل کا ایک جزو ہے اگر صف برابر نہ کریں تو نماز ناقص ہوگی)۔

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔ نماز قائم ہو گئی (یعنی اس کے قائم ہونے کا وقت آپہنچا گویا قائم ہو چکی) یا نمازیوں کے کھڑے ہونے کا وقت آگیا (یہ جملہ تکبیر میں کہا جاتا ہے۔ جب موذن یہ جملہ کہے تو مقتدی سب کھڑے ہو جائیں اور کہیں اَقَامَهَا اللّٰهُ اَبَدًا وَّ اَدَامَهَا۔ اللہ تعالیٰ نماز کو ہمیشہ ہمیشہ قائم رکھے)۔

فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ۔ اگر کوئی شخص دوسرے کی آنکھ کی بصارت (بینائی) کھو دے (ایسی ضرب لگائے یا صدمہ دے) لیکن آنکھ صحیح و سالم قائم رہے۔ (دیکھنے میں آنکھ اچھی معلوم ہوتی ہو) تو اس پر تہائی دیت لازم ہوگی۔

Marfat.com

رَبُّ قَائِمٍ مَشْكُوْرٌ لَهٗ وَنَائِمٍ مَغْفُوْرٌ لَهٗ. کوئی تہجد پڑھنے والا ایسا ہے کہ اس کی عبادت کی قدر کی جاتی ہے اور کوئی سونے والا ایسا ہے جس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے (یعنی جو شخص رات کو تہجد پڑھتا ہے اور عبادت کرتا ہے اور سونے والے بھائی مسلمان کے لئے دُعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عبادت کی قدر و منزلت کرتا ہے اور اس کی دُعا کی وجہ سے سونے والے کو بخش دیتا ہے)

اِنَّهٗ اَذِنَ فِيْ قَطْعِ الْمَسَدِ وَالْقَائِمَتَيْنِ مِنْ شَجَرِ الْحَرَمِ. آں حضرتؐ نے مونجھ کی رسی یا چھال کی رسی بنانے، اسی طرح کجاوے کی آگے اور پیچھے کی لکڑیوں کے لئے حرم کا درخت کاٹنے کی اجازت دی (جیسے اذخر گھاس کے کاٹنے کی اجازت دی، کیونکہ ان چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے)۔

يُوْحٰى اِلَيْهِ فَقُمْتُ. آپ پر وحی آ رہی تھی، میں کھڑا ہو گیا تاکہ آپ کا دل پریشان نہ ہو یا دوسرے لوگوں سے آڑ کرنے کے لئے)۔

قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یا قَيُّوْمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. آسمان اور زمین کے قائم رکھنے والے اُن کو سنبھالنے والے (قیوم وہ ذات جو اپنے آپ قائم ہو اور دوسروں کو قائم رکھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس ہے جس کے سایۂ وجود سے تمام دنیا کی چیزیں موجود ہیں۔ اگر وہ اپنا سایہ اُٹھا لے تو آسمان زمین اور دنیا کی سب چیزیں فنا ہو جائیں)۔

اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ. زندہ سب چیزوں کا قائم رکھنے والا اکثر لوگوں کے نزدیک یہ اسم اعظم ہے)۔

اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُقِيْمُ الْمَغْرِبَ. جب آپ کو چلنے کی جلدی ہوتی (سفر میں) تو مغرب کی نماز کے لئے صرف تکبیر کہلواتے (اذان نہ دلواتے)۔

فَبَالَ قَائِمًا. آپ نے کھڑے کھڑے پیشاب کیا (بیان جواز کے لئے یا وہاں بیٹھنے کا موقع نہ ہونے سے یا گھٹنوں میں زخم کی وجہ سے یا پشت کے درد کا معالجہ کرنے کے لئے جیسے عرب لوگوں کی عادت ہے۔ بعضوں نے کہا جس گھورے پر آپ نے کھڑے کھڑے پیشاب کیا وہ نجس تھا، بیٹھنے میں کپڑوں کے آلودہ ہونے کا ڈر تھا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ گھر کے قریب پیشاب کر سکتے ہیں۔ اگرچہ دُور جانا اولیٰ ہے اور پیشاب کی حالت میں ضرورت سے بات کر سکتے ہیں)۔

اَلْبَوْلُ قَائِمًا اَحْصَنُ لِلدُّبُرِ. (حضرت عمرؓ نے کہا) کھڑے کھڑے پیشاب کرنا دُبر کو خوب روکے رہتا ہے (اس میں سے حدث نہیں نکلتا)۔

حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّارِ اِلٰى اَهْلِهٖ نماز کا وقت آگیا اب جن لوگوں کا گھر نزدیک تھا وہ تو اپنے گھروں میں گئے (وضو کرنے کے لئے) اور جن لوگوں کے گھر دُور تھے ان کے وضو کے لئے پانی کا ایک ظرف لایا گیا۔

عَدَلَتِ الصُّفُوْفُ قِيَامًا. صفیں برابر کھڑی ہو گئیں

صَلّٰى اَبُوْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٌ فِي السَّفِيْنَةِ قَائِمًا. ابو سعید اور جابر رضی اللہ عنہما نے کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی (گو بیٹھ کر بھی درست ہے خصوصاً جب گرنے کا ڈر ہو یا سر میں چکر ہو)۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى. مقام ابراہیم وہ پتھر جس پر حضرت ابراہیمؑ کے قدم کا نشان ہے اس کو دُعا کا مقام بناؤ یا نماز کا (یعنی اس کے قریب نماز پڑھو)۔

اَقَامَ سِلْعَتَهٗ. کسی مال کو چلایا (بیچا)۔

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ. جو شخص رمضان کی راتوں میں قیام کرے (تراویح پڑھے)۔

وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ. لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے (یہ جمع ہے قائم کی)

مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ. جو شخص اللہ کے حکموں پر قائم ہو (خود بھی عمل کرتا ہو اور دوسروں کو بھی اچھی بات کا حکم کرتا ہو، بُری بات سے منع کرتا ہو) اس کی مثال۔

لَا اَقُوْمُ. (جب حضرت عائشہؓ کی عصمت اور برأت

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اُتاری تو حضرت ابوبکرؓ نے ان سے کہا، اُٹھو اور آنحضرتؐ کے ہاتھ کا بوسہ دے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا میں تو کبھی نہیں اُٹھوں گی (حضرت عائشہؓ نے ناز اور عتاب کے طور پر کہا۔ کیونکہ سب لوگوں کو اُن کے معاملہ میں اشتباہ رہا اور آں حضرت کو بھی شبہ رہا)

اِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِهٖ وَقَوْمِكَ۔ اگر تم چاہو تو آں حضرتؐ نے جو اس کی قوم اور تمہاری قوم کے باب میں فرمایا ہے اس کو بیان کر دوں (علقمہ نخع قبیلہ سے تھے جو یمن والوں کی ایک شاخ ہے۔ ان کی آنحضرتؐ نے تعریف کی تھی اور زید اسد قبیلہ سے تھے جس کی آں حضرتؐ نے برائی کی ہے)۔

بَابُ مُقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ۔ آں حضرتؐ مکہ میں کس جگہ ٹھہرے تھے۔

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا۔ کھڑے رہ کر اللہ کی یاد کرو۔

اِذْ قَامَ عَلَيَّ۔ اونٹ تھک کر کھڑا رہ گیا۔

فَقَوَّمْنَاهُ فَاَخَذَهٗ بَعْضُنَا۔ ہم نے اس کی قیمت لگائی اور ایک وارث نے اسی قیمت کے حساب سے اس کو لے لیا۔

وَهُوَ اٰخِذٌ بِقَائِمَةِ الْعَرْشِ۔ وہ عرش کا پایہ تھامے ہوئے تھے۔

فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ۔ آپ نے زمزم کا پانی کھڑے رہ کر پیا۔ اکثر علماء نے اسی کو مستحب رکھا ہے کہ زمزم کا پانی کھڑے رہ کر پیے۔ عکرمہ نے اس کا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ اس وقت اونٹ پر سوار تھے تو کھڑے رہ کر کیوں کر پی سکتے تھے)۔

قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ۔ اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو (مجمع البحار میں ہے کہ اس حدیث سے علماء نے اہل فضل کے لئے قیام مستحب رکھا ہے اور یہ قیام وہ نہیں ہے جس کی ممانعت ہے، ممانعت اس قیام سے ہے کہ صاحب فضل بیٹھا رہے اور لوگ اس کے گرد کھڑے رہیں جیسے عجم کے اُمراء اور سرداروں کے دربار میں ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ قیام تعظیمی نہ تھا، بلکہ سعد بن معاذ زخمی تھے ان کو گدھے پر سے اُتارنے کے لئے آپ نے لوگوں کو کھڑے ہونے کا حکم دیا۔ اگر قیام تعظیمی مراد ہوتا تو یوں فرماتے قُوْمُوْا لِسَيِّدِكُمْ۔ دوسرے لوگوں نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ اِلٰى سَيِّدِكُمْ سے یہ مقصود ہے کہ ان کے پاس جا کر ان کو لو اُن کی تعظیم اور تکریم کے لئے، اور سَيِّدِكُمْ کا لفظ اس طرف اشارہ کرتا ہے۔ بہرحال جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ اہل فضل کے لئے تعظیماً کھڑا ہونا جائز ہے جب وہ آئیں اور اس قیام کی ممانعت نہیں ہے بلکہ ممانعت اس قیام سے ہے کہ فضیلت والا شخص بیٹھا رہے اور لوگ اس کے گرداگرد کھڑے رہیں جیسے عجمیوں کا دستور ہے)۔

لَا تَقُوْمُوْا كَمَا تَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا۔ عجمیوں کی طرح مت کھڑے ہوا کرو جیسے وہ ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوتے ہیں (عجم کے ملک میں یہ دستور ہے کہ دنیا داروں کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور جس قدر کسی کا مال یا منصب یا عہدہ زیادہ ہوتا ہے اسی قدر اس کی تعظیم زیادہ کی جاتی ہے بلکہ ہر کس و ناکس کے سلام کا جواب دیتے وقت سرو قد کھڑے ہونا لازم اور ضروری جانتے ہیں اگر پورے کھڑے نہ ہو سکیں تو ذرا سرین ہی زمین سے بلند کر کے جواب دیتے ہیں یہ رسم خلاف شرع ہے)۔

كَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لَهٗ۔ صحابہؓ جب آنحضرتؐ کو دیکھتے (آپ تشریف لا رہے ہیں) تو تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہوتے (الامر فوق الادب آپ کو ایسی تعظیم پسند نہ تھی)

لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَيَجْلِسُ فِيْهِ۔ کوئی شخص دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے (جہاں وہ پہلے سے بیٹھا ہو) اُٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے (یہ ممانعت عام ہے خواہ مسجد میں ہو خواہ کسی اور مقام میں۔ مجمع البحار میں ہے بعضوں نے اس ممانعت میں سے اس کو مستثنیٰ کیا ہے، جب کوئی شخص مسجد

Marfat.com

کے کسی خاص مقام سے مالوف ہو کر وہاں درس تدریس یا افتاء یا قرأت کرتا ہو، ایسی حالت میں وہ اس مقام کا زیادہ حقدار ہو گا۔

مترجم کہتا ہے اس استثناء کی کوئی دلیل نہیں ہے اور مناسب یہ ہے کہ اگر اس جگہ بھی کوئی دوسرا مسلمان بھائی بیٹھ گیا ہو تو اس کو نہ اٹھائے اور آپ دوسری جگہ بیٹھ جائے)۔

لَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ۔ (مسجد میں جب تم لوگ بیٹھے ہو تو) اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھ کو نہ دیکھو (یعنی نماز کے لئے پہلے سے کھڑے ہو جانا بے فائدہ بات ہے جب امام آجائے اس وقت لوگ کھڑے ہوں۔ بعضوں نے کہا یہ حکم ہر ایک مجلس کے لئے عام ہے)۔

قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا۔ پہلے آں حضرتؐ جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے پھر آپ بیٹھنے لگے (کھڑا ہونا موقوف کر دیا) ہم بھی بیٹھ رہے (جنازے کے لئے قیام موقوف کر دیا)۔

اِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَنْ مَعَهَا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ۔ تم جو جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوتے ہو تو جنازے کی تعظیم کے لئے نہیں کھڑے ہوتے بلکہ ان فرشتوں کی تعظیم کے لئے جو جنازے کے ساتھ ہوتے ہیں)

وَهُوَ یَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ۔ وہ راتوں کو قرآن کی تلاوت کرتا ہے یا اس پر عمل کرتا ہے۔

حَتّٰی یُقِیْمَ ظَهْرَهٗ۔ جب تک رکوع اور سجدے میں اپنی پشت سیدھی نہ کرے (اطمینان کے ساتھ ادا نہ کرے) تو نماز صحیح نہیں ہوتی۔

رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ۔ پروردگار قیامت قائم کر دے (تاکہ میں بہشت میں اپنے مقام پر جا کر عیش کروں۔ بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ مجھ کو دوبارہ زندہ کر تاکہ دنیا میں جا کر اور زیادہ نیک اعمال کروں)۔

اَقِمْ عَلَیْهِ الْبَیِّنَةَ۔ (حضرت عمرؓ نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے کہا۔ جب انہوں نے ایک حدیث بیان کی، اس پر ایک دوسرا گواہ لا دیہ زیادتی اطمینان اور تثبت اور احتیاط کے لئے فرمایا، نہ اس وجہ سے کہ وہ ابو موسیٰ کو جھوٹا سمجھتے تھے)۔

قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ۔ کہہ میں اللہ پر ایمان لایا اس کے بعد ایمان کی تمام شرائط اور ارکان پر جما رہ (جس میں اعمال صالحہ اور معاصی سے اجتناب بھی داخل ہے)۔

مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ۔ آدمی کا درجہ خاموشی سے ہے (جتنا زیادہ خاموش رہے گا اتنا ہی درجہ بلند ہوگا)۔

قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مقام میں کھڑے ہوئے اور سب باتیں جو قیامت تک ہونے والی تھیں ہم کو بتلائیں کوئی بات نہ چھوڑی۔

قَامَتْ اِلَی الرَّحٰی فَوَضَعَتْهَا ثُمَّ قَالَتْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ۔ چکی کی طرف گئی اس کو رکھ کر دعا مانگی، یا اللہ مجھ کو کھانے کو دے

مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِیَامَتُهٗ۔ جو شخص مر گیا اس کی قیامت قائم ہو گئی (کیونکہ موت قیامت صغریٰ ہے جیسے بڑی قیامت میں اس عالم کے حالات روشن ہوں گے اسی طرح موت سے بھی کچھ حالات اس عالم کے معلوم ہوتے ہیں تو وہ بھی ایک چھوٹی قیامت ہے)۔

فَیُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ۔ اس کے پاؤں پکڑ کر (دوزخ میں ڈال دیں گے)۔

وَکُلٌّ حَسَنٌ فَیَجِیْئُ قَوْمٌ یُقِیْمُوْنَهٗ کَمَا یُقَامُ الْقِدْحُ۔ سب طرح قرآن کا پڑھنا اچھا ہے، لیکن آئندہ زمانہ میں کچھ لوگ ایسے آئیں گے جو قرآن کو تیر کی طرح سیدھا اور درست کریں گے (خوب تجوید کے ساتھ پڑھیں گے بس ان کی توجہ صرف الفاظ اور مخارج کی درستی کی طرف رہے گی نہ معنی سے غرض ہوگی نہ عمل سے وہ شیطان کے پھندے میں پھنس گئے)۔

هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ۔ یہ اس کا مقام ہے جو تیری پناہ لیتا ہے۔

مَتٰی تَقُوْمُ مَقَامَكَ۔ تم اپنی جگہ کب کھڑے ہو گے۔

Marfat.com

قُوْمِیْ عَنِّیْ۔ میرے پاس سے جا۔

یُقِیْمُ بِالسُّوْقِ حُلَّةً۔ بازار میں ایک جوڑا کپڑا بیچنے کے لئے رکھے۔

فَاَبٰی عَلَیْنَا قَوْمُنَا۔ ہماری قوم کے لوگوں (یعنی بنی آ کے سرداروں) نے یہ مقررہ حصہ خمس الخمس ہم کو نہ دیا۔

یَرْجِعَ قَائِمَکُمْ۔ جو نماز میں کھڑا ہے وہ لوٹ آئے سحری کھانے کو۔

لَعَلَّهٗ اَنْ یَّقُوْمَ فِی اللّٰهِ مَقَامًا یُحْمَدُ عَلَیْهِ۔ شاید یہ شخص (یعنی سہیل) اللہ کی راہ میں ایسے مقام میں کھڑا ہو جس پر اللہ تعالیٰ اس کی تعریف کرے (یہ پیشین گوئی پوری ہوئی آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد جب مکہ والوں نے اسلام سے پھر جانے کا قصد کیا تو سہیل نے ان کو خطبہ سنایا اور اسلام پر جمے رہنے کی ترغیب دی)۔

لَا یَقُوْمُ شَیْءٌ لِغَضَبِهٖ اِذَا تَعَرَّضَ لِلْحَقِّ بِشَیْءٍ۔ جب حق پر آپ کو غصہ آتا تو کسی چیز سے وہ غصہ نہ جاتا (جب تک حق کو قائم نہ کر لیتے اور ظالم سے بدلہ نہ لیتے)۔

قَادَمَهٗ۔ اس کے ساتھ کھڑا ہوا۔

اَلْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ۔ شفاعت کا بڑا مقام (بعضوں نے کہا حضرت جبرئیلؑ سے بہت قریب)۔

اَلصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ۔ نماز کا مالک جو ہمیشہ قائم رہنے والی ہے (قیامت تک موقوف اور منسوخ نہ ہوگی)۔

بَعْدَ حُسْنِ التَّقْوِیْمِ۔ اچھے حال کے بعد۔

قَامَ بِالْاَمْرِ وَاَقَامَهٗ۔ اس کام کو اچھی طرح کیا (خراب نہیں کیا)۔

اُمَّةٌ قَائِمَةٌ۔ وہ امت جو اپنے دین پر قائم ہو۔

مَنْ قَامَ بِعَشَرَةِ اٰیَاتٍ۔ جو شخص قرآن کی دس آیتوں کو محفوظ کر لے (ان کو یاد کر لے معنی سمجھ کر ان پر عمل کرے) تو اس کا نام غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا (بلکہ اللہ کے یاد کرنے والوں میں اس کا شمار ہوگا)۔

وَقَامَ۔ یعنی رات کو تہجد میں قرآن پڑھے۔

مَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَ وَقَامَ بِهٖ۔ جو شخص قرآن سیکھے پھر اس کو پڑھے اور تہجد کی نماز میں پڑھے یا ہمیشہ پڑھتا رہے

قَامَ بِاٰیَةٍ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ حَتّٰی اَصْبَحَ۔ آنحضرت ﷺ تہجد کی نماز میں یہ آیت اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ اخیر تک پڑھتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی (یہ حضرت عیسیٰؑ قیامت کے دن اپنی امت کی نسبت اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے آں حضرت ﷺ کو اس آیت سے اپنی امت کا خیال آگیا اور رات بھر اس کو پڑھتے رہے اور اپنی امت کے لئے دعا کرتے رہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم)۔

مَا بَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا قَطُّ۔ (حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں) آں حضرت ﷺ نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا (جیسے عرب کے گنواروں کا طریق ہے۔ یعنی انھوں نے کبھی آنحضرت ﷺ کو کھڑے کھڑے پیشاب کرتے نہیں دیکھا ورنہ اوپر ایک حدیث میں گزر چکا ہے کہ آپؐ نے کھڑے ہو کر ایک گھورے (کوڑے کے ڈھیر) پر پیشاب کیا۔ حضرت عائشہ رضؓ نے باہر کا یہ واقعہ نہ دیکھا ہوگا)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ یَا اللّٰهُ تیری پناہ برے ہمسایہ سے جو سکونت کے مقام میں ہو (اگر سفر وغیرہ میں برا ہمسایہ ملے تو چنداں فکر نہیں ہوتی کیونکہ وہ جلد جدا ہو جاتا ہے لیکن دار الاقامۃ میں برے ہمسایہ سے زندگی تلخ ہو جاتی ہے)

اِسْتَقِیْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا۔ اعتدال سے کام کرو، کیونکہ سارے نیک کام تم نہ کر سکو گے (تو جو کچھ ہو سکتا ہے وہ بجا لاؤ۔ سب نیک اعمال میں نماز مقدم ہے اس کا خیال رکھو)۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی لَا یُقَالَ اللّٰهُ اللّٰهُ قیامت اس وقت قائم ہوگی جب زمین میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہیں رہے گا (مادیت اور الحاد کا ایسا غلبہ ہوگا کہ کوئی اللہ

کا نام تک نہ لے گا)۔
سُبْحٰنَکَ وَبِحَمْدِ رَبِّكَ حِیْنَ تَقُوْمُ۔ جب کسی مجلس سے تو اُٹھے (جس میں دنیا کی بات چیت ہوئی ہو) تو کہہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اِغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ یہ اس کا کفارہ ہو جائے گا۔
مَنْ خُتِمَ لَهٗ بِقِيَامِ اللَّيْلِ ثُمَّ مَاتَ فَلَهُ الْجَنَّةُ۔ جس شخص کا خاتمہ تہجد پر ہو اس کے بعد مر جائے تو اس کو بہشت ملے گی۔
طَالَ هُجُوْعِيْ وَقَلَّ قِيَامِيْ۔ میرا سونا بہت ہوا اور عبادت تھوڑی ہے۔
اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ قَامَ بِهِ الْعَرْشُ وَ الْكُرْسِيُّ۔ میں تیرے اُس نام کے وسیلہ سے مانگتا ہوں جس کے سبب سے عرش اور کرسی قائم ہیں۔
قِيْمَةُ الْمَرْءِ مَا يُحْسِنُهٗ۔ آدمی کی قدر و قیمت عمدہ صفات سے ہوتی ہے۔
مَا فِيْ قُدُوْرِكُمْ فَقَالَ حُمُرٌ لَنَا كُنَّا نَرْكَبُهَا فَقَامَتْ فَذَبَحْنَاهَا۔ تمہاری ہانڈیوں میں کیا ہے، صحابہ نے عرض کیا ہمارے پاس چند گدھے تھے، ہم ان پر سواری کیا کرتے تھے وہ کھڑے رہ گئے (یعنی سقط اور درماندہ ہو گئے) تو ہم نے اُن کو کاٹ ڈالا (اُن ہی کا گوشت اِن ہانڈیوں میں ہے)۔
اَلْقَائِمُ۔ حضرات امامیہ کے نزدیک امام محمد بن حسن عسکری کا لقب ہے، وہ کہتے ہیں کہ آپ غار سر من رائے میں جا کر غائب ہو گئے اور قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے اور وہی امام مہدی ہیں جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم و جور سے بھر گئی ہو گی۔
اِنَّ الْقَائِمَ اِذَا قَامَ بِمَكَّةَ وَاَرَادَ اَنْ يَّتَوَجَّهَ اِلَى الْكُوْفَةِ نَادٰى مُنَادِيْهِ اَلَا لَا يَحْمِلُ اَحَدُكُمْ طَعَامًا وَّلَا شَرَابًا وَيَحْمِلُ حَجَرَ مُوْسَى ابْنِ عِمْرَانَ وَ هُوَ وِقْرُ بَعِيْرٍ فَلَا يَتْرُكُ مَنْزِلًا اِلَّا انْبَعَثَتْ عَيْنٌ مِنْهُ فَمَنْ كَانَ جَائِعًا شَبِعَ وَمَنْ كَانَ ظَامِئًا رَوِيَ فَهُوَ زَادُهُمْ حَتّٰى يَنْزِلُوا النَّجَفَ مِنْ ظَهْرِ الْكُوْفَةِ۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا، قائم (یعنی امام مہدی) مکہ میں ظاہر ہوں گے، جب کوفہ کا عزم کریں گے تو آپ کا منادی پکار دے گا، لوگو! کوئی تم میں سے کھانا پانی اپنے ساتھ نہ لے بلکہ حضرت موسیٰ کا پتھر آپ ایک اونٹ پر لاد کر ساتھ لے لیں گے جس منزل پہنچیں گے اس میں سے پانی کا ایک چشمہ جاری ہو گا جو کوئی بھوکا ہو گا وہ اُس کو پی کر شکم سیر ہو جائے گا اور جو پیاسا ہو گا وہ سیراب ہو جائے گا یہی پانی ان کا توشہ رہے گا یہاں تک کہ کوفہ کی پشت پر نجفِ اشرف میں جا کر ٹھہریں گے (جہاں حضرت علی کا مزار ہے)۔
اِنَّ مِنَّا اِمَامًا مُسْتَتِرًا فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اِظْهَارَ اَمْرِهٖ نَكَتَ فِيْ قَلْبِهٖ فَظَهَرَ فَقَامَ بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، ہم لوگوں میں ایک امام پوشیدہ رہے گا۔ جب اللہ تعالیٰ اس کو ظاہر کرنا چاہے گا تو اس کے دل میں ڈال دے گا۔ پھر وہ اللہ کے حکم سے ظاہر ہو گا۔
قَوْنَسٌ (ل)۔ وہ اٹھی ہوئی ہڈی جو گھوڑے کے دونوں کانوں کے درمیان ہوتی ہے، اور خود کا بالائی حصہ۔
وَاَضْرَبُ مِنَّا بِالسُّيُوْفِ الْقَوَانِسَا۔ اور ہم سے بڑھ کر تلواروں سے خودوں کو مارنے والا۔
قُوْهَةٌ۔ بگڑا ہوا دودھ۔
قُوْهِيٌّ۔ سفید کپڑے۔
تَقْوِيَةٌ۔ چلانا۔
تَقَاوُدٌ۔ آواز کرنا ایک دوسرے کو نشانی کے لیے
اِسْتِقْوَادٌ۔ شکار کے جانور کو اپنے مقام سے ہٹنے کی درخواست کرنا۔
قَاهٌ۔ جاہ اور اطاعت، خوش گزرانی، غلبہ اور

Marfat.com

حکومت۔

اِنَّا اَھْلُ قَاۃٍ وَاِذَا کَانَ قَاۃُ اَحَدِنَا دَعَا مَنْ یُّعِیْنُہٗ فَعَمِلُوْا لَہٗ فَاَطْعَمَھُمْ وَسَقَاھُمْ مِنْ شَرَابٍ یُّقَالُ لَہُ الْمِزْرُ فَقَالَ اَلَہٗ نَشْوَۃٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَشْرَبُوْہُ۔ (یمن والوں میں سے ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا) ہم لوگ دوسروں کے محکوم ہیں (اپنے سردار کی اطاعت کرتے ہیں) جب کوئی سردار آتا ہے تو مدد کے لئے لوگوں کو بلاتا ہے وہ اس کا کام کاج کرتے ہیں، پھر وہ ان کو کھلاتا ہے۔ اور مزر ایک قسم کی شراب ہے وہ ان کو پلاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کیا اس میں نشہ ہوتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں نشہ ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا، اس کو نہ پیو۔

مَالِیْ عِنْدَہٗ جَاہٌ وَّلَا لِیْ عَلَیْہِ قَاۃٌ۔ میرا اس کے نزدیک کوئی مرتبہ نہیں، نہ میری اطاعت اس پر لازم ہے۔

قُوَّۃٌ۔ طاقتور ہونا (یہ ضد ہے ضُعْفٌ کی)۔

قِیٌّ اور قَوَایَۃٌ۔ خالی ہونا۔

قَوًی۔ بہت بھوکا ہونا، رک جانا۔

تَقْوِیَۃٌ۔ زور دینا۔

مُقَاوَاۃٌ۔ دینا باہم زور آزمائی کرنا۔

اِقْوَاءٌ۔ مالدار ہونا، محتاج ہونا۔

تَقَوِّیْ۔ زوردار ہونا۔

تَقَاوِیْ۔ بڑھانا، بھوکا رہنا (اب عرف میں تقاوی اس کو کہتے ہیں جو کاشتکاروں کو قحط کے زمانہ میں کچھ پیشگی روپیہ جانور یا تخم خریدنے کے لئے دیا جاتا ہے)۔

اِقْتِوَاءٌ۔ زوردار ہونا۔

اِسْتِقْوَاءٌ۔ زوردار ہونا۔

یُنْقَضُ الْاِسْلَامُ عُرْوَۃً عُرْوَۃً کَمَا یُنْقَضُ الْحَبْلُ قُوَّۃً قُوَّۃً۔ اسلام کا (آخری زمانہ میں) ایک ایک کنڈہ توڑا جائے گا جیسے رسی کا ایک ایک بل توڑا جاتا ہے یا رسی کی ایک ایک تہہ توڑی جاتی ہے۔

یَذْھَبُ الْاِسْلَامُ سُنَّۃً سُنَّۃً کَمَا یَذْھَبُ الْحَبْلُ قُوَّۃً قُوَّۃً۔ اسلام کا ایک ایک طریق مٹتا جائے گا جیسے رسی کا ایک ایک بل ٹوٹتا جاتا ہے یا ایک ایک تہہ ٹوٹتی جاتی ہے۔

اِنَّا قَدْ اَقْوَیْنَا فَاَعْطِنَا مِنَ الْغَنِیْمَۃِ۔ ہم محتاج ہو گئے ہمارے توشہ دان خالی ہو گئے تو لوٹ کے مال میں سے ہم کو دلائیے (عرب لوگ کہتے ہیں: مِزْوَدُہٗ قَوَاءٌ اس کا توشہ دان خالی ہے)۔

اِنِّیْ اَقْوَیْتُ مُنْذُ ثَلٰثٍ فَخِفْتُ اَنْ یَّحْطِمَنِی الْجُوْعُ۔ میں تین دن تک بھوکا رہا، یہاں تک کہ میں ڈرا کہیں بھوک مجھ کو ہلاک نہ کرے۔

وَاِنَّ مَعَادِنَ اِحْسَانِکَ لَا تَقْوٰی۔ تمہاری نیکیوں کی کانیں خالی نہیں رہتیں ہمیشہ ان میں سے جود اور عطا کے جواہر نکلتے رہتے ہیں)۔

وَبِیْ رُخِّصَ لَکُمْ فِیْ صَعِیْدِ الْاَقْوَاءِ۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں) میری وجہ سے تم کو خالی میدان کی مٹی سے تیمم کی اجازت دی گئی۔ (جب پانی نہ ملے حضرت عائشہ رض نے اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا جب ان کا ہار ایک منزل میں گم گیا تھا اور آنحضرت ﷺ اس کے ڈھونڈھنے کے لئے ٹھہر گئے تھے۔ آخر نماز کا وقت آ گیا اور وہاں پانی نہ تھا تب تیمم کی آیت اتری)۔

لَا یَخْرُجَنَّ مَعَنَا اِلَّا رَجُلٌ مُّقْوٍ۔ (آنحضرت ﷺ نے غزوۂ تبوک میں فرمایا) ہمارے ساتھ کوئی نہ نکلے مگر جو زبردست جانور رکھتا ہو (کیونکہ دور کا سفر تھا کم طاقت جانور راستے ہی میں گر جاتا)۔

وَاِنَّا لَجَمِیْعٌ حَاذِرُوْنَ قَالَ مُقْوُوْنَ مُؤْدُوْنَ۔ ہم سب کیل کانٹے سے درست ہیں (حَاذِرُوْنَ کی تفسیر یہ کی کہ سواری کے لئے زبردست جانور رکھتے ہیں، ہتھیار سے پورے آراستہ ہیں)۔

لَمْ یَکُنْ یَرٰی بَاْسًا بِالشُّرَکَاءِ یَتَقَاوَوْنَ الْمَتَاعَ۔ ابن سیرین

Marfat.com

اِس امر میں کوئی قباحت نہیں دیکھتے تھے کہ ساجھی لوگ کسی چیز کی قیمت بڑھائیں پھر جو زیادہ قیمت لگائے وہ اس کو لے لے (عرب لوگ کہتے ہیں بَیْنِیْ وَبَیْنَ فُلَانٍ ثَوْبٌ فَتَقَاوَیْنَاہُ۔ ہم میں اور فلاں شخص کے درمیان ایک کپڑا تھا پھر ہم نے اس کی قیمت بڑھانا شروع کی)

اِقْتَوَیْتُ مِنْهُ الْغُلَامَ الَّذِیْ کَانَ بَیْنَنَا۔ میں نے اس سے غلام کا وہ حصہ لے لیا جو اس کا تھا (یعنی اس غلام کا جو ہم دونوں میں مشترک تھا۔ نہایہ میں ہے کہ جب کوئی چیز دو آدمیوں میں مشترک ہو پھر وہ دونوں اس کی قیمت لگائیں تو دونوں مقاواۃ میں برابر ہوں گے۔ اب اگر ان دونوں میں سے ایک اس کو خرید لے تو وہ مقتوی ہوگا نہ کہ اُس کا ساتھی۔ اور اِقْتِوَاءٌ ہمیشہ ساجھیوں میں ہوا کرتا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ قُوَّۃٌ سے نکلا ہے یعنی کسی چیز کی قیمت انتہا کو پہنچنا)۔

اِنَّهٗ اَوْصٰی فِیْ جَارِیَةٍ لَهٗ اَنْ قُوْلُوْا لِبَنِیَّ لَا تَقْتَوُوْهَا بَیْنَکُمْ وَلٰکِنْ بِیْعُوْهَا اِنِّیْ لَمْ اَغْشَهَا وَلٰکِنِّیْ جَلَسْتُ مِنْهَا مَجْلِسًا مَا اُحِبُّ اَنْ یَّجْلِسَ وَلَدٌ لِّیْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسَ۔ مسروق نے ایک لونڈی کے باب میں وصیت کی کہ میرے بیٹوں سے کہدو کہ اس کی قیمت بڑھا کر کوئی تم میں سے اس کو نہ لے بلکہ اس کو بیچ ڈالو، میں نے اس سے جماع نہیں کیا (اگر جماع کرتا تو تم پر قطعاً حرام ہو جاتی) لیکن میں اس کے ساتھ اس طرح بیٹھا کہ ویسا اس کے ساتھ بیٹھنا اپنے کسی لڑکے کے لئے گوارا نہیں کر سکتا۔

اِنِ اقْتَوَتْهُ فُرِّقَ بَیْنَهُمَا وَاِنْ اَعْتَقَتْهُ فَهُمَا عَلٰی نِکَاحِهِمَا۔ (عطاء نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے پوچھا ایک عورت کا خاوند غلام تھا عورت نے اس کو خرید لیا تو اب کیا حکم ہے؟ انھوں نے کہا) اگر عورت نے غلام کی طرح اس سے خدمت لی، تب تو دونوں کو جدا کر دیں گے (کیونکہ غلام اپنی مالکہ کا محرم ہوتا ہے) اور اگر عورت نے خریدتے ہی اس کو آزاد کر دیا تو ان کا نکاح اپنے حال پر باقی رہے گا (یہ خاص عبید اللہ کا مذہب ہوگا۔ لیکن مشہور مذہب یہ ہے کہ عورت اگر اپنے خاوند کو خرید لے تو وہ اسی وقت اس کی محرم ہو جاتی ہے اور نکاح باطل)۔

اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ مِّنَ الضَّعِیْفِ۔ زور دار مومن (جس کا ایمان قوی ہو ہر معاملہ میں وہ مسبب الاسباب پر اعتماد رکھتا ہو اسباب پر بھروسا نہ کرے) کمزور مومن سے (جس کا اعتقاد ضعیف ہو اسباب پر نظر رکھتا ہو پروردگار پر اُس کو پورا بھروسا نہ ہو) بہتر ہے مگر دونوں اچھے ہیں دونوں میں بھلائی موجود ہے (یعنی ایمان گو ایک میں کمزور ہے ایک میں زور دار بعضوں نے زور دار مومن سے مضبوط اور بہادر دل کا مسلمان مراد ہے جو مخالفوں سے سخت مقابلہ کر سکے اور دنیا کی تکالیف پر اس کو صبر ہو)۔

اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ۔ دیکھو اللہ تعالےٰ نے جو قرآن میں فرمایا کہ تم کافروں کے مقابلے کے لئے اپنی قوت تیار رکھو تو) قوت سے مُراد تیر اندازی ہے (یہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں تھی جب توپ اور بندوق ایجاد نہیں ہوئی تھی اور تیر سب سے عمدہ ہتھیار تھا جو دُور سے دشمن پر پھینکا جاتا تھا۔ اب جب سے بندوق نکلی تو تیر بے کار ہو گیا تو اب بندوق اندازی قوت ہو گئی اور توپ رانی)۔

مُقْوِیْنَ۔ مسافر (چونکہ وہ قواء یعنی پٹپر یعنی چٹیل ویران اور بنجر میدان میں اُترتے ہیں)۔

قُوٰی ظَاهِرِیَّه۔ سُننا، دیکھنا، سُونگھنا، چکھنا، چُھونا۔

قُوٰی بَاطِنِیَّه۔ حِس مشترک خیال، وہم، حافظہ متصرفہ یا قوت ہاضمہ ہاضمہ۔ اور دافعہ اور جاذبہ وغیرہ۔

هٰذِهِ الْاَرْضُ بِمَنْ عَلَیْهَا کَحَلْقَةٍ فِیْ فَلَاةٍ قِیٍّ۔ یہ زمین مع اون سب چیزوں کے جو اُس پر ہیں ایک چھلے کی طرح ہے جو کھلے پٹپر (چٹیل) میدان میں پڑا ہو (یعنی عرش کے سامنے)۔

Marfat.com

بابُ القاف مع الہاء

قَھْبٌ۔ سفید جس پر تیرگی ہو۔

اَقْھَبَ عَنِ الطَّعَامِ۔ کھانا چھوڑ دیا، بھوک نہیں ہے۔

قَھْدٌ۔ چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا، سفید صاف رنگ جس پر تیرگی ہو۔

قَیْسُ بْنُ قَھْدٍ۔ حدیث کا ایک راوی ہے۔

قِھَاد۔ ایک موضع کا نام ہے۔

قَھْرٌ۔ زبردستی کرنا، غالب ہونا۔

قُھِرَ اللَّحْمُ۔ گوشت گرم ہوکر اس کا پانی بہہ نکلا۔

مُقَاھَرَۃٌ۔ ایک دوسرے پر غلبہ کرنا۔

اِقْھَارٌ۔ مغلوب ہوجانا یا مغلوب پانا ذلیل ہوجانا۔

قَاھِرَہ۔ معر کا پایۂ تخت جو مشہور شہر ہے۔

قُھْرَۃٌ۔ بیقراری۔

قِھَاۃٌ۔ کم گوشت۔

قَھَّارٌ اور قَاھِرٌ۔ اللہ تعالےٰ کے نام ہیں کیونکہ وہ تمام مخلوقات پر غالب ہے۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ۔ یا اللہ تیری پناہ قرض داری کے غلبہ اور لوگوں کے قہر اور جبر سے یا نفس اور شیطان کے قہر سے جو وہ لوگوں پر کرتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَلَا فَقَھَرَ۔ شکر اس خدا کا جو بلند ہوا اور سب پر غالب ہوا۔

قَھْرَمَانٌ۔ ایک عجمی لفظ ہے۔ عرب لوگ اس کو وکیل اور امین اور خزانچی کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ اور اہل ایران اپنے بادشاہ کو بھی قہرمان کہتے ہیں اس لئے کہ ملک کا امین اور خزانچی وہی ہوتا ہے۔

کَتَبَ اِلٰی قَھْرَمَانِہٖ۔ اپنے ایجنٹ اور وکیل کو لکھا۔

قُھْزٌ۔ کودنا اور ایک اون کا کپڑا جو سرخ ہوتا ہے (جیسے قِھْزٌ اور قِھْزِیٌّ ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاہُ وَعَلَیْہِ ثَوْبٌ مِنْ قُھْزٍ۔ ایک شخص حضرت علی رضؓ کے پاس آیا وہ اونی ریشمی سفید کپڑا پہنے ہوئے تھا (نہایہ میں ہے کہ قہز سفید کپڑے جن میں ریشم ملا ہو۔ زمخشری نے کہا قہز ایک قسم کے اونی کپڑے ہیں کبھی ان میں ریشم بھی ہوتا ہے)۔

قَھْقَرَۃٌ۔ اُلٹے پاؤں پیچھے پھرنا (جیسے تَقَھْقُرٌ ہے)۔

یَا رَبِّ اُمَّتِیْ فَیُقَالُ اِنَّھُمْ کَانُوْا یَمْشُوْنَ بَعْدَکَ الْقَھْقَرٰی۔ آنحضرتؐ قیامت کے دن اپنی امت کے لوگوں کو (جب فرشتے اُن کو دوزخ کی طرف لے جا رہے ہوں گے) دیکھ کر عرض کریں گے، پروردگار یہ تو میری امت کے لوگ ہیں۔ ارشاد ہوگا، یہ لوگ تمہارے بعد اُلٹے پاؤں پھر گئے تھے (اسلام چھوڑ کر مرتد ہوگئے تھے)۔

فَرَجَعَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْھَقِرُ۔ آنحضرتؐ اُلٹے پاؤں پھرے (آپ کو ڈر ہوا کہیں حمزہ رضؓ کی طرف پیٹھ پھیریں تو وہ اور کچھ کر بیٹھیں۔ کیونکہ وہ نشہ میں تھے بعضوں نے ترجمہ یوں کیا ہے "آپ فوراً لوٹے")

رَجَعَ الْقَھْقَرٰی۔ ابوبکر صدیق رضؓ اُلٹے پاؤں پیچھے ہٹ آئے (تاکہ قبلہ کی طرف پیٹھ نہ ہو۔ اِس حدیث سے یہ نکلا کہ جس شخص نے بعد کو تکبیر تحریمہ کہی ہو، اُس کی اقتداء شخص کر سکتا ہے جس نے پہلے تکبیر کہی ہو، کیونکہ ابوبکر صدیق رضؓ آں حضرتؐ سے پہلے تکبیر کہہ چکے تھے)۔

فَنَزَلَ الْقَھْقَرٰی۔ آپ اُلٹے پاؤں منبر پر سے اُتر آئے (تاکہ مُنہ قبلہ کی طرف رہے سجدہ کرنے کے لئے اُترے معلوم ہوا کہ عمل یسیر سے نماز میں خلل نہیں آتا کیونکہ منبر کی صرف تین سیڑھیاں تھیں اور شاید آپ دوسری سیڑھی پر کھڑے ہوں گے تو اُترنے اور چڑھنے میں صرف دو قدم ہوں گے)۔

یُضِلُّوْنَ النَّاسَ عَنِ الصِّرَاطِ الْقَھْقَرٰی۔ بنی اُمیہ لوگوں کو اُلٹے پاؤں پھرا کر گمراہ کردیں گے (یعنی کفر اور فسق

Marfat.com

کی طرف لے جائیں گے، گویا پیچھے پھرائیں گے، جہاں سے آئے تھے)۔

قَهْلٌ یا قُهُولٌ۔ سوکھ جانا یا کثرت عبادت سے سوکھ جانا، ناشکری کرنا، بُری تعریف کرنا۔

قَهَلٌ۔ سوکھنا۔

اِقْهَالٌ۔ بے فائدہ تکلیف کرنا، اپنے تئیں ناپاک کرنا۔

تَقَهُّلٌ۔ سوکھنا۔

اِنْقِهَالٌ۔ ضعیف ہو جانا، گر جانا۔

اَتَاهُ شَيْخٌ مُتَقَهِّلٌ۔ ایک بوڑھا میلا کچیلا، پریشان حال ان کے پاس آیا۔

بابُ القاف مع الیاء

قَيْءٌ۔ اُلٹی کرنا، یعنی کھایا ہوا مُنہ سے پھر نکالنا، قے کرنا متلی ہونا۔

تَقْيِئَةٌ اور اِقَاءَةٌ۔ قے کرانا۔

تَقَيُّؤٌ اور اِسْتِقَاءَةٌ۔ بہ تکلّف قے کرنا (مثلاً انگلیاں حلق میں ڈال کر)۔

تَقَيَّأَتِ الْمَرْأَةُ لِبَعْلِهَا۔ عورت اپنے خاوند پر گر پڑی۔

قُيَاءٌ۔ بمعنی قے۔

اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَقَاءَ عَامِدًا فَاَفْطَرَ۔ آنحضرتؐ نے اپنے ارادے سے قے کی، پھر افطار کیا (کیونکہ عمداً قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے)۔

قَاءَ فَاَفْطَرَ۔ قے کی پھر افطار کیا۔

مَنْ قَاءَ اَوْ رَعَفَ فِيْ صَلٰوتِهٖ۔ جو شخص نماز میں قے کرے یا اس کی نکسیر پھوٹ جائے۔

لَوْ يَعْلَمُ الشَّارِبُ قَائِمًا مَاذَا عَلَيْهِ لَاسْتَقَاءَ مَا شَرِبَ۔ اگر کھڑے رہ کر پانی پینے والا جانے (جو اس میں قباحت ہے یا جو گناہ اس پر ہوگا) تو جتنا پیا ہو اس کو قے کر ڈالے گا (کھڑے ہو کر پانی پینا اسی حدیث سے مکروہ رکھا ہے صرف زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے)۔

مَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِ۔ اگر بھول کر کھڑے ہو کر پانی پی لے تو اس کو قے کر ڈالے (یہ حکم استحباباً ہے نہ کہ وجوباً)۔

مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَقَيَّأَ فَعَلَيْهِ الْاِعَادَةُ۔ جس شخص کو روزے میں خود بخود قے آجائے تو اس پر کچھ لازم نہ ہوگا (روزہ نہ ٹوٹے گا) لیکن جو شخص اپنے ارادہ سے قے کرے تو وہ دوسرا روزہ اس کے بدلہ رکھے (اس کا روزہ ٹوٹ گیا)۔

تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا۔ زمین اپنے جگر کے ٹکڑے (یعنی خزانے کانیں وغیرہ) قے کر دے گی (اُوپر نکال کر پھینک دے گی۔ یہ پیشین گوئی آپ کی پوری ہوئی۔ اس آخری زمانہ میں کان کنی اور معدنیات کا کام ہر ملک جاری ہو رہا ہے اور زمین کے تمام جواہر اور خزانے اور اشیاء نکالی جا رہی ہیں)۔

وَبَعَجَ الْاَرْضَ فَقَاءَتْ اُكُلَهَا۔ حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں کہا، انھوں نے زمین کو چیر ڈالا اس نے اپنے تمام میوے اور پھل اور خزانے قے کر دیئے (اوپر نکال کر پھینک دیئے مطلب یہ ہے کہ آپ کی خلافت میں بہت زیادہ ملک فتح ہوئے اور مسلمان مالا مال ہو گئے)۔

لَيْسَ فِي الْقَيْءِ وُضُوْءٌ۔ قے ہو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا (صحیح مذہب یہی ہے۔ بعضوں نے مُنہ بھر کر قے ہو جانے کو ناقضِ وضو کہا ہے)۔

قَيْحٌ۔ پیپ جو زخم میں پڑ جاتی ہے۔

تَقْيِيْحٌ اور اِقَاحَةٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتّٰى يَرِيَهٗ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔ اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہاں تک کہ پھیپھڑے تک پہنچ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ شعروں سے اس کا پیٹ بھرے (کیونکہ

Marfat.com

شاعری ایک بے فائدہ اور لغو چیز ہے اکثر شاعر مضامین بندی کی فکر میں فرائض اور عبادات سے غافل ہو جاتے ہیں اور مبالغہ کرکے زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہیں۔ بعضے شعر گوئی میں مصروفیت کی وجہ سے دینی علوم کی تحصیل نہیں کرتے، بعضے شعر گوئی کو ذریعہ معاش بنا لیتے ہیں لوگوں کی مدح یا ہجو کرکے اپنا پیٹ پالتے ہیں غرض اس مقام میں وہی شعر مراد ہیں جن میں فسق و فجور اور مبالغہ اور کذب کے مضامین ہوں)

فَمَا أَصَابَ عَلَيَّ وَلَا قَاحَ۔ نہ اس زخم نے مجھ کو تکلیف دی نہ اس میں پیپ پڑی۔

قَيْدٌ۔ اندازہ اور قدر (جیسے قِيْدٌ ہے) وہ رسّی جو جانور کے پاؤں میں باندھتے ہیں۔

قَيَّدَ الْإِيْمَانُ الْفَتْكَ۔ ایمان نے فتک کو قید کر دیا ہے (فتک کہتے ہیں غفلت میں کسی کو مار ڈالنا۔ یعنی جو لوگ ایماندار ہوتے ہیں وہ ایسا کام نہیں کرتے)۔

هُوَ قَيْدُ الْأَوَابِدِ۔ یہ گھوڑا وحشی جانوروں کو قید کر لینے والا ہے (یعنی اس قدر تیز اور جلد بھاگنے والا ہے کہ جنگلی جانوروں کو جیسے ہرن وغیرہ ہیں جھٹ پکڑ لیتا ہے)۔

أَلَا إِنَّ هُنَا مُقَيَّدُ الْجَمَلِ۔ دیکھنا ایسا مقام ہے جہاں اونٹ قید ہو جاتا ہے (مطلب یہ ہے کہ وہاں چارے پانی کی ایسی کثرت ہے کہ اونٹ اس کو چھوڑ کر دوسرے مقام میں نہیں جاتا، گویا وہاں کا قیدی بنجاتا ہے)۔

قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ أُقَيِّدُ جَمَلِي۔ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے کہا۔ کیا میں اپنے اونٹ کو باندھ دوں (قید کر دوں، مطلب یہ ہے کہ کوئی افسوں یا عمل کرکے اپنے خاوند کو ایسا کر دوں کہ وہ دوسری عورت پر قادر نہ ہو سکے)

إِنَّهُ أَمَرَ أَوْسَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَسِمَ إِبِلَهُ فِي أَعْنَاقِهَا قَيْدَ الْفَرَسِ۔ آنحضرتؐ نے اوس بن عبداللہ اسلمی کو حکم دیا کہ وہ آپ کے اونٹوں کو ان کی گردنوں پر داغیں۔ یعنی وہ داغ کریں جو گھوڑے کے قید کی طرح ہوتا ہے (اس میں دو دائرے ہوتے ہیں)۔

حِيْنَ مَالَتِ الشَّمْسُ قِيْدَ الشِّرَاكِ۔ جب جوتی کے تسمے برابر سورج ڈھل جائے (یعنی سایہ نصف النہار سایہ اصلی کے سوا اتنا سایہ اور بڑھے گویا یہ زوال کا کم سے کم سایہ ہے۔ اس سے پہلے ظہر کی نماز پڑھنا نہیں)۔

حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ قِيْدَ رُمْحٍ۔ یہاں تک کہ سورج ایک نیزے برابر بلند ہو جائے۔

لَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ قِيْدُ سَوْطِهٖ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ ایک کمان برابر یا کوڑے برابر بہشت میں جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے (قاب کے معنی اوپر گزر چکے ہیں)۔

مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ۔ جو شخص بالشت برابر زمین ظلم سے چھین لے۔

مَنْ غَصَبَ قِيْدَ شِبْرٍ مِّنَ الْأَرْضِ طُوِّقَ مِنْ سَبْعِ أَرَضِيْنَ۔ جو شخص بالشت برابر زمین کسی کی زبردستی چھین لے، تو قیامت کے دن سات زمینوں کے طوق (اسی بالشت برابر جگہ کے) اس کی گردن میں پہنائے جائیں گے

مَنْ خَرَجَ قِيْدَ شِبْرٍ۔ جو شخص جماعت سے ایک بالشت برابر نکل جائے (کوئی بدعت نکال کر جماعتِ اسلام علیحدہ ہو جائے یا بیعت توڑ دے)

إِنْحَرْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً۔ اونٹوں کو کھڑا کرکے ان کا بایاں پاؤں باندھ کر نحر کر (یہ سنّت کا طریق ہے)۔

إِنَّمَا الدُّنْيَا عِنْدَكَ مُقَيَّدُ الْجَمَلِ۔ دنیا تیرے نزدیک گویا اونٹوں کا بندی خانہ ہے (اونٹ سرسبز اور شاداب مقام کو چھوڑ کر نہیں جاتا گویا وہاں قید ہو جاتا ہے، اسی طرح دنیادار آدمی کسی طرح دنیا کو نہیں چھوڑتا)۔

أَنْتَ رَجُلٌ قَدْ قَيَّدَكَ ذُنُوْبُكَ۔ تو ایسا شخص ہے کہ تجھ کو تیرے گناہوں نے قید کر رکھا ہے (وہ نیک کام نہیں کرنے دیتے یا نورِ الٰہی دل پر آنے سے مانع ہوتے

Marfat.com

ہیں۔ اِس امر کا تجربہ ہو چکا ہے کہ گناہ کرنے سے عبادت اور ذکرِ الٰہی کی حلاوت جاتی رہتی ہے، نہ قرآن کی تلاوت میں جی لگتا ہے نہ نماز میں)۔

مُقَیَّدٌ۔ پازیب کا مقام یا گھوڑے کے پاؤں کا وہ مقام جہاں پر رسّی باندھتے ہیں۔

قِیْرٌ یا قَارٌ۔ کالا روغن جو کشتیوں اور اونٹوں کو ملتے ہیں (ڈامر)۔

تَقْیِیْرٌ۔ قار ملنا۔

قَیْرَوَانٌ۔ سواروں اور لشکر کی ایک جماعت (یہ معرّب ہے کاروان کا یعنی قافلہ)

یَغْدُوا الشَّیْطَانُ بِقَیْرَوَانِہٖ اِلَی السُّوْقِ فَلَا یَزَالُ یَھْتَزُّ الْعَرْشُ بِمَا یَعْلَمُ اللّٰہُ مَا لَا یَعْلَمُ۔ صبح سویرے شیطان اپنا قافلہ (اپنے ساتھی اور مددگار) لے کر بازار میں جاتا ہے (وہاں لوگوں سے جھوٹی قسمیں کھلواتا ہے وہ کہتے ہیں اللہ جانتا ہے یہ چیز میں نے اتنے کو لی ہے یا اتنے کو مجھ کو پڑی ہے) حالانکہ اللہ اس کے خلاف جانتا ہے (کیونکہ وہ جھوٹ بولتا ہے) بس عرش ایسی قسم سے ہلنے لگتا ہے۔

اَلْمُقَیَّرُ۔ روغنی برتن۔

لَا یَسْجُدُ عَلَی الْقِیْرِ۔ تارکول پر سجدہ نہ کرے۔

لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی الْقَارِ۔ تارکول پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں (بعضوں نے کہا قَار سے یہاں مراد ایک بھاجی ہے)۔

قَیْسٌ یا قِیَاسٌ۔ ایک چیز کو اپنے مثل پر آنکنا، ناز کرنا سخت ہونا، بھوکا ہونا۔ قیاس کرنا۔

مُقَایَسَۃٌ۔ ایک دوسرے سے قیاس کرنا، دو امور میں موازنہ کرنا۔

تَقَیُّسٌ۔ قیس قبیلے سے مل جانا، مشابہت کرنا۔

اِنْقِیَاسٌ۔ انک جانا، منطبق ہو جانا۔

اِقْتِیَاسٌ۔ قیاس کرنا، پیروی کرنا۔

قاس اور قِیْسٌ۔ اندازہ، مقدار۔

قیاس۔ شرعی یہ ہے کہ علتِ جامعہ کی وجہ سے منصوص کا حکم غیر منصوص کو کر دیا جائے۔ مثلاً تاڑی یا بھنگ حرام ہے اس کو شراب کا حکم دیا علتِ جامعہ یعنی نشہ کی وجہ سے۔

قِیَاسٌ مَنْطِقِیٌّ۔ چند قضیوں سے مرکب ہوتا ہے، جب ان کو کوئی تسلیم کر لے تو اس سے ایک دوسرے قول کی تسلیم لازم آتی ہے۔ مثلاً کہیں زید انسان ہے اور ہر انسان حیوان ہے، جب ان قضایا کو مان لیں تو یہ قضیہ بھی ماننا پڑے گا کہ زید حیوان ہے۔

لَیْسَ مَا بَیْنَ فِرْعَوْنَ مِنَ الْفَرَاعِنَۃِ وَفِرْعَوْنِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قِیْسَ شِبْرٍ۔ اگلے فرعون اور اس امت کے فرعون میں ایک بالشت کا بھی فرق نہیں ہے (دونوں شرارت اور گمراہی میں ایک دوسرے کی جوڑ ہیں)۔

خَیْرُ نِسَاءِکُمُ الَّتِیْ تَدْخُلُ قَیْسًا وَتَخْرُجُ مَیْسًا۔ تمہاری عورتوں میں بہتر وہ عورت ہے جو برابر قدم رکھتی ہوئی آتی ہے (یعنی اعتدال سے متوسط قدم رکھ کر چلتی ہے نہ بہت دوڑ کر نہ بالکل آہستہ اور سب قدم اس کے برابر سرابر ہوتے ہیں) اور جب نکلتی ہے تو جھک کر ناز کے ساتھ۔

قَضٰی بِشَھَادَۃِ الْقَائِسِ مَعَ یَمِیْنِ الْمَشْجُوْجِ۔ شعبی نے زخم ماپنے والے کی گواہی اور زخمی کی قسم پر فیصلہ کیا (زخم ماپنے والا وہ جرّاح یا ڈاکٹر جو سلائی ڈال کر زخم کا گہراؤ دریافت کرتا ہے)۔

اَوَّلُ مَنْ قَاسَ اِبْلِیْسُ۔ سب سے پہلے جس نے (نص کے مقابل) قیاس کیا وہ ابلیس تھا (اللہ تعالٰے نے اس کو حکم دیا کہ آدم ؑ کو سجدہ کر لیکن اس مردود نے صریح حکم کو چھوڑ کر رائے اور قیاس پر عمل کیا، کہنے لگا میں آدم سے افضل ہوں وہ خاک سے پیدا ہوا ہے میں آگ سے، تو آدم کو چاہیے

Marfat.com

کہ مجھ کو سجدہ کرے نہ یہ کہ میں اُس کا سجدہ کروں)۔
عَبْدُ الْقَيْسِ۔ ایک شاخ ہے قبیلۂ اسد کی۔
اِمْرَءُ الْقَيْسِ۔ مشہور شاعر ہے عرب کا۔
قَيْضٌ۔ جڑ سے گر جانا، حرکت کرنا۔
تَقَيُّضٌ۔ بیکار اور ضائع ہونا۔
اِنْقِيَاضٌ۔ بہت پانی ہونا گر جانا۔
قَيْضَانَةٌ۔ گول زرد رنگ کی مچھلی۔
قَيْضٌ۔ چیرنا، چر جانا، مماثل کرنا، بہت پانی ہونا۔
تَقْيِيضٌ۔ پتھر سے داغ دینا، مقرر کرنا، مامور کرنا۔
مُقَايَضَةٌ۔ معاوضہ دینا، بدل دینا، جنس کو جنس کے بدلے بیچنا۔
تَقَيُّضٌ۔ گر جانا۔
اِنْقِيَاضٌ۔ گر جانا، پھٹ جانا۔
مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهٖ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ مَنْ يُّكْرِمُهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ۔ جب کوئی جوان شخص بوڑھے شخص کی تعظیم کرے اس کی عمر کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی ایک شخص کو مامور کردے گا جو بڑھوتی وقت میں اس کی تعظیم کرے گا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں: هٰذَا قَيْضٌ لِهٰذَا یا قِيَاضٌ لِهٰذَا۔ یہ اس کے برابر ہے هُمَا قَيْضَانِ۔ یہ ایک دوسرے کے جوڑ اور مشابہ ہیں)۔
ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهٗ اَعْمٰى وَاَصَمُّ۔ پھر ایک اندھا اور بہرا فرشتہ اس پر مقرر کر دیا جاتا ہے (جو برابر اس کو مارتا رہتا ہے، نہ اس کی درد دکھ کی حالت دیکھتا ہے نہ کان سے اس کی فریاد چیخ پکار سنتا ہے کہ کچھ رحم آئے)۔
قَالَ لِسَعِيْدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَوْ مُلِئَتْ لِيْ غُوْطَةُ دِمَشْقَ رِجَالًا مِثْلَكَ قِيَاضًا بِيَزِيْدَ مَا قَبِلْتُهُمْ۔ معاویہ نے سعید بن عثمان بن عفانؓ سے کہا اگر دمشق کا غوطہ (جو ایک مقام کا نام ہے) تمہاری طرح کے لوگوں سے بھر جائے تو میں ان سب کو یزید کے بدلے منظور نہ کروں (مطلب یہ ہے کہ یزید ہزاروں سعید سے بہتر ہے)۔
لَا تَكُوْنُوْا كَقَيْضِ بَيْضٍ (پوری روایت نہایہ میں یوں ہے لا تکونوا کقیض بیض فی اداحی یکون کسرها وزرا ویخرج حضانها شرا۔ یعنی) انڈے کے چھلکے کی طرح مت ہو۔
اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مُدَّتِ الْاَرْضُ مَدَّ الْاَدِيْمِ فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ قِيْضَتْ هٰذِهِ السَّمَاءُ الدُّنْيَا عَنْ اَهْلِهَا۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ زمین کھینچکر اس طرح پھیلائی جائے گی جیسے چمڑے کو کھینچکر پھیلاتے ہیں (جب تو ساری مخلوقات کی اس پر گنجائش ہوگی۔ فرض کرو ایک بالشت کا دل ربع کروڑوں میل پھیل جائے گی) پھر جب ایسا ہوگا تو دنیا کا آسمان اپنے لوگوں پر سے چر جائے گا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں: قَاضَ الْفَرْخُ الْبَيْضَةَ چوزے نے انڈے کو چیر ڈالا فَانْقَاضَتْ۔ وہ چر گیا قِضْتُ الْقَارُوْرَةَ فَانْقَاضَتْ۔ میں نے شیشی کو چیرا وہ چر گئی (پھوٹ گئی لیکن ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوئی)۔
كَمَا يَنْقَاضُ الشَّنُّ۔ جیسے پرانی مشک پھٹ جاتی ہے (ایک روایت میں يَنْقَاصُّ ہے بہ تشدید صاد)
قَيْظٌ۔ سخت گرم ہونا، اقامت کرنا۔
تَقْيِيْظٌ۔ گرمی کے لئے کافی ہونا، اقامت کرنا۔
مُقَايَظَةٌ اور قِيَاظٌ اور قُيُوْظٌ۔ گرمی میں معاملہ کرنا۔
تَقَيُّظٌ۔ گرم ہونا۔
سِرْنَا مَعَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ قَائِظٍ۔ ہم آں حضرتؐ کے ساتھ ایک سخت گرمی کے دن میں چلے۔
مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَكُوْنَ الْوَلَدُ غَيْظًا وَّالْمَطَرُ قَيْظًا۔ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اولاد رنج اور تکلیف اور غصہ کا باعث ہوگی (اولاد نالائق اور ناخلف پیدا ہوگی ماں باپ کو اُس پر غصہ آئے گا) اور بارش سے شدت کی گرمی ہوگی (حالانکہ بارش ہوا کو سرد کرنے

Marfat.com

ہوئے تم میں افضل نہیں ہوں۔ اور حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد ان کی خلافت کو قائم رکھا اور اپنی خلافت ان کی خلافت پر مبنی رکھی۔ یہ شیعوں کی روایت ہے)۔

اَلْمَيِّتُ اِذَا مَاتَ فِيْ اَوَّلِ النَّهَارِ فَلَا يَقِيْلُ اِلَّا فِيْ قَبْرِهٖ۔ جب کوئی شخص صبح کو سویرے مرجاتا ہے تو دوپہر کا قیلولا اپنی قبر میں کرتا ہے (بشرطیکہ دوپہر سے پہلے دفن ہو جائے)۔

قَيِّمٌ۔ سنبھالنے والا، قائم رکھنے والا۔

اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا قَيُّوْمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی تو ہی آسمانوں اور زمین کا تھامنے والا اور کام چلانے والا (تمام عالم کا مدبر اور منتظم ہے)۔

اَتَانِيْ مَلَكٌ فَقَالَ اَنْتَ قَيِّمٌ۔ ایک فرشتہ میرے پاس آیا کہنے لگا، تم تو سیدھے رستہ پر ہو یا لوگوں کو طریق مستقیم پر چلانے والے ہو۔

وَخُلُقُكَ قَيِّمٌ۔ تمہارے اخلاق درست ہیں۔

حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَّاحِدٌ۔ (قیامت کے قریب عورتوں کی اتنی کثرت ہوگی کہ ایک مرد پچاس عورتوں کی خبر گیری کرے گا۔

مَا اَفْلَحَ قَوْمٌ قَيِّمُهُمْ امْرَاَةٌ۔ اس قوم کی کبھی بھلائی نہ ہوگی، جس کی کام چلانے والی اور حکومت کرنے والی ایک عورت ہو (کیونکہ عورتیں اکثر ناقص العقل اور جاہل ہوتی ہیں اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ نصاریٰ کی سلطنتوں میں کئی عورتیں ایسی بادشاہ ہوئی ہیں، جیسے کوئن الزبتھ، کوئن وکٹوریا، ملکہ کیتھرائن وغیرہا، جن کے عہد میں بے حد ملکی توسیع اور ترقی ہوئی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ نصاریٰ نے اپنی سلطنت کا کام چلانے کے لئے ایسے قاعدے مقرر کئے ہیں کہ بادشاہ لائق نہ ہو جب بھی اس کا کوئی برا اثر ملک پر نہیں پڑتا انھوں نے سارا اقتدار مجلسِ شوریٰ، اس کو مجلس المبعوثان بھی کہتے ہیں (یعنی عامہ ہاؤس آف کامنس) یا مجلس الامرائے خاصہ، اس کو مجلس الاعیان بھی کہتے ہیں (یعنی ہاؤس آف لارڈس) کو دیا ہے۔ جس میں تمام ملک کے بوڑھے اور تجربہ کار، ذی علم اور دور اندیش سیاسی لوگ شامل ہیں، ان کی رائے سے سب کام ہوتا ہے)۔

قِيَامَةٌ۔ مصدر ہے قَامَ کا کیونکہ اس دن تمام لوگ اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے۔

وَذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ۔ اور یہی سچا اور سیدھا (عقلِ سلیم کے موافق) دین ہے۔

تَقْيِيْمٌ۔ سیدھا کرنا، درست کرنا۔

تَقْيِيْنٌ۔ آراستہ کرنا، زیب دینا۔

تَقَيُّنٌ۔ آراستہ ہونا۔

قَيْنَةٌ۔ گانے والی لونڈی۔

قَيْنٌ۔ ایک قبیلے کا بھی نام ہے۔

دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعِنْدَ عَائِشَةَ قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ حضرت عائشہ رضؓ کے پاس گئے، وہاں دو لونڈیاں گا رہی تھیں منا کے دنوں میں (یعنی ۱۰-۱۱-۱۲ ذی الحجہ کو جو ایام عید ہیں۔ ابوبکر رضؓ نے ان کو جھڑکا لیکن آں حضرت ﷺ نے فرمایا۔ ابوبکر جانے دو، ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے (سال میں ایک دو دن خوشی کے ہوتے ہیں) یہ ہماری عید ہے (معلوم ہوا کہ خوشی کی تقریبوں میں اور عید کے دنوں میں بچیوں کے گانے بجانے میں کوئی قباحت نہیں ہے اور بعضوں نے اس کو بھی ناجائز رکھا ہے مگر ان کی دلیل ضعیف ہے)۔

قَيْنَہ۔ کہتے ہیں گانے والی لونڈی (ڈومنی) کو اور اس عورت کو جو عورتوں کا سنگار کرتی ہے (یعنی مشاطہ جس کو مغلانی کہتے ہیں)۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْقَيْنَاتِ۔ گانے والی لونڈیوں کی خرید و فروخت سے منع فرمایا (یعنی ان کا بیوپار کرنے سے

Marfat.com

لَوْ بَاتَ رَجُلٌ يُعْطِي الْبِيضَ الْقِيَانَ وَبَاتَ آخَرُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَذْكُرُ اللهَ لَرَأَيْتُ أَنَّ ذِكْرَ اللهِ أَفْضَلُ۔ اگر ایک شخص رات بھر گوری گانے والی لونڈیاں دیتا رہے (خیرات کرتا رہے) اور دوسرا شخص قرآن پڑھتا رہے اللہ کی یاد کرتا رہے تو اللہ کی یاد کرنے والے کا درجہ میں سمجھتا ہوں افضل ہوگا (کیونکہ اللہ تعالےٰ کو مال اسباب کی حاجت نہیں ہے نہ کچھ پرواہ ہے اس کو بڑی خوشی اس سے ہوتی ہے کہ بندہ اس کی یاد کرے اس کی تعریف کرے)۔

كَانَ لَهَا دِرْعٌ مَا كَانَتِ امْرَأَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِيْنَةِ إِلَّا أَرْسَلَتْ تَسْتَعِيْرُهُ۔ حضرت عائشہ رض کے پاس ایک کرتہ تھا جب کوئی عورت مدینہ میں بناؤ سنگار کرنا چاہتی (اس کی شادی ہوتی یا اور کوئی تقریب) تو وہ عاریتاً منگوا بھیجتی یعنی یہ کرتا حضرت عائشہ رض سے منگوا کر پہنتی)۔

أَنَا قَيَّنْتُ عَائِشَةَ۔ میں نے حضرت عائشہ رض کا بناؤ کیا تھا۔ (ان کو آنحضرت ص کے لئے آراستہ کیا تھا)۔

إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقُيُوْنِنَا۔ اذخر گھاس کے کاٹنے کی اجازت دیجئے وہ ہمارے سناروں کے کام آتی ہے۔ (اس سے زیور صاف کرتے ہیں)۔

كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہار تھا۔

أُمُّ سَيْفٍ امْرَأَةُ قَيْنٍ۔ ام سیف جو ایک لوہار کی بیوی تھی (حضرت ابراہیم آپ کے صاحبزادے اسی کو دودھ پلانے کے لئے دیئے گئے تھے)۔

أَبُوْ سَيْفٍ الْقَيْنُ۔ ابو سیف جو لوہار تھا۔

وَإِنَّ فِي جَسَدِهِ أَمْثَالَ الْعُيُوْنِ۔ حضرت زبیر رض کے جسم میں جا بجا گڑھے اور ڈھٹے تھے (تلواروں اور برچھوں کے زخموں کے نشان تھے۔ آپ بڑے بہادر جنگی سپاہی تھے)

قَيْنُقَاعَ۔ ایک قبیلہ تھا یہودیوں کا۔ ایک بازار ان کی طرف منسوب تھا۔

قِيٌّ۔ چٹیل میدان، خالی زمین جس میں درخت وغیرہ نہ ہوں۔

مَنْ صَلّٰى بِأَرْضٍ قِيٍّ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ صَلّٰى خَلْفَهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مَا لَا يُرٰى قُطْرَاهُ۔ (ایک روایت میں ہے مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّي بِقِيٍّ مِنَ الْأَرْضِ یعنی جو مسلمان ایک ٹپر (چٹیل) اور صاف میدان میں نماز پڑھے اذان دیکر تو اس کے پیچھے اتنے فرشتے نماز پڑھتے ہیں جن کا کنارہ دکھائی نہیں دیتا۔

تمت بالخیر!

Marfat.com

مقدمہ
ابن خلدون اردو

فلسفہ تاریخ، تمدن و عوارضِ تمدن
پر جامع بحث اور بصیرت افروز
تاریخی نکات کا بیان

ناشر

میر محمد، کتب خانہ مرکزِ علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات معہ نادر اضافات مفیدہ

- فقہ الحدیث (اردو) ۶/-
- فوائد جامعہ بر عجالۂ نافعہ (فارسی - اردو) تالیف شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ۔ مجلد۔ ۵۰/-
- فیوض عثمانی شرح اردو فصول اکبری اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل ۲۴/-
- معجز نما متوسط قرآن مجید بڑا ترجمہ مع کامل تفسیر اردو (۱۳ سطری والا درمیانہ سائز) عمدہ کاغذ۔
- قرآن مجید عکسی مترجم شیخ الہندؒ (کلاں سائز) ۱۱۲/-
- قصص الانبیاء (ترجمہ اردو) خلاصۃ الانبیاء گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی ۲۴/-
- قصص القرآن مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب سیوہارویؒ کامل ۴ حصہ۔ اعلیٰ کاغذ (عمدہ سائز پر) مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی ۱۸۶/-
- کتاب التوحید مترجم۔ گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی مجلد ریگزین سنہری ڈائی ۴۰/-
- کتاب الوسیلہ تالیف شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی مجلد پشتہ سنہری ڈائی ۴۰/-
- کفایۃ النحو (شرح اردو ہدایۃ النحو) از مولانا مولوی محمد حیات صاحب سنبھلیؒ۔ گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔ ۲۴/-
- گلستان سعدی (مترجم) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۲۲/-
- لغات الحدیث (عربی - اردو)
  - مجلد پارچہ جلد اول (ا - ح) ۶۲/-
  - " جلد دوم (خ - ر) ۶۲/-
  - " جلد سوم (س - ض) ۶۲/-
- مالا بد منہ (فارسی بہ حاشیہ اردو) عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل ۱۶/-
- مختصر خصائل نبویؐ (اردو) عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل ۱۲/-
- مشارق الانوار فقہی ترتیب والا ایڈیشن (عربی مع اردو) گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی۔ ۱۲۰/-
- مصباح العوامل (شرح اردو شرح مائۃ عامل) مع شرح و ترکیب بزبان اردو کامل مع اضافہ مقدمہ و حل مطالب وغیرہ۔ گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۲۰/-
- مصباح اللغات (مکمل عربی اردو ڈکشنری) اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی ۱۱۲/-
- معدن الحقائق (شرح اردو) کنز الدقائق اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی۔ ۱۲۰/-
- مفتاح عربی (عربی - صرف و نحو) از مولوی نعیم الرحمٰن ایم اے گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۲۸/-
- مقدمہ تاریخ ابن خلدون (اردو) عکسی ایڈیشن۔ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ اعلیٰ کاغذ۔ ۸۸/-
- منیۃ الراجی فی حل السراجی گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۱۸/-
- موطا امام مالک مترجم کامل در دو جلد۔ اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ ۱۴۰/-
- میزان العلوم (شرح اردو) سلم العلوم گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۲۰/-
- نادر مجموعہ فن خوشنویسی (اردو) مع نادر قطعات اصلاحیں و مشقیں۔ اعلیٰ گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی ۴۲/-
- نصیحۃ المسلمین (اردو) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۱۰/-
- نیل الامانی (شرح اردو مختصر المعانی) گلیز کاغذ مجلد ریگزین (مع اضافات) نقشہ وغیرہ سنہری ڈبل ڈائی ۱۲۰/-

تفصیلی فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات معہ نادر اضافات مفیدہ

تنظیم الاشتات لحل عویصات المشکوٰۃ (شرح اردو)
کامل در ۲ جلد مجلد پشتہ سنہری ڈائی عمدہ کاغذ ۔ ۲۱۲/-

التوضیحات الوضیحہ (شرح اردو علم الصیغہ)
گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۔ ۱۶/-

التوضیح الضروری (لحل مسائل المختصر القدوری
(از مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب) عمدہ کاغذ
مجلد ریگزین سنہری ڈائی ۔ ۱۰۰/-

تیسیر الباری ترجمہ و شرح صحیح البخاری (ترجمہ و شرح
علامہ وحید الزماںؒ) جلد اول ۵۶/- جلد دوم ۴۸/-

حصن حصین (مترجم) مع ترجمہ و مکمل شرح اردو
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی ۱۰۰/-

حیات وحید الزماں (اردو) ۲۰/-

خدائی وعدہ اردو ترجمہ الوعد الحق۔
عمدہ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی ۔
" " مجلد پشتہ سنہری ڈائی ۔ ۳۰/-

خلاصۃ الحواشی (شرح اردو) اصول الشاشی
(مولانا مفتی ابراہیم صاحب) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۲۸/-

درود اکسیر اعظم ۱/-

دروس البلاغۃ (مع ترجمہ و شرح اردو شروح البلاغۃ)
گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۔ (کلاں) ۴۰/-

دیوان حافظ (مترجم) مجلد ریگزین سنہری ڈائی

دیوان متنبی (عربی مع ترجمہ اردو) بحواشی جدیدہ مع حل لغات
گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی ۔ ۸۸/-

رباعیات اقبال (اعلےٰ آرٹ پیپر) ۱/۵۰

رکن الدین (اردو) رنگین ٹائیٹل عمدہ کاغذ ۱۲/-

روایت النحو (شرح اردو ہدایۃ النحو)
گلیز کاغذ۔ رنگین ٹائیٹل ۔ ۲۴/-

سراج المعانی (شرح اردو) شرح جامی (مع بحث الفعل)
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی ۔ ۱۲۰/-

شمائل ترمذی مع اردو شرح خصائل نبوی و رسالہ
"نبوی لیل و نہار" گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی ۶۴/-

الصبح النوری (شرح اردو مختصر القدوری)
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی ۔ ۱۲۰/-

صحیح بخاری شریف جلد اوّل ۴۰/-
جلد سوم ۴۰/-

ظفر المحصلین باحوال المصنفین (مع اضافات جدیدہ و
فی آخرہ تذکرۃ العیون فی تذکرۃ الفنون)
گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی ۱۱۶/-

عربی کا معلم اوّل ۴/-
" " دوم ۴/-
" " سوم ۱۱/-
" " چہارم ۱۵/-
عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل ۔ کامل ۳۴/-

عربی کی کلید اوّل ۲/-
" " دوم ۲/-
" " سوم ۴/-
" " چہارم ۶/-

عقد الفرائد علی شرح العقائد (عربی اردو)
گلیز کاغذ رنگین سنہری ڈائی ۳۶/-

عین الہدایہ (ہدایہ کا اردو ترجمہ) امتیازی ایڈیشن
بڑا سائز۔ اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی (مکمل در ۴ جلد)

تفصیلی فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔

میر محمد کتب خانہ مرکزِ علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com